ملالِ یار

Complete novel(ebook)

.....

"May l come in the Class....?"

وہ اپنے سینے پہ ہاتھ رکھتے اپنی پھول چکی سانس کو اعتدال میں لانے کی کوشش کر رہی تھی آج گھر سے نکلتے اس کو تھوڑی سی لیٹ ہو گئی تھی اور فرسٹ لیکچر فزکس کا تھا جس کے نیو پروفیسر آئے تھے آج کل پہلے والے پروفیسر چلے گئے تھے ابرش نے سوچا تھا کہ وہ

ٹائم سے جائے گی لیکن رات نائٹ تک دوستوں سے چیٹ کرتے اس کو سوتے کافی لیٹ ہو گئی تھی یہی وجہ تھی اس کی آنکھ لیٹ کھلی ورنہ بچاری ملازمہ تو اسے دو چار بار بلانے آئی تھی ناشتے کے لیے لیکن ابرش میڈم تو گدھے گھوڑوں بیچ کر سو رہی تھیں ۔

"No...."

سرد لہجے میں جواب دیا گیا اوَر پھِر سے پروفیسر وائٹ بورڈ پہ لکھنے لگے غالباً وہ اسٹوڈنٹس کو بورڈ پہ کچھ سمجھا رہے تھے اور ایسے ڈسٹرب کیا جانا اُنہیں پسند نہیں آیا تھا ۔

"What but way....?"

وہ تلملا گئی تھی آج تک کسی کی ہمت نہیں ہوئی تھی ابرش سے اس لہجے میں بات کرنے کی اس یونیورسٹی میں ہر سال اس کے پاپا کافی سارے پیسے چیریٹی میں دیتے تھے ایک طرح سے ابرش تو خود کو اس یورنیورسٹی کی مالکن ہی سمجھنے لگی تھی اور اب ایسے بیزت کیا جانا اس کے لیے برداشت کرنا بہت مشکل تھا۔

"Because you are late...."

وہ جو پڑھا رہا تھا اس لڑکی کے مسلسل سوال و جواب نے اس کو غصہ دلایا تھا آخر یہ لڑکی کیوں نہیں سمجھ رہی تھی کہ ایک تو وہ لیٹ آئی تھی اور اب یوں پروفیسر سے بحث کر رہی تھی۔

واٹ لیٹ؟ سر ابھی لیکچر شروع ہوئے بس پانچ منٹس ہوئے ہیں " اور آپ کو میں لیٹ لگ رہی ہوں میرے آنے سے پہلے سٹوڈنٹس

آ رہے تھے کلاس میں اور آپ مُجھے آندر نہیں آنے دے رہے ہیں۔۔۔"وہ تو باقاعدہ بحث کرنے لگی اس کی دوستوں نے پریشانی سے اسے دیکھا سر غصے کے کتنے تیز تھے یہ تو ان کے کلاس میں انٹر ہوتے ہی ان کو اندازہ ہو گیا تھا جب ایک لڑکے کی سر نے انسلٹ کی ۔

" مس ایکس وائے زی۔۔۔۔ فائیو منٹس آپ کی نظر میں شاید کوئی ویلیو نہ رکھتے ہوں لیکن میرے لیے ایک ایک سیکنڈ بھی قیمتی ہے جو لوگ وقت کی قدر نہیں کر سکتے ہیں وہ آگے کیا کامیاب ہونگے زندگی میں آوو پلیز کلاس کا ٹائم ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو آپ جا سکتی ہیں اوُر لاسٹ وارننگ آج کے بعد میری کلاس میں آگر کوئی بھی سٹوڈنٹ ایک منٹ بھی لیٹ ہوا تو اُسے

دوبارہ کلاس میں آنے کی اجازت نہیں ہو گی میں آپ لوگوں کو کچھ کلاس کے رولز بتا چکا ہوں جو آب لوگوں کو فالو کرنے ہونگے۔۔۔۔"اس نے نظریں تو ابرش پہ گاڑی ہوئی تھیں لیکن مخاطب وہ پوری کلاس سے تھا۔

ابرش اپنے نیل پینٹ سے سجے ناخون کو بار بار دانتوں سے کتر رہی تھی اتنی سبکی اس کو پوری کلاس کے سامنے کبھی فیل نہیں ہوئی جتنی آج ہو رہی تھی سب سٹوڈنٹس سر جھکائے بیٹھے تھے لیکن پھر اس کو بہت اکورڈ فیل ہو رہا تھا۔

ابرش بی ایس کے پانچویں سمسٹر میں تھی اور اس کے مین سبجیکٹ آئی ٹی سے ریلیٹڈ تھے۔

سر بٹ اٹس یور فرسٹ۔۔۔!؛"اس کے لفظ منہ میں ہی رہ گئے "

جب سر نے آگے بڑھتے دروازہ ہی زور سے بند کر دیا اوٗر واپس پراجیکٹر کی طرف چلا گیا ابرش کا خجالت اور توہین کے احساس سے چہرہ ہی سرخ ہو گیا تھا دل کر رہا تھا اس پروفیسر کو کھڑے کھڑے ہی یونی سے سسپند کروا دے اور وہ آیسا کروا بھی سکتی تھی جانتی تھی یہ اس کے لئے مشکل بالکل بھی نہیں تھا جتنی اس کے ڈیڈ کی اپروچ تھی یہ کام وہ منٹوں میں کروا سکتے تھے ۔

ابرش بیٹا آپ کلاس کے باہر کیوں کھڑی ہیں؟"پرنسپل صاحب جو " کہ شائد راوٗنڈ پہ نکلے ہوئے تھے وہ ابرش کو کلاس لے باہر پریشان کچھ سوچتے پا کر اس کے پاس چلے آئے ۔

پرنسپل صاحب کی ابرش کے ڈیڈ سے کافی اچھی دوستی تھی جس کی وجہ سے ابرش ان کو یونی میں بھی آنکل ہی کہہ دیتی جس کا وہ مائنڈ تو ہر گز نہیں کرتے تھے۔

"ہیلو آنکل۔۔۔ابرش کا موڈ انتہائی خراب تھا اب پرنسپل سر کو دیکھ کر اس کو لگا تھا کہ پہلے ہی دن وہ پروفیسر کی اچھی خاصی بیزتی کروا سکتی ہے جیسے پروفیسر نے اس کی پوری کلاس کے سامنے بدلا تو اس کو لینا تھا آیسے نہیں جانے دینے والی تھی وہ اس بات کو اس دو ٹکے کے پروفیسر کو اس کی اوقات اس نے یاد دلانی ہی تھی۔

"کیا ہوا ابرش باہر کیوں کھڑی ہیں آپ؟"پرنسپل صاحب نے ایک نظر کلاس روم کے بند دروازے کو دیکھا اوَر پھِر ایک نظر ابرش پہ ڈالی تھی ۔

مُجھے کلاس میں نہیں جانے دیا پروفیسر نے!؛"وہ اپنی آنکھوں میں "
نہ امنڈ آنے والے آنسوؤں کو صاف کرتے پرنسپل صاحب کی
ہمدردی حاصلِ کرنا چاہا رہی تھی ۔

واٹ؟ کونسے پروفیسر ہیں؟"پرنسپل صآحب تملائے تھے کیونکہ "
پروفیسر کی یہ حرکت ان کو قطعی مناسب نہیں لگی تھی ابرش آگر
اپنے ڈیڈ کو بتا دیتی اور ان کو ملنے والے پیسے رک جاتے تو ۔

پرنسپل صاحب نے بہت مشکل سے ابرش کے ڈیڈ کو راضی کیا تھا
کہ وہ ابرش کا ایڈمیشن اس یونیورسٹی میں کروائیں ورنہ وہ تو چاہتے
تھے کہ ابرش ہائیر ایجوکیشن کے لیے اوٹ آف کنٹری جائے لیکن
ابرش نے انکار کر دیا کہ وہ پاکستان سے باہر کہیں نہیں جائے گی

اور یہی ابرش کے بھائی کا بھی تھا وہ بھی اسی یورنیورسٹی میں پڑھتا تھا لیکِن وہ پی ایچ ڈی کر رہا تھا۔

"وہ نیو ہیں میں بس پانچ منٹس ہی لیٹ ہوئی ہوں آور اُنہوں نے پوری کلاس کے سامنے میری انسلٹ کر دی میری یعنی ابرش کی۔۔۔"زیادہ صدمہ تو اسے اس بات کا تھا کہ اُس پروفیسر نے اس کی بیزتی کی ہی کیوں پوری کلاس کے سامنے۔

"آؤ میرے ساتھ۔۔۔!؛"پرنسپل صاحب نے ابرش کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور خود وہ دروازے پہ دستک جواب کا انتظار کرنے لگے تھوڑی دیر بعد ہی پروفیسر نے کلاس روم کا دروازہ کھولا تھا اوٗر سامنے پرنسپل کو دیکھتے وہ تھوڑا سائیڈ پہ ہو گیا تھا لیکِن جب

ان کی نظر پرنسپل صاحب کے ساتھ موجود ابرش پہ گئی اس نے لب بھینچ لیے تھے۔

"پرنسپل صاحب نے سرد ابرش کو کلاس سے کیوں نکالا آپ نے؟" لہجے میں استفسار کیا پوری کلاس کی نظریں اپنے نیو پروفیسر پہ تھیں جو شائد ابرش کی پوزیشن سے واقف نہیں تھا۔

"یوں پرنسپل صاحب کا کلاس روم میں آ کر !؛۔۔۔ یہ لیٹ تھیں" ایسے ابرش کے حق میں بولنا پروفیسر کو بہت ناگوار گزرا تھا۔

"سو واٹ پروفیسر ضامن عباس سٹوڈنٹس لیٹ آتے رہتے ہیں اٹس ناٹ ویری امپورنٹ۔۔۔ جائیں ابرش بیٹھیں آپ۔۔۔ اور ضامن عباس آپ کلاس کے بعد میں آفس میں آیئے گا باقی کی بات چیت ہم وہیں کریں گے۔۔۔۔" سارے سٹوڈنٹس کی نظریں پرنسپل اور

پروفیسر ضامن پہ تھیں پرنسپل کو ایسے کلاس کے سامنے بات کرنا مناسب نہیں لگا لیکن وہ ضامن کو ابرش کے حوالے سے بھی بہت کچھ کلئیر کرنا چاہتے تھے۔

"اوکے سر بٹ لیٹ آنا میرے لیے بہت میٹر کرتا ہے اب آدھے لکچر تک سٹوڈنٹس ہی جمع ہوتے رہیں گے تو میں لیکچر میں کیا خاک کیا دوں گا عینی وے یہ فرست ٹائم تھا تو اٹس اوکے نیکسٹ پوری کلاس میں سے کوئی لیٹ نہ ہو۔۔۔"وہ بھی ضامن تھا غصے کا انتہائی تیز غلط بات تو وہ بالکل بھی برداشت نہیں کرتا تھا اور یہاں پروفیسر صاحب اس لڑکی کی حمایت میں بول رہے تھے ۔

"کینٹنو کریں لکچر کے بعد ملتے ہیں۔۔۔!؛"پرنسپل صاحب نے ایک نظر پوری کلاس پہ ڈالی اور ضامن کو دوبارہ سے لکچر شروع

کرنے کا کہتے وہ کلاس روم سے نکل گئے تھے ضامن نے ان کے جاتے ہی خوُد کو کمپوز کیا ورنہ اس لڑکی کی یہ حرکت اس کو بہت طیش دلا گئی تھی جو کلاس سے نکالے جانے پہ پرنسپل صاحب کو ہی لیکر آ گئی کلاس میں ۔

ضامن نے دوبارہ وہیں سے شروع کیا یہاں پرنسپل کے دروازہ کھٹکھٹانے سے پہلے وہ تھے اب ایک لڑکی جو خود لیٹ آئی تھی اور اتنا سارا ڈرامہ بھی کریٹ کر چکی تھی اس کے لیے وہ لکچر تو دوبارہ ہرگز شروع نہیں کرنے والے تھے ۔

اس نے تقریبا بیس منٹس مزید پڑھایا تھا ابرش کو بالکل بھی سمجھ نہیں آیا تھا کیونکہ اس کو فزکس ویسے بھی بہت مشکل لگتی تھی اس کو آئی ٹی میں انٹرسٹ تھا لیکِن زیادہ نہیں اس کی دوستوں نے یہ

سبجیکٹ چوز کیا تو اس نے بھی جوش جوش میں یہ ہی رکھ لیا لیکن پھر کچھ ہی عرصے میں اس کو اندازہ ہو گیا کہ یہ خاصا مشکل سبجیکٹ ہے اس کی جی پی اے تھری سے اوپر تھی اور اس کے لئے یہی کافی تھا اس نے کونسا آگے کوئی جاب کرنی تھی جو وہ اس معاملے میں فکر کرتی ۔

"کلاس کی کسی لڑکی کی سر آپ نے اس سے تو انٹرو لیا ہی نہیں؟" زبان پھسلی تھی ضامن نے آواز کے تعاقب میں دیکھا لیکن کلاس میں کافی سارے سٹوڈنٹس تھے وہ دیکھ نہیں پایا اس لڑکی کو۔

"ان کا انٹرو میں تب لیتا اگر یہ ٹائم پہ کلاس میں ہوتیں تو لیٹ اوَر ٹائم کی پابندی نہ کروانے والے سٹوڈنٹس سے ٹیچرز ہمیشہ نالاں ہی رہتے ہیں۔۔۔"ضامن نے رجسٹر میں کچھ لکھتے جواب دیا اور ابرش

مزید غصے میں آ گئی یہ معمولی سا پروفیسر اس کو آخر کیا باور کروانا چاہتا تھا۔

"ضامن چونکے ابرش کے عاشی یہ اس سر کا نام کیا ہے۔۔۔؟" آنے سے پہلے ہی اپنا انٹروڈکشن کروا چکا تھا لہذا وہ ضامن کے نام سے انجان تھی اپنی دوست جو کہ فرسٹ لائن میں بیٹھی تھی اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اس نے سرگوشی نما انداز میں پوچھا۔

"ضامن کو کلاس میں زرا سی وائس بھی بہت ناگوار گزری تھی کس کی آواز ہے یہ؟۔

"اب کی بار آواز پہلے والی سر آپ نے اس سے انٹرو نہیں لیا لیکن کم سے کم آپنا ہی کروا دیں یہ آپ کا نام پوچھنا چاہا رہی ہے۔۔۔" آواز سے مختلف تھی ضامن نے وائٹ بورڈ مارکر ذور سے ڈائس پہ

مارا تھا یہ بھی اس کا ایک طریقہ تھا کلاس کو خاموش کروانے کا جس کے بعد پوری کلاس میں سکوت چھا گیا تھا جیسے وہاں آتے سارے لوگوں کے ہوتے بھی کوئی نہ ہو۔

"ان کو آگر کلاس کے متعلق اتنا ہی تجسس اور فکر تھی تو یہ ٹائم پہ کلاس میں آ جاتیں ناں۔۔۔ آپ لوگوں کی سی آر کون ہیں۔۔۔"وہ ابرش اے ایک ہی دن بلکے ایک ہی گھنٹے میں اچھی خاصی دشمنی پال چکا تھا جو اس کی طرف سے آنے والوں سوالوں پہ یہ ری ایکشن دے رہا تھا۔

"سر یہی ہیں کلاس کی سی آر۔۔۔"ایک لڑکی نے ابرش کی طرف کیا تھا ضامن عباس نے ایک نظر ابرش پہ ڈالی تھی اتنی غیر زمہ دار لڑکی کو وہ کم سے کم کلاس کی سی آر نہیں رکھ سکتا تھا۔

رئیلی اتنی غیر سنجیدگی۔۔۔ مس نیکسٹ ٹائم آپ اگر کلاس میں "
لیٹ آئی تو آپ کو سی آر نہیں رہنے دیا جائے گا کلاس کی ٹاپر کون
ہیں جن کی جی پی اے سب سے زیادہ ہے۔۔۔"ایک ہی لڑکی تھی
جس نے اسے کافی اچھے سے انٹرو دیا تھا۔

سر فزا۔۔۔"فزا کھڑی بھی ہو گئی تھی۔"

مس فزا آپ آئیں میرے ساتھ۔۔۔ کیبن میں کچھ ڈسکس کرنا "
ہے آپ سے۔۔۔"وہ ابرش بھلے سی آر تھی لیکن اس سے بات
کرنے کے موڈ میں نہیں تھی۔

ابرش مذید تلملا گئی یہ فزا اس کو پہلے ہی پسند نہیں تھی سی آر کے
لیے ان دونوں کے درمیان ہی مقابلہ ہوا تھا لیکِن ابرش نے پوری
کلاس کو خرید لیا فزا تھوڑی مڈل کلاس سے تعلق رکھتی تھی تو بچاری

کم کر ہی نہیں سکی پر پڑھائی کے معاملے میں فزا ہمیشہ آگے ہی رہتی تھی ۔

ضامن عباس فزا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا خود کلاس روم سے نکل گیا تھا فزا اس کے پیچھے چلی گئی اور ابرش کے لیے یہ منظر ناقابلِ برداشت تھا ۔

"ریلکس ہو جاؤ ابرش اس فزا کا اتنا سٹینڈرڈ نہیں ہے کہ تم سے مقابل کرے اوئر یہ ضامن سر۔۔۔"عاشی آئی تھی ابرش کے پاس جو کب سے دروازے کو گھور رہی تھی اور ابرش دانت پیستے اس فزا کے بارے میں سوچ رہی تھی ۔

"ضامن سر۔۔۔اس نے زر لب یہ نام لیا تھا فزا ضامن عباس کے پیچھے گئی جو کام آج تک وہ خود کرتی آئی تھی آج ضامن نے اس

کی جگہ فزا کو کہا اس کے لئے جیسے یہ خجالت بھرا خیال تھا ایک بار اور اس کو پرنسپل صاحب کے پاس جانا تھا۔

"فزا لائق تو ہے اور ٹیچرز کو لائقِ سٹوڈنٹس ہی پسند آتے ہیں آپ لوگوں کو ایسے کسی کے بارے میں بات نہیں کرنی چاہئے۔۔۔" یہ نیو لڑکی تھی جس نے آج ہی کلاس جوائن کی تھی اصل میں یہ عائلہ تھی ضامن عباس کی بہن دونوں بہن بھائی کل ہی یہاں کراچی شفٹ ہوئے تھے پہلے حیدرآباد رہتے تھے۔

"ابرش پہلے ہی تمھیں کسی نے کہا ہے بکواس کرنے کو۔۔۔!؛" بہت مشکل سے خوُد پہ ضبط کیے ہوئے تھے مذید اس لڑکی کا فزا کی سائیڈ لینا اس کو جلتے انگاروں پہ لٹا گیا تھا۔

ابرش کول ڈوان یار۔۔۔"عائشہ نے ابرش کو پریشانی سے دیکھا "
اس بچاری لڑکی کا کیا قصور تھا وہ تو ایک جنرل بات کر رہی تھی اور
ابرش نے اس پہ ہی چڑھائی کر دی ۔

عائلہ تو ابرش کے بدتمیزنہ انداز پہ لب بھینچ گئی تھی اور خاموشی
سے کلاس سے نکل گئی تھی نیکسٹ کلاس ان کی فرسٹ فلور پہ تھی
اس کو نیچے جانا تھا ابرش نے اپنی سائیڈ گردن رب کی اس وقت
پورا بدن جیسے دہکتا تندور بن گیا تھا بس نہیں چل رہا تھا یہ ضامن
کو سبق سیکھائے جو وہ کر رہا ہے وہ جان گیا تھا کہ سی آر وہ ہے
پھر اس فزا کو اپنے ساتھ کیبن میں لے جانے کی کیا تک بنتی تھی۔

ابرش کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس قدر سلگ ضامن کے اگنور
کرنے پہ رہی تھی یا پھر اس کو چھوڑ کر ضامن نے فزا کو آپنے

ساتھ آنے کا کہا وجہ جو بھی تھی لیکِن ضامن اور ابرش کے درمیان اختلاف شروع ہو گیا تھا جو آگے کیا رنگ لانے والا تھا اس سے وہ دونوں ہی بے خبر تھے۔

.....

ضامن کے لیے اس وقت غصہ ضبط کرنا بے حد مشکل ہو رہا تھا کلاس میں جو ہوا سو ہؤا لیکِن اصل میں تو اس کو پرنسپل صاحب کی کی گئی باتوں پہ غصہ آیا تھا کلاس سے نکلتے وہ سیدھا پرنسپل صاحب کے آفس آیا تھا جو خاصے میں غصے تھے اور غصہ ان کو ضامن عباس پہ تھا جس نے ابرش کو کلاس سے نکال دیا تھا بلکے کلاس کے آندر آنے ہی نہیں دیا۔

پرنسپل صاحب نے اسے واضح لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ ابرش پہ کوئی روک ٹوک نہیں ہو گی وہ اپنی مرضی سے آئے جائے ضامن عباس کو ابرش کے اس رویے کے ساتھ ہی ایڈجسٹمنٹ کرنی ہو گی۔

ضامن عباس پہلے تو انکار کرنے والا تھا لیکِن پھر عائلہ کا خیال وہ خاموش ہو گیا کل جہاں آتے اس کو بائے چانس یہ جاب مل گئی تھی وہ عائلہ کو اکیلے نہیں چھوڑ سکتا تھا پہلے ہی ان کی زندگی میں بہت سے حادثات ہو چکے تھے وہ عائلہ کا سایہ بن کر رہتا تھا حیدر آباد میں عائلہ جس کالج میں پڑھتی تھی ضامن نے وہاں بھی ٹیچنگ کی تھی اور اب اس یورنیورسٹی میں جب اس نے عائلہ کا ایڈمیشن کروایا تو ساتھ ہی اس کو لیکچر شپ کی آفر بھی آئی کیونکہ فزکس

کے پرانے پروفیسر ایمرجنسی کی وجہ سے جاب چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

ضامن نے سوچ لیا کہ وہ ابرش کو نہ تو مخاطب کرے گا اور نہ اس پہ توجہ دے گا بھلے وہ سی آر تھی لیکِن ضامن عباس کسی ایسی لڑکی کو سی آر نہیں مان سکتا تھا جو اپنی سٹڈی کے معاملے میں سیریس ہی نہ ہو جو ٹائم کی پابندی نہ کر سکے اوَر جس کے لئے پڑھائی محض ایک فن ہو۔

وہ مذید ابرش کے بارے میں سوچتا کہ دروازے پہ دستک ہوئی فزا کو اس نے اندر آنے کا کہا اوَر خوَد اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

جی سر آپ نے بلایا۔۔۔!!؟"فزا نے اپنی گلاسز اپنے ناک پہ ٹھیک "
کی جو بار بار پھسل رہی تھی وہ چشمش کے نام سے بھی پوری کلاس
میں مشہور تھی ۔

فزا رائٹ۔۔؟"اس نے نام کنفرم کرنا چاہا ۔"

یس سر۔۔۔!؛"فزا کو خوشی ہوئی تھی پہلی بار کسی ٹیچر نے ابرش کو"
چھوڑ کر اس کو امپورٹنٹس دی تھی ورنہ تو پورے سٹاف کے لبوں
پہ بس ابرش کا نام ہوتا تھا ۔

مس فزا میرے لیے کلاس کی سی آر آپ ہونگی مُجھے جو بھی کام "
ہو گا میں آپ سے کہوں گا اور میری غیر موجودگی میں کلاس کو
ٹیک اوور بھی آپ ہی کریں گی یہ نوٹس لیں ان کو اچھے سے ریڈ
آؤٹ کریں اور باقی پوری کلاس میں بھی تقسیم کریں تاکہ وہ کاپی

کروالیں ہم ان کو بھی ساتھ ساتھ ہی لیکر چلیں گے۔۔۔"وہ ٹیبل پہ پڑے نوٹس اُٹھاتے فزا کے سامنے کرتے بولا تو اس نے سر ہلایا تھا۔

اوکے سر تھینکس سر میں آپ کو کوئی شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔۔۔"وہ اپنے چشمے کو ہی سنبھالے جا رہی تھی بچاری جو بار بار پھسل رہا تھا۔

گڈ فزا آ جائیں نیکسٹ کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔"وہ اس کے ساتھ ہی اپنے کیبن سے نکلا تھا فزا اور ضامن ایک ساتھ ہی ڈیپارٹمنٹ میں آئے تھے یہ منظر ابرش کی آنکھوں میں حیرانگی سمو گیا فزا اوٗر ضامن عباس کو ایک ساتھ دیکھ کر اس کو بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا آخر کیوں تھی فزا ضامن سر کے ساتھ۔

ابرش نے کلاس بنک کی تھی پہلی کلاس میں جو اس کے ساتھ ہوا اس کے بعد وہ آج کے دن کی اگلی ساری کلاسز مس کرنے والی تھی۔

فزا اوَر ضامن دونوں آگے بڑھ گئے تھے لیکن ضامن کی نظریں پھر بھی ابرش پہ پڑ ہی گئی تھیں جو کلاس لینے کے بجائے ایسے گھوم رہی تھی اُسے ایسی بگڑی ہوئی لڑکیاں بالکل پسند نہیں تھیں ۔

یہ ضامن سر کو کیا نظر آیا ہے اس چشمش میں۔۔؟"عاشی کی " زبان میں کجھلی ہوئی تھی ابرش کے چہرے کے تاثرات صاف صاف بتا رہے تھے کہ اُسے ضامن عباس اوَر فزا کو ساتھ دیکھ کر بہت برا لگ رہا تھا یا پھر شاید وہ سلگ رہی تھی اپنے سامنے کسی اور کی اتنی اہمیت دیکھتے ۔

مڈل کلاس لوگوں کا ٹیسٹ بھی ایک جیسا ہوتا ہے سر کی ڈریسنگ "
سے ہی لگ رہا ہے کہ وہ مڈل کلاس سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ فزا
بھی۔۔۔"عائشہ نے خود ہی اپنی بات کی وضاحت بھی کر دی تھی ۔

ہمم ٹھیک کہہ رہی ہو لیکن ضامن سر کی یہ حرکت مجھے بالکل بھی"
پسند نہیں آئی ہے میں سی آر ہوں پھر وہ اس فزا کو اتنی
امپورٹنٹس کیوں دے رہے ہیں کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں
وہ۔۔۔؟"!وہ جانے نجانے میں اپنی جلن ظاہر کر رہی تھی اور عائشہ
نے اس کو غور سے دیکھا تھا کب ابرش کو ایسے جلتے۔

فزا سے کمپیئر کر رہی ہو خود کو؟"وہ بولنے سے روک نہیں سکی "
تھی ۔

فزا اور کمپیئر مائی فٹ۔۔۔ اُس کا سٹینڈرڈ ہے کہ میں فزا کو خوُد "
سے کمپیئر کروں۔۔۔"ابرش کے لہجے سے غرور ٹپک رہا تھا اوُر
عائشہ نے تاسف سے سر ہلایا تھا ابرش اپنے ڈیڈ کے پیسوں کی وجہ
سے خوُد کو کوئی بڑی توپ چیز سمجھتی تھی۔

تو چھوڑو اوُر چلو کینٹن میں مجھے بھوک لگ رہی ہے یار اوُر "
تمھارے بھیا نہیں آئے ہیں۔۔۔"عائشہ نے ابرش سے اس کے
بھائی کے متعلق پوچھا جس پہ عائشہ کی نظریں تھیں کیونکہ اتنا امیر
بندہ بھلا کون چھوڑ سکتا تھا ابرش اس بات سے انجان تھی کہ عائشہ
کے اصل میں مقاصدِ ہیں کیا۔

ہاں چلو وہ فزا جائے بھاڑ میں۔۔۔!؛"وہ نخوست سے بولتے عاشی "
کے ساتھ کینٹن کی طرف چلی آئی یہاں اسے اپنا بھائی مل گیا تھا جو

شاید لنچ کر رہا تھا اُس نے صبح ناشتہ کر کے نہیں آیا تھا مام نے اتنا کہا کہ ناشتہ کر کے جاؤ لیکن یرنان ملک کب کسی کی سنتا تھا ہمیشہ اپنی کرتا تھا اپنے دوستوں سے ملنے کے چکر میں وہ ابرش سے پہلے آ گیا تھا۔

"ہائے برو۔۔۔وہ اس کے ٹیبل کی طرف چلی آئی اور عائشہ کے دل کی خواہش ہی پوری ہو گئی وہ تو یرمان کو دیکھنے کی خواہش کر رہی تھی۔

"ہائے کلاس نہیں لی تم نے؟وہ جانتا تھا کہ ڈیڈ سٹڈی کے معاملے میں کافی سٹریکٹ تھے لیکن ابرش کب کسی کی سنتی تھی۔

"نو صبحِ صبح جو میرے ساتھ ہوا اُس کے بعد میں کوئی کلاس نہیں لینے والی ہوں۔۔۔ عائشہ آرڈر کرو بھوک فیل ہو رہی

ہے۔۔۔"عائشہ جو کہ یرمان ملک کو دیکھنے میں مگن تھی وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی اور سر ہلاتے وہ آرڈر کرنے کے لیے چلی گئی ۔

کیا ہوا؟"یرمان سیدھا ہوا تھا ابرش اس کو بہت عزیز تھی اور ایسے " معاملات سے اکثر وہ لاپرواہ رہتا تھا پر ابھی ابرش کو پریشان وہ دیکھ نہیں سکا تھا ۔

نیو پروفیسر نے کلاس سے نکال دیا بٹ ہاشم انکل)پرنسپل " صآحب(نے معاملہ حل کر دیا لیکن یہ پروفیسر مجھے ایک آنکھ سے نہیں بھایا۔۔۔"وہ ضامن عباس کو سوچ رہی تھی ۔

تم نے صرف پڑھنا ہے ابرش۔۔۔ کیا فرق پڑتا ہے۔۔"وہ اس " . کے ہاتھ کو ہاتھ میں لیتے سہلا رہا تھا

ہمم ٹھیک کہہ رہے ہیں بھیا۔۔۔"وہ سر ہلاتے عائشہ کو دیکھ رہی " تھی جو نجانے کہاں چلی گئی تھی ۔

پروفیسر نیو ہے تو تھوڑے دن دیکھ لو کام نہیں بنتا تو ڈیڈ سے کہہ " کر چینج کروا لیں گے ڈونٹ وری۔۔۔"وہ اپنا بیگ کندھے پہ رکھتا اس کے گال تھپکتے بولا تھا ۔

کہاں جا رہے ہیں۔۔؟"وہ چیئر سے اٹھا رو ابرش پوچھنے لگی تھی ۔"

دوستوں کو دیکھ لوں لنچ کرو تم۔۔۔"وہ باہر نکل گیا اور ابرش " عائشہ کے پیچھے چلی گئی جو نجانے کہاں رہ گئی تھی جو پچھلے دس منٹس سے واپس ہی نہیں آ رہی تھی ۔

•••••

یرمان اپنے دھیان میں سیل فون میں بیزی آگے چل رہا تھا اوٗر کسی صنفِ نازک سے ٹکرایا اس کے ہاتھ سے سیل فون گرتے دور جا پڑق اور اس سے پہلے کہ مقابل زمین بوس ہوتی یرمان ملک نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکو اپنی طرف کھینچا تو وہ اس کے کشادہ سینے سے آ لگی عائلہ عباس کا سر چکرا گیا تھا پل بھر کے لیے سمجھ نہیں سکی کہ ہوا کیا ہے۔

یرمان کی نظریں اس کے چہرے پہ تھیں جس نے بلیک کلر کا سکارف اوڑھا ہوا تھا۔

یو ایڈیٹ آندھی ہو تم۔۔۔"اس کی پرکشش آنکھوں کا سحر بس " چند لمحوں کے لیے تھا جب یرمان کی نظر اپنے فون پر پڑی تو ازلی غصہ در آیا تھا۔

اس نے کل ہی مارکیٹ سے ایپل کا نیو ماڈل خریدا تھا اور اپنی گرل فرینڈ سے وہ چیٹ کر رہا تھا جو آج آئی ہی نہیں تھی ۔

"عائلہ بھی اپنا گاؤن سیٹ ؛!۔۔۔ سیل فون میں بیزی تھے آپ" کرتے اس کی طرف دیکھتے بولی تو یرمان نے ایک نظر اس کے نازک سے سراپے کو دیکھا جس کی آواز کافی اٹریکٹو تھی کہ ایک پل کے لئے یرمان ملک اس کی طرف دیکھنے پہ مجبور ہو گیا تھا ۔

وہ اس کے چہرے سے نظریں ہٹا نہیں پا رہا تھا اس پل اس کے لئے بہت مشکل ہو رہا تھا یہ لڑکی ایک پل کے لیے اس کے اعصاب پہ سوار ہوئی جیسے ۔

"رئیلی میں بیزی تھا یا تم اندھوں کی طرح نظریں جھکائے چل رہی تھی۔۔۔ خوُد تو آس پاس کا احساس تھا نہیں کہ کیا ہو رہا ہے اور

الزام مجھے دے رہی ہو تم ایڈیٹ گرل۔۔۔"وہ اپنا سیل فون اٹھاتے اس سے بمشکل نظریں ہٹاتے آگے بڑھا تھا لیکِن دل بار بار پیچھے دیکھنے پہ مجبور کر رہا تھا اس لڑکی کی طرف دوبارہ دیکھنے کی خواہش نجانے کیوں دل پال رہا تھا وہ سر جھٹک کر آگے بڑھتا کہ وہ پیچھے مڑا تھا اوٗر عائلہ جو اپنا سکارف ٹھیک کر رہی تھی وہ تیزی سے بیگ اُٹھاتے آگے بڑھ گیا یرمان اسے دوبارہ دیکھ ہی نہیں سکا تھا۔

یرمان نے بس اس کی پشت کو گھورا اوٗر خود آگے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھا اس کے دوست اسے اپنے انتظار میں ہی مل گئے تھے ان سے باتیں کرتے ملتے بھی اس کی دل میں عائلہ عباس تھی

نجانے ان چند لمحوں کی ملاقات نے اس پہ کیا اثر کیا تھا کہ وہ اس چہرے کو بھول ہی نہیں پا رہا تھا۔

"آج جاؤ گے کلب مایا کا برتھڈے ہے بہت ایکساٹیڈ ہے وہ تم اسے کیا گفٹ دینے والے ہو ہر سال اسے اپنی برتھڈے کا انتظار رہتا ہے کہ تم اس کی برتھڈے پہ اسے سب سے زیادہ ایکسنسیو گفٹ دیتے ہو۔۔۔"یرمان کا دوست طنزیہ لہجے میں بولا مایا اس کو پسند تھی لیکِن یرمان سے ملتے وہ بدل گئی تھی۔

اس کی پراپرٹی دولتِ جائیداد دیکھتے اس نے یرمان سے مراسم بڑھانا شروع کیے اوٗر اب وہ یرمان ملک کی گرل فرینڈ تھی پوری یونی جانتی تھی یہ بات ہاں یرمان کے ڈیڈ اس بات سے ہمیشہ ہی نالاں رہتے تھے اپنے دونوں بچوں کو ان اخلاقی برائیوں سے دور

رکھنا چاہتے تھے پر شاید ان کے بچے اس ماحول کے ہی عادی ہو گئے تھے یہاں وہ پروان چڑھے۔

"یرمان کہاں دھیان ہے تمھارا؟"اس کے دوست نے یرمان کا کندھا ہلایا جو ان کے درمیان ہو کر بھی جیسے ان کے ساتھ نہیں تھا ۔

"ہاں کیا کہہ رہا تھا تو۔۔۔؟"

"تیرا دھیان کہاں ہے۔۔۔؟"یرمان آج پہلی بار اس کو کسی سوچ میں گم نظر آیا تھا ورنہ تو وہ کافی ایکٹو رہتا تھا لیکِن آج روز کی با نسبت وہ کہیں کھویا ہوا تھا نجانے وجہ کیا تھی۔

کہیں نہیں اب بتا کیا بول رہا تھا۔۔۔؟"یرمان ملک نے سر جھٹکا وہ "
لڑکی کچھ زیادہ ہی اس کے اعصاب پہ سوار ہو رہی تھی آخر ایسا کیا
تھا اس لڑکی میں جو بار بار دل اس کو ہی سوچ رہا تھا۔

ہاں مایا کے بارے میں کچھ بتا رہا تھا میں تجھے لیکِن تیرا شاید کہیں "
اوَر ہی دھیان ہے جو تو کچھ سن نہیں رہا ہے خیریت ہے ناں
سب۔۔۔؟"وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

ہاں سب خیریت ہے تو اب بول۔۔۔"یرمان اب اپنے دوست کی "
طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

•••••

ابرش کا کلاس میں جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکِن لاسٹ کلاس جس پروفیسر کی تھی وہ ابرش کے فیورٹ تھے ان کی کلاس ایک تو ہوتی اینڈ پہ تھی اور دوسرا وہ سارے بچوں سے بات کافی اچھے اوَر دوستانہ انداز میں کرتے تھے جس کی وجہ سے ابرش کو ان کی کلاس میں مزا آتا تھا ابھی بھی وہ عائشہ کے ساتھ کلاس میں داخل ہوئی تھی جب اس کی نظریں مس چشمش)فزا (پہ گئ تھیں جو پوری کلاس سے نجانے کیا ڈسکس کر رہی تھی ۔

سر نے کہا ہے کل تک سب سٹوڈنٹس یہ نوٹس پرنٹ کروا لیں " ورنہ پھر آگے کی زمہ داری آپ لوگوں کی اپنی ہو گی یہ رہے نوٹس۔۔۔"وہ نوٹس ڈائس پہ رکھتے پوری کلاس کو مخاطب کر رہی تھی ابرش نے ایک نظر نوٹس کو اوَر پھر کٹیلی نگاہ فزا پہ ڈالی تھی ۔

چشمش یہ کس نے دیئے نوٹس۔۔۔"!عائشہ کو نجانے کیا سوجھی جو "
پوچھ بیٹھی ورنہ اس کو اندازہ تو تھا ہی کہ یہ سر ضامن نے ہی دیئے
ہونگے ۔

سر ضامن نے دیئے ہیں۔۔۔!؛"فزا کو پوری کلاس ہی تقریباً تنگ "
کرتی تھی چشمش کے نام سے تو اب اس کو عادت ہو چکی تھی برا
. بھی نہیں لگتا تھا

فزا تم سی آر تو نہیں ہو؟ یہ کام تو ابرش کے ہیں تم شاید بھول "
رہی ہو کہ ہم لوگوں نے سی آر کے لئے ووٹس ابرش کو دیئے تھے
تمھیں نہیں۔۔۔!؛"عائشہ ابرش کے سامنے نمبر بنانے کے چکر میں
فزا کو پوری کلاس کے سامنے شرمندہ کروانا چاہا رہی تھی۔

عائلہ نے بہت خفگی سے اس عائشہ اور ابرش کو دیکھا تھا اسے خود بھی فزا پسند آئی تھی عائلہ لائق سٹوڈنٹ تھی اور فزا بھی اس لیے شائد دونوں کا مزاج ملتا تھا عائلہ فزا سے پچھلی کلاس میں بات چیت بھی کر چکی تھی دونوں کی اچھی سلام دعا ہو گئی تو فزا اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی ۔

بٹ مجھے یہ نوٹس سر نے دیئے ہیں اور سر نے کیوں دیئے ہیں یہ " سوال آپ سر سے ہی کریں تو بہتر ہو گا عائشہ اُنہوں نے کچھ سوچ کر ہی مُجھے بلایا تھا ورنہ آپ سب لوگ سر کو بتا دو چکے ہی تھے کہ سی آر کون ہے۔۔۔"فزا عائشہ کے طنزوں کا آہستگی سے جواب دیتے بولی وہ کوئی بدمزگی نہیں چاہتی تھی کلاس میں ویسے بھی سر ضامن کا فیصلہ تھا یہ ۔

سر کے سامنے نمبر بنانے کی کوشش جو کر رہی تھی تم کو چشمش تو "
اُنہوں نے تمھیں امپورٹنٹس دینی تھی لیکِن کب تک دیکھتے
ہیں۔۔۔"ابرش کے لہجے میں کچھ تھا فزا ابرش کی حرکتوں سے
واقف تھی پوری یونی ہی واقف تھی دونوں بہن بھائی ہی ایسے تھے
۔

مُجھے بس اتنا پتہ ہے جو سر کو ٹھیک لگا اُنہوں نے کیا !آپ کو آگر "
اس بات سے کوئی مسلئہ ہے تو آپ سر سے بات کر لیں۔۔"فزا
ابرش سے کہتے اپنی چیئر کی طرف چلی گئی اور ابرش نے مٹھیاں
بھینچ لی اُس پروفیسر سے تو وہ کبھی بات نہیں کرنے والی تھی اب
معاملہ پرنسپل صاحب کے پاس جانا تھا کیونکہ اب کچھ زیادہ ہی ہو
رہا تھا۔

ان کے پروفیسر آئے ہی نہیں شائد وہ لیو پہ تھے ابرش کو کلاس میں آنا ایسے ہی ٹائم ضائع کرنا لگا جب وہ اٹھنے لگی تو عین اسی وقت ضامن اندر آیا تھا وہ واپس بیٹھ گئی یہ کلاس تو ضامن کی نہیں تھی پھر وہ کیوں آیا ہر کسی کے دل میں یہ ہی سوال چل رہا تھا۔

"پوری کلاس میں ایک نظر ڈالتے ؛!۔۔۔مس فزا ادھر آئیں ضامن نے فزا کو مخاطب کیا فزا ابرش کے پاس سے گزرتے ضامن کے قریب گئی جو شائد جلدی میں تھا اور ارجنٹلی کوئی بات کرنا چاھتا تھا۔

"فزا کا بات کرنے کا انداز ضامن کافی امپریس ہوا تھا ۔۔۔جی سر ایک ذہین سٹوڈنٹ کی یہی خوبی ہوتی ہے کہ بہت جلد ٹیچرز کی نظروں میں اپنی جگہ بنا لیتا ہے۔

مس فزا اپنا کنٹیکٹ نمبر شئیر کریں آپ۔۔۔ سارے سی آر اوَر "
ٹاپرز کا واٹس ایپ گروپ بنایا ہے میں نے آپ کو ساری ایپ
ڈیٹس وہیں ملیں گی۔۔۔"وہ سیل فون ہاتھ میں پکڑے فزا سے نمبر
مانگ رہا تھا۔

سر سی آر تو ابرش بھی ہے۔۔!؛"عائشہ کھڑی ہوئی تھی کیونکہ "
ضامن کا فزو سے نمبر مانگنا ابرش کو مذید آگ لگا گیا تھا یہ پروفیسر
اتنا خاص نہیں تھا جتنا ابرش اس کو آپنے زہن میں سوار کر رہی
تھی وجہ سامنے ہی تھی اس کے۔

پہلے یہ ریگولر تو ہو جائیں۔۔۔"خاصا طنز سے بھرا لہجہ ابرش پہلو "
بدل گئی تھی صرف ایک ہی دن میں یہ پروفیسر اس کو اتنا تنگ کر
چکا تھا۔

اوکے مس فزا آپ کو میسج کیا ہے آپ سیو کر لیں نمبر اینڈ آپ "
لوگوں کی یہ کلاس خالی ہے تو آپ کچھ آور پڑھ لیں۔۔۔"وہ فزا
سے نمبر لیتے اس کو ٹاپر کا میسج کرتے کلاس سے چلا گیا جب کہ
پیچھے سب لوگوں کی نظریں فزا پہ تھیں فزا اتنی خوبصورت تو نہیں
تھی کہ سر اس سے یوں امپریس ہو گئے ۔

ابرش خوبصورت تھی ہائیٹ بھی اچھی تھی کلر بھی وائٹ اوٗر دلکش
نقوش جو ایک بار دیکھتا دوبارہ دیکھنے کی خواہش تو ضرور کرتا زیادہ تر
ابرش جینز پہ ٹی شارٹ اوٗر ساتھ شارٹ جیکٹس پہنتی تھی ۔

اس وقت بلیو جنیز پہ وائٹ کلر کی ٹی شرٹ جو اس کے پیٹ کو
بمشکل چھپائے ہوئے تھی ساتھ بلیک کلر کی شارٹ جیکٹ تھی پاؤں
میں جوگر لائ لائنز لگائے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی ۔

وہ یہ نہیں سمجھ رہی تھی کہ ضامن کو فزا پسند کیوں آئی اسے بس کمپلیکس ہو گیا تھا کہ کلاس میں اس سے زیادہ کسی کو امپورٹنٹس مل رہی تھی .

" سر نے یہ اچھا نہیں کیا"!!پوری کلاس ابرش کی چیئر کے گرد جمع تھی جو خاموشی سے فزا اور عائلہ کو گھور رہی تھی جو دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھیں ۔

" تمھیں اگر یہ لگتا ہے کہ ضامن سر کو ذریعہ بنا کر تم سی آر بن سکتی ہو فزا تو یہ تمھاری غلط فہمی ہے میں اگر چاہوں تو تمھیں یونی سے نکلوا سکتی ہوں میرے ریسورسز سے تم بے خبر نہیں ہو ویسے بھی جس سکالرشپ کی وجہ سے تم پڑھ رہی ہو وہ میرے ڈیڈ دیتے تھے سٹوڈنٹس کو اور تم مجھے نیچا دکھانے کی کوشش کر رہی

ہو۔۔۔"ابرش بیگ چیئر پہ پھینکتے فزا کے قریب آئی اس کو بازو سے تھام کر چیئر سے کھڑا کیا کہ اس کی لمبے ناخن فزا کے بازو میں پیوست ہوئے تو اس کے لبوں سے سسکی نکلی تھی ۔

آپ بات کو بلاوجہ بڑھا رہی ہیں ابرش۔۔"

یہ سر ضامن کا فیصلہ ہے ویسے بھی ابھی تو ایک دن ہوا ہے آگے آپ بہتر کارکردگی دے کر ضامن سر کو متاثر کر سکتی ہیں۔۔۔!؛"عائلہ کو ابرش کا یہ دھونس جماتا آنداز فزا کو آیسے باتیں سنانا پسند نہیں آیا تھا تو فزا کی سائیڈ لینے لگی تھی ۔

شٹ اپ تم ہوتی کون ہو مُجھے یہ بتانے والی کہ میں کسے امپرس " کروں۔۔۔"وہ غرائی تھی عائلہ سہم کر پیچھے ہوئی فزا نے ابرش کی

گرفت سے خود کو چھڑوا چاہا لیکن ابرش تو جیسے ضامن کا بدلا لینا چاہتی تھی فزا کی کہ جو بھی تھا وجہ تو فزا ہی بنی تھی اس سب کی۔

"عائشہ نے ابرش کی منت ۔۔۔ابرش چھوڑو اسے سر آ جائیں گے۔ "

کی پوری کلاس جمع ہو چکی تھی اگر کوئی تماشا لگ جاتا تو کیا ہوتا ابرش کے غصے سے تو بخوبی واقف تھی وہ خوُد بھی۔

"وہ فزا کو دھکا دیتے باہر نکل گئی تھی ۔۔۔آتے ہیں تو آ جائیں۔ "

اس کا موڈ حد سے زیادہ خراب ہو چکا تھا اس وقت گھر تو وہ بالکل بھی نہیں جانے والی تھی ڈیڈ کی نصیحتیں شروع ہو جاتی اور مام ویسے ہی گھر پہ کم پائی جاتی تھیں ابرش یونی سے نکلتے سیدھی کلب چلی آئی تھی۔

اپنے لیے ڈرنک آرڈر کرتے اس کی نظریں ڈانس فلور پہ ڈانس کر کے کپلز پہ تھیں دل و دماغ میں ضامن عباس تھا آخر پوری کلاس کے سامنے فزا سے نمبر لیکر وہ ابرش کو نیچا دکھانا چاہا رہا تھا کیوں ۔

وہ ڈرنک نہیں کرتی تھی ڈیڈ اس معاملے میں کافی سخت تھے ان دونوں کو کچھ حدود بتائی تھیں کہ وہ ان کو پھلانگ نہیں سکتے تھے یرمان پھر بھی کبھی کبھار ایسا کچھ کر لیتا تھا لیکِن ابرش نہیں کرتی تھی پر اس وقت اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا ۔

ابرش مغرور موڈی لڑکی تھی شائد وہ اس بات کو اتنا محسوس نہیں کرتی اگر فزا کی جگہ کوئی اور ہوتی شاید سر ضامن جان بوجھ کر اس کو سائیڈ پہ کر رہے تھے وہ اکیلی تھی باقی دوست رات کو آتے تھے آج وہ پہلے چلی آئی تقریباً ایک گھنٹے تک وہ بیٹھی ضامن عباس کے

بارے میں سوچتی رہی جو نا چاہتے بھی اس کے دل و دماغ پر پوری طرح سے حاوی ہو گیا تھا جس کو سوچنا نہیں چاہتی تھی لیکن پھر بھی اس کے خیال سے چھٹکارہ نہیں پا رہی تھی۔

جیسے غصے میں وہ یونی سے نکلی تھی عائشہ اس کے لیے بہت پریشان تھی کب سے کالز بھی کر رہی تھی لیکن اس نے اٹھایا ہی نہیں کب سے دیکھ رہی تھی وہ سیل فون بج رہا تھا۔

ضامن کا فزا سے نمبر لینا اس کو جلتے تندور میں جھونک گیا تھا

برداشت کا لیول تھا کہ ڈوان ہو رہا تھا اس کے سیل پہ اب کی بار ڈیڈ کی کال آئی تھی وہ اگنور نہیں کر سکی تھی۔

یس ڈیڈ۔۔۔"اس نے ڈرنک جو کہ کب سے ہاتھوں میں پکڑی "
ہوئی تھی لیکن ایک گھونٹ بھی نہیں پیا تھا اب آپنے سامنے پڑے
ٹیبل پہ رکھ چکی تھی جیسے یہ ڈر ہو کہ ڈیڈ اس کو دیکھ رہے ہیں ۔

کہاں ہو جلدی گھر آؤ۔۔۔!؛"وہ پیشانی سہلا رہے تھے وہ اکثر "
بزنس میں مصروف رہتے تھے لیکن پوری کوشش کرتے تھے کہ
بچوں کو بھی وقت دیں ان کی بیگم ان کے لیے ایک کامیاب ہمسفر
ثابت ہوئی تھیں لیکن ایک اچھی ماں نہیں بن سکی تھیں اُنہیں اپنے
سوشل سرکر کو دیکھا تھا وہ تو بچے پیدا کرنے کے حق میں ہی نہیں
تھیں لیکن شوہر کی وجہ سے مجبور ہو گئی تھیں لیکن صرف بچے پیدا
ہی کیے تھے باقی ساری زمہ داری ملازمین کی تھی۔

ڈیڈ گھر میں ہو گا ہی کون۔ "وہ رنگ برنگی روشنیاں دیکھ رہی تھی " یہاں لوگوں کا ہجوم تھا پر وہ پھر بھی اکیلی تھی ۔

ابرش میرا بچہ ڈیڈ گھر میں ہی ہیں آپ یرمان بھی آ گیا ہے ڈنر " ساتھ کریں گے میں ویٹ کر رہا ہوں جلدی پہنچو تم۔۔۔"وہ اس کو بات کرنے کا موقع دیتے تو وہ ضرور انکار کرتی اس وجہ سے پہلے ہی انہوں نے اپنی کرتے فون کٹ کر دیا تھا ابرش ڈیڈ کے غصے کے پیشِ نظر کلب سے نکل آئی تھی ۔

.....

ڈیڈ گھر پہ تھے یرمان کو مایا کے برتھڈے کے سلسلے میں کلب جانا تھا پر ڈیڈ صاف صاف کہہ چکے تھے کہ ڈنر وہ ان دونوں کے ساتھ

کریں گے وہ اس وقت لاونج میں کھڑا کوفی پی رہا تھا مایا کی کتنی کالز آ چکی تھیں اسے لیکن وہ اٹھا ہی نہیں رہا تھا وہ آنے کا پوچھتی ۔

ڈیڈ مام کدھر ہیں۔۔؟"ابرش اندر آئی تو ڈیڈ اس کو گارڈن میں " شاید کسی سے فون پہ بات کرتے نظر آئے تھے یرمان آندر تھا اور مام۔۔۔؟

مام کے پاس کب ٹائم تھا ان دونوں کے لئے ان کے ہمیشہ سے ان کا کام اہم تھا ۔

یہ ہے ملک مینشن جس کے سربراہ تھے قیوم ملک جنہوں نے اپنی پسند سے عفت ملک سے شادی کی اور ان کے دو ہی بچے تھے یرمان جو کہ 28 سال کا تھا اور ابرش 19 سال کی بچوں سے پہلے قیوم ملک کو لگتا تھا کہ ان کی وائف ان کے لیے ایک بہتریں بیوی

ثابت ہوئی ہیں لیکن ان کو احساس ہوا تھا کہ وہ ایک بہترین بیوی تو تھیں لیکن اچھی ماں نہیں ۔

ڈیڈ ہیں ناں پھر مام کی کیا ضرورت؟"وہ فون سائیڈ پہ رکھتے ابرش " کو اپنے حصار میں لیتے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیتے بولے تو وہ تلخی سے ہنسی تھی۔

ڈیڈ بچوں کو صرف باپ کی ہی نہیں ماں کی بھی ضرورت ہو گی " ہے جو آپ کی بیوی شاید کبھی نہیں سمجھ سکتی ہیں اوٗر مجھے لگتا ہے کہ جو ہو رہا ہے ایسے ہی ہونے دیں آپ کہاں کچھ ٹھیک کر سکیں گے۔۔ ویسے بھی اب ہمیں عادت ہو چکی ہے اس سب کی جب بچے تھے تب سروئیو کرنا سیکھ گئے تھے اب تو پھر ہم خوٗد اپنا خیال

رکھ سکتے ہیں۔۔۔"وہ ڈیڈ کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن یہ تلخ حقیقت تھی ان کی زندگی کی۔

وہ پارٹی میں بیزی ہو گی آ جائے گی جاؤ فریش ہو جاؤ ڈنر لگواتا " ہوں میں یرمان بھی آندر موجود ہے۔۔۔"وہ بیٹی کے سوالوں کے جواب نہیں دے پائے تھے بچے حق پر تھے وہ غلط تھے ۔

اوکے ڈیڈ۔۔۔"وہ مزید کیا بات کرتی ڈیڈ سے مام کہاں سنتی تھیں " ڈیڈ کی وہ ہمیشہ اپنی ہی کرتی تھیں ۔

ابرش روم میں چلی آئی جو کہ بہت بڑا اوٗر وسیع روم تھا پورے روم کو پنک کلر سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا بیڈ جو کہ کنگ سائز کا تھا اس پہ بچھی شیٹ کش پینٹ ہر چیز پنک کلر کی تھی اس نے اپنی

جیکٹ دور اچھالی اور آئینے میں ایک نظر خود کو دیکھا تھا پھر ذہن میں فزا کی شکل آئی۔

ضامن اور فزا کا ضامن کے آفس سے نکلنا یاد آیا ضامن کا فزا سے نمبر لینا اس کو یہ جملہ "پہلے یہ ریگولر تو ہو جائیں۔۔۔"بولنا وہ اپنے بال جھنجھوڑ چکی تھی ڈریسنگ ٹیبل پہ پڑی کاسمیٹکس کی ساری قیمتی چیزیں وہ گرا چکی تھی۔

کچھ دیر تو ساری چیزوں پہ غصہ نکالا اور پھر فریش ہو کر ٹی شرٹ اور ٹروزار میں ملبوس وہ اپنے بالوں میں برش کرتے روم سے باہر آئی تھی یہاں ڈیڈ اور یرمان لارج گیر ڈائننگ ہال میں بیٹھے اس کے انتظار میں تھے ملک مینشن بہت بڑا تھا قیوم ملک کے والدین خاصے دولت مند تھے۔

میم کیا لیں گی آپ۔۔۔؟"میڈ جو کہ قیوم ملک اوٗر یرمان ملک کو "
.ڈنر سرو کر رہی تھی وہ ابرش کی طرف آئی جو خاموش تھی

پھر کوئی ایشو بنا کیا؟"ابرش کو اپ سٹ دیکھتے یرمان نے پوچھا تھا "
قیوم ملک جو کہ ان دونوں کو دیکھ رہے تھے وہ چونک گئے کیا کچھ
ہوا تھا۔

کیا ہوٗا ہے؟"وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکے تھے۔"

نتھنگ ڈیڈ ایسے ہی کلاس کے چھوٹے موٹے مسلے۔۔۔"وہ کندھے"
آچکاتے نارملی بولی تاکہ ڈیڈ اس بات کو زیادہ سیریس نہ لیں ورنہ
وہ جانتی تھی کہ ڈیڈ ضرور اس معاملے کی پوچھ گچھ کریں گے ایک
طرف تو وہ چاہتی تھی کہ ضامن عباس کو نیچا دکھائے اوٗر دوسری
طرف وہ ڈیڈ سے چھپا رہی تھی۔

زیادہ پریشانی والی بات ہے تو شئیر کرو میں بات کروں انتظامیہ "
سے۔۔۔"قیوم ملک بیٹی کے ایسے بات کو ہوا میں اڑنے پہ اچھے
خاصے ڈسٹرب ہو گئے تھے یرمان جانتا تھا تو یقیناً کوئی بڑی بات تھی
ورنہ وہ دونوں چھوٹی موٹی باتیں نہیں بتاتے تھے ایک دوسرے کو یا
پھر ان سے چھپاتے تھے۔

نو ڈیڈ اس کی ضرورت نہیں ہے آپ ڈنر کریں۔۔۔"ابرش فروک"
کو ٹیبل پہ گھماتے کچھ سوچ رہی تھی جیسے ضامن عباس سے خود
بدلا لینا چاہتی ہو وہ ۔ یرمان کو اس نے اشارہ کیا تھا کہ مذید کوئی
بات نہیں کرنی ہے اس بارے میں ۔

ٹھیک ہے بیٹا پریشان نہیں ہونا۔۔۔"وہ آگے ہوتے اس کے ماتھے "
پہ لب رکھ گئے اور ابرش مرے دل سے کھانا کھانے لگی حالانکہ
دل و دماغ پوری طرح سے الجھا ہوا تھا اس وقتِ ۔

ڈیڈ میرا ہو گیا ہے مجھے جانا ہے کہیں آپ لوگ کریں "
ڈنر۔۔"یرمان کو وقت کا احساس ہوا تو اٹھا تھا ۔

کہاں جانا ہے بیٹا۔۔۔؟"وہ دونوں بچوں کے ساتھ وقت گزرنا "
چاہتے تھے لیکن یرمان تو شاید کہیں جا رہا تھا ۔

بس ایک کام ہے ڈیڈ۔۔۔"وہ آپنا سیل فون اٹھاتے چینج کرنے "
کے لیے روم میں چلا گیا تھا پیچھے قیوم ملک اوٗر ابرش کھانا کھانے
لگے ۔

•••••

عائلہ سارے کام نمٹا چکی تھی ضامن اپنے کمرے میں تھا اور وہ کچن میں کام کر رہی تھی ضامن نے بہت بار اسرار

کیا تھا کہ وہ اس کو کام والی رکھ کر دے گا لیکن عائلہ ہر بار منع کر دیتی تھی اتنے سے کام کے لیے اب وہ کیا ملازمہ رکھتی ویسے بھی وہ لوگ ایک جگہ ٹکتے کہاں تھے جب سے بابا کا قتل ہوا تھا وہ لوگ جگہ بدلنے پہ مجبور تھے ضامن تو شائد خود کی اتنی فکر نہیں کرتا لیکن عائلہ کی سفٹی کے لئے اس کو ایسا کرنا ہی پڑتا تھا عائلہ اس کی ایک ہی بہن تھی جس کی ہیلتھ پہ وہ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا ماما تو عائلہ کی پیدائش پہ ہونے والی پیچیدگیوں کی وجہ سے جان بر ہی نہیں ہو سکی تھی پھر عائلہ کو ضامن اور عباس شاہد نے ہی پالا تھا۔

ان کے بابا ایک جانے مانے وکیل تھے بہت مشہور بھی تھے اکثر غریبوں اور مظلوموں کا ساتھ دیتے جس کی وجہ سے آئے روز ان کو دھمکیاں بھی ملتی تھیں جس پہ وہ کبھی کبھی سنجیدہ ہو جاتے اور کبھی ایسے ہی نظر انداز کرتے اور اس وجہ سے اُن کی جان بھی چلی گئی تھی۔

"بھیا آپ کی کوفی۔۔۔!؛" عائلہ سارے کام ختم کرتے کچن سمیٹ کر وآپس آئی اور ضامن کو کوفی دینے کے لئے اس کے روم میں گئی وہ لیپ ٹاپ پہ بیزی تھا اس نے کوفی رکھی اور واپس جانے لگی لیکِن ضامن نے اُسے روک لیا دونوں بہن بھائی رات کے اس وقت ایک دوسرے سے باتیں کرتے تھے عائلہ کی دوستیں نہیں تھیں نہ ہی وہ بناتی تھی لیکِن فزا اس کو کافی پسند آئی تھی۔

"بھیا آپ بیزی ہیں میں چلی ہوں۔۔۔!؛" وہ ضامن کو لیپ ٹاپ میں کام کرتے دیکھ کر وہاں سے واپس جانا چاہتی تھی لیکِن ضامن نے نفی میں سر ہلایا۔

"میری گڑیا سے زیادہ امپورٹنٹ تو نہیں کام۔۔۔" ضامن نے اسے اپنے حصارِ میں لیا وہ مسکرائی تھی۔

"پھر بھی کام تو کام ہوتا ہے مُجھے بھی سٹڈی کرنی ہے ویسے تو عصر کے وقت سارا کام کر چکی ہوں لیکن پھر بھی مُجھے پڑھنا۔۔۔"

"ابھی مُجھے ناول پڑھنا ہے۔۔۔!؛" وہ اس کی بات درمیان میں کاٹ گیا عائلہ نے دانتوں کی نمائش کی ضامن کو ویسے تو اس کے ناولز پڑھنے سے کوئی مسلہ نہیں تھا لیکِن وہ جب ایک سٹوری کو خود پہ حاوی کر لیتی تھی یہ وہ پسند نہیں کرتا تھا۔

فن کے لیے پڑھتی تھی تو پڑھا اور بات ختم لیکن نہیں عائلہ تو کئی کئی دن ایک ناول کی سٹوری میں ہی کھوئی رہتی تھی جیسے اس سٹوری سے زیادہ امپورٹنٹ کچھ بھی نہ ہو۔

"بھیا آپ جانتے ہیں۔۔۔" وہ اب صاف صاف انکار کرنے سے تو رہی ضامن سب کچھ جانتا تھا پھر چھپانے کا کوئی فایدہ نہیں تھا سو کندھے اچکائے اور مسکراتے آپنے بھائی کو دیکھا۔

"جی میڈم میں سب کچھ جانتا ہوں۔۔۔" ضامن نے پیار سے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا تھا اس کے اور عائلہ کے درمیان ایج ڈفرنس بہت زیادہ تھا ماما بابا کو تو لگا تھا کہ ان کے ہاں بس ایک ہی اولاد ہو گی لیکن ضامن کو بہن چاہیئے تھی اس نے خصوصی دعائیں کی تھیں بہن کے لیے اور تب جا کر عائلہ ان کی گود میں آئی تھی۔

"بھیا اب آپ شادی کر لیں۔۔۔!؛" پہلی بار ضامن کی شادی کا سوال عائلہ کے لبوں پہ آیا تھا وہ سوچتی تو پہلے بھی تھی اس بارے میں لیکِن آج اس نے ضامن کو بھی کہہ دیا اب اسے اپنی بھا بھی چاہیے تھی۔

"یہ خیال کیوں آیا اچانک سے میری گڑیا کے دماغ میں۔۔۔۔ پتہ ہے بیوی کتنا سر کھاتی ہے بھئی میں سکون سے رہوں گا کچھ دن۔۔۔۔" وہ ہنستے بتا گیا یعنی وہ اس وقت شادی ہر گز نہیں کرنے والا تھا عائلہ نے منہ بنایا تھا۔

"کیونکہ آپ اتنے بڑے ہو گئے ہیں بھیا اس عمر کے لوگوں کے پاس دو دو بچیں بھی ہوتے ہیں اور آپ نے ابھی تک شادی ہی نہیں کی۔۔۔" وہ بھائی کو کنوینس کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

"گڑیا کر لو نگا آپ اس بارے میں نہ سوچو اور جاؤ سو جاؤ کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔" وہ اس کو گڈ نائٹ وش کرتے لیپ ٹاپ بیڈ پہ رکھتے اپنی شرٹ ٹھیک کرتے فون اُٹھاتے کسی کو کال کرنے لگا۔

"گڈ نائٹ بھیا۔۔۔" عائلہ اس کے گال پہ بوسہ دیتے کمرے سے نکل گئی تھی وہ ایسی ہی تھی جب اس سے کوئی بات کرتا تو وہ کرتی ورنہ خاموشی سے پاس سے اٹھ جاتی تھی۔

ضامن ابھی شادی کے حق میں نہیں تھا ہاں اس کی شادی کی آئیڈیل عمر تھی لیکِن پھر بھی وہ شادی نہیں کر سکتا تھا وجہ تھی عائلہ جب تک عائلہ کی سٹڈیز چل رہی تھیں تب تک وہ اس بارے میں کچھ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا عائلہ اور اس کی لائف اچھی جا رہی تھی کسی تیسرے انسان کو درمیان میں شامل کر کے وہ عائلہ کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اور آگر اس کی بیوی کو عائلہ سے

کوئی پرو بلم ہو گئی تو ویسے بھی آج کل کی لڑکیوں کو سسرال والوں سے الگ ہونے کی نجانے کیا پڑی ہوئی تھی اس کے دوست کی بیوہ شادی کے بیس دن بعد ہی سسرال والوں سے الگ ہو گئی تھی۔

یہ واقعہ ایک طرح سے ضامن کو شادی جیسے بڑے سٹیپ سے روک رہا تھا وہ عائلہ کی زمہ داری ادا کر کے پھر اپنے بارے میں سوچنا چاہتا تھا۔

عائلہ نے جب ضامن کے سامنے شادی کی بات کی تو بے ساختہ ضامن کے دل میں ابرش ملک کا خیال آیا کتنی عجیب لڑکی تھی ضامن چاہتا تو پوری کلاس کے سامنے فزا سے نمبر لینے کے بجائے وہ اکیلے میں فزا سے نمبر لے سکتا تھا جب اس نے فزا کو بلایا تھا آفس میں لیکن یہ اس نے جان بوجھ کر کیا تھا تا کہ کلاس کی سی آر کو احساس ہو کہ جس زمہ داری کو نبھانے کی وہ اہل ہی نہیں ہے اسے یہ زمہ داری لینی ہی نہیں چاہیے تھی۔

عائلہ کے معاملے میں وہ کوئی غلطی نہیں کر سکتا تھا عائلہ پہلے ہی بابا کو کھو چکی تھی اب مذید عائلہ کو وہ آیسے ڈسٹرب نہیں کر سکتا ابھی تو عائلہ خود کہہ رہی تھی اس سے شادی کے لیے لیکن وہ جانتا تھا شادی کے کچھ ہی عرصے بعد حالات خراب ہو جائیں گے نہ بھی ہوئے تو کم سے کم عائلہ اور اس کے درمیان سب پہلے جیسا نہیں رہے گا۔

وہ بیڈ پہ لیٹتے ایسے ہی ایف بی سکرول کرنے لگا سوشل میڈیا پہ ضامن اتنا ایکٹو نہیں تھا لیکِن پھر بھی اکثر ایف بی یوز کر لیتا تھا کیوں یہاں اس کے کافی ایسے فرینڈز ایڈ تھے۔

ایف بی سکرول کرتے ہی اس کی نظر مس ملک کی آئی ڈی پہ گئی تھی جس نے ہاف فیس کی تصویر لگائی ہوئی تھی لیکِن وہ ہاف تصویر سے بھی جان گیا تھا کہ یہ محترمہ کون ہیں ابرش کی آئی پبلک تھی کوئی بھی جا کر دیکھ سکتا تھا۔

ضامن کو افسوس ہوا ایسی بگڑی امیر لڑکیاں اس کو بالکل بھی پسند نہیں آتی تھیں جن کو اپنے ماں باپ کی عزت کی کوئی فکر ہی نہیں تھی۔

ضامن نے عائلہ کو ایف بی یوز کرنے کی پرمشن نہیں دی تھی عائلہ زیادہ تر ناولز ہی پڑھتی پھر ایک دن عائلہ نے کہا کہ بھیا مُجھے ایف بی سے ناولز پڑھنے ہیں پلیز مجھے اکاؤنٹ بنادیں بھلے پرائیویٹ کر دیں لیکن بنادیں آیسا نہیں تھا کہ ضامن کو اپنی بہن پہ بھروسہ نہیں تھا پر دنیا معصوم لوگوں کی معصومیت نوچ لیتی تھی۔

اس نے عائلہ کو پرائیویٹ اکاؤنٹ بنا کر دیا جسے وہ تبھی یوز کرتی تھی جب اس کو کوئی ناولز سے ریلیٹڈ پوسٹ ملتی تھی۔

پر ابھی ابرش کا اکاؤنٹ دیکھتے ایک پل کے لیے اس کے ذہن میں نجانے کیا سمائی کہ وہ اس کی ائی ڈی کو وزٹ کر چکا تھا اس نے اپنی تصویریں بھی اپلوڈ کی ہوئی تھی اس لڑکی کی ڈریسنگ دیکھتے وہ مزید اس سے بد گمان ہو گیا تھا۔

اس نے اکتاتے ایف بی ہی بند کر دی اور جن اسٹوڈنٹس کے نمبر اس نے لیے تھے اُنہیں ایک گروپ میں ایڈ کرتے کچھ نوٹس سب کو شئیر کیے تھے۔

کچھ دیر مذید فون میں بیزی رہا پھر وقت کا احساس کرتے وہ لیٹ گیا اسے صبح جلدی اٹھنا ہوتا تھا۔

.....

مایاماہی بے آب کی طرح یرمان ملک کا انتظار کر رہی تھی وہ اپنی ساری دوستوں کے ساتھ کلب میں موجود تھی یہاں اس نے برتھڈے پارٹی ارینج

کی ہوئی تھی ہر سال مایا سب کو انوائیٹ کرتی تھی آخر سب کو دکھانا بھی تو ہوتا تھا کہ یرمان ملک کے لئے وہ کتنی اہم ہے اس وقت وہ ریڈ کلر کی مکسی میں تھی جو سیلوز لیس تھی۔

اس کے دودھیا بازوؤں عیاں ہو رہے تھے بیک لیس تھی مایا کی ڈریسنگ ایسی ہی ہوتی تھی آج اس کا برتھڈے تھا تو گھر میں ہونے والی پارٹی کی وجہ سے وہ یونی نہیں گئی تھی۔

"لگتا ہے اس بار یرمان ملک کسی کام میں پھنس گیا ہے مایا یا پھر وہ آنا ہی نہیں چاہا رہا ہے پہلے تو کتنی ایکسائٹمنٹ ہوتی تھی اُسے تمھارے برتھڈے کی۔۔۔"اس کی دوستوں کی طنزیہ باتیں اس کے دل میں پیوست ہو رہی تھی اور یہ سچ بھی تھا پہلے جب یرمان ایسے کرتا تھا یہ پہلا برتھڈے تھا جس میں وہ اس کے ساتھ ایسا کر رہا تھا۔

"نہیں وہ کال ریسیو نہیں کر رہا ہے تو یقیناً کسی پرو بلم میں پھنس گیا ہو گا ابھی آجائے گا۔۔۔" تقریباً ساڑھے نو بج گئے تھے اتنا انتظار کرتے اب مایا کے دل میں خود بھی ہول اٹھ رہے تھے لیکن چہرے پہ زبردستی کی مسکراہٹ سجائے وہ سب کو مطمئن کر رہی تھی جو شاید وہ ہو نہیں رہے تھے۔

"ہو سکتا ہے ورنہ وہ کہاں لیٹ ہوتا تھا۔۔۔" اس کی ایک دوست جو مایا کی حالت اچھے سے دیکھ رہی تھی بچاری مایا کو مذید پریشان نہیں دیکھ سکی تھی اور اس کی بات پہ مایا نے سر ہلایا۔

"تم لوگ انجوئے کرو میں پھر کال کرتی ہوں یرمان کو شاید اٹھا لے یا اللہ وہ ٹھیک ہو۔۔۔" وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ٹیبل سے سیل فون اٹھائے ایک بار پھر سے یرمان ملک کا نمبر ملا رہی تھی جو اٹھایا نہیں کیا کچھ دیر مزید درمیان سے گزر گئی اور مایا نے کچھ سوچتے ابرش کو کال کی جو سونگز سن رہی

تھی ایسے ڈسٹرب کیے جانے پہ اس کا موڈ خراب ہوا لیکن مایا کا لنگ دیکھتے اس نے کال اٹھالی۔

"تھینک گاڈ ابرش کیسی ہو یرمان کہاں ہے میں کب سے کالز کر رہی ہوں لیکن ریسیو ہی نہیں کر رہا ہے مُجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے سب ٹھیک ہے ناں۔۔" وہ تھوڑا سا سائیڈ پہ ہو گئی تھی ابرش کے موڈ کے بدلتے رنگوں سے وہ انجان نہیں تھی ابرش کو کب کس بات پہ غصہ آجائے یہ وہ نہیں جانتی تھی۔

"یرمان بھائی تو گھر سے آدھا گھنٹہ پہلے نکل چکے ہیں کہہ رہے تھے کہ اُنہیں کوئی کام ہے تمھاری بات نہیں ہوئی اُن سے۔۔۔" ابرش مایا کی پریشانی دیکھتے استفسار کرنے لگی۔

"نہیں نہیں ہوئی تبھی پریشان ہوں۔۔۔!؛" وہ ابرش کو آپنے بر تھڈے کے بارے میں نہیں بتا سکتی تھی.

"ہو جائے گی ڈونٹ وری۔۔۔" ابرش مزید کچھ بولے بغیر ہی کال کاٹ گئی تھی اور مایا کچھ ریلیکس ہوئی کلب یرمان ملک کے مینشن سے ایک گھنٹے کے فاصلے پہ تھا لیکِن یرمان ملک کافی ریش ڈرائیو کرتا تھا اب تک تو آجانا چاہیے تھا اسے۔

"کیا بات ہو گئی یرمان ملک سے۔۔۔!" وہ واپس آئی تو اس کی دوست نے پوچھا۔

"ہاں وہ راستے میں ہے۔۔۔" وہ مسکراتے بولی اور دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی کہ یرمان ملک آجائے اور اس کی دعا بر آئی تھی جب تقریبا دس منٹس بعد یرمان ملک اندر آتا دکھائی دیا جس نے وائٹ جینز پہ وائٹ ہی ٹی شرٹ

اور ساتھ وائٹ ہی جیکٹ پہنے تازہ شیو میں کافی ہینڈسم لگ رہا تھا پیشانی پہ بکھرے بال جیسے اس کو مزید خوبصورت بنا رہے تھے ایک پل کے لیے سب لڑکیوں کی نظروں کا مرکز وہ بنا تھا۔

لیکن وہ اکثر سب سے لاپرواہ ہی رہتا تھا آتے ہوئے اُسے ایک ایمرجنسی آن پڑی ورنہ وہ جلدی آجاتا مایا اسے دیکھتے اپنی مکسی سنبھالے اس کے قریب آتے اس کے گلے سے لگی تو یرمان ملک نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اُسے خود میں بھینچا کب سے وہ کسی کی کمی محسوس کر رہا تھا۔

مایا کی برہنہ پشت پہ اپنی انگلیوں کو سہلاتے وہ اسے نرمی سے خود سے الگ کر گیا مایا کی سب دوستوں نے معنی خیزی سے یہ منظر دیکھا تھا۔

"میں کب سے انتظار کر رہی تھی۔۔۔" مایا کے لبوں سے شکوہ پھسلا تھا۔

یرمان نے گہرا سانس بھرا وہ لڑکی بری طرح سے اس کے حواس پہ چھائی

ہوئی تھی وہ جان نہیں پا رہا تھا وجہ کہ وہ کیوں اُس لڑکی کی سوچ سے چھٹکارا حاصلِ نہیں کر پا رہا تھا۔

"کچھ ایشوز ہو گئے تھے مایا کیک کٹ کیا؟" وہ اسے خود سے الگ کرتے اپنی گھنی بیرڈ سہلانے لگا مایا کا حلیہ دیکھتے پہلی بار اس کو عیجب لگا تھا وہ لڑکی جس کی وہ صرف آنکھیں دیکھ سکا تھا کیا قاتلانہ آنکھیں تھیں اُس کی یرمان ملک چاہا کر بھی وہ منظر بھول نہیں پا رہا تھا۔

وہ راہ میں اچانک،

ہوا سامنا کسی سے

اک پل کی تھی ملاقات،

مگر نقش دل پہ ایسے

چہرہ تھا پوشیدہ،

مگر آنکھیں کہہ رہی تھیں

خاموش لب تھے لیکن،

ہزار باتیں کر رہی تھیں

کاجل میں بھیگی پلکیں،

کوئی خواب سجا ہوا تھا

یا پھر کسی کے دل کا،

کوئی حال چھپا ہوا تھا

بس اک نظر کی دہلیز،

میں عمر بھر کو رک گیا

یہ کون تھا؟ کہاں گیا؟

دل یہ راز تک گیا

اب ہر سو وہی آنکھیں،

ہر لمحہ مجھے تکتی ہیں

نیندوں میں بھی بے چین،

خوابوں میں مجھ سے الجھتی ہیں

گلیوں میں اب بھی تنہا،

کسی موڑ پر میں ٹھہرا ہوں

شاید وہ پھر گزرے،

اسی آس میں سنورا ہوں

وہ جھنجھنایا ہوا تھا یہ پہلی بار تھا دل کسی الگ ہی لے پہ چل پڑا تھا مایا کے ہوتے اس نے آج تک کسی اور کے بارے میں ایسے نہیں سوچا۔

"جادوگرنی۔۔۔" اتنے وقت میں وہ یہ ہی نام سوچ سکا تھا.

"تمھارے بغیر کیک کیسے کٹ کرتی میں یرمان جانتے ہو مجھے سب سے زیادہ تمھارا ویٹ ہوتا ہے تمھارے ساتھ ہی کٹ کروں گی میں۔۔۔!؛" وہ یہ نہیں کہہ سکی مُجھے تمھارے گفٹ کا انتظار ہوتا ہے۔

"واٹ اتنی لیٹ ہو گئی ہے مایا کم سے کم کیک تو کٹ کر ہی لیتی تم مجھے لیٹ ہو جاتی مذید تو کیا تم کیک کٹ نہیں کرتی۔۔۔" وہ برہم ہوا تھا پہلے ہی وہ پوری

طرح سے جھنجھناہٹ کا شکار تھا اوپر سے مایا کی یہ حرکت وہ تھورا تلخ ہی ہو گیا تھا۔

مایا کے سب دوست حیرت سے یرمان ملک کو دیکھ رہے تھے جو پہلی بار ایسے بات کر رہا تھا مایا سے ورنہ پہلے تو اس نے شاید ہی کبھی مایا سے اس انداز میں بات کی ہو۔

"یرمان۔۔!؛" مایا کے لبوں سے بس یہی لفظ نکلے تھے اور یرمان نے اپنی بیرڈ کجھائی تھی یعنی وہ اُس لڑکی کا غصہ مایا پہ نکال چکا تھا اس نے آگے بڑھتے مایا کو اپنے حصارِ میں لیا جس کی بھیگی آنکھیں اس کو ایک پل کے لئے نادم کر گئی تھیں۔

"سوری مایا یار آتے ہوئے میں اس قدر اپ سٹ تھا کہ سمجھ ہی نہیں آیا کیا بول رہا ہوں تم میری باتوں کو اگنور کرو بس آؤ کیک کٹ کرتے ہیں

ہم۔۔۔"وہ اس کو حصار میں لیے ٹیبل پہ پڑے کیک کی طرف لے گیا مایا اس کے لفظ "اپ سٹ" پہ ٹھٹکی تھی اس کے برتھڈے پہ یرمان کو کس پریشانی نے آن گھیرا تھا۔

"کس بات پہ اپ سٹ تھے۔۔۔!؛"وہ یرمان کے سامنے چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی اہمیت دیتی تھی یہ بھی ایک طریقہ تھا اس کے سامنے نمبر بنانے کا۔

"بس ایسے ہی چھوڑو تمھارا برتھڈے ہے ایسے اپ سٹ ہو کر کیک کٹ کرو گی کوئی زیادہ مسلہ نہیں۔۔۔"وہ اس کی پریشان صورت دیکھتے بولا تھا۔

"اپ سٹ تھے ناں۔۔؟"اس کا دماغ اس بات پہ ہی اٹک گیا تھا یرمان اسے کیسے بتاتا وہ لڑکی اس کے اعصابوں پہ سوار ہو گئی تھی.

"نہیں ناں کیک۔۔۔!؛" اس نے کیک کی طرف اِشارہ کیا مایا سمجھ گئی تھی کہ یرمان ملک اس بات کو ڈسکس کرنا ہی نہیں چاہتا ہے۔

وہ اس کی باتوں کو اگنور کر رہا تھا مایا نے بھی زیادہ کرید انہیں کیونکہ وہ آ گیا تھا یہ اس کے لئے کافی تھا۔

"ہپی برتھڈے جانم۔۔۔!؛" وہ اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھ رہا تھا لیکِن نظروں کے سامنے وہ چہرہ آ رہا تھا جس نے شائد اب اس کے دل میں پنجے گاڑ چکی تھی اور یرمان ملک چاہا کر بھی اس کو چھوڑ ہی نہیں رہا تھا۔

"تھینکس یرمان تھینکس مائی لو۔۔۔" وہ تو ضرورت سے زیادہ خوش ہو رہی تھی اور اس کے مائی لو کہنے پہ اُس کو کچھ ہوا لیکن وہ اگنور کر گیا تھا۔

سب نے کیک کھاتے اسے گفٹس دیئے تھے وہ یرمان ملک کے گفٹ کا ویٹ کر رہی تھی لیکِن اس نے شاید گفٹ خرید اتھا۔

"یرمان آپ گفٹ نہیں لائے ہیں۔۔۔"مایا کی زبان میں کجلی ہوئی تھی اور بول دیا جس پہ یرمان نے پلٹ کر دیکھا تھا لیکِن اس بار وہ گفٹ لینا بھول گیا تھا۔

"ڈیو ہے وہ بعد میں دوں گا مایا ابھی میں لیٹ ہو رہی ہے جانا ہے مجھے تم خیال رکھنا اپنا۔۔۔"وہ مزید یہاں رکنے والا نہیں تھا نجانے ایک عجیب سی بے چینی اس کے پورے وجود پہ سرایت کر رہی تھی یہ جذبات پہلے تو کبھی نہیں آئے تھے اس کے دل میں۔

"کہاں جانا ہے یرمان اتنی جلدی ابھی تو آئے ہو سب ٹھیک ہے ناں؟ اب مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔۔۔" وہ یرمان کے بدلتے رویے پہ بہت اپ سٹ ہوئی آگر یرمان اس کو چھوڑ دے تو پھر کیا ہو گا۔

"بس ڈیڈ گھر پہ ہیں تو تھوڑا فیملی ٹائم اس لیے جانا ہے تم سمجھ سکتی ہو اور پھر کل یونی میں ملیں گے ناں تو باتیں وہیں کریں گے۔۔۔" وہ اس کے گال تھپکتے اس سے اجازت چاہ رہا تھا۔

"یرمان میرا برتھڈے ہے آج بھی ہم نے دیر میں ڈانس کرنا ہے اور میرے فرینڈز ہیں وہ کیا سوچیں گے پلیز تھوڑی دیر رک جاؤ۔۔۔" وہ یرمان کے جانے کا سن کر پریشانی سے اس کو سائیڈ پہ لے گئی تھی۔

"مایا ڈیڈ کو تم جانتی ہو وہ تو اسرار کر رہے تھے کہ میں آؤں ہی نہ لیکن میں تمھارے لیے آیا اور گفٹ تمھیں پتہ ہے میں عین ٹائم پہ لیتا ہوں اس لئے

دیر ہو گئی ہے تم سمجھ جاتی ہو۔۔۔" پھر کبھی مایا کی باتوں پہ وہ ایسے ری ایکٹ نہیں کرتا تھا آج کر رہا تھا پر مایا ابھی تک اپنی بات پہ قائم تھی شائد وہ پہلے بھی آیسے ہی کرتی تھی لیکِن فیل اب ہو رہا تھا یرمان کو یہ سب کچھ۔

"آئی کین انڈر اسٹینڈ یرمان بٹ تمھیں نہیں لگتا ہے کہ تمھیں تھوڑا بہت سوچنا چاہیے سب لوگ ہیں اور تم جانتے ہو لوگوں کو بس بات کا پتنگر بنانے کی عادت ہوتی ہے مُجھے گفٹ کا کوئی مسلئہ نہیں ہے یرمان بس تم رک جاؤ تھوڑی دیر۔۔۔" وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اس کے قریب ہوئی تھی

۔

"اوکے بس آدھا گھنٹہ زیادہ نہیں۔۔۔" وہ مذید مایا کو انکار نہیں کر سکا تھا شائد خود بھی اس لڑکی کو بھولنا چاہتا تھا جو کب سے اس کو خوار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"ڈانس۔۔۔!؛" مایا نے اس کے آگے ہاتھ کیا تو یرمان نے اس کو تھام کر آپنے سامنے کیا تھا میوزک آؤن ہوا تھا اور یرمان نے اس کو قریب کرتے اس کی گردن پہ لب رکھے تھے وہ مسکرائی اس نے آپنے حسن کا جادو یرمان ملک پہ چلا چکی تھی وہ اس کی گردن پہ لبوں کی مہر لگاتے اس کے لمس میں بہتے جیسے سب کو بھول رہا تھا۔

چاہ تم کچھ نہ کہو،

میں سن لیا...

کے ساتھی پیار کا...

مجھے چن لیا....

چن لیا.. میں سن لیا

پہلا نشہ

...پہلا ہمارا نیا پیار ہے...

نیا انتظار کر لو میں کیا اپنا حال...

میرے دل بیکار..

تم ہی بتا...پہلا نشہ

اڑتا ہی پھر مان ہوا

میں کہی یا میں جھول جاو

میں گھٹاو میں کہی....

میں کہی یا میں جھول جاو ان گھٹاو

میں کہی.... ایک کر دو آسمان

اور زمین... کھویا کرو کیا نہیں..

پہلا نشاء... پہلا ہمارا نیا پیار ہے...

نیا انتظار کر لو میں کیا اپنا حال.... میرے دل بیکار... تو ہی بتا.. پہلا نشہ..

پہلا ہمارا

اسنے بات کی کچھ ایسے سپنے دے گیا

ہزاراں رنگ کے اسنے بات کی کچھ ایسی ڈانگ سے۔

سپنے دے گیا ہزاراں رنگ کے راہ جاو

جیسے میں ہار کے.. اور چومے وو مجھے پیار سے

پہلا نشاء... پہلا ہمر نیا پیار ہے...

نیا انتظار کر لو میں کیا اپنا حال...

میرے دل بیکار... تم ہی بتا

وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اس کو ساتھ لگائے گھما رہا تھا مایا بھی اس کے ساتھ چپکی ہوئی تھی وہ اس کے قریب تھا اسے اور کیا چاہیے تھی اس کو اپنے قریب کرنے کی خواہش ہی تو شدت سے اس کے دل میں تھی۔۔

"یرمان۔۔۔" یرمان نے اپنے دانتوں سے اس کی چن نشان بنایا تو مایا نے سسکتے اسے پکارا وہ آج بہت بدلا سا عجیب بیہو کر رہا تھا۔

وہ جو رو میں بہتے بھول رہا تھا مایا کی آواز سُنائی دی تو اس نے کسی اچھوت کی طرح اسے خود سے الگ کیا مایا گرتے گرتے بچی تھی آنکھوں میں بے یقینی تھی اس کے سارے دوست آنکھیں پھاڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔

"لیٹ ہو رہا ہوں۔۔۔" وہ بول کر رکا نہیں بلکے نکلتا چلا گیا مایا کو شدید سبکی ہوئی دوست اس کو عجیب نظروں سے گھور رہے تھے۔

"یہ یرمان مُجھے لگتا ہے کہ کچھ پریشان تھا۔۔۔" مایا کی دوست نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے بولی۔

"نہیں مجھے تو لگتا ہے یرمان کا دل بھر گیا ہے مایا سے امیر لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں ان کا کسی ایک کے ساتھ زیادہ دیر تک گزارا ہی نہیں ہو سکتا ہے۔۔" مایا کی پارٹی میں آئی لڑکی طنز کر رہی تھی مایا کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ ہوا تھا۔

اس کی مام تو کب سے کہہ رہی تھی کہ میں عفت بیگم سے بات کرتی ہوں تمھارے اوَر یرمان کے رشتے کے لئے لیکن یرمان کوئی پوزیٹو جواب دیتا تو پھر بات تھی مایا اب اسے مجبور تو نہیں کر سکتی تھی۔

"تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو دیکھ نہیں رہی تھی یرمان کتنا قریب تھا مایا کے۔۔۔"مایا کی دوستیں اس وقت مایا کی حمایت میں بول رہی تھی۔

"رئیلی مُجھے تو لگا وہ تھا مایا کے ساتھ لیکن خیالوں میں کوئی اوَر تھا سوچ کسی اور کو رہا تھا آج بہت کھویا کھویا سا لگا وہ ہمیں۔۔۔"وہ اپنی بات پہ قائم تھی اوَر مایا مذید وہاں رک نہیں سکی تھی اسے اتنی شرمندگی ہو رہی تھی وہ نکل گئی تھی کلب سے ہاں اس نے یرمان ملک کو کہہ دیا تھا اس کو گفٹ کی ضرورت نہیں ہے لیکن انتظار تو وہ یرمان کے گفٹس کا ہی کر رہی تھی۔

مایا کے جاتے باقی لوگ بھی وہاں سے نکل گئے تھے اب وہ وہاں کیا کرتے جب مایا ہی نہیں تھی لیکن آج جو مایا کے ساتھ ہوا اُسے دیکھ کر بہت سے لوگوں کو بہت اچھا لگا تھا۔

.....

ضامن ناشتے کے ٹیبل پہ بیٹھا عائلہ کے انتظار میں تھا وہ کچن میں آج پراٹھا بنا رہی تھی ضامن کے لئے وہ انکار کر رہا تھا ایک تو صبح صبح ٹائم کم ہوتا تھا تو وہ سمپل ناشتہ ہی کر لیتا تھا ہاں سنڈے والے دن وہ عائلہ سے فرمائش کر کے پراٹھا بنواتا تھا عائلہ کے ہاتھ میں ذائقہ تھا وہ بہت مزے کے کھانے بناتی تھی۔

ضامن اس پہ زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا تھا لیکن عائلہ کو خود ہی شوق تھا کہ وہ ہر نئی نئی ڈشز ٹرائے کرے اور ضامن پہ ٹیسٹنگ کرے۔

"عالی میں نے کیا کہا تھا؟" عائلہ ناشتہ لے کر ٹیبل کی طرف آئی تو ضامن اسے گھورتے بولا تو وہ ہنسی تھی۔

"افففف بھیا میرا دل کر رہا تھا آج آپ کے لئے کچھ سپیشل بناؤں بتائیں کیسا بنا ہے پراٹھا۔۔؟" وہ چیئر گھسیٹتے بیٹھ گئی تھی ضامن نے پہلا نوالہ لیا تو ایک خوشگوار ذائقے نے پورے وجود کو سرور بخشا تھا۔

"بچے صبح صبح یہ ٹیسٹنگ کرنے کی کیا ضرورت تھی یونی کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں ہم لوگ۔۔۔" عائلہ جو ضامن سے تعریف کے دو بول سننا چاہا رہی تھی اس کے لبوں سے لیٹ ہونے کا سن کر اس نے منہ بنایا تھا اس نے سیپشل ویجٹیبل پراٹھا بنایا تھا اس نے رات کو ہی یوٹیوب سے ریسیپی دیکھی تھی صبح اتنی ایکسائٹیڈ تھی کہ وہ سنڈے کا انتظار ہی نہیں کر سکی اس نے صبح صبح ہی بنانا شروع کر دیا۔

"بھیا آپ کو پسند نہیں آیا۔۔۔؟" اس کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو رواں ہوئے تو ضامن پریشان ہوا عائلہ بہت سینسٹیو نیچر کی تھی بہت جلدی چیزوں کو لیکر پریشان ہو جاتی تھی۔

"عائلہ بچے یہ بہت اچّھا بنا ہے آپ بناؤ اور وہ چیز مزے کی نہ بنے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔" ضامن اپنے چیئر سے اٹھتے عائلہ کے پاس آیا اس کو اپنے سینے سے لگا تو وہ نم آنکھوں سے مسکرائی۔

"تھینکو یو بھیا۔۔۔" وہ ضامن کی تعریف سنتے ہی خوش ہوتے بولی اور ضامن نے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا عائلہ بہن سے زیادہ بیٹی تھی اس کی۔

"اب تیار ہو جاؤ یونی کے لئے ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔!" وہ وقت کا احساس دلا رہا تھا جس کو سنتے عائلہ اپنے روم میں چلی گئی و آپس آئی تو یونی کے لیے تیار اپنا سکارف ٹھیک کر رہی تھی ضامن بھی پہلے سے تیار کھڑا تھا باہر نکلتے

گھر کو تالا لگایا اور گاڑی سٹارٹ کی ویسے تو ضامن کو بائیک پہ سفر کرنا بہت پسند تھا لیکِن جب عائلہ ساتھ ہوتی تو وہ گاڑی یوز کرتا تھا۔

"بھیا فزا کتنی ذہین اور قابلِ سٹوڈنٹ ہے ناں۔۔۔؟" وہ گاڑی سٹارٹ کرتے روڈ پہ ڈال چکا تو عائلہ کو اچانک سے فزا کا خیال آیا تھا۔

"ہمم کافی انٹلیجنٹ ہیں وہ۔۔۔!؛" ضامن نے عائلہ کی بات سے اتفاق کیا جبکہ ابرش کو سوچتے اس کے تنے اعصاب مزید تن گئے تھے۔

"مُجھے تو لگتا ہے کہ اُس ابرش نے چیٹنگ کر کے سی آر کے لیے ہونی ووٹنگ میں زیادہ ووٹ حاصل کیے ہوں گے امیر کے لئے سب کچھ پیسہ ہی ہوتا ہے اور آپ کو پتہ ہے جب آپ فزا سے نمبر لے رہے تھے تو ابرش ملک کی کیا حالت ہو رہی تھی شائد وہ برداشت نہیں کر سکتی کہ آپ اُس کے علاوہ کسی اور کو امپورٹنٹس دے رہے ہیں مُجھے تو وہ کمپلیکس کا شکار لگی جس کے لئے

اپنا آپ ہی سب کچھ ہو۔۔۔"عائلہ ابرش کو لیکر کچھ زیادہ ہی نیگیٹو سوچ رہی تھی۔

"چھوڑو گڑیا وہ جو مرضی کرے ہمیں کیا آپ بس ایسے لڑکیوں سے دور رہنا یہ لوگ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔۔۔"وہ ابرش کے ٹاپک پہ بات تو نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن یہ ضروری تھا کہ وہ عائلہ کو پہلے ہی ابرش سے دور کر دیتا۔

"بھیا میں کہاں مُجھے تو وہ ایک آنکھ نہیں بھائی آپ جانتے ہیں میں دوست نہیں بناتی ہوں بچھڑتے ہیں تو بہت دکھ ہوتا ہے۔۔۔"وہ افسردہ ہوئی اس کی ایک بلی تھی جو بابا نے اس کو لا کر دی تھی لیکن وہ بیمار ہوئی اور مر گئی اُس وَقت عائلہ بہت روئی تھی کئی دن روتی رہی تھی۔

"ہمم گڈ۔۔۔"وہ یونی کی پارکنگ میں پہنچ گئے تھے جب عائلہ گاڑی سے نکل رہی تھی عین اُسی وقت ابرش کی گزری بھی پارکنگ ایریا میں انٹر ہوئی

تھی وہ دیکھ چکی تھی عائلہ کو ضامن کے ساتھ گاڑی سے نکلتے دیکھ کر آنکھوں میں حیرت ابھری تھی۔

اس لڑکی کا ضامن سر سے کیا تعلق...!؟

اس کے ذہن میں بے ساختہ اس سوال نے جنم لیا کل سے جتنا وہ ضامن عباس کو سوچ رہی تھی وہ چھوٹی چھوٹی چیزین بھی بہت زیادہ نوٹ کر رہی تھی ضامن نے خود عائلہ کو گاڑی سے نکالا تھا اب ابرش یہ منظر دیکھ کر سر تاپا جل رہی تھی لبوں کو ایک دوسرے میں سختی سے بھینچے وہ اس پل عائلہ کو اتنی سرد نظروں سے گھور رہی تھی جیسے ابھی کھا جائے گی نظروں سے ہی عائلہ کو۔

وہ گاڑی کا دروازہ زور سے بند کرتے عائلہ کے پیچھے ہی چلی آئی جو کلاس میں داخل ہو رہی تھی پہلی کلاس ہی فزکس کی تھی اور ضامن کی تھی۔

ابرش جس نے کبھی کسی کی دھمکیوں کو سیریس نہیں لیا تھا ہمیشہ اپنی کی آج وہ ضامن کی کلاس میں جلدی آنے کے لیے وقت پہنچ گئی تھی۔

کیا وہ ضامن سر کے سامنے نمبر بنانا چاہتی تھی۔۔؟

وہ کلاس میں آئی تو عائلہ فزا کے ساتھ بیٹھتے اس سے باتیں کر رہی تھی۔

ابرش عائشہ کی طرف چلی آئی جو عائلہ کے ساتھ ہی بیٹھی تھی ابرش کو اس وقت کلاس میں دیکھ کر تقریباً پوری کلاس ہی حیران تھی کب آئی تھی وہ ٹائم پہ ہمیشہ ہی تو لیٹ آتی تھی۔

"ابرش مُجھے تو یقین نہیں ہو رہا ہے؟" عائشہ کے لہجے میں حیرتِ نمایاں تھی ایک پل کے لیے عائلہ کی نظریں بھی اٹھی تھیں ابرش کی طرف جو آج

وائٹ جینز پہ وائٹ ہی ٹاپ میں ملبوس تھی جو کافی شارٹ تھا لیکِن آج اس نے ساتھ ریڈ کلر کا کوٹ پہن رکھا تھا آج سردی تھوڑی زیادہ تھی۔

"کیا مطلب ہے تمھارا میں ٹائم پہ نہیں آسکتی۔۔۔؟" وہ برا مناگئی تھی عائشہ کی بات کا۔

"ارے نہیں نہیں آج بس تھوڑا معمول سے زیادہ جلدی آگئی ہو ناں اس لیے حیرت ہو رہی ہے ویسے تم تو سر ضامن کی کلاس کو کچھ زیادہ ہی سیریس لے چکی ہو ابرش۔۔۔!؛" عائشہ اس کے یوں اچانک سوَال پہ بری طرح سے ڈسٹرب ہوئی لیکن پھر بات کو سنبھال لیا تھا۔

"میں پہلے کیا غیر سیریس سٹوڈنٹ ہوں عائشہ ہاں آج آنکھ جلدی کھل گئی تھی رات گھر پہ ہی رہی اور پھر صبح ڈیڈ کے ساتھ بریک فاسٹ کیا اُنہیں

کہیں جانا تھا تو میں بھی جلدی آ گئی۔۔۔" وہ اپنا سیل فون نکالتے اس میں بیزی ہو گئی۔

"عائلہ آپ کے پاس وہ نوٹس ہیں جو کل سر نے دیئے تھے ہمیں؟" فزا نے عائلہ سے پوچھا۔

"تم تو ایسے پریشان ہو رہی ہو فزا جیسے تم سی آر ہو اور اگر یہ کام نہیں کر سکی تو نجانے کیا ہو جائے گا ویسے کچھ زیادہ ہی سیریز لے رہی ہو تم اس کام کو۔۔۔ مس چشمش۔۔۔۔" عائشہ کا لہجہ طنزیہ تھا ابرش بھی مسکرائی تھی کیونکہ وہ کہہ تو بالکل ٹھیک ہی رہی تھی۔

"سر نے یہ ذمہ داری مُجھے دی تھی اور میں آوروں کی طرح نہیں ہوں زمہ داری لے لی اپنے سر اوَر پھِر ایسے بھولا کہ جیسے کوئی کام کبھی تھا ہی

نہیں۔۔۔!؛"فزا عائشہ کے سوال پہ پہلے تو پریشان ہوئی لیکن پھر اس نے بھی طنزیہ لہجہ ہی اپنایا تھا۔

"کیا مطلب ہے تمھارا مس چشمش۔۔۔!؛"ابرش تو بلبلا گئی تھی حالانکہ فزا نے کونسا ڈائیریکٹ اس کا نام لیا تھا پر جا کے دل میں چور ہو اُسے پھر خوُد ہی احساس ہو جاتا ہے۔

"میں نے آپ سے تو بات نہیں کی۔۔۔!؛"وہ ابرش کے منہ ہی نہیں لگنا چاہتی تھی ایسی لڑکیوں سے وہ بات ہی کیوں کرتے جو اس کے نزدیک تو کافی بگڑی ہوئی ہوتی ہیں۔

"رئیلی تمھارا سٹینڈرڈ بھی نہیں ہے ابرش ملک سے بات کرتے کا اوُر آئیند اپنی زبان سنبھال کر بات کرنا ورنہ جو ہو گا اس کی زمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔"وہ غرائی تھی یہ دو ٹکے کی لڑکی اس کو باتیں سنائے اوُر وہ چپ

چاپ برداشت کرے یہ کہاں ممکن تھا بھلا اس لڑکی سے توکل سے ابرش کچھ زیادہ ہی نالاں تھی نجانے وجہ ضامن تھا یا کچھ۔

"یہ کیا ہو رہا ہے کلاس میں۔۔۔؟" ضامن عباس کی سرد اور غصے سے بھرپور آواز سن کر سب لوگوں نے پلٹ کر پیچھے دیکھا جو پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ان سب کو گھور رہا تھا یقیناً وہ ابرش کی باتیں سن چکا تھا۔

"سر وہ۔۔۔" فزا نا چاہتے بھی صفائی دینے لگی نجانے کیوں اس کو لگا اس کو ابرش ملک کو جواب ہی نہیں دینا چاہیے تھا نجانے سر کیا سوچ رہے ہونگے اس کے بارے میں وہ۔۔۔

"چپ ہو جائیں مس فزا آپ بتائیں مس ملک!؛ کیا یہاں آپ اپنی آمارات کا شو آف کرنے آتی ہیں۔۔؟" وہ ابرش سے مخاطب تھا ابرش اس کے یوں سوال پہ شرمندگی سے سرخ ہوئی تھی۔

"اس میں غلط کیا ہے پروفیسر اوَر ایک بات بتائیں آپ نے مجھ سے دشمنی پال لی ہے کیا؟ جو کل سے مسلسل مجھ پہ ہی چوٹ کیے جا رہے ہیں؟" وہ ضامن کے مدمقابل آئی تھی کہاں سیکھا تھا اس نے کہ کوئی اس کو یوں انسلٹ کرے اور وہ خاموش رہے۔۔ پوری کلاس آنکھیں پھاڑے ضامن اور ابرش ملک کو دیکھ رہی تھی عائلہ نے بے ساختہ اپنے بھائی کو دیکھا وہ غصے کا کتنا تیز تھا یہ وہ اچھے سے جانتی تھی۔

"مس ملک آپ زرا اپنی حرکتیں دیکھ لیں!؛ پھِر بات کیجے گا آپ!؛ اور ایک بات اوَر آج کے بعد کلاس کے سامنے یوں شو کرنے کی ضرورت نہیں ہے کلاس میں سارے سٹوڈنٹس ایکول ہیں کوئی امیر کوئی غریب نہیں ہے اور یہاں تک بات ہے سٹینڈرڈ کی تو یہ باتیں کلاس سے باہر ہی رہنی چاہیے اٹس

لاسٹ وارننگ۔۔ مس ملک۔۔" ایک تو ضامن بات بات پہ مس ملک بولے جا رہا تھا کہاں سے دیکھا اس نے ابرش کا یہ نام۔

"آپ صاف صاف مجھے کل کی طرح کلاس سے نکل جانے کا کیوں کہہ نہیں دیتیں ہیں بول دیں میرا وجود آپ کو اپنی کلاس میں برداشت نہیں ہو رہا ہے۔۔۔!؛" وہ چیخی تھی اس پل غصہ بھی ضامن پہ حد سے زیادہ تھا اور اوپر سے ضامن کا یہ رویہ۔

"مس ملک میں نے ایسی نہیں کوئی بات نہیں ہے!؛ آگر آپ خوُد سے ایسا ویسا کچھ سوچ رہی ہیں تو یہ آپ کا دردِ سر ہے میرا نہیں کل آپ کو کلاس میں کیوں انٹر نہیں ہونے دیا ریزن آپ اچھے سے جانتی ہیں آج آپ ٹائم پہ آئی ہیں اوُر میری آپ سے کوئی پرسنل دشمنی نہیں ہے۔۔۔" وہ ابرش کو جواب دیتا ڈائس کی طرف چلا گیا تھا۔

"دُشمنی تو آپ نے پال لی ہے وہ بھی ایک ہی دن میں مجھ سے پروفیسر تو یہ کہنے کی ضرورت نہیں تھی کہ میری آپ سے دشمنی نہیں ہے۔۔۔!؛" وہ ضامن کے پیچھے چلتے ہی ڈائس کے قریب آگئی وہ جو رجسٹر نکال رہا تھا اس کو قریب دیکھتے ٹھٹکا اس کے وجودِ سے اٹھتے لیڈیز کولون کی مہک ضامن کو اپنے انتہائی قریب محسوس ہوئی یہ لڑکی کیوں خوُد کو مشکل میں ڈال رہی تھی

۔

"رئیلی مس ملک؟" پوری کلاس کی توجہ ان دونوں پہ تھی ضامن نے ایک نظر اپنی بہن کو دیکھا جو ان دونوں کو ہی دیکھ رہی تھی راستے میں عائلہ کی کی گئی باتیں یاد آئی تھیں۔

"گوٹو یور سیٹ مس ملک۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا تو ابرش نے ایک کٹیلی نگاہ ضامن کے خوبرو چہرے پہ ڈالی وہ خوبصورت تھا ابرش کے دل نے بیٹ

مس کی وہ اس وقت بلیک جینز پہ وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک سویٹر پہنے خاصا ہینڈسم لگ رہا تھا ابرش نظریں نہیں ہٹا سکی تھی بے ساختہ اسے دیکھتی رہی جب ضامن نے سر اوپر اٹھایا اُسے خود کو تکتا پا کر اس نے ڈائس پہ پن مارا اوُر ابرش ہڑبڑاتے ہوش میں آئی اور واپس آئی چیئر پہ آکر بیٹھی تھی۔

دل کی بے اختیاری پہ اس نے خوُد کو کئی ساری سلوتوں سے نوازہ ضامن سر کیا سوچ رہے ہونگے اس کے بارے میں۔۔۔۔!؛

"آر یو اوکے ابرش؟" عائشہ نے اس قدر دھیمی آواز میں پوچھا کہ ابرش بمشکل سن سکی لیکن ضامن نے پھر بھی آواز محسوس کر رہی تھی.

"کلاس میں نے کل کچھ کہا تھا۔۔؟" وہ پروجیکٹر کے سامنے آیا تاکہ لکچر شروع کر سکے۔

"کس کی آواز آئی ہے۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے ؟" وہ دیکھ تو چکا ہی تھا عائشہ اور ابرش کو لیکن اس بار وہ ان دونوں کو پوائیٹ آؤٹ کرتا تو ابرش پھر کہتی کہ سر آپ مجھ سے دشمنی پال چلے ہیں وہ بھی صرف اور صرف ایک ہی دن میں۔

"آئیندہ کسی کی آواز آئی تو انجام کا زمہ دار وہ خود ہو گا جب ٹیچر کلاس میں موجود ہے تو سٹوڈنٹس کو اپنے منہ بند رکھنے چاہیے۔۔۔" وہ لکچر شروع کر چکا تھا تقریباً آدھا گھنٹہ اس نے ایک ٹاپک کو دیتے اس کو کور کیا تھا کل فرسٹ ڈے تھا آج اس کا ارادہ اس ٹاپک کو کمپلیٹ کرنے کا تھا۔

ساری کلاس میں خاموشی چھائی ہوئی تھی بس ضامن کے بولنے کی آواز آ رہی تھی لکچر ختم کرتے وہ واپس ڈائس کی طرف آیا۔

"کون ایکسپلین کرے گا اس ٹاپک کو اپنی ورڈنگ میں۔۔۔ سارا تو میں نے کور کر دیا ہے لیکن مُجھے یہ دیکھنا ہے کہ آپ لوگوں کو اس کی کہاں تک سمجھ آئی ہے کون بتائے گا۔۔۔!" وہ کسی مخصوص سٹوڈنٹ کو نہیں اٹھا رہا تھا۔

"سر میں ایکسپلین کروں؟" ہمیشہ ہی تو فزا یہ کام کرتی تھی کوئی بھی ٹیچر لیکچر دے کر بعد میں کوئی سوال پوچھتا تو جواب فزا ہی دیتی تھی وہ چیزوں کو کافی جلدی پک کرتی تھی لیکچر سنتے ہی وہ کافی ساری چیزوں کو یاد کر لیتی تھی۔

"نو مس فزا آپ نہیں!؛ کوئی اور۔۔۔؟" وہ اس کو اشارے سے بیٹھنے کا کہتے کلاس کی طرف دیکھ رہا تھا اور ساری لڑکیاں یوں بیٹھی تھیں جیسے وہ کلاس میں ہوں ہی نہ۔

"مس ملک میں یو پلیز ایکسپلین اٹ۔۔۔؟!" وہ نیچے سٹوڈنٹس کی طرف چلا آیا اور کھڑا ابھی عین ابرش کی چیئر کے ساتھ تھا کہ اس کا ایک ہاتھ ابرش کی چیئر کے بیک پہ تھا۔

ابرش اس کی موجودگی وہ بھی آپنے اتنے قریب دیکھ کر ناچاہتے بھی پزل ہو رہی تھی پہلی بار اس کی حالت اتنی عیجب ہو رہی تھی کیوں وہ سوچے جا رہی تھی ضامن عباس کے بارے میں۔

"سر وہ میں۔۔۔" وہ اچانک سے کھڑی ہوئی اور لڑکھڑائی اس سے پہلے کہ گرتی اس نے بے اختیار چیئر پہ ہاتھ رکھا یہاں ضامن کا ہاتھ تھا دونوں کے ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھوں سے مس ہوئے پوری کلاس کا دھیان ان دونوں کی طرف نہیں تھا وہ لکچر کے سوال پوچھ رہا تھا آگر وہ لوگ پھنس جاتے تو اس وقتِ تو مس ملک ضامن کی نظروں کے سامنے تھی۔

"کیا مس ملک آپ کو لکچر کی سمجھ نہیں آیا آپ کو اتنے آچھے سے تو میں لکچر دیا۔۔۔" دونوں کے ہاتھ ابھی تک ایک دوسرے کے ہاتھوں کے اوپر تھے۔

ضامن کو اس بات سے فرق نہیں پڑ رہا تھا شاید اس کا دھیان ہی نہیں تھا لیکِن ابرش کب سے اس کے بھاری کو دیکھ رہی تھی عجیب سے جذبات اس کے دل میں پروان چڑھانے لگے جن سے وہ خود بھی انجان تھی۔

"سر وہ مجھے نہیں آتا۔۔۔" جب تک ابرش اس کو جواب نہیں دیتی وہ جانتی تھی کہ وہ اس کے سر پہ ہی کھڑا رہے گا اس لیے وہ جان چھڑوانے لگی تا کہ وہ اس کی چیئر سے تو ہٹ جائے۔

"کیوں نہیں آتا جب میں ایک ایک پیرا گراف سمجھا رہا تھا تب تو سب نے کہا کہ ہمیں بہت اچھے سے سمجھ آ رہا ہے اور آپ لوگ مُجھے جواب دینے

کے بجائے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں تو سمجھ ہی نہیں آرہا ہے واؤ۔۔۔" وہ پوری کلاس کی بیزتی کر رہا تھا.

"سر مجھے آتا ہے۔۔۔!؛" عائلہ کھڑی ہوئی فزا تو خاموش تھی اور عائلہ اپنے بھائی کے غصے سے خائف ہوئی جو اس وقت اس کا پروفیسر تھا اور کلاس میں تو ابھی تک کسی کو اس کے اور ضامن کے رشتے کے متعلق معلوم نہیں تھا۔

"بتائیں آپ۔۔۔!؛" وہ ابرش کے چیئر کے پاس سے ہٹنے لگا تو نظریں اس کے ہاتھ پہ گئی تھیں جس کو وہ غور سے دیکھ رہی تھی ضامن نے یکدم سے آپنا ہاتھ کھینچا تھا ابرش نے گھبراتے اوپر دیکھا جہاں ضامن کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا کہ وہ پل بھر کے لیے سہم سی گئی وہ چلتے عائلہ کے قریب آیا جو اہم پوائنٹس بتا رہی تھی اور کافی اچھے سے ایکسپلین بھی کر رہی تھی چیزوں کو۔

"مس ملک کل آپ سے سب سے پہلے میں نے لکچر سننا ہے آئی ہوپ آپ اچھے سے تیار کریں گی اور سٹڈی کے دروان آپ لوگ ایکٹونس شو کیا کریں سب مجھے سب کی پارٹیسیپیشن چاہیے کلاس میں۔۔۔"وہ طیش میں تو آیا تھا حد سے زیادہ تقریبا آدھا گھنٹہ لکچر دیا اور سٹوڈنٹس کے سر پر سے گزر گیا۔

"سر مجھے اگر آپ سے ٹیوشن لینی ہو؟"یہ آواز ابرش ملک کی تھی ضامن نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا تھا اب یہ اس لڑکی کی کوئی پلاننگ۔

"نو میں ٹیوشن نہیں دیتا۔۔۔"کاغذ سمیٹتے وہ کلاس سے نکلتا کہ اسے اچانک سے نوٹس کے بارے میں پوچھنا یاد آیا تھا فزا سے تو وہ روکا۔

"کلاس نوٹس سب نے پرنٹ کروالیے ہیں؟"وہ فزا کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"نو سر۔۔۔!؛"جواب عائشہ نے دیا تھا وہ تو فزا کی بیزتی کروانا چاہا رہی تھی کیونکہ فزا کے نمبر زوہ ضامن کے سامنے کم کرنا چاہا رہی تھی.

"کیوں۔۔؟"وہ بے ساختہ پوچھنے لگا جبکہ فزا نے حیرت سے عائشہ کو دیکھا وہ جو کرنا چاہا رہی تھی فزا سمجھ رہی تھی۔

"سر ہمیں نوٹس۔۔۔۔"

"مس عائشہ سب کو کل مل گئے تھے آپ کی نا اہلی ہے کہ آپ پرنٹ نہیں کروا سکی ہیں جنہوں نے کروا لیے ہیں ویری گڈ جن کے رہتے ہیں وہ اب خود سے کروائیں گے مس فزا مُجھے نوٹس واپس کر دیں آپ۔۔۔"وہ فزا سے بولا تو اس نے جو نوٹس صبحِ سے سنبھال کر رکھے تھے وہ اس کو واپس کر دیئے تھے وہ مذید رکنے کے بجائے کلاس سے نکل گیا تھا عائشہ نے فزا کو گھورا جب کہ ابرش خاموش تھی۔

.....

ابرش کی اب برداشت جواب دے رہی تھی ضامن کو اٹیٹیوڈ اس کے پورے وجود کو جلا چکا تھا اس کو ضامن کا اٹیٹیوڈ ہی ختم کرنا تھا وہ کلاس سے نکل آئی تھی جانتی تھی کہ وہ کیسے ضامن کو لیٹ ڈوان کر سکتی ہے اس نے ڈیڈ کو کال ملائی جو کہ آپنے آفس میں موجود تھے ابرش کی کال آئی تو وہ مسکرائے تھے انہوں نے مسکراتے کال اٹھائی تھی۔

"ابرش میری جان آپ ٹھیک ہیں۔۔" وہ اس وقت کال نہیں کرتی تھی اس کی کال دیکھ کر وہ پہلے تو حیران ہوئے لیکن پریشان کہ کہیں کوئی پریشانی والی بات ہی نہ ہو۔

"ڈیڈ مُجھے آپ سے ایک چھوٹا سا کام ہے۔۔۔" ڈیڈ کے لیے یہ معمولی سا کام ہی تھا وہ منٹوں میں کر دیتے پرنسپل سے بات کر کے.

"یس مائی پرنسیز کونسا ہے۔۔؟" وہ اس کے چھوٹے سے کام کو سن کر مطمئن ہوئے کہ زیادہ بڑا بڑی بات نہیں ہے یہ وہ سنبھال لیں گے۔

"ڈیڈ مجھے ایک پروفیسر سے ٹیوشن لینی ہے وہ بھی گھر پہ آپ یہاں آئیں اور بات کریں انکل سے کہ وہ پروفیسر سے بولیں ٹیوشن کے لئے۔۔!" وہ عائشہ کے ساتھ نہیں تھی اکیلی تھی تاکہ سکون سے بات کر سکے۔

"کونسا پروفیسر؟ بیٹا میں آپ کے لیے اس شہر کا سب سے ہونہار ٹیوٹر ارینج کروں گا پھر یہ پروفیسر کون ہے جس کی آپ بات کر رہی ہو۔۔۔؟" وہ پیشانی مسلتے بولے پہلی بار ابرش نے اس طرح کی کوئی بات کی تھی وہ بھی ایک پروفیسر کے حوالے سے۔

"ڈیڈ مجھے اسی پروفیسر سے ٹیوشن پڑھنی ہے ڈیڈ اینڈ نو مور ارگیو آپ ابھی آئیں۔۔۔" وہ بضد تھی ابرش کی ضد سے قیوم ملک واقف تھے وہ ایک بات

کے پیچھے پڑ جاتی تو پھر جب تک اس کو پورا نہیں کرتی اس کو سکون نہیں ملتا تھا وہ اپنے پی اے سے بات کرنے لگے تا کہ شیڈول میں سے ٹائم نکال کر وہ یورنیورسٹی جا سکیں اب ابرش نے کہہ دیا تھا تو ان کو بات تو کرنی ہی تھی۔

"ڈیڈ آپ آرہے ہیں ناں۔۔۔؟" وہ ان سے کنفرم کر رہی تھی یعنی اس کو ڈیڈ بس یہاں موجود چاہیے تھے۔

"جی میری جان آرہا ہوں میں۔۔۔" وہ تیزی سے آفس سے نکلے تھے اُنہیں یونی جانا ہی تھا بیٹی کی خوشی کے لئے وہ تیز ڈرائیو کرتے یونی پہنچے تھے یونی کے تمام لوگ ان سے واقف تھے وہ کچھ ہی دیر میں یونی میں انٹر ہو رہے تھے۔

تیز تیز چل رہے تھے کہ ان کی پوکیٹ میں موجود ان کا والٹ گر گیا تھا جو ان کے لیے تو بہت قیمتی تھا عائلہ جو کہ وہیں گزر رہی تھی اس کی نظر والٹ

پہ پڑ گئی تھی اور آگے گزرتے آدمی پہ بھی وہ اُنہیں آواز دینا چاہتی ہے لیکِن دے نہیں سکی تھی وہ تیزی سے آگے بڑھ گئے تھے۔

عائلہ کچھ دیر تو سوچتی رہی کہ وہ ان کے پیچھے جائے یا نہیں لیکن وہ ایسے ان کے والٹ کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتی تھی نجانے کون تھے وہ ان کے پیچھے چلی آئی۔۔

جھجک تو ہو رہی تھی کہ سٹاف رومز کی طرف اور افسز کی طرف وہ کم ہی گئی تھی ابھی تو یونی میں دوسرا دن تھا ایسے کیسے چلی جاتی فزا کو گھر سے کال آگئی تھی تو وہ سننے کے لیے دوسری طرف چلی گئی تھی اب عائلہ اکیلی تھی اور اب وہ اسی شش و پنج میں پڑی آگے بڑھ گئی تھی۔

.....

قیوم ملک اس وقت پرنسپل صاحب کے سامنے بیٹھے تھے جو ان کی اچانک سے آمد پہ حیران و پریشاں سے تھے اور سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ آخر ایسی ایمرجنسی آن پڑی تھی۔

"سب خیریت ہے ناں۔۔۔؟!" وہ قیوم ملک کی خاصی خوشامد کر رہے تھے کیونکہ ان کی طرف سے بھاری رقم ملتی تھی اور اگر وہ ان سے بیگاڑ دیتے تو ان کو نقصان ہوتا۔

"ابرش کی کال آئی تھی مجھے۔۔۔!؛" وہ کیسے بات کرتے نجانے کیا سمجھ لیتے سامنے والے اور پرنسپل صاحب ان کی شکل دیکھ رہے تھے۔

"کیوں بچی کو کوئی مسلئہ تو نہیں ہو گیا ہے کیا؟ وہ میرے پاس آجاتی آپ کو کیوں پریشان کیا ابرش نے کیا ہوا ہے!" ابرش کی فون کال کا سن کر وہ کافی اپ سٹ ہو گئے کہ اگر ابرش کو کوئی مسلئہ تھا تو وہ ان کو بتاتی ایسے اپنے ڈیڈ

کو کال کرنے کی کیا ضرورت تھی بھلا وہ سب کچھ چھوڑ کر ایسے چلے آئے یہاں اب اصل وجہ بھی ان کو معلوم کرنی تھی۔

"وہ کسی نیو پروفیسر سے ٹیوشن پڑھنے کی بات۔۔۔" وہ اس سے پہلے کہ مذید کوئی بات کرتے دروازے پہ دستک ہوئی تھی اور آیسے ڈسٹرب کیے جانے پہ پرنسپل صاحب کے تیور بگڑے تھے۔

"کون ہے۔۔۔؟" وہ غصے سے بولے تھے جس کی وجہ سے باہر کھڑا ملازم گھبرا گیا تھا۔

"سر یہ بچی کوئی بات کرنا چاہتی ہے۔۔۔!؛" وہ ڈرتے ڈرتے بولا تو عائلہ بھی گھبرائی سی آندر آئی تھی چہرے پہ پسینہ آیا تھا پر نسپل صاحب کی سرد آواز سے وہ اچھی خاصی سہم گئی تھی۔

"کیا بات کرنی ہے آپ کو بیٹا؟" پرنسپل صاحب کوئی سخت جملہ کہتے کہ اس سے پہلے ہی قیوم ملک عائلہ سے بولے ان کے لہجے میں نرمی تھی وہ کچھ ریلکس ہوئی اور پرنسپل صاحب خاموش ہوئے تھے۔

"وہ یہ آپ کا والٹ گر گیا راستے میں۔۔۔ آتے ہوئے۔۔۔ یہ دُینا ہے آپ کو!!" وہ والٹ ٹیبل پہ رکھ چکی تھی قیوم ملک نے حیرانگی سے اس عبایہ میں ملبوس لڑکی کو دیکھا تھا جو شکل سے ان کو کافی معصوم لگی تھی کوئی اور لڑکی ہوتی تو آسانی سے ان کا والٹ چھپا سکتی تھی جس میں اچھی خاصی رقم تھی جو کسی کے کافی کام آسکتی تھی۔

"یہ والٹ۔۔۔!" پرنسپل صاحب بھی حیران ہوئے اس بچی کو یہاں آئے محض دو دن ہوئے تھے لیکن اپنی ایمان داری سے وہ خاصے متاثر ہوئے تھے۔

"آپ کو یہ واپس کرنے کا خیال کیوں آیا؟" قیوم ملک پوچھے بغیر نہیں رہ سکے تھے وہ جاننا چاہتے تھے کہ آخر یہ لڑکی جواب کیا دیتی ہے ان کو۔

"کیونکہ یہ میرے پاس امانت کے طور پہ آیا تھا واپس نہیں کرتی تو یہ خیانت ہوتی ویسے بھی میں چوری کیوں کرتی۔۔۔" وہ بااعتماد طریقے سے جواب دے رہی تھی قیوم ملک متاثر ہوئے تھے اس لڑکی سے اس کے پہناوے اور رکھ رکھاؤ سے بھی وہ ان کو کسی اچھے گھر سے معلوم ہو رہی تھی۔

"گڈ جاؤ آپ۔۔۔" پرنسپل صاحب نے اس کو منظر سے ہٹانا چاہا تھا لیکِن قیوم ملک اپنی چیئر سے اٹھے تھے والٹ سے پانچ پانچ ہزار کے ایک ساتھ کئیں سارے نوٹ نکالے تھے اور اسے دینے چاہے۔۔

"نہیں سر مجھے ضرورت نہیں ہے۔۔۔!؛" وہ کیسے لے سکتی تھی ان پیسوں کو اس کو نہ تو ضرورت تھی اور بفرض اسے ضرورت ہوتی تو بھی وہ ایسے کسی سے پیسے نہیں لیتی۔

"ضرورت کے تحت نہیں دے رہا ہوں بیٹا آپ کو انعام دینا چاہتا ہوں آور انعام تو ہر انسان کا حق ہوتا ہے یہ آپ کو میں اپنی مرضی سے دے رہا ہوں آپ کو رکھنے چاہیے مجھے آپ کی ایمانداری نے متاثر کیا ہے بیٹا ایسے لوگ آج کل بہت کم پائے جاتے ہیں۔۔۔" وہ اس کے سر پہ رکھتے مسکرائے تھے اور عائلہ ان کے لہجے میں چھپی محبت محسوس کر رہی تھی۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ سر لیکن میں نہیں لے سکتی ہوں آپ کسی غریب کو دے دیجیے گا جس کو ان پیسوں کی واقعی ضرورت ہو۔۔۔" وہ سنجیدگی

سے بولتے باہر نکل گئی تھی اور قیوم ملک کی نظروں نے دور تک اس لڑکی کا پیچھا کیا تھا۔

"قیوم صاحب چھوڑیں اس لڑکی کو اور بتائیں کیا بات کرنی ہے ابرش کے حوالے سے؟" پرنسپل صاحب مسلسل قیوم ملک کا باہر دیکھتے پا کر بولے تو وہ سیدھے ہوئے اور ان کو بیٹھنے کا کہا تھا۔

"ابرش کسی نیو پروفیسر کی بات کر رہی تھی کون ہے وہ ابرش ٹیوشن پڑھنا چاہتی ہے اُس پروفیسر کے پاس بلائیں پروفیسر کو۔۔۔" وہ عائلہ کے بارے میں ہی سوچے جا رہے تھے لیکن اب ابرش کا مسلہ بھی وہ ایسے نہیں جانے دے سکتے تھے۔

"وہ تو ضامن عباس ہے فزکس کا نیو پروفیسر لیکن وہ ٹیوشن نہیں دیتا ہے ابرش بیٹی کو کیا ضرورت پڑ گئی ہے ٹیوشن کی۔۔۔" کل ہی تو ابرش کی وجہ

سے پرنسپل کی بحث ہوئی تھی ضامن سے اور ضامن جس طرح دوٹوک لہجے میں واضح کر گیا تھا اس کے بعد تو وہ ضامن کو کبھی بھی قیوم ملک سے نہیں ملواتے۔۔۔۔۔۔

"تو بلائیں اسے کتنے پیسے لے گا وہ ٹیوشن کے لیے بس ایک گھنٹہ پڑھائے گا وہ ابرش کو اور بھی زیادہ دن تک نہیں جانتے ہو ناں ابرش زیادہ دیر تک کسی بات کے پیچھے نہیں بھاگتی ہے بس کچھ دنوں کا جنون ہے وہ بھی جلدی ہی ختم ہو جائے گا۔۔۔"وہ گہرا سانس بھرتے اپنا سینہ مسل رہے تھے۔

"وہ ابھی تو کلاس میں ہو گا میں بات کرتا ہوں ضامن عباس سے وہ کیا کہتا ہے آپ کو انفارم کرتا ہوں پھر دیکھتے ہیں وہ کیا کہتا ہے۔۔۔!؛"وہ شاید قیوم ملک کو ٹالنا چاہا رہے تھے ضامن پہ وہ پریشر نہیں ڈال سکتے تھے وہ جاب چھوڑ دیتا تو ان کے لئے خاصا مشکل ہو جاتا ان کو فزکس کا ٹیچر بہت مشکل سے ملا

تھا اب قیوم ملک کی آفر کو وہ ایکسپٹ نہیں کرتا یہ وہ جانتے تھے ایسے میں نقصان ان کا ہوتا نہ تو وہ قیوم ملک کو ناراض کر سکتے تھے اور نہ ہی ضامن پہ پریشر ڈال سکتے تھے۔

"کمال ہے وہ کلاس میں ہے تو کیا یہاں نہیں آسکتا ہے بلائیں اُسے میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔۔" وہ تھوڑا سخت لہجہ اپنا گئے اتنا فالتو ٹائم نہیں تھا ان کے پاس کے وہ یہاں بیٹھ کر ضائع کرتے۔

اگر یہاں معاملہ ان کی بیٹی ابرش کا نہیں ہوتا تو وہ شاید آتے ہی نہیں ایمرجنسی میں۔۔

"ملک صاحب آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔" پرنسپل صاحب نے مرتے کیا نہ کرتے کے تحت ملازم کو ضامن کو اپنے آفس میں آنے کا کہا تھا اور خود وہ قیوم ملک سے چھوٹی موٹی باتیں کر رہے تھے آندر سے تو گھبرائے ہوئے

تھے ملازم تقریباً پانچ منٹس بعد واپس آیا تھا جس کے ساتھ ابرش تھی لیکن ضامن نہیں تھا وہ آیا ہی نہیں تھا شائد۔

"سر وہ پروفیسر صاحب لیکچر دے رہے ہیں کہا ہے کہ لیکچر ختم کرتے ہی آپ کے آفس آجائیں گے وہ۔۔۔!؛" ملازم نے سر جھکائے جواب دیا جب کہ ابرش تو ضامن عباس کے اٹیٹیوڈ پہ مذید برہم ہو گئی تھی یہ انسان خود کو کچھ زیادہ ہی توپ چیز سمجھ رہا تھا جو آنے کا نام ہی نہیں رہا تھا۔

"واٹ یہ پروفیسر کچھ زیادہ ہی ٹیڑا ہے۔۔" قیوم ملک بھی پروفیسر کے انکار پہ تلملا گئے تھے جبکہ پرنسپل صاحب کو کچھ تسلی ہوئی کہ ضامن کلاس کے بعد آیا تو تب تک شاید قیوم ملک چلے جائیں۔

"ڈیڈ مُجھے اسی پروفیسر کے پاس پڑھنا ہے اور آنکل آپ کی اتنی بھی گرپ نہیں ہے کہ آپ پروفیسر کو بلا سکیں۔۔۔؟" ابرش کے تیور بگڑے تھے اور

قیوم ملک کی رنگت میں سردیاں سی گھل گئی تھیں اس پل جیسے یہ پروفیسر ان کے غصے کو ہوا دے رہا تھا۔

"وہ کس قدر سخت نیچر کا ہے ابرش بیٹا آپ جانتی ہو آتا ہی ہو گا آپ بیٹھو۔۔۔!؛" یہ دونوں باپ بیٹی ہی ایک دوسرے پہ بھاری تھے کیا کہتے وہ ان لوگوں سے۔۔۔۔۔

"جی اچھے سے جانتی ہُوں میں آنکل پروفیسر کو جسے یہ ہی نہیں پتہ ہے کہ سٹوڈنٹس کو ڈیل کیسے کرنا ہے سی آر میں ہوں کلاس کی اور وہ اُس فزا کو ہر کام کہتا ہے جیسے سی آر میں نہیں وہ ہو۔۔۔" غصہ تو فزا پہ بھی تھا اور ضامن پہ بھی۔

"واٹ اُس پروفیسر نے کوئی بدتمیزی کی ہے بیٹا آپ سے! بتاؤ مجھے اُس کی یہ ہمت۔۔۔؟" وہ دھاڑے تھے اور پرنسپل صاحب منہ کھولے باپ بیٹی کو

دیکھ رہے تھے جو شائد یہ بھول چکے تھے کہ وہ لوگ کہاں بیٹھے ہیں اور کیا بات کر رہے ہیں۔

"نو ڈیڈ مُجھے بس اس پروفیسر سے ہی ٹیوشن لینی ہے آنکل بلائیں اسے۔۔۔" وہ تو یہ لحاظ بھی بھول چکی تھی کہ ضامن اس کا پروفیسر ہے شاید باپ کی آمد سے وہ کچھ زیادہ ہی شیرنی بن چکی تھی اور پرنسپل صاحب ان دونوں کے درمیان پسنے لگے تھے۔

"بلاتا ہوں بیٹا آپ بیٹھو۔۔۔" وہ پھر ملازم کو بھیجتے کہ قیوم ملک کا سیل فون بجا امپورٹنٹ کال تھی وہ نظر انداز نہیں کر سکتے تھے اور کال اٹھائی آفس میں کوئی ایمرجنسی تھی اُنہیں ارجنٹ جانا تھا۔

"تم بات کرو اس پروفیسر سے وہ جتنے پیسے چاہے گا ہم دینے کے لیے تیار ہیں لیکن ابرش ٹیوشن اس کے پاس ہی پڑھے گی اور مزید میں انکار نہیں سنوں

گا مُجھے ضروری کام نہ آن پڑتا تو یہ سب کچھ میں کلئیر کر کے جاتا لیکن ابھی مُجھے جانا ہو گا۔۔۔"وہ آپنا کوٹ ٹھیک کرتے پرنسپل سے بول رہے تھے۔

"نو ڈیڈ آپ بات کیے بغیر کیسے جاسکتے ہیں؟"ابرش ان کے جانے پہ پریشان ہوتے ان کے قریب آئی تھی۔

"آپ کو بس اس پروفیسر کے پاس ٹیوشن پڑھنی ہے ناں آپ کا کام ہو جائے گا بیٹا آبھی میرا جانا بہت ضروری ہے میں سب ہینڈل کر لونگا ڈونٹ وری۔۔۔"ابرش کا ہاتھ تھامے اس سے پہلے کہ وہ لبوں کو لگاتے اس نے جھٹ سے ہاتھ پیچھے کر لیا تھا۔

"ڈیڈ آپ کو مجھ سے زیادہ کام کی فکر ہے جائیں آپ۔۔۔مجھے آپ کی ہیلپ لینی ہی نہیں چاہیئے تھی۔۔۔میں خود ہی کر ہو نگی۔۔۔"وہ تو اچھی خاصی

ایمو شنل ہو گئی تھی قیوم ملک بیٹی کے آنداز پہ پریشان سے پرنسپل صاحب کو دیکھنے لگے۔

"بیٹا میں خود ضامن سے بات کرتا ہوں وہ آپ کو ٹیوشن پڑھائے گا ابھی اپنے ڈیڈ کو جانے دیں ان کو ضروری کام ہے اور آپ کا یہ چھوٹا سا کام ہو جائے گا ابھی تھوڑی دیر بعد ہی۔۔۔" وہ ابرش کو تسلی دے رہے تھے قیوم ملک بیٹی کو ناراض کر کے ہی نکل آئے تھے یونیورسٹی سے آور ابرش پرنسپل صاحب کے آفس میں ہی بیٹھی رہی۔۔ضامن تقریبا آدھے گھنٹے بعد آیا تھا پرنسپل صاحب کے آفس میں لیکن وہاں پہلے سے موجود ابرش ملک کو دیکھتے اس نے لب بھینچ لیے تھے یہ لڑکی جان بوجھ کر اس کے راستے میں آ رہی تھی۔

"ضامن صاحب بیٹھیے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔!؛"وہ ابرش کے سامنے بات کرنا تو نہیں چاہتے تھے لیکن ابرش کو جانے کا بھی نہیں کہہ سکتے تھے سو مجبوری میں اس کے سامنے ہی بات کرنے کا سوچا۔

"پروفیسر ضامن آپ سیکنڈ ٹائم ایک گھنٹہ ان کو ٹیوشن دے سکتے ہیں اصل میں ان کو کلاس میں سب کے سامنے ٹھیک سے سمجھ نہیں آتی کچھ بھی۔۔۔!؛"وہ ضامن کے تنے نقوش پہ نظریں گاڑے ہوئے تھے جب ضامن ان کے آفس میں انٹر ہوا اور ابرش کو دیکھ کر اس کے چہرے پہ آنے والی سختی پرنسپل صاحب کی نظروں سے مخفی نہیں رہی تھی.

"اکچولی میں ٹیوشن وغیرہ نہیں دیتا سیکنڈ ٹائم میرا شیڈول کافی بیزی ہوتا ہے تو میں بالکل بھی ٹائم نہیں نکال سکتا ہوں یہاں تک بات ہے کلاس میں سمجھ نہ آنے کی تو میرا خیال ہے ابھی شروعات ہے کافی سارے سٹوڈنٹس کو لکچر

سمجھ آجاتا ہے اور جن کو نہیں آتا وہ دوبارہ کہہ سکتے ہیں میں دوبارہ بھی لکچر دے سکتا ہوں لیکن آئی ایم سوری ٹیوشن میں دیتا ہی نہیں ہوں کسی کو۔۔۔"وہ صاف صاف انکار کر گیا ابرش کی یہاں موجودگی کی وجہ اب ضامن عباس اچھے سے سمجھ گیا تھا پہلے کلاس میں بھی تو ضامن نے صاف صاف انکار کیا تھا اور اب یہ لڑکی پرنسپل صاحب کے پاس پہنچ گئی۔

"سر آپ ایسے تیز تیز بولتے ہیں کہ سر لکچر سر پر سے گزر جاتا ہے ٹیوشن کیوں نہیں دے سکتے ہیں آپ کی ڈیمانڈ سے زیادہ فیس ملے گی آپ کو۔۔۔!؛"ابرش یہ بھی نہیں سوچ رہی تھی کہ وہ پرنسپل صاحب کے سامنے بیٹھی ہے اور ایسے ضامن کے لکچر سٹائل پہ نقطہ چینی کر کے وہ ضامن کی امیج خراب کر رہی ہے پرنسپل صاحب کے سامنے۔

"واٹ مطلب سٹوڈنٹس کو لکچر سمجھ ہی نہیں آتا ہے ضامن صاحب یہ تو پریشانی کی بات ہے آپ کو آپنا سٹائل تھوڑا سا بدلنا ہو گا۔۔۔" پرنسپل صاحب ابرش کی باتوں سے یہی اخذ کر سکے تھے۔

"میں بالکل ٹھیک طریقے سے لکچر دیتا ہوں آپ کلاس سے پوچھ سکتے ہیں جن لوگوں نے پڑھنا نہیں ہوتا ہے وہ ویسے ہی نہیں پڑھتے ہیں اوئر مس ملک ٹیوشن بھی تو آپ مجھ سے ہی لیں گی جب کلاس میں سمجھ نہیں آرہا ہے تو وہاں کیسے آئے گا آپ کو کوئی اوئر ٹیوٹر رکھنا چاہیے جس کا لکچر سٹائل آپ کی سمجھ میں آئے۔۔۔" ابرش کو وہ اس کی باتوں میں ہی پھنسا چکا تھا۔

"کلاس میں اتنے سارے سٹوڈنٹس ہوتے ہیں ٹیوشن میں تو آپ مجھ اکیلی کو پڑھائیں گے وہاں تو سمجھ آجائے گی بس آپ فیس بتائیں کتنی لیں

گے۔۔۔"ابرش جانتی تھی کہ ضامن یہ سب کیوں بول رہا ہے لیکِن اس کو بس اپنی ضد پوری کرنی تھی ہر حال میں۔

"فیس تو تب بتاؤں جب مُجھے آپ کو پڑھانا ہو میں کہہ چکا ہوں میں ٹیوشن نہیں دیتا ہوں مس ملک۔۔۔"وہ پرنسپل صاحب کی طرف دیکھ رہا تھا پرنسپل صاحب کب سے دیکھ رہے تھے ضامن بھلے جواب ابرش کی باتوں کا دے رہا تھا لیکِن اس نے ایک بار بھی ابرش کی طرف نہیں دیکھا جب کہ ابرش کی نظریں اسی پہ تھیں۔۔

"اگر آپ سیکنڈ ٹائم فری نہیں ہوتے ہیں تو آپ کی ایک کلاس فری ہوتی ہے اس میں دیجیے گا آپ ابرش کو ٹیوشن۔۔۔؟"پرنسپل نے درمیانی راہ نکالی۔

"تب میں نیکسٹ کلاس کا لکچر تیار کرتا ہوں ٹائم نہیں ہوتا ہے میں کلاس میں لکچر دیتا ہوں آگر ان کو سمجھ نہیں آتی تو دوبارہ پوچھیں مجھ سے میں نہ

بتاؤں تو پھر یہ شکائت کریں آیسے میں نہیں دے سکتا ہوں کسی کو معذرت۔۔۔"وہ پرنسپل صاحب سے بحث کرنے کے حق میں ہرگز نہیں تھا لیکِن یہ لڑکی اب اس کو اچھا خاصا غصہ دلا چکی تھی۔

"آپ کو کیا لگتا ہے میں مری جا رہی ہوں آپ کے پاس ٹیوشن پڑھنے کے لیے پروفیسر ضامن۔۔۔؟؛"وہ تلملائی یوں صاف صاف ضامن کے انکار پہ۔

پرنسپل صاحب اب ابرش کا غصے کی حدت سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھ رہے تھے قیوم ملک کو اس بابت وہ کیا بتائیں گے یہ پریشانی ان کو کھائے جا رہی تھی ایک تو وہ ضامن پہ پریشر نہیں ڈال سکتے تھے۔

نجانے ابرش کو کیا سوجھی تھی اچانک سے ٹیوشن پڑھنے کی ورنہ یہ کب سٹڈی کو سیریس لیتی تھی پرنسپل صاحب جانتے تھے۔

"مس ملک میں نے ایسا کچھ نہیں کہا ہے آپ کو!؛ آپ آگر خود سے فرض کر رہی ہیں تو یہ آپ کی غلطی ہے میری نہیں بائے دے وے آپ کو کس چیز یا کونسا ٹاپک سمجھ نہیں آیا دکھائیں مُجھے نوٹس۔۔۔"وہ پرنسپل صاحب کے سامنے ابرش کی پلاننگ واضح کرنا چاہتا تھا۔

"وہ تو نہیں ہیں میرے پاس۔۔۔"

"پھر کیا پڑھیں گی آپ۔۔۔؟پہلے پرنٹ کروائیں اوَر ریڈ آؤٹ کریں جس پوائنٹ کی سمجھ نہیں آتی ہے وہ ہائی لائٹ کریں اوَر مجھ سے پوچھ لیجئے گا اس سے زیادہ فیور نہیں دے سکتا ہوں میں آپ کو۔۔۔"وہ اب پرنسپل کے منہ پہ انکار مار تو چکا تھا لیکِن پھر نجانے کیا سمائی کہ وہ تھوڑی سی فیور دے ہی گیا ابرش ملک کو اس سے زیادہ نہیں کر بھی نہیں سکتا تھا یہ لڑکی کہاں پڑھتی وہ تو بس ضد تھی اس کی جس کو پورا کرنا چاہتی تھی وہ۔

"یہ بیسٹ رہے گا ابرش بیٹا ایسے آپ آسانی سے کور اپ کر لو گی اور ضامن صاحب آپ کو سمجھا بھی دیں گے آپ پرنٹ کروائیں پہلے۔۔۔" وہ کچھ مطمئن ہوئے چلو کچھ حد تک تو مسلہ حل ہو گیا تھا ضامن کا اتنا فیور دینا بھی کافی تھا۔

ابرش کچھ بولے بغیر ہی نکل گئی تھی جتنا سیدھا وہ یہ سب سمجھ رہی تھی اتنا ہی پیچیدہ ہوتا جا رہا تھا اس کو لگا تھا کہ ضامن سر پرنسپل صاحب کی باتیں تو ریجکٹ نہیں کریں گے لیکن یہ اس کی خام خیالی تھی وہ تو منہ پہ انکار مار چکا تھا لیکِن اس کو ایسے چھوڑنے والی وہ بھی نہیں تھی اس نے ملازمہ کو پیسے دیئے اوَر کچھ ہی دیر میں وہ نوٹس پرنٹ کروا کر اس کو دے کر جا چکی تھی۔

عائشہ نجانے کہاں تھی اس کو معلوم نہیں تھا ابرش تو اپنے مسلے میں الجھی ہوئی تھی۔

"اتنا تنگ کروں تمھیں پروفیسر کہ تنگ پڑ جاؤ گے مجھ سے ابرش ملک کی انسلٹ کی ہے تمھیں بھی پوری یونی کے سامنے بدنام نہ کیا تو میرا نام ابرش ملک نہیں ہے مسٹر ضامن عباس۔۔۔" وہ سٹڈی کرتے دل ہی دل میں سوچ رہی تھی۔

.....

عائشہ کلاس سے نکلتے ابرش کو ڈھونڈ رہی تھی نجانے کہاں چلی گئی تھی یہ لڑکی کب سے وہ تلاش کر رہی تھی ابرش کو وہ کلاس میں بھی نہیں آئی حالانکہ ابرش یہ کلاس مس نہیں کرتی تھی پر ابھی وہ کہاں تھی عائشہ اس بات سے بے خبر تھی ابرش اس کی کال ریسیو نہیں کر رہی تھی عائشہ کچھ سوچتے یرمان کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف چلی آئی کہ ہو سکتا ہے وہ کچھ جانتا ہو ابرش کے بارے میں ویسے تو یہ یرمان کی کلاس فری ہوتی تھی وہ اس کی

کلاس کے سامنے کھڑی تھی لیکِن آگے بڑھتی کہ آندر کا منظر دیکھتے اس کے بڑھتے قدم رکے تھے۔

مایا اور یرمان ایک دوسرے کے کافی قریب تھے اتنے کہ وہ دیکھ نہیں سکی اس کو اکثر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یرمان اور مایا کہ درمیان میں کچھ چل رہا ہے لیکن پھر اپنی غلط فہمی سمجھ کر وہ نظر انداز کر دیتی تھی لیکِن آج اس کو لگ رہا تھا کہ یہ اس کی غلط فہمی نہیں ہے وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب تھے یرمان پہ بیٹھا تھا جب مایا اسی چیئر کے بیک پہ کھڑی یرمان کی گردن میں بانہیں ڈالے مسکرا کر اس سے کوئی بات کر رہی تھی۔

"ارے عائشہ حیران کیوں ہو رہی ہو یہ منظر دیکھ کر؟ یہ تو نارمل ہے ان دونوں کے درمیان ساری کلاس کو پتہ ہے یرمان اور مایا کا اور تمھاری شکل بتا

رہی ہے کہ تم یہ سب ایکسپیکٹ نہیں کر رہی تھی شاید۔۔۔" یہ یرمان کا کلاس فیلو تھا جو باہر نکل رہا تھا اور عائشہ کو دیکھ کر وہ رکا۔

"واٹ پوری کلاس؟" بہت مشکل سے یہ الفاظ عائشہ کے ہونٹوں سے نکلے تھے وہ مسکرایا تھا۔

"مایا یرمان ملک کی گرل فرینڈ ہے کیا ابرش نے تمھیں نہیں بتایا اس بارے میں تقریباً سب لوگ ہی جانتے ہیں میرے خیال میں بس تم ہی انجان ہو اس بات سے۔۔۔" عائشہ چوکنے کلاس روم کے سامنے کھڑی تھی اسی وجہ سے یرمان ملک کی نظر اس پہ پڑ گئی تھی وہ مایا کو سائیڈ پہ کرتے اٹھ کر باہر آیا تھا۔

عائشہ تو ہر جگہ ابرش کے ساتھ ہوتی تھی اسے یوں اکیلے دیکھ کر وہ پریشان سا ہوا۔

"ابرش کدھر ہے۔۔۔؟" یرمان ملک کو باہر نکلتے دیکھ کر اس کا کلاس فیلو آگے بڑھ گیا جبکہ عائشہ جو اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو بمشکل صاف کر رہی تھی جب اس کی سماعتوں سے یرمان ملک کی سرد آواز ٹکرائی تو وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی اس کی ہارٹ بیٹ تیز ہوئی تھی۔

"وہ ابرش کا ہی پوچھنے آئی تھی وہ کلاس سے نکلی تھی پھر مُجھے مل نہیں رہی ہے کیا آپ جانتے ہیں ابرش کے بارے میں کہاں ہے؟ آپ کو پتہ ہے؟" کتنا مشکل تھا اس خوبصورت انسان کی طرف ایک نظر دیکھنا کاش کہ یہ اس کا ہو جاتا انسان بھی کبھی کبھار وہ خواب دیکھتا ہے جو کبھی پورے نہیں ہوتے ٹوٹ جاتے ہیں اور ٹوٹے خوابوں کی کرچیاں انسان کو ہمیشہ ہی زخمی کر دیتی ہیں۔۔۔

"وہیں ہو گی اپنے ڈیپارٹمنٹ میں حد ہوتی ہے مُجھے لگا نجانے کیا ہو گیا ہے جو تم یہاں آئی ہو کال کرو ابرش۔۔۔۔کو۔۔۔کیوں لگا تمھیں کہ وہ یہاں ہو گی۔۔۔!!"اُسے غصہ آیا عائشہ کے جہاں آنے کا سن کر جب وہ جانتی تھی کہ ابرش یرمان کے ڈیپارٹمنٹ میں بہت ہی کم جاتی تھی۔

"جی کرتی ہوں۔۔۔"اس کے لئے یہاں کھڑا ہونا مشکل ہوا تھا یرمان ملک کا سرد لہجہ اس کے دل میں خنجر کی مانند پیوست ہوا تھا۔

عائشہ بھاگتے اس کے ڈیپارٹمنٹ سے نکلتے آپنے ڈیپارٹمنٹ میں آئی تھی۔

وہ جس کو میں نے دل میں بسایا بہت،

وہی شخص مجھ کو رلایا بہت۔

نظر میں تھا وہ میری دنیا بنا،

مگر اس نے دل کو جلایا بہت۔

خوابوں میں جس کا بسیرا تھا کل،

حقیقت میں اس نے ستایا بہت۔

میں سمجھی کہ وہ میرا ہمدرد ہے،

مگر اس نے مجھ کو بھلایا بہت۔

جو لمحے تھے روشن، جو لمحے حسیں،

وہ لمحے بھی مجھ سے چرایا بہت۔

محبت کی راہوں میں میں نے صنم،

وفاؤں کا ہر حق نبھایا بہت۔

مگر اس کے دل میں نہ میری جگہ،

مجھے یہ حقیقت دکھایا بہت۔

کسی اور کی بانہوں میں دیکھا اسے،

یہ منظر تھا، دل کو جلایا بہت۔

میں جس کے لیے سب کچھ چھوڑ آئی،

اسی شخص نے مجھ کو ٹھکرایا بہت۔

وہ یرمان ملک کو یہ نہیں بتا سکی کہ وہ ابرش کو کافی ساری کالز کر چکی ہے یرمان یوں اپنی پوری کلاس کے سامنے اس کو ایسے بے رُخی دکھائے گا یہ عائشہ نے کہاں سوچا تھا اکثر جو انسان سوچتا نہیں ہے وہ ہے ہو جاتا ہے اس کے ساتھ۔

"کاش میں کبھی آپ کو بتا سکوں۔۔۔" وہ باتھ روم چلی آئی اس پل دل میں جمع ہو چکا غبار نکالنا بہت ضروری تھا ورنہ اس کو لگ رہا تھا کہ اس کا دل ہی بند ہو جائے گا کچھ دیر تو وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی رہی پھر اپنے چہرے کو پانی سے دھویا آگر ابرش اس کو روتا دیکھ لیتی تو ضرور پوچھتی اور عائشہ کے پاس کوئی جواب نہیں تھا کیا وجہ بتاتی عائشہ اپنے رونے کی وجہ تو تھی لیکن بتانے کے قابلِ نہیں تھی۔۔

چہرہ دھوتے اس کو ٹیشو سے صاف کرتے وہ باہر نکل آئی تھی اور تھوڑا چلنے کے بعد اس کو ابرش گروانڈ میں مل گئی تھی جو کہ شائد کسی بک پہ جھکی ہوئی تھی۔۔۔

"ابرش۔۔۔" وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گئی جو اس کے ڈسٹرب کرنے پہ تھوڑا خائف ہوئی تھی۔

"عائشہ! نظر نہیں آرہا ہے میں پڑھ رہی ہوں۔۔!؛" ابرش کا جملہ عائشہ نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا یہ وہ ابرش ملک تھی جو مڈ اوَر فائینل ٹرم کے پیپرز میں بھی اتنی سنجیدگی سے نہیں پڑھتی تھی جتنا وہ اس وقت سیریس ہو کر سٹڈی کر رہی تھی عائشہ کے لیے کم سے کم یہ حیران کن ہی تھا۔

"ابرش طعیبت تو ٹھیک ہے۔۔۔؟" عائشہ ابرش کے ماتھے پہ ہاتھ رکھتی کہ اس نے عائشہ کا ہاتھ جھٹک دیا وہ کسی کو بھی خود کو چھونے نہیں دیتی تھی۔

عائشہ کا چہرہ سبکی اوَر اہانت کے احساس سے سرخ ہوا لیکن سامنے ابرش ملک تھی جس سے وہ شکوہ کرنے کا حق بھی کہاں رکھتی تھی۔

"ٹھیک ہوں میں اوَر پلیز تم جاؤ یہاں سے میں بیزی ہوں۔۔۔جب فری ہونگی تو تمھیں کال کر ہونگی ابھی بات نہیں کرنی ہے مُجھے کسی سے بھی۔۔۔" وہ پھر سے بک پہ جھک گئی تھی۔۔

مقصد جو اس کا تھا وہ تو عائشہ اچھے سے سمجھ رہی تھی نوٹس اور بک فزکس کی تھی یعنی ابرش ملک کا ارادہ سر ضامن کو امپریس کرنے کا تھا۔

عائشہ نے تاسف سے ابرش کو دیکھا یقیناً وجہ یہی تھی جو ضامن ابرش کے سامنے فزا کو امپورٹنٹس دیتا تھا یہ امپورٹنٹس شاید ابرش ملک خود کے لئے چاہتی تھی عائشہ بس سوچ سکی کہنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی ابرش کو۔

مزید وہ بات نہیں کر سکتی تھی کیونکہ ابرش نے صاف صاف اس کے منہ پہ کہہ دیا تھا جانے کے لیے۔

وہ جتنی مغرور تھی اسے دل رکھنے نہیں آتے تھے وہ اکثر باتوں میں دوسروں کے دل توڑ دیتی تھی جس کا اندازہ اس کو ہرگز نہیں ہوتا تھا۔

عائشہ پہلے یرمان کے رویئے سے دکھی تھی اور باقی کے کسر ابرش نے پوری کر دی تھی ویسے ہی کہہ دیتی عائشہ بات نہیں کرنا میں پڑھ رہی ہوں اس نے تو جانے کا کہہ دیا کتنی بے مروّت لڑکی تھی اور یرمان پھر سے یرمان ملک کے خیال نے اس کی آنکھیں میں نمی جمع ہو گئی تھی۔

اب اشکوں کے دریا میں بہتی ہوں میں،

یہ دردِ وفا ہے، ستایا بہت۔

محبت میں جو تھا، وہ حاصل نہ ہو،

یہ دکھ رات دن مجھ کو آیا بہت۔

مگر پھر بھی دل مانتا ہی نہیں،

کہ میں نے اسے دل لگایا بہت۔

وہ کلاس میں چلی آئی یہاں فزا اور عائلہ ایک دوسرے سے بات کر رہی تھیں۔

اب اس کو اندازہ ہو رہا تھا انسان کو دوست اپنی حیثیت دیکھ کر بنانے چاہیے ورنہ ان کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

عائشہ خاموشی سے بیٹھ گئی تھی فزا نے ایک نظر اس کو دیکھا جس کے ساتھ ابرش ملک نہیں تھی ورنہ تو وہ ہر جگہ اس کے ساتھ ہوتی تھی آج یہ اکیلی تھی فزا جانتی تھی کہ ابرش ملک خاموش ہونے والوں سے نہیں تھی ضامن ابرش کے مقابلے میں اس کو لے آیا تھا شائد ابرش ملک اس بات کو برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

"ویسے ابرش ملک کو سر ضامن نے ہی ٹف ٹائم دیا ہے ورنہ ایسا پہلے بچاری کے ساتھ کبھی نہیں ہوا۔۔۔"کلاس کے ہر سٹوڈنٹس کی زبان پہ یہ لفظ تھے لیکن بول کوئی بھی نہیں رہا تھا۔

."عائلہ تمھاری اوَر سر ضامن کی آنکھوں کا کلر سیم ہے گہری سیاہ۔۔۔"فزا کل سے یہ بات نوٹ کر رہی تھی آج عائلہ کو کہہ بھی دیا جس پہ عائلہ محض مسکرائی تھی کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

فزا ان کو دیکھتے دل ہی دل میں اپنا اور ابرش ملک کا موازنہ کرنے لگی اور پھر خود پہ ہنسنے لگی اپنی حالتِ زار پہ مگر اب کیا فایدہ تھا جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا تھا مایا تھی یرمان ملک کی زندگی میں اوَر ابرش ملک کی زندگی میں عائشہ کی کیا حیثیت تھی یہ تو وہ دیکھ ہی چکی تھی۔

.....

ضامن اس وقت اپنے کیبن میں آیا تھا کلاس لیکر نیکسٹ کلاس فری تھی تو اس نے لکچر تیار کرنا تھا ابھی وہ جب کلاس سے نکل رہا تھا ٹو سامنے سے آتی لڑکی سے ٹکرایا جس کے ہاتھ میں موجود کوک کے کین میں موجود ساری کولڈ ڈرنک اس کی شرٹ پہ گر گئی تھی اور اس کی شرٹ کو داغ دار کر گئی وہ اب کیبن میں آیا اور اپنی شرٹ کے بٹن کھولے ارادہ شرٹ چینج کرنے کا تھا وہ تو اچھا تھا کہ اس نے تھوڑی دیر پہلے سویٹر اتار دیا تھا ورنہ وہ بھی خراب ہو جاتا ملازم سے کہہ کر اس نے نیو شرٹ منگوائی تھی اب چینج کرنے کے لیے اس نے شرٹ کے بٹن کھولنے شروع کیے تھے۔

وہ اپنے دھیان میں تھا اس لئے کیبن کا دروازہ کرنا اس کو یاد نہیں رہا اور ابرش جو کہ کافی سارے پوائنٹس کو ہائی لائٹ کر چکی تھی وہ آندر آئی اُسے دستک دے کر آندر آنے کی عادت نہیں تھی۔

وہ ضامن کو کیبن کی طرف آتے دیکھ کر آندر چلی آئی اور عین اُسی وقت جب ضامن شرٹ اتار کر ٹیبل پہ پڑی دوسری شرٹ اٹھا رہا تھا وہ آندر ہوئی تھی۔

ابرش کی نظریں اس پہ جم سی گئی اتنا خوبصورت تھا وہ آج پہلی بار ابرش ملک کا دل کسی کی طرف مائل ہوا تھا اس خوبصورت مرد طلب اس کے دل میں جاگی تھی وہ شرٹ لیس وجود سے اس کی پیٹھ کو دیکھ رہی تھی ضامن اپنے دھیان میں دوسری شرٹ اُٹھاتے اُسے پہن کر واپس پلٹا تو سامنے ابرش

ملک کو کھڑے دیکھ کر آور اور خوُد کو آنکھیں پھاڑے دیکھتے پا کر اس نے تیزی سے شرٹ کے بٹن بند کیے تھے۔

ابرش کی نظریں اس کے کشادہ سینے پہ موجود کالے بالوں پہ تھیں وہ بھول چکی تھی سامنے کھڑا انسان اس کا پروفیسر ہے اور وہ ضامن کی سٹوڈنٹ جو حرکت وہ اس وقت کر رہی تھی وہ غیر مناسب تھی۔۔۔۔۔۔شاید اس وقت ابرش ملک اپنے حواسوں میں نہیں تھی اگر ہوتی تو یہ حرکت شاید کبھی نہیں کرتی ضامن ایک تو اس لڑکی کی بے باکی پہ تلملایا اوُر دوسرا اس کا یوں بنا اجازت اندر آنا اس کو مزید طیش دلا گیا تھا۔

شرٹ کے بٹن بند کرتے وہ ابرش کے قریب آیا اوُر اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرایا وہ ہڑبڑاتے ہوش میں آئی تھی ضامن بلیک کلر کی شرٹ میں تھا۔

"مس ملک واٹ از دس آپ کو اتنا نہیں پتہ کسی کے کیبن میں جانے سے پہلے نوک کرتے ہیں اتنی تمیز نہیں ہے آپ میں۔۔۔!" وہ طنزیہ لہجے موجود اپنی چیئر پہ بیٹھ گیا جب کہ اس کی باتوں پہ وہ شرمندہ ہوئی اپنی بے اختیاری پہ بھی خوُد کو کوسا۔

"رئیلی روم کا ڈور لاکڈ نہیں تھا۔۔۔!؛" ابرش اپنی غلطی نہیں بنا رہی تھی آگر ضامن عباس کو پرائیویسی کا اتنا ہی ایشو تھا تو اس کو روم لاک کرنا چاہیے تھا ابرش کے نزدیک۔

"آگر کسی نے روم کا دروازہ بند نہ کیا ہو تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ یوں منہ اٹھا کر اس کے روم میں چلا جائے بندہ انسان میں تھوڑے مئینرز ہونے چاہیے مس ملک۔۔۔!؛" وہ جو پہلے ہی پرنسپل آفس میں ابرش سے

ہونے والی ملاقات پہ تپا ہوا تھا اب دوبارہ اس لڑکی کو اپنے سامنے دیکھ کر اس کا پارہ ہائی ہوا تھا۔

"کیا مطلب ہے آپ کا ضامن سر۔۔۔۔؟" ضامن بار بار اس کو نیچا دکھا رہا تھا کہاں تک برداشت کرتی ابرش بھی ضامن تو یوں شو کر رہا ہے جیسے وہ کوئی لڑکی ہو اور ابرش لڑکا جس نے یوں اسے بے لباس دیکھ لیا ہو ویسے بھی ابرش جس اپر کلاس سے تعلق رکھتی تھی وہاں یہ سب بہت کامن تھا اس کے لیے تو۔

"آپ مطلب اچھے سے سمجھ رہی ہیں مس ملک۔۔۔" ضامن نے لیپ ٹاپ آؤن کیا اکثر لکچر وغیرہ وہ لیپ ٹاپ پہ ہی بناتا تھا۔

"سر اب یہ کچھ زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔؛؛" مطلب اپنے اگنور ہونے کی طرف تھا وہ سامنے کھڑی تھی اور ضامن اس کی طرف متوجہ ہونے کے بجائے

لیپ ٹاپ پہ نظریں گاڑ چکا تھا اتنی خوبصورت لڑکی کی طرف اس نے ایک نگاہ بھی نہیں ڈالی تھی ابرش اپنی اس قدر اگنورنس پہ ضامن کو دل ہی دل میں بہت سی سلوتوں سے نواز چکی تھی۔

"کیا زیادہ ہو رہا ہے مس ملک۔۔۔؟؛" ایک تو مس ملک پہ ابرش کو شدید تاؤ آ رہا تھا ایک ہی دن میں ضامن اس کا نام رکھ چکا تھا مس ملک...."

"آپ نے خود ہی پرنسپل آفس میں کہا تھا کہ میں آپ سے پوچھنے آسکتی ہوں یہ ہیں وہ پوائنٹس جو میں نے ہائی لائٹ کیے ہیں کل اور آج والے لکچر سے آپ سمجھا دیں مُجھے تاکہ میں اچھے سے تیار کر سکوں۔۔۔!؛" وہ چلتے ضامن کی چیئر کے قریب آگئی تھی اور ٹیبل پہ بکس رکھتے وہ جھکی تھی اس کے اور ضامن کے درمیان فاصلہ بہت کم تھا اس کے جھکنے کی وجہ سے اس کی شرٹ کے گہرے گلے سے اس کے نشب و فراز عیاں ہوئے تھے۔۔

ضامن نے بے اختیار نظروں کا رخ بدلا یہ لڑکی اور اس کی حرکتیں۔۔۔

ضامن جھنجھنایا تھا ابرش ملک کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی تھی.

"کہاں تک دامن بچائیں گے ضامن سر۔۔۔" وہ مزید ضامن کی طرف جھکی کہ عین اُسی وقت ضامن غصے سے بھرا ہوا چیئر سے اٹھا ابرش پیچھے ہوئی اور ان کا زبردست ٹکراؤ ہوا ضامن آپنا بیلنس کنٹرول نہیں کر سکا اور واپس چیئر پہ گرا اور ابرش اس کے اوپر گری تھی ٹکراؤ کی وجہ سے ابرش کی نازکی ضامن کو اپنی دھڑکنوں کے انتہائی قریب محسوس ہوئی تھی وہ اسے خود سے الگ کرتا کہ ابرش نے اس کی گردن میں مضبوطی سے اپنے بازو حائل کیے تھے۔

"مس ملک یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔" وہ اس کو خود سے دور کرتا تو کیسے وہ کس کر اس کی گردن میں بانہیں ڈالے ہوئے تھے۔

"سر مُجھے چکر۔۔۔"

"شٹ اپ۔۔۔" وہ دھاڑا اب بس برداشت کی انتہا ہوئی تھی اس نے تیزی سے ابرش کو خود سے دور کیا وہ گرتے بچی تھی ٹیبل کے کنارے پہ ہاتھ رکھا ورنہ اس کی پیشانی اگر ٹیبل کے کنارے سے ٹکراتی تو شاید اس کو چوٹ بھی لگ سکتی تھی۔

"جائیں یہاں سے۔۔۔" وہ ٹیبل پہ پڑے ابرش کے نوٹس کو اس کے ہاتھ میں تھماتے اُسے باہر کی راہ دکھا رہا تھا۔

"مُجھے آپ سے سمجھنا۔۔۔!؛" وجہ سمجھنے سے وہ خوُد قاصر تھی دل چاہا رہا تھا کہ وہ یونہی رہے ضامن کے قریب اپنی حالت سے وہ خود پریشان تھی یہ پروفیسر اس کے دل و دماغ پہ پوری طرح سے براجمان تھا۔

"شٹ اپ آپنی حرکتیں دیکھی ہیں آپ نے؟" وہ اپنی بیرڈ سہلاتے خود کے آندر اٹھتے وبال پہ ضبط کر رہا تھا یہ لڑکی جان بوجھ کر رہی تھی یہ سب اب ضامن کو اندازہ ہو رہا تھا۔

"کیا کیا ہے میں نے سر جی۔۔۔؟" وہ ضامن کے قریب آئی اس سے پہلے کہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتی وہ اس کو پھر خود سے دور جھٹک چکا تھا بالکل ویسے ہی جیسے ابرش ملک نے عائشہ کا ہاتھ جھٹکا تھا ابرش لب بھینچ گئی تھی جھٹکنے کی تکلیف کیا ہوتی ہے اب اچھے سے سمجھایا تھا۔

"جائیں آپ مجھے لکچر تیار کرنا ہے آپ اس خود بہت لائق ہیں سب کور اپ کر سکتی ہیں۔۔۔" وہ لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا دونوں میں وہ یہ اچھے سے سمجھ گیا تھا کہ ابرش ملک اگر کسی چیز کو حد سے زیادہ محسوس کرتی ہے تو وہ اگنورنس ہے اگنور ہونا وہ برداشت نہیں کر سکتی ہے۔

"سر آپ نے خود کہا تھا اور مجھے آپ سے یہ ساری پوائنٹس سمجھنے ہیں جب تک سمجھائیں گے نہیں میں نہیں جانے والی ہوں۔۔۔"وہ نوٹس اس کے سامنے پھر سے رکھ چکی تھی۔

"ایسے زبردستی کون پڑھتا ہے۔۔۔!"اس لڑکی کی ڈھٹائی پہ وہ سر تا پا سلگ گیا تھا جو کل کلاس میں کیسے دکھا رہی تھی کہ وہ کون ہے اور کیا کر سکتی ہے آج اس طرح کی چیپ حرکتیں۔

"ابرش ملک پڑھتی ہیں شاید آپ کو ٹائم ضائع کرنے کا شوق ہے سر جی۔۔۔؟"وہ ہنسی اس کے گال پہ ڈمپل پڑا تھا وہ بہت کم مسکراتی تھی ضامن نے اس کو پہلی بار مسکراتے دیکھا تھا۔

"میرا خیال ہے نیکسٹ لیکچر کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔؛؛"ان کی بحث میں کافی سارا ٹائم نکل گیا تھا اب کلاس کا ٹائم ہونے والا تھا ضامن نے اپنا سیل فون

اُٹھایا اوَر اس سے پہلے کہ کیبن سے نکلتا ابرش ملک اس کے سامنے آئی تھی

۔

"سو واٹ سر زیادہ ٹائم تو نہیں لگے گا آپ؟" ضامن نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں یہ لڑکی کیوں اس کو کوئی سخت دِل ایکشن لینے پہ مجبور کر رہی تھی۔۔

"مس ملک ایسی حرکتیں کرنے سے بہتر ہے کہ آپ اپنے باقی سبجیکٹس پہ بھی فوکس کریں پیپرز آپ کو صرف اس سبجیکٹ نہیں باقی سب کے بھی دینے ہیں تو پہلے وہ لکچر لیں اوَر جب فری ہوں تب آیئے گا میرے پاس ٹاپکس سمجھنے کے لیے۔۔۔" وہ دل میں پکا ارادہ کر چکا تھا کہ وہ ابرش کو نہیں پڑھائے گا اوَر درمیان میں جو ٹائم تھا وہ تو ویسے بھی ان کی باتوں میں گزر ہی چکا تھا۔

"سر آپ صاف صاف کیوں نہیں کہہ دیتے ہیں کہ آپ مجھے پڑھانا ہی نہیں چاہتے ہیں یہ بہانے بنانے کی میرے خیال میں کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔اور میں کیا پڑھوں اور کیا نہیں یہ آپ کا مسلہ نہیں ہے میرا مسلہ ہے میں خود ہینڈل کر لونگی۔۔۔"وہ تپی ہوئی تو اس بات پہ تھی کہ ضامن اس کو پڑھا نہیں رہا تھا لیکن اس بات کو اس انداز میں بیان کیا۔

"آپ تو خاصی ذہین ہیں مس ملک یہ بات تو میں آپ کو کلاس روم میں ہی بتا کر آیا تھا پھر آپ نے اتنی ایفرٹس کیوں کی۔۔۔؟"وہ سینے پہ بازو باندھے ابرش ملک کے سامنے کھڑا طنزیہ انداز میں بولا تھا۔

ابرش کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"آپ خود کو سمجھتے کیا ہیں سر۔۔۔؟"وہ بری طرح سے کنفیوژ ہو رہی تھی سمجھ میں بھی نہیں آیا کہ بات کیا کرے ضامن سے۔

"کیا سمجھتا ہوں میں خود کلئیر کریں مس ملک اور پلیز لیکچر کا ٹائم ضائع نہیں کریں جو بات ہے جلدی کریں' مجھے لگتا ہے کہ بس ٹیوشن والا بہانہ ہے آپ کا اصل وجہ کچھ اور ہے۔۔؟" انداز کچھ جانچنے والا تھا ابرش کو ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ یہ پروفیسر اتنا شارپ مائنڈ ہو گا کہ اس کی پلاننگ ہی سمجھ جائے گا لیکن اتنی آسانی سے وہ ضامن کو جتنے نہیں دے سکتی تھی۔

"آپ کو کو سمجھنا ہے سمجھیں۔۔۔!؛" وہ لاپرواہی سے بولی اور نوٹس بکس اٹھالی تھیں۔

"آپ کا پیچھا نہیں چھوڑوں گی میں آسانی سے سر جی آپ کو مجھے پڑھانا تو ہو گا۔۔۔" انداز چیلنجنگ تھا یعنی کچھ بھی ہو جائے ابرش ضامن کے پاس پڑھے گی تو ضرور چاہے ضامن جتنا بھی انکار کرے۔

دروازے پہ نوک ہوا ضامن سیدھا ہؤا ابرش نے بھی دروازے کی طرف دیکھا تھ فزا اندر آئی لیکن سامنے ضامن اور ابرش کو دیکھ کر وہ ٹھٹکی تھی ابرش ضامن کے کیبن میں کیا کر رہی تھی یہ سؤال اس کے دل میں گردشِ کرنے لگا تھا۔

"سر یہ سارے سٹوڈنٹس کے نیم جو آپ نے گروپ میں میسج کیا تھا تھوڑی دیر پہلے۔۔۔!؛" فزا کے ہاتھ میں غالباً کوئی لسٹ تھی ابرش اس لسٹ سے انجان تھی فزا لسٹ دے کر واپس چلی گئی وہاں رکنا اس کے مشکل ہوا ابرش اور ضامن کو ساتھ دیکھتے اس کو اچھی فیلنگز نہیں آئی تھیں ابرش اب کو اپنا حریف ہی سمجھ رہی تھی ضامن سر سے تو اس کی بنتی بھی نہیں تھی پھر وہ سر کے کیبن میں کیا کر رہی تھی اس کا ذہن اس پہ ہی الجھا تھا جب کہ ابرش نے ایک نظر ضامن کے ہاتھ میں موجود لسٹ پہ ڈالی اور باہر نکل گئی

فزا کے چہرے کے بدلتے تاثرات وہ دیکھ چکی تھی دل ہی دل میں خوش ہوئی تھی۔

لیکِن ضامن کا فزا کو کلاس کے کاموں کے لیے کہنا اس کو زرا بھی پسند نہیں آیا تھا۔

.....

عائلہ فری تھی فزا گھر چلی گئی تھی آج ضامن کی ایکسٹرا کلاس تھی تو وہ وہیں بیٹھی بھائی کا انتظار کر رہی تھی کلاس کے سبھی سٹوڈنٹس چلے گئے تھے وہ اکیلی بور ہو رہی تھی ضامن کو ایم فل کے ساتھ سٹوڈنٹس کو لکچر دینا تھا عائلہ ایسے ہی بیٹھی تھی جب حد سے زیادہ بور ہونے لگی تو کلاس میں بیگ رکھتے وہ باہر نکل آئی تھی۔

جبکہ دوسری یرمان ملک جو کہ اس وقت یونی میں ہی تھا لیکن کلاس اس نے بنک کی ہوئی تھی مایا بھی ساتھ ہی تھی وہ دونوں اپنے ڈیپارٹمنٹ سے نکل آئے تھے وہاں ٹیچرز تھے تو وہ لوگ عائلہ لوگوں کے ڈیپارٹمنٹ میں چلے آئے اور اب ایک کلاس روم میں بیٹھے وہ دونوں باتیں کر رہے تھے عائلہ جس کو کب سے آواز سنائی دے رہی تھی پہلے تو اگنور کی لیکن اب کچھ زیادہ ہی ہو گئی تھیں آوازیں وہ اندر چلی آئی لیکن سامنے کل والے لڑکے اور ایک لڑکی کو دیکھ کر وہ پیچھے مڑتی کہ مایا تیزی سے دروازے کی طرف لپکی تھی عائلہ نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا۔

"لڑکی تم کون ہو؟ کیا ہمارا پیچھا کر رہی تھی۔۔۔؟" یرمان نے ابھی تک عائلہ پہ نظر نہیں ڈالی تھی وہ سیل فون میں بیزی تھا لیکِن مایا کی آواز سن کر اس نے سر اٹھایا تھا سامنے کل والی لڑکی کو دیکھتے وہ تیزی سے کھڑا ہوا۔

اس لڑکی نے اسے کل رات جتنا ڈسٹرب کیے رکھا یہ بس وہ ہی جانتا تھا صبح سے اس کا اتنی بار دل چاہا کہ وہ اس لڑکی کو دیکھنے جائے لیکن وہ جانتا ہی نہیں تھا کہ وہ لڑکی کس ڈیپارٹمنٹ میں ہے پھر آج مایا ساتھ تھی تو اس کا دھیان بھی مایا کی طرف ہی رہا لیکن اس وقتِ یہ لڑکی اس کے سامنے آکر اس کو کافی بے چین کر گئی تھی۔

آج عائلہ بلیو کلر کے عبایہ میں تھی صرف بلیک آنکھیں نظر آرہی تھیں۔

"وہ میں۔۔۔" عائلہ پیچھے ہوتے دیوار سے جا لگی تھی لڑکا تو لڑکا اس کو اس وقت مایا سے بھی کوئی اچھی فیلنگز نہیں آرہی تھیں جس کا ڈریس انتہائی شارٹ تھا کہ دودھیا بازو نظر آرہے تھے عائلہ کو یہ لڑکی ابرش کی فل کاپی لگی تھی ڈریسنگ اوٗر انداز سے بھی اب تو اپنی غلطی لگی کہ کلاس سے نکل کر باہر آئی ہی کیوں تھی وہ۔

"مایا کیوں ڈرا رہی ہو اس کو؟" یرمان کی بہکی نظریں عائلہ کے کپکپاتے سراپے پہ تھیں مایا یرمان کے قریب آئی اور اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا عائلہ آنکھیں میچ گئی تھی کس قدر بے باک لڑکی تھی یہ۔

"کیا نام ہے تمھارا۔۔۔؟" وہ مایا کو خود سے الگ کرتے عائلہ کے نزدیک آیا تھا جو دیوار میں گھسنے کے قریب تھی اس پل آپنے ہونٹوں کو ایک دوسرے میں بھینچے وہ بمشکل اپنی سسکی روک سکی تھی۔

یرمان اس کے قریب آرہا تھا اور وہ مزید پیچھے ہو رہی تھی مایا کا سیل فون بجا تو وہ تو باہر نکل گئی اب عائلہ اور یرمان اکیلے تھے کلاس روم میں مایا جاتے جاتے دروازہ بھی بند کر گئی تھی۔

عائلہ مایا کے پیچھے نکلتی کہ یرمان ملک نے اس کی کلائی تھامی عائلہ کو آیسا لگا جیسے کسی دہکتے انگارے سے جا لگا ہو اس کا ہاتھ وہ پوری مزاحمت کر رہی تھی اپنی کلائی چھڑانے کی لیکن مقابل کی گرفت خاصی سخت تھی۔

عائلہ کے فون پہ کوئی نوٹیفیکیشن آیا تھا وہ کلاس میں بیٹھی انسٹاگرام پہ ریلز دیکھ رہی تھی شاید انسٹاگرام کا ہی کوئی نوٹیفیکیشن آیا تھا جو کہ لاک سکرین پہ شو ہوا یرمان ملک کی نظریں کافی شارپ تھیں وہ اس کی انسٹاگرام آئی ڈی کا نام دیکھ چکا تھا اور اپنے زہن میں محفوظ بھی کر چکا تھا۔

"جانے دیں پلیز۔۔۔" وہ سردی کے موسم میں بھی پسینے سے بھیگ گئی تھی ہتھیلیاں بھی نم تھیں یرمان ملک کے وجود سے اٹھتی مہک وہ جیسے بے ہوشی ہونے کے قریب تھی وہ اس کا نام کیوں جاننا چاہتا تھا۔

اگر مایا کو زرا بھی اندازہ ہوتا کہ آج اس کا ایسے کلاس روم سے جانا اس کے حصے میں کتنا بڑا خسارہ ڈالے گا تو وہ کبھی نہیں جاتی۔

"نام بتاؤ۔۔۔" وہ آگے ہوتے عائلہ کے دائیں بائیں ہاتھ رکھ چکا تھا عائلہ عباس اس کے حصار میں قید ہو چکی تھی وہ اتنی ہمّت بھی خود میں نہیں پا رہی تھی کہ اس کی گرفت سے خوُد چھڑوا سکے جو اس کی کلائی اب خود ہی چھوڑ چکا تھا لیکن عائلہ کے گرد اس کے بازوؤں کا حصار ہی عائلہ کے لیے نا قابلِ برداشت ہو رہا تھا اوُر مقابل کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا وہ تو شاید مقابل کا نام جاننا چاہتا تھا اوُر جاننے بغیر چھوڑنے والا ہی نہیں تھا۔

"کی۔۔۔۔۔وں۔۔۔۔۔؟" وہ کیسے بتا سکتی تھی مقابل کو نام جبکہ وہ تو اس کے بارے میں کچھ جانتی ہی نہیں تھی کہ وہ تھا کون اوُر اچانک سے دوبارہ اس کی یوں ملاقات ہو جائے گی یہ بھی اس نے نہیں سوچا تھا لیکِن مقابل کی

گہری نظروں میں چھپی وحشت اس کو اچھے سے محسوس ہو رہی تھی بھلے عائلہ چھوٹی تھی لیکن ان معاملات میں تو ہر لڑکی کی حس خاصی تیز ہوتی ہے۔

"کیونکہ میں کہہ رہا ہوں۔۔۔" وہ اس کی بھیگتی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جو جھکی ہوئی تھی یہ ادا مقابل کو بھائی دل چاہا کہ اس کی آنکھوں میں دیکھے۔

"نہیں چھوڑیں۔۔۔" وہ پوری قوت سے اسے خود سے دور جھٹک کر باہر نکل گئی تھی یرمان ملک اس کے وہاں سے گم ہوتے وجود کو دیکھ رہا تھا جو کلاس روم میں بند ہوتے دروازہ ہی نوک کر چکی تھی جیسے یہ خطرہ ہو کہ یرمان کہیں اس کے پیچھے ہی نہ جائے۔۔۔۔۔۔

وہ چاہتا تو اس لڑکی کے پیچھے جا سکتا تھا لیکن اب اس کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ عائلہ اسی ڈیپارٹمنٹ کی ہے کل بھی تو اسی ڈیپارٹمنٹ کے راستے میں وہ

ٹکرایا تھا اور اب تو انسٹاگرام ای ڈی بھی مل گئی تھی فرینڈ شپ ہو سکتی تھی اس لڑکی سے۔

ایسی لڑکیاں جو سکولز اور یونیورسٹی میں شریف نظر آتی ہیں آندر سے کیسی ہوتی ہیں یہ وہ اچھے سے جانتا تھا اور اب اس لڑکی کو اپنے چنگل میں پھنسانا اس کے لئے ہر گز بھی مشکل نہیں تھا۔

وہ اپنا سیل فون نکالتے انسٹاگرام سکرول کرنے لگا ایک ہی سرچ پہ اس نے عائلہ کی آئی ڈی سرچ کر لی تھی لیکِن عائلہ نے آئی ڈی پرائیویٹ کی ہوئی تھی یرمان ملک نے اپنی ائی ڈی سے کسی کو فالو نہیں کیا ہوا تھا حالانکہ فالورز بہت زیادہ تھے۔

اس لڑکی کی ائی ڈی تو اس نے اوپن کرنی ہی کرتی تھی بھلے کسی بھی طریقے سے۔

"یرمان کیا کر رہے ہو تم۔۔۔؟" مایا واپس آئی تو اس کو سیل فون میں بیزی دیکھتے پوچھا تھا۔

"کچھ نہیں میں جا رہا ہوں گھر آج بہت تھک گیا ہوں میں آج ریسٹ کروں گا کلب بھی نہیں آسکوں گا تم بتا دینا سب کو۔۔۔!؛" وہ بیگ اٹھا کر مایا کی سنے بغیر ہی باہر نکل گیا تھا۔

دونوں بہن بھائی ہی ایسے تھے کہ اپنی ہی کرتے تھے مقابل کی سنے کی زحمت وہ دونوں ہی نہیں کرتے تھے اور مایا ہمیشہ ہی اس کی یہ بات برداشت کر جاتی تھی اکثر یہاں آپ کو بنا کر رکھنی ہوتی ہے اس کے انڈر ہی رہنا پڑتا ہے۔

مایا بھی کلاس روم سے نکل گئی تھی یرمان نہیں جا رہا تھا کلب تو وہ کیا کرتی اس نے فرینڈز کو میسج کر دیا اور خود بھی گھر چلی گئی تھی اپنی مام سے بات کرنی

تھی وہ عفت آنٹی کی بات اب اس کو سمجھ آ رہی تھی آگر ایک بار وہ ملک مینشن کی بہو بن جاتی پھر گن گن کے بدلے لیتی وہ۔

.....

عائلہ کلاس روم کے دروازے کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی تھی اس کی سانس بری طرح سے پھول گئی تھی وہ کانپ رہی تھی اور بار بار وہ منظر یاد کر رہی تھی جب یرمان ملک اس کے قریب تھا اتنا کہ اس کے ہاتھوں کا لمس اس کی کلائی پہ محسوس ہو رہا تھا۔

عائلہ نے ہمیشہ مردوں کی بس دو ہی سائیڈ دیکھی تھیں بابا اور ضامن بھائی اس کی دنیا بس ان سے شروع ہو کر ان پہ ہی ختم ہو جاتی تھی۔

وہ مسلسل روئے جا رہی تھی کل تو اتفاقیہ ایک ملاقات ہو گئی تھی اُس انسان سے لیکن آج اس کی آپنی غلطی تھی کہ وہ کلاس روم سے نکلی تھی۔

عائلہ نے سکارف کھولتے اپنی گردن رب کی تھی بری کانپتے اس نے اپنے بالوں کو جھنجھوڑ دیا تھا۔

ضامن جو کہ کلاس لے چکا تھا اور بار بار عائلہ کو کال کر رہا تھا تا کہ وہ واپس جا سکیں لیکن عائلہ فون اٹھا ہی نہیں رہی تھی۔

وہ جب کلاس لینے کے لئے آیا تھا تب عائلہ کلاس روم میں موجود تھی

ضامن وہیں چلا آیا تھا۔

اس نے کلاس کا دروازہ کھٹکایا تو عائلہ تیزی سے سیدھے ہوئی تھی اور دروازہ کھولا اور ضامن کے گلے لگ گئی تھی اس کی حالت دیکھتے ضامن کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

"گڑیا میری جان کیا ہوا ہے۔۔۔؟" اس کے چہرے پہ چپکے بالوں کو پیچھے کرتے ضامن نے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا تھا وہ جیسے ضامن کو مضبوطی سے تھام چکی تھی ضامن کے لئے ناقابلِ برداشت تھی عائلہ کی حالت دیکھنا اور عائلہ ضامن کو بتا بھی تو نہیں سکتی تھی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔

"بھیا گھر۔۔۔!؛" وہ اس قدر ٹینشن میں تھی کہ حواس برقرار نہ رکھتے وہ اس کی بانہوں میں ہی جھول گئی تھی اور ضامن پریشان سا اس کے گال تھپکتے عائلہ کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔

اس کا عبایہ اور سکارف ٹھیک کرتے ضامن نے اس کو بانہوں میں اٹھایا اور پارکنگ کی طرف بڑھ گیا تھا۔

ضامن بار بار عائلہ کو دیکھ رہا تھا گھر جانے کے بجائے وہ اسے قریبی ہاسپٹل لے گیا تھا عائلہ کو ایمرجنسی وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔

ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد بتایا کہ بچی نے کسی بات کی ٹینشن لی ہے جس کی وجہ سے بیہوش ہوئی ہے۔

زیادہ خطرے والی بات نہیں تھی وہ اب ہوش میں آچکی تھی مزید پریشان اس لئے تھی کہ اپنی حالتِ کی وجہ وہ ضامن کو کیا بتائے گی جب وہ پوچھے گا اور عائلہ کے پاس کوئی مناسب جواب نہیں دیا تھا۔

"عائلہ گڑیا اب آپ ٹھیک ہو۔۔۔؟" ضامن اس کے بالوں کو ہولے ہولے سہلا رہا تھا وہ بمشکل اپنی سسکیاں روک رہی تھی۔

ضامن اس کے ساتھ مذید کچھ گھنٹے اس کے ساتھ ہاسپٹل میں رہے پھر وہ عائلہ کو گھر لے گیا تھا ڈاکٹر نے عائلہ کو ریسٹ کرنے کا مشورہ دیا تھا گھر آتے راستے میں کھانا بھی آرڈر کر دیا تھا عائلہ نے تو انکار کیا تھا لیکِن ضامن نے اس کی ایک نہیں سنی تھی۔

"بھیا میں ٹھیک ہوں۔۔۔!؛" وہ اسے بیڈ پہ لٹائے اس پہ کمفٹر ٹھیک کرتے پیچھے پلٹا تو وہ بولی تھی۔

"مُجھے پتہ ہے گڑیا آپ ٹھیک ہیں لیکن ریسٹ ضروری ہے کھانا نکال کر لا رہا ہوں میں آپ بیڈ سے نیچے اترو گی آپ۔۔۔" وہ وران کر رہا تھا جانتا تھا کہ وہ سکون سے بیٹھنے والی ہر گز نہیں تھی۔

"بھیا میں۔۔۔" وہ منمناتے بولی پہلے ہی ضامن سارا دن اتنا بیزی رہا اور اب اس کی وجہ سے۔

"کیا میں گڑیا آپ نے کس بات کی ٹینشن لی جو اتنی طعیبت خراب ہو گئی روم کا ڈور بھی لاک کیا ہوا تھا کیوں میں کتنا پریشان ہو گیا تھا اوپر سے سیل فون بھی نہیں اٹھایا آپ نے آپ کو کوئی مسلہ تھا تو مُجھے کال کرتی آپ یوں اتنی طعیبت خراب کر لی آپ نے۔۔۔؟" ہاسپٹل میں ضامن نے عائلہ سے کوئی بات نہیں کی تھی لیکن اب وہ عائلہ سے ڈسکس کرنا چاہتا تھا یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی ضامن کے نزدیک وہ اس قدر ڈری ہوئی تھی اس کا پسینے میں بھیگا وجودِ اور اس کا بے ہوش ہونا یقیناً کوئی نہ کوئی وجہ تھی۔۔۔۔۔

"بھیا وہ کلاس روم میں۔۔۔۔ کاکروچ تھا۔۔۔ میں ڈر۔۔۔" وہ کوئی معقول بہانہ بھی نہیں بنا پا رہی تھی جس سے ضامن کو قائل کر پاتی۔

"گڑیا آپ مجھے بتاتی جانتی ہو میں کتنا پریشان ہو گیا تھا جب دروازہ بھی لاکڈ تھا اوپر سے آپ کی پسینے سے نم ہوتی حالتِ ایک پل کے لئے لگا میں آپ کو کھو دوں گا۔۔۔" وہ عائلہ کے ساتھ بیٹھتے اس کو آپنے حصار میں لیتے غمگین لہجے میں گویا ہوا عائلہ کو مزید شرمندگی اُس راہ چلتے انسان کے لیے اس نے اپنے بھائی کو اتنا پریشان کیا۔

"بھیا آئی ایم سوری۔۔۔" وہ شرمندگی سے نظریں جھکا گئی ضامن اپنی گڑیا کو شرمندہ تو ہرگز نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے نرمی سے اس کے رخساروں پہ پھسلتے آنسوؤں کو صاف کیا تھا۔

"فریش ہو کر وآپس آرہا ہوں گڑیا۔۔۔ پھر کھانا کھاتے ہیں آپ نے بیڈ سے نیچے نہیں اترنا ہے تب تک۔۔۔!؛" وہ اس کو تھوڑی دیر پہلے والی دی گئی وارننگ یاد دلاتے کمرے سے نکل گیا اور عائلہ پیچھے برے برے منہ بناتی

سامنے دیوار کو دیکھنے لگی کچھ دیر تو یہ کیا لیکن پھر جب بور ہونے لگی تو سائیڈ پہ پڑا سیل فون اٹھایا یہاں اتنے سارے نوٹیفیکیشن آئے ہوئے تھے۔

انسٹاگرام سے ایک پرائیویٹ آئی ڈی سے فالو ریکوئسٹ بھی تھی وہ انجان لوگوں کی ریکوسٹ ایکسپٹ نہیں کرتی تھی لہذا ڈیلیٹ کر دیا لیکن جب وہ چیٹ باکس میں گئی وہاں اسی آئی ڈی سے ہیلو کا میسج بھی آیا ہوا تھا اس نے وہ بھی ڈیلیٹ کر دیا۔

ایسے ہی پوسٹس دیکھتی رہی اور تقریبا آدھے گھنٹے بعد ضامن روم میں واپس آیا تو ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھے وہ سائیڈ پہ رکھتے عائلہ کو احتیاط سے اٹھاتے صوفے پہ بیٹھایا اور خود اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا عائلہ تو ضامن کے اس سپیشل پروٹوکول پہ خود کو کئی دنوں کی بیمار مریضہ سمجھ رہی تھی حالانکہ اس وقت وہ بالکل ٹھیک تھی۔

کلاس روم میں اسنے اُس واقعے کی وجہ سے ٹینشن لی جس کی وجہ سے وہ بیہوش ہو گئی۔

"بھیا میں خوُد۔۔۔!؛" ضامن اس کو نوالے بنا کر کھلانے لگا وہ خود نہیں کھا رہا تھا بس عائلہ کو ہی کھلائے جا رہا تھا عائلہ نے اس کو اشارے سے کہا کہ وہ خود بھی کھا سکتی ہے لیکن ضامن نے نفی میں سر ہلایا۔

"آج اپنی گڑیا کو میں خوُد کھلاؤں گا۔۔۔" ایک نوالہ اسے جبکہ دوسرا خود کھاتے اس نے کھانا ختم کیا تھا عائلہ کو واپس بیڈ پہ لٹایا اوُر خود باہر نکل گیا عائلہ کو لگا وہ اپنے روم میں چلا گیا ہے لیکِن وہ تھوڑی دیر بعد واپس آیا ہاتھ میں اب کی بار لیپ ٹاپ تھا۔

"میں یہیں ہوں عائلہ کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتانا اور اب آرام کرو کسی بات کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے میرا بچہ۔۔۔" وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تو عائلہ نے سر ہلایا۔

"مجھے سٹڈی کرنی ہے بھیا۔۔۔!؛" اس کا بیگ اور بکس ضامن نے سٹڈی ٹیبل پہ رکھی تھیں عائلہ خود اٹھتی تو ضامن سے ڈانٹ پڑ سکتی تھی۔

"طعیبت ٹھیک نہیں ہے اور آپ کو سٹڈی کرنی ہے۔۔۔؟" لہجہ طنزیہ تھا عائلہ نے خفت سے ہونٹوں کو چبانا شروع کر دیا۔۔

"بھیا کل ٹیسٹ ہے میں یہیں آپ کے پاس بیٹھ کر سٹڈی کروں گی کونسا باہر جا رہی ہوں۔۔" ضامن کو قائل کرنا چاہا جو لیپ ٹاپ پہ شائد نوٹس ریڈی کر رہا تھا کیونکہ اس کی انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پہ حرکت کر رہی تھی

ضامن کی ٹائپنگ سپیڈ بہت تیز تھی عائلہ اکثر اپنے بھائی کو دیکھتی رہ جاتی جس قدر تیزی سے وہ ٹائپ کرتا تھا۔

"کل آپ یونی نہیں جانے والی ہیں ریسٹ کریں گی تو سٹڈی کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔!؛" وہ تو کل کے لیے بھی سوچ چکا تھا کہ کل عائلہ کو وہ چھٹی کروائے گا۔

"بھیا ٹیسٹ؟"

"ٹیسٹ آپ کی ہیلتھ سے زیادہ امپورٹنٹ نہیں ہے عائلہ بیٹا آپ کو شائد اندازہ نہیں ہے اپنی طعیبت خرابی کا اس لیے میں آپ کو کل یونی لیکر نہیں جانے والا ہوں آپ ایک دن کمپلیٹ ریسٹ کریں گی اور پھر سٹڈی بھی ہو جائے گی بعد میں۔۔۔ ابھی مائنڈ کو فریش کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

"بھیا میں بالکل ٹھیک ہوں وہ بس وقتی ٹینشن لی تو بے ہوش ہو گئی چھٹی نہیں کرنی ہے میں نے۔۔۔" عائلہ چھٹی کرنے کے حق میں نہیں تھی وہ جب کبھی بیمار ہوتی تو بابا اس کو ریسٹ کروانے کے سکول یا پھر کالج سے لیو لیتے تو وہ بابا سے ناراض ہو جاتی کہ اس کو تو جانا ہے۔

حالانکہ بچوں کو جب سکول سے چھٹی مل جائے تو ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا اور عائلہ ان لوگوں کے برعکس تھی اس کو چھٹی کر کے بے چینی ہوتی تھی ضامن جانتا تھا کہ عائلہ چھٹی کے معاملے میں بحث ضرور کرے گی اس لیے وہ پہلے ہی صاف صاف کہہ چکا تھا۔

"گڑیا پھر بھی ابھی ریسٹ کرو۔۔۔" وہ اس کو واپس بیڈ پہ لٹائے اب کی بار اس کو آنکھیں دکھا رہا تھا جس پہ وہ ضامن سے ناراض ہوتے آنکھیں ہی

موند گئی تھی یہ ناراضگی کا واضح اعلان تھا کہ وہ ضامن سے مذید بات کرنے والی نہیں ہے۔

ضامن نے اپنی بیرڈ سہلاتے ایک نظر عائلہ کی پشت کو دیکھا اور پھِر دوبارہ اپنے کام میں لگ گیا تھا۔

.....

ابرش اور یرمان ملک آج دونوں گھر پہ تھے عفت ملک بھی آج کہیں نہیں گئی ہوئی تھیں گھر پہ تھیں اس وقت رات کے تقریباً نو بج رہے تھے ڈنر سب نے ساتھ کرنا تھا اور قیوم ملک کسی ضروری کام میں بیزی تھے اور باقی لوگ ان کے فری ہونے کے انتظار میں تھے عفت ملک بھی اپنے بچوں سے باتیں کرنے بجائے سیل فون میں لگی ہوئی تھیں وہ ایسی ہی تھیں بچوں سے کبھی دو

گھڑی اُنہوں نے بات ہی نہیں کی شاید بچوں کو پیدا کرنا ہی ان کا کام تھا آگے ان کی کوئی زمہ داری نہیں تھی۔

"مام۔۔۔!:" وہ مسکراتے کسی سے چیٹ کر رہی تھیں جب یرمان نے ان کو پکارا ابرش تو خاموشی سے ٹی وی دیکھ رہی تھی وہ کم ہی اپنی مام کو مخاطب کرتی تھی وجہ ان کا رویہ تھا۔

"ہاں بولو یرمان۔۔۔!؛" قیوم ملک لاونج میں داخل ہوئے انہیں دیکھتے عفت ملک نے فون سائیڈ پہ رکھا اور بیٹے کی طرف دیکھا تھا شوہر کا پھر بھی کچھ اثر ہو جاتا تھا ان پہ وقتی طور پہ لیکن بچوں کے معاملے میں ان کی لاپرواہی کبھی کم نہیں ہوئی تھی۔

"ڈیڈ آج اتفاق سے ہم سب لوگ ساتھ ہیں ایک فیملی فوٹو تو بنتا ہے یاد گار رہے گا ورنہ مام کے پاس کہاں ٹائم ہوتا ہے ہمارے لیے۔۔۔ خیر ان کے

پاس تو آپ کے لیے بھی ٹائم نہیں ہوتا ہمارے لئے کیسے ہو گا۔۔۔" وہ طنز کر رہا تھا قیوم ملک بچوں کے سامنے شرمندہ سے ہو گئے بچے اب چھوٹے نہیں تھے جوان ہو چکے تھے ہر چیز کو سمجھتے تھے لیکن یہ بات ان کی بیگم کی سمجھ میں نہ پہلے کبھی آئی اور نہ ہی شاید آ رہی تھی بچوں کے رویئے سے بھی وہ نہیں سمجھ پا رہی تھیں کہ بچوں کو انکی کتنی ضرورت ہے۔

"کم آؤن یرمان تم مڈل کلاس کے بچوں کی طرح بیہو مت کرو تم لوگ چھوٹے بچے نہیں ہو جو میری ضرورت پڑے تم لوگوں کو خود اپنی ہر چیز کا خیال رکھ سکتے ہو مُجھے لگتا ہے کہ یہ بحث فضول ہے۔۔۔" وہ یرمان کی باتوں پہ تھوڑا غصہ ہوئی اب بھلا ان باتوں کی کیا تک بنتی تھی اب تو دونوں بچے جوان تھے۔

"مام اب ہم بچے نہیں رہے ہیں لیکن جب بچے تھے تب آپ نے ہمیں کہاں ٹائم دیا جو اب نہیں دے سکتی ہیں تو کوئی بات نہیں پہلے جیسے آپ کا سارا وقت ہمارے لیے ہی ہوتا تھا۔۔۔" ابرش کو غصہ آیا مام کی باتوں سے کیوں اتنی بے حس تھیں وہ۔

"ابرش مُجھے لگتا ہے کہ ہم ایک ایسے ٹاپک پہ بحث کر رہے ہیں جو زیادہ امپورٹنٹ ہی نہیں ہے تو ٹائم ضائع کرنے کا کوئی فایدہ نہیں ہے۔۔۔" وہ بچوں کے سوالوں میں گھیری شوہر کی طرف دیکھ رہی تھیں جیسے امید ہو وہ بچوں سے بات کریں گے لیکن وہ خاموشی سے ٹھوڑی پہ ہاتھ رکھے اپنے بچوں کی باتیں گلے شکوے سن رہے تھے قصور کس کا تھا وہ آچھے سے جانتے تھے۔

"آپ نے بالکل ٹھیک کہا مام یہ ٹاپک امپورٹنٹ ہی نہیں ہے کیونکہ ہم لوگ آپ کے لئے امپورٹنٹ نہیں ہیں آگر ہوتے تو باقی پرنٹس کی طرح آپ بھی ہمیں خود پالتی ناکی میڈز کے حوالے کر کے خود اپنی سوشل لائف سنبھالتی۔۔۔"ابرش ڈیڈ کی طرف دیکھ رہی تھی جو خاموش تھے ان کی یہی خاموشی ابرش کو چھبتی تھی وہ شوہر تھے گھر کے سربراہ تھے کیوں ان کو بیوی پہ کنڑول نہیں تھا۔

"میں نے آیسا کچھ نہیں کہا ہے ابرش۔۔۔!؛"وہ گھبرا گئی تھیں بحث شروع تو یرمان نے کی تھی لیکِن اب ابرش کی جلی کٹی باتیں ان سے برداشت نہیں ہو رہی تھیں یرمان ملک خاموش ہو گیا مام کے چہرے پہ آتے گھبراہٹ بھرے اثرات اس پہ واضح کر رہے تھے کہ سچ ان سے برداشت نہیں ہو رہا ہے۔

"ضروری نہیں ہے مام کہ ہر بات بولی جائے کچھ چیزوں کا احساس رویئے بھی دلاتے ہیں آپ کے لئے ہم دونوں کتنے اہم ہیں یہ بات ہمیں اچھے سے معلوم ہے آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے مُجھے تو یہ سمجھ نہیں آتا ہے جب یہ زمہ داری آپ نبھا نہیں سکتی تھیں تو اپنے سر لی ہی کیوں۔۔!" ابرش جو یونی میں ہوئے واقعات کی وجہ سے پہلے ہی خاصی ڈیپریسڈ تھی مام سے الجھ رہی تھی۔

"زمہ داری تم لوگوں کے ڈیڈ کو شوق تھا۔۔۔!؛" وہ تو بچوں کا لحاظ کیے بغیر بول گئی تھیں جس پہ قیوم ملک کا چہرہ خجالت کے احساس سے سرخ ہوا بچے کیا سمجھیں گے اس کی فکر عفت ملک کو نہیں تھی۔

"ڈیڈ آپ نے زیادتی کی ہے ہمارے ساتھ۔۔۔!؛" وہ اپنی آنکھوں میں سمٹ آتی نمی کو ہتھیلی سے رگڑتے اب کی بار قیوم ملک سے بولی۔

عفت ملک مسکرائی تھیں وہ بچوں کا دھیان اپنے اوپر سے ہٹا کر قیوم ملک کی طرف مرکوز کروا چکی تھیں۔۔۔۔۔ آج کوئی پارٹی وغیرہ نہیں تھی جس کی وجہ سے وہ گھر پہ ہی ٹھہری ہوئی تھیں اگر ذرا بھی اندازہ ہوتا کہ ان کو ایسی سچویشن فیس کرنی پڑ سکتی ہے تو وہ کبھی نہیں رکتی گھر پہ۔

"مام اپنی غلطیوں کے لیے ڈیڈ کو الزام دینے کی ضرورت نہیں ہے ہم بچے نہیں ہیں اب جو کچھ سمجھ نہیں سکیں اب جانتے ہیں آپ کے لئے ہم بوجھ تھے سیریسلی ایک ماں کے لیے اس کے بچے بوجھ کیسے ہو سکتے ہیں آپ کوئی انوکھی عورت نہیں تھیں جس کا سوشل سرکر تھا اتنی ساری خواتین ہیں جو سوشل لائف میں بھی ایکٹو ہیں اور اپنی فیملی کو بھی وہ پورا وقت دیتی ہیں۔۔۔" قیوم ملک کچھ بولتے کہ یرمان نے پہلے عفت ملک کو یہ احساس

دلایا کہ اگر وہ چاہتی تو بچوں اور کام دونوں کو ایک جتنا وقت دے سکتی تھیں

۔

"مُجھے لگتا ہے اس بحث کو یہیں پہ ختم کرتے ہیں اور ڈنر کر لیا جائے کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔!؛" قیوم ملک کو درمیان میں بولنا پڑا تھا کیونکہ بات بڑھتی جا رہی تھی وہ جانتے تھے کہ بچے سب بول جائیں گے اپنی مام کو پھر عفت ملک ان سے الجھیں گی جو وہ نہیں چاہتے تھے ان کو ازدواجی زندگی میں اب سکون نہیں مل رہا تھا ایک شوہر کو بیوی کی سپورٹ کی ضرورت ہوئی ہے بھلے آپ کتنے بھی کامیاب ہو جائیں پھر بھی لیکن ان کے ساتھ اب ایسا کچھ نہیں ہو رہا تھا۔

"ڈیڈ آپ لوگوں نے ہمارے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔" یرمان ملک بھی سنجیدگی سے بولتے ابرش کے ساتھ اٹھ کر ڈائننگ ہال کی طرف چلا گیا ان دونوں کے جاتے عفت ملک نے شوہر کو شعلہ برساتی نظروں سے گھورا تھا۔

"آپ کو مل گیا سکون۔۔۔؟ یہیں چاہتے تھے ناں آپ کی یہ دونوں میرے منہ پہ بات کریں خوش ہو جائیں آج آپ کی پلاننگ کامیاب ہو گئی ہے قیوم صاحب۔۔۔" وہ بچوں کے جاتے ہی شروع ہو گئی تھیں قیوم ملک نے ان کی باتوں پہ دھیان ہی نہیں دیا تھا۔

"آپ سے بات کر رہی ہوں میں قیوم۔۔۔!؛" آپنے اگنور کیے جانے پہ وہ سیخ پا ہو گئی تھی پورے وجود میں شعلے سے دہکنے لگے تھے۔

"بیگم آپ مجھ پہ الزام لگانے کے بجائے آگر اپنے ماضی کے رویئے کو غور سے دیکھیں تو شاید مجھ سے بات کرنے کی ضرورت محسوس ہی نہیں ہو گی

آپ کو یاد ہے جب بچوں کو روتا بلکتا چھوڑ کر آپ اپنی این جی آؤ کی میٹنگ کے لیے نکل جاتی تھیں پیچھے بچوں کا کون سنبھالتا تھا آپ کو کتنی بار احساس دلایا بچے سب کچھ نوٹ کرتے ہیں لیکن نہیں تب تو آپ کو کسی بات کا احساس نہیں تھا اور آج۔۔۔!؛"وہ تو بیگم کی الزام بازی پہ طیش میں آئے غلطی کسی کی تھی یہ تو وہ اچھے سے جانتی تھیں پھر آج الزام ان پہ کیوں لگا رہی تھیں۔

"اوئر آج کیا؟ قیوم صاحب آپ اچھے سے جانتے تھے جس وقت آپ نے بچوں کی پلاننگ کی تب میرا کریئر۔۔۔"

"بیگم بچے ہر شادی شدہ جوڑے کے ہوتے ہیں آپ کیا چاہتی تھیں کہ ہم ساری زندگی ویسے ہی رہتے اولاد تو پیدا کرنی ہی تھی ہم نے پر آپ کے دل میں یہ بات جگہ بناتی تب ناں مجھے تو پھر جو لگا ٹھیک میں نے کر دیا اور آپ

مُجھے الزام دینے کے بجائے اپنی کوتاہی یاد کریں تو بچوں کے سامنے شرمندگی نہیں ہو گی آپ کو۔۔۔" وہ بیگم کی مذید سننے کے بجائے ابرش اور یرمان کے پاس چلے گئے ڈائننگ ہال میں۔

پیچھے عفت ملک تلملا گئی تھی قیوم ملک بچوں کے سامنے ان کی سنتے نہیں تھے ان پہ الزام لگاتے تھے ان کی دیکھا دیکھی اب بچے بھی یہ سب ہی کرنے لگے تھے ان کو کچھ کرنا تھا ہاں وہ اس بات کو تسلیم نہیں کر رہی تھیں لیکن یہ سچ تھا کہ اب احساس ہو رہا تھا انہوں نے کچھ زیادہ ہی لاپروائی برتی تھی بچوں سے لیکن وہ کیا کرتی وہ دل دہلا دینے والی رات وہ بھول ہی نہیں سکی تھیں کبھی جب قیوم ملک نے ان سے بہت برے طریقے سے آپنا حق لیا تھا اور یرمان کی پیدائش ہوئی۔

فلیش بیک۔۔۔۔!؛"

قیوم ملک اور عفت ملک کی شادی کو تقریباً ایک سال ہونے والا تھا لیکن ان کے ہاتھ اولاد نہیں ہو رہی تھی قیوم ملک نے بھی شروع شروع میں بیوی کو فورس نہیں کیا کہ ایک دفعہ ان کے درمیان تھوڑی بہت انڈر سٹینڈنگ پیدا ہو جائے پھر وہ دونوں اس بارے میں سوچیں گے۔

پھر کچھ عرصے بعد انہوں نے عفت ملک سے بات کی تو وہ مذید کچھ وقت مانگنے لگی وہ انہیں مزید وقت نہیں دے سکتے تھے پہلے پہل تو مان گئے لیکن ایک رات وہ آفس سے لیٹ آئے جب ان کی نظر اپنی بیگم (عفت ملک) پہ پڑی جو سلک کے نائٹی گاؤن میں ملبوس آئینے کے سامنے بیٹھی اپنے ہاتھوں پہ لوشن لگا رہی تھیں وہ ان کی طرف چلے آئے جو ان کی آمد سے بے خبر اپنے ہاتھوں پہ لوشن لگانے میں مصروف تھیں۔

ان کی نائٹی کافی بے ترتیب ہوتے ان کی گوریاں پنڈلیاں واضح کر رہی تھیں ان کی نظروں کی خماری بڑھنے لگی انگ انگ میں جیسے جو آن جذبات سے تلاطم مچایا تھا وہ جھنجھناتے اپنی ٹائی کی نٹ ڈھیلی کرتے شرٹ کے بٹن کھولتے اپنی بیگم کے قریب گئے ان کے ساتھ بیٹھتے اُنہوں نے اپنی بیگم کی پنڈلیوں پہ نرمی سے انگلیاں سہلائی تھیں۔

"قیوم آپ کب آئے۔۔؟" وہ سیدھی ہوئی تھیں آور اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹے وہ ان کے ہاتھ تھام گئی تھی ان کی نظروں میں پنپتے جذبات وہ دیکھ چکی تھیں لیکن اس وقت ان کو آپی این جی او پی فوکس کرنا تھا جو انہوں نے کچھ دن پہلے ہی بنائی تھی آگر درمیان میں یہ سب ہوتا تو ان کا دھیان ادھر لگ جاتا۔

"مائی بیوٹیفل وائفی۔۔۔" وہ انکے بالوں کو جوڑے کی قید سے آزاد کرتے ان کے بالوں میں منہ چھپائے اپنی بیوی کے وجودِ سے اٹھتی مہک خود میں انہل کرنے لگے تھے ان کی گرم سانسوں کی تپش اپنی گردن پہ محسوس کرتے وہ کپکپاسی گئی تھیں.

"آپ۔۔۔ آپ فریش۔۔۔ ہو جائیں تھک گئے۔۔۔ ہونگے۔۔۔" وہ ان کے بازوؤں کو تھامے انہیں خود سے الگ کرنے لگی تھیں لیکن وہ مزید شدت سے ان کو خود میں بھینچ گئے کہ عفت ملک کی نازکی ان کے جذبات کو مذید بھڑکا گئی تھی آج دوری بہت مشکل تھا ان کے لیے۔

"تھک تو گیا ہوں بیگم۔۔۔ لیکن یہ تھکن آج آپ سمٹ لیں میری آج میں آپ کو اپنا بنانا چاہتا ہوں اس رشتے کی خوبصورتی کو قریب سے دیکھنا چاہتا

ہوں۔۔۔"وہ ان کو بانہوں میں بھرتے بیڈ کی طرف بڑھے تھے عفت بیگم کے چہرے پہ ڈر کے مارے پسینہ آیا وہ جو کرنا چاہتے تھے وہ سمجھ گئی تھی۔

"قیوم وہ میں۔۔!؛"ان کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ شوہر کو کیسے مطمئن کریں کہ وہ ان کے قریب نہ آئیں کچھ آیسا ان کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔

"عفت ڈارلنگ۔۔۔"وہ ان کے اُوپر سایہ فگن ہوتے ان کے لپسٹک سے سجے ہونٹوں پہ جھکتے ان کو اپنے ہونٹوں میں قید کر چکے تھے عفت بیگم نے تڑپتے ان کے بازوؤں کو زور سے تھاما تھا ان کے ہونٹوں کا لمس جیسے پورے وجود میں سرایت کرتا محسوس ہو رہا تھا وہ ان کے ہونٹوں کو دباتے ان کی نرمی کو پی رہے تھے۔

لمحات درمیان میں خاموشی کی نظر ہو رہے تھے اور عفت ملک ان کی بڑھتی شدتوں پہ نڈھال سی ان کے پیچھے ہٹنے کے انتظار میں تھیں اپنی بیگم کی رکتی

سانسوں کو محسوس کرتے وہ ان کی سانسوں میں اپنی سانسیں شاملِ کرنے لگے۔

جبکہ ہاتھ عفت ملک کی نازکی پہ تھے ان کے انر کے اندر ہاتھ لے جاتے وہ ان کی بیوٹی بون پہ نرمی سے انگلیاں پھیرتے ان کی نازکی سے خود کو سیر اب کر رہے تھے شدت تھی کہ ہونٹوں پہ ہر لمحہ بڑھتی جا رہی تھی وہ ان کی گردن میں ناخن چھبو چکی تھیں اور قیوم ملک کہاں اس وقت ان کی مزاحمت کو خاطر میں نہیں لا رہے تھے نرم بھرے بھرے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں دباتے وہ بے قرار ہوتے ان کی گردن کو اپنی انگلیوں سے رب کر رہے تھے۔

کافی دیر تک وہ اپنے آپ کو سیر اب کرتے پیچھے ہوئے تھے عفت ملک بے بس تھیں وہ اپنے اوٗر ان کے درمیان کے سارے پردے ایک ایک کر کے گرا رہے تھے عفت ملک کو کوئی بہانہ بھی نہیں مل رہا تھا۔

"قیوم۔۔۔ میری طعیبت۔۔۔" وہ جو کہہ رہی تھیں جانتی تھیں کہ قیوم ملک ان کی بات سن بھی لیں گے اس لیے یہ بہانہ بنایا تھا اوٗر قیوم ملک جو اس وقت ان کے وجود کی رعنائیوں میں کھوتے بہک گئے تھے ان کی طعیبت خرابی کا سن کر وہ پیچھے ہوئے تھے ان کی ڈیٹ تو یہ نہیں تھی وہ جانتے تھے لیکن پھر ان کے ساتھ اوٗر مسلہ نہ ہو یہ سوچتے وہ پیچھے ہوئے تھے۔

"کیا ہوٗا۔۔۔" وہ پریشانی سے ان کے بالوں کو پیچھے کرتے ان کا ماتھا چیک کرنے لگے۔

"وہ ڈیٹ۔۔۔!!" وہ پریشانی سے بولی تھیں۔

"نہیں یہ ڈیٹ تو نہیں۔۔۔!؛" وہ سنجیدگی سے ان کی نائٹی کی سٹرپ کھینچتے پیچھے کر گئے اور ان کے سامنے شارٹ سی نائٹی میں بکھری ان کو مذید بے خود کر رہی تھی کہ ان کا خود پہ اختیار ختم ہو رہا تھا وہ ان کی دھڑکنوں پہ لب رکھتے ان کو ملچنے پہ مجبور کر رہا تھا۔

"پلیز نہیں قیوم۔۔۔!؛" وہ ان کے سینے پہ ہاتھ رکھتے پیچھے کرتی کہ وہ ان کی کلائیوں کو تھام کر ان کو پیچھے بیڈ کر وان سے پن اپ کرتے وہ ان کی گردن پہ ہونٹوں کی مہر ثبت کرتے وہ ان کے درمیان کے پردے ہٹاتے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ان کو اور خود کو کمفٹر میں غروب کرتے ان کو خود کا حصہ بنا گئے تھے وہ سسکی تھیں جسکا گلہ گھونٹتے وہ ان کے ہونٹوں کو پھر سے اپنے ہونٹوں میں قید کرتے ان کو آپنے وجودِ کا حصہ بنا گئے تھے۔

عفت بیگم مزید کیسے مزاحمت کرتی ان کی مزاحمت پہ وہ مزید جنونی ہو رہے تھے عفت ملک کے لیے قیوم ملک کا سلگتا لمس سہن کرنا بہت مشکل تھا وہ ان کو کافی دیر بعد آزاد کرتے ان کا سر پہ کندھے پہ رکھ چکے تھے لیکن عفت بیگم نے ان کو شکوے بھری نظروں سے دیکھا کیا ہو جاتا آگر وہ ان کو تھوڑا ٹائم اور دے دیتے لیکن قیوم ملک نے اپنی کی تھی۔

وہ کندھوں تک کمفٹر اوڑھتے اس سے پہلے کہ وہ بیڈ سے اٹھتی کہ قیوم ملک نے ان کو کھینچتے خود پہ گرایا تھا وہ کسی کٹی ڈال کی طرح ان کے کشادہ وجود کا حصہ بنی تھیں۔

"چھوڑیں مجھے قیوم جو آپ کو چاہیے تھا آپ کو مل گیا ہے پھر کیوں روک رہے ہیں ہاتھ لینا ہے مُجھے آپ کی طلب۔۔۔!؛"

"کیا مطلب ہے بیگم میری بیوی ہیں آپ۔۔۔!؛اگر آپ کو اپنے قریب کیا ہے تو کیا غلط ہے اس میں۔۔۔!؛"عفت ملک کا یہ رؤیہ ان کی سمجھ سے باہر تھا ہاں ان کو لگا تھا کہ وہ وقتی جھجک رہی ہیں لیکن اب عفت ملک کے رویئے سے لگ رہا تھا کہ وہ شاید یہ سب کسی اور ٹرم میں لے چکی تھیں۔

"قیوم کیا ہو جاتا اگر آپ میری بات مان لیتے تو۔۔۔!؛"وہ شکوے سے ان کی طرف دیکھتے گویا ہوئی قیوم ملک کی گردن پہ ان کے ناخنوں کے نشان تھے جن سے خون رس رہا تھا جیسے جیسے وہ اپنی شدت بڑھاتے عفت ملک ان کی گردن میں مذید شدت سے ناخن گاڑ دیتی تھیں۔

"بیگم مُجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے شادی کو ایک سال ہو گیا ہے اوُر آج میں نے حق لیا ہے جانتی ہیں کتنا صبر کیا ہے میں نے لیکن آپ کہاں سمجھ سکتی ہیں اس بات کو آپ کے لیے تو آپنا کیریئر ہی سب سے زیادہ اہم ہے میری

خواہشات کا ذرا بھی احساس نہیں ہے ایک بیوی کے لئے شادی کے بعد سب سے اہم اس کا شوہر ہوتا ہے لیکن آپ۔۔!؛" وہ بھی آج پھٹ پڑے تھے پچھلے ایک سال سے چپ چاپ سہ رہے تھے اور کتنا برداشت کرتے وہ۔

"میرے لیے آپ اہم نہیں ہیں میرے لئے کیا مطلب ہے آپ کا؟ قیوم آپ میری صورتحال سمجھ سکتے ہیں لیکن آپ کو بس اپنی حوس کی پڑی ہے۔۔۔" وہ ان کے حق کو حوس کا نام دیتے قیوم ملک کو مذید غصہ دلا گئی تھیں وہ جو پہلے ان کی باتوں کو برداشت کر رہے تھے اب ان کے ہونٹوں سے یہ لفظ سنتے وہ بھڑک گئے تھے ان کی بیگم مطلب بھی جانتی تھیں اس لفظ کا عفت ملک نے تو غصے میں کہہ دیا تھا لیکِن قیوم ملک پہ اس بات کا کیا اثر ہوا اس بات سے وہ بالکل بے خبر تھیں۔

"آپ جانتی ہیں کیا کہہ رہی ہیں اتنے بڑے سوشل سرکر سے تعلق رکھتی ہیں آئے دن ریپ کے کیسز سے سامنا پڑتا ہے آپ کے اور میرے درمیان جو ہوا وہ آپ کو حوس لگ رہا ہے میرا حق لینا میری بیوی کو حوس لگ رہا ہے تو ٹھیک ہے اب ایسے ہی سہی۔۔" وہ دوبارہ ان پہ حاوی ہوئے عفت ملک نے نفی میں سر ہلایا اس بار قیوم ملک کے عمل میں سختی تھی وہ ان کو زور سے بازوؤں سے تھامے بیڈ پہ پٹخ چکے تھے۔۔۔۔ عفت ملک کسک کر رہ گئی تھیں اپنے لبوں سے نکلے لفظوں کا اندازہ ان کو بہت اچھے سے ہو گیا تھا اب قیوم ملک کے غصے سے سہمتے وہ ان کی گردن میں چہرہ چھپاتے کہ قیوم ملک نے ان کے الجھے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں بھرا تھا وہ تڑپ گئی تھیں۔

قیوم ملک نے کمفرٹر سائیڈ پہ پھینکا تھا وہ اپنی آنکھیں میچ گئی تھیں۔۔

"اب سمجھ لیجئے گا آچھے سے۔۔!؛" وہ ان کے دھڑکنوں پہ دانت گاڑ گئے اوٗر عفت ملک ان کے بے رحم لمس پہ مائی بے اب کی مانند تڑپی تھیں کیا کچھ نہیں تھا ان کے لمس میں وہ شائد عفت ملک کے لبوں سے یہ لفظ سن کر سیخ پا ہوتے ان کو اپنی ظالمانہ شدتوں سے نڈھال کرنے لگے۔

"نہیں وہ میں۔۔۔!؛" وہ سسکتے اپنے رویئے کی وضاحت کرتی کہ وہ پھر سے تیزی سے ان کو اپنے وجودِ کا حصہ بنا گئے تھے عفت بیگم خود پچھتائی تھیں ان کو یہ لفظ بول کر۔

اُنہوں نے پھر ان کی نازکی کو بری طرح سے مسلتے پہلے جو نرمی برتی تھی اس بار لمس میں حد سے زیادہ شدت تھی ساری رات وہ عفت ملک کو اپنے بدن کا حصہ بنائے ان پہ واضح کر گئے تھے کہ ان کے لفظوں نے قیوم ملک کو کتنی تکلیف پہنچائی تھی اس رات کے بعد قیوم ملک کا رؤیہ عفت بیگم کے ساتھ

بدل گیا تھا وہ امید سے ہوئی تو پھر وہ سب کچھ بولتے ان کی کئیر کرتے تھے یرمان ان کی گود میں آیا تو عفت بیگم اس سے نفرت کرنے لگی تھیں وجہ یہ تھی کہ اس بچے کی وجہ سے قیوم ملک کا رؤیہ اس قدر تلخ ہو گیا تھا ان کے ساتھ پھر ابرش پیدا ہو گئی تو اس کے بعد عفت بیگم نے اپنی سوشل لائف میں خود کو گم کر لیا تھا اور قیوم ملک آفس کے ساتھ بچوں کو بھی دیکھتے تھے عفت بیگم روابراشن کرانا چاہتی تھیں بچہ پیدا کرنے کے حق میں وہ نہیں تھی ڈاکٹر سے بات تک کر لی لیکن وہ ڈاکٹر قیوم ملک کی دوست نکلی جس نے قیوم ملک کو بتا دیا تھا پھِر عفت ملک اور قیوم ملک کی اس بات پہ بھی بہت بحث ہوئی تھی اور عفت ملک پھر قیوم ملک کی بات مانتے بچے پیدا کرنے پہ راضی ہو گئی تھیں۔

میڈ نے عفت ملک کو ڈائننگ ہال میں آنے کا کہا تو وہ خیالوں سے چونک کر باہر نکلی تھیں ان کو احساس ہی نہیں ہوا ماضی کے بارے میں سوچتے جیسے وہ مکمل طور پر ماضی میں ہی کھو گئی تھیں۔

میڈ کی آواز سنتے وہ حال میں لوٹی اور ڈائننگ ہال میں آئی یہاں تینوں آفراد کھانا شروع کر چکے تھے ان کا انتظار کرنا بھی شاید کسی نے ضروری نہیں سمجھا تھا وہ تلخی سے ہنس دی تھیں۔

اور اپنے لیے کھانا نکالنے لگی پہلے ان کو یہ سب فیل نہیں ہوتا تھا لیکن آج اپنی بچوں کی باتیں سنتے ان کو آچھے سے احساس ہوا تھا کہ ان کے بچے ان سے خاصے دور تھے وجہ تو وہ خوُد ہی تھیں۔

"آج ہم لوگ کوفی ساتھ پی لیں۔۔۔؟" وہ جانے سب کو خوُد کی طرف متوجہ کرنا چاہتی تھیں یا وجہ کوئی اوُر تھی لیکن شاید وہ چاہتی تھیں کہ سب کو

احساس ہو کہ وہ بھی یہاں موجود ہیں ان کی موجودگی بھی کسی نے محسوس نہیں کی وہ آئی تو کسی نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا ہی نہیں خاموشی سے کھانا کھاتے رہے سب لوگ۔

"آپ کے پاس اتنا ٹائم ہے۔۔۔!؛" وہ ان پہ طنز کر رہے تھے عفت ملک جو کہ پہلے ہی اپنی بچوں کے رویئے سے خاصی ٹوٹ چکی تھیں باقی کی کسر ان کے شوہر پوری کر رہے تھے۔

"مام مُجھے لگتا ہے پہلے آپ اپنی اسسٹنٹ سے کنفرم کر لیں یہ نہ ہو آپ ساتھ کوفی کے لیے بیٹھیں اوُر آپ کی کوئی ضروری میٹنگ نکل آئے۔۔۔!؛" ابرش بھی کہاں طنز کرنے سے باز آئی تھی۔

کبھی کبھار ہی ان لوگوں کو اتفاق ہوتا تھا عفت ملک سے بات کرنے کا کہنے کو تو وہ ان کی ماں تھیں لیکن ایسی مائیں ہوتی ہیں وہ اکثر سوچتے تھے۔

"مُجھے لگتا ہے آپ سب کو میرا یہاں آپ لوگوں کے ساتھ ڈنر کرنا بھی پسند نہیں آیا ہے رائٹ؟" وہ بچوں کو کیا جواب دیتی جو آج تک بویا تھا اب سامنے آیا تھا لیکِن ان کے شوہر وہ کیوں خود کا دامن بچا رہے تھے کیا ساری غلطی ان کی تھی وہ بھی تو برابر کے شریک تھے لیکن قیوم ملک خاصے چالاک تھے شروع سے ہی عفت بیگم کے رویئے کا فایدہ اٹھاتے وہ بچوں کو اپنی طرف مائل کر چکے تھے جس کا احساس اج کر ہو رہا تھا عفت ملک کو۔

"مام آپ بہتر سمجھ سکتی ہیں۔۔۔۔!؛" یرمان نے کندھے اچکائے تھے اوُر اب عفت بیگم کے لیے یہ سب برداشت واقعی بہت مشکل ہو رہا تھا وہ چیچ ٹبیل پہ پٹختے چیئر سے کھڑی ہو گئی تھیں۔

کسی نے ان کے ایسے اٹھنے پہ نظر اٹھائے ان کو نہیں دیکھا ان کو اپنا آپ مس فٹ لگا تھا ان تینوں کے درمیان جیسے وہ کوئی اجنبی ہوں آور اس گھر کے مکینوں سے ان کا کوئی تعلق ہی نہ ہو۔

وہ ایک نظر سب کو دیکھتے کمرے میں چلی آئی تھیں ذہن میں بہت سی باتیں گردشِ کر رہی تھیں جو غلطیاں ہو چکی تھیں وہ تو عفت ملک سے ہو گئی تھیں لیکن اب ان کو اپنے بچوں کے ساتھ روابط بڑھانے تھے لیکن کیسے۔۔۔۔

یرمان اوَر ابرش کو وہ اپنے رویئے کی وجہ سے خود سے الگ کر چکی تھیں اب بچے سمجھدار تھے ان کی باتوں میں کہاں آتے۔

"کیا کروں میں۔۔۔۔!؛" وہ کمرے میں چکر لگاتے سوچ رہی تھی پھِر ان کو اپنی دوست مایا کی مام کا خیال آیا وہ ہی اس معاملے میں ان کو کوئی اچھا مشورہ دے سکتی تھیں۔

وہ تیار ہوتے باہر آئیں تو قیوم ملک کے ساتھ یرمان اور ابرش بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے۔

قیوم ملک جان بوجھ کر یہ سب کر رہے تھے لیکن وہ خاید یہ نہیں جانتے تھے کہ ان کے مقابل بھی ان کی ہی بیگم ہیں جو ان کو اتنی آسانی سے جتنے تو ہر گز نہیں دے سکتی تھیں۔

.....

ابرش کلاس روم میں بیٹھی تھی ضامن کو یہاں آئے ایک مہینے سے اوپر کا ٹائم ہو گیا تھا ابرش ابھی تک لاکھ کوشش کر کے بھی اس سے ٹیوشن لینے میں کامیاب نہیں ہو پا رہی تھی ڈیڈ نے پھر پوچھا تھا لیکِن وہ اُنہیں کیا بتاتی اس کھڑوس پروفیسر کے بارے میں عائلہ اور ضامن کو اس نے کئی بار ایک

ساتھ آتے جاتے دیکھا تھا پھِر عائلہ اور فزا کی دوستی دیکھتے اس نے عائلہ کو ٹریپ کرنے کی کوشش کی تھی۔

لیکِن عائلہ اس سے بات ہی کہاں کرتی تھی وہ تو پوری کلاس میں صرف فزا سے بات کرتی تھی۔

عائشہ یہ سارا معاملہ دیکھ کر کسک گئی تھی عائشہ جو کہ ابرش کو اپنی دوست سمجھتی تھی اب ابرش کو عائلہ کے لئے کوشش کرتے دیکھ کر اس کو اچھا نہیں لگتا تھا۔

"ابرش یار چھوڑو کیوں تم اس مڈل کلاس لڑکی کے لئے اتنا زیادہ سوچ رہی ہو۔۔۔؟" عائشہ اب ڈائریکٹ تو ابرش کو منع نہیں کر سکتی تھی۔

"مُجھے اس لڑکی سے دوستی کرنی ہے۔۔۔!؛" عائلہ اور ضامن سر کی آنکھوں کا کلر سیم تھا اور پھر ان کو ساتھ دیکھ کر ابرش کو اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا کہ دونوں کا کوئی تعلق ہے۔

ایک بات ابرش نے محسوس کی تھی کہ ضامن کو ہر وقت دیکھنا اسے آچھا لگنے لگا تھا اکثر اپنی کلاس بنک کر کے وہ ضامن کی کلاس کی کھڑی کے پاس چلی جاتی تھی اپنے آندر پنپتے جذبات سے وہ بے خبر تھی نہیں اسے سمجھ آرہا تھا یہ معاملہ۔

لیکِن ضامن کا رویہ اس کے ساتھ شروع دن جیسا ہی تھا کوئی آچھا رسپانس نہیں مل رہا تھا ابرش کو ضامن نے آج کا ٹیسٹ رکھا تھا پورے مہینے اس نے کلاس کو جو پڑھایا وہ ٹیسٹ لینا چاہتا تھا۔

ابرش نے سارے نوٹس بھی بنوائے ہوئے تھے وہ رات بھر پڑھتی رہی

رات جب یرمان لیٹ نائٹ گھر واپس آیا کیونکہ ڈیڈ آؤٹ آف کنٹری تھے وہ جب گھر پہ نہیں ہوتے تو یرمان دوستوں کے ساتھ نکل جاتا تھا اور رات گئے واپس آتا۔

یرمان اس کو رات کے ایک بجے کتابوں میں گھسے دیکھ کر حیران ہی تو ہو گیا تھا اتنا تو ابرش پیپرامیں نہیں پڑھتی تھی جتنا وہ ایک ٹیسٹ کے لیے پڑھ رہی تھی اس وقت ابرش اور عائشہ کلاس روم میں موجود تھیں ویٹ وہ عائلہ کا کر رہی تھیں حالانکہ ابھی تک ٹائم نہیں ہوا تھا اج ابرش ٹیسٹ کے چکر میں ایک گھنٹہ پہلے آگئی تھی۔

جس دن ضامن نے ابرش کو کلاس سے نکالا تھا اُس دن کے بعد سے ابرش ایک بار بھی لیٹ نہیں ہوئی ضامن کی کلاس میں وہ ہمیشہ ٹائم پہ پہنچ جاتی تھی

لیکِن اس کا یہ ایکٹ بھی ضامن کو کچھ خاص محسوس نہیں ہوتا تھا کیونکہ اس کے بقول ہر سٹوڈنٹ کو کلاس میں ٹائم سے آنا چاہیے۔

"ابرش کیا دیکھ لیا تم نے اُس مڈل کلاس عائلہ میں؟ مت بھولو کہ وہ اُس فزا کی دوست ہے دونوں ہر وقت ساتھ ہوتی ہیں۔۔۔!؛" عائشہ نے فزا کا حوالہ دیا جس پہ ابرش کو غصہ تو بہت آیا لیکن وہ ضبط کر گئی تھی عائشہ کو خونخوار نظروں سے گھورا تو وہ بچاری سہم سی گئی تھی۔

"اسی دوستی کو تو ختم کروانا ہے مُجھے۔۔۔!؛" ابرش کے دماغ میں نجانے کیا چل رہا تھا عائشہ کو وہ اتنا ہی بتاتی تھی جتنا وہ بتانا چاہتی تھی۔

"ابرش لیو اٹ یار۔۔۔ تم کیوں ان دونوں کے لئے خود کا ٹائم ویسٹ کر رہی ہو؟" عائشہ اس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی اس سے پہلے کہ ابرش کوئی بات کرتی عائلہ کلاس میں انٹر ہوئی تھی ابرش کو اس نے دیکھا تک نہیں تھا وہ کتنے

دنوں سے نوٹ کر رہی تھی ابرش کا رویہ بدل گیا تھا پر جو بھی تھا عائلہ اس لڑکی سے بات کرنے کے حق میں نہیں تھی۔

"ہائے ہاؤ آر یو۔۔۔!؛" ابرش خود اٹھ کر عائلہ کی طرف آئی اور اس سے حال حوال پوچھنے لگی کلاس کی لڑکیاں آج پھر حیران تھیں کتنی لڑکیوں کی خواہش تھی کہ ابرش ان سے دوستی کرے لیکن ابرش کی بس چند ایک دوستیں ہی تھیں عائشہ ان میں سر فہرست تھی اور اب وہ خود عائلہ سے بات کرنے آئی تھی۔

"آپ کو کیوں ضروت محسوس ہوئی مجھ سے بات کرنے کی؟ یہاں تک مُجھے لگتا ہے آپ کا کہنا ہے کہ کسی کا اتنا سٹینڈرڈ نہیں ہے کہ ابرش ملک ان سے بات کرے۔۔۔؟" عائلہ بہت سوفٹ نیچر کی تھی بہت کم طنز کرتی تھی

لیکِن ابرش کے معاملے میں پہلے دن سے ہی اس کے دل میں کوئی منفی سوچیں جنم لے چکی تھیں جن سے وہ ہر وقت الجھی رہتی تھی۔

"ابرش ایسی لڑکیوں کو تھوڑی سی امپورٹنٹس دے دی جائے تو یہ لوگ سر پہ چڑھ جاتی ہیں تمھیں کیا ضرورت ہے اس کے پاس آکر خوُد اس کا حال پوچھنے کی۔۔۔؟" عائشہ تو اس لڑکی کے اٹیٹیوڈ پہ غش کھا گئی مطلب ابرش خود بات کرنے آئی اور یہ لڑکی اس کو باتیں سنائے جا رہی تھی۔

"میں نے ان کو نہیں کہا کہ مجھے امپورٹنٹس دیں ایسے لوگوں کی امپورٹنٹس مُجھے چاہیے بھی نہیں۔۔۔" عائشہ کے آیسے درمیان میں بولنے پہ عائلہ بھی اپنے غصے پہ کنٹرول نہیں کر سکی تھی۔

"عائشہ تمھیں کس نے کہا ہے درمیان میں بولنے کے لیے؟ جاؤ اپنی سیٹ پہ میں بات کر رہی ہوں ناں۔۔۔!؛" ابرش عائشہ پہ ہی بھڑاس نکال سکتی تھی عائلہ کو تو اس نے ٹریپ کرنا تھا۔

ابرش پہلے کونسا عائشہ کو اتنی زیادہ رسپکٹ دیتی تھی لیکِن اس عائلہ کے لیے ابرش نے پوری کلاس کے سامنے اس کی انسلٹ کی وہ اپنی آنکھوں میں امنڈ آتی نمی کو بمشکل پیچھے دھکیلتے اپنی سیٹ پہ بیٹھ گئی یرمان ملک کو اب اس نے دیکھا ہی نہیں تھا کتنے دنوں سے جب سے اس کو مایا والی بات معلوم ہوئی اس کا دل ہی ایسا چاٹ ہوا کہ دوبارہ وہ ایک بار بھی یرمان کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف نہیں گئی تھی۔

کچھ دن پہلے ابرش نے سارے دوستوں کو کلب میں پارٹی دی تھی جہاں عائشہ بھی گئی تھی وہاں اس نے مایا اور یرمان کو دیکھا تھا وہ منظر اس کے لیے

ناقابلِ برداشت تھا کاش کہ وہ یرمان ملک کے احساس کو اپنے دل سے نکال باہر کرتی کاش کہ وہ ابرش ملک سے دوستی ختم کر سکتی۔

"مس ابرش مُجھے لگتا ہے آپ کو ہم جیسوں پہ توجہ دینے سے پہلے اپنی دوست سے بات کرنی چاہیے جس کو آپ میرے لئے ہرٹ کر چکی ہیں میں آپ کے لیے امپورٹنٹس نہیں رکھتی ہوں لیکن عائشہ آپ کی دوست ہے اوٗر دوستوں کو کون ایسے بھرے مجمعے میں بیزت کرتا ہے۔۔ دوست تو بہت انمول ہوتے ہیں قیمتی جن کی قدر کرنی چاہیے۔۔۔"عائشہ کے لیے عائلہ کو برا لگتا یہ پہلی بار نہیں تھا اس سے پہلے بھی کئی بار ابرش نے عائشہ کو ایسے ہی سب کے سامنے بیزت کیا لیکن ابرش ملک کو اس بات کا احساس تک نہیں تھا ناہی کبھی عائشہ نے اس کو احساس دلانے کی کوشش کی کہ وہ اس کو باتوں ہی باتوں میں کتنا ہرٹ کرتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

شروع شروع میں ابرش سے فرینڈ شپ مضبوط کرنے کی خاطر عائشہ ایسی باتوں کو اگنور کر دیتی تھی ابرش کو فیل ہی نہیں کرواتی تھی شاید یہی وجہ تھی کہ وہ اب ان باتوں کو لائٹ ہی لیتی تھی یہاں غلطی ابرش سے زیادہ عائشہ کی تھی۔

"تمھیں مُجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے عائلہ مجھے تم سے بات کرنی ہے کلاس کے بعد ہماری ملاقات ہو سکتی ہے باہر گروانڈ میں۔۔۔؟" وہ اس کا عائشہ کے حوالے سے بات کرنا بالکل ہی نظر انداز کر گئی تھی ہاں اپنے معاملے میں وہ عائلہ سے تفصیلی بات کرنا چاہتی تھی.

"نہیں مس ملک۔۔۔" عائلہ نے انکار کر دیا آگر ضامن کو معلوم ہو جاتا تو وہ پکا اس کی انسلٹ کرتا ابرش جیسی ضدی اوٗر خود سر لڑکی سے وہ خود بھی دوری ہی بنائے رکھنا چاہتی تھی۔

کہتے ہیں انسان کی پہچان اس کے دوستوں سے بھی ہوتی ہے جیسے دوست ہوتے ہیں انسان کی شخصیت پہ اس کا بہت زیادہ اثر پڑتا ہے۔۔۔۔۔

"کیوں نہیں ہو سکتی ہے تم مجھے انکار نہیں کر سکتی ہو عائلہ۔۔۔!؛" ابرش کی بس ہوئی کب سے وہ عائلہ کی باتوں کو سن رہی تھی اور اس کو قائل کرنے کی کوشش بھی کر رہی تھی لیکِن اب کچھ زیادہ ہی ہو رہا تھا جو ابرش ملک برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

"ابرش۔۔۔" عائلہ نے جملہ شروع ہی کیا تھا جب فزا کلاس میں انٹر ہوئی جو آج بچاری تھوڑی سی لیٹ ہو گئی تھی وجہ یہ تھی کہ وہ اپنے بابا کی میڈیسن لینے چلی گئی جو رات کو ختم ہو گئی تھی لیکن فزا لانا بھول گئی فزا اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی اور اس کے بابا بیمار رہتے تھے امی سلائی کرتی تھیں جس سے ان کے گھر کا گزرا بہت اچھے سے ہو جاتا تھا اور فزا لائق تھی ہر کلاس

میں اس کو سکالرشپ ملتی تھی وہ اپنی محنت کے بل بوتے پہ آج یونی میں پڑھ رہی تھی ورنہ گھر کے حالات تو ایسے ہر گز نہیں تھے کہ وہ پڑھائی کر پاتی۔

"فزا۔۔۔!؛" عائلہ نے اُسے بلایا ان دونوں میں سے جو پہلے آجاتی وہ دوسری کے لیے ساتھ چیئر رکھتی تھی اور آج عائلہ پہلے آگئی تھی لیکِن فزا اس کی طرف نہیں گئی کیونکہ وہ ابرش کو عائلہ کے پاس کھڑے دیکھ چکی تھی ابرش نے اس کے ساتھ دشمنی ہی پال لی تھی کلاس میں پہلے ہی فزا کسی سے بات نہیں کرتی تھی باقی بارش اسے کرنے نہیں دیتی ہاں عائلہ اچھی تھی ابرش کی پرسنالٹی اس کی دولتِ سے متاثر نہیں ہوئی ورنہ تو ہر کوئی ابرش کی تعریفیں کرتا بھلے اس کے منہ پہ ہی سہی۔

فزا کو عائلہ اس لیے بھی پسند تھی کہ اس کا تعلق ضامن سر سے تھا اب کیا تھا یہ تو وہ ہر گز نہیں جانتی تھی لیکن کہیں بار اس نے عائلہ اور ضامن کو اکھٹے

دیکھا تھا شاید دونوں آپس میں کزنز تھے کیونکہ ان کی آنکھوں کا کلر سیم تھا اور تو عائلہ اس کی طرح نقاب کیے رکھتی تھی تو وہ دیکھ نہیں سکی تھی ابھی تک عائلہ کے چہرے کو۔

"میں ادھر ٹھیک ہوں۔۔۔!؛" ابرش سے ابھی تک عائلہ کی دوستی کی شروعات نہیں ہوئی تھی لیکِن عائلہ اور فزا کے درمیان ایک دارڈر آگئی تھی شاید فزا کو یہ لگ رہا تھا کہ عائلہ بھی ابرش سے متاثر ہو کر اس سے دوستی کر لے گی اور فزا اکیلی ہو جائے گی۔

"میں نے سیٹ رکھی ہے فزا یہاں آؤ۔۔۔؟" عائلہ کو پتہ تھا کہ فزا کی اس دوری کی وجہ ابرش ہے جو اس کے ساتھ کھڑی تھی وہ انکار بھی کر چکی تھی لیکِن مجال ہے جو ابرش یہاں سے ٹس سے مسٹ بھی ہوئی ہو وہ وہیں کھڑی تھی۔۔

"اٹس اوکے۔۔۔" فزا یہاں بیٹھی تھی وہاں آس پاس کافی چیئرز خالی تھیں شائد ٹیسٹ کی وجہ سے سٹوڈنٹس نے آج کلاس بنک کی ہوئی تھی۔

پھر ابرش کیسے آئی کلاس میں پہلے جب بھی ان کا کوئی کوئز اسائنمنٹ ہوتی ابرش کلاس ہی نہیں ہوتی اُسے کونسا خطرہ ہوتا تھا کہ وہ فیل ہو جائے گی لیکن آج ابرش کلاس میں تھی پچھلے ایک مہینے سے ابرش سر ضامن کے لکچر کو اچھے سے تیار کر کے آتی تھی اور اس نے جو ابرش کو سر ضامن کے کیبن میں دیکھا تھا اس کے بعد ضامن سر اور ابرش کو وہ ایک ساتھ نہیں دیکھ پائی شاید ان کی بات ہوتی بھی ہو پیکج فزا نہیں جانتی تھی۔

"نہیں۔۔۔" عائلہ آپنا بیگ اٹھائے فزا کی ساتھ والی چیئر پہ آ بیٹھی تھی فزا کو امید نہیں تھی کہ ابرش اس کے پیچھے یہاں آئے گی لیکن اس کو خوشی ہوئی پر پھر بھی ابرش کا عائلہ کے پاس کھڑا ہونا بھی فزا کو اچھا نہیں لگا ایک اچھا

دوست ایسا ہی ہوتا ہے وہ اپنے دوست کو کسی کے ساتھ بھی شئیر نہیں کر پاتا کسی بھی حال میں۔

"تمھیں سیٹ چھوڑ کر یہاں نہیں آنا چاہئے تھا۔۔۔؟" فزا نے ایک نظر ابرش پہ ڈالی جس کا چہرہ شدت ضبط سے سرخ ہو رہا تھا یقیناً اس کو عائلہ کا ایسے اگنور کر کے فزا کے پاس چلے جانا پسند نہیں آیا تھا۔

"کیوں نہیں آنا چاہیے تھا بھلا؟ تم میری دوست ہو ہم دونوں ساتھ ہی بیٹھتے ہیں؟ آج لیٹ کیوں ہو گئی تم۔؟" وہ یہ سوال و جواب ابرش کی وجہ سے کر رہی تھی اور عائلہ بھی کم نہیں تھی۔

"وہ بابا کی میڈیسن ختم ہو گئی تھی صبح گئی لینے کے لئے میڈیکل سٹور بند تھا اس لیے لیٹ ہو گئی میں۔۔۔" فزا کو اچھا لگا تھا عائلہ نے اس کو امپورٹنٹس دی تھی ابرش سے زیادہ۔۔

"انکل کی طعیبت کیسی ہے اب۔۔۔!؛"عائلہ کو فزا نے اپنے گھریلو حالات کے بارے میں بتایا تھا عائلہ جانتی تھی کہ اس کے بابا بیمار رہتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے میڈیسن سے بہت فرق پڑ رہا ہے تم بتاؤ کل کا دن سارا گزر گیا کیا کیا۔۔۔؟"فزا نوٹس نکالتے ٹیسٹ ریوائز کرنے لگی اور ساتھ عائلہ سے پوچھا ابرش واپس اپنی سیٹ پہ چلی گئی تھی یہ لڑکی کچھ زیادہ ہی اٹیٹیوڈ دکھا رہی تھی ضامن اور عائلہ کی کافی حرکتیں اس کو سیم ٹو سیم لگتی تھیں۔

"ابرش ڈونٹ وری۔۔۔!؛"عائشہ نے پھر بھی اس کو تسلی دی تھی لیکِن ابرش ملک کیسے جانے دیتی کہ اس معمولی سی لڑکی نے اس کو نظر انداز کیا وہ بھی فزا کے لیے بات ہی تو کر رہی تھی وہ اوٗر عائلہ اٹھ کر فزا کے پاس چلی گئی۔

"میں بھی دیکھتی ہوں کب تک بچتی ہے۔۔۔!؛" ابرش کے ارادے کافی خطرناک لگ رہے تھے ضامن کلاس میں انٹر ہوا تو ہمیشہ کی طرح کلاس روم میں خاموشی چھا گئی اس کے لکچر کے دروان اب کوئی بھی بولنے کی غلطی ہر گز نہیں کرتا تھا۔

"گڈ مارننگ کلاس۔۔۔!؛" وہ کلاس میں کافی سارے سٹوڈنٹس کو مسنگ دیکھ چکا تھا یعنی اس کے پہلے ہی ٹیسٹ پہ اتنے سٹوڈنٹس کلاس بنک کر چکے تھے۔

"سر ٹیسٹ ہو گا کیونکہ کافی سارے لوگ کلاس میں نہیں آئے ہیں؟" فزا کھڑی ہو کر پوچھنے لگی جب ضامن کلاس پہ ایک نظر ڈالتے پروجیکٹر کی طرف بڑھا تھا۔

"نو جو لوگ کلاس میں موجود ہیں ان کا ٹیسٹ نہیں ہو گا بلکے جن لوگوں نے کلاس بنک کی ہے ٹیسٹ بس ان کا ہو گا آؤر کب ہو گا یہ میں بعد میں بتاؤں گا ابھی لکچر شروع کرتے ہیں۔۔۔!؛" وہ سنجیدگی سے بولتے اگلا لکچر دینے لگا۔

یہ سب سے بیسٹ سزا تھی ضامن کے نزدیک جو کلاس ہی نہیں لیتے ٹیسٹ کی وجہ سے اب ان سب کا ٹیسٹ وہ لینے والا تھا۔

"سر ہمارا ابھی لیں آپ۔۔۔!؛" ابرش کو حد سے زیادہ غصہ آیا اس نے رات کو اتنی محنت سے ٹیسٹ تیار کیا تھا اؤر اب ضامن کیا کہہ رہا تھا وہ ان لوگوں کا ٹیسٹ ہی نہیں لے گا یہ اچھا مذاق تھا۔

"آپ کو آتا ہے؟" وہ پوچھ رہا تھا یا طنز کر رہا تھا کلاس میں پھٹی پھٹی ہنسی کی آواز گونجی تو ضامن نے پنسل ڈائس پہ ماری اسی لمحے سارے سٹوڈنٹس خاموش ہو گئے تھے۔۔

"آپ کو کیا لگتا ہے سر جی۔۔۔؟" وہ اب ضامن کو سر جی ہی کہتی تھی اور ضامن اس کا اتنی عزت دیتا انداز برداشت نہیں کر پاتا تھا جو ابرش ملک شروع میں اس کی کلاس میں تھی وہ اب بدل چکی تھی وہ نوٹ کرتا تھا کہ ڈیلی کا لکچر بھی ابرش تیار کر کے آتی تھی اور کلاس میں جب وہ سوال پوچھتا تو بھی ابرش ایکٹو رہتی تھی۔

یہ اچھا سائن تھا کہ وہ سٹڈی کرسیریس لے رہی تھی لیکِن صرف ایک ہی سبجیکٹ باقی سارے سبجیکٹس میں اس کی پرفارمینس ویسی ہی تھی اس میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

"مُجھے جو لگتا ہے مس ملک وہ آپ کو بتایا تو آپ کے لیے خاصی مشکل ہو جائے گی خیر یہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ فزکس کو سیریس لے رہی

ہیں۔۔۔"اس نے لفظ سٹڈی یوز نہیں کیا تھا فزکس یوز کیا تھا وہ پڑھائی سیریس لیتی تو اچھی بات تھی۔

"سر آپ کو ہینڈرڈ پرسنٹ مل رہا ہے۔۔۔"وہ فخریہ انداز میں خود کی تعریف کر رہی تھی خود ہی۔

"گڈ بیٹھ جائیں۔۔۔!؛"وہ کلاس سے ٹیسٹ لیتا تو نیکسٹ ٹائم ٹیسٹ یا کوئز پہ یہ بھی کلاس سے غائب ہوتے اب جو نہیں آئے تھے انہیں وہ اچھے ہینڈل کرنے والا تھا لیکچر ختم کرتے وہ واپس ڈائس کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔

"پوچھیں کوئی سوال ہے اگر اس ٹاپک کے حوالے سے تو!؛"وہ سوال و جواب کا سلسلہ ضرور رکھتا تھا۔

"سر مجھے اس میں سے ایک سوال ہے آپ نے جو لوجیکل گیٹس کے بارے میں بتایا ہے اس میں سے اینڈ گیٹ کو اگین سمجھا دیں۔۔۔؟" یہ سوال فزا کی طرف آیا تھا وہ کلاس میں آیسے ہی سوال کرتی تھی اور ضامن کو اس کے سوَال کرنا بہت اچھا لگتا تھا کہ وہ کلاس میں ایکٹو رہتی تھی۔

"اگین ایکسپلین کرتا ہوں مس فزا بیٹھیں کسی اور کا سوَال ہے تو بتائیں ساتھ ہی سب کو کلیئر کرتا ہوں۔۔" صرف فزا کے علاوَہ آور کوئی سوال کرتا ہی نہیں تھا۔

"سر میرا ناٹ گیٹ کے حوالے سے سوَال ہے۔۔۔!؛" ابرش نے بھی سوال بتایا اسے سمجھ تو اس گئی تھی لیکِن ضامن سر کو تنے کرنا بھی اس کا مقصد تھا ابھی تو اس نے ضامن کے کیبن میں بھی جانا تھا وہ ملتا ہی نہیں تھا

اس کو آج کل فری پیریڈ میں وہ کورڈنٹر کے پاس آجاتا تھا کہ اس سے باتیں کرتا۔

ضامن نے فزا کو پہلے سوال سمجھایا پھر ابرش کو پوائنٹس کلئیر کئے تھے ضامن کو پتہ چل گیا تھا کہ اُس دن پرنسپل نے جو اس کو ابرش کو ٹیوشن کا کہا تھا اس سلسلے میں ابرش کے ڈیڈ بھی آئے تھے یونیورسٹی اور اس سے ملنا چاہتے تھے وہ مل لیتا ان سے تو صاف صاف کہہ دیتا کہ میں آپ کی بیٹی کو نہیں پڑھا سکتا اچھا ہی ہوا کہ ضامن قیوم ملک سے مل ہی نہیں ورنہ شاید ادب و آداب تمیز ہی بھول جاتا جن کی بیٹی اتنی بد تمیز اور مغرور تھی وہ کیسے ہونگے یہ وہ آچھے سے جانتا تھا۔

.....

ابرش عائلہ کی حرکت پہ تلملائی تھی عائلہ نے اس پہ فزا کو ترجیح دی تھی پہلی بار اگنور ہونے پہ وہ حد سے زیادہ غصہ آیا ہوا تھا عائلہ کلاس سے نکل گئی تھی جبکہ عائشہ اور ابرش دونوں اب نکل رہی تھیں عائشہ اس کے ساتھ تھی اور ابرش کا لال بھبھیچڑل چہرہ دیکھ رہی تھی عائلہ نے آج ابرش ملک کو اگنور کیا جو آج تک عائشہ نے تو سوچا بھی نہیں تھا وہ عائلہ کر چکی تھی اب عائشہ ابرش کی طرف دیکھتے دل ہی دل میں سوچ رہی تھی کہ اب ابرش نجانے کیا کرنے والی ہے وہ دونوں باتھ رومز کی طرف چلی آئی اور عائشہ بس اس کے بولنے کی منتظر تھی۔

"ابرش پلیز۔۔۔" وہ اس کے چہرے پہ آتی سرخی سے نظریں چرا گئی ابرش نے ملازم کو بھیجا تھا کہ وہ عائلہ کو بلا کر لائے۔

"تم جا سکتی ہو عائشہ۔۔۔؟؟" عائشہ کی باتیں سنے کی پوزیشن میں وہ نہیں تھی عائلہ کی طرف اس نے خود بڑھائیں تھے لیکن عائلہ نے اس کو اٹیٹیوڈ دکھایا تھا اب اس کی پلاننگ کچھ اور تھی۔

"ابرش پلیز یار وہ ایک عام سی لڑکی۔۔۔ہے اور تم اسے امپورٹنٹس دو گی تو وہ تمھارے سر پہ چڑھ جائے گی اور تم یہ گفٹ دینے والی ہو عائلہ کو۔۔۔" ابرش نے بیگ سے ایک گفٹ نکالا اور عائشہ کی نظر اس قیمتی تحفے پہ گئی تھی اس کو تو ہر گز ابرش یہ نہیں دینے والی تھی۔

"ہاں یہ فرسٹ گفٹ ہو گا ہماری دوستی کا۔۔۔" ابرش مسکرائی تھی اور اس کی یہ مسکراہٹ عائلہ کے لئے تھی عائشہ کو کچھ ہوا تھا۔

"دوستی تو ابھی ہوئی ہی نہیں وہ انکار کر رہی تھی ابرش اور تم خود سے ہی گفٹ ہی لے چکی ہو۔۔۔ کیا تمھیں پتہ تھا کہ وہ تم سے فرینڈ شپ کر لے

گی۔۔۔"عائشہ اپنے دل میں اٹھتی جلن پہ بمشکل قابو پا چکی تھی ورنہ اس کو لگ رہا تھا کہ وہ کچھ ایسا ویسا بول دے گی جو ابرش کو برا لگ جائے گا اور یہ وہ نہیں چاہتی تھی۔۔

"کیوں نہیں کرے گی اتنی امیر اور خوبصورت لڑکی کو وہ ریجیٹ کرے گی کیا؟"

"میرے خیال میں وہ کر چکی ہے!؛"ابرش کی بات پہ وہ طنزیہ بولی شاید ابرش یاد نہیں کر پا رہی تھی عائلہ نے کلاس میں صاف صاف انکار کر دیا تھا اور ابرش کو کی رہا تھا سب کچھ اس کے انڈر ہے۔

"نہیں وہ نہیں کر سکتی ہے مجھے جانتی نہیں ہے وہ۔۔۔وہ ویسے وقتی انکار کر رہی تھی شاید وہ میری نظروں میں نمبر بنانا چاہتی تھی مجھے یہ جتانا چاہتی تھی کہ اُسے میری دولت میں کوئی دلچسپی نہیں ہے لیکن یہ سچ نہیں ہے۔۔۔"وہ

اپنے زعم میں ہی بولے جا رہی تھی عائشہ نے تاسف سے اسے دیکھا تھا ابرش پہ کسی بات کا اثر نہیں ہوتا تھا جو اس کے دل میں آتا تھا وہ وہی کرتی تھی۔

"ہو سکتا ہے تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔" وہ ابرش سے مزید بحث کرنے کے بجائے اس کی بات مان چکی تھی اور ابرش فخریہ مسکرائی تھی اور عائشہ نے اپنے بیگ کی سٹرپ کو گھماتے لاپرواہی سے یہاں وہاں دیکھا یہ ایریا قدرے سائیڈ پہ تھا یہاں کافی کم سٹوڈنٹس تھے کیونکہ ادھر آتا ہی کوئی نہیں تھا۔۔

دوسری طرف عائلہ اور فزا فری پیریڈ میں باتیں کر رہی تھیں جب ملازمہ نے اسے ابرش کا میسج دیا تھا اور عائلہ نے فزا کو دیکھا وہ صبح بھی فزا کی جلن دیکھ چکی تھی اب پھر ابرش کا بلاوا وہ پریشان ہو گئی تھی فزا نے لب بھینچ لئے تھے۔۔

"چلی جاؤ عائلہ۔۔۔!؛" وہ اپنی گھبراہٹ پہ قابو پائے بولی لیکن عائلہ نے انکار کر دیا تھا وہ کیسے چلی جاتی یہ لڑکی اس کے پیچھے پڑ گئی تھی۔

"نہیں فزا میں نہیں جا رہی ہوں۔۔۔" وہ فزا کے ساتھ ایزی رہتی تھی کوئی بھی بات کر لیتی تھی لیکِن ابرش اب اس کو تنگ کرنے کا سوچ چکی تھی جیسے۔۔۔۔۔۔

"تم جاؤ عائلہ ابرش کو تم جانتی نہیں ہو وہ کچھ بھی کر سکتی ہے نجانے کیا لالچ آیا ہے اس کو تمھارے سے جو ایسے تمھارے پیچھے پڑ گئی ہے وہ مُجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے لیکن تمھیں اس کی بات سننی چاہیے۔۔۔" فزا کو اچھے سے اندازہ تھا ابرش کی نیچر کا وہ کچھ بھی کر سکتی تھی اب عائلہ کے پیچھے وہ نجانے کیوں پڑ گئی تھی جو اس کو پہلے خود مخاطب کیا بات کی اور اب ایسے بلا رہی تھی اور عائلہ بچاری نئ تھی ان سب باتوں سے انجان۔

"نہیں مجھے ڈر لگ رہا ہے فزا تم بھی میرے ساتھ چلو پلیز میں اس کو انکار کر چکی ہوں فرینڈ شپ کے لیے وہ پھر کیا بات کرے گی مجھ سے دوبارہ یہی پوچھے گی اس بارے میں ہی بات کرے گی جبکہ میں اسے اپنا فیصلہ سنا چکی ہوں دوستی میں زبردستی نہیں ہوتی ہے فزا یہ بات ابرش کو کیوں سمجھ نہیں آتی ہے آخر کار۔۔۔" وہ اپنا سر ہاتھوں میں گرائے تاسف سے بولی تھی کلاس میں یہ معاملہ عائلہ نے اپنی طرف سے ختم کر دیا تھا۔

"میں چلتی ہوں لیکن پلیز اس معاملے میں خود کو انوالو مت کرنا۔۔۔؟؟" صبح ابرش کے بات کرنے پہ فزا جلن میں مبتلا ہوئی تھی اور اب دوبارہ ابرش کا عائلہ کو بلانا اس کو پریشان کر گیا ابرش آخر کیوں عائلہ کو اتنی اہمیت دے رہی تھی۔

وجہ تو شاید سامنے تھی وہ عائلہ سے دوستی کرنا چاہتی تھی جس کا جواب عائلہ نے اس کو دے بھی دیا تھا کیونکہ ابرش ملک کو شاید اپنے جیسی کسی لڑکی سے ہی دوستی کرنی چاہیے تھی جو اس کے لیول کی ہو فزا سے پرو بلم بھی ابرش کو اسی وجہ سے ہی تھی کہ وہ سٹڈی میں بھلے ابرش ملک سے آگے تھی لیکِن ابرش سے مالی لحاظ سے فزا بہت ڈوان تھی اور اس وجہ سے جب ابرش کو فزا کی طرف سے کچھ ایسا ویسا محسوس ہوتا تو وہ پائپر ہو جاتی تھی برداشت نہیں کر پاتی تھی۔

"میں کہاں انوالو ہو رہی ہوں اس معاملے میں میں تو صرف صاف انکار کر چکی ہوں لیکن ابرش ملک کو شائد یہ سب سمجھ میں نہیں آیا ہے۔۔۔" عائلہ نے گہرا سانس بھرا اور فزا کے ساتھ وہ ابرش کی بتائی گئی جگہ پہ چلی آئی

ابرش اور فزا اس کے انتظار میں تھیں لیکن فزا کو ساتھ دیکھ کر اس کا پارہ چڑھ گیا تھا یہ لڑکی کیونکہ عائلہ سے چپکی رہتی تھی۔

یہ فزا اب کچھ زیادہ ہی اس کی نظروں میں آ رہی تھی اور یہ ٹھیک نہیں تھا فزا شاید ابرش کو بہت ہلکے میں لے رہی تھی حالانکہ سچ تو فزا خود بھی جانتی تھی یا پھر فزا کا مقصدِ عائلہ کے ذریعے ضامن سر کے قریب ہونا تھا اگر ایسا تھا تو ابرش بھی درمیان میں موجود تھی ابرش ایسا ہونے ہی دینے والی تھی فزا کی بھوک تھی یہ۔

"یہ کیوں آئی ہے ساتھ؟" وہ تپتے اعصاب کو بمشکل سہلاتے اپنے آندر اٹھتے لاوے کو سہن کر رہی تھی ورنہ یہ فزا کو عائلہ کے ساتھ دیکھ کر بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ فزا کو یونیورسٹی سے ہی باہر پھینکوا دے اتنی ہی الرجی ہو رہی تھی۔

"آپ نے کیوں بلایا مُجھے ؟ صبح میرے خیال میں ہمارے درمیان بات ہو گئی تھی اور میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ میں مجھے آپ سے دوستی کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے پھر یہ سب کرنے کا کیا مقصد ہے آپ کا؟" عائلہ اس وقت ضبط کے آخری مرحلے پہ تھی عجیب لڑکی تھی یہ ابرش۔

"رئیلی مُجھے لگتا ہے تمھیں ٹائم چاہیے۔۔!؛" فزا کے سامنے یوں عائلہ کا انکار کرنا ابرش کو مذید جلا گیا لیکن وہ اس وقت اس معاملے کو پیار سے سلجھانے کی ضرورت تھی۔۔۔

"مُجھے کوئی ٹائم نہیں چاہیے مس ملک۔۔۔۔ مُجھے یہاں کسی سے دوستیاں نہیں پالنی ہیں مُجھے اپنی سٹڈی کمپلیٹ کرنی ہے اور مُجھے سمجھ نہیں آتا ہے آپ کو مجھ میں اچانک سے اتنا انٹرسٹ کیوں پیدا ہو گیا ہے میں آپ کے

لیول جتنی نہیں ہوں۔۔۔۔!؛"عائلہ سلگتے بولی عائشہ خاموشی سے باتیں سن رہی تھی۔

فزا کا ساتھ آنا عائشہ کو اچھا لگا چلو کچھ تو ہوا جو ابرش ملک کو سلگا گیا تھا۔

"انٹرسٹ کسی بات کا یور آرناٹ ابوائے عائلہ۔۔۔ جس سے میں دوستی کی کوشش کرونگی۔۔۔"ابرش نے بات کو مذاقِ کا رنگ دے دیا لیکن عائلہ اس کو گھورنے لگی تھی جس کا کب ہی ابرش پہ اثر ہوتا تھا۔

"میں لڑکا بھی ہوتی اگر تو آپ سے دوستی نہیں کرتی کبھی۔۔۔۔دوستی کرنے کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں۔۔۔"عائلہ آپنا سکارف ٹھیک کرتی سنجیدگی سے بولی عائشہ جانتی تھی کہ عائلہ جو کچھ ابرش کو کہہ رہی ہے بعد میں اس کا سارا نزلہ مجھ پہ ہی گرے گا لیکن آچھا تھا کم سے کم ابرش کا احساس تو ہو جاتا۔

"تمھیں لگتا ہے میں ان اصولوں کو فالو نہیں کروں گی رائٹ؟" ابرش بھی عائلہ کی بحث سے تنگ پڑی تھی کب سے تو وہ اس لڑکی کو قائل کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکِن یہاں یہ اٹیٹیوڈ دکھا رہی تھی۔۔۔۔

ابرش ملک کو اچھے سے یاد تھا کہ اس سے دوستی عائشہ نے خوُد کی اس کی ہر بدتمیزی تلخ بات کو بھی عائشہ نے برداشت کیا شاید یہی وجہ ہے کہ ان دونوں کی دوستی ابھی تک برقرار تھی

"آئی ڈونٹ نو بٹ مس ملک میں اوُر آپ دونوں مختلف سوچیں رکھنے والی لڑکیاں ہیں ہماری آپس میں بنے گی نہیں سو بہتر ہے آپ کسی کو۔۔۔"

"تم یہ پہلے کیسے کہہ سکتی ہو کہ ہماری آپس میں نہیں بنے گی تم اب کچھ زیادہ ہی آوور ہو رہی ہے۔۔۔" ابرش نے اپنی سائیڈ گردن رب کی اس وقت شدت ضبط سے اس کے رخسار تپنے لگے تھے۔

"کیونکہ یہی سچ ہے۔۔۔" عائلہ نے فزا کو چلنے کا اشارہ کیا جو خاموشی سے دیکھ رہی تھی یہاں وہاں جیسے ابرش اور عائلہ کی باتوں میں اس کو کوئی دلچسپی ہی نہ ہو اور ابرش کی کینہ توڑ نظریں اس کو اپنی پشت پہ واضح محسوس ہو رہی تھی۔

فزا کو ہرگز امید نہیں تھی کہ عائلہ یوں ابرش ملک کے سامنے ڈنٹ جائے گی لیکن آچھا تھا کہ اس کو بھی کم سے کم کوئی دوست تو ملی۔

"تم ایسے نہیں جا سکتی ہو۔۔۔؟" وہ وہاں سے قدم آگے بڑھاتی کہ اس سے پہلے بارش نے اس کی کلائی تھامی تھی عائلہ نے جھٹکے سے پیچھے مرتے دیکھا عائلہ کے لیے ابرش ملک کی یہ حرکت غیر متوقع تھی اور غیر متوقع تو عائشہ اور فزا کے لئے بھی تھی۔

کہاں کسی کو چھونے دیتی تھی ابرش خود کو۔

"آپ میرے ساتھ زبردستی کریں گی؟" عائلہ کے لہجے میں حیرانگی تھی یعنی ابرش ملک کو کیوں لگتا تھا کہ لوگ اس کے انڈر رہے گے اب تک وہ شاید یقین ہی نہیں کرنا چاہتی تھی کہ عائلہ اس کو یعنی "ابرش ملک" کو ریجیکٹ کر چکی تھی۔

"تم خوُد شاید یہ چاہتی ہو۔۔۔!؛" ابرش طنزیہ بولی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے گرلز۔۔۔؟" ضامن جو کہ ایک بہت ضروری کال کرنے کے لئے ادھر چلا آیا یہاں ابرش اور عائشہ کو دیکھ کر اس کو حیرانگی نہیں ہوئی لیکن ساتھ عائلہ کو دیکھ کر اس کی نگاہوں میں حیرتِ ابھری تھی۔

عائلہ اتنی سنسان جگہ پہ کیا کر رہی تھی آور وہ بھی ابرش ملک کے ساتھ آخر کیوں۔۔۔

"سر یہ ہمارا آپسی معاملہ ہے!؛" عائلہ اور ضامن کے رشتے سے آگر ابرش واقف ہوتی تو شاید یہ جملہ نہیں بولتی وہ ضامن کے سامنے۔

"نیکسٹ کلاس ہے ناں آپ لوگوں کی اور عائلہ اور فزا آپ یہاں کیا کر رہی ہیں دونوں؟" اصل مخاطب تو اس نے عائلہ کو ہی کیا تھا وہ شرمندگی سے نظریں جھکا گئی کیا بتاتی وہ اپنے بھائی کو۔

"سر وہ ہم لوگ۔۔۔"

"چپ جائیں کلاس میں۔۔۔۔ اور مس عائشہ ان حرکتوں کو چھوڑ کر اپنی سٹڈی پہ فوکس کریں یہ بہتر ہو گا آپ کے لیے۔۔۔۔ گھر سے آپ سٹڈی کے لیے آتی ہیں ناکہ یہاں سیر و تفریح کے لیے۔۔۔" عائلہ اور فزا تو ضامن کے آتے اور بات کرنے پہ نکل گئی تھیں وہاں سے اب ابرش اور

عائشہ رہ گئی تھیں ابرش کو ضامن نے مخاطب تک نہیں کیا بس عائشہ سے بات کی۔

ابرش تو ضامن کی نظر اندازی پہ تلملا گئی یہ بندہ آخر ثابت کیا کرنا چاھتا ہے ہر بار ابرش کو ہی سب کے سامنے لیٹ ڈوان کرتا ہے۔

"جی سر۔۔۔" عائشہ نے ایک نظر ابرش پہ ڈالی اور پھر چلی گئی ابرش جیسے جمی کھڑی تھی اس کے جانے کے تو کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے عائشہ نے کہنا بھی ٹھیک نہیں سمجھا کہ کہیں سر کے سامنے ابرش اس کی ہی نہ انسلٹ کر دے۔

"سر۔۔۔" ضامن نے بس ایک سرسری سی نظر ڈالی تھی ابرش ملک پہ جیسے ابرش کو مخاطب کرنا ہی نہیں چاہتے تھے ایک تو اس بندے کا اٹیٹیوڈ ہر پل ابرش کے دل میں پنجے گاڑ رہا تھا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ ابرش ملک۔۔۔"

"مس ملک میرے پاس اتنا فالتو ٹائم نہیں ہے۔۔۔!:" ابرش کی بات مکمل ہونے سے ہی ضامن نے اس کو خاموش کروا دیا تھا آس وقت لکچر لیکر ویسے ہی اس کا سر دک رہا تھا مذید اس لڑکی کی کوئی بحث وہ سننا ہی نہیں چاہتا تھا۔

"فالتو ٹائم۔۔۔؟" ابرش ضامن کے سامنے آئی تھی اس کی ڈریسنگ دیکھتے وہ لب بھینچ گیا تھا یہ کپڑے اس کے جسمانی خدوخال کو چھپانے کے بجائے جیسے مزید واضح کر رہے تھے شارٹ کا ڈیپ نیگ تھا۔

"مس ملک آپ کو اپنی کلاس میں جانا چاہیے۔۔۔؟" وہ اس وقت بحث میں نہیں پڑنا چاہتا تھا اور ابرش سے بات کرنے میں اس کو ویسے بھی کوئی دلچسپی نہیں تھی سو خاموشی سے اس کو کلاس میں چلے جانے کا کہہ دیا ہاں وہ اس کے سبجیکٹ پہ فوکس کر رہی تھی لیکِن باقی سب کا کیا۔

"مجھے آپ کی سجیشن کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" وہ چڑ سی گئی جیسے ضامن کے ساتھ اس کے کوئی گہرے تعلقاتِ ہوں آور ضامن نے اس سے روڈلی بات کی تو اس کا منہ بن گیا ہے۔

"مس ملک آپ کو سیجشن دے بھی نہیں رہا ہوں یہاں تک مجھے یاد ہے آپ کو مخاطب کیے بغیر میں آگے بڑھ گیا تھا آپ نے مُجھے بلایا ہے۔۔۔" ضامن نے طنزیہ جواب دیا جو ابرش ملک کو مذید سلگا گیا یہی تو برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ ضامن اس کو اگنور کر رہا تھا آخر کیوں کیا ابرش ملک اگنور کیے جانے والی چیز تھی۔

"آپ کے ساتھ کیا مسلہ ہے آخر؟" دانت پیستے بمشکل سوال کیا لیکن ضامن اسے جواب دیئے بغیر ہی نکل گیا تھا ابرش نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔

"آگر آپ کا یہ اٹیٹیوڈ میں نے توڑا نہیں تو میرا نام ابرش ملک نہیں۔۔۔ کیا سمجھتے ہیں آپ..." ابرش دل ہی دل میں پلان بنا رہی تھی۔

کل ان کی یونی میں اسپورٹس گالہ تھا جو ہر سال منعقد ہوتا تھا۔

ہر ڈیپارٹمنٹ کی ٹیم ہوتی تھی اور کھیلوں کے کافی مقابلے ہوتے تھے ابرش ہر مقابلے میں حصہ لیتی تھی۔

کل کا دن بہت اہم تھا اس کے لیے ایسے تو پھر ایسے ہی سہی ویسے بھی کہتے ہیں کہ گھی جب سیدھی انگلی سے نہ نکلے تو انگلی ٹھہری کر لینی چاہیے۔

.....

ضامن اس وقت عائلہ کو گھور رہا تھا ضامن اور عائلہ گھر واپس آ چکے تھے عائلہ کیا بتاتی ضامن کو ابرش خود ہی اس کے پیچھے پڑی ہوئی تھی بار بار ایک

ہی بات اوٗر اب ضامن کا لب و لہجہ اس کو پریشان کر رہا تھا جس جگہ ضامن نے اس کو ابرش کے ساتھ دیکھا تھا جانتی تھی کہ ضامن کا ری ایکشن کچھ آیسا ہی ہو گا لیکن اس سب میں عائلہ کو اپنی غلطی نہیں لگ رہی تھی۔

"بھیا میں اس نے خود مجھے بلایا تھا اور کلاس میں بھی خوٗد ہی بات کی تھی میں نے تو انکار کر دیا تھا لیکِن مجال ہے جو اس لڑکی پہ کسی بات کا اثر ہو عجیب گھمنڈی اوٗر مغرور لڑکی ہے۔۔۔"عائلہ نے بلا آخر بولنا شروع کیا تو ضامن جو پچھلے آدھے گھنٹے سے ٹھوڑی ہاتھوں پہ ٹکائے اس کو خاموشی سے دیکھ رہا تھا وہ سیدھا ہوا۔

"گڑیا اس لڑکی کو آپ سے کیا غرض ہو سکتی ہے آپ کو خوٗد ہی دوری بنا کر رکھنی ہے آپ کو میں کیوں کسی سے دوستی کرنے سے منع کرتا

ہوں۔۔۔"ضامن نے عائلہ کو اپنے حصار میں لیا تو وہ ضامن کے کندھے پہ سر رکھتے آنکھیں موند گئی تھی۔

"بھیا کیوں منع کرتے ہیں آپ؟"ایسے آنکھیں بند کیے سوال کیا فزا کے ساتھ اس کی بہت کم وقت میں بہت اچھی دوستی ہو گئی تھی وجہ یہ تھی کہ دونوں کی پسند کافی حد تک ملتی تھی جس کی وجہ سے دونوں کو زیادہ مشکل نہیں ہوئی تھی۔

"گڑیا دوستی کرنا بہت آسان ہے لیکن نبھانا بہت مشکل ہے دوستوں کے ایک دوسرے پہ بہت سے فرائض ہوتے ہیں اور سب سے بڑھ کر ہم جب کسی سے ایموشنلی اٹیچ ہو جاتے ہیں تو پھر دوری بہت مشکل ہو جاتی ہے اور سکول کالج یونی کے دوست ہمیشہ ساتھ نہیں رہتے ہیں گڑیا۔۔۔"وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے گھمبیر سے لہجے میں گویا ہوا تھا۔

وہ مذید بات کرتا کہ اس کا سیل فون بجا اور وہ عائلہ سے ایکسکیوز کرتے باہر فون سننے چلا گیا اور عائلہ نے آپنا فون دیکھا اس کو پچھلے ایک مہینے سے انسٹاگرام پہ ڈفرنٹ ای ڈیز سے میسجز آرہے تھے نجانے لڑکی تھی یا لڑکا لیکن عائلہ نے اس کے میسجز دیکھے ہی نہیں تھی وہ جس کے بھی تھے وہ تھا تو ایک ہی بندہ لیکِن آی ڈیز اس کی مختلف تھیں۔

عائلہ اب اس معاملے میں بھی پریشان ہو رہی تھی پہلے تو اس بات کو سیریس نہیں لیا لیکن اب مسلسل آتے میسجز اس کو پریشان کر گئے تھے۔

وہ ضامن کو اس متعلق بتانا چاہتی تھی لیکن کیسے اس نے تو آج تک کسی کو اپنی ائی ڈی کے بارے میں بتایا ہی نہیں نہ کسی کی فالو ریکوئسٹ قبول کرتی تھی پھِر یہ نجانے کون تھا جو اس کے پیچھے پڑ گیا تھا اوُر اتنے میسیجز کر رہا تھا۔

عائلہ نے اپنے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کیا اور خود کو کمپوز کیا۔

فون ٹیبل پہ رکھتے وہ کچن میں چلی آئی آج اچانک سے اس کا دھیان اُس لڑکے کی طرف چلا گیا جو اس کو کلاس روم میں ملا تھا اُس کے بعد سے نظر نہیں آیا اور عائلہ کے لیے یہ بات اچھی تھی کہ اس کا سامنا دوبارہ اس انسان سے نہیں ہوا۔

سوچو میں گھیرے ہی اس نے ڈنر تیار کیا ڈنر عائلہ اور ضامن دونوں نے ساتھ کیا آور پھر ضامن کو کوئی کام تھا تو وہ عائلہ کو اپنا خیال رکھنے کا کہتا خوُد باہر چلا گیا تھا۔

عائلہ اپنی بکس نکالتے سٹڈی کرنے لگی لیکِن اچانک سے نظروں کے سامنے وہ منظر آیا جب اس نے یرمان ملک اوُر مایا کو ایک دوسرے کے قریب دیکھا تھا۔

پل بھر میں چہرے پہ پسینہ آیا لیکن پھر اس نے سر جھٹک دیا یہ اس کا مسلہ نہیں تھا وہ لوگ جو مرضی کرتے ایسے امیر بگڑے زدوں کو بھلا کہاں فرق پڑتا ہے ایسی چیزوں سے۔

.....

یرمان ملک آج ایک مہینے بعد پاکستان واپس آیا تھا ڈیڈ نے اس کو زبردستی نیویارک بھیجا تھا بزنس میٹنگ کے لیے اس نے احتجاج تو کیا لیکن ڈیڈ بھی ضد کے پکے تھے شائد ڈیڈ کی پلاننگ اس کو بزنس میں شامل کر کے اس کو سدھارنے کی تھی مایا کے ساتھ اس کی بڑھتی نزدیکیاں وہ پریشان تھے مایا ان کو کچھ خاص پسند نہیں تھی وہ اپنے بیٹے کے لیے ایسی لڑکی لانا چاہتے تھے جو اس کو بدل دے اور یرمان ملک بس ان کی مٹھی میں ہو جائے۔۔

جس لڑکی نے ان کو والٹ دیا تھا وہ ان کی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوتی تھی وہ اکثر اُس لڑکی کے بارے میں سوچتے تھے وہ لڑکی ان کو بہت پسند آئی تھی ایک پل کے لیے کسی کی یاد بھی دلائی تھی۔

"ہائے ڈیڈ اب میں اوٹ اف کنٹری نہیں جاؤں گا۔۔۔" قیوم ملک خوُد یرمان کو ائیر پورٹ سے لینے آئے تھے وہ اکیلا بھی آسکتا تھا لیکِن یہ پہلی بار تھا کہ وہ کوئی آفیشنل میٹنگ اٹینڈ کرنے گیا تھا۔

"صرف ایک مہینے کی بات تھی یرمان۔۔۔!؛" وہ طنزیہ بولے لیکن یہ بس یرمان ہی جانتا تھا کہ اس نے یہ ایک مہینہ کیسے گزرا سب کی یاد آئی اور دوستوں کے ساتھ راتوں کو جو وہ کلب میں جا کر پارٹی کرتا تھا یہ چیز اس کو وہاں میسر تو تھی لیکن دوست نہیں تھے وہاں۔

"ڈیڈ آپ پاکستان میں کہیں بھی میٹنگ کے لئے بھیج دیں لیکن پاکستان سے باہر نہیں۔۔۔!؛" وہ دونوں گھر پہنچ گئے تھے گارڈز نے ان کے گاڑی کے دروازے کھولے تو وہ دونوں باہر نکلے تھے۔

ساتھ چلتے وہ دونوں بہت خوبصورت لگ رہے تھے قیوم ملک کہنے کو تو ساٹھ سال کے ہونے والے تھے لیکن عمر کے اس حصے میں بھی وہ خاصے ہینڈسم تھے آج بھی لڑکیاں ان کو دیکھ کر آہ بھرتی تھیں۔

یرمان ملک آگے بڑھتا کہ سامنے عفت ملک کو اپنے استقبال میں کھڑے دیکھ کر وہ حیران ہوا۔

یقین کرنا مشکل تھا کہ مام اس کا ویٹ کر رہی تھی یعنی یہ سچ تھا مام کے پاس ان دونوں کے لیے کب سے ٹائم تھا۔

"کیسا ہے میرا بیٹا؟" وہ خود آگے بڑھی تھیں لیکن یرمان ملک کے گلے لگتی کہ اس نے ہاتھ کے اشارے سے ان کو روک دیا اب اتنا بھی بیوقوف نہیں تھا جو ان کے چہرے پہ موجود جھوٹی مسکراہٹ نہ دیکھ پاتا ان کے دماغ میں کچھ چل رہا تھا۔

"آپ یہاں موجود ہیں عموماً تو اس وقتِ اپنے آفس ہوتی ہیں مام؟" وہ نا چاہتے بھی ان کی موجودگی پہ سوال کر رہا تھا وہ اس کے اس قدر سرد رویئے پہ تلملا سی گئی تھی۔

یہ تو ان کی پلاننگ تھی پچھلے ایک مہینے سے وہ کوشش کر رہی تھیں کہ وہ یرمان اور ابرش کو اپنی طرف مائل کر سکیں لیکن ابرش تو ان سے سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتی تھی۔

"آج میں اپنے بیٹے کے انتظار میں یہاں کھڑی ہوں۔۔۔" انہوں نے لفظ انتظار کو خاصا کھینچ کر بیان کیا جیسے وہ اس وقت دُنیا کا کوئی بہت بڑا کام کر رہی ہوں لیکن یرمان کے دل میں ان کے اس ایکٹ نے بھی کوئی خاصا اچھا اثر نہیں ڈالا تھا وہ بس سرسری سا بات کرتا آندر چلا آیا ابرش بھی یونی سے آ چکی تھی۔

اس سے ملتے یرمان چینج کرنے چلا گیا ایک مہینہ اس کے لئے خاصا ٹف رہا ایک تو وہاں نئی جگہ ہونے کی وجہ سے اس کو خاصی مشکل ہوئی دوسرا پھر وہاں کے اجنبی لوگ اس کا دل چاہا وہ سب کچھ چھوڑ کر پاکستان واپس آ جائے۔

یہاں سے ابرش اس کو کبھی کبھی کال کرتی تھی کبھی کبھی یرمان خود بھی کر لیتا ہاں مایا کی کال اس کو ڈیلی آتی تھی۔۔۔

یرمان میں تمھیں مس کر رہی ہوں۔۔۔۔"

یرمان مُجھے تُمھارے بغیر کچھ اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔"

یرمان مُجھے تمھاری شدت سے یاد آ رہی ہے۔۔۔"

ایسے لاتعداد میسجز وہ یرمان ملک کو دن میں ہزار بار کرتی تھی اور وہ پڑھتے ہنستا تھا کیا چیز تھی یہ لڑکی مایا۔۔ایک طرف وہ دوسری لڑکی تھی جس کی سیاہ آنکھیں اس کی نظروں کے سامنے سے ہٹتی نہیں تھیں لیکن وہاں اس کو عائلہ عباس کو یاد کرنے کا ٹائم بھی نہیں ملا تھا وہاں بھلے وہ بور ہوتا رہا لیکن عائلہ کا خیال کم ہی آیا تھا۔

اس وقت یرمان ملک روم میں موجود تھا ڈیڈ کو فریش ہونے کا کہتے وہ روم میں چلا آیا اس وقت آئینے کے سامنے کھڑا اٹاول سے اپنے نم زدہ سینے کو خشک کر رہا تھا شاور لے چکا تھا اور بلیک کلر کے ٹروزار میں تھا۔

اس کا سیل بجا مایا کی ویڈیو کال کی تھی اس نے مایا کو نہیں بتایا کہ وہ واپس آ گیا ہے شاید وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ یرمان ابھی تک امریکہ میں ہی ہے اس لئے ویڈیو کال کر رہی تھی یرمان نے شرٹ پہننے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

آیسے ہی کال ریسیو کی اور مایا کا مسکراتا چہرہ سکرین پہ نمودار ہوا وہ بلیو کلر کے شارٹ سے ٹاپ میں ملبوس تھی جس کا فرنٹ نیگ کافی ڈیپ تھا اس کے جسمائی خدوخال کو چھپانے میں بری طرح سے ناکام ہو رہا تھا یرمان ملک کی نظریں اس کی گردن سے نچلے جا ٹھہری لیکن اس نے اپنی نظریں بدل لی تھیں۔

مایا نے نظریں بدلنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی وہ تو نظریں پھاڑے یرمان ملک کے برہنہ کشادہ سینے کو دیکھ رہی تھی جس پہ پانی کی بوندیں چمک رہی تھیں کتنا ہینڈسم تھا وہ ایک پل کے لئے مایا مغرور ہوئی کہ یرمان ملک اس کا تھا لیکِن وقت بدلتے کہاں دیر لگتی ہے اس بات سے مایا بے خبر تھی اوُر شاید آگے کچھ ہونے بھی ایسا ہی والا تھا۔

"کیسے ہو یرمان۔۔۔ تم اپنے روم میں ہو۔۔۔؟" پہلے تو وہ یرمان کی خیریت معلوم کرنے لگی لیکِن جب اس نے پسمنظر میں دیکھا تو چونک گئی یرمان ملک اپنے کمرے میں تھا یعنی وہ پاکستان آچکا تھا اوُر مایا کو اس بارے میں کچھ بتانا ضروری ہی نہیں سمجھا اس نے وہ منہ بنا گئی۔

"ظاہر ہے روم میں ہی ہوں میں۔۔۔!؛" یرمان لاپرواہی سے بولا تھا ایک پل کے لیے مایا کی بے باکی جس طرح وہ بے شرمی سے اس کو دیکھ رہی تھی یرمان کو برا لگا لیکن پھر سر جھٹک گیا اتنا ٹیپکل ہو کر وہ سوچتا نہیں تھا۔

"مُجھے تو بتایا ہی نہیں تم نے؟" شکوہ کرنا تو بنتا ہی تھا مایا نے شکوہ کر بھی دیا تھا

۔۔

"ابھی آیا ہوں تھک کر کیا بتاتا۔۔۔۔ تم نے خوُد ہی کال کر دی مُجھے مایا ۔۔!؛" وہ ٹیبل پہ بیٹھ گیا سیل فون سائیڈ پہ رکھتے ائیر پوڈ سے کنٹیکٹ کرتے اس نے شرٹ پہن لی اوُر اپنے بالوں میں برش کرنے لگا ڈیڈ کے ساتھ ہی اس نے ڈنر کرنا تھا وہ کسی بھی وقت بلا سکتے تھے سو وہ ریڈی ہوتے صوفے پہ بیٹھ گیا تھا مایا اس وقت کلب میں تھی جب سے یرمان گیا تھا وہ ہر رات کلب چلی جاتی اب تو اس کو آزادی تھی یرمان ملک کی موجود میں وہ پھر بھی کچھ

لمنٹ میں رہتی تھی لیکِن یرمان ملک کے امریکہ جانے کے بعد وہ فری ہو کر گھومتی تھی۔

عفت آنٹی نے اس کو یقین دلایا تھا کہ اب جلد ہی وہ اس کی اور یرمان کی منگنی کی ڈیٹ فکس کریں گی اور تب سے مایا بہت خوش تھی۔

"کیا نہیں کرتی تمھیں کال؟" وہ یرمان کے رویئے سے ہرٹ ہوئی یرمان بہت روڈ ہو رہا تھا یا شائد سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے وہ بیزار تھا جو بھی تھا لیکِن یرمان کا یہ رویہ مایا کو بالکل بھی پسند نہیں آیا۔

"کرتی میں نے یہ تو نہیں کہا کہ تم نے کال کیوں کی ہے؟ بات کو تم خود ہی پیچیدہ بنا رہی ہو۔۔" وہ جھنجھنایا پہلے ہی عجیب سی طعیبت بیزار ہو رہی تھی اوپر سے مایا کے بار بار سوال وہ الجھ گیا کیا مایا اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتی۔۔۔۔ ایک پل کے لیے اس کے دل میں اس سوال نے جنم لیا تھا۔

"نہیں یرمان میں پیچیدہ نہیں بنا رہی ہوں میں تو بس ایسے ہی پوچھنا چاہتی تھی کہ تم آ گئے اور بتایا بھی نہیں میں خود آتی تمھیں ائیر پورٹ ریسیو کرنے کے لئے لیکن تم تو اس وقت اپنے روم میں موجود ہو اور مُجھے بتایا ہی نہیں۔۔۔" پھر بھی مایا کی بات وہیں پہ آ کر ختم ہوئی تھی کہ یرمان نے اس کو اپنی واپسی کا بتایا کیوں نہیں آ گر بتا دیتا تو وہ اتنے اچھے سے ولکم کرتی اس کا۔

"تمھیں ڈسٹرب نہیں کیا میں نے ویسے بھی ڈیڈ آ گئے تھے ائیر پورٹ مجھے خود لینے کے لیے تو تم کیسے آتی چھوڑو اس ٹاپک کو۔۔۔" وہ مذید اس موضوع پہ بات ہی نہیں کرنا چاہتا تھا مایا نے بھی محسوس کر لی یہ بات کہ یرمان اس معاملے کو اب کلوز کرنا چاہتا تھا۔

"آچھا چھوڑ دیا یہ بتاؤ میرے لیے کیا لائے وہاں سے؟!" شاید وہ کسی گفٹ کی بات کر رہی تھی اور ابھی تک تو اس کے برتھڈے کا گفٹ بھی ڈیو تھا یرمان کی طرف جو وہ بھول ہی گیا تھا غالباً۔

"کیا لایا ہوں میں؟ مٹینگ کے لئے گیا تھا شاپنگ کرنے کے لیے نہیں مایا؟! بزنس مٹینگز تھیں میری۔۔؟" اس کو شاید مایا سے اس وقت آیسے لفظوں کی توقع کی نہیں تھی۔

"سو واٹ یرمان تم وہاں کونسا تیس دن ہی مٹینگز لیتے رہے ہو کچھ تو فری ٹائم ملا ہو گا اور ابرش کے لیے بھی کچھ نہیں لائے؟ میں مان ہی نہیں سکتی ہوں یہ بات کہ تم ابرش کے لیے کچھ نہ لائے ہو۔۔۔" یرمان ملک اب پہلے جیسا برتاو نہیں کر رہا تھا ایک مہینے بعد وہ دونوں ایسے بات کر رہے تھے یرمان ملک اپنے گھر پہ تھا حالانکہ ان کی بات تو پہلے بھی ہوتی تھی لیکِن ابھی اس

نے یرمان کے چہرے پہ بیزرای دیکھی تھی یہ بیزاری خود کے لیے تھی اس کو دھچکا لگا۔

"ابرش کے لئے تو گفٹ لایا ہوں لیکن وہ بھی بہت مشکل سے آؤن لائن ہی آرڈر دیا تھا میں زیادہ گھما پھرا نہیں ورنہ کچھ نہ کچھ پسند آ ہی جاتا خیر مجھے باہر جانا ہے سب ویٹ کر رہے ہونگے۔۔۔" وہ صوفے سے اٹھتے شاید کال ڈسکنٹ کرنے والا تھا۔

"میں مام سے کہتی ہوں ہم لوگ تمھارے گھر چکر لگاتے ہیں عفت آنٹی گھر پہ ہی ہیں ناں۔۔" مام نے بتایا تھا کہ عفت آنٹی آج گھر پہ ہونگی لیکن ریزن یہ تھی کہ وہ یرمان کی آمد کی وجہ سے گھر پہ تھیں یہ وجہ تھی مایا کو معلوم نہیں تھا ورنہ مایا نے چلے جانا تھا یرمان کے گھر عفت آنٹی کے ساتھ مل کر یرمان کا

ولکم کرتی مام نے اس کو شائد بتایا بھی ہو لیکن مایا اس وقت فون میں بیزی تھی ان کی بات دھیان س نہیں سکی تھی۔۔

"میرے خیال میں تم رہنے دو مایا۔۔۔ یہ ہمارا فیملی ٹائم ہے اور ڈیڈ کو اس میں ایسے کی آمد پسند نہیں آئے گی ائی ہوپ تم سمجھ گئی ہو گی میری بات۔۔۔؟" وہ اس کو ایسے منہ یہاں آنے سے منع نہیں کر سکا اس لیے ڈیڈ کا حوالہ دیا۔

"یرمان میں کسی نہیں ہوں۔۔۔!؛" وہ یرمان کو یہ نہیں بتا سکی کہ وہ یرمان کی ہونے والی بیوی ہے کل کو ان کی شادی ہو جاتی تو پھر۔۔

"مُجھے معلوم ہے مایا لیکن اس وقت مُجھے نیچے جانا ہے پھر بات ہو گی۔۔۔" وہ مذید مایا کی سنے بغیر ہی کال کٹ کر گیا تھا اور مایا نے غصے سے فون بیڈ پہ پھینکا تھا یرمان کو ویڈیو کال کرنے کے لیے وہ کلب میں بنے روم میں آئی تھی۔

"کرلو یرمان جتنا نظر انداز کرنا ہے کرلو جب بیوی بن جاؤں گی تو پھر تم کچھ نہیں کر سکو گے اور یہ وقت بہت جلد آئے گا۔۔۔!؛" وہ اپنی کرل کی گئی بالوں کی لٹ کو انگلیوں پہ رول کرتے دل ہی دل میں یرمان ملک کو مخاطب کرتے بولی۔

یرمان ملک اس سے پہلے کہ بدل جاتا اس کو کچھ کرنا تھا یرمان تو شاید خود سے کبھی اس سے شادی کی بات نہیں کرنے والا تھا اس کو خود ہی کچھ کرنا تھا اور راضی کرنا تھا سب کو۔

مام تو پہلے یہی چاہتی تھیں عفت آنٹی بھی ریڈی تھیں اور مایا کو یقین تھا کہ عفت آنٹی قیوم انکل اور باقی س۔ جو راضی کرلیں گی اور پھر بہت جلد وہ ملک مینشن کی بہو بن جاتی۔

•••••

عفت ملک نے میڈ سے سپیشل ڈنر بنوایا تھا پہلے کبھی انہوں نے ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال نہیں لیکن اب نجانے کیوں وہ اپنے بچوں کو خوُد کی طرف راغب کرنا چاہتی تھیں قیوم ملک کو نیچا دکھانے کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتی تھی اگر اپنی بچوں کو خوُد کی طرف مائل کرنے میں ان کو زیادہ محنت کرنی پڑتی تو وہ کرنے والی تھیں کیونکہ ان کو اپنے بچوں کو اپنے ساتھ ملانا تھا قیوم ملک کو یہ دکھانا تھا کہ وہ جیتے نہیں ہیں اور نہ عفت ملک ان کو جیتنے دے سکتی تھیں۔

وہ ٹیبل پہ میڈ سے ڈنر لگواتے خود سب کا ویٹ کر رہی تھیں قیوم ملک پچھلے ایک مہینے سے دیکھ رہے تھے اپنی بیگم کا بدلا بدلا رویہ وہ تاسف سے سر ہلا گئے تھے آگر تو ان کی بیگم کی یہ پلاننگ تھی تو بہت بری طرح سے ناکام ہونے والی تھی۔

قیوم ملک اپنے بچوں کو اچھے سے جانتے تھے لیکن شائد عفت ملک کسی خوش فہمی میں مبتلا ہو گئی تھیں قیوم ملک مزید کچھ سوچتے کہ ان کا سیل فون بجا اور سکرین پہ جگمگاتے نمبر کو دیکھتے ان کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی جب مرد کو گھر میں سکون نہ ملے تو وہ اس کی تلاش باہر شروع کر دیتا ہے۔

"کس کے میسج پہ اس قدر مسکرا رہے ہیں۔۔۔؟" عفت ملک نے شکی نظروں سے شوہر کو گھورا اور دل میں سوچا جبکہ قیوم ملک اب تیزی سے کوئی میسج ٹائپ کر رہے تھے جب ان کی نظر سامنے سے آتی ابرش پہ پڑی جس کا موڈ آف تھا جب سے وہ یونی سے آئی تھی انہوں نے یونی کال کر کے پوچھا بھی نہیں کچھ پتہ نہیں چل سکا۔

"ابرش میرا بچہ آپ کی طعیبت تو ٹھیک ہے؟" وہ سیل فون جیب میں ڈالتے ابرش کی طرف چلے آئے جو ان کے گلے لگ گئی تھی۔

عائلہ کا اگنور کرنا اور ضامن کا خشک رویہ وہ اندر سے تپی ہوئی تھی بیزتی کا بدلہ لینے کے لئے وہ ڈیڈ کو اس سب میں انوالو نہیں کرنا چاہتی تھی ڈیڈ سیدھا ضامن کو یونی سے سسپند کروا دیتے جو وہ نہیں چاہتی تھی۔

اس کو ضامن سے بدلہ تو لینا تھا لیکِن کسی اور طرح سے آیسے تو وہ یونی چھوڑ دیتا اور بات ختم ہو جاتی لیکن ابرش ملک آیسا نہیں چاہتی تھی۔

"ڈیڈ بس سر میں درد ہے۔۔۔!؛" وہ اپنی پیشانی سہلاتے لاپرواہی سے بولی تھی۔

"تو بیٹا کوئی میڈیسن لے لو!؛ ڈاکٹر کو کال کروں۔۔۔؟" عفت ملک اس کی بات سنتے اس سے بولی تو ابرش نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔

"نہیں خود ہی ٹھیک ہو جائے گا درد۔۔۔!؛" وہ خوُد کو کمپوز کرتے ہال میں آ گئی یرمان بھی نیچے آیا اوُر پھر سب لوگ ڈائننگ ہال میں بیٹھتے کھانا کھانے لگے ایک مہینے بعد ساری فیملی ایک ساتھ تھی۔

"مُجھے کچھ بات کرنی ہے سب سے۔۔۔؟" عفت ملک کو نجانے کیا سوجھی جو سب کے سامنے یہ بات کر دی۔

"بیگم پہلے کھانا ختم کریں پھر جو بھی بات کرنی ہو آپ کو کر لیجئے گا۔۔۔" قیوم ملک پریشان ہوئے عفت ملک نجانے کیا کہنے والی تھیں وہ چاہتے تھے کہ جو بھی بات ہو اپنی بیگم سے وہ اکیلے میں کریں۔

"مام ڈیڈ ٹھیک کہہ رہے ہیں ڈنر کے بعد مجھے اپنے دوستوں سے ملنے جانا ہے تو آپ لوگ تب کر لیجئے گا آپ کو جو بھی بات کرنی ہے ابھی ڈنر

کریں۔۔۔"یرمان ملک بھی اس وقت مام ڈیڈ کی بحث سننے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں تھا۔

مام ڈیڈ بات تو نارملی شروع کرتے تھے لیکن اختتام ان کی بحث پہ ہی ہوتا تھا یہ تو اب ابرش اور یرمان ملک دونوں ہی جانتے تھے۔

"بیٹا میں تو تم دونوں کے سامنے بات کرنا چاہا رہی تھی کیونکہ یہ آپ لوگوں۔۔۔"وہ بات مکمل نہیں کر سکی تھیں کیونکہ یرمان کا سیل فون بجنے لگا تھا جو غالباً اس کے کسی دوست کی کال تھی جن کو وہ نیچے آتے گروپ میں بتا آیا تھا کہ وہ واپس آ چکا ہے اب سب اسے کلب بلا رہے تھے۔

"میں چلتا ہوں ڈیڈ ارجنٹ ہے آپ لوگ کریں ڈنر اور ہمارے بارے میں آپ کو کیا بات کرنی ہے مام؟"وہ ان سے سوال کرتے ان کا جواب سنے بغیر ہی باہر نکل گیا تھا وہ بس اس کی پشت کو گھورتے رہی تھی۔

ابرش نے تھوڑا بہت ہی کھایا تھا کل کا دن بہت اہم تھا اس کے لیے کل تو ڈیڈ بھی یونی میں انوائیٹڈ تھے ونر ٹیم کو ٹرافی دینے کی تقریب میں وہ ہر سال جاتے تھے ابرش نے لب بھینچتے اپنے ڈیڈ کو دیکھا اس کو جو بھی کرنا تھا ڈیڈ کے یونی آنے سے پہلے ہی کرنا تھا۔

"ابرش میری جان زیادہ سر درد کر رہا ہے تو ڈاکٹر کو بلالوں میرا بچہ آیسے تو طعیبت خراب ہو جائے گی۔۔۔" قیوم ملک نے اس کے گال تھپکتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا کاش کہ وہ ڈیڈ کو بتا پاتی اس کو کیا مسلہ ہے نہیں بتا سکتی تھی وہ ضامن کو اس نے خوُد ہی ہینڈل کرنا تھا۔

"نو ڈیڈ مُجھے ریسٹ کرنا ہے۔۔۔" وہ چیئر گھسیٹ کر ہال سے نکلتے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"اب بتائیں کیا بات کرنی ہے آپ نے ؟" قیوم ملک کھانا ختم کر چکے تھے سو عفت بیگم سے پوچھا۔

"آپ کو نہیں لگتا قیوم کہ ہمیں اب یرمان کی شادی کر دینی چاہیے وہ اب سٹڈیز میرے خیال میں کمپلیٹ کر ہی چکا ہے اور ابرش چھوٹی ہے تو اس کے بارے میں تو ہم لوگ بعد میں سوچیں گے۔۔۔" وہ پہلے ڈائریکٹ مایا کا نام نہیں لے سکتی تھیں ورنہ کوئی بھروسہ نہیں تھا کہ ان کے شوہر پہلی باری پہ ہی انکار کر دیتے۔

"اچھا یہ بات آگر یرمان خوُد کرتا تو میں سیریس بھی لیتا بیگم !؛ زندگی یرمان نے جینی ہے تو بہتر ہے کہ اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ وہ خود ہی لے تو۔۔۔ آپ کو اس بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولے۔

"وہ خود آپ سے بھلا مایا کے متعلق کیسے بات کرے گا سب جانتے ہیں کہ وہ اور مایا ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں ہم پرنٹس ہیں یرمان کے تو ہمیں ہی آگے کا سوچنا ہو گا۔۔۔" وہ شوہر کی لوجک پہ حیران ہوئی کہ وہ کیسے ان کو درمیان سے نکال رہے تھے۔

"مایا؟ آپ کو لگتا ہے کہ میں مایا کو ملک مینشن کی بہو بناؤں گا بیگم۔۔۔!؛" وہ غصے سے بولے تھے ان کو اپنے بیٹے کے لیے کم سے کم مایا جیسی آزاد خیال لڑکی قابلِ قبول نہیں تھی۔

"کیا کمی ہے مایا میں قیوم؟ سب سے بڑھ کر یرمان پسند کرتا ہے مایا کو!؛ آپ کے لیے تو سب سے اہم آپ کے بیٹے کی پسند ہے ناں پھر یوں انکار کیوں کر رہے ہیں آپ۔۔۔!؛" وہ شوہر کا مایا کو ریجیکٹ کرنا برداشت نہیں کر پائی تھیں اتنی اچھی لڑکی تھی مایا۔

"یرمان مایا کو پسند کرتا ہوا تو مجھے وہ بتائے گا خود کہ اسے مایا سے شادی کرنی ہے ابھی تک اس نے مجھ سے ایسی کوئی بات نہیں کی ہے۔۔۔ آپ بھی اس معاملے کو یہیں پہ سٹاپ کر دیں تو بہت بہتر ہو گا۔۔۔" وہ غصے میں آ گئے تھے جو غلطی انہوں نے جوانی میں کی وہ یرمان کو ہر گز نہیں کرنے دے سکتے تھے یرمان کے لئے ان کو ایسی لڑکی ڈھونڈ کر لانی تھی جو اس کو مان دے محبت دے۔۔

"اس نے نہیں کی ہے لیکن صاف نظر آ رہا ہے قیوم سب کچھ سامنے ہے پھر آپ کیوں انکار کر رہے ہیں مُجھے لگتا ہے کہ ہمیں مایا کے والدین سے بات کرنی چاہیے اور بچوں کی منگنی کرنی چاہیے۔۔۔" وہ تو سب کچھ سوچے بیٹھی تھیں جیسے۔

"آپ پچھلے ایک مہینے سے بدلی ہوئی اس وجہ سے لگ رہی تھیں کہ آپ کو مایا اوَر یرمان کی شادی کروانی ہے اور مجھے لگ رہا ہے کہ آپ کو اپنی ماضی میں کی گئی غلطیوں اوَر کوتاہیوں کا اندازاہ ہو گیا ہے تبھی آپ کا رویہ بدل گیا ہے۔۔۔" وہ اپنی بیرڈ پہ ہاتھ پھیرتے آپنے غصے کو کنڑول کر رہے تھے جس کا پارہ ان کی بیگم خطرناک حد تک بڑھا چکی تھیں اپنی باتوں سے.

"آپ کو کیا لگتا ہے قیوم ساری غلطیاں میری ہی ہیں تو آپ غلط ہیں لیکن ماضی میں جو ہوَا اُسے یاد کرنے کا کوئی فایدہ نہیں ہے ہمیں حال اور مستقبل کے بارے میں سوچنا چاہیے۔۔۔" ان کے شوہر کیوں بار بار ماضی کا حوالہ دیتے تھے ان کی نظروں کے سامنے وہ سارے مناظر پھر سے گھومنے لگ جاتے تھے۔

"بالکل ٹھیک کہا آپ نے بیگم ماضی کو دہرانے کا کوئی فایدہ نہیں ہے لیکن ابھی جو جیسا چل رہا ہے اسے چلنے دیں اور یرمان جب بات کرے گا تب دیکھوں گا کہ مجھے کیا کرنا ہے آپ اپنی رائے کو اپنے تک ہی محدود رکھیں یہ بات آپ بچوں کے سامنے کرنے والی تھیں کیا؟" اب ان کو سب کچھ سمجھ آیا تھا کہ عفت بچوں کے سامنے ہی کیوں اس معاملے پہ بات کرنا چاہتی تھیں۔

ان کا خیال تھا کہ شاید یرمان بھی ان کی بات سے اتفاق کرے گا اور مایا کو وہ اپنی بہو بنالیں گی۔

"ہاں کیوں یرمان کے سامنے بات ہوتی تو زیادہ بہتر تھا لیکِن آپ نے تو اس کے سامنے بات کرنے سے ہی منع کر دیا مُجھے۔۔۔" وہ بھی کھانا ختم کر چکی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

"آپ خود سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کریں گی جب تک یرمان مجھ سے بات نہ کرے۔۔۔" وہ ان کو واضح لفظوں میں اس معاملے پہ بات کرنے سے ہی روک چکے تھے اور خود فون کان سے لگائے ڈائننگ ہال سے نکلتے باہر لان کی طرف چلے گئے تھے۔

عفت ملک نے غصے سے ٹیبل پہ برتن اٹھا کر زمین پہ پھینکے تھے۔۔

یہ اب کچھ زیادہ ہی ہو رہا تھا اگر وہ لچک دکھا رہی تھیں تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ قیوم ملک یوں ان کو شرمندہ کرتے اب ان کو یرمان سے بات کرنی تھی قیوم ملک سے بات کرنے کا ان کو کوئی فایدہ نہیں ہوا الٹا ان کو لگ رہا تھا کہ انہوں نے قیوم ملک سے بات کر کے غلطی کی ہے ان کو قیوم ملک سے بات کرنی ہی نہیں چاہیے۔

"مُجھے قیوم پہ بالکل ٹرسٹ نہیں کرنا ہے۔۔۔" وہ اپنی سائیڈ گردن رب کرتے سوچتے دل ہی دل میں پلان بنانے لگی آگے کیا کرنا ہے اس متعلق سوچنے لگی۔ قیوم ملک کی بھول تھی کہ وہ اتنی آسانی سے ہار مان لیں گی۔۔۔

.....

عائلہ اس وقت یونی میں موجود تھی اس کی طعیبت کچھ ٹھیک نہیں تھی ضامن نے منع بھی کیا کہ آج نہ جاؤ ویسے بھی سپورٹس گالا ہے کونسا کلاسسز ہونگی تم ریسٹ کرو لیکن عائلہ کو فزا نے کہا تھا کہ تم نے لازمی آنا ہے آج یونیورسٹی تو وہ چھٹی نہیں کر سکی تھی اگر کرتی تو گھر میں بھی بور ہی ہونا تھا ضامن کو تو یونیورسٹی آنا ہی تھا اس کے ذمے سپورٹس گالا کے حوالے سے تیاریوں کے کام لگائے گئے تھے جو اس کو کرنے تھے۔

تو وہ جلدی ہی آ گیا تھا اس وقت ہال میں موجود تھا اس کو اختتامی تقریب کا ہیڈ بنایا گیا تھا جو سارے معاملات دیکھنے والا تھا عائلہ گاؤن میں ملبوس ہی آئی تھی اس نے حجاب لیا ہوا تھا فزا ابھی تک نہیں آئی تھی سٹوڈنٹس نے تھوڑا سا لیٹ آنا تھا اسٹاف پہلے آ گیا تھا عائلہ ضامن کے ساتھ ہی آئی تھی لیکن اب بور رہی تھی فزا کو میسج کیا تو پتہ چلا کہ وہ ابھی تک اپنے گھر سے نکلی ہی نہیں ہے کوئی اکا دکا سٹوڈنٹس آئے تھے لیکن ان میں سے کسی سے عائلہ کی اتنی ہیلو ہائے نہیں تھی۔

عائشہ نہیں آئی تھی لیکن ابرش آ گئی تھی یہ اتفاق تھا کہ ابرش آج سب سے پہلے آ گئی تھی اور اس نے عائلہ اور ضامن کو ایک ساتھ آتے دیکھا بھی تھا۔

ضامن نے خود عائلہ کے سیٹ کا دروازہ کھولا اور عائلہ پہ جھکتے اس کا سیٹ بیلٹ بھی کھولا تھا یہ منظر نجانے کیوں عائلہ کی نظروں میں مرچیں سی بھر

گیا تھا ضامن کسی اور لڑکی سے بات بھی کرتا تو اس کو آچھا نہیں لگتا تھا اپنی فیلنگز سمجھ نہیں پاتی تھی یا سمجھ رہی تھی لیکن انجان بن رہی تھی وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر گئی اندر جاتی کہ ڈیڈ کی کال آگئی صبح جب ابرش روم سے باہر آئی تو ڈیڈ آفس جا چکے تھے کسی امپورٹنٹ میٹنگ کی وجہ سے اور ان کی ملاقات ابرش سے نہیں ہو سکی تھی شائد اب وہ اس کی خیریت معلوم کرنا چاہتے تھے۔

ابرش نے تھوڑی دیر ان سے بات کی اور پھر وہ ڈیپارٹمنٹ میں چلی آئی صرف دو تین لڑکیاں آئی تھیں عائلہ کی نظر اس پہ پڑ چکی تھی ابرش کو نجانے کوئی رشتہ لگ رہا تھا عائلہ اور ضامن کا۔

عائلہ کے پاس جانے اس سے بات کرنے کی اس نے ضرورت محسوس نہیں کی کیونکہ کل جو ہوا اُس کے بعد ابرش کی انا اس کی اجازت نہیں دے رہی

تھی اس کو کہ وہ خود جا کر عائلہ سے دوبارہ بات کرتی آج تو وہ چشمش فزا بھی ابرش کو کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔

"ابرش اکیلی ہو عائشہ نہیں آئی؟" کلاس کی ایک لڑکی ابرش کو اکیلے کھڑے دیکھ کر اس کے پاس چلی آئی ایسے ابرش کو دوستی کرنے کے لیے لڑکیوں کی کمی ہرگز نہیں تھی لیکِن عائلہ نے اس کو ضد دلائی تھی۔

"ابھی تک نہیں آئی ہے وہ آ جائے گی۔۔۔!؛" ابرش لاپروائی سے بولی آج تک شاید اس کو عائشہ کی قدر ہی نہیں ہو سکی کہ عائشہ اس کی دوست ہے اور دوستی ہمیشہ برابری سے چلتی ہے۔

"تم کال کر لو تمھاری دوست ہے وہ۔۔۔پہلے عائلہ کر رہی تھی فزا کو کال۔۔۔!؛" اس لڑکی نے ابرش کو مشورہ دیا تو ابرش نے چھبن زدہ نظروں

سے اس لڑکی کو دیکھا ابرش نے آج تک خود سے عائشہ کو پہلے کال نہیں کی ہمیشہ عائشہ ہی کرتی تھی۔

"مجھ سے مڈل کلاس لوگوں جیسی حرکتیں نہیں ہوتی ہیں عجیب ڈرامے امپورٹنٹس جتانے کے لیے۔۔۔" وہ شانے آچکاتے بولی تو اس لڑکی نے ابرش کو افسردگی سے دیکھا بچاری عائشہ کو اگر ابرش کے خیالات کے بارے میں معلوم پڑ جاتا تو کتنا دکھی ہوتی وہ۔

کہیں نہ کہیں قصور عائشہ کا بھی تھا جس نے ابرش سے خود دوستی کی اور ہمیشہ نبھانے کی کوشش بھی اس بچاری نے ہی کی۔

"کچھ آور کہنا ہے۔۔۔!" اس لڑکی کو خود کو دیکھتے پا کر ابرش نے سیل فون پہ ہی نظریں گاڑے پوچھا وہ لڑکی نفی میں سر ہلاتے واپس اپنی جگہ پہ چلی گئی اور عائلہ طنزیہ ہنسی آچھا تھا کہ ابرش کو خود ہی احساس ہو گیا کہ وہ دونوں

ایک دوسرے کے مزاج سے مختلف ہیں اور ابرش اس کو ویسے ہی ناپسند تھی۔

عائلہ نے دوبارہ فزا کو کال کی تھی وہ گھر سے نکل چکی تھی عائلہ نے سکون کا سانس لیا ضامن بھائی کے ساتھ آ تو گئی تھی لیکن اب اس کو لگ رہا تھا کہ اس کو آنا ہی نہیں چاہیے تھا ابرش کی نظریں دوبارہ اس پہ تھیں وہ لگ ہی اتنی معصوم لگ رہی تھی کتنی پیاری تھی ضامن کے حوالے سے اس کو عائلہ کو اپنے قریب کرنا تھا لیکن یہ لڑکی اس کو گھاس ڈالتی تب بات تھی۔

"کیا دیکھا تم نے فزا میں جو اس سے دوستی کر لی۔۔۔مجھے ریکجیٹ کیا تم نے؟" ابرش کچھ دیر تو عائلہ کو دیکھتی رہی پھر چلتے اس کے قریب گئی ابھی اس کو پلان کے حساب سے ضامن کے پاس بھی جانا تھا۔

"دوستی میں چیٹنگ نہیں دیکھی جاتی۔۔۔" عائلہ نے کچھ جتایا تو ابرش سلگ گئی تھی لیکِن ضبط کرتے وہ عائلہ کو گھورتے کلاس روم سے نکل گئی ابھی کافی لوگ آچکے تھے اس کا کام ہو سکتا تھا ویسے بھی ڈیڈ آجاتے تو پلاننگ کے لینے کے دینے پڑ جاتے۔

"بس ڈیڈ کے آنے سے پہلے ہو جائے سب کچھ۔۔۔ اوریرمان۔۔۔" وہ جو کرنے جارہی تھی یرمان کی موجودگی میں وہ تھوڑا جھجک رہی تھی لیکن ضامن نے اس کی برداشت کو آزما چکا تھا جب تک ضامن عباس کی عزت کا جنازہ نہیں نکال دیتی اس کو سکون نہیں ملنا تھا اور یہ اسی پلاننگ کی صورت میں ممکن تھا۔

ضامن اس کو دور سے نظر آگیا تھا۔

•••••

وہ آگے آئی تو ضامن پہ نظر پڑتے ہی ایک پل کے لیے اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی وہ بہت ہنڈسیم لگ رہا تھا جیکٹ کندھے پہ ڈالے اپنے بالوں بالوں کو پیشانی سے سنوارتے وہ ابرش ملک کے دل کے تار چھڑ گیا یہ کیا ہو رہا تھا ابرش کو نہیں اس نے ایسا ہی کرنا تھا ضامن کے ساتھ اس کے ساتھ اور لوگ تھے آیسے وہ ہال کے داخلی دروازے کی طرف نہیں جا سکتی تھی اس کو ضامن کو ہال کے آندر بلانا تھا کسی طرح سے۔

اس نے پاس سے گزرتے ملازم کو آواز دی اور اسے کہا کہ یہ میسج سر ضامن کو دے دو۔

"ان سے کہو کہ عائلہ میم بلا رہی ہیں ہال میں اُنہیں کوئی ضروری کام ہے جلدی آئیں۔۔۔" وہ ملازم سے کہتے خود ہال میں چلی آئی جانتی تھی کہ اگر آپنا نام لے گی تو ضامن نہیں آئے گا لیکن عائلہ کے نام پہ وہ ضرور آئے گا

اتنا تو اندازہ ہو ہی گیا تھا صبح اس کو۔۔۔۔۔دل میں ایک پل کے لیے کدورت تو پیدا ہو گئی تھی عائلہ کے لئے۔

وہ ہال میں آتے اِدھر اُدھر ٹہلتے ضامن کا انتظار کرنے لگی دل گھبرا بھی رہا تھا نجانے کیا رزلٹ نکلتا اس سب کا عائشہ اس کے ساتھ نہیں تھی وہ اکیلی ہی ہال میں موجود ضامن کا انتظار کر رہی تھی۔

ماتھے پہ پسینہ بھی چمکا تھا اس کا موبائل بجا تو وہ اچھلی کال یرمان ملک کی تھی وہ شاید اس کے ڈیپارٹمنٹ میں گیا اور اسکو نہ پا کر وہ اس کو کال کر رہا تھا۔ ابرش نے بتایا کہ وہ کسی کام سے گئی ہے اور واپس آ رہی ہے۔

یرمان نے مذید کچھ دیر بات کی اور کال کاٹ دی عائلہ کو وہ کلاس روم میں دیکھ چکا تھا۔

یہ لڑکی اچانک سے اس کے سامنے آئی تھی۔

مایا ابھی تک نہیں آئی تھی شاید وہ آنے ہی نہیں والی تھی وہ عائلہ سے نظریں نہیں ہٹا سکا نجانے کیا تھا جب بھی وہ عائلہ کو دیکھتا اس کا نظریں ہٹانا مشکل ہو جاتا تھا۔

اسکے کئی پل عائلہ کو دیکھنے میں صرف ہو گئے تھے اور عائلہ خود پہ کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتے یہاں وہاں دیکھنے لگی اس وقت وہ فزا سے باتیں کر رہی تھی یرمان ملک پہ اس کی نظر پڑی ہی نہیں تھی اور یرمان وہاں سے نکل گیا کیونکہ اس کو ڈیڈ کی کال آ رہی تھی۔

ان کی آفس میں میٹنگ کینسل ہو گئی تھی کیونکہ جس فاران میمبرز کے ساتھ ان کی میٹنگ تھی وہ آج شاید آئے نہیں تھے جس کی وجہ سے وہ فری تھے تو اُنہوں نے یورنیورسٹی آنے کا فیصلہ کیا تھا۔

یرمان کا ارادہ یہ بات ابرش کو بتانے کا تھا لیکِن بتا نہیں پایا اوُر اپنے دوستوں کی طرف چلا گیا۔

.....

ضامن کافی سارا کام نمٹا چکا تھا اس کو آیسے فنکشنز سے ہمیشہ الرجی ہوتی تھی اس نے کبھی جوائن نہیں کیے بہت کم ہی کرتا تھا لیکن یہاں تو وہ سٹاف ممبرز میں شامل تھا اوُر اس کو یہ کام کرنا ہی تھا عائلہ اپنی دوست کے ساتھ تھی جس کی وجہ سے وہ کچھ مطمئن تھا۔

اس کو ملازم نے بتایا کہ عائلہ اس کوہال کے اندر بلا رہی ہے ضامن حیران ہوا بھلا عائلہ ہال کے اندر کیا کر رہی تھی وہ بھی اس ٹائم وہ تو فزا کے ساتھ تھی پھِر ایسے بلایا کیوں کال کر لیتی آگر کوئی کام تھا اس کو تو لیکن ایسے بلانا

۔۔اس نے عائلہ کو کال کی لیکن ریسیو نہیں ہوئی ملازم اس کو میسج دے کر واپس چلا گیا تھا۔

اب وہ سوچ میں پڑ گیا تھا کہ جائے یا نہیں عائلہ کی طعیبت ٹھیک نہیں تھی صبح وہ روک نہیں سکا خود کو اور چلا گیا تھا ہال میں اگر عائلہ فون اٹھا لیتی تو پھر اس نے ہال کے اندر نہیں جانا تھا جگہ کافی عجیب سی تھی عائلہ یہاں کر کیا رہی تھی وہ یہ سوچنے لگا اب آندر نہیں جاتا تو اس کو ٹینشن بنی رہتی کہ نجانے کیا وجہ تھی وہ چلا آیا تھا۔

اس نے اندر قدم رکھا تو وہاں کسی کو نہ پاتے وہ مزید گھبرایا عائلہ نہیں تھی یہاں یہ ہال اکثر بند رہتا تھا کوئی مین تقریب ہوتی تو کھلتا ورنہ ہال کا باہر والا ایریا ہی یوز ہوتا تھا۔

"ولکم پروفیسر جی۔۔۔!؛" ابرش اچانک سے ضامن ملک کے سامنے آئی تھی وہ اس وقت وائٹ کلر کی مکسی میں تھی جس کی سیلوز نہیں تھیں آور گلہ بھی کافی گہرا تھا وہ یہاں کیا کر رہی تھی۔

کیا عائلہ اس کے ساتھ تھی ایک پل کے لیے اس کے دل میں یہ خیال آیا لیکن عائلہ کیسے ابرش کے ساتھ ہو سکتی تھی وہ تو فزا کے ساتھ تھی۔

لیکِن ملازم نے یہی بتایا اسے کیا ضرورت تھی ملازم کو ایسے اس سے جھوٹ بولنے کی۔

"مس ملک آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔" اس نے آس پاس دیکھا وہاں اوَر کوئی نہیں تھا عائلہ نہیں تھی اس نے ایک پھر سے عائلہ کا نمبر ملایا لیکِن اس نے اٹھایا ہی نہیں آگر یہاں عائلہ ہوتی تو اس کا سیل فون ضرور بجتا۔

"سر جی آپ سوال بہت کرتے ہیں۔۔۔؟!" وہ ایک سٹائل سے چلتے ضامن کے پاس آئی اس کے وجود سے اٹھ رہی مہک ضامن کو اپنے حواسوں پہ چھائی محسوس ہوئی تھی وہ اس وقتِ ہال میں کیا کر رہی تھی عائلہ کی جگہ یہ یہاں کیوں تھی بہت سے سوال اس وقتِ ضامن کے دماغ میں چل رہے تھے جن کا جواب اس کو چاہیے تھا ابرش کا یہاں ہونا ہی ایک سوالیہ نشان تھا جس کا جواب اب اس کو ابرش ہی دے سکتی تھی۔۔۔۔۔

"کیا کر رہی ہیں یہاں۔۔۔؟" سرد مہری سے استفسار کیا تھا ابرش نے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی تھی اس کے مسکرانے سے اس کے گال پہ بنتا ڈمپل اس پل ضامن نے لب بھینچ لیے تھے۔

"سر جی آپ۔۔۔"

"شٹ اپ مس ملک۔۔۔" وہ دھاڑا کب تک برداشت کرتا یہ لڑکی اور اس کی حرکتیں اب اس کو سلگا گئی تھی کیوں کر رہی تھی ابرش اس وقت ایسی باتیں اس کا حلیہ اور یہاں موجودگی کی وجہ ضامن سمجھ نہیں پایا اس پل وہ ابرش کو یہاں ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا شاید۔

"اتنا غصہ افف تھوڑا بچا کر رکھیں سر جی کام آئے گا آپ کا ویسے بھی۔۔۔" وہ بولتے بولتے رکی کیونکہ ضامن واپس جانے لگا وہ ابرش کے منہ لگنا ہی نہیں چاہتا تھا اس کو عائلہ سے بات کرنی تھی جو کال ہی نہیں اٹھا رہی تھی۔

"سر جی اب آ گئے ہیں آپ تو جا نہیں سکتے ہیں یہاں آپ کو رکنا ہی پڑے گا۔۔۔" وہ پیچھے سے ضامن کو ہگ کرتے اس کے پیٹ کے گرد اپنے ہاتھوں کا حصارِ بناتے بولی ضامن کو اس کی ناز کی اپنی پشت سے ٹچ ہوتی

محسوس ہوئی یہ لڑکی بہت ایڈوانس تھی کیسے بے باکی سے اس کی پشت تھام گئی تھی۔

"مس ملک یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔؟" وہ اس کو ایک جھٹکے سے سیدھا کرتا اپنے سامنے کر گیا تھا۔

"یہ تو کچھ بھی نہیں ہے سر جی اصل بد تمیزی تو میں ابھی شروع کروں گی اور وہ بھی اتنی شاندار کہ آپ حیران ہو جائیں گے۔۔۔" وہ پر اسرار انداز میں مسکرائی اور ضامن کی سمجھ میں اس کی کوئی بات نہیں آ رہی تھی۔

"مس ملک لگتا ہے آپ نیند میں چل کر یونیورسٹی آ گئی ہیں آپ کو ریسٹ کی ضرورت ہے۔۔۔" وہ جتنا ابرش کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرتا وہ مذید اس کے ساتھ چپک رہی تھی۔

"سر جی آپ کی طعیبت ٹھیک نہیں لگ رہی مُجھے۔۔۔!؛" وہ تھوڑا اوپر ہوئی اوُر اس کے ہونٹوں پہ لگی لپسٹک ضامن کی گردن پہ آپنا نشان چھوڑ گئی ضامن نے اُسے خوُد سے دور کیا اس کا لمس بچھو کی طرح خوُد کو محسوس ہوا اپنے وجودِ پہ۔

"مس ملک آپ نے جھوٹ کیوں بلوایا ملازم سے۔۔۔؟" ابرش یہاں موجود تھی تو اس کا یہی مطلب تھا کہ ملازم کو اس نے ضامن کے پاس بھیجا ہو گا وہ خود تو آنے سے رہا اوُر عائلہ کو کسی نے دیکھا ہوا ہی نہیں تھا اس کے ساتھ تو کسی کو معلوم ہی نہیں تھا کہ عائلہ اور ضامن کا آپس میں کیا رشتہ ہے۔۔۔۔

"میں یہی سوال ایکسپلٹ کر رہی تھی آپ سے!؛" وہ پھر مسکرائی اس کا ڈمپل وہ آج بلاوجہ اپنا ڈمپل شو کر رہی تھی بار بار۔

"شٹ اپ مس ملک یہاں بلانے کی ضرورت کیوں پیش آئی آپ کو جانتی ہیں یہ کتنی غلط حرکت ہے یہ ہال کا اندرونی حصہ ہے یہاں کوئی بھی نہیں آتا ہے اور آپ عقل سے پیدل ہیں جو یہاں مُجھے دھوکے سے بلایا آپ کو تمیز چھو کر بھی نہیں گزری ہے۔۔۔" وہ دھاڑا غصہ خطرناک حد تک بڑھ گیا تھا ابرش کی یہ حرکت اور اوپر سے اس کا یہ مان لینا کہ ضامن کو اس نے ہی یہاں بلایا ہے ضامن کے غصے کو ہوا دے گیا تھا۔

"دھوکے سے آپ تو یوں شو کر رہے ہیں جیسے میں آپ کی گرل فرینڈ ہوں آور آپ کو زبردستی کڈنیپ کیا ہے میں نے۔۔۔" ضامن کے غصے کی زیادتی سے سرخ ہوتے چہرے پہ نظریں گاڑے ہی ابرش بولی تو ضامن نے اس کو دھکا دیتے سائیڈ پہ کرنے کی کوشش کی تھی۔

"کوئی ہے مُجھے بچاؤ۔۔۔ یہ میرے ساتھ۔۔۔۔ کوئی ہے پلیز۔۔۔۔۔" ضامن وہاں سے جاتا کہ بوکھلاہٹ میں ابرش کو کچھ بھی سمجھایا نہیں آیا ضامن یہاں سے چلا جاتا تو اس کا پلان ناکام ہو جاتا بار بار ہار اس کے ہی حصے میں کیوں آ رہی تھی وہ ہزیانی ہوتے چلائی تھی اس کی آواز دور تک جا رہی تھی۔

ایک تو یہ حصہ تھا خاموش سا اور شور نہ ہونے کی وجہ سے آواز گونجنے لگی ضامن کو ابرش کا ایسے چلانا مذید غصہ دلا گیا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے کیوں چلا رہی ہو۔۔۔" وہ غرایا ابرش ابھی تک اس کے ساتھ چپکی ہوئی تھی لیکِن آواز اس کی دور تک گئی تھی وہ خاموش ہو گئی ایک پل کے لیے اس کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کر چکی ہے اس کو ضامن کو سب کی

نظروں میں گرانا تھا وہ خود کیسے اس کو ہال کے آندر قدموں کی آہٹ سنائی دی۔

"سر۔۔۔" وہ گھبرائی سی ضامن کے سینے سے جا لگی ضامن اس کو خود سے دور کرتا کہ وہ مذید مضبوطی سے ضامن کا ہاتھ تھامتے اس کے قریب ہو گئی اوٗر عین اسی لمحے ہال کا دروازہ کھولتے کوئی اندر آیا تھا۔۔۔

وہ اکیلا نہیں تھا ساتھ اوٗر بھی بہت سے لوگ تھے یہ سٹاف میں سے ہی ایک پروفیسر تھے جو غالباً یہاں سے گزر رہے تھے جب ان کے کانوں میں ابرش کی آواز۔۔۔۔ کوئی ہے مُجھے بچاؤ۔۔۔ یہ میرے ساتھ۔۔۔۔ کوئی ہے پلیز۔۔۔۔" ٹکرائی وہ وہاں کام کرتے لوگوں کے ساتھ اندر آ گئے تھے لیکن سامنے کا منظر ان کے لئے نا قابلِ یقین تھا۔

ابرش ملک کو کون نہیں جانتا تھا قیوم ملک کی بیٹی تھی جن کا نام یورنیورسٹی کے سارے سٹاف کو پتہ تھا واقف تھے وہ قیوم ملک سے لیکن جو منظر وہ دیکھ رہے تھے اس پہ یقین کرنا مشکل تھا ضامن کے اتنے قریب ابرش اور ابرش کا بکھرا حلیہ۔

قیوم ملک جو کہ اسی وقت یورنیورسٹی میں آئے تھے ادھر لوگوں کو جمع دیکھتے وہ پرنسپل صاحب کے ساتھ جو ان کا استقبال کر رہے تھے ہال کی طرف آ گئے تھے لیکن جب اپنی بیٹی کو یوں کسی کی بانہوں میں دیکھا تو ان کے مضبوط قدم لڑکھڑائے تھے۔

یہ ان کی ابرش تھی کسی اور کے ساتھ ضامن کوشش کے باوجود بھی ابرش کو خود سے الگ نہیں کر پا رہا تھا وہ مضبوطی سے اس کی جیکٹ تھامے ہوئے تھی۔۔

"مس ملک۔۔۔!؛" ضامن مذید کچھ بولتا کہ نظریں ہال کے دروازے پہ پڑی یہاں اتنے سارے لوگوں کو دیکھتے اس نے ابرش کو خود سے دور کرنا چاہا لیکن ناکام رہا قیوم ملک آنکھوں میں شعلے لیے ضامن عباس کی طرف بڑھے تھے ضامن کو دھکا دیا تھا وہ لڑکھڑایا لیکن خود کو مشکل سے گرنے سے روکا اور دوسری طرف ابرش کر قدموں سے زمین کسکی تھی اپنے ڈیڈ کو دیکھ کر وہ اتنے جلدی کیسے آگئے یہ کیا ہو گیا تھا اس سے ڈیڈ کے چہرے پتھریلے تاثرات اس کو کچھ غلط ہونے کی گواہی دے رہے تھے۔

ابرش کا دل سوکھے پتے کی طرح لرزا تھا آنکھیں شدت گریہ سے بہنے لگی تھی یہ وہ کیا کر چکی تھی پہلے اس کی ڈیڈ سے بات ہوئی تھی انہوں نے اس کو بتایا تو نہیں کہ وہ اتنی جلدی آرہے تھے اس کو پتہ ہوتا تو کبھی نہ کرتی ایسا۔

ضامن کو بدنام کرنے کے چکر میں وہ اپنا کردار بھی سب کے سامنے مشکوک بنا چکی تھی ڈیڈ تو اب اس بات کو آیسے جانے بھی نہیں دینے والے تھے۔

"بچی کی چیخنے کی آوازیں سنائی دی مجھے جیسے یہ پروفیسر اس کے ساتھ زبردستی کر رہا ہو میں تو گزر رہا تھا یہاں سے خود کو روک نہیں سکا اور سامنے کا منظر دیکھا تو۔۔۔"جو پروفیسر ابرش کی آواز سن کر اندر آئے تھے وہ قیوم ملک کے سامنے نمبر بنانے کے چکر میں یہ سب بول گئے تھے کیونکہ یہاں سبھی کو معلوم تھا کہ قیوم ملک کے لیے ان کی بیٹی کتنی اہمیت رکھتی ہے وہ بیٹی سے کتنی محبت کرتی ہیں یہ بات تو کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔

شاید یہ نیا آیا پروفیسر اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا ورنہ ابرش کے آس پاس بھی نہیں بھٹکتا۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی کے ساتھ یہ سب کرنے کی؟ بولو دو ٹکے کہ پروفیسر اوقات کیا ہے تمھاری۔۔۔؟" قیوم ملک تو آپے سے باہر ہوئے تھے۔

ابرش نے سسکی روکتے اپنے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھا دیکھتے ہی دیکھتے ساری یورنیورسٹی ہی ہال میں جمع ہو گئی تھی ہر جگہ ہر ڈیپارٹمنٹ میں یہ خبر پہنچ گئی تھی عائلہ اور فزا بھی آ گئی تھیں وہاں لیکن ضامن کو دیکھتے عائلہ نے نفی میں سر ہلایا اس کا بھائی ایسی کوئی حرکت نہیں کر سکتا تھا وہ آچھے سے جانتی تھی پر سامنے جو نظر آ رہا تھا وہ۔

یرمان وہاں پہنچا تو اپنی بہن کی حالتِ دیکھتے اُس کا حال بھی قیوم ملک سے مختلف نہیں تھا۔

"آپ اپنی بیٹی سے پوچھیں وہ۔۔"

"خبر دار جو تم نے اپنی گھٹیا زبان سے میری بیٹی کا نام بھی لیا تو حیثیت کیا ہے تمھاری میری بیٹی کے ساتھ۔۔۔ تم ایک استاد ہو زرا شرم نہیں یہ سب کرتے حالت دیکھو میری بیٹی کی۔۔۔ تمھیں میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔ کسی بھول میں مت رہنا۔۔۔" وہ اس پل کسی کے قابو میں نہیں آ رہے تھے۔

پرنسپل صاحب الگ پریشانی سے یہ ساری صورتحال دیکھ رہے تھے یہ ان کی یونیورسٹی کی ساخت کا سوال تھا اگر بات باہر نکل جاتی اور میڈیا تک پہنچ جاتی تو ان کی یونیورسٹی کی ریپٹیشن خراب ہو جاتی قیوم ملک جس قدر طیش میں لگ رہے تھے ان سے کوئی امید نہیں تھی کہ وہ کچھ بھی کر دیتے جو بھی تھا ان کو خود ضامن پہ اتنا تو اعتبار تھا کہ وہ آیسا ویسا کچھ نہیں کر سکتا ہے۔

"نہیں آپ جھوٹ بھول رہے ہیں میرے بھائی ایسا کچھ نہیں کر سکتے ہیں مجھے خود سے زیادہ یقین ہے اپنے بھائی پہ آپ اپنی بیٹی سے کیوں نہیں پوچھتے ہیں جو سر جھکائے کھڑی ہے۔۔۔"سب کو خاموش تماشائی بنے دیکھ کر عائلہ خاموش نہیں رہ سکی تھی وہ بھول گئی تھی یہاں اس کے اور ضامن کے رشتے سے ہر کوئی ناواقف تھا کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ اور ضامن بہن بھائی ہیں۔

"عائلہ۔۔۔"ضامن عائلہ کی طرف بڑھا وہ جیسے تیسے کر کے یہ معاملہ سنبھال لیتا لیکن عائلہ کو وہ ان لوگوں کی نظروں میں نہیں آنے دینا چاہتا تھا

۔

"کیا مطلب ہے تمھارا سب کچھ سامنے ہے تمھارے بھائی نے یہاں تنہائی میں میری۔۔۔بہن۔۔۔۔"یرمان پہلے تو حیران ہوا یہ لڑکی ضامن کی بہن

تھی لیکِن پھر غصہ آیا اس کو کہ یہ لڑکی ایک لڑکی ہو کر دوسرے لڑکی کا ساتھ دینے کے بجائے اپنے بھائی کی حمایت میں بول رہی تھی یرمان آگے بڑھا تھا اوُر اس سے پہلے کہ وہ ضامن کو تھپڑ مرتا ضامن نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا وہ کیسے برداشت کرتا جب اس نے کچھ کیا ہی نہیں تھا تو کیوں وہ خاموش رہتا اوُر ابرش اس کو شدید نفرت محسوس ہوئی تھی اس وقتِ ابرش

۔

کتنی گھٹیا لڑکی تھی اب کیسے مظلوم بن رہی تھی جیسے ریپ وکٹم ہو وہ اور ضامن۔ کوئی ظالم انسان۔

"اپنی بہن سے پوچھو کیوں بلایا مُجھے یہاں۔۔۔؟" اس نے یرمان کو کہا لیکن نظریں ابرش پہ تھیں جس کی آنکھوں سے آنسو بہتے اب اس کے رخساروں کو بھگو چکے تھے۔

"میری بہن کا نام مت لینا تم۔۔۔۔" یرمان نے اس کا گریبان پکڑا وہ دونوں آپس میں گتھم گتھا ہو گئے تھے اور باقی سب خاموش عائلہ کے تو آنسو ہی نہیں رک رہے تھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیسے اپنے بھائی کو بچائے اس لڑکی کی گھٹیا پلاننگ سے۔۔

عائلہ تو کب سے فزا کے ساتھ تھی فون بیگ میں تھا اس نے ایک بار بھی نہیں دیکھا ورنہ ضامن کی کالز کے بارے میں معلوم ہو جاتا۔

"یرمان خاموش ہو جاؤ ابرش آپ بتاؤ کیا کر رہی تھی آپ یہاں؟ کس نے بلایا آپ کو ہال میں؟" ضامن کا بار بار ایک ہی بات کرنا قیوم ملک کو بہت کچھ سوچنے پہ مجبور کر رہا تھا ضامن ڈر نہیں رہا تھا نہ ہی گھبرایا تھا بلکے اس کے چہرے پہ غصے تھا جیسے اس کے خلاف کچھ ایسا سامنے آیا ہو جو اس نے کیا ہی نہیں ہو.

"ڈیڈ۔۔۔" ابرش کو اپنے ڈیڈ سے یہ توقع نہیں تھی کہ وہ یوں سب کے سامنے اس سے پوچھیں گے سچویشن اس سچویشن سے بہت مختلف ہو گئی تھی جو اس نے پلان کی ہوئی تھی سب کی یہاں موجودگی اور ضامن کا غصہ یرمان بھی تھا یعنی اب سب لوگ بات کی تہہ تک جانے کی کوشش کرتے۔

"پوچھیں اپنی بیٹی سے!؛ کیوں جھوٹ بول کر بلوایا مجھے یہاں ہال میں؟ اور ۔۔۔۔۔"

"شٹ اپ۔۔۔!" ضامن یوں بھرے مجمعے میں اس کی بہن پہ الزام لگا رہا تھا یرمان کی برداشت سے باہر ہوا تو ضامن کو زوردار پنچ مارا بدلے میں ضامن یرمان پہ وار کرتا کہ درمیان میں پرنسپل صاحب بول پڑے تھے وہ مزید ہنگامہ افورڈ نہیں کر سکتے تھے۔

"مجھے لگتا ہے ہمیں معاملے کی تہہ تک جانا چاہئے پروفیسر ضامن ایک مہینے میں اپنی ریپوٹیشن کافی اچھی بنا چکے ہیں ہو سکتا ہے جو نظر آرہا ہو بظاہر ایسا کچھ ہو ہی نہ کبھی کبھی آنکھوں دیکھا سب کچھ غلط بھی تو ہو سکتا ہے۔۔۔" پرنسپل صاحب قیوم ملک کو دیکھتے بولے جو کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے شائد وہ بھی یہی سوچ رہے تھے۔

ان کی نظریں عائلہ پہ تھیں آور پھر انہوں نے یرمان کو دیکھا تھا۔

"بھلے یہ سب سچ نہ ہو لیکن جو تماشا ہو چکا ہے اسے نہیں بھولا سکتا ہوں میں اس لڑکے کو اپنے کیے کا ہرجانہ بھرنا ہی پڑے گا۔۔۔" وہ دل ہی دل میں پلان بناتے عائلہ کو دیکھ رہے تھے وہ ضامن کے پیچھے ہو گئی تھی قیوم ملک کی نظروں سے وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔۔۔

"آپ بلائیں اس ملازم کو جس نے مجھے یہ میسج دیا تھا کہ میری بہن مُجھے ہال میں بلا رہی ہے جب کی یہاں ابرش ملک موجود تھی۔۔۔اور یہ سب کچھ آپ کی بیٹی نے کیا ہے مسٹر ملک۔۔۔"وہ عائلہ کی ڈھال بن گیا تھا قیوم ملک نے بے ساختہ ابرش کو دیکھا جس کی نیلی آنکھوں میں نمی تھی وہ اپنے ڈیڈ کو دیکھتے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔

اس پل ڈیڈ کو اگر سچائی معلوم پڑ جاتی تو۔۔۔؟"

"میرے خیال میں اُس ملازم کو بلانے میں کوئی قباحت نہیں ہے ہو سکتا ہے اُسے غلط فہمی ہو گئی ہو اور اس نے غلطی سے کسی اوُر کا نام لیا ہو۔۔۔"پرنسپل صاحب ابرش کو فیور دے رہے تھے۔

کچھ ہی دیر میں ملازم وہاں آ گیا تھا وہ وہی تھا جس کو ابرش نے میسج دیا تھا ضامن کو ہال میں بلانے کا وہ کافی گھبرایا ہوا تھا اس نے ضامن کو دیکھا ابرش

ملک کو وہ جانتا تھا لیکن عائلہ کو نہیں درمیان کے معاملے سے بھی وہ انجان تھا اس نے بس وہی لفظ دہرا دیئے جو اس کو ابرش نے بولے۔

"بتاؤ کیا کہا تھا تم نے مجھ سے۔۔۔!؛" ضامن عائلہ کو پیچھے کرتے ملازم کے سامنے آیا تھا۔

"سر میں نے تو آپ سے کچھ بھی نہیں کہا تھا۔۔۔ہاں بس آپ کو دیکھا تھا ہال میں آتے شائد آپ ان کے پیچھے آرہے تھے یا۔۔۔"

"شٹ اپ سچ بتاؤ سب کو۔۔۔!؛" ضامن کو اس انسان اس قدر مکر جانے کی امید ہرگز نہیں تھی وہ تو صاف صاف ہی بات کو رد کر گیا تھا۔

ملازم نے اسی ٹائم کھڑے کھڑے پلان بنایا تھا کہ وہ ابرش کا ساتھ دے گا ادھر سے اس کو فایدہ ہو سکتا تھا ضامن کی بات پہ ویسے بھی کوئی یقین نہیں

کر رہا تھا۔ ملازم کی بات سنتے ابرش نے جھٹکے سے سر اُٹھایا یہ ملازم آخر اس کی مدد کیوں کر رہا تھا خیر جو بھی تھا اس وقتِ سب سے اہم تھا کہ ڈیڈ کو اس بات کا یقین ہو کہ یہ سب ابرش کے ساتھ ہوا ہے اور کیا ضامن نے ہے ورنہ آگر اس کی سچائی سامنے آتی تو بہت برا ہوتا۔

"آپ اس کو ہرس نہیں کر سکتے ہیں پروفیسر ضامن آپ کے کہنے پہ ہم نے اس ملازم کو یہاں بلایا اب اپنے کیے پہ پردہ ڈالنے سے بہتر ہے قبول کرو آپ کی نیت ٹھیک۔۔۔" ادھیڑ عمر پروفیسر نے ضامن کو دیکھتے طنزیہ لہجے میں بولے تھے۔

"یہ جھوٹ ہے۔۔۔"

"پروفیسر اب تم دیکھنا میں کیا کرتا ہوں تیرے ساتھ۔۔۔ تو نے میری بہن پہ بری نظر رکھی۔۔۔ تیری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔۔۔" یرمان مزید برداشت نہیں کر سکا اب تو سب واضح ہو رہا تھا۔

"تمھیں بڑی غیرت جاگ رہی ہے اس وقتِ اوَر معلوم ہے اپنی بہن کی حرکتیں۔۔۔" ضامن سر تا پا سلگ گیا تھا یہ لڑکا اب کیوں بھڑک رہا تھا اور ابرش سب سے زیادہ غصہ تو ضامن کو ابرش پہ آیا تھا کیسے معصوم بن کر کھڑی تھی وہ اتنا کچھ کر کے کاش کہ وہ یہاں آتا ہی نہیں۔

ضامن سب سٹوڈنٹس کی نظریں خوُد پہ محسوس کر رہا تھا یقیناً سب کو ابرش سے ہمدردی ہو رہی تھی اور سوائے اس کی بہن کے اور کوئی نہیں بولا تھا۔

"شٹ اپ میری بہن کا نام لینا ورنہ مت بول تیری بھی بہن ہے اور وہ بھی جوان۔۔۔" یرمان نے ایک کینہ توڑ نظر عائلہ پہ ڈالی جس کا نقاب پوری طرح سے آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا وہ سسک رہی تھی۔

زندگی میں پہلی بار وہ لوگ ایسی صورتحال کو فیس کر رہے تھے اس سے تو بہتر تھا کہ وہ لوگ حیدرآباد ہی رہتے وہاں کم سے کم ایسا تو کچھ نہیں ہوا ان کے ساتھ جو یہاں ایک ہی مہینے میں ہو گیا۔

وہ روتے سب کو دیکھ رہی تھی ابرش نے کیا تھا یہ سب لیکن کیوں پہلے اس کے پیچھے پڑی تھی اور اب یہ سب آخر ایک لڑکی اتنا کیسے گر سکتی تھی کہ خود کی عزت کا خیال بھی نہیں کیا اس نے اور ساتھ کس کے تھی اپنے پروفیسر کے۔

"خبر دار جو میری بہن کا نام بھی لیا۔۔۔"ضامن کے تو سر پہ لگی تلوے پہ بجھی تھی یرمان کے لبوں سے اپنی بہن کا نام سنتے بھلے اس نے عائلہ کا نام نہیں لیا تھا لیکِن بات تو وہ اس کی بہن کے بارے میں ہی کر رہا تھا ضامن کا دل چاہا وہ اس یرمان کی زبان کھینچ لے جس نے اس کی بہن کو غلط نظر سے دیکھا تھا۔

"یہ خیال تجھے پہلے کیوں نہیں آیا جب میری بہن پہ غلط نظر ڈالی تو نے۔۔۔"وہ پھر سے گتھم گتھا ہو گئے اور قیوم ملک آگے بڑھتے ان کو ایک دوسرے سے الگ کرتے وہ خاموشی سے ان کو دیکھنے لگے ایک بار بھی انہوں نے ابرش سے بات نہیں کی تھی یہ بات وہ سہن نہیں کر پا رہی تھی کیا ڈیڈ کو ابھی تک اس پہ شک تھا وہ تلملاتے سوچ رہی تھی یہ اچھا تھا کہ ملازم نے اس کا ساتھ دیا ورنہ کیا کرتی وہ۔۔

"تیری بہن ہے۔۔۔"ضامن بھی اس وقت تمیز بھول گیا تھا اور یرمان ملک غصے میں پہلے ہی کسی کی کہاں سنتا تھا اب معاملہ مذید گرم ہو گیا تھا قیوم ملک نے ایک زور دار تھپڑ مارا تھا ضامن عباس کو۔

"ابھی میں بتاؤں گا کہ کیا کرنا ہے تمھارے ساتھ میری بیٹی پہ غلط نظر رکھی تم نے۔۔۔"وہ نجانے کیا سوچے بیٹھے تھے۔

"سر میرے بھائی ایسا نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔!؛"عائلہ آگے آئی تھی اُس دن یہ آدمی اس کو ٹھیک لگا تھا اور بات کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں تھی۔

"تمھیں لگتا ہے میں جھوٹ بول رہی ہوں۔۔۔"ابرش عائلہ کے سامنے آتے اس کو ایک تھپڑ مارا تھا وہ لڑکھڑاتے گری تھی ضامن آگے بڑھا تھا وہ کیسے اپنی اپنی بہن کو اس بد تمیز لڑکی کے قریب برداشت کر سکتا تھا۔

"عائلہ۔۔۔!؛" وہ اس کے قریب آتے اس کو سہارا دیتا کہ قیوم ملک نے عائلہ کو اپنی طرف کھینچا تھا وہ دل ہی دل میں جو سوچ رہے تھے وہ تھوڑا مشکل تھا لیکِن آگر آیسا ہو جاتا تو ان کا ہی فایدہ تھا۔

"میری بہن سے آپ لوگوں کا کیا کام؟" وہ بھڑک گیا عائلہ سسک رہی تھی مچلتے ضامن کی طرف جانے کی کوشش کی لیکن قیوم ملک نے اُسے آیسا کرنے نہیں دیا تھا۔

"جو تم میری بیٹی کے ساتھ کرنے کی کوشش کر رہے تھے وہ اگر تمھاری بہن۔۔۔"

"زبان سنبھال کر بات کریں آپ۔۔۔ میری بہن کے بارے میں ایسی بکواس کرنے کی ہمت کیسے کی آپ نے شاید آپ اپنی بیٹی کی حرکتوں سے

واقف نہیں ہیں حلیہ دیکھیں اپنی بیٹی کا۔۔۔۔"اس کا اِشارہ ابرش کی ڈریسنگ کی طرف تھا جو کافی بولڈ ڈریس پہنے ہوئے تھی۔۔۔

"تمھیں کیا مسئلہ ہے میری بہن سے وہ جو مرضی کرے تم نے تو اپنی اصلیت رکھادی ناں۔۔۔"یرمان عائلہ عباس کو دیکھ رہا تھا۔

"ملک صاحب غصہ ضبط کریں پلیز یہاں اتنے لوگ ہیں اگر بات باہر نکلی تو آپ کو نقصان ہو گا ابرش کے کردار کا سوال ہے ضامن آپ کو یہ حرکت کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا آپ یہاں از اپروفیسر کام کرتے ہیں اور یہ سارے سٹوڈنٹس آپ کے کیا لگتے ہیں۔۔۔"پرنسپل صاحب کو ایک طرف یہ فکر تھی کہ کہیں قیوم ملک ناراض نہ ہو جائیں دوسرا اس بات کے پھیلنے سے وہ پریشان تھے۔

"اس پروفیسر نے جو کیا ہے اس کی بس ایک ہی سزا ہے اور وہ سزا۔۔۔"

"میں نے کچھ بھی نہیں کیا ہے اور نہ میں آپ کا کوئی فضول فیصلہ ماننے والا ہوں مجھے یہاں نوکری نہیں کرنی ہے۔۔۔"ضامن نے جیسے تیسے سہی عائلہ کی کلائی پکڑ لی تھی جو سسکتے اس کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی۔

"نوکری نہیں کرنی تمھارے تو اچھے بھی کریں گے لیکن ابھی تمھارا نکاح ہو گا ابرش سے۔۔۔"یہ محض ایک جملہ نہیں تھا کوئی بم تھا جو سب کے سروں پہ گرا تھا ابرش نے بے یقینی سے اپنے ڈیڈ کو دیکھا تھا یہ وہ کیا کہہ رہے تھے۔

"ڈیڈ نہیں۔۔۔"

"خاموش ابرش۔۔۔میں کوئی ایکسکیوز نہیں سنوں گا یہ نکاحِ ابھی اور اسی وقت ہو گا۔۔۔!؛"وہ بہت سوچ و بچار کے بعد اس فیصلے پہ پہنچے تھے یہ اچھا تھا ضامن ابرش کے ساتھ جو کرنے کی کوشش کر رہا تھا وہ تو ایک طرف لیکِن اب وہ مکر رہا تھا۔

ابرش یہاں اس جگہ کر کیا رہی تھی کیوں آئی تھی یہاں اور اکیلی تھی یہ آیسے سوال تھے جو ان کے دماغ میں جنم لے رہے تھے لیکن یہ وقت ایسی باتوں کا نہیں تھا ان کو ایک ایسا فیصلہ کرنا تھا جس سے ابرش کا فیوچر سکیور ہو جاتا۔

"آپ کو لگتا ہے میں آپ کی بات مانوں گا اور آپ کی اس بیٹی سے نکاح کروں گا تو یہ آپ کی بھول ہے ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا جب میں نے کچھ کیا ہی نہیں ہے تو کیوں میں یہ کروں۔۔۔"ضامن کبھی ابرش سے نکاح کی حامی نہیں بھر سکتا تھا اس لڑکی کو وہ کبھی اپنا لائف پارٹنر بنانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا یہ لڑکی تھی اس قابلِ کہ وہ اس کو نکاح جیسے پاک بندھ کا نام پہ اپنا لیتا۔

ہاں حالات مختلف ہوتے تو وہ اس بارے میں سوچ سکتا تھا لیکِن جو ابرش کر چکی تھی اس کے بعد اس لڑکی کے بارے میں آیسا سوچنا حمقانہ تھا چاہے جو بھی ہو جاتا وہ انکار ہی کرنے والا تھا۔

.....

مایا آج یونیورسٹی نہیں گئی تھی اس کا دل ہی نہیں چاہا تھا یرمان کے لئے جانا چاہتی تھی لیکن اس نے رات کو گھر آنے سے منع کیا تو مایا کا موڈ آف ہو گیا ایک تو اتنے دنوں کے بعد پاکستان آیا تھا اوُر اس سے ملا ہی نہیں اس کو دوستوں نے بتایا تھا کہ رات کو یرمان کلب آیا تھا لیکن اس کو وہ منع کر چکا تھا مایا کو دکھ بھی ہوُا اوُر غصہ بھی بہت زیادہ آیا لیکن ابھی وقت تھا خوُد پہ ضبط کرنے کا۔

وہ نائٹ ڈریس میں موجود تھی دن کے بارہ بج چکے تھے لیکن وہ ابھی تک سو رہی تھی رات تقریباً تین بجے مایا واپس آئی تھی کلب سے اور ابھی تک سو رہی تھی مام آئی تھیں اس کو جگانے لیکن اس نے روم کا دروازہ لاک کیا ہوا تھا۔

اب اس کی آنکھ کھلی اس نے سب سے پہلے فون چیک کیا کہ کہیں یرمان کا کوئی میسج تو نہیں آیا ہوا لیکن اس کو باقی دوستوں کے میسیجز آئے ہوئے تھے نہیں آیا تھا تو بس یرمان ملک کا ہی نہیں آیا تھا وہ ہونٹوں کو بھینچتے ایسے ہی بالوں کو پیچھے سمیٹتے باہر آئی مام لاؤنج میں بیٹھی تھیں ان کے ساتھ آہل بھی موجود تھا یہ اس کے ماموں کا بیٹا تھا اور اس کا بہت اچّھا دوست بھی آج کل پاکستان آیا ہوا تھا ویسے وہ امریکہ میں رہتا تھا۔

"ہائے ایوری ون۔۔۔" وہ صوفے پہ بیٹھتے جمائی روکتے بولی نیند ابھی تک آنکھوں میں موجود تھی۔

"ہیلو یہ کونسا وقت ہے اٹھنے کا مایا؟" اس کی مام جو کہ سیل فون پہ بیزی تھیں اس کو دیکھتے فون ٹیبل پہ رکھتے اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"واٹ مام آپ کب سے اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کو سوچنے لگی ہیں ابھی آنکھ کھلی ہے تو اٹھ گئی ہوں تم کیسے ہو آہل کیا چل رہا ہے۔۔۔" وہ نائٹ ڈریس میں تھی جس کا گاؤن باریک نیٹ کا تھا اور نیچے شارٹ نائٹی آہل کی نظریں اس کے دلکش نشب و فراز سے الجھی تھیں وہ بمشکل اپنی نظروں کا رخ بدل سکا بہت مشکل تھا اس کے لئے۔

"فائن تم تو ملتی ہی نہیں آج کل۔۔۔ کہاں بیزی ہوتی ہو آج کل تو یرمان بھی آؤٹ آف کنٹری گیا ہوا ہے ناں پھر بھی ٹائم نہیں دے رہی ہو۔۔۔" وہ شکوہ کر رہا تھا مایا نے منہ بنایا تھا۔

"تم خوُد بیزی ہوتے ہو میں تو بس سٹڈیز میں ہی لگی رہتی ہوں۔۔۔" اب کیا بتاتی کہ یرمان ملک اس کو کہاں ٹائم دیتا تھا آج کل تو اس کا روُیہ پوری طرح سے بدلا ہوا تھا۔

"سٹڈیز تم جتنی کرتی ہو مُجھے پتہ ہے۔۔۔" وہ اُسے تنگ کرنے لگا تھا مایا نے اس کو گھورا تھا۔

"یرمان تو واپس نہیں آگیا ہے مایا؟" مایا کی مام نے سنجیدگی سے پوچھا بیٹی کا یہ لاپرواہ روُیہ ان کو زرا بھی مناسب نہیں لگ رہا تھا۔

"ہاں آ گیا ہے۔۔۔" مام کی اب نصیحتیں شروع ہو جانی تھیں کہ یہ کرو وہ کرو مایا کیا کچھ نہیں کرتی تھی لیکِن مجال ہے جو یرمان اس پہ اثر ہو۔

"تو تمھیں یونی جانا چاہیے تھا بجائے اس کے تم ابھی تک سوتی رہی۔۔۔؟" لہجہ بے لچک تھا آہل کو لگ رہا تھا کہ پھوپھو غصے میں ہیں اس کو یہاں سے چلے جانا چاہیے حالانکہ اس کا دل کر رہا تھا کی وہ بات کرے مایا سے اس کے ساتھ باہر گھومنے جائے۔

"مام آج سپورٹس گالا ہے۔۔۔!؛" مام کے سوَال پہ وہ دانت پیستے بولی لیکن ان کے ماتھے پہ آئے بلوں میں اضافہ ہی ہوا تھا کم نہیں ہوئے تھے۔۔

"ٹو سٹڈیز تو تم ویسے بھی پوری ہی کرتی ہو کم سے کم یرمان کے ساتھ تو ہوتی اب یہاں بیٹھ کر کی کروں گی ابھی اٹھی ہو پھر نکل جانا کلب۔۔۔" وہ نجانے غصے میں کیوں تھیں آور آہل کو اپنا آپ وہاں مس فٹ لگا وہ اٹھ کھڑا ہوا

پھوپھو نے اس کی طرف دیکھا تک نہیں وہ جانتا تھا کہ پھوپھو کیوں اس سے اکھڑی اکھڑی رہتی ہیں مام وجہ تو اس کو اچھے سے بتا چکی تھیں۔

"آہل کہاں جا رہے ہو لنچ کر لو ہمارے ساتھ۔۔۔" وہ مام کی گھوروں کو نظر انداز کرتے آہل سے مخاطب ہوئی لیکن وہ نفی میں سر ہلانے لگا تھا۔۔

"نہیں مجھے لیٹ ہو رہی ہے آفس جانا ہے پھر مام ڈیڈ سے بات بھی کرنے ہے تو چلتا ہوں۔۔۔۔" پھوپھو کی کینہ توڑ نظروں سے اوجھل ہونے کے لیے اس کو یہاں سے جانا ہی تھا جانتا تھا پھوپھو کو وہ یرمان ملک کیوں پسند تھا یرمان کی دولتِ ان کو نظر آتی تھی لیکِن اپنوں کا خلوصِ نہیں۔

وہ چلا گیا تو مایا کی مام نے بیٹی کو پکڑ کر آپنے سامنے کیا جس کی حرکتیں ان کو پریشان کرنے کے لئے کافی تھیں۔

"مان آپ کی نظروں سے خائف ہوتے آہل واپس چلا گیا ہے آپ کو تھوڑا اپنا بیہو ہر ٹھیک کرنا چاہیے آپ کے بھائی کا بیٹا ہے وہ لیکن آپ کا بیہو ہر۔۔۔۔؟" وہ مام کو کیا کہتی مام ہمیشہ اپنی ہی کرتی تھیں۔

"تم آہل کی فکر کرنے کے بجائے یرمان ملک کی فکر کرو وہ کسی اور کا ہو گیا ناں تو ہم ماں بیٹی ہاتھ ملتے رہ جائیں گے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا ہمارے۔۔۔" وہ بیٹی کو کیسے سمجھاتی۔

"مام یرمان کا رویہ نظر نہیں آتا آپ کو۔۔۔!" وہ مایا سر تھام گئی تھی آج پھر مام اس بات کو لیکر بیٹھ گئی تھیں ان کی نصیحتیں سننے سے بہت بہتر تھا کہ وہ یونیورسٹی چلی جاتی۔۔

"کیا ہوا ہے یرمان کے رویئے کو؟" وہ مایا کے بہانوں سے تنگ آ گئی تھیں یہ لڑکی مجال ہے جو ان کے پلان کو فالو کرتی ہمیشہ اس کی اپنی ہی رٹ ہوتی تھی اور اس کا یہ بحث کرنا ان کو ہمیشہ ہی غصہ دلاتا تھا۔

"مام آپ کو پتہ ہے رات کو میں نے اُسے کال کی اور جب مجھے پتہ چلا کہ وہ پاکستان واپس آ گیا ہے تم میں نے کہا کہ میں مام کے ساتھ اس کی طرف آتی ہوں لیکن وہ انکار کر گیا آپ ہی بتائیں میں نے کچھ غلط کہا مجھے بہت برا لگا تھا مام۔۔۔۔!؛" وہ اپنے آنسو صاف کرنے لگی ڈیڈ تو شائد بزنس کے چکر میں اس کو بھول ہی گئے تھے بات کرتے تو ان کے ہونٹوں پہ بھی یہی لفظ ہوتے ان کو بھی قیوم ملک کی دولتِ ایڈمائر کرتی تھی۔

"لیکن مایا بیٹا وہ جو کرتا ہے برداشت کرو اس وقت تو کرنا ہی ہے جب تک شادی نہیں ہو جاتی ایک بار شادی ہو جائے پھر سب کچھ ہمارے لیے اچھا ہو گا۔۔۔" وہ بیٹی کی طعیبت سے واقف تھیں۔

"مام میری بھی کوئی سلیف رسپکٹ ہے یرمان کو احساسِ نہیں ہوتا ہے کہ مُجھے ہرٹ کرتا ہے اور سب سے اہم بات کہ اس کو احساس بھی نہیں ہوتا ہے اس بات کا۔۔۔۔!؛" وہ مام کو اپنی فیلنگز بتا رہی تھی۔

"مایا یہ کیا بچپنا ہے کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے بیٹا یرمان کی عادت کا تو تمھیں پتہ ہے ناں تھورا ایڈجسٹ کر لیا کرو میں نے عفت کے کانوں میں بات ڈالی ہوئی تو ہے اب دیکھو آگے کیا ہوتا ہے۔۔۔!؛" وہ بیٹی کو اب کی بار نرمی سے سمجھا رہی تھیں مایا نے بھی مزید ان سے بحث کرنے کے بجائے

بس سر ہلا گئی تھی اور مام نے گہرا سانس بھرا اس بات سے انجان کہ آگے کیا ہونے والا تھا۔

مایا مام کی طرف دیکھتے اپنے آندر اٹھتے وبال پہ بمشکل ضبط کر گئی تھی ان کو بس قیوم ملک کی جائیداد چاہیے تھی بیٹی کا کوئی احساس نہیں تھا۔

.....

ضامن صاف صاف انکار کر چکا تھا پرنسپل صاحب وہاں سے سٹوڈنٹس اور باقی سٹاف کو واپس بھیج چکے تھے معاملہ مذید گرم ہو رہا تھا وہ کسی طرح کا رسک برداشت نہیں کر سکتے تھے ان کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ قیوم ملک ضامن عباس سے نکاحِ کے متعلق بھی بات کر سکتے ہیں لیکن شاید قیوم ملک لمبی سوچیں سوچ رہے تھے وہ ضامن کو قائل کرتے تو بھی کیسے یہ بہت مشکل تھا۔

If you think that I will leave like this, then it is "
your mistake that what you have done or tried to
do with my daughter is the same punishment and if
you do not have the right to refuse, you will have
"to obey me

"آگر تمھیں لگتا ہے کہ میں ایسے ہی چھوڑ دوں گا تو یہ تمھاری بھول ہے جو میری بیٹی کے ساتھ کر چکے ہو یا کرنے کی کوشش کی اس کی یہی سزا ہے اور اگر انکار کرنے کا حق تمھارے پاس نہیں ہے تمھیں بس میری بات ماننی ہو گی۔۔۔"وہ غراحت ابرش نے پہلی بار ڈیڈ کو اتنے غصے میں دیکھا تھا ہاں وہ پہلے بھی غصہ کرتے تھے لیکن اتنا شدید کبھی نہیں۔۔یہ کیا ہو گیا اس سے

سر ضامن ہاں اس کی دلی کیفیت بدل رہی تھی لیکِن یہ سب تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا کہ آیسا بھی کچھ ہو سکتا ہے۔

" You should ask your daughter what she was

".doing here. I didn't invite her here

"آپ کو اپنی بیٹی سے پوچھنا چاہیے وہ یہاں کیا کر رہی تھی میں نے نہیں بلایا تھا اس کو یہاں بلکے۔۔۔"وہ کیسے بتاتا یہ سب ان کی بیٹی کی پلاننگ تھی وہ اتنا بے خبر نہیں تھا ابرش کب سے اس کے پیچھے پڑی تھی وہ اچھے سے جانتا تھا کہ ابرش نے سب کیوں کیا۔

"You will marry my daughter now"

"میری بیٹی سے تم ابھی نکاح کرو گے۔۔۔!؛"وہ جو تھوڑی دیر پہلے اپنے گارڈز کو میسج کر چکے تھے وہ لوگ مولوی صاحب اور کچھ اور لوگوں کو لیکر آ بھی گئے تھے ضامن نے عائلہ کو دیکھا جو بے تحاشا روئے جا رہی تھی۔

".I will not marry this girl"

"نہیں کروں گا میں اس لڑکی سے نکاحِ۔۔۔"وہ بھی بھڑکا تھا اور قیوم ملک مٹھیاں بھینچ کر رہ گئے تھے یہاں کوئی اور ہوتا جس کو موقع مل رہا ہوتا ابرش ملک سے نکاح کرنے کا تو وہ خوشی خوشی پہلی ہی بار میں راضی ہو جاتا یہ نکاح کرنے کے لئے لیکن یہ پروفیسر انکار کر رہا تھا۔

"اب جو ہو گا اس کے زمیدار تم خود ہو گے۔۔۔"انہوں نے عائلہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے یرمان ملک کے آگے پھینکا تھا وہ لڑکھڑاتے یرمان ملک کے قدموں میں گری تھی۔

"جو تم نے کرنا چاہا وہ تمھاری بہن کے ساتھ ہو گا اور تم کچھ بھی نہیں کر سکو گے۔۔۔" یرمان ملک اہستزیہ ہنسا عائلہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں ان لوگوں سے کوئی امید بھی نہیں تھی یہ لوگ کچھ بھی کر سکتے تھے اپنی عزت کی فکر ستانے لگی۔

"تمھاری ہمت۔۔۔" ضامن عائلہ کو تھامتا کہ اس سے پہلے ہی قیوم ملک کے گارڈز نے اس کو قابو کیا وہ اب کی حراست میں تھا۔

"چھوڑوں مُجھے۔۔۔" وہ ان پانچ گارڈز کے قابو میں بھی نہیں آ رہا تھا پرنسپل صاحب چاہا کر بھی کچھ نہیں کر پا رہے تھے قیوم ملک جو کرنا چاہا رہے تھے ان کو ان کا ساتھ دینا ہی تھا۔

یہاں بھی پیسہ غالب آیا تھا ایک معصوم لڑکی کی عزت پہ۔۔۔

"نہیں۔۔۔" یرمان ملک نے عائلہ کے نقاب پہ ہاتھ رکھا وہ سسکی تھی یرمان ملک کی نظریں اس وقت اس کے نازک کپکپاتے وجود پہ تھیں جس کی سیاہ آنکھیں پانیوں سے بھری تھیں وہ بھرے مجمعے خوُد کو بے لباس تصور کر رہی تھی ضامن کی حالت دیکھتے اس کا دل چاہا زمیں پھٹے اور وہ اس میں سما جائے عجیب بے بسی تھی۔

"چھوڑو میری بہن کو۔۔۔" ضامن کا بس نہیں چل رہا تھا اس انسان کی جان لے لے ابرش ایک طرف خاموش سے یہ سارا ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔

ڈیڈ اوُر یرمان آیسا کچھ کریں یہ اگر اس کو اندازہ ہوتا تو وہ کبھی آج کے دن یہ سب نہیں کرتی۔

اوپر سے ضامن کا غصہ اس کی بہن اس کو اگر یہ بات پتہ ہوتی کہ عائلہ ضامن کی بہن ہے تو شاید حالاتِ مختلف ہوتے۔

"ڈیڈ پلیز نہیں۔۔۔" وہ اپنے ڈیڈ کا غصہ کم کرنا چاہتی تھی ان کے قریب آتی کہ وہ اشارے سے اس کو روکتے ضامن کو دیکھ رہے تھے۔

"ابھی بھی وقت ہے تمھارے پاس۔۔۔" وہ نکاحِ کی بات کر رہے تھے ضامن نے اپنی انگار ہوتی آنکھوں کو مسلتے پل بھر میں فیصلہ کیا تھا بہن کی عزت کے لئے یہ کڑوا گھونٹ اس کو پینا ہی تھا۔

"ٹھیک ہے میری کرونگا آپ کی بیٹی سے نکاحِ۔۔۔" یہ لفظ کیسے اس کے ہونٹوں سے ادا ہوئے یہ بس وہی جانتا تھا۔۔۔۔

یہ نکاحِ اگر اس نے ابرش ملک کے گلے کا پھندا نہ بنا دیا تو اس کا نام بھی ضامن عباس نہیں وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا۔

"ڈیڈ نہیں یہ نہیں ہو سکتا پے۔۔۔" یرمان پھر بھی احتجاج کر رہا تھا کہاں اس کی بہن اور کہاں یہ معمولی سا پروفیسر۔۔۔

"تم چپ رہو۔۔۔۔" وہ اسے خاموش کرواتے مولوی صاحب کو نکاحِ کی کاروائی شروع کرنے کا بولتے خود چیئر پہ بیٹھ گئے تھے ابھی تو ایک اور فیصلہ کرنا تھا نجانے اس پہ سب کا کیا ری ایکشن ہوتا۔

"شروع کریں آپ۔۔۔" وہ مولوی صاحب سے بولے تو انہوں نے ابرش سے اس کی رضامندی معلوم کی۔

"ابرش ملک آپ کا نکاح ضامن عباس سے بعوض حق مہر دس لاکھ سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟" ابرش خاموش تھی یرمان نہیں چاہتا تھا آیسا کچھ ہو لیکن ڈیڈ کی ضد تھی وہ کیسے رد کر سکتی تھی۔

"قبول ہے۔۔۔۔"اس نے آنسو پیتے بمشکل یہ دو لفظ ادا کیے اپنے ہونٹوں سے۔

"ابرش ملک آپ کا نکاح ضامن عباس سے بعوض حق مہر دس لاکھ سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟"مولوی نے پھر یہ سوال کیا۔

"قبول ہے۔۔۔"ابرش کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں اس نے نظریں جھکائی ہوئی تھی پہلی بار تھا کہ اس کی نظریں جھکی ہوئی تھی صورتحال ہی ایسی ہو گئی تھی ڈیڈ کی غیر متوقع آمد اور یہ ساری صورتحال۔

"ابرش ملک آپ کا نکاح ضامن عباس سے بعوض حق مہر دس لاکھ سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟"مولوی نے تیسری بار اس سے رضامندی پوچھی اور اس نے تیسری بار بھی قبول ہے بول دیا

اپنے وجودِ پہ اب اس نے ضامن عباس کا حق تسلیم کر لیا تھا ضامن کی سرد شعلہ برساتی نگاہیں اس پہ جمی تھیں وہ پل بھر کے نادم بھی ہو رہی تھی یہ کیا کر چکی تھی وہ۔۔

"ضامن عباس آپ کا نکاح ابرش ملک سے بعوض حق مہر دس لاکھ سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟" اب ضامن عباس سے پوچھا گیا جو سنجیدگی سے کھڑا تھا اگر یہاں بات کی عزت پہ نہ آتی تو وہ کبھی نکاح کی بات تسلیم نہیں کرتا لیکن اور کوئی آپشن نہیں تھا اس کے پاس یہ لڑکی اگر تو نکاح کے لیے اتنی بڑی گیم کھیل رہی تھی تو جیت گئی تھی لیکن ہارنا تو ضامن عباس نے بھی نہیں سیکھا تھا ابرش ملک کی اس جیت کو وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

وہ نجانے کن سوچوں میں گم تھا مولوی صاحب اس کو پکار رہے تھے وہ جواب ہی نہیں دے رہا تھا۔

"ضامن عباس آپ کا نکاح ابرش ملک سے بعوض حق مہر دس لاکھ سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟" مولوی نے پھر سے یہ کہا تو اس نے ضبط کرتے "قبول ہے۔۔۔!" کہہ دیا اور یوں وہ ایک ایسی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کر چکا تھا جس سے وہ شدید نفرت کرتا تھا اس کے بس میں ہوتا تو اس لڑکی کا گلہ دبا دیتا۔

ان کا نکاح ہو گیا تو قیوم ملک نے کچھ کہا جو سب کے لیے ہی ناقابلِ یقین تھا۔

"نو ڈیڈ اس کی کیا ضرورت۔۔۔؟" یرمان ملک تو اپنے ڈیڈ کی بات سنتے بلبلایا یہ بھلا کیسے ممکن تھا اس کے ڈیڈ اس کے اور عائلہ کے نکاحِ کی بات کر رہے تھے ضامن بھی طیش میں آیا یہ بڈھا کتنا تیز تھا جب سے آیا تھا وہ اس کی

نظریں اپنی بہن پہ محسوس کر رہا تھا لیکِن اس کے دل میں یہ سب چل رہا ہو گا اس بات کا اندازہ ضامن کو ہر گز نہیں تھا۔

"بھائی نہیں۔۔۔" عائلہ کے تو پاؤں کے نیچے سے زمین کسکی تھی کیسے وہ ایک ایسے سے نکاح کر سکتی تھی جس کو اُس دن ایک لڑکی کے اتنے قریب دیکھا۔

"یہ نہیں ہو سکتا ہے اس سب میں عائلہ کی کوئی غلطی نہیں ہے آپ اس کو اس معاملے میں انوالو نہ کریں آپ کی بیٹی کا نکاح ہو گیا ہے یہ کافی ہے۔۔۔" ضامن اب ان سے بد تمیزی بھی کرتا تو کیسے وہ اس کے سسر بن چکے تھے بھلے زبردستی کے ہی سہی۔۔۔۔۔

"غلطی جس کی مرضی ہو یہ نکاحِ ابھی ہو گا۔۔۔" وہ اپنی بات پہ قائم تھے یرمان نے تھوڑا بہت ہی اجتجاج کیا تھا ابرش کی سفٹی کے لئے یہ ضروری تھا

ورنہ جس قدر یہ پروفیسر غصے میں تھا کچھ بھی کر سکتا تھا اب اس نکاح کے بعد کم سے کم اپنی بہن کا خیال تو اس کو آئے گا اور مفت میں ایک اتنی خوبصورت لڑکی اس کو مل رہی تھی۔

ایک پل کے لیے بھی اس کے ذہن میں مایا کا خیال نہیں آیا تھا جو اس کی گرل فرینڈ اور اب بیوی بننے کے خواب دیکھ رہے تھے۔

"ہاں یہ نکاح ہو گا۔۔۔" وہ بھی حامی بھر گیا عائلہ نے سسکتے ضامن کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ لیا اپنا آپ اس وقت زمین میں دھنستا محسوس ہو رہا تھا کیسے کوئی غیر انسان اس کی زندگی کا فیصلہ کر سکتا تھا آنسو تھے کہ اس کے پورے چہرے کو بھگو چکے تھے۔

"نہیں ہو گا یہ نکاح آپ کی بیٹی سے کر لیا ہے یہ ہی بہت ہے مُجھے اس نکاح کو ختم کرنے پہ مجبور نہ کریں آپ لوگ بہتر یہی ہے کہ اس بات کو یہیں ختم کر

دیں۔۔۔"ضامن دھاڑا عائلہ کی حالت دیکھ کر وہ پل پل مر رہا تھا جانتا تھا اس کی بہن اتنا بڑا صدمہ برداشت نہیں کر پائے گی۔

"تم اس پوزیشن میں ہو کہ کوئی فیصلہ کر سکو۔۔۔"یرمان ملک طنزیہ بولا تھا۔

"اگر لڑکی راضی نہیں ہے تو نکاحِ نہیں ہو سکتا ہے نکاح میں دلی رضامندی ہونا ضروری ہے۔۔۔" قاضی صاحب جو کب سے صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے اب بلآخر بول چکے تھے۔

"آپ سے کسی نے مشورہ مانگا آپ وہ کریں جو آپ سے کہا گیا ہے بس نکاح شروع کریں۔۔۔"یرمان کو مولوی صاحب کا درمیان میں بولنا پسند نہیں آیا وہ تو اچھا تھا کہ تھوڑی تمیز کا مظاہرہ کر رہا تھا ورنہ غصے میں ہوتا تو شاید اتنا لحاظ بھی نہیں کرتا۔

"کونسا نکاح۔۔۔۔؟" ضامن عائلہ کے سر پہ ہولے سے ہونٹ رکھتے اس کی پیٹھ سہلانے لگا۔

کبھی کبھی زندگی ہمیں اتنے عجیب دہرائے پہ لا کھڑی کرتی ہے جب ہم کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھتے ہیں۔۔۔۔!؛

"عائلہ اوریرمان ملک کا نکاح شروع کریں مولوی صاحب دیکھتا ہوں کون انکار کرتا ہے۔۔۔" قیوم ملک جانتے تھے کہ وہ جب تک تھوڑی بہت لچک دکھاتے رہیں گے تب تک ضامن اور عائلہ اس نکاح کے لیے راضی نہیں ہونگے۔

"میں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔" عائلہ نے بمشکل اپنے نقاب کو ڈھیلا ہونے سے روکا تھا جو آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا کاش کہ اس کو اندازہ ہوتا کہ آج کے دن آیسا کچھ ہو گا وہ نہ ضامن کو آنے دیتی اور نہ خود آتی۔

"آپ کاروائی شروع کریں۔۔۔" قیوم ملک کے کہنے پہ مولوی کو پھر شروع کرنا پڑا نکاحِ۔

"عائلہ عباس آپ کا نکاح یرمان ملک والد قیوم ملک سے بعوض حق مہر پندرہ لاکھ سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟" افسوس تو مولوی کو بھی ہو رہا تھا یہ نکاحِ زبردستی کا نکاح تھا لڑکی راضی نہیں تھی۔

"آگر انکار کیا تو تمھارے بھائی کی جان لینے میں گارڈز ایک سیکند نہیں لیں گے لڑکی سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا تم۔۔۔" قیوم ملک عائلہ سے بولے جو کبھی مر کر بھی اقرار نہیں کرتی لیکن یہاں بات اس کے جان سے پیارے بھائی کی تھی۔۔

وہ اسی لمحے بے بس ہوئی تھی سب کچھ برداشت کر سکتی تھی لیکن اپنے بھائی کے معاملے میں وہ جزباتی تھی بھائی کم اوُر باپ زیادہ تھا ضامن اس کا۔

"قبول ہے۔۔۔۔" اس نے اپنے آندر اٹھتے وبال پہ ضبط کیا آور نکاح کے لیے ہاں بول دیا کچھ ہی دیر میں وہ عائلہ عباس سے عائلہ یرمان ملک بن گئی یرمان ملک کی بیوی لیکِن اس نئے بن چکے رشتے کو لیکر اس کے دن میں کوئی احساس نہیں پیدا ہوا تھا۔

"یہ ہمارے ساتھ جائے گی اوُر ابرش کی رخصتی بعد میں ہو گی جب اس کی سٹڈیز مکمل ہو جائے گی۔۔۔" قیوم ملک اب مذید نہیں بیٹھ سکتے تھے ان کو وآپس جانا تھا سو ضامن سے بولے۔

"کیا لگتا ہے آپ کو جو آپ بولیں گے وہی ہو گا آپ کی مرضی سے ہوا ہے یہ نکاح بے شک ساری زندگی بیٹھا کر رکھیں اپنی بیٹی کو اپنے گھر میں مجھے کوئی

فرق نہیں پڑتا ہے لیکِن میری بہن آپ لوگوں کے ساتھ جائے گی یہ آپ کی بھول ہے کوئی لاوارث نہیں ہے یہ جو یوں آپ کے ساتھ چلتا کروں گا میں۔۔۔"اب اس کی برداشت کی حد ختم ہو رہی تھی عجیب انسان تھا یہ جیسے سب کچھ اس کی مرضی سے ہی ہو اور اب باقی سب صرف تماشا دیکھتے رہیں گے نکاح تو ہو گئے تھے اور آگر ان کو لگ رہا تھا کہ نکاح کے بعد وہ جیسا چاہیں گے ویسا ہی سب کچھ ہو گا تو یہ ان کی بھول تھی آیسا کچھ نہیں ہونے والا تھا۔

"ٹھیک ہے ہم لوگ برات لیکر آئیں گے ویسے بھی یہ اب ہماری بہو ہے اس کا خیال رکھنا۔۔۔"وہ عائلہ کے سر پہ ہاتھ رکھتے کہ ضامن نے ان کو ایسا کرنے ہی نہیں دیا اس قابلِ تھے کہ یہ لوگ۔۔

"آپ کے کہنے کی ضرورت نہیں ہے میری بہن ہے میں خود رکھ سکتا ہوں اس کا خیال۔۔۔" وہ طنزیہ بولا قیوم ملک عائلہ کو ساتھ لیکر جانا چاہتے تھے۔ آگر ضامن کے پاس چھوڑ جاتے تو ممکن تھا کہ یہ انسان کوئی چالاکی کرنے کی کوشش کرتا اور وہ اچھے سے جانتے تھے کہ جس قدر ضامن غصے میں لگ رہا تھا وہ کرے گا کچھ نہ کچھ۔

"تمھاری بہن میری بیوی ہے اب ہمارے ساتھ جائے گی تم روکنے کا حق کھو چکے ہو بس بہت ہو اڈرامہ۔۔۔" یرمان نے عائلہ کو زبردستی کھینچتے ضامن سے الگ کیا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا عائلہ ضامن کے سینے سے لگے کھڑی تھی۔۔

عائلہ نے انکار کرنا چاہا لیکن کوئی فایدہ نہیں ہوا وہ اگلے ہی پل یرمان ملک کی بانہوں میں تھی۔

گارڈز اور باقی سب لوگ جا چکے تھے اب صرف پرنسپل صاحب کے ساتھ ابرش یرمان ضامن اور عائلہ اور قیوم ملک موجود تھے۔

"چھوڑو میری بہن کو۔۔۔" ضامن سے برداشت نہیں ہو رہا تھا یرمان کا یوں عائلہ پہ حق جتانا اس نے ایک بار بھی ابرش کی طرف نہیں دیکھا تھا وہی تو زمہ دار تھی اس سب کی۔

کیسے معاف کر دیتا اس لڑکی کو جس کی وجہ سے اس کی بہن اتنا کچھ فیس کرنے والی تھی۔

"پروفیسر ضامن آپ کو بھیج دینا چاہیے عائلہ کو ان کے ساتھ ویسے بھی یہ بیوی بن چکی ہے اب یرمان ملک کی تو ان لوگوں کے ساتھ ہی جائے تو اچھا ہے۔۔۔" پرنسپل صاحب اتنے وقت سے خاموش تھے اب ان کو درمیان میں بولنا پڑا۔

"آپ چپ ہی رہیں پلیز سر۔۔۔" وہ اس پرنسپل پہ سب سے زیادہ غصہ تھا جو بس نام کا پرنسپل تھا ورنہ اختیار تو سارے کا سارا قیوم ملک کے ہاتھ میں تھا۔

"بھیا نہیں۔۔۔" نکاح کی حامی تو بھری تھی نکاح بھی کر لیا تھا اس نے لیکن اب ان لوگوں کے ساتھ جانا اس کے لیے بہت مشکل تھا پل بھر میں کیا سے کیا ہو گئی تھی زندگی۔

یہ جو دلوں پہ بکھرتے ہیں درد کے سائے

کبھی چراغ، کبھی خواب سب بجھائے

بس ایک پل میں مقدر نے سب چھین لیا

یہ کیسی راہ پہ تنہا ہمیں بلائے

جو ساتھ تھے، وہی دشمن نظر آنے لگے

یہ کیسا زہر تھا جس کو دعا بنائے

نہ کوئی حرف تسلی، نہ کوئی دل کا رفیق

یہ کیسا عشق تھا، سب ہی بُھلا کے جائے

یہ ہاتھ جوڑ کے مانگی تھی میں نے اک ہستی

وہی نگاہ چرا کر ہمیں ستائے

یہ رسم و رواج کے لمحے بھی کیسے بے درد

کبھی قبول کرے، پھر ہمیں ٹھکرائے

یہ زخم دے کے وہ کہتا ہے جا رہی ہو کہاں

یہ کیسی بندشیں ہیں جو نہیں مٹائے

میں جس کے نام کی باندھی گئی تھی زنجیر

وہی مجھے سرِ محفل بُھلا کے جائے

یہ میرے خواب تھے جو ٹوٹ کر بکھر گئے

یہ میری راہ تھی جو درد میں ڈھلائے

کہاں تلاش کروں میں وہ دل کا آئینہ ؟

یہ دھند چھا گئی سب منظر مٹائے

بس ایک لمحہ تھا، سب کچھ بدل گیا

کہ زندگی کو نئے زاویے دکھائے

"میرا بچہ آپ جو چاہو گی ویسا ہی ہو گا۔۔۔" عائلہ کہ حالت ایسی نہیں تھی کہ ضامن اس کو ان لوگوں کے ساتھ بھیج دیتا ابرش ملک کو تو وہ کبھی نہیں اپنانے والا تھا چاہے جو بھی ہو جاتا ابرش کو اگر لگ رہا تھا کہ نکاح کر کے وہ اس کو حاصل کر چکی ہے تو یہ اس کی سب سے بڑی غلط فہمی تھی ایسا کچھ نہیں ہونے والا تھا۔

"تم روکنے کا حق کھو چکے ہو ابھی تو عزت سے کہہ رہے ہیں ورنہ دوسرا آپشن بھی ہے ہمارے پاس اور وہ ہے زبردستی جو یقیناً تم نہیں چاہو گے کہ ہم کریں۔۔۔" یرمان سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ کیوں اتنا جل رہا ہے کیوں ہضم نہیں ہو رہا ہے اس سے عائلہ کا ضامن کے گلے لگنا۔

"میری بہن تم لوگوں کے ساتھ نہیں جائے گی اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے یونی میں چھوڑ رہا ہوں اب جو کر سکتے ہیں آپ لوگ کر لیں میڈیا کو شامل کرنا

ہے کریں پولیس کو شاملِ کرنا ہے تو بھی کریں بدنامی تو آپ کی بیٹی کی بھی ہو گئ۔۔۔"ضامن عائلہ کا ہاتھ پکڑتے وہاں سے نکل گیا تھا۔

یرمان ملک اس کے پیچھے جاتا کہ قیوم ملک نے اس کو روک دیا تھا کیونکہ اس وقت ضامن غصے میں تھا ان کو ڈر تو تھا کہ وہ کچھ کرے گا انہوں نے اپنے گارڈز کو میسج کیا تھا کہ وہ ضامن کی گاڑی کا پیچھا کریں۔

"ڈیڈ آپ کیسے میں۔۔۔"ابرش روتے باہر نکلی تھی سارے سٹوڈنٹس کی نظریں اس پہ تھیں جو ہال میں ہوا وہ سب لوگوں کی زبانوں پہ تھا ابرش کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کچھ کر لے۔

وہ تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھی تھی ضامن جب سے اس کی لائف میں آیا تھا اس کے ساتھ الٹا ہی ہو رہا تھا اب یہ نکاحِ۔

.....

یرمان ملک اوٗر قیوم ملک واپس گھر آ چکے تھے ابرش نہیں آئی تھی اس نے ڈیڈ کو میسج کر دیا تھا کہ وہ اپنی دوستوں کے ساتھ جا رہی ہے وہ پریشان تھی ظاہر ہے اتنی بڑی بات ہو گئی تھی قیوم ملک کو امید نہیں تھی کہ یرمان عائلہ سے نکاحِ کے لئے مان جائے گا جب رات عفت ملک نے ان سے مایا سے متعلق بات کی تھی وہ تب سے پریشان تھے مایا سے ان کو کوئی ذاتی اختلاف نہیں تھا لیکن بہو کے طور پہ وہ ان کو قبولِ نہیں تھی۔۔

عائلہ ان کے ذہن میں تھی ان کو عائلہ عباس پسند آئی تھی بہو کے طور پہ لیکن ان کو ہر گز امید نہیں تھی کہ صورتحال ایسی ہو جائے گی ابرش کے لیے ضامن ایک آچھا لائف پارٹنر بن سکتا ہے ابھی تو یہ معاملہ گرم تھا پر ان کو اندازہ تھا کہ آہستہ آہستہ حالاتِ نارمل ہو جانے تھے۔

یرمان عائلہ کی رخصتی وہ اس لیے کروانا چاہتے تھے کہ عفت ملک کی خوش فہمی دور ہو جائے مایا کے حوالے سے۔

جب قیام ملک نے عائلہ اور یرمان کے نکاحِ کی بات کی ان کو لگا تھا کہ یرمان مایا کے حوالے سے کوئی بات کرے لیکن اس نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔

عفت ملک کیساری ایکشن دیں گی جب ان کو معلوم ہو گا نکاح سے متعلق وہ ابھی یرمان کے سامنے بات کرنے والے تھے عفت ملک سے یرمان کا یہ رویہ ان کو بہت اچّھا لگا تھا۔ عفت ملک آج کل گھر پہ ہی ہوتی تھیں تو وہ دونوں اندر آئے تو انہیں وہ ہال میں مل گئی تھیں۔

"اسلام و علیکم بیگم۔۔۔۔" وہ اپنا بلیک کلر کا کوٹ میڈ کو پکڑاتے وہ عفت ملک کے ساتھ بیٹھ گئے تھے یرمان بھی ان کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

"اتنے جلدی آ گئے فنکشن ختم ہو گیا۔۔۔؟" وہ شاید ان کی اتنی جلدی آمد کی توقع نہیں کر رہی تھیں۔

"مام یہ نہ پوچھیں۔۔۔۔۔۔۔" یرمان کو سمجھ نہیں آیا وہ کیسے مام کو بتائے۔

"بیگم مبارک ہو آپ کو بہو ڈھونڈلی ہے آپ کے لئے اور نکاحِ بھی ہو گیا یرمان کا۔۔۔!؛" وہ بیگم کی طرف دیکھتے بولے تو عفت ملک کے چہرے کے تاثرات بدلے۔

"مذاق کر رہے ہیں آپ بہو؟" وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھیں قیوم ملک بات کس حوالے سے کر رہے تھے بہو نکاح یرمان کا نکاح۔۔۔۔؟"

"مام یہ سچ ہے نکاح ہو گیا نہ صرف میر ابلکے ابرش کا اور یہ سب آج ہی ہوا ہے۔۔۔" وہ مام کی غلط فہمی دور کرتے ان کی طرف دیکھتے بولا۔

"واٹ نکاح کب ہوا کس سے کروایا آپ نے!" وہ شوہر کے رات والے رویئے سے ہی پریشان تھیں اور اب یہ نکاح رات ہی تو انہوں نے بات کی تھی قیوم ملک سے مایا کے حوالے سے اوس اب یہ نکاح۔

"مام مُجھے لگتا ہے یہ سٹوری آپ نہ ہی سنیں تو بہتر ہے بس آپ کو بیٹھے بٹھائے بہو اوَر داماد دونوں مل گئے ہیں۔۔" وہ ضامن کا نام نہیں لینا چاہتا تھا ضامن اس کو زہر سے بھی برا لگ رہا تھا اوَر کم تو عائلہ بھی نہیں تھی۔۔۔

لیکِن اس لڑکی کی طرف دل کھیں کھا چلا جا رہا تھا۔

"ہم اسی سنڈے جائیں گے بہو کو یہاں لائیں گے ضامن کو اپنی مٹھی میں کرنے کے لیے اس کی بہن کا استمال کرنا بہت ضروری ہے ورنہ بہت مشکل ہو جائے گا ضامن کو قابو کرنا۔۔۔" عائلہ کے تھروہی وہ ضامن پہ پریشر

ڈال سکتے تھے ورنہ جو ضامن کے تاثرات تھے کہ وہ کبھی ابرش کو اپنانے والا ہرگز نہیں تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہے آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں قیوم؟ یوں بیٹھے بٹھائے نکاح کروا دیا بچوں کا اور یرمان تم نے نکاحِ کر لیا کیوں۔۔۔؟" ان کی پلاننگ بری طرح سے فیل ہو رہی تھی مایا کہاں گئی درمیان میں سے یرمان تو نکاحِ کر چکا تھا۔

"مام سچویشن ہی ایسی تھی ابرش کی سفٹی کے لئے مُجھے نکاح کرنا پڑا۔۔۔" مام کیوں اتنا غصہ کر رہی تھیں۔

"ابرش کو کیا ہوا ہے آپ لوگ ہمیشہ سارے فیصلے خود ہی کر لیتے ہیں مجھ سے کسی نے کبھی پوچھنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی ہے ابرش کا نکاحِ

اتنی اچانک کیوں کروایا آپ نے قیوم آپ نے۔۔۔؟خاموش کیوں ہیں کچھ بتائیں تو۔۔۔؟"عفت ملک کا سر درد کرنے لگا اچانک سے یہ ساری باتیں۔

"مام آپ اس معاملے کو کریدنے کی کوشش نہ کریں جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اب بس آگے کا سوچیں۔۔۔"یرمان مذید مام کے سوالوں کا جواب نہیں دے سکتا تھا تو وہ اٹھتے باہر نکل گیا اور ڈیڈ مام ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

"آپ نے جان بوجھ کر کروایا ہے ناں قیوم ملک یہ نکاح یرمان راضی کیسے ہو گیا آخر ہوا کیا تھا ایسا جو آیسے نکاح ہو گئے۔۔۔؟"نکاح کے پیچھے چھپے حقائق وہ جاننا چاہتی تھیں۔

"یہ ابرش سے پوچھیے گا وہ بتائے گی آپ کو؟کاش کہ آپ بچوں پہ دھیان دیتی تو آج حالات ایسے نہیں ہوتے آج جو یہ اتنی کنسرن شو کر رہی ہیں یہ

پہلے دکھاتی جب بچوں کو آپ کی ضرورت تھی جو یہ سب نہیں ہوتا آپ کی بیٹی نے جو حرکت کی ہے ناں وہ قابلِ برداشت نہیں ہے۔۔۔"وہ سر ہاتھوں میں گرا گئے تھے کیسے مشکل حالاتِ آ گئے تھے زندگی میں۔

"کیا کیا ہے ابرش اب وہ میری بیٹی بن گئی جب بچے کچھ غلط کریں گے تو آپ مجھ پہ الزام لگائیں گے خود کی کوئی زمہ داری نہیں تھی آپ کی؟"شوہر کے الزام پہ وہ بھی بلبلا اٹھی تھیں یعنی کل تک بچے صرف قیوم ملک کے تھے اور آج جب بچوں سے کوئی غلطی ہو گئی تو بچے عفت ملک کی زمہ داری تھے ساری غلطی عفت ملک کی ہے۔

"آپ اگر وقت دیتی تو بچے ایسے نہیں ہوتے لیکن خیر اب کیا فایدہ آپ سے بحث کرنے کا۔۔۔"ضامن اور عائلہ سے اب ان کا رشتہ قائم ہو گیا تھا بھلے جن بھی حالات میں ہوا تھا۔

"آپ نے اگر ابرش کا نکاحِ کروانا تھا تو کروا دیتے لیکن یرمان کا کیوں کروایا نجانے وہ لڑکی کون ہے کیا کردار ہے اس کا اور آپ نے نکاحِ ہی کروا دیا۔۔۔"ان کو ابرش کے نکاح سے کوئی مسلہ نہیں تھا اصل پریشانی یرمان کی طرف تھی۔

"جس کو آپ سوچ رہی ہیں اُس سے تو اچھی ہی ہے وہ لڑکی اور ہم سنڈے کو جائیں گے وہاں تیار رہیے گا آپ مذید کوئی بھی سین کریٹ کیے بغیر۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولے عفت ملک پاؤں پٹختے کمرے میں چلی گئی تھیں ایک طرح وہ مایا کی مام سے مایا اور یرمان کی بات کر رہی تھیں دوسری طرف یہ نکاحِ۔

"قیوم صاحب آپ جان بُوجھ کر یہ نکاحِ کروا آئے ہیں تاکہ میں پیچھے ہٹ جاؤں دیکھتی ہوں وہ لڑکی یہاں رہے گی کیسے یرمان کو تو آپ نے راضی کر لیا

نکاحِ کے لیے لیکن آگے بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔" وہ دل ہی دل میں سوچتے کمرے میں چلی گئی تھیں۔

•••••

ابرش اپنی دوستوں کے ساتھ کلب میں بیٹھی تھی اسی ڈریس میں تھی آج پہلی بار وہ ڈرنک کر رہی تھی بہت اپ سٹ تھی اس کی دوستیں جن میں سر فہرست تو عائشہ تھی وہ اس کو دسلا دے رہی تھی لیکن ابرش کی حالت کافی خراب تھی پوری یونی نے یہ واقعہ دیکھا کیا عزت رہ گئی اس کی سب کے سامنے صرف ضامن کی وجہ سے۔

وہ اب ابرش ملک نہیں رہی تھی ابرش ضامن عباس بن چکی تھی اس کا سر نیم بدل چکا تھا ضامن نے کب نارملی بات کی اس سے وہ تو ہمیشہ اس کو نیچا دکھاتا تھا اُس فزا سے ہنس کر بات کرتا۔

عائلہ ضامن کی بہن تھی یہ انکشاف بھی اس پہ آج ہی ہؤا تھا ضامن اور عائلہ اکھٹے ہوتے تھے اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ دونوں بہن بھائی تھے اور عائلہ کے بارے میں وہ کیا کیا سوچتی رہتی تھی۔

"ابرش جو ہؤا اسے بھول جاؤ اور یہ سوچو سر ضامن جیسا ہنڈسیم بندہ تمھارا ہسبنڈ ہے تم اس فزا کو ضامن سر کے آس پاس بھی نہیں بھٹکنے دینا وہ اب تمھارے ہیں تم بھی تو ہر وقت ان کے بارے میں ہی سوچتی تھی ناں۔۔۔" باقی دوستوں نے بس کچھ دیر ہی دل جوئی کی لیکن عائشہ پیچھے ایک گھنٹے سے اس کے پاس بیٹھی اس کو تسلی دے رہی تھی۔

"عائشہ یہ سب اچھا نہیں ہوا۔۔۔" وہ ایک ہی گھونٹ میں گلاس لبوں سے لگاتے ختم کر چکی تھی وہ وائن تھی پہلی بار اس نے اس حرام مشروب کو حلق

کے اندر اتارا تھا آج بہت اپ سٹ تھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے

۔

"ابرش۔۔۔۔!!" عائشہ نے بے بسی سے اسے دیکھا وہ اس کے ساتھ ہوتی تو سب پتہ ہوتا لیکن اب جا کر اس کو معلوم ہوا اور وہ چلی آئی یہاں ابرش کے پاس۔

"ابرش اوَر سر کے ساتھ ساتھ عائلہ اوَر یرمان کا نکاحِ بھی ہو گیا میں تو یہ سوچ رہی ہوں جب مایا کو معلوم ہو گا اس بارے میں تو وہ بچاری کیا کرے گی۔۔۔" ابرش کی ایک اوَر دوست جو کہ شائد مایا کی دوست بھی تھی وہ مایا کے لئے پریشان ہو رہی تھی۔

عائشہ کے چہرے پہ ایک رنگ آیا اوَر ایک گیا یرمان کے نکاحِ کا سن کر۔

"یار دیکھو ہمیں بھی پہلی بار پتہ چلا کہ عائلہ ضامن سر لی بہن ہے میں نے ایک دو بار دیکھا بھی اسے سر کے ساتھ لیکن مُجھے لگا ایسے ہی سر کے ساتھ ہو گی لائق ہے ناں وہ لیکن وہ تو آج راز کھولا گیا کہ وہ سر ضامن کی بہن ہے۔۔۔"لڑکیاں آپس میں باتیں کر رہی تھیں جب کہ عائشہ کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا یرمان اب اس کا نہیں رہا تھا وہ کسی اور ہو گیا تھا پہلے کونسا اس کا تھا وہ پہلے بھی تو مایا کا ہی تھا ہاں پہلے یہ تھا کہ اس کو امید تھی کچھ لیکن اب یہ امید بھی ختم ہو گئی تھی۔

"سٹاپ اٹ گرلز دیکھ نہیں رہی ہیں آپ لوگ ابرش کتنی پریشان ہے اور آپ لوگ یہ ٹاپک لے کر بیٹھ گئی ہیں مجھے لگتا ہے ابرش اکیلی رہے گی تو جلدی ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔"عائشہ خود کو کمپوز کرتے باقی لڑکیوں سے بولی جو آپس میں باتیں کیے جا رہی تھیں ابرش کی طعیبت کا لحاظ کیے بغیر۔

"ابرش کیوں اپ سٹ ہو رہی ہو یار۔۔۔؟یور آر لکی سر بیٹھے بٹھائے مل گئے ہیں تمھیں ویسے ہوا کیا تھا؟تم ہال کی طرف گئی کیسے!"وہ یہ سوال کب سے کرنا چاہتی تھی لیکِن سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کرے تو کرے کیسے ابرش سے۔

"جاؤ یہاں سے۔۔۔۔!؛"ابرش غصے سے بولی اس کی دوستیں اس کے غصے سے خاصی خائف رہتی تھیں تبھی اس کی بات سنتے خاموشی سے نکل گئی تھیں اب بس عائشہ تھی ابرش کو تسلی دینے کے لیے ابرش نے جو ڈرنک پی تھی اس کی وجہ سے اس کا سر بری طرح سے چکرا رہا تھا بار بار ضامن سر کا خیال آرہا تھا دل میں۔

"ابرش۔۔۔"عائشہ کو لیٹ ہو رہا تھا اُسے واپس گھر جانا تھا لیکِن کیسے جاتی وہ ابرش کو اکیلا چھوڑ کر۔

"تم بھی جاؤ عائشہ۔۔۔!؛" وہ اس کو بھی بھیج دینا چاہتی تھی اس وقت اکیلا رہنا چاہتی تھی۔

"نہیں ابرش میں کیسے تمھیں چھوڑ کر جا سکتی ہوں تمھاری طعیبت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے تم یرمان یا انکل کو کال کر لو وہ لے جائینگے تمھیں گھر۔۔۔" عائشہ اس وقتِ ایک اچھی اوٗر مخلص دوست کی طرف ابرش کو سنبھالے ہوئے تھی۔

"نہیں میں خود چلی جاؤں گی تم جاؤ پلیز۔۔۔" وہ اپنے ماتھے کو سہلا رہی تھی آنکھوں کے سامنے اندھیرہ سا چھا رہا تھا۔

"لیکن۔۔۔"

"عائشہ تمھیں سنائی نہیں دے رہا ہے کیا؟ میں کہہ رہی ہوں جاؤ یہاں سے۔۔۔" وہ ہمیشہ والا خشک رویہ اپنا گئی عائشہ پھر کیسے رک سکتی تھی نکل گئی تھی وہاں اب وہاں رکتی تو شاید ابرش مزید خفا ہو جاتی اور وہ یہ نہیں چاہتی تھی۔

کلب سے نکلتے اس نے ضامن سر کو میسج کیا تھا اس کے پاس ضامن سر کا نمبر تھا کیسے لیا اس نے یہ بہت لمبی کہانی تھی فزا ایک دن اپنا بیگ کلاس میں رکھ کر سٹاف روم گئی تو فزا نے چپکے سے اس کے سیل فون سے ضامن سر کا نمبر نکال لیا تھا پوری کلاس میں سے بس ضامن کا نمبر فزا کے پاس ہی تھا عائشہ نے ضامن کا نمبر لیا تھا کیونکہ اس کو لگا ابرش کو ضرورت پڑے گی اور وہ ابرش کو دے دے گی ضامن کا لیکن ابرش نے اس بارے میں کوئی بات ہی نہیں کی تو وہ بھی بھول گئی۔

لیکِن اس وقت ابرش کی جو حالت تھی وہ دیکھتے عائشہ کو ضامن کو میسج کرنا پڑا اس نے بہت لمبا سا میسج ٹائپ کیا تھا۔

"ہیلو میں عائشہ آپ کی سٹوڈنٹ اور ابرش کی دوست۔۔!!؛ ابرش اس وقتِ کلب میں موجود ہے اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ آپ پلیز اگر ابرش کو اپنی عزت سمجھتے ہیں تو اس کو یہاں سے لے جائیں وہ میری بات نہیں سن رہی ہے۔۔۔!؛" میسج سینڈ کرتے وہ آگے بڑھ گئی تھی۔

جب کہ ابرش عائشہ کے جانے کے بعد کچھ دیر تو ویسے ہی بیٹھی رہی پھر بمشکل اٹھتے وہ باہر کی طرف بڑھی اس وقت اس کی نیلی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے آج اس کو محسوس ہو رہا تھا کہ اس نے زندگی میں اپنی سب سے بڑی غلطی آج کی۔

اس کی مکسی کافی بے ترتیب ہو چکی تھی آدھی ڈرنک تو پیتے ہوئے اس نے ڈریس پہ گرالی تھی جس کی وجہ سے اب اس کا ڈریس گیلا ہو چکا تھا لیکِن وہ اپنے حلیے سے بے خبر جھولتے بمشکل گاڑی تک آئی تھی اس نے سولہ سال کی عمر میں ہی یرمان سے ڈرائیونگ سیکھ لی تھی اس کو گاڑی کا شوق تھا کئی بار تو ڈیڈ سے کہا کہ میں خود ڈرائیو کرونگی لیکن وہ اس وقت منع کرتے تھے کہ جب تک ابرش اٹھارہ سال کی نہیں ہو جاتی وہ اسے ڈرائیونگ کی اِجازت نہیں دے سکتے تھے۔

ابرش کی اٹھارویں سالگرہ پہ قیوم ملک نے اس کو سب سے مہنگی گاڑی خرید کر دی تھی۔

اور ہر مہینے ابرش کو گاڑی تبدیل کرنے ہوتی تھی ہاں ڈرائیو وہ اچھے سے کر لیتی تھی لیکِن پھر بھی ڈیڈ اس کے بارے میں خاصے کو نشیس رہتے تھے اکثر

اس کے ساتھ گارڈز بھی ہوتے تھے لیکن اب جیسے جیسے وہ بڑی ہوئی اکثر اکیلے جانے لگی۔

Dad, you've let me down in my eyes. I wanted to " show the sure head down, but what did you do? I was tied to this man, I know he will never accept ".me

"ڈیڈ آپ نے مُجھے میری نظروں میں گرا دیا ہے۔۔۔میں ضامن سر کو نیچا دکھانا چاہتی تھی لیکِن آپ نے کیا کیا؟ مجھے اس انسان کے پلے باندھ دیا میں جانتی ہُوں وہ مجھے کبھی نہیں اپنائے گا۔۔۔"وہ سٹرانگ تھامنے بہتے آنسوؤں کو پیتے سسکتے بولی تھی۔

باہر باہر اس کے سیل پہ کال آ رہی تھی یقیناً ڈیڈ اس کی وجہ سے پریشان ہو رہے تھے لیکن ابرش اس وقت کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی گھر نہیں جانا چاہتی تھی اس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔

اپنے بالوں کو جھنجھوڑتے اس نے شدت سے بہتی آنکھوں کو ہتھیلی سے رگڑا تھا۔

ضامن نے پہلے ہی دن خود اس کے ساتھ دشمنی پالی تھی کیا ہو گیا تھا اگر وہ پانچ منٹس لیٹ آئی تھی پہلی کلاس تھی ضامن کی وہ اتنا تو ابرش کو مارجن دے ہی سکتا تھا پھر اس نے پہلے دن جو کیا سو کیا لیکن آگے بھی کم نہیں کیا فزا کو اس پہ امپورٹنٹس دی فزا کو سی آر سمجھا۔

ابرش کیوں نہ بدلے کا سوچتی اس کی برداشت سے باہر تھا کہ کوئی پہلی بار اس کو ایسے ڈی گریڈ کر رہا تھا اور وہ کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔

You have taken Abrash Malik very lightly, Sir! "

".Now you have become a mankuha too

"ابرش ملک کو بہت ہلکے میں لیا ہے آپ نے سر جی؟!اب تو آپ کی منکوحہ بھی بن گئی ہو۔۔۔!؛"وہ اچانک سے روتے روتے ہنسنے لگی۔

میں ٹوٹ کر بکھر گیا ہوں،

سانس بھی لینے میں ڈر گیا ہوں،

یہ درد ہے یا کوئی سزا ہے؟

میں خود سے بھی گزر گیا ہوں!

I am no longer Abrash Malik, I am Abrash Zaman"

Abbas. Mankuha of that person who hates me very

much, Zaman Abbas, you will have to bear with

".me and live your whole life

"میں اب ابرش ملک نہیں ابرش ضامن عباس ہوں۔۔۔اُس انسان کی منکوحہ جو مجھ سے شدید نفرت کرتا ہے ضامن عباس آپ کو مُجھے برداشت کرنا ہو گا اوُر پوری زندگی کرنا ہو گا۔۔۔"وہ ہنستے ہنستے اپنے رخساروں کو رگڑ رہی تھی کوئی پاس سے گذرتے اس کو دیکھتا کوئی پاگل سمجھتا جس طرح کے حلیے میں موجود تھی وہ اس وقت اپنے حواسوں کو کھوتی جا رہی تھی۔

یہ رات بھیگتی آنکھوں کی گواہ ہے،

یہ دل بے بسی کی آہ ہے،

جو نفرت میں بھی جلتا رہا،

جو خوابوں میں بھی مرتا رہا!

تم نے جو زخم دیے، میں سہہ گیا ہوں،

مگر یہ درد اب لہو میں بہہ گیا ہے!

یہ رات گواہ ہے میرے زخموں کی,

میں ہار گیا ہوں، میں ختم ہو گیا ہوں!

اس کو سمجھ نہیں آ رہی تھی اس وقت گھر کیسے جائے ڈیڈ سے ناراض بھی تھی اور خوُد میں اتنی ہمت بھی نہیں پا رہی تھی کہ ڈیڈ کا سامنا کر سکے وہ یقیناً اس سے بہت سے سوال پوچھتے جن کا وہ جواب کیسے دیتی ان کو وہ وہاں تو خاموش ہو گئے تھے لیکن گھر میں کیا ہونے والا تھا اس بات سے وہ بالکل بے خبر تھی

وہ کچھ دیر وہیں بیٹھی رہی لیکن اب رات کے سائے ہر طرف گہرے ہو رہے تھے وہ مذید نہیں رک سکتی تھی یہاں اس کو واپس گھر جانا تھا چاہے اس کا دل ہوتا یا نہیں ہوتا پر جانا تھا سو اس نے گاڑی سٹارٹ کی بجھے دل سے۔

وہ گھر پہنچی تو ڈیڈ اس کو ہال میں ہی مل گئے تھے پریشانی سے یہاں وہاں ٹہلتے وہ جیسے اس کے انتظار میں ہی تھے۔

"ابرش۔۔۔" اس کی بکھری حالت دیکھتے ایک پل کے لئے قیوم ملک کا دل جیسی کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا اپنی لاڈلی بیٹی کی یہ حالت دیکھتے وہ غمگین ہوئے تھے جانتے تھے جو فیصلہ انہوں نے کیا وہ اس وقت ابرش کے لیے ایکسپٹ کرنا بہت مشکل تھا۔

"ڈیڈ۔۔۔" وہ ٹوٹتے بکھرتے ڈیڈ کے سینے سے آ لگی تھی آنکھیں شدت سے بہ رہی تھیں۔

"ابرش سٹاپ اٹ بیٹا۔۔۔!؛" ابرش کو دیکھتے یونی میں ہوا واقعہ ان کے دماغ میں پھر سے تازہ ہوا ہاں انہوں نے بات سنبھال لی تھی ورنہ اگر کہیں اوَر یہ واقعہ ہوتا تو اب تک یقیناً کی زینت بنتے ہیڈ لائین بھی بن گیا ہوتا لیکن یونی کا فایدہ ہوا تھا کہ وہاں ان کی مرضی ہی چلتی تھی۔۔

"ڈیڈ آپ نے مُجھے سب کے سامنے لیٹ ڈوان (شرمندہ) کیا ہے آپ کیسے سر سے نکاحِ کی بات کر رہے تھے وہ۔۔۔" وہ بمشکل بول پا رہی تھی قیوم ملک کو ایک منٹ نہیں لگا تھا سمجھنے میں کہ وہ ڈرنک کر آئی تھی یہ اجازت تو اُنہوں نے یرمان کو نہیں دی جو لڑکا تھا اوَر ابرش.

"ابرش یہ سب کیا ہے تم نے ڈرنک کی ہے۔۔۔۔؟" وہ ابرش کو خود سے الگ کرتے سنجیدگی سے استفسار کرنے لگے عفت بیگم جو کہ شام سے اپنے

کمرے میں بند تھیں اب ابرش کی آواز سن کر وہ باہر نکل آئی تھیں لیکن یوں ابرش کی حالت دیکھ کر وہ خاصی پریشان ہو گئی تھیں۔

"ابرش میری جان یہ کیا حال بنایا ہوا ہے اپنا؟" یہ اچھا موقع مل گیا تھا ان کو ابرش سے ہمدردی کر کے اس کو اپنی طرف کرنے کا۔

"بیگم آپ کو اس کی حالت نظر آ رہی ہے تو یہ بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ کیا کر کے آئی ہے۔۔۔" قیوم ملک کو شدت سے احساس ہوا تھا اس پل کہ کاش وہ عفت ملک سے شادی کرنے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرتے تو آج حالات آیسے نہیں ہوتے۔۔ کس کس وقت ان کو یہ احساس نہیں ہوا کہ عفت ملک ان کا انتخاب نہیں ہونی چاہیے تھیں۔

"قیوم آپ خاموش ہو سکتے ہیں تھوڑی دیر کے لیے پلیز ابرش کی حالت دیکھیں اور آپ اس پہ غصہ کیے جا رہے ہیں وہ پہلے ہی اپ سٹ ہے دیکھ نہیں رہے ہیں ایک تو نجانے کیا ہوا ہے جو یوں ایمرجنسی میں نکاح کروا دیا اور اب یہ رویہ ابرش میرا بچہ آپ چلو روم میں یہ ساری باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی۔۔۔" وہ ابرش کے آنسو صاف کرتے اس کو سہارا دیتے روم کی طرف لے گئی تھیں قیوم ملک بس ان کی پیٹھ کو ہی دیکھتے رہ گئے۔

وہ دونوں تو اندر چلی گئی تھیں لیکن قیوم ملک نے اپنے گارڈز کو کال کی جن کو انہوں نے ضامن کے پیچھے لگایا ہوا تھا تاکہ اگر وہ کوئی ہوشیاری کرنے کی کوشش کرے تو ان کو معلوم ہو جائے۔

جس دن ان کو عائلہ پرنسپل آفس میں ملی تھی اس وقتِ ان کے دل میں جو خیال آیا تھا جو دعا انہوں نے مانگی تھی وہ آج ایسے حالاتِ میں پوری ہو گئی تھی ان کو یقین نہیں ہو رہا تھا۔

لیکِن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا کہ وہ ضامن کے رویئے کو نظر انداز کر دیتے وہ بھی غصے میں تھا درمیان کا کچھ سین تھا جو وہ مس کر رہے تھے ابرش اور ضامن دونوں ہال میں تھے ضامن کی پرسنالٹی اس کا کردار دیکھتے قیوم ملک آیسا کچھ نہیں سوچ سکتے تھے جو صورتحال وہاں تھی لیکِن پھر اُس پروفیسر نے ان کو جو بتایا وہ سب کیا تھا ابرش بھی خاموش رہی اگر وہ بے گناہ ہوتی تو اپنی صفائی میں کچھ تو بولتی۔

جب ملازم کو بلوایا گیا تھا تب ان کی نظریں اپنی بیٹی پہ تھیں وہ دیکھ سکتے تھے کہ اس پل ان کی بیٹی کے چہرے پہ گھبراہٹ اور خوف کے آثار تھے وہ الجھے تھے بہت زیادہ الجھ رہے تھے۔

"Yes sir, everything is ok, this professor and his sister have come to their house and are standing outside."

"جی سر سب اوکے ہے یہ پروفیسر اور اس کی بہن اپنے گھر آئے ہیں اور باہر ہی کھڑے ہیں تقریباً دو تین گھنٹے ہوئے ہیں ان کو آئے لیکن باہر نہیں نکلے ہیں۔۔۔" گارڈز نے فون اٹھاتے ہی ساری رپورٹ دی۔

"Well, you guys keep an eye on me as soon as they leave the house, I have to inform them

immediately, there should be no omission,

otherwise you guys will be responsible for the end,

".understood

"ٹھیک ہے تم لوگ نظر رکھو جیسے ہی وہ گھر سے نکلے مُجھے فوری انفارم کرنا ہے کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے ورنہ انجام کے زمہ دار تم لوگ خود ہو گے سمجھ گئے۔۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولے آج بھی ان کا روعب ویسے کا ویسا ہی تھا سبھی خائف ہوتے تھے ان کے غصے سے اوُر بچارے ملازمین کی تو جان ہی جاتی تھی قیوم ملک کے غصے سے۔

"Sir, don't worry, we have a full eye on the house"

"سر آپ بے فکر رہیں ہماری پوری نظر ہے گھر پہ۔۔۔" گارڈز نے قیوم ملک کو مطمن کیا تو وہ سیل فون صوفے پہ پھینکتے سر ہاتھوں میں تھام گئے تھے آج کا ہؤا واقعہ کسی فلم کی مانند ان کے دماغ میں گردش کر رہا تھا۔

.....

ضامن اس وقت ناشتہ بنا رہا تھا عائلہ کی طعیبت رات سے خراب تھی ایک دفعہ تو وہ بیہوش بھی ہو گئی تھی ضامن۔نے ڈاکٹر کو گھر پہ ہی بلا لیا تھا جس نے کہا کہ عائلہ نے کسی بات کی ٹینشن لی ہے جس کی وجہ سے اس کی طعیبت خراب ہوئی ہے ظاہر ہے یہ بات ٹینشن والی تو تھی ضامن اپنی بہن کے لئے کچھ نہیں کر پایا عائلہ تو اس سارے معاملے میں بے قصور تھی اس کی کیا غلطی تھی ابرش کے باپ کی نظروں کا مرکز عائلہ رہی وہ اسے نہیں بلکے

عائلہ کو دیکھتے رہے تھے آیسالگ رہا تھا جیسے وہ پہلے کہیں عائلہ سے مل چکے ہوں۔

ضامن نے ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق عائلہ کے لئے لائٹ سا ناشتہ تیار کیا تھا اس نے خود کل صبح ہی جو ناشتہ کیا تھا وہی تھا اس کے بعد کچھ نہیں کھایا کل کا دن اس کی زندگی کا سب سے بھیانک دن تھا اور وہ ملازم کیسے پل میں وہ پنترہ بدل گیا اور ابرش کا ساتھ دے گیا یقینا اس کو ابرش سے کوئی نہ کوئی فایدہ مل سکتا تھا اور آج کل کے دور میں دنیا کا ہر انسان کی اپنا فایدہ دیکھتا ہے ۔

"یرمان ملک اگر تمھیں لگتا ہے کہ اس نکاحِ کے بعد تم میری گڑیا پہ حق جتاو گے تو ایسا میں ہونے نہیں دوں گا میرا بچہ۔۔۔" وہ عائلہ کے لیے پریشان تھا

پہلے ہی اسے سانس کا مسلہ تھا وہ ہر ممکن کوشش کرتا تھا عائلہ کو ہر طرح کی ٹینشن سے دور رکھنے کا۔

وہ کمرے میں آیا تو عائلہ آنکھیں بند کئے لیٹی تھی نماز پڑھ کر کے وہ عائلہ کو جگا کر کچن میں گیا تھا ناشتے کے لیے۔

"عائلہ میرا بچہ آنکھیں کھولو۔۔" وہ ناشتے کی ٹرے ٹیبل پہ رکھتے عائلہ کے بالوں میں ہولے سے انگلیاں پھیرنے لگا وہ ہلکا سا کسمکائی تھی اور ضامن کو دیکھتے اپنی آنکھیں ملنے لگی اس پل وہ شاید بھول چکی تھی اس کی زندگی میں کیا طوفان آچکا تھا۔

"ٹھیک ہو ناں۔۔۔" اس کے بالوں کو سمیٹ کر پیچھے کیچر میں جکڑتے وہ اس کو سیدھا بیٹھاتے پوچھنے لگا عائلہ نے سر ہلایا اب وہ خوُد کو بہت بہتر فیل کر رہی تھی ہاں دل میں ہلکا ہلکا درد تھا لیکِن بھیا کو پریشان نہیں کر سکتی وہ اس

کو بیمار دیکھتے مذید پریشان ہو جاتے پہلے ہی کل والے واقعے کو لیکر وہ اپ سٹ تھے۔

"جی بھیا میں ٹھیک ہوں آپ نے ناشتہ کیوں بنایا؟" ضامن کو وہ کچن میں کام کرنے نہیں دیتی تھی لیکن وہ تھوڑی سی بیمار ہوتی تو ضامن خوُد کچن میں گھس جاتا۔

"اپنی گڑیا کے لیے بنایا کھاؤ مجھے جانا ہے یونیورسٹی آپ کو ریسٹ کرنا ہے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میری گڑیا آپ کے ساتھ آپ کا بھائی ہے۔۔۔" ضامن کو صبحِ صبح ہی پرنسپل صاحب کی کال آگئی تھی کہ ضامن ہر صورت یونیورسٹی آئے ضامن جو دل ہی دل میں یورنیورسٹی چھوڑنے کا پلان بنا رہا تھا لیکِن اس کا کنٹریکٹ تھا جس کو وہ درمیان میں نہیں توڑ سکتا تھا

۔

اس کا نقصان اس کو تو ہوتا ہی ہوتا لیکن سٹوڈنٹس کو ہونا تھا جن کو اتنے لکچر پڑھا چکا تھا کیا وہ خود غرض بن جاتا ہاں اس یونیورسٹی میں اس کا یہ تجربہ زیادہ خوشگوار نہیں رہا لیکن وہ پھر بھی درمیان میں یہ سب کچھ چھوڑ کر جاتا تو سب کو لگتا کہ اس کے دل میں ہی چور تھا جس کی وجہ سے ضامن نے یونیورسٹی چھوڑ دی۔

"بھائی آپ نہ جائیں پھر کچھ ہو گیا تو۔۔۔؟" عائلہ اس واقعے کے بعد کافی ڈری ہوئی تھی کل سے ضامن اس کو سنبھالتے ہلکان ہو رہا تھا عائلہ کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کسی کی ملکیت بن چکی ہے اب اس پہ کسی اور کا حق ہے کیسے اس انسان کا وہ نام تک نہیں جانتی تھی نہ ہی جاننے کی خواہش تھی جس حالت میں وہ اُس لڑکے کو ایک لڑکی کے قریب دیکھ چکی تھی اس کے بعد تو عائلہ کے لیے بہت مشکل تھا اُس دن کی حالت کا زمہ دار بھی وہ لڑکا ہی تھا

آگر یہ بات عائلہ ضامن کو بتاتی تو مزید طیش میں آجاتا عائلہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔

"گڑیا کچھ نہیں ہو گا آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اب ہم ان لوگوں سے ڈر کر چھپ تو نہیں سکتے ہیں ناں ویسے بھی ہم نے کچھ غلط نہیں کیا ہے جو چھپ جائیں میں خود پہ لگے اس الزام کو غلط ثابت کروں گا آپ کو بھروسہ ہے ناں اپنے بھائی پہ سب ٹھیک ہو جائے گا بس تھوڑے دنوں کی بات ہے میرا بچہ۔۔۔۔" وہ اس کو بریڈ پہ بٹر لگاتے کھلانے لگا عائلہ کا دل بالکل بھی نہیں چاہا رہا تھا لیکِن ضامن کو پریشان کیسے کرتی تبھی مرے دل سے چند نوالے کھا لیے پھر ضامن نے اس کو میڈیسن دی۔

"ریسٹ کرو میرا بچہ۔۔۔"ضامن کو یونیورسٹی کے لیے لیٹ ہو رہی تھی عائلہ کی طعیبت جب تک سٹ نہیں ہوتی وہ اُسے یورنیورسٹی نہیں لے جانے والا تھا۔

"بھائی میں اکیلے۔۔۔!؛"وہ اکیلے رہنے کی عادی نہیں تھی جب کبھی اس نے چھٹی کرنی ہوتی ساتھ ضامن بھی کرتا تھا اس کی اکیلے رہنے کی عادت آہستہ آہستہ ختم ہو گئی پہلے بابا تھے تو پھر بھی ضامن کو تھوڑا بہت وقت مل جاتا لیکن جب سے بابا کی ڈیتھ ہوئی اس کے بعد سے ضامن عائلہ کے معاملے میں کافی احتیاط کرتا تھا ایک اکلوتی بہن تھی اس کی۔

"میرا بچہ میں نے میڈ کو کال کی ہے وہ آتی ہو گی آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ کے ساتھ رہے گی وہ اور پریشان نہیں ہونا آج تو

اجازت ہے آپ ناول بھی پڑھ سکتی ہو۔۔۔"ضامن ہنستے بولا تو عائلہ چھینپ سی گئی تھی۔

"آپ جلدی آیئے گا اور اس ابرش سے بات نہیں کرنی ہے آپ نے!؛ مُجھے وہ پہلے ہی پسند نہیں تھی لیکِن جو حرکت اس نے کی ہے وہ بھلانے کے قابل نہیں ہے کوئی اتنا کیسے گر سکتا ہے پوری دنیا بھی اس بات کو سچ مان لے مجھے پھر بھی یقین نہیں ہے بھائی آپ ایسا ویسا کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔۔"عائلہ کے لہجے میں مان تھا ضامن مسکرایا تھا۔

مشکل سچویشن میں انسان کو اپنے اپنوں کے مان کی ضرورت ہوتی ہے حالانکہ کل جو سچویشن تھی اس کی ذد میں عائلہ بھی آگئی تھی لیکن وہ پھر کیسے اپنے بھائی کا ساتھ دے رہی تھی۔

"میرا بچہ۔۔۔۔" ضامن نے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا اسے صرف اپنوں کے اعتبار کی ضرورت تھی بلکے دنیا سے کوئی مطلب نہیں تھا۔

"آپ اب آرام کرو۔۔۔۔" ضامن اس پہ کمفٹر ٹھیک کرتا اپنے کمرے میں چلا آیا رات ساری تو عائلہ کے روم میں ہی گزری ہی تھی اس کی تیمارداری کرتے اپنی بہن کے معاملے میں وہ آیسا ہی پوزسیو تھا۔

"کاش کہ کل میں اپنی بہن کو بچا پاتا۔۔۔۔!؛" اس نے ڈریسنگ ٹیبل پہ پڑے سامان کو ہاتھ مارتے نیچے پھینکا تھا کل سے یہ غصہ دبایا ہوا تھا عائلہ کے ساتھ تو وہ پھر بھی کچھ نارمل رہا لیکن اس وقتِ اس کی حالتِ بہت خراب تھی۔

"بہت برا کیا تم نے مس ملک بہت برا۔۔۔۔!؛" نظروں کے سامنے وہ منظر آیا جب ابرش ملک اس کے سینے سے لگی کھڑی کتنی بے شرمی سے اس لڑکی میں شرم نام کی کوئی چیز تھی ہی نہیں۔

پہلے فزا کی وجہ سے خوامخواہ اس لڑکی نے اتنا آوورری ایکٹ کیا اور کل تو اس نے حد ہی کر دی۔

"ملازم نے جھوٹ تو بول دیا لیکن میں اس معاملے کو آیسے نہیں جانے دوں گا پتہ لگا کر رہوں گا کہ اس ملازم نے ایسا کیوں کیا۔۔۔"ضامن کا سیل فون کل سے آف تھا اس نے آؤن نہیں کیا پہلے جو پرنسپل صاحب کی کال اس نے ریسو کی وہ بھی لینڈ لائن سے کی کیونکہ سیل فون اس کا آف تھا۔

عائلہ کی وجہ سے اس کا دھیان سیل فون کی طرف گیا ہی نہیں اب اس نے فون اوپن کیا تو کئی سارے میسجز اؤر کالز آچکی تھیں۔

سب سے پہلے اس نے ای میلز چیک کی اس کو واٹس ایپ پہ ایک انجان نمبر سے کال آئی ہوئی تھی وہ نمبر کس کا تھا یہ وہ نہیں جانتا تھا لیکِن میسج پڑتے اس کے ماتھے کی رگیں تن گئی تھیں۔۔

ابرش کلبوں میں جاتی تھی یہ اس کے لیے کوئی نئی بات نہیں تھی امیروں کے مشغلے آیسے ہی ہوتے ہیں لیکن ڈرنک کا سن کر اس نے لب بھینچ لیے یعنی اس کی زندگی میں جو لڑکی شامل ہو چکی تھی اس کا کردار ایسا تھا۔

یہ میسج اگر ضامن رات کو پڑھ لیتا تو شاید چلا بھی جاتا کلب لیکن اب تو صبحِ کے ساتھ بج رہے تھے اب اس نے کونسا کلب میں ہونا تھا لیکِن ابرش ملک کی ایکٹیویز کے بارے میں جان کر اس کے دل میں موجود نفرت مذید گہری ہوئی تھی ابرش ملک کے لئے جو لڑکی اپنی عزت کی حفاظت نہیں کر سکتی اس لڑکی کو کیسے وہ اپنی زندگی میں شاملِ کر سکتا تھا۔۔۔۔

"عائلہ کی زندگی کے لئے مُجھے کچھ دن تک یہ ڈرامہ برداشت کرنا ہو گا کتنے چالاک لوگ ہیں ان کو معلوم تھا کہ جن حالات میں نکاح ہو رہا ہے میں کبھی اس رشتے کو قبول نہیں کروں گا اس لیے میری بہن کے ساتھ وہ سب کیا لیکن اگر ان لوگوں کو لگتا ہے کہ وہ ہمیں یوز کر لیں گے تو یہ ان کی بھول ہے ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"ضامن دل ہی دل میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔

کچھ ٹائم تو اس کا سوچو میں ہی نکل گیا پھر سر جھٹکتے شاور لیتے وہ فریش سا خوشبوؤں میں رچا بسا واپس روم میں آیا اس نے وائٹ جینز پہ وائٹ ہاف سلیوز ٹی شرٹ پہن رکھی تھی جس میں سے اس کے ہیوی مسلز واضع ہو رہے تھے اس نے بالوں میں برش کرتے جیکٹ پہنتے خود پہ پرفیوم سپرے کیا آور موبائل والٹ گاڑی کی چابی اٹھاتے روم کا دروازہ بند کیا وہ باہر لاونج میں آیا تو ملازمہ آچکی تھی جو عموماً سینکڈ ٹائم آتی تھی صفائی کے لیے لیکن

عائلہ کی طعیبت کے پیشِ نظر ضامن نے اس کو آج دن بھر یہیں رکنے کا کہہ دیا خود وہ اُسے عائلہ کا خیال رکھنے کا کہتے باہر نکل گیا اتنے سارے میسجز آئے ہوئے تھے اس نے کسی کو بھی ریپلائی نہیں کیا دل اس قدر اکتایا ہوا تھا کہ بس میں ہوتا تو یہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بھاگ جاتا۔

.....

ابرش کی آنکھ کھلی تو اس کا سر بھاری ہو رہا تھا کل جو کچھ ہوا ایک پل کے لئے وہ بھول چکی تھی نشے کا سرا ابھی تک تھا سر چکرانے لگا کچھ پل تو اس کو لگے خود کو نارمل کرنے میں پھر زہن پہ زور دیا تو کل والا واقعہ پوری آب و تاب سے زہن کے پردے پہ نمودار ہوا اس کی ساری نیند اڑ گئی تھی ضامن۔ کا خیال آیا اس نے بے ساختہ آئینے میں خود کو دیکھا کل کے دن کو سوچتے اس کی نیلی آنکھیں پھر سے بھیگنے لگی۔

اس کی مکسی کافی لوز ہو چکی تھی اس نے زپ کھولتے اس کو نیچے سرکایا آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے اس کی نظریں اپنے خود خوبصورت وجودِ پہ تھیں مسسز ضامن عباس بن چکی تھی وہ اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس ساری صورتحال پہ روئے یا خوش ہو۔

رات اس نے ڈرنک کی تھی ڈیڈ کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی پہلی بار تھا یہ ابرش نے ایک نظر اپنے چہرے کے خوبصورت نقوش پہ ڈالی تھی کتنی خوبصورت تھی وہ آچھے سے جانتی تھی لیکِن اس خوبصورتی کا جادو بھی ضامن پہ نہیں چلا وہ کونسا متاثر ہوا تھا اس کی خوبصورتی سے۔

ابرش کے ذہن میں اپنی دوستوں کی باتیں گجونج رہی تھیں جن میں نے کچھ تو اس کو لکی کہہ رہی تھیں کہ سر ضامن اتنے ہینڈسم اوَر خوبصورت ہیں بیٹھے بٹھائے تم ان کی بیوی بن گئی ہو۔

وہ خیالوں کی روش میں ڈوبی ہی رہتی جب دروازے پہ دستک ہوئی اس نے دروازہ کھولا تو میڈ تھی۔

"میم آجائیں بریک فاسٹ پہ سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں سر اور میم آپ کو بلا رہے ہیں۔۔۔"

"تم جاؤ آرہی ہوں میں۔۔۔" ابرش فریش ہونے چلی گئی اس نے سوچا کہ یونی نہیں جاتی ہوں لیکن پھر خیال آیا چھپنے کا کوئی فایدہ نہیں تھا کب تک چھپتی وہ آخر کار تو اس کو جانا ہی تھا یونیورسٹی۔۔

اگر میں یوں گھر بیٹھ گئی تو سب کو لگے گا کہ غلطی میری ہے نہیں مجھے جانا ہو گا۔۔۔" ضامن کی طرح اس کی دل میں بھی یہ خیال آنے لگا اور پھر اس نے چینج کیا۔ اج معمول سے ہٹ کر اس نے بلیک کلر کا ٹروزار اور اس پہ وائٹ کلر کی شارٹ فراک پہن لی اوور ساتھ سٹولر کو گلے میں لپیٹے وہ آئینے کے

سامنے کھڑی ہوئی تو اچانک سے اس کو عائشہ کا خیال آیا کل کیسے عائشہ اس کو تسلی دے رہی تھی۔۔۔

عائشہ کی قدر شاید تھوڑی بہت اس کو ہو رہی تھی اس نے اپنا سیل فون اٹھایا اوٗر گروپ میں میسجز دیکھے سب لوگ رات کو چیٹ کرتے رہے اوٗر وجہ موضوع وہ ہی تھی کل کا ہوٗا واقعہ ہی تھا۔

وہ نیچے آئی تو سب لوگ بریک فاسٹ کر رہے تھے عفت ملک نے اس کو تیار دیکھا تو پوچھے بغیر نہیں رہ سکی تھیں۔

"ابرش تم یونی جا رہی ہو۔۔۔؟" فروک کو ٹیبل پہ رکھتے وہ نرمی سے پوچھ رہی تھیں رات وہ کافی دیر تک ابرش کے ساتھ رہی تھیں لیکن وہ شاید بھول گئی تھی نشے کی وجہ سے اس کے ہواس سن ہوتے جا رہے تھے پھر اس کے آرام کا خیال کرتے وہ اپنے کمرے میں آگئی تھیں۔

"جی۔۔" ابرش نے یک لفظی جواب دیا ڈیڈ نے اس کی طرف دیکھا تک نہیں تھا یہ بات اس کو پریشان کر رہی تھی پہلے ہی وہ حالات کی وجہ سے بہت پریشان تھی اوپر سے ڈیڈ کا بیہو ہر۔

"ڈیڈ۔۔۔" وہ ہمیشہ قیوم ملک کے ساتھ بیٹھتی تھی ساتھ یرمان ہوتا تھا اور دوسری طرف عفت ملک جو کم ہی ان کے ساتھ کھانا کھاتی تھیں۔

"ناشتہ کرو ابرش آپ لیٹ ہو رہی ہو یونی سے۔۔۔!؛" وہ سنجیدگی سے بولے زندگی میں کل پہلی بار ابرش کو نشے میں دیکھ کر ان کو برا لگا تھا حد سے زیادہ برا اتنا پہلے کبھی برا نہیں لگا جتنا کل لگا ان کو امید نہیں تھی کہ ان کی بیٹی کبھی ایسی حرکت کرے گی۔۔۔۔۔

ابرش کی یونی میں کی گئی اتنی بڑی حرکت وہ نظر انداز کر گئے تھے انہوں نے کبھی بچوں کو سختی سے نہیں ڈانٹا ہاں سختی وہ کرتے تھے یرمان پہ بھی اور

ابرش پہ بھی لیکِن ایسی ہی چیزوں میں جس کا کیا نتیجہ نکلا ابرش نے اس حرام مشروب کا استعمال کیا جس کو دیکھنے قیوم ملک کو بہت افسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"ڈیڈ میں آپ کے ساتھ یونیورسٹی جاؤں گی۔۔۔"وہ آج خود ڈرائیو کرنے کی ہمت خود میں نہیں پا رہی تھی سر ابھی تک دک رہا تھا اوپر سے ڈیڈ کی ناراضگی۔

ہاں وہ اتنے اٹیچ نہیں تھے اپنے پرنٹس کے ساتھ جیسے دوسرے بچے اپنے والدین سے ہوتے ہیں یہ بات اس نے پہلے کبھی فیل بھی نہیں کی لیکن آج ڈیڈ کی ناراضگی اس کی جان لبوں پہ لے آئی تھی آج اس کو سمجھ آیا کہ ڈیڈ کی ناراضگی وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

حالانکہ ناراض تو اس کو ہونا چاہیے تھا ڈیڈ نے اس کا نکاح کروا دیا۔

"میری بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے جس کے لیے مُجھے جلدی نکلنا ہو گا آپ بریک فاسٹ کرو یرمان کے ساتھ چلی جانا مُجھے لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔!؛" وہ فل ناراضگی جتا رہی تھے ابرش نے اپنے ہونٹوں کو کچلا۔

"میرا ہو گیا ہے میں آپ کے ساتھ ہی جاؤں گی آپ کا آفس اتنا بھی کوئی زیادہ دور نہیں ہے ڈیڈ پہلے اکثر آپ مجھ سے کہتے ہیں میں چھوڑ دوں اور آج۔۔۔!؛" وہ ایمو شنل ہو گئی قیوم ملک نے بیٹی کو دیکھا وہ جانتے تھے ابرش یہ سب کچھ کر رہی تھی یقیناً ان کی ناراضگی ختم کرنا چاہتی تھی۔

"ہاں پہلے میں کہتا تھا لیکن ابھی میں۔۔۔؟؛"

"نو ڈیڈ میں آپ کے ساتھ جاؤں گی۔۔۔" ابرش چیئر سے کھڑی ہوئی پیچھے میڈ اس کا بیگ لیے کھڑی تھی ابرش نے بیگ پکڑا اور ڈیڈ کے پیچھے چل پڑی عفت ملک نے ایک کٹیلی نگاہ اپنی بیٹی پہ ڈالی۔

رات اتنی دیر وہ ابرش کے پاس بیٹھی اس کو تسلی دیتی رہی تھیں لیکن اس سب کے باوجود ابرش ڈیڈ کے پیچھے بھاگ رہی تھی ان کی ناراضگی دور کرنے کی فکر تھی۔

یرمان اس ساری صورتحال میں خاموش بیٹھا ناشتہ کرتا رہا تھا جب اچانک سے اس کا فون بجا وہ اٹھتے اپنے کمرے میں چلا گیا قیوم ملک باہر آئے تو ڈرائیور ان کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولے کھڑا تھا ابرش کے بیٹھتے ڈرائیور نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

گاڑی میں خاموشی تھی ابرش ہر تھوڑی دیر بعد ایک چور نگاہ ڈال دیتی قیوم ملک پہ جو اس سے لاپرواہی برتتے ٹیب میں سے اپنے دن بھر کا شیڈول دیکھ رہے تھے جو ان کی سیکرٹری نے ان کو ابھی بھیجا تھا۔

"ڈیڈ آپ مجھے اگنور کر رہے ہیں۔۔۔؟" ابرش زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکی تھی ڈیڈ اس کو اگنور کر رہے تھے اس کی طرف دیکھ تک نہیں رہے تھے آپنے کام میں بیزی تھے وہ رونے لگی۔

پہلے ہی جو سچویشن بن چکی تھی اس کا دل افسردہ تھا رہی سہی کسر ڈیڈ کے رویئے نے پوری کر دی وہ اپنی آنکھیں رگڑتے باہر کھڑی سے دیکھنے لگی یہ بھی ناراضگی کا اظہار تھا۔

"آپ نے اپنی حرکت دیکھی ہے۔۔۔" وہ تیب سائیڈ پہ رکھتے ابرش سے بولے جو اپنی آنکھیں صاف کر رہی تھی کیا کرتے باپ تھے دل موم ہوا تو اس کو اپنی بازوؤں کے حصار میں لیا تھا۔

"ڈیڈ رئیلی سوری نیکسٹ ٹائم ایسا کبھی نہیں ہو گا میں بہت اپ سٹ تھی کچھ سمجھ نہیں آیا ائم سوری۔۔۔"وہ جانتی تھی کہ ناراضگی ڈیڈ کی ڈرنک کی وجہ سے ہی تھی۔

"بیٹا میں نے کبھی کوئی روک ٹوک نہیں کی ہے ہمیشہ جو تم لوگوں کا دل چاہا وہی تم دونوں نے کیا لیکن کچھ لمنٹس ہیں بیٹا۔۔۔"وہ سنجیدگی سے اُسے سمجھا رہے تھے۔

"میں جانتی ہوں ڈیڈ۔۔۔"ابرش کا سر شرمندگی سے جھک گیا تھا جو بھی تھا غلطی تو اس نے بہر حال کی تھی۔

"نیکسٹ ٹائم ایسا کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"وہ ابرش سے کل ہوئے یونی والے واقعے پہ بات نہیں کر سکے تھے ان کا ارادہ ایک بار ضامن عباس سے

فیس ٹو فیس ملاقات کرنے کا تھا وہ اب ان کا داماد تھا نجانے آگے حالات کیا رخ اختیار کرنے والے تھے۔

ان کی گاڑی یورنیورسٹی کے سامنے آکر رکی تھی ابرش اندر چلی گئی تو ڈرائیور نے گاڑی آفس کی طرف موڑ دی آفس جاتے ان کے ہونٹوں کو ایک دھیمی سی مسکراہٹ نے چھوا تھا وہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا گئے تھے۔

.....

ابرش یونی کے آندر داخل ہوئی تو نظریں اپنی کلائی میں بندھی ریسٹ واچ پہ گئی تھیں وہ ٹائم پہ آگئی تھی آج ضامن کا فرسٹ لکچر تھا لیکن اس کو نجانے کیوں لگ رہا تھا کہ ضامن نہیں آئے گا کل والے واقعے کی وجہ سے آتے جاتے اسٹوڈنٹس اس کو کافی عجیب نظروں سے گھور رہے تھے ابرش نے سب کو اگنور کیا اور آگے آپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھی کہ اچانک سے

اس کے کانوں میں کچھ جملے پڑے جن میں اس کا نام بھی تھا اس کو رکنا پڑا وہ شاید کسی اور ڈیپارٹمنٹ کی لڑکیاں تھیں جو اس بات سے بے خبر تھیں کہ ابرش ان کے پیچھے کھڑی ہے۔

"یار مجھے تو دال میں کچھ کالا لگتا ہے کہیں سر اور ابرش ملک کا پہلے سے افیئر تو نہیں چل رہا تھا تمھیں کیا پتہ میں سر کو دیکھتے کیسے آہیں بھرتی ہوں کتنے ہنڈسیم ہیں دل کرتا ہے پوری کلاس میں بندہ ان کو ہی دیکھتا رہے لیکن دل پھر بھی نہیں بھرتا ہے کیا سکسی باڈی ہے ان کی۔۔۔"وہ لڑکی شاید ضامن کی پرسنالٹی سے مرغوب تھی۔

"تمھیں لگتا ہے سر جس طرح کی نیچر کے ہیں وہ اپنی سٹوڈنٹ کے ساتھ افیئر چلائیں گے۔۔۔"دوسری لڑکی تاسف سے بولی وہ مذید کوئی بات کرتی

کہ ابرش ان کی باتیں سن نہیں سکی پہلے کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی یوں اس کے بارے میں بات کرنے کی۔

کل کی آج ایک غلطی کی وجہ سے سب کی زبانوں پہ اس کا نام تھا وہ چاہتی تو ان کو اچھے سے جواب دے سکتی تھی لیکِن اس وقتِ وہ پہلے ہی بہت پریشان تھی کسی ایسے ڈرامے کی متحمل نہیں تھی۔

ان لڑکیوں کی تفصیل لے کر ان سے اچھی طرح سے نمٹنے والی تھی کیا سوچ کر وہ لوگ اس کے بارے میں بات کر رہی تھیں کیا بھول گئی تھیں کہ ابرش ہے کون اور ان کے ساتھ کیا کرتی ہے۔

ابرش اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھتی کہ اس کو ملازم نے پرنسپل سر کا میسج دیا جو اس کو اپنے آفس میں بلا رہے تھے ابرش کا دل تو نہیں چاہا رہا تھا جانے کے لئے لیکن پھر بھی چلی گئی اپنے دھیان میں تھی پرنسپل کے آفس سے

نکلتے ضامن کو دیکھ نہیں سکی اور اس سے ٹکراتے وہ اس کے کشادہ سے جا لگی ضامن کو تو کچھ نہیں ہوا لیکن عائلہ کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا سر کسی دیوار سے ٹکرا گیا ہو وہ اس سے پہلے کہ نیچے گرتی مقابل نے اس کی نازک کمر میں ہاتھ ڈالتے اس کو جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا تھا وہ ضامن کی بانہوں میں قید ہو گئی تھی۔

ضامن۔ کو ہر گز اندازہ نہیں تھا کہ مقابل کھڑی لڑکی کون ہے اس نے بس مقابل کو گرنے سے بچایا تھا آگر اس کو اندازہ ہوتا کہ یہ ابرش ملک ہے تو شائد وہ ابرش کو بچانے کی غلطی کبھی نہیں کرتا۔۔ جبکہ دوسری طرف ابرش ضامن کے اتنے قریب کھڑی اس کی دھڑکنوں کو آپنے ہونٹوں پہ محسوس کر رہی تھی۔

ضامن کے وجود سے اٹھتی بھینی بھینی مہک اس کے حواسوں پہ چھائی تھی پہلی بار تھا ضامن کے اتنے قریب آتے اس کی دھڑکنیں اتنی تیز ہو گئی تھی

۔

"ہیلو مس۔۔۔!؛" ضامن آگے کچھ بولتا کہ اس کی نظریں ابرش پہ گئی یعنی اس کے اتنے قریب ابرش ملک تھی اس لڑکی کو دیکھتے کل والا واقعہ اؤر پھر عائلہ کی حالتِ یاد آئی اس نے ایک جھٹکے سے ابرش ملک کو خود سے دور جھٹکا تھا وہ گرتے گرتے بچی تھی۔

ضامن کی نظروں میں شعلے سے دہکنے لگے پورا وجود اس پل دہکتا تندور بنا اس لڑکی کو دیکھتے کل کی ازیت پھر سے یاد آئی۔

"آپ آپ۔۔۔ میں زرالحاظ نہیں ہے۔۔۔" ابرش اپنا بیگ اٹھاتے ضامن کے مقابل آئی تھی ضامن کی آنکھوں میں رہکتے شعلوں کی تپش سے اس کو ایک سرد لہر اپنے وجود میں سرایت کرتی محسوس ہوئی تھی۔۔

"مس ملک لحاظ کی بات آپ کر رہی ہیں۔۔۔؟" وہ سینے پہ ہاتھ باندھے طنزیہ بولا ابرش کی نظریں بار بار اس کے چہرے پہ جا رہی تھی شائد یہ نکاحِ کے دو بول کا اثر تھا ابرش کی نظریں ہٹ ہی نہیں رہی تھیں ضامن عباس کے چہرے سے۔

"What do you mean sir!;"

"کیا مطلب ہے آپ کا سر جی۔۔۔!؛" وہ تھوڑا ضامن کے قریب آئی تھی صبح سے اس کا مزاج برہم تھا افسردہ بھی تھی ایک تو ڈیڈ سے ناراضگی تھی دوسرا یہ یونی والا واقعہ لیکن نجانے کیوں ضامن کو دیکھ کر اس کا دل کسی اور

ہی طرزِ دھڑکا تھا وہ ضامن سے چاہا کر بھی نظریں نہیں ہٹا سکی تھی دل کر رہا تھا وہ بار بار اس کو دیکھتی رہے ضامن اس کی نظروں خود پہ محسوس کر رہا تھا ابرش شاید یہ بھول چکی تھی کہ اس وقت وہ دونوں پرنسپل آفس کے سامنے کھڑے تھے اوٗر یہاں کوئی بھی ٹیچر آ سکتا تھا کسی بھی وقت۔ اور ابرش کیسے بنا کسی لحاظ کے اسے دیکھے جا رہی تھی ابرش کو اب یہ رشتہ آچھا لگنے لگا ضامن اس کا شوہر تھا ایک پل کے لئے یہ سوچ دل میں آئی تو اس کی دھڑکن تیز ہوئی۔

" Miss Malik, do you think you keep teasing everyone?"

"مس ملک لگتا ہے آپ ہر کسی کو آیسے ہی تارتی رہتی ہیں؟" ضامن کو جتنا کل سے ابرش پہ غصہ آیا ہوا تھا وہ نکال دینا چاھتا تھا اس وقت ابرش سے بات کرتے وہ یہ بھول گیا تھا کہ اس کی کلاس کا ٹائم بھی ہو گیا ہے۔

"?What do you mean"

"آپ کی بات کا مطلب کیا ہے۔۔۔؟" ابرش کا چہرہ سرخ ہوا تھا ضامن آخر کو سمجھ کیا رہا تھا جو دل میں آئے گا بولے گا اور وہ چپ چاپ سنتی رہے گی اتنی بھی بے بس نہیں تھی وہ۔

I mean, you have understood well Miss Malik. "

But you seem to like listening. Take care of your

".eyes, it will be good for you

"مطلب تو آپ اچھے سے سمجھ گئی ہیں مس ملک۔۔۔ لیکن لگتا ہے کہ آپ کو سننا اچھا لگتا ہے۔۔۔ اپنی نظروں کو سنبھال کر رکھیے آچھا ہو گا آپ کے لئے۔۔۔" ضامن کیسے ابرش سے نرمی سے بات کر سکتا تھا ابرش کی وجہ سے عائلہ کی حالت اتنی خراب تھی۔۔۔۔۔

".My eyes are my will"

"میری نظریں میری مرضی۔۔۔!؛" ابرش نے ڈھٹائی کا مظاہر کیا کل اس کے ساتھ بھی تو برا ہوا ضامن کو صرف اپنی سائیڈ ہی کیوں نظر آرہی تھی۔

"So follow your will, Miss Malik"

"تو اپنی مرضی کسی اور پہ چلائیں مس ملک۔۔۔!؛" وہ اس کو دیوار کے ساتھ لگا گیا تھا۔

"آپ پہ بھی تو چلا سکتی ہوں۔۔۔"وائٹ جیکٹ پہ تازہ شیو کیے ضامن لگ رہی اتنا خوبصورت رہا تھا۔

".I'm Not Your Personal Property"

"آئی ایم ناٹ یور پرسنل پراپرٹی۔۔۔!؛"وہ اس کے قریب تھا دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے کالی آنکھوں میں ضبط کی سرخی تھی تو نیلی آنکھوں میں جذبات کی آنچ۔۔

"You are my personal property"

"آپ ہیں تو میری پرسنل پراپرٹی۔۔۔!؛"وہ ضامن کے سینے پہ انگلی رکھتی کہ ضامن نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا ابرش کا چہرہ سرخ ہوا تھا ضامن کی یہ حرکت اس کو قطعی مناسب نہیں لگی تھی۔

There is a misunderstanding, Miss Malik!; A "
person should have good understanding but not so
much. What happened yesterday was your
planning, but very soon I will end this
relationship. You are not so important to me that I
will maintain this forced relationship for the rest
".of my life

"غلط فہمی ہے آپ کی مس ملک۔۔۔!؛اوَر خوش فہم انسان کو ہونا چاہیے
لیکن اتنا نہیں کل جو کچھ ہوا وہ آپ کی پلاننگ کی تھی لیکِن بہت جلد میں اس
رشتے کو ختم کر دوں گا میرے لیے آپ اتنی اہم نہیں ہیں کہ ساری زندگی

اس زبردستی کے تعلق کو نبھاؤں گا میں۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بول رہا تھا۔۔۔۔

"پروفیسر ضامن پرسنل ڈسکشن کے لئے یہ جگہ سوٹ ایبل نہیں ہے آپ لوگ کہاں کھڑے ہیں۔۔۔یہ دیکھ لیں پہلے۔۔۔"ایک فی میل ٹیچر جو شائد سٹاف روم سے نکل کر آگے کلاس میں جا رہی تھی ان کی نظر ابرش اور ضامن پہ پڑی تو وہ طنزیہ بولی۔

ضامن کے لئے وہ دل میں جذبات رکھتی تھی ضامن عباس کی پرسنیلٹی سے وہ کافی امپریس ہوئی تھیں لیکن کل ضامن اور ابرش کا نکاح ہوا تو وہ بہت افسردہ ہوئیں ضامن سنگل تھا پہلے لیکن اب ابرش اس کی منکوحہ تھی ابرش ملک کی پوزیشن یونیورسٹی میں کیا تھی ہر کوئی بہت اچھے سے جانتا تھا

وہ ان دونوں پہ ایک سرد نگاہ ڈالتے آگے چلی گئی تھیں ان کی بات پہ ضامن کے چہرے کا رنگ سرخ ہوا تھا وہ تو واقعی میں جگہ کا لحاظ بھول چکے تھے یہ تو اس ٹیچر نے احساس دلایا.

"ان کی اتنی ہمّت۔۔۔!؛" ابرش لال انگار ہوئی چہرے پہ زردیاں سی گھلنے لگی ٹیچر کی بات سن کر.

"وہ آپ کی ٹیچر ہیں۔۔۔" ضامن کو ابرش کا رویہ پسند نہیں آیا تو بولا۔

"ہاں تو ٹیچر ہیں تو اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ وہ ایسے ہماری انسلٹ کریں ہم یہاں بھی کھڑے ہو کر بات کریں کسی کو اس سے کیا یہ یونیورسٹی کسی ذاتی ملکیت تھوڑی ہے۔۔۔" ابرش نے اپنے بالوں کو پیچھے جھٹکا اس نے گردن کے گرد سٹولر لیپٹ رکھا تھا لیکِن اس کے گردن اونچی کرنے پہ ضامن کی نظر اس کی شہ رگ پہ بنے تل پہ جم گئی۔

لیکن جلد ہی ضامن نے سر جھٹکا جب اس نے ابرش ملک سے آیسا کوئی تعلق رکھنا ہی نہیں تھا تو پھر یہ جذبات اسکے کوئی اہمیت نہیں رکھتے تھے۔

"ٹھیک کہا آپ نے یہ یورنیورسٹی کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہے یعنی آپ کی بھی نہیں ہے۔۔۔"ضامن مذید رکا نہیں پرنسپل صاحب اس کو فورس کر رہے تھے کہ وہ کچھ دن خاموش ہو جائے اس معاملے کو چھیڑے ہی نہیں لیکن ضامن کیسے خاموش رہ سکتا تھا جو داغ ابرش کی وجہ سے اس کے کردار پہ لگا تھا ضامن کو اس داغ کو صاف کرنا تھا۔

اس نے ایک پلان بنایا تھا اور اپنے پلان پہ کام کرتے اس نے اس ملازم سے سچ اگلوانا تھا۔

ابرش ضامن کو جاتے دیکھ کر اس کے پیچھے چل پڑی اگر وہ لیٹ ہو جاتی تو ممکن تھا کہ ضامن پہلے دن کی طرح اس کو کلاس میں ہی نہیں آنے دیتا۔

ویسے تو کسی ٹیچر کے آگے چلنا ابرش کو اچھا نہیں لگا تھا لیکِن ضامن کے قدم سے وہ قدم ملا کر چل رہی تھی ضامن کو دیکھتے اس کے دل میں گدگدی ہوئی تھی معاضامن کی بات یاد آئی۔

ضامن نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ وہ کبھی اس کو نہیں اپنائے گا وہ گہرا سانس بھرتے پھر سے ضامن کو دیکھنے لگی۔

"مس ملک مجھے دیکھنے کے بجائے سامنے دیکھیں ویسے کل جو تماشا آپ نے لگایا اُس کے بعد آپ کو یورنیورسٹی آنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔۔" آتے جاتے سٹوڈنٹس ان دونوں کو معنی خیز نظروں سے دیکھ رہے تھے ضامن لب بھینچ گیا ابرش کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا اور اب وہ اس کے ساتھ تھی جن کو شک تھا پہلے اب ان کو یقین ہو رہا تھا۔

ابرش اس کے ساتھ کیوں تھی وہ ابرش کا گلہ دبا دیتا تو پھر بھی اس کا غصہ کم نہیں ہوتا لیکن ابرش سے سچائی اس نے اگلوانی تھی۔۔

وہ کلاس میں داخل ہوا تو ایک نظر اس نے سٹوڈنٹس پہ ڈالی تھی عائلہ کے علاوہ پوری کلاس ہی آئی ہوئی تھی اپنی کو سوچتے اس کو ابرش پہ مذید غصہ آیا تھا کتنی بے شرم لڑکی تھی کیسے وہ سب کر چکی تھی جس کی زد میں عائلہ بھی آ گئی تھی۔

اب تو تقریباً پوری کلاس ہی عائلہ اور ضامن کے رشتے کے بارے میں جان گیا تھا ضامن نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو پتہ چلے عائلہ اس کی بہن ہے کیونکہ پھر سب سٹوڈنٹس اُسے تنگ کرتے۔

فز اضامن سے پوچھنا چاہتی تھی عائلہ کے بارے میں کیونکہ کل اس نے کافی بار ٹرائے کیا تھا عائلہ کا نمبر لیکن بند جا رہا تھا نجانے وہ ٹھیک بھی تھی یا نہیں

اور آج آئی کیوں نہیں۔۔وہ اپنی دوست کے لئے پریشان تھی اوٗر عائلہ سے ناراض بھی تھی جس نے ضامن اور اپنا رشتہ اس سے چھپایا وہ بتا بھی تو سکتی تھی فزا نے کونسا سی کو بتا دینا تھا۔

ضامن پہلے کلاس میں آیا تھا اوٗر ابرش اس کے پیچھے لیکن سب کو پتہ تھا کہ دونوں ساتھ آئے ہیں۔

فزا کے دل میں ایک ہول سا اٹھا ابرش ہر معاملے کئیں نہ کئیں اس کو مات دے ہی جاتی تھی۔

"کلاس سپورٹس گالا تو کینسل ہو گیا ہے ہوپ اس سے پہلے والا لکچر آپ کو تیار ہو گیا ہو گا ابھی دس منٹس بعد آپ لوگوں کا کوئز ہے۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولتے پروجیکٹر میں سائیڈ چینج کرنے لگا جبکہ کوئز کا سن کر ساری کلاس

کی رنگت زرد ہوئی کسی نے تیاری نہیں کی تھی سب کو یہی لگا تھا کہ یہ ویک تو سپورٹس گالا میں ہی نکل جائے گا۔

سپورٹس گالا کل ہوئے واقعے کی وجہ سے کینسل ہو گیا تھا اختتامی تقریب میں میڈیا بھی انوائیٹڈ ہوتا تھا شاید سپورٹس گالا کینسل کرنے کی وجہ بھی یہی تھی کہ یہ واقعہ باہر نہ نکل جائے کچھ دن تک جب معاملہ ٹھنڈا ہو جائے گا تو پھر دوبارہ شروع کروانے کا ارادہ تھا انتظامیہ کا.

"سر آج ہماری تیاری نہیں ہے۔۔؟" عائشہ کھڑی ہوئی تھی جو پڑھتی ہی کب تھی جو اس کی تیاری ہوتی لیکن سچ تو یہی تھا کہ فزا کے علاوہ باقی سب کی سچویشن ایسی ہی تھی کسی کو بھی کہہ آتا تھا کوئز۔۔۔۔۔

"آپ لوگوں کے فائنل ٹرم پیپرز ہونے ہوئے ہیں اور بہانے بازیاں آپ لوگوں کی ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی ہیں کب سیریس لے لیں گے

آپ لوگ سٹڈی کو؟"وہ پہلے ہی غصے میں تھا مزید ایسے کلاس کا کوئز سے انکار کرنا اس کو طیش دلا گیا۔

"سوری سر۔۔۔!؛"عائشہ منمنائی تھی کیسے بھول گئی مقابل ضامن عباس تھا جو برداشت ہی نہیں کر سکتا تھا سٹوڈنٹس کا سٹڈی کے معاملے میں کوتاہی کرنا۔

"آپ لوگ پندرہ منٹس میں تیار کریں کوئز۔۔۔"وہ پانچ منٹس مزید خود سیل فون میں بیزی ہو گیا اس کو عائلہ کا میسج آیا ہوا تھا۔

"بھائی میں بور ہو رہی ہوں آپ کب آئیں گے۔۔۔!؛"عائلہ کا میسیج پڑھتے اس کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا جانتا تھا وہ اس کو تنگ کر رہی ہے ورنہ میڈم بیزی ناولز میں ہو گی۔

"گڑیا۔۔۔بری بات مُجھے پتہ ہے آپ ناول پڑھ رہی ہو نگی اوُر ناول پڑھتے آپ بور ہوتی ہی نہیں ہیں۔۔۔"ساتھ سمائلی ایموجی تھاوہ خود بھی دھیماسا مسکرایااب جو کہ نوٹس پڑھ رہی تھی لیکِن اچانک سے اس کی نظریں ضامن پہ گئی تھیں جو مسکرارہاتھااس نے پہلی بار ضامن۔کو ہنستے دیکھا تھا۔۔

"کیایہ اپنی گرل فرینڈ سے بات کررہے ہیں۔۔۔؟"ابرش سٹڈی کرنا بھول گئی تھی نظریں ضامن پہ تھیں جو نجانے کس کے میسجز پہ مسکرارہاتھاپوری کلاس رٹہ لگارہی تھی سوائے ابرش کے جس کی نظریں ضامن عباس پہ تھیں۔

وہ مسکرا کیوں رہاتھاکسی اور کے لئے مسکرارہاتھااس کو دیکھ کر توضامن عباس مرچیں چبانے لگتا تھااوراب کیسے اپنی محبوبہ سے بات کررہاتھاہنس کر۔۔۔۔۔

"کہیں یہ کسی اور سے پیار تو نہیں کرتے۔۔۔!؛" ایک پل کے لیے یہ خیال اس کے دل میں آیا آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگی تھیں وہ اپنی چیزوں کو لیکر پوزسیو تھی برداشت نہیں کر سکتی تھی کہ جو اس کا ہو وہ کسی آور کو سوچے بھی۔

کچھ دیر تو دیکھتی رہی لیکن پھر جب برداشت جواب دے گئی تو نوٹس اٹھا کر وہ غصے سے اپنی چیئر سے اٹھی عائشہ نے اُسے دیکھتے اشارے سے پوچھا ضامن کی کلاس میں وہ لوگ خاموش بیٹھتے تھے بولنے کی ہمت کسی میں بھی نہیں ہوتی تھی جانتے جو تھے کہ جو بولا اس کی شامت پکی۔

"ارہی ہوں۔۔۔!؛" وہ اس وقت عائشہ کو کیا بتاتی کہ اس کے دل و دماغ میں کونسے خیالات جنم لے رہے ہیں وہ خوُد الجھی ہوئی تھی۔

"سر۔۔۔"ضامن جو بظاہر تو سیل فون میں بیزی تھا لیکِن نظریں اس کی سٹوڈنٹس پہ تھیں ایک دفعہ تو ابرش کو دیکھ بھی چکا تھا جس کی نظریں خود پہ محسوس کرتے وہ سر جھٹک کر یہ لڑکی ایسی حرکتیں کر کے نجانے کیا ثابت کرنا چاہتی تھی۔

"مس ملک آپ نے سب سے پہلے تیار کر لیا کوئز۔۔۔؟"وہ بظاہر حیران ہوتا پوچھنے لگا ابرش دانت پیستے اسے دیکھنے لگی تھی کتنا مسنا تھا یہ پروفیسر خیر اب صرف پروفیسر تو نہیں رہا تھا اب تو ایک اور تعلق بھی بن گیا تھا اس کا ضامن سے۔

"نو سر مجھے آپ کی ہیلپ چاہیے۔۔۔!؛"وہ تھوڑا اوپر ہوئی اور ڈائس پہ اپنی بک رکھی اس نے ہیلز پہن رکھی تھی لیکِن پھر ضامن کے مقابلے میں کافی چھوٹی تھی کہ اس کے کندھے تک آ رہی تھی۔

چاہا کر بھی ضامن کے سیل فون کو دیکھ نہیں سکی تھی ضامن پوری کلاس کے سامنے اس کی حرکتیں دیکھتا اب محض لب بھینچ گیا تھا آخر کیوں کر رہی تھی یہ لڑکی آیسا۔۔

"جس دن میں نے لکچر دیا اُس دن تو آپ نے نہیں کہا کہ آپ کو ہیلپ کی ضرورت ہے۔۔۔؟" ضامن سیل فون سکرین آف کرتے سائیڈ پہ رکھتے سنجیدگی سے استفسار کرنے لگا۔

"سر آپ ابھی سمجھا دیں۔۔۔" وہ بس یہ چاہتی تھی کہ ضامن اپنے فون پہ بات نہ کرے کیونکہ وہ جس کسی سے ہنس کے بات کر رہا تھا اس انسان پہ ابرش کو اس وقت حد سے زیادہ غصہ آیا ہوا تھا دل ہی دل میں وہ نجانے کتنی سلوتوں سے تو اس بندے کو نواز چکی تھی۔

"نو خوُد کریں آپ پوری کلاس کر رہی ہے۔۔۔!؛"عائلہ سے بات کرتے کوئی ضامن کو ڈسٹرب کرتا تو اس کا منہ ایسے ہی بن جاتا تھا اور یہاں تو سامنے ابرش تھی جس سے وہ شدید نفرت کرتا تھا۔

"سر مُجھے آپ سمجھائیں گے۔۔۔!؛"وہ ضد کرنے لگی ضامن نے فون ٹیبل پہ پٹخا تھا۔

"کیا مسلہ ہے آپ کے ساتھ آپ کو سمجھ نہیں آرہی ہے کسی پوائنٹ کی تو فزا سے پوچھ لیں وہ آپ کو کلئیر کر دے گی یہاں کھڑی ہو کر میرا سر کھانے کی کیا ضرورت ہے آپ کو۔۔۔۔؟؛"ضامن نے یہ بھی لحاظ نہیں کیا تھا کہ وہ دونوں پوری کلاس کے سامنے بات کر رہے تھے پرنسپل صاحب کی باتوں کا اثر تھا یا پھر کچھ اور وہ بھڑک ہی تو گیا تھا ابرش کی شکل دیکھنے کا بھی وہ

رودار نہیں تھا اور وہ کتنی دیر سے اس کا سر کھائے جا رہی تھی غصہ تو پھر ضامن۔ کو آنا ہی تھا۔

پوری کلاس منہ کھولے ابرش کو دیکھ رہی تھی پہلی بار جو کسی نے اس کی اتنی انسلٹ کی تھی وہ اپنی آنکھیں رگڑتے ضامن کو دیکھ رہی تھی۔

"لائیں۔۔!؛" نجانے کیا ہوا تھا ضامن کو ہوا جو وہ اس کے ہاتھ سے نوٹس لیتے ڈائس پہ رکھتے بولا ابرش نے بہت مشکل سے ضبط کیا خود پہ ورنہ اس انسلٹ پہ اس کے تن بدن میں شعلے بھڑکے تھے پوری کلاس کے سامنے یہ بیزتی پہلے کل کیا کم تماشا ہو چکا تھا ضامن اب پھر شروع ہو گیا تھا۔

"مُجھے دیکھنے کے بجائے پوائنٹس بتائیں جو آپ کو سمجھ نہیں آئے ہیں۔۔۔!؛" ضامن آہستگی سے بولا صرف ابرش سن سکی تھی کلاس میں

سے کسی کو سنائی نہیں دی تھی ابرش نے انگلی رکھی تھی نوٹس پہ اور اسی وقت ضامن نے بھی رکھ دی دونوں کی انگلیاں ایک دوسرے سے ٹچ ہوئی تھی۔

ایک سرد لہر ابرش کو اپنے وجودِ میں سرایت کرتی محسوس ہوئی تھی وہ ضامن کے ہاتھوں کو دیکھنے لگی ضامن نے لب بھینچ لیے یہ حرکتیں تھیں اس لڑکی کی اوئر پھر کہتی تھی مجھے سمجھ نہیں آتی ہے کچھ بھی۔

جب اس کا فوکس سٹڈی پہ ہو گا ہی نہیں تو اس کو خاک سمجھ آنا تھا کچھ وہ اس وقتِ یہاں کیوں کھڑی تھی کیوں اس سے سوال سمجھ رہی تھی اس کے پیچھے بھی کوئی اوئر ہی وجہ تھی اب وہ کیا تھی یہ ابرش ہی بہتر بتا سکتی تھی۔

"آپ سمجھائیں میں آپ کو نہیں نوٹس کو دیکھ رہی ہوں۔۔۔!!" وہ ضامن کی نظروں سے خائف ہوتے بولی۔

"جتنا آپ کا دھیان ہے میں دیکھ رہا ہوں۔۔۔"وہ اس کو امپورٹنٹس پوائنٹس بتانے لگا وہ غور سے سن رہی تھی وہ مزید انسلٹ نہ کرے بہتر تھا کہ وہ اس کو غور سے سنتی۔

"ہو گیا اب خود یاد کرو ویسے بھی کوئز کا ٹائم ہو گیا ہے اوکے کلاس بند کریں نوٹس۔۔۔"وہ بورڈ کی طرف بڑھا اور کوئز لینے لگا ابرش کو سمجھ نہیں آیا کہ اس کے دھیان میں کچھ پڑا بھی ہے یا نہیں۔

سب کا کوئز اچھا نہیں تو بالکل بھی نہیں ہوا تھا ابرش کا پھر بھی کچھ صحیح تھا ضامن نے کچھ سمجھایا ہوا تھا تو جو اس کے زہن میں آتا گیا وہ بولتی چلی گئی لیکن پورا ٹھیک نہیں تھا اور اس کی انسلٹ ہوئی تھی کوئی بھی نہیں بچا تھا سب کی ہوئی تھی فزا کے علاوہ کلاس ختم ہو گئی تو ضامن نکل گیا فزا اس کے پیچھے نکلی تھی۔

ابرش فزا کی اس عادت سے بہت تنگ تھی پہلے کی بات تو پھر بھی کچھ آور تھی لیکن اب ابرش برداشت نہیں کرنے والی تھی اس فزا کو ضامن کے قریب چاہے جو بھی ہو جاتا ضامن اس کا تھا اب۔

"سر ضامن سر۔۔۔۔!؛"فزا نے ضامن کو آواز دیتے پکارا تو وہ رک کر اُسے دیکھنے لگا۔

"یس مس فزا؟"وہ سوالیہ لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

"عائلہ کیسی ہے وہ آئی ہی نہیں۔۔۔؟ سیل فون بھی آف ہے وہ ٹھیک ہے ناں رات سے ٹرائے کر رہی ہوں لیکن وہ فون نہیں اٹھا رہی ہے۔۔۔"فزا عائلہ کی خیرت دریافت کر رہی تھی۔

"ہاں عائلہ کی طعیبت کچھ ٹھیک نہیں تھی پر صبح تک کچھ بہتر تھیں وہ اور اب فری ہو کر بات کر لیجیے گا رات سیل آف تھا عائلہ کا۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا تو فزا نے سر ہلایا۔

"وہ رات سے نہیں لگ رہا تھا فون میں عائلہ کو سوچتے اتنا پریشان ہو رہی تھی پہلے سوچا آپ کو کال کروں لیکن پھر نہیں کی بس دعا کی کہ عائلہ ٹھیک ہو۔۔۔" فزا ایک اچھی دوست کی طرح اپنی دوست کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

"بہت شکریہ فزا عائلہ بھی آپ کو مس کر رہی تھیں آپ کال کر لیں مُجھے کچھ کام ہے چلتا ہوں۔۔۔" وہ بولتے رکا نہیں بلکے آگے بڑھ گیا جبکہ فزا نے عائلہ کو کال ملائی تاکہ اس سے خیریت معلوم کر سکے۔

کل سے اتنی بار کوشش کے باوجود عائلہ سے رابطہ نہیں کر سکی تھی اب خوشی ہو رہی تھی کہ عائلہ سے بات کرنے والی تھی وہ۔

.....

ضامن کے جانے کے بعد عائلہ لیٹی رہی پہلے کچھ دیر ناول پڑھا اور پھِر جب وہ بور ہونے لگی تو سمجھ نہیں آیا کرے ملازمہ باہر ہی تھی سارے کام وہ کر چکی تھی اُسے واپس جانا تھا لیکِن ضامن نے کہا تھا کہ جب تک وہ واپس نہیں آئے گا وہ جا نہیں سکتی اب کافی دیر ہو چکی تھی عائلہ باہر آئی تو وہ ایک طرف بیٹھی تھی۔

"ٹھیک ہو تم۔۔۔؟" عائلہ کو پریشان لگی تھی کیونکہ اس کی شکل سے لگ رہا تھا کہ وہ پریشان ہے۔

"وہ میم مجھے واپس جانا ہے لیکِن سر کہہ کر گئے تھے جب تک وہ وآپس نہیں آجاتے میں یہیں رہوں گی میری ماں فون کر رہی ہے مجھے جانا ہے..." وہ اپنا دوپٹہ سنبھالتے بولی عائلہ کو بھی اکیلے میں ڈر لگتا تھا لیکن ملازمہ کو وہ روکتی بھی تو کیسے وہ پریشان لگ رہی تھی یقیناً واپس جانا چاہتی تھی وہ اور عائلہ اکیلی کیسے رہتی۔

"تم چلی جانا لیکن ابھی تو دو تین گھنٹے ہوئے ہیں تمھیں آئے اور ماں کو کیا ہوا ہے! وہ ٹھیک ہیں؟" وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکی۔

"جی وہ میری امی بیمار رہتی ہیں اس لئے۔۔۔" وہ پریشانی سے بولی تھی عائلہ کو اس پہ ترس آگیا تھا اور اس نے اُسے واپس بھیج دیا خود لاونج میں بیٹھ گئی تھی نجانے کب ضامن وآپس کب تک وہ بور ہونے لگی تھی اس کو اچانک سے محسوس ہوا جیسے کوئی گھر کے اندر آیا تھا وہ خوف سے کپکپانے لگی۔

پہلے تو اپنا وہم سمجھا لیکن تا دیر وہ وہم سمجھ کر سر جھٹک نہیں سکی تھی کیونکہ قدموں کی چھاپ اس کو قریب سنائی دی تھی۔

عائلہ دوپٹے کے بغیر تھی اس نے صبحِ ضامن کے جانے کے بعد چینج کیا تھا جب ضامن گھر پہ نہیں ہوتا تو وہ دوپٹہ آتار دیا کرتی تھی۔

اس وقت اس کے بال الجھے تھے اور سلجھانے کا وقت اس کو مل ہی نہیں پایا تھا۔

وہ اپنے بالوں کو پیچھے کرتے رونے لگی جب کوئی اس کے سامنے آیا تھا۔

وہ تھا یرمان ملک جس نے بلیو کلر کی ہوڈی پہن رکھی تھی یہاں تک کے چہرہ بھی ڈھانپا ہوا تھا اور اب اس نے ہوڈی آتار دی وہ بلیک سینڈو میں ملبوس تھا چہرے پہ سنجیدگی تھی۔

وہ یونیورسٹی گیا تو دل چاہا عائلہ کو دیکھنے کا مایا سے اس کی ملاقات کی نہیں ہو سکی تھی اس کا رُخ عائلہ کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف تھا وہ وہاں چلا آیا لیکن اس کو معلوم ہوا کہ عائلہ تو آئی ہی نہیں ہے۔

عائلہ کے گھر کا ایڈریس معلوم کرنا اس کے لئے بالکل بھی مشکل نہیں تھا ق ضامن یونیورسٹی میں تھا اور یرمان ملکو یقین تھا کہ وہ اس کے پیچھے اس کے گھر چلا جائے گا عائلہ گھر پر ہی تھی وہ عائلہ سے مل سکتا تھا یہ اس کے پاس اچھا موقع تھا وہ کیبن کی طرف چلا گیا اس نے ڈین کے افس سے عائلہ کے ایڈمشن فارم سے اس کا ایڈریس اچھے سے نوٹ کر دیا تھا اور پھر اس کا رخ ضامن اور عائلہ کے گھر کی طرف تھا تقریبا ادھے گھنٹے بعد وہ عائلہ کے گھر کے سامنے کھڑا تھا۔

جب اس نے کسی کو گھر سے نکلتے دیکھا وہ کوئی اور نہیں بلکہ عائلہ کی ملازمہ تھی جو واپس جا رہی تھی جس کو عائلہ نے بھیجا تھا اب وہ مطمئن تھا کہ گھر میں صرف عائلہ ہی ہو گی وہ اندر چلا ہے اس کی نظر لاؤنج کے شیشے سے نظر اتی ایک لڑکی پہ پڑی وہ لڑکی عائلہ تھی اس کو اچھے سے پتہ تھا اندر چلا گیا جب عائلہ نے اس کی موجودگی کو محسوس کیا تو وہ کپکپانے لگے اس نے محسوس کیا تھا کہ اپنے گرد کسی موجودگی سے وہ پریشان ہوئی تھی۔

یرمان نے ہوڈی آتار دی عائلہ کی آنکھیں حیرت کی ذیادتی سے پھیل گئی تھیں جب اس نے یرمان ملک کو اپنے سامنے دیکھا یہ انسان اس کے گھر تک چلا آیا اب کیا کرتی وہ دوپٹے کے بغیر تھی بھلے اس کی پیٹھ یرمان ملک کی طرف تھی لیکِن اس کے بالوں پہ نظر پڑتے یرمان ملک ٹھٹھک کر رکا اتنے

خوبصورت بال وہ بھی کسی لڑکی کے اس نے پہلی بار دیکھے تھے عائلہ کے بال اس کی پوری پشت کو ڈھانپے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

عائلہ نے پیچھے دیکھے بغیر ہی کمرے کی طرف قدم بڑھائے جب تک جب تک یہ ارمان ملک کچھ سمجھتا ائینہ کمرے میں بند ہو چکی تھی اس نے دروازہ بند کر دیا تھا ایر ان ملک نے لب بھینچ لیے وہ اس وقت بہت غصے میں تھا یہ لڑکی کن کو سمجھ کیا رہی تھی ایک تو اتنا فاصلہ طے کر کے اس لڑکی سے ملنے ایا اور جہاں وہ خود کو کمرے میں بند کر چکی تھی کیا وہ کوئی حور پڑی تھی اس سے چھپ رہی تھی اب تو نکاح بھی ہو گیا تھا اب کیا پردہ اس نے ابھی تک عائلہ کا چہرہ نہیں دیکھا تھا صرف کالی انکھیں تھیں کب سے اس کو میری چین کیے ہوئے تھے یہ انکھیں ان انکھوں میں چھپے جذبات وہ ان انکھوں میں خود کو ڈوبتا محسوس کرنا چاہتا تھا وہ انکھوں میں اپنا عکس دیکھنا چاہتا تھا۔

یہ انکھیں اس کو پچھلی ایک مہینے سے بے چین کی ہوئی تھی ہ جانے کیا ہوا تھا ان انکھوں میں جو ان انکھوں کو بلا نہیں پا رہا تھا تو رشتہ بھی اور بن گیا تھا اب تو رشتہ بھی نکاح کا بن گیا تھا یہ رشتہ یہ اس کے باپ نے قائم کیا بھلے اس میں ائلہ اور اس کے بھائی کی رضا نہیں تھی۔

ہاں لیکن اب عائلہ اس کی منکوحہ تھی وہ آگے بڑھتا کہ اس کا سیل فون بجا تھا کال مایا کی تھی جو اس کے ساتھ ہوئی پرسوں رات والی بات چیت کے بعد اس کا کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا مایا سے وہ پہلے بھی خوٗد کرتی تھی ابھی بھی خود ہی کال کر رہی تھی۔

"ہاں بولو مایا۔۔۔؟" وہ بے بیزاری سے بولا اس وقت اس کو عائلہ سے بات کرنی تھی اور درمیان میں مایا کی کال ہاں مایا اس کی دوست تھی لیکن کچھ معاملات ایسے تھے جن میں وہ اپنی ہی کرتا تھا۔

"یرمان کہاں ہو تم۔۔۔؟ تم نے مجھے کچھ بتایا ہی نہیں؟ میں یونی نہیں آتی تو مجھے کچھ پتہ ہی نہیں چلتا! یہ سب کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔!؛" وہ اپنے بال نوچ رہی تھی وہ اپنے بال نوچ رہی تھی یقین نہیں اڑا تھا یرمان کا نکاح ہو چکا ہے یہ اسے اج ہی پتہ چلا تھا جب وہ یونیورسٹی گئی تھی اس کو لڑکیوں سے معلوم ہوا تھا کل جو ہو چکا تھا کل وہ یونیورسٹی نہیں ائی تھی اگر ائی ہوتی تو اس کو معلوم ہوتا اس کو تو حیرت اس بات کی تھی کہ اگر ایسا کچھ ہوا تو میڈیا میں یہ بات کیوں نہیں گئی پھر اس کو بتایا گیا کہ کل میں واقعے کو راز رکھا گیا کہیں اسی وجہ سے کینسل اوٹ ہو گیا تھا۔

مایا کی سمجھ میں نہیں ارہا تھا وہ کیا کریں یرمان ایسا کیسے کر سکتے ہو کسی اور سے نکاح کیسے کر سکتے چلو ابرش کی بات اور تھی ابرش کے ساتھ وہ واقعہ ہوا لیکن یرمان نے اپنی بہن کے لیے یہ قربانی دی لیکن نہیں وہ مایا اچھے سے جانتی

تھی وہ ہمیشہ اپنی کرتا تھا اپنی بہن کے لیے بھی اتنا بڑا اسیٹپ کبھی بھی نہیں لے سکتا تو کیا وہ صرف خود کے لیے یہ سب کر رہا تھا کیا

اس نے خود کے لیے نکاح کیا۔ اس سب میں مایا کہاں تھی وہ کہاں ایگزسٹ کرتی تھی۔

یرمان ملک کی زندگی میں اس کو نہیں لگ رہا تھا کوئی ارمان کے لیے اہم ہے اگر یمان والے کے لیے وہ ہیں موتی تو یہ ارمان کم سے کم اسے کچھ بتاتا تو صحیح اس بارے میں اس نے تو کچھ بتایا ہی نہیں خود ہی نکاح کر لیا اور اج بھی اگر ماہ یونیورسٹی انے کی زحمت نہ کرتی تو اس کو کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ یرمان ملک کے سامنے جائے سچ چیک کر بتائے اس کو کہ وہ کس بات کی سزا دے رہا ہے وہ تو سب کو نہیں بتا بتا رہا کیوں اپنے ڈیڈ کی اس فیصلے پر سر جھکا گیا کیوں نہیں بتایا ڈیڈ کو کہ وہ مایا کو پسند کرتا ہے

دوسری طرف عفت آنٹی اسے نکاح کی عفت انٹی انٹی ماما سے ماما سے منگنی کی بات کر رہی تھی دوسری طرف یہ ارمان کا نکاح ہو گیا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی اب اگے ہو گا کیا قیوم انکل کیا کرنے والے تھے اگر پاپا کو اس بارے میں معلوم ہوتا تو کیا ہوتا تو یہ سارے سوال یہ یرمان سے پوچھنا چاہتے تھے لیکن ارمان اس کو ابھی بھی سیدھے منہ کوئی بھی جواب نہیں دے رہا تھا شاید یرمان کا دھیان اس کی طرف نہیں تھا۔

"مایا اب تو معلوم ہو گیا ہے ناں تمھیں میں بیزی ہوں بعد میں بات کرتا ہوں تم سے۔۔۔!؛" وہ مایا سے بات کرتے ٹائم ویسٹ نہیں کر سکتا تھا ضامن وآپس آنے والا تھا اس کو عائلہ سے بات کرنی تھی۔

"یرمان تم اس سب کو اتنا لائٹ لے رہے ہو کیوں۔۔۔ میں اتنی پریشان ہوں آور تمھیں کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا ہے مطلب تم کیسے اتنا نارمل ری

ایکٹ کر سکتے ہو۔۔۔؟" وہ جیسے پل پل مر رہی تھی اور یرمان کو اس بات کا احساس تک نہیں تھا۔

"مایا تم آوور ری ایکٹ کر رہی ہو میں بعد میں بات کروں گا ابھی نہیں کر سکتا ہوں۔۔۔" وہ سر جھٹکتے سیل فون جیب میں سیل فون جیب میں رکھتے وہ ائلا کے کمرے کی طرف بڑھ گیا جس کو وہ لاک لگا چکی تھی اس کو پتہ تھا کہ ولاگ نہیں کھولے گی اس سے ڈر رہی تھی شاید پہلی مرتبہ جو وہ اس کے سامنے ایسے آگیا تھا پہلے اس کو نہیں پتہ تھا اس دن گلاس میں مایا اور اس کو اتنے قریب ائلہ دیکھ چکی تھی اس کو بس یہی معلوم تھا کہ ائلہ ایسے ہی کمرے میں چلیے شاید بے دھیانی مہینے لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اللہ اس کو لے کر کافی حد تک بد گمان ہو چکی ہے اور اب اگے یہ بد گمانی کیا رنگ لانے والی تھی اس سے یرمان ملک بالکل بے خبر تھا اس نے دروازہ ہولے سے

کھٹکھٹایا لیکن اس کے توقع کے برعکس دروازہ نہیں کھولا گیا عائلہ اندر دروازے کے ساتھ لگی کانپ رہی تھی اس کو سمجھ نہیں ارہا تھا وہ کیسے ضامن کو کال کریں اسے کیسے بتائیں کہ یرمان ملک اس کے گھر تک اگیا وہ جانتی تھی کہ یہ انسان اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔

ان کا نکاح ہو چکا تھا اب وہ حق رکھتا تھا اس پر وہ اپنا حق اگر استعمال کرنے پہ ا گیا تو عائلہ کیا کرے گی یہ ساری سوچیں اس کے دماغ میں پھر سے جنم لینے لگی تھی اس کا سانس اکھڑنے لگا تھا۔

جب کبھی یہ بہت زیادہ ٹینشن لیتی تو اس کا سانس اکھڑنے لگتا تھا انہیلر اس کے پاس ہمیشہ رہتا تھا۔

اس کو دمہ کا مسئلہ تھا کبھی کبھار جب اس کی سانس حد سے زیادہ بھول جاتی تو ضامن اس پہ غصہ بھی کرتا کہ کیوں تم خود سے لاپرواہی کا مظاہرہ کرتی ہوں لیکن اس وقت عائلہ کے ذہن پہ یرمان ملک سوار تھا۔

یہ انسان کیوں اخر اس کے گھر کیا کرنے آیا تھا اخر چاہتا کیا تھا اس کی بہن نے جو کل اس کے بھائی کے ساتھ کیا عائلہ کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔

عائلہ جانتی تھی کہ ابرش کی وجہ سے اس کے بھائی کی بے عزتی ہوئی پوری یونیورسٹی کے سامنے اور اب یہ انسان کل کاش یا کل وہ یونیورسٹی نہ جاتی اور اس انسان کے ساتھ اس کا نکاح نہیں ہوتا تھا اج بھی اتنی میرے پاس نہیں ہوتے وہ ضامن کو بتاتی بھی تو کیسے اس کو سمجھ نہیں ارہا تھا ضامن پہلے ہی بہت پریشان تھا وہ مزید پریشان نہیں کر سکتی تھی اپنے بھائی کو لیکن یہ مسئلہ اب بہت زیادہ اوپر جا رہا تھا۔۔۔۔عائلہ پھولتی سانسوں سے گھبراتے

تیزی سے انہیلر دیکھنے لگی جو شاید اس نے خود ہی بے دھیانی میں دکھ دیا تھا

۔

وہ جہاں وہاں انہیلر دیکھ رہی تھی لیکن اس کو نہیں ملا باہر سے ادھر جنان مسلسل دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا لیکن وہ کھول نہیں سکتے تھی اسے انسان پر رہتے تھے برابر بھی بھروسہ نہیں تھا لڑکے کے ساتھ اتنے قریب ہو سکتا ہے وہ اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے اس کے ساتھ تو پھر بھی اس کا جائز تھا ائندہ بس دعا گو تھی کہ جلد از جلد ضامن واپس اجائے۔عائلہ دعا ہی کر سکتی ٹھیک ہے ضامن جلدی واپس اجائے کیونکہ اس وقت ضامن ہی تھا جس کے آنے سے جس کے انے سے یہ جا سکتا تھا ورنہ اس کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے اس کو بہت خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔

دوسری طرف یہ یرمان مسلسل اس کو اواز دے رہا تھا لیکن وہ اس کے کان نہیں ڈال رہی تھی.

"مسز یہ یرمان ملک اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ تم دروازہ بند کر کے مجھ سے بچ سکتی ہو جو یہ تمہاری بہت بڑی غلط فہمی ہے میں یہاں سے کہیں نہیں جا رہا جب تک تم سے بات نہ کر لوں۔۔۔۔؛"وہ غرایا اس لڑکی کو یرمان ملک جتنا آسان ہدف سمجھ رہا تھا وہ اس کے لیے اتنی مشکل سمجھ رہی تھی۔

"اپ جائیں یہاں سے کیا کرنے ائے ہیں جانتے ہیں نا اس کے بعد آپ کا جہاں ہونا بنتا ہے کیا۔۔۔"وہ سہمی سی بولی تھی۔

"یرمان ملک اپنا مقصد پورا کیے بغیر نہیں جائے گا اتنا ڈر کیوں رہی ہو نکاحِ ہو چکا ہے ہمارا حق رکھتا ہوں تم پہ آیسے گھبرا رہی ہو جیسے میں نامہرم ہوں

تمھارے لیے۔۔۔!؛"وہ طنزیہ بولا دوسری طرف عائلہ کی سانسیں رکنے لگی تھیں مقابل کا خوف پورے وجودِ میں سرایت کر گیا تھا۔

"نہیں۔۔۔"وہ انہیلر لبوس سے لگا چکی تھی اب کچھ بہتر محسوس کر رہی تھی خود کو لیکن اس انسان کی موجودگی میں وہ کیا نارمل رہتی دل بری طرح سے دھک دھک کر رہا تھا۔

"اب جو ہو گا اس کی زمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔!؛"یرمان ملک نے پورا زور لگایا تھا دروازہ کھولنے کے لیے عائلہ دروازے کے پاوں سے ہٹ گئی تھی یرمان ملک اب کمرے کے اندر کھڑا تھا اور عائلہ نے شال سے خود کو اچھی طرح سے لیپٹ رکھا تھا۔

"کہاں تک بھاگتی۔۔۔"یرمان ملک نے اسکے دائیں بائیں اپنے ہاتھوں کا حصارِ بنایا کہ وہ اس کی گرفت میں قید ہو گئی تھی۔

"پلیز۔۔۔۔"اس کی آنکھوں میں پھر سے آنسوؤں بہنے لگے تھے مقابل کی اس قدر نزدیکی اس کی گرم سانسوں کو وہ اپنے چہرے پہ محسوس کرتے کپکپا سی گئی تھی دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھی۔

یرمان ملک کو اس کے بالوں نے بے چین کیا وہ اس لڑکی کو بنا کسی پردے کے دیکھنا چاہتا تھا وہ اس پہ حق رکھتا تھا اور اس حق کو استعمال کرنا چاہتا تھا لیکن اس کو لگ رہا تھا کہ وہ زرا سا بھی کچھ کرے گا تو یہ لڑکی بے ہوش ہو کر گر جائے گی۔

"اتنا گھبرا کیوں رہی ہو؟ میری بانہوں میں ہی تو آنا ہے میں نے ہی تو اپنے ہونٹوں کی مہر لگانی ہے اس نازک وجود پہ میں نے ہی تو اس وجود کی گہرائیوں کو ناپنا ہے پھر یہ گریز کیوں۔۔۔؟"وہ اس کے چہرے پہ انگلیاں ہولے سے مس کر رہا تھا ایک برقی لہر عائلہ کو اپنی بیک بون پہ محسوس ہوئی۔

"نہیں۔۔۔" یہ پہلی بار تھا جب کوئی لڑکی یرمان ملک کو انکار کر رہی تھی ورنہ آج تک لڑکیاں کسی پکے پل کی طرح اس کے ایک اشارے پہ اس کی جھولی میں آ گرتی تھی اور عائلہ اس کی بیوی ہوتے یہ گریز برت رہی تھی آخر کیوں۔

یہ بات طیش دلا رہی تھی اس لڑکی کی اکڑ ختم کرنی تھی یرمان ملک کو آخر سمجھ کیا رہی تھی یہ خود ایک پل کے لیے یرمان ملک کی نظروں کے سامنے کل یونیورسٹی والا منظر آیا جب اس لڑکی کے بھائی کی وجہ سے عائلہ کے کردار پہ کیچڑ اچھالا گیا بدلا تو اس کو لینا تھا۔

اس پل یرمان ملک کا دماغ کچھ سوچنے پوزیشن میں نہیں تھا وہ عائلہ کو مزید خوفزدہ کرتا اس کو خود پہ بھینچ گیا اس کا لمس عائلہ کو اپنے وجود پہ بچھو کی طرح چبھا تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ اکھاڑ کر پھینک دے۔

"آگر کل جو تمھارا بھائی میری بہن کے ساتھ کرنے کی کوشش کر رہا تھا آج میں تمھارے ساتھ کروں تو کیا کرو گی تم۔۔۔" وہ اس کی گہری سیاہ آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ان میں تیرتی نمی اس پل یرمان ملک کے دل کو کچھ ہوا انجانے کیا سمائی اس کے دل میں جو اس نے عائلہ کی آنکھوں پہ آپنے ہونٹ رکھ دیئے عائلہ پتھر کی ہو گئی تھی پورے وجود سے سپارک سے اٹھنے لگے مقابل کا لمس۔

"نہیں پیچھے۔۔۔۔ ہون۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔" اس سردی کے موسم میں بھی اس کا پورا وجود پسینے سے بھیگ گیا تھا آنکھیں برسنے لگی تھیں ٹانگوں سے جیسے جان ہی ختم ہو گئی تھی لیکِن مقابل کیسے بے باکی سے اس کے اتنے قریب کھڑا تھا اس کو جیسے کسی چیز سے فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

"کیوں ہوں جاؤں پیچھے ؟ کل جو ہوا ہلکے نہیں ہو سکا وہ آج ہو جائے گا۔۔۔"اس کی شال اس کے چہرے سے کھینچنی چاہی لیکن عائلہ نے یرمان ملک کو ایسا کرنے نہیں دیا وہ کیسے اس پل یرمان ملک کے ارادوں کو کامیاب ہونے دے سکتی تھی۔

"نہیں۔۔۔۔"

"نہیں کیا مطلب ؟"وہ بھڑک گیا آخر کب تک برداشت کرتا وہ مقابل کے نخرے اب اس کی ہمت بھی جواب دے رہی تھی یہ لڑکی اگر یہ سمجھ رہی تھی کہ یرمان ملک اس کے حسن سے متاثر ہو کر اس کے قریب آرہا ہے تو یہ اس کی بہت بڑی غلط فہمی تھی جو ابھی دور ہونے والی تھی۔

"بھائی۔۔۔" عائلہ نے جب اس کے حصار میں خود کو قید پایا تو بے ساختہ اس کے ہونٹوں سے لفظ بھائی نکلا تھا کاش کہ وہ صبحِ ضامن کو یونیورسٹی جانے ہی نہیں دیتی یا پھر ملازمہ کو نہیں جانے دیتی۔

"کیوں بلا رہی ہو اُسے جو اس وقتِ یورنیورسٹی میں بیٹھا ہوا ہے شام سے پہلے واپس نہیں آئے گا ویسے اٹیٹیوڈ کس بات کا دکھا رہی ہو۔۔۔؟" یرمان ملک نے اس کو بانہوں میں بھرا وہ احتجاج کرنے لگی لیکِن کوئی فایدہ نہیں ہوا۔

یرمان نے اس کو بیڈ پہ گرایا اور خود اس کے قریب جاتے بیڈ کے کنارے پہ آپنا گھٹنہ رکھتے وہ اس کو آپنے قریب کر گیا جس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تھے جو یقیناً یرمان ملک کی قریب کے تھے۔

یرمان ملک کی گرفت میں وہ پوری طرح سے قید تھی اس کے بھاری ہاتھوں کا لمس اس کو وحشت سی ہونے لگی جب کہ شال کو اس نے مضبوطی سے

جکڑا ہوا تھا اچانک اس کو یرمان ملک کی انگلیاں اپنے انر کے اندر بیوٹی بون پہ محسوس ہوئی وہ مذید خوفزدہ ہوئی مقابل کے ارادے اب اس کو پریشان کر گئے تھے۔

وہ کیا یہاں کل کا بدلا لینے آیا تھا...؟

کیا وہ اس کو بے آبرو کرنے آیا ہے۔۔۔؟"

ابرش نے جو کل کیا اس کے بعد اس انسان کو اپنی بہن سے پوچھ گچھ کرنی چاہیے تھی اوٗر یہ انسان یہاں آ گیا ہے۔

یرمان نے اس کی ناز کی پہ اپنے انگوٹھا رگڑا تو عائلہ سسکی تھی مقابل کا لمس اپنی ناز کی پہ دیکھتے اس نے بے اختیار کروٹ بدلنی چاہتی لیکن یرمان ملک نے اُسے ایسا کرنے نہیں دیا وہ کیا سوچ کر آیا تھا اور کیا کر رہا تھا بالکل نہیں

جانتا تھا اس وقت مقابل کے وجودِ کی طلب اس کے پورے وجود کو دہکا چکی تھی.

"اب تمھارے بھائی کو پتہ چلے گا۔۔۔" وہ عائلہ کے چہرے سے شال اتارنے لگا لیکن عائلہ نے اوپر ہوتے یرمان کے گال پہ اپنے دانت ذور سے گاڑ دیئے کہ وہ سسکتے پیچھے ہوا اس کے گال پہ اچھا خاصا نشان بن گیا تھا عائلہ نے یہ حرکت کر تو دی تھی اب چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی کیونکہ مقابل کے چہرے کے تاثرات خطرناک حد تک سرخ ہو رہے تھے۔

"ہو ہمت کیسے ہوئی تمھاری۔۔۔؟" یرمان ملک نے اس کو گدی سے پکڑا تھا وہ تڑپ کر اس کی گرفت سے نکلنے کی تگ و دو کرنے لگی۔

"حیثیت کیا ہے تمھاری؟ چاہوں تو ابھی مسل سکتا ہوں تمھیں۔۔۔!؛ اوئر احتجاج کرو گی تو بھی کوئی فایدہ نہیں ہو گا۔۔۔" گال پہ ہوتی جلن اس وقت وہ بلبلا اٹھا تھا۔

"جائیں۔۔۔۔" اس کے ہونٹوں پہ بس یہی لفظ تھا جائیں۔۔۔ اوئر بولتی بھی تو کیا سخت پریشان تھی اس پل۔

یرمان کا ہاتھ اب اس کے بیلی بٹن کے قریب لمس بکھر رہا تھا وہ چاہا کر بھی اس کے ہاتھ کو پیچھے کرنے میں ناکام ہو رہی تھی۔

یرمان ملک مذید کچھ کرتا کہ ایک بار پھر سے اس کا فون بجا تھا وہ لب بھینچ گیا بار بار یہ فون کالز اس کو ڈسٹرب کر رہی تھیں اس نے عائلہ کے اوپر سے اٹھتے جیب سے اپنا سیل فون نکالا اوئر اسی موقع کا فایدہ اٹھاتے عائلہ اپنے

حلیے کی پرواہ کیے بغیر ہی باتھ روم چلی گئی جتنا وہ اس انسان سے بچ سکتی تھی وہ کوشش کر رہی تھی بچنے کی۔

عائلہ کی اس حرکت پہ یرمان مزید بھڑکا آخر کیوں بار بار ایسی حرکتیں کر کے یہ لڑکی اس کو مذید غصہ دلا رہی تھی کیا بھول گئی تھی یہ لڑکی کہ یرمان اس کا شوہر ہے۔

بھلے نکاح جن بھی حالات میں ہوا لیکن اب عائلہ پہ یرمان ملک کا حق تھا۔

"ہاں کون۔۔۔؟" اس نے بنا دیکھے ہی فون ریسیو کیا تھا۔۔۔۔۔

"جلدی آفس پہنچو بہت ضروری کام ہے۔۔۔" کال قیوم ملک کی تھی یرمان نے کلائی میں بندھی گھڑی سے وقت دیکھا ابھی تو یونی کا ٹائم تھا وہ ڈیڈ کو یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ اس وقت وہ کہاں موجود ہے۔

"ڈیڈ ایروی تھنگ اوکے۔۔۔؟" وہ پریشان ہوا.

"اوگے تو بتاؤں گا جلدی آو۔۔۔" وہ شائد فون پہ بات کرنا نہیں چاہارہے تھے یرمان سے۔

"اوکے ڈیڈ۔۔۔!؛" وہ انکی بات ٹال نہیں سکا ایک نظر باتھ روم کے بند دروازے پہ ڈالی اور پھر طنزیہ ہنسا۔

"مسسز ملک جب میں روم کا دروازہ کھول کر اندر آسکتا ہوں تو یہ معمولی سا دروازہ میری راہ میں حائل ہو گا یہ تمھاری بھول ہے چاہوں تو ایک منٹ کے اندر اندر تمھارے پاس آسکتا ہوں اور پھر جو ہو گا اس کی میں کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا ہوں کہ کیا ہو گا۔۔۔" وہ جاتے جاتے بھی اس کو ڈرا رہا تھا عائلہ نے اپنے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کیا۔

آگر وہ باتھ روم کے اندر آگیا تو....)"

بے ساختہ اس خیال نے اس کو مزید ڈرا دیا تھا۔

یرمان مذید نہیں رک سکتا تھا آگر رکتا تو ڈیڈ کی دوبارہ کال آجاتی ویسے بھی ایڈریس تو اس کے پاس موجود تھا وہ کسی بھی وقت آسکتا تھا یہاں۔

وہ باہر نکل گیا جاتے ہوئے وہ دروازہ بند کر گیا تھا تاکہ کسی کو شک نہ ہو۔

ویسے تو اس کو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا لیکن یہاں معاملہ اس کی بیوی کا تھا۔

عائلہ کافی دیر تک واش روم میں بند رہی باہر سے یرمان ملک کی آواز آنا اب بند ہو گئی تھی۔

"کیا وہ چلے گئے۔۔۔۔؟" اس نے بے اختیار سوچا پھر نفی میں سر ہلایا آگر وہ باہر بٹھا اس کا انتظار کر رہا ہوا تو وہ ڈر کے مارے باہر نہیں نکل رہی تھی شال اس کی باتھ روم کے فرش پہ گر چکی تھی وہ آئینے کے سامنے آتے خود کو دیکھنے لگی۔

اس کو یرمان ملک کی انگلیوں کا لمس ہنوز اپنے وجود پہ محسوس ہو رہا تھا ایک پل کے لیے اس کا دل چاہا اپنے وجود کا وہ حصّہ کھروچ دے۔

یہاں یہاں اس انسان کا لمس محسوس ہوا اس کو وحشت ہوئی اس پل یرمان ملک کے نکاح میں تھی یہ لیکِن نجانے کیوں اس کا دل اس رشتے کو تسلیم نہیں کر پا رہا تھا۔

"بھائی آپ کب آئیں گے۔۔۔؟" ہاتھوں میں چہرہ چھپائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی ضامن نے تو اپنے ٹائم پہ ہی آنا تھا ہاں لیکن اس کا ٹائم گزر رہی

نہیں رہا تھا کتنی ہی دیر وہ آئینے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھتی رہی اگر یرمان ملک کو کال نہیں آتی تو شاید وہ اس وقت۔۔۔۔!؛"

یہ وہ سوچتے ہی اپنے بال جھنجھوڑنے لگی تھی۔

"یا اللہ میرے ساتھ ہی ایسا کیوں؟" وہ روتے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا گئی اس کی سانسیں ایک بار پھر سے مدہم ہونے لگی تھیں لیکن بار جانے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی وہ انسان کمرے میں موجود ہو گا یہ خیال اس کو باہر آنے نہیں دے رہا تھا بار بار وہ یہی سوچ رہی تھی کہ آگر باہر گئی تو کہیں پھر سے اس انسان کے ہاتھ لگ گئی تو۔۔۔۔

•••••

فزا ضامن سے بات کرنے کے بعد واپس کلاس روم میں آگئی عائلہ کا نمبر ملایا جو کہ اس نے پھر بھی نہیں اُٹھایا حالانکہ ضامن نے کہا تھا کہ وہ بات کرے گی لیکن عائلہ اس کا فون نہیں اٹھا رہی تھی وہ پریشانی سے بار بار نمبر ملا رہی تھی اس کے رات کے بھیجے میسجز عائلہ سین کر چکی تھی ریپلائی بھی دیا تھا کہ وہ اب ٹھیک ہے لیکن کال وہ نہیں اٹھا رہی تھی وہ پوری طرح سے سیل فون میں بیزی تھی جب ابرش اس کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ سے سیل فون لیتے اس نے دیوار پہ دے مارا تھا۔

What do you think you are still involved in all " this Faiza? Now you have no chance, understand "this

"تمھیں کیا لگتا ہے اب بھی تم اس سب میں شامل ہو فزا؟ اب تمھارا کوئی چانس نہیں ہے سمجھ لو اس بات کو؟" ابرش کو غصہ اس بات پہ آیا تھا کہ ضامن نے فزا سے بات کیوں کی۔

"what do you mean----"

"کیا مطلب ہے آپ کا؟" فزا نے اپنا چشمہ ٹھیک کیا اور ایک نظر اپنے فون کو دیکھا جو پہلے ہی اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا باقی کی کسر ابرش ملک نے پوری کر دی اس کو دیوار پہ مار کر۔

"مطلب تم اچھے سے جانتی ہو مسنی لڑکی۔۔۔!؛" کلاس کی لڑکیاں جا چکی تھیں بس عائشہ ابرش اور فزا ہی موجود تھیں فزا تو شکر کر رہی تھی کہ کلاس کی لڑکیاں موجود نہیں تھیں ورنہ کیا عزت رہ جاتی اس کی کل جو کچھ ہوا اس کے بعد فزا نے اس خیال کو ہی دل سے نکال باہر پھینکا تھا۔

Why do you have this misunderstanding or "
maybe it is your insecurity that what you have got
is not yours even if you have it. Whatever is
acquired in the wrong way does not remain with
"you even if it is in your possession

"آپ کو یہ غلط فہمی کیوں ہے یا پھر شاید یہ انسکیورٹی ہے آپ کی کہ جو آپ پا چکی ہیں وہ آپ کے پاس ہوتے بھی آپ کا نہیں ہے۔۔۔جو چیز غلط طریقے سے حاصلِ کی جائے ناں ابرش ملک وہ آپ کے پاس ہو کر بھی آپ کے پاس نہیں رہتی ہے۔۔۔"فزا نے زمین پہ پڑا اپنا سیل فون اُٹھاتے اس کو دیکھا جو اتفاق سے آؤن ہو گیا تھا۔

Why do you have this complacency, Miss "

"Chashsh, that what is mine is not mine

"تمھیں یہ خوش فہمی کیوں ہے مس چشمش کہ جو میرا ہو چکا ہے وہ میرا نہیں ہے۔۔۔؟" ابرش کے وجود میں شعلے دہکنے لگے تھے فزانے سچ ہی کہا اور سچ ابرش ملک سے برداشت نہیں ہوا تھا۔

Because this is not my misunderstanding but the "

truth Abrash Malik you can comfort yourself as much as you want but the truth cannot be changed and the truth is that because of your mistake Bachari Aayla also got involved in all this even

".though there is no mistake on her part

"کیوں کہ یہ میری غلط فہمی نہیں بلکے حقیقت ہے ابرش ملک آپ خود کو جتنی مرضی تسلی دیتی رہیں لیکن سچ تو نہیں بدل سکتا ہے اور سچ یہی ہے کہ آپ کی غلطی کی وجہ سے بچاری عائلہ بھی اس سب میں شامل ہو گئی حالانکہ اس کی کوئی غلطی بھی نہیں ہے۔۔۔۔!" فزا کو اپنی دوست کے لئے برا لگا تھا

۔

" Are you feeling sorry for Ayla or for yourself? I know very well but Miss Chimsh is of no use now ".what was meant to be has happened

"تمھیں عائلہ کے لئے افسوس ہو رہا ہے یا خود کے لیے؟ میں اچھے سے جانتی ہوں لیکن مس چشمش اب کوئی فایدہ نہیں ہے جو ہونا تھا وہ ہو گیا

ہے۔۔۔"عائشہ کو باہر سے کسی نے آواز دی تو وہ باہر نکل گئی اب ابرش اور فزا ایک دوسرے کے آمنے سامنے آئی تھیں۔

"جی جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے لیکِن آگے کیا ہو جائے یہ تو ہمیں نہیں معلوم۔۔۔؟"ابرش کے چہرے پہ پھیلی سرخی سے فزا کو پتہ چل گیا تھا کہ ابرش اس کی باتوں پہ سیخ پا ہو رہی ہے یہی تو فزا چاہتی تھی کہ ابرش کو احساسِ ہو جائے وہ کیا کر چکی ہے۔

Well, you think that you still have a chance, stop "

";!living in happiness, first look at your times

"اچھا تو تمھیں لگ رہا ہے کہ ابھی تک تمھارا چانس موجود ہے خوش میں جینا چھوڑ دو پہلے اپنی اوقات دیکھ لو تم۔۔۔!؛"ابرش جب بولنے پہ آتی تو بنا لحاظ

کیے بولتی تھی فزا کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ ہوا تھا لیکن مسکرائی تھی اب لگا تھا ناں تیر ٹھیک نشانے پہ۔

"میں اپنی حیثیت اچھے سے جانتی ہوں مس ملک آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن آپ شاید نہیں جانتی ہیں جو آپ نے کیا اس کے رزلٹ آگے چل کر کیا نکلنے والے ہیں۔۔۔؟" فزا ابرش کو احساس دلانا چاہتی تھی کہ اب آگے جو بھی ہو لیکن ضامن اس کا تھا آضامن کی منکوحہ جو بن چکی تھی۔

"کیا رزلٹ۔۔۔! جو بھی رزلٹ نکلے لیکن اب پروفیسر ضامن میرے ہیں میرے شوہر۔۔۔؟" کل سے وہ اس صورتحال کی وجہ سے جتنی پریشان تھی آج ایک دم سے ریلکس ہو گئی تھی ضامن سے صبح ہونے والی بات چیت کے بعد وہ سارا وقت ریلیکس رہی۔

لیکن ضامن کی باتیں۔۔۔۔؟

"زبردستی کا رشتہ جو مرد چاہے تو کسی بھی لمحے ختم کر سکتا ہے۔۔۔!؛" وہ بھی فزا تھی آگر ابرش باتوں میں دل جلانے میں ماہر تھی تو یہ کام فزا بھی کر سکتی تھی اور یہ سچ تھا کہ اس وقت اس کی اس بات نے ابرش ملک کو حد سے زیادہ غصہ دلایا تھا۔

"انہہ ایسا کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔" وہ شاید خود کو تسلی دے رہی تھی یا فزا کو جواب لیکن فزا کی باتوں نے اس کے دل و دماغ میں ایک عجیب سا خوف پیدا کر گیا تھا۔

"یہ آپ سوچتی ہیں کبھی آپ کو سر ضامن کے کسی ایکٹ سے لگا کہ وہ آپ میں انٹرسٹڈ ہیں کل جو کچھ بھی ہوا بظاہر تو اس میں سب کو لگ رہا ہے کہ آپ کے ساتھ غلط ہوا سر ضامن قصوروار ہیں لیکن اصل میں یہ سب کس کا کیا دھرا ہے یہ مجھے آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے بچاری عائلہ۔۔۔" فزا

کو پھر سے عائلہ کا خیال آیا جو بچاری اس کے بھائی کی زندگی میں شامل ہو چکی تھی عائلہ کے لیے بہت دکھ ہو رہا تھا۔

کئی بار فزا نے یرمان ملک کو مایا کے ساتھ دیکھا تھا اور کافی سارے لوگوں کو پتہ تھی یہ بات کہ وہ اور مایا ایک دوسرے کے کتنے قریب ہیں۔

"یو شٹ اپ۔۔۔" ابرش نے طیش میں آتے ایک تھپڑ ہی مار دیا تھا فزا کو وہ اپنے رخسار پہ ہاتھ رکھے ابرش کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پہ کوئی شرمندگی نہیں تھی اس کو تھپڑ مار کر۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے یہ سب کہنے کی؟ اگر تمھاری بکواس سن رہی ہوں میں تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ تم جو مرضی بولتی رہو گی اور میں برداشت کر لونگی یہ تمھاری بھول ہے۔۔۔" وہ اپنے بالوں میں

انگلیاں پھیرتے آپنے غصے کو کنڑول کرنے لگی فزا کو تھپڑ مار کر اس کو افسوس تو بالکل بھی نہیں ہو رہا تھا۔

"آپ کا مجھے مارا گیا تھپڑ آپ کے آندر کی فرسٹریشن کو شو کر رہا ہے انسکیورٹی کو شو کر رہا ہے۔۔۔"فزا اسے مذید سلگاتے اپنا بیگ اٹھا کر کلاس روم سے نکل گئی ابرش نے دانتوں کو زور سے دبایا تھا۔

"ابرش کیا ہوا ہے؟"عائشہ واپس آئی تو ابرش کو اکیلے پریشان کھڑے دیکھ کر پوچھنے لگی وہ نجانے کیا سوچ رہی تھی لیکِن اس کے چہرے کے تاثرات عائشہ کو یہ بتانے کے لیے کافی تھے وہ کافی غصے میں ہے۔

"کچھ نہیں یہ فزا آج کل کچھ زیادہ ہی ہوائوں میں اڑ رہی ہے کچھ کرنا پڑے گا اس کا۔۔۔!؛ سمجھتی کیا ہے یہ خود کو؟ مجھے باتیں سنائی ابرش ملک کو؟"حالانکہ وہ ابرش ملک سے ابرش ضامن عباس بن چکی تھی۔

"فزا کی تو عادت ہے ابرش تم کیوں پریشان ہو رہی ہے!؛ وہ جو بولتی ہے ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیا کرو جب لوگ آپ کے خلاف کچھ کر نہیں پاتے تو وہ آیسے ہی باتیں کر کے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں۔۔۔" وہ ابرش کو تسلی دینے لگی۔

"نہیں یہ لڑکی اب میری برداشت کا مادہ ازمارہی ہے اس کو ابھی تک امید ہے کہ سر کا اور اس کا۔۔۔" وہ مزید بول نہیں کسی کیسے جوڑ سکتی تھی وہ ضامن کا نام فزا کے نام کے ساتھ ضامن اس کا تھا اور فزا اس سب میں کہاں تھی بھلا۔

"ابرش ہم چیزوں کو جب خوُد پہ حاوی کرتے ہیں تو نقصان صرف ہمارا ہی ہوتا ہے فزا کا کیا ہے وہ تو بول کر چلی گئی ہے اور یہاں تم پریشان ہو رہی ہو ریلیکس ہو جاؤ یار۔۔۔" عائشہ جانتی تھی کہ ابرش کو تسلی دینے کا کوئی فایدہ

نہیں تھا جب یہ اپنی کرنی پہ آتی تو صرف اپنی کرتی تھی کہاں کسی کی سنتی تھی لیکن وہ بس یہ ہی کر سکتی تھی کہ ابرش کا غصہ کم کرنے کی کوشش کرتی۔

"نہیں ہو سکتی ہوں ریلیکس عائشہ کیسے ہو جاؤں ریلیکس۔۔۔۔؟" وہ اپنے بالوں کو جھنجھوڑتے اس پل عائشہ کو کافی ڈسٹرب لگی تھی۔

"ابرش ایسے تو تمھاری طعیبت خراب ہو جائے گی اچھا رات کو گھر کب گئی تھی۔۔۔۔!؛" عائشہ ابھی تک ابرش سے یہ نہیں پوچھ سکی کہ کیا ابرش سے ملنے کلب ضامن گیا تھا اس کا میسج سین ہو چکا تھا اس نے صبح دیکھا تھا لیکِن ضامن نے اس کو جواب نہیں دیا ہوا تھا۔

"لیٹ گئی تھی۔۔۔!؛" مزید ابرش نے کچھ نہیں بتایا اور عائشہ بھی اس کو یہ بتانے سے جھجھک رہی تھی کہ رات اس نے ضامن کو میسج کیا تھا ابرش کے لیے۔

"اچھا پریشان نہیں ہو آجاؤ ہم کلاس میں چلتے ہیں لیٹ ہو گئے ہیں نیکسٹ کلاس کے لیے۔۔۔!؛"

"مُجھے نہیں لینی کلاس کچھ کام ہے تم جاؤ۔۔۔!؛" وہ ضامن سے ملنے جانے والی تھی جانتی تھی کہ نیکسٹ کلاس ضامن کی فری ہو گی اس کا ارادہ ضامن سے بات کرنے کا تھا ہاں صبح جو ان کے درمیان ہوا اس کے بعد شاید وہ جھجک رہی تھی ضامن سے بات کرنے کے لیے۔۔

لیکِن فزا کی باتوں سے جو اس کا موڈ خراب ہوا تھا وہ ضامن سے بات کر کے ہی ٹھیک ہو سکتا تھا اس کو ضامن سے بات کرنی تھی اور فوری کرنی تھی۔

اب ضامن اس کو روک بھی نہیں سکتا تھا رشتہ جو ایسا بن گیا تھا ان کا۔

کل تک ابرش کے دماغ میں کچھ آور چل رہا تھا اس نے سوچا ہی نہیں تھا کہ کبھی ایسے حالات بھی ہو سکتے ہیں جب وہ ضامن کی بیوی بن جائے گی۔

آج حالات مختلف تھے ضامن غصے میں تھا کل جو ہوا وہ اتنی آسانی سے اس بات کو بھولنے والا نہیں تھا اور دوسری طرف اس کی بہن بھی اس سب کی زد میں آگئی تھی عائلہ اور یرمان کا نکاح ڈیڈ نے کیوں کروایا ابرش کی سمجھ سے باہر تھی یہ بات۔

اس نے کل مسلسل ڈیڈ کی نظریں عائلہ پہ نوٹ کی تھیں جیسے وہ عائلہ کو پہلے سے جانتے ہوں لیکن یہ کیسے ممکن تھا۔

عائشہ مزید رکی نہیں تھی ابرش کی وجہ سے وہ پہلے کلاسز بنک کر لیتی تھی لیکِن اب اس نے سوچا کہ وہ کلاسز بنک نہیں کرے گی ابرش تو بنا پڑھے بنا پیپر دیئے بھی اگلے سمسٹر میں بیٹھ سکتی تھی۔

ابرش عائشہ کے جانے کے بعد ضامن کے کیبن کی طرف چلی گئی نہیں جانتی تھی کہ ضامن اس کو ملے گا بھی نہیں یا۔۔۔

.....

ضامن کی کلاس فری تھی وہ اپنے دوست کے کیبن میں چلا آیا وہ شاید کسی ٹیچر کا ڈیٹا انٹر کر رہا تھا اس کو دیکھتے مسکرایا۔

"کیا بات ہے آج اتنی سنجیدگی۔۔۔۔!؛" ضامن کی کم وقت میں یاسر سے بہت اچھی بات چیٹ ہونا شروع ہو گئی تھی یہی وجہ تھی کہ دونوں ایک دوسرے سے کچھ باتیں شئیر کرتے تھے یاسر ضامن کو پریشان دیکھتے پوچھنے لگا۔

"تم جانتے ہو کیوں پریشان ہوں میں جو کل ہوا اُس کے بعد تم مجھ سے کیسے توقع کر سکتے ہو نارمل رہنے کی میرا بس چلے تو سب کو سچ بتاؤں۔۔۔" وہ اپنی بیرڈ سہلا رہا تھا یاسر کو افسوس ہوا اتنے تھوڑے سے ٹائم میں ہی وہ ضامن کو بہت اچھے سے جان گیا تھا ابرش کی یہ حرکت اس کو بھی بہت بری لگی تھی۔

"یار تمھیں معلوم ہے ناں تم نے آیسا کچھ نہیں کیا ہے پھر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کچھ وقت لگے گا لیکن پھر سب کو خود ہی احساس ہو جائے گا کہ تم نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔" یاسر نے ضامن نے کندھے پہ ہاتھ رکھا وہ اسے دیکھنے لگا۔

"میں وقت ضائع نہیں کر سکتا ہوں یاسر مجھے سچ سامنے لانا ہے سب کو بتانا ہے کہ کل جو کچھ ہوا اس کو جس انداز میں دکھایا گیا ہے ویسا کچھ نہیں ہے تم جانتے ہو رات ایک پل کے لیے میری آنکھ نہیں لگی ہے۔۔۔۔" وہ اپنی

آنکھیں مسل رہا تھا سر درد کر رہا تھا لیکن پھر بھی وہ یہاں یونیورسٹی میں بیٹھا تھا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو ضامن۔ لیکن شاید تم قیوم ملک کی پاورز کو نہیں جانتے ہو اب تم ان کے داماد بن چکے ہو کچھ بھی کرنے سے پہلے یہ بات ذہن میں رکھنا کہ وہ لوگ بہت امیر ہیں۔۔۔!؛" یاسر پچھلے کئیں سال سے یورنیورسٹی میں کام کر رہا تھا قیوم ملک کے بارے میں کافی کچھ جانتا تھا کل ہوئے واقعے سے وہ واقف تھا اس کو معلوم جب ہوا کہ ضامن اور ابرش کا نکاح ہو گیا ہے تب پہلے تو وہ یقین نہیں کر سکا لیکن پھر اس کو یقین کرنا پڑا کیونکہ یہی سچ تھا۔

"داماد میرا بس چلے ابھی طلاق دے دوں قیوم ملک کی بیٹی کو۔۔۔ اور مجھے ان کے امیر ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے وہ ہونگے امیر۔۔۔" ضامن

کو غصہ آیا اس کو بس سچ سامنے لانا تھا اور ابرش اور اپنے رشتے کو ختم کرنا تھا آگر بات صرف اس کی ہوتی تو وہ پھر بھی خاموش ہو جاتا لیکن یہاں عائلہ بھی تھی اس سب میں اور اپنی بہن کے لئے وہ کچھ بھی کرنے والا تھا اپنی بہن کو یرمان ملک کے نکاحِ سے آزاد کروانے کے لیے اگر اس کو جان بھی دینی پڑی تو وہ اس سے اجتناب نہیں کرنے والا تھا۔

"دیکھو آگر حالات مختلف ہوتے اور تم ملک خاندان کے داماد بنتے تو تمھارے جذبات کیسے ہوتے ضامن یہ تو ہر کوئی چاہے گا کہ وہ ملک خاندان کا حصّہ بنے تم تو لکی ہو یار۔۔۔۔" یاسر کو ایک پل کے لیے ضامن کی قسمت پہ رشک سا آیا لیکن ضامن کی حالت بہت مختلف تھی اس سے۔

"میں نارمل حالات میں اس رشتے کے حق میں نہیں ہوں مجھے نفرت ہے اس لڑکی سے تم سے ایک کام ہے مجھے تم سے یاسر۔۔۔"وہ اب مدعے کی بات پہ آیا تھا اس کو اس ملازم کی ساری انفارمیشن چاہیے تھی۔

"ہاں بولو ضامن کیا مدد کر سکتا ہوں میں تمھاری۔۔۔؟"وہ ضامن کو کھلی آفر کر رہا تھا۔

"مُجھے اس ملازم کی انفارمیشن دے دو۔۔۔!؛"وہ اس ملازم کی بات کر رہا تھا جو اس کے پاس ابرش ملک کا میسج لے کر آیا تھا اس نے جھوٹ ہی تو بولا تھا ابرش کے کہنے پہ۔

"وہ تو دوسرے کوریڈنٹر کے پی سی پہ سیو ہے میرے پاس بس ٹیچرز اوئر سٹوڈنٹس کا ڈیٹا سیو ہے باقی سٹاف کا نہیں ہے وہ تمھیں ادھر اودھر سے

ملے گا ضامن اور مُجھے نہیں لگتا ہے وہ دے گا کافی کھڑوس ہے وہ۔۔۔" یاسر پریشانی سے بولا تھا۔

"آوونو مجھے لگا ادھر سیو ہو گا وہ کل سے غائب ہے نظر نہیں آرہا ہے مُجھے وہ اب کچھ دن تک ایسے ہی منظر عام سے غائب رہے گا۔۔۔" ضامن کو اب ایک نئی پریشانی سے گھیرا تھا۔

"ہاں اور پھر ابرش سے ملنے کی کوشش کرے گا آگر تو یہ ان دونوں کی پلاننگ ہوئی تو ضرور مُجھے لگتا ہے ابرش پہ نظر رکھو شاید کوئی کام بن جائے اور تو دوسرا کوئی آپشن نظر نہیں آرہا ہے مُجھے۔۔۔" یاسر سنجیدہ ہوُا۔

"ہاں اب یہی کرنا پڑے گا اور چلتا ہوں میں نیکسٹ کلاس کا لکچر تیار کرنا ہے تم کام کرو اپنا۔۔۔" وہ باہر نکل آیا اب کافی ٹائم ہو گیا تھا اس کی عائلہ سے بات نہیں ہوئی تھی اس نے عائلہ کو کال کی جو عائلہ نے اٹھائی ہی نہیں شائد

وہ بیزی تھی میسج کیا تو وہ سنگل تک رہا تھا نجانے کہاں تھی وہ اس نے ملازمہ کو کال کی اس نے بھی نہیں کی ریسیو نیکسٹ کلاس کے بعد اس کا ارادہ گھر جانے کا تھا اب عائلہ کے لیے وہ پریشان ہو رہا تھا۔

.....

ضامن اپنے کیبن میں آیا تو سامنے ابرش ملک کو اپنی چیئر پہ بیٹھے دیکھ کر اس کے ماتھے پہ بل پڑے تھے ابرش ملک یہاں اس کے کیبن میں کیا کر رہی تھی اس کے ماتھے کی پھولی رگیں اس کے ضبط کا پتہ دے رہی تھیں ابرش ملک کیا چاہتی تھی کہ وہ سب بھول جائے ایک تو ابرش ملک اس کو ویسے بھی پسند نہیں تھی اور اب جو ابرش کی وجہ سے ہو چکا تھا وہ تو یہ کبھی نہیں بھول سکتا تھا۔

"?What are you doing here"

"کیا کر رہی ہیں یہاں۔۔۔؟" کس قدر اطمینان سے وہ اس کی چیئر پہ بیٹھی تھی اس نے جھٹکے سے ابرش کو اپنی چیئر سے اٹھایا تھا۔

"Why are you so Sir"

"سر اتنا غصہ کیوں۔۔۔!؟"

"Shut Up Miss Milk and Get Lost"

"شٹ اپ مس ملک اینڈ گیٹ لاسٹ۔۔۔" وہ دھاڑا تھا ابرش ملک کو اپنے کان کے پردے پھٹتے محسوس ہو رہے تھے ضامن کی آواز بلند سے بلند ہو رہی تھی اور ابرش کو اس سے پہلے کہ خؤد سے دور جھٹکتا وہ اس کا ہاتھ تھام گئی تھی اس کے لمس پہ ضامن کا پارہ مذید ہائی ہوا تھا۔

".!!Sir, you are insulting me"

"سر آپ میری انسلٹ کر رہے۔۔۔"

"انسلٹ کی بات آپ کر رہی ہیں مس ملک؟" وہ طنزیہ نظروں سے گھور رہا تھا ابرش کی کلائی اس نے زور سے اپنی اپنے ہاتھ میں دبوچی تھی۔

"سر پلیز لیو می۔۔۔!؛" تکلیف کے مارے اس کی نیلی آنکھوں میں آنسو سمٹ آئے تھے اور ضامن کی گرفت اس پہ سخت ہو رہی تھی۔

"آپ چھوڑ دیں مجھے مس ملک۔۔۔!؛" وہ طنز کر رہا تھا ابرش ملک کو اس پل کافی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی ضامن اس کی ایک تو بات بات پہ انسلٹ کر رہا تھا اور باقی کی کسر اس کا رویہ پوری کر رہا تھا۔

"سر آپ۔۔۔!؛" اس کے ہونٹوں سے بس یہ ہی لفظ نکلے تھے پہلی بار کسی کے سامنے وہ یوں خود کو چپ محسوس کر رہی تھی۔

Are you keeping your Sir, up Miss Malik? Why "
did you come here? What do you want to prove?
What do you want to do and show again and
again? Stay close to me in front of students and
others. I understand what you want to do, but you
.have forgotten that something like this happened

"کیا سر سر لگا رکھا ہے مس ملک۔۔۔ آپ یہاں آئی کیوں تھیں کیا ثابت
کرنا چاہتی ہیں آپ یہ سب کر کے بار بار کیا شو کروانا چاہتی ہیں سٹوڈنٹس اور
باقی سب کے سامنے میرے قریب رہتے آپ جو کرنا چاہتی ہیں وہ میں اچھے
سے سمجھ رہا ہوں لیکن یہ بھول ہے آپ کی کہ ایسا کچھ ہو گا۔۔۔" وہ اس کو
سائیڈ پہ کرتے چیئر پہ بیٹھ گیا تھا۔

I don't want to do anything like that, I just came "
to talk to you, but from the essence of your
language, I think that I have disturbed you by
coming like this. You probably wanted to talk to
".someone else

"سر میں آیسا کچھ نہیں کرنا چاہتی ہوں بس آپ سے بات کرنے آئی ہوں
لیکن آپ کی زبان کے جوہر مُجھے لگتا ہے کہ میں نے آپ کو ایسے آکر
ڈسٹرب کیا ہے آپ شاید کسی اور سے بات کرنا چاہتے تھے۔۔۔!؟"اس
کو اشارہ جس طرف تھا ضامن سمجھ نہیں سکا تھا۔

You have made a mistake by entering my life, "

Miss Abrash Malik, and now you can go

".anywhere, even I know it is your class time

"آپ نے میری زندگی میں انٹری مار کر غلطی کی ہے مس ابرش ملک اور اب آپ جہاں سے جا سکتی ہیں یہاں تک مجھے معلوم ہے یہ آپ کی کلاس کا ٹائم ہے۔۔۔۔؟"اس نے لیپ ٹاپ آؤن کر لیا تھا۔

وہ ابرش ملک کو اگنور کرتا تھا یوں کہا جائے کہ پوری یورنیورسٹی میں اگر کوئی ابرش ملک کو اگنور کرنے کی جرآت کر سکتا تھا تو وہ ضامن عباس تھا وہی ابرش ملک کو اگنور کرتا تھا اور ضامن عباس کے اگنور کرنے پہ وہ دہکتا تندور بنتی تھی۔

"مُجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔؟" ضامن عباس کے معاملے میں ابرش ملک کو ڈھیٹ کہا جائے تو غلط نہیں تھا وہ ضامن عباس کے معاملے میں ڈھیٹ بھی بن جاتی تھی اس وقت غصہ اس بات پہ آیا ہوا تھا کہ ضامن عباس نے اُس فزا سے بات کیوں کی۔

"مُجھے آپ سے بات نہیں کرنی ہے مس ملک۔۔۔!؛" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا اوٗر ضامن کے صاف انکار کرنے پہ ابرش اس کے مقابل آئی تھی بلکے وہ اس کی چیئر کے قریب آگئی تھی دونوں میں فاصلہ کم رہ گیا تھا اور جو فاصلہ رہ گیا تھا اُسے ابرش ملک کم کرنے والی تھی۔

"کیوں بات نہیں کرنی ہے آپ کو مجھ سے؟ اُس چشمش سے تو بڑی باتیں کرتے ہیں آپ مجھ سے کیوں نہیں کر سکتے ہیں آپ۔۔۔؟" وہ غرائی ضامن کے رویئے پہ اب اس کا پارہ ہائی ہوا تھا۔

I can talk to whomever I want, Miss Malik, this is "
not your problem, you understand!; Before
taunting me, think about who you have been
talking to, you are not that important to me, you
".must have understood it now

"میں جس سے مرضی بات کروں مس ملک یہ آپ کا مسلہ نہیں ہے سمجھی
آپ۔۔۔!؛ آئیندہ مُجھے کسی کے حوالے سے بھی طعنہ دینے سے پہلے سوچ
لیجیے گا کہ آپ بات کر کس سے رہی ہیں میرے لیے اتنی اہم نہیں ہیں آپ
یہ آپ کو اب بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا۔۔۔"وہ لیپ ٹاپ کی سکرین زور سے
بند کرتے بولا۔۔

"یہ اب کچھ زیادہ ہو رہا ہے سر۔۔۔؟" جب ابرش کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا بولے تو اس نے اپنی بے بسی چھپانے کے لئے یہ کہہ رہا تھا۔

"مس ملک آپ اپنے بیہو ہر پہ غور کریں۔۔۔!؛" وہ اب ابرش کی طرف جھکا وہ ٹیبل سے ٹیک لگائے کھڑی تھی ضامن اس پہ جھکا تو دونوں ایک دوسرے کے مزید قریب ہوئے تھے۔

" Why should I consider? Sir, why were you talking to that eye? What do you think you were talking to?"

"میں کیوں غور کروں۔۔۔ سر جی آپ کریں آپ کیوں بات کر رہے تھے اُس چشمش سے۔۔۔؟ کیا لگتی ہے وہ آپ کی جس سے بات کر رہے تھے آپ۔۔۔؟" اندرونی جلن آخر کار لبوں پہ بھی آگئی تھی وہ اس وقتِ ضامن

سے سوال وجواب کر رہی تھی اصل مسلہ بھی تو یہی تھا کہ ضامن نے فزا سے بات کی۔

"Whomever I talk to, you will burn like this and I will like to burn you like this, Miss Malik, keep burning, I will be happy."

"میں جس سے بات کروں آپ کو ایسے ہی جلن ہو گی اور مُجھے اچھا لگے گا آپ کو ایسے جلانا مس ملک جلتی رہیں مُجھے خوشی ہو گی۔۔۔" چہرے پہ زہریلی مسکراہٹ سجائے وہ ابرش ملک کے دھواں اڑاتے چہرے کو دیکھ رہا تھا اس کو واضح نظر آرہا تھا ابرش ملک کو اس کی باتیں ہرٹ کر رہی تھیں اچھا تھا کم سے کم ابرش ملک کو احساس رو ہو تا کہ اس کی کی گئی غلطی سے

ضامن عباس کو نا قابلِ تلافی نقصان ہوا ہے اور ابرش کی کی گئی حرکت ضامن عباس کبھی نہیں بھول سکتا ہے۔

"آپ کو مجھ سے شروع دن سے مسلہ ہے لیکن شاید آپ جانتے نہیں ہیں کہ ابرش ملک کو فرق نہیں پڑتا ہے آپ مجھے جان بوجھ کر اگنور کرتے ہیں میں اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔" وہ ضامن کی گہری سیاہ آنکھوں میں دیکھ رہی تھی ضامن کے وجود سے اٹھتی مہک اس کے حواسوں پہ چھائی تھی وہ اس کے بے حد قریب تھا ابرش ایک پل کے لیے بے اختیار ہوتی اُسے دیکھنے لگی جس کی نظروں میں اس کے لیے سرد مہری تھی ڈھونڈنے سے بھی ابرش کو خود کے لیے کوئی جذبات نظر نہیں آئے تھے ان سیاہ آنکھوں میں۔

یہ لمحے، یہ قربت،

یہ سانسوں کی سرگوشیاں،

دلوں کے درمیاں کھنچتی

محبت کی روشنیاں۔

تیری نظریں سوال کریں،

میں جواب کھو جاؤں،

لبوں پہ نام تیرا ہو،

میں خواب ہو جاؤں۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ آپ کو یہ بات معلوم ہے مس ملک ویری گڈ اب جائیں یہاں سے مُجھے بات کرنی ہے کسی سے۔۔۔۔ سم ون ویری امپورٹنٹ فار میں مورڈن ایوری تھنگ۔۔۔۔!؛"اس کی نیلی آنکھوں میں دیکھتے وہ خوُد بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا بول رہا ہے اور کیا بولنا چاہیے اس کو۔

"کون ہے وہ؟" ابرش نے بے اختیار پوچھا ضامن کے معاملے میں وہ بے اختیار ہو رہی تھی دل بار بار کہہ رہا تھا کہ کئیں نہ کئیں کچھ غلط ہے ضامن کی زندگی میں کوئی اور ہے شائد کوئی لڑکی۔

"آپ کو یہاں سے چلے جانا چاہیے آپ کو نہیں لگ رہا ہے کہ آپ پرسنل ہو رہی ہیں مس ملک میں کسی کو اجازت نہیں دیتا ہوں کہ وہ میرے پرسنل معاملات میں انٹرفیئر کریں۔۔۔" وہ اس کے دائیں بائیں ہنوز ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔

یہ سانسیں بکھرتی ہیں،

تیرے لمس کی خوشبو میں،

یہ دل دھڑکتا ہے،

تیری چاہت کی جادو میں۔

کبھی اتنے قریب آؤ کہ لفظ رہ نہ پائیں،

تمہاری سانسوں میں اُلجھ کر،

ہم خود میں کھو جائیں۔

یہ جو ہونٹ کانپتے ہیں،

کچھ کہنے کی خواہش میں،

یہ جو پل پل تڑپتے ہیں،

ملنے کی سازش میں۔

ابرش ملک کو اس کی گردن سانسیں اپنے چہرے پہ محسوس ہو رہی تھی وہ ضامن ملک کے بے حد قریب تھی اتنی قریب کہ زرا سا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کرتی تو لبوں کا ملن ہو جاتا۔

ابرش کی نظریں ضامن کے عنابی ہونٹوں پہ تھیں جن کو اس نے سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیا ہوا تھا چہرے پہ حد سے زیادہ سنجیدگی پھیلی ہوئی تھی ڈھونڈنے سے بھی ابرش کو کوئی جذبہ نرم جذبہ خود کے لیے نہیں مل رہا تھا۔

تمہیں دیکھوں، تمہیں چاہوں،

تمہیں اپنی جان کہوں،

یہ لمحہ ٹھہر جائے،

میں تجھے پہچان کہوں۔

یہ نظر کی گستاخیاں،

یہ بدن کی بے تابیاں،

رُک نہ جائیں یہ سرگوشیاں،

یہ حد سے بڑھتی بیقراریاں۔

کاش! لمحے یہ ٹھہر جائیں،

صرف ہم ہوں اور محبت ہو،

نہ کوئی دوری، نہ کوئی شکوہ،

نہ الفاظ، بس قربت ہو۔

ابرش ملک کی نظروں میں خماری بھر رہی تھی لب تھے کہ مقابل کے عنابی ہونٹوں کو قریب سے محسوس کرنا چاہتے تھے۔

وہ ضامن کے چہرے کے قریب ہوتے ضامن کو کچھ سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس کے ہونٹوں پہ جھکی تھی ضامن عباس کو ابرش سے اس قدر بے باکی کی توقع ہرگز نہیں تھی وہ اس کو خود سے الگ کرتا کہ ابرش کی گرفت اس کے ہونٹوں پہ سخت ہوئی تھی وہ پہلی بار کسی کو کس کر رہی تھی موویز میں کئی بار اس نے ہیرو وہیروئن کو ایک دوسرے کو کس کرتے دیکھا تھا لیکن یہ ابرش ملک کی زندگی کی پہلی کس تھی جو وہ اپنے پروفیسر اپنے مہرم کو کر رہی تھی۔۔۔۔

حیرت اس کو اس بات پہ ہو رہی تھی کہ ضامن ملک نے اس نے ہونٹوں کو جکڑا نہیں وہ جو کر رہی تھی خوُد کر رہی تھی ضامن نے اس کے ہونٹوں کا لمس محسوس کرتے بھی کوئی کوئی ری ایکشن نہیں دیا۔

وہ خوُد ہی اس کے ہونٹوں پہ کٹ لگا رہی تھی ضامن نے آگر اس کا ساتھ نہیں دیا تو اس کو خود سے دور بھی دھکیلا تھا وہ جو کر رہی تھی اس کو کرنے دیا تھا وہ اس کے ہونٹوں پہ جگہ جگہ کٹ لگا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

جب اچانک سے ابرش ملک کی نظروں کے سامنے وہ منظر آیا جب فزا ضامن سے بات کر رہی تھی ابرش ملک خوُد پہ ضبط نہیں کر سکی تھی اس کے ہونٹوں پہ ایک گہرا کٹ لگایا اوُر پیچھے ہوئی ضامن غصیلی نظروں سے اس کو گھور رہا تھا۔

"کافی ایکسپیرینس ہے مس ملک۔۔۔!؟" اپنے بھیگے ہونٹوں کو سہلاتے وہ طنزیہ بولا تو ابرش ملک کا چہرہ سرخ ہوا وہ کیا سمجھ رہا تھا ابرش کو۔

"آپ پہ حق ہے میرا۔۔۔!؛" وہ جلتے بولی ضامن کی باتوں سے دل پہ چوٹ تو گہری لگی تھی لیکِن ابرش ملک ضبط کرتے خود کو کمپوز کر گئی تھی۔

"انہہ زبردستی کا حق۔۔۔" وہ اس کے پاس سے ہٹتے وہ چیئر پہ بیٹھ گیا تو ابرش نے اپنا سٹور خوامخواہ ٹھیک کیا حالانکہ ضامن کے سامنے اس کو سبکی تو بہت زیادہ ہو رہی تھی۔

"جو بھی ہو لیکن حق تو رکھتی ہوں آپ پہ۔۔۔!؛ نکاح ہو چکا ہے میرا آپ کے ساتھ۔۔۔!؛" نکاح کے ذکر پہ ضامن کے چہرے کا رنگ بدلا تھا جو ابرش کی نظروں سے مخفی رہا تھا اس کو احساس ہو گیا کہ اس کو اس وقت یہ بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔

"مس ملک مجھے لگتا ہے آپ کو جو چاہیے تھا وہ مل گیا ہے آپ کو اور اب آپ کو یہاں سے چلے جانا چاہیے کیونکہ میں یہاں مزید کوئی تماشا افورڈ نہیں کر سکتا ہوں پہلے ہی جو کل ہو چکا ہے وہ بھلانے کے قابلِ نہیں ہے آپ کیوں چاہتی ہیں میں کچھ ایسا ویسا کروں جو آپ کے لیے مشکل پیدا کرے۔۔۔" وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچتے بولا تو ابرش نے لبوں کو دانتوں سے کچلنا شروع کیا ضامن کی نظروں سے اس کی یہ حدیث مخفی نہیں رہی لیکن اس نے کچھ کہا نہیں اس پل سامنے کھڑی اس کی محبوبہ نہیں تھی نہ ہی اس کی من چاہی لڑکی جس کو وہ محبت سے ٹریٹ کرتا سامنے کھڑی لڑکی نے اس کے کردار پہ کیچڑ اچھالا جو وہ کبھی نہیں بھول سکتا تھا۔

"اب کیا تماشا ہو گا سر جی۔۔۔؟" ابرش شاید اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی ضامن کے اتنے قریب وہ اپنا آپ بھولتی جا رہی تھی ضامن نے

خونخوار نظروں سے اُسے گھورا تھا ضامن کے لئے اس پل بہت مشکل ہو رہا تھا بندھ باندھنا اس کے پورے وجودِ میں ایک بے چینی کی لہر سرایت کر گئی تھی جھنجھناتے اپنی بیرڈ سہلائی ابھی تک اس کو اپنے ہونٹوں پہ ابرش ملک کا لمس محسوس ہو رہا تھا۔

"آپ جا رہی ہیں یا پھر میں خوُد آپ کو نکالوں یہاں سے مس ملک؟" وہ دانت پیستے بولا۔

ابرش ملک ضامن کی طرف رخ کرتے ایک بار پھر سے ضامن ملک پہ جھکی تھی اور ضامن کی نظریں پھر سے اس تل پہ جا ٹھہری تھیں۔

اس میں تو کوئی شک نہیں تھا کہ ابرش ملک بہت خوبصورت تھی کسی کی بھی پسند ہو سکتی تھی لیکِن ضامن کو متاثر اس کی خوبصورتی نے نہیں کیا تھا نہ کر سکتی تھی کردار زیادہ مئیٹر کرتا ہے خوبصورتی سے۔

"آپ مجھے نکالیں گے۔۔؟" ضامن کی چیئر کے اطراف میں ہاتھ رکھے تھے وہ ایک بار پھر سے ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے۔

"کیا نہیں نکال سکتا ہوں۔۔۔؟" طنزیہ پوچھا تھا۔

"نہیں نکال سکتے ہیں آپ مجھے۔۔۔" وہ لبوں پہ مسکراہٹ سجائے بولی تو ضامن نے اس کے ہاتھوں کو چیئر سے ہٹنا چاہا اس وقت دروازے پہ دستک ہوئی تھی ابرش ملک نے دروازے کی طرف دیکھتے ضامن کو دیکھا تھا۔

"بیٹھی رہیں آپ یہاں۔۔۔" وہ اس کو دھکا دیتا دروازے کی طرف بڑھا تھا ابرش لڑکھڑائی تھی یہ تو طے تھا کہ جب بھی وہ دونوں بات کرتے لڑتے ہی تھے پچھلی بار بھی ابرش گری تھی اس بار بھی اس کا پاؤں پھسلا تھا لیکِن ضامن نے اس کو تھام لیا ورنہ زمین بوس ہو چکی وہ۔

"آندھی ہیں آپ ہر وقت گرتی پڑتی رہتی ہیں آپ۔۔۔؟" وہ کہاں باز آتا تھا طنز کرنے سے۔

"آپ ہیں ناں مجھے سنبھالنے کے لئے۔۔۔!؛" ضامن کی جیکٹ کے بٹن پہ انگلیاں پھیرتے وہ لبوں کو دباتے بولی تو ضامن نے طنزیہ اُسے دیکھا تھا۔

"آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے میں آپ سنبھالوں گا؟ ہو سکتا ہے آپ گر رہی ہوں اور میں کھڑا تماشا دیکھتا رہوں تصویر کے دو رخ بھی ہو تو سکتے ہیں ناں۔۔۔!" وہ پھر سے ابرش کا دل جلانے والی باتیں کر رہا تھا جن میں وہ شروع سے ماہر تھا۔

"آپ آیسا کیوں کریں گے۔۔۔۔؟" وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی حالانکہ اس کا یہ سوال کرنا بنتا نہیں تھا حالات اس کے سامنے تھے جو کچھ ہو چکا تھا اس کے بعد وہ کیسے ضامن اس کے لیے پوزیٹو سوچ سکتا تھا۔

"کیوں نہیں کر سکتا ہوں میں؟" سوالیہ سا لہجہ تھا ابرش کی آنکھوں میں کچھ چھن سے ٹوٹا تھا آنکھیں ایک بار پھر سے بھیگنے لگی تھیں۔

پہلی بار کسی کی باتوں سے اس کو اپنا وجودِ چھلنی ہوتا محسوس ہوا تھا ہاں خود وہ کہہ دیا کرتی تھی جو مرضی بنا یہ سوچے کہ سامنے والے پہ کیا بیت رہی ہو گی آج خود پہ آئی تو احساس ہوا تھا کہ کہنے والوں کا کیا جاتا ہے فرق تو ان کو پڑتا ہے جو سنتے ہیں۔

"وہ۔۔۔۔" دروازے پہ ہوتی دستک اب بند ہو چکی تھی شاید جو بھی تھا وہ واپس چلا گیا تھا۔

"پہلے سوچ لیجے آپ نے بولنا کیا ہے مس ملک اینڈ پلیز گو۔۔۔۔ آپ کا یہ چہرہ مزید دیکھنے کی خواہش نہیں ہے مُجھے تو آپ جا سکتی ہیں۔۔۔" وہ بار بار

ابرش ملک کی انسلٹ کر رہا تھا لیکِن یہاں ابرش ملک کو احساس ہوتا تو پھر کیا بات تھی اس کو احساس ہی نہیں ہو رہا تھا۔

"اگر میں نہ جاؤں تو کیا کریں گے۔۔۔!؟" وہ ہنوز ضامن عباس کی بانہوں میں قید کھڑی تھی کہ اس کا دھڑکتا دل اس کی دھڑکنوں کو آپنے لبوں پہ محسوس کر رہی تھی۔

"کچھ زیادہ ہی نہیں پسند آگیا آپ کو یہ کیبن؟" ضامن نے اس کو اپنی بانہوں سے آزاد کیا تو ابرش ملک کا منہ بن گیا شائد وہ اس کے قریب رہنا چاہتی تھی بے حد قریب۔

"آپ کا جو ہے۔۔۔!؟" ابرش کو خود نہیں اندازہ ہو رہا تھا کہ کل کا سارا دن جس واقعے کو لیکر وہ اتنی اپ سٹ اوَر ڈسٹرب رہی آج وہ اتنی ہی ریلکس

کیسے ہو گئی تھی ضامن کے قریب رہنا اس کو اچھا لگ رہا تھا اور یہاں تک کے اس نے ضامن کو خود سے کس بھی کر دیا ہے۔

"شٹ اپ مس ملک۔۔۔۔!؛" نجانے کتنی بار ضامن ابرش ملک کو شٹ اپ کال دے چکا تھا اگر ضامن کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک ابرش ملک اس کے ساتھ نجانے کیا کر چکی تھی لیکِن مقابل کھڑا انسان کوئی اور نہیں ابرش ملک کا پروفیسر تھا جس سے کل تک بدلہ لینے کے لیے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھی اور آج اس کی حالت اس قدر بدل گئی تھی۔

"مُجھے اپنا کنٹکنٹ نمبر تو دیں آپ؟" اچانک سے ابرش کو خیال آیا اس کے پاس ضامن کا نمبر نہیں تھا حالانکہ چاہتی تو آسانی سے ضامن عباس کا نمبر حاصلِ کر سکتی تھی لیکِن اس نے ضرورت ہی محسوس نہیں کی کبھی پر آج چاہیئے تھا۔

"کیوں دوں آپ کو اپنا نمبر۔۔۔۔؟" یہ لڑکی اب اپنی کمنٹس کر اس کر رہی تھی نکاحِ جن حالات میں ہوا وہ کیسے سب کچھ فراموش کر سکتی تھی۔

"کیونکہ میں۔۔۔"

"پلیز یہ بار بار اس رشتے کا حوالہ مت دو جو ایک عارضی اور کاغذی رشتہ ہے جس کا کوئی وجودِ نہیں ہے اور جو بہت جلد ختم ہو جائے گا ایک ایسا رشتہ جس کی بنیاد ہی غلط فہمی پہ ہو وہ قائم رہ بھی کیسے سکتا ہے زیادہ خوش فہمیاں پالنے کی ضرورت نہیں ہے مس ملک۔۔۔" ضامن کا بہت سا ٹائم ضائع ہو چکا تھا ابرش ملک سے بات کرتے کرتے اب اس کو کلاس میں جانا تھا جس کا لکچر تو وہ تیار ہی نہیں کر سکا کب سے یہ لڑکی اس کے سامنے کھڑی اس کے ضبط کو آزما رہی تھی۔

"آپ کے لئے یہ سب اتنا آسان لگ رہا ہے۔۔۔؟" ابرش کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچا تھا ضامن کے لبوں سے اس رشتے کے ختم ہونے کا سن کر۔

"بہت آسان آپ کی سوچ سے بھی زیادہ آسان بس کچھ دن! اگر آپ کے ڈیڈ کو یہ لگتا ہے کہ وہ مجھ پہ اپنی دولت کا رعب جھاڑیں گے تو یہ ان کی غلط فہمی ہے نہ تو مُجھے ایسی کسی دولت کی ضرورت ہے اور نہ ہی آیسے کسی انسان کی اپنی زندگی میں ضرورت ہے۔۔۔" وہ ابرش کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ابرش نے یکدم سے آپنا چہرہ پھیرتے اپنی آنکھوں میں امنڈ آتے آنسوؤں کا گلہ گھونٹا تھا۔

ضامن اس کا جواب سنے بغیر ہی کیبن سے نکل گیا جبکہ ابرش وہیں کھڑی اس کی پیٹھ کو دیکھ رہی تھی۔

کیوں اس کو اتنا برا لگ رہا تھا ضامن نے بس اس رشتے کو ختم کو ختم کرنے کی بات کی تھی اور ابرش کی حالت غیر ہونے لگی۔

"اگر تو آپ اس رشتے کو اس وجہ سے ختم کریں گے کہ آپ کی زندگی میں پہلے سے کوئی اور لڑکی ہے تو ایسا ابرش ملک ہونے نہیں دے گی یہ آپ کی بھول ہے ضامن عباس کہ آپ اپنی مرضی کریں گے شاید مُجھے جانتے نہیں ہیں یہ رشتہ اب کبھی ختم نہیں ہو گا آپ صرف میرے رہیں گے اور نمبر آپ نے نہیں دیا تو کیا ہوا شام تک دیکھیئے گا کیا کرتی ہوں میں۔۔۔" وہ دل ہی دل میں سوچتے پاؤں پٹختے ضامن کے کیبن سے نکلی تھی لیکِن سامنے سے صبحِ والی ٹیچر کو ہی دیکھتے اس کے بڑھتے قدم رکے تھے۔

••••••

صبح بھی اس میم کی حرکت ابرش نے بمشکل ضبط کی تھی اور اب وہ ادھر کیا کیا کر رہی تھیں شاید ان کی باتیں سن رہی تھیں۔

میم بہت خوبصورت تھیں کیمسٹری کی میم تھیں برطانیہ سے پڑھ کر آئی تھیں اپنی خوبصورتی پہ گھمنڈ بھی بہت زیادہ تھا ان کو۔

ابرش کو اندازہ ہو رہا تھا کہ ان کی ایسی حرکتوں کی وجہ کیا ہے وہ شائد ضامن میں انٹرسٹڈ تھیں۔

"ویسے آپ کو نہیں لگتا ہے میم آپ غلط جگہ ٹرائی کر رہی ہیں جو آپ کا ہو ہی نہیں سکتا ہے اس کے کوشش کرنا بھی بیکار ہوتا ہے۔۔۔" ابرش ان کی معنی خیز نظریں خود پہ محسوس کرتے ایک پل کے لئے بلش کرنے لگی وہ اس کو ایسے کیوں گھور رہی تھیں اس کی بھی ایک ریزن تھی وہ تھی ابرش کے

ہونٹوں پہ پھیلی لپسٹک جو ضامن کو کس کرتے اس کے ہونٹوں کے کنارے پہ پھیلی تھی۔۔

"واٹ ڈو یو مین ابرش ملک۔۔۔۔؟" ابرش ملک کے طنز پہ میم بلبلا گئی تھیں ابرش ایسے ان کو صاف لفظوں میں کہہ دے گی یہ امید ان کو شاید نہیں تھی۔

"میم آپ میری باتوں کا مطلب اچھے سے سمجھ گئی ہیں ویسے انجان بن رہی ہیں تو یہ اور بات ہے۔۔۔" ابرش کی زبان بس ضامن کے سامنے ہی کم چلتی تھی باقی سب نے سامنے وہ کسی کو بولنے کہاں دیتی تھی اس وقتِ میم کی تو حرکت پہ ہی وہ سلگ گئی تھی بہت غلط حرکت تھی یہ شاید وہ ضامن اور اس کو ایک دوسرے کے قریب دیکھ چکی ہوں۔۔ وہ لمحات سوچتے ابرش کے

ہونٹوں پہ دھیمی سی مسکراہٹ آئی تھی لیکِن وہ کس یکطرفہ تھی ضامن نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا۔

"ابرش ملک یہ پڑھنے کی جگہ ہے اوَر مُجھے لگتا ہے اس کو پڑھنے کی جگہ پہ رہنے دینا چاہیے جو کل ہوا اُس کے بعد آپ دونوں (ضامن اور ابرش) آپ کو لوگوں کو تو سب کا سامنا کرنے سے پہلے شرمندگی ہونی چاہیے تھی لیکِن آپ دونوں کی حرکتیں توبہ کیا وقت آگیا ہے ٹیچر سٹوڈنٹ ۔۔۔۔۔" وہ تو باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگا رہی تھیں ابرش کا دل چاہا وہ قہقہہ لگائے میم کی حالتِ پہ ان کو کس بات کا صدمہ لگا ہوا تھا وہ آچھے سے جانتی تھی شائد میم سے برداشت نہیں ہو رہا تھا ان کا اتنا سیپشل اوَر کلوز مؤمنٹ۔

"کیا ٹیچر سٹوڈنٹ ہسبنڈ وائف نہیں بن سکتے ہیں کہاں لکھا ہے یہ سب میم جی۔۔۔" ابرش نے اپنے بیگ سے ٹیشو نکالتے اپنے ہونٹوں کے کناروں پہ پھیلی لپسٹک کو ریمو کیا تھا۔

"ابرش ملک آپ کو اپنا نہیں تو کم سے کم ضامن عباس کی عزت کا کچھ خیال کرنا چاہیئے بچارے ضامن صاحب کتنی بدنامی ہوئی ان کی اور ساتھ ان کی بہن کی بھی۔۔" وہ ابرش سے بولتے آگے بڑھ گئی تھیں جبکہ ابرش کو بے ساختہ عائلہ کا خیال آیا یرمان کا خیال بھی آیا جس نے کیسے اسانی سے ڈیڈ کی بات مان لی۔

ابرش کا فون بجا تو اس نے دیکھا مایا کی کال تھی ابرش اس وقتِ ڈسٹرب تھی کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی لیکِن مایا کی کال اس نے ریسو کر لی تھی۔۔۔۔

"ہاں مایا کیسی ہو؟" وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف چلی آئی عائشہ کئیں نظر نہیں آرہی تھی۔

"کیسی ہو سکتی ہو ابرش؟ یرمان کا نکاح ہو گیا ہے؟ اور مُجھے کسی نے بتایا بھی نہیں؟ یرمان نے میرے ساتھ آیسا کیوں کیا۔۔۔!" وہ اپنے آنسو روک نہیں پا رہی تھی دل تھا کہ خون کے آنسو رو رہا تھا یرمان کا رویہ جیسا بھی ہوتا مایا برداشت کر لیتی کہ چلو شادی کے بعد تو سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن اب تو یہ امید بھی ختم ہو چکی تھی۔

"مایا ریلیکس جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب ایسے آوورری ایکٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے یرمان بھائی سے بات کر لو تم دیکھو وہ کیا کہتے ہیں۔۔۔" مایا کا ایسے رونا ابرش کو ایرٹیٹ کر رہا تھا۔

"وہ میری کال کٹ کر چکا ہے ٹھیک سے بات بھی نہیں کی ابرش میں بہت پریشان ہوں کیسے ریلکس ہو سکتی ہوں اس ساری صورتحال میں آخر۔۔۔۔!؛"وہ آپنے کو آہستہ آہستہ سہلا رہی تھی۔

"مایا میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔"ابرش پہلے ہی کافی ڈسٹرب تھی مذید مایا کا یہ رونا دھونا وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

اس نے مایا کی مذید کوئی بات نہیں سنی ایک تو ضامن کی باتوں سے وہ سلگ رہی تھی اوپر سے میم کا سامنے آنا لیکن ان کو تو وہ اچھا خاصا جواب دے چکی تھی اب امید تھی کہ وہ خود ہی اس کے اور ضامن کے درمیان آنے کی کوشش نہیں کرنے والی تھیں۔۔۔۔۔

لیکن ایک مسلہ تو ابھی تک ابرش کو درپیش تھا اور وہ تھا یہ خیال کہ ضامن کی زندگی میں کہیں کوئی اور تو نہیں ہے۔۔

ابرش نے ضامن کا نمبر بھی لے لیا جو اس کے لیے مشکل ہر گز نہیں تھا ہاں وہ چاہتی تھی کہ ضامن خود اس کو آپنا نمبر دے لیکن ضامن نے انکار کر دیا.

"اب آپ کو اتنا تنگ کروں گی کہ آپ کی سوچ ہے سر جی۔۔۔" سر جی پہ اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی تھی سر جی کہنا اس کو اچھا لگتا تھا۔

.....

یرمان آفس آیا تھا جہاں وہ کم ہی آیا تھا آفس کا ماحول اس کو بہت بورنگ لگتا تھا ڈیڈ کے بار بار کہنے پہ بھی وہ آفس کا رخ کرنے کی غلطی کبھی نہیں کرتا تھا پہلی بار اس نے کوئی بزنس میٹینگ لی جس کی وجہ سے وہ پورا مہینہ پاکستان سے باہر رہا تھا وہ لفٹ یوز کرتے ڈیڈ کے آفس میں پہنچا اس کو ریسو قیوم ملک کی اسسٹنٹ نے کیا تھا جو بہت خوبصورت اور کم عمر لڑکی تھی۔

کافی سالوں سے وہ قیوم ملک کے آفس میں کام کر رہی تھی یرمان کی بھی اچھی ہیلو ہائے تھی اس سے اکثر کوئی پارٹی ہوتی تو یرمان کی ملاقات ہو جاتی اس سے۔۔

یرمان آفس تو آ گیا تھا لیکِن دھیان سارا عائلہ کی طرف تھا وہ چاہا کر بھی اس لڑکی کو سوچنے سے خود کو روک نہیں پا رہا تھا مایا اس کے دماغ سے نکل چکی تھی عائلہ کا خیال ہی اس کے دل و دماغ پہ حاوی تھا۔

"ڈیڈ آپ نے اتنی ایمرجنسی میں کیوں بلایا؟" قیوم ملک کی اسسٹنٹ اس کو افس میں چھوڑتے خود باہر نکل گئی تھی وہ آندر آتے ڈیڈ سے پوچھنے لگا جو پریشان لگ رہے تھے۔

"یہ دیکھو۔۔۔!؛" انہوں نے ٹیبلیٹ یرمان ملک کے سامنے کیا یہاں یرمان ملک کے نکاح کی نیوز ہیڈ لائن بن چکی تھی ابرش کے حوالے سے کوئی نیوز

نہیں تھی لیکِن یرمان ملک کے نکاح کی خبر سوشل میڈیا پہ ہر جگہ گردش کر رہی تھی۔

"یہ کس نے کیا ڈیڈ؟" وہ بار بار نیچے سکرول کر رہا تھا لیکِن ہر جگہ اس کو یہی نیوز سننے کو مل رہی تھی اس کو اپنے نکاح کی زیادہ پریشانی نہیں تھی مسلہ ابرش کے نکاحِ سے تھا اگر ابرش اوُر ضامن سے متعلق میڈیا میں کوئی نیوز ہوئی تو پھر۔

"مُجھے نہیں پتہ میں نے یونیورسٹی انتظامیہ سے بھی بات کی ہے وہ لاعلمی کا اظہارِ کر رہے ہیں کہ یونیورسٹی سے یہ نیوز بار نہیں گئی ہے۔۔۔" وہ بہت پریشان تھے اب ان کے حریف اس بات کو ان کے خلاف استعمال کرنے والے تھے۔

"ڈیڈ یہ تو پریشانی کی بات ہے آخر کس نے کیا یہ سب؟ عائلہ کی تو کوئی پک شئیر نہیں ہوئی ہے بس میری ہی تصویریں گردش کر رہی ہیں ابرش کی بھی نہیں ہے یہ جس نے بھی کیا ہے ناں اس نے جان بوجھ کر ہماری بزنس ساخت کو نقصان پہنچانے کے لئے کیا ہے ہر کوئی یہ کہہ رہا ہے ایسی کون سی ایمرجنسی آن پڑی ہے جو قیوم ملک نے اتنی چوری چھپے اپنے بیٹے کی شادی کروادی۔۔۔؟" وہ ڈیڈ کو پریشان دیکھتے خود بھی بہت زیادہ پریشان ہو گیا تھا یہ بات تھی ہی پریشانی کی.

"مُجھے اب لگ رہا ہے ہم نے غلطی کی ہمیں کل ہی تمھارے نکاحِ کی خبر میڈیا پہ شئیر کر دینی چاہیے میں کیسے بھول گیا میرے اتنے دشمن ہیں جو یہ خبر لیک کر سکتے ہیں یرمان یہ بالکل بھی اچھا نہیں ہوا ہے آگے کیا ہو

گا۔۔۔؟" وہ پہلی بار اتنا پریشان لگ رہے تھے یرمان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے تسلی دیتا آپنے ڈیڈ کو۔

"ڈیڈ ہمیں یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ نیوز یوں سوشل میڈیا پہ کوئی پبلش کر دے گا لیکن پریشان مت یوں ایسے تو آپ کی طعیبت خراب ہو جائے گی ڈیڈ پلیز۔۔۔" وہ ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ان کو تسلی دینے لگا لیکن وہ کہاں ریلیکس رہ سکتے تھے۔

"کیسے پریشان مت ہوں یرمان میں یہ بات پریشانی کی ہی ہے تمھیں نہیں معلوم کل تک یہ مذید پھیل جائے گی اوٗر پھر آگے ہم اس بات کو کور اپ کریں گے۔۔۔۔۔؟" ان پہ یرمان کی دی گئی تسلی کا بھی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

"ڈیڈ میرے زہن میں ایک پلان آیا ہے۔۔۔؟"

"کیا؟" وہ یرمان کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"ڈیڈ میڈیا پہ صرف میرے نکاح کی نیوز آئی ہے ابرش کے حوالے سے کوئی نیوز نہیں آئی ہے اگر ہم لوگ خود نیوز کانفرنس کر کے یہ نیوز سب کو بتا دیں کوئی بھی بہانہ بنا دیں گے نکاحِ کا اور ساتھ یہ بھی کہ شادی بہت جلد ہو گی۔۔۔ ایسے کچھ بات کور اپ ہو جائے گی آپ کیا کہتے ہیں ڈیڈ۔۔۔" یرمان ملک کو اس وقت یہ ہی خیال آیا کہ مذید یہ بات پھیلتی وہ لوگ خود ہی میڈیا پہ یہ بیان دے دیتے ہیں۔

"ٹھیک کہہ رہے ہو یرمان مُجھے لگتا ہے کہ یہ اگر ہم کل کر دیتے تو زیادہ اچھا تھا لیکِن خیر دیر تو آج بھی نہیں ہوئی ہے ہم ابھی پریس کانفرنس کرتے ہیں۔۔

تم میرے ساتھ رہنا۔۔۔" انہوں نے اپنی اسسٹنٹ کو بلایا جو چند منٹوں بعد ان کے سامنے کھڑی تھی۔

"ایک پریس کانفرنس ارینج کریں آدھے گھنٹے بعد کی۔۔۔" وہ اپنی اسسٹنٹ سے بولے تو اس نے سر ہلایا اور باہر نکل گئی تقریباً آدھے گھنٹے بعد یرمان ملک اور قیوم ملک میڈیا کے سامنے یہ بیان دے چکے تھے۔

"سر آپ نے کافی لیٹ بتایا اب تو ہر جگہ یہ بات پہلے ہی ٹرینڈنگ پہ جا رہی ہے۔۔۔؟" ایک صحافی نے کہا تو یرمان ملک لب بھینچ گیا ان لوگوں کو ہینڈل کرنا اس کو ہمیشہ ہی بہت مشکل لگتا تھا اتنے سوال پوچھتے کی بندھے کا میٹر ہی شارٹ ہو جاتا۔

"ہم کل کا پورا دن بیزی رہے ورنہ کل ہی یہ نیوز آپ لوگوں کے ساتھ شئیر کرتے لیکن ابھی کر دی شادی کی ڈیٹ بہت جلد آپ لوگوں کو بتادی جائے گی شکریہ۔۔۔" قیوم ملک نے یرمان ملک کو اشارے سے پر سکون رہنے کا کہا ورنہ وہ بہت غصے میں آگیا تھا۔۔۔۔۔

"سر کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ایسی کوئی سی ایمر جنسی آگئی کہ آپ یوں اچانک سے اپنے بیٹے کا نکاحِ کروانا۔۔۔؟" نیوز رپوڑٹر نے سوال کیا۔

"یہ پرسنل ہے آپ لوگوں سے شیئر نہیں کر سکتے ہیں میرے خیال میں یہ نیوز شئیر کر دی ہے یہی کافی ہے تھینکس ٹو ایل۔۔۔" وہ پریس کانفرنس ختم کرتے واپس آندر چلے گئے حالانکہ میڈیا کے لوگ ان سے مذید سوال کرنا چاہتے تھے لیکن انہوں نے کسی کو اجازت ہی نہیں دی مذید سوال پوچھنے کی۔۔۔

"یرمان یہ مسلہ تو کچھ حد تک حل ہو گیا ہے آگے دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے میری میٹنگ ہے تم آفس میں رہو گے یا واپس چلے جاؤ گے۔۔۔؟؛" وہ کافی پیتے یرمان سے پوچھ رہے تھے۔

"ڈیڈ میں تو گھر جاؤں گا آفس میں رکنے کا کوئی موڈ نہیں ہے میرا آپ اٹینڈ کریں اپنی مٹینگز۔۔۔" وہ آفس سے جتنا بھاگتا تھا قیوم ملک کو امید تھی کہ وہ انکار ہی کرے گا یہاں رکنے سے۔

" کبھی آفس میں رک جایا کرو یرمان۔۔۔؟" وہ اس بار ہنس پڑے یرمان نے کسکاتے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"ڈیڈ آپ کو پتہ ہے مجھے آفس کتنا بورنگ لگتا ہے یہاں رکنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے یہ سب آپ کو ہی مبارک ہو۔۔۔ میرے بس سے باہر ہے۔۔۔" وہ ہاتھ کھڑے کر گیا بزنس اس کو بہت بورنگ لگتا تھا شروع سے

ہی تبھی تو ایم فیل پی ایچ ڈی کر رہا تھا تا کہ اس کو افسر نہ آنا پڑے۔۔ اگے اس کا ارادہ سی سی ایس ایس دینے کا تھا۔

"میرے بعد بھی تو سب سنبھالنا ہی ہے ناں یرمان تو ابھی سنبھال لو مُجھے بھی کچھ ریلکسیلیشن مل جائے گی اتنے سالوں سے یہ سب سنبھال رہا ہوں۔۔۔" آج شاید پہلی بار دونوں ایک دوسرے سے اتنا فرینڈلی بات کر رہے تھے ورنہ تو ایک سرد مہری کی دیوار ہمیشہ ان کے درمیان رہتی تھی۔

"ڈیڈ پلیز ایسی باتیں مت کیا کریں آپ۔۔۔" وہ جھنجھنایا تھا اور قیوم ملک نے خالی مگ ٹیبل پہ رکھا اور اسی دوران ان کی اسسٹنٹ آندر آگئی جو ان کے ساتھ میٹینگ میں جانے والی تھی۔

یرمان ڈیڈ سے اجازت لیتے آفس سے نکل آیا تھا اتنا ٹائم ہو گیا تھا اس کا فون سائلنٹ موڈ پہ تھا بہت سی کالز اس کو آچکی تھیں سب کی۔

مایا کی مام کی بھی کالز تھیں اپنی مام کی بھی اس کا سر درد کر رہا تھا گھر جانے کا سوچتے اس نے پارکنگ کا رخ کیا تھا۔

مام اس سے کیا بات کرنا چاہتی تھیں آخر رات کو سب کلیئر ہو تو گیا تھا اب پھر بات کرنے کی ضرورت تھی آخر وہ سوچ میں گھیر اہی آیا تھا بار بار عائلہ کی طرف دھیان جا رہا تھا اس کے سلکی لمبے بالوں کی مہک وہ بھول ہی نہیں پا رہا تھا۔

اس کا چہرہ تو دیکھ نہیں سکا لیکن عائلہ کے وجود کی طلب اس کے اندر بیدار ہو رہی تھی جسمانی طلب تھی یا کچھ اور وہ خود نہیں جانتا تھا۔

وہ اندر آیا تو سامنے مام کے ساتھ مایا اور مایا کی مام کو دیکھتے وہ ان کی طرف چلا آیا۔۔مایا کا یہاں آنا اس کے ساتھ مام بھی تھیں۔

"ہیلو آنٹی کیسی ہیں آپ۔۔۔؟" وہ مام کو اگنور کرتے مایا کی مام سے حال چال پوچھنے لگا وہ بیٹے کی بے رخی پہ تڑپ گئی تھیں لیکن اپنی دوست کے سامنے خاموش رہی تھیں۔

"یرمان یہ ہم کیا سن رہے ہیں بیٹا؟ آپ کا نکاح ہو گیا؟ اور اب ابھی میڈیا بیان بھی سنا قیوم بھائی کا؟ کب ہوا یہ ہمیں تو اس بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں ہے۔۔۔۔" وہ یرمان ملک کے پاس آتے پوچھنے لگی۔

"آنٹی یہ سب ایمرجنسی میں ہوا لیکن اب تو جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے کیا فایدہ اس پہ بات کرنے کا۔۔۔!!" وہ اپنی مام کی پلاننگ سے بے خبر تھا کہ وہ ڈیڈ سے مایا کے حوالے سے بات کر چکی تھیں۔

"لیکِن بیٹا۔۔۔"

"آنٹی میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔" وہ ان کی بات درمیان میں کٹ کرتا سیڑھیاں پھلانگتے اپنے کمرے میں جا بند ہوا مایا سے اس نے بات ہی نہیں کی۔

"آنٹی میں جاؤں یرمان سے بات کرنے۔۔۔؟" وہ عفت بیگم سے اجازت لے رہی تھی یرمان ملک سے بات کرنے کے لئے انہوں نے اُسے اجازت دے دی تو وہ یرمان کے کمرے میں چلی گئی۔

"یہ بہت برا ہوا عفت مایا کے ڈیڈ کی کال آئی مُجھے وہ بھی بہت اپ سٹ لگے مُجھے ہم نے تو سوچا ہوا تھا کہ مایا اور یرمان۔۔۔" مام کی مام اپنی انگلیوں سے رخساروں پہ بہتی نمی چن رہی تھیں اب وہ عفت ملک کو یہ تو نہیں بتا سکتی تھیں کہ ان کے شوہر نے ان کی کتنی انسلٹ کی تھی فون۔

وہ چاہتے تھے کہ جلد از جلد مایا اور یرمان کی شادی ہو جائے تا کہ وہ قیوم ملک کے رشتے دار بن جائیں لیکن یہاں سب الٹا ہو رہا تھا۔۔

"میں نے بھی یہی سوچا تھا لیکِن درمیان میں یہ سب ہو گیا ہے قیوم صاحب سے ابھی میری بات نہیں ہوئی ہے تم پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"عفت ملک نے ان کے شانے پہ ہاتھ رکھا۔

"عفت کیسے سب ٹھیک ہو جائے گا قیوم بھائی پریس کانفرنس میں شادی کی بات کر رہے تھے کہ بہت جلد شادی کی ڈیٹ اناؤنس کریں گے تم کیسے کہہ سکتی ہو سب ٹھیک ہو جائے گا مایا کی حالت دیکھ رہی ہو ناں تم تمھارے سامنے ہے ٹوٹ رہی ہے میری بیٹی۔۔۔"وہ عفت ملک کی تسلیوں پہ پہلے سے زیادہ پریشان ہو گئی تھیں۔

"نہیں شادی نہیں ہو گئی آیسے ہی میڈیا پہ یہ بول دیا قیوم صاحب نے ابھی کوئی پلان نہیں شادی کا تم اس بات کو کچھ زیادہ ہی سیریس لے رہی ہو یرمان خوُد ختم کر دے گا یہ رشتہ وہ اوُر مایا ایک دوسرے کے کتنے قریب ہیں یہ تم جانتی ہو ناں۔۔۔"وہ جھوٹ بول رہی تھیں حالانکہ قیوم ملک نے کل صاف صاف کہہ دیا تھا کہ سنڈے والے دن وہ لوگ جائیں گے یرمان کی شادی کی بات کرنے کے لیے۔

"ہاں وہ ایک دوسرے کے قریب ہیں لیکن تم اپنے بچوں کی طعیبت سے واقف ہو عفت وہ دونوں کہاں کسی کی سنتے ہیں اپنی کرتے ہیں ابھی آیا تو مایا سے بات تک نہیں کی جیسے مایا کو جانتا تک ہی نہیں۔۔۔کیسے سب ٹھیک ہو گا آگے۔۔۔"ان کے پاس یہی موقع تھا کہ وہ عفت ملک کو اپنی مٹھی میں کرتی۔

"وہ اپ سٹ ہے کل سے ابرش کی شادی ہو جائے گی تو یرمان خود ہی اس لڑکی کو طلاق دے دے گا تم لوگ تھوڑا انتظار کر لو اور مایا کو سمجھاؤ وہ یرمان کے ساتھ رہے۔۔۔"عفت ملک اتنی آسانی سے یہ شادی ہونے نہیں دینے والی تھیں۔۔

"مجھے لگتا ہے عفت تمھیں اُس لڑکی سے بات کرنی چاہیے کیا پتہ وہ تمھاری بات مان جائے قیوم بھائی سے مُجھے کسی اچھے کی امید نہیں ہے۔۔۔"ان کے دل میں اچانک سے یہ خیال آیا۔

"میں پہلے ہی یہ سوچ رہی تھی تم پریشان مت ہوں قیوم صاحب بھی کچھ نہیں کریں گے۔۔۔"اصل وجہ عفت ملک کو ابھی تک معلوم نہیں تھی نکاحِ کی لیکن اُنہوں نے انفارمیشن نکلوانے کا کہہ دیا ہوا تھا اُس لڑکی کی جس سے یرمان کا نکاح ہوا ہے۔

"تم کیسے کہہ سکتی ہو عفت قیوم بھائی کب کیا کر جائیں تمھیں معلوم ہے ناں۔۔۔" وہ طنزیہ بولی تھیں عفت ملک کو شدید سبکی محسوس ہوئی تھی وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھیں کب قیوم ملک نے ان سے کبھی کچھ پوچھا تھا ہمیشہ اپنی کرتے تھے۔

"ہاں جانتی ہوں لیکن یہ معاملہ صرف قیوم کا نہیں ہے ہمارے بچوں کی زندگیوں کا سوال ہے اور وہ اپنی مرضی نہیں کر سکتے ہیں تم پریشان مت ہو۔۔۔" وہ ان کو تسلی دینے لگی تھیں۔

•••••

ضامن عباس گھر واپس آچکا تھا عائلہ کو اس نے یونیورسٹی میں کافی کالز کی تھیں لیکن اس نے ایک بھی نہیں اٹھائی اب وہ پریشان ہو رہا تھا عائلہ کہاں تھی وہ آگیا تھا عائلہ لاؤنج میں موجود نہیں تھی کمرے کا دروازہ کھلا تھا وہ

وہاں بھی نہیں تھی ضامن کو اب مزید پریشانی نے آن گھیرا تھا عائلہ کہاں جاسکتی تھی اس نے باتھ روم کا دروازہ کھٹکایا تھا دروازہ لاکڈ تھا۔

لیکن اس نے دروازہ نہیں کھولا ضامن بار بار کھٹکھٹا رہا تھا عائلہ کیوں اس کو جواب نہیں دے رہی تھی آخر اس کی پریشانی ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھ رہی تھی۔۔۔

"عائلہ گڑیا آپ ٹھیک ہو۔۔۔؟" یہ الفاظ وہ نجانے کتنی بار کہہ چکا تھا اب اس کو آئے آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا لیکِن نہ تو باہر آئی تھی نا ہی اس نے جواب دیا تھا آب ضامن کو ایک ہی حل نظر آیا اس نے ڈپلیکیٹ کیز سے دروازہ کھولا اوٗر جب اندر داخل ہوا تو نظریں عائلہ پہ گئی تھیں جو بے ہوش پڑی تھی فرش پہ نجانے کب سے۔

ضامن آندر آتے ہوئے ہچکچا رہا تھا لیکن عائلہ کی حالتِ دیکھتے اس کا کلیجہ منہ کو آیا تھا۔

اس نے عائلہ کو بانہوں میں بھرا اور باہر لے آیا عائلہ کی حالت دیکھتے اس کی پریشانی مسلسل بڑھ رہی تھی اس نے لیڈی ڈاکٹر کو کال کی تھی۔

ملازمہ جا چکی تھی ورنہ اس کو معلوم ہو جاتا کہ اس کے پیچھے ہوا کیا تھا آخر جو عائلہ کی حالت اس قدر خراب ہو گئی کچھ نہ کچھ تو ہوا تھا ورنہ عائلہ اتنی بیمار کیوں ہوتی۔

ضامن نے اس کے رخساروں کو تھپکتے اس کے ہاتھ سہلائے تھے۔

"عائلہ گڑیا۔۔۔"اس کے ماتھے پہ پسینہ آیا جب سے وہ لوگ کراچی آئے تھے کچھ نہ کچھ ان کے ساتھ ہو رہا تھا اب اس کو کراچی آنے کا فیصلہ غلط لگا تھا۔

ڈاکٹر آدھے گھنٹے تک آگئی تھی اور عائلہ کو چیک کیا تھا جو ابھی تک بے ہوش پڑی تھی۔

"یہ مسلسل کسی بات کی ٹینشن لے رہی ہیں ضامن جس کی وجہ سے یہ بار بار پریشان ہو ہے اور بے ہوش بھی ہو جاتی ہے آگر ان کی یہ ہی حالت رہی تو آگے چل کر بہت پریشانی ہو سکتی ہے آپ خیال رکھیں ان کا۔۔۔"اس نے کچھ میڈسن دی اور ساتھ ریسٹ کرنے کا مشورہ دیا۔

"کب تک ہوش آئے گا عائلہ کو۔۔۔؟"ضامن کی نظریں عائلہ پہ تھیں وہ بے ہوشی میں بھی بے چین تھی۔

"تقریباً ایک دو گھنٹے تک لیکن کوشش کریں کہ یہ سٹرس سے دور رہیں۔۔۔"ڈاکٹر کو باہر چھوڑتے ضامن واپس آیا تھا سر درد مذید بڑھ گیا تھا ایک تو ابرش کی یونی میں کی گئی حرکت پہ وہ غصے میں تھا اور اوپر سے عائلہ کی حالت اس کی زمہ دار بھی تو ابرش ملک تھی۔

.....

عائلہ کو ہوش آگیا تھا ضامن اس کے پاس بیٹھا تھا سنجیدہ سا عائلہ کی آنکھوں میں پانی تھا سمجھ نہیں آرہا تھا ضامن یقیناً اس سے وجہ پوچھے گا جو اس کے پاس نہیں تھی کیسے بتاتی وہ اس کو کہ یہاں کون آیا تھا یرمان ملک کی نزدیکی سے اس کو بے ساختہ خوف محسوس ہو رہا تھا۔

"بھائی۔۔۔" نجانے کتنے ہی لمحات درمیان میں سے خاموشی سے گزر گئے تو عائلہ کو ہی ضامن کو آواز دینی پڑی وہ تو خاموشی سے نجانے سوچ رہا تھا جو کوئی بات ہی نہیں کر رہا تھا۔

"کیا ہوا تھا میرے پیچھے؟" وہ چیئر سے اٹھتے روم میں ٹہلنے لگا کب سے عائلہ کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا وہ ہوش میں آچکی تھی لیکِن ضامن جانتا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہو گی ضامن کو جاننا تھا کہ اس کو آخر ہوا کیا ہے جس کی وجہ سے اس کی طعیبت خراب ہوئی۔

"بھیاوہ۔۔۔" یرمان کی آمد کا بتاتی تو ضامن نے حد سے زیادہ غصہ میں آنا جانا تھا عائلہ بہت پریشان تھی بہت زیادہ ضامن کے چہرے کے تاثرات اس کو مزید خوفزدہ کر رہے تھے اتنا پریشان تو وہ تب نہیں ہوئی تھی جب یرمان ملک اس کے قریب آیا تھا جتنا اس کو مشکل ہو رہا تھا ضامن کو بتانا۔

"عائلہ گڑیا مُجھے سچ سننا ہے آخر کیا ہوا تھا آپ کو؟ کہاں گئی ملازمہ میں اسے کہہ کر گیا تھا وہ آپ کا خیال رکھے گئ۔۔۔؟" ضامن سنجیدہ تھا۔

"بھیا۔۔۔وہ۔۔۔۔چلی۔۔۔۔۔گئی۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔!؛" اس کی آنکھیں شدت گریہ سے بہنے لگی تھیں ضامن سے جھوٹ بولتے اس کا دل کٹ رہا تھا لیکِن وہ سچ بھی کیسے بتاتی ضامن کو کل کا دن سیاہ دن ثابت ہوا تھا کاش کہ وہ نہیں جاتی کل سے افسوس کر رہی تھی اب سوائے افسوس کے وہ اوُر کچھ نہیں کر سکتی تھی دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔

"کیوں چلی گئی وہ؟" عائلہ کا اٹک اٹک کر جواب دینا ضامن کو یہ مزید شک دلا رہا تھا کہ کچھ نہ کچھ تو ضرور ہے کچھ ایسا ہے جو عائلہ چھپا رہی ہے۔

"وہ اس کی۔۔۔۔امی۔۔۔۔۔بیمار۔۔۔اہہہ۔۔۔۔"عائلہ نے آپنا گلہ پکڑ کر جکڑا تھا ضامن تیزی سے اس کی طرف بڑھا جس کی سانس پھول رہی تھی۔

"گڑیا پلیز ریلکس۔۔۔!؛"وہ اس کی پیٹھ سہلانے لگا افسوس ہوا کہ کیوں عائلہ سے ایسی ٹنس باتیں کر رہا تھا ڈاکٹر نے جو کہا تھا وہ تو اس کو اچھے سے یاد تھا۔

ڈاکٹر نے کہا تھا عائلہ کو ہر قسم کی پریشانی سے دور رکھنا ہے لیکن یہاں معاملہ ہی الگ تھا ضامن خود ہی اس کو پریشان کر رہا تھا۔

جس کی وجہ سے اس کی طبیعت پھر سے بگڑ رہی تھی ضامن نے خود وہ ملامت زدہ نظروں سے دیکھا کیا ضرورت تھی عائلہ کو پریشان کیا۔

ہاں وہ مانتا تھا اس کے پیچھے کچھ ہوا تھا لیکن یہ ضروری تو نہیں تھا کہ گھر میں سے سی سی ٹی وی کیمرا زرگے ہوئے تھے جن کے بارے میں عائلہ نہیں جانتی تھی لیکن اس نے لگوائے ہوئے تھے کہ کبھی ایمرجنسی میں ضرورت پڑ سکتی تھی اب اس کو کمرہ سے چیک کرنے تھے کہ کون ایا تھا اس کے گھر میں۔

ایسا نہیں تھا کہ اس کو ائل پر بھروسہ نہیں تھا اس کو اپنی بہن پہ خود سے زیادہ بہت زیادہ تھا لیکن عائلہ کی حالت اس کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہے تھے ہو سکتا تھا عائلہ نے کوئی ایسی چیز دیکھ لی جس سے وہ ڈر گئی وہ تھی بھی تو اتنی ڈرپوک کہ چھوٹی چھوٹی چیزوں سے ڈر جاتی تھی۔

یہ تو اب دیکھنے والی پتہ چلنا تھا کہ اس کو ہوا کیا اور وہ اتنی خوفزدہ کیوں تھی اور عائلہ اتنی خوفزدہ کیوں تھی ضامن نے عقیلہ کو واپس بستر پہ لٹایا جو روتے ہوئے اپنے انسو صاف کر رہے تھے۔

لیکن امین اس کے رونے پہ تڑپ بھی تو ایک ہی تو بہن تھی اس کی جو اس کی وجہ سے اج اس کی انکھوں میں انسو ہے کل کا دن اس کی زندگی کا سب سے بہترین دن تھا اوپر سے اج جو ابرش نے کیا اس خود اس کو کس کر رہی تھی اس کو یقین نہیں ارہا تھا کوئی لڑکی اتنی بولڈ کیسے ہوتی ہے لیکن ابرش تھی ہاں برش ملک تھی۔

وہ ابرش ملک کی ہو سکتی تھی ابرش ضامن عباس وہ کبھی نہیں بن سکتے اگر اب برش ضامن عباس بننے کی کوشش بھی کرتی تو ضامن ایسا کبھی ہونے

نہیں دینے والا تھا ضامن کو بہت جلد یہ رشتہ ختم کرنا تھا کیونکہ اپنی وجہ سے وہ عائلہ کو کسی مشکل میں مزید بڑھتے نہیں دیکھ سکتا۔

وہ کل کی وجہ سے بھی بہت افسردہ تھا کاش کہ عائلہ کو اپنے ساتھ یونیورسٹی نہ لے جاتا عائلہ ساتھ نہ ہوتی اور اس کا نکاح ہوتا تو اس کو اتنا افسوس نہیں ہوتا جتنا اس کو عائلہ کے لیے ہو رہا تھا۔

عائلہ اس کی وجہ سے پھنس گئی تھی اس کی وجہ سے نہیں ابرش ملک کی وجہ سے پھنسی تھی جس کی ایک پلاننگ نے ان دونوں کی زندگی کو درہم برہم کر دیا تھا۔

کل تک کتنے خوش تھے یہ دونوں بہن اپنی زندگی میں ہاں بابا اور ماما کے بعد انہوں نے بہت کچھ فیس کیا وہ الگ بات تھی لیکن اب ابرش کی وجہ سے جو اس کی بدنامی پورے یونیورسٹی میں وہ ضامن نہیں بول سکتا تھا ضامن کو اس

ملازم کو خود ہی ڈھونڈنا تھا جانتا تھا وہ کچھ دن تک منزلیں ان پر نہیں آئے گا کیونکہ وہ ہی ابرش کے بارے میں سچ بتا سکتا تھا۔

اب اس ملک میں اس کو بہت بری طرح سے پھنسا دیا تھا یہ لڑکی اتنی چلاک ہو گئی وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کیسے بے باکی سے اج وہ اس کے قریب ائی اس کو چھوا ضامن کو ایسی لڑکی کم سے کم اپنی زندگی پہ کبھی نہیں چاہیے تھی اس کو فزا جیسی سمپل لڑکی اس کے لیے ابرش ملک سے کئی گنا بہتر ہو سکتی تھی۔

اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ اس کو فزا پسند تھی اس نے ابھی تک اس حوالے سے کچھ سوچا ہی نہیں تھا اس کوئی نہیں چاہیے تھی اپنی زندگی میں۔

"عائلہ کچھ نہیں سوچنا ہے بیٹا آپ بس نے آرام کرنا ہے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔!؛" وہ اس کے پاس بیٹھا اس کا ہاتھ تھامے بولا تو عائلہ نے

محض سر ہلایا وہ بھلا اس پوزیشن میں کہاں تھی کہ ضامن کو کچھ بتانے کے اس کا سر پھٹ رہا تھا درد سے۔

یرمان ملک کے خوف سے وہ نجانے کتنے گھنٹے باتھ روم میں بند رہی تھی اور کب بے ہوش ہوئی اس کو خود نہیں پتہ تھا ہاں بس اب آنکھ کھلی تو ضامن کے ساتھ تھی۔۔۔

"میڈیسن دینی ہے آپ کو کھانا لا رہا ہوں۔۔۔ آپ فریش ہو جاؤ گڑیا۔۔۔ کھانا تو ملازمہ نے بنایا ہی ہو گا۔۔۔!؛" وہ اس کے پاس سے اٹھتے کہہ رہا تھا۔

"بھیا میرا دل نہیں کر رہا ہے ابھی رہنے دیں بعد میں کھا لونگی۔۔۔" وہ اپنے بالوں کو جھنجھوڑ رہی تھی اور ضامن اس کی حالت دیکھتا خاصا پریشان ہو رہا تھا۔

"نہیں گڑیا آپ کی طعیبت ٹھیک نہیں ہے آپ کو میڈیسن لینی ہو گی۔۔۔"وہ اس کی یہ ضد نہیں مان سکتا تھا وہ بیمار تھی اوٗر ضد کر رہی تھی۔

"بھیا۔۔۔"وہ منہ بسور گئی تو ضامن نے بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی اور کمرے سے نکل گیا پھر ضامن نے اس کا بہت خیال رکھا تھا عائلہ کو اپنی خوش قسمتی پہ ناز ہوا رب نے اس کو اتنا پیارا بھائی دیا تھا۔

.....

یرمان فریش ہو کر وآپس روم میں آیا تو ٹروزار میں ملبوس تھا اور اس سے پہلے کہ اپنی شرٹ اٹھا کر پہنتا کہ مایا اندر آئی تھی اس نے اجازت نہیں لی تھی مایا کی نظریں ضامن کے کسرتی وجودِ پہ تھیں اس کی نظریں ہٹ تک نہیں رہی تھیں لیکن پھر جب یرمان کے نکاح کا خیال آیا تو اس کے چہرے کے تاثرات خود بخود سخت ہو گئے تھے۔

"مایا تم کیوں آئی میں آرہا تھا نیچے۔۔۔!؛" وہ اپنی شرٹ پہنتے بٹن بند کرنے لگا پہلی مایا کی نظروں سے اس کو عیجب سا محسوس ہوا تھا پہلے کبھی آیسا محسوس نہیں ہوا تھا جب سے عائلہ اس کی زندگی میں شامل ہوئی تھی اس کے جزبات تبدیل ہو رہے تھے مایا چلتے یرمان ملک کے قریب آئی۔

"یرمان تم نے کیوں کیا میرے ساتھ آیسا؟" وہ اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑتے سسکی تھی یرمان ملک نے کوفت سے اسے دیکھا جو شاید کچھ زیادہ ہی آوورری ایکٹ کر رہی تھی حالانکہ حالات تو مایا کے سامنے تھے پھر بھی مایا کی بحث۔

"مایا تم سب کچھ جانتی ہُوں کیا ہوا پھر کیا ضرورت ہے یہ سب کچھ کہنے کی پلیز میں بہت ڈسٹرب ہوں پہلے ہی اس وقتِ کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا ہوں تم پلیز جاؤ یہاں سے۔۔۔!؛" وہ اس وقتِ مایا سے بات کرنے کے موڈ

میں نہیں تھا اس کے ذہن میں مسلسل عائلہ گھوم رہی تھی جب وہ عائلہ کے قریب گیا اس وقت اس کی حالتِ بہت عجیب سی ہوئی تھی۔۔

"کیوں بات نہیں کرنی ہے یرمان۔۔۔؟" اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے برداشت نہیں کر پا رہی تھی وہ یرمان ملک کا رویہ۔

"مایا تم اس ٹاپک پہ بحث کرنا چاہتی ہو جس پہ بات کرنے کا کوئی فایدہ نہیں ہے جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے اب مذید بات کرنے سے کیا ہو گا۔۔۔!؛" وہ کندھے آچکاتے اس معاملے کو بہت لائٹ لے رہا تھا۔

"یرمان تمھیں نہیں لگتا ہے تم بدل رہے ہو کل سے تمھارا رویہ مُجھے پتہ ہے انکل کی وجہ سے تم نے یہ نکاح کیا ظاہر ہے جو ابرش نے کیا وہ سب چھپانے کے لیے یہ ضروری تھا۔۔۔!؛" مایا کو پتہ چل گیا تھا کہ کل جو ہؤا اور اس کو

پتہ تھا کہ ابرش ہی ایسی حرکت کر سکتی تھی ضامن سر آیسے لگتے ہی نہیں تھے۔

لیکن اس کے لیے پریشانی عائلہ تھی نہ کہ ضامن عابس۔

"ابرش نے جو کیا؟ کیا مطلب ہے اس بات کا؟" مایا کو ابرش کے بارے میں بولنا اس کو غصہ دلا گیا تھا مایا کیونکر ابرش کے بارے میں ایسے کہہ رہی تھی۔

"مطلب تو صاف ہے یرمان پوری یورنیورسٹی کو پتہ ہے یہ بات پروفیسر ضامن۔۔۔!؛"

"تم یہاں اُس انسان کی حمایت کرنے آئی ہو مایا۔۔؟" ضامن کا زکر ہوا اور یرمان کو غصہ نہ آئے یہ کیسے ممکن تھا اس کا چہرہ ضبط سے سرخ ہوا تھا۔

"نہیں یرمان میں تو۔۔۔!؛"

"بس مایا مزید کچھ بولنے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں۔۔۔ تم جاؤ یہاں سے میں آجاؤں گا نیچے۔۔۔" وہ ورڈواب کی طرف بڑھ گیا مقصد صرف یہ تھا کہ مایا یہاں سے چلی جائے۔

"یرمان تم مجھے غلط سمجھ رہے ہو میرا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا دیکھو تم ابرش کی وجہ سے اس رشتے میں بندھے ہو جب ابرش کی رخصتی ہو جائے گی تو پھر تم اس لڑکی کو چھوڑ دو گے۔۔۔" اس کو احساس ہو گیا تھا یرمان کے سامنے ابرش کے خلاف اس کو کوئی بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔

"مایا میری بہن اتنی گئی گزری نہیں ہے کہ میں اس انسان کی طرف سے غافل ہو جاؤں اُس نے اگر کچھ بھی کرنے کی کوشش کی تو اس کی سزا اس کی بہن کو بھگتنے گی۔۔۔۔" یرمان دانت پیستا گیا تھا۔

"یرمان مُجھے پتہ ہے تم نے پروفیسر ضامن کی بہن سے نکاح اسی وجہ سے کیا ہے میرے لیے صرف تم اہم ہو تم پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا انکل نے تو پریس کانفرنس میں کہہ دیا ہے کہ وہ شادی کی ڈیٹ اناؤنس کریں گے کیا تم شادی کر لو گے۔۔۔!" وہ افسردگی سے بولی تو یرمان نے اُسے دیکھا.

"ڈیڈ کا فیصلہ ہے یہ ماننا تو پڑے گا۔۔۔!؛" یرمان نے اس کو یہ نہیں بتایا کہ سنڈے کو وہ لوگ جا رہے تھے عائلہ اور ضامن سے ملنے کے لئے۔

"یرمان تم کب سے اپنے ڈیڈ کی بات ماننے لگے اتنی جلدی کیا ہے یار ابھی تو محض ایک دن ہوا ہے۔۔۔!؛" وہ جان بوجھ کر یرمان سے اپنے رشتے کے حوالے سے کوئی بات نہیں کر رہی تھی یرمان پہلے ہی ڈسٹرب تھا ایسے میں

اس کو ایک اچھی دوست کی طرح اس کو ٹریٹ کرنا تھا تاکہ یرمان اس کے لیے کچھ خاص فیل کرے۔

یہ شادی نہیں ہونی چاہیے یہ خیال اس کے زہن میں گردشِ کر رہا تھا ایک بار آگر یرمان اور عائلہ کی شادی ہو گئی تو بہت مشکل ہو جانی تھی مایا کے لیے کہ وہ کچھ کر پاتی۔

"یہ ڈیڈ کا فیصلہ ہے ابرش کے فیوچر کو سیکور کرنے کے لیے ہمیں یہ سٹیپ لینا ہی ہو گا ورنہ بہت مشکل ہو جائے گا ہمارے لیے۔۔۔" وہ نام ابرش کا یوز کر رہا تھا لیکِن اس کے دل میں کیا چل کر رہا تھا اس سے شاید وہ خود ہی واقف تھا۔

"ضامن سر اور ابرش کا نکاح ہو چکا تھا پھِر قیوم انکل کیوں تمھارا نکاح کروایا یرمان مُجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا ہے اُس لڑکی کو جانتے ہو کتنی عجیب سی

ہے تم کیسے اُس کو برداشت کرو گے بھلے یہ رشتہ زبردستی کا ہو گا لیکن پھر بھی تمھارے لیے تو بہت مشکل ہو گا۔۔۔"وہ یرمان کے قریب آگئی تھی یرمان نے اس کا ہاتھ اپنے کندھے پہ محسوس کیا تو بے ساختہ اس کو عائلہ کا خیال آیا۔

آج کتنی بار وہ مایا اور عائلہ کو آپس میں کمپیئر کر چکا تھا عائلہ اور مایا دونوں ایک دوسرے سے بہت مختلف تھیں۔

"یہ میرا مسلہ ہے مایا میں خود ہی ہینڈل کر لونگا اس کو تمھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اور تم لوگ کیوں آئیں یہاں کوئی کام تھا مام سے کیا۔۔۔۔؟"

"ہم نے جب سنا تمھارے نکاح کے بارے میں ہم سے رہا ہی نہیں گیا مایا تو بہت پریشان ہو گئی تھیں عفت آنٹی کے لیے مُجھے کہا کہ چلتے ہیں آنٹی کو اس

وقت اپنی دوست کی ضرورت ہو گی۔۔۔۔!؛"وہ یرمان کے اس غیر متوقع سوال پہ ہڑبڑا گئی۔

"ہمم اب تو ڈیڈ نے خود ہی بتا دیا میڈیا میں۔۔۔"وہ مایا کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا مایا کو اس کا یہ بدلا بدلا انداز بہت عجیب سا لگ رہا تھا۔

"یہ آچھا نہیں ہوا اب سب لوگ تمھاری بیوی میرا طلب ہے کہ زبردستی کی بیوی کے بارے میں پوچھ گچھ کریں گے جب کہ یہ رشتہ عارضی ہے۔۔۔!؛"اسی بات کا تو دکھ تھا مایا کو وہ یہ پبلسٹی اپنی چاہتی تھی ہر جگہ یرمان ملک کی بیوی کی حیثیت سے اس کو ہونا چاہیے تھا آیہ لڑکی اچانک سے کیوں آ گئی ان کی زندگی میں۔

"یہ زیادہ اہم نہیں ہے تم کچھ آوورری ایکٹ کر رہی ہو مایا تمھیں نہیں لگتا ہے ہمیں اس ٹاپک کو چھوڑ دینا چاہیے کب سے ہم اس پہ بحث کیے جا رہے

ہیں آخر اس بحث کا کوئی فایدہ بھی نہیں ہو گا ہمیں۔۔۔"وہ بیڈ پہ بیٹھ گیا اور مایا اس کے ساتھ یرمان کافی تھک چکا تھا اس کو ریسٹ کرنا تھا۔

"کیا ہوا طعیبت ٹھیک ہے۔۔۔!؛"اس کے بالوں کو سہلاتے مایا نے نرمی سے پوچھا۔

"سر میں درد ہے۔۔۔"یرمان پیچھے بیڈ پہ لیٹ گیا تو مایا اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

نظریں یرمان ملک کے عالی شان کمرے پہ تھیں جو بہت بڑا اور خوبصورت تھا یرمان کا کمرہ اور ابرش کا کمرہ ساتھ تھے دونوں کے کمرے بہت خوبصورت تھے کہ دیکھنے والے محوریت سے دیکھتے رہ جاتے۔

"میں دباتی ہوں درد بھاگ جائے گا۔۔۔" وہ اپنی انگلیوں کی پوروں سے اس کی پیشانی سہلاتے ہولے ہولے دبانے لگی لیکِن یرمان ملک کو سکون نہیں ملا

۔

نجانے کیا تھا آس کا دل و دماغ عائلہ پہ اٹکا تھا بار بار عائلہ کے بارے میں سوچے جا رہا تھا۔

مایا اور اس کی بے تکلفی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی دونوں ایک دوسرے کے قریب رہتے تھے لیکن آج اس کو یہ بے تکلفی کھٹک رہی تھی مایا کا قریب آنا اس کے جذبات عیجب سی رو میں چل پڑے تھے۔

"نہیں مایا میں سونے لگا ہوں تم باہر جاؤ۔۔۔!" وہ پہلے یرمان کے قریب رہتی تھی اس سے زیادہ قریب کبھی کبھار تو یرمان اس کے لبوں کو بھی چھو لیتا لیکن آج اس کے رنگ ڈھنگ ہی بدلے ہوئے تھے۔

"کہیں یہ اُس لڑکی کی وجہ سے تو میرے ساتھ آیسا نہیں کر رہا ہے ویسے بھی نکاح ہو چکا ہے۔۔۔" یہ ہی تو سوچیں مایا کو چین نہیں لینے دے رہی تھیں۔

"مایا لائیٹس آف کر جانا۔۔۔" وہ کروٹ بدلتے تکیے میں منہ چھپا گیا مطلب صاف تھا وہ اس وقت مذید بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

مایا نے دانت پیستے اسے دیکھا اور ریموٹ اٹھاتے روم کی ساری لائٹس آف کر دی تھیں خود نیچے چلی آئی مام اور عفت آنٹی باتیں کر رہی تھیں۔

"کیا ہوا بیٹا؟ یرمان سے کیا بات ہوئی؟" عفت ملک نے مایا کو اپنے ساتھ بیٹھایا پیار سے اس کی پیشانی پہ بوسہ دیا تو مایا کو جبراً مسکرانا پڑا۔

"کچھ نہیں آنٹی یرمان سے تفصیلی بات نہیں ہو سکی اس کی طعیبت نہیں ٹھیک تھی ریسٹ کر رہا ہے اب جو بھی کرنا ہے آپ نے کرنا ہے۔۔۔ یرمان

کے رویئے سے تو مُجھے بہت دکھ ہو رہا ہے مانا کہ اس نے انکل اور ابرش کی وجہ سے نکاح کیا ہے لیکِن اب وہ ان سب چیزوں میں خاصی دلچسپی لے رہا ہے۔۔۔!؛"مایا نے عفت ملک کا ہاتھ تھاما۔

"بیٹا تم ہی ملک مینشن کی بہو بنو گی زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے ابھی حالات ایسے ہیں لیکن بہت جلد سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا یہ میں کہہ رہی یوں تم سے۔۔۔"ان کو پرسنلی مایا پسند تھی کچھ مایا کی مام نے ان کے سامنے مایا کی تعریفوں کے پل باندھے ہوئے تھے کہ وہ خاصی امپرس تھیں مایا سے۔

ان کے نزدیک مایا ان کے لیے ایک بہت اچھی بہو ثابت ہو سکتی تھی یرمان کی بیوی بننے کے لائق تھی.

"آنٹی مجھے بس آپ سے ہی اب کچھ توقع ہے آپ نے ہی اب کچھ کرنا ہے۔۔۔" وہ جزباتی ہوئی تھی عفت ملک کو مایا کی کنڈیشن دیکھ کر بہت برا لگا اس کو تسلی بھی دی مایا اوٗر اس کی مام شام تک ملک مینشن میں ہی رہتی تھیں لیکن تب تک یرمان اپنے کمرے میں ہی بند رہا۔

عفت ملک ان کے جانے کے بعد یرمان کے کمرے میں گئی لیکن کمرے میں اندھیرا دیکھتے وہ واپس پلٹ گئی تھیں کیونکہ وہ ابھی تک سو رہا تھا۔

•••••

آج سنڈے تھا قیوم ملک نے رات کو سب سے کہہ دیا تھا کہ وہ لوگ شام کو ضامن سے ملنے اوٗر شادی کی تاریخ رکھنے کے لیے جائیں گے عفت محض اپنے شوہر کو گھور سکی تھیں اتنے دن ہو گئے تھے وہ ضامن اوٗر عائلہ کے

بارے میں ساری تفصیلات تو نکلوا چکی تھیں لیکن وہ ان سے مل نہیں سکی تھیں قیوم ملک کے گارڈز ضامن کے گھر کے باہر موجود تھے آگر عفت ملک وہاں جاتی تو ضرور قیوم ملک کو اس متعلق پڑ جاتا اور یہی عفت ملک نہیں چاہتی تھیں۔

اتنے دن ان کے پریشانی میں گزرے تھے اور آج ان کو جانا تھا۔

دوسری طرف ابرش اس وقت یونیورسٹی جا رہی تھی آج اس کی اسائمنٹ کی لاسٹ تھی ویسے تو وہ نہ بھی جمع کرواتی تو اس کو کوئی فرق نہیں پڑنا تھا لیکِن یہ اسائمنٹ ضامن کی تھی جس کے سامنے اپنے نمبر بنانے کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔

آج لاسٹ ڈیٹ تھی ویسے تو کل بھی کافی سارے سٹوڈنٹس جمع کروا دیتے تو ان کی ایکسپٹ ہو جانی تھی لیکِن ابرش کو آج ہی کے دن سبمٹ کروانی تھی

قیوم ملک نے اس کو منع بھی کیا لیکن وہ چلی بس کچھ پوائنٹس مسنگ تھے اس کے۔

ابرش نے سوچا کہ وہ پہلے لائبریری جائے گی وہاں سے کچھ بوکس سے ڈیٹا نکال لے گی اور پھر اسائنمنٹ سبمٹ کروائے گی۔

ضامن نے آج یونیورسٹی آنا تھا یہ اس کو ملازمہ نے بتایا تھا جس کو ابرش نے پیسے دیئے تھے کہ وہ ضامن پہ نظر رکھے گی وہ کس سے ملتا ہے کس سے بات کرتا ہے اس کو ساری باتیں بناتی تھیں وہ۔

اور اسی ملازمہ نے بتایا کہ ضامن سنڈے کو یونیورسٹی آئے گا ضامن کی بہن نہیں آرہی تھی ابرش نے کافی بار سوچا کہ وہ ضامن سے عائلہ کے متعلق پوچھے لیکن پھر ضامن کا خشک رویہ دیکھتے اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی ضامن سے کچھ پوچھنے کی ویسے بھی وہ کونسا سیدھے منہ جواب دیتا تھا

ابرش اپنی حرکت (ضامن کو کس کرنا) پہ کافی دن اپ سٹ رہی یہ پہلی بار تھا وہ کسی کے اتنے قریب گئی۔

اتنی اپر کلاس سوسائٹی کا حصہ ہوتے اس نے آج تک ایسی کوئی حرکت نہیں کی تھی وجہ تھی کہ ڈیڈ ان معاملوں میں سخت تھے۔

ضامن نے اس کے بعد ابرش سے کوئی بات نہیں کی ابرش نے کافی کوشش کی لیکن مقابل کا رویہ سرد اور خشک ہی رہا اس نے تو سنا تھا کہ نکاح کے دو بولوں میں بڑی طاقت ہوتی ہے دو اجنبی لوگ ایک دوسرے کے بے حد قریب ہو جاتے ہیں۔

یہاں اتنے دنوں سے ضامن کے رویئے میں زرا سا بھی فرق نہیں آیا تھا۔

یرمان اوئر عائلہ کی شادی کی بات ڈیڈ نے کی لیکن ابرش اور ضامن کی شادی کی بات انہوں نے نہیں کی ابرش کو ایسا فیل ہو رہا تھا جیسے اس کا نکاح بہانہ تھا ڈیڈ اصل میں تو عائلہ اوئر یرمان کی شادی کروانے چاہتے ہیں یرمان بھی کوئی اعتراض نہیں کر رہا تھا۔

ابرش یورنیورسٹی آتے سیدھی لایبریری میں آئی تھی چند سٹوڈنٹس تھے جو اس سے پہلے لائبریری میں موجود تھے جن کو اس نے نکلتے دیکھا تھا اب وہ خود لائبریری میں اکیلی تھی۔

اس نے دروازے سے تھوڑا سا آگے والا ٹیبل سلیکٹ کیا بیٹھنے کے لئے۔

بکس نکالتے ان سے ڈیٹا نکالتے اپنے لیپ ٹاپ میں کھولے ڈیکومنٹ میں پوٹ کیا یہ کام کرتے اس کو کافی دیر ہو گئی تھی وقت کا احساس اس کو بالکل بھی نہیں ہوا تھا۔

وہ اس بات سے بھی انجان تھی کہ سنڈے کو ویسے تو آف ہوتا ہے لیکن لائبریری بھی تین بجے بند ہو جاتی تھی اور اب چار بجنے والے تھے وہ پچھلے ایک گھنٹے سے بند لائبریری میں بیٹھی تھی۔

دوسری طرف ضامن جو کہ جلدی جلدی کام نمٹانے کے چکر میں بھی خاصا لیٹ ہو گیا تھا اور اب اس کو عائلہ کے لیے لائبریری سے بک لینی تھی جس کی وجہ سے وہ ادھر آیا تھا۔

ابرش نے آپنا لیپ ٹاپ شٹ ڈاؤن کیا اور دروازے کی طرف بڑھی عین اسی وقت ضامن بھی دروازے کے قریب آیا۔

دروازہ بند دیکھتے ابرش کی آنکھوں میں حیرت ابھری دروازہ کب بندِ ہوا وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی اس کے ماتھے پہ پسینہ آیا تھا اچانک سے یہ سوچتے کہ اس اتنی بڑی لائبریری میں وہ اکیلی تھی۔

ضامن لائبریری کو لاکڈ دیکھتے واپس پلٹا تھا۔

"دروازہ کھولا کوئی ہے پلیز اوپن دی ڈور۔۔۔۔!؛" وہ دروازہ کھٹکھٹانے لگی جلدی جلدی گھر سے نکلنے کے چکروں میں وہ اپنا سیل فون بھی روم میں بھول آئی تھی آگر پاس فون ہوتا تو کسی کو کال کر سکتی تھی۔۔۔۔وہ بند جگہوں سے گھبرا جاتی تھی یہ سوچتے ہی کہ وہ لائبریری میں بند ہو چکی ہے اس کی سانس تھمنے لگی تھی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"کوئی ہے پلیز دروازہ کھولو۔۔۔۔!؛" وہ ذور زور سے دروازہ پیٹ رہی تھی اس کے ہاتھوں میں بھی درد ہونے لگا تھا دروازہ پیٹنے کی وجہ سے۔

"کون ہے آندر۔۔۔؟" ضامن نے پہلے تو سر جھٹکا اس کو وآپس جانا تھا عائلہ کے معاملے میں وہ پہلے سے زیادہ محتاط ہو گیا تھا اس کو ایک لمحے کے لیے بھی اکیلا نہیں چھوڑتا تھا۔

لیکِن اندر سے آتی آوازوں کو بھی نظر انداز نہیں کر سکا آندر جو کوئی بھی تھی وہ بری طرح سے دروازہ پیٹ رہی تھی ابھی تک کلئکر لی ضامن نے ابرش کی آواز نہیں سنی تھی دروازہ بند ہونے کی وجہ سے ابرش کی آواز باہر نہیں جا رہی تھی۔

"پلیز دروازہ کھولیں۔۔۔؟؛"ابرش کو باہر سے آواز سُنائی دی تو وہ حلق کے بل چلائی معاجو باہر ہے وہ کئیں واپس ہی نہ چلا جائے۔

"ویٹ میں ملازم کو بلواتا ہوں۔۔۔!؛"ضامن کو آواز سنتے یہی لگا کہ یہ ابرش ہے لیکن سنڈے والے دن ابرش کا یونی میں کیا کام وہ ریگیولر نہیں تھی کہ اس کے سبجیکٹ کی اسائنمنٹ کے لئے سنڈے والے دن چلی آتی یونیورسٹی۔

ضامن نے ادھر اودھر دیکھا کوئی ملازم اس کو نظر نہیں آیا اب شام کے چار بج رہے تھے یقیناً لوگ وآپس جا چکے تھے ضامن نجانے کیوں نہیں جا سکا اس وقت وآپس حالانکہ اس کو جلدی تھی۔

اس نے ایک نظر لائبیری کے دروازے کو دیکھا وہ کافی بڑا تھا یورنیورسٹی کی لائبریری کافی بڑی تھی۔

ضامن نے گہرا سانس بھرا اور تیزی سے بھاگتے وہ کلرک آفس گیا وہاں پوری یورنیورسٹی کی ایکسٹرا کیز موجود تھیں جو کہ ایمرجنسی کی صورت میں استعمال کی جاتی تھیں ضامن تیزی سے وآپس بھی آیا اس کے ہاتھ میں چابیاں تھیں۔۔ لیکن وہ بہت زیادہ تھیں جن کو ایک ایک کر کے ہی اس کو لگانا تھا وہ پہلی باریوز کر رہا تھا اس کو پتہ بھی نہیں تھا کہ چابیاں ہیں کون کون سی۔

ابرش کی آنکھوں سے پانی بہنے لگا اب تو ابرش نے آپنے گلے کو جکڑا تھا سانس رکنے لگی تھی۔

اس کو بند جگہوں سے خوف محسوس ہوتا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ اگر وہ مزید کچھ دیر یہاں بند رہی تو اس کی سانس ہی بند ہو جائے گی اس نے ایک بار پھر سے دروازہ پیٹنا چاہا لیکن اب کی بار اس کے ہاتھوں میں اتنی ہمت نہیں بچی تھی۔

ضامن ایک ایک کر کے ساری چبایاں لگا رہا تھا لیکن دروازہ کھل ہی نہیں رہا تھا وہ خود بھی پریشان تھا ہاتھ کپکپا رہے تھے یہ پریشانی ابرش ملک کے لیے ہر گز نہیں تھی اگر ضامن کو معلوم ہوتا کہ آندر کھڑی لڑکی ابرش ملک ہے تو شاید وہ اس کی مدد کیے بغیر ہی واپس چلا جاتا۔

اس وقت وہ انسانی ہمدردی کے جذبے کے تحت اندر موجود جو بھی لڑکی تھی اس کی مدد کرنے کو تیار کھڑا تھا تقریباً پندرہ منٹس لگے تھے اس کو دروازہ

کھولنے پہ لیکن تب تک ابرش اپنے حواس کھو رہی تھی وہ دروازے کے ساتھ بیٹھی تھی جب ضامن نے دروازہ کھولا تو وہ پیچھے زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔۔۔۔۔۔

ابرش ملک کو دیکھتے ضامن کو زبردست جھٹکا تھا وہ حیران و پریشان ابرش ملک کو دیکھ رہا تھا جس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اور اس کی سانسیں مدھم چل رہی تھیں ضامن ملک کے پاؤں جیسے کسی نے جکڑ لیے وہ آگے نہیں بڑھ پا رہا تھا۔

کتنی ہی دیر وہ ابرش ملک کو دیکھتا رہا۔

اک دل جو درد کا مارا ہے

جو پاس تھا وہ سب ہارا ہے

اس بات کو کوئی جانے نہ

اک دشمن جان سے پیارا ہے

خوابوں کا جہاں برباد ہوا

عشق رولاوے عشق ہنساوے

عشق پھیراوے در در کملا

آگے نہیں بڑھ پا رہا تھا نظروں کے سامنے ہال والا واقعہ آیا ابرش ملک کی وہ حرکت اب تک اس کے زہن میں تازہ تھی شائد ہی ضامن کبھی اس واقعے کو بھول پاتا بہت مشکل تھا۔

وہ آگے بڑھ نہیں پا رہا تھا ابرش ملک آنسوؤں سے بھیگے چہرے کو بمشکل صاف کر رہی تھی اس کے آندر سے جیسے اٹھنے کی سکت ختم ہو رہی تھی وہ چاہنے کے باوجود بھی ہل نہیں پا رہی تھی۔

ضامن کتنی ہی دیر ابرش ملک کو دروازے پر کھڑا دیکھتا رہا جب ابرش کا دباؤ اپنے گلے پہ بڑھتے دیکھ کر نجانے ضامن کو کیا ہوا کہ وہ خود کو روک نہیں سکا تھا وہ شاید تکلیف میں تھی یہ اس کے چہرے سے عیاں ہو رہا تھا۔

ضامن نے ابرش کو محض تھامنا چاہا لیکن ابرش نے اس کی جیکٹ کو مضبوطی سے جکڑ لیا معاوہ کہیں چلا ہی نہ جائے۔

"مس ملک آپ ٹھیک ہیں۔۔۔!؟" ضامن نے اس کے رخساروں کو تھپتھپایا لیکن اس کے بھیگے رخسار دیکھتے وہ لب بھینچ گیا تھا۔

"سر۔۔۔" وہ بمشکل بول سکی اور اس کے گرد اپنے ہاتھوں کا حصار بنالیا اس کو یہ ڈر تھا کہ ضامن کہیں واپس ہی نہ چلا جائے اس کو چھوڑ کر۔

ضامن کو اس کی نازکی اپنے انتہائی قریب محسوس ہو رہی تھی ابرش کی حالتِ نے ایک پل کے لیے ضامن عباس کو پریشان کر دیا تھا۔

"کیا کر رہی تھیں یہاں؟" وہ غصے سے بولا تھا ابرش ملک سامنے ہو اور ضامن عباس کو غصہ نہ آئے یہ تو ہی نہیں سکتا تھا۔

"وہ میں۔۔۔ اہہہ۔۔۔۔" وہ پھر سے گلہ تھام گئی اس کو سانس نہیں آ رہی تھی اس کی آنکھیں شدت گریہ سے بہہ رہی تھیں۔

"آپ ٹھیک ہیں ناں۔۔۔۔؟" ضامن اس کی اتنی بری حالت دیکھتا سب بھول گیا تھا۔

"مجھے سانس۔۔۔۔!؛" وہ سانس ہی تو نہیں لے پا رہی تھی ضامن اس کی پیٹھ تھپتھپانے لگا لیکن بے سود اس کی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا۔

ضامن کو اب ایک ہی حل نظر آ رہا تھا لیکِن کیسے پہلی ایک بار ابرش نے یہ کیا کیبن میں اب وہ کیسے وہ کچھ پل تو سوچتا لیکن جب ابرش ملک اپنا گلہ جکڑنے کھانسنے لگی وہ بنا دیر کیے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں قید کر گیا تھا۔

نرمی سے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں دباتے وہ ابرش ملک کو مصنوعی سانس دینے لگا۔

ابرش ملک اس وقتِ کچھ سوچنے کی پوزیشن میں نہیں تھی اس کو سانسیں چاہیے تھیں وہ مل رہی تھیں۔

ضامن کتنی ہی دیر جھکا رہا ابرش ملک پہ جب تک وہ نارملی سانس نہیں لینے لگی تب تک اس نے یہ عمل دہرایا نجانے کتنی بار۔

"آر یو اوکے۔۔۔!؟" وہ اس کی نیلی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا نجانے کیوں اسے بہت پراسرار نظر آتی تھیں یہ آنکھیں جیسے اپنے آندر کتنے ہی راز دفن کیے ہوئے ہوں یہ نیلی آنکھیں۔

تمھیں دیکھا تو یوں دیکھا۔

تصور ہو گئی یہ آنکھیں

تمھیں لکھتی ہیں جو یہ شاعر آنکھیں

بس سے ہمارے ہیں یہ باہر آنکھیں

محبت کی کہانی میں بڑی مشہور ہیں یہ آنکھیں

تمھیں لکھتی ہیں جو یہ شاعر آنکھیں

وہ اس کی طرف خالی خالی نظروں سے دیکھ رہی تھی کب سے سوال کیے جا رہا تھا لیکِن ابرش کچھ بول ہی نہیں تھی۔۔۔وہ کیوں بول رہی نہیں تھی ضامن کتنی بار پوچھ چکا تھا اس سے وہ جواب کیوں نہیں دے رہی تھی.

"مس ملک آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟" وہ اب ابرش کے چہرے کو آپنے ہاتھوں میں تھامے غرایا کب سے نرم رویہ رکھا ہوا تھا اس نے ابرش ملک کے ساتھ

۔

"وہ۔۔۔۔" وہ سہمی سی اسے دیکھ رہی تھی اس پل ضامن کے سامنے یہ کوئی اور ہی ابرش ملک تھی ایسی ابرش ملک جس کو وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا ورنہ کہاں اس کے سامنے وہ پٹر پٹر بولتی تھی۔

"بیٹھیں یہاں میں جارہاہوں ایک تو آپ کی مدد کی ہے اوپر سے میڈم جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھ رہی ہیں۔۔۔" وہ اُسے خود سے الگ کرتا اس سے پہلے کہ اٹھتا ابرش نے مذید مضبوطی سے اس کی جیکٹ کو مٹھیوں میں جکڑا تھا۔

"سر نہیں۔۔۔" وہ شاید کسی خوف کے زر اثر لگ رہی تھی اور ضامن بس اسے دیکھتا رہا کچھ تھا درمیان میں سے وہ جو مس کر رہا تھا۔

"آپ کو کیا ساری رات یہیں پہ بیٹھے رہنا ہے اب آپ ٹھیک ہیں ویسے بھی تھوڑی دیر ہی تو آپ لائبریری بند رہی ہیں حالت دیکھیں آپنی۔۔۔" ابرش سے بات کرتے جو نرمی اس کے لہجے میں تھی وہ اب غائب ہو چکی تھی وہ پھر سے اپنے ازلی سرد رویئے کو اپنا چکا تھا۔

"سر میں وہ۔۔۔" ابرش گھبرائی ہوئی تھی ضامن اس کو وہ آپنے پاس سے اٹھنے ہی نہیں دے رہی تھی۔

"مس ملک مجھے لگتا ہے میں نے آپ کی ہیلپ کر کے غلطی کی ہے اور آپ کو یہاں بند ہی رہنا چاہیے تھا یہی بہتر تھا اب آپ میرا اور آپنا ٹائم ضائع کر رہی ہیں کیا ثابت کرنا چاہا رہی ہیں میں یہاں آپ کے پاس بیٹھا آپ کو تسلیاں دیتا رہوں کیا۔۔۔؟" وہ اس کو بالوں سے جکڑتے اس کا چہرہ آپنے قریب کر گیا تھا۔

ابرش کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی۔

"سر پلیز چھوڑیں۔۔۔" وہ پہلے ہی ٹنس تھی اوپر سے ضامن کا یہ بیہوہر۔

ضامن نے ایک جھٹکے سے اس کو چھوڑ دیا تھا وہ اپنے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھتے رونے لگی ضامن نے ایک کٹیلی نگاہ اس پہ ڈالی اور وہاں سے نکلتا چلا وہ تھوڑا سا آگے جاتا کہ اس کے کانوں میں ابرش کی چیخ پڑی وہ بری طرح سے پینک ہو رہی تھی۔

"مس ملک کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ۔۔۔!؛" وہ جھنجھنایا تھا ابرش اس کو آچھا خاصا پریشان کر رہی تھی یہ اتنا بڑا ایشو نہیں تھا جتنا وہ بنا چکی تھی کب سے وہ کوشش کر رہا تھا ابرش کو باہر لیکر جانے کی لیکن وہ وہیں بیٹھی تھی۔

"سر مجھ ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔؟؛" پہلا جملہ تھا جو ابرش نے ادا کیا تھا۔

"کیوں ڈر لگ رہا ہے آپ کو؟ کس سے ڈر لگ رہا ہے آپ کو؟ مجھ سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔؟" ضامن اس کے قریب آتے ایک گھٹنہ زمین پہ رکھتے اس کے چہرے پہ فوکس کیے بولا۔

اس کی باتوں کا مطلب ابرش ملک سمجھ گئی تھی۔

"نہیں وہ۔۔۔!"

"خاموش رہیں مس ملک آپ۔۔۔!؛" وہ اس کی کلائی تھامے اس کو کھڑا کرتا اس کو باہر لے گیا تھا۔

"سر آپ۔۔۔!؛" ابرش ملک کو اس وقتِ ایک دوست کی ضرورت تھی جو نرمی سے اس کو ٹریٹ کرتا وہ اس وقت ڈسٹرب تھی لیکِن ضامن نے اس کی پہلے ہیلپ تو کی لیکن اب اس کو وہ کیسے ٹریٹ کر رہا تھا۔

"آپ خود سے اس قدر لاپرواہ بیٹھی تھیں کہ کوئی باہر سے لائبریری کا دروازہ بند کر کے چلا گیا اور آپ کو پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔" وہ اس کو باہر لے گیا یونی میں بہت کم لوگ وہ بھی سٹاف ممبرز تھے۔

"وہ میں اسائنمنٹ تھی۔۔۔ آپ کی۔۔۔!؛"

"رئیلی آپ فزکس کی اسائنمنٹ کے لیے آئی ہیں وہ تو کل بھی سمبٹ ہو سکتی تھی پھِر آج کیوں؟" وہ وہ سینے پہ بازو باندھے سوالیہ نظروں سے پوچھے رہا تھا۔

"مجھے لگا آپ کی پہلے کروا دیتی ہوں۔۔۔!؛" وہ اپنے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے بولی اس پل وہ اس کو کافی انوسنٹ لگی تھی لیکن ابرش معصوم نہیں تھی جو لڑکی اتنی بولڈ ہو سکتی تھی وہ معصوم نہیں ہو سکتی تھی۔

"آپ اتنی سیریس میرے سبجیکٹ کے معاملے میں کیوں؟ باقی ٹیچرز کے معاملے میں آپ کا رویہ آیسا نہیں ہے مس ملک۔۔۔!؛" وہ دونوں باہر گروانڈ میں کھڑے تھے ضامن کو احساس نہیں ہؤا کہ عائلہ گھر پہ اکیلی تھی اس کو واپس جانا تھا جلدی۔

"آپ کو بس اپنے سبجیکٹ سے مطلب ہونا چاہیے۔۔۔!؛" ابرش کافی حد تک خود کو کمپوز کر چکی تھی ضامن کے سامنے وہ خود کو جتنا مظبوط رکھتی اتنا ہی اچھا تھا اس کے لیے۔۔

"مُجھے ساری چیزوں سے مطلب ہے مس ملک آپ کو سب پہ فوکس کرنا چاہیے خیر یہ آپ کا مسلہ ہے اب آپ کو آگر یہاں پہ رکنا ہے تو شوق سے رک سکتی ہیں مُجھے دیر ہو رہی ہے آپ تو لگتا ہے خاصی فری ہیں جو یہاں ہی جم گئی ہیں۔۔۔!؛" ضامن ہو اور ابرش پہ طنز نہ کرے یہ ممکن ہی نہیں تھا۔

"سر آپ سے ایک بات پوچھوں۔۔۔!؛" وہ ضامن کی ساری باتوں کو یکسر نظر انداز کر گئی تھی وہ جو بول رہا تھا بولتا اس کی عادت تھی طنز کرنے کی۔

"مس ملک آپ کب سے اجازت لینے لگ گئی ہیں۔۔۔؟"

"ابھی تو لے رہی ہوں ناں آپ سے اجازت؟"

"مجھے لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔"

"سر پلیز بتا دیں۔۔۔!؛" وہ اس کے پیچھے چل پڑی تھی۔

"جلدی بولیں مس ملک۔۔۔!؛" وہ رک گیا یہ لڑکی اس کے پیچھے پڑی ہوئی تھی جب تک وہ اس کی بات کا جواب نہیں دیتا وہ ایسے ہی اس کو تنگ کرتی۔

"آپ نے میرے ساتھ لائبریری میں۔۔۔؛؛ اگر میری جگہ کوئی اور ہوتی تو کیا آپ اس کے ساتھ بھی۔۔۔؟!" وہ کیا سوال پوچھنا چاہا رہی تھی ضامن سمجھ گیا تھا یقیناً وہ اس کے قریب گیا تھا یہ بات بچاری ابرش سے ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

"آگر آپ کی جگہ کوئی بھی ہوتی مس ملک میں اس کی ہیلپ آگر آپ میرے منہ سے یہ سننا چاہارہی ہیں کہ میں آپسے یہ کہوں گا آپ کے بغیر میں کسی اور کے اتنے قریب نہیں جاسکتا ہوں تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے مس ملک۔۔۔"وہ اس کو کندھوں سے تھامے اپنے سامنے کرتا بولا تو ابرش کی آنکھیں پھیلی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

"واٹ آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں؟"وہ آپے سے باہر ہوئی آخر ضامن کو کیسے پتہ چلا وہ اس سے یہ سننا چاہتی تھی۔

"کیوں نہیں کہہ سکتا مس ملک؟ آپ کے سوال کا مطلب کیا تھا آخر آپ میرے لئے اتنی اہم نہیں ہیں اور نہ ہی آپ کبھی ہو سکتی ہیں یہ بات آپ کو بھولنی نہیں چاہیے۔۔۔"ابرش ملک کو وقتاً فوقتاً یہ احساس دلاتے رہنا چاہتا تھا کہ ابرش نے زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی تھی اُس دن۔

"آپ کو نہیں لگتا ہے آپ کچھ زیادہ بول رہے ہیں سر جی آیسا نہ ہو اپنی باتوں سے آپ خود ہی مکر جائیں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔" وہ اس کی باتوں پہ دل برداشتہ ہوئی تھی۔

"دیکھتے ہیں مس ملک کون اپنی باتوں سے مکر جاتا ہے اور کون اپنی باتوں پہ قائم رہتا ہے۔۔۔" وہ آگے بڑھ گیا ابرش اس کی پشت کو گھورتی رہی پہلی بار تھا کوئی جو ابرش ملک کو اس کی ٹکر کا ملا تھا جو اس کی پرسنیلٹی سے امپریس نہیں ہوا تھا۔

"دیکھتے ہیں سر جی۔۔۔!؛" وہ دل ہی دل میں سوچتے اپنی گاڑی کی طرف چلی گئی اچھی خاصی لیٹ ہو چکی تھی ڈیڈ نے کہا تھا کہ جلدی آنا لیکن لائبریری میں اس کو اچھی خاصی دیر ہو گئی تھی۔

وہ جانتی تھی کہ ڈیڈ غصے میں آ گئے ہوں گے اور اب اس کو ڈیڈ کی مزید ڈانٹ سے بچنے کے لئے جلدی جلدی گھر جانا تھا۔

.....

عائلہ اکیلی تھی اب وہ ٹھیک تھی لیکن ضامن اس کو یونیورسٹی نہیں جانے دے رہا تھا عائلہ سے ملنے فزا گھر آئی تھی عائلہ کو بہت خوشی ہوئی آخر ایک تو دوست تھی اس کی جو اس کے ساتھ تھی فزا دیر نہیں بیٹھی تھی تھوڑی دیر تک بیٹھنے کے بعد وہ واپس چلی گئی تھی لیکِن عائلہ کو خوشی اس بات کی تھی کہ وہ آئی تھی۔۔

وہ اس وقتِ ناول پڑھ رہی تھی اس ایک ہفتے میں عائلہ نے بہت زیادہ ناولز پڑھے تھے ضامن نے اس کو کھلی چھوٹ دے رکھی تھی کہ وہ یورنیورسٹی نہیں جائے گی یہاں بیٹھ کر وہ بھلے جو مرضی کرے۔

وہ خوشی خوشی ناولز پڑھتی تھی ضامن نے پھر پوچھا بھی نہیں کہ اس دن کیا ہوا تھا اس کے پیچھے اور اتنے دن ان کے سکون سے گزر گئے تھے وہ تو یرمان ملک کو بھول ہی گئی تھی۔

ضامن نے بھی نکاح کے حوالے سے عائلہ سے کوئی بات نہیں کی تھی اگر بات کرتا تو عائلہ ڈسٹرب ہی ہوتی یرمان ملک کی حرکت اس کو جب بھی یاد آتی وہ پریشان ہو جاتی لیکن اس نے یرمان ملک کے بارے میں سوچا ہی نہیں تھا اپنا دھیان اس طرف کرتی ہی نہیں تھی اس کو یرمان ملک سے کوئی غرض نہیں تھی۔

فزا نے بتایا تھا کہ اس نے اکثر ابرش اور ضامن کو ساتھ دیکھا ہے عائلہ پریشان ہوئی لیکن ضامن سے وہ کیسے پوچھتی اس بارے میں۔

اس کو ابرش جیسی لڑکی اپنے بھائی کی زندگی میں نہیں چاہیے تھی۔

ملازمہ چلی گئی تھی عائلہ نے اس کو واپس بھیج دیا تھا کھانا اس نے خود بنایا تھا ضامن یونیورسٹی گیا ہوا تھا اور اس کے آنے تک وہ کھانا بنا کر سارے کام ختم کرنا چاہتی تھی۔

ضامن اس کو کم ہی کرنے دیتا تھا اس کا بس چلتا تو عائلہ کو بیڈ پہ ہی بیٹھا یا رکھتا بنا کوئی کام کیے لیکن عائلہ بھی اس معاملے میں ضامن کو خاصا تنگ کرتی تھی جب وہ نہیں ہوتا تو وہ کر لیتی تھی۔

وہ کھانا بنا کر ٹیبل پہ لگا چکی تھی ضامن نے کہا تھا کہ وہ چار بجے تک واپس آ جائے گا لیکن اب پانچ ہونے والے تھے پر وہ نہیں آ رہا تھا اب اس نے ضامن کو کال کرنے کا سوچا۔

لیکن اس کا نمبر ہی نہیں لگ رہا تھا۔

"بھائی ٹھیک ہوں بس۔۔۔!؛" وہ دل ہی دل میں یہ اپنے بھائی کی خیریت کی دعامانگ رہی تھی ضامن کا فون ریسیو نہ کرنا اس کو شش و پنج میں ڈال رہا تھا ضامن اس کی کال ضروری ریسیو کرتا تھا.

عائلہ ان سوچو میں گم تھی جب عائلہ کو فزا کی کال آئی عائلہ پریشان تھی سوچا دوست سے بات کرے گی تو تھوڑا بہتر فیل کرے گی۔

"عائلہ کیا بات ہے؟" فزا کو وہ پریشان لگی حالانکہ وہ پریشان تھی بھی۔

"ہاں وہ ضامن بھائی کال نہیں اٹھا رہے ہیں۔۔۔!؛" وہ دانتوں سے ناخنوں کو کاٹ رہی تھی ضامن کو اس کی یہ عادت بہت بری لگتی تھی لیکِن اس کو خاصی عادت پڑ چکی تھی اس چیز کی۔

"ہو سکتا ہے بیزی ہوں عائلہ اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے تمھاری طعیبت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے تم پھر اور خود کو پریشان کر رہی ہو آیسے تو تم مذید بیمار ہو جاؤ گی یار۔۔"

"میں بیمار نہیں ہوں تم نے اور بھائی نے مجھے بس بول بول کر بیمار بنا دیا ہے۔۔۔" وہ زچ ہوئی تو فزا نے قہقہہ لگایا تھا وہ اتنی ہی پوزسیو اور سینسٹو تھی چھوٹی چھوٹی باتوں پہ پریشان ہو جاتی۔

"اچھا بابا نہیں ہو تم بیمار اب خوش پریشان نہیں ہو سر اجائیں گے واپس تم مجھ سے باتیں کرو۔۔۔" وہ اس سے ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگی جس سے عائلہ کا دھیان بھی کچھ بنٹ گیا تھا۔

.....

عائلہ فزا سے بات کر رہی تھی جب دروازے پہ دستک ہوئی اس کو لگا کہ ضامن ہو گا تبھی وہ فزا سے الوداعی جملے کہتے وہ دروازے کی طرف بڑھی تھی اس نے جب دروازہ کھولا تو سامنے اتنے سارے لوگوں کو دیکھتے وہ پریشان ہو گئی تھی ان لوگوں میں وہ قیوم ملک تھے جن کو وہ جانتی تھی لیکِن ساتھ یرمان ملک اوُر عفت ملک بھی تھے۔

"اسلام و علیکم۔۔۔!؛" وہ کچھ دیر تو ان کو دیکھتی رہی پھر سلام کیا تھا اس نے دوپٹے سے اپنا چہرہ کور کر لیا تھا یرمان ملک اس کی شکل آج پھر نہیں دیکھ سکا تھا۔

"وعلیکم السلام بیٹا بھائی کہاں ہے آپ کا؟" قیوم ملک نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا وہ ان سے بات تو نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن مجبوری تھی۔

وہ گھر آئے تھے اور گھر آئے مہمانوں سے بد تمیزی کرنا کہاں ضامن نے اس کو سیکھایا تھا ایک تو ضامن نہیں تھا وہ ہوتا تو پھر عائلہ کو پریشان نہیں ہونی تھی اب کیسے وہ ضامن کی غیر موجودگی میں ان لوگوں کو اندر بلا لیتی آگر ضامن کو برا لگ گیا تو۔

"کیا سوچ رہی ہو بیٹا کہاں ہے آپ کا بھائی؟" قیوم ملک نے دوبارہ سوال پوچھا عائلہ جو سوچوں میں غرق ہو چکی تھی اب ان کی آواز سن کر وہ دوبارہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی.

"بھائی گھر پہ نہیں ہیں یونیورسٹی گئے ہیں۔۔۔!؛" وہ ان کو آندر نہیں بلا رہی تھی اور آیسے دروازے پہ روکنا پہ اس کو بہت عجیب لگ رہا تھا اس کی تو پوری زندگی ہی عجیب ہو گئی تھی جیسے۔

"تم ہمیں آپ اندر نہیں بلائیں گی۔؟"عفت ملک کو حیرانگی ہو رہی تھی کبھی جو اتنے پیار سے ان کے شوہر نے ان سے بات کی ہو جیسے اس لڑکی سے کر رہے تھے عائلہ کو مارے باندھے اُنہیں آندر بلانا پڑا۔

یرمان کی نظروں سے وہ اچھی خاصی گھبرا گئی تھی اس دن جب وہ گھر آیا تھا اُس کے بعد عائلہ کے ذہن سے وہ نکل چکا تھا۔

قیوم ملک اور عفت ملک اندر آ گئے لیکن یرمان ملک وہیں کھڑا عائلہ کو تارنے لگا پچھلے اتنے دنوں سے مقابل کے مخملی نازک وجود کی طلب اس کے جوان جذبات کو بھڑکا گئی تھی آگر ضامن عائلہ کی رخصتی نہیں دیتا تو یرمان سے کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ عائلہ کو زبردستی لے جاتا۔

"وائفی امید ہے پچھلی ملاقات بھولی نہیں ہو گی۔۔۔"وہ اس کے قریب جھکتے سرگوشی کر گیا عائلہ کی گرفت دروازے پہ سخت ہوئی تھی وہ کپکپا سی

گئی ابھی تک ضامن بھی نہیں آرہا تھا اوپر سے یہ انسان اس کی حالتِ پھر سے خراب ہونے لگی۔

جو پچھلے اتنے دنوں سے ضامن کو ششیں کر رہا تھا عائلہ کو خوش رکھنے کی وہ اس پل جیسے ساری بیکار جا رہی تھیں۔

عائلہ کا زرد پڑتا چہرہ اس کی اندرونی حالت صاف صاف بتا رہا تھا وہ اس پل غائب ہو جانا چاہتی تھی فون اس کا ٹیبل پہ پڑا تھا ورنہ دوبارہ کال کر لیتی وہ ضامن کو۔

عائلہ سے مذید یرمان ملک کوئی بھی بات کرتا کہ وہ تیزی سے اندر آگئی قیوم ملک اور عفت ملک لاؤنج میں بیٹھ گئے تھے عفت ملک تو آس پاس کی چیزوں کا جائزہ لے رہی تھیں جبکہ قیوم ملک ضامن کی واپسی کے منتظر تھے۔

عفت ملک ایک بار اس لڑکی سے بات کرنا چاہتی تھیں اتنے دنوں سے موقع نہیں مل رہا تھا لیکِن آج ان کو بات کرنی تھی اس لڑکی اگر توعہ اس لڑکی کو پیسوں سے ڈیل کر لیتی تو بہت اچھا تھا ورنہ پھر کوئی دُوسرا طریقہ بھی ان کو اپنانا پڑتا تو وہ گریز نہیں کرنے والی تھیں۔

"بیٹا ریلکس ہو جاؤ اتنی ڈسٹرب کیوں ہو گئی آپ ہمارے آنے سے۔۔۔؟" عائلہ اندر آتے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں مڑونے لگی قیوم ملک کو اس کی نروسنس دیکھتے نرمی سے ٹوکنا پڑا اسے۔

"نہیں وہ میں۔۔۔ آپ کے لیے چائے لاتی ہوں۔۔۔!؛" عائلہ تیزی سے کچن میں چلی گئی جبکہ عفت ملک نے طنزیہ نظروں سے شوہر کو دیکھا۔

"کیا نظر آیا آپ کو اس لڑکی میں؟ یہ کئیں سے بھی آپ کو ہماری بہو بننے کے قابلِ لگ رہی ہے؟ مڈل کلاس سے تعلق رکھتی ہے یہ گھر دیکھیں ان

کا؟ ابرش کیسے ایڈجسٹ کرے گی یہاں؟ آپ کو ہو کیا گیا تھا اُس وقت ملک صاحب جو یوں بچوں کے نکاحِ کروا دیئے آپ نے۔۔۔؟" عفت ملک عائلہ کے جاتے ہی شوہر سے سوال کرنے لگی تھیں جبکہ اسی دوران یرمان ملک بھی اندر آیا تھا اس کو دیکھتے عفت ملک بولی تھیں۔

ابرش ان کے ساتھ نہیں تھی قیوم ملک دوپہر سے ابرش کا ویٹ کر رہے تھے۔

وہ ابرش کو اسی وجہ سے منع کر رہے تھے کہ وہ یونیورسٹی نہ جائے ان کو اتنی لیٹ ہو گئی اب ابرش کا انتظار کرتے کرتے جب کافی دیر ہو گئی تو قیوم ملک نے کہا کہ ابرش نے آنا ہوا تو خود آ جائے گی ہم لوگ چلتے ہیں۔

"مام پلیز ہم کہاں بیٹھے ہیں اس کا لحاظ کر لیں اور یہ ساری باتیں آپ ڈیڈ سے گھر پہ بھی کر سکتی ہیں یہاں کرنی ضروری ہیں کیا۔۔۔؟" یرمان ملک کو مام کا

ایسے عائلہ کو پوائیٹ آؤٹ کرنا آچھا نہیں لگا تھا عفت ملک بیٹے کے بدلتے تیور دیکھ رہی تھیں۔

اوُر دل ہی دل میں سوچ رہی تھیں کہ نجانے ان مڈل کلاس لڑکیوں کے پاس کیا خوبیاں ہوتی ہیں جو وہ امیر مردوں کو اپنے جال میں پھنس لیتی تھیں

۔

مایا بچاری بھی تو اپنی پوری کوشش کر رہی تھی کہ وہ یرمان کے دل میں جگہ بنا سکے لیکن جس دل میں پہلے سے ہی یہ لڑکی اپنی جگہ بنا چکی ہو اس میں وہ کہاں جگہ بنا سکتی تھی۔

"یرمان بیٹا تم خود ہی دیکھ لو۔۔۔!؛" وہ بیٹے کے سامنے زیادہ کچھ نہیں بول سکتی تھیں کیونکہ آگر یرمان ملک ان کے خلاف ہو جاتا تو بہت مشکل ہو جانی

تھی ان کے لیے ان کو یرمان کو اپنے مٹھی میں رکھنا تھا اور یہ تبھی ممکن تھا جب وہ یرمان کی بات مانتی۔

"مام پلیز۔۔۔!؛" بیٹے کے انداز سے چھلکتی بے قراری جن نظروں سے وہ عائلہ کو دیکھ رہا تھا قیوم ملک کو لگ رہا تھا کہ ان کا پلان کامیاب جائے گا۔

لیکِن آگے کیا ہونے والا تھا اس بات سے قیوم ملک انجان تھے۔

"یہ لڑکی اس کا کنفوڈنس دیکھا آپ نے؟ بات بھی نہیں کر رہی تھی ٹھیک سے۔۔۔؟" ایک اور خامی مل گئی تھی عفت ملک کو۔

"بیگم وہ ہم سے پہلی بار مل رہی ہے ظاہر ہے پہلی بار ملتے انسان کنفیوژ تو ہو ہی جاتا ہے آپ کیوں اس بات کو طول دے رہی ہیں اگر کچھ اچھا نہیں بول سکتی ہیں تو پلیز بر ا بول کر موڈ بھی خراب نہ کریں آپ خاموشی ہی رہیں

آپ۔۔۔؟؛" قیوم ملک کو بیوی کی اس ہر بات کی بحث سے کوفت ہوئی تھی.

"آپ کو تو میں ہی ہمیشہ غلط لگتی ہوں۔۔۔!؛" وہ قیوم ملک کی طرف دیکھتے دانت پیستے بولی تھیں جس پہ وہ تاسف سے سر ہلا گئے تھے ان کو بیٹھے تقریباً دس منٹس ہی ہوئے تھے جب عائلہ نے چائے سرو کی اور خود سائیڈ پہ ہوئی یرمان کی نظروں سے وہ بہت زیادہ گھبرا رہی تھی۔

دروازے پہ دستک ہوئی تو عائلہ تیزی سے باہر کی طرف لپکی تھی جانتی تھی کہ ضامن ہی ہو گا۔

اس نے دروازہ کھولا تو سامنے ضامن ہی تھا جو خاصا پریشان تھا کیوں کہ وہ کافی زیادہ لیٹ ہو چکا تھا۔

اور عائلہ اس کے گلے لگ گئی ضامن نے اس کے بالوں پہ ہولے سے لب رکھے تھے۔

"کیا ہوا میر ابچہ۔۔۔!؛" وہ دروازہ بند کرتے اس کو تھامے ہی آندر آیا تھا لیکِن سامنے جب اس کی نظر قیوم ملک کی فیملی پہ گئی یہ لوگ یہاں کیا کر رہے تھے ضامن نے زہن پہ زور دیا آج سنڈے تھا یقیناً قیوم ملک عائلہ کی رخصتی کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہونگے۔

"آپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" ان کو دیکھتے اس کو غصہ نئے سرے سے آیا وہ واقعہ تو ضامن کے دماغ پہ نقش تھا۔

"ہم لوگ بات کرنے آئے ہیں بتایا تھا ناں کہ سنڈے والے دن آئیں گے ہم رخصتی کے لیے۔۔۔!؛" وہ اپنے کوٹ کی نٹ ڈھیلی کرتے ریلیکس سے بیٹھے تھے جیسے یہ ان کا اپنا گھر ہو۔

"اوَر میرا جواب آپ نے سن لیا تھا میں یہ رشتہ نبھانے کے حق میں نہیں ہوں آپ کچھ زیادہ ہی جلد بازی دکھا رہے ہیں میں عائلہ کی سٹڈیز کمپلیٹ ہونے تک رخصتی کے حق میں نہیں ہوں آپ سمجھ گئے ہونگے کیا کہنا چاہتا ہُوں۔۔۔" وہ ان کے ساتھ بیٹھنے کے بجائے عائلہ کو تھاما کھڑا رہا۔

"نکاحِ ہو چکا ہے تو پھر اس معاملے کو ڈیلے کرنے کی کیا ضرورت ہے بھلا ضامن۔۔۔؟" وہ پیشانی سہلا رہے تھے عفت ملک خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں ذہن کے پردے الجھ رہے تھے اب یہ دن دیکھنے ہی رہ گئے تھے کہاں وہ لوگ اور کہاں یہ بہن بھائی آخر ان کے شوہر کو نظر کیا ہے اس لڑکی میں جو بہو بنالیا اوَر یہ لڑکا بھلے شکل وصورت کا اچھا تھا لیکِن شکل و صورت کا اچھا ہونا ہی صرف کافی نہیں ہوتا۔

"دیکھیں آپ بات سمجھنے کی کوشش کریں میں اس وقت عائلہ کو رخصت نہیں کرنا چاہتا ہوں آپ لوگوں کے لیے بہتر یہی ہے کہ اس معاملے کو ڈیلے کریں۔۔۔!؛" وہ غصے سے بولا تھا۔

"کیوں ڈیلے کریں میری بیوی ہے یہ نکاحِ ہو چکا ہے اب تم بحث کیوں کر رہے ہو۔۔۔؟" یرمان تو ضامن کے تیور دیکھ کر بھڑک گیا تھا اور قیوم ملک نے بیٹے کو گھورا تھا وہ کیوں جلد بازی میں معاملہ خراب کر رہا تھا وہ ضامن کو قائل کر لیتے۔

"بیوی میں نہیں مانتا ہوں اس رشتے کو بہت جلد ختم کر دوں گا کیونکہ میری بہن اتنی بے مول نہیں ہے جو ایسے لوگوں کے ساتھ رخصت کر دوں گا۔۔۔" وہ یرمان ملک کے منہ نہیں لگنا چاہتا تھا۔

"آیسے لوگوں کے ساتھ؟ کیا مطلب ہے تمھارا۔۔۔؟" یرمان ملک اپنی جگہ سے اٹھا تھا قیوم ملک آیسے معاملے کو خراب ہوتے دیکھ کر پریشانی سے اٹھے تھے بیگم کی طنزیہ نظریں بھی خور پہ تھیں اب عفت ملک کو تھوڑا تھوڑا معاملہ سمجھ میں آرہا تھا کہ کیا ہوا تھا یہ دونوں ہی اس رشتے کے حق میں نہیں تھے اور وہ اس بات کو اپنے حق میں استمال کر سکتی تھیں۔

"مطلب تو بہت اچھے سے سمجھ گئے ہو گے تم۔۔" ضامن نے عائلہ کو اندر بھیج دیا تھا نجانے کیوں عفت ملک کی نظروں میں کچھ ایسا تھا جو وہ برداشت نہیں کر سکا تھا کیوں آگئے تھے یہ لوگ ان کی زندگی میں آخر۔

"تم جو مرضی کر لو تمھاری بہن اب میری بیوی ہے اور میں اس کو ساتھ لیکر جاؤں گا دیکھتا ہوں کیسے روکتے ہو تم مجھے۔۔۔" غصہ تو ملکوں کی وراثت میں شاملِ تھا غصہ تو ان کو ہر چھوٹی چھوٹی بات پہ آجاتا تھا اب بھی وہ ہتھے سے

اکھڑ رہا تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ ضامن کو جان سے مار دیتا جو پہلے تو اس کی بہن کا کردار مشکوک بنا چکا تھا اور اب اس کے اور عائلہ کے درمیان دیوار بن رہا تھا۔

یرمان جانتا تھا اس کو عائلہ سے کوئی محبت وحبت نہیں تھی یہ وقتی کششِ تھی جو اس کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی شائد عائلہ کے وجود کی کشش۔

ہاں اس لڑکی کی گہرائیوں تک رسائی کرنی تھی یرمان ملک کو اور پھر شاید وہ اس کے لئے نکارہ ہو جاتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اتنی ہمت ہے تم میں۔۔۔!؛" ضامن کے ہاتھ بے ساختہ اس کے گریبان تک آ گئے تھے۔

"آپ خاموش کیوں ہیں قیوم صاحب اس لڑکے کی ہمت دیکھ رہے ہیں ہمارے بیٹے کے گریبان تک آگیا ہے اس کا ہاتھ اتنا اٹیٹیوڈ کس بات کا ہے اس میں۔۔۔"عفت ملک کا بس نہیں چل رہا تھا اس لڑکے سے ابھی کے ابھی جو رشتہ بنا تھا اس کو ختم کروا دیتی۔

"ضامن اتنا جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے عائلہ اب ہماری بیٹی ہے ہم خود اس کی سٹڈیز پہ دھیان دیں گے لیکن ہماری رخصتی چاہیے اب عائلہ کو ہمارے گھر آنا ہی ہو گا اور چاہو تو ابرش کی رخصتی۔۔۔!؛"

"آپ کو لگتا ہے میں آپ کی بیٹی سے شادی کرونگا تو یہ آپ کی بھول ہے جو کچھ ہوا آپ کی بیٹی کی وجہ سے ہؤا اور اب میں اس کو اپنی زندگی میں شاملِ کرلوں یہ کبھی نہیں ہو سکتا ہے۔۔۔!؛اور کیسے باپ ہیں آپ خود بیٹی کی رخصتی کی بات کر رہے ہیں خیر جو خود نکاح کروا سکتے ہیں زبردستی وہ رخصتی

کیوں نہیں کروا سکتے ہیں۔۔۔!!" طنز سے بھرا لہجہ تھا قیوم ملک تلملا گئے تھے یہ لڑکا کچھ زیادہ ہی تیز تھا۔

"ہاں تو کیا قباحت ہے اس بات میں ابرش سے نکاحِ ہو چکا ہے تمھارا اب ہمیں عائلہ کی رخصتی چاہیے وہ بھی دو دن بعد ہم برات لیکر آئیں گے اور تمھاری بہن کو رخصت کروا کر لیں جائیں گے باعزت طریقے سے اور اگر تم نے کوئی ہوشیاری کرنے کی کوشش کی تو ہمارے پاس دوسرے طریقے بھی ہیں جو یقیناً تم نہیں چاہو گے۔۔۔" وہ آخر میں دھمکی پہ اتر آئے جانتے تھے کہ ان کی دھمکی ہی کام کرے گی اگر نارملی بات کریں گے تو یہ لڑکا ان کی بات سنے گا ہی نہیں۔

عائلہ اپنے روم کے دروازے کے ساتھ کھڑی ان کی باتیں سن رہی تھی دوسرے طریقے سے ان کی کیا مراد تھی وہ اچھے سے جانتی تھی۔

جن کی بیٹی اپنی عزت کی پرواہ نہ کرتے یوں سر عام کسی پہ ایسا گھیٹا الزام لگا سکتی ہے وہ لوگ کرنے پہ آئیں تو کیا کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

"کونسا طریقہ؟ آپ کو لگتا ہے آپ کی دھمکیوں کا اثر ہو گا مجھ پہ نہیں میں عائلہ کی مرضی کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کرونگا اور عائلہ اس رشتے کے حق میں نہیں ہے وہ یہ رشتہ آپ کے بیٹے کے ساتھ رکھنا ہی نہیں چاہتی ہے تو پھر زبردستی کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے اپنی بہن کے

ساتھ۔۔۔!؛" ضامن کو اپنا تو پتہ تھا کہ جو مرضی ہو جائے وہ ابرش سے شادی ہرگز نہیں کرے گا لیکِن عائلہ کا معاملہ اس کو پریشان کر رہا تھا یرمان ملک کیوں اس نکاح کو سنجیدگی سے لے رہا تھا وہ یرمان ملک کی فطرت سے اب واقف ہو چکا تھا جانتے بوجھتے اپنی بہن کو کنوے میں کیسے دھکیل دیتا۔

"لڑکے اتنی آکڑ کیوں دکھا رہے ہو تم؟ تمھیں تو خوش ہو جانا چاہئے بیٹھے بٹھائے تمھاری بہن کی قسمت جاگ گئی ہے اتنے امیر گھر میں نکاح ہو گیا ہے اب رخصتی کے لیے بھی ہم لوگ خود آئیں ہیں لیکن تمھاری سوئی ایک ہی بات پہ اٹکی ہے۔۔۔"عفت ملک مذید برداشت نہیں کر سکی تھیں کب سے سن رہی تھیں وہ یہ ساری بحث اب ان کی برداشت جواب دے گئی تھی۔یہ لڑکا کتنا بے وقوف تھا ان کو تو کم سے کم وہ بیوقوف ہی لگ رہا تھا۔

"آپ سے کسی نے کہا نکاح کے لیے آپ کے شوہر نے زبردستی کی میری بہن کے ساتھ ہم لوگوں کی مرضی شامل نہیں ہے اس نکاحِ میں اور آپ کی مہربانی ہو گی آگر آپ لوگ اس بے جوڑ رشتے کو ختم ہی کر دیں تو کیونکہ آپ کا بیٹا میری بہن کے لائق نہیں ہے۔۔۔"ضامن عفت ملک کی باتوں پہ سیخ پا ہوتا غرایا تھا معاملہ سنگین ہو رہا تھا ضامن کسی صورت قائل نہیں ہو

رہا تھا قیوم ملک کی کسی دھمکی کا اثر نہیں ہو رہا تھا اس پہ یہ لڑکا تو اپنی ضد پر ہنوز قائم تھا ان کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کیسے وہ اس کو کنونس کریں۔

دوسری طرف ان کا بیٹا جو غصے کا بہت تیز تھا اب حالات بہت کشیدہ ہو رہا ہے تو ان کو کچھ کرنا تھا اس رخصتی کے لیے ان کو ضامن کو راضی کرنا ہی تھا ایک بار رخصتی ہو جاتی تو پھر سب ٹھیک ہو جانا تھا ایک بار عائلہ ان کے بیٹے کی زندگی میں شامل ہو جاتی تو بہت ممکن تھا کہ یرمان عائلہ کی محبت میں بدل جاتا ان کو مایا اپنے کی زندگی میں نہیں چاہیے تھی جانتے تھے ان کی بیوی کو مایا پسند ہے لیکن ان کے نزدیک مایا اچھی لڑکی تھی لیکن ان کے بیٹے کے ساتھ وہ میچ نہیں کرتی تھی۔

ان کو مایا اپنے بیٹے کی زندگی میں بیٹے کی بیوی کی حیثیت سے قبول نہیں تھی مایا کے باپ سے ان کی دوستی تھی لیکن دوستی کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ مایا کو اپنی بہو بنا لیتے مایا ان کی بہو بننے کے لائق ہر گز نہیں تھی۔

"او مطلب تم اور تمہاری بہن کے نکاح نہیں کرنا چاہتے تھے تم دونوں کے ساتھ زبردستی ہوئی تو ٹھیک ہے زبردستی ہوئی ہے تو ختم کرتے ہیں یہ سب کچھ "عفت ملک اپنے شوہر کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی جب یہ دونوں بہن بھائی راضی نہیں تھے تو پھر یہ رشتہ اگے کیسے بڑھ سکتا تھا شاید وہ تھوڑی کوشش کرتی تو یہ سب کچھ یہیں پہ ختم ہو سکتا تھا۔

"بیگم عام خاموش رہے میں بات کر رہا ہوں نعیم سے ائی لو بی بہو ہے ہماری ارمان کی بیوی ہے اسے اب ہم کیسے چھوڑ سکتے ہیں اپ درمیان میں نہ ہی بولیں تو بہتر ہو گا" قیوم ملک بیوی کو غصے سے چپ کروا چکے تھے۔

"قیوم آپ زبردستی کریں گے یہ دونوں راضی نہیں ہیں اور دوسری طرف ابرش بھی تو۔۔۔"وہ شوہر کی لوجک کو سمجھ نہیں رہی تھیں کیوں وہ زبردستی کر رہے تھے ان دونوں کے آپسے رشتے تھوڑی چلتے تھے زبردستی سے جو وہ کرنا چاہتے تھے ضامن اور اس کی بہن کے ساتھ۔

یرمان نے ایک غصیلی نگاہ اپنی مام پہ ڈالی تھیں جن کا آپسے درمیان میں معاملے کو طول دینا پسند نہیں آرہا تھا اور تاؤ تو اس کو ضامن عباس بتاؤ تو اس کو زمین عباس پر بھی ارہا تھا کیا سمجھ رہا تھا یہ انسان خود کو کیا وہ اپنی حیثیت بول رہا تھا۔

قیوم ملک چاہتے تو منٹوں میں اسے کراچی شہر سے غائب کروا سکتے تھے اور پھر زندگی بھر وہ اپنی پہچان ہی ڈھونڈتا رہتا اس کو اس کی زندگی ایک لمحے میں خراب ہو سکتی تھی اس کی بہن کو اتنا بڑا گھر میں جاتا جو جو اس نے

یونیورسٹی میں ہوا اس میں سب کو پتہ تھا کہ غلطی یا قصور ضامن کا تھا لیکن پھر بھی ڈیڈ نے معاملے کو جس طرح سے سنبھالا ضامن کا یہ رویہ اس کی برداشت سے باہر تھا۔۔۔۔۔

اتنی بھی کوئی حور پری نہیں تھی اس کی بہن یہ الگ بات تھی کہ اس کے پورے وجود میں عائلہ کی طلب سرایت کر رہی تھی وہ اس لڑکی کو پانا چاہتا تھا بس ضد تھی اور پھر ضامن کو وہ آپنے سامنے اپنی بہن کے لئے بے بس دیکھنا چاہتا تھا۔

"بہو ہے ہماری عائلہ ضامن اب ہم جو کریں گے وہ تمھیں پسند نہیں آئے گا ایک دن اور دے رہے ہیں تمھیں کل ہم آئیں گے چند لوگوں کے ساتھ برات لیکر عائلہ کو رخصت کروانے کے کے لیے آگر کچھ آیسا ویسا کیا تو بہت برا ہو گا۔۔۔!؛" قیوم ملک غصے سے بولے تھے ضامن نے اپنی بیرڈ سہلائی

عائلہ پہلے ہی بہت مشکل سے سنبھلی تھی اب پھر سے یہ سب وہ پریشان ہوا تھا۔

"غلطی میری تھی تو پھر آپ کو مجھ سے زیادہ میری بہن میں دلچسپی کیوں ہے اس کی تو کوئی غلطی نہیں ہے وہ بے قصور ہے۔۔۔؟" ضامن نے سوچا کہ آگر ابرش کی رخصتی کروانے سے عائلہ کی زندگی بچ سکتی تھی تو وہ اپنی بہن کی زندگی کے لئے یہ کڑوا گھونٹ بھرنے کے لیے بھی تیار تھا۔

"تمھاری بہن ہی بھگتے گی۔۔۔کل کا دن ہے کل شام کو ہم لوگ رخصتی کروائیں گے چاہے تمھاری اور تمھاری بہن کی رضامندی شاملِ ہو یا نہیں۔۔۔" قیوم ملک مذید رکے نہیں تھے آگر یہاں رکتے تو معاملہ مزید خراب ہو جاتا ان کو وآپس جانا ہی مناسب لگا تھا۔

ایک باریرمان اوٗر عائلہ کی رخصتی ہو جاتی پھر ریسیپشن وہ بہت دھوم دھام سے کروانے کا ارادہ رکھتے تھے۔

ان کا ایک ہی بیٹا تھا جس کی شادی وہ بہت دھوم دھام سے کروانا چاہتے تھے لیکن آگر وہ ذراسی بھی تاخیر کرتے تو عائلہ جیسی لڑکی ان کے بیٹے کی زندگی میں نہیں رہتی۔

"آپ کو کیوں لگتا ہے جیسے نکاح آپ نے زبردستی کروایا رخصتی بھی آپ زبردستی کروالیں گے میری بہن کی مرضی آپ کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتی ہے کیا؟ عائلہ یہ سب نہیں چاہتی ہے۔۔۔!؛"ضامن نے اجتجاج کیا۔

"عائلہ کا نکاحِ ہو چکا ہے پھر اس بحث کا کوئی فایدہ نہیں ہے ضامن اور ہم ایک مارجن دے رہے ہیں تمھیں کہ ابرش کی رخصتی نہیں ہو رہی ہے ابھی پھر بھی تمھارا یہ اعتراض کیوں۔۔۔؟" وہ ضامن سے سوال کر رہے تھے۔

"ابرش کی رخصتی تو آپ تب کرواییں بے جب میں راضی ہوں گا میں ایسا کبھی نہیں کروں گا۔۔۔!؛" وہ طنزیہ ہنسا تھا۔

"تیرے تو اچھے بھی کریں گے جب تیری بہن خود تجھ سے بولے گی کہ تو ابرش کی رخصت کروا۔۔۔" یرمان دل ہی دل میں طنزیہ ہنسا۔

وہ پلان بنا چکا تھا اس انسان کی کمزروی سے بھی واقف ہو گیا تھا کیسے اس انسان کو وہ نیچا دکھا سکتا تھا اور اب اس کو یہی کرنا تھا۔

"بیوی ہے اب ابرش تمھاری ابرش کی رخصتی ابھی ہم کریں بھی نہیں لیکن عائلہ کو ہم کل رخصت کروانے آئیں گے امید ہے تم ہماری بات سمجھ گئے ہو گے۔۔۔"وہ باہر نکل گئے اور ان کے پیچھے یرمان ملک بھی نکل گیا اور عفت ملک ضامن کو دیکھ رہی تھیں کاش کہ وہ اکیلی آتی تو اس سے بات کر لیتی لیکن اب آگر وہ ادھر بات کرنے رکتی تو ضرور قیوم اور یرمان ملک کو ان پہ شک ہو جاتا۔

وہ ضامن کو دیکھتے باہر چلی گئی تھیں ان کے جاتے ہی عائلہ باہر آئی تھی۔۔جو ساری باتیں سن چکی تھی ان لوگوں کی کل رخصتی۔

"بھائی نہیں۔۔۔"وہ ضامن کے کشادہ سینے میں چھپتے سسکی تھی اس کو نہیں جانا تھا کہیں بھی اپنے بھائی کو چھوڑ کر کیسے جاتی اپنے بھائی کو چھوڑ کر ان

لوگوں کے ساتھ تو ہر گز نہیں جنہوں نے اس کے بھائی کے ساتھ وہ سب کیا

۔

نکاح بھی تو دھمکی دے کر کروایا تھا ان لوگوں نے اور ان کے لیے دھمکی دینا بھی کہاں مشکل تھا۔

"میرا بچہ آپ ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔" وہ خود پریشان تھا قیوم ملک کھلے لفظوں میں اس کو دھمکی دے کر گئے تھے کہ اگر اس نے کچھ ایسا ویسا کرنے کی کوشش کی تو اس کے حق میں بہت برا ہو گا۔

"بھائی ہم چھپ جائیں گے۔۔۔" وہ ضامن کے بازوؤں پہ اپنے کپکپاتے ہاتھ رکھتے رونے لگی۔

ضامن سے دوری کا خیال ہی سوہان روح تھا کیسے رہتی وہ اپنے بھائی کے بغیر اور اتنی بڑی زمہ داری وہ کہاں نبھا سکتی تھی اور رہنا بھی اس کو آیسے لوگوں کے ساتھ تھا جو اس کو بالکل بھی پسند نہیں تھے اور اب حالات آیسے ہو رہے تھے کہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا اپنی بد قسمتی پہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔

"گڑیا آپ بس پریشان نہیں ہو۔۔۔!؛" وہ اس کو صوفے پہ بیٹھائے اس کا ہاتھ تھامے سہلانے لگا۔

"بھائی وہ دھمکی۔۔۔"

"آپ کیوں سوچ رہی ہیں اتنا آپ کا بھائی ہے ناں۔۔۔!؛ سب ٹھیک ہو جائے گا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔ پہلے ہی اتنی مشکل سے آپ کی طعیبت سنبھلی ہے اور پھر آپ ٹینشن لیں گی تو پھر سے

زیادہ طعیبت خراب ہو جائے گی۔۔۔"نرمی سے اس کی پشت سہلائی لیکن عائلہ کے دل میں جو خوف بیٹھ گیا تھا وہ کیسے نکلتا۔

"بھائی۔۔۔۔"اس کی وجہ سے ضامن کو اتنی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا عائلہ کو دکھ تو اس بات کا کھائے جا رہا تھا۔

"آپ روم میں چلو میں آتا ہوں۔۔۔!؛"وہ کچھ سوچتے اپنا سیل فون نکالتے بولا عائلہ کمرے میں چلی گئی تو ضامن نے اپنے دوست کو کال کی تھی۔

آج کی رات تھی اس کے پاس اگر وہ عائلہ کو کسی محفوظ مقام پہ پہنچا دیتا تو پھر اس کے سچویشن کو ہینڈل کرنا بہت آسان ہو جانا تھا۔

اس کے دوست کے پرائیویٹ جیٹ تھے جن کی مدد سے وہ عائلہ کو آسانی سے یہاں سے بھیج سکتا تھا اور پھِر خود تو اس کو منظر سے غائب ہونے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔

اس نے سارا انتظام کر لیا تھا اب کل صبح اس نے عائلہ کو جہاں سے بھیج دینا تھا بہت مشکل تھا عائلہ کو خوُد سے دور بھیجنا اور وہ بھی جب حالات ان کے لیے بالکل بھی اچھے نہیں تھے لیکن مجبوری تھی۔

یہ سب ابرش کی وجہ سے ہوُا ایک بار پھر سے اس کو ابرش ملک سے شدید نفرت ہو چلی تھی۔

•••••

ابرش روم میں بیٹھی تھی ڈیڈ اور مام کے ساتھ یرمان جا چکا تھا جب وہ یونیورسٹی سے واپس آئی تو گھر پہ کوئی نہیں تھی اس کا ارادہ تھا مام ڈیڈ کے ساتھ کا اس کو ضامن کا گھر دیکھنا تھا لیکِن خود ہی لیٹ ہو گئ آتے ہوئے سارے راستے لائبریری میں ہوا واقعہ اس کے دل و دماغ پہ چھایا رہا ضامن کے عنابی ہونٹوں کا لمس اس پل بھی ابرش کو اپنے ہونٹوں پہ محسوس ہو رہا تھا۔

لیکِن ضامن کے وہ زہریلے لفظ یاد کرتے اس کی آنکھیں پانیوں سے بھری تھیں ضامن نے کیسے آسانی سے کہہ دیا کہ ابرش ملک کی جگہ پہ کوئی اور بھی ہوتی تو وہ اس کو بھی کس کر دیتا کیا وہ ایسا کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

ابرش اس کے نکاح میں تھی اور اس کے قریب وہ پہلی بار آیا تھا ہاں ضامن کے کیبن میں بھی ان کے درمیان کسنگ سین ہوا تھا لیکِن وہ یکطرفہ تھا ابرش نے کس کی تھی ضامن کو۔

اور آج جب ابرش اتنی کریٹیکل کنڈیشن میں تھی اس وقتِ ضامن نے اس کے ہونٹوں کو چھوا لیکن ضامن کے لفظ اس کے دل میں خنجر کی مانند پیوست ہوئے تھے کیسے وہ کہہ سکتا تھا کہ وہ کسی کے بھی قریب چلا جائے گا

۔

If there was someone in Sir's life, he would never "

go near me in the library. Is there no one in his

"?life

"اگر سر کی لائف میں کوئی اور ہوتی تو وہ لائبریری میں وہ میرے قریب کبھی نہیں جاتے کیا ان کی زندگی میں کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔؟" وہ روم میں اِدھر اُدھر ٹہلتے سوچ رہی تھی اس وقتِ وہ نائٹی گاؤن میں تھی مام ڈیڈ کو اب تک آجانا چاہیے تھا لیکِن نہ تو وہ دونوں اس کا فون اٹھا رہے تھے اور نہ ہی ابھی تک واپس آئے تھے۔

"ضامن سر۔۔۔" وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی راتیں اور دن بس ضامن عباس کو سوچتے گزرتے تھے وہ ہر پل ضامن کو سوچتی تھی لیکِن مقابل کا ہارش رویہ۔

ابرش کے لیے بہت مشکل تھا ضامن کا سرد رویہ اور اس کی اگنورنس برداشت کرنا۔

"?Should I call Sir"

"کیا مجھے سر کو کال کرنی چاہیے۔۔۔؟" اس کے پاس ضامن کا نمبر تھا لیکِن لاکھ چاہنے کے باوجود وہ ضامن کو کال نہیں کر پائی تھی بہت بار سوچا لیکن جب بھی وہ کال کرنے کچھ نہ کچھ ہو جاتا اوُر اس کی کال درمیان میں ہی ادھوری رہ جاتی۔

اب ابرش نے گہرا سانس بھرتے ضامن کو کال کر ہی دی تھی۔

دوسری طرف ضامن جو کہ عائلہ کو نیند کی میڈیسن دیتے سلا کر کمرے میں آیا تھا اوُر اس وقت لیپ ٹاپ پہ بیزی تھا سیل فون بجا تو بنا نمبر دیکھے ہی کال اٹھالی ابرش کو امید نہیں تھی کہ ضامن اس کی کال اٹھائے گا۔

"ہیلو۔۔۔" اس کی بھاری آواز ابرش کی سماعتوں سے ٹکرائی تو ایک سرد لہر اس کو اپنی بیک بون میں سرایت کرتی محسوس ہوئی آگر وہ ضامن عباس کو اپنے بارے میں بتاتی تو بہت ممکن تھا کہ وہ آگلے ہی پل فون بند کر دیتا۔

"?Who are you"

"کون ہے۔۔۔؟" دوسری طرف سے کوئی جواب نہ پا کر ضامن نے پوچھا شاید رونگ نمبر تھا۔

"آپ ضامن بات کر رہے ہیں۔۔۔؟" ابرش نے جلدی سے وائس چینجر آپشن کھولا تاکہ اس کی وائس ضامن پہنچان ہی نہ لے۔

"?Yes, who are you"

"ہاں جی آپ کون؟" آواز کسی لڑکی تھی ضامن کو لگا ہو سکتا ہے کوئی ضروری کال ہو اس نے جو کلاسز کے سی آر کا گروپ بنایا تھا بہت سے لوگوں کا نمبر اس کے پاس سیو نہیں تھا اس کو لگا شائد ان میں سے کسی کی کال ہو۔

"آپ کی دیوانگی۔۔۔!؛"ابرش نے لبوں کو دانتوں تلے دبایا جو بول چکی تھی جتنی تھی مقابل کی ڈانٹ پکی تھی وہ اس قسم کی گفتگو کہاں پسند کرتا تھا

۔۔۔۔۔۔

"What the hell"

"واٹ دی ہیل۔۔۔!؛"اس کے توقع کے عین مطابق وہ دھاڑا ابرش نے بہت مشکل سے اپنے ہونٹوں پہ امنڈ آتی ہنسی کا گلہ گھونٹا تھا۔

"Sir you are my favorite"

"سر جی آپ میرے فیورٹ ہیں۔۔۔!؛"وہ باز نہیں آرہی تھی ضامن کا مارے تیش کے برا حال تھا نجانے کون تھی یہ لڑکی اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ اس

کی کوئی سٹوڈنٹ تھی لیکِن اب اس کی اتنی اسٹوڈنٹس تھیں یہ پتہ نہیں کون تھی۔

"شٹ اپ۔۔۔"

"?Sir, why don't you be so angry"

"سر جی اتنا غصہ نہ کیا کریں۔۔۔؟؛"

"اب آپ مُجھے بتائیں گی کہ میں کیا کروں!" وہ اپنی بیرڈ سہلاتے دانت پیستے بولا ابرش آج پورے دن میں پہلی بار ہنسی تھی لایبریری میں جو واقع ہوا اس کی وجہ سے اور پھر ضامن کی باتوں سے وہ اچھی خاصی پریشان تھی۔

"?Where are you listening to me sir"

"آپ کہاں میری سنتے ہیں سر جی۔۔۔؟!" لہجے میں شکوہ تھا۔

"?What do you think I should listen to you"

"آپ میری لگتی کیاہیں جو میں آپ کی بات سنوں۔۔؟"پہلے ہی قیوم ملک کی وجہ سے ضامن پریشان تھا سر بری طرح سے دک رہا تھااوراوپر سے یہ لڑکی جو اس کو آچھا خاصا الجھا چکی تھی۔

"اگر آپ سمجھیں تو آپ کا سب کچھ۔۔۔۔آپ کی شریکِ حیات۔..."آخری دو لفظ اس نے اپنے دل میں بولے تھے آگر ضامن کے سامنے بولتی تو مقابل کو ایک لمحہ بھی نہیں لگتا یہ جاننے میں کال کون کر رہی ہے۔۔۔۔

And if I say that I have already given my all to "

"?someone, what then

"اور آگر میں کہوں کہ میں پہلے ہی کسی کو اپنا سب کچھ مان چکا ہوں تو پھر؟"

"واٹ۔۔۔!؟" ابرش سلگ گئی بے ساختہ دل میں ضامن کی گرل فرینڈ کا خیال آیا یعنی واقعی میں ضامن عباس کی زندگی میں کوئی اور لڑکی تھی اس کی آنکھوں میں شعلے سے دہکنے لگے تھے۔

پورے وجودِ میں ایک بے چینی کی لہر سرایت کر گئی تھی مقابل کے لبوں سے کسی اوٗر کے بارے میں سنتے وہ برداشت بھی کرتی تو کیسے۔۔

" Hello miss xyz please don't waste my time I am already very upsit please contact someone for any work."

"ہیلو مس ایکس وائے زی پلیز ڈونٹ ویسٹ مائی ٹائم میں پہلے ہی بہت اپ سٹ ہوں آیسے کاموں کے لیے کسی اوَر سے رابطہ کریں۔۔۔"

"Please do not cut the call"

"سر سر پلیز کال کٹ نہیں کریئے گا۔۔۔"ضامن کے تیور دیکھتے اس کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ فون بند کرنے والا تھا تبھی فوری بولی۔

"آپ اب کچھ آوور ہو رہی ہیں۔۔۔!؛"

"آپ کیوں پریشان ہیں۔۔۔؟"وجہ تو ابرش ملک اچھے سے جانتی تھی لیکِن اس کے لبوں سے سننے کی خواہش ہوئی تھی ابرش کو۔

"!Its personal"

"اٹس پرسنل۔۔۔۔!؛"فون بھی ساتھ ہی بند کر دیا ابرش کو شدید سبکی محسوس ہوئی پہلی بار کسی نے یوں منہ پہ فون بند کیا وہ مزید سلگ گئی۔

" Sir, I am also Abrash Malik, I am not going to leave you so easily. It is not at all difficult for Abrash Malik to remove you from among us. You do not know Abrash Malik yet. I live alone."

"سر جی میں بھی ابرش ملک ہوں اتنی آسانی سے آپ کا پیچھا نہیں چھوڑنے والی ہوں آور آپ کی زندگی میں میرے علاوہ جو بھی لڑکی ہے یا تھی اُسے آپ کے اوُر اپنے درمیان سے ہٹانا ابرش ملک کے لئے ذرا بھی مشکل نہیں ہے آپ ابھی تک ابرش ملک کو جانتے نہیں ہیں جو چیز ایک بار میری ہو جائے وہ پھر میری ہی رہتی ہے۔۔۔۔"وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی۔

دروازے پہ دستک ہوئی اور میڈ نے اسے بتایا کہ قیوم ملک اور عفت ملک واپس آ گئے ہیں۔

ابرش ڈیڈ سی پوچھنا چاہتی تھی کہ ضامن کے گھر پہ کیا ہوا جس قدر ضامن غصے میں تھا اس کو اچھی فیلنگز تو بالکل بھی نہیں آ رہی تھیں ضرور وہاں کچھ برا ہوا تھا یہ ابرش کی چھٹی حس گواہی دے رہی تھی۔

"ڈیڈ آپ لوگ میرے بغیر ہی چلے گئے۔۔۔؟" وہ قیوم ملک کے پاس بیٹھ گئی جنہوں نے اس کے گرد حصار بنایا لیکن وہ اس کو پریشان لگے مام الگ خاموش تھیں لیکن وہ اس کو پریشان نہیں لگی تھیں۔

"آپ آئی ہی نہیں سیل فون بھی نہیں اُٹھایا اتنی کالز کی میں نے یرمان نے بھی کی آپ کو۔۔۔!؛" وہ اس کا کافی دیر تک انتظار کرتے رہے تھے۔۔

"ڈیڈ فون بھول گئی تھی میں گھر پہ۔۔۔۔ اور لائبریری میں اسائنمنٹ بناتے وقت کا احساس نہیں ہوا آپ پریشان ہیں کیا ہوا؟ سب ٹھیک ہے ناں اور یرمان کہاں ہے آپ لوگوں کے ساتھ تھا ناں وہ؟" وہ یرمان کو نا پاتے اس کے متعلق پوچھنے لگی۔

"اسے اپنے دوستوں سے ملنے جانا تھا تو وہ وہاں چلا گیا اور بیٹا سیل فون تو آپ کو ساتھ رکھنا چاہیے تھا اتنی کالز کی ہم نے ایک پل کے لیے تو پریشان ہو گیا تھا لیکِن پھر یہ سوچ کر کچھ مطمئن رہا کہ یونیورسٹی گئی ہوئی ہو آپ دیر تو ہو ہی جاتی تھی۔۔۔!؛" وہ اس کو ضامن سے ہوئی باتیں کے حوالے سے کیا بتاتے وہ ملاقات کوئی خاصی خوشگوار ملاقات تو ہرگز نہیں تھی جس کا زکر وہ ابرش سے کرتے۔

"کونسی ڈیٹ رکھی رخصتی کی۔۔۔؟"

"کل کی رکھی ہے بس سمپلی رخصتی کروانی ہے ریسیپشن بعد میں کریں گے شاید آپ کی رخصتی کے ساتھ کیوں کہ اس کچھ اتنا جلدی میں ہو رہا ہے ریسیپشن بعد میں آرام سے کریں گے۔۔۔!؛"

"ڈیڈ ایک دن میں کیسے ہو گا۔۔۔؟"اس کو اتنی تیاری کرنی تھی یرمان کی شادی کو لیکر اس نے اتنے پلانز بنائے ہوئے تھے۔

"وہ دونوں بہن بھائی تو راضی نہیں ہی تھے زبردستی رکھ آئے ہیں تمھارے ڈیڈ کل کا دن اب نجانے کا دن کیا رنگ لانے والا ہے۔۔۔!؛"عفت ملک ابرش کی کنفیوژ دور کرتے بولی تھیں۔

"کیا مطلب مام۔۔۔؟"ضامن فون پہ جیسے تپا ہوا تھا اور اب مام کی باتیں اس کو لگ رہا تھا کہ کچھ آیسا ہی ہوا ہو گا۔۔

"مطلب صاف ہے نہ تو وہ لڑکا تو تمھاری رخصتی کے لیے مان رہا ہے اور نہ ہی اپنی بہن کی رخصتی کے لئے بلکے وہ تو یہ نکاح ختم کرنا چاہتا ہے لیکِن تمھارے ڈیڈ اور بھائی نے دھمکی دی ہے مجھے تو ضامن کے تیور ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔۔۔" وہ اتنا نارملی سچویشن کے بارے میں بتا رہی تھیں جیسے یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے اچھا ہی ہو رہا ہے۔

"ڈیڈ۔۔۔!؛" ابرش مام کی باتوں پہ پریشان ہو گئی ضامن کا رویہ بھی سامنے تھا اور ضامن کی اپنی بہن سے محبت وہ نکاح والے دن دیکھ چکی تھی کیسے وہ آپنی بہن کے لیے لڑ رہا تھا۔

"بیٹا آن کی باتوں پہ دھیان دینے کی ضرورت نہیں ہے آپ اپنا ڈریس اور باقی سامان اون لائن ہی آرڈر کروالیں ٹائم کم ہے باقی تو جو انتظام ہونا ہے وہ

میں دیکھ لونگا آپ پریشان نہیں ہوں۔۔۔"وہ بیوی کے رویئے کی وجہ اچھے سے سمجھ رہے تھے۔

"ڈیڈ مُجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے مام جیسے بتا رہی ہیں اوُر پھر سر کا رویہ آپ کو لگتا ہے وہ کل کچھ نہیں کریں گے وہ غصے کے بہت تیز ہیں۔۔۔؟"ڈیڈ بھلے اس کو مطمین کر رہے تھے لیکن ضامن کا بیہو ہر دیکھتے وہ کیسے مطمئن ہو جاتی۔

"بیٹا اس سب کے بارے میں سوچنے کی ضرورت آپ کو نہیں ہے میں دیکھ لونگا آپ بس تیاری کرو۔۔۔"قیوم ملک کا فوج بجنے لگا تو وہ ابرش سے معذرت کرتے لاؤنج سے باہر نکل گئے تھے۔

آج کل ان کا فون کچھ زیادہ ہی بجنے لگا اور پھر فون بجتے اپنے شوہر کے انداز میں چھپی بے قراریاں بھی کہاں ان سے پوشیدہ رہی تھیں۔

"ابرش بیٹا آپ ہی سمجھاؤ اپنے ڈیڈ کو ایسے زبردستی رشتے نہیں بنتے ہیں ابھی نکاح کو وقت ہی کتنا ہوا ہے وہ دونوں بہن بھائی ایگری نہیں ہیں ایسے میں بہتر یہی ہے کہ تمھارے ڈیڈ ان دونوں کو تھوڑا سا وقت دیں نہ کہ زبردستی کریں جس کا زرلٹ بہت برا بھی ہو سکتا ہے۔۔۔"وہ ابرش کے تھروقیوم ملک سے اپنی بات منوا سکتی تھیں ابرش کی آنکھوں میں الجھن دیکھتے وہ مذید لاؤنج میں رکنے کے بجائے اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں۔

"مام ٹھیک کہہ رہی ہیں لیکن ضامن سر کو اگر ٹائم دیا تو وہ کچھ نہ کچھ ضرور کریں گے۔۔۔۔"وہ سوچ میں پڑ گئی تھی۔

.....

آج عائلہ کی زندگی کا بہت اہم دن تھا ضامن۔ ساری تیاریاں کر چکا تھا ابھی تھوڑی دیر بعد فجر کی اذان ہونی تھی ضامن نے فجر کی نماز کے بعد عائلہ کو

جہاں سے بھیج دینا تھا ابھی تک تو وہ عائلہ سے بات بھی نہیں کر پایا کہ وہ اس کو یہاں سے واپس حیدر آباد بھیج رہا تھا اس کو منانا بھی تھا اس کو میڈیسن دی ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ ایک بار بھی نہیں جاگی تھی ضامن کب سے کوشش کر رہا تھا کہ وہ جاگ جائیں اور وہ اس سے بات کر سکے۔

"عائلہ گڑیا۔۔۔"ضامن نے اس کے گال تھپکتے اس کو اواز دی عائلہ نے بمشکل نیند سے بھری آنکھیں کھولی تھیں۔

"بھائی کیا ہوا؟"وہ اپنی آنکھیں ملتے اُٹھتے بیٹھ گئی تھی ضامن کے ساتھ جب اس کی نظر سفری بیگز دیکھتے اس کی نیند بدک گئی تھی۔

"بھیا آپ کہیں جا رہے ہیں۔۔۔؟"وہ بیڈ سے اٹھتے ضامن کے قریب آئی تھی۔

"میں نہیں گڑیا آپ جا رہی ہو یہاں سے" اس کو پیار سے اپنے حصارِ میں لیا

۔

"بھیا میں آپ کے بغیر کیسے رہوں گی۔۔۔؟" آنکھیں بھر آئی تھیں ضامن نے ہونٹوں کو بھینچ لیا عائلہ اس کی بات ماننے گی نہیں۔

"بیٹا کچھ دنوں کی بات ہے۔۔۔ پھر ہم آپ کی ڈائیورس کے لیے عدالت میں کیس دائر کریں گے لیکن ہمیں بہت احتیاط سے یہ کام کرنا ہو گا آپ سمجھ رہی ہو ناں میری بات۔۔۔!" ضامن کو اس وقتِ یہی صحیح لگا تھا کچھ عرصے کے لیے عائلہ منظرِ عام سے غائب ہو جاتی نجانے اُس قیوم ملک کو اس کی بہن سے کیا دشمنی تھی جو وہ اتنی جلدی رخصتی کروا رہا تھا۔

حالانکہ جو کچھ ہوا اس میں غلطی تو ضامن کی تھی عائلہ کا تو کوئی قصور نہیں تھا

۔

"بھائی آپ ساتھ چلیں۔۔۔" ضامن ساتھ ہوتا وہ کہیں بھی جانے کے لئے تیار تھی لیکِن ضامن کے بغیر اس کو سوچتے ہی کچھ ہو رہا تھا یہاں تھوڑی سی دیر کے لئے ضامن گھر نہیں آتا تو وہ اتنی پریشان ہو جاتی تھی کہاں ضامن کے بغیر اتنے دن رہنا۔

"گڑیا میں یہ سب چھوڑ کر نہیں جا سکتا ہوں یونیورسٹی انتظامیہ سے کنٹریکٹ کیا ہوا ہے درمیان میں نہیں چھوڑ سکتا ہوں آپ کو لگتا ہے کہ اگر درمیان میں یہ کنٹریکٹ کا مسلہ نہ ہوتا تو میں یونی میں رہتا اب تک چھوڑ چکا ہوتا میں یہ سب کچھ بہت جلد وائنڈ اپ کرنے کی کوشش کرونگا۔۔۔" وہ اس کے بالوں کو سہلاتے بولا عائلہ کے پاس انکار کا کوئی آپشن نہیں بچا تھا کیسے انکار کرتی۔

"بھائی آپ مجھ سے ملنے تو آئیں گے ناں۔۔۔؟"

"ہر ہفتے کالز بھی ڈیلی کرونگا۔۔۔ آپ فریش ہو جاؤں نماز پڑھتے میں آپ کو چھوڑ آؤں گا۔۔۔" عائلہ سر ہلاتے باتھ روم کی طرف چلی گئی تھی ضامن نے اس کی پیکنگ کر لی تھی ساری تیاری مکمل تھی۔

"ایک بار میری بہن خیر خیریت سے یہاں سے چلی جائے قیوم ملک پھر مقابلہ ہو گا اپنی بیٹی کی اس حرکت پہ شرمسار ہونے کے بجائے تم میری بہن کی زندگی برباد کر رہے ہو۔۔۔۔" یرمان ملک جیسا انسان اس قابلِ تھا کہ وہ اپنی پھولوں جیسی بہن اس کے حوالے کر دیتا۔

"بھائی آپ اپنا خیال رکھیے گا اوُر کھانا ٹائم سے کھایئے گا مجھ سے ملنے آیئے گا اوُر پریشان نہیں ہویئے گا۔۔۔" چینج کرتے وہ خود کو کافی حد تک سنبھال چکی تھی یہاں سے جا رہی تھی تو جاتے جاتے اس کو بھائی کو پریشان نہیں کرنا تھا۔

"گڑیا آپ اپنا خیال رکھنا۔۔۔ ویسے تو یہاں آپ جا رہی ہوں وہاں سب لوگ پہلے سے ہی آپ کو جانتے ہیں لیکن پھر بھی آپ کو احتیاط کرنی ہو گی۔۔۔" اس کو ساتھ لیے وہ باہر آیا ہر طرف اندھیرہ تھا وہ صبح کی سفیدی ہر طرف پھیلنے سے پہلے ہی اسے عائلہ کو بھیجنا تھا دل تو گھبرا رہا تھا عائلہ اکیلی کیسے رہتی اور پھر اس کی طعیبت بھی خراب ہو جاتی تھی۔

عائلہ کو چھوڑ کر وہ واپس گھر آ گیا تھا۔

جیسے گھر خالی خالی لگ رہا تھا عائلہ کے بغیر کہاں عادت تھی اس کو رہنے کی۔

زندگی میں کبھی اتنا عجیب وقت آئے گا کہ اس کو عائلہ کو خود سے یوں بھیجنا پڑے گا جس واقعے کے اثرات وہ بھولنے کی کوشش کر رہا تھا ابرش ملک کی فیملی کچھ نہ کچھ ایسا کر دیتی جس کی وجہ سے ضامن کو ابرش سے نئے سرے

سے نفرت ہو جاتی تھی ابرش کے ساتھ کل کا ہوا واقعہ یاد آیا کیسے آتے ہوئے وہ پوچھ رہی تھی۔

یقیناً وہ یہ جاننا چاہا رہی تھی کہ ابرش کے علاوہ وہ کسی اور کے اتنے قریب جا سکتا ہے

ضامن نے بھی پھر اس کو خوب جلایا تھا اس کی رہی صورت ضامن کو سکون ملا تھا۔

.....

ضامن تو اپنی طرف سے مطمئن تھا عائلہ کو یہاں سے بھیج کر اور عائلہ بھی ضامن کے بغیر اداس تھی لیکِن ضامن کی وجہ سے ہی تو اس کو سٹیپ لینا پڑا اپنے بھائی کی بات وہ کیسے ٹال دیتی وہ حیدر آباد پہنچ گئی تھی اپارٹمنٹ کا انتظام

ضامن نے پہلے ہی کروادیا تھا ایک میڈ بھی رکھی تھی جو عائلہ کے ساتھ رہتی اور اس وقتِ شام ہو رہی تھی عائلہ دس بجے کے قریب یہاں پہنچی تھی ضامن سے اس کی بات ہو چکی تھی فون پہ۔

اب ہال میں بیٹھی تھی ملازمہ چلی گئی تھی وآپس عائلہ کا دل گھبرا رہا تھا ضامن نے اس کو تسلی دی تھی کہ سب ٹھیک ہے لیکن وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو بہت گھبرا رہا تھا۔

دروازہ وہ لاک کیے ہوئے تھے لیکن اس کی یہ غلط فہمی تھی کچھ ہی دیر میں بعد باہر سے شور سنائی دیا تھا جیسے کوئی زبردستی دروازہ توڑنے کی کوشش کر رہا ہو عائلہ گھبرا نے صوفے کی بیک کے پیچھے چھپ گئی تھی۔

تقریباً پانچ منٹس بعد ہی کوئی آندر آیا تھا وہ اکیلا نہیں تھا اس کے ساتھ اور بھی بہت سے لوگ تھے یرمان ملک کو اپنے سامنے دیکھتے عائلہ کے حلق سے پھٹی پھٹی سسکیاں نکلی تھیں۔

"عائلہ خود ہی سامنے آجاؤ ورنہ بہت برا ہو گا تمھارے ساتھ؟ تمھاری سوچ سے بھی برا۔۔۔" یرمان اکیلا نہیں تھا اس کے آٹھ دس موٹے ہٹے کٹے لڑکے بھی تھے جب عائلہ کو چھوڑ ضامن وآپس گیا تھا اسی وقت قیوم ملک کو اطلاع مل گئی تھی الرٹ تو وہ پہلے بھی تھے کہ ضامن عباس ضرور کچھ کرے گا لیکن وہ اس کی بیوی کو ہی غائب کروادے گا یہ اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔

یرمان کا بس نہیں چلا وہ ضامن کو جان سے مار دے وہ عائلہ کو صبح سے تلاش کر رہا تھا اور اب جا کر اس کی تلاش ختم ہوئی تھی۔

"عائلہ میرا ضبط مت آزماؤ۔۔۔!؛" وہ ٹیبل پہ پڑا واس آٹھا کر دیوار پہ مار چکا تھا اس کا غصہ حد سے زیادہ آیا تھا کیوں اب وہ اس سے چھپنے کی کوشش کر رہی تھی اس کو لگ رہا تھا کہ وہ یرمان ملک سے چھپ سکتی ہے تو اس کی یہ بہت بڑی غلط فہمی تھی جب وہ اس کے پیچھے کراچی سے یہاں آسکتا تھا تو اس چھوٹے سے گھر میں عائلہ کو تلاش کرنا اس کے لئے کونسا مشکل تھا لیکِن بعد میں جو وہ عائلہ کے ساتھ کرتا اس کی زمہ دار پھر عائلہ خوُد تھی۔

"تم لوگ باہر جاؤ۔۔۔!؛" یرمان کو لگا شاید عائلہ ان لوگوں سے جھجکتے اس کے سامنے نہیں آرہی ہے جبکہ دوسری طرف عائلہ بمشکل اپنی سسکیاں روکے ہوئے تھے یہ انسان آسیب کی طرح اس کی زندگی سے چمٹ گیا تھا۔

بھائی نے تو اس کو یہاں بھیجا کہ ان لوگوں سے بچ جائے گی عائلہ لیکِن یہاں الٹا ہو رہا تھا یہ انسان تو اس کو بارہ گھنٹوں میں ہی ڈھونڈتے اس کے سامنے تھا

وہ صوفے کی طرف آرہا تھا اگر جھکتا تو اس کی نظر عائلہ پہ پڑ جاتی اور عائلہ جیسے صوفے میں گھسنے کی کوشش کر رہی تھی تاکہ ضامن عباس کی نظروں میں نہ آجائے۔

"عائلہ۔۔۔!؛" یرمان نے ایک زوردار ٹھوکر ماری تھی صوفے کو جو اپنی جگہ سے ہل گیا عائلہ کے آنسو اس کے رخساروں پہ بہتے گہرائیوں میں جذب ہوئے تھے۔

"بھائی۔۔۔" دل میں اس نے ضامن کو پکارا تھا۔

"آگر تم نہیں چاہتی ہو کہ تمھارے بھائی کو کچھ ہو تو خود ہی میرے سامنے آ جاؤ ورنہ تمھارے بھائی کو اوپر بھجوانے میں مُجھے ایک منٹ بھی نہیں لگے گا۔۔۔" وہ ضامن کا نام لیکر عائلہ کو ڈرانے لگا کہ عین مُمکن تھا کہ ضامن کے نام سے وہ اس کے سامنے آجاتی عائلہ نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا۔

جانتی تھی یرمان جھوٹ بول رہا ہے شاید وہ جان بوجھ کر یہ سب کر رہا تھا بول رہا تھا کہ عائلہ اس کے سامنے آجائے۔

"اوو لگتا ہے تم میری بات کو مذاق میں لے رہی ہو یو نو واٹ مسسز یرمان ملک جب تمھیں ڈھونڈ سکتا ہوں تو تمھارے بھائی کو غائب کروانا میرے لیے مشکل نہیں ہے جیسے تمھارے بھائی نے تمھیں منظر سے غائب کروانے کی کوشش کی اسے کیا لگتا تھا کہ یرمان ملک تمھاری طرف سے لاپرواہ ہو جائے گا بہت بڑی غلطی کی تمھارے بھائی نے ابرش ملک کی عزت پہ حملہ کرنے کی کوشش کی۔۔۔" اپنی کوشش بیکار جاتے دیکھ کر وہ بھڑکا تھا عائلہ کو منٹلی ٹارچر کرنے کی کوشش کی ممکن تھا کہ اس کا عائلہ پہ کچھ اثر ہو جاتا۔

"میرے بھائی ایسا نہیں کر سکتے ہیں یہ سب آپ کی بہن کی وجہ سے ہؤا ہے ابرش نے کیا ہے یہ سب۔۔۔!؛" وہ یرمان ملک سے یہ سب کہنا چاہتی تھی لیکِن حلق سے آواز ہی نہیں نکل رہی تھی یرمان ملک کی موجودگی محسوس کرتے اس کا پورا وجود پسینے سے بھیگ گیا تھا آنکھیں سرخ ہو چکی تھی شدت گریہ کی زیادتی سے۔

"عائلہ مسسز یرمان ملک۔۔۔۔" وہ اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھولتے جھنجھناتے صوفے پہ بیٹھ گیا عائلہ کو یرمان کے وجود سے اٹھتی مہک اپنے انتہائی قریب محسوس ہوئی تھی۔

اس کے دل میں درد سا اٹھ رہا تھا سانس لینے میں بھی مشکل ہوئی تھی اس کی بیماری کچھ اس طرح کی ہی تھی ضامن کوشش کرتا اس کو ہر طرح کی ٹینشن سے دور رکھتا تھا۔

"عائلہ۔۔۔"ضامن نے اپنی سائیڈ گردن رب کرتے اپنا غصہ دبایا تھا ورنہ ہوئی بعید نہیں تھی کہ عائلہ سامنے ہوتی تو وہ اس کو جان سے مار دیتا۔اس پل عائلہ کا سامنے نہ آنا اس کو غصہ بھی اتنا ہی دلا رہا تھا اتنا سفر کیا تھا اور اب عائلہ اس کے سامنے آنے سے شرما رہی تھی یا پھر ڈر رہی تھی ہاں اس کو آیسا کرنا بھی چاہیے تھا اتنا خوار کیا اس نے یرمان ملک کو اپنے پیچھے۔

عائلہ کا پورا وجود پسینے سے تر ہو چکا تھا یرمان ملک کے ساتھ وہ یہاں اکیلی تھی اُس دن تو بھائی آسکتے تھے لیکن آج تو کوئی نہیں آسکتا تھا یہاں اور اب وہ اس انسان کو کیسے فیس کرتی۔

اس کی سسکیاں رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی اور اس کی سسکیاں ہی یرمان ملک کو سنائی دی تھیں کیونکہ پورا گھر خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔

وہ تیزی سے اٹھا تھا صوفے سے عائلہ نے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی یرمان ملک چلتے صوفے کی بیک کی طرف آیا عائلہ نے دوپٹہ سختی سے تھام رکھا تھا لیکِن اس کے بال بکھرے ہوئے تھے یرمان ملک اس کو اس پل اس چہرے کو دیکھنے کی خواہش ہوئی وہ سر جھکائے ہوئے تھی یرمان اپنے گھٹنوں سے پینٹ اوپر کرتے عائلہ پہ جھکا تھا جس کے جھکے سر کو اس نے اپنی گرفت میں دبوچا کہ عائلہ کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی۔

"کیا لگا تھا تمھیں بہت آسان ہو گا یرمان ملک کی اندھی سے دور جانا تمھارا بھائی کچھ زیادہ ہی ہلکے میں لے رہا تھا مُجھے اب اس کی زندگی نہ برباد کر دی تو میرا نام بھی یرمان ملک نہیں اور شروعات ہو گی تم سے۔۔۔" اس کے بالوں پہ انگلیاں پھیرتے وہ بہکا سا اس کی پشت کو دیکھ رہی تھا۔

عائلہ کی اس کی طرف پیٹھ تھی وہ ہمت نہیں کر پا رہی تھی یرمان ملک کی طرف دیکھنے کی۔

"اب صوفے میں چھپنے کا ارادہ ہے کیا؟" طنز کیا گیا تھا عائلہ نے سسکتے اسے دیکھا تھا۔

"نہیں۔۔۔" یرمان کے ہاتھ اس کے ہاتھوں کی انگلیاں اس کو اپنے پورے وجود پہ رینگتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔

یرمان ملک نے ایک جھٹکے سے عائلہ کا رخ پلٹا تھا اور عائلہ کا دوپٹہ بکھر گیا تھا عائلہ اپنے ہوش ربا سراپے کی رعنائیاں بکھرتے اس کے سامنے تھی یرمان ملک نے بے ساختہ اس کے نرم و نازک رخساروں پہ ہاتھ رکھنا چاہا لیکن عائلہ نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا یرمان ملک مذید طیش میں آیا اتنی اوقات اس کی لڑکی کی کہ وہ اس کو خود سے دور جھٹکے۔

"تم میں اتنی ہمّت ہے مجھے خود سے دور دھکیل سکوں میری بیوی ہو۔۔۔!؛" وہ نجانے عائلہ کو یہ باور کروا کر رہا تھا یا خود کو کہ عائلہ اس کی بیوی ہے وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ یہ سب کیوں کہہ رہا تھا ہاں اسے اتنا پتہ تھا کہ عائلہ اس کی تھی اس کی بیوی جس کا نازک وجود پوری طرح سے اسے اپنی طرف مائل کر رہا تھا۔

وہ عائلہ سے دوری برقرار رکھ نہیں پا رہا تھا اس کو بس چلتا تو ابھی تمام فاصلے مٹاتے وہ عائلہ کی گہرائیوں کو ماپ لیتا عائلہ کے روتے بلکتے وجود کو دیکھتے اس کا خود پہ کنٹرول ختم ہو رہا تھا عائلہ کے گہرے سانس بننے پہ واضح ہوتی اس کی رعنائیاں یرمان ملک کے جوان جذبات پوری طرح سے ابھار چکی تھی۔

یرمان ملک کے پکڑنے کی وجہ سے عائلہ کا دوپٹہ اس کے وجود سے الگ ہو چکا تھا اب وہ اپنے تمام تر رعنائیوں کو ظاہر کرتے اس کے سامنے موجود تھی اور وہ تھا ایک جوان مرد کے جذبات کسی بھی پل ابھر سکتے تھے۔

اس وقت تو پاس اس کے پہلو میں اس کا جائز رشتہ بھی تھا اور وہ کہاں لحاظ کرتا تھا کسی کا اب عائلہ اس کے سامنے تھی کیسے چھوڑ دیتا وہ اس لڑکی کو جس لڑکی نے اس کی راتوں کی نیند نہیں اڑا چکی تھی۔

ہاں نکاح کے بعد وہ ایک رات بھی نہیں سو سکا ساری رات اس کی سموکنگ کرتے گزرتی تھی بس نہیں چلتا تو جا کے اس لڑکی کو میں قیدی کر لیتا۔

عائلہ سے نکاح کے بعد اس کی ایسی سچویشن ہو جائے گی اس کو خود بھی اندازہ نہیں تھا ئل اس کے سانپ اور بہت بری طرح سے سوار ہو چکی تھی جیسے وہ اس کو سوچتا ہے اس کو کچھ اور چیز خاموش نہیں رہتا اب تمہارا اس

کی زندگی میں کہیں بہت پیچھے رہ گئے تھے یا شاید مایا اس کی زندگی میں وہ کام حاصل کر ہی نہیں سکی جو عائلہ نے نکاح کے بعد حاصل کر لیا۔

ہاں وہ اس کو بدلے کا نام دے رہا تھا ہم عائلہ کو عباس کے لیے استعمال کرنے والا تھا ابرش ضامن کی زندگی میں شامل کرنے کے لیے اس کو پتہ تھا کہ اس کو عائلہ کو استعمال کرنا ہی تھا کرنا ہی تھا۔

اگر وہ عائلہ کو استعمال نہیں کرتا تو شاید کبھی بھی ضامن برش اور اپنی زندگی میں شامل نہیں کرتا بھلے ہی ان کا ہو چکا تھا لیکن اس رشتے کو کبھی نہیں اگے لے کر چلنے والا تھا اس کے لیے اس کو عائلہ کو استعمال کرنا ہی تھا ہاں اس کا دل کی بدلتی صورتحال ایک طرف لیکن ابرش کے لیے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھا۔

"دور رہیں مجھ سے۔۔۔۔۔میں اپ سے کوئی۔۔۔۔۔رشتہ نہیں ہے میں نہیں مانتی ہوں اس۔۔۔۔۔رشتے کو زبردستی کی ہے اپ لوگوں نے۔۔۔۔۔مجھ سے اور میرے بھائی سے اوٗر میرے بھائی کو اپنی زندگی۔۔۔۔۔میں اپ کی بہن چاہیے تھی اور نہ مجھے زندگی میں آپ۔۔۔۔۔خدا کے لیے جان چھوڑ دیں اپ میری بھی۔۔۔۔۔۔۔اور میرے بھائی کی بھی کیا بگاڑا ہے ہم نے اپ لوگوں کا۔۔۔۔!؛" نجانے کیسے اتنی ہمت اگئی تھی آج عائللہ میں کہ اج اتنا کچھ بول گئی ورنہ تو وہ کبھی کسی کے سامنے جس کو جانتی تک نہ وہ بات نہیں کرتی تھی لیکن اج اس انسان کو دیکھتے اس کا دل پھٹنے کے قریب تھا۔

کیا کچھ نہیں برداشت کر رہا تھا وہ اور اس کا بھائی ان دونوں کی وجہ سے سب سے زیادہ غلطی تو ابرش کی تھی کیا ضرورت تھی اسے اس دن حال میں وہ

سب کہنے کی اوٗر کرنے کی نہ وہ سب ہوتا نہ عائلہ کا نکاح ہوتا اس کے بھائی کے ساتھ اور نہ ہی اج عائلہ اپنے گھر سے دور ہوتی۔

ضامن سے دور ہونے کا مطلب یہی دربدر کے ٹھوکر کھانا اس نے جب سے انکھ کھولی تھی ہمیشہ اپنے بھائی کے ساتھ رہی تھی۔

اج زندگی میں پہلی بار وہ ضامن سے دور رہی تھی وہ بھی صرف ان لوگوں کی وجہ سے ان لوگوں کے لیے اس کے دل میں سوائے نفرت کی اور کوئی جس کا نہیں تھا۔

"میری بلی مجھے ہی میاؤں میاؤں منہ میں تمھارے زبان بھی ہے تمھارے۔۔۔۔ویری گڈ بہت اچھی بات ہے ویسے بھی میری زبان کو ٹیسٹ کرنا چاہتا ہوں میری قریب سے سمجھ رہی ہو گی تم کہ میں کیا کہنا چاہ

رہا ہوں اس کے کپکپاتے ہونٹوں پہ اپنی انگلیاں پھیرتے معنی خیز لہجے میں بولا۔

یہ چہرہ یہ اس کو دیکھنے کی خواہش کتنی دنوں سے اس کے دل میں پڑ رہی تھی اج یہ چہرہ سامنے تھا تو اس کی نظریں نہیں ہٹ رہی تھی یا عائلہ پر سے۔

دل کا تھا کہ کہہ رہا تھا وہ بس اسے دیکھتا رہے اتنی خوبصورت تھی پاکیزہ معصوم تھی بھی کتنی کم عمر اور یرمان سے تو تقریبا سات اٹھ سال چھوٹی تھی لیکِن یرمان کے جذبات بدلنے لگے تھے ہاں وہ نہیں مانتا لیکن اس کا جذبات بدل رہے تھے عائلہ کے لیے عائلہ کو دیکھتے سے اچھا لگتا تھا وہ گھنٹوں اسے دیکھ سکتا تھا اس کا دل چاہتا تھا وقت تھم جائے اور وہ اس کو خود بھی قید کر لے۔

وہ عائلہ کو جہاں نہیں چھوڑ سکتا تھا اس کو عائلہ کو اپنے ساتھ لے کر جانا تھا اور عائلہ کے ذریعے ہی ضامن کو بلیک میل کر کے ضامن کے رخصتی کروانی تھی یہ تبھی ممکن تھا جب عائلہ کو اپنے ساتھ لے کر جاتا۔

مانتا تھا عائلہ کے ساتھ برا کر رہا تھا۔

دل میں کہیں نہ کہیں شرمندگی بھی تھی لیکن کیا کرتا ابرش کے معاملے میں وہ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ضامن رشتے کے لیے کبھی راضی نہیں ہو گا اس کو بلیک میلنگ کا سہارا لینا ہی پڑے گا ڈیڈ بھی یہ چاہتے تھے۔

ڈیڈ کا یہی پلان تھا کہ ائی لو ضامن عباس کو بلیک میل کیا جائے۔

ضامن ویسے بے شک انکار کر رہا تھا لیکن اپنی بہن کی حالت کو دیکھتے ہوا اپنے انکار کو اقرار میں بدل سکتا تھا ہاں عائلہ کے لیے وہ بے بس ہو جاتا عائلہ اس کی زندگی میں کتنی اہمیت رکھتی تھی یہ احساس تو یرمان ملک کو بہت اچھے سے ہو گیا تھا رات ہی تو ڈیڈ نے رخصتی کی بات کی اور صبح عائلہ اپنے گھر سے غائب تھی۔

وہ تو اچھا تھا کہ ڈیڈ نے گارڈز چھوڑے ہوئے تھے ورنہ جوان کو پتہ ہی نہیں چلتا وہ تو ہمیں ضامن واپس ایا تو گارڈز نے ڈیڈ کو کال کر کے بتایا کہ وہ اکیلا واپس ایا ہے ضامن کو جاتے ہوئے انہوں نے نہیں دیکھا تھا لیکن پھر ضامن جب اپنے کمرے میں چلا گیا تو ان کے گارڈ نے چپکے سے ضامن کے گھر میں داخل ہوئے تھے اور انہوں نے اندر تلاشی لی تو ضامن کے علاوہ اور کوئی نہیں عائلہ کا کمرہ خالی تھا۔

انہوں نے پھر قیوم ملک کو کال کی اور قیوم ملک نے یرمان کو بتایا یہ سنتے ہی یرمان ملک کا تو خود پر ضبط ختم ہو رہا تھا اس کی بیوی تھی عائلہ جیسے بھی تھی لیکن اب یہ رشتہ اس کو عزیز تھا اس کو یہ رشتہ قائم رکھنا تھا ابرش کے لیے اور شاید خود کے لئے۔

"نہیں۔۔۔" عائلہ نے آپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا اس پل اُسے وحشت سی ہو رہی تھی یرمان ملک سے وہ کبھی اس انسان کو اجازت نہیں دے سکتی تھی کہ وہ اپنے لبوں کو چھوئے۔

کہاں مانتی تھی وہ اس رشتے کو اس رشتے کے نام کی زنجیر سے ہی تو ضامن اس کو چھٹکارا دلانا چاہتا تھا لیکن ایک ہی دن میں یرمان ملک اس کی زندگی میں واپس آ گیا تھا۔

"مسسز ملک آپ کے انکار سے کیا ہو گا۔۔۔؟" وہ اس کا جبڑہ اپنے ہاتھوں میں دبوچتے اس کے خوبصورت نقوش پہ اپنی انگلیوں کا پکا چھوڑ رہا تھا۔

عائلہ ماہی آب کی مانند تڑپی تھی مقابل کی انگلیاں اس کا وحشت زدہ لمس اس کے تن بدن میں ایک انجانی سی آگ لگا چکا تھا۔

"جنتی مزاحمت کرو گی اتنی ہی مشکل بڑھاؤ گی تم خوُد کے لیے اوُر اپنے بھائی کے لیے بھی جو اس وقت میری حراست میں ہے۔۔۔!؛"

"نہیں بھائی نہیں۔۔۔۔" وہ ہزیانی چیخی تھی یرمان ملک نے کوفت سے اس کی چیخیں سنی تھی ایسی ہی تو محبت عائلہ کی اس کو خود کے لیے بھی چاہیے تھی اوُر عائلہ کی آنکھوں میں اس کے لیے نفرت تھی۔

"میرے ساتھ جاؤ گی تم عائلہ یرمان ملک ورنہ تمھارا بھائی اس دُنیا سے جائے گا جانتی ہو ناں میں آیسا کر بھی سکتا ہوں اتنی اکڑ کسی بات کی ہے تمھارے بھائی میں۔۔۔" وہ عائلہ کو زمین پہ لٹائے خوُد اس پہ جھکنے لگا عائلہ نے یرمان کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اس کو خوُد سے الگ کرنے لگی تھی لیکن جب نظریں اس کے کھلے بٹنوں سے نظر آتے کشادہ سینے پہ گئی تو وہ نظریں پھیر گئی تھی۔ کیسے دیکھتی وہ اس انسان کی جانب جس سے شدید نفرت کرتی تھی۔

"ابھی تو یہ شرٹ موجود ہے تب کیا کرو گے جب ہم دونوں بنا کسی پردے کے لیکن یہ سب یہاں نہیں ہو گا میرے بیڈ روم میں ہو گا میں تمھیں ایک سیکنڈ بھی یہاں نہیں رہنے دوں گا۔۔۔!؛" وہ اس کی کالی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا عائلہ نے زور سے آنکھیں میچی تھیں۔

"آپ کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی۔۔"وہ انکار کر چکی تھی اور یرمان ملک کہاں برداشت کر سکتا تھا مقابل کا انکار۔

"تُمھارے تو اچھے بھی جائیں گے۔۔۔!؛"وہ اس کے بالوں کو جھٹکا دیتا اس کو مذید اپنے قریب کر گیا تھا۔

"آپ نہیں کر سکتے۔۔۔زبردستی۔۔۔"وہ ہچکولے لے رہی تھی اس کے پورے وجودِ پہ کپکپاہٹ طاری ہوئی تھی۔

"کر سکتا ہوں سوچ لو آگر انکار کرو گی۔۔۔۔تو تمھارا ہی نقصان ہو گا ۔۔۔"اس کے ہونٹوں پہ بے باکی سے نظریں گاڑے اس کے ہونٹوں کو فوکس میں رکھے ہوئے تھا۔

عائلہ نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا لیکِن یرمان ملک اس کی مزاحمت کو نظر انداز کرتے وہ اس کے ہونٹوں پہ اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا۔

عائلہ کا دل دھڑکنے لگا تھا بہت تیزی سے اس نے نم ہوتی ہتھیلیاں یرمان کے سینے پہ رکھتے اس کو خوُد سے دور کرنا چاہا دوسری طرف یرمان ملک نے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لاک کرتے پیچھے پن کیا تھا۔

اس کے لمس میں بلاؤ کی شدت ہے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں جکڑے اس کے ہوٹوں کی نرمی کو شدت سے چوز رہا ائینہ کا بس لے جا رہا تھا اس انسان کو خود سے اتنا دور کر دیتی کہ انسان کبھی اس کے قریب نہیں ا سکتا لیکن اس وقت اس کے ہاتھ پوری طرح سے یرمان والے کی گرپ میں کہتے ہیں کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی کیا کہتی ہے ارمان کے شدت اس کے ہونٹوں پر بڑھتی ہی چلی جا رہی تھی۔

دوسری طرف جرمان پوری طرح سے مدہوش ہو چکا تھا ان اونٹوں کا نمس کے ملاوہ تو سب کچھ بھول گیا تھا جائز رشتہ تھا اس کا اور ائندہ کا کیسے نام بہکتا ہوا دل چاہ رہا تھا اسی لم اور اپنے درمیان کے سارے فاصلے مٹاتے اس کو خود میں گم کر لیں لیکن نہیں تو یہ نہیں کر سکتا تھا کم سے کم یہاں تو ہر گز نہیں ائی لو کوئی اس کو واپس لے کر جانا اس کو راضی کرنا تھا کسی بھی صورت میں بھلے انکار کر رہی تھی لیکن وہ جانتا تھا وہ اپنے بھائی کے معاملے میں اس کے بعد ماننے پہ مجبور ہو جاتی اور اس کو ایسا ہی کرنا تھا اس کے ہونٹوں کو سخت ارمان نے تب تک ازاد نہیں کیا جب تک کرنل کی سانس نہیں رکنی جب وہ بالکل مدم بڑھنے لگی اور اس کو موجود ساتھ دھونے لگا تب مہمان ملک نے اس کو خود سے الگ کیا ائینہ بری طرح سے کپکپانے لگی تھی۔

اس کی سانس بھی بند ہونے لگی تھی یہ ارمان ملک کی گرد تھی ہی اتنی سخت وہ بیچاری کیا کرتی پہلی بار کو اس کے اتنے قریب ایا تھا اور وہ بھی وہ انسان جس سے روشنی نفرت کرتی تھی انسان کی وجہ سے اس کی زندگی میں اتنا کچھ ہو گیا تھا اور ہو رہا تھا ارمان ملک کی وجہ سے ضامن اتنا سفر کر رہا تھا اور عائلہ خود بھی۔

"اگر مجھے انکار کرو گے تو میں یہیں وہ سب کر دوں گا جو میں یہاں ہر گز نہیں کرنا چاہتا تمہیں میرے ساتھ ملک مینشن چلنا ہو گا یوں سمجھ لو تمہاری رخصتی ہو گیا اور تم اپنے شوہر کے ساتھ جا رہے ہو اسی اور کے ساتھ جس کو تم ناپسند کر لیکن اس ناپسندیدہ شوہر کے ساتھ تمہیں پوری زندگی رہنا ہو گا مسز اور نان ملک یہ بات اپنے ذہن میں بٹھایا تو بہت اچھا ہو گا تمہارے لیے ورنہ مجھے اپنی بات سمجھانے کے اور بھی بہت سے طریقے اتے ہیں جو تمہیں

بالکل بھی پسند نہیں آئے گا۔ درست کرو اپنا حلیہ اور چلو میرے ساتھ۔۔۔۔"وہ سنجیدگی سے گویا ہوا ائیلہ نفی میں لایا وہ مر کر بھی نہیں جا سکتے تھے اس کے ساتھ۔

"او تو تم چاہتی ہوں میں ضرور وہ کروں جو میں کرنا نہیں چاہتا تم چاہتی ہوں میں تمہارے بھائی کو اوپر پہنچادوں۔۔۔!؛"ارمان نے پھر سے پہلے والی دھمکی دی کہ ہمزہ تھا اسی دھمکی کا کچھ اثر ہو گیا اس لڑکی پہ۔

"نہیں اپ میرے بھائی کے ساتھ ایسا کچھ نہیں کر سکتے کیسے کر سکتے ہیں میرے بھائی کے ساتھ ایسا میرے بھائی میری قصور ہیں۔۔۔۔"

"تمہیں لگتا ہے تمہارا بھائی بے قصور ہے وہ حال میں میری بہن کے ساتھ کس حالت میں پایا گیا یہ تم جانتی ہو۔۔۔؟"بہت مشکل تھا یرمان ملک کے لیے وہ س پھر سے دہرانہ لیکن عائلہ شاہد جان بوجھ کر جاتی تھی کہ وہ پھر

سے اس بارے میں بات کریں جس واقعے کو وہ بھول جانا چاہتا تھا اس واقعے کی وجہ سے ائینہ اور اس کا نکاح ہوا تھا لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا کہ وہ سب کچھ بھول جائے ی ارمان ملک کی سزا تو بنتی تھی اب سزا دی تھی ابرش کی زندگی میں اجاتی وہ لڑنا پسند کرتا تھا بالکل ویسے ہی جیسے ائینہ اس کو سخت ناپسند کرتی تھی اور اب عائلہ کو اس کی زندگی میں شامل ہونا ہی تھا چاہے کسی بھی حال میں ائی لو انکار کرتی یا اقرار لیکن ائندہ اس کی بیوی تھی اور اخری سانس تک کبھی اس کو اس کی بیوی ہی رہنا تھا۔

"آپ اپنی بہن سے کیوں کچھ نہیں پوچھتے آپ کی بہن اتنی دودھ کی دھلی نہیں ہے جتنی آپ اسکو سمجھ رہے ہیں کیا کر رہی تھی اس دن وہ میرے بھائی کے ساتھ حال میں ایک لڑکی اپنی عزت کی حفاظت خود کرتی اپ کی

بہن ایسی ہے میرے بھائی پہ الزام لگانے کی کوئی ضرورت نہیں آپ شاید جانتے ہیں لیکن اپنی بہن کے غلطی کو چھپانے کی کوشش کر رہے۔۔۔۔"

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ خبر دار جو میری بہن پہ الزام لگانے کی کوشش کی تو تمہارا بھائی وہاں کیا کر رہا تھا تم نے اپنے بھائی سے کیوں نہیں پوچھا اس بارے میں تمھیں تمھارا بھائی دودھ کا دھلا لگ رہا ہے جیسے ویسے مجھے میری بہن بھی دودھ کی دھلی لگ رہی ہے میری بہن کی کوئی غلطی نہیں ہے سارا قصور تمہارے بھائی کا ہے جو کیا ہے تمہارے بھائی نے کیا ہے اور اسے اس کے کئے کی سزا ضرور ملے گی اور وہ بھی تمھاری صورت میں...." وہ اپنی باتوں سے عائلہ کا دل چھنی کر رہا تھا شاید وہ عائلہ کے دل میں خود کے لیے مزید نفرت پیدا کر رہا تھا۔

لیکن اس وقت نفرت اور انتقام میں بالکل اندھا ہو گیا تھا ایک طرف فائدہ کا نازک وجود اسے بری طرح سے اٹریکٹ کر رہا تھا تو دوسرے طرف اپنا بدلہ جو اسے ضامن عباس سے لینا تھا ہاں اس کو نیچہ دکھانا تھا اور ہر حال میں دکھانا تھا کیا ثابت کرنا چاہتا تھا وہ۔۔۔۔۔

"یوں کہیں۔۔۔۔۔میں آپ کے لیے صرف انتقام اور بدلا ہوں۔۔۔۔۔میرے وجود سے اپ کو کوئی مطلب نہیں اپ کو بس اپنا۔۔۔۔۔۔بدلہ پورا کرنا ہے میرے بھائی کے خلاف مُجھے استعمال کرنا چاہتے ہیں نا آپ۔۔۔!؛" وہ بولنے پہ ائی تو بولتی ہی چلی جا رہی تھی اس کو یرمان ملک کو بتانا تھا کہ غلطی اس کے بھائی کی ہر گز نہیں ہے لیکن یہ یرمان شاید اپنی بہن کی محبت میں اندھا ہو چکا تھا۔

جس کو کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا شاید وہ انتقام میں اندھا ہو چکا تھا۔

"تم جو بھی سمجھو لیکن تمھیں میرے ساتھ ملک مینشن چلنا ہو گا ورنہ میں ابھی اور اسی وقت اپنی گارڈز کو فون کروں گا اور وہ ایک ایک لمحہ بھی نہیں لگائیں گے تمہارے بھائی کو جان سے مارنے کے لیے ہو تم جانتی ہو کہ جو انسان تمہیں ڈھونڈنے کے لیے 12 گھنٹوں کے اندر اندر اس گھر کے دہلیز پار کر سکتا ہے وہ تمھارے بھائی کو بھی اوپر پہنچانے میں زیادہ وقت نہیں لگائے گا۔۔۔اب تک تو تمہیں ہماری پاورز کا اندازہ ہو ہی گیا ہو گا نکاح کے وقت بھی تم اور تمہارا بھائی کیسے انکار کر رہے تھے لیکن نکاح ہو گیا تھا نا ایسے اب تمھارے انکار کے باوجود رخصتی ہو گی اور ضرور ہو گی میں تمہیں یہاں سے لے کر ہی جاؤں گا دیکھتا ہوں کیسے انکار کرتی ہو تم۔۔۔تم نے خود مجھے زبردستی کرنے پر مجبور کیا ہے۔۔۔" وہ اس کو کندھوں سے تھام کر کھڑا کر چکا تھا عائلہ کا دوپٹہ تو اس کے پہلے ہی زمین پر گرانے کی وجہ سے اس

کے وجود سے دور ہو چکا تھا اب اس کے پسینے سے تر ہوتے وجود۔۔۔۔۔

روتے وجود کو دیکھتے وہ اس پل بے اختیار ہوا تھا اس کی ہچکو لے لیتی ہوئی گہرائیاں مقابل کی نگاہوں میں خماری سی بھر گئی تھیں۔

"آپ مجھے یہاں سے۔۔۔۔۔ نہیں لے کر جا سکتے ہیں میرے بھائی بالکل سیف ہوں گے میں۔۔۔۔۔۔ اپکی کسی بات پر یقین نہیں کر۔۔۔۔۔۔ سکتی اپ مجھے میں محض دھمکی دے رہے ہیں تا کہ میں اپ کے ساتھ ملک مینشن میں چلی جاؤں لیکن میں اپ کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی اپ چاہے جو مرضی کر لے۔۔۔۔!؛" وہ ہچکو لے بھی لے رہی تھی اور ساتھ ساتھ بول بھی رہی تھی اس کو کسی بھی طرح یمان والے کو زن سے بھیجنا تھا سامعین کو بتایا بتائے بغیر وہ یرمان ملک کے ساتھ کبھی بھی نہیں جا سکتے تھے۔

"میں تمہیں زبردستی اٹھا کر لے جاؤں گا اور میں یہ کر سکتا ہوں اور جب باہر کسی نے مجھ سے پوچھا تو میں صاف صاف انہیں نکاح نامہ دکھادوں گا کہ تم میری بیوی ہو پھر خود ہی سب کو وضاحت دیتی رہنا تم اور جو بات ابھی تک۔۔۔۔سب سے چھپی ہوئی ہے وہ سب کے سامنے اجائے گی۔۔۔۔!؛" وہ اس کو کندھوں سے تھام کر ایک بار پھر سے اپنے سامنے کر چکا تھا عائلہ اس کے حصار میں بری طرح سے پھنس چکی تھی۔

کاش کے وہ بھائی کے ساتھ ہی رہتی بھائی کے ساتھ کم سے کم وہ سیو تو تھی ضامن نے تو اس کو جہاں بھیجا تھا کہ وہ ان لوگوں سے دور رہیں گے لیکن یہ انسان اس کو کیوں نہیں چھوڑ رہا تھا کیا یہ انسان اپنی بہن کے رخصتی کے لیے یہ سب کر رہا تھا ایک پل کے لیے عائلہ کے ذہن میں یہ سوال ایا۔

اسی لیے یہ انسان اس کے ساتھ زبردستی کر رہا تھا ورنہ کون سی کشش اس کو کھینچ لاتی لیکن اگر وہ اسی وجہ سے عائلہ کو واپس لے جانا چاہتا تھا تو پھر وہ عائلہ کے قریب کیوں گیا اس کے لبوں کو کیوں چھوا۔

اس کے جلتے ہونٹوں کا لمس ابھی تک عائلہ کو اپنے ہونٹوں پر محسوس ہو رہا تھا اس نے اپنے ہونٹوں کو رگڑ کر یرمان ملک کو ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔۔

"میرا لمز مٹانے کی کوشش کرو گے میں اتنی ہی شدت سے یہ لمس تمہاری پورے وجود پر ڈھلوں گا تمہارے لیے بہتر یہی ہے کہ میرے ساتھ چلو ورنہ جو میرے گارڈز کریں وہ تمہارے ساتھ زبردستی بھی کر سکتے ہیں۔۔۔۔!؛" ارمان ملک کو احساس نہیں ہو رہا تھا کہ وہ غصے میں کیا بول رہا تھا لیکن عائلہ حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی وہ اسے اپنی

گارڈز کے سامنے ڈالنے والا تو اس کو یقین نہیں ہو رہا تھا کتنا میں کہہ رہا تھا کہ انسان تھا عائلہ کو تو وہ کم سے کم بے غیرتی لگا تھا۔

"اب جیسے انسان سے۔۔۔۔۔اور امید بھی کیا کہیں۔۔۔۔۔جا سکتی اپ ایسا۔۔۔۔۔ہی کچھ کر سکتے ہیں جو مزے کر لے میں یہاں سے ہر گز نہیں جانے۔۔۔۔۔والی آپ۔۔۔۔ جھوٹ بول رہے ہیں میرے بھائی اپ کی حراست ہوئی ہو ہی نہیں سکتے اپ کی بھلائی۔۔۔۔۔ جتنی پاورز ہونے کے لیے اس کا یہ مطلب نہیں۔۔۔۔۔ہے کہ اپ جو چاہیں گے وہی ہو گا۔۔۔۔۔!؛" وہ غصے سے بولی تھی اپ کی بے چاری کا روم روم کانپ رہا تھا کامل کا خوف اس کے پورے بدن میں سرائیت کر چکا تھا۔

وہ کپکپاتے اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی جو مقابل بری طرح سے اس کی کوشش کو ناکام بناتے اس کو خود میں بھینچ چکا تھا۔

وہ کیسے عائلہ سے گارڈز کی بات کر رہا تھا۔

پہلے عائلہ کی وجہ سے ہی تو اس نے گارڈز کو باہر بھیجا تھا اور اب وہ خود یہ کیسے کہہ سکتا تھا۔

"اہہہہ۔۔۔۔" اس نے جھنجھناتے اپنی سائیڈ گردن رب کی تھی اپنے بولے لفظ اس کو انگارے کی مانند پتا رہے تھے اس کی گرفت عائلہ کے گردن سخت ہو رہی تھی عائلہ کو اس کی انگلیاں اپنی کمر میں پیوست ہوتی محسوس ہوئی تھی اتنی شدت تو اس کے ہونٹوں کے لمس میں بھی نہیں تھی جتنی شدت وہ ابھی دکھا رہا تھا۔

عائلہ کی آنکھیں شدت سے بہہ رہی تھیں بس نہیں چل رہا تھا کہ آنکھیں جب کھولے تو اس انسان کی زندگی سے بہت دور ہو وہ۔

"چھوڑیں۔۔۔۔" نجانے کتنی ہمت جمع کی تھی اس نے خود میں یہ لفظ کہنے کے لیے۔

"نہیں چھوڑوں گا تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا یہ بھول ہے تمہاری مسز یرمان ملک کی میں تمہیں کبھی چھوڑوں گا تم ہمیشہ میری رہو گے میری ملکیت بن کر تمہاری اخری سانس تک تمہیں میری بیوی بن کر رہوں گا پھر چاہیے تمہاری مرضی ہو یا نہ تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا انکار کرنے کا حق نہیں رکھتے ہو تم ورنہ میں زبردستی کروں گا۔۔۔۔" وہ پہلے ہی اپنے بھولیں گے لفظوں کی وجہ سے ایسا لگ رہا تھا مزید عائلہ کا لفظ چھوڑنا اس کے اصحاب کو بڑی طرح سے جنجوڑ چکا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ مقابل کو مقابل کوئی احساس دلائے کہ وہ اس کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا ہے دوسری طرف

عائلہ اس کے احسان میں کھڑی سسکتے اس کے اثار سے نکلنے کی کوشش میں بری طرح سے ناکام ہو رہی تھی۔

"آپ میرے ساتھ۔۔۔۔پہلے ہی زبردستی کر رہے ہیں اور کیا زبردستی کریں گے کیا۔۔۔۔۔یہ کم ہے کہ میں آپ کے ساتھ نہیں جانا چاہ رہی۔۔۔۔۔اور اپ مجھے لے جانا چاہ رہے ہیں میرے بھائی۔۔۔۔۔کی وجہ سے مجھے بلیک میل کر رہے ہیں۔۔۔۔۔نا اگر اپ یہ سمجھتے ہیں کہ اپ میرے تو میرے بھائی۔۔۔۔۔کو بلیک میل کریں گے تو یہ اپ نے بہت بڑی غلط فہمی ہے میرے بھائی کی میں کمزوری نہیں میں ان کی طاقت ہوں۔۔۔۔"وہ جن جھنا تے بولی تھی۔

"طاقت۔۔۔" وہ طنزیہ ہنسا عائلہ نے اپنی آنکھیں صاف کی تھیں مقابل کے ہونٹ جو لفظ ادا کر چکے تھے وہ ان لبوں کے یہ لفظ کبھی نہیں بھولنے والی تھی۔

"جائیں۔۔۔!؛" وہ یرمان ملک کی گرم سانسوں کی تپش سے خود کا چہرہ جھلستا محسوس کر رہی تھی۔

"کیوں جاؤ اور تمھارے بغیر یہ تو ناممکن ہے تم میرے ساتھ جاؤ گی مسسز یرمان ملک۔۔۔" اس کی گردن پہ جھکتے وہ اپنے لب رکھتا کہ عائلہ نے اس کو ایک جھٹکے سے پیچھے کیا تھا۔

بے ساختہ اس حملے کے لئے شائد یرمان ملک تیار نہیں تھا اور لڑکھڑایا لیکِن عائلہ کے گرد موجود اس کی سخت گرفت میں نرمی نہیں بلکے مذید سختی آئی تھی۔۔۔۔

"آپ۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔" عائلہ یرمان کے سامنے دوپٹے کے بغیر تھی اس کو اتنی حیا محسوس ہو رہی تھی یرمان ملک سے جس کی نگاہیں اس کے سراپے کے ہر حصے کو گہرائی سے ماپ رہی تھیں۔

اچھی خاصی سردی کا موسم تھا لیکِن عائلہ پسینے سے تر تھی یہ پسینہ مقابل کی نزدیکی اس کی قربت کا تھا اس کی نزدیکی کا تھا عائلہ بھلا کب کسی کے اتنے قریب گئی تھی۔

"عائلہ ڈونٹ ویسٹ مائی ٹائم۔۔۔۔!؛" وہ عائلہ کو ایسے اس حلیے میں باہر لے کر نہیں جا سکتا تھا۔

"جاؤ اپنی شال لیکر آؤ اور کوئی چالاکی کی تو عائلہ بہت بری طرح سے پیش آؤں گا میں۔۔۔۔!؛" وہ انگلی اٹھ کر وارن کر رہا تھا۔

"کیا۔۔۔کریں۔۔۔اور شال کیوں؟ تھوڑی دیر۔۔۔پہلے کیا کہہ رہے تھے آپ بھول۔۔۔۔گئے ہیں شاید مُجھے۔۔۔اپنے۔۔۔گارڈز۔۔۔"

"آگے ایک لفظ بھی نہیں بولنا۔۔۔"وہ جل بھن گیا تھا پورے وجود میں شعلے سے بھڑکے لگے تھے خوُد تھوڑی دیر پہلے کیسے عائلہ کو اپنے گارڈز کے سامنے پھینکے کی دھمکی دے رہا تھا اوُر اب عائلہ کے لبوں سے اس کو یہ لفظ آتما سلگا کیوں گئے تھے۔

"کیوں۔۔۔نہ بولوں۔۔۔"یرمان ملک کا پل پل بدلتا روُیہ وہ الجھ رہی تھی ایک طرف وہ صاف صاف کہہ چکا تھا کہ عائلہ کے تھرو وہ ضامن عباس کو بلیک میل کرے گا تو دوسری طرف یہ پوزسیونس اس کا کیا مطلب تھا آخر۔

"تم اس قابلِ ہی نہیں ہو کہ تمھارے ساتھ نرمی برتی جائے تم شاید یہی چاہتی ہو کہ میں تمھارے ساتھ زبردستی کروں تو ٹھیک ہے۔۔۔" یرمان ملک نے اس کو بانہوں میں اٹھالیا عائلہ نے بھرپور مزاحمت کی لیکن مقابل پہ کوئی فرق نہیں پڑا اس کی گرفت میں موجود سختی ہنوز برقرار تھی.

"نہیں۔۔۔۔" وہ ہاتھ پاؤں ہلا رہی تھی جس کی وجہ سے عین ممکن تھا کہ وہ خود بھی گرتی اور یرمان ملک بھی۔

یرمان نے اس جس طرح کس کے پکڑا تھا وہ پھٹی پھٹی سانس لے رہی تھی وہ اس کو روم میں لیکر آیا اور اُسے بیڈ پہ پھینکا تھا۔

خود پلٹے دروازہ بند کیا آور اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا اس کا شرٹ کے بٹن کھولنے کا بھلے جو بھی ادارہ ہو عائلہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

اس وقت عائلہ پوری طرح سے اس انسان کے چُنگل میں پھنس چکی تھی کیا وہ یہیں اس کے ساتھ۔۔۔؟

یرمان نے اپنی شرٹ اتار کر صوفے پہ پھینکی اور ایک نظر عائلہ کو دیکھا جو آنکھیں پھاڑے اس کو دیکھ رہی تھی لیکِن جانتا تھا کہ سوچ میں وہ بہت آگے نکل چکی ہو گی۔

"تم جو سوچ رہی ہو وہ۔۔۔؟؛"

"نہیں۔۔۔" وہ عائلہ پہ ایک بار پھر سے جھکا تھا اور عائلہ جس کی شرٹ کافی حد تک بے ترتیب ہوتے اس کی گہرائیوں کو واضح کر رہی تھی یرمان ملک کی نظریں اس کی جنسی خوبصورتی سے الجھی تھیں اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ بہت خوبصورت تھی اور اب یہ خوبصورتی اس کی ملکیت تھی۔

"چل رہی ہو تم میرے ساتھ۔۔۔" نجانے وہ پوچھ رہا تھا آیا بتا رہا تھا عائلہ کی ٹھوڑی کو اپنی انگلی اور انگوٹھے سے اوپر اٹھاتے اس نے عائلہ کی گہری سیاہ آنکھوں میں اپنی گہری براؤن آنکھیں گاڑے وہ سنجیدگی سے گویا ہوا تھا۔

"نہیں۔۔۔!؛" عائلہ بھی اپنی ضد پہ قائم تھی انکار ہی کر رہی تھی اور یرمان ملک کو اس کا یہ انکار ہی سلگا رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔" وہ عائلہ کو ایہ جھٹکے سے پیچھے پھینکتا اپنی جینز کی پینٹ سے فون نکالتے تیزی سے کسی کا نمبر ملا رہا تھا عائلہ خوفزدہ نظروں سے اس کو دیکھ رہی تھی جس کی انگلیاں تیزی سے کی پیڈ پہ چل رہی تھیں۔

"ہاں مار دو ضامن عباس کو۔۔۔!؛" وہ بے رحمی سے بولتا چلا گیا عائلہ تیزی سے بیڈ سے نیچے اتری تھی۔

"نہیں۔۔۔بھائی۔۔۔۔"وہ اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی جب کہ مقابل کے ہونٹوں پہ گہری مسکراہٹ تھی۔

"تمھیں کیا لگا میں صرف دھمکی دے رہا ہوں۔۔۔"اس کے روتے بلکتے سراپے پہ قہر برساتی نگاہ ڈالتے وہ اس کو پھر سے قریب کر گیا۔

"بھائی نہیں۔۔۔۔!؛"وہ مسلسل رو رہی تھی۔

"آگر چاہو تو میرا فیصلہ چینج ہو سکتا ہے اگر تم میرے ساتھ چلو تو تمھارا بھائی بچ سکتا ہے۔۔۔!؛"وہ عائلہ کو ٹریپ کر رہا تھا اور ضامن کی محبت اس پل عائلہ کے ہر احساس پہ حاوی ہوئی تھی۔

"آپ۔۔۔پھر۔۔۔۔میرے۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔کو چھوڑ دیں۔۔۔۔گے۔۔۔۔؟"وہ آنکھیں پھیلائے معصومیت سے پوچھ رہی تھی

اس پل وہ یرمان ملک کا پچھلا رویہ یرمان اور ضامن کے درمیان چل رہی رنجیشیں ہر چیز بھول چکی تھی زہن بس یرمان کے جملے پہ الجھا تھا جو اس نے اپنے گارڈز کو بولا تھا۔

"یس مسسز یرمان ملک۔۔۔یہی تو میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کب سے لیکِن تم سمجھنے کے لیے تیار ہی نہیں ہو۔۔۔" وہ اس کی ناک سے ناک سہلا رہا تھا عائلہ نے جھرجھری سی کی یرمان ملک کے لمس پہ جو اس کو اپنے وجود پہ تو ہرگز برداشت نہیں ہو رہا تھا لیکِن وہ ضامن کی وجہ سے مجبور تھی۔۔۔۔ آج تک ضامن نے اس کے لیے اتنا کچھ کیا اور آج بھی شاید ضامن کے ساتھ جو کچھ ہو رہا تھا کہیں نہ کہیں وہ خود ہی اس چیز کی زمہ دار تھی۔

"میں۔۔۔۔ چلوں۔۔۔۔۔ گی۔۔۔۔۔" کپکپاتے ہونٹوں سے یہ لفظ سرگوشی کی مانند نکلے تھے اکثر ہم زندگی میں اس قدر بے بس ہو جاتے ہیں کہ ہمیں وہ فیصلے لینے پڑتے ہیں جن کا تصورِ بھی ہمارے لیے بہت مشکل ہوتا ہے۔

"گڈ یہ پہلے مان جاتی تو اچھا ہوتا۔۔۔" اس کے گال تھپکتے ہوئے مسکرایا تو عائلہ نے لب بھینچ لیے دل چاہا مقابل کا لمس مٹا دے لیکن جو تھوڑی دیر پہلے اس نے یرمان کا لمس مٹانے کی کوشش کی اور جو یرمان نے کیا وہ عائلہ بھولی نہیں تھی۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔" جس کے لیے وہ دل پہ پتھر رکھتے یہ فیصلہ کر رہی تھی اس کو کیسے بھول جاتی۔

"میں کہہ دوں گا گارڈز کو تم چلو۔۔۔" وہ کچھ زیادہ ہی جلد بازی کا مظاہرہ کر رہا تھا لیکِن عائلہ نے نفی میں سر ہلایا تھا اس کے لیے ایک پل دو بھر ہو رہا تھا جب تک یرمان اپنے گارڈز کو فون نہیں کرتا وہ جہاں سے ہلنے والی ہی نہیں تھی۔

"نہیں۔۔۔۔ ابھی۔۔۔۔ بولیں۔۔۔۔!؛" وہ ہلنے کو تیار نہیں تھی یرمان نے غصیلی نگاہوں سے اسے گھورا لیکن وہ ہنوز کھڑی رہی ضامن کے معاملے میں وہ شاید ایسی ہی تھی مقابل ابھی تک ان دونوں بھائی بہن کے محبت سے واقف نہیں تھا.

"بولا ہے ناں کہہ دوں گا عائلہ کیوں ضد کر رہی ہو تم؟ یا پھر کیا چاہتی ہو کہ میں فیصلہ بدل دوں اپنا۔۔۔؟" اس کے چہرے کے تیور بدلے تھے۔

"پھِر۔۔۔میں۔۔۔۔ بھی۔۔۔۔بدل۔۔۔۔دوں۔۔۔۔گی۔۔۔۔۔فیصلہ ۔۔۔۔!"اس نے اٹکتے جملہ مکمل کیا۔

"مجھ سے مقابلہ کرو گی۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔"

"دیکھتے ہیں۔۔۔"وہ اس کے بالوں کو اپنی انگلیوں سے سہلانے لگا عائلہ کو بہت عیجب محسوس ہو رہا تھا مقابل کا لمس جو اب اس کے بالوں پہ محسوس ہو رہا تھا اس کو عجیب سی جھنجھناہٹ میں ڈال رہا تھا اس کی زندگی یوں اچانک پلٹا کھائے گی یہ تو عائلہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

"پلیز۔۔۔۔"اس کے ہاتھ گردن سے شہ رگ پہ لمس بکھرنے لگے تو عائلہ گھبرائی سی بولی۔

"چلتے ہیں۔۔۔!؛" وہ کیوں گارڈز کو کال نہیں کر رہا تھا کیا وہ عائلہ کو دھوکا دے رہا تھا۔

"کال۔۔۔ کریں۔۔۔۔!؛" وہ ضامن کی خیریت کی اطلاع موصول ہونے تک نہیں جانے والی تھی۔

یرمان ملک کو احساس ہو رہا تھا یہ لڑکی بھلے نازک سی کمزور تھی لیکِن اس کی ہمت کی داد دی تھی اس نے جو ضامن کے لیے یوں ڈٹ گئی تھی۔ یرمان نے گارڈز کو کال کی جو پہلے کونسا ضامن کے پاس تھے بس وہ عائلہ کو ہی ٹریپ کر رہا تھا جس میں کامیاب بھی ہوا تھا۔

"ہاں چھوڑ دو اس کو۔۔۔!؛" عائلہ کی طرف دیکھا اور یہ لفظ بولے۔

"میری۔۔۔بات کروائیں۔۔۔۔بھائی سے۔۔۔۔"وہ بے قراری سے یرمان ملک کے ہاتھ سے فون لینے کی کوشش کر رہی تھی لیکن یرمان ملک نے کال ہی ڈسکنٹ کر دی۔

"کیا ہے یہ۔۔۔؟"عائلہ کی یہ حرکت یرمان ملک کو پسند نہیں آئی تھی اس کا فون چھیننے کی کوشش کرنا۔

"آپ۔۔۔نے میری۔۔۔۔بات نہیں۔۔۔۔کروائی۔۔۔؟"عائلہ کا آپنا فون نجانے کہاں تھا وہ یرمان ملک کے فون سے ایک بار ضامن سے بات کرنا چاہتی تھی اس کی خیریت معلوم ہوتی تو عائلہ کو سکون ملنا تھا.

"کیا یہ کافی نہیں ہے کہ وہ بچ گیا ہے؟"عائلہ کی یہ بحث یرمان ملک کو طیش دلا رہی تھی۔

"آپ۔۔۔میری بات۔۔۔کیوں نہیں کروا۔۔۔۔سکتے۔۔۔۔؟"وہ اپنے رخساروں کو رگڑتے یرمان ملک کو اپنی معصومیت کا گرویدہ بنا گئی تھی۔

"وہ ٹھیک ہے اور آگر اب تم نے مذید باتوں میں وقت ضائع کیا تو بہت برا ہو گا۔۔۔"یکدم سے وہ سنجیدہ ہوا عائلہ نے بیڈ پہ پڑی اپنی شال اٹھاتے خود کے گرد اوڑھی تھی کتنے ارمان تھے ضامن کے اس کی شادی کو لیکر وہ کہتا تھا کہ عائلہ وہ اتنے اچھے سے رخصت کرے گا کہ پورا شہر دیکھے گا۔

اوُر آج عائلہ رخصت ہو رہی تھی تو کن حالاتِ میں اس کی آنکھیں تو اب برس برس کر خشک ہو چکی تھیں ضامن کی کمی اس کو بری طرح سے محسوس ہو رہی تھی۔

"تھینک گاڈ کے تمھیں کچھ تو عقل آئی۔۔۔؟؛" وہ گہرا سانس بھرتا فون جیب میں ڈالتے عائلہ کی طرف مڑا تھا اس نے باہر موجود اپنے گارڈز کو واپس بھیج دیا تھا عائلہ کے ساتھ وہ اکیلے ہی کراچی جانے والا تھا۔

فاصلہ تو کافی زیادہ تھا ان کو پہنچتے پہنچتے خاصا ٹائم لگ جانا تھا لیکِن اس کو خوشی اس بات کی تھی کہ وہ جس مقصدِ کر لیے آیا تھا وہ پورا ہو گیا تھا عائلہ کو ساتھ لیکر جا رہا تھا وہ۔ عائلہ اب اس کی زندگی میں شامل ہو چکی تھی واپسی کی کوئی راہ نہیں تھی اس کے پاس دل ہی دل میں وہ پلان بنا گیا جو ضامن کو اس کی نظروں میں ہی گرا دیتا۔۔۔۔۔۔

•••••

ملالِ یار

قسط14

از قلم ایس اے رائٹس

.....

عائلہ مزید کوئی بھی بحث کیے بھی بغیر یرمان ملک کے ساتھ گھر سے نکل ائی تھی۔

اپنے بھائی کی حفاظت کے لیے اس کو یہ سٹیپ لینا ہی پڑا مزید کوئی بھی بحث کیے یرمان کے ساتھ گھر سے آئی۔

اس نے بہت سوچ سمجھ کر یہ سٹیپ لینا ضروری سمجھا اور اگر وہ ایسا نہ کرتی تو اسے پورا یقین تھا کہ یہ انسان اس کے بھائی کے ساتھ کچھ بھی کروا سکتا تھا

اور ضامن کو کچھ ہو یہ عائلہ برداشت نہیں کر سکتی تھی اپنے بھائی کے لیے وہ کوئی بھی رسک لینے کو تیار تھی۔

چائے پھر اس کو اپنی زندگی کیوں نہ داؤ پر لگانی پڑتی وہ لگانے کے لیے تیار تھی یرمان ملک نے اسے دیکھتے ہی گاڑی کے دروازہ کھولا جو کہ فرنٹ ڈور تھا۔۔۔۔

وہ خاموش تھی کیونکہ یہاں بیچ راستے میں کوئی تماشہ تو نہیں چاہتی تھی لیکن اس انسان کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر وہ کبھی نہیں بیٹھ سکتی تھی۔

فرنٹ سیٹ پر اج تک وہ صرف ایک ہی انسان کے ساتھ بیٹھی تھی اور وہ تھا اس کا بھائی ضامن عباس۔

اس کے علاوہ وہ کسی کے ساتھ بھی فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے کا رسک نہیں لے سکتی تھی.

" Now do you have to say special, sit down, you

",have already wasted a lot of time

"اب کیا تمھیں سپیشل کہنا پڑے گا بیٹھو پہلے ہی بہت سارا ٹائم ضائع کر چکی ہو تم میرا" وہ کرخت آواز میں بولا۔

" No, I can't sit in the front seat with you. Open the

"back door

"نہیں میں آپ کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر نہیں بیٹھ سکتی پچھلا دروازہ کھولیں" وہ صاف صاف انکار کر چکی تھی۔

اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھنے کے لئے۔اس کے انکار پر یرمان ملک مزید تلملایا ایا تھا اخر وہ یہ سب کر کے یہ سب کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

First you did all this drama to get out of the house " and now you are here refusing to sit in the car, Ayla, why do you want me to force you on the road now and believe me, I will not regret at all, Ayla, nor will I feel bad because you, my wife, and I can do this, so sit in the car even if there is no ".discussion

"پہلے تم نے اتنا سارا ڈرامہ گھر سے نکلنے کے لیے کیا اور اب تم یہاں یہ گاڑی میں بیٹھنے سے انکار کر رہی ہو عائلہ تم جاتے کیوں یہ چاہتی ہو ابھی سڑک پر

تم سے زبردستی کروں اور یقین مانوں مجھے بالکل بھی افسوس نہیں ہو گا عائلہ اور نہ مجھے برا لگے گا کیونکہ تم میری بیوی اور میں یہ کر سکتا ہوں اس لیے کوئی بھی بحث کیے بھی ہے گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔۔۔"وہ فرنٹ سیٹ کے دروازے سے ٹیک لگائیں کھڑا تھا.

No I will not sit with you I can never sit in the " front seat you try to understand and I am going with you is it not enough that now you want I will sit in the front seat with you it is very difficult for "me please

"نہیں میں نہیں بیٹھوں گی آپ کے ساتھ میں کبھی فرنٹ سیٹ پر نہیں بیٹھ سکتی آپ سمجھنے کی کوشش کریں اور میں آپ کے ساتھ جا رہی ہوں کیا یہی

کافی نہیں ہے کہ اب آپ چاہتے ہیں میں آپ کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ جاؤں گی میرے لیے بہت مشکل ہے پلیز۔۔۔۔ آپ کیا چاہتے ہیں گھر کے اندر واپس چلے جاؤں میں" وہ اس پوزیشن میں تو نہیں تھی کہ کوئی دھمکی دے پاتی لیکن یہ باتیں اس کو طیش رہی تھی اور پھر وہ دروازہ بھی نہیں کھول رہا تھا۔

Are you in a position to threaten me? Really Ayla"

".sit in without creating any more mishaps

"کیا تم اس پوزیشن میں ہوں کہ مجھے دھمکی دے سکو؟ رئیلی عائلہ مزید کوئی بھی مس ہیپ کریٹ کیے بغیر اندر بیٹھو" وہ خود ڈرائیونگ سے ایک بار بیٹھ گیا تھا عائلہ پاؤں پٹکتے مزید وہاں پر ٹائم ضائع نہیں کر سکتے تھے اس انسان

سے کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ اس کے بھائی ساتھ کچھ بھی کروا سکتا تھا تو بیٹھ گئی لیکن دروازے کے ساتھ چپک کر بیٹھی تھی۔

ایسے کہ ذرا سی ٹکر لگتی تو وہ گاڑی سے نیچے زمین کو سلامی دیتی۔

I say it is better than that, go out. You are sitting "
like this. We have to cover a distance of about two
or three hours. The way you are sitting, I don't
";!think we will be able to go

"میں تو کہتا ہوں اس سے بہتر ہے نکل ہی جاو یہ تم اس طرح بیٹھی ہم نے تقریبا دو تین گھنٹوں کا فاصلہ طے کرنا ہے جس طرح تم بیٹھی ہو نہیں لگتا کہ ہم جا سکیں گے۔۔۔۔۔!؛" وہ تنزیہ لہجے میں بولا عائلہ مزید گاڑی کے شیشے کے ساتھ چپک گئی تھی اس انسان سے اسے خوف محسوس ہو رہا تھا کاش کہ

ضامن کے معاملے میں بے بس نہ ہوتی تو کبھی اس انسان کے ساتھ سفر کرنے کا سوچتی بھی نہیں لیکن اب وہ مجبور تھی وہ کچھ بھی کرتی یہ انسان اس کے بھائی کو نقصان پہنچا سکتا تھا۔

ضامن اس کی تحویل میں تھا عائلہ یہ نہیں جانتی تھی کہ یہ سچ تھا یا جھوٹ تھا لیکن اس وقت ضامن کی حفاظت اس کے لیے سب سے زیادہ ضروری تھی اس نے تو سیٹ بیلٹ بھی نہیں لگائی تھی یرمان ملک اس کی طرف جھکا اور اس سے پہلے کہ وہ عائلہ کو سیٹ بیلٹ لگاتا عائلہ نے اس کے ہاتھ کو خود سے دور جھٹک دیا تھا۔

یہ بات یرمان ملک کے طیش میں مزید اضافہ کر گئی تھی۔

What do you think of yourself? You are my wife, "

what do you think, you can take me away from

you, if I want, I can take my right from you even in this car and I think you are forcing me to do all this "Ayla Yarman Malik

"کیا سمجھتی ہو تم خود کو بیوی ہو تم میری کیا لگتا ہے تم مجھے خود سے دور کر سکتی ہو میں چاہوں تو اس گاڑی میں بھی تم سے اپنا حق لے سکتا ہوں اور مجھے لگتا ہے کہ تم مجھے یہ سب کرنے پر خود مجبور کر رہی ہو عائلہ یرمان ملک" وہ اس کی کلائیوں کو اپنی گرفت میں دبوچتے اس کے چہرے پہ جھکا کر غرایا تھا اس کی گرم سانسوں کی تپش ایک بار پھر سے عائلہ کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی۔

بے بسی کی انتہا تھی کہ وہ اسے انسان کو خود سے دور بھی نہیں کر پا رہی تھی اور اس کی گرفت سے نکل بھی نہیں پا رہی تھی۔

"پلیز دور رہیں مجھ سے" وہ منمنائی ایک حرکت تو کر دیتی تھی لیکن اس کے بعد یرمان ملک جب قریب آتا تو اس کے پسینے چھوٹ جاتے تھے یہی حال اس وقت بھی اس کا تھا بس نہیں چاہ رہا تھا کہ گاڑی سے نکل کر یہیں سے واپس گھر چلی جائے۔

" I am not doing anything where I am putting on seat belt with you which maybe you don't know how to put on. Maybe you have never traveled in such a big car because of that you don't know how to put on seat belt."

"کچھ نہیں کر رہا ہوں میں جہاں تمہارے ساتھ سیٹ بیلٹ لگا رہا ہوں جو شاید تمہیں لگانا نہیں آتا ہے ہو سکتا ہے تم نے کبھی اتنی بڑی گاڑی میں سفر

ہی نہ کیا ہو اس کی وجہ سے تمھیں پتہ ہی نہ ہو کہ سیٹ بیلٹ لگاتے کیسے ہیں" طنز سے بھرا لہجہ تھا۔

" You are right, only you people can travel on such big vehicles, we can only dream of such vehicles and it is very good that we can dream those dreams which can never be fulfilled."

"بالکل ٹھیک کہا آپ نے اتنی بڑی گاڑیوں پر سفر صرف آپ ہی لوگ کر سکتے ہیں ہم لوگ تو بس ایسی گاڑیوں کے خواب ہی دے سکتے ہیں اور بہت اچھا ہے کہ ہم خواب ہی دیکھیں وہ بھی ایسی خواب جو کبھی پورے نہیں ہو سکتے۔۔۔۔" وہ تھکی سی بولی تھی۔

یرمان ملک کو وہ خود کو چھونے بھی نہیں دے رہی تھی لیکن یرمان ملک بھی اپنے نام کا ایک تھا اس نے بھی اس کو سیٹ بیلٹ لگا ہی دیا تھا۔

اور اس کے بھاری انگلیوں کا لمس عائلہ کو اپنے کندھوں پر واضح محسوس ہو رہا تھا۔

"پیچھے ہو جائیں پلیز" وہ پورا لگا چکا تھا لیکن پھر بھی اس پر جھٹنے کے بجائے وہ اس کی کے چہرے کے دلکش نقوش کو دیکھ رہا تھا وہ بھول چکا تھا کہ ان کو کراچی واپس جانا ہے اس پل گاڑی میں چھائی خاموشی اور عائلہ کی مدہم چلتی سانسیں ایک الگ ہی سانس بھی بھیر رہی تھی۔

ضامن ملک کا ہاتھ بے ساختہ اس کی گردن پہ آیا تھا۔۔۔۔وہ ایک بار پھر سے اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں دبوچتے ان کے ناز کی محسوس کرنے کے لیے بے خود ہو رہا تھا۔ عائلہ اس کو خود سے دور بھی نہیں کر پا رہی تھی۔

"پلیز ہمیں دیر ہو رہی ہے" وہ اس کو جب ہر طرح کی کوشش کے باوجود خود سے دور نہیں کر پائی تو اس نے یہ حربہ استعمال کیا جانتی تھی کہ جو انسان اس کو لانے کے لیے جہاں تک اسکتا ہے وہ مزید وقت کیوں ضائع کرے گا.

"ہمیں واپس یہی جانا ہے مجھے پتہ ہے یہ بات لیکن کیوں نہ اس سفر کو تھوڑا سا رومنٹک بنایا جائے" اس کے ہونٹوں کو بے باکی سے دیکھتے وہ اس کی شہ رگ پر جھکا تھا۔

ءنہیں پلیز نہیں نہیں کریں "اس کا لمس عائلہ سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

یرمان ملک کے عنابی ہونٹ بے ساختہ اس کی گردن پر محورے رقص تھے گردن سے نیچے اور یہیں عائلہ کی بس ہوئی تھی۔

اس نے پوری قوت سے یرمان ملک کو دھکا دیا تھا اور وہ اس اچانک حملے کے لیے تیار نہیں تھا پیچھے ہوا لیکن عائلہ کے بازوں کو اس نے اپنی جارحانہ گرفت میں دبوچا تھا۔

How long have I been tolerating this attitude of " yours? What do you think, Yarman Malik? It is very good that you will continue to tolerate this ".attitude of yours

"تمہاری ہمت میں کب سے تمہارا یہ ایٹیٹیوٹ برداشت کر رہا ہوں تمھیں کیا لگتا ہے یرمان ملک بہت اچھا تمہارا یہ ایٹیٹیوٹ برداشت کرتا رہے گا تمہاری تو ناز کی اج میں ختم کرتا ہوں تم دیکھتی جاؤ میں تمہارے ساتھ کرتا

کیا ہوں۔۔۔۔"اس کو پیچھے دھکا دیتا خود فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گیا عائلہ کا سر شیشے سے زور سے ٹکرایا تھا۔

درد کے احساس سے ایک سرد لہر اس کے پورے وجود میں سرایت کر گئی تھی یرمان ملک نے سٹیرنگ پر گرفت مضبوط کی اور گاڑی سٹارٹ کرتے روڈ پہ ڈالی تھی گاڑی میں ایک دفعہ خاموشی چھا گئی نہ تو عائلہ بات کر رہی تھی یرمان ملک سے وہ کہاں کرتی تھی کسی سے کوئی بات اس کی بے تکلفی لوگوں سے بہت مشکل سے بن پاتے تھے۔

اور یرمان ملک کے ساتھ جو اس کا رشتہ بن گیا تھا اس کے بعد شاید ہی وہ کبھی یرمان ملک کے ساتھ کھل کر بات کر پاتی۔

اور حالات بھی تو ایسے تھے تقریبا ایک گھنٹے بعد یرمان ملک کو بھوک کا احساس ہوا اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا صبح جب اس نے اس کو گارڈز

نے بتایا کہ عائلہ غائب ہے تب سے وہ عائلہ کے پیچھے خوار ہوا تھا۔ صبح سے وہ عائلہ کو ڈھونڈنے میں لگا ہوا تھا صبح اس نے ناشتہ نہیں کیا تھا۔

نہ ہی لنچ ناشتہ تو وہ لوگ ویسے بھی لیٹ کرتے تھے اور وہ صبح صبح نکل ایا تھا کہ کراچی سے حیدرآباد کے لیے بہت مشکل سے اس کو پتہ ملا تھا کہ ضامن عائلہ کو حیدرآباد بھجوا چکا ہے۔

اور اس کو ملنے والی خبر بالکل ٹھیک تھی اس نے اپنی سائیڈ گردن رب کی بھوک کے معاملے میں وہ بہت کچا تھا بھوک اس سے بالکل بھی برداشت نہیں ہوتی تھی۔

اس نے ایک نظر عائلہ کو دیکھا یقیناوہ بھی صبح سے بھوک ہی ہو گئی اس نے دل میں سوچا۔

وہ لوگ حیدرآباد کی حدود سے آگے نکل آئے تھے تقریباً کراچی شہر کی حدود میں داخل ہونے والے تھے راستے میں کافی ساری ہوٹلز گزرے تھے لیکن یرمان کو تب احساس نہیں ہوا تھا اس نے گاڑی ایک ڈبے نما ہوٹل کے سامنے روکی۔

پیٹ پوجا کیے بغیر تو وہ آگے نہیں جا سکتا تھا کیونکہ ڈرائیونگ کرنا بھی آسان نہیں تھا اوپر سے راتکا اندھیرا ہر طرف چھا چکا تھا اس نے عائلہ کی طرف دیکھا جو آنکھیں بند کیے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی۔

سارے راستے میں ان کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

"کچھ کھاؤ گی تم....؟" اس نے گاڑی کا دروازہ کھولتے پوچھا عائلہ نے اسے دیکھا جو شاید باہر نکل رہا تھا۔ عائلہ نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا اس

انسان کے ساتھ وہ کچھ کھا بھی نہیں سکتے تھے وہ ایک نظر عائلہ پہ ڈالتا نکل گیا۔

اس نے اپنے لیے اور عائلہ کے لیے کھانے کا ارڈر دیا اور واپس گاڑی میں ا بیٹھا یہاں کافی سنسان جگہ تھی وہ عائلہ کو گاڑی میں اکیلا چھوڑنے کا رسک نہیں لے سکتا اور ویسے بھی جب ڈیڈ کے اتنے سارے دشمن تھے۔

اگرچے اب تو میڈیا میں بھی یہ خبر آچکی تھی کہ یرمان کا نکاح ہو چکا تھا پھر بھی سب لوگوں کے نظریں عائلہ پر تھیں اور وہ عائلہ کے معاملے میں کافی محتاط رہنے والا تھا عائلہ اور ضامن کو اس بات کا احساس نہیں تھا لیکن یرمان کو اس بات کا بخوبی احساس تھا وہ واپس گاڑی میں اکے بیٹھا تو عائلہ مزید گاڑی کے دروازے کے ساتھ چپک گئی یرمان ملک نے تاقب سے سر ہلایا

ایک تو یہ لڑکی اور اس کی یہ چیپ حرکتیں یرمان ملک کی برداشت سے باہر تھی۔

"مسز یرمان ملک کیوں چاہتی ہو میں وہ کروں جو میں کرنا نہیں چاہتا آرام سے بیٹھو یہ تمھاری بھول ہے کہ تم مجھ سے بچ جاؤں گی اج رات تمہیں مجھے برداشت کرنا ہی ہو گا میری قربت میں جب تم پل پل تڑپو گی تو مجھے سکون ملے گا" وہ ایک بار پھر سے اس کے قریب ہوا تھا اور عائلہ اس کے نزدیکی پر ایک بار پھر سوکھے پتے کی طرح کپکپا گئی تھی۔

"آپ چلیں۔۔۔پلیز۔۔۔" عائلہ کو آیسے درمیان میں رکنا وہ بھی رات کے ٹائم بہت اکورڈ لگ رہا تھا اکا دکا لوگ نظر آرہے تھے یہاں اور وہ دونوں اکیلے یرمان ملک پہ تو اس کو پہلے ہی بھروسہ نہیں تھا یہ انسان اس قابلِ تھا کہ عائلہ اس پہ بھروسہ کرتی۔

"جب تک ہم کچھ کھا نہیں لیتے میں اگے نہیں جا سکتا ہوں۔۔۔!؛" ایک لڑکا کھانا لیکر آیا تو یرمان ملک نے اس سے کھانے کی ٹرے تھام لی وہ واپس چلا گیا تھا اور یرمان نے کھانا عائلہ اور اپنے درمیان میں رکھا لیکن عائلہ نے کھانے کی طرف دیکھا تک نہیں تھا۔

اس نے گویا اس نے گویا دل میں طے کر لیا کہ وہ یرمان ملک کے ساتھ کھانے کا ایک نوالہ بھی نہیں لے گی یرمان ملک اس کو دیکھتے اس کو دیکھتے ہیں لب بھینچ گیا تھا۔

"بہت لمبا راستہ ہے بہتر ہے کچھ کھالو مجھے برداشت کرنے کے لیے بھی تمھارے اندر انرجی ہونی چاہیے اخر کو ایک ملک کو برداشت کرنا ہو گا تمھیں" وہ معنی خیز نظروں سے اس کے نازک سراپے کو دیکھ رہا تھا عائلہ بھوت

پھوٹ کر رو دی وہ اسے انسان کے سامنے رونا تو نہیں چاہتی تھی لیکن انسو تھے کہ بغاوت کرتے اس کے رخساروں پہ بہہ رہے تھے۔

وہ خود کو رونے سے باز نہیں رکھ پا رہی تھی وہ اتنے ہی نازک تھی اج تم ضامن نے اس سے اونچی اواز میں بات نہیں کی تھی۔

اور یہاں یہ انسان جس کے ساتھ اس کے تعلق کو قائم کیے ہوئے زیادہ دن نہیں ہوئے تھے اور یہ انسان اس کو خود سے نفرت کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔

"میں کھاؤں یا نہ کھاؤں..... یہ اپ کا مسئلہ نہیں ہے اپ تو کھا رہے ہیں..... نا کھائیں...." عائلہ ایک پل کے لیے حیران ضرور ہوئی تھی کہاں یرمان ملک جیسا اتنا امیر انسان اس عام سے بنے ڈھابے سے کھانا کھا رہا تھا۔

اس نے تو سن رکھا تھا کہ امیروں کی بہت نخرے ہوتے ہیں لیکن یہاں یرمان کو دیکھتے اس کو ایسا کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

"تم کھاؤ نہ کھاؤ اب یہ میرا مسئلہ ہے کیونکہ تم اب میری بیوی ہو میرے قریب رہو گی میری زندگی میں اب تمھاری جو حیثیت ہے وہ تمہیں قبول کر لینی چاہیے۔۔۔۔ مسز یرمان ملک۔

"یہ رشتہ کیوں کر اور کن حالات..... میں قائم ہوا ہے یہ بھی اپ اچھے سے جانتے ہیں...."

"ہاں تو جانتا ہوں میں یہ رشتہ کیوں کر اور کن اولاد میں قائم ہوا لیکن جو بھی ہو تم میری بیوی ہو اور اگے مجھے تو تمھیں ابھی تک تمہارے بھائی کے خلاف بھی استعمال کرنا۔۔۔۔" وہ کہاں کچھ چھپا رہا تھا اپنے سارے

ارادے عائلہ پر ظاہر کر رہا تھا کہ وہ اگے کیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے عائلہ اگر گہری سانس بھر کر رہ گئی۔

وہ اس انسان کو جتنا جواب دیتی ہے یہ انسان اتنا ہی اس کو تنگ کرتا اس نے خاموشی اختیار کر لی

ضامن کھانا کھانے لگا تقریبا پانچ منٹ میں اس نے کھانا ختم کر لیا تھا عائلہ نے ایک نوالہ بھی نہیں لیا تھا اب یرمان کو کوئی عائلہ سے دھومادار محبت بھی نہیں تھی کہ اس کے کھانا نہ کھانے پر اپنا ہی کھانا روک نہ کھاتا اس کو تو کھانا کھانا تھا اور اس نے ختم کر لیا تھا۔

یرمان ملک کھانا ختم کرتے ہیں دوبارہ سے ڈرائیونگ شروع کی تھی عائلہ کا دل بہت خراب ہو رہا تھا۔

ایک تو یرمان ملک کے ساتھ اکیلی تھی دوسرے پریشانی اس کو اپنی بھائی کی تھی اس کی وجہ سے وہ اتنا کچھ برداشت کر رہی تھی تاکہ اس کے بھائی کو کچھ نہ ہو۔

یرمان کی نظریں خود پہ وقتاً فوقتاً محسوس کر رہی تھی لیکن اس نے اس کی نظروں کو نوٹس میں لائے بغیر سفر نہ ختم ہونے کی دعا کی تھی کیا وہ ملک مینشن میں رہنے والے تھے یہ سوچ دل میں آتے ہی اس کا پورا وجود ایک بار پھر سے پسینے میں بھیگ گیا تھا۔

ابرش ملک سے اس کو شدید نفرت تھی عائلہ کسی سے نفرت نہیں کرتی تھی جو انسان اس کو پسند نہیں اتا جس کے ساتھ اس کی نہیں بنتی اس انسان کو اپنی زندگی سے باہر نکال دیتی تھی اس انسان کی طرف وہ دیکھتی تک نہیں تھی اس نے تو ابرش ملک کی دوستی کی افر بھی ریجیکٹ کر دی تھی۔

ابرش سے دوستی بھی نہیں کی کیونکہ اس کو لگ رہا تھا کہ ابرش اور اس کے مزاج میں بہت فرق ہے اور اب وہی ابریمش ملک اس کی بھابھی بن چکی تھی اس کے بھائی کی بیوی جس بھابھی کے اس اتنے خواب دیکھے تھے وہ بنی بھی تو کون جو لڑکی سے سخت ناپسند تھی ہاں اس نے فزا کو اس نظر سے دیکھا تھا اگر فزا اس کے بھائی کی بیوی بنتی تو بات اور تھی۔

لیکن اب حالات مختلف تھے ابرش اس کے بھائی کی بیوی بن چکی تھی اور یرمان ملک کے رویے سے اسے بخوبی احساس ہو چکا تھا اب چاہے کچھ بھی ہو جاتا یہ لوگ اس کے بھائی کو مجبور کرنے والے تھے کہ وہ ابرش کے رخصتی کرواتا۔

جیسے اسے مجبور کر کے یہ انسان اس کی رخصتی کروا رہا تھا یہ انسان اپنی بہن کے رخصتی بھی ایسے کروا دیتا لیکن ان لوگوں کو یہ احساس کیوں نہیں ہو رہا تھا کہ یہ رشتے ایسے زبردستی ہر گز نہیں چلتے۔

سارے راستے مختلف سوچیں اس کے دماغ میں گردش کرتی رہی تھیں اور پھر تقریبارات کے کوئی دس بجے گاڑی ایک بہت بڑے مینشن کے سامنے رکھی تھی۔

جس کے گیٹ پہ لکھا ہوا تھا "ملک مینشن" یقینا یہ ملک مینشن یرمان ملک کا گھر تھا۔

اتنا بڑا تھا کہ عائلہ اگر ایک ہفتہ لگاتی تو بمشکل اس کو دیکھ پاتی گھر تھا ہی اتنا بڑا اور خوبصورت لیکن اس گھر کو دیکھتے بھی عائلہ کی نظروں میں کوئی ستائش نہیں پیدا ہوئی تھی کیسے ہوتی اس گھر کے مکینوں نے کیا کچھ نہیں کیا تھا اس

کے ساتھ وہ خاموشی سے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی گاڑی کا دروازہ کھولنے کی ہمت وہ خود میں نہیں پا رہی تھی۔

دوسری طرف یرمان ملک کی گاڑی جیسے ہی کار پورچ میں اکر رکی ملازم تیزی سے اگے بڑھتے اس کی طرف کا دروازہ کھول چکا تھا اور پھر عائلہ کی طرف کا دروازہ بھی کھولا گیا لیکن عائلہ کے لیے قدم باہر رکھنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔

وہ کیسے جاتی اس گھر میں یہ بہت مشکل تھا ہال میں ہؤا واقعہ اس کے حواسوں پہ پوری طرح سے سوار تھا وہ آندر نہیں جانا چاہتی تھی یہاں سے بھاگ چاہتی تھی یہ گھر اس اور اس گھر کے مکینوں کی زندگی سے بہت دور۔

عائلہ کے دل میں درد سا اٹھا اور پھر درد کی ایک شدید لہر اس کے پورے وجود میں سرایت کر گئی تھی یرمان ملک مذید ٹائم نہیں کر سکتا تھا اس کا عائلہ کا ہاتھ تھام کر اس کو گاڑی سے باہر نکالا عائلہ کسی کٹی ڈال کی مانند اس کے

کشادہ سینے سے آ لگی تھی ملازمین کے سامنے یرمان ملک کی اس بے باکی پہ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

بے ساختہ یرمان ملک کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اس کو خود سے دور کرنا چاہا لیکن یرمان اسے آیسا نہیں دیا بلکے اؤر مضبوطی سے عائلہ کو اپنے قریب کر لیا۔

ہاں وہ خود بھی اب مزید ڈرامہ نہیں چاہتا تھا عائلہ کی یہ ساری مزاحمتیں بے معنی تھیں پھر وہ کوشش ہی کیوں کر رہی تھی یہاں سے بھاگنے کی۔

"پلیز۔۔۔۔" وہ رو دینے کو تھی یرمان ملک کے کولون کی مہک اس کی نتھوں سے ٹکرائی تو سر دہوا کا جھونکا اس کو آپنے ارد گرد پھیلتا محسوس ہوا۔

"چلو اندر۔۔۔" یرمان اس کو آندر لے آیا۔

•••••

یرمان ملک عائلہ کو لیکر آندر تو ہال میں ابرش قیوم ملک کے ساتھ عفت ملک بھی بیٹھے بے چینی سے یرمان ملک کا انتظار کر رہے تھے وہ صبح کا نکلا ہوا تھا قیوم ملک حد سے زیادہ پریشان تھے ایک تو وہ فون بھی نہیں اٹھا رہا تھا ایک پل کے لئے وہ حیران ضرور ہوئے تھے یرمان پوزسیونس عائلہ کے لئے دیکھ کر ورنہ مایا کے ہوتے ان کو لگ رہا تھا کہ ان کے لیے بہت مشکل ہو گا یرمان اور عائلہ کے لیے کوئی سیٹپ لینا۔

"یرمان یہ سب۔۔۔؟" عفت ملک سب سے پہلے اٹھ کر یرمان کی طرف آئی تھیں جو صبح سے عائلہ کے غائب ہونے کی خبر سنتے اچھا خاصا تھیں آور دل ہی دل میں دعا کر رہی تھیں کہ یہ لڑکی ان کے بیٹے اور شوہر کو اب کبھی نہ ملے لیکن اب اچانک سے سامنے عائلہ اور یرمان کو دیکھتے ان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کس طرح کا ری ایکشن دیں۔

"کیا مطلب یہ سب مام۔۔۔؟ میری بیوی ہے وآپس لے آیا ہوں میں اس کو۔۔۔!؛ اس کا بھائی ہمیں کچھ زیادہ ہی ہلکے میں لے رہا تھا۔۔۔۔!؛" ایک طنزیہ نظر اس نے عائلہ کے سسکتے سراپے پہ ڈالی تھی جو شال مٹھیوں میں چھپائے اپنی سسکیاں بمشکل روکے ہوئے تھی۔

یرمان ملک نے میڈ کو بلایا اور اُسے عائلہ کو تیار کرنے کا کہا کل رات ہی وہ عائلہ کے لیے برائیڈل ڈریس اور باقی سارا سامان منگوا چکے تھے اور اب اسی سامان کو عائلہ نے یوز کرنا تھا۔

"نہیں۔۔۔!؛" عائلہ اس انسان کے لیے تو خود سجانے والی ہرگز نہیں تھا وہ اتنا نارمل کیوں بیہو کر رہا تھا جیسے اس کے اور عائلہ کے درمیان سب ٹھیک ہو۔

"انکار کرو گی۔۔۔!؛" وہ طیش کے عالم میں عائلہ کی طرف لپکا اس سے پہلے کہ اس کے بازوؤں کو اپنی جارحانہ گرفت میں دبوچتا قیوم ملک نے اُسے ایسا کرنے سے روک دیا وہ لب بھینچ گیا۔

"غصے پہ کنٹرول کرو یرمان۔۔۔۔!؛" وہ عائلہ کے سر پہ ہاتھ رکھتے اس کو میڈ کے ساتھ یرمان کے روم میں بھیجوا چکے تھے عائلہ نے نفرت بھری ابرش ملک پہ ڈالی تھی جس لڑکی کی وجہ سے اس کے ساتھ یہ کچھ ہو رہا تھا۔

"ڈیڈ اب بس بہت ہوا مذید میں آپ کی بات نہیں مانوں گا میں وہ کروں گا جو میرے دل میں آئے گا۔۔۔" قیوم ملک کے سامنے وہ دبی دبی آواز میں غرایا تو انہوں نے بیٹے کو گھورا۔

"مت بھولو عائلہ کا بھائی تمھاری بہن کا شوہر بھی ہے ضامن کے حوالے سے ہمیں کافی احتیاط کرنی ہو گی ابھی تو اسے معلوم بھی نہیں ہو گا کہ تم عائلہ یہاں لا چکے ہو ورنہ۔۔۔!؛" وہ سنجیدگی سے بولے۔

"ورنہ کیا ڈیڈ وہ انسان کیا ہی کرے گا۔۔۔!؛" وہ جو آگ لگا چکا تھا اس میں اب تک تو ضامن عباس جل کر خاکستر ہو رہا ہو گا یہ سوچتے اس کے عنابی ہونٹوں کے گوشے مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

"یرمان کبھی بھی اپنے حریف کو ہلکے میں نہیں لینا چاہیے وہ کب پلٹ کر وار کر جائے کچھ پتہ نہیں چلتا ہے اور ویسے بھی آگر یہاں اس کی بہن آئی ہے تو یہ مت بھولو کل کو تمھاری بہن بھی اس کے گھر جائے گی یہ بات ذہن میں بیٹھا کر رکھنا۔۔۔" وہ اس کا کندھا تھپکتے ہال سے باہر نکل گئے تھے۔

"بھائی ڈیڈ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔" ابرش عائلہ کی نظروں سے بمشکل سنبھلی تھی۔۔

"وہ انسان اب کچھ نہیں کر پائے گا ابرش اس کی کمزوری ہمارے ہاتھ میں ہے آپ اپ سٹ نہیں ہو۔۔." وہ ابرش کو حصار میں لیتے اس کے بالوں پہ نرمی سے بوسہ دے رہا تھا عفت ملک کو اپنا آپ وہاں بے معنی سا لگا دونوں بچوں کو ان کی موجودگی سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

یہاں وہ ایک طرف سے مایا کی وجہ سے پریشان تھیں آور دوسری طرف ان کے اپنے بچوں کا رویہ۔

"یرمان۔۔۔" وہ پھر بھی ایک کوشش کرنا چاہتی تھیں ان کو یرمان ملک کو اپنی مٹھی میں کرنا تھا جانتی تھیں کہ یہ لڑکی جس قدر معصوم تھی آسانی سے

اس کو استعمال کر سکتی تھیں لیکن اس کے لیے ان کے بیٹے کا ان کی سائیڈ ہونا ضروری تھا۔

"مام آپ کو جو کہنا ہے بعد میں کہہ لیجیے گا فحال میں بہت تھکا ہوا ہوں ریسٹ کرنا ہے مجھے۔۔۔"وہ آگے بڑھ گیا تھا اس کے دوستوں کے اتنے فونز آ چکے تھے جن سے آج اس نے دن میں ایک بار بھی رابطہ نہیں کیا آج عائلہ اوئر اپنے رشتے کو وہ مکمل کرنے والا تھا مذید کسی رسک کو افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔

"مام مجھے بھی جانا ہے۔۔۔!؛"ابرش بھی سڑھیان پھلانگتے اوپر آئی وہ اپنے کمرے میں جانے کے بجائے یرمان کے کمرے میں آئی۔

یہاں عائلہ ایک طرف بیٹھی رو رہی تھی جب کہ میڈ اس سے اسرار کر رہی تھی کہ وہ تیار ہو جائے ورنہ سر بہت غصہ کریں گے۔

"میم پلیز آپ ان سے بات کریں یہ ہماری کوئی بات نہیں مان رہی ہیں اتنا ٹائم ہو چکا ہے اور سر ہم پہ غصہ کریں گے۔۔۔!؛" میڈ ابرش کو دروازے میں کھڑے دیکھ کر بولی تو ابرش اندر چلی آئی۔

ابرش کو دیکھتے عائلہ نے چہرہ پھیر لیا اس لڑکی سے بے ساختہ نفرت مذید ہوئی تھی۔

"عائلہ۔۔۔"

"مُجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہے۔۔۔" وہ اپنی آنکھیں رگڑتے اپنی شال اپنے سر پہ ٹھیک کرنے لگی ابرش کو میڈ کے سامنے عائلہ کا یہ جواب اس کو سبکی فیل کروا گیا تھا۔

"نہ بھی کرنا چاہو تو کرنی تو پڑے گی۔۔۔" وہ طنزیہ بولی ہاں پہلے کی بات اور تھی لیکِن اب عائلہ اس کو بہت عزیز ہو گئی تھی یرمان کے حوالے سے بھی اور ضامن کے حوالے سے عائلہ کا بیہو ہر نیچرل تھا جو کچھ ہو چکا تھا اُس کے بعد اس سے وہ ایسے ہی ہارش ری ایکشن کی توقع کر رہی تھی۔

"آپ کو میرے سے بات کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے۔۔۔ جو آپ کر چکی ہیں اس کے بعد آپ کا بات کرنا بنتا ہے کیا میرے اور میرے بھائی کے ساتھ جو ہوا اُس کی زمہ دار آپ ہیں۔۔۔!؛" وہ ابرش کو آپنے سامنے دیکھتے اپنے آندر ابلتے لاوے پہ ضبط نہیں کر سکی تھی یہ لڑکی کتنی مطمین تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

"تمھارا بھائی وہاں کیا کر رہا تھا یہ پوچھا تم نے آپنے بھائی سے؟ اتنا یقین ہے تمھیں بھائی پہ تو پھر بھائی سے پوچھتی ناں۔۔۔" ابرش نے میڈز کو روم سے باہر بھیج دیا تھا اب کمرے میں عائلہ اور ابرش موجود تھیں۔

"مجھے اپنے بھائی سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے مُجھے ان پہ پورا بھروسہ ہے وہ آیسا کبھی کر ہی نہیں سکتے ہیں اور آپ جیسی لڑکی کے ساتھ میں مان ہی نہیں سکتی ہوں ایسا کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔" وہ نفرت سے پھنکاری تھی جبکہ عائلہ کے الفاظ۔۔۔۔" آپ جیسی لڑکی..." اس کے دل میں چھبے تھے۔

"کیا مطلب ہے تمھارا۔۔۔!؛" وہ بلبلا اٹھی تھی۔ عائلہ نے حقیقت کا آئینہ جو دکھایا تھا۔

"مطلب آپ اچھے سے جانتی ہیں َابرش۔۔۔ اور آپ کے بھائی یہ سب کچھ کیوں کر رہے ہیں یہ بھی آپ کو معلوم ہے اور آگر آپ لوگوں کو لگتا ہے کہ

یہ سب کر کے آپ میرے بھائی پہ پریشر ڈال لیں گے تو یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے آپ لوگوں کی۔۔۔!؛"وہ مذید کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی ابرش کے سامنے۔

"کیا کرنا چاہتے ہیں ہم۔۔۔؟"ابرش سمجھ چکی تھی کہ اس سارے معاملے میں عائلہ ان لوگوں سے اچھی خاصی بدگمان ہو چکی تھی۔

"آپ اچھے سے پتہ ہے آپ لوگ کیا کرنا چاہتے ہیں جس کے لیے اتنی بڑی پلاننگ کی آپ نے اُسے ایسے بیچ راستے میں تو نہیں چھوڑیں گی آپ۔۔۔!؛"اس کا اشارہ کس طرف تھا ابرش کو سمجھ آ رہا تھا وہ مسکرائی تھی جانتی تھی بھلے یونی میں یہ واقعہ اب کافی حد تک کلوز ہو چکا تھا لیکِن اکثر لوگوں کو پتہ تھا اس نے ایسا کیوں کیا۔

"پلاننگ تو واقعی میں بہت بڑی تھی میری۔۔۔" ابرش مسکرائی اس کے گال پہ پڑتا ڈمپل دیکھتے عائلہ سر جھکا گئی اجنبی جگہ تھی اجنبی لوگ تھے اور دوسری طرف اس کا ضامن کا خیال ستا رہا تھا۔

"جب بھائی کو معلوم ہو گا وہ نجانے کیا کریں اور آگر سچ میں بھائی اس انسان کے گارڈز کے پاس ہوئے تو۔۔۔؟" یہ خیال آتے عائلہ نے ابرش کو دیکھا۔

کیا اسے ابرش سے ضامن کے متعلق پوچھنا چاہئے۔۔۔؟!"

نہیں وہ ابرش سے کیونکر پوچھتی اپنے بھائی کے بارے میں ابرش اور ضامن کے تعلقات کونسے اس نوعیت کے تھے ضامن کو ابرش پسند نہیں تھی وہ جانتی تھی۔

"تیار ہو جاؤ بھائی غصے کے بہت تیز ہیں آگر تم نے ان کی بات نہ مانی تو بہت مشکل ہو جائے گی تمھارے لیے بہتری اسی میں ہیں کہ جو وہ بولیں ان کی بات چپ چاپ مان لینا۔۔۔!؛"وہ برائیڈل ڈریس عائلہ کی گود میں رکھتے بولی تو عائلہ نے اُس باکس کو گھورا تھا۔

"جو آپ لوگ چاہتے ہیں وہ ہو گا نہیں۔۔۔؟؛"اس نے اپنی آستین سے اپنے رخساروں پہ بہتے آنسو صاف کیے اس پل وہ کوئی چھوٹی بچی لگی تھی ابرش کو حالانکہ ان کی عمروں میں اتنا فرق نہیں تھا۔

"یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ کیا ہو گا۔۔۔"وہ عائلہ پہ ایک نظر ڈالتے کمرے سے نکل گئی تھی عائلہ نے ابرش کے جاتے ہی وہ باکس دور پھینکا تھا چاہے یرمان جو مرضی کرتا عائلہ اس ڈریس کو ہرگز نہیں پہننے والی تھی۔

"آگر انہوں نے میرے ساتھ زبردستی کی تو...!؛" حیدرآباد میں یرمان کی کی گئی بے باکیاں یاد آئی تو اس نے اپنی آنکھیں زور سے میچی تھیں اس کا فون بھی پتہ نہیں کہاں رہ گیا ورنہ وہ ضامن سے رابطہ ہی کر لیتی۔

.....

ضامن سارا دن گھر پہ ہی رہا یونی بھی نہیں گیا عائلہ کی یاد ستاتی رہی پتہ نہیں وہ وہاں رہ پاتی بھی نہیں ایک بار اس کی آنکھ لگی اور وہ سو گیا لیکن اب وہ جاگ رہا تھا عائلہ کا نمبر اس نے دو تین بار ملایا لیکِن عائلہ نے کال ریسیو نہیں کی اس کو لگا شاید وہ بیزی ہو ضامن نے ایل سی ڈی آون کی اور میچ دیکھنے لگا تقریباً دس بجے کے قریب اس کو واٹس ایپ پہ کسی نمبر سے وائس نوٹ موصول ہوا۔

ضامن نے وہ وائس نوٹ اوپن کیا تو یرمان ملک کا تھا جو کچھ یوں تھا۔

You look like brothers-in-law and brother-in-"
law, and I like the relationship of brother-in-law
more. There was a big misunderstanding. It is for
your information and for your information that my
wife is with me at the time in Malik Mansion. That
is, my father-in-law should be here, I am sending
the video, watch it and you will understand by
".yourself, old man

"تم بہنوئی بھی لگتے ہو اور سالے بھی اور سالے والا رشتہ مُجھے زیادہ پسند ہے
توسالے صاحب آپ کو کیا لگا کہ عائلہ کو یہاں سے بھیج دیں مطلب یرمان
ملک کی پہنچ سے دور۔۔۔۔بہت بڑی غلط فہمی تھی یہ آپ کی اور آپ کی

اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میری بیوی اس وقت میرے ساتھ ہے ملک مینشن میں۔۔۔یعنی اپنے سسرال میں یہاں اسے ہونا چاہیے ویڈیو بھیج رہا ہوں دیکھ لیناخود ہی اندازہ ہو جائے گا تمھیں سالے صاحب۔۔۔۔"وائس نوٹ بند ہوا تو ضامن نے ویڈیو اوپن کی جو اُس وَقت کی تھی جب عائلہ اوَر یرمان دونوں گھر سے کراچی جانے کے لیے نکل رہے تھے۔

یقیناً اس ویڈیو کو دیکھتے کوئی بھی کہہ سکتا تھا کہ عائلہ اپنی مرضی سے یرمان ملک کے ساتھ جا رہی ہے بنا کسی زور زبردستی کے۔

ضامن کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا ماتھے کی پھولی رگیں اس کے ضبط کا پتہ دے رہی تھیں۔

اس کے گمان میں بھی نہیں تھی یہ بات کہ یرمان اس طرح ایک ہی دن میں عائلہ تک پہنچ جائے گا۔

"صدمہ لگ گیا سالے جی لیکن سچ یہی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ سب عائلہ کی مرضی سے ہو رہا ہے وہ بھی یہی سب چاہتی ہے یو نو اتنے ہینڈسم اور امیر لڑکے کو بھلا سی لڑکی چھوڑنا چاہے گی تمھاری طرح بیوقوف نہیں ہے تمھاری بہن۔۔بلکے بہت خوبصورت اور سیکسی ہے آج رات قریب سے دیکھوں گا میں۔۔۔" وہ ہر حد پار کر رہا تھا یہ بھی لحاظ بھول گیا کہ جس کے بارے میں جس سے بات کر رہا ہے وہ دونوں بہن بھائی ہیں آگر عائلہ کو اس بارے میں معلوم ہو گیا تو کیا ہو گا اُسے کتنا دکھ ہو گا۔

"شٹ اپ۔۔۔" ضامن کا اس پل غصے اور طیش کے مارے برا حال تھا اس کے پورے وجودِ میں شعلے دہک رہے تھے عائلہ یرمان ملک کے ساتھ تھی کیوں۔

کیا اس نے عائلہ کو یہاں سے بھیج کر غلطی کی۔۔۔؟

بے ساختہ اس کے ذہن میں اس سوچ نے جنم لیا تھا عائلہ کو وہ ان لوگوں کے رحم و کرم پر ہرگز نہیں چھوڑا سکتا تھا ہاں بھلے یہ ویڈیو اس کو ٹریپ کرنے کے لیے بھیجی گئی تھی اس کی بہن کبھی بھی یرمان ملک جیسے انسان کا انتخاب خوُد نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

یہاں سے جاتے ہوئے بھی عائلہ جس قدر رو رہی تھی اس کے بعد ضامن کے لیے یہ ماننا مشکل ہی ناممکن بھی تھا کہ وہ خود سے آیسا کوئی سٹیپ لے سکتی ہے۔

"میں عائلہ کو وہاں نہیں رہنے دوں گا۔۔۔!؛" یکدم سے یہ سوچ اس کے دماغ میں آئی تھی اوُر پھِر اس نے تیزی سے ریموٹ صوفے پہ پھینکا اوُر روم میں آیا اس وقت وہ بلیک کلر کے ٹروزار میں ملبوس تھا سب سے پہلے شاور لیا اوُر پھِر چینج کرتے وہ واپس روم میں آیا تھا ایک ایک قدم بھری ہو رہا تھا

عائلہ کی نجانے کیا حالت ہو رہی ہو گی وہ سنبھلی بھی تو بہت مشکل سے تھی ڈاکٹر نے وارننگ دی ہوئی تھی وہ اگر مذید کسی طرح کی ٹینشن لے گی تو اس کی جان کو خطرہ ہو گا۔

ضامن نے تیزی سے پسٹل اٹھائی اور اس کو جیکٹ کی پوکیٹ میں ڈالتے وہ گھر سے نکلا تھا۔

اس کو مینشن کے بارے میں معلوم نہیں تھا نہ ہی اس نے کبھی جاننے کی کوشش کی اس مینشن کے مکینوں سے اس کو کوئی تعلق نہیں رکھنا تھا ابرش ملک کے ساتھ اس کو کوئی ریلیشن نہیں رکھنا تھا پر اب عائلہ تھی وہاں۔

اس کو وہاں چھوڑ نہیں سکتا تھا عائلہ کو حیدرآباد بھیجوا کر وہ بہت بڑی غلطی کر چکا تھا عائلہ کی روئی روئی صورت سامنے آ رہی تھی جاتے وقت وہ کتنی اداس تھی۔

ضامن پہلے یورنیورسٹی گیا تھا حالانکہ وہ لاکڈ تھی لیکِن ایکسٹرا ایکنز سارے ٹیچرز کے پاس موجود تھیں وہ رات کے اس پہر کسی دوست سے رابطہ نہیں کرنا چاہتا تھا تبھی وہ یورنیورسٹی سے ابرش ہے فارمز سے اس کے گھر کا ایڈریس دیکھتے تیزی سے یورنیورسٹی سے نکلا تھا رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی عائلہ کے بارے میں سوچتے ضامن کا دل ڈوبا جا رہا تھا۔

وہ دو گھنٹوں کا فاصلہ ایک گھنٹے سے کم وقت میں طے کرتا ملک مینشن کے سامنے کھڑا تھا۔

گارڈز نے اس کو آندر نہیں جانے دیا ملک مینشن کی سیکیورٹی کافی سخت تھی

۔

وہ کافی دیر تک گارڈز سے الجھتے رہنے کے بعد منیشن کے اندر داخل ہوا تھا ایک عجیب سی وحشت اس کے پورے وجود میں سرایت کر گئی تھی عائلہ کے یہاں ہونے کے خیال نے اس کو بے چین کیا ہوا تھا۔

وہ تیزی سے آندر آیا یہاں اسے عفت ملک ہال میں بیٹھی نظر آئی تھیں اور کوئی نہیں تھا وہاں عائلہ بھی نہیں تھی۔

عفت بیگم بھی شوہر کا انتظار کر رہی تھیں جو پچھلے ایک گھنٹے سے گھر سے نکلے ہوئے تھے لیکن واپس نہیں آ رہے تھے آج کل شوہر کا دھیان کہیں اور لگا ہوا تھا وہ کتنے دنوں سے یہ بات محسوس کر رہی تھیں پر آج ان کا ایسے باہر جانا یہ مخصوص ٹون تھی جب بھی بجتی وہ سب کے پاس سے اٹھ جاتے تھے آیسا نہیں تھا کہ عفت ملک کو اپنے شوہر پہ ٹرسٹ نہیں تھا لیکِن اب جو حالات بن رہے تھے وہ مجبور ہو رہی تھیں یہ سب سوچنے کے لیے۔

"تم یہاں۔۔۔؟" وہ جو شوہر کے بارے میں سوچ رہی تھیں جب ضامن پہ نظر پڑی تو وہ بدک کر صوفے سے اٹھتے اس کی طرف آئی تھیں۔

"کہاں ہے میری بہن۔۔۔۔؟" وہ غرایا تھا عائلہ کہاں تھی اس مینشن میں ہوتی تو اس کو اب تک نظر آجاتی عائلہ آگر یہاں نہیں تھی تو کہاں تھی اس نے بے ساختہ اپنی بیرڈ سپلائی تھی۔

"واٹ کون۔۔۔؟" وہ انجان بنی تھیں جانتی تو تھیں کہ عائلہ اس وقت ان کے بیٹے کے ساتھ کمرے میں تھی اور یہی سوچ ان کو دہکا رہی تھی جس جگہ پہ مایا کو ہونا چاہیے تھا وہاں اب یہ لڑکی آگئی تھی۔

"زیادہ انجان مت بنیں آپ۔۔۔؟ آپ کا بیٹا میری بہن کو یہیں لیکر آیا ہے کہاں ہے میری بہن۔۔۔؟" اس نے ٹیبل پہ پڑا واس آٹھا کر دیوار پہ دے مارا شور سنتے ابرش اپنے کمرے سے نکل آئی تھی۔

لیکن سامنے دیکھتے اس کو جھٹکا لگا وہ بھی پورے چار سو چالیس والٹ کا ضامن اس کے گھر پہ موجود تھا یہ کیسے ممکن تھا وہ مان ہی نہیں تھی کہ ضامن اس کے گھر آسکتا تھا۔

لیکِن پھر یہ خیال آیا کہ ضامن کی جان سے عزیز بہن تھی یہاں وہ بھلا کیوں نہیں آتا یہاں ضامن کی عائلہ کے لیے محبت دیکھتے وہ اکثر رشک کرتی تھی

۔

"سر آپ۔۔۔۔!؛" وہ نائٹ ڈریس میں تھی اور اس کی سیلوز ہاف تھیں شرٹ شارٹ تھی ضامن کی نظر ابرش پہ پڑی تو اس نے لب بھینچ لیے تھے یہ لڑکی اس کی بیوی تھی جس سے وہ اس دُنیا میں سب سے زیادہ نفرت کرتا تھا۔

"مس ملک مجھے بتائیں میری بہن کہاں ہے۔۔۔؟" ابرش کا خیال بالکل ٹھیک تھا وہ اپنی بہن کے لئے ہی آیا تھا۔

"تمھاری بہن یہاں اپنی مرضی سے آئی ہے یہ تمھیں معلوم ہو گیا تھا ناں تو یہاں کس خوشی میں آئے ہو کیا بیوی کے لیے آئے ہو۔۔۔!؛" یرمان ملک سیڑھیاں اترتے نیچے آیا تھا لہجہ عیجب سی آنچ لئے ہوئے تھا۔

"شٹ اپ آپنی بکواس بند کر۔۔۔" ضامن تیزی سے اس کی طرف لپکا تھا سچویشن اب سیم ویسی ہی تھی جیسے اُس دن تھی ہال میں۔

"سنو لڑکے یہ مت بھولو کہ تم کھڑے کہاں ہو۔۔۔۔؟ ایک لمحہ نہیں لگے گا تمھیں اس گھر سے باہر پھنکوانے کے لیے۔۔" عفت ملک سے ضامن ملک کا اٹیٹیوت برداشت نہیں ہوا ایک وہ اس کی بہن کی وجہ سے پٹی ہوئی تھیں آور اوپر سے اس کی آمد۔

"مام۔۔۔" ابرش کو عفت ملک کا یہ رویہ پسند نہیں آیا تھا ضامن نے نفرت بھری نظروں سے ابرش کو دیکھا کہ وہ سلگ گئی ضامن کی آنکھوں میں ڈھونڈنے سے بھی خوُد کے لئے اس نے نفرت کے سواہ کچھ نہیں دیکھا تھا۔

"واٹ تمھیں کیوں اتنا برا لگ رہا ہے ابرش دیکھ نہیں رہی ہو کتنی بد تمیزی کر رہا ہے وہ تمھارے بھائی سے۔۔۔" عفت ملک ابرش کو ڈانٹتے بولی تھیں

۔

"اپنا فیملی ڈرامہ بعد میں کر لیجیے گا مُجھے بتائیں عائلہ کہاں ہے۔۔۔!" وہ ان کی باتوں میں انٹرسٹ لیے بغیر بولا ابرش نے بے ساختہ اسے دیکھا تھا اوُر ضامن نے نظریں پھیر لی تھیں۔

"وہ اب میری بیوی ہے تمھارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے بہتر ہے تم اپنی بیوی پہ توجہ دو۔۔۔!؛" یرمان ملک نے دل ہی دل میں پلان بنایا تھا۔

"تمھاری بیوی بننے سے پہلے وہ میری بہن ہے اور میری بہن ہی رہے گی خبر دار جو تم نے میری بہن سے کوئی رشتہ جوڑنے کی کوشش کی تو۔۔۔!؛"ضامن بھڑکا تھا یرمان ملک کی باتیں اُسے طیش دلاتے سلگا رہی تھیں۔۔۔۔

.....

"تم سے اس کا جو بھی رشتہ تھا وہ میرا دردِ سر نہیں ہے لیکن اب عائلہ میری بیوی ہے جس کی رخصتی میں کروا چکا ہوں آور تمھارے لئے بہتر یہی ہو گا کہ تم اپنی بیوی پہ دھیان دو۔۔۔"یرمان نے ابرش کی نظریں ضامن پہ محسوس کی تھیں وہ کب سے ضامن کو دیکھے جا رہی تھی بنا اس بات کا لحاظ کیے کہ وہ اپنی مام اور بھائی کے ساتھ کھڑی ہے۔

"زبردستی کی ہے تم نے میری بہن کے ساتھ!؛" ضامن پھنکارا عائلہ کی طرف سے اگر تو یرمان کو بدگمان کرنا چاہا رہا تھا تو یہ اس کی بہت بڑی غلط فہمی تھی ضامن کو اپنی بہن پہ پورا بھروسہ تھا وہ ایسا ویسا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

"زبردستی نہیں کی ہے تیری بہن کے ساتھ تجھے بتا تو رہا ہوں وہ خود آئی ہے یہاں آپنی مرضی اوٗر اس وقت دلہن بنی میرا انتظار کر رہی ہے۔۔۔۔!؛" اس نے جلتی پہ مذید تیل چھڑکا تھا۔

"شٹ اپ۔۔۔۔؟؛"

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر پہ کھڑے ہو کر مجھے ہی شٹ اپ کال دینے کی۔۔۔!؛" یرمان ملک کے ضامن کے گریبان تک آئے تھے اور عین اسی لمحے عائلہ سیڑھیاں اترتے نیچے آئی تھی۔

"بھائی۔۔۔" وہ اپنے لہنگے سے الجھتے گرتے پڑتے بمشکل پہنچ سکی تھی ضامن کے پاس اوریرمان ملک نے ضامن کو اس کے قریب جانے سے روکا۔

"میری بیوی کے قریب جانے کی کوشش بھی کی تو انجام کے زمہ دار تم خود ہوگے۔۔۔" وہ عائلہ کی کلائی سختی سے اپنی گرفت میں دبوچ گیا عائلہ کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی۔

بے ساختہ نظریں اپنے بھائی کی طرف اٹھی تھیں جو اس کو دلہن کے لباس میں دیکھتے الجھ چکا تھا عائلہ نے اپنے آنسو صاف کیے۔

"زبردستی بنایا ہے تم لوگوں نے عائلہ کو اس فیملی کا حصّہ اور میں آیسا ہونے ہی نہیں دوں گا عائلہ میری بہن ہے اور میرے لیے میری بہن کی خوشیاں سب سے زیادہ عزیز ہیں۔۔۔" وہ عائلہ کے آنسو اپنے انگھوٹھے سے چن

گیا عائلہ نے نم آنکھیں اٹھائے اپنے بھائی کو دیکھا جس کی نظروں میں بہن کے لیے فکر مندی اور محبت بھرے جذبات تھے۔

"زبردستی بھی بنایا ہو لیکن یہ اب میری بیوی ہے۔۔۔!؛" یرمان ملک ڈھیٹائی سے بولتے عائلہ کو مذید خود کے قریب کر گیا نظروں میں کچھ دیر پہلے کی دی گئی وارننگ یاد آئی تھی۔

"بھائی۔۔۔۔میں اپنی۔۔۔۔مرضی۔۔۔۔۔۔۔سے آئی۔۔۔۔ہوں۔۔۔۔" اٹکتے عائلہ نے فقرہ مکمل کیا لیکن اسی لمحے ضامن نے اس کو خود سے دور کیا تھا آنکھیں ضبط کی سرخی سے لال بھواڑ ہو گئی تھیں جبکہ وہ عائلہ کو دیکھتا نفی میں سر ہلانے لگا وہ مان ہی نہیں سکتا تھا۔

"جھوٹ بول رہی ہیں ناں گڑیا؟ آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ٹرسٹ می۔۔"اس کے چہرے کو ہاتھوں میں تھامے اس کو تسلی دینی چاہی لیکن عائلہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"بھائی میں۔۔۔۔۔خوش ہوں اپنی مرضی۔۔۔۔

سے یہ فیصلہ۔۔۔۔۔۔کیا ہے آپ کہتے تھے ناں۔۔۔۔۔میں جو بھی فیصلہ کرونگی۔۔۔۔۔۔۔آپ کو قبول ہو گا۔۔۔۔۔۔تو مُیرا یہ فیصلہ آپ قبول کر لیں۔۔۔میں ان کے ساتھ۔۔۔۔۔"اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی جیسے لفظوں کا ساتھ نہ دے رہی ہو لیکن عائلہ کے چہرے سے کہیں بھی ضامن کو آیسا نہیں لگا جیسے وہ کسی پریشر میں یہ سب کہہ رہی ہو یرمان ملک کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی کچھ دیر پہلے کا منظر یاد آیا۔۔۔۔

فلیش بیک۔۔۔۔!؛

عائلہ نے ملازمہ سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ وہ تیار نہیں ہو گی ابرش پہلے ہی وآپس جا چکی تھی اور عائلہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی کہ وہ کیا ایسا کرے جو یہاں سے نکل سکے۔

یرمان ملک کو میڈ نے بتایا کہ میم انکار کر رہی ہیں تیار ہونے سے وہ خود چلا آیا کمرے میں عائلہ صوفے پہ بیٹھی رو رہی تھی وہ اپنی شرٹ اتار کر دور پھینکتا عائلہ کے پاس بیٹھا جب کہ اس کی موجودگی کو اپنے قریب محسوس کرتے عائلہ نے اپنی جگہ سے کسکنا چاہا لیکن یرمان ملک نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اس کو اپنی طرف کھینچا تھا وہ اس کے کشادہ سینے کا حصہ بنی اس کو پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

گہری سیاہ آنکھوں میں نمی جمع ہو رہی تھی جس کو یرمان ملک نے اپنی انگلیوں سے صاف کیا تھا۔

"یہ ڈرامہ کر کے کیا ثابت کرنا چاہتی ہو۔۔۔؟" وہ اس کی ٹھوڑی اوپر اٹھائے اس کی آنکھوں میں دیکھتے پوچھنے لگا عائلہ نے بمشکل اپنے آنسوؤں پہ ضبط کیا ورنہ تو آنسو بغاوت کرنے پہ آمادہ تھے۔

"نہیں۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔جانا۔۔۔۔" یرمان ملک کے ہاتھوں کو اپنی پشت پہ محسوس کرتے اس نے اس کی گرفت سے فرار چاہا لیکن یہ کہاں ممکن تھا۔

"تم کیوں چاہتی ہو میں خود تمھیں یہ ڈریس پہناؤں۔۔۔۔؟ شاید تم چاہتی ہو میں تمھاری اس خوبصورتی کو قریب سے دیکھوں یقین مانو آج ایسا پہ ہو گا آ جب میں تمھاری گہرایوں میں اتروں گا اور خود کو تمھارے وجود کا حصہ بناتے سادے پردے گرادوں۔۔۔"

"نہیں۔۔۔" اس کی بے باک گفتگو پہ عائلہ کو اپنے کانوں سے دھواں سا اٹھتا محسوس ہوا ایک تو یرمان ملک کا ہاتھ اس کی شرٹ کے اندر جاتے اس

کے بیلی بٹن پہ آرکا تھا اوپر سے یرمان کی گہری گفتگو عائلہ کے پل بھر میں ہی پسینے چھوٹ گئے تھے۔

"کیا نہیں بیوی ہو۔۔۔!؛" ہاتھ اس کی بیوٹی بون پہ تھے جن کو اپنی انگلیوں میں دباتے وہ مزید گستاخیاں کرنے لگا عائلہ کی آنکھوں میں ضبط کے باوجود بھی آنسو آ گئے تھے۔

یرمان ملک اس کے انرکاہک کھول چکا تھا عائلہ نے گھبراتے اس کو خود سے دور کرنا چاہا۔

یرمان کا سیل فون بجا اس نے دیکھا تو اس کو میسجز آئے تھے ضامن کے حوالے سے۔

"آوو تو سالے صاحب کو یہاں آنا ہے۔۔۔!؛" وہ دل ہی دل میں سوچنے لگا۔

"چلو ڈریس چینج کرو۔۔۔!؛" وہ یکدم سے سیدھا ہوا ٹائم ویسٹ نہیں کر سکتا تھا ضامن کسی بھی وقت یہاں آ سکتا تھا اس کے آنے سے پہلے ہی یرمان کو عائلہ کو راضی کرنا تھا کچھ بھی کر کے۔

"نہیں۔۔۔" عائلہ اپنی ضد پہ قائم تھی یرمان ملک نے اس کی شال اس کے وجودِ سے الگ کرتے دور پھینکی تھی عائلہ کے بالوں کی لمبی سے چیٹاں دیکھتے اس نے اس کے بل کھولنے شروع کر دیئے عائلہ کوشش کے باوجود بھی مزاحمت نہیں کر پا رہی تھی مقابل اپنی ہی کر رہا تھا۔

"تم مجھے انکار کرو گی تو رذلٹ بہت برا ہو گا مسسز یرمان ملک جلدی سے چینج کرو اور ہاں تم اپنے بھائی سے یہ کہو گی تم یہاں اپنی مرضی سے آئی ہو بنا کسی کے پریشر میں آئے۔۔" وہ اس کے چہرے پہ اپنی بھاری انگلیوں کا گھمبیر لمس چھوڑ رہا تھا۔

"آپ کو۔۔۔ لگتا ہے میں۔۔۔۔ آیسا۔۔۔۔ کہوں۔۔۔۔ گی۔۔۔؟" طنزیہ پوچھا۔

"اسی میں بہتری ہے تمھاری۔۔۔" مقابل کا لہجہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ طنز سے بھرا ہوا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔" عائلہ نے اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کی تو مقابل نے سختی سے اس کو خود میں بھینچا عائلہ کی نازکی یرمان ملک کے جوان جذبات پوری طرح سے بھڑکا گئی تھی وہ اس کے چہرے کو تھامتے اس کے ہونٹوں پہ جھکا دن میں یہ نجانے کتنی بار ہو رہا تھا یہ یرمان ملک اس کی سانسوں کے قریب ہوا تھا عائلہ کے لیے اپنے پاؤں پہ کھڑا ہونا مشکل ہوا اس کا سر چکرا رہا تھا۔

مقابل اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں دباتے اس کے نچلے لب کو اپنے ہونٹوں سے سک کر گیا۔

عائلہ نے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اُسے خود سے دور کرنا چاہا تو احساس ہوا کہ وہ تو شرٹ لیس تھا عائلہ کے ماتھے پہ پسینہ آیا۔

عائلہ کے لئے یرمان ملک کی بڑھتی شدت کو برداشت کرنا بہت مشکل تھا اس کی آنکھوں سے آنسو جھڑنے کی صورت بہتے اس کے رخساروں پہ پھسلتے چلے گئے تھے عائلہ کو اپنی بے بسی پہ غصہ آیا۔

یرمان ملک نے اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشی تو ہونٹ عائلہ کی گردن پہ آئے تھے۔

"مجھے تم اس حلیے میں قابلِ قبول لگ رہی ہو ویسے بھی درمیان کے سارے پردے تو ہٹے ہی ہیں پھر کیا ضرورت ہے وقت ضائع کرنے کی۔۔۔۔" وہ اس کی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا۔

"نہیں میں۔۔۔ ہوتی۔۔۔۔۔" اس وقتِ یرمان ملک کے انچ دیتے جزبات سے کچھ وقت تک بچنے کے لیے یہی عائلہ کو ٹھیک لگا۔

"یہیں چینج کرو۔۔۔" عائلہ نے باکس اٹھایا تو یرمان ملک نے اس کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔

"یہاں۔۔۔۔ کیسے۔۔۔۔" ہبکاتے پوچھا۔

"شوہر ہوں تمھارا کیوں بھول جاتی ہو یہ بات مسز یرمان ملک ہر بار یاد کروانا پڑتا ہے تمھیں۔۔۔۔" اس کی شرٹ کا اگلہ بٹن کھولا عائلہ نے اس کے

ہاتھ تھامے تھے آنکھوں میں نمی تھی یرمان ملک نے اس کو ڈریسنگ روم میں بھیج دیا۔

ڈریسنگ روم میں انٹر ہوتے ہی عائلہ نے باکس صوفے پہ پھینکا اور اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپائے رونے لگی تھی ضامن کی یاد شدت سے ستا رہی تھی

۔

"جلدی کرو ورنہ میں اندر آجاؤں گا۔۔۔"کوئی دس منٹس ہی گزرے تھے جب عائلہ کو یرمان ملک کی چنگارتی آواز سُنائی دی تھی۔

عائلہ جو اندر آتے ہی رونے میں مشغول ہو گئی تھی یرمان ملک کی سرد آواز سماعتوں سے ٹکرائی تو اس نے اپنے آنسو صاف کئے شاید یہی اس کی قسمت تھی۔۔۔۔۔

لہنگا کافی پیارا تھا دیپ مہرون رنگ میں اور بہت ایکسپینسو بھی تھا عائلہ نے لہنگا زیب تن کر لیا اور ڈریسنگ روم سے باہر آئی یہاں یرمان ملک بے چینی سے اس کے انتظار میں تھا۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو بنا میک اپ کے بھی۔۔۔!؛" اس کے قریب جاتے اس کی گردن میں چہرہ چھپائے اس کے وجود سے اٹھتی کستوری مہک کو خود میں انہیل کیا تھا عائلہ پہلے ہی گھبرائی ہوئی تھی مذید یرمان کی قربت پہ اس کا برا حال تھا۔

"چھوڑیں۔۔۔۔" یرمان ملک اس کی آواز سن کہاں رہا تھا اس کے حواسوں پہ تو اس وقت مقابل کی خوشبو بری طرح سے سوار تھی اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا شاید یہ سرخی یرمان ملک کی قربت کی تھی یرمان نے اس کی آنکھوں پہ

ہونٹ رکھ دیئے یہ وجود پوری طرح سے یرمان ملک کو اپنے سحر میں جکڑ چکا تھا۔

وہ جو پلان بنائے ہوئے تھا ایک رات کا لیکن اب شائد ایک رات سے آگے نکل چکی تھی اب تو وہ زندگی بھر بھی اس وجود کی مہک خوُد میں انڈیلتا تو اس کی طلب پوری نہیں ہوتی۔

عائلہ جو مشکل سے یرمان ملک کے لمس کو سہن کر پا رہی تھی اس کو نیچے سے ضامن کی آواز سُنائی تھی ویسے تو یرمان ملک کا روم ساؤنڈ پروف تھا لیکِن ضامن چونکے بہت اونچی آواز میں بولا رہا تھا تو مدھم مدھم آوزیں پھر بھی عائلہ کی سماعتوں سے ٹکرا گئی تھیں۔

"بھائی۔۔۔" اس میں ضامن کی آواز سنتے خود بخود ہی انرجی سی آئی اس نے یرمان کو خود سے دور کیا اور اس سے پہلے کہ وہ باہر بھاگتی وہ لہنگے سے بری طرح سے الجھتے زمین بوس ہوتی کہ یرمان نے اس کو اپنی طرف کھینچا تھا۔

عائلہ کے ہونٹوں سے چیخ نکلی تھی یرمان ملک نے لب بھینچ لیے اپنے بھائی کی آواز سنتے ہی کیسے شیرنی بن رہی تھی عائلہ۔

"تم کہیں نہیں جانے والی ہو۔۔۔؟" وہ سنجیدگی سے اس کو دیکھ رہا تھا۔

"نہیں چھوڑیں۔۔۔!؛" عائلہ کا بس نہیں چل رہا تھا بھاگ کر اپنے بھائی کے گلے لگ جائے۔

"آگر تم نے وہ نہیں کہا اپنے بھائی سے جو میں تم سے کہنے والا ہوں تو یہاں سے تمھارے بھائی کی لاش جائے گی اور مُجھے زرا افسوس نہیں ہو گا

تمھارے بھائی پہ گولی چلاتے۔۔۔"وہ عائلہ کی سماعتوں پہ گویا بم گرا رہا تھا عائلہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں یہ انسان اس حد تک گر جائے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

"تمھیں اپنے بھائی سے یہ کہنا ہے کہ تم یہاں اپنی مرضی سے آئی ہو بنا کسی کے زور زبردستی کیے ورنہ مجھ سے کسی اچھے کی امید مت رکھنا مسز یرمان ملک میں وہ کروں گا جو تم سوچ بھی نہیں سکتی ہو بہتر یہی ہے کہ تم آپنے بھائی کے سامنے یہی کہو جو میں کہہ رہا ہوں تم سے۔۔۔!؛"وہ اس کی پریشان سی صورت دیکھتا مسکرایا۔۔

"نہیں۔۔۔ جھوٹ۔۔۔۔۔"عائلہ ضامن سے کیسے جھوٹ بول سکتی تھی نہیں نے اس نے انکار کیا۔

"تم بولو گی ورنہ بیٹھ کے روتی رہنا ضامن عباس کی لاش پہ وہ یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جائے گا اب فیصلہ تم نے کرنا ہے تمھیں اپنا بھائی زندہ چاہیے یا نہیں۔۔۔۔" وہ ایک سلگتی نگاہ اس پہ ڈالے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی باتیں کیسے عائلہ کے ننھے سے دل کو چھنی کر چکی تھیں وہ تو چلا گیا لیکن عائلہ اپنے سینے کو مسلنے لگی اس کو سانس لینا دوبھر ہوا۔

حالت غیر ہونے لگی تو وہ صوفے پہ بیٹھ گئی یرمان ملک کے لفظ اس کے زہن سے نکل ہی نہیں رہے تھے بھائی کے معاملے میں وہ ہمیشہ سے ہی ایسی تھی۔

"جو انسان مجھے یہاں لانے کے لیے اتنا کچھ کر سکتا ہے وہ بھی ایک ہی دن میں تو وہ میرے بھائی کے ساتھ کیا کچھ نہیں کر سکتا ہے۔۔۔۔" عائلہ نے آنسو صاف کرتے سوچا اس پل ضامن کی محبت جیسے اس کے جذبات پہ غالب آگئی تھی۔

"بھائی وقتی طور پہ مجھ سے خفا ہونگے لیکن ناراض وہ زیادہ دن تک نہیں رہیں گے مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں وہ۔۔۔۔" وہ خود کو تسلی دیتی کمرے سے باہر نکل آئی یہاں اب یرمان اور ضامن ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے۔

(حال)

"عائلہ۔۔۔!؛" ضامن کے ہونٹوں سے سرسراتے یہ لفظ نکلے تھے انکھیوں میں حیرت اور بے یقینی تھی یرمان ملک کا بھیجا ہوا میسج یاد آیا وہ کیا کہہ رہا تھا اس کا وائس نوٹ اور اب عائلہ کا ایسے اس رشتے کے حق میں بولنا یہ سب کیا محض اتفاق تھا۔

"بھائی۔۔۔" ضامن کی آنکھوں میں بے اعتباری دیکھتے وہ جیسے اس لمحے زمین میں دھنس گئی تھی۔

یرمان ملک کی دھمکی کا اثر تھا وہ اپنی زبان پہ قائم تھی ورنہ ضامن کو کہاں دیکھ سکتی تھی ایسی حالت میں۔

ابرش کی سمجھ سے یہ سب باہر تھا جب تھوڑی دیر پہلے وہ عائلہ کے پاس گئی تھی تب کیسے وہ انکار کر رہی تھی اور اب یکدم سے یہ تبدیلی اس نے یرمان کے ہونٹوں پہ مچلتی مسکراہٹ بھی دیکھی تھی یقینا یہ سب یرمان نے ہی کروایا تھا عائلہ سے۔

"سن لیا مل گئی تسلی۔۔۔"خوشی سے سرشار یرمان ملک آگے بڑھا اور عائلہ کو بناسب کا لحاظ کیے خود میں بھینچ لیا ضامن کے سامنے یرمان کی یہ حرکت عائلہ کپکپا سی گئی۔

اس کے دل میں درد کی ایک شدید لہر اٹھی جو پورے وجود میں سرایت کر گئی تھی ضامن مزید کیا کہتا اب کیا کہنا باقی رہ گیا تھا وہ خود ہی تو فیصلہ کر چکی تھی۔

ضامن مزید کچھ نہیں بولا عائلہ کو آیسے لگ رہا تھا جیسے اس کے وجود سے کوئی سانسیں کھینچ رہا تھا ضامن کا رویہ دیکھتے اس کو لگ رہا تھا وہ ابھی زمین بوس ہو جائے گی۔

"بھائی۔۔۔!؛" عائلہ کے پھڑ پھڑاتے لبوں سے سرگوشی کی طرح یہ لفظ نکلا تھا ضامن نے اپنی سرخ انگار ہوتی آنکھیں رگڑی تھیں اگر یہاں مزید کچھ دیر رہتا تو ضرور کچھ کر دیتا نجانے کیوں اس کو تکلیف ہو رہی تھی عائلہ کا رویہ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

کل تک اس نے سوچا بھی نہیں تھا زندگی کے موڑ پہ عائلہ اس کے ساتھ ایسا کرے گی۔

ضامن وہاں سے نکلتا کہ قیوم ملک آندر آئے تھے اور رات کے اس پہر ضامن عباس کو ملک مینشن میں دیکھ کر ان کو یقین نہیں ہو رہا تھا.

"ضامن۔۔۔!؛" وہ تھکے سے لگ رہے تھے عفت ملک کی نظریں ان پہ تھیں کہاں سے آرہے تھے وہ۔

"ضامن نے ان کی بات کو آن سنا کیا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا مزید وہاں رکنا بہت مشکل تھا ابرش اس کے پیچھے گئی تھی۔

یرمان ملک عائلہ کو بانہوں میں بھر تا کمرے میں چلا گیا تھا عائلہ ضامن کے سامنے کچھ نہیں بولی ورنہ اس کو لگ رہا تھا کہ کہیں عائلہ عین موقع پہ اس کو دغا دے دے گی۔

"کہاں سے آرہے ہیں آپ۔۔۔؟" عفت ملک سے شوہر سے سوال کیا جو ان کو نظر انداز کرتے آندر جارہے تھے وہ شوہر کے قریب آئی تو ان کو مخصوص لیڈیز پرفیوم کی مہک محسوس ہوئی تھی۔

"یہ آپ کا مسلہ نہیں ہے۔۔۔!؛" وہ پہلے ہی ضامن کی وجہ سے پریشان تھے اور ایسے میں عفت ملک کا سوال کرنا ان کو مذید بھڑکا گیا تھا۔

"کیوں میرا مسلہ نہیں ہے۔۔۔ قیوم صاحب رات کے اس پہر آپ کہاں گئے تھے مُجھے بتائیں۔۔۔؟" وہ سوال کرنے پہ آئی تو کرتی چلی گئی تھیں۔

"آپ پلیز مجھے پریشان نہیں کریں۔۔۔۔!؛" وہ بیوی کے سوالوں پہ جھر جھرا گئے تو عفت ملک کو محسوس ہوا کہ جیسے وہ ان سے بات کرنے میں ہی انٹرسٹڈ نہ ہوں۔۔۔۔۔ جیسے قیوم ملک کو ان کا متبادل مل گیا ہو۔

"کیوں پریشان نہیں کروں آپ شوہر ہیں میرے سوال کرنے کا حق نہیں رکھتی ہوں میں کیا!" وہ بھول چکی تھیں کہ اس وقت وہ دونوں لاؤنج میں کھڑے تھے۔

"بیگم پلیز میں تھکا ہوا ہوں سارے دن کا۔۔۔" وہ مزید ان سے بات کیے بغیر ہی آندر چلے گئے تھے۔

عفت ملک تلملا کر رہ گئی تھیں ان کے شوہر کے تیور بہت کچھ سمجھا رہے تھے وہ اتنی بیوقوف نہیں تھیں کہ اس ساری صورتحال کو لائٹ لیتی۔ ان کو

دیکھنا تھا آخر ان کے شوہر کی زندگی میں ہو کیا رہا تھا جو وہ اتنے بیزار لگ رہے تھے۔

.....

عائلہ کمرے میں آتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ اس کا بس نہیں کر چل تھا کہ یرمان ملک کو کچھ کر دے اس کی گود میں وہ بری طرح سے سسک رہی تھی وہ اس کو بیڈ پر پھینکتے اس پر حاوی ہوا تھا۔

عائلنہ کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس انسان کو کیسے خود سے دور کریں۔

اس انسان کی بہکاوے میں اکر اس نے اپنے بھائی سے وہ سب کہہ دیا جو وہ کبھی کہنے کا سوچ بھی نہیں سکتے تھی۔

"جو آپ چاہتے تھے وہ ہو گیا ہے پلیز میرا پیچھے چھوڑ دیں..." وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھے تھے اسے الگ کرنے لگے لیکن یرمان ملک نے اس کے کلائیاں اپنی مضبوط گرفت میں قید کرتے پیچھے پن کرتے اس کی گردن پر اپنی لب رکھے تھے۔

عائلہ ماہی بے اپ کی طرح تڑپی اس انسان کا لمس اس کو اپنے وجود پر برداشت نہیں تھا۔

"جب تک تمہارا بھائی ابرش کی رخصتی کے لیے راضی نہیں ہوتا تھا تو میں وہ سب کرنا ہو گا جو ہم چاہتے ہیں" وہ اس کی ڈیپ نیک پر جھکتے اپنے لب رکھتے اس کی نرمی کو قریب سے دیکھنے لگا۔

عائلہ کو اس پل بے ساختہ جھجھک سی محسوس ہوئی تھی۔

"آپ اپنی بہن کو کیسے زبردستی میرے بھائی کی زندگی میں شامل کر سکتے ہیں میرے بھائی نفرت کرتے ہیں اپ کی بہن سے اور یہاں تک مجھے لگتا ہے جب انسان کسی سے نفرت کرتا ہو تو اسے اپنی زندگی میں شامل نہیں کر سکتا یہ بات اپ کی سمجھ میں کیوں نہیں۔۔۔۔!!" وہ روتے بولی۔

"تمہارے بھائی کو میری بہن کو اپنی زندگی میں شامل کرنا ہی ہو گا جو کچھ ہو چکا ہے اس کا ازالہ اسی صورت میں ممکن ہے جب تمہارا بھائی میری بہن کو اپنی زندگی میں شامل کرے۔۔۔۔" وہ یرمان ملک کی سلگتی سانسوں سے تڑپی تھی اس کی سانسوں کی تپش کو اپنی گہرائیوں پہ محسوس کرتے۔

"نہیں۔۔۔۔ میرا بھائی آیسا نہیں کرے گا۔۔۔" ایک دکھ یہ کھائے جا رہا تھا کہ وہ کیسے اپنے بھائی سے نظریں ملا سکے گی جو کچھ کہہ چکی تھی کاش کہ وہ یرمان ملک کی دھمکی سے نہ ڈرتی۔

"وہ کرے گا جانتا ہوں۔۔۔۔!؛" وہ اس کے بلاؤز کو کندھوں سے سرکاتے اس کے کندھوں پہ لب رکھ گیا تھا عائلہ نے آنکھیں بند کر چکی تھی اور یرمان ملک نے اس کے کندھوں سے نیچے لب لے جاتے اس کی بیوٹی بون کو اپنے ہونٹوں میں دبایا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔" وہ اس کے کندھوں کو زور سے تھامے اس کی شدتوں پہ سسک رہی تھی۔

"آج میرا موڈ بہت اچھا ہے مسز یرمان ملک۔۔۔۔! کیونکہ تم نے وہ کیا جو میں چاہتا تھا اور میں اس کا انعام تمھیں دوں گا عائلہ۔۔۔" اس کے انر پہ انگلیاں پھیرتے اس کی گہرائیوں پہ بنے تل کو اپنے لبوں سے چھوا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں۔۔۔!؛" عائلہ کے لیے اس کے ساتھ کمرے میں رہنا بہت مشکل تھا بس میں ہوتا تو بھاگ جاتی اس کمرے سے اس مینشن سے اور

یرمان ملک کی زندگی سے بھی جس انسان سے اُسے مزید نفرت ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"کیوں نہیں جو یہاں سے بھاگ کر حید آباد گئی اس کی سزا تو ملے گی تا کہ آئندہ تم ایسی غلطی نہیں کرو۔۔۔" اس کے بلاؤز کو مزید نیچے کرتے اس کی دھڑکنوں کو مٹھیوں میں بھرا تھا۔

اس کے دودھیا پیٹ پہ اپنے ہونٹوں کا لمس بکھیرتے اس نے اپنی بیرڈ رگڑی تو وہ مذید مچلی تھی۔

"نہیں کریں۔۔۔" وہ اس کی بیرڈ کی چبھن محسوس کرتی مزید پریشان ہوئی تھی۔

"کیوں گئی یہاں سے ؟" وہ اس کے بیلی بٹن پہ ہونٹ رکھ چکا تھا عائلہ کے پورے وجود پہ اس کے ہونٹ لمس بکھر رہے تھے۔

"پلیز۔۔۔۔!؛" روم میں روشنی تھی اور وہ یرمان ملک کے سامنے اس حلیے میں تھی اوپر سے مقابل کی بہکی نظریں اس کو اپنے آس پاس محسوس ہوئی تو اس نے بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں بھرا تھا۔

"کیا پلیز پلیز رکھا ہے تم نے عائلہ۔۔۔۔!؛" وہ اس کی ایک ہی رٹ سے تپا تھا اتنے رومانٹک مومنٹس تھے ان کے وہ آج سچ میں ہر حد پار کر دیتا اگر عائلہ ضامن کے سامنے وہ نہیں کہتی جو وہ چاہتا تھا۔

"چھوڑ دیں مُجھے۔۔۔۔" اس کو یرمان ملک کی قربت سے وحشت سی ہوئی تھی حالانکہ کہتے ہیں مہرم رشتے میں بہت کشش ہوتی ہے لیکن عائلہ کو اس

انسان سے گھن محسوس ہوئی اور وہ منظر تو وہ بھولی ہی نہیں تھی جب اس نے یرمان اور مایا کو دیکھا تھا کلاس روم میں ایک دوسرے کے قریب دیکھا تھا۔

"نہیں کریں اس کے۔۔۔۔پاس جائیں۔۔۔۔" نجانے کیسے آئی اس میں اتنی ہمّت وہ لمحاتِ شاید ہی وہ کبھی بھول پاتی اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا وہ منظر۔

"کس کے پاس؟" یرمان نے چہرہ اوپر اٹھائے نا سمجھی سے پوچھا وہ واقعی میں عائلہ کے سوَال کا مطلب سمجھ نہیں سکا تھا وہ کس حوالے سے اوَر کس کے بارے میں بات کر رہی تھی بھلا۔

"جس کے ساتھ تھے۔۔۔؟؛" عائلہ کے لہجے سے جلن کا عنصر نمایاں تھا یرمان ٹھٹھک گیا وہ بھول چکا تھا کلاس روم والا واقعہ اوَر ویسے بھی یہ تو اس کے اور مایا کے درمیان نارمل تھا اس کی دوست تھی وہ۔

"اُس کے پاس۔۔۔!؛" عائلہ نے اپنے آپ کو سنبھالتے دوسری سمت کروٹ بدلی تھی بنا میک اپ کیے بھی وہ مقابل کے دل میں اتر رہی تھی کہ وہ اسکے لبوں کو ایک بار پھر سے چومنے کے لئے بے تاب ہوا۔

"جس کے پاس ہوں فحال اس کو تو ہینڈل کر لوں پھر کسی اوَر کے بارے میں سوچوں گا۔۔۔" وہ شرارت سے آنکھ وانک کر گیا تو عائلہ تلملا گئی تھی۔

"نہیں۔۔۔۔!؛" وہ اس کی بے باکیوں نظروں سے گھبرا گئی اوَر کمفٹر اوڑھنا چاہا لیکن یرمان اس کی پشت پہ جھکتے اس کی پشت پہ لب رکھ گیا عائلہ اپنی جگہ فریز ہو گئی جیسے اس کے دہکتے ہونٹوں کو آپنے پشت پہ محسوس کرتے یرمان نے اس کا رخ بدلتے اس کی آنکھوں پہ ہونٹ رکھے۔

یرمان نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا اس کا کمرہ اتنی جلدی کسی نسوانی وجودِ سے آباد ہو جائے گا مایا اس کی دوست تھی شاید لوگ مایا کو اس کی گرل فرینڈ بھی

کہتے تھے لیکن یرمان ملک کو اس بات سے فرق نہیں پڑتا تھا وہ جو مرضی سوچیں اس کو اس بات سے غرض نہیں تھی ہاں مایا اس کے لئے دوست تھی بہترین دوست اور ابھی تک وہ عفت ملک کی پلاننگ سے واقف نہیں تھا۔

بلکے عفت ملک تو اس سے بات بھی کر چکی تھیں لیکن یرمان نے جب سے عائلہ کو دیکھا تھا اس کا دیوانہ ہو چکا تھا یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہو گا ہاں وہ اس سارے کام کو بدلے کا نام دینا تھا لیکن بدلہ جو اس وقت جو کر رہا تھا اس کو دیکھ کر الگ نہیں رہا تھا کہ وہ عائلہ کو زمین سے بدلے کے لیے استعمال کر رہا تھا نہ جانے کیسے وہ عائلہ سے بس عائلہ کے قریب جانے سے خود کو روک چکا تھا حالانکہ اس نے سوچا تھا کہ وہ عائلہ کے نازک وجود کے اور اپنے درمیان کے سارے فاصلے اج مٹاتے اس کو اپنے بدن کا حصہ بنایا اس پر واضح کرے

گا کہ اس پر صرف یرمان ملک کا حق ہے اور اخری سانس تک اس کا ہی رہے گا۔

"کیا نہیں مسز یرمان ملک اب میرا تم پر حق ہے اب تو رخصتی ہو چکی ہے اب اس گریز کی کیا وجہ ہو سکتی ہے اگر تم یہ لگتا ہے کہ تم مجھے روک سکتی ہو تو یہ تمہاری بہت بڑی غلط فہمی ہے میں خود تمہارے ان سے پیچھے ہٹاؤ ورنہ تم ایک نعمت نہیں ہے کہ مجھے خود سے دور کر سکو اور نہ ہی اتنی ہمت ہے کہ مجھے خود سے دور جھٹک سکو اج کے بعد ایسا کچھ مت کرنا جس سے مجھے غصہ ائے ورنہ جو ہو گا وہ تم جانتی ہو کیا ہو گا۔۔۔۔!؛"

"آپ مجھے بات بات پر میرے بھائی کی دھمکی کیوں دیتے۔۔۔۔؟" وہ دانت پیستے پوچھنے لگی یرمان ملک مسکرایا آخر ایک کمزروی تو اس کے ہاتھ لگ چکی تھی عائلہ کی وہ کیوں نہ استعمال کرتا اس کمزروی کو۔

"تم مانتی ہی نہیں ہو بات تو مجبوراً یہ طریقہ اپنانا پڑتا ہے مجھے مسز آگر تم آسانی سے مان جاؤ تو کیا ہی اچھا ہوتا۔۔۔!؛" وہ اس کے ہونٹوں کے قریب اپنے ہونٹ لے جاتے بولا۔

"آپ۔۔۔بہت۔۔۔۔!؛" وہ ہچکیاں لیتے رونے لگی یرمان ملک جو اس کو اچھا خاصا ستانے کا ارادہ رکھتا تھا وہ اس کے آنسوؤں کو مذید برداشت نہیں کر سکا تھا عائلہ کو ایک جھٹکے سے چھوڑا تو وہ اپنے بکھرے حلیے کی پرواہ کیے بغیر بیڈ سے اٹھتے باتھ روم میں جا بند ہوئی تھی۔

یرمان ملک نے شرٹ اتارتے تکیہ سینے پہ رکھا اور باتھ روم کے بند دروازے کو گھورنے لگا جیسے سارا قصور بچارے دروازے کا ہو۔

•••••

ضامن باہر آیا تو آنکھیں ضبط کے باوجود سرخ ہونے لگی جن میں نمی تھی اور یہ نمی عائلہ کی باتوں سے آئی تھی اس کی بہن آج یوں اتنے سارے لوگوں کے سامنے اس کو لیٹ ڈوان کرنے گی یہ کہاں سوچا تھا ضامن نے وہ اپنی جیکٹ کی آستین سے اپنی سرخ آنکھیں رگڑتے ایک نظر ملک مینشن پہ ڈالی تھی آج سے اس کی بہن اس کی نہیں رہی تھی وہ عائلہ کی حفاظت کے لئے جان بھی دے سکتا تھا لیکِن اس یرمان ملک جیسے انسان کے ساتھ اس کو کبھی رخصت نہیں کر سکتا تھا۔

آج جو عائلہ نے کیا وہ ضامن کبھی نہیں بھولنے والا تھا آکتنے مان سے وہ یہاں آیا تھا اس کو یقین تھا وہ اپنی بہن کو یہاں سے لیکر ہی وآپس جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔

"سر سر پلیز میری بات سنیں آپ۔۔۔؟" ابرش بھاگتے ہوئے ضامن کے پیچھے آئی تھی نجانے کیوں اس کو برا لگا تھا ضامن کے لئے۔

"واٹس رونگ ودیو مس ملک۔۔۔!؛" وہ پلٹتے گر جا تھا اور ابرش اچھل کر پیچھے ہوئی تھی ضامن کے لہجے کی سختی پہ اس کو سرد لہریں اپنے وجود کے گرد سرایت کرتی محسوس ہوئی تھیں۔

"سر آپ پریشان۔۔۔"

"یہ آپ کا مسلہ نہیں ہے مس ملک۔۔۔!؛" عائلہ کی باتوں کا اثر تھا یا وجہ جو بھی ہو ضامن کا غصہ خطرناک حد تک بڑھ چکا تھا ابرش کے معاملے میں وہ ٹھنڈے مزاج کا تو کبھی ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔

"پلیز نہیں ہوں۔۔۔!؛" ابرش کا دل لپکا ضامن کی طرف اس کی پریشان صورت دیکھتے وہ خوُد بھی اپ سٹ ہو گئی تھی اور ضامن بھلے اس سے سیدھے منہ بات نہیں کر رہا تھا لیکِن پھر بھی وہ اس وقت ضامن کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔۔

"میں جو مرضی کروں مس ملک آپ کو میرے لیے کنسرن شو کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں آپ کے ساتھ بن چکے اس تعلق کو نہیں مانتا ہوں جس نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا۔۔۔!؛" وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

"آپ کو اپنی بہن کی خوشی عزیز ہونی چاہیے۔!؛ سر وہ یرمان بھائی کے ساتھ خوش ہے۔۔۔" اِشارہ اس طرف تھا کہ ضامن عائلہ کے فیصلے کو قبولِ کرتا اگر اس کی بہن یہاں رہتی تو ممکن تھا کہ ضامن اس کی رخصتی کے بارے

میں بھی سوچتا ابرش کا دل چاہا وہ ضامن کے ساتھ چلی جائے جیسے یرمان اپنی بیوی کو لیکر آیا ویسے ہی ضامن بھی اس کو لے جائے۔

"میری بہن کے بارے میں بولنے کا حق میں کسی کو نہیں دیتا آئیندہ احتیاط کیجئے گا آپ اوُر جو پلاننگ آپ کے گھر والوں کی ہے وہ کامیاب نہیں ہو گی۔۔۔"یرمان ملک عائلہ کو کیوں رخصت کر کے لایا اس کی پیچھے چھپی وجہ واضح تھی وہ ابرش کے لئے یہ سب کر رہا تھا۔

"کونسی پلاننگ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔۔۔؟"ابرش نے ناسمجھی سے پوچھا تھا۔

"اتنی انجان کیوں بن رہی ہیں آپ مس ملک۔۔۔"وہ اس کو پلر کے ساتھ لگاتے وہ اس کے دعائیں بائیں ہاتھ رکھتے اس کو آپنے حصار میں لے چکا تھا وہ

پہلے ہی بہت غصے میں تھا اوپر سے ابرش کی باتوں کی وجہ سے وہ مذید غصے میں آرہا تھا۔

"سر آپ اپ سٹ نہ ہوں۔۔۔!؛" وہ اس کی سرخ آنکھیں دیکھتے اس سے پہلے کہ ہاتھ اوپر کرتے اس کی آنکھوں کو چھوتی ضامن نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا خجالت کے احساس نے ابرش کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"کہا ہے ناں آپ کو کنسرن شو کرنے کی ضرورت نہیں ہے مس ملک آپ کے اوَر میرے درمیان ایک ہی رشتہ ہے اوَر وہ ہے نفرت کا شدید نفرت کرتا ہوں میں آپ سے اتنی نفرت کہ جتنی میں نے عائلہ سے محبت کی تھی اور عائلہ سے میری محبت آپ اچھے سے جانتے ہیںَ۔۔۔" وہ اس کی نیلی آنکھوں میں جھانکتا نفرت آمیز لہجے میں گویا ہوا۔

"سر۔۔۔!؛" ابرش کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی مقابل اس کو پسند نہیں کرتا تھا شروع دن سے ہی ان کے آپسی تعلقات خاصے بگاڑے رہے تھے وجہ جو بھی ہو لیکن اتنا اندازہ اس کو اچھے سے تھا کہ ضامن عباس اس کو ناپسند کرتا ہے لیکن ضامن عباس اس سے نفرت کرتا ہو گا یہ بات اس کو سوئیوں کی مانند چبھی تھی مقابل کے لہجے سے جھٹکتی نفرت اس کی برداشت سے باہر ہوئی تھی۔

"کیا ہوا سچ برداشت نہیں ہو رہا ہے مس ملک۔۔۔!؛" ضامن نے اس کے روئی کی طرح نرم و ملائم رخساروں پہ اپنی انگلیاں رگڑی تو وہ سسکی تھی۔

"نہیں۔۔۔۔" ابرش کی زبان ہمیشہ کی طرح ضامن کے سامنے ہی خاموش ہوتی تھی وہ کچھ نہ کچھ ایسا بول دیتا تھا کہ ابرش چاہا کر بھی کچھ کہہ نہیں پاتی تھی ایک غلطی کی اس نے اور اس کی اتنی بڑی سزا آخر کیوں۔

شاید ابرش ملک یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے لئے محض وہ ایک غلطی تھی لیکن ضامن عباس اور عائلہ کے لیے وہ منظر کسی قیامت سے کم نہیں تھا جس نے ان سے ان کا سب کچھ چھن لیا۔

"باقیوں کے سامنے تو نہیں بند ہوتی ہے یہ زبان میرے سامنے ہی بند ہوتی ہے مس ملک یاد رکھیں کچھ بھی ہو جائے یہ رشتہ میں ختم کر دو گا مُجھے آپ سے جنتی نفرت ہے میں کبھی آپ کو زندگی میں شامل کر کے کسی کو دھوکا نہیں دے سکتا ہوں۔۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا لیکِن اس کے آخری فقرے نے ابرش کو سلگا دیا تھا وہ چاہا کر وہ بھی اپنے غصے پہ ضبط نہ کر سکی۔

کس کو دھوکا دینے کی بات کر رہا تھا۔۔۔؟"

"اندر جائیں مس ملک۔۔۔!؛"آس پاس کافی ملازم کام کر رہے تھے اور ابرش جس حلیے میں تھی ضامن ملک کی غیرت کو یہ بات گوارا نہیں تھی

ہاں وہ ابرش ملک سے نفرت کا دعوے دار تھا لیکِن ابرش ملک کے نام کے ساتھ اس کا نام جڑ چکا تھا۔

"کیوں جاؤں میں۔۔۔۔؟" ابرش کی آواز بلند ہوئی تو ضامن نے اس کے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھ دیا اور اس کی آواز کو اس کے حلق میں ہی دبا دیا تھا۔

"یہاں کوئی تماشا کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو چپ چاپ آندر جائیں۔۔۔!؛" وہ اس کے لبوں سے ہاتھ ہٹا گیا خوامخواہ کوئی دیکھتا تو بات بڑھتی۔

"آپ کو نہیں لگتا ہے کہ یہاں آپ کی بہن ہے اور آپ کا یہ بیہودہ آپ کی بہن کی زندگی میں اثر ڈال سکتا ہے سر۔۔۔؟" وہ ضامن کی پیٹھ کو دیکھتے استزئیہ بولی۔

"وہ یہاں اپنی مرضی سے رہ رہی ہے تو یقیناً ان کو اس بات سے فرق نہیں پڑے گا۔۔۔!؛" ابرش نے ایک بار پھر سے ضامن کو وہ سب یاد کروادیا۔

"سر۔۔۔"

"اندر جائیں۔۔۔۔!؛" وہ دھاڑا تھا۔

"پر۔۔۔"

"آپ کو سمجھ نہیں آتا ہے۔۔۔!؛" اب کی بار ضامن تقریباً چلایا تھا اور ابرش بھاگتے اندر چلی گئی تو ضامن باہر نکل آیا گاڑی میں بیٹھنے تک نظروں کے سامنے وہ ہی منظر آرہا تھا عائلہ کا کپکپاتا لہجہ۔

لیکِن اس کی باتیں ضامن کی آنکھیں مذید سرخی چھلکانے لگی تھیں ضامن سیدھا گھر آیا اس وقت سر درد سے پھٹنے لگا تھا وہ اپنے دکتے سر کو سہلاتے گھر

کے اندر آیا عائلہ کے کمرے میں آتے اس کی نظریں اپنی اور عائلہ کی تصویر پہ پڑی تھیں۔

اس نے آگے بڑھتے ساری تصویریں زمین پہ پھینکی تھیں عائلہ کا یہ فیصلہ اس کے اعصابوں پہ گہرا اثر کر گیا تھا یرمان ملک جیسے انسان کے لیے عائلہ نے آیسا فیصلہ کیا وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا۔

تصویریں کے ٹوٹ کانچ اٹھاتے اس نے عائلہ کی تصویر پہ ہاتھ مارا یہ تصویر تب کی تھی جب عائلہ اور وہ حیدر آباد میں تھے ان کی ایک ساتھ بہت سی تصویریں تھیں عائلہ کو ہر مؤمنٹ کی پکچر چاہیئے ہوتی تھی۔

وہ اکثر کہتی تھی بھیا میں یہ تصویریں بھابھی کو دکھاؤں گی اور ضامن اس کی بچکانہ باتوں پہ مسکرا دیتا تھا۔

جب اس نے کل صبحِ عائلہ کو یہاں سے بھیجا تک اس کے ذہن میں اگر زرا سی بھی ایسی کوئی بات ہوتی کہ یہ سب ہو جائے گا تو وہ کبھی ایسا نہیں کرتا عائلہ کو اپنے پاس رکھتا۔

وہ وہیں بیٹھے بیٹھے نجانے کن خیالوں میں کھو گیا جب فون بجا تو وہ چونکتے سیدھا ہوا کل فزا کی تھی لیکِن اس وقت ضامن کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا کال کٹ کرتے وہ شاور لینے کے لئے باتھ روم چلا گیا تھا۔

باتھ روم میں داخل ہوتے وہ ٹھنڈے پانی کے نیچے کھڑا ہو گیا نجانے کیوں جلن تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی جب اس نے عائلہ کو یرمان کے حصار میں دیکھا وہ جیسے لمحے کے ہزار حصے میں سلگا تھا۔

یرمان ملک کے ہونٹوں پہ پھیلی طنزیہ مسکراہٹ بھی اس کی نظروں سے مخفی نہیں رہی تھی۔

اس نے اپنے وجود کو ہر پردے سے آزاد کیا آور آنکھیں میچے باتھ ٹب کی طرف بڑھ گیا۔

.....

عائلہ لہنگا چینج کر چکی تھی بہت بھاری تھا تھوڑی ہی دیر میں اس کا تھکن کے مارے برا حال تھا پورا وجود جیسے دکنے لگا تھا اس کے سینے میں درد اٹھتے اس کے پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے چکا تھا میڈیسن اس نے نہیں لی تھی ضامن اس کی میڈیسن کا خاص خیال رکھتا تھا ڈاکٹرز نے سختی سے تاکید کی تھی کہ میڈیسن کا ناغہ بالکل بھی نہیں کرنا ہے یرمان کے ساتھ اس کو کسی چیز کا ہوش نہیں رہا اپنا سیل فون بھی وہ حیدرآباد بھول آئی تھی۔

وہ چینج کر چکی تو خیال آیا کہ اس کے کپڑے یہاں نہیں تھی وہ کیا پہنے گی جو کپڑے اس نے یہاں آتے پہن رکھے تھے وہ اب غائب تھے شاید میڈ صفائی

کرتے باہر لے گئی تھی اب وہ کیا کرے کیسے جایے باہر اور یرمان کو کیا بولے گی اس کے ماتھے پہ چمکتا پسینہ ہر اس کی گھبراہٹ واضح کر رہا تھا۔

وہ زمین پہ بیٹھتے رونے لگی اب اور کیا کرتی یہاں ساری رات بیٹھ بھی نہیں سکتی تھی اور کپڑے کیسے منگواتی وہ۔

اس نے کچھ وقت تو ایسے ہی سوچو میں گزار دیا پھر وہ ورڈواب کی طرف بڑھی تھی۔

لہنگے کے ٹائٹس پہ اس نے یرمان ملک کی ریڈ کلر کی فل سلیوز شرٹ نکال کر پہن لی ویسے تو نارمل حالات وہ یہ کبھی نہیں کرتی لیکن اس وقتِ مجبوری تھی۔

وہ اس وقت ایسے ہی تو نہیں گھوم سکتی تھی پر اس کا حلیہ ابھی بھی ایسا نہیں تھا کہ وہ یرمان ملک کا سامنا کر پاتی اس کو خود سے بے ساختہ جھجھک محسوس ہوئی یرمان ملک کے سامنے جانا تو بہت مشکل تھا۔

اس کی شال غائب تھی مذید غصہ اؤر رونا آیا کہاں وہ کسی کے سامنے آتی تھی ایسے حلیے میں۔

کافی دیر تک وہ سوچتی رہی جب دروازے پہ دستک ہوئی تو وہ اچھلتے پیچھے دیوار میں جا سمائی تھی۔

"دروازہ کھولو عائلہ کب سے تم آندر بند ہو مجھے غصہ نہیں دلاؤ رات کافی زیادہ ہو چکی ہے اب ہمیں سونا چاہیے۔۔۔" وہ اب کی بار عائلہ کو بہت پیار اور نرمی سے ڈیل کر رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔وہ۔۔۔"عائلہ نے ایک نظر خود کو دیکھا وہ ایسے کیسے چلی جاتی باہر۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟"یرمان ملک اپنی پیشانی پہ بکھرے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتا پوچھنے لگا۔۔

"عائلہ۔۔۔"وہ جھنجھنایا تھا اور جب اس کو لگا کہ عائلہ کو آواز دینا مطلب مذید ٹائم ضائع کرنا کے مترادف ہے تو وہ سائیڈ دراز سے ڈپلیکیٹ کیز نکالتے ڈریسنگ روم کا دروازہ ان لاک کرتا آندر آیا۔۔

یرمان ملک کو دیکھتے عائلہ کے لبوں سے چیخ نکلی تھی اس کی شرٹ عائلہ کو بہت لوز تھی اور بار بار کندھوں سے ڈھلک رہی تھی۔

عائلہ پہ نظر پڑتے ہی یرمان ملک نے مشکل سے اپنا امنڈ آتا قہقہہ روکا عائلہ اس پل کارٹون لگ رہی تھی اس کی اتنی کھلی شرٹ میں۔

"نہیں پلیز۔۔۔" عائلہ کو بس چلتا تو وہ دیوار میں ہی گھس جاتی تقریباً وہ دیوار کے ساتھ ہی تو چپکی کھڑی تھی اپنے حلیے کی وجہ سے شدید خفت ہو رہی تھی

۔۔

"شٹ اپ عائلہ۔۔۔" وہ اس کو نرمی سے ٹریٹ کرتا تو وہ مزید اٹیٹیوٹ دکھاتی۔

"وہ میرے۔۔۔ کپڑے۔۔۔۔؟" سہما سا لہجہ تھا۔

"پہنے ہوئے تو ہیں تم نے۔۔۔؟" اس کو کھینچ کر اپنی بانہوں میں اٹھایا اور ڈریسنگ روم کے وسط میں رکھے صوفے پہ بیٹھ گیا اور عائلہ اس کی گرفت

میں قید ہو گئی تھی اس کے گرد حصارِ بناتے یرمان ملک نے اس کے بالوں میں چہرہ چھپایا جس کی مہک اس کو بری طرح سے اڈیکٹ کر چکی تھی۔

"نہیں۔۔۔" یہ چند گنے چنے لفظ تھے جو عائلہ مشکل سے بول پاتی تھی یرمان ملک کی قربت میں تو اس کے حواس ہی سلب ہو جاتے تھے۔

"عائلہ۔۔۔" یرمان نے اس کے وجود کو ہلکا سا جھٹکا دیا تو وہ کراہ کر رہ گئی تھی

۔

"آپ مجھے یہاں تو لیکر آ گئے ہیں لیکن میرے کپڑے کیا میں یہ کپڑے ہی پہنے رکھوں گی مُجھے میرے گھر۔۔۔۔!؛" وہ روتے بولی اس کی بات پہ یرمان نے دانت دباتے اُسے دیکھا۔

"مُجھے تو یہ ڈریس بہت پیارا لگ رہا ہے۔۔۔" اس کو اپنی شرٹ میں دیکھتے وہ مسکراتے بولا تو عائلہ کا دل چاہا وہ اس کے بالوں کو جھنجھوڑ دے۔

"نہیں میں۔۔۔۔۔ کمفیٹبل۔۔۔۔ نہیں ہوں۔۔۔۔" ٹائٹس پہننے کی عادی نہیں تھی اکثر ٹروزار پہنتی تھی وہ۔

یرمان ملک نے اپنی پینٹ کی جیب سے موبائل نکالتے کسی کو کال کی اور عائلہ نے موقع دیکھتے اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش۔

"ڈونٹ موو۔۔۔۔" وہ آنکھیں دکھاتے فون کی طرف متوجہ ہوا تو عائلہ نے ناک سکھیڑتے اُسے دیکھا عائلہ کی اس حرکت پہ یرمان بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی تھی وہ اس پل یرمان کو بہت پیاری لگی تھی۔

"ہائے ڈارلنگ کیسے ہو؟ آج ہمیں کیسے یاد کر لیا۔۔۔؟" عائلہ چوکنے یرمان ملک کے اتنے قریب بیٹھی تھی تو آسانی سے یہ آواز سن چکی تھی آواز کسی لڑکی کی تھی عائلہ نے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں کیوں ملا تھا ایسا انسان اس کو۔

عائلہ کے چہرے کے تاثرات دیکھتے یرمان ملک سمجھ گیا تھا عائلہ جیلس ہو رہی ہے جو بھی تھا عائلہ تھی تو اس کی بیوی کیسے برداشت کرتی۔

"میں ٹھیک۔۔۔ تم بوتیک پہ ہو کیا۔۔؟" یرمان کی دوست تھی گل جو پاکستان کی فمس ڈریس ڈیزائنر تھی عفت ملک اور ابرش کے ڈریسز گل ہی ڈیزائن کرتی تھی یرمان کا اس کو کال کرنے کا مقصد عائلہ کے لیے ڈریس منگوانا تھے۔

"ہاں کیوں کیا ہوا۔۔۔؟ ویٹ ویٹ مُجھے تمھاری کال کی سمجھ آگئی ہے تمھارا نکاح ہو چکا ہے ناں؟ میں نے میڈیا میں نیوز سنی تھی اتنا ارجنٹ سب

خیریت تھی میں ابرش سے بات نہیں ہو سکی ہے آج کل کافی مصروف ہوں میں۔۔۔!" گل کی ابرش اور یرمان دونوں سے بہت اچھی دوستی تھی۔۔

"ہاں بس کچھ ریزن تھی تم سے ملوں گا تو بتاؤں گا فحال تم کچھ لیڈیز ڈریسز بھجوا دو گھر پہ ارجنٹ۔۔" یرمان عائلہ کے کندھے پہ ٹھوڑی رکھے ریلکس سا گل سے باہر کر رہا تھا۔

"لیکِن یرمان مایا۔۔۔؟" گل کو یہاں تک اندازہ تھا اس کو لگتا تھا کہ مایا اور یرمان ایک دوسرے میں انٹرسٹڈ ہیں اور ایک بار توعفت ملک نے اس بارے میں بتایا تھا بھی تھا کل کو۔

"کہاناں جب ملیں گے تو اس ٹاپک پہ بات ہو گی فحال جو کہا ہے وہ کرو تم۔۔۔۔!" وہ سنجیدہ ہوا تو گل کو احساس ہو گیا اُسے یرمان سے اس بارے میں مذید کوئی بات نہیں کرنی چاہیے۔

"سائز زرا اپنی مسز کی پک تو بھیجو میں دیکھنا چاہتی ہوں اسے۔۔۔؟" عائلہ نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا یوں کسی غیر کے پاس بھلے وہ کوئی لڑکی ہی ہو اس کی تصویر جائے یہ بات اس کو پسند نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

•••••

"ابرش کے سائز کے بھیجو ادو جب ملو گی تو دیکھ لینا میری مسز کو اور جلدی کرنا۔۔۔" یرمان اُس کی سنے بغیر ہی کال کٹ کر گیا تھا عائلہ نے اس مروت سے عاری انسان کو دیکھ رہی تھی جس کو تمیز چھو کر بھی نہیں گزری تھی وہ بات کر رہی تھی اور یرمان نے کال بھی کاٹ دی حالانکہ آیسے کسی لڑکی کی کال آنا عائلہ کو بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا لیکِن پھر بھی یرمان کا بات کرنے کا طریقہ اس کو اچھا نہیں لگا تھا وہ سیل فون دور اچھالتے عائلہ کے بالوں کو سہلانے لگا یہ بال اس کو نجانے کیوں اپنا اسیر کر رہے تھے۔

چاندنی رات میں بکھرے یہ سیاہ گیسو

جیسے بادل نے چھپالی ہو ضیا کی خوشبو

یہ گھنے، نرم، مہکتے ہوئے خوشبو جیسے

رات کے خواب میں آئی ہو گھٹا کی خوشبو

تیرے زلفوں کی گھنی چھاؤں میں بیٹھا رہوں

یہ ہواؤں میں بکھرتی ہے وفا کی خوشبو

ان کی مہک اس پہ حاوی ہو رہی تھی۔

یہ بال اس کو سب سے زیادہ پسند تھے عائلہ اس کے بھاری ہاتھوں کے لمس کو محسوس کرتے کپکپاتے اپنے لب بھینچ گئی تھی۔

جب یہ بکھرے تو اندھیروں کو بھی مہکا دیں

جیسے تتلی کو لبھاتی ہو صبا کی خوشبو

تیری زلفیں، تیری باتیں، تیری خوشبو، جاناں

میرے ہر خواب میں رقصاں ہے حیا کی خوشبو

"یہ۔۔۔کونسی جگہ ہے۔۔۔۔۔ایسے کام کے لیے۔۔۔۔!؛"کپکپاتے اس نے یرمان کے سینے پہ ہاتھ رکھنا چاہا لیکن وہ شرٹ لیس تھا عائلہ کا پورا وجود دہکنے لگا تھا کب سے وہ اس کو اپنی گود میں بٹھائے ہوئے تھا اور وہ تھا بھی شرٹ لیس۔

"کس کے لیے جگہ۔۔۔؟"دانتوں کو دباتے وہ شوخی سے پوچھنے لگا عائلہ کے ساتھ اس کا موڈ فریش ہو چکا تھا ورنہ جس طرح وہ پورا دن خوار ہوا تھا اس کا غصہ کافی بڑھ چکا تھا وہ برداشت کے معاملے میں ضبط کم ہی کر پاتا تھا۔

"چھوڑیں۔۔۔۔" عائلہ کے زرد یاں بکھرتے چہرے پہ مذید سرخی چھائی تو یرمان ملک کا دل ہمکنے لگا ایک بار پھر سے عائلہ کے ہونٹوں کی سرخی چرانے کے لیے وہ اس کے چہرے کو اوپر کرتے اس کے ہونٹوں پہ ہونٹ رکھتا کہ عائلہ نے چہرہ پھیر لیا یہ پہلی بار نہیں تھا جو عائلہ نے یوں چہرہ پھیرا تھا اور عائلہ کی یہ حرکت پھر یرمان ملک کو طیش دلا گیا تھا۔

"عائلہ تم کیوں چاہتی ہو میں غصہ کروں۔۔۔!؟" وہ اس کی ٹھوڑی پہ دباؤ بڑھا رہا تھا عائلہ کی آنکھیں ضبط کے مارے سرخ ہو رہی تھیں۔

"کب نہیں کرتے ہیں چھوڑیں مُجھے۔۔۔" وہ اس کے کندھوں پہ ہاتھ رکھتے اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اتنی تگ و دو کے باوجود اس کے کسرتی وجود کو زرا سا بھی نہیں ہلا پائی تھی وہ اس کی مزاحمت دیکھتے قہقہ روک نہیں پایا اس کی مزاحمت کا یرمان ملک پہ تو کوئی اثر نہیں ہوا لیکن

عائلہ کی شرٹ اس کے کندھوں سے ڈھلکتے اس کی گہرائیوں کو عیاں کر گئی تھی۔

اوُر عائلہ کا تل دیکھتے یرمان اس کی گہرائیوں پہ جھکتا چلا گیا تھا۔

اس کے ذہن میں بے ساختہ ضامن عباس کا خیال آیا جو رعایت وہ عائلہ کو دینے کا سوچ رہا تھا وہ اس خیال کو پل میں جھٹکتے عائلہ پہ حاوی ہوا اس کا پل میں بدلتا روُیہ دیکھتے عائلہ کی بیک بون میں سنسناہٹ ہوئی تھی۔

"تم خود مجبور کر رہی ہو۔۔۔!؛"اس کی شرٹ مزید نیچے کسکائی تھی عائلہ کی مزاحمت کو نظر انداز کرتے وہ عائلہ کی دھڑکنوں پہ جھکا تھا عائلہ چاہنے کے باوجود اس کو خود سے دور نہیں کر پائی تھی کیسے کرتی یرمان جیسے باڈی بلڈر کے سامنے وہ نازک سی گڑیا لگ رہی تھی جس کو وہ اپنی گرفت میں قید کر چکا تھا۔

یرمان ملک عائلہ اوٗر اپنے درمیان کے سارے فاصلے مٹاتا کہ روم کا ڈور نوک ہوا تھا شاید میڈ تھی یرمان عائلہ کو پیچھے کرتے خوٗد روم میں چلا گیا تو عائلہ کی کب سے اٹکی سانس بحال ہوئی تھی وہ اس سے آگے وہ کچھ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اگر یرمان اس کے ساتھ۔۔۔۔!؛"

وہ کیا لیتی بھلا۔۔۔؟"

اس کا پورا وجود پسینے سے تر ہوا تھا بے ساختہ اپنے بھائی کا خیال آیا اوٗر پھر اس کی آنکھیں بھیگتی چلی گئی تھیں ضامن کی وہ نظریں بے اعتبار نظریں وہ بھول کہاں رہی تھی بار بار یاد آرہا تھا وہ منظر وہ لمحہ۔

کبھی ایسے حالات وہ رخصت ہو گی اس نے کہاں سوچا تھا اوٗر اوپر سے ضامن اس سے بری طرح سے خفا ہو چکا تھا وہ جانتی تھی کہ جو کچھ اس نے

کیا اپنے بھائی کے لیے کیا یرمان کے ساتھ وہ کونسا اپنی خوشی سے آئی تھی یرمان کی دھمکی سے تنگ پڑتے اس نے یہ فیصلہ کیا تھا۔

"یہ ڈریس چینج کرتے پانچ منٹس کے اندر آندر باہر آؤ تم۔۔۔ورنہ پھر آندر اجاؤں گا عائلہ اوئر اس بار۔۔۔"اس کے ہاتھ میں شاپنگ بیگز دیکھتے وہ معنی خیز لہجے میں بولا تو عائلہ نے آہستگی سے سر ہلایا تھا۔

یرمان اس کے گال تھپکتے روم میں چلا گیا عائلہ نے کپڑے دیکھے جو بہت سٹائلش اوئر بولڈ تھے جیسے ابرش پہنتی تھی وہ ایسی ڈریسنگ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی لیکن اس وقتِ یرمان ملک سے بحث وہ کسی صورت نہیں کر سکتی تھی۔

پہلے ہی بہت مشکل سے وہ بچی تھی اب ایک بار پھر سے وہ آیسا کچھ نہیں کرنے والی تھی اس نے ایک سمپل سا ٹروزار اوئر شرٹ نکالی تھی چینج کرتے

وہ واپس روم میں آئی تو یرمان ملک شرٹ لیس بیڈ پہ پر سکون سا لیٹا تھا شاید اس کے انتظار میں تھا۔

عائلہ اس کے ساتھ بیڈ پہ سونے کا رسک نہیں لے سکتی تھی ایک تو عجیب سا حلیہ تھا اس کی شرٹ کی سلیوز ہاف تھیں وہ خاصی کنفیوژ ہو رہی تھی۔

"کب تک ایسے کھڑے ہونے کا ارادہ ہے تمھارا مُجھے نیند آ رہی ہے آ جاؤ۔۔۔!؛" وہ اپنے سینے سے تکیہ ہٹاتے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"نہیں مجھے۔۔۔ نہیں۔۔۔۔!؛" وہ انگلیاں چٹخاتے سر جھکائے بولی تھی عائلہ کی شکل روہانسی ہوئی تھی یرمان نے جو کچھ دیر پہلے کیا اس کے بعد وہ کیسے اس انسان کے قریب جا سکتی تھی۔

"کیوں نہیں آسکتی ہو یہاں۔۔۔ یہ کوئی موووی کا سین چل رہا ہے جو تم میرے ساتھ سونے سے ڈر رہی ہو اور شاید ہمارے قائم ہو چکے رشتے کو تم بھول چکی ہو تو تمھیں یاد کروادوں کہ میں ہسبنڈ ہوں تمھارا۔۔۔؟!" وہ اس کے آدھی رات کو اس ڈرامے پہ بگڑا تھا۔

"میں نہیں۔۔۔!؛" عائلہ کے قدم جیسے کسی نے زمین میں جکڑے تھے وہ دو قدم پیچھے ہونے کی کوشش کرتے بھی خود کو ہلا نہیں پا رہی تھی۔

"عائلہ تم اب پھر۔۔۔ طیش دلا رہی ہو شرافت سے آجاؤ بستر پہ۔۔۔۔!؛" وہ عائلہ کو سر تا پا گھور رہا تھا اس کی نظروں سے پزل ہوتے عائلہ نے اپنے چہرے پہ ہاتھ مارا تھا۔

یرمان اٹھا تھا عائلہ کو کسی خطرے کا احساس ہوا اس نے بنا سوچے سمجھے بیڈ کی طرف قدم بڑھائے ہی تھے کہ یرمان نے اس کو بازوؤں سے پکڑتے ہوئے اس کو خود پہ گرایا تھا۔

یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ عائلہ کچھ سمجھ سکی تھی جب کچھ سمجھ آیا تو وہ اس کے کشادہ سینے پہ گری اس کی دھڑکنوں کو سن رہی تھی۔

"پلیز۔۔۔" وہ اس کی پشت پہ گرفت مضبوط کرتے اس کو بیڈ پہ گرائے اس پہ سایہ فگن ہوا تھا۔

"پ۔۔۔۔ل۔۔۔۔۔ی۔۔۔۔۔۔ز۔۔۔۔۔۔۔۔" اس کے ہونٹوں سے ٹوٹے پھوٹے لفظ نکلے تھے یرمان ملک اس کے بالوں پہ لب رکھتے اس کو خود میں بھینچ گیا۔۔

"سو جاؤ آگر مزید مزاحمت کی تو کچھ بھی ہو سکتا ہے عائلہ۔۔۔!؛" وہ اس کی گردن پہ لبوں کا لمس بکھرتے اس پہ گرفت مضبوط کرتا اس کو خود میں قید کر گیا تھا۔

عائلہ مزید کچھ نہیں کہہ سکی تھی یرمان ملک واقعی میں اس کو تنگ نہیں کیا تھا وہ سو گئی تھی۔

.....

ضامن اس وقت اپنے کیبن میں موجود تھا آج اس کی بہت امپورٹنٹ کلاس تھی جس کی وجہ سے اس کو آنا پڑا تھا آج کل اس کا یونیورسٹی آنے کا دل نہیں کرتا تھا نجانے کیوں عائلہ کی طرف سے ملنے والا دھچکا وہ سہن نہیں کر پا رہا تھا۔

ضامن کی آنکھیں رت جگے کی گواہی دے رہی تھیں وہ رات کو بمشکل تھورا بہت سو سکا تھا عائلہ سے بے شک ناراض تھا لیکِن پھر بھی اس کو عائلہ کی فکر ستائے جا رہی تھی یرمان ملک پہ وہ بھروسہ نہیں کر سکتا تھا کسی بھی حال میں نہیں۔

عائلہ سے ناراضگی اپنی جگہ لیکن پھر بھی وہ عائلہ اور یرمان پہ پوری نظر رکھنے والا تھا۔

"یرمان سر آپ کو پرنسپل صاحب پرنسپل صاحب اپ کو اپنے افس میں بلا رہے ہیں انہیں اپ سے کوئی ضروری بات کرنی ہے اپ پرنسپل افس کا چکر لگا لیجئے گا انہوں نے سارے سٹاف کو بلایا ہے۔۔۔" ملازم اس کو پرنسپل صاحب کا پیغام دیتے واپس پلٹ گیا تھا۔

ضامن نے اپنی گھنی داڑھی سہلائی تھی اخر پرنسپل کو اس سے کیا کام تھا وہ یہی سوچتے پرنسپل افس کی طرف چلا گیا یہاں تقریبا سارا اسٹاف ہی موجود تھا۔

وہ بھی پرنسپل صاحب کے اشارہ کرنے پر ایک طرف بیٹھ گیا تھا پرنسپل صاحب شاید کسی ہم مسئلے پر بات کر رہے تھے جو پوری انتظامیہ اکٹھی تھی اور فزکس ڈیپارٹمنٹ کے تو سارے لوگ ہی تھے۔

"جی تو ضامن سر ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ فزکس ڈیپارٹمنٹ کا اس سال کا ٹرپ ہم لوگ نتھیا گلی ناران کاغان کی طرف لے کر جائیں گے اور اس ٹرپ کو ہینڈل اپ کریں گے اپ کے ساتھ ایک میل اور دو فیمیل ٹیچرز ہوں گی اور وہاں سارا ہوٹل میں سارا انتظام کروا دیے جائے گا اپ لوگوں کا یہ ایک ہفتے کا ٹرپ ہو گا وہاں سٹوڈنٹس کو اپ نے کافی جگہیں وزٹ کروانی ہیں

جس کا پورا شیڈیول ایڈمن افس بنا چکی ہے آپ لوگ دیکھ لیجئے گا اور باقی جو بھی اپ لوگوں کو تفصیل چاہیے ہو گا وہ اپ لوگ بعد میں میٹنگ میں مجھ سے ڈسکس کر سکتے ہیں۔۔۔"وہ ضامن کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے ساری زمہداری اس کی ہو اس ٹرپ کے لئے۔

"اس طرح اچانک سے ٹرپ کا پلان اپ لوگوں نے کیوں بنالیا۔۔۔"اس وقت جو ہو چکا تھا اس کے بعد کہیں بھی جانے کے موڈ میں نہیں تھا کہ فزکس ڈیپارٹمنٹ کا ٹرپ تھا مطلب عائلہ اور ابرش بھی ساتھ جاتے ہیں وہ ابرش کے ساتھ کسی طرح کے ٹرپ پہ جانے کی پوزیشن میں نہیں تھا ابرش ملک سے اس کو رشتہ ختم کرنے کے لیے کچھ کرنا تھا اور یہ یہی رہ کر پاسیبل تھا۔

اگر وہ ٹرپ پہ چلا جاتا تو سات دن اس کے مزید ضائع ہو سکتے تھے۔

"جی ہم کافی اسے کافی عرصے سے پلان کر رہے تھے شاید اپ کے انے سے پہلے لیکن کچھ مسائل کی وجہ سے یہ پوسٹ پون کرنا پڑا لیکن ابھی اگے سٹوڈنٹس کے ایگزامز اجائیں گے تو اس سے پہلے ہمیں یہ ٹرپ کمپلیٹ کروانا ہے آپ کو ہم نے ہینڈل کرنے کے لیے بولا ہے تو اپ کو ہی اسے کمپلیٹ کرنا ہو گا۔۔۔" پرنسپل صاحب جو کچھ ہو چکا تھا اس سے بالکل واقف تھے ماحول بدلنا ضروری تھا ورنہ ہو سکتا تھا کہ جرمان یونیورسٹی چھوڑ جاتا اور درمیان کے یونیورسٹی چھوڑنا افورڈ نہیں کر سکتے تھے۔

"لیکن سر میں اس وقت کسی طرح کی ٹرپ پہ نہیں جانا ہوں میری طرف سے معذرت ہے اپ یہ ذمہ داری کسی اور کا سونپ دیں جو یہ ذمہداری اچھے سے نبھا سکے میں اس وقت کہیں نہیں جانا چاہتا۔۔۔" ضامن نے انکار کیا ساری انتظامیہ کی نظریں اس پر تھی اپ کیوں انکار کر رہا ہے۔

"پروفیسر ضامن یہ ذمہ داری آپ کو انتظامیہ کی طرف سے دی گئی ہے اور اپ کو یہ ذمہ داری نبھانی ہو گی کیونکہ یہ آپ کی ڈیوٹی کا حصہ ہے آپ اس طرح سے انکار نہیں کر سکتے۔۔۔" پرنسپل صاحب کو ضامن کا انکار کرنا پسند نہیں آیا تھا۔

"سر یہ ہر انسان کی اپنی پسند ناپسند پہ ڈیپینڈ کرتا ہے اور میں اس وقت اسی طرح کا ٹرپ نہیں چاہتا ہوں تو فزکس ڈیپارٹمنٹ میں اتنے سارے لوگ ہیں اپ کسی اور کو بھی ہائر کر سکتے ہیں میرا جانا ضروری تو نہیں ہے۔۔۔" پرنسپل کے لہجے میں کچھ تھا جیسے وہ ضامن کو زبردستی ٹرپ پر بھیجنا چاہ رہے ہیں۔

"آپ کو جانا ہو گا پروفیسر ضامن اور اپ کا کوئی بھی ایکسکیوز نہیں چلے گا" پرنسپل صاحب نے جیسے بات ہی ختم کر دی تھی اتنے سارے لوگوں کے

سامنے پرنسپل سے بات کرتا بھی تو کیسے شاید پرنسپل پر اس کی بات کا کوئی اثر ہوتا وہ نہیں جانتا تھا۔

"سر اس وقت میری لائف میں بہت کچھ چل رہا ہے مجھے اسے سورٹ اوٹ کرنا ہے میں اس وقت کسی طرح کی ٹرپ پہ جانے کی جانے کی پوزیشن میں نہیں ہوں آپ سمجھنے کی کوشش کریں آپ تو حالات سے واقف ہیں نا۔۔۔" وہ دبی دبی اواز میں بولا ایک تو اس واقعے کے بارے میں ذکر کرنا مطلب اپ نے ماضی کے زخم ادھیڑنا جو وہ سب کے سامنے تو کبھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"پروفیسر ضامن جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اب شاید یونیورسٹی میں اس واقعے کو فراموش بھی کر دیا گیا کوئی بھی ذکر نہیں کرتا آپ کب تک اس واقع کو اپنے ساتھ لے کر چلیں گے بھول جائیں جو ہوا اور آپ ہی جا رہے ہیں

میٹنگ ختم کی جاتی ہے۔۔۔۔"وہ اپنا لیپ ٹاپ ان کر دیں بہت ہی ختم کر چکے تھے سارے سٹاف ان کے بات ختم کرنے پر وہاں سے نکل گیا تھا۔

سوائے ضامن کے وہ وہیں بیٹھا رہا اور ضامن وہیں بیٹھا تھا جب یرمان ملک پرنسپل افس میں داخل ہوا تھا۔

ضامن اس کو دیکھتے حیران ہوا وہ یونیورسٹی آیا تھا مطلب عائلہ بھی ائی تھی ضامن کا دل بے اختیار ہوا کو دیکھنے کے لیے حالانکہ اس کے عائلہ سے ناراضگی چل رہی تھی پھر بھی وہ کہاں رہ سکتا تھا اپنی گڑیا کو دیکھے بغیر۔

"ہیلو انکل ہاؤ آیو۔۔۔۔ءپرنسپل صاحب کو انکل ہی بلاتے تھے۔

"کیسے ہو بیٹا۔۔۔۔"پرنسیل صاحب نے اس کو کافی عزت دی تھی یرمان کو اتنی عزت ملنے پر ضامن طنزیہ ہنسا تھا۔

ہاں پیسہ ہو تو انسان کو عزت مل جاتی ہے۔

"آپ نے فزکس ڈیپارٹمنٹ کا ٹرپ پلان کیا ہے کیا۔۔

؟"ضامن کی طرف دیکھتے اس نے پرنسپل صاحب سے پوچھا۔

اس کو اڑتی اڑتی خبر ملی تھی ایک تو آج اس کو یونی آنے میں اتنی لیٹ ہو گئی تھی۔

صبح صبح جو ڈرامہ عائلہ نے کیا وہ سر تھام کر رہ گیا تھا پہلے عائلہ کو ڈریس نہیں پسند آ رہا تھا۔

جو سارے اس نے رات کو منگوائے تھے عائلہ ان سب ڈریسز میں سے کوئی ایک بھی نہیں پہنے گی۔

صبح صبح یرمان کو اس کے لیے مزید ڈریسز ارڈر کروانے پڑے تھے اور پھر اس کے بعد اس کو گاؤن چاہیے تھا۔

اس نے صاف کہہ دیا تھا کہ وہ گاؤن کے بغیر گھر سے نہیں نکلیں گی نظامی نے پھر اس کے لیے دو دن سٹائلش سے ابایا ارڈر کیے تھے جن کو پہن کر ہی وہ یونیورسٹی آئی تھی جب وہ یونیورسٹی میں یرمان ملک کے ساتھ آئی تھی تو کافی ساری نظریں ان کی طرف اٹھی تھی۔

ان کو یرمان نے تو اگنور کیا لیکن عائلہ نہیں کر سکی تھی۔

"ہاں بیٹا کافی عرصے سے پینڈنگ پڑا ہوا تھا تو ہم نے سوچا ایگزام سے پہلے اس کو پورا کر لیں فزکس ڈیپارٹمنٹ سے تمام سٹوڈنٹس جائیں گے کیا آپ کو بھی جانا ہے۔۔۔۔" وہ یرمان کی امد کی وجہ نہیں سمجھ سکے تھے۔

"یہاں میری مسز جائیں گی وہ میں تو ضرور جاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔!؛" وہ ہنسا تھا اشارہ اس کا ضامن کی طرف کیا تھا ضامن مزید طیش میں آیا۔

یہ انسان اس کو لیٹ ڈاؤن کرنے کے لیے سب کر رہا تھا۔

"آوو آپ عائلہ کی بات کر رہے ہیں۔۔۔؟ عائلہ کا آپ کو پتہ ہو گا کہ وہ جائیں گی یا نہیں جائیں گی۔۔۔۔۔" پرنسپل صاحب مسکرائے۔

حالانکہ انہوں نے ایک دفعہ ضامن کو بھی دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات انتہائی سنجیدہ تھے۔

"سر میری طرف سے انکار ہے میں کسی ٹرپ پر نہیں جا سکتا۔۔۔۔" اس نے ایک نظر یرمان ملک کو دیکھا اور پھر خود پر ضبط کرتے ہوئے بس اتنا ہی کہہ سکا تھا۔

یرمان نے بہت مشکل سے اپنا قہقہہ روکا تھا ورنہ ضامن کی حالت دیکھتے تو اس کو حد سے زیادہ ہنسی آئی تھی۔

لیکن اس کو دیکھتے اس کو پھر بھی حیرت ہوئی تھی ایک رات گزر چکی تھی اس کو تو لگ رہا تھا کہ ضامن اب تک عائلہ کی حالت دیکھ کے اپنی اور ابرش کی رخصتی کے لیے راضی ہو گیا ہو گا لیکن یہاں اس کو ایسا کوئی سین نظر نہیں آ رہا تھا۔

"پروفیسر ضامن میں آپ کو کہہ چکا ہوں آپ کو ہی جانا ہو گا۔۔۔۔ اینڈ نو مور ارگیومنٹ اب آپ جا سکتے ہیں۔۔۔۔" پرنسپل صاحب نے ایک نظر پرنسپل پر ڈالی اور پھر ان کے افس سے نکلتا چلا گیا اگر وہ یہاں رہتا تو مزید کچھ نہ کچھ کر دیتا۔

وہ باہر نکلا اور اپنے کیبن میں چلا آیا وہ اندر داخل ہوتا کہ اس کی نظریں اپنے کیبن میں بیٹھی عائلہ پہ گئی تھیں وہ بلیو کلر کے سٹائلش سے عبائے میں ملبوس تھی ضامن اس کو کیبن میں دیکھتا وہیں رک گیا تھا۔

عائلہ کو اپنے سامنے دیکھ کر ضامن اگے نہیں بڑھ سکا تھا عائلہ یوں اس کے سامنے اجائے گی اس نے سوچا نہیں تھا۔

اس کو لگا تھا کہ عائلہ کچھ دن تک یونیورسٹی نہیں ائے گی اور تب تک وہ اپنا کام مکمل کر لے گا جو فیصلہ عائلہ نے کیا تھا اس فیصلے نے یا ضامن کو عائلہ سے بہت حد تک بند گمان کر دیا تھا وہ عائلہ کو اپنے سامنے دیکھ کر اپنے ضبط پر کنٹرول نہیں رکھ سکا تھا عائلہ اپنے بھائی کو دیکھتے جیسے زمین میں گھڑی تھی۔

رات کا ہوا واقعہ اس کے ذہن میں تازہ اس نے کیا کیا اپنے بھائی کے ساتھ اس کا دل جو ہے وہ خود کا گلا دبا دے۔

کاش کہ یرمان ملک اس کو مجبور نہیں کرتا یہ سب کرنے کے لیے تو وہ کبھی اپنے بھائی کا ساتھ نہیں چھوڑتی۔

"بھائی" وہ ضامن کے قریب اتے بولی وہ وہیں سے واپس پلٹ گیا تھا اس نے عائلہ کی نہ تو بات سنی تھی نہ ہی اس سے کوئی جواب دیا تھا۔

یہ پہلی بات تھا کہ وہ عائلہ کو نظر انداز کر رہا تھا بہت مشکل تھا اس کے لیے عائلہ کو نظر انداز کرنا لیکن ضروری تھا عائلہ جو کر چکی تھی اسے اس کا احساس دلانا بہت ضروری تھا۔

عائلہ اپنے ہاتھوں اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی

ضامن کا رویہ اس کو تکلیف دے رہا تھا کہاں دیکھا تھا اس نے ضامن کا یہ

رویہ وہ تو ضامن کی محبتوں کی عادی تھی لیکن اس ایک ہاتھ سے نے اس سے

اس کے بھائی کو چھین لیا اس کو بے زاق کریمان ملک سے شدید نفرت

محسوس ہوئی تھی اور ابرش ملک سے بھی جس کی وجہ سے یہ سب ہو رہا تھا۔

کاش کہ وہ اپنے بھائی کے پاس واپس جا پاتے زامن کے لیے تو کر رہی تھی وہ

یہ سب جانتی تھی اگر وہ کچھ بھی کرنے کی کوشش کرے گی تو یرمان ملک

چک نہیں بیٹھے گا اپنے بھائی کی حفاظت کے لیے اس کو اگر اپنے بھائی سے

دور بھی رہنا پڑتا تو وہ رہنے کے لیے تیار تھی۔

وہ ضامن کے کیبن سے نکلی تو سامنے اس کو یرمان ملک نظر آیا جو اس کو

ضامن کے میں کیبن دیکھتا آچھا خاصا تلملایا ہوا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی کیا تم اپنے بھائی سے ملنے ائی تھی۔" وہ عائلہ کے قریب آتے اس کو دروازے سے پن اپ کرتے بولا عائلہ نے آنکھیں میچی۔

وہ اس وقت یرمان ملک سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی ضامن کے رویے کی وجہ سے وہ یرمان سے متنفر ہو چکی تھی۔

"یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے آپ جائیں یہاں سے میں جس سے مرضی بات کروں آپ ہوتے کون ہیں مجھے سوال کرنے والے۔۔۔؟!" وہ آبھی بنا نہ اٹکے یرمان پہ ضامن کا غصہ نکال رہے تھے۔

"بھائی سے بات کرتی ہی منہ میں زبان بھی آگئی ابھی کرتا ہی قابو کرتا ہوں میں۔۔۔۔" وہ اس کو گدی سے پکڑتا اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر چکا تھا وہ بھول چکا تھا کہ وہ اس وقت ضامن کے کیبن کے دروازے کے ساتھ کھڑے تھے جہاں کوئی بھی اسکتا تھا۔

عائلہ کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھٹی تھیں ضامن کے کیبن کے سامنے اس طرح کی کوئی حرکت کرے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اس کا نقاب وہ ایک جھٹکے سے کھول چکا تھا عائلہ کی آنکھیں بھیگنے لگی آگر کوئی آ جاتا تو یرمان ملک کو اس بات کا احساس تک نہیں تھا۔

وہ اس کے ہونٹوں سے پیاس بجھانے میں مگن سب بھول چکا تھا عائلہ کے لیے اپنے پاؤں پہ کھڑا ہونا مشکل ہوا تھا وہ اس کی جیکٹ تھامے اُسے خود سے الگ کرنے لگی لیکِن یہ اس کے لئے خاصا مشکل تھا وہ اپنی من مرضی سے پیچھے ہوا تھا عائلہ کی نم آنکھیں اس نے بے ساختہ اس کی آنکھوں پہ لب رکھے تھے وہ اُس کی طرف بھی نہیں رہی تھی۔

"کیا کرنے آئی تھی یہاں؟" عائلہ کا ضامن کے کیبن میں ہونا ہی یرمان ملک کو دہکا گیا ضامن عباس کے قریب عائلہ جائے وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"تمھارے ڈیپارٹمنٹ کا ٹرپ جا رہا ہے ناران کاغان۔۔!؛" یرمان ایسے ہی اسے دروازے کے ساتھ لگائے بولا عائلہ نے کسی طرح کارسپانس شو نہیں کیا وہ ٹرپ پہ نہیں جاتی تھی اُسے ایسی ایکٹیویز پسند ہی نہیں تھی زیادہ۔

"عائلہ۔۔۔" اس کو خاموش دیکھ کر یرمان ملک کو بالکل بھی اچھا نہیں لگا اس کی ٹھوڑی تھامے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔

"جانا ہے۔۔۔!؛" اس کی باتوں کا جواب دیئے بغیر وہ بولی تو یرمان کو بھی تپ چڑھی اب اتنا بھی اچھا نہیں تھا کہ اس کا اتنا اٹیٹیوٹ برداشت کرتا۔

"آج کے بعد اس کیبن کے آس پاس بھی مُجھے نظر نہ آؤ سمجھ گئی عائلہ وہ انسان تمھاری ذندگی میں نہیں ہے اب اس بات کو سمجھ جاؤ۔۔۔"وہ اس کا ہاتھ تھامے وہاں سے نکل آیا جب سامنے سے اس کو مایا آتی دکھائی دی جو یقیناً کل ہوئے واقعے سے بے خبر تھی۔

اوُر اب عائلہ اوُر یرمان کو ایک ساتھ دیکھتے اس کی آنکھیں پھیلی تھیں جیسے وہ یقین نہیں کر پائی ہو۔

"یرمان تم اس لڑکی کے۔۔۔ساتھ۔۔۔"وہ آگے بڑھتے یرمان ملک کے گلے لگ گئی عائلہ نے بمشکل اپنا ہاتھ چھڑوایا اور وہاں سے بھاگتی چلی گئی کسی غیر لڑکی کو یرمان ملک کر گلے لگے دیکھ کر وہ سلگی تھی۔

جو بھی تھا یرمان ملک اس کا شوہر تھا اور اپنے شوہر کا یوں کسی غیر لڑکی کو گلے لگانا اس کو پسند نہیں آیا تھا۔

"مایا بیہو یور سیلف۔۔۔۔" یرمان نے مایا کو خود سے الگ کیا جب کہ نظریں دور دور تک عائلہ کا پیچھا کر رہی تھیں وہ عائلہ سے بات کر رہا تھا آگر مایا نہیں آتی تو وہ عائلہ سے بات کر چکا ہوتا۔

"یرمان یہ فرسٹ ٹائم تو نہیں۔۔۔!؛" مایا اس سے بھی زیادہ بولڈ حرکتیں کرتی تھی لیکِن آج ہی یرمان کو کیوں احساس ہوا اس بات کا۔

"مایا پلیز میں اس وقت کچھ ایشوز کو حل کرنا چاہتا ہوں سو آئی نیڈ سیم سپیس۔۔۔۔" مایا نے بے یقینی سے یرمان ملک کو دیکھا وہ اس کو سادہ لفظوں میں یہاں سے جانے کا کہہ رہا تھا۔

"یرمان تم یہ اتنا اکورڈ بیہیو کیوں کر رہے ہو یار اٹس نارمل ہم پہلے بھی تو ایسا کرتے ہیں لیکن اب تم ایسے شو کیوں کر رہے ہو جیسے تمھیں یہ سب کچھ

پسند نہیں آیا۔۔۔۔"مایا اپنی حیرت پر قابو نہیں رکھ سکی تھی اور اس نے یرمان ملک سے وہ کہہ دیا جو وہ دل میں سوچ رہی تھی۔

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے تمھیں کچھ زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے مایا۔۔۔کچھ زیادہ سوچ رہی ہو اس لیے میں بزی ہوں تم سے بعد میں بات کرتا۔۔۔"وہ اپنے سیل فون میں مصروف ہو گیا تاکہ مایا وہاں سے چلی جائے لیکن یہ اس کے خان خیالی تھی کہ مایا اتنی آسانی سے اس کا پیچھا چھوڑنے والی تھی۔

اس کی نظریں تو عائلہ پر تھیں اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ عائلہ کے پیچھے جائیں کیا عائلہ کو اس کا مایا سے بات کرنا مایا کا اس کے قریب آنا پسند نہیں آیا یہ خیال اچانک سے اس کے دل میں ایا تھا۔

ہاں ایسا ہو سکتا تھا عائلہ اس کی بیوی تھی لیکن وہ اس سے نفرت کرتی تھی یہ بات بھی وہ اچھے سے جانتا تھا۔

"میں تمہارے ساتھ ہی رہوں گی تمھیں جو بھی کام کرنا ہے کرلوں میں کون سا تمھیں ڈسٹرب کر رہی ہوں یرمان ہم پہلے بھی تو ساتھ ہی رہتے ہیں نا کون سے پہلی دفعہ آئی ہوں تمھارے قریب تم تو مجھے آج سچ میں بدلے بدلے لگ رہے ہیں کیا یہ اس لڑکی کا اثر ہے۔۔۔۔۔۔؟" وہ عائلہ کے بارے میں نفرت سے سوچ رہی تھی۔

"شی از مائی وائف تو سوچ سمجھ کر بات کرو مایا۔۔۔۔۔" وہ چاہ کر بھی اپنا لہجہ نارمل نہیں رکھ سکا۔

"وائف تو ہے لیکن اس کو اپنی لائف میں ایکسیپٹ کر لیا تم نے۔۔۔۔۔ مت بھولو تم کہہ رہے تھے تم نے یہ سب کچھ ابرش کے لئے کیا ہے۔۔۔!؛" مایا کے جو دل میں تھا وہ بول چکی تھی۔

"ہاں ہاں پتہ ہے مجھے تمھیں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں اگر تمھیں میرے ساتھ ہی رہنا ہے تو اٹس اوکے اس لیے میں تمھیں زیادہ ٹائم نہیں دے پاؤں گا مجھے ایڈمن افس کی طرف بھی جانا ہے کیونکہ ابرش کے ڈیپارٹمنٹ کا ٹرپ جا رہا ہے ناناران کا غان۔۔۔۔" وہ سیل فون میں بزی بولا تھا۔

"ہاں ہاں میں نے سنا ہے تو پھر ٹرپ تو ہر سال جاتا ہے اور ہر ڈیپارٹمنٹ کا جاتا ہے ہمارا تو نہیں جا رہا فلحال۔۔۔۔" وہ کندھے اچکاتے بولی۔

"ہمارا نہیں جا رہا ہے لیکن ابرش کا جا رہا ہے اس کے ساتھ ضامن ہو گا عائلہ بھی جائے گی اور عائلہ جائے گی تو میں بھی عائلہ کے ساتھ جاؤں گا۔۔۔۔۔"

"یہ تمھیں زیادہ فکر کیوں ہو رہی ہے کہ عائلہ جائے گی ساتھ۔۔۔۔عائلہ کو تم کیوں ساتھ جانے دے رہے ہو ابھی دیکھو ایسے سچویشن نہیں ہے کہ تم عائلہ کو بھیجو میں تو کہتی ہوں عائلہ کو منع کر دو تم۔۔۔"یرمان ناران کا غان جاتا تو اس کا ایک ہفتہ ادھر لگ جاتا اور مایا جانتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ وہ نہیں جا سکتی تھی۔

اس لیے وہ یرمان کو بھی روکنے کی کوشش کرنے لگے یہ تو عائلہ پر ڈیپنڈ کرتا ہے کہ وہ جائے گی یا نہیں اگر وہ جانا چاہے گی تو میں اسے کہاں روک سکتا ہوں اور ویسے بھی ابرش کی سیفٹی کے لیے مجھے ساتھ جانا ہو گا اج کل ویسے

بھی سچویشن کافی ڈفرنٹ ہے اور جب سے ہمارے نکاح کی نیوز میڈیا پہ پبلک ہوئی ہے اس کے بعد سے تو کافی ایشوز بن رہے ہیں تو میں عائلہ کو اکیلا نہیں بھیج سکتا ہوں اور ابرش کے لیے بھی مجھے جانا ہی ہو گا ساتھ تو میں جانے کے لیے سوچ رہا ہوں کہ الگ سے اپنا کوئی پرائیویٹ جٹ تیار کر لیں انتظامیہ کے ساتھ بھیجنے کا میرا دل نہیں کر رہا عائلہ کو۔۔۔۔" وہ اپنی پلاننگ شیئر کرنے لگا تو مایا کو حیرانگی ہوئی۔

"یہ تم عائلہ لے کر کچھ زیادہ ہی آوو ہو رہے ہو۔۔۔۔ یرمان یہ کچھ زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔۔"

"واٹ ڈو یو مین مایا اب یہ کچھ زیادہ ہی ہو رہا ہے یار میں جا رہا ہوں تمھارے پاس یہاں رکنے کا ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔۔۔۔" وہ اگے بڑھ گیا اور مایا

اس کے پیچھے چل پڑی اس کو اکیلا چھوڑنے کا رسک تو وہ لے نہیں سکتی تھی

۔

"ناشتہ کرتے ہیں یار مجھے بھوک لگ رہی ہے تم نے کیا گھر میں ناشتہ کیا تھا۔۔۔"مایا کی اتنی عجیب سچویشن میں یہ اکورڈ سی بات یرمان ملک کو کافی ناپسند ائی تھی۔

"تم گھر سے ناشتہ کر کے آتی نا مجھے ناشتہ نہیں کرنا ہے میں نے سب کے ساتھ ناشتہ کر لیا تھا۔۔۔"یہ الگ بات تھی کہ اس نے کچھ کھایا نہیں تھا۔ صبح سے ہی۔

"یرمان تمھیں پتہ ہے ہم اکثر ایسے ہی ناشتہ کرتے ہیں وہاں کینٹن میں تو چلو نا پلیز پہلے کچھ کھا لیتے ہیں پھر تمھیں جو بھی کرنا ہو وہ تم کر لینا میں تمھارے ساتھ ہی رہوں گی آج میں کوئی کلاس نہیں لے رہا۔۔۔۔"وہ ویسے بھی

کلاس سے بہت دور بھاگتی تھی کہاں لیتی تھی وہ کلاسز تو ابھی تو موقع بھی تھا یرمان کے ساتھ رہ کر وہ کلاس لینے سے بچ سکتی تھی۔۔۔۔

"پروفیسر سے بات کرلی میں نے کلاس نہیں لے سکتا تم کلاس میں جاؤ کلاس کے بعد بات کرتی ہوں۔۔۔۔"عائلہ کتنی ریگولر تھی یہ اس کو کچھ دنوں میں احساس ہو گیا تھا اور مایا کیسے کلاسز بنک کرتی تھی اس کو بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔

مایا کا سیل فون بجا تو اس نے دیکھا آہل کی کال تھی وہ یرمان کے سامنے اہل کو پوری طرح سے اگنور کرتی تھی لیکن اس وقت ایرمان کا رویہ اس کو کافی اپسیٹ کر چکا تھا تو اہل سے بات کر کے وہ اپنا موڈ فریش کر سکتی تھی۔

"وہ میری کزن کی کال میں بات کرلوں۔۔۔۔"وہ ایک طرف چلی آئی تھی.

یرمان نے بھی کندھے آچکاتے اس کو دیکھا تھا۔

اس کی بلا سے مایا جس سے مرضی بات کریں وہ کینٹین کی طرف نہیں گیا۔

بلکہ آگے بڑھنے کے بجائے وہ سیل فون یوز کرنے لگا تھا۔

مایا نے کال ریسیو کرتے کان سے لگایا۔

"اہل میں ابھی بیزی ہوں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔۔"وہ ائل کی وجہ سے تو کم سے کم یرمان ملک ہو اگنور نہیں کرنے والی تھی اس نے اہل کی بات نہیں سنی اور فون کٹ کر دیا تھا اور تقریبا 30 سیکنڈ بعد وہ واپس یرمان کی طرف پلٹی تھی۔

"تم نے اتنی جلدی بات بھی ختم کر لی کون تھی۔۔۔۔؟"اس کو لگا اس کی شاید کوئی دوست حالانکہ مایا نے اس کو بتایا بھی کہ وہ اس کی کزن ہے۔

"وہ کوئی خاص نہیں اس سے میں نے کہہ دیا میں بزی ہوں بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔۔"پہلے تو مایا پہلے سوچا تھا کہ وہ بات کرے گی اہل سے لیکن اگر اہل سے بات کرنے لگ جاتی تو ممکن تھا کہ یرمان اس کو نہیں چھوڑ کر چلا جاتا اہل سے بعد میں بات کرنے کا سوچتے ہوئے یرمان کی طرف پلٹی تھی۔

"مجھے ایڈمن کی طرف جانا ہے وہاں سے کچھ انفارمیشن لینی ہے تو میرا نہیں خیال تم وہاں آؤ تم کلاس میں ہی چلی جاؤ مایا۔۔۔۔"وہ مایا کو ایڈمن افس کی طرف لے کر جانا نہیں چاہ رہا تھا۔

"اٹس اوکے یرمان میں چلی جاتی ہوں نا تُمھارے ساتھ ویسے بھی تم اکیلے ہو وہ کدھر ہیں فہد اور باقی۔۔۔"وہ پورا گروپ جو کہ یرمان کے دوست تھے وہ ان کے متعلق پوچھنے لگی۔

"ان سے میری صبح سے بات نہیں ہوئی سب سے پہلے میں پرنسپل افس گیا اور اب میں ایڈمن کی طرف جارہاہوں ان سے بات کروں گا کلاس میں جا کر تم کلاس میں چلی جاؤ مایا میرے پیچھے نہیں آنا۔۔۔۔" وہ اس کو کلاس کی طرف بھیجتا خود ایڈمن افس کی طرف چلا گیا تھا عائلہ کے ساتھ ضامن کے کیبن میں اس نے جو حرکت کی اس کو ذرا سے بھی شرمندگی نہیں تھی۔

عائلہ اس کی بیوی تھی وہ یہاں مرضی چاہے عائلہ سے اپنا حق لے سکتا تھا اب وہ عائلہ کی وجود پر پورا حق رکھتا تھا صرف لبوں کو وہ کسی بھی وقت کہیں بھی عائلہ کو چھو سکتا تھا۔

یہ اس کا حق تھا یہ الگ بات ہے کہ صرف لبوں کو چھونے سے عائلہ کا یہ حال ہو گیا تھا کہ وہ بے ہوش ہونے کے قریب تھی۔

وہ منظر یاد کرتے یرمان ملک کے ہونٹوں کو بے ساختہ مسکراہٹ نے چھوا تھا

۔

عائلہ کا نازک لمس اس کو خود کو بھلا دیتا تھا وہ عائلہ کے قریب جاتا تو وہ سب بھولنے لگ جاتا تھا دل کرتا تھا وہ اس کے لبوں سے لپٹا رہے اور اس کے ہونٹوں سے اپنی تشنگی مٹاتا رہے۔

یہ کیسا احساس تھا جو عائلہ کے قریب جاتے اس سے محسوس ہوتا تھا وہ اپنے بالا میں ہاتھ پھیرتا آگے بڑھ گیا حالانکہ اس کا دل چاہ رہا تھا عائلہ کے پیچھے جائے لیکن جانتا تھا کہ اس وقت ضامن کی کلاس چل رہی ہوں گی اگر میں کلاس میں گیا تو ممکن تھا کہ اس کی اور ضامن کی لڑائی ہو جاتی کیونکہ پرنسپل افس میں جو ہوا اس کے بعد میں جانتا تھا کہ ضامن بہت تپا ہوا ہو گا وہ ضامن کے تپی ہوئی حالت سوچتے مسکرایا اور آگے ایڈمن افس میں چلا گیا۔

.....

عائلہ اپنی کلاس کی طرف اگئی تھی ابرش پہلے سے کلاس میں موجود تھی ابرش کا ارادہ تو کلاس میں انے کا نہیں تھا اس کا دل چاہ رہا تھا وہ گھر پہ ہی لے لیکن ضامن کو اکیلا چھوڑ نہیں سکتی تھی اس لیے وہ یونیورسٹی چلی آئی تھی اس وقت کلاس میں موجود تھی ابھی تک ضامن کلاس میں نہیں آیا تھا۔

اس نے ایک نظر عائلہ کو دیکھا عائلہ اس کے اور یرمان کے ساتھ ہی تھی اج۔

وہ تینوں ایک ہی گاڑی پر ائے تھے عائلہ کے لیے یہ سب فیس کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا بہت ہی زیادہ مشکل ان لوگوں کا ساتھ رہنا جن سے وہ شدید نفرت کرتی تھی ان لوگوں کے ساتھ رہنا اس کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا

لیکن وہ ضامن کے لیے سب کرنے پر مجبور تھی وہ ایک طرف بیٹھ گئی فزا سے اس کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی فزا کلاس میں آچکی تھی لیکن اج اس کے ساتھ وزن نہیں بلکہ ابرش بیٹھی تھی اور ابرش کے سامنے وہ فزا سے کیسی بات کرتی۔

فزا تو عائلہ کا بدلہ رویہ دیکھ کر پریشان تھی آخر وہ کیوں اتنا سٹرنج بیہیو کر رہی تھی کیا ہوا تھا اس کے ساتھ ضامن سے اسکی بات نہیں ہو سکی تھی۔

حالانکہ اس نے رات کو سر کو کالز بھی کی تھی لیکن ضامن نے کارسیوز دینے کی تھی پتہ نہیں کیا مسئلہ تھا عائلہ کا فون کل سے بند تھا۔

وہ عائلہ سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن اج عائلہ کو ابرش کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر اس کو نہ جانے کیوں بہت برا لگ رہا تھا۔

وہ ابرش کے ساتھ کیوں بیٹھی تھی؟

وہ اس کی دوست تھی ابرش سے دوستی کرنے سے تو اس نے منع کر دیا تھا تو پھر ابرش کے پاس بیٹھنے کا کیا مقصد تھا عائلہ کا۔۔۔

"عائلہ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟" فزا عائلہ کے ساتھ بیٹھ گئی تھی حالانکہ ابرش کی موجودگی میں وہ عائلہ کے ساتھ نہیں بیٹھنا چاہتی تھی نہ جانے ایک رات میں ایسا کیا ہو گیا تھا کہ عائلہ اس کو مکمل بدلی ہوئی لگ رہی تھی۔

"یو دور رہو تم عائلہ سے۔۔۔" ابرش نے انگلی اٹھا کر وارن کیا تھا پہلے کی بات اور تھی لیکن اب ابرش اس فزا کو عائلہ کے قریب برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ ابرش کو عائلہ کے قریب فضا کے برداشت نہیں ہو رہی تھی وہ برداشت کر نہیں سکتی تھی۔

"آپ ہوتی کون ہیں مجھے عائلہ سے الگ کرنے والی اخر کیا رشتہ ہے آپ کا عائلہ سے۔۔۔؟" فزا کو درمیان میں ابرش کا بولنا بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

"یہ میری بھابھی ہے میرے بھائی کی بیوی اور میری نند میرے شوہر کی بہن دو رشتے بنتے ہیں میرے اس سے اور تم پوچھ رہی ہو میرا اس سے رشتہ کیا ہے شاید تم بھول چکی ہو تو میں تمھیں یاد کروا دیتی ہوں یہ میری بھابھی ہے اب میرے گھر میں رہتی ہے یعنی ہماری فیملی کا حصہ اور میری فیملی مطلب اس سے کوئی بات کرے یہ مجھے برداشت نہیں اور تم جانتی ہو تمھارا اتنا سٹینڈرڈ نہیں ہے کہ تم ملک فیملی کے کسی ممبر سے بات کر سکو۔۔۔۔"

ابرش کے لہجے سے غرور ٹپک رہا تھا عائلہ نے بے یقینی ابرش کی طرف دیکھا اور اس سے زیادہ بے یقینی سے تو اس نے عائلہ کو دیکھا تھا عائلہ کے رخصتی

ہو گئی کب ہوئی عائلہ کے رخصتی ہوئی تو اس بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی تھی کیا ابرش کی بھی ہو چکی تھی۔

"اتنی ٹینس کیوں ہو گئی ہو کیا یقین نہیں آ رہا ہے تمھیں اپنی دوست سے او سوری یہ تمہاری دوست تو نہیں رہی ہے نا میری بھابھی ہے تو میں تمھیں بتا دیتی ہوں ان کی کل رخصتی ہو چکی ہے یہ ہمارے گھر میں رہتی ہیں میری بھابھی کے طور پر اور مجھے پسند نہیں ہے کہ کوئی ان سے بات کریں۔۔۔۔"

عائلہ خاموش تھی ابرش ہی بول رہی تھی یا شاید اپنے دل کا غبار نکال رہی تھی فزا وہاں سے اٹھتے پیچھے چلے گئی تھی۔

عائلہ نے اپنے آنسو بہت مشکل سے روکے تھے وہ کلاس میں کوئی بدمزگی نہیں جاتی تھی اب سب اس کے لیے بہت جان لیوا ثابت ہو رہا تھا۔

اس کو لگ رہا تھا وہ مزید سانسیں نہیں لے پائے گی ایک طرف ضامن کا رویہ ضامن کی وہ اجنبی نظر اس کی نظروں سے ہٹ نہیں رہی تھی۔

کہاں اس پر جان چھڑکنے والا اس کا بھائی اور اب اجنبی اجنبی ضامن یہ سب وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

"آپ کو میرے بارے میں کسی سے کوئی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں کیسے آپ کی فیملی کا حصہ بنی یہ آپ بہتر طور پر جانتی ہیں ائندہ میرے معاملات میں دخل اندازی مت کیجئے گا۔۔۔۔"عائلہ نے فوری خود کو سنبھالا جانتی تھی وہ جتنا ان لوگوں کے نیچے دبے گی یہ لوگ اتنا ہی اس کو دبائے گے۔

وہ ان لوگوں پر یہ واضح کر دیتی تھی وہ ان کی بات نہیں ماننے والی۔

"اس پر ہم بعد میں بات کریں گے فلحال تم خاموش رہو پورے کلاس کی نظریں ہم پر ہیں۔۔۔۔"ابرش دبی دبی اواز میں بولی۔

"پوری کلاس کے نظریں ہم پر جمی کیوں ہے آپ کی وجہ سے کیا ضرورت تھی اپ کو فزا سے یہ سب کہنے کی وہ میری دوست ہے اور میری دوست رہ گی میں آپ کے معاملات میر ار اندازی نہیں کروں گی اور اپ میرے معاملات میں داخل اندازی نہیں کروں گی۔۔۔اور آپ میرے معلامات۔۔۔۔۔"عائلہ غصے سے بولی تھی۔

مزید وہ دونوں کوئی بات کرتی کہ ضامن کلاس میں داخل ہوا تھا عائلہ اور ابرش کو ساتھ دیکھتے اس نے لب بھینچ لیے تھے۔

ایک نظر فزا کو دیکھا وہ پیچھے اکیلی بیٹھی تھی حالانکہ جب سے ان کی کلاسز ہو رہی تھی عائلہ اور فزا دونوں ایک ساتھ بیٹھتی تھی شاید ابرش کی وجہ سے وہ پیچھے بیٹھی تھی۔

"مس فزا یہاں آئیں۔۔۔۔اور یہ اٹینڈینس آپ لگائیں گی۔۔۔۔"وہ اج اس پوزیشن میں نہیں تھا کہ کلاس میں لیکچر دے پاتا پرنسپل صاحب نے تو اس پہ پریشر ڈال دیا تھا کہ ٹرپ پر اسے ہی جانا تھا۔

"سر آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔؟"فزا اس کے قریب اتے پوچھنے لگے ضامن نے بس سر لایا تھا۔

عائلہ سے یہ منظر بھی نہیں دیکھا گیا جبکہ اس کی نظریں تو اپنے بھائی پر تھیں

۔

اس نے ایک طرف بھی اس کے ایک بار بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا وہ فزا سے بات کر رہا تھا اور اس کی نظریں بھی فزا پر ہی تھی۔ اپنے بھائی کا یہ رویہ کہاں دیکھا تھا اس نے ضامن کی محبتوں کی ہادی اب اس کی اجنبی رویے پر وہ پھوٹ پھوٹ کا رو دینے کو تھی ابرش کی نظریں کسی وقت اس پر اٹھ رہی تھی تو کسی وقت ضامن کی طرف۔

ضامن کا فزا سے بات کرنا اس کے تن بدن میں اگ لگا گیا تھا یہ فزا اس کے لیے اب ٹف ٹائم ہوتی جا رہی تھی۔

"مس فزا اٹینڈ ینس لگائیں پھر ہم لیکچر شروع کرتے ہیں۔۔۔۔" ضامن ڈائس کی طرف بڑھتے بولا تو فضا نے پوری کلاس کے حاضری لگائی تھی ابرز کا دل چاہا ایک لگا دے فزا کو۔

جو اس وقت ضامن کی نظروں میں اپنے نمبر بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔

حاضری لگاتے پھر وہ واپس اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی اس کے پاس نوٹس تو تھے اگلے لیکچرز کے اس کو لیکچر بھی کافی حد تک تیار تھا اس کو لگ رہا تھا کہ ضامن کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ کہنا چاہتی تھی ضامن سے کہ وہ اج کلاس لیکچر ڈلیور کر دے گی لیکن ابرش کی وجہ سے میں یہ کہہ نہیں پا رہی تھی۔

"سر اگر آپ بیٹر فیل نہیں کر رہے ہیں تو لیکچر میں دے دیتی ہوں مجھے کافی حد تک یہ لیکچر پریپیئر ہے آپ ریسٹ کر لیں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے۔۔۔۔" وہ ضامن سے بولی اور اس کا یوں بلاوجہ ضامن سے ہمدردی دکھانا اب ابرش کو برداشت نہیں ہوا تھا۔

"نو مسائل میں لیکچر خود دوں گا اور آج آپ لوگوں کا کوز نہیں ہو گا کوئز کل ہو گا اور آپ لوگوں نے سن تو لیا ہو گا اپنا ناران کاغان کے ٹرپ کے بارے میں تو آپ لوگ ڈیسائڈ کر لیں۔۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔

"سر ٹرپ کو لیڈ آپ کر رہے ہیں نا۔۔۔۔" کلاس میں سے ایک لڑکی نے پوچھا۔

"نو مس میں ٹرپ کے ساتھ نہیں جا رہا۔۔۔" وہ ابھی تک اپنی بات پہ قائم تھا کہ ٹرپ کے ساتھ نہیں جا رہا تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ پرنسپل صاحب اس کو ٹرپ پر بھیج کر ہی رہیں گے کیونکہ وہ اس کو یہ ذمہ داری سونپ چکے تھے۔

.....

"سر پرنسپل سر کہہ رہے تھے ٹرپ کو لیڈ آپ کریں گے تو پھر کیسے جانے سے انکار کر سکتے ہیں؟" ایک اور سٹوڈنٹ نے سوال کیا ضامن پہلے ہی کافی اپ سٹ تھا مزید سٹوڈنٹس کے سوالوں کے اس کا دماغ گھما دیا تھا ایک طرف تو پرنسپل سر کا واضع دوٹوک انداز کہ ٹرپ پہ وہی جائے گا اور اب سٹوڈنٹس کی بحث جیسے سب اسے زبردستی ٹرپ پہ بھیجنا چاہ رہے تھے۔

"یہ آپ لوگوں کا کنسرن نہیں ہے سٹوڈنٹس۔۔۔!؛" وہ سنجیدگی سے بولا عائلہ کی نظریں وقتاً فوقتاً وہ خود کی طرف اٹھتی دیکھ کر بھی اگنور کر رہا تھا۔

ابرش کے ساتھ وہ بیٹھی ہی کیوں یہ بات ضامن کو چبھ رہی تھی وہ ابرش کے نزدیک عائلہ کو برداشت نہیں کر سکتا تھا لیکِن یہ فیصلہ عائلہ نے ہی تو لیا تھا اپنے لیے اور عائلہ کے فیصلے کو اس نے تسلیم بھی کر لیا تھا۔

"سر آپ کو جانا چاہیئے ہمارے ساتھ۔۔۔۔!؛" ابرش کھڑی ہوئی اور بولی۔

"اب میں آپ سے پوچھ کر فیصلے کرونگا مس ملک۔۔۔؟ آپ کا مسئلہ نہیں ہے میرا جانا یا نہ جانا۔۔۔؟" ابرش کی طرف آتے وہ اس کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔

ضامن کا ابرش کو اتنا ہارش جواب دینا پوری کلاس کو حیرت میں ڈال گیا کیسے ضامن کے آنے سے پہلے ابرش خوُد کو ضامن کی بیوی کہہ رہی تھی خیر کہنے سے کیا ہوتا تھا۔

ابرش نے مٹھیاں ایک دوسرے میں دباتے خوُد کا غصہ ضبط کیا اب کچھ زیادہ ہی ہو رہا تھا ضامن یوں سب کے سامنے اس کی انسلٹ کر رہا تھا۔

"مس فزا آپ نوٹس پہ جو پوائنٹس ہائی لائٹس ہیں آپ کو بھیجے تھے سب سے شئیر کر دیں آج شام کو ٹرپ کے لیے سب نکلیں گے تو ایک ویک بعد ہی

آگین کلاسز سٹارٹ ہوں گی اس وقتِ ہی نیو لیکچر کنٹینو کریں گے۔۔۔۔"وہ فزا کو بولتا کلاس سے نکلا اس کے پیچھے ہی عائلہ بھی نکلی تھی۔

"بھائی۔۔۔"وہ بھاگتے ضامن کے تیز قدموں کا ساتھ دیتے اس کے قریب پہنچی تھی۔

"آپ کون؟"ضامن نے پلٹتے سینے پہ ہاتھ رکھتے سنجیدگی سے استفسار کیا جبکہ ضامن کے یہ دو لفظ...."آپ کون...."عائلہ کو جلتے انگاروں پہ لوٹا گئے تھے ضامن کیا سچ میں اس سے ہر رشتہ ختم کر چکا تھا۔

"بھائی آپ۔۔۔"

"ایکسکیوزمی مسز یرمان ملک آئی ایم یور پروفیسر۔۔۔۔۔نیکسٹ ٹائم مجھ سے مخاطب ہوتے وقت یہ تعارف یاد رکھیے گا۔۔۔۔۔"وہ عائلہ کے چہرے

کے بدلتے رنگوں کو دیکھ رہا تھا اس پل وہ بھول چکا تھا کہ عائلہ کی ڈاکٹر نے اسے عائلہ کے حوالے سے کیا ہدایات دی ہوئی تھیں۔

"نہیں۔۔۔" عائلہ بے یقینی سے ضامن کو دیکھتے اس کے مذید قریب آتی کہ ضامن دو قدم پیچھے ہوا ہاں وہ شائد بھول جاتا اس واقعے کو لیکن ابرش اور عائلہ کو ایک ساتھ دیکھتے اس کے سارے گھاؤ پھر سے پرے ہوئے تھے کیا عائلہ ان لوگوں کو واقعی قبول کر چکی تھی اس سوال نے اس کے دل و دماغ میں کڑ بھڑی مچائی تھی۔

"مسز یرمان ملک مجھے لگتا ہے کہ یہاں کھڑے ہو کر ٹائم ویسٹ کرنے سے بہتر ہے اپنی سٹڈیز پہ فوکس کریں کسی کو آپ سے کافی امیدیں تھیں۔۔۔" سلگتا لہجہ عائلہ کو بہت کچھ باور کروا گیا تھا ضامن تو آگے بڑھ گیا لیکن عائلہ سے قدم آگے بڑھانا مشکل ہوا تھا ضامن کی باتوں پہ افسردہ ہوتی

وہ اپنے فیصلے پہ نادم ہوئی لیکن پھر جب یہ سوچ زہن میں آئی کہ اس نے تو یہ سب اپنے بھائی کے لئے کیا وہ خود کو تسلی دینے لگی کہ آہستہ آہستہ بھائی ٹھیک ہو جائیں گے۔۔

"عائلہ یہاں کیا کر رہی ہو؟" مایا اور یرمان جو ایڈمن آفس سے واپس آ رہے تھے وہ عائلہ کو یوں بیچ راستے میں کھڑا دیکھتا اس کی طرف چلا آیا۔

"عائلہ۔۔۔۔؟؛" یرمان نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا یہ منظر مایا سے برداشت نہیں ہوا۔

ایک دن ہوا تھا رخصتی کو اور یوں لگ رہا تھا جیسے یرمان پورا کا پورا ہی بدل گیا ہو۔

"آپ سے مطلب۔۔۔؟" عائلہ خاصی بد تمیزی سے بولی لہجہ کافی روڈ تھا جیسے وہ ضامن کے لفظوں کا بدلہ یرمان سے لینا چاہتی تھی ویسے بھی جو ہو رہا تھا یرمان کی وجہ سے ہی تو ہو رہا تھا۔

"بیہو یور سیلف عائلہ۔۔۔۔" یرمان نے عائلہ کو حصار میں لینا چاہا تو وہ بدک کر پیچھے ہوئی یرمان کے ساتھ مایا کو دیکھتے وہ طنزیہ ہنسی تھی۔

"آپ کیوں آئیں گے یہاں۔۔۔۔؟" جب یرمان کے ساتھ مایا تھی تو وہ کیوں اس کے پاس آیا کیا کرنے آیا۔

"اس سٹوپڈ سوال کا کیا مطلب؟" وہ کہنا چاہتا تھا کہ تم میری بیوی ہو جب چاہے آسکتا ہوں تمھارے قریب پھر وہ جگہ کوئی بھی ہو یرمان ملک کو فرق نہیں پڑتا ہے مایا کی طرف اس کا دھیان نہیں تھا صبح سے دل و دماغ میں

پوری طرح سے عائلہ چھائی ہوئی تھی وہ سارا انتظام کروا چکا تھا ٹرپ کے لئے ابرش اور عائلہ کو لیکر وہ الگ سے جانے والا تھا۔

"آپ سے۔۔۔۔بات نہیں کرنی ہے۔۔۔۔"وہ یرمان کو اپنے قریب آتے دیکھ کر دو قدم مذید پیچھے ہوئی تھی۔

"ٹرپ کے لیے ہمیں تقریبا چار بجے کے قریب نکلنا ہو گا ابرش کو بتا دینا اور پیکنگ کروانی ہوئی تو ابرش کے ساتھ گھر چلی جانا۔۔۔"مایا صبح سے کافی کوششیں کر چکی تھیں یرمان کو قائل کرنے کی کہ وہ ٹرپ پہ نہ جائے لیکن یرمان ملک اپنی ضد پہ قائم تھا۔

مایا یرمان ملک کے ساتھ ٹرپ پہ نہیں جا سکتی تھی لیکِن اس نے ارجنٹلی انتظام کروالیا تھا ان کا غان کے لیے وہ یرمان کے پیچھے جانے والی تھی۔

"مجھے۔۔۔ نہیں جانا۔۔۔۔ہے۔۔۔۔"اگر ضامن جارہاہوتاتووہ بھی شاید جانے کاسوچتی لیکن ضامن کی غیر موجودگی میں وہ آیساکوئی رسک نہیں لے سکتی تھی۔۔۔۔۔

"تم سے کسی نے پوچھاہے۔۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولامایانے حیرانگی سے یرمان کودیکھاجو صبح اسے کیاکہہ رہاتھایہ توعائلہ پہ ڈیپینڈ کرتاہے کہ وہ جائے گی یانہیں اوراب شائدوہ عائلہ پہ آپنایہ فیصلہ تھوپناچاہارہاتھا۔

"آپ۔۔۔۔"وہ بے یقینی سے یرمان ملک کودیکھ رہی تھی جوشائداپنی گرل فرینڈ کے سامنے اس کی اہمیت بیان کررہاتھاعائلہ کی آنکھیں بھیگنے لگی نجانے کیوں جب سے یہ انسان کی زندگی میں آیاتھاسوائے آنسوؤں کے اس کوکچھ نہیں ملاتھا۔

"جاو کلاس میں۔۔۔"اس کی سیاہ بھیگی آنکھوں میں یرمان ملک کو اپنا آپ ڈوبتا محسوس ہوا آگے بڑھتے مایا کی موجودگی کی پرواہ کیے بغیر اس نے عائلہ کی بھیگی آنکھوں پہ لب رکھے تھے۔

مایا کی آنکھوں میں چنگاریاں سی دہکنے لگی تھیں یہ منظر نا قابلِ برداشت ہوا یرمان اس کے سامنے ایسی حرکت کرے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

عائلہ نے اس کو تقریباً دھکا دیتے خود سے الگ کیا اور تیزی سے اپنی کلاس کی طرف بھاگی تھی سانس ڈھوکی کی مانند تیز چل رہی تھی۔

"یرمان وہ نہیں جانا چاہا رہی ہے۔۔۔!؛"مایا کے ایک اور کوشش کی تھی یرمان ملک کو روکنے کی۔

"وہ کیوں نہیں جا رہی ہے میں اچھے سے جانتا ہوں لیکن اس کو جانا ہو گا۔۔۔" وہ لبوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے سرد لہجے میں گویا ہوا۔

"لیکِن وہ انکار کر رہی ہے۔۔۔!؛" مایا کو یرمان ملک کا رویہ شاکڈ میں ڈال رہا تھا آخر وہ کیوں عائلہ کو زبردستی ساتھ لے جانا چاہتا تھا جب وہ خود جانا نہیں چاہتی تھی۔

"وہ کیوں انکار کر رہی ہے تم ریزن نہیں جانتی ہو مایا سو پلیز مجھ سے بحث مت کرو میرا موڈ خراب ہے پہلے ہی۔۔۔" وہ بگڑا مایا غور سے اس کو دیکھنے لگی جب وہ عائلہ کے قریب گیا اور اس نے عائلہ کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے تو عائلہ کی حالت مایا سے مخفی نہیں رہی تھی وہ برداشت نہیں کر پائی تھی شاید عائلہ کا حال بھی ایسا ہی تھا۔۔ اب عائلہ کے تھرو ہی وہ کچھ کر سکتی تھی۔

"سوری یرمان تم اس ٹاپک کو چھوڑ دو چلو گراؤنڈ میں چل کر بیٹھتے ہیں صبح سے بھاگ دوڑ کر رہے ہو تم موڈ تو خراب ہونا ہی تھا تمھارا۔۔۔" وہ یرمان کے ہاتھ پہ آپنا ہاتھ رکھتے بولی تو یرمان نے اس کی کلائی تھامے اس کو اپنے قریب کر لیا وہ مسکرانے لگی تھی یرمان کبھی کبھی آیسا بیہو کرتا تھا۔

"کسی روم میں جائیں۔۔۔!؟ میں تو کہتی ہوں ابھی تھوڑا ٹائم ہے کلب چلتے ہیں یرمان تم بیٹر فیل کرو گے۔۔۔!؟" کلب جاتے تو ممکن تھا کہ مایا یرمان کا دھیان خود کی طرف کرنے میں کامیاب ہو جاتی۔

ڈیڈ تو مام پہ غصہ کر رہے تھے کہ تم دونوں ماں بیٹی کچھ بھی نہیں کر سکی ہو اور یرمان کی شادی کسی اور سے ہو گئی ہے۔

"نہیں ادھر ہی بیٹھتے ہیں۔۔۔" مایا کو لیکر آگے بڑھا تو مجبوراً مایا کو بھی اس کے ساتھ ہی جانا پڑا۔

.....

عائلہ واپس کلاس میں آگئی تھی ضامن کے رویئے سے مزید پریشان ہوتی فزاایک طرف کھڑی اسٹوڈنٹس کو نوٹس پہ ہائی لائٹس کیے پوائنٹس سمجھا رہی تھی وہ فزا کی طرف آئی ابرش یہ منظر دیکھتے جل گئی یہ لڑکی بظاہر تو کافی سیدھی نظر آرہی تھی لیکن اتنی تھی نہیں جب ابرش نے اس کو صاف صاف کہہ دیا تھا کہ وہ فزا سے بات نہیں کرے گی پھر کیا ضرورت تھی اس کو فزا کے پاس جانے کی۔

کافی سارے سٹوڈنٹس کلاس سے نکل گئے تھے جبکہ جو گنے چنے بچے تھے وہ بھی نوٹس لیتے باہر ہی چلے گئے کلاس میں عائلہ عائشہ فزااور ابرش موجود تھیں۔

"فزا مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔؟" ضامن نے اس کو مایوس کیا تھا اپنے رویئے سے لیکِن عائلہ کو امید تھی کہ فزا اس کی سچویشن کو ضرور سمجھے گی۔

"رئیلی مسز ملک؟! میرا اتنا سٹینڈرڈ نہیں ہے کہ ملک فیملی کے کسی ممبر سے بات کر سکوں ایکسکیوزمی۔۔۔" وہ ابرش کے لفظوں کو واپس لوٹا گئی عائلہ نے نفی میں سر ہلایا اپنی دوست سے اس رویئے کی امید نہیں تھی اس کو۔

جبکہ فزا کے جواب پہ ابرش مسکرائی تھی اچھا تھا مس چشمش کو خود ہی اس بات کا احساس ہو گیا تھا کہ وہ عائلہ سے بات نہیں کرے یہی بہتر ہے اس کے حق میں۔

"یہ سب آپ لوگوں کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔!؛" فزا کے جاتے ہی وہ ابرش کی طرف پلٹی تھی جو ابھی تک فزا کی باتوں پہ مسکرا رہی تھی اس کی مسکراہٹ نے جلتی پہ تیل کا کام کیا تھا۔

"تم اس صورتحال میں خود کو ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کرو یہی بہتر ہے تمھارے لیے عائلہ اور ویسے بھی فزا کو خود ہی اس بات کا اندازہ ہو گیا ہے تم خوامخواہ ہی آوورری ایکٹ کر رہی ہو۔۔۔" ابرش کا نارمل لہجہ عائلہ سے برداشت نہیں ہوا۔

عائشہ کی نظریں عائلہ پہ تھیں یعنی اب یرمان ملک کی زندگی میں اس کا کوئی چانس نہیں تھا۔

"آپ کو میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے رشتہ میرے لیے مجبوری ہے اور نفرت ہے مُجھے آپ لوگوں سے جنہوں نے مجھ سے میرے اتنے قیمتی رشتے چھین لیے ہیں میرے بس میں ہوتا تو یہاں سے بہت چلی جاتی میں سب کی زندگیوں سے۔۔۔" وہ اپنی آنکھیں رگڑتے بولی تو عائشہ نے افسوس سے ابرش کو دیکھا۔

اس کو عائلہ پسند نہیں تھی لیکِن پھر بھی عائلہ کی حالت دیکھ کر اس کو بہت دکھ ہوا تھا عائلہ کے لیے۔

"تم شاید بھول رہی ہو کہ بات کس سے کر رہی ہو؟ کچھ زیادہ ہی نیگیٹو سوچ رہی ہو تم۔۔۔!؛" ابرش کو عائلہ کا رویہ ڈسٹرب کر رہا تھا۔

"آپ۔۔۔" ابرش کی طرف دیکھتے وہ باہر نکل گئی تھی اور ابرش کو ضامن سے بات کرنی تھی اس فزا کا ضامن کے قریب جانا اس کو برداشت نہیں کر سکتی تھی ضامن ٹرپ پہ بھی نہیں جا رہا تھا ابرش کو ویسے تو ٹرپ میں زیادہ دلچسپی نہیں تھی لیکِن وہ ضامن کے ساتھ جانا چاہتی تھی۔

وہ ضامن کی کلاس کی طرف چلی گئی وہ فرسٹ سمسٹر کے سٹوڈنٹس کی کلاس میں تھا۔

اس نے کلاس روم کا ڈور نوک کیا تو سب کی نظریں اس کی طرف اٹھی تھیں ضامن کو غصہ آرہا تھا ابرش کو یہ بات پتہ تھی کہ وہ کلاس میں ہے پھر بھی وہ چلی آئی ادھر۔۔یہ کلاس ویسے تو اس کی فری تھی لیکِن وہ جلدی گھر جانا چاھتا تھا تو اس نے میک اپ کلاس لے لی جلدی۔

"سر مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔؟" وہ کلاس روم کے دروازے کے بیچ وبیچ کھڑی تھی۔

"مس ملک میں مصروف ہوں شاید آپ کو نظر نہیں آرہا ہے میں کلاس میں ہوں تو آپ یہاں سے جاسکتی ہیں َجو بھی بات کرنی ہو بعد میں کر لیجیے گا۔۔۔!؛" ضامن سٹوڈنٹس کی موجودگی کی وجہ سے نارمل ری ایکٹ کر رہا تھا ورنہ یوں ابرش کا کلاس میں آنا اس کو بہت ناگوار گزرا تھا۔

"پانچ منٹ بات کر لیں گے تو کیا ہو جائے گا؟ ویسے بھی جب ٹرپ جا رہا ہے تو آپ کلاس کیوں لے رہے ہیں؟ بچارے سٹوڈنٹس کو تھوڑا سا ٹائم دے دیں۔۔۔" ابرش اتنے ریلیکس انداز میں بات کر رہی تھی جیسے ضامن اور اس کے درمیان سب نارمل ہو کچھ ہوا ہی نہ ہو ضامن اس کی ڈھٹائی پہ جی بھر کر تلملا جاتا تھا یہ لڑکی اور اس کی حرکتیں۔

"مس ملک میں آپ سے کلاس میں بھی کہہ چکا ہوں آپ کو میرے معمالات میں انٹرفیئر کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن آپ کو احساس نہیں ہوتا ہے اس بات کا۔۔" عائلہ سے بات کرنے کے بعد ضامن کا موڈ پہلے سے زیادہ خراب ہو چکا تھا۔

"سر۔۔۔" ابرش کو سارے سٹوڈنٹس کے سامنے شدید سبکی فیل ہوئی تھی ضامن مذید ابرش سے بات نہیں کر سکا کیونکہ اس کو پرنسپل کی کال آگئی جو اس کو سارے انتظامات دیکھنے کا کہہ رہے تھے۔

"سر میں کہہ چکا ہوں آپ کو۔۔۔؟" ضامن کو پرنسپل کا یہ روعب جماتا آنداز بالکل پسند نہیں آرہا تھا۔

"پروفیسر ضامن آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کریں سب ریڈی ہے اوئر آپ کا یہ انکار۔۔۔!" پرنسپل صاحب آخر کیوں چاہتے تھے کہ یہ ٹرپ وہی لیڈ کرے۔۔۔۔۔۔

"سر پلیز۔۔۔"

"پروفیسر ضامن سمجھیں یہ فیور آپ سے میں مانگ رہا ہوں از اپر نسیل آپ کو یہ فیور دینا ہو گا اینڈ اٹس لاسٹ۔۔۔"پر نسیل صاحب نے جیسے تیسے ہی سہی لیکن ضامن کو منا لیا تھا۔

"اب جب میں آپ کی بات مان رہا ہوں تو آپ کو بھی مجھے ایک چھوٹا سا فیور دینا ہو گا۔۔۔"ضامن نے پھر پر نسپل صاحب کو کہہ دیا کہ وہ ساتھ تو جا رہا ہے لیکِن اس کے جانے سے متعلق کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہیے اوٗر پر نسپل صاحب مان گئے تھے۔

ضامن کال سنتے واپس کلاس روم کی طرف آیا تو ابرش ابھی بھی وہیں کھڑی تھی۔

"آپ گئی نہیں ہیں مس ملک۔۔۔؟" وہ حیرانگی سے پوچھ رہا تھا ابرش اس کے قریب ہوئی پوری کلاس کی نظریں ان پہ تھیں آور ابرش کی حرکت پہ ضامن آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا۔

"اپ سے بات کرنی ہے مجھے سر جی اور بات کیے بغیر میں نہیں جاؤں گی۔۔۔!؛" وہ سچ میں بھول چکی تھی کہ وہ دونوں کلاس کے سامنے کھڑے ہیں اور ضامن کی پوری کلاس کی نظریں ان دونوں پر ہیں "مس ملک آپ کو ایک بار کا کہا سمجھ نہیں آتا جب میں کہہ چکا ہوں کہ میں بزی ہوں تو اس طرح کی بحث کا کیا فائدہ آپ جا سکتی ہیں یہاں سے۔۔۔" وہ کبھی بھی کہیں بھی ابرش کی انسلٹ کر دیتا تھا اور اس بات کا اس کو ذرا بھی افسوس نہیں ہوتا تھا اس کو اس بات کا احساس بھی نہیں ہوتا تھا کہ ابرش پر اس کی انسلٹ کس قدر بھاری پڑتی ہے۔

"اور میں بھی اپ سے کہہ چکی ہوں کہ میں آپ سے بات کیے بھی کہیں نہیں جاؤں گی سر جی پھر چاہے آپ کی پوری کلاس دیکھتے یا پھر جو مرضی ہو جائے مجھے آپ سے بات کرنی ہے اور ابھی کرنی ہے۔۔۔" وہ ہٹ دھرمی سے بولی ضامن نے لب بھینچتے اسے دیکھا یہ لڑکی کس قدر ضدی تھی اس کا اندازہ تو اس کو کچھ ہی دنوں میں ہو گیا تھا اگر وہ انکار کرتا تو ممکن تھا کہ وہ یہیں پہ کھڑی رہتی۔

"مس ملک آپ اس لیکچر کے بعد مجھ سے مل لیجئے گا ابھی مجھے کلاس لینی ہے۔۔۔" وہ اب بار ذرا تحمل سے بولا تھا اس نے نرمی سے ابرش کو ڈیل کرنا چاہا۔۔۔۔

"نو سر ابھی مطلب ابھی۔۔۔" غصہ اور ایٹیٹیوڈ تو ابرش ملک میں کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔

"کھڑی رہیں یہیں پر میں تو آپ سے کلاس کے بعد ہی ملوں گا۔۔۔۔۔" وہ بھی ضامن تھا اس کو وہیں کھڑا کر تا خود کلاس میں چلا گیا اور ابرش تلملا کر رہ گئی مطلب یہ انسان سچ میں پوری کلاس کے سامنے اس کو اگنور کر رہا تھا ضامن لیکچر دینے لگا لیکن اس کی نظریں ابرش پر ہی تھیں جو کلاس روم کے بیچ و بیچ کھڑی تھی اب تو تقریبا پوری یونیورسٹی کو یہ بات بتا دی کہ ابرش اس کی منکوحہ ہے اس کی ہونے والی بیوی لیکن ان کے درمیان جو اختلافات سے اس سے بھی کوئی ناواقف نہیں تھا ہر کوئی جانتا تھا کہ ضامن ابرش کو کتنا سخت ناپسند کرتا ہے۔

ابرش وہیں کھڑی رہی جب تک ضامن نے اپنا لیکچر مکمل کیا لیکچر کے بعد ہی اس نے پوری کلاس سے ان کے سوال سنے جو ان کو لیکچر سے متعلق تھے اور پھر وہ باہر نکلا عائلہ ابرش پہ نظر ڈالے بغیر وہ اگے بڑھ گیا لیکن ابرش بھی

اس کے پیچھے پیچھے ہی چل پڑی اتنا انتظار کیا تھا اس نے اور ضامن بات کیے بھی ہے آگے جا رہا تھا۔

"سر آپ بات کیے بغیر کیوں جا رہے ہیں آپ نے بولا تھا کلاس کے بعد آپ مجھ سے بات کریں گے۔۔۔۔" وہ تیز تیز قدموں سے چلتے اس کا ساتھ دے رہی تھی جو کافی اگے بڑھ چکا تھا۔

"مس ملک آپ جو کر چکی ہیں اس کے بعد آپ کو لگتا ہے میں آپ سے بات کروں گا میں نے آپ سے کہا تھا آپ یہاں سے چلی جائیں آپ کلاس کے سامنے کیا شو کرنا چاہتی ہیں سب کو یہ بتانا چاہتی ہیں کہ ہمارے درمیان کیا چل رہا ہے۔۔۔۔" وہ پیچھے پلٹے بغیر بولا ابرش بمشکل اس کا ساتھ دے رہی تھی۔

"سر آپ اب کچھ زیادہ ہی کر رہے ہیں میں بس آپ سے ٹرپ کے بارے میں بات کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔؟" وہ یہ کنفرم کرنا چاہتی تھی کہ کیا ضامن ڈرپ پہ جا رہا ہے اگر ضامن جا رہا تھا تو اس کو بھی جانا تھا ورنہ وہ ٹرپ کینسل کر دیتی یرمان اور عائلہ کے حوالے سے تو اس کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ انہوں نے جانا بھی ہے یا نہیں لیکن اس کا جانا یا نہ جانا ضامن سے منسوب تھا ضامن جاتا تو ہو جاتی ہوں نہیں جاتا تو ابرش نے بھی نہیں جانا تھا۔

"آپ نے ٹرپ کے بارے میں کیا بات کرنی ہے آپ کو مجھ سے جو بھی بات کرنی ہے آپ کسی اور سے کریں مجھے اس ٹاپک پہ بات نہیں کرنی ہے۔۔۔" ایک تو پہلے ہی پرنسپل صاحب کی وجہ سے وہ مارے باندھے جا رہا تھا اور اوپر سے ابرش ملک چل پڑی تھی اس سے اسی ٹرپ کے بارے میں بات کرنے کے لیے۔

"سر مجھے اپ سے بات کرنی ہے کہ آپ ٹرپ پر جا رہے ہیں یا نہیں جا رہی وہ چلتے چلتے ضامن کے سامنے آئی اور اسی وجہ سے ضامن کو رکنا پڑا کیونکہ وہ ضامن کے بالکل سامنے کھڑی تھی۔

اگر ضامن تھوڑا سا اگے بڑھتا تو دونوں کا ٹکرا ہوتا اور وہ بھی شدید۔

"میں جاؤں یا نہ جاؤں یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے مس ابرش ملک۔۔۔۔۔۔"اس کا سخت رویہ ابھی تک قائم تھا

"آپ ٹرپ کو لیڈ کر رہے ہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ نہ جائیں آپ نے کلاس میں یہ کیوں کہا کہ آپ ٹرپ پر نہیں جا رہے۔۔۔۔"ابرش خود کو کمپوز کرتے بولی۔

"میں جو مرضی کہوں آپ کو میں جواب دہ نہیں میں مس ملک اور میرے خیال میں کلاس میں میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں آب پھر سے چلی آئی ہو میرے سے سوال وجواب کرنے کے لیے ۔۔۔۔۔؟!"

"سر میں آپ سے سوال جواب کر سکتی ہوں میں آپ کی بیوی ہوں۔۔۔۔۔"وہ بار بار ضامن کے سامنے یہی بات کر رہی تھی کہ ضامن کی بیوی ہے جانتی تھی ضامن کو اس بات سے کتنی الرجی ہوتی تھی لیکن وہ پھر بھی شاید خود کو یہ باور کرواتی تھی کہ ضامن عباس کی بیوی ہے اس کی زندگی میں وہ اہمیت رکھتی ہے جس کو ضامن تسلیم کرنے سے انکار کر رہا تھا

۔

"مس ملک اس رشتے کو صرف آپ مانتی ہیں میں نہیں مانتا آپ خود کو یہ باور کرواتی رہیں کہ آپ میری بیوی ہیں لیکن ایک وقت آئے گا جب میرا نام آپ کے نام کے ساتھ نہیں رہے گا اور یہ وقت بہت جلدی آنے والا ہے جب آپ میری زندگی میں نہیں رہیں گی تو ہیں تو اب بھی نہیں لیکن یہ جو نام کا رشتہ ہے وہ بھی نہیں رہے گا ہمارا۔۔۔" وہ اس کے خوبصورت چہرے پر نظریں گاڑے بولا تھا۔

ابرش بہت خوبصورت لگ رہی تھی اتنی کہ کوئی بھی دیکھتا تو اس کی تعریف کی بغیر نہیں رہ پاتا لیکن مقابل کوئی اور نہیں بلکہ ضامن وہ تھا جس کا ابرش ملک سے بھلے جائز رشتہ تھا لیکن وہ کبھی ابرش کو اس نظر سے نہیں دیکھ سکتا تھا ضامن کو تو ابھی تک حیرت ہوتی تھی کہ اس نے اس دن یونیورسٹی کے لائبریری میں ابرش کو خود سے کس کی۔

اس کو اپنی سانسیں تک دی تھی اس لڑکی سے وہ شدید نفرت کرتا تھا اس کے اتنے قریب گیا یہ ضامن سوچتے جل کر رہ جاتا۔

اس کا دل کرتا کچھ کر لے خود کے ساتھ۔ ابرش کے قریب جانے کا وہ سوچ بھی نہیں لگتا تھا خاص طور پر کہ اب عائلہ کا یہ فیصلہ جو ہے اس نے ان لوگوں کے لیے کیا تھا۔

"آپ ایسا کچھ نہیں کر سکتے جانتے ہیں نا۔۔۔۔ آپ دھمکی دے رہے ہیں اگر کچھ کر سکتے ہو نا تو اب تک اپ اس نکاح کو ختم کر چکے ہوتے یہ رشتہ ہمیشہ قائم رہے گا سر۔۔۔۔" وہ ضامن کی آنکھوں میں اپنی نیلی آنکھیں گاڑے بولی تھی۔

نہ جانے وہ ضامن کو یہ کروا رہی تھی یا خود کو کہ ان کا رشتہ اب نہیں ٹوٹ سکتا ہے۔

"خوش فہمی ہے آپ کی مس ملک بہت جلد یہ رشتہ ٹوٹ جائے گا اور آپ دیکھتی رہ جائیں گے وہ بھی اس کی انکھوں میں انکھیں ڈالی بولا۔

سر اپ ایسا کچھ نہیں کر سکتے گی۔۔۔۔"

"عائلہ جب تک ہمارے گھر میں ہے شاید تب تک تو آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔۔۔۔" اس نے عائلہ کا سہارا لیا تھا۔

"چاہے عائلہ اب آپ لوگوں کی فیملی کا حصہ ہے میرا عائلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ آپ کے بھائی کی بیوی مطلب ملک فیملی کا حصہ تو اس کے حوالے سے اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ لوگ مجھ پر پریشر ڈال سکتے ہیں تو یہ آپ لوگوں کی بھول ہے یہ بات آپ اپنے بھائی کو بھی بتا دیں۔۔۔۔" وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔

مزید ابرش سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا اس کو کافی سارا کام کرنے تھے ابرش بھی اس کی پیٹھ کو گھورتی رہی تھی۔

ایک طرف اس کی بہن تھی ایک طرف یہ ضامن خود اس کو آب کچھ اور ہی کرنا تھا وہ سوچو میں گھیرے واپس اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف پلٹ گئی۔

.....

یرمان ملک کی ساری تیاری مکمل تھی ٹرپ پہ جانے کے لیے لیکن عائلہ راضی نہیں تھی عائلہ کو یہی تھا کہ یرمان ملک جائے گا اس کے ساتھ اس لیے وہ نہیں جانا چاہتی تھی۔

دوسری طرف اس کا یہ تا کہ ضامن ٹرپ پر نہیں جانا چاہتا اس لیے اس نے بھی انکار کر دیا تھا حالانکہ یرمان نے ایک دو بار کہا بھی لیکن انکار کر چکے تھے

اور جب وہ لوگ گھر پہنچ تو قیوم ملک نے کہا کہ میٹنگ ہے لیکن قیوم ملک کی طبیعت خراب تھی۔

جس کی وجہ سے وہ اس میٹنگ میں نہیں جاسکتے تھے قیوم ملک نے یرمان کو کہہ دیا تھا کہ وہ یہ میٹنگ اٹینڈ کرے۔

میٹنگ پورے ایک ہفتے کے لیے تھی اور ان کو استنبول جانا تھا وہاں ایک بہت بڑی بزنس پارٹی کے ساتھ ایک قیوم ملک کی کمپنی کی ڈیل ہوئی تھی وہ جاتے تو شاید وہ ایک مہینہ تک استنبول میں سٹے کرتے لیکن وہ نہیں جانا چاہتے تھے انہوں نے یرمان سے بات کی عفت ملک نے تو انکار کیا کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ یرمان یہاں رہے لیکن یرمان مان گیا تھا کیونکہ قیوم ملک کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی اور قیوم ملک میں یہ بھی کہہ دیا تھا کہ وہ عائلہ کو ساتھ لے کر جائے ویسے بھی ان دونوں کی نئی نئی شادی ہے بھلے شادی کی

اس پہ سچویشن میں لیکن وہاں وہ دونوں ایک ساتھ رہیں گے تو ایک دوسرے کو اچھے سے سمجھ سکیں گے۔

یرمان کو بھی ان کا یہ ائیڈیا پسند آیا تھا لیکن عائلہ نے انکار کیا پر بعد میں اس کو ماننا پڑا کیونکہ قیوم ملک نے خود اس سے بات کی تھی تو ان کی پیکنگ پہلے ہی ہوئی تھی وہ دونوں استنبول کے لیے نکل آئے تھے ایئرپورٹ پر ان کو چھوڑنے کے لیے ڈرائیور آیا تھا قیوم ملک نے تو کہا تھا کہ وہ انکو ائیرپورٹ پر چھوڑ کر آئیں گے لیکن یرمان ملک نے ان کو بول دیا کہ وہ ریسٹ کریں پہلے ان کی طعیبت ٹھیک نہیں تھی اس وقت عائلہ اور یرمان ایئرپورٹ پہ موجود تھے ان کے سامان کی چیکنگ ہو چکی تھی اور اب وہ لوگ اندر جہاز میں بیٹھے تھے عائلہ بہت گھبرا رہی تھی پہلی بار تھا وہ بائے روڈ سفر کر رہی تھی۔

ورنہ وہ جہاں بھی جاتی ضامن کے ساتھ ہمیشہ باہر کا سفر کرتی تھی اور اج اتنا لمبا سفر وہ بھی ایک اجنبی انسان کے ساتھ جس کے ساتھ کہنے کو تو اس کا بہت گہرا تعلق تھا لیکن یرمان ملک اس کے لیے اجنبی ہی تھا۔

یرمان نے عائلہ کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما ہوا تھا جیسے اس کو ڈر ہو کہ اس نے اگر عائلہ کا ہاتھ چھوڑ دیا تو زندگی بھر کے لیے ہاتھ چھوٹ جائے گا عائلہ کی حالت تو کافی خراب تھی دل چاہ رہا تھا یہیں سے واپس پلٹ جائے اپنے بھائی کے پاس چلی جائے وہ دونوں اپنی اپنی سیٹس پر بیٹھ چکے تھے یرمان کسی سیٹ کھڑکی کے ساتھ تھی۔

جس سے باہر کا منظر بھی نظر آرہا تھا عائلہ اس کے انداز سے گھبرائی ہوئی تھی کہ وہ اپنی زندگی کا یہ پہلا سفر بھی انجوائے نہیں کر پا رہی تھی کیسے کرتی ایک تو ساتھ یرمان تھا اور دوسرا وہ جہاز میں بیٹھی تھی اس کی وجہ سے وہ کافی

زیادہ گھبرائی ہوئی تھی یرمان ملک نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما ہوا تھا اس کو تسلی بھی دینا چاہی لیکن کہاں اس کے ماتھے پر پسینہ تھا وہ گاون میں ملبوس تھی یرمان ملک نے اس کو کہا تھا کہ وہ گاؤن نہ پہنے اور بڑی سی شال لے لے لیکن اس نے انکار کر دیا تھا کہ وہ یہاں سے تب تک نہیں جائیں گے جب تک گاؤن نہیں پہنے گی اور پھر یرمان کو اس بات ماننی پڑی تھی۔

وہ حد سے زیادہ گھبرائی ہوئی تھی اتنے زیادہ لوگ تھے جہاز میں اگر ساتھ ضامن ہوتا تو بات اور تھی وہ کافی ریلیکس ہو کر سفر انجوائے کرتی لیکن یہاں ضامن اس کے ساتھ نہیں تھا وہ اکیلی تھی یرمان کا ہونا ہی اس کو پریشان کر رہا تھا۔

اس کے ہونے سے اس کو کیا تسلی ہوتی۔

"عائلہ پلیز سفر کو انجوائے کرو یہ تمہاری زندگی کا پہلا سفر ہے اور وہ بھی تمہارے ہسبینڈ کے ساتھ اور تم اس قدر نروس ہو رہی ہے دیکھو یہاں کسی کا بھی دھیان ہم پر نہیں ہے۔۔۔۔۔ایسے کچھ کپلز ہیں دیکھو کتنا انجوائے کر رہے ہیں اور تم اس طرح سے وہ گھبرائی ہوئی ہو ایسے تو نہیں چلے گا تقریبا ہمارے چھ سات گھنٹے لگیں گے سفر میں۔۔۔۔۔!؛"وہ عائلہ کا ہاتھ تھامے بولا تھا۔

"پلیز مجھے ناچھوئیں اتنے لوگ ہیں کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔"ضامن کا خیال اس کے ذہن میں تھا وہ یرمان کے ساتھ اڈجسٹ نہیں کر پا رہی تھی یرمان نے اس کے کندھے کے گرد ہاتھ رکھتے اس کو اپنے قریب بھی کر لیا تھا تاکہ وہ مزید گھبرائے نہیں لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ عائلہ کی نروسنس

اس کے یہ گھبراہٹ اسی کی وجہ سے تھی ان کے ساتھ بیٹھی لڑکی جو شاید اکیلی ٹریول کر رہی تھی وہ عائلہ کو گھبرائے دیکھ کر ہنسی تھی۔

"یہ آپ کی وائف ہے۔۔۔۔؟" اس نے یرمان ملک سے پوچھا۔

"یس شی از مائی وائف ہماری رخصتی کو محض دو تین دن ہوئے ہیں۔۔۔۔" یرمان مسکراتے بولا۔

لڑکی کافی سٹائلش ڈریسنگ میں ملبوس تھی اس کو ابرش کی طرح لگی تھی۔

"اور اسی لیے یہ اس قدر گھبرائی ہوئی ہے ان کو تسلی دیں کہ آپ ان کے ساتھ ہیں ان کو ایسے گھبرانا نہیں چاہیے۔۔۔۔" وہ شاید یہ سمجھی کہ عائلہ سفر کی وجہ سے گھبرا رہی ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ عائلہ یرمان کی وجہ سے گھبرائی ہوئی ہے۔

"آپ ہی سمجھا دیں اسے میری تو بات نہیں مان رہی ہے۔۔۔۔" یرمان نے کہا تو وہ لڑکی مسکرانے لگی۔

"اتنی خوبصورت لڑکی اور یہ تو آپ سے بہت کم عمر لگ رہی ہیں کیسے ہوئی آپ لوگوں کی شادی۔۔۔۔" وہ یرمان ملک سے نارملی بات کرنے لگی تاکہ اس کو قائل کر سکیں۔

"یہ آپ انہی محترمہ سے پوچھیں۔۔۔" یرمان چاہتا تھا وہ لڑکی عائلہ سے بات کرے تاکہ عائلہ کا موڈ کچھ ٹھیک ہو۔

"مجھے ان سے کوئی بات نہیں کرنی ہے پلیز۔۔۔۔" عائلہ مزید گھبرائی تھی

۔

اس لڑکی سے مزید تھوڑی بہت بات کرتے

عائلہ کا سر اپنے کندھے پر رکھا عائلہ کا چہرہ سرخ ہونے لگا تھا وہ سرخی مائل ہوئی تھی یرمان کی اس حرکت پر۔

"چھوڑیں پلیز۔۔۔۔۔۔"

"عائلہ پلیز یہاں تو یہ چھوڑو نامہ بند کرو میں شوہر ہوں تمہارا اس طرح سے شو کر کے تم کیا ثابت کرنا چاہتی ہو میں تمہارے ساتھ زبردستی کر رہا ہوں۔۔۔یرمان بھی اپ غصے میں اگیا تھا کب سے وہ اس کو نرمی سے ہینڈل کرنے کی کوشش کر رہا تھا اب اس کی بات ہوئی تھی۔

"آپ میرے سے بات ہی نہیں کریں میں ٹھیک بیٹھی ہوں آپ بات کرتے ہیں تو میرا موڈ خراب ہو جاتا ہے۔۔۔"عائلہ نے سچ ہی تو کہا تھا جب بھی یرمان اس سے بات کرتا ہے اسکا موڈ خراب ہی ہوتا تھا۔

یرمان اس کی بات پر حیران ہوا کہ اس کے بات کرنے سے عائلہ کا موڈ خراب ہوتا تھا اس کو یقین نہیں ہوا۔۔۔۔۔

"میری بیوی ہو حسب بھائی بھی ایک دوسرے سے بات کریں تو ان کا موڈ فریش ہوتا ہے اور تم پہلے بیوی ہو جو اپنے شوہر سے بات کرنے کے بعد اپنے موڈ خراب کر لیتی ہے۔۔۔۔"وہ عائلہ کی اس لوجک پر حیران تھا۔

"آپ کس طرح کے شوہر ہیں یہ آپ اچھے سے جانتے ہیں پلیز میرا منہ مت کھلوائیں۔۔۔۔۔"عائلہ یرمان سے بنا اٹکے بات کر رہی تھی شاید ایک ہی دن میں وہ یہ سمجھ چکی تھی کہ وہ یرمان ملک سے جتنا ڈرے گی وہ اس کو اتنا ہی ڈرائے گا۔۔

"عائلہ اب یہ کچھ زیادہ ہو رہا ہے اگر میں تمہاری ب*****برداشت کر رہا ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم میرے میرے ساتھ یوں

بد تمیزی کرو ہم یہاں بیٹھے ہیں جہاز میں کم سے کم اس بات کا تو لحاظ کر لو اب کچھ زیادہ ہی نہیں ہو رہا ہے۔۔۔ تم کچھ ہی زبان دراز ہو رہی ہو۔۔۔۔"

کہاں کل تک وہ اس کے سامنے بات تک نہیں کرتی تھی اور اج اس کو ایسے منہ پہ جواب دے رہی تھی ہاں ان کی طرف کوئی متوجہ نہیں تھا لیکن پھر بھی عائلہ کا یوں اس کو جواب دینا اس کو طیش د** گیا تھا۔

"میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی ہوں آپ نے خود بات کی ہے مجھ سے پلیز آپ خاموش رہیں میں بھی خاموش رہتی ہوں۔۔۔۔۔"اس نے اپنی آنکھیں رگڑی تھی۔۔۔۔ جو سرخ ہو رہی تھی یرمان ملک نے زبردستی اس کو اپنے کندھے سے اس کا سر لگایا تاکہ وہ کچھ دیر سو جائے سفر بہت لمبا تھا اگر وہیں بیٹھی رہتی تو ممکن تھا کہ وہ تھک ہی جاتی اچھا پلیز یمان کے باری ہاتھوں کو اپنی پشت پر محسوس کرتے اس کے ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی۔

"میں سیٹ پر ٹھیک ہوں پلیز چھوڑیں مجھے۔۔۔۔" یرمان کے اتنے قریب تھی کہ اس کی دھڑکنیں اس کو اپنے ہونٹوں پر محسوس ہو رہی تھی یرمان کے اتنے قریب رہتے کبھی پر سکون نہیں ہو سکتی تھی وہ۔

"ارام سے آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرو ورنہ میں یہاں تمہاری سانسیں بند کر دوں گا تم جانتی ہو کہ میں ایسا کر سکتا ہوں جو تمہارے بھائی کے کیبن میں تمھیں کس سکتا ہے وہ جہاں جہاز میں بیٹھ کر اس سے بھی زیادہ کچھ کر سکتا ہے تم جانتی ہو اور ویسے بھی ہمارا پرسنل کیبن ہے۔۔۔۔" وہ وی ائی پی کیبز میں بیٹھے تھے یہاں بہت کم لوگ تھے اور وہ لڑکی بھی اب سائیڈ پہ ہی سے چلی گئی تھی اور اب وہ دونوں ہی بیٹھے تھے ادھر عائلہ کو جب اس بات کا احساس ہوا تو اس نے نفی میں سارے لایا۔

"آپ بہت۔۔۔۔!؛"

"میں کیا بہت۔۔۔۔"

"اپ بہت وہ ہیں۔۔۔۔۔!"

"کیا وہ ہوں۔۔۔ میں۔۔۔۔۔"

"میں نے بتا دیا آپ کو مجھے۔۔۔۔۔" اس نے اس کا نقاب ٹھیک کیا تھا عائلہ مذید کوئی بات کیے بغیر آنکھیں بند کرتے سو گئی تھی اور جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ لوگ استنبول ایئرپورٹ پر موجود تھے۔

یرمان نے اس کو نہیں اٹھایا وہ تو چاہتا تھا کہ وہ گھر جانے تک سوتی ہی رہے لیکن اس کی شور کی آواز سے آنکھیں کھل گئی تھیں۔

مزید وہ سو نہیں سکی تھی تقریبا پانچ گھنٹے تک وہ سوتی رہتی اور یرمان کا یہ سارا سفر اس کو دیکھ کے گزرا تھا۔

نہ جانے کتنی دیر وہ عائلہ کے چہرے کو دیکھتا رہا تھا اس کی بند پلکوں پر اس نے نجانے کتنی بار اپنے ہونٹ رکھے تھے اگر عائلہ جاگ رہی ہوتی تو اس کی حرکت پہ ضرور وہ بے ہوش ہو جاتی لیکن وہ سو رہی تھی اس کو اس بات کا بالکل بھی احساس نہیں ہوا تھا کہ یرمان کتنی بار اس کے قریب آ چکا تھا عائلہ کی انکھوں پر نیند کا غلبہ تھا اس نے اپنا نقاب مشکل ٹھیک کیا اور وہ دونوں ائیر پلین سے نکل کر باہر آئے تو یرمان ملک کا ڈرائیور لیے کھڑا ان دونوں کا انتظار میں تھا۔

یرمان ملک کے لیے اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا تو یرمان نے پہلے عائلہ کو اندر بٹھایا اور وہ پھر وہ خود بیٹھا۔

دونوں پیسنجر سیٹ پر بیٹھے تھے ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کی استنبول کی سڑکیں اس وقت اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی لیکن لائٹس کی روشنی ہر

طرف پھیلی ہوئی تھی استنبول شہر بہت خوبصورت تھا عائلہ نے ناولز میں پڑھا تھا اس شہر کے بارے میں جہان سکندر کا شہر تھا۔

اس شہر میں آنے کی اس کو حسرت تھی اکثر وہ ضامن سے کہتی تھی بھائی مجھے ایک بار استنبول لے جانے اور ضامن اس کی اس بچکانہ بات پر ہنس دیتا تھا جہاں سکندر ایک فکشنل کریکٹر تھا جو کہ حقیقی زندگی میں بھلا کہاں پایا جاتا تھا لیکن عائلہ کو جہان سکندر بہت پسند تھا۔

جہان سکندر کا ترکی اس شہر سے ہر ناولز سے محبت کرنے والی طرح اس کو بھی بہت زیادہ محبت تھی اور وہ یوں یرمان ملک کے ساتھ استنبول آئے گی اس نے کہاں سوچا تھا۔

اس کے ذہن میں بے ضابطہ استنبول برج کا خیال ایا بہت ساری جگہیں تھی جن کے بارے میں اس نے "جنت کے پتے" میں پڑا تھا وہ کھوئی کھوئی سی سڑک پر چلتی گاڑیوں کو دیکھ رہی تھی۔

یرمان ملک نے اگے ہوتے گاڑی کا شیشہ ہی اوپر کر دیا تھا اس کے علاوہ کسی اور پر توجہ نہیں یہ یرمان ملک کو کہاں برداشت تھا وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ عائلہ نے حیرت سے یرمان ملک کو دیکھا آخر اس نے شیشہ کیوں بند کیا وہ کتنی دلچسپی سے باہر کی ساری چیزیں دیکھ رہی تھی عائلہ کی نظروں میں الجھن دیکھتے ہی یرمان ملک مسکرایا ان انکھوں میں وہ خود کو عکس دیکھنا چاہتا تھا اور وہ ان انکھوں سے کسی اور چیز کو دیکھنے میں استعمال کر رہی تھی کیسے برداشت کرتا عائلہ نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی وہ خاموش رہی تھی

خاموش سے اس نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائی تھی یرمان ملک کی نظریں پھر بھی اسی پر تھیں۔

ڈرائیور مستدی سے ڈرائیو کر رہا تھا تقریبا ادھے گھنٹے بعد وہ اپنے ایک لگژری اپارٹمنٹ میں ائے تھے یہ اپارٹمنٹ یہاں قیوم ملک نے خود خریدا ہوا تھا وہ جب کبھی بھی میٹنگ کے لیے استنبول آتے اسی اپارٹمنٹ کو یوز کرتے تھے ہوٹل وغیرہ میں ایک سٹے کرنے سے وہ گریز کرتے تھے کیونکہ ہوٹل کے انتظامیہ کا رویہ ان کو مناسب نہیں لگتا تھا۔

یرمان ملک کے لیے ڈرائیور نے دروازہ کھولا تو وہ باہر نکلا اور عائلہ کو ساتھ لیکر اپارٹمنٹ کے اندر داخل ہو گا ملازمین وہاں کام کر رہے تھے جن کو انہوں نے باقاعدہ ہائر کیا ہوا تھا جو ان کی غیر موجودگی میں اپارٹمنٹ کا خیال رکھتے تھے یارمان اندر آیا اور عائلہ بھی اس کے ساتھ ہی تھی۔

یرمان کافی تھک چکا تھا تقریباسات گھنٹے کی فلائٹ سے وہ لوگ یہاں پہنچے تھے اس کا سر دکھنے لگا تھا اس کا ارادہ شاور لینے کا تھا تاکہ وہ کچھ دیر ریسٹ کر سکے ابھی تک اس کے ہاتھ میں ہی تھا عائلہ کا ہاتھ۔

عائلہ نے کافی کوشش کی تھی کہ وہ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوا سکے لیکن یرمان ملک نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا اپارٹمنٹ کافی اچھا تھا عائلہ نے کسی چیز پر غور نہیں کیا وہ یرمان ملک کے ہاتھ میں قید اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔

یرمان نے ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھام ہوا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے اپنے کوٹ کے بٹن کھولتے اس نے اپنا کوٹ اتارتے صوفے پر پھینکا تھا عائلہ خاموش رہی تھی ہاں لیکن عائلہ نے بدک کر پیچھے ہونا چاہا لیکن یرمان ملک نے اس کو ایسا کرنے نہیں دیا۔

"مجھے کل صبح میٹنگ کے لیے جانا ہے تو ابھی رات کے 10 بج رہے ہیں مجھے لگتا ہے ہمیں فریش ہو کر کھانا کھانے کے بعد سو جانا چاہیے میں میڈ سے کھانے کہتا ہوں تم فریش ہو جاؤ۔۔۔۔" اس نے عائلہ کو تھوڑی سی سپیس دینا چاہی۔

"مجھے کچھ نہیں کھانا مجھے بھوک نہیں ہے بس مجھے سونا ہے۔۔۔۔۔۔" وہ مشکل سے بول سکی۔

"تم سارے راستے سوتی آئی ہو عائلہ اور اب تم پھر سونا چاہتی ہو پہلے ہم کھانا کھائیں گے تم نے جہاز میں بھی کچھ نہیں کھایا یقینا تمہیں بھوک لگی ہو گی صبح ناشتہ بھی نہیں کیا تھا اور مجھے یقین ہے کہ یونیورسٹی میں بھی تم نے کچھ نہیں کھایا ہو گا۔۔۔۔"

"آپ کو میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔" یرمان ملک کو جتانا چاہتی تھی کہ ان کا رشتہ نارمل نہیں تھا ان کے درمیان سب کچھ نارمل نہیں تھا یرمان ملک یہ سب کیوں کر رہا تھا وہ کیوں یہ

شو کرنا چاہتا تھا کہ ان کے درمیان سب کچھ ٹھیک ہے جیسے ایک نارمل کپل کے درمیان سب کچھ ٹھیک ہوتا ہے ویسے ہی ان کے درمیان بھی سب کچھ ٹھیک ہے۔

"مجھے تمہاری فکر کرنے کی ضرورت کیوں ہے یہ تم اچھے سے جانتی ہو عائلہ اور اج رات میں تم سے اپنا حق لینا چاہتا ہوں واضح لفظوں میں تمہیں اج میری بیوی ہونے کا حق ادا کرنا۔۔۔" وہ عائلہ کو پیچھے سے پشت سے لگائے اس پر جھکا تھا عائلہ کپکپاہٹ سی طاری ہوئی تھی۔

اس نے نفی میں سارے نہیں۔

"وہ میں۔۔۔۔۔"

"کیا وہ میں ایا تمھیں اتنی سپیس بھی کافی ہے لیکن شاید تم یہ چاہتی ہو کہ میں اپنے یہ رشتہ مکمل۔۔۔۔۔"

"نہیں نہیں نہیں پلیز۔۔۔۔۔" وہ ہڑبڑاتے بولی۔

اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش بھی کی لیکن یرمان ملک اسے ایسا کرنے نہیں دے رہا اس کی گرفت عائلہ کے گرد بہت مضبوط تھے اس کی گرم سانسوں کی تپش عائلہ کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

یرمان نے اندر آتے ہی اس کا نقاب اتار دیا تھا اور اب اس کا سکاف لوز ہوتا ہے اس کے کندھوں پر گر چکا تھا اس کے سلکی بلیک بال اس کے کندھوں پر پھیل چکے تھے یرمان ایڈکٹ ہی تو ہو رہا تھا ان بالوں کا۔

"چھوڑیں پلیز۔۔۔۔" وہ یرمان کی گرم سانسوں کی تپش کو برداشت نہیں کر پا رہی تھی اس کو اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

یرمان اس کے انتہائی قریب تھا اتنا کہ وہ تھوڑا سا آگے ہوتی تو اس کی ہونٹ یرمان ملک کی ہونٹوں سے ٹکرا جاتے عائلہ نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھنا چاہا لیکن یرمان اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کرتے پیچھے اپنی کمر پر لاک کر چکا تھا۔۔۔۔

"تمہیں اتنی سپیس دے کر میں نے بہت بڑی غلطی کی عائلہ لیکن اج رات میں اپنے یہ غلطی سدھار لوں گا اج کی رات میں تمہارے قریب اؤں گا اور اتنے گا کہ تمہاری گہرائیوں کو قریب سے دیکھوں گا۔۔۔۔" وہ اس کی شہ رگ پر جھکتے اپنے ہونٹ رکھ گیا تھا۔

عائلہ بے بس اسے دیکھ رہی تھی جس کے ہونٹ اس کی جبیں پر تھے وہ شاید اسے کس کرنا چاہا رہا تھا۔۔۔۔عائلہ نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا جانتی تھی یرمان ملک اس کی یہ حرکت بالکل بھی پسند نہیں تھی لیکن وہ پھر بھی کر چکی تھی کیونکہ اس وقت اس کو یرمان ملک کا لمس بالکل بھی گوارا نہیں تھا۔

"عائلہ تم جانتی ہو مجھے تمہاری حرکت کتنی ناگوار گزرتی ہے پھر بھی تم یہ سب کرتی ہو۔۔۔۔" وہ زبردستی ہی سہی لیکن عائلہ کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر چکا تھا۔

لیکن لمس میں شدت تھی حد سے زیادہ شدت جیسے وہ عائلہ کے اس حرکت کا اس کے ہونٹوں پر اپنا غصہ نکال رہا تھا۔۔۔۔

عائلہ یرمان ملک کی بانہوں میں قید ہو چکی تھی اس کا نازک سا وجود یرمان ملک کے دیو ہیکل وجود کے نیچے کئی دب سا گیا تھا اس کی اتنی نزدیکی کہ اس کی گرم سانسوں کی تپش وہ اپنے چہرے پہ محسوس کر رہی تھی عائلہ کو اپنے گرد سرد لہریں سرایت کرتی محسوس ہو رہی تھی یرمان ملک کا پورا کا پورا وزن اس کے اوپر تھا۔

وہ اس وقت کوٹ آتارتے بلیو کلر کی ہاف سیلیوز ٹی شرٹ میں ملبوس تھا جس سے کے مظبوط کشادہ بازوؤں پہ موجود رگیں ابھرتے واضح ہو رہی تھیں۔

"جتنی مزاحمت کرو گی میرے لمس میں شدت آئے گی عائلہ جانتی ہو نا اور کتنی بار منع کر چکا ہوں کہ چہرہ نہیں پھیرا کرو مُجھے کیوں غصہ دلاتی ہو۔۔" اس کے گاؤن کے بٹن کھولتے وہ عائلہ کو سمجھنے کا موقع دیئے بغیر

اس کے وجود سے گاؤن بھی الگ کر گیا تھا عائلہ اس کی حرکتوں پہ آنکھیں پھیلائے اس کو دیکھ رہی تھی جو اپنی من مانی کر رہا تھا۔

"پلیز نہیں۔۔۔ کریں۔۔۔۔" یرمان ملک نے اس کی شرٹ کی زپ کھولتے اس کو کندھوں سے نیچے سرکایا اور عائلہ کی دودھیا گردن پہ اپنے ہونٹوں کا لمس بکھرتے اس کی گردن کو آپنے لمس سے جامنی کرنے لگا۔

"سس۔۔۔" عائلہ کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی۔

"ابھی سے یہ سسکیاں۔۔۔ ان کو رات کے لیے بچا کر رکھو مسز۔۔۔۔ ابھی تو بس۔۔۔" وہ اس کی گہرائیوں پہ اپنی انگلیاں کا لمس چھوڑتے عائلہ کی دھڑکنوں کی طرف بڑھا تو عائلہ نے اس کا ہاتھ تھامنا چاہا جو اس کو اپنی شرٹ کے اندر جاتا نظر آیا۔

یرمان نے اس کے انر کو اپنی انگلیوں میں الجھاتے اس کی گہرائیوں پہ بے باکی سے نظریں ٹکائی تھیں۔

"بس یہ ایک ہفتہ اوَر پھر تمھارا بھائی اپنی آکڑ اوَر ضد چھوڑ کر اپنی بات ماننے پہ مجبور ہو جائے گا مسز یرمان ملک۔۔۔" وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا۔

"جاؤ فریش ہو جاؤ اوَر ڈنر کیے بغیر سونا نہیں ہے ورنہ میں اپنے طریقے سے جگاؤں گا جو میری مسز کو بالکل بھی پسند نہیں آئے اور آج کی رات تو۔۔۔!؛" وہ شوخی بھرے انداز میں عائلہ کو مزید ڈرا رہا تھا.

"نہیں۔۔۔۔" عائلہ نے بے ساختہ انکار کرنا چاہا تو یرمان ملک نے اس کے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں دبوچا تھا ایک آہ عائلہ کے ہونٹوں سے نکلتے اس کے حلق میں دب گئی تھی یرمان کے ہاتھوں کی گرفت میں اس کو اپنے بال

جڑوں سے اکھڑتے محسوس ہوئے اتنی ہی شدت سے اس نے اس کے بالوں کو پکڑا تھا۔

"تم نرمی کے قابلِ ہو۔۔۔؟" وہ استفسار کرنے لگا جتنا وہ سب بھولتے عائلہ کو پیار سے ڈیل کرنے کی کوشش کرتا عائلہ اپنے انداز سے اس کو اتنا ہی غصہ دلا رہی تھی شوہر کے حقوق سے ناواقف تو نہیں تھی وہ کیا کہہ جانتی تھی میاں بیوی کے رشتے کے بارے میں۔

"عائلہ۔۔۔" عائلہ نے اپنے بھیگے نین کٹوروں کو اٹھاتے جب یرمان ملک کی طرف دیکھا تو یرمان ملک کو ان بھیگی آنکھوں میں اپنا آپ ڈوبتا محسوس ہوا۔

یرمان کا سیل فون بجا تو عائلہ کو تھامے ہی اس نے سیل فون جیب سے نکالا تھا مایا کی کال تھی۔

وہ مایا کو اپنی استنبول کی میٹنگ کے بارے میں کچھ بتا کر نہیں آیا تھا۔

"ہائے۔۔۔" عائلہ کو آیسے ہی اپنی گرفت میں جکڑے وہ مایا سے بات کرنے لگا عائلہ نے کوشش تو کی اس کے حصار سے نکلنے کی لیکن ناکام رہی۔

"تم استنبول کیوں چلے گئے یرمان۔۔۔؟؛" جب سے مایا نے سنا تھا کہ یرمان ملک استنبول چلا گیا ہے وہ کانٹوں پہ چل رہی تھی جیسے اس نے تو ناران کا غان کا ٹکٹ بک کروایا تھا لیکِن یرمان ملک جب ٹرپ پہ نہیں گیا تو مایا بہت خوش ہوئی وہ بھی تو یہی چاہتی تھی کہ یرمان ملک نہ جائے۔

یہ تو اس کی عفت انٹی سے بات ہوئی تو انہوں نے اسے بتایا کہ یرمان تو استنبول چلا گیا ضروری میٹنگ کے سلسلے میں اور ساتھ عائلہ بھی گئی ہے۔

"ڈیڈ کی طعیبت کی وجہ سے آنا پڑا۔۔۔!؛" وہ پیشانی سہلاتے بولا عائلہ کی نظریں جھکی ہوئی تھی وہ یرمان ملک کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔

"اور عائلہ بھی ساتھ ہے؟" جلے کٹے لہجے میں پوچھا اس کے لہجے میں چھپا طنز یرمان ملک نے نوٹ کیا تھا مایا اس کو نادان ایریاز کے ٹرپ سے روک رہی تھی صبح سے کتنی کوشش کی تھیں اس نے اور اب یرمان چلا آیا استنبول۔

"ہاں اس وقت میں بیزی ہوں بعد میں بات کرتا ہوں تم آرام کرو کافی رات ہو گئی ہے۔۔۔" یرمان ملک نے ہر بار کی طرح اس بار بھی مایا کی بات سنے بغیر ہی کال کاٹ دی تھی۔

مایا نے دانتوں کو دباتے اپنا غصہ اوٗر اشتعال دبایا تھا وہ عائلہ یرمان کے ساتھ تھی آگر یرمان اور عائلہ کے درمیان رشتہ قائم ہو گیا تو کیا ہو گا۔

"وہ لڑکی بہت خوبصورت ہے۔۔۔!؛" عائلہ کی خوبصورتی دیکھتے اس کو اپنا آپ ماند پڑتا محسوس ہوتا تھا اور سب سے زیادہ جو پریشانی کی بات تھی وہ تھی یرمان ملک کا عائلہ کی طرف جھکاؤ وہ اس لڑکی کے قریب ہو رہا تھا۔

رخصتی کے بعد سے یرمان ملک کا انداز تو اس کو بدلا بدلا لگ رہا تھا مزید دونوں ساتھ رہنے والے تھے۔۔۔۔۔۔۔

"کیا مجھے استنبول جانا چاہیے۔۔۔؟" اس کے زہن میں خیال آیا اس کے اتنا مشکل نہیں تھا استنبول جانا۔

"جانا ہی پڑے گا پہلے کی بات اور تھی لیکِن اب یرمان اکیلا نہیں ہے اس کے ساتھ عائلہ بھی ہے مُجھے کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے۔۔۔" اس نے کچھ سوچتے کسی کو کال کی جس نے کل صبح نو بجے کی اس کی استنبول کی ٹکٹ بک کروادی تھی لیکِن یہ درمیان کے چند گھنٹے اس کے بہت مشکل سے گزرنے والے تھے

بس نہیں چل رہا تھا کہ اڑ کر پہنچ جائے وہ یرمان ملک کے پاس جو اس وقت اس عائلہ کے ساتھ موجود تھا وہ اس کے آس پاس ہی تھی تبھی تو یرمان ملک نے اس سے زیادہ بات نہیں کی۔۔۔

وہ روم میں ٹہل رہی تھی۔

.....

ابرش گھر واپس آئی تھی اور پھر ٹرپ پہ جانے کے لئے وہ یونیورسٹی چلی آئی ضامن جا رہا تھا یہ بات اس کو انتظامیہ سے معلوم ہوئی تھی تبھی وہ بھی جانے کے لیے تیار ہوئی عائشہ اس کے ساتھ جا رہی تھی عائلہ اور یرمان تو استنبول چلے گئے تھے پہلے تو یرمان سے اس کی بات ہو چکی تھی لیکن اب اس کو سب کے ساتھ ہی جانا تھا۔۔

دو بڑی بسوں کا انتظام کیا تھا تقریباً سو سے زائد سٹوڈنٹس تھے اور ساتھ ٹیچرز جن میں سے فی میل اور میل سٹاف کے ممبرز شامل تھے لڑکیوں کو گروپوں میں ڈیوائیڈ کیا گیا تھا ابرش کا دل تھا کہ وہ ضامن کے ساتھ بیٹھے لیکِن ضامن آگے چلا گیا وہ کسک کر رہ گئی ضامن کے ساتھ اس کا پہلا سفر تھا وہ ضامن کے ساتھ بیٹھتے اس سفر کو انجوائے کرنا چاہتی تھی ویسے تو ان لوگوں نے کافی فیملی ٹرپس پلان کی ہوئی تھیں لیکن کلاس کے ساتھ ٹرپ کا اپنا ہی مزا تھا وہ سیٹ پہ بیٹھے ضامن کو دیکھ رہی تھی۔

کافی سارے سٹوڈنٹس اور ٹیچرز نے بھی اس کی یہ حرکت نوٹ کی تھی جب سے وہ لوگ بیٹھے تھے اس وقتِ سے ابرش کی نظریں ضامن پہ تھیں۔

"پروفیسر ضامن آپ اپنی مسز کے پاس ہی بیٹھ جائیں لگتا ہے آپ کے بغیر ان کا سفر اچھا نہیں گزر رہا ہے جو ان کی نظریں آپ پر سے ہٹ ہی نہیں

رہی ہیں۔۔۔"وہ فی میل ٹیچر جو ضامن میں انٹرسٹڈ تھی وہ جلے لہجے میں بولی کب سے دیکھ رہی تھی وہ ابرش کو اب تو اس کی برداشت کی انتہا ہوئی تھی۔

ابرش کتنی بے شرم لڑکی تھی جو اپنے آس پاس موجود اتنے سارے لوگوں کی موجودگی کا احساس کیے بغیر کیسے آنکھیں پھاڑے ضامن کو دیکھ رہی تھی جیسے اس سے زیادہ اہم کام کوئی ہو ہی نہ۔

"مس انعم۔۔۔۔یہ آپ کا مسلہ نہیں ہے۔۔۔۔!؛"وہ سرد لہجے میں بولا اس عورت کا جھکاؤ خود کی طرف دیکھتے وہ مقابل کے جذبات سے انجان نہیں تھا۔

"پروفیسر ضامن جیسے مس ابرش آپ کو دیکھ رہی ہیں یہ بھی کوئی مناسب طریقہ نہیں ہے ہاں آپ لوگوں کا نکاح ہو چکا ہے لیکن یہ نکاحِ ہوا کن

حالات میں یہ شاید آپ بھول رہے ہیں۔۔۔!؛"ضامن کے جواب پہ وہ مذید جل گئی تھی یہ تو اچھا تھا کہ ان دونوں کی طرف کسی کا دھیان نہیں تھا۔

پر ابرش ملک کی نظریں ان دونوں پہ ہی تھیں جو نجانے کیا باتیں کر رہے تھے ہاں لیکن بات کرتے وہ کبھی کبھی اس کو دیکھ لیتے اور ابرش کو محسوس ہوا جیسے وہ دونوں اس کے بارے میں بات کر رہے ہوں بار بار نظریں جو ان کی اس کی طرف اٹھ رہی تھیں۔۔۔

"مس انعم آپ کچھ زیادہ ہی پرسنل نہیں ہو رہی ہیں میں کچھ بھولوں یا یاد رکھوں یہ آپ کا مسلہ تو نہیں ہے تو پھر کیوں آپ ہمارے معاملات میں انٹر فیئر کر رہی ہیں۔۔۔؟"ضامن سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

"پروفیسر ضامن تقریبا آدھے سے زیادہ لوگوں کو پتہ ہے یہ بات کہ ہال میں ہوا۔۔۔"

"مس انعم مُجھے اس ٹاپک پہ بات نہیں کرنی ہے پلیز لیوا ٹ۔۔۔!؛" بار بار وہ تکلیف دہ لمحاتِ ضامن کے سامنے دہرائے جاتے جن کے بارے میں وہ کچھ یاد نہیں رکھنا چاہتا تھا۔

"آپ اس مجبوری کے رشتے کو ختم کر دیں۔۔۔!؛" مس انعم ضامن عباس کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی غرض سے نرمی سے بولی تھیں ایسے وقت میں جب ایک انسان مکمل طور پہ ٹوٹ چکا ہو آپ کی تسلی کے دو لفظ بھی مقابل پہ گہرا اثر ڈالتے ہیں۔

"مس انعم۔۔۔" ضامن دانت پیستے بولا وہ یہاں سفر کے دوران کوئی تماشا نہیں چاہتا تھا اب تو افسوس ہو رہا تھا کہ وہ مس انعم کے ساتھ والی سیٹ پہ بیٹھا ہی کیوں اس سے بہتر تھا کہ وہ ابرش کے ساتھ بیٹھ جاتا انعم کی باتیں اس کو سلگا گئی تھیں۔

"مس انعم پلیز آپ پیچھے چلی جائیں میری سیٹ پہ میں وہاں کمفیٹبل فیل نہیں کر رہی ہوں۔۔" ابرش مزید ضامن اور انعم کو بات کرتے دیکھ نہیں سکی اس کے دل میں یہی پلان آیا کہ وہ سیٹ چینج کر لے ورنہ اس کا سارا سفر جلتے کٹتے گذرے گا.

"مس ابرش ملک آپ وہاں کیوں کمفیٹبل فیل نہیں کر رہی ہیں سارے سٹوڈنٹس وہیں تو بیٹھے ہیں آپ کو شاید اپنے ہسبنڈ کے بغیر کمفیٹبل فیل نہیں ہو رہا ہے۔۔۔" وہ ابرش کو انکار بھی نہیں کر سکتی تھی کیونکہ ابرش کی سٹرونگ پوزیشن جو یونیورسٹی میں تھی اس سے واقف تھی اگر انکار کرتی تو مشکل اس کے لیے ہی ہوتی۔

"رائٹ میم آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔!؛" ابرش کے ہونٹوں کو بے ساختہ مسکراہٹ نے چھوا تو انعم کوئی بات کیے بغیر سیٹ سے اٹھتے ابرش کی سیٹ پہ

چلی گئی اور ابرش ضامن کے ساتھ بیٹھ گئی جو اس کی موجودگی کو نوٹ کیے بغیر اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ گیا تھا ابرش کے ہونٹوں سے ایک سرد سانس خارج ہوا مقابل کی بے رخی پہ جو ہر بار ہی ایسا کرتا تھا۔

"سر آپ کیوں بات کر رہے تھے میم انعم سے۔۔۔؟" کچھ دیر تو وہ خاموش رہی کہ شاید ضامن خود اس سے بات کرے گا لیکن درمیان میں جب کافی لمحاتِ خاموشی کی نظر ہوئے تو ابرش کو خود ہی بولنا پڑا تھا ضامن تو جیسے اس کی موجودگی کو سرے سے ہی نظر انداز کر چکا تھا جیسے وہ وہاں ہو کر بھی وہاں تھی ہی نہیں۔

"اٹس ناٹ یور پرو بلم۔۔۔۔" سلگتا زہر آلود لہجہ ابرش تلملا کر رہ گئی یہ انسان بھلے پوری دنیا سے نارمل لہجے میں بات کرے لیکن ابرش سے بات کرتے اس کے لہجے میں کڑواہٹ ہی آتی تھی۔

"سر۔۔۔"

"کیا سر۔۔۔؟ آپ نے سیٹ کیوں ریلیپس کی۔۔۔۔؟" وہ جانتا تھا ابرش کو اس کا انعم سے بات کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا ابرش کو تو ضامن کا کسی سے بات کرنا اچھا نہیں لگتا تھا جیسے ضامن ابرش کی پرسنل پراپرٹی ہو جو کسی اور سے بات بھی نہیں کر سکتا ہے۔

"آپ اچھے سے جانتے ہیں۔۔۔" ان دونوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ تھا اگر ابرش چاہتی تو آگے بڑھتے وہ ضامن کے کندھے پہ اپنا سر رکھ سکتی تھی لیکِن ضامن کے غصے سے خائف وہ ایسا فحال کچھ نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ جانتی تھی کہ ضامن مذید غصے میں آجائے گا۔

"مس ملک اپنی یہ جلن شو کروانے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو؟ آپ کو کیا لگتا ہے مُجھے کچھ نظر نہیں آتا ہے میں سب سمجھتا ہوں لیکن آپ اپنا ٹائم

ضائع کر رہی ہیں مس ملک۔۔۔"ضامن کا سلگتا لہجہ سب سے بڑھ کر اس کے لفظوں کی تپش کچھ ایسی تھی کہ ابرش کو اپنی بیک بون پہ سرد لہریں سرایت کرتی محسوس ہونے لگی تھیں۔۔

"شاید آپ ہی کسی غلط فہمی کا شکار ہیں سر جی جیسا آپ کہہ رہے ہیں ویسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔"وہ اپنے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے بولی۔

ابرش اس وقت بلیک کلر کے لانگ کوٹ میں ملبوس تھی وہ لوگ ناران کاغان جا رہے تھے جو خاصے ٹھنڈے علاقے تھے اس مناسبت سے اس نے گرم کپڑیں ہی پیک کروائے تھے۔۔

ضامن کب سے عائلہ سے متعلق پوچھنا چاہتا تھا ابرش سے عائلہ ضامن کو نظر نہیں آ رہی تھی اور نہ ہی یرمان ملک حالانکہ وہ پرنسپل آفس میں کہہ رہا تھا کہ وہ ساتھ جائے گا عائلہ کے لیکن اس وقت وہ دونوں غائب تھے۔

"رئیلی مس ملک یہ آپ کی خوش فہمی بھی تو ہو سکتی ہے۔۔۔؟" ضامن کا انداز کچھ جتانے والا تھا ابرش اس کی طرف جھکی تھی اس کے بال ضامن کے چہرے پہ گرے تھے ضامن نے اس کو دھکا دیا کیا وہ بھول چکی تھی کہ اس وقت وہ دونوں بس میں تھے اور ابرش کی یہ حرکت ضامن کو کافی ناگوار گزری تھی۔۔۔۔

"مس ملک آر یو ان یور سنیسز۔۔۔" وہ غرایا لیکن دبی دبی آواز میں کیونکہ اب کافی سارے سٹوڈنٹس ان کی طرف متوجہ ہونے لگے تھے اور مس انعم کی نظریں تو ان دونوں پہ ہی تھیں مسلسل۔

"سر آپ کے پاس آتے میرے حواس۔۔۔"

"شٹ اپ مس ملک۔۔۔" ضامن کی آواز ناچاہتے بھی اونچی ہوئی تھی اور اس پاس کے سٹوڈنٹس ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

"ایوری تھنگ اوکے پروفیسر ضامن۔۔؟" ضامن کے آگے بیٹھے میل ٹیچر نے پوچھا ضامن نے سر ہلایا تھا۔

ابرش پہ ایک کٹیلی نگاہ ڈالتے وہ اپنے سیل فون میں بیزی ہوا تھا ابھی تو آدھے سے زیادہ سفر باقی تھا ضامن کو عائلہ کی یاد آرہی تھی عائلہ کے ساتھ جو کیا دل کو کسی پل چین نہیں مل رہا تھا۔

ضامن کا دوست آؤٹ آف کنٹری ہوتا تھا اس کا میسج آیا تو ضامن اس سے بات کرنے لگا وہ ویسے بھی بہت بور رہا تھا اچھا تھا اس کا ٹائم پاس ہو جاتا ایسے

۔

"کس سے بات کر رہے ہیں؟" ابرش ضامن کو پوری طرح سے فون میں مصروف دیکھتے دل میں سوچنے لگی تھی وہ ضامن کو لیکر خاصی ٹچی ہو رہی تھی ضامن کا کسی سے بات کرنا اس کو ہضم نہیں ہو رہا تھا۔

"سر۔۔۔" وہ ایک بار پھر سے ضامن کی طرف جھکی لیکن اس بار درمیان میں کچھ فاصلہ رکھا تھا۔

"مس ملک سٹاپ اٹ ایسی حرکتیں کر کے آپ کیا ثابت کرنا چاہتی ہیں دیکھ نہیں رہی ہیں میں بیزی ہوں آپ کو ذرا بھی تمیز نہیں ہے۔۔۔" ویسے ڈسٹرب کیے جانے پہ ضامن کے تیور مزید بگڑے تھے ابرش سانس روک گئی ضامن کی سرد آواز سنتے۔

"سر وہ میں۔۔۔" اس کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا بار کرے اس نے اپنے ماتھے پہ ہاتھ مارا اس پل وہ حد سے زیادہ کنفیوژ ہو چکی تھی۔

"مس ملک اپنی پرابلمز خود سا ٹ آؤٹ کریں۔۔۔" ضامن چہرہ دوسری طرف کر گیا مطلب صاف تھا کہ وہ مزید ابرش سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ابرش نے دانت پیس لیے تھے وہ ایسے لہجوں آیسے رویوں کی عادی نہیں تھی ضامن سے جب سے نکاحِ ہوا تھا وہ اپنی انا کو مارتے ضامن کی طرف بڑھتی تھی بات کرتی تھی کیونکہ احساس تھا کہ اس نے غلط کیا تھا ضامن کے ساتھ۔

ابرش کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہونے لگی تھیں بہت کوشش کے باوجود بھی وہ اپنی سسکی روک نہیں سکی تھی ضامن جو پوری طرح سے اس کو اگنور کیے اپنے فون میں بیزی تھا اس کی سسکی سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ نا چاہتے بھی ابرش کو دیکھنے پہ مجبور ہو گیا تھا۔

"مس ملک آپ کو آگر یہ رونا دھونا کرنا ہے تو آپ اپنی سیٹ پہ جا سکتی ہیں یہاں بیٹھنے کے بجائے اپنی سیٹ پہ چلی جائیں اور وہیں بیٹھ کر اپنے آنسوؤں

کی ندیاں بہائیں آپ۔۔۔"وہ واضع لفظوں میں اس کو رونے سے روک نہیں پایا تو ہمیشہ کی طرح غصے میں لیٹتے آپنی بات کی تھی۔

"سر آپ کو کس سے پروبلم ہے؟میرے یہاں بیٹھنے سے؟یا پھر میرے رونے سے؟"ابرش نے ہتھیلی سے اپنے آنسو صاف کیے اس پل ضامن کو وہ بہت پیاری لگی وہ اکثر نفرت کا دعوے دار ہوتے بھی ابرش کی طرف متوجہ ہو جاتا تھا جس اس لمحے کے سحر میں جکڑ گیا تھا ابرش ملک کی بھیگی نیلی آنکھیں اس کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھیں۔

"دونوں سے مس ملک آپ کے یہاں بیٹھنے سے بھی اوٗر آپ کے رونے سے بھی۔۔۔"ضامن کو ایک پل لگا تھا خود کو کمپوز کرنے میں وہ ابرش ملک کو کہاں خوش دیکھ سکتا تھا۔

"آپ صاف صاف کیوں نہیں کہہ دیتے ہیں کہ میں یہاں سے اٹھ جاؤں آپ میم انعم کو مس کر رہے ہیں سر۔۔۔!؛" ابرش غصے میں آگئی تھی کب تک برداشت کرتی وہ ضامن کا یہ رویہ۔

"آپ خود سمجھدار ہیں مس ملک ہر بات لبوں سے کہنے والی نہیں ہوتی ہے کچھ باتیں انسان کو سامنے والے کے رویئے سے خود ہی سمجھ جانا چاہیے۔۔۔" وہ ابرش کی آنکھوں میں دیکھتے بولا تو ابرش کو کچھ ہوا دل کے کسی گوشے میں درد سا اٹھتا پورے وجود میں سرایت کرتا محسوس ہو رہا تھا۔

"آپ نے بالکل ٹھیک کہا سر جی ہر بات لبوں سے کہنے والی نہیں ہوتی کچھ باتیں محسوس کی جاتی ہیں کاش کہ آپ بھی ہر بات محسوس کر سکتے ہوتے۔۔۔" اس کے لہجے میں افسوس تھا۔

"واٹ ڈو یو مین مس ملک۔۔۔؟" ضامن اس کے بات کرنے کے سٹائل کو سمجھ نہیں سکا کہ وہ طنز کر رہی ہے یا نارملی بات کر رہی ہے۔

"آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں سر جی۔۔۔!؛" وہ کندھے آچکاتے بولی لیکِن وہ ضامن سے پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ بات کس سے کر رہا ہے ایک تو فزا ان کے ساتھ ٹرپ پہ جا رہی تھی وہ چشمش اس کو سر ضامن کے قریب برداشت نہیں تھی لیکن وہ جا رہی تھی اوَر ابرش نے پکا ارادہ کر لیا تھا کہ وہ اس لڑکی کو ضامن کے آس پاس بھی نہیں بھٹکنے دے گی۔

"سر وہ مجھے۔۔۔" ضامن ابرش کی بات سنتا سیدھا ہو گیا اوَر درمیان میں تقریبا بیس پچیس منٹس کی خاموشی رہی تھی اور اس خاموشی سے اکتائے ایک بار پھر سے ابرش نے ضامن کو آواز دی تھی جو پوری طرح سے فون میں مصروف تھا۔

"مس ملک اب آپ کے ہونٹوں سے ایک لفظ بھی نکلا تو میں نے یہ سیٹ چھوڑ کر پیچھے چلے جانا ہے آپ سے خاموش نہیں رہا جاتا ہے کتنا بولتی ہیں آپ۔۔۔؟" ضامن کی آواز پہ ابرش نے حیرانگی سے اُسے دیکھا تھا کوئی بعید نہیں تھی کہ ضامن سیٹ چھوڑ بھی جاتا وہ ایسا ہی تھا اپنی کرتا تھا۔

"میں بولتی ہوں یا آپ۔۔۔؟" وہ خود کی طرف اِشارہ کر رہی تھی۔

"مس ملک آپ کے کہنے کا مطلب ہے میں زیادہ بولتا ہوں رئیلی آپ یہی کہنا چاہتی ہیں کہ میں۔۔۔؟" ضامن نے خوُد کی طرف اِشارہ کیا تھا وہ دونوں ایک دوسرے سے بحث کرتے ارگرد کے بارے میں بھول چکے تھے۔

"بالکل سر جی میں آپ سے سمپلی ایک سیدھی سی بات کرنا چاہتی ہوں آور آپ ہیں کہ بات کو کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں بس موقع چاہیے آپ کو

بات بڑھانے کا اور کچھ بھی نہیں۔..."ضامن کی توجہ ابرش کو خود کی طرف کروانی تھی جو وہ کروا چکی تھی تو اب اس کو اور کیا چاہیے۔

ضامن کچھ سوچتے اپنی سیٹ سے اٹھا لیکِن اسی وقت ابرش نے اس کو بازوؤں سے پکڑتے خوُد کی طرف کھینچا تھا بھلے ابرش میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ ضامن کو کھینچ پاتی لیکن ضامن کا دھیان چوکنے خوُد کی طرف تھا سو وہ اس اچانک حملے کے لیے تیار نہیں تھا اور وہ سیدھا ابرش ملک پہ گرا تھا

آس پاس سٹوڈنٹس کی دبی دبی ہنسی ضامن کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی جو یقیناً اس واقعے کو لیکر ہنس رہے تھے کوئی رشک بھری نظروں سے ابرش کو دیکھ رہا تھا جس کا ضامن عباس شوہر تھا نکاح تو ان دونوں کا ہو چکا تھا۔

"مس ملک آپ پاگل تو نہیں ہیں۔۔۔؟" ضامن نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن یہ اس کے لیے خاصا مشکل ہو رہا تھا کیونکہ ابرش کے وہ تقریباً گرا تھا۔

"سر غلطی آپ کی ہے آپ دیکھ کر اٹھتے نان۔۔۔" ابرش آنکھیں ٹپیپاتے معصومیت سی بولی لیکِن لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ ضامن عباس کو تپا گئی تھی۔

"شٹ اپ آپ نے جان بوجھ کر کھینچا مُجھے۔۔۔" وہ ابرش کے کندھے پہ ہاتھ کھڑا ہوا تھا بلاوجہ وہ دونوں سب کی نظروں میں آ گئے تھے۔

"رئیلی سر میں آیسا کیوں کروں گی۔۔۔" بالوں کو پیچھے کرتے وہ پہلے سے بھی زیادہ معصومیت سے بولی لیکن وہ کتنی معصوم تھی یہ کوئی ضامن عباس سے پوچھتا۔

ضامن اس کی بات سنے بغیر ہی پیچھے چلا گیا ابرش نے بمشکل قہقہہ روکا تھا عائشہ جو کہ لیٹ آئی تھی اور تقریباً اینڈ پہ بیٹھی تھی وہ ابرش کے ساتھ آ گئی تھی فزا پیچھے تھی اور اتفاق سے ضامن ابرش کے پاس سے اٹھتے فزا کے ساتھ بیٹھ گیا ابرش جو اپنی حرکتوں پہ ہنس رہی تھی ضامن کو فزا کے ساتھ بیٹھے دیکھ کر ہونٹوں پہ آئی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی پہلے ہی اس فزا کی وجہ سے اس کو اچھی فیلنگز نہیں آ رہی تھیں مذید ضامن کا فزا کے ساتھ بیٹھنا اس کو طیش دلا گیا تھا۔

"ابرش ریلیکس یار پریشان نہیں ہو۔۔۔" عائشہ نے اس کو تسلی دی لیکن وہ کیسے بتاتی ضامن کسی اور سے بات کرتا تو اس کو آپنا پورا وجود انگاروں سا سلگتا محسوس ہوتا تھا۔۔

"یہ لڑکی خود کا نقصان کروائے گی۔۔۔!؛" ابرش نے اپنی گردن سہلائی تھی یہ لڑکی کیوں ضامن کے پیچھے گھومتی رہتی تھی۔

"ابرش کول ڈوان تم اس کی وجہ سے کیوں موڈ خراب کر رہی ہو اپنا دیکھو باہر کتنا اچھا منظر ہے میں تو کہتی ہوں کہ ہم لوگ تصویریں بنا لیتے ہیں واؤ بہت پیارا ویو ہے یہ۔۔۔" عائشہ باہر سے گزرتے پہاڑوں کو دیکھ رہی تھی بہت خوبصورت مناظر تھے اس کی زندگی کا یہ پہلا سفر تھا جس کو وہ فلی انجوائے کرنا چاہتی تھی۔

"میں اس لڑکی کے لیے خود کا موڈ بھلا کیوں خراب کرونگی عائشہ لیکن یہ لڑکی کچھ زیادہ ہی کر رہی ہے اب ضامن سر کے نزدیک جا کر وہ ثابت کیا کرنا چاہتی ہے۔۔۔" ابرش تلملائی ہوئی تھی عائشہ جانتی تھی وہ خود ہی ٹھیک ہو گی اس کی کسی بات کا ابرش پہ کوئی اثر نہیں ہو گا۔

کچھ دیر تو ابرش دیکھتی لیکن پھر اس کی بس ہوئی تھی ضامن اور فزا ایک دوسرے سے حال حوال پوچھتے خاموش ہو گئے تھے لیکن وہ دونوں ساتھ بیٹھے کیوں تھے اس بات سے اعتراض تھا ابرش کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اٹھتے فزا کے سر پہ کھڑی ہو گئی تھی جو کھڑی کے ساتھ بیٹھی تھی اور باہر دیکھ رہی تھی۔

"مس چشمش سٹینڈ اپ۔۔۔!؛" وہ جیسے فزا کو آرڈر دے رہی تھی ضامن کو ابرش کا یہ اٹیٹیوٹ ایک آنکھ نہیں بھایا تھا پہلے مس انعم اور اب وہ فزا کے پاس آگئی تھی آخر یہ لڑکی چاہتی کیا تھی۔

"مس ملک یہ بات کرنے کا طریقہ کیا ہے۔۔۔؟؟؟" ضامن غرایا اب تو سارے سٹوڈنٹس ان کی طرف دیکھنے لگے تھے اور ابرش کو اس بات سے فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

"آپ سے بات نہیں کر رہی ہوں میں۔۔۔!؛" ابرش کو پہلے ہی ضامن پہ آچھا خاصا تپی ہوئی تھی مذید ضامن کا فزا کے لیے بولنا اس کو غصہ دلا گیا۔

"بیہویور سیلف مس ملک آپ اس وقت کہاں کھڑی ہیں یہ بھولیں مت اور آپ کی کلاس فیلوز ہیں یہ آپ کو کچھ احساس ہے کیا یہاں آپ سب لوگ برابر ہیں اس بات کو ذہن میں رکھیں مس ملک۔۔۔!؛" یہاں بات فزا کی نہیں تھی یہاں بات تھی ابرش کی بدتمیزی کی وہ اپنی کلاس فیلو سے کیسے اس قدر توہیں آمیز لہجے میں بات کر سکتی تھی۔

فزا کی جگہ کوئی بھی ہوتا ضامن کا رؤیہ ایسا ہی ہوتا جو غلط تھا وہ غلط ہی تھا۔

"سر اس معمولی سی لڑکی کے لیے آپ میری انسلٹ کر رہے ہیں کیوں؟" ابرش سرخ ہوتے اس کی طرف دیکھ رہی تھی ضامن کا فزا کی سائیڈ لینا اس کی برداشت سے باہر تھا۔

"مس ملک آپنے لہجے پہ غور کریں آپ یہاں آپ سب سٹوڈنٹس ہمارے لیے برابر ہیں ہونگی آپ اونچے خاندان کی لیکن کلاس میں سب برابر ہیں۔۔۔"میم انعم بھی ابرش پہ تپی ہوئی تھیں وہ خاموش نہیں رہی تھیں جبکہ فزا کی آنکھیں نم ہوئی تھیں اب وہ غریب تھی تو یہ اس کی تو غلطی نہیں تھی ابرش ہر بار کیوں اس کو یہ جتاتی تھی۔

"میم آپ کا مسلہ نہیں ہے یہ۔۔۔!؛"وہ خاصی بدتمیزی سے بولی ضامن نے لب بھینچ لیے یہ لڑکی اس کے نام سے منسوب تھی اتنی بدتمیز لڑکی۔

"چلیں آپ لوگ اس ٹاپک کو یہیں پہ کلوز کریں اوئر بیٹھ جائیں مس فزا آپ آگے بیٹھ جائیں کیا فرق پڑے گا اس بات سے یہاں آپ ابرش کو بیٹھنے دیں۔۔۔"ایک پروفیسر نے درمیان میں بولتے معاملہ رفع دفع کروایا تھا فزا سر ہلاتے آگے بیٹھ گئی تھی۔

ابرش اس کی سیٹ پہ بیٹھ گئی تھی جو چاہتی تھی وہ ہو گیا تھا۔

"مس فزا کی چھوڑی ہوئی سیٹ ہے مس ملک آپ کا اتنا سٹینڈرڈ ہے کہ کسی کی چھوڑی ہوئی سیٹ پہ بیٹھیں آپ۔۔۔!؛"کیا نفرت اور ہتک آمیز لہجہ تھا ضامن عباس کا جو ابرش کو اس کو سر تا پا سلگا گیا تھا۔

"آپ کو اس سے کیا مسئلہ ہے میں آپ کو۔۔۔۔۔ آپ کے ساتھ بیٹھی ہوں کہ آپ کو اس سے اعتراض ہے کہ اپ اس چشمش کے ساتھ بیٹھنا چاہتے تھے۔۔۔۔؟"ابرش دہے ہوئے لہجے میں بھولی۔

"میں جس کے ساتھ مرضی بیٹھوں آپ کو اس بات سے کی۔۔۔۔ لیکن اپ کے ساتھ نہیں بیٹھنا چاہتا ہوں یہ آپ اچھے سے جانتی ہیں پھر کیوں بھاگ رہی ہیں میرے پیچھے جب جانتی ہیں کہ اس بات کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔۔۔۔"ضامن جلے لہجے میں بولا۔

"میرے فائدے اور نقصان کی فکر کرنے کی آپ کو بالکل بھی ضرورت نہیں ہے سر میں جو مرضی کروں آپ کو اس سے کیا۔۔۔۔"وہ بھی ابرش تھی ضامن کی باتوں کا جواب اچھے سے دے سکتی تھی۔

"مجھے اپ کے کیا کرنے سے کہ کوئی فرق نہیں پڑتا آپ جو مرضی کریں لیکن پلیز میرے پیچھے بھاگنے کی آپ کو ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔!؛"ضامن اس کو واضح بتا گیا کہ اس کی بلا سے جو بھی وہ کرے اس بات سے ضامن کو فرق نہیں پڑتا بظاہر کہ وہ ضامن سے ریلٹنڈ نہ ہو وہ ضامن کے پیچھے بھاگے ضامن کو اس بات سے اعتراض تھا۔

"آپ کے پیچھے میں کیوں بھاگوں گی۔۔۔؟"چوری پکڑے جانے پہ ابرش نے چور نگاہوں سے ضامن کو دیکھا۔

"تو پھر یہ بار بار سیٹ بدلنے کا کیا مقصد ہے مس ملک پہلے مس انعم میرے ساتھ بیٹھی تھیں تو وہاں آپ پہنچ گئی تھیں آور اب یہاں اس سے تو صاف یہی مطلب نکل رہا ہے کہ آپ میرے پیچھے بھاگ رہی ہیں یا شاید آپ کے اندر یہ ڈر بیٹھ گیا ہے کہ کہیں میں نے جو اتنی پلاننگ سے یہ سب کیا تھا وہ ضائع ہی نہ ہو جائے۔۔۔" ضامن سنجیدگی سے بولا ابرش کی وجہ سے وہ اپنے دوست سے بات نہیں نہیں کر پا رہا تھا اس بات کا تاؤ بھی آیا تھا اُسے۔

"سر یہ آپ کی غلط فہمی ہے آیسا کچھ نہیں ہے مجھے بس سیٹ کمفیٹبل نہیں لگتی تو میں نے ریلیپیس کر لیتی ہوں اینڈ نھتنگ مور۔۔۔" ابرش کا انداز نارمل تھا لیکِن ضامن جانتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے وہ اس کی وجہ سے ہی بار بار سیٹ بدل رہی ہے ورنہ کیا ضرورت تھی اُسے فزا کی سیٹ پہ آنے کی آخر ابرش کو وہاں ہی جا کر کیوں بیٹھنا ہوتا تھا یہاں ضامن بیٹھا ہوتا تھا۔

"مس ملک یہ آپ خود کو تسلی دے رہی ہیں یا پھر مُجھے آپ اچھے سے جانتی ہیں کہ آپ یہ حرکتیں کیوں کر رہی ہیں؟ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو ویسے بھی آپ تو خود ہی سمجھ جاتی ہیں بنا کچھ بولے بھی۔۔۔" جلا کٹا لہجہ طنزیہ کی آمیزش سے بھرپور۔

"اہہہ۔۔۔" ابرش نے اپنے ہونٹوں کو دانتوں تلے دبایا ضامن کے ساتھ وہ ایک خوشگوار سفر انجوائے کرنا چاہتی تھی نا کہ اس طرح طنزوں سے بھرا سفر۔

"مس ملک اب میرے پیچھے نہیں آیئے گا آپ۔۔۔" ضامن اٹھتے و آپس اپنی پہلے والی جگہ پہ آ بیٹھا تھا جو اس کی پہلی سیٹ تھی یہاں ابرش کے ساتھ عائشہ آ کر بیٹھی تھی عائشہ ابھی تک وہیں بیٹھی تھی لیکِن ضامن نے عائشہ کو

مخاطب نہیں کیا وہ اپنی سیٹ پہ بیٹھ گیا ابرش ملک نے آپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لی تھیں ضامن جان بوجھ کر یہ سب کر رہا تھا۔

اب آگر ابرش ضامن کے پیچھے جاتی تو سب کی نظریں اس کی طرف اٹھتی پہلے فزا والے واقعے کی وجہ سے وہ خاصی سبکی فیل کر رہی تھی۔

ضامن کے نکاح میں تھی وہ اصولاً تو ضامن کو اس کے حق میں بولنا چاہیے تھا لیکِن وہ حق میں کیا بولتا وہ تو الٹا اس کے خلاف ہو گیا تھا اوٗر کونسا پہلی بار ہوا وہ تو شروع سے ہی ابرش ملک کے خلاف تھا۔

ابرش وہیں بیٹھی رہی لیکن نظریں اس کی ضامن پہ ہی تھیں وہ اس سے لاپرواہ بنا ہوٗا تھا۔

وہ اپنے سیل فون میں ایک بار پھر سے بیزی ہو گیا تھا ان کی بسیں ناران شہر کے اندر داخل ہو چکی تھیں یہاں کافی ٹھنڈی ہوائیں نے ان کا استقبال کیا تھا ضامن نے کھڑی بند کر دی تھی۔

ابرش کی نظروں کی تپش وہ خود پہ محسوس کر رہا تھا ابرش ایسی اکورڈ حرکتیں کر کیوں رہی تھی ابرش کی وجہ سے وہ ٹرپ پہ نہیں آنا چاہا رہا تھا۔

"مس عائشہ آپ کو اپنی فرینڈ کو سمجھانا چاہئے یہ حرکتیں ان کو زیب نہیں دیتی ہیں۔۔۔!؛" ضامن عائشہ سے بولا جو خاموشی سے بیٹھی تھی۔

"سر آپ ابرش کی نیچر سے واقف تو ہیں وہ کس ٹائپ کی ہے اپنی مرضی کرتی ہے وہ آپ بات کر لیں کیا پتہ آپ کی بات وہ سن لے۔۔۔۔" عائشہ کو اتنا تو یقین تھا کہ اگر ضامن ابرش سے بات کرے گا تو وہ ضرور ضامن کی

بات سنے گی کیونکہ ضامن کے پیچھے آج کل وہ پوری طرح سے پڑی ہوئی تھی اس کی باتوں کو رد نہیں کرتی کبھی بھی۔

"میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں ہے جو ان پہ ضائع کروں میں۔۔۔۔؛؛ان کو خود احساس ہونا چاہئے اس بات کا اب پوری کلاس کی نظریں ہم دونوں پہ ہیں وہ کب سے مسلسل مُجھے دیکھ رہی ہیں یہ حرکتیں بھلا ان پہ سوٹ کرتی ہیں۔۔۔۔!؛"ضامن دانت پہ دانت گاڑے بولا تو عائشہ نے چہرہ جھکایا واقعی ابرش ملک کی حرکتیں اج کل کافی عجیب ہو گئی تھیں۔

"سر آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن میں ابرش سے کیسے بات کر سکتی ہوں آپ ابرش کو جانتے ہیں وہ اپنی پسند کی باتوں کے علاوہ آور کوئی بات نہیں کرتی ہے مجھ سے اور میں بھی زیادہ اس سے بات نہیں کر سکتی ہوں وہ کب

خفا ہو جائے کب اس کا موڈ خراب ہو جائے کچھ پتہ نہیں چلتا ہے۔۔۔۔" وہ افسردگی سے بولی ضامن نے تاسف سے عائشہ کو دیکھا۔

"تو پھر تو آپ کو مس ملک سے فرینڈ شپ ہی نہیں کرنی چاہیے دوستی ہمیشہ انسان کو اس انسان سے کرنی چاہیے جو آپ کو سمجھ سکے اور جس کے ساتھ بات کرنے سے آپ کا دل ہلکا ہو جائے۔۔۔" ضامن کی بات بالکل ٹھیک تھی لیکِن اب عائشہ اسے کیا کہتی خود ہی تو اس نے ابرش سے دوستی کی تھی۔

"رائٹ سر۔۔۔" بمشکل وہ یہ بول سکی وہ ضامن سے بات کر رہی تھی جانتی تھی ابرش کو یہ بھی پسند نہیں آ رہا ہو گا کہ وہ کیوں ضامن سے بات کر رہی ہے ابرش ضامن کے معاملے میں کافی پوزسیو ہو رہی تھی یا ہو چکی تھی کہ ضامن سے متعلق وہ کسی کو بھی نہیں بخشتی تھی۔

ضامن نے اب مزید عائشہ سے کوئی بات نہیں کی تھی عائشہ بھی خاموش ہو گئی اس نے بھی ضامن سے مزید اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کی۔

کیا بات کرتی غلطی تو اس کی اپنی ہی تھی ابرش اس کو ہمیشہ اپنے حساب سے ہی ہیڈر کرتے تھے جب اس کا دل کرتا جب اس کو بات کرنی ہوتی مت بات کرتی عائشہ بھی اسی کے حساب سے بات کرتی تھی جیسا اس کا موڈ ہوتا ویسے ہی یہ سچ تھا کہ ان کی دوستی ابھی تک عائشہ کی وجہ سے ہی برقرار تھی۔

عائشہ خاموش ہو گئی تو اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالتے اپنا فون نکالا تو اس کو ابرش کا میسج آیا ہوا تھا میسج اس کی توقع کے مطابق ہی تھا کہ وہ سر ضامن سے کیا بات کر رہی ہیں عائشہ نے پیچھے مڑتے ابرش ملک کو دیکھا اس کی سوالیہ نظریں اسی پر تھی آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے سے پوچھ رہی تھی کہ تم سر ضامن سے کیا بات کر رہی ہیں۔

"کچھ نہیں بس ایسے سر حال چال پوچھ رہے تھے۔۔۔" اس نے میسج سینڈ کیا اور جھوٹ بولا اب سچ تو اسے نہیں بتا سکتی تھی کہ ضامن اس سے کیا بات کر رہا تھا۔

"سر تم اس قدر کب سے فری ہونے لگے کہ حال پوچھ رہے تھے سر کے اور تمہاری درمیان کب سے ایسی بات چیت شروع ہو گئی کہ سر تم سے حال احوال پوچھنے لگے۔۔۔۔۔" ابرش نے جوابا میسج ٹائپ کیا عائشہ نے ایک نظر زمین کو دیکھا جو پوری طرح سے اپنے سیل میں بزی تھا۔

"وہ بس ایسے تم کچھ زیادہ سوچ رہی۔۔۔۔" عائشہ نے اگین ٹائپ کیا۔

"ریلی تمہیں لگتا ہے میں زیادہ سوچ رہی ہوں تم کیوں بات کر رہی تھی۔۔۔۔" وہی ہوا جس کا عائشہ کو ڈر تھا ابرش نے پوچھ لیا تھا کہ وہ بات کر ہی کیوں رہی تھی ضامن سے۔

"انہوں نے خود بات کا آغاز کیا بس یہی پوچھا کہ میں کیسی ہوں بس یہی اور تو کوئی بات نہیں ہوئی ہماری۔۔۔۔" عائشہ نے پھر سے میسج ٹائپ کیا۔

"تم سے تو میں ہوٹل میں پوچھوں گی عائشہ کچھ چھپا رہی ہو تو مجھ سے میں اچھے سے جانتی ہوں اب برش نے بھی اس کو میسج کا اپلائی کیا۔

عائشہ نے میسج سین کرتے بس ری ایکٹ کر دیا تھا اور کوئی بات نہیں کی تقریبا ایک گھنٹے بعد وہ لوگ مطلوبہ ہوٹل میں پہنچے تھے جہاں پہلے ہی انتظام کیا جا چکا تھا ان کا پورا ایک ہفتے کا سٹے تھا اور جہاں پلان کے مطابق انہوں نے کافی ساری جگہ وزٹ کرنی تھی۔

ہوٹل پہنچے تو ان کو ان کے رومز دیے گئے لڑکیوں کے رومز علیحدہ تھے اسٹاف میل اور فیمیل ٹیچرز کے رومز علیحدہ تھی تقریبا انہوں نے پورا

ہوٹل ہی بک کروایا ہوا تھا ابرش کا ایک پل دل چاہا کہ وہ ضامن کے ساتھ اس کے کمرے میں رہ لے لیکن جانتی تھی ضامن ایسا کبھی نہیں کرے گا۔

ہر لڑکی کو کمرے دے دیئے گئے تھے۔ ہر کمرے میں دو دو لڑکیاں تھیں اور ابرش اکیلے بچ گئی تھی۔

روم سارے فل لوگ جو بچ گئے تھے سٹاف ٹیچرز نے رومز اپس میں ایڈجسٹ کر لیے تھے میل ٹیچرز نے بھی۔

دوسری طرف ضامن بھی اکیلا تھا اور ابریش اکیلی تھی ایک روم تھا ٹیچر کی طرف اب سارے ضامن کو اس بات کے لیے قائل کر رہے تھے کہ وہ ابرش کو اپنے ساتھ اپنی روم میں رکھے ویسے بھی وہ دونوں ایک دوسرے کے نکاح میں تھے تو زیادہ مسئلہ نہیں تھا لیکن ضامن اس چیز کے لیے ایگری نہیں ہو رہا تھا۔

"دیکھیں مجھے کسی کے ساتھ روم شیئر کرنے کی عادت نہیں اور مس ملک جہاں میری سٹوڈنٹ ہیں تو پلیز جو ہماری پرسنل لائف میں چل رہا ہے اس کو اپ جہاں ڈسکس نہ ہی کریں تو بہتر ہے میں ان کو اپنے ساتھ اپنے روم میں نہیں رکھ سکتا یہ کسی فیمیل ٹیچر کے ساتھ روم شیئر کر لیں۔۔۔۔۔"ضامن پروفیسر سے بولا جو ان سب کے انچارج تھے یہاں ویسے تم اس ٹرپ کو لیڈز شامل کر رہا تھا لیکن ضامن کے اوپر بھی ایک پروفیسر تھے جو کافی ایجٹڈ تھے۔

"پروفیسر ضامن اور کوئی روم خالی نہیں ہے اور مس ابرش کو ہم کوئی ایسا ویسا روم دے بھی نہیں سکتے ہیں آپ ان کی پوزیشن سے واقف ہیں۔۔۔۔"

"سر سوری ٹو سے بٹ جہاں سارے سٹوڈنٹس ایکول ہیں جہاں آپ کسی کی پوزیشن کو درمیان میں نہ ہی لائیں تو بہتر ہے اور میں مس ملک کے ساتھ

کسی کی قیمت پہ روم شیئر نہیں کرونگا۔۔۔۔یہ کسی اور کے ساتھ روم شیئر کر سکتی ہیں لیکن میں ان کے ساتھ ان شیر نہیں کروں گا۔۔۔۔۔"وہ اپنی ضد پہ قائم تھا۔

"پروفیسر ضامن ہم بھی اپ کو یہی سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ہم کسی ایسے ویسے روم میں ان کو نہیں ٹھہرا سکتے اور باقی سارے سٹوڈنٹس دو دو کر کے اپنے رومز میں جا چکے ہیں اب بس آپ اور مس ملک ہی رہتے ہیں تو بہتر ہے کہ آپ ان کو اپنے روم میں لے جائیں اور ویسے بھی رات کا وقت ہی ساتھ آپ لوگوں نے رہنا ہے باقی دن میں تو ہم نے کافی ساری جگہ بھی وزٹ کرنی ہیں اور اگر کوئی روم میں جگہ بچی اور اگر مس ملک نے چاہا تو ہم ان کو کسی اور روم میں شفٹ کر دیں گے لیکن اس وقت باہر کافی برف باری ہو رہی ہے موسم کافی خراب ہے ایک دفعہ اپ ان کو روم میں لے جائیں

باقی پھر ہم بعد میں دیکھتے ہیں کہ ہم نے کیا کرنا ہے ہم۔۔۔۔۔" وہ پروفیسر مسلسل ضامن پہ دباؤ ڈال رہے تھے لیکن ضامن کی ایک ضد اس کا انکار اقرار میں بدلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا دوسری طرف ابرش کے دل میں تو لڈو پھوٹ رہے تھے تو یہی چاہتی تھی کہ وہ ضامن کے ساتھ رہیں۔

عائشہ کو ایک اور لڑکی کے ساتھ روم مل چکا تھا وہ اپنے روم میں جا چکے تھے ابرش وہیں کھڑی تھی۔

"سر بات سمجھنے کی کوشش کریں میں ان کو اپنے روم میں نہیں رکھ سکتا آپ یہ ان کو دے دیں میں باہر ہال میں اتنے دن رہ لوں گا مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔۔" ضامن کے دل میں اچانک سے یہ خیال ایا کہ اصل مسئلہ روم کا تھا اگر وہ یہ روم ابرش ملک کو دے دیتا تو ممکن تھا کہ وہ باہر کہیں بھی سٹے کر لیتا اور ویسے بھی مس ملک کے ساتھ رہنے سے تو بہتر تھا کہ وہ سڑک پر

رات گزار لیتا لیکن اس لڑکی کے ساتھ ایک روم میں رہنا اس کے لیے بہت مشکل تھا۔

"پروفیسر ضامن اپ ہوش کے ناخن لیں آپ یہاں از اٹیچر کھڑے ہیں مس ابرش کے جیسا کہ آپ خود ہی تو کہہ رہے ہیں جہاں سارے سٹوڈنٹس ایکول ہیں تو یہاں بھی سب برش اپ کی سٹوڈنٹ کی حیثیت سے اپ کے ساتھ رہیں گی اور اور یہ صرف چند دنوں کے لیے ہے اپ کو اتنا تو کمپرومائز کرنا پڑے گا۔۔۔۔"وہ پروفیسر ہم دبے دبے لہجے میں ضامن سے کافی غصے سے مخاطب ہوئے تھے۔

ضامن نے ایک نظر ابرش کو دیکھا جس کے لبوں پر میں مچلتی مسکراہٹ وہ اچھے سے سمجھ گیا تھا اس کو کسی گڑبڑ کا احساس ہو کہیں ایسا تو نہیں تھا کہ

ابرش نے جان بوجھ کر اس کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا تھا اگر ایسا تھا تو وہ بھی پیچھے نہیں ہٹنے والا تھا۔

وہ بھی اپنی ضد پہ ہنوز قائم تھا کہ اس کو ابرش کو اپنے ساتھ نہیں رکھنا تھا۔ چاہے اس کو مسلسل انکار ہی کیوں نہ کرنا پڑتا پروفیسر کے سامنے اس کو اپنی بات پہ قائم رہنا تھا۔

"مجھے سر کے ساتھ رہنے میں کوئی پرابلم نہیں ہے لیکن میں کسی اور سٹوڈنٹ کے ساتھ روم شیئر نہیں کروں گی اگر کوئی ایکسٹرا نہیں ملتا ہے تو میں ان کے ساتھ ہی رہ لوں گی مجھے اپ لوگ بتائیں مجھسے یہاں مزید کھڑی نہیں ہوا جارہا ہے کافی تھک چکی ہوں میں۔۔۔۔" ابرش ان کو دیکھتے بولی تو ضامن اس کو قہر برساتی نظر اسے گھورنے لگا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا کیونکہ ضامن کے مسلسل انکار کے باوجود ابرش کو ایک ہی روم دیا گیا تھا

ضان کے ساتھ وہ مزید کسی فیمیل کو نہیں رکھ سکتے تھے ان کا جو رشتہ تھا ضامن اور ابرش آسانی سے ایک ہی روم میں رہ سکتے تھے ابرش اندر چلی گئی لیکن ضامن اندر نہیں گیا تھا وہ حال کی طرف چلا گیا کیونکہ اس کو ایک ضروری کال کرنی تھی ابرش روم میں اچکی تھی کافی تھک بھی چکی تھی۔

ابرشان کے ساتھ رہنے والی تھی یہ خیال آتے ہی اس کے ہونٹوں کو بے ساختہ مسکراہٹ نے چھوا تھا" دیکھتی ہوں سر جی کب تک بچتے ہیں آپ مجھ سے اب تو ہم اور آپ ہوں گے اور میں ہونگی ایک کمرے میں بند۔۔۔۔" وہ مسکراتے بیڈ پر گرنے سے انداز میں لیٹ گئی تھی لبوں سے مسکراہٹ تھی کہ الگ ہونے کا نام ہی نہیں رہی تھی۔

اس نے شاور لینا تھا لیکن اس وقت وہ اتنی خوش تھی کہ اس کا کچھ بھی کرنے کو دل نہیں کر رہا تھا دل ہی دل میں دعا کر رہے تھے کہ ضامن جلدی سے

روم میں اجائے لیکن یہ نہیں جانتے تھے کہ ساری راتیں نظر انتظار کرنے کے باوجود بھی ضامن جو میں نہیں انے والا تھا اس کو اکیلے ہی رات گزارنے تھی ویسے تو فریش ہونے کے بعد اس نے باہر جانا تھا یا تھا لیکن وہ ضامن کا انتظار کر رہی تھی۔

ابرش کافی دیر تک ضامن کا انتظار کرتی رہی لیکن وہ روم میں نہیں آیا ابرش جانتی تھی کہ وہ اس کی وجہ سے روم میں نہیں آرہا ہے ابرش کو یقین ہو رہا تھا کہ یہ محض اتفاق تھا کہ وہ ضامن کے ساتھ اس کے کمرے میں رہے گی اس نے تو صرف کوشش کی تھی اور اس کی کوشش کامیاب بھی ہو گئی۔

عائشہ اور اس کو ایک ہی روم مل رہا تھا لیکِن ابرش نے انکار کیا کیونکہ وہ روم تھوڑا سا آگے تھا جو روم کو دیا گیا تھا اس سے تو ابرش نے انکار کر دیا کہ وہ اس روم میں نہیں رہے گی پھر عائشہ کے ساتھ کسی اور لڑکی کو بھیج دیا گیا اور

ابرش اکیلی رہ گئی اور یہی تو وہ چاہتی تھی جب سب کو رومز میں بھیج دیا گیا پھر اس نے بتایا کہ اس کو روم کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا ہے تو پھر ابرش کو ضامن کے ساتھ رکھنے کا فیصلہ کیا گیا جس بات پہ ابرش کو تو کوئی اعتراض نہیں تھا وہ تو چاہتی ہی یہی تھی لیکن ضامن نے کافی بحث کی تھی۔

وہ بار بار انکار کر رہا تھا ہاں وہ دونوں یہاں ٹیچر سٹوڈنٹ کے طور پہ آئے تھے لیکن ان کے درمیان جو رشتہ تھا اس کو بھی وہ لوگ جھٹلا نہیں سکتے تھے ضامن اور وہ میاں بیوی تھے اب ضامن سر اس بات کو ماننے سے انکار کرتے تھے یہ اور بات تھی لیکن سچ یہی تھا کہ وہ دونوں ایک مظبوط رشتے میں بندھے ہوئے تھے جس رشتے کو اب ابرش تو ساری زندگی برقرار رکھنا چاہتی تھی ہر حال میں۔

"سر کو اب تک تو آجانا چاہیے تھا۔۔۔؟" وہ اپنے ناخنوں کو دانتوں سے کترتے سوچ رہی تھی۔

"سر کہیں اپنی گرل فرینڈ سے بات کرنے میں مصروف تو نہیں ہیں جس کی وجہ سے وہ آ نہیں رہے ہیں۔۔۔؟" ابرش کے ذہن میں کافی سوال گردش کر رہے تھے وہ کچھ الٹا سیدھا نہیں سوچنا چاہتی تھی پر جو فکٹس اس کے سامنے تھے وہ کیسے کچھ الٹا سیدھا نہ سوچتی۔

وہ عائشہ سے بھی بات کرنا چاہتی تھی ضامن عائشہ سے کیا بات کر رہا تھا آخر ؟

عائشہ نے اس کو بتایا نہیں لیکن وہ جانتی تھی کہ کوئی نہ کوئی بات ضرور تھی عائشہ کی سنجیدہ صورت اس کی نظروں کے سامنے گھمی تھی ضرور ضامن نے عائشہ کو اس کے حوالے سے کچھ کہا تھا۔

"مُجھے سر کے پیچھے جانا چاہیے۔۔۔؟" وہ اپنے ہی خیال کی نفی کرنے لگی جب سماعتوں سے ضامن کے فقرے ٹکرائے وہ اُسے واضح لفظوں میں کہہ چکا تھا کہ وہ اس کے پیچھے بھاگنے کی کوشش نہ کرے۔

"سر جی آپ کے سارے راستے اب مجھے تک ہی آتے ہیں آپ اس بات کو تسلیم کریں یا نہ کریں آخر کب بھولیں گے اس ہال والے واقعے کو۔۔۔" وہ تکیہ بانہوں میں بھینچے دل میں سوچ رہی تھی۔

"گئے کہاں ہیں۔۔۔؟!" وہ بے چینی سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی ضامن کا سامان تو اسی روم میں تھا لیکِن وہ خود غائب تھا اوَر ابرش کو جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا مزید پریشانی نے آن گھیرا تھا۔

وہ ضامن کے بارے میں سوچتے فریش ہونے چلی گئی وآپس آئی تو بلیک جینز پہ بلیک ہی شارٹ کرتی میں ملبوس تھی روم میں ہیٹر کی وجہ سے گرمائش تھی

لیکِن ابھی کافی سردی تھی اس نے اپنا کوٹ بھی پہن لیا اور بالوں کو پیچھے کرتے وہ روم سے نکلی تھی۔

جب سامنے ہی اس کو ضامن نظر آ گیا جو میم انعم سے کوئی بات کر رہا تھا سارے سٹوڈنٹس وہیں موجود تھے رات کے نو بج چکے تھے تو ڈنر کرنے کے لیے سبھی لوگ یہاں آ چکے تھے برف باری کی وجہ سے راستے کافی خراب تھے جس کی وجہ سے وہ اب کل ہی سیر و تفریح کے لئے نکل سکتے تھے رات ان لوگوں کو ہوٹل میں ہی سٹے کرنا تھا۔

ابرش ضامن کی طرف بڑھی جو انعم سے بات کرنے میں پوری طرح سے مگن تھا شاید اس کی آمد کو بھی وہ نوٹ نہیں کر سکا تھا۔

لیکِن میم انعم کی نظریں اس پہ پڑ گئی تھیں وہ مسکرائی تھیں جیسے ابرش کا مذاقِ بنا رہی ہوں کہ مس ملک آپ جو مرضی کر لیں یہ انسان آپ کی محبت میں گرفتار کرنے والا ہرگز نہیں ہے۔۔

"چلیں مس انعم پ۔ھر بات ہو گی۔۔۔!؛" وہ لوگ کل کا شیڈول بنا رہے تھے پہلے دن ان کو جو جو جگہیں گھومنے جانا تھا وہ اس کا شیڈول سٹ کرنا چاہتے تھے جس کی زمہ داری ضامن اور انعم کو دی گئی تھی تبھی وہ دونوں ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے لیکن ان کو آپس میں بات کرنا ہی ابرش سے برداشت نہیں ہوا تھا۔

"سر۔۔۔!؛" انعم ضامن کے پاس سے ہٹی تو ابرش ضامن کے قریب چلی آئی ضامن ابرش کی آواز سنتے سر اوپر اٹھائے ابرش ملک کو دیکھنے لگا جو اپنے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے خاصی تپی ہوئی اس کی طرف دیکھ رہی تھی

لیکِن وہ لگ بہت خوبصورت رہی تھی لیکِن سدا کا افسوس کہ اس کی خوبصورتی بھی ضامن عباس کو اپنی طرف متوجہ نہیں کر پاتی تھی۔۔۔۔۔۔

"مس ملک سٹوڈنٹس کے ساتھ کر بیٹھیں۔۔۔!!" سارے سٹوڈنٹس دوسری سائیڈ پہ بیٹھے ایک دوسرے سے گوسپس کرنے میں مصروف تھے آیسے میں ابرش کا اس کے قریب آنا ضامن کو پسند نہیں آیا تھا۔

"مجھے آپ کے ساتھ بیٹھنا ہے۔۔۔" ابرش کے لہجے میں ضدی پن تھا ضامن نے ٹھٹک کر اسے دیکھا وہ کیوں آیسے شو کرنا چاہتی تھی جیسے ضامن اس کی ہر بات مانے گا وہ شاید جانتی نہیں تھی کہ ضامن اس سے نفرت کرتا تھا یا پھر جانتے بوجھتے وہ انجان بنتی تھی۔۔۔۔۔

"کیوں سٹوڈنٹس کے ساتھ بیٹھنے میں کیا مسلہ ہے آپ کو مس ملک؟ ہر بات پہ بحث کرنا ضروری ہے کیا جب سب بیٹھے ہیں تو آپ کیوں نہیں بیٹھ سکتی

ہیں۔۔۔"ابرش کا بار بار ضد کرتا انداز ضامن اب تنگ پڑ گیا تھا نجانے اس لڑکی کے ساتھ ایک ہفتہ کیسے گُزرے گا اس کا ضامن کو تو کوئی امید نظر نہیں آ رہی تھی کہ آیسا کچھ ہو گا۔

"سر میں آپ سے بحث نہیں کر رہی ہوں صرف اتنا کہا ہے کہ مُجھے یہاں آپ کے ساتھ بیٹھنا ہے اس میں کیا پرو بلم ہے آپ خوٗدبات کو طول دیتے ہیں اوٗر الزام مجھ پہ لگا دیتے ہیں یہ تو غلط ہے۔۔۔"ابرش ضامن کو دیکھنے کے بعد خاصی ریلکس ہو گئی تھی ورنہ کمرے میں تو نجانے کون کون سی سوچیں اس کے دماغ میں آتے اس کو پریشان کر رہی تھیں۔

"مس ملک یہاں سب سٹوڈنٹس بیٹھے ہیں آپ بھی وہیں بیٹھیں گی اوٗر یہاں تک بات ہے بحث کرنے کی تو وہ آپ کرتی ہیں میں نہیں آپ آئی ہیں میرے پاس میں نہیں آیا ہوں آپ کے پاس۔۔۔"ضامن آہستگی سے بول

رہا تھا ابھی تو سٹوڈنٹس آپس میں ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے کسی کا دھیان ان کی طرف نہیں تھا لیکِن ابرش کا اس کے پاس آنا پھر بات کرنا اس کو قطعی پسند نہیں آیا تھا۔

"سر آپ کبھی کوئی بات نارملی بھی کر سکتے ہیں ہر بار آپ خود ہی بات سے بات نکالتے ہیں۔۔۔" وہ بات کو اور ہی رخ دے گئی اور ضامن نے اس پہ ایک زہر آلود نظر ڈالی اور سائیڈ پہ ہو گیا ابرش وہیں بیٹھ گئی کیونکہ اس کو لگا تھا کہ ضامن اِدھر ہی بیٹھے گا پر ضامن اس کی توقع کے برعکس میل سٹاف کی طرف چلا گیا تھا۔

یہاں ایک پروفیسر جو کافی ینگ تھے اور ضامن کی طرح کافی ہنڈسیم بھی تھے ان سے ضامن کی کافی اچھی بات چیت بھی ہو گئی تھوڑے ہی ٹائم میں وہ بیٹھے تھے ضامن نے سیل فون ٹیبل پہ پٹخا اور اپنی ہیئر ڈ سہلائی تھی۔

"ریلکس ضامن زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے یہ بڑے لوگ ہر کسی کو ایسے ہی جوتے کی نوک پہ رکھتے ہیں شاید مس ملک آپ کی طرف سے کسی غلط فہمی کا آشکار ہیں ویسے تمھیں معلوم ہے تم وہ پہلے بندے ہو جس نے مس ملک کو اتنا ٹف ٹائم دیا ہے۔۔۔۔"وہ ضامن کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ضامن کو تسلی دے رہے تھے ضامن نے بمشکل سر ہلایا ابرش ابھی تک اس کو دیکھے جا رہی تھی۔

"یہ لڑکی پوری یونیورسٹی میں مجھے مزید بدنام کروائے گی سٹپوڈ ایسی حرکت کون کرتا ہے۔۔۔!؛"وہ تلملاتے دل ہی دل میں سوچ رہا تھا۔

"ضامن آر یو اوکے۔۔۔؟"پروفیسر نے پھر پوچھا تو ضامن نے محض سر ہلایا کوئی جواب نہیں دیا۔

عائلہ کی یاد اس کو شدت سے ستا رہی تھی کاش کہ وہ یہاں آئی ہوتی وہ ٹرپ پہ نہیں آئی تھی ضامن کو معلوم ہو گیا تھا کیونکہ اب سارے سٹوڈنٹس جمع تھے وہ جانتا تھا کہ عائلہ اس کی وجہ سے نہیں آئی ہو گی کیونکہ اس نے کلاس میں صاف صاف کہہ دیا تھا وہ ٹرپ پہ نہیں جائے گا مگر پرنسپل کی وجہ سے وہ آ چکا تھا کاش کہ وہ کلاس میں ایسی کوئی بات ہی نہیں کرتا۔

ابرش ٹیبل پہ بازوؤں ٹکائے فرصتِ سے ضامن کو دیکھ رہی تھی اس نے کچھ سوچتے ضامن کو میسج بھیجھا وہ ضامن سے بات کرتی تھی لیکِن ضامن کو اس بارے میں معلوم نہیں تھا کہ جس لڑکی سے وہ بات کرتا ہے وہ ابرش ملک ہے اس کو اتنا تو معلوم تھا کہ وہ یونیورسٹی کی ہی کوئی لڑکی ہے لیکِن ابرش ہو گی وہ نہیں جانتا فحال اس بارے میں۔

لیکِن ابرش اس کو تنگ بہت زیادہ کرتی تھی کبھی کالز کر کے تو کبھی میسجز کر کے وہ لاتعداد میسیجز کرتی تھی ضامن کو۔

ضامن کے سیل پہ نوٹیفکیشن آیا تو اس نے میسج دیکھا افففف یہ لڑکی نجانے کون تھی وہ جو اتنے میسجز کرتی تھی اس کو۔

"سر جی آپ تو یہاں آتے ہی بھول گئے ہیں۔۔۔؟" ساتھ روتا ایموجی تھا وہ اکثر ایموجیز یوز کرتی تھی۔

"محترمہ میں نے آپ کو یاد کب رکھا ہے جو بھول جاؤں گا آپ کو عیجب لڑکی ہو بار بار میسیجز کر رہی ہو۔۔۔" وہ پہلے ہی ابرش کی وجہ سے پریشان تھا مذید اس لڑکی کے میسجز نے جلتی پہ تیل کا کام کیا تھا وہ غصے بھری ایموجی سینڈ کر چکا تھا۔

"آپ کہاں سمجھتے ہیں آپ میرے لئے کیا ہیں۔۔۔؟!" ساتھ پھر دکھی سا ایموجی لگا یا ضامن اس سے بات کرنے میں مگن یہ بھول چکا تھا کہ ابرش کی انگلیاں فون سکرین پہ تیزی سے چل رہی تھیں اگر اس کو اندازہ ہوتا تو وہ سمجھ جاتا کہ اس کو اتنے میسجز اور کالز کر کے پریشان کرنے والی کوئی اور نہیں بلکے ابرش ملک ہی ہے۔

"مُجھے سمجھنے کی ضرورت بھی نہیں ہے محترمہ میری زندگی میں اور بھی بہت سے مسائل ہیں جن کو مُجھے حل کرنا ہے۔۔۔!؛" اس نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا ضامن کا میسج پڑھتے ابرش نے ناک چڑھائی تھی ایک تو ضامن کے یہ اہم مسائل نجانے کب حل ہوتے۔

"کون سے مسائل آپ کی سسٹر کی شادی اتنے بڑے خاندان میں ہو گئی اور کیا چاہیے آپ کو۔۔۔ ابرش ملک آپ کی منکوحہ ہے آپ کے تو دونوں ہاتھ

ہی گھی میں ہیں سر جی۔۔۔!؛"اپنے ہاتھوں سے اس نے اپنی تعریف کی اچھا لگا تھا اس کو اپنی تعریف کرتے۔

"آپ کو لگتا ہے کہ وہ انسان میری بہن کے لئے ایک اچھا لائف پارٹنر ثابت ہو سکتا ہے محترمہ۔۔۔؟؛"ایک تو وہ بار بار لفظ محترمہ لکھ رہا تھا جو ابرش کی برداشت سے باہر تھا۔

"کیا کمی ہے یرمان ملک میں؟"اپنے بھائی کے بارے میں اس نے ضامن کی رائے جاننی چاہی تھی حالانکہ سب کچھ تو صاف واضح تھا ضامن ان دونوں بہن بھائی کو ہی پسند نہیں کرتا تھا۔

"سوری میں آپ کو بتانے میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں۔۔۔ آور نہ ہی آپ سے بات کرنے میں ناؤ ایکسکیوزمی۔۔۔"نہائت مدبرانہ لہجے میں اس نے تکیہ کلام ختم کرنا چاہا ابرش تو اس کے اٹیٹیوٹ پہ سلگ گئی تھی۔

"اگر بات کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں ہیں تو اتنی دیر سے کیا کر رہے تھے آپ میرے ساتھ۔۔۔؟" سوچنے والے ایموجی کے ساتھ سوال پوچھا گیا ضامن نے گہرا سانس بھرا میسج سین کر کے اس نے ریپلائی نہیں کیا ابرش کو تپ تو چڑھی تھی ضامن عباس اس کا میسج سین کر چکا تھا لیکِن دل کو تسلی دی کہ ضامن کونسا جانتا ہے کہ وہ ابرش سے بات کر رہا ہے اوُر اگر وہ اس کے بارے میں جانتا ہوتا تو تھوڑی بہت بات چیت اس کے درمیان ہوئی ہے وہ بھی نہیں ہوتی شائد۔

ابرش نے اکتا کر فون ٹیبل پہ پٹخ دیا اس کے ساتھ عائشہ آکر بیٹھی تھی جو شائد ابرش سے تھوڑی خفا لگ رہی تھی کیونکہ ابرش نے اس کے ساتھ روم شیئر نہیں کیا خیر وہ جانتی تو تھی کہ ابرش ضامن کے علاوہ کسی اوُر کے ساتھ روم شئیر کرے گی نہیں۔

"عائشہ۔۔۔!؛" ابرش کی نظر اس پہ پڑی تو اسے پکارا جو اس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

"ابرش کاش ہم ایک روم شیئر کرتے۔۔۔" لہجے میں حسرت تھی جیسے وہ ابرش سے ناراضگی جتانا چاہا رہی تھی لیکن وہ ابرش کو جانتی تھی۔

"تمھیں پتہ ہے عائشہ میں نے کیوں روم شئیر نہیں کیا کسی کے ساتھ کیونکہ مُجھے جس کے ساتھ روم شیئر کرنا تھا اس کے ساتھ میں کر چکی ہوں اس لیے تمھاری یہ ناراضگی یا خفگی بے معنی ہے۔۔۔" ابرش سنجیدگی سے کہنے لگی تو عائشہ نے سر ہلایا۔

"جانتی ہوں بے معنی ہے میں کونسا تم سے ناراض ہو رہی ہوں لیکن ابرش سر ضامن کے ساتھ تم کیسے رہو گی وہ تو تمھیں سخت ناپسند کرتے ہیں۔۔۔؟" ضامن سے ہوئی بات کے بعد عائشہ کو ابرش کا ضامن کے

ساتھ رہنا سیف نہیں لگ رہا تھا ضامن کے غصے سے تو اب پوری کلاس ہی بخوبی واقف تھی۔

"عائشہ اٹس ناٹ یور پرو بلم۔۔۔" ابرش کو ضامن سخت ناپسند کرتا تھا یہ بات ڈھکی چھپی تو نہیں تھی ہر کوئی جانتا تھا لیکن نجانے کیوں ابرش کو عائشہ کے ہونٹوں سے یہ لفظ سن کر بہت برا لگا تھا۔

"سوری تمھیں برا لگا میں تو جو رئٹلی ہے وہ بتا رہی ہوں سبھی کو معلوم ہے یہ بات کہ ضامن سر۔۔۔ لیکن تم بہتر سوچ سکتی ہو خوُد کے لیے۔۔۔" وہ دوبارہ ضامن کی ناراضگی والی بات دہرا نہیں سکی تھی۔

"عائشہ سب کو وہ معلوم نہیں ہے جو مُجھے معلوم ہے اور میں چاہتی بھی نہیں ہوں کہ سب کو وہ معلوم ہو جو مجھے معلوم ہے کچھ باتیں راز ہی رہیں تو اچھی ہو گی ہیں۔۔۔ مُجھے تم اب بتاؤ سر کیا کہہ رہے تھے تم سے اُس

وَقت۔۔۔؟"ابرش کو بھولی نہیں تھی یہ بات پوچھنی کہ ضامن اور عائشہ کے درمیان کیا بات ہو رہی تھی۔

"کچھ بھی نہیں ایسے ہی سر نے بس حال حوال پوچھا تمھیں پہلے بتایا تھا نا ابرش۔۔۔"عائشہ پہلے تو گھبرائی لیکِن پھر اس نے خود کو تسلی کونسا ابرش اس متعلق کچھ جانتی تھی جو وہ نروس ہوتی۔

"سر اور تم میرے بارے میں بات کر رہے تھے ناں؟میرے اچھے سے جانتی ہوں لیکن اگر تم نہیں بتانا چاہتی ہوں تو وہ الگ بات ہے لیکِن جو بھی بات تھی میرے متعلق ہی تھی۔۔۔!؛"ابرش شیور تھی کہ بات تو ضامن عائشہ سے اس کے بارے میں ہی کر رہا تھا بھلے عائشہ جتنا مرضی ٹالنے کی کوشش کرتی۔

"ابرش نہیں یار وہ بس آیسے ہی سر کے غصے کا تو اندازہ ہے ناں تمھیں تو بس آیسے ہی شاید وہ سیٹ چھوڑ کر وآپس پہلے والی جگہ پہ آئے اس وجہ سے غصے میں تھے لیکن تم چھوڑو اس بات کو روم میں سر سے کوئی بات ہوئی تمھاری۔۔۔؟" عائشہ نے ٹاپک چینج کرنا چاہا تھا۔

"سر روم میں آئے ہی نہیں بات کیا کرنی تھی میں نے ان سے!؛ وہ تو مُجھے پوری طرح سے اگنور کر رہے ہیں لیکن کب تک کریں گے آخر۔۔۔" ابرش نے ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں سختی سے پیوست کیا تھا

۔

"ہاں اب تو تم دونوں ساتھ رہو گے تو ہو سکتا ہے کہ سر پہ تمھاری خوبصورتی کا جادو چل جائے ویسے یہ چشمش تو اتنی خوبصورت بھی نہیں ہے پھر بھی سر

پر بار اس کی سائیڈ ہی کیوں لیتے ہیں بھلا۔۔۔؟" عائشہ نے سوالیہ نظروں سے ابرش کو دیکھا تھا۔

"یہ تو میری سمجھ سے بھی باہر ہے کہ سر کو آخر اس مڈل کلاس لڑکی میں انٹرسٹ ہے آیسا کیا ہے اُس چشمش میں جو مجھ میں نہیں ہے۔۔۔" کبھی ابرش ملک کہتی تھی کہ وہ اپنا موازنہ کسی سے نہیں کرے گی کیونکہ ابرش صرف ایک ہی ہے لیکن آج وہ فزا سے خود کو کمپیئر کر رہی تھی۔

"کم آؤن ابرش یار لیو اٹ وہ چشمش کچھ نہیں کر سکتی ہے تم سر ضامن کی بیوی ہو اور سب سے بڑھ کر اب تم سر ضامن کے روم میں رہو گی ان کے ساتھ یو ہیو اگڈ چانس کہ تم سر کی اٹینشن گین کر سکو تو تمھیں یہ چانس ضائع نہیں کرنا چاہیے ابرش۔۔۔" عائشہ نے اُسے نیو مشورہ دیا جو ابرش ملک کو پسند بھی آیا تھا آج کی رات وہ ضامن کو کافی ٹف ٹائم دینے والی تھی ضامن

کہاں تک بچ پاتا اس سے۔۔۔۔۔وہ بھی ابرش ملک تھی اتنی آسانی سے کیسے ضامن کو چھوڑ دیتی۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو تم خیر ڈنر کرتے ہیں بہت بھوک لگ رہی ہے مُجھے۔۔۔"وہ دونوں الگ جگہ پہ بیٹھی تھیں یہاں باقی سٹوڈنٹس نہیں تھے لیکن ابرش ملک کی وجہ سے عائشہ کو بھی مارجن مل گیا تھا۔

ابرش کے ساتھ وہ بھی یہیں بیٹھی تھی ابرش اوَر اس نے مل کر ہی ڈنر کیا تھا پھر ابرش ملک کو قیوم ملک کی کال آئی تو وہ عائشہ سے ایکسکیوز کرتے ہال سے باہر نکلی۔

باہر اچھی خاصی ٹھنڈ تھی یخ بستہ ٹھنڈی ہوائوں کے جھونکوں نے اس کا استقبال کیا پورے وجود میں سردی کی شدت سے کپکپاہٹ ہوئی تھی۔

اس نے کال ریسیو کی تو ڈیڈ کی آواز سماعتوں سے ٹکرائی تھی وہ جانتی تھی جب تک وہ یہاں رہتی ڈیڈ نے بار بار اس کو کال کرنی تھی ابرش کے معاملے میں وہ خاصے پوزسیو تھے۔

.....

ابرش ملک ڈنر کے بعد سے بات کرتے روم کی طرف چلی آئی لیکن ضامن کو روم میں نہ پا کر وہ پھر روم سے نکلی تھی آخر کیوں نہیں آرہا تھا ضامن روم میں اب اس کو پریشانی کے ساتھ غصے نے بھی آن گھیرا تھا ایسی بھی کیا گزیز جو وہ روم میں آنے سے کترا رہا تھا ابرش باہر آئی تو ضامن اس کو قدرے سائیڈ پہ مل گیا تھا رات کا آدھے سے زیادہ ٹائم گزر چکا تھا لیکن ضامن کے تاثرات دیکھتے اس کو آیسا فیل ہوا جیسے وہ ساری رات یہیں رہنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

"سر آپ۔۔۔" اس کے لفظ منہ میں ہی دب گئے جب اس نے ضامن کے عنابی ہونٹوں میں سگریٹ کو دیکھا تھا وہ سموکنگ کر رہا تھا ابرش کو حیرانگی ہوئی ضامن سموکنگ بھی کرتا تھا۔

"کیوں آئی ہیں آپ یہاں؟" اس نے ابرش پہ غصے سے بھری نظر ڈالی تھی ابرش ابھی تک اسی ڈریس میں موجود تھی۔ اس نے چینج نہیں کیا تھا ضامن جس نے سوچا ہوا تھا کہ وہ روم میں نہیں جائے گا ابرش کو اپنے سامنے دیکھتے اس نے سگریٹ ہونٹوں سے نکلتے دھواں کا مرغلہ ہوا میں چھوڑا تھا ابرش نے کھانستے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا۔

سگریٹ کی سمیل سے اس کو الرجی تھی ڈیڈ کبھی کبھار جب کسی بزنس ڈیل کی وجہ سے پریشان ہوتے تو سموکنگ کرتے تھے لیکن باہر گارڈن میں ابرش ان کو سموکنگ نہیں کرنے دیتی تھی۔

"آپ روم میں کیوں نہیں آرہے ہیں؟" وہ ضامن کے قریب گئی دونوں میں فاصلہ اب کم ہی رہ گیا تھا ضامن دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔

"آپ روم میں رہ تو رہی ہیں پھر کیا پرو بلم ہے آپ کو مس ملک میں روم میں آؤں یا نہیں آؤں آپ کو اس بات سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہیے۔۔۔" اس نے ایک بار پھر سے سگریٹ ہونٹوں میں دبایا تھا.

"آپ میری وجہ سے روم میں نہیں آرہے ہیں ناں میں جانتی ہُوں لیکن آپ کو نہیں لگتا ہے کہ اس ٹھٹھرتی سردی میں آپ یہاں کھڑے رہے تو بیمار بھی پڑ سکتے ہیں آپ کو روم میں چلنا چاہیے۔۔۔" ابرش کے لہجے میں فکر مندی کا عنصر تھا وہ ضامن کے سچ میں فکر مند ہو رہی تھی۔

"میں بیمار بھی پڑ جاؤں تو یہ آپ کا مسلہ نہیں ہے مس ملک رات کے اس پہر یہاں میرے سامنے کھڑے ہو کر آپ کیا جتانا چاہتی ہیں روم میں واپس

جائیں۔۔۔"وہ سرد مہری سے بولا ارادہ ابرش کو یہاں سے بھیجنے کا تھا اس پل اسے تنہائی چاہیے تھی۔

"میں کہیں نہیں جاؤں گی آگر آپ یہاں کھڑے رہیں گے تو میں بھی یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گی آپ کے ساتھ کھڑی رہوں گی۔۔۔!؛"وہ مزید ضامن کے قریب ہوتے دیوار سے ٹیک لگا تھا وہ الگ بات تھی کہ ٹھنڈ کی وجہ سے اس کے دانت بجنے لگے تھے اس نے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے گہرا سانس بھرا تھا۔

"آپ یہاں کیوں کھڑی رہیں گی آپ کو روم چاہیے تھا جو آپ کو مل گیا ہے پھر کیا ضرورت ہے آپ کو یہاں کھڑا رہنے کی؟"ضامن نہیں چاہتا تھا کہ اس کو کوئی اس وقت ابرش کے ساتھ دیکھے پہلے ہی کافی کچھ ہو چکا تھا وہ مذید کوئی ہنگامہ افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"کیا آپ کو لگتا ہے مجھے صرف روم چاہیے تھا۔۔۔؟" وہ ضامن کے قریب ہو چکی تھی اور اس کی جیکٹ کی زپ پہ انگلیاں گھماتے آنکھوں میں حیرانگی بھرے تاثرات لیے ضامن سے سوال کیا تھا۔

"بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔!؛" ضامن نے اس کا ہاتھ تھامے خود سے رور جھٹک دیا ابرش کو ضامن کی یہ حرکت ناگوار گزری تھی کیوں کرتا تھا وہ ہر بار ایسا۔۔۔۔۔

"غلط لگتا ہے آپ کو سر جی۔۔۔" وہ ضامن کی بیرڈ پہ اپنا ہاتھ رب کرنے لگی اس کی گھنی داڑھی کی چبھن سے ابرش کو گدگدی ہوئی لیکن اس نے آپنے فیس تاثرات نارمل ہی رکھے تھے۔

"مس ملک مجھے جو لگتا ہے سو لگتا ہے لیکِن آپ کا اس وقت یہاں کھڑا ہونا کافی سارے شکوک وشبہات کو جنم دے سکتا ہے تو بہتر یہی ہے آپ روم میں جائیں یہاں کھڑے ہونے کا کوئی فایدہ نہیں ہے آپ کو۔۔"ضامن اس کے ہاتھوں کو اپنی بیرڈ سے ہٹاتے ابرش سے تھوڑا سا دور کھڑا ہوا تھا لیکِن ابرش ایک بار پھر سے اس کے قریب آتے اس کی کوشش ناکام بنا چکی تھی جو وہ کرنا چاہتا تھا ابرش کو خود سے دور کرنے کی۔۔

"کچھ چیزیں نفع آور نقصان کی غرض سے نہیں کی جاتی ہیں سر جی۔۔۔۔کچھ چیزوں میں ہمیں نقصان بھی ہو رہا ہو وہ پھر بھی کرنے کا مزہ آتا ہے۔۔۔"وہ سردی سے بچنے کے لیے ضامن کے سینے سے لگتے اس کے گرد ہاتھوں کا مضبوط حصار بنا لی جبکہ ضامن کو اس کی نازکی اپنے سینے سے ٹچ ہوتی

محسوس ہوئی تھی ابرش کی بھانپ اڑاتی سانسیں اس کو اپنے چہرے پہ محسوس ہوئی تھیں۔

"مس ملک واٹس رونگ ود یو۔۔۔" وہ جھنجھنایا تھا رات میں تنہائی اور ابرش کا مہکتا سراپہ کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ اپنے جوان منہ زور جذبات سے ہارتے کوئی گستاخی کر دیتا جو وہ کرنا نہیں چاہتا تھا۔

"سر آپ روم میں چلیں۔۔۔" اب سردی کی بڑھتی شدت کے پیشِ نظر ابرش کے لیے وہاں کھڑا رہنا مشکل ہو اتھا پر ضامن کے سامنے وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی اسے ضامن کو یہ جتانا تھا کہ وہ اس کے بغیر جہاں سے نہیں جائے گی۔

"یہ آپ کا ہیڈ سک نہیں ہے مس ملک۔۔۔!؛"اس کے چہرے کے نقوش تن گئے تھے ماتھے پہ ابھرتی رگیں اس کے چہرے پہ پھیلی سرخی بتا رہی تھیں وہ بہت مشکل سے ضبط کیے ہوئے تھا۔

"سر پلیز آپ یہاں سردی میں رہیں گے تو بیمار ہو جائیں گے روم میں چلیں دیکھیں اوٗر یہاں کوئی بھی نہیں ہے آپ کی یہ ضد فضول ہے آپ تو یوں ڈر رہیں ہیں جیسے میں آپ کے ساتھ زبردستی۔۔"

"شٹ اپ مس اندازہ بھی ہے آپ کو کہ کیا بول رہی ہیں؟ بس زبان ہی چلتی ہے آپ کی۔۔۔؟"ضامن کا چہرہ سرخ ہوا تھا ابرش ملک کی اس بے تکی بات پہ وہ کیسے بے شرمی سے بول رہی تھی۔

خیر جو اس کے کیبن میں اس کو کس کر گئی تھی وہ بھی اتنی سٹرونگ اور پیشنٹو کس اس لڑکی سے وہ ایسی باتوں کی توقع بھی وہ رکھ ہی سکتا تھا۔

"بس بات ہی کی ہے کونسا سچ میں۔۔۔۔؟" وہ باز نہیں آرہی تھی ضامن کا غصہ سوا نیزے پہ پہنچا تو خود پہ ضبط کرنا اس کے لیے بہت مشکل ہوا تھا۔

اس نے ابرش کے نازک سے وجود کو جھٹکا دیتے اپنے سامنے کیا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی اس سے پہلے کہ ابرش ملک کچھ سمجھ پاتی ضامن نے پوری شدت سے ابرش ملک کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کیا تھا ابرش کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔

ضامن کے لمس میں جنونیت تھی شدت تھی وہ اس کے ہونٹوں پہ اپنے ہونٹوں سے کٹس لگا رہا تھا ابرش ضامن کا یہ شدت بھرا لمس سہن ہی نہیں کر پا رہی تھی اس کے لیے اپنے پاؤں پہ کھڑا رہنا بہت مشکل ہوا تھا اگر ضامن نے اس کی پشت کو تھاما ہوا نہیں ہوتا تو وہ اب تک گر چکی تھی جب سے ان کا نکاحِ ہوا تھا ان کے درمیان یہ پہلی کسنگ تھی جو اتنی سٹرونگ تھی

ابرش کو تو دن میں تارے نظر آ گئے تھے کہاں سوچا تھا اس نے ضامن اس کو اتنی سٹرونگ کس کرے گا ضامن اس کے نچلے ہونٹ کے کنارے کو اپنے ہونٹوں سے سک کرنے لگا۔۔ یکدم سے ابرش کے ہونٹوں سے ایک چیخ نکلی کیونکہ ضامن اس کے ہونٹ کو زور سے اپنے دانتوں میں دبا چکا تھا ابرش کے لبوں سے.... سسکی... نکلی تھی لیکن وہ ضامن کے ہونٹوں میں ہی کہیں دب گئی تھی۔

ابرش نے ضامن کی جیکٹ کے کالر کو تھامے اس کو خود سے الگ کرنا چاہا تو ضامن مزید جنونی ہوا اس پل وہ جیسے سب کچھ بھول چکا تھا ابرش نے جو کیا وہ ابرش سے نفرت کا دعوے دار تھا سب اس کے زہن سے نکلتا چلا گیا تھا۔

ابرش کے گُلابی ہونٹوں کو جکڑتے ہی اس کے دل و دماغ پہ صرف ابرش حاوی ہوئی تھی ضامن کا ایک ہاتھ بے باکی سے اس کی ناز کی کو سہلا رہا تھا

ابرش کو شائد یہ سب اتنا فیل نہیں ہوتا آگر وہ دونوں روم میں ہوتے تو اب وہ دونوں آیسے درمیان میں کھڑے تھے کوئی بھی آسکتا تھا اور کیا سوچتا ان کے بارے میں ضامن جو کچھ لمحے پہلے اس کو بری طرح سے سنا رہا تھا اب کیوں وہ سب بھولے اپنی پیاس بجھا رہا تھا۔

تیری بانہوں میں ملی

ایسی راحت سی مُجھے

ہو گئی جانِ یہاں

تیری عادت سی مُجھے

دیکھوں جب میں تجھ کو

تو دن میرا یہ ڈھلے

دیوانہ کر ہے روپ سنہرا

ضامن تو جیسے جگہ وقت ہر چیز بھلائے بیٹھا تھا اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں دباتے وہ اس پل تشنگی مٹا رہا تھا معا عائلہ کا خیال آیا تو آنکھوں کی سرخی جو ابرش کے لمس کی تھی وہ غصے میں بدلی تھی کیسے وہ ان نازک لمحاتِ کی رو میں بہہ گیا کیسے وہ ابرش کے اتنے قریب گیا خود پہ شدید تاؤ آیا تو ہاتھوں کی انگلیاں اس نے بے ساختہ سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کی تھیں۔

ابرش کے ہونٹوں پہ بری طرح سے کٹ لگاتے وہ پیچھے ہوا تھا ابرش کی سانس پوری طرح سے پھول چکی تھی وہ پیچھے دیوار سے ٹیک لگاتے اپنے سینے پہ ہاتھ رکھتے گہرے سانس بھرنے لگی تھی۔

ضامن کی طرف اس پل اس سے دیکھا بھی نہیں گیا کیسے دیکھتی ضامن کی یہ حرکت اس کے چہرے کے نقوش سک کرنے لگے تھے ضامن نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے آپنی گھبراہٹ کم کرنے کی کوشش کی تھی۔

"مس ملک آپ کو بہت آسان لگ رہا ہے یہ سب!؛ لیکن یہ سب بہت مشکل ہے بہت مشکل ثابت ہو گا آپ کے لیے؟ میری نفرت آپ کے پورے وجودِ کو جلا دے گی جتنا مجھ سے دور رہیں گی آپ۔۔۔ اتنا ہی آپ کے لیے فایدہ ہے میرے قریب آنے کی کوشش نہیں کیا کریں ورنہ مشکلات آپ کے لئے منہ کھڑی ہو نگی ہر قدم پر۔۔۔" ابرش کے ہونٹوں پہ لگے کٹس دیکھتے ضامن کو برا فیل ہؤا تھا وہ حد سے زیادہ شدت دکھا چکا تھا ان نازک پنکھڑیوں پہ جو سرخی چھلکا رہی تھی۔

یقیناً پہلی بار کسی نے ان پہ شدت دکھائی تھی۔

"میں مشکلات سے ڈرتی نہیں ہوں سر۔۔۔ آپ کو لگتا ہے آپ کی باتیں مجھے روک سکتی ہیں تو یہ آپ کی خام خیالی ہے آیسا کچھ نہیں ہونے والا ہے۔۔۔" ابرش کو چند ہی لمحے لگے تھے خوُد کو سنبھالنے میں۔

"مس ملک آپ تھک جائیں گی میری نفرت کے آگے!؛ میرا نفرت کا سمندر گہرا ہے بہت گہرا یہاں ڈوبیں گی تو کنارہ نہیں ملے گا آپ کو۔۔۔" ضامن اس کو دیوار سے لگاتے اس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھتے اپنی حصار میں قید کر گیا تھا۔

اس نے زرا سی سختی دکھائی تھی ان ہونٹوں پہ اور ان کا یہ حال ہو گیا تھا جب وہ اس کے وجود کے ہر پردے کو گراتا اس میں سماتا اور اپنی نفرتیں اس کے وجود پہ انڈھلتا تو شاید مقابل اس کا نفرت بھرا جنون برداشت نہیں کر پاتی

اس کو اتنا تو اندازہ ہو ہی گیا تھا کہ ابرش کافی نازک مزاج تھی عائلہ کی طرح

۔

عائلہ کی یاد آئی تو چہرے پہ ایک بار پھر سے نفرت آمیز تاثرات پوری شدّت سے ابھرے تھے۔

"مُجھے سوئمنگ آتی ہے جتنی بھی گہرائی ہو میں تیر لونگی سر جی آپ کو میرے لیے اتنی کنسرن شو کرنے کی آخر کیا ضرورت پڑ گئی۔۔۔!؛"ضامن کی اتنی سنجیدہ بات کو ابرش ملک نے جیسے مذاق کا رنگ دے دیا تھا ضامن نے لب بھینچ لیے یہ لڑکی کیسے کیسے رنگ بدلتی تھی تھوڑی پہلے کیسے اس کی شدت کو سہتے اس کی حالتِ غیر ہو رہی تھی اور اب وہ شیرنی بنی کھڑی تھی۔

"مُجھے آپ کی فکر ہو گی یہ آپ کی سوچ ہے۔۔۔؟"ضامن ابرش کے طنز پہ بلبلا اٹھا تھا۔

"لیکن آپ کا لہجہ تو کچھ اور ہی کہہ رہا ہے سر جی آپ کو نہیں لگتا ہے کہ آپ کی یہ نفرت محض اوپر اوپر سے ہے ورنہ آپ مجھ سے۔۔۔؟!"

"ورنہ میں ابرش ملک سے محبت کرتا ہوں۔۔۔؟ رائٹ یہی کہنا چاہتی ہیں ناں آپ مس ملک۔۔۔ واؤ اٹس سچ آ جوک۔۔۔۔!؛" ضامن اپنی بات مکمل کرتے قہقہ لگا گیا ابرش الجھن بھری نظروں سے ضامن کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"مس ملک مجھے آپ سے محبت ہے یہ آپ کی خام خیالی ہے آیسا کبھی نہیں ہو گا میری آئیڈیل لڑکی آپ نہیں ہیں اور نہ ہی آپ ہو سکتی ہیں ضامن عباس کے لئے آگر ابرش ملک اس دُنیا کی آخری لڑکی ہوئی نا پھر بھی ضامن عباس کبھی ابرش ملک کا انتخاب نہیں کرے گا یہ بات آپ یاد رکھیں۔۔۔" وہ نفرت بھری سانسیں ابرش ملک کے چہرے پہ چھوڑتے

پھنکارا تھا ہر لفظ سے ابرش اس کی نفرت جو اس کے لہجے میں خود کے لیے تھی اندازہ لگا چکی تھی کہ ضامن کو واقعی میں اس سے نفرت تھی۔

"اپنی بات پہ قائم رہیئے گا۔۔۔!؛" ابرش سے کوئی جواب نہیں بن پایا حالا ضامن کی نفرت کا سوچتے اس کے پورے وجود میں چنگاریاں سی دہکنے لگی تھیں ضامن عباس اس کی پہلی محبت تھا وہ اس بات کو تسلیم کرتی یا نہیں کرتی لیکن سچ یہی تھا کہ وہ ضامن عباس سے محبت کرنے لگی تھی۔

اس کے ہر ایکٹ سے شو ہوتی تھی ضامن کے لیے محبت ضامن کسی اوٗر سے بات بھی کرتا تو ابرش کو اپنا پورا وجود آگ میں جھلستا محسوس کرنے لگتا تھا۔۔۔۔۔

"مس ملک آپ اپنی بات پہ قائم رہیے گا اوٗر یہاں سے جائیں روم میں۔۔۔!؛" ضامن نے نئی سگریٹ سلگالی تھی ابرش نے نفی میں سر ہلایا۔

"آپ بھی چلیں ساتھ۔۔۔!؛"ضامن اس کے ضدی انداز پہ دانت جھکجا کر رہ گیا تھا یہ لڑکی ڈھیٹ مٹی سے بنی تھی کب سے بحث کیے جا رہی تھی۔۔

"پروفیسر ضامن آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟"کسی کی آواز سنتے ابرش ضامن کے پیچھے چھپ سی گئی تھی ضامن کے چوڑے وجود کے پیچھے چھپی وہ نظر ہی نہیں آ رہی تھی ضامن نے سگریٹ لبوں سے نکال لی وہ میم انعم تھیں جو نائٹ ڈریس میں خود کے گرد بڑی سی شال اوڑھے ہوئے تھیں۔

"مس انعم آپ اس وقت یہاں؟"اندھیرا تھا مگر اتنا نہیں کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ ہی نہیں پاتے۔۔۔۔انعم کی نظریں ضامن پہ تھیں وہ بور ہو رہی تھیں اپنے کمرے میں ساتھی ٹیچر سو گئی تھیں لیکن ان کو نیند نہیں آئی تو وہ روم سے باہر نکل آئی تھیں آور اب سامنے ضامن کو دیکھا تو وہ ادھر ہی چلی آئی تھیں۔۔

"آپ بتائیں پہلے میں نے سوال کیا ہے آپ سے؟ آپ روم میں نہیں گئے ہیں؟ اتنی ٹھنڈ ہے یہاں؟ آپ بیمار پڑ سکتے ہیں۔۔۔؟" وہ ضامن کے لیے کافی فکر مند ہو رہی تھیں جو ابرش ملک کو حسب معمول پسند نہیں آ رہا تھا ابرش کے نزدیک ضامن کی فکر صرف وہ کر سکتی ہے ضامن کو تنگ صرف وہ کر سکتی ہے۔۔۔!؛

ضامن سے بات صرف وہ کر سکتی ہے۔۔۔!؛"

ان شاٹ ضامن اس کا تھا کسی اور کو بات ضامن سے بات کرنے کا حق بھی نہیں تھا۔

"موڈ نہیں ہو رہا روم میں جانے کا!؛ خیر آپ جائیں روم میں کافی ٹھنڈا موسم ہے۔۔۔!؛" ضامن نے آہستگی سے کہا تو ابرش نے لبوں کو ایک دوسرے میں پیوست کرتے اپنے اندر اٹھتے وبال کو دبایا تھا ضامن جتنی فکر انعم کی کر

رہا تھا اتنی اس نے ابرش کی تو نہیں کی کیا ابرش اس کے لیے امپورنٹ نہیں ہے۔

"تھینکس آپ کو میری اتنی فکر ہو رہی ہے ضامن سر لیکن میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں روم میں بھی میں بور ہو رہی تھی نئی جگہ ہے تو نیند بھی نہیں آ رہی ہے مُجھے۔۔۔!؛" انعم کے پاس اچھا موقع تھا کہ وہ ضامن سے بات کر سکتی تھی۔

ڈنر کے بعد روم میں گئی تو خیال مسلسل ضامن اور ابرش کی طرف تھا کہ وہ دونوں روم میں اکھٹے ہونگے اس خیال نے ان کو کافی بے چین کر دیا تھا شاید اسی وجہ سے انعم کو نیند بھی نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔۔

"میرے سے تو اتنے اچھے انداز میں بات نہیں کرتے ہیں اور میم انعم سے کیسے سوفٹلی بات کر رہے ہیں۔۔۔" ابرش دل ہی دل میں سوچ رہی تھی

ایک بار دل چاہا انعم کے سامنے جائے اور اس کو صاف صاف بتا دے کہ ضامن کے حوالے سے وہ کسی خوش فہمی میں مبتلا نہ ہو ضامن صرف اور صرف ابرش ملک کا ہے اور ابرش کا ہی رہے گا ساری زندگی۔

"آیسا تو ہوتا ہے نئی جگہ پہ مسلہ تو بنتا ہے لیکِن مس انعم یہ بات کرنے کا کوئی مناسب وقت نہیں ہے آپ کو جو بھی بات کرنی ہو صبحِ کر لیجیے گا ابھی آپ روم میں جائیں اور سونے کی کوشش کریں کیا پتہ آپ کو نیند آ جائے ایسے باتوں میں مصروف رہیں گی تو نیند نہیں آئے گی۔۔۔"ضامن انعم سے سوفٹلی بات بھی ابرش کی وجہ سے کر رہا تھا وہ ابرش کو جتانا تھا کچھ جو ابرش ملک بہت اچھے سے سمجھ گئی تھی کہ وہ یہ سب کیوں کر رہا ہے۔

"آئی نو نیند آیسے نہیں آئے گی لیکن مُجھے آپ سے باتیں کرنی ہیں مُجھے پتہ ہے آپ رات بھر کمرے میں نہیں جائیں گے آپ اپنی جگہ پہ ٹھیک ہیں

مس ملک نے جو آپ کے ساتھ کیا اُس کے بعد آپ مس ملک کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں بہت مشکل ہو گا آپ کے لیے ویسے مجھے تو بہت افسوس ہوتا ہے آج کل کے بچے بچیاں نجانے کیا کیا سیکھ رہے ہیں جو مس ملک کی وجہ سے ہوا وہ آپ کے لیے کتنی بڑی پرو بلم کریٹ کر چکا ہے لیکن وہ ابھی تک باز نہیں آ رہی ہیں ابھی بھی وہ اپنی ضد پہ قائم ہیں۔۔۔!؛"انعم یہ نہیں جانتی تھی کہ ابرش اس کی ساری باتیں سن رہی ہے اور اگر ابرش چاہتی تو انعم کو آبھی اور اسی وقت یونی سے سسپنڈ کروا سکتی تھی۔

ابرش تو میم انعم کی باتوں پہ غش کھا گئی وہ ضامن کو اس کے خلاف کر رہی تھیں۔

"میم انعم اٹس آور پرسنل میٹر۔۔۔!؛"ضامن نے بات ہی ختم کر دی کیونکہ ابرش انعم کی باتوں پہ غصہ کرتی تو بات بہت آگے بڑھ سکتی تھی اور

ضامن کسی طرح کا مزید کوئی تماشا افورڈ نہیں کر سکتا تھا پہلے ہی اتنا کچھ ہو گیا تھا۔۔

کب سے وہ ابرش کو روم میں بھیجنے کی کوشش کر رہا تھا لیکِن ابرش تھی کہ جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی شاید وہ بھی آیسے ہی ادھر اس کے ساتھ بات کرنا چاہتی تھی۔

"میں جانتی ہوں یہ آپ کا پرسنل معاملہ ہے پروفیسر ضامن لیکِن ایک دوست سمجھ کر آپ مجھ سے شئیر کر سکتے ہیں آپ کا دل ہلکا ہو جائے گا۔۔۔"میم انعم کو خوشی ہو رہی تھی کہ وہ کم سے کم ضامن سے بات تو کر پا رہی تھی ورنہ ضامن اتنی لمبی بات چیت کسی سے کہاں کرتا تھا۔

"سوری ٹو سے میم انعم میں اس وقت آپ سے بات نہیں کرنا چاہتا ہوں آپ جا سکتی ہیں۔۔۔"ضامن مزید یہ ڈرامہ کنٹینو نہیں کر سکا تھا ابرش کو

جیلس فیل کروانے کے لیے وہ یہ سب کر رہا تھا لیکِن میم انعم اب کچھ زیادہ ہی پرسنل ہو رہی تھیں جو ضامن برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"اٹس اوکے پروفیسر ضامن آپ کا موڈ نہیں ہے تو پھر کبھی بات کر لیں گے آپ مجھے اپنی دوست ہی سمجھیں یقین مانیں ہر قدم پہ ایک مخلص دوست کی طرح ساتھ پائیں گے آپ۔۔۔"انعم ضامن کی اٹینشن چاہتی تھی جس کے لیے اس کو جو کرنا پڑتا وہ کرتی ابرش ملک سے بھلے حیثیت میں مقابلہ نہیں کر سکتی تھیں لیکن ابرش ملک کو ضامن کی زندگی سے نکلوانے کے لیے وہ ہر ممکن کوشش کر سکتی تھی۔

"تھینکس مس انعم۔۔۔"ضامن نے ہلکی سے سمائل پاس کی اور انعم اس کی مسکراہٹ کو نظروں کے فوکس میں رکھے ہی وہاں سے چلی گئی اس کے جاتے ہی ابرش سامنے آئی تھی ضامن کے۔

"میم انعم سے مسکرا کر بات کرتے ہیں؟" نجانے وہ سوال کر رہی تھی یا پھر شکوہ جو بھی تھا ضامن کو فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔

"سو واٹ مس ملک۔۔۔؟" ضامن ابرش کے سوال کی نوعیت کو سمجھ نہیں سکا وہ کیوں کر ایسا سوال کر رہی تھی ضامن کی لائف تھی وہ جس سے مرضی بات کرتا ہنس کر کرتا غصہ کرتا اس میں ابرش کو جواب دہ نہیں تھا۔

"مجھ سے تو اس قدر نرمی اور محبت بھرے لہجے میں کبھی بات نہیں کی آپ نے۔۔۔؟" ابرش آنکھیں چھوٹی کیے پوچھ رہی تھی۔

"بیکاز یور آرناٹ امپورٹنٹ فار می۔۔۔۔(کیونکہ آپ میرے لیے اہم نہیں ہیں۔۔۔۔)" نفرت آمیز لہجہ ابرش کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں ہاں وہ پہلے برداشت کر لیتی تھی ضامن کا رویہ پر تھوڑی دیر پہلے جیسے ضامن انعم

سے نرمی سے بات کر رہا تھا ابرش کو افسوس ہو رہا تھا دکھ بھی کہ وہ اس سے ایسے لہجے میں بات نہیں کر سکتا تھا۔

"وہ اہم ہیں آپ کے لئے۔۔۔؟" اِشارہ انعم کی تھا۔

"یہ آپ کا مسلہ نہیں ہے۔۔۔!؛" ضامن سے اس کی نگاہوں کی نمی مخفی نہیں رہی تھی وہ شائد مشکل سے اپنے آنسوؤں پہ کنٹرول کیے ہوئے تھی.

"آپ کا نام میرے نام سے جڑا ہوا ہے تو یہ میرا مسلہ ہے آپ سے جڑی ہر چیز سے مُجھے غرض ہے۔۔۔" ابرش کی آواز نا چاہتے بھی بلند ہوئی تھی۔

"آپ بھول رہی ہیں ہم کہاں کھڑے ہیں۔۔۔؟" ضامن نے لب بھینچتے اسے احساس دلانا چاہا کہ وہ روم میں نہیں ہیں بلکے باہر کھڑے ہیں۔

"آپ کو بتانا ہی ہو گا سر۔۔۔" وہ ضامن کی جیکٹ مٹھیوں میں جکڑ چکی تھی اس پل جذباتی ہوتے ضامن کو وہ کافی ایموشنل لگی تھی۔

"مس ملک ہوش میں آجائیں جانتی ہیں کیا کر رہی ہیں آپ۔۔۔؟" ضامن نے اس کے ہاتھوں کو اپنے گریبان پہ دیکھا تو دھاڑا ابرش بدک کر پیچھے ہوئی اور نفی میں سر ہلایا تھا ضامن کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی ابرش نے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتے اپنی سسکی کا گلہ گھونٹا تھا ضامن کے اس رویئے نے اس کو بری طرح سے توڑ دیا تھا وہ دوسروں سے ہنسی خوشی بات کر سکتا تھا بس مسئلہ تھا تو اس کو ابرش ملک سے تھا ابرش نے اپنی رگڑی اوڑ بھاگتے روم میں جا بند ہوئی تھی مذید تھوڑی سی دیر بھی وہاں کھڑی رہتی تو کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ ضامن سے وہ کہہ جاتی جو اس کو کہنا نہیں چاہیے اس لئے تو وہ

وہاں رکی نہیں تھی واپس کمرے میں چلی گئی حالانکہ وہ تو دعوا کر رہی تھی کہ وہ ضامن کے بغیر روم میں نہیں جائے گی۔

پر ضامن کے رویئے سے وہ پوری طرح سے بکھر گئی تھی شاید ضامن کے لئے اس کا ایکٹ کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا لیکِن ابرش ملک پہ اس کے رویئے نے اب کی بار بہت گہرا اثر ڈالا تھا۔

ضامن نے بیرڈ سہلاتے روم کے بند دروازے کو دیکھا وہ جھنجھنایا اب اس نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا تھا جو ابرش اس کو یہ احساسِ دلانے کی کوشش کر رہی تھی کہ ضامن نے کچھ غلط کیا ہے کم سے کم کو تو آیسا کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

وہ روم میں نہیں جانا چاہتا تھا اس کو روم میں نہیں جانا تھا لیکِن ابرش ملک کی نم آنکھیں اس کو بے چین کر چکی تھیں وہ روتے ہوئے کمرے میں گئی تھی

وہ بار بار روم کی طرف جا رہا تھا ابرش جیسی خود پرست لڑکی سے شاید ضامن کا انعم سے اتنے اچھے لہجے میں بات کرنا برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

.....

عائلہ روم میں موجود تھی یرمان کو کوئی کام یاد آنا پڑا تو اس نے اپنی اسسٹنٹ کو کال کی موقعے کا فایدہ اٹھاتے عائلہ اس کی گرفت سے نکل آئی تھی یرمان ملک کی بھاری سانسوں کی تپش سے عائلہ کو اپنا چہرہ جھلستا محسوس ہو رہا تھا یرمان ملک کے ہونٹوں کا دہکتا لمس اس کو اپنے چہرے کے ہر نقوش پہ محسوس ہوا وہ اپنی کپکپاہٹ پہ قابو نہیں رکھ پا رہی تھی یرمان ملک نے تو صاف صاف کہہ دیا تھا وہ آج اس کو کوئی مارجن نہیں دے گا اس کے نازک وجود سے اپنے حق لے گا عائلہ مسلسل اس پریشانی میں مبتلا تھی کہ وہ کیسے یرمان ملک کو روکتی۔۔

عائلہ چینج کر چکی تھی اس وقتِ سمپل سی فراک میں ملبوس دوپٹہ گلے میں ڈال ہوا تھا جب کہ پیشت پہ نم بال تھے جن کو سلجھانے کی زحمت عائلہ نے ابھی تک نہیں کی تھی وہ پریشانی سے بیڈ کے کنارے بیٹھی اپنے ہونٹوں کو چبا رہی تھی۔

"یا اللہ میں کیا کروں۔۔۔!؛" وہ اپنے ماتھے پہ آئے بالوں کو پیچھے کرتے سوچنے میں مصروف تھی۔

"کچھ ایسا ہو جائے کاش آج رات میں بچ جاؤں۔۔۔!؛" وہ اس وقتِ حد سے زیادہ نروس ہو رہی تھی یرمان ملک کی قربت وہ نازک جان سہن نہیں کر سکتی تھی ابھی تو وہ ہونٹوں کے لمس پہ کیکپا رہی تھی آگے کے لمحاتِ پہ تو نجانے اس کا کیا ری ایکشن ہوتا وہ اس بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

وہ وہیں بیٹھی تھی جب یرمان ملک روم میں داخل ہوا تھا چہرے کے تنے نقوش اس کے ضبط کا پتہ دے رہے تھے وہ طیش و غصے کی حالتِ میں عائلہ کی طرف بڑھا تھا۔

اس کی بہت امپورٹنٹ ڈسکشن چل رہی تھی اسسٹنٹ سے جب عائلہ اس کی بانہوں سے نکلتے آندر بھاگ آئی تھی اس نے عائلہ کو نہیں روکا لیکن عائلہ کی یہ حرکت اس کے غصے کو ہوا دے گئی تھی کیا سوچ کر وہ اس کی پناہوں سے نکلی تھی۔

"مسز یرمان ملک تمھیں لگتا ہے کہ تم بچ سکتی ہو۔۔۔؟" وہ اس کے بالوں کو زور سے اپنی گرفت میں دبوچ چکا تھا عائلہ کی گہری سیاہ آنکھوں میں نمی تیرنے لگی تھی یرمان نے اس کے بالوں کو بے دردی سے دبوچا ہوا تھا عائلہ

کو اپنے بال جڑوں سے اکھڑتے محسوس ہو رہے تھے یرمان کے غصے کا اندازہ وہ اس کے ایکٹ سے لگا سکتی تھی۔

"نہیں۔۔۔۔" عائلہ سے اس پل کچھ بولنا محال ہوا تھا پورے وجودِ سے دھواں سا اٹھتا محسوس ہوا تھا یرمان ملک اس کو پیچھے بیڈ پہ دھکا دے چکا تھا اوٗر اس کے اوپر جھکتے اپنا گھٹنہ بیڈ کے کنارے سے ٹکائے وہ عائلہ کی کلائیوں کو اپنے بازوؤں میں دبوچتے اس کی گردن پہ دانت گاڑ چکا تھا۔

عائلہ نے یرمان کی حرکت پہ سسکی بمشکل روکی تھی اور یرمان اس کا دوپٹہ گردن سے اتارتے دور پھینک چکا تھا عائلہ کی دودھیا شفاف گردن پہ دوپٹے کے رگڑنے کے نشان بن گئے تھے وہ اس کے دیو ہیکل وجود کے نیچے دب سی گئی تھی۔

یرمان ملک جنونی ہوتا اس کی گردن کے ہر حصے پہ اپنے ہونٹوں کی مہر ثبت کر رہا تھا۔

عائلہ نے اس کی گرفت سے اپنے ہاتھوں کو آزاد کروانے کی کوشش کی تو ناکامی ہوئی کیونکہ اس کی کلائیاں یرمان ملک کی گرفت میں سختی سے قید کیے ہوئے تھا۔۔۔۔

"ابھی گراتا ہوں تمھارے اوڑ اپنے درمیان کے سارے پردے پھر دیکھتا ہوں کیسے دور جاتی ہو تم مجھ سے عائلہ بہت ڈھیل دے چکا ہوں میں اوڑ بہت ہلکے میں لے چکی ہو تم یرمان ملک کو۔۔۔!؛" وہ اس کے رخساروں پہ اپنا انگوٹھا رگڑتے اس وقتِ عائلہ ازیت کی انتہا پہ تھی وہ اس انسان کے لمس کو مٹا دینا چاہتی تھی اپنے وجود سے لیکن کیسے اس کے ہونٹوں کا لمس اس کو اپنے چہرے کے ہر نقوش پہ محسوس ہو رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔ کریں'۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔"وہ منت بھرے لہجے میں بولی تھی یرمان ملک اس کے مزاحمت کرتے وجود کو دیکھتا طنزیہ ہنسا تھا۔

"روک سکتی ہو مُجھے۔۔۔؟"اس کے سسکتے وجود پہ ایک نگاہ ڈالتے وہ اس کی فراک کے فرنٹ پہ لگے بٹن کو کھینچتے توڑ چکا تھا فراک کے بٹن کھلتے ہی عائلہ کی دودھیا رنگت میں سرخیاں ڈی گھلنے لگی تھیں وہ یرمان ملک کی گہری بے باک نظروں کو آپنے گہرائیوں پہ گاڑتے محسوس کر رہی تھی۔

"نہیں۔۔۔۔۔!؛"عائلہ نے نفی میں سر ہلایا تھا یرمان ملک کے تپتے اعصاب کچھ نارمل ہوئے مقابل کا گزال وجود اس پل اس کے غصے کو کم کر گیا تھا یرمان ملک نے اس کے نازک پردے میں چھپی گہرائیوں کو بے باکی سے دیکھتے عائلہ کی سٹرپ کندھوں سے نیچے سرکائی تھی عائلہ کو اپنے گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہوئی تھی یرمان ملک کہاں لحاظ کر رہا تھا وہ

اس کی گرفت میں سہمی سی اس پل اپنا دماغ اس چیز پہ لڑا رہی تھی کہ وہ کیسے یرمان ملک کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرے۔

"میری۔۔۔۔طعیبت۔۔۔۔۔۔"اس نے کوشش کی تھی یرمان ملک نے اس کی کپکپاتی آواز سنتے یرمان ملک نے اس کو دیکھا جس کے پورے وجود پہ پسینہ آیا ہوا تھا۔

"کیا لگتا ہے تمھاری طعیبت خرابی کا سن کر میں پیچھے ہٹ جاؤں گا غلط فہمی ہے تمھاری۔۔۔۔"وہ اس کو پیچھے تکیے پہ گرائے اس پہ جھکا تھا۔

اپنی پینٹ سے بلیٹ نکالتے اس نے عائلہ کی کلائیوں کو اس بیلٹ سے باندھ دیا عائلہ کو یرمان کے ارادے ٹھیک نہیں لگے اس کے آگلے ایکٹ کا سوچتے عائلہ کی سانس رکنے لگی تھی اس کے دل میں درد کی ایک لہر اٹھتے پورے

وجود میں سرایت کر گئی تھی اس کی بگڑتی حالت سے انجان یرمان ملک اپنے عمل میں مصروف تھا۔

عائلہ کی گہرائیوں کو نازک سیاہ پردے سے آزاد کرتے وہ اس کی بیوٹی بون پہ لب رکھ گیا وہ مزاحمت بھی نہیں کر پا رہی تھی اس کو اپنا وجود ڈھیلا پڑتا محسوس ہو رہا تھا ہاتھوں میں جیسے سکت ہی نہیں بچی تھی وہ نفی میں سر ہلانے لگی یرمان کی گرم جھلسا دینے والی سانسوں کی تپش سے اس کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا تھا۔

یرمان ملک کے دہکتے لب اب اس کے بیلی بٹن پہ آ کر رکے اور دوسری طرف عائلہ کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں اور آنسو اس کی آنکھوں سے گرتے اس کے رخساروں کو بھگوتے چلے گئے تھے وہ تادیر آپنے حواسوں پہ قابو نہیں کر سکی اور اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا تھا۔

یرمان ملک جو واقعی اس وقتِ ان جادوئی لمحاتِ کے سحر میں جکڑ چکا تھا آعائلہ کی ہر لمحے گرتی حالت اس کو محسوس نہیں ہوئی تھی احساس تو تب ہؤا جب عائلہ کا بے جان وجود دیکھتے وہ بوکھلائے پیچھے ہوا تھا عائلہ کے ہاتھ کھولتے اس کی نبض چیک کی جو بہت دھیمی دھیمی چل رہی تھی وہ سانس بھی بمشکل لے پا رہی تھی۔

"عائلہ آر یو او کے۔۔۔۔؟"ضامن نے اس کی رخساروں کو تھپتھپایا تو اسے اپنے ہاتھوں پہ نمی کا احساس ہوا یعنی وہ رو رہی تھی عائلہ کی حالت دیکھتے وہ گھبرا گیا تھا عائلہ کا یوں اچانک بے ہوش ہونا اس کے اوسان خطا کر گیا تھا اچھی بھلی تھی وہ لیکن اب یوں اچانک سے اس کا حواس کھو دینا یرمان ملک کو خاصا پریشان کر چکا تھا۔

اس نے تیزی سے ڈآکٹر کو کال کی عائلہ کی بکھری حالت دیکھتے خوُد کو کوسا پہلے اس کی حالت درست کرنے لگا پہلے اس کی فراک ٹھیک کی اوُر پھِر اس پہ کمفٹر ٹھیک کیا عائلہ کے ماتھے پہ بوسہ دیا تھا اوُر اس کے ہاتھ سہلاتے اس کا باڈی ٹمپریچر چیک کیا۔

عائلہ کی زرا سی حالتِ کیا بگڑی وہ تو نروس ہو گیا تھا ڈاکٹر تقریبا آدھے گھنٹے تک آگئی تھی اوُر عائلہ کا چیک اپ کیا تھا۔

"ان کی رپورٹس کہاں ہیں۔۔۔؟" ڈآکٹر ترکش زبان میں بولی تھی یرمان نے چونک کر اُسے دیکھا تھا۔

"کون سی رپورٹس۔۔۔؟" یرمان ملک نے نا سمجھا تھا۔

"آپ کی مسز کو جو بیماری ہے میں آیسے تو کوئی علاج نہیں کر سکتی ہوں آپ کی مسز کا ان کی جو بیماری ہے کافی سیریس سٹیج اختیار کر چکا ہے۔۔۔؟!" وہ یرمان ملک کی نا سمجھی پہ تھوڑا حیران ہوئی ایک تو یہ لڑکی تھی اتنی کم عمر اوُر اوپر سے اس کی یہ حالت۔

"کون سی بیماری؟ میں آپ کی بات سمجھ نہیں پا رہا ہوں کیا بیماری ہے اس کو؟" وہ اس سے پوچھ رہا تھا اوُر ڈاکٹر یرمان ملک کی طرف پلٹی تھی۔

"آپ کی وائف کی کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے یہ اچانک سے کسی ٹینشن کی وجہ ان کا بی پی ہائی ہو گیا ہے آپ ان کو ہر قسم کی ٹینشن سے دور رکھنے کی کوشش کریں ورنہ ان کی حالت بگڑ سکتی ہے۔۔۔" ڈاکٹر کے پاس عائلہ کی کوئی میڈیکل رپورٹ نہیں تھی جس وجہ سے وہ اس کی بیماری کی نوعیت نہیں جس سکی تھی لیکِن اتنا ضروری جان گئی تھی کہ اس کو دل کا مسلہ تھا۔

"آپ مجھے ساری بات بتائیں کیا مسلہ ہے اس کو؟ اور یہ آیسے اچانک سے بے ہوش ہو گئی اس کی کیا وجہ ہے آخر۔۔۔۔؟" یرمان عائلہ کے لیے پریشان تھا وہ ایسے اچانک سے کیوں بیمار ہو گئی تھی۔

"مسٹر یرمان ملک ان کو ہارٹ پرو بلم ہے زیادہ تو میں کچھ نہیں جان سکی ہوں لیکن ان کی یہ پرو بلم مزید بڑھ سکتی ہے اگر مسلسل یہ ذہنی دباؤ کا شکار رہی تو آپ کوشش کریں کہ ان کو خوش رکھیں تا کہ یہ ٹھیک رہیں۔۔۔" ڈاکٹر یرمان کے لہجے میں چھپی محبت سمجھ گئی تھی وہ کتنی فکر کر رہی تھی اپنی بیوی کی۔ اور عائلہ پہ اس کو دیکھنے لگی کتنی خوش قسمت تھی یہ لڑکی۔

"اوکے مسٹر آپ ان کا خیال رکھیں۔۔۔" یرمان ڈاکٹر کو باہر تک چھوڑتے وآپس آیا تھا عائلہ ابھی تک بے ہوش تھی اس کو کب ہوش ہو تا وہ بے قراری سے اس کے سرہانے بیٹھ گیا انتقام غصہ نفرت کہیں پیچھے چھوٹ چکا

تھا اس وقتِ وہ عائلہ کی فکر میں گھلتا جا رہا تھا جو اس کے سامنے بے حس و حرکت پڑی تھی وہ اس کے ماتھے پہ انگلیوں کا لمس بکھرتے اس کے چہرے پہ اپنی سانسیں چھوڑ رہا تھا۔

عائلہ کو آخر کیا مسلہ تھا دل کا ڈاکٹر کی بات یرمان کو سمجھ نہیں آئی تھی لیکِن وہ پھر بھی پریشان تھا عائلہ کے اٹھنے پہ ہی اس کو ساری بات معلوم پڑ سکتی تھی یا پھر ضامن سے کیا اس کو ضامن سے بات کرنی چاہیے۔۔

ایک پل کے لیے اس کے زہن میں یہ خیال آیا لیکن اس کی انا اسے ضامن عباس سے بات کرنے کی اجازت نہیں دے رہی تھی اس معاملے کو آیسے چھوڑ بھی نہیں سکتا تھا اس کو عائلہ کو کسی ماہر ہارٹ سیپشلیٹ سے چیک کروانا تھا عائلہ کی یہ حالت اس کو پریشان کر رہی تھی۔

"مُجھے عائلہ کی وہ رپورٹس حاصل کرنی ہیں تاکہ یہاں کسی ڈاکٹر کو دکھا سکوں میں۔۔۔"وہ کچھ سوچتے پاکستان میں اپنے گارڈز کو فون کرنے لگا۔

"جس سر۔۔۔"

"ضامن عباس کے گھر جاؤ اور وہاں سے عائلہ عباس کی رپورٹس حاصل کرو اور اس کی ساری پورٹس کی پکچرز مُجھے سینڈ کرو تم۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا تو گارڈز نے اس کے آرڈر کو فالو کیا تھا یرمان نے فون شائید پہ رکھا اور عائلہ کے ماتھے پہ ایک بار پھر سے بوسہ دیا تھا۔

وہ ہنوز بے ہوش تھا ٹینشن لینے سے ڈاکٹر نے منع کیا تھا ضامن عائلہ کو بہت سپیشل ٹریٹ کرتا تھا کبھی اس نے ضامن کو عائلہ پہ غصہ کرتے نہیں دیکھا تھا شاید وجہ یہ تھی۔۔یرمان ملک کو یاد آیا جب وہ عائلہ کے گھر گیا تھا اُس وقت عائلہ کی حالت کیوں ایسی ہوئی تھی ریزن یہ تھی وہ نازک دل کی مالک

لڑکی تھی یرمان نے چند ہی دنوں میں اس کو کافی پریشان کیا تھا پہلے گھر میں اوَر اب یہاں۔

عائلہ کی حالتِ سوچتے اس کو خود پہ طیش آیا کیا ضرورت تھی اسے عائلہ کو اس قدر خوفزدہ کرنے کی کیا عائلہ کو وقت دینا چاہیے۔۔۔۔۔؟

کیا عائلہ اس رشتے کی نزاکتوں کو سمجھنے کے قابل تھی۔۔۔؟

کیا اس کو عائلہ کی کیئر کرنی چاہیے وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا لیکِن ابرش کا خیال آیا تھا ضامن کو رویہ ابرش کے ساتھ کیسا تھا یہ وہ اچھے سے جانتا تھا اور عائلہ۔۔۔۔!؛

لیکن عائلہ کا اس سب میں کیا قصور تھا وہ عائلہ کی کلائی تھامے نرمی سے سہلا رہا تھا اوَر عائلہ آہستہ آہستہ ہوش میں آنے لگی وہ پینک ہونے لگی شاید وہ

ان لمحاتِ کو یاد کر رہی تھی جب وہ یرمان ملک کے حصار سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"عائلہ عائلہ۔۔۔۔!؛۔عائلہ۔۔۔" یرمان ملک اس پہ جھکے فکر مندی سے پوچھ رہا تھا عائلہ نے آنکھیں کھولتے خود پہ جھکے یرمان ملک کو دیکھا اور پھر اس نے چہرہ پھیر لیا تھا آنکھوں کے پپوٹے بے ساختہ بھیگنے لگے تھے یرمان ملک نے اس کی آنکھوں پہ لب رکھے تو وہ سسکی تھی۔

"نہیں۔۔۔!؛" یرمان ملک کے قریب آتے اس کے ہونٹوں سے یہ چند لفظ ہی نکلتے تھے وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اس کو خود سے دور کرنے لگی تھی یرمان ملک نے اس کی کلائیاں نرمی سے چھوڑ دی تھیں عائلہ اس کے اتنے سوفٹ رویئے پہ حیران ہی تو ہو گئی تھی۔

"ٹھیک ہو اب۔۔۔؟" عائلہ جو ہونکوں کی طرح حیرت سے یرمان ملک کو دیکھ رہی تھا اس پہ کجا اس کا یہ نرم لہجہ کیا یہ یرمان ملک ہی تھا اس کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہاں اتنا غصیلہ اوٗر کرخت یرمان ملک اور اب اس کی یہ سوفٹ سائیڈ یرمان ملک کا یہ رویہ وہ سہن نہیں کر پا رہی تھی۔

"جی۔۔۔!؛" بمشکل عائلہ نے یہ لفظ ادا کیے تھے ورنہ اس کو لگ رہا تھا کہ وہ بول بھی نہیں پائے گی یرمان ملک کے سامنے دل کا درد ہنوز قائم تھے وہ میڈیسن نہیں لے رہی تھی درد تو پھر ہونا ہی تھا ڈاکٹر نے کہا تھا عائلہ کو میڈیسن لازمی دینی ہے ضامن اس معاملے میں زرا سی بھی کوتاہی نہیں کرتا تھا ہمیشہ وقت پہ وہ عائلہ کو میڈیسن دیتا تھا۔

"کھانا کھائیں گے ہم پہلے۔۔۔۔!؛" وہ عائلہ کے پاس سے اٹھتے سائیڈ پہ ہوا میڈ اس کو بتا چکی تھی کہ وہ ڈنر لگا چکی ہے عائلہ کی طعیبت کو دیکھتے یرمان نے سوچا کہ وہ ڈنر روم میں ہی کر لیتے ہیں۔

یرمان نے میڈ کو انٹر کام سے کال کرتے کھانا روم میں لانے کا کہا تو وہ تقریباً دن منٹس کے آندر آندر ان کو کھانا سرو کر کے واپس جا چکی تھی۔

"مُجھے۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔!؛" عائلہ کو بہت گھبراہٹ ہو رہی تھی حالانکہ جب وہ ائیر پورٹ سے باہر نکلی تھی استنبول شہر کی آب وہوا نے اس پہ خوشگوار اثر ڈالا تھا وہ کچھ حد تک فریش ہو گئی تھی لیکِن اب پھر سے یہاں یرمان ملک کے ساتھ اس کو گھبراہٹ ہو رہی تھی وہ یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔

ڈاکٹر نے کچھ میڈیسن لکھ کے دی تھی یرمان کو باقی تو عائلہ کا ٹریٹمنٹ ہاسپٹل جا کر ہی ہونا تھا لیکِن کچھ میڈیسن جس سے عائلہ کو وقتی طور پہ کچھ ریلیف مل سکتا تھا۔ یرمان ملک میڈیسن منگوا چکا تھا اب اس کا ارادہ عائلہ کو کھانے کے بعد میڈیسن دینے کا تھا۔

"کھانا تو کھانا پڑے گا عائلہ۔۔۔!؛" وہ کسی کو قائل کرنے میں زیرو تھا آج تک اس کو ضرورت ہی نہیں پڑی کبھی کسی کو قائل کرنے کی۔

"پر۔۔۔۔"

"پر ور کچھ نہیں آؤ۔۔۔!؛" یرمان ملک نے نرمی سے اس کی کلائی اپنی گرفت میں ایک بار پھر سے لی تھی عائلہ جھنجھنا سی گئی آخر چند لمحوں میں ایسا کیا ہو گیا جو یرمان ملک اتنا اچھا بیہو کر رہا تھا عائلہ ابھی تک اس بات سے بے

خبر تھی کہ یرمان ملک اس کی بیماری کے بارے میں کافی حد تک جان چکا ہے

۔

"پلیز۔۔۔" یرمان کے بھاری ہاتھوں میں قید اپنے نازک کانپتے ہاتھ کو دیکھتے اس نے سسکی لی تھی۔

یرمان ملک اس کو لیے چیئر کی طرف بڑھا روم کافی سٹائلش ساڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔

یرمان نے عائلہ کو چیئر پہ بیٹھایا اوٗر خود بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا عائلہ دم سادھ اس کو دیکھ رہی تھی جو شائد خود کے لئے کھانا نکال رہا تھا۔

یرمان کے ساتھ اس کا پہلی بار کھانے کا اتفاق ہو رہا تھا اوٗر وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ یرمان ملک کی موجودگی میں کچھ کھا بھی سکے گی یا نہیں۔

حالانکہ اب بھوک کا احساس تو اس کو ہو رہا تھا۔

"کھاؤ۔۔۔!؛" یرمان نے فریش فرائیڈ فیش کا ٹکڑا فورک میں پھنساتے عائلہ کے لبوں کے سامنے کیا عائلہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی یرمان نے تھوڑا آگے ہوتے عائلہ کی پھیلی گہری سیاہ آنکھوں پہ نرمی سے ہونٹ رکھے تھے عائلہ پیچھے کو ہوئی اس کے بے ہوش ہونے سے پہلے یرمان ملک کے ارادے کس طرح کے تھے وہ جانتی تھی لیکِن اب یوں اچانک یرمان ملک کا یہ بدلا بدلا رویہ عائلہ کی سمجھ سے باہر تھا۔

"عائلہ مجھے بعد میں دیکھ لینا پہلے کھانا۔۔۔؟!" یرمان نے ہونٹوں کو دانتوں تلے دباتے کہا تو سٹپٹاتے چہرہ جھکا گئی یرمان کی بات پہ جیسے پورے وجود کا خون چہرے پہ سمٹ آیا تھا۔

"نہیں وہ۔۔۔۔!؛" عائلہ کنفیوژ ہوئی کہ وہ اب وضاحت کیا دے اس کا

۔۔۔یرمان ہولے سے مسکرایا اس نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ زندگی میں

اچانک اس طرح کا بدلاؤ آئے گا وہ ضامن کے حوالے سے عائلہ پہ سختی کرنا

چاہتا تھا لیکن کر نہیں پا رہا تھا وہ چاہا کر بھی عائلہ کے لئے سخت نہیں ہو پا رہا

تھا۔

اب تو اس کو عائلہ کی بیماری کے متعلق بھی معلوم ہو چکا تھا عائلہ کے لیے

کوئی بھی شاکنگ نیوز بہت خطرناک ہو سکتی تھی۔

"کھاؤ مُجھے دوبارہ کہنا نہ پڑے۔۔۔!؛" وہ جانتا تھا جواب تک ہو چکا تھا اس

کے بعد عائلہ اس کے نرم رویئے کو اتنی جلدی شاید برداشت نہ کر پائے

کہاں دیکھی تھی عائلہ نے یرمان کی اچھی سائیڈ۔۔۔۔

کب دکھائی یرمان نے عائلہ کو اپنی اچھی سائیڈ۔۔۔۔!"

"مجھے۔۔۔۔بھ۔۔۔۔۔!؛"

"ششش آرام سے کھلا رہا ہوں ناں پھر جس سٹائل میں کھلاؤں گا تم برداشت نہیں کر سکو گی عائلہ سو نو مورارگیومنٹ۔۔۔۔" وہ اس کے ہونٹوں پہ اپنی انگلیوں رگڑتے سنجیدگی سے بولا تو عائلہ نے ہلکے سے ہونٹ کھولے تھے اور آہستہ آہستہ وہ فیش کا پیس چبانے لگی یرمان اس کو کھلانے کے ساتھ ساتھ خود بھی کھاتا رہا وہ بھی ایک ہی چمچ سے عائلہ کو ایک اور جھٹکا لگا تھا ابرش کتنی پوزسیو تھی خود کے لئے یہ تو پوری کلاس جانتی تھی اور یرمان ملک بھی تو ابرش ملک کا بھائی تھی۔

"یہ سارا فینشن کرنا ہے۔۔۔!؛" وہ بھونا چکن پلیٹ میں رکھ چکا تھا عائلہ تھی کتنی سی اتنا کھانا تو وہ دن کے تین ٹائمز میں نہیں کھاتی تھی جتنا یرمان ملک اس کو ایک ہی ٹائم پہ کھانے کا کہہ رہا تھا۔

"بس۔۔۔" عائلہ نے مارے باندھے چند نوالے لیے تھے وہ شاید یرمان ملک کی دھمکی کا اثر تھا ورنہ عائلہ کے لیے خاصا مشکل ہو رہا تھا یرمان ملک کے سامنے کھانا۔۔۔۔۔۔

"اتنا سا صحت دیکھو اپنی۔۔۔۔؟ پھونک سے اڑ جاؤ تم!؛ اور کھانا کتنا سا کھایا ہے یہ کھاؤ گی نہیں تو کیسے ہو گا کچھ ٹھیک۔۔۔؟ تمھارا بھائی تمھیں کچھ نہیں کھلاتا تھا۔۔۔؟ ویسے صحت دیکھ کر تو یہی لگ رہا ہے کہ وہ تمھیں کھانا نہیں کھلاتا۔۔۔۔؟" یرمان ملک اس کی جسامت اور نازک سراپے پہ چوٹ کر رہا تھا۔

"میرے۔۔۔۔۔۔۔ بھائی مجھے۔۔۔۔۔ کیا کھلاتے تھے اور۔۔۔۔۔۔ کیا نہیں یہ میں۔۔۔۔۔۔۔ آپ کو۔۔۔۔۔۔۔۔ کیوں بتاؤں۔۔۔؟" وہ عائلہ

کو اچھا نہیں لگا تھا یرمان ملک کا ضامن کے بارے میں بات کرنا اس کا بھائی اس کا کتنا خیال رکھتا تھا یہ بات بھلا کسی سے کہاں ڈھکی چھپی تھی۔

"بتانے کی ضرورت بھی نہیں ہے صاف نظر آرہا ہے کہ کیا کھاتی تھی تم۔۔۔!؛ لیکن خیر اب میرے پاس آگئی ہو ناں ساری کسر پوری کر دوں گا ویسے بھی مُجھے برداشت کرنے کے لئے تمھارے اندر انرجی بھی تو ہونی چاہیے میری صرف ایک کس سے تم بے ہوش ہو گئی تھی ایسے تو میں تم سے اپنا حق کبھی نہیں لے سکوں گا عائلہ۔۔۔!؛" وہ عائلہ سے اس ٹاپک پہ کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا نہ ہی وہ عائلہ کو پریشان کرنا چاہتا تھا لیکن نا چاہتے بھی باتوں پہ باتوں میں اس کی باتیں اس ٹاپک پہ شروع ہو گئی تھیں۔

یرمان ملک کی بے باک باتوں پہ عائلہ کو اپنے رخساروں سے دھواں سا اٹھتا محسوس ہو رہا تھا گلابی رنگت میں سرخیاں سے گھلتے اس کے پورے چہرے پہ گلال بکھیر گئی تھیں۔

"تم تو یوں بلش کر رہی ہو جیسے میں تمھارے قریب۔۔۔؟" یرمان ملک اس کو کھانا کھلا چکا تھا تو اس کے ہاتھوں کو ایک بار پھر سے تھاما لیکِن پہلے سے بھی زیادہ نرمی اوٗر احتیاط سے۔

"نہیں۔۔۔ کریں۔۔۔۔۔ ایسی۔۔۔۔۔ باتیں۔۔۔۔۔!؛" عائلہ کی سرخ قندھاری ہوئی تھی رخسار تپنے لگے تھے یرمان ملک کی باتوں پہ اور یرمان نے تاسف سے عائلہ کو دیکھا صرف باتوں سے ہی میڈم کی یہ حالت تھی۔

"باتیں ہیں صرف کونساتم سے میں۔۔۔" عائلہ نے بے اختیار یرمان ملک کے ہونٹوں پہ اپنی انگلی تھی وہ مسکرایا اور اس کی انگلی کو اپنے ہونٹوں سے چوما تو عائلہ نے تیزی سے ہاتھ کھینچا تھا۔

"مجھے۔۔۔۔ نیند۔۔۔۔۔!؛" مذید جب عائلہ سے کوئی بات نہ بنی تو اس نے نیند کا بہانہ بنایا یہی حل بچا تھا اس کے پاس یرمان ملک کی بے باکیوں سے بچنے کے لئے ورنہ تو یرمان ملک سے اس کو کوئی بعید نہیں تھی یرمان ملک اس کے بہانے پہ مسکرایا یہ بہانہ بھی یقیناً یرمان ملک کی پناہوں سے نکلنے کے لیے تھا تاکہ وہ یرمان ملک کی گہرائی بے باک باتوں کو نہ سنے۔

"پہلے میڈیسن لینی ہے پھر سو جانا۔۔۔۔!؛" یرمان جو عائلہ کو مذید تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا ڈاکٹر کی بات اس کے زہن میں آئی تو وہ مزید اس کو تنگ کیے بغیر میڈیسن کا کہنے لگا۔

"کونسی۔۔۔ میڈیسن۔۔۔۔؟" عائلہ کو تو لگا تھا کہ وہ صرف بے ہوش ہوئی تھی اب ٹھیک ہے پھر یہ میڈیسن درمیان میں کہاں سے آگئی عائلہ کی جو ہارٹ کی بیماری والی میڈیسن تھی وہ تو حیدرآباد ہی بھول گئی تھی شاید اس کو دل میں درد بھی اسی وجہ سے ہو رہا تھا کیونکہ وہ میڈیسن نہیں لے رہی تھی۔

"ڈاکٹر آئی تھی تمھیں چیک اپ کرنے کے لئے جب تم بے ہوش ہوئی تھی اوَر اس نے ہی میڈیسن دی تھی وہ لینی ہے تاکہ مذید طعیبت خراب نہ ہو۔۔۔" وہ عائلہ کے رخساروں کو سہلا رہا تھا۔

عائلہ سے اس کی ہارٹ بیماری کے بارے میں وہ پوچھنا چاہتا تھا لیکن آگر وہ مذید پریشان ہوتی اوَر ٹینشن لیتی تو۔

اس کو عائلہ کی رپورٹس اوَر باقی ساری میڈیسن کی پکچرز اس کے گارڈز سینڈ کر چکے تھے۔

یرمان جانتا تھا کہ گارڈز کو زیادہ مشکل نہیں ہوئی ہو گی کیونکہ ضامن تو گھر پہ تھا ہی نہیں وہ تو چلا گیا ہؤا تھا مری اؤر اگر ہوتا بھی تو اتنی مشکل نہیں تھی۔ کیونکہ ضامن کی موجودگی میں بھی وہ یہ کام آسانی سے کر سکتے تھے ضامن کو کونسا پتہ چلتا اؤر آگر چل بھی جاتا تو کونسا یرمان ملک کو کوئی فرق پڑتا تھا عائلہ اس کی بیوی تھی جس کے بارے میں جاننے کا حق یرمان ملک کو حاصل تھا۔

"میں۔۔۔ٹھیک۔۔۔۔۔ہوں۔۔۔۔!؛"عائلہ کو پریشانی اس بات کی ہوئی کہ کہیں یرمان ملک اس کی بیماری کے بارے میں کچھ جان تو نہیں گیا۔

"نہیں ایسا ہوتا تو یہ مجھ سے ضرور پوچھتے ویسے بھی یہ ضروری تو نہیں ہے کہ انہوں نے جس ڈاکٹر کو بلایا تھا وہ ہارٹ سپیشلیٹ ہی ہو۔۔۔!؛"عائلہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی اؤر یرمان ملک اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ

رہا تھا جو گہری سوچ میں پڑ چکی تھی اس کا بار بار سوچ میں پڑ جانا یرمان ملک کو پسند نہیں تھا۔

"ٹھیک ہو تو ویری گڈ لیکِن میڈیسن تو پھر بھی لینی ہے ناں۔۔۔؟ پہلے کبھی میڈیسن نہیں لی تم۔۔۔نے۔۔۔؟" عائلہ کے چہرے کے تاثرات دیکھتے اس نے پوچھا تو عائلہ نے نظریں اُٹھائے اسے دیکھا۔

"لیتی۔۔۔۔ تھی۔۔۔۔۔!؛" وہ جھوٹ نہیں بول سکی تھی ویسے بھی آگے وہ بہت کم جھوٹ بولتی تھی۔

"تو پھر ابھی لینے میں کیا مسئلہ ہے چلو شاباش میڈیسن لو پھر ریسٹ کرنا کل ہم ڈاکٹر کے پاس جائیں گے تمھارے چیک اپ کے لیے۔۔۔!؛" وہ چاہا کر بھی عائلہ سے اس کی بیماری کے متعلق کچھ نہیں پوچھ سکا تھا ارادہ تھا کہ کل عائلہ کو لے جائے گا ڈاکٹر کے پاس۔

کل اس کی میٹنگ بھی تھی لیکن میٹنگ سے کئی زیادہ ضروری عائلہ کی صحت تھی جب تک یرمان ملک عائلہ کو چیک نہیں کروالیتا اس کو تسلی نہیں ہونی تھی کہ عائلہ کی کنڈیشن کیسی ہے۔

"میں۔۔۔۔ڈاکٹر کے پاس۔۔۔۔کیوں۔۔۔؟" اپنے خشک ہونٹوں پہ زبان پھیرتے اس نے انہیں ترکیا وہ یرمان کے سامنے اپنی بیماری کا زکر نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن بار بار یرمان ملک کا اس بارے میں پوچھنا پریشان کر چکا تھا۔۔۔۔جانتی تھی جیسے اچانک بے ہوش ہوئی یرمان کا پریشان ہونا بنتا تھا لیکِن ان کے درمیان کہاں سب نارمل تھا جو یرمان اتنی فکر کر رہا تھا اس کی۔

"ڈاکٹر کے پاس کیوں جاتے ہیں۔۔۔؟" اس پل عائلہ کا بحث کرنا یرمان ملک کی سمجھ سے باہر تھا کیا عائلہ اپنی بیماری کی نوعیت نہیں جانتی تھی کیا وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کا ٹریٹمنٹ ہو۔

"لیکِن۔۔۔۔ڈاکٹر

کے۔۔۔۔۔پاس۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔۔؟"

"اس بارے میں کل بات کریں گے فحال یہ میڈیسن کھاؤ پھر سو

جانا۔۔۔۔!؛"یرمان مذید اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا جتنا وہ اس

ٹاپک کو ڈسکس کرتا عائلہ اتنا ہی سٹرس لیتی جو اس کے لیے ٹھیک نہیں تھا سو

نرمی سے اس کے رخساروں سہلاتے یرمان نے میڈیسن کی ٹیبلیٹ نکالتے

اس کی ہتھیلی پہ رکھی تھیں جن کو حلق میں اتارے عائلہ نے پانی پیا تھا

میڈیسن کی کڑواہٹ سے اس کے منہ کا ذائقہ ہی خراب ہو گیا تھا۔

جب وہ چھوٹی تھی اور بیمار ہوتی تھی تو میڈیسن نہیں لیتی تھی بابا تو اس کو کافی

سمجھاتے لیکن وہ اتنے کیوٹ فیس تاثرات بنا لیتی کہ بابا کو اس پہ پیار آ جاتا

لیکن ضامن اس کو چاکلیٹ کا لالچ دے کر میڈیسن کھلاتا تھا عائلہ کو بھی

چاکلیٹ پسند تھی تو ضامن کے ہاتھ میں چاکلیٹ دیکھتے ہی وہ میڈیسن کھانا شروع کر دیتی تھی۔۔

ضامن کی یاد آئی تو سیاہ آنکھوں کے گوشے بے ساختہ نم ہوئے تھے ضامن کی بے رخی وہ بھولتے نہیں بھول پا رہا تھی کلاس میں جیسے ضامن نے اس کو اگنور کیا عائلہ نے اپنا سینہ مسلا بے ساختہ درد سا اٹھا تھا دل میں اور عائلہ کے چہرے پہ تکلیف بھرے اثرات دیکھتے یرمان نے اس کو تھامنا چاہا لیکن عائلہ نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا اس وقتِ عائلہ کے ذہن میں یہی چل رہا تھا کہ یرمان اور ابرش کی وجہ سے ضامن ناراض ہو گیا تھا اس سے۔

"واٹس رونگ ودیو۔۔۔۔؟" عائلہ کا خود سے دور جھٹکنا یرمان ملک سے برداشت نہیں ہوتا تھا کتنی بار تو وہ وران کر چکا تھا عائلہ کو لیکن عائلہ کو اس بات کا احساس ہوتا تو پھر کیا بات تھی۔

"سونا۔۔۔۔ہے۔۔۔۔" وہ خود ہی چیئر سے اٹھتے بیڈ کی طرف بڑھی تھی جبکہ یرمان ملک اس کی پیٹھ کو دیکھ رہا تھا اکثر وہ آیسے ہی رہ ایکٹ کرتی اچانک سے جیسے اچانک سے اس کو کوئی بات یاد آئی ہو اور اس بات کی وجہ سے وہ یرمان ملک کو خود سے دور جھٹکتی ہو لیکن خیر بات جو بھی ہو یرمان ملک یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ عائلہ کسی کی بھی وجہ سے اس کو خود سے دور جھٹکے یہ وہ برداشت ہی نہیں سکتا تھا۔

عائلہ بیڈ پہ لیٹتے کمفٹر تان گئی تھی اس نے چہرہ بھی کمفٹر میں چھپا دیا تھا لیکِن ضامن کو یاد کرتے اس کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں وہ اپنی سسکیاں بمشکل روکتے اپنے آنسو صاف کر چکی تھی یرمان ملک کے سامنے وہ رونا بھی نہیں چاہتی تھی۔

دوسری طرف یرمان جو بیڈ کی سائیڈ پہ پڑا اپنا فون اٹھانے کے لیے بیڈ کی طرف آیا تھا اس کی سماعتوں سے عائلہ کی سسکیاں ٹکرائی تھیں وہ پریشان ہوا عائلہ تو رہی تھی لیکِن کیوں۔

"عائلہ کیا ہوا ہے۔۔۔۔؟ کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔؟ اسنے عائلہ پر سے کمفٹر ہٹانے کی کوشش کی لیکن عائلہ نے کروٹ بدل لی اور جلدی سے آنسو صاف کیے کہ کہیں یرمان ملک اس کے آنسو نہ دیکھ لے۔

"عائلہ۔۔۔۔" یرمان ملک بھی بات کو آیسے نہیں جانے دینے والا تھا جب وہ اپنا رویہ اس قدر بدل چکا تھا کہ عائلہ کوئی سٹریس نہ لے اور اس کی طعیبت خراب نہ جائے اور وہ خود کیا کر رہی تھی۔

آگر اس کو درد ہو رہا تھا طعیبت خراب تھی تو وہ یرمان سے شئیر کرتی بتاتی یرمان کو یوں رونے سے تو اس کی طعیبت مذید خراب ہو جانی تھی۔

"عائلہ مجھے بتاؤ۔۔۔؛؛ کہیں درد ہو رہا ہے۔۔۔!" یرمان نے دوبارہ پوچھا لیکِن جب عائلہ نے جواب نہیں دیا تو یرمان ملک نے اس کے وجود سے کمفٹر سرکایا تھا وہ دوسری طرف کروٹ بدلے تکیے میں چہرہ چھپائے ہوئے تھی یرمان ملک نے ایک نظر اس کی پشت پہ پھیلے بکھرے بالوں کو دیکھا جو اس نے سلجھائے ہوئے نہیں تھے۔

شاور کے بعد پر اب وہ خشک ہو چکے تھے۔

وہ اس کے بالوں کو ہؤلے سے ہونٹوں سے چومتے اس کی گردن کو اپنی انگلیوں سے سہلانے لگا عائلہ نے بمشکل سسکی روکی تھی کیا جو پہلے بے ہوش ہونے کی وجہ سے ان کے درمیان نہیں ہوا وہ اب ہونے والا تھا کیا یرمان ملک اس سے اپنا حقِ لینے والا تھا۔

عائلہ کے پسینے چھوٹ گئے پھر سے یہ خیال ذہن میں آیا تھا اس نے تکیے پہ گرفت مضبوط کی تھی۔

وہ جانتی تھی اس کی کمزور سی مزاحمت اس کے کام نہیں آئے گی اگر یرمان ملک اپنی کرنی پہ آیا تو وہ اپنی ہی کرے گا اس کے روکنے کا یرمان ملک پہ کوئی اثر نہیں ہو گا۔

"عائلہ کچھ پوچھ رہا ہوں میں؟" عائلہ کی بے رخی وہ برداشت نہیں کرتا آگر عائلہ کی طعیبت ٹھیک ہوتی تو لیکِن اس وقتِ وہ ٹھیک نہیں تھی اوٗر یرمان ملک نہیں چاہتا تھا کہ وہ مذید ٹینشن لے۔

"ٹھیک۔۔۔۔ہون۔۔۔۔۔!؛" وہ اس کی بھاری آواز سنتے مشکل سے بولی تھی۔

"میری طرف دیکھو۔۔۔۔" یرمان نے اس کے بالوں کو سائیڈ پہ کیا تھا اور اس کی فراک کی ڈوری پہ نظریں جمائی تھیں جو اس کی دودھیا پشت کو عیاں کر رہی تھی اور پھِر اس کا وہ نازک پردہ عائلہ کے بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام تر مناظر یرمان ملک کے زہن کے پردے میں لہرائے تھے۔

"نہیں۔۔۔!۔"

"کیوں!" اب عائلہ اس کی طرف دیکھنے سے گریز کیوں کر رہی تھی یرمان کی سمجھ سے باہر تھی عائلہ کی یہ وجہ۔

"عائلہ۔۔۔۔" عائلہ نے کوئی جواب نہیں دیا تو یرمان نے لب بھینچتے اس کو کندھوں سے تھامے اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا وہ آنکھیں بند کیے لیٹی تھی یرمان ملک نے اس کی بند آنکھوں کو دیکھا اور پھِر وہ اس کی آنکھوں کو لبوں سے چومنے لگا۔

"سو جاؤ اور کوئی فضول کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے پہلے ہی طعیبت خراب ہے عائلہ۔۔۔۔!؛ کسی چیز کی ضرورت ہو تو انٹر کام سے میڈ کو کہہ دینا یا پھر مجھے آواز دینا میں تھوڑا سا کام کرنے لگا ہو۔۔۔" یرمان ملک کل کی میٹنگ کے حوالے سے کچھ امپورٹنٹ پوائنٹس ڈیڈ سے ڈسکس کرنا چاہتا تھا۔

"جی۔۔۔۔۔" عائلہ نے آہستگی سے جواب دیا اور یرمان ملک اس پہ کمفٹر ٹھیک کرتا بیڈ سے اٹھتے صوفے کی طرف چلا گیا لیپ ٹاپ اٹھائے وہ ڈیڈ کو ویڈیو کال کرنے لگا جب کہ قیوم ملک جو اس وقت سٹڈی روم میں بیٹھے تھے یرمان کی ویڈیو کال انہوں نے اٹھالی وہ عفت ملک سے بحث کر رہے تھے کسی معاملے پہ جب ان کا موڈ خراب ہؤا تو وہ روم سے اٹھتے سٹڈی میں چلے آئے بیوی کی یہ بحث اب ان کی برداشت جواب دے رہی تھی۔

"ڈیڈ آپ پریشان لگ رہے ہیں طعیبت کیسی ہے؟" یرمان نے سکرین پہ نظر جمائے ڈیڈ سے پوچھا وہ اس کو پریشان لگے تھے۔

"نتھنگ یرمان آئی ایم فائن۔۔۔۔!" وہ اتنی دور بیٹھے بیٹے کو سارے معاملات کے بارے میں بتاتے پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے۔

"نو ڈیڈ یو آر ناٹ فائن۔۔۔۔؟ کچھ ہوا ہے کیا؟ مام سے ہوئی بحث ہوئی آپ کی؟" عفت ملک اور قیوم ملک کے درمیان کسی نہ کسی بات پہ بحث ہو جانا معمولی بات تھی اور یرمان کو مام کا یہ رویہ بہت برا لگتا تھا ڈیڈ کیوں خاموش رہتے وہ چاہتا تھا کہ ڈیڈ مام کو اتنی ڈھیل نہ دیں جس کا نقصان بعد میں ڈیڈ کو ہی ہو۔

"چھوڑو بیٹا آیہ کونسا پہلی بار ہوا ہے ویسے تم یہ بتاؤ کہ تم نے گارڈز کو ضامن کے گھر بھیجا کیوں؟" وہ ٹاپک ہی چینج کر چکے تھے گارڈز نے ان کو بتایا تھا کہ

وہ ضامن کے گھر گئے ہیں یرمان سر کے کہنے پہ اور اب قیوم ملک یرمان سے اسی بارے میں پوچھنے لگے تھے۔

"وہ ڈیڈ عائلہ کی طعیبت ٹھیک نہیں تھی تو میں نے اُس گھر سے اُس کی پرانی رپورٹس منگوائی تھیں اب سوچ رہا ہوں کل عائلہ کو ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں میں تاکہ ایک بار سادی صورتحال تو واضح ہو۔۔۔!؛" یرمان عائلہ پہ ایک نظر ڈالتے بولا عائلہ سو چکی تھی اس کی بھاری سانسوں کی آواز یرمان ملک کو سنائی دے رہی تھی۔

"کیا ہوا عائلہ کو؟" قیوم ملک پریشان ہو گئے تھے یوں عائلہ کی طعیبت خراب کا سن کر وہ ٹھیک ٹھاک تھی جب یہاں سے جا رہی تھی پھِر اچانک سے کیسے طعیبت خراب ہو گئی عائلہ کی۔

"ڈیڈ عائلہ کو کوئی ہارٹ کا مسئلہ ہے زیادہ تو نہیں جا سکا میں اب میں عائلہ کو کل لیکر جاؤں گا تو معلوم ہو گا آپ سے میں نے کچھ پوائنٹس ڈسکس کرنے ہیں۔۔۔" وہ لیپ ٹاپ میں ایک فائل اوپن کرتے بولا تھا۔ قیوم ملک نے سر ہلایا اور یرمان سے میٹنگ کے حوالے سے بات کرنے لگے ان کو کافی ٹائم لگ گیا تھا اہم معاملات پہ بات کرتے۔

"ڈیڈ ٹیک اٹ ایزی میں سب ہینڈل کر لونگا آپ ریلیکس رہیں اور آپ کو ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے پہلے ہی آپ کی طعیبت ٹھیک نہیں ہے اور آپ اتنے پریشان لگ رہے ہیں مجھے۔۔" وہ اس وقت اچھے بیٹے کی طرح باپ کی فکر کر رہا تھا۔۔ قیوم ملک مسکرائے تھے جب سے عائلہ یرمان کی زندگی میں آئی تھی وہ بہت بدل گیا تھا پہلے سے زیادہ زمہ دار ہو گیا تھا ان کو

عائلہ پہلی نظر میں پسند آئی تھی یرمان کے لیے لیکن ان کو اس وقت اندازہ نہیں تھا کہ کبھی حالاتِ آیسے بھی کروٹ بدلیں گے۔

"یرمان میٹنگ سے زیادہ عائلہ کی صحت ہے یاد سے ڈاکٹر کے پاس لے جانا عائلہ بیٹا۔۔۔!؛" انہیں واقعی میٹنگ سے زیادہ اس وقت عائلہ کی صحت کی فکر ہو رہی تھی جو استنبول جاتے ہی بیمار ہو چکی تھی۔

وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ عائلہ کی طعیبت خرابی کے پیچھے بھی کہیں نہ کہیں یرمان ملک کا ہی ہاتھ تھا نہ وہ عائلہ کے اتنے قریب جاتا اور نہ وہ بچاری بے ہوش ہوتی۔

"ائی نو ڈیڈ ڈونٹ وری۔۔۔!؛ میں ابھی ڈاکٹر سے اپوائنٹمنٹ لینے والا ہوں کل انشا اللہ لے جاؤں گا عائلہ کو ہاسپٹل آپ ریسٹ کریں کل بات ہو

گی۔۔۔"اس کو خود بھی نیند آ رہی تھی سارے سفر میں وہ جاگتا رہا تھا اب سر درد سے دکنے لگا تھا۔

"گڈ نائٹ بیٹا۔۔۔!؛"مزید چند باتیں کرتے یرمان نے کال کٹ کر دی اور گوگل پہ ڈاکٹروں کے بارے میں سرچ کرنے لگا اس کو چار پانچ کافی اچھے ڈاکٹرز کے بارے میں پتہ چلا تھا جن کی آؤن لائن اپوائنٹمنٹ وہ لے چکا تھا اب عائلہ کو راضی بھی کرنا تھا ہاسپٹل جانے کے لیے یرمان جانتا تھا کہ وہ آسانی سے ہاسپٹل جانے کے لیے مانے گی نہیں۔

اس نے اپنی بیرڈ سہلائی رات کے دو بج رہے تھے اپنی شرٹ اتارتے اس نے باتھ روم کا رخ کیا شاور لیتے وائٹ کلر کے ٹروزار میں ملبوس وہ باہر نکلا تھا

۔۔

بالوں میں برش کرتے وہ فریش سا بیڈ کی طرف آیا یہاں سو رہی تھی اس کی اتنی پکی نیند پہ یرمان کو حیرانگی ہوئی تھی وہ کتنے سکون سے سو گئی تھی ائیر وپلین میں بھی اور اب یہاں بھی حالانکہ جو رات اس کی یرمان کے روم میں گزری تھی وہ کتنی بے چین سی تھی ساری رات۔

"ہمممم اتنی پر سکون نیند۔۔۔!؛" عائلہ کی اتنی پر سکون نیند یرمان ملک سے ہضم نہیں ہو رہی تھی وہ سکون کی نیند سو رہی تھی لیکِن یرمان ملک خاصا بے چین ہو چکا تھا پہلو میں جائز رشتہ تھا اوَر وہ دور تھا اس کی حالتِ اس پل کافی عیجب ہو رہی تھی۔

لب تھے کہ اس نازک وجود کے پور پور کو ترس رہے تھے عائلہ کے گلابی ہونٹ سختی سے ایک دوسرے میں پیوست تھے یرمان نے اس کے ہونٹوں پہ آپنا بھاری انگوٹھا رکھتے مسلا تو عائلہ نیند میں بھی بے چین ہوئی تھی جیسے

یرمان ملک کا لمس اس کو نیند میں بھی پسندیدہ نہیں آیا اس نے منہ بنایا اور یرمان کی طرف منہ کئے پھر سے گہری نیند میں چلی گئی یرمان تو اس کی حرکت پہ حیران تھا جو اب اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ چکی تھی عائلہ نے یہ حرکت نیند میں تھی۔

اگر وہ جاگ رہی ہوتی تو کبھی خود سے یرمان ملک کے اتنے قریب نہیں جاتی یرمان ملک نے اس کا نازک ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے اپنی دھڑکنوں پہ رکھا تھا۔۔۔۔۔

اس کی تیز دھڑکنیں اس کے ضبط کا پتہ دے رہی تھیں وہ اس پل عائلہ سے کیسے دوری رکھے ہوئے تھا یہ بس وہی جانتا تھا بہت مشکل ہو رہا تھا اس کے لیے وہ جو عائلہ اور اپنے درمیان کے سارے فاصلے ختم کرنا چاہتا تھا وہ جس کو عائلہ کے ہونٹوں کی طلب لگ چکی تھی۔

کیسی یہ شرط لگ گئی۔

مُجھے تو تیری لت لگ گئی

زمانہ کہے لت یہ غلط لگ گئی۔

مُجھے تو تیزی لت لگ گئی۔

وہ اس کو اپنے حصار میں لیتے اس کے کان میں سرگوشی کو گیا تھا۔

عائلہ اس کے منہ زور ہوتے جذبات سے بے خبر سو رہی تھی یرمان ملک کو اس کی نیند یہاں پہلے حیرت ہو رہی تھی اب اسے رشک سا آیا تھا۔

وہ اس کے ہونٹوں کو قید کرتے نرمی سے اس کی سانسوں کو پینے لگا وہ اتنا تو کر سکتا تھا۔۔

یہاں وہ عائلہ کو اتنا مار جن دے رہا تھا وہاں تھوڑا بہت کمپرومائز تو عائلہ کو بھی کرنا ہی تھا وہ اس کے ہونٹوں کو چوستے اس کے لمس کی گہرائیوں میں کھوتے چلا گیا تھا۔

.....

مایا کے روم کے دروازے پہ دستک ہوئی تو اس نے چونک کر دروازے کو دیکھا اس وقت کون آ گیا وہ گھر پہ اکیلی تھی پیکنگ وغیرہ اس کی ساری مکمل تھی بس کل اس کا جانا تھا وہ روم سے نکلی ہی نہیں تھی مام کسی پارٹی میں جا چکی تھیں وہ اکیلی تھی گھر پہ۔

پھر اس ٹائم کون آ گیا اس کو لگا مام ہو گی شاید جلدی واپس آ گئی ہوں تبھی وہ اٹھتے دروازے کے قریب آتے دروازہ کھول چکی تھی لیکِن سامنے آہل کو دیکھتے وہ حیران ہوئی اتنی رات کو آہل جہاں کیا کرنے آیا تھا۔

"آہل تم یہاں۔۔۔؟سب خیریت ہے۔۔۔؟"وہ اپنی حیرت پہ قابو نہیں پا سکی تھی۔

"کیوں میں یہاں نہیں آسکتا؟"اس نے مسکراتے استفسار کیا جبکہ اس کے لہجے کی شوخی پہ مایا مسکرا بھی نہیں سکی تھی وہ یرمان کی وجہ سے جتنی پریشان تھی مسکراتی تو وہ مسکراہٹ بھی پھیکی ہی لگتی۔

"اب میں نے آیسا بھی نہیں کہا ہے۔۔۔؟"وہ برا منا گئی۔

"میں نے تو یہی سمجھا مایا۔۔۔؟"اس کا موڈ خوشگوار تھا مایا کو محسوس ہوا وہ آخر خوش کس بات پہ تھا مایا اسے آندر بلانا بھی بھول گئی تھی۔

"آہل۔۔۔."مایا نے اس کی بات کا برا منایا تھا اور آہل مسکرانے لگا تھا۔

"خیریت ہے آج بڑا مسکرایا جارہا ہے؟" وہ پوچھنے لگی تو آہل کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"کیونکہ میں آج خوش ہوں۔۔۔!؛اور اسی خوشی میں تمھیں اپنے ساتھ ڈنر کروانے کے لیے لیکر جانا چاہتا ہوں اگر تم ساتھ آؤ تو۔۔۔۔ویسے باقی لوگ کدھر ہیں تم نظر نہیں آرہے ہیں۔۔۔" وہ جانتا تھا کہ مایا کی مام ہوتی تو اس وقت وہ مایا کے دروازے کے پاس نہیں بلکے باہر لاونج میں بیٹھا ہوتا پھپھو کی اس احتیاط کی وجہ وہ آچھے سے جانتا تھا لیکِن وہ بھی مجبور تھا بار بار آتا تھا مایا سے ملنے کے لیے اوُر آج تو اس کے پکی خبر تھی کہ مام پارٹی میں گئی ہیں اوُر ڈیڈ ویسے ہی گھر پہ نہیں ہوتے تھے اس کے پاس موقع تھا وہ مایا کے ساتھ ٹائم گزار سکتا تھا۔

"ڈنر پہ یار میرا موڈ نہیں ہو رہا ہے۔۔۔!؛" مایا کا موڈ واقعی میں اس وقتِ خراب تھا وہ کہیں بھی نہیں جانے والی تھی اب آہل چونکے خود آیا تھا تو وہ کیسے اس کو انکار کرتی بہت اکورڈ لگتا تھا۔

"یار موڈ نہیں ہے تو بن جائے گا تم ڈریس چینج کرو میں نے ہاٹل میں بوکنگ کروادی ہے اب نہیں جاؤں گا تو کتنا امپریشن پڑے گا میرے تمھیں آنا ہی ہو گا ورنہ میں کہیں نہیں جانے والا ہوں۔۔۔" وہ آندر آگیا تھا مایا پھر بھی انکار ہی کر رہی تھی آہل کے ساتھ جانے سے مام کو اس کا آہل سے بات کرنا پسند نہیں تھا آگر وہ آہل کے ساتھ ڈنر کا سن لیتی تو اس کو ڈانٹتی لیکِن مایا کو بھی اس وقت کسی دوست کی ضرورت تھی دل و دماغ میں تویرمان ملک کا خیال چل رہا تھا وہ اس لڑکی کے ساتھ تھا استنبول اور یہاں مایا انگاروں پہ جل رہی تھی۔

.....

"یار آہل مُیرا بالکل بھی دل نہیں چاہا ہے کہیں جانے کا مام بھی گھر پہ نہیں ہیں میں نہیں جاسکتی سوری تمھارا دل توڑتے مُجھے برا تو لگ رہا ہے لیکِن نہیں جاپاؤں گی پھر کبھی کریں گے ساتھ ڈنر ابھی مُجھے اکیلے رہنا ہے۔۔۔!؛"مایا آہل کی طرف دیکھتے بولی پہلے ہی یرمان کی شادی کی وجہ سے وہ پریشان تھی مام بھی پریشان تھیں اگر وہ چلی جاتی تو مام کو ہینڈل کرنا بہت مشکل ہوتا اس کے لیے۔

" Why do you have to be alone, Maya? Look, I didn't want to talk about this topic, but your behavior has forced me to. Yerman is married and now you are worrying yourself about him...!;"

"کیوں اکیلے رہنا ہے مایا دیکھو میں اس ٹاپک پہ بات نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن تُمھارے رویے نے مجبور کر دیا ہے یرمان کی شادی ہو چکی ہے اور اب تم اس کے لیے خود کو پریشان کر رہی ہو۔۔۔!؛" آہل نے پہلے تو خوُد پہ ضبط کر لیا کیونکہ اس کو یہی لگتا تھا کہ یرمان اور مایا کی بات چیت چلے گی لیکن اب یرمان کی شادی ہو چکی تھی اس کا چانس بن سکتا تھا۔

"پلیز آہل مجھے اس بارے میں بات نہیں کرنی ہے میں بہت اپ سٹ ہوں پلیز اس بارے میں بات نہیں کرو۔۔۔!؛" مایا پہلے ہی یرمان ملک کے حوالے سے کافی پریشان تھی اگر آہل مزید اس معاملے کو ڈسکس کرتا تو وہ پریشان ہو جاتی۔

"مایا میرے ساتھ جاؤ گی تو کچھ بہتر محسوس کرو گی ایسے تو تم ڈیپریسڈ رہو گی تم۔۔۔۔" وہ اس پل مایا کو غم بانٹنا چاہتا تھا مایا پریشان تھی اس وقت اسے

کسی کی ضرورت تھی جس سے وہ اپنا غم بیان کر پاتی۔۔۔۔مایا آہل کو دیکھتے ہونٹ بھینچ گئی تھی وہ نہیں جانا چاہتی تھی اس کا بس چلتا تو وہ بھاگ کر استنبول پہنچ جاتی یرمان ملک کے پاس۔

"نہیں آہل پلیز۔۔۔"وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی رات کافی زیادہ ہو چکی تھی وہ اکیلی رہنا چاہتی تھی اُسے کہیں نہیں جانا تھا اس پل دل درد سے پھٹ رہا تھا کہیں بھی سکون نہیں مل رہا تھا یرمان ملک کو عائلہ عباس کے ساتھ سوچتے ہی اس کی دھڑکنیں تھمنے لگ جاتی تھیں۔

"میری خاطر مایا آج میرے ساتھ چلو۔۔۔."وہ زبردستی اُسے قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"آہل کیوں ضد کر رہے ہو تم۔۔۔؟" مایا بے بس ہوئی تھی اس پل آہل کا مسلسل اسرار اس کو کمزور کر رہا تھا وہ پھر ہار مانتے اقرار کر گئی تھی آہل مسکرایا وہ چند ہی منٹوں میں تیار ہو گئی تو آہل اسے لیے گھر سے نکلا تھا دونوں نے متعلقہ ہوٹل کی طرف گاڑی موڑ لی۔۔۔

.....

ضامن ایک طرف اکیلا بیٹھا تھا وہ لوگ گھومنے پھیرنے کے لیے صبح ناشتے کے بعد وہ لوگ نکلنے تھے ساری رات وہ باہر ہی رہا تھا دل چاہا کہ وہ روم میں جائے لیکن ابرش کی موجودگی کی وجہ سے وہ خوُد کو روم میں جانے کے لئے قائل کر سکا تھا۔

اوُر پھر صبحِ وہ روم میں پہنچا تو ابرش بیڈ پہ سو رہی تھی سیاہ نیٹ کے گاوُن میں ملبوس وہ اپنے حلیے سے بے خبر سو رہی تھی ضامن کے قدم جیسے زمین میں

جکڑے تھے وہ آگے نہیں بڑھ سکے تھے ابرش کے دودھیا وجودِ کی کشش اس کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی وہ چاہا کر بھی خوُد کو روک نہیں سکا تھا۔

وہ ابرش پہ ایک کٹیلی نگاہ ڈالتے بیڈ کی طرف جانے کے بجائے باتھ روم میں چلا گیا ابرش کے جاگنے سے پہلے وہ واپس جانا چاہتا تھا اس وقت وہ ابرش سے بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔

فریش ہوتے شاور لیکر وہ واپس آیا تو ابرش سو رہی تھی لیکن اس کے قریب جانے پہ ضامن کو اندازہ ہوا جیسے وہ روتے روتے سوئی ہے کیونکہ اس کے رخساروں پہ آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان تھے۔

وہ یقیناً روم میں آنے کے بعد روتی رہی ضامن کو اس کے آنسو بھی نہیں پگھلا سکے تھے ابرش نے جو کیا وہ بھولنے کے قابل تھا۔

"مس ملک آپ کا ایکٹ میں مر کر بھی نہیں بھول سکتا ہوں آپکی وجہ سے عائلہ سے روٹھا ہوں اپنی گڑیا سے صرف آپ کی وجہ سے۔۔۔۔!؛" وہ اس کی خوبصورت صورت دیکھتے نفرت بھرے لہجے میں بولتا کمرے سے نکل گیا تھا۔

وہ الگ بیٹھا تھا سٹوڈنٹس کافی جگہوں کو وازٹ کر رہے تھے اوُر اپنی پسند کی چیزوں میں دلچسپی لے رہے تھے لیکن ضامن کا دل جیسے ہر چیز سے اکتا چکا تھا بس میں ہوتا تو سب چھوڑ چھاڑ کر وآپس بھاگ جاتا کراچی۔

ابرش بظاہر تو عائشہ کے ساتھ کھڑی باتیں کر رہی تھی لیکن نظریں اس کی ضامن پہ تھیں وہ ضامن کو دیکھ رہی تھی جو لاپرواہی سے فون میں لگا ہوا تھا وہ فون میں اپنی اور عائلہ کی تصویریں دیکھ رہا تھا کتنے یادگارِ لمحاتِ تھے ان کے بابا کے ساتھ وہ دونوں کتنا انجوائے کرتے تھے لیکن وقت بدل چکا تھا۔

"سر آپ ایسے سب سے الگ کیوں بیٹھے ہیں۔۔۔؟"سٹوڈنٹس کو ایک ساتھ دیکھتے میم انعم ضامن کے پاس چلی آئی اور ابرش کی آنکھوں میں چنگاریاں سی ابھرنے لگی تھیں کیسے برداشت کرتی وہ یہ منظر رات کی میم انعم کی باتیں اس کے زہن کے پردے میں ابھری تھیں وہ کیسے سر ضامن کو اس کے خلاف کر رہی تھیں پھر کیوں چلی آئی وہ سر کے پاس اور سر کیا دیکھ کر مسکرا رہے تھے آخر اپنے فون میں۔

"ابرش کل جو ہوا پلیز وہ سب آج نہیں ہونا چاہیے۔۔۔!؛"ابرش کچھ کرتی کہ عائشہ روہانسی ڈی بولی تھی ان کے درمیان کل جو ہؤا اس کے بعد وہ ابرش کو مزید آیسا کچھ کرنے سے روکنے والی تھی۔

"عائشہ تم جانتی ہو مُجھے برداشت نہیں ہوتا سر کسی اور سے بات کریں تم نہیں سمجھ سکتی ہو میری فیلنگز۔۔۔!؛" وہ ضبط سے بولی تھی اور عائشہ نے ابرش کے چہرے پہ گھلتی سرخیاں دیکھی تھی۔

"ریلیکس اب وہ تمھارے پابند تو نہیں ہو سکتے ہیں کہ تمھارے علاوہ کسی اور سے بات بھی نہ کریں اوَر ابرش مت بھولو کہ جو ہوَا اُس میں تمھاری غلطی تھی اوَر سر کا یہ ری ایکشن نیچرل ہے یار۔۔۔" عائشہ نے ابرش کو نرمی سے سمجھانا چاہا لیکن ابرش کے پلے کوئی بات پڑتی پھر کیا ہی بات تھی۔

"انہیں جو کہنا ہے مجھ سے کہیں میں سنوں گی لیکن وہ کسی اور سے بات کریں مُجھے گوارہ نہیں کیسے رات روم میں ہی نہیں آئے اور اب میم انعم سے بات کر رہے ہیں وہ۔۔۔!؛" ابرش سے یہ منظر برداشت ہی تو نہیں ہو رہا تھا کہ ضامن اس کو چھوڑ کر کسی اور سے بات کر ہی کیوں رہا تھا۔

"یہ اب کچھ زیادہ ہو رہا ہے ابرش۔۔۔۔!؛ آیسے تو تم سر کی توجہ نہیں پا سکوں گی یونو واٹ جب ہم کسی چیز کو خوُد سے باندھنے کی کوشش کرتے ہیں وہ چیز ہم سے چھین جاتی ہے ابرش تم سر کو تھوڑا ٹائم دوں وقت رہتے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔" عائشہ یرمان اوُر عائلہ کی شادی کی وجہ سے پریشان تھی دکھی بہت زیادہ تھی لیکِن وہ کوئی بچی نہیں تھی جو اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکار کرتی یہی سچ تھا اوُر وہ تو کافی عرصہ پہلے ہی اس سچائی کو تسلیم کر چکی تھی کہ وہ جس کے پیچھے بھاگ رہی تھی وہ محض ایک سیراب ہے اوُر کچھ نہیں یرمان اور عائلہ کا نکاح اور شادی نہیں ہوتی تو پھر بھی یرمان ملک اس کا تو نہیں ہو سکتا تھا یہ سچ تھا اور اس سچ سے وہ کب تک بھاگتی۔

"میں وقت نہیں دے سکتی ہوں عائشہ لوگوں کو وقت دینے کا مطلب اُنہیں خود سے الگ کرنا اوُر جو ایک بار میرا ہو جائے وہ پھر میں اسے کیسے وقت

دوں عائشہ۔۔۔"ضامن اور انعم اب آپس میں بات کر رہے تھے اور ضامن کی وجہ سے اس کو بہت غصہ آ رہا تھا جو صبح سے بلکے کل سے ابرش کو ایسے اگنور کر رہا تھا روم میں تو آیا ہی نہیں۔

Abrish, your logic is different, what can I explain " to you, but control your emotions. What happened in the van yesterday made me feel quite scared, "!...and Abrish, I think he is right

"ابرش تمھاری لاجک الگ ہے یار میں تمھیں کیا سمجھاؤں لیکِن اپنے ایموشنلز پہ کنڑول کیا کرو جو کل وین میں ہوا سر اس کی وجہ سے کافی خائف ہو رہے تھے اور ابرش مجھے لگتا ہے وہ ٹھیک ہیں۔۔۔!؛"عائشہ کے ہونٹوں سے کل والے واقعے کے بارے میں یہ نکل چکا تھا.

"واٹ سر نے تم سے بات کی؟" ابرش کا لہجہ تفتیشی سا تھا عائشہ گھبرا گئی تھی اور نفی میں سر ہلانے لگی تھی لیکِن ابرش جان گئی تھی کہ کل سر جو عائشہ سے بات کر رہے تھے وہ اسی بارے میں تھی اور وہ اس بارے میں جاننا چاہتی تھی۔

"نہیں تو آیسے ہی مجھے فیل ہوا جو انہوں نے فزا کی سائیڈ لی اور پھر دوبار سیٹ بدلی اس کی وجہ سے تو آیسا ہی محسوس ہوتا ہے ابرش۔۔۔" وہ بات بدل گئی تھی ابرش نے زہن پہ زور دیا تھا اس کو تو کل والے واقعے کی وجہ سے کچھ آیسا ویسا محسوس نہیں ہوا تھا کہ اس نے کچھ غلط کیا تھا۔

"وہ چشمش تو مُجھے اب کافی پریشان کر رہی ہے اسے اپنی پوزیشن کا اچھے سے اندازہ ہے لیکن پھر بھی وہ یہ سب کرتی ہے اور جانتی ہے کہ ابرش ملک کا

مقابلہ نہیں کر سکتی ہے وہ۔۔۔"ابرش فزا پہ نظریں گاڑے بولی جو آپنا چشمہ بار بار ناک پہ تھیک کر رہی تھی جو اس کی ناک سے پھسل رہا تھا۔

"جانے دو کیا ہو گیا ہے کیوں اس لڑکی کو اپنے ساتھ پر سوار کر رہی ہوں تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو یہ لڑکی اس قابلِ نہیں ہے کہ تم سے مقابلہ کر سکے اور مجھے لگتا ہے کہ تم اس کو کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہو ایسا کچھ ہے نہیں میں نے نوٹ کیا ہے سر اور اس کا رشتہ بس ٹیچر سٹوڈنٹ کا ہی ہے اگے اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہے بس تم ہی کچھ زیادہ سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔۔"عائشہ نے اس کو تسلی دی.

His only relationship with his boss can be that of a teacher-student. If it goes beyond that, it won't be

good for him at all. The sooner he understands this, the better for him"

اس کا اوَر سر کا رشتہ بس ٹیچر سٹوڈنٹ کا ہی رشتہ ہو سکتا ہے " ۔۔۔۔اس سے اگے بڑھا تو یہ اس کے لیے بالکل بھی اچھا نہیں ہو گا ۔۔۔۔یہ بات وہ جتنی جلدی سمجھ جائے اس کے لیے اتنا ہی اچھا ہے۔۔۔۔ "ابرش غصے سے بولی تھی لیکن نظریں اس کی انعم اور ضامن پر تھی جو دونوں ابھی تک ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے نہ جانے ایسی کون سی باتیں تھیں ان کی جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں ۔

اب ابرش کی برداشت جواب دے رہی تھی اس کا دل چاہ رہا تھا وہ جائے اور ضامن سے کہہ دے آپ میرے علاوَہ کسی اور سے بات نہیں کر سکتے اور

شاید میم النعم بھی جان بوجھ کے سر ضامن سے بات کرتی تھی شاید اس کو جلن محسوس کروانے کے لیے جو بھی تھا لیکن ابرش یہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

کل جووین میں ہوا اور بھی رات جو میم النعم کی اس نے باتیں سنی اس کے بعد میم النعم اور سر ضامن کو وہ بھی اکیلا چھوڑ ہی نہیں سکتی تھی۔

"اپنا موڈ خراب کیوں کر رہی ہوں ابرش۔۔۔؟" عائشہ بھی ٹھیک سے انجوائے نہیں کر پا رہی تھی ابرش کی وجہ سے وہ باتیں ہی اتنی عجیب کر رہی تھی۔

"عائشہ لیو می ایلون۔۔۔" ابرش نے آپنے بالوں کو پیچھے کرتے کہا وہ تنہائی چاہتی تھی عائشہ بھی ابرش کی بات سنتے وہاں سے چلی گئی کیونکہ جب ابرش پہ اس کی کسی بات کا اثر نہیں ہو رہا تھا تو پھر ابرش سے بات کرنا فضول تھا وہ

کچھ سمجھ ہی نہیں رہی تھی بس اپنی ضد پہ قائم تھی جتنی وہ سر کے لئے پوزسیو ہو رہی تھی عائشہ کو کسی انہونی کا احساس ہوا سر ضامن ابرش کے حوالے سے کیا سوچتے تھے اگر یہ بات ابرش جان جاتی تو اس کو کتنا دکھ ہوتا عائشہ بس یہ سوچ رہی تھی۔۔۔

ابرش کی نظروں کو ضامن خود پہ محسوس کر رہا تھا ضامن کو امید تھی کہ ابرش ضرور اس سے رات میم انعم کی باتوں سے متعلق بات کرے گی کیونکہ میم انعم کی باتیں تھیں ہی ایسی۔

پر ابرش ملک کی طرف سے مکمل خاموشی تھی وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی ضامن کا دل شائد تھوڑا سا نرم ہوتا لیکن عائلہ کی وجہ سے اس کے تنے اعصاب مذید تن گئے تھے عائلہ نجانے کیسی حالت میں ہو گی ضامن کو عائلہ

کی فکر ستائے جا رہی تھی وہ چاہا کر بھی عائلہ کی طرف سے لاتعلقی نہیں برت پا رہا تھا۔

"مس ملک کی نظریں آپ پہ ہیں۔۔۔!؛" میم انعم نے بھی یہ بات نوٹ کی تھی ضامن نے اپنی بیرڈ سہلائی ابرش کی نظریں وہ خود پہ محسوس کر رہا تھا۔

"I think Miss Malik has a problem with me talking to you. She probably doesn't want me to talk to you. What kind of psycho is Professor Zamin? She insulted your honor in the first meeting, and now she probably wants you to forget everything and be normal with her."

"مجھے لگتا ہے کہ مس ملک کو مسلہ میرا آپ سے بات کرنا سے ہے وہ شاید چاہتی نہیں ہیں کہ میں آپ سے بات کروں پروفیسر ضامن کیسی سائیکو لڑکی ہے یہ پہلے بھرے مجمعے اس نے آپ کی عزت کی بھجیاں آڑادی اور اب وہ شاید یہ چاہتی ہیں کہ آپ سب کچھ بھول بھال کر ان کے ساتھ نارمل ہو جائیں۔۔۔!؛"میم انعم ایک بار پھر سے شروع ہو گئی تھیں ضامن کو ان سب میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔

ضامن فزا سے بھی بات کرتا تھا تو ابرش کو اس بات سے بھی مسلہ ہوتا تھا ابرش کا بس چلتا تو وہ ضامن پہ بس خود کا قبضہ جما لیتی بس۔

Mem Anam, please, I told you before that I have "

no interest in all these things and don't want to talk

about them, but perhaps you are deliberately

"...repeating all these things over and over again

"میم انعم پلیز میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ مجھے ان سب باتوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے ان کے بارے میں بات نہیں کرنی ہے لیکِن آپ شاید جان بوجھ کر یہ ساری باتیں بار بار دہرا دیتی ہیں۔۔۔!؛"ضامن تنگ پڑا تھا ایک طرف ابرش تھی جس کی وجہ سے وہ حد سے زیادہ ڈیپرسڈ تھا اور باقی کی کسر میم انعم پوری کر رہی تھیں ہر بار ابرش کے بارے میں کچھ الٹا سیدھا بول کر۔

Sorry, Professor Zamin. If you want to close this "

".topic, then tell me something about yourself

"سوری پروفیسر ضامن آپ یہ ٹاپک کلوز کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے آپ کچھ اپنے بارے میں بتائیں۔۔۔؟" وہ تھوڑا پرسنل ہوئی تھیں ضامن نے ایک نظر ابرش پہ ڈالی جو کہ ریڈ کلر کے لانگ کوٹ میں ہاتھوں میں دستانے پہنے اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی تھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی خیر خوبصورت تو وہ بہت زیادہ تھی۔

"میم انعم آئی تھنگ آپ کو فی میل سٹاف کو جوائن کرنا چاہیے۔۔۔؟" وہ کب کسی سے پرسنل ہوا تھا جو انعم سے ہوتا جب کہ انعم ضامن کے جواب پہ لب بھینچ گئی اتنی کوششوں کے باوجودِ ضامن کو وہ اپنی طرف مائل نہیں کر پا رہی تھی الٹا ضامن پہلے سے زیادہ خشک مزاج ہوتا جا رہا تھا۔

Do you feel bad about me sitting next to you? "

Professor Zamin, you're trying to send me away, or

are you worried that your wife might feel bad

"?about this

"کیا میں آپ کے پاس بیٹھی آپ کو بری لگ رہی ہوں؟ پروفیسر ضامن جو آپ مجھے یہاں سے بھیجنا چاہا رہے ہیں یا پھر آپ کو اس بات کی فکر ہے کہ آپ کی مسز کو کہیں یہ بات بری نہ لگ جائے۔۔۔؟" میم انعم تھوڑی تلخی سے بولی تھیں۔۔

Meem Anam, I have already told you that I have "

nothing to say about Miss Malik, so what is the

"?purpose of this useless and stupid question

"میم انعم آپ سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں مس ملک سے متعلق مجھے کوئی بات نہیں کرنی ہے تو پھر اس فضول اور سٹوپڈ سوال کا مقصد۔۔۔؟!" ضامن اور

اس کو ابرش کی فکر ہو یہ ناممکن تھا اس کو کیونکر ہونے والی تھی ابرش ملک کی فکر۔۔

Professor Zamin just asked you a normal "

question. You don't speak properly, so I thought

the reason behind your behavior might be that you

have a reason to be angry۔۔۔۔۔۔"

"پروفیسر ضامن نے بس نارملی آپ سے پوچھا ہے آپ ٹھیک سے بات نہیں کرتے ہیں تو مجھے لگا کہ ہو سکتا ہے آپ کے رویئے کے پیچھے یہ وجہ ہو کہ آپ کو ابرش کی وجہ۔۔۔"

Miss Anam, you keep bringing up Abrish in the "
middle and I don't want to talk about Abrish. Go
"...away from here

"مس انعم آپ بار بار درمیان میں ابرش کو لا رہی ہیں اور مُجھے ابرش کے بارے میں ہی بات نہیں کرنی ہے آپ یہاں سے جائیں۔۔۔!؛" وہ واپس اپنے سیل فون میں لگ گیا تو انعم مذید وہاں رکتی تو بھی کوئی فایدہ نہیں ہوتا کیونکہ ضامن کا انداز واضح اور دوٹوک تھا کہ وہ اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا ہے شاید انعم کی ہی غلطی تھی کہ وہ اس بارے میں بات کر رہی تھی جو ضامن کو پسند نہیں تھا لیکِن انہوں نے تو ضامن سے پرسنل سوَال بھی پوچھا جس کا ضامن نے ان کو کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔۔

This boy is very stubborn and stubborn. I won't "
be able to control him so easily. I will have to do
something. This girl, Abrish, is very cunning. I
".will have to do something

"بہت کھڑوس اوراکڑو ہے یہ لڑکا۔۔۔۔اتنی آسانی سے میرے قابو میں نہیں آئے گا کچھ آور ہی کرنا ہو گا یہ لڑکی ابرش بہت چالاک ہے کچھ کرنا ہو گا مُجھے۔۔۔!؛"وہ ابرش پہ ایک نظر ڈالے آگے بڑھ گئی لیکن ابرش کی نظروں نے دور تک انعم کا پیچھا کیا تھا۔

وہ ضامن کی طرف بڑھتی کے فزا ضامن کے پاس اکرر کی تھی۔اب یہ ضامن کے پاس کیا کرر ہی تھی۔ایک تو ابرش جتنی کوشش کرتی تھی کہ ضامن کے پاس کوئی بھی نہ جائے اتنی ہی لڑکیاں ضامن کے اس پاس بھٹکتی

تھی اس نے محسوس کیا تھا کہ یونیورسٹی کے کافی زیادہ لڑکیوں کی نظر ضامن عباس پہ تھیں۔

وہ بہت سی لڑکیوں کا کرش تھا وہ تھا ہی اتنا خوبصورت ابرش بھی تو دل دے بیٹھی تھی اس کو۔۔۔دل کرتا تھا ہر وقت اسے ہی سوچتی رہے اب فزا کا ضامن کی طرف بڑھنا اس کو مزید طیش دلا گیا اور وہ اپنے قدم ضامن کی طرف بڑھنے سے نہیں روک سکی تھی۔

"سر ضامن کیا مجھے دو منٹ کے لیے اپنا فون دے سکتے ہیں مجھے فون کرنا ہے اور میرا فون چارج نہیں ہے سر میں میں چارج لانا بھول گئی تھی گھر ہی رہ گیا۔۔۔!؛" فزا ضامن سے اس کا سیل فون مانگ رہی تھی۔

شاید اس کو اپنے گھر کال کرنی تھی۔

"چارجر کیوں نہیں لائی آپ یہ تو پریشانی کی بات ہے ہم پورا ہفتہ یہاں رہنے والے ہیں اپ کیسے کریں گے پھر چارج۔۔۔۔"ضامن کو پریشانی نے ان گھیرا۔

"سر ابھی بس فیملی میں ہی بات کرنی ہے اور تو کسی سے بات کرنی نہیں ہوتی ہے تو نکل جائے گا یہ ایک ویک کچھ نہ کچھ ہو جائے گا کسی لڑکی سے چارج لے لوں گی ابھی تو بالکل بیٹری ڈیڈ ہے فون کی۔۔۔۔!؛"وہ آہستگی سے بولی تو ضامن نے اُسے اپنا سیل فون دے دیا کیوں اور مانگتا تو شاید وہ نہیں دیتا لیکن یہاں کوئی اور نہیں بلکے فزا تھی اس کی فیورٹ سٹوڈنٹ۔

"?What are you doing here"

"تم یہاں کیا کر رہی ہو!" ابرش تن فن کرتے فزا کے قریب آئی تھی ضامن کی موجودگی کا لحاظ کیے بغیر اس نے فزا کے بازو کو اپنی گرفت میں دبوچا کہ فزا کے ہونٹوں سے ایک چیخ نکلی تھی۔

" Miss Malik, leave this girl alone! Are you crazy?"

"مس ملک چھوڑیں ان کو!؛ آپ پاگل ہیں۔۔۔؟" ضامن کو ابرش کے کل وین والے رویئے پہ شاید تاؤ آیا ہوا تھا مزید ابرش کا فزا کے ساتھ یہ حرکت کرنا اس کو مذید غصہ دلا گیا تھا۔

"That's why you're calling me crazy..."

"اس کے لیے آپ مجھے پاگل کہہ رہے ہیں۔۔۔؟" ابرش نے پہلے فزا اور پھر خود کی طرف اِشارہ کیا ضامن نے مٹھیاں بھینچ لی تھی یعنی جس طرح کل وین میں تماشا ہوا ایک بار پھر سے ہونے والا تھا وہی سب کچھ دوبارہ۔

".....Behave yourself, Miss Malik"

"بیہویور سیلف مس ملک۔۔۔" ضامن نے ابرش کو بازوؤں سے تھامے اپنی طرف کھینچا تھا فزا پہ ابرش کی گرفت کمزور ہوئی تو وہ پیچھے ہو گئی اور اسی وقت ضامن نے ابرش کو چھوڑ دیا شاید وہ اسی وجہ سے ابرش کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا کہ وہ فضا کو چھوڑ دے ابرش کا یہ رویہ ضامن کو بالکل بھی پسند نہیں آ رہا تھا۔

"ابرش ملک یہ سب کر کے کیا ثابت کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔" ایک طرف تو رات جو ہوا اس کے بعد ضامن میم النعم سے بھی اچھا خاصا شرمندہ تھا وہ تو

اچھا ہوا کہ ابرش انعم کے سامنے نہیں گئی ورنہ کچھ بھی ہو سکتا تھا اب ابرش کی جذباتی طبیعت سے وہ اچھے سے واقف تھا۔

You are raining on me for this girl. What do you "
"?think she is

"آپ اس لڑکی کے لیے مجھ پر برس رہیں ہیں یہ لگتی کیا ہیں آپ کی۔۔۔؟" وہ تو جگہ کا لحاظ بھول چکی تھی وہ بھول چکی تھی کہ وہ لوگ اس وقت ایک پبلک پلیس پر کھڑے تھے جہاں ان لوگوں کے ساتھ اور بھی کافی سارے سٹوڈنٹس تھے۔

Miss Malik, you are probably forgetting that you "
and this person are my students too, and for me, all students are equal. So whether it is you, Miss Fiza,

Miss Ayesha or anyone else, why don't you understand this? Why do you start creating drama everywhere? If I am silent, it doesn't mean that you will keep saying whatever comes to your ....mind"

"مس ملک آپ شاید بھول رہی ہیں آپ بھی اور آپ کے ساتھ یہ بھی میری سٹوڈنٹ ہے اور میرے لیے تمام سٹوڈنٹس ایکول ہیں پھر چاہے وہ آپ ہو یا پھر مس فزا ہوں مس عائشہ ہوں یا پھر کوئی اور آپ کو یہ بات سمجھ میں کیوں نہیں اتی ہے۔۔۔؟ کیوں آپ ہر جگہ تماشا کریٹ کرنا شروع کر دیتی ہیں اگر میں چپ ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اپکے مین میں جو

ائے گا وہی بولتی رہیں گی۔۔۔۔!؛"ضامن کا غصہ بھی کافی حد تک بڑھ گیا تھا ابرش کا رویہ اب اس کے لیے برداشت کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔

"پروفیسر ضامن کیا ہوا آپ اتنے غصے میں کیوں لگ رہے ہیں۔۔۔۔!؛"باقی سٹاف ممبرز جو کہ سٹوڈنٹس کے ساتھ تھے ضامن کی اونچی اواز سن کر وہ لوگ بھی جہاں چلے آئے تھے اور یہاں ابرش فزا اور ضامن کو دیکھتے ان کو کسی گربڑ کا احساس ہوا تھا یقینا کوئی پرابلم ہو گئی تھی جس کی وجہ سے ضامن اتنا چلا رہا تھا۔۔۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا سر بس ایسے ہی آپ لوگ جاری رکھیں...."ضامن نے اپنی بیرڈ سہلاتے خود کو نارمل کرنا چاہا لیکن ابرش کے ہوتے نارمل ہو جائے یہ بھلا کیسے ممکن تھا ابرش ہر وقت اس کا میٹر گھمائے رکھتی تھی۔

"مس فزا آپ کال کر لیں وہاں جا کر۔۔۔۔" اس نے فزا کو منظر سے ہٹایا جبکہ فزا کے ہاتھ میں ضامن کا موبائل دیکھ کر ابرش مزید غصے میں آئی تھی

۔

کیا فزا سر ضامن کا فون لے کر جا رہی تھی وہ فزا کے پیچھے جانے لگی کہ ضامن نے اس کو روک دیا۔

"مس ابرش آپ کہاں جا رہی ہیں۔۔۔۔؟" اس نے پہلی بار مس ملک کے بجائے مس ابرش کا نام لیا تھا ابرش پیچھے پلٹی تھی اور اس کو دیکھنے لگی جبکہ باقی سٹاف ممبرز اب جا چکا تھا۔

"آپ نے فزا کو اپنا سیل فون دیا ہے۔۔۔۔" ابرش نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

"اپ کو اس سے مطلب۔۔۔۔" ضامن کو ابرش کا سوال شاید پسند نہیں آیا تھا وہ فزا کو فون دیتا یا کسی اور کو ابرش کون ہوتی تھی سوال کرنے والی۔۔۔ وہ جو مرضی کرتا وہ کون ہوتی تھی اس کو کچھ کہنے والی۔

"اس لڑکی کو اگر کال کرنی تھی تو وہ کسی اور سے بھی کہہ سکتی تھی آپ کے پاس ہی کیوں آئی تھی۔۔۔۔۔" ابرش بے یقینی سے بول رہی تھی اس کو یقین نہیں ارہا تھا کہ ضامن نے فزا کو اپنا فون دیا ہے۔

"مس ملک وہ میری سٹوڈنٹ ہیں فیورٹ سٹوڈنٹ وہ میرے پاس آسکتی ہیں ان کو کوئی چھوٹی موٹی پرابلم ہو گی وہ مجھ سے شیئر کر سکتی ہیں آپ کو اس بات کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ میرے پاس کیوں آئی ہوئی تھیں وہ مجھ سے سیل انہوں نے کیوں مانگا۔۔۔؟" ابرش کی انکھوں میں دیکھتے کہہ رہا تھا۔

"آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے سر مجھ سے آپ نے کبھی سیدھی منہ بات نہیں کی ہے اور باقی سٹوڈنٹس کے ساتھ آپ کا رویہ۔۔۔۔"

"کیا سمجھ نہیں آتی مس ملک۔۔۔۔"

"انجان کیوں بن رہی ہیں آپ بھول چکی ہیں جو ہو چکا ہے میں نہیں بول سکتا پلیز ان باتوں کو دہرانے کا کوئی فائدہ نہیں لیکن آپ ایک بات ذہن میں رکھ لیں میرا رویہ باقی سٹوڈنٹس کے ساتھ جیسا مرضی ہو لیکن آپ کے ساتھ میرا رویہ یہی ہے اور ہمیشہ رہے گا کبھی نہیں بدلے گا۔۔۔۔"ضامن کتنی بار تو سمجھا چکا تھا ابرش کو لیکن ابرش کی کے دماغ میں ضامن کی یہ بات اتی تو کیا ہی بات تھی۔

"میرے ساتھ آپ کا رویہ کیوں نہیں بدل سکتا ہاں میں مانتی ہوں جو ہوا وہ ٹھیک نہیں ہوا لیکن اپ کب تک اس کا روگ لگائے بیٹھیں گے اور اب تو

آپ کے بہن بھی اپنی زندگی میں خوش ہیں....."اس نے یرمان اور عائلہ کا حوالہ دیا۔

"مس ملک میں آپ سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں مجھے عائلہ کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی پھر کیوں درمیان میں گھسیٹتی ہیں اپ عائلہ کو جا سکتی ہیں یہاں سے۔۔۔۔!؛"عائلہ کے بارے میں وہ کم سے کم ابرش سے تو کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ابرش کو سمجھ نہیں آیا وہ ضامن کی بات کا کیا جواب دی وہ پاؤں پٹکتے پیچھے چلی گئی تھی۔

اس نے اپنا سیل فون نکالا تو اس کے فون پر کسی کی میسجز آئے ہوئے تھے۔

"مس ملک ہم آپ کے کام آسکتے ہیں اپ کو ضامن چاہیے اور ضامن عباس کے بارے میں ساری انفارمیشن ہمارے پاس موجود ہے۔۔۔۔"وہ جانے کون تھا وہ شخص جس نے اس کو واٹس ایپ پہ میسج کیا ہوا تھا ضامن کی کافی ساری تصویریں بھی بھیجی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

اور ساتھ ایڈریس منیشن تھا جو یہاں سے تقریبا پانچ منٹ کے فاصلے پر تھا ابرش سوچ میں پڑ گئی کہ کیا وہ وہاں جائے یا نہیں جائے وہ خود کو روک نہیں پا رہی تھی کیونکہ یہاں معاملہ ضامن کا تھا ضامن کے بارے میں ضامن کے ماضی کے بارے میں وہ سب کچھ جاننا چاہتی تھی۔

اسے جانا تھا لیکن کیسے وہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی نہ جانے یہ شخص کون تھا اور اگر کوئی پرابلم ہو گئی تو اس نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے سوچا تین چار منٹ تو اس کے سوچنے میں گزر گئے۔

خیال پھر بھی فزا کی طرف ہی جا رہا تھا ضامن کے بارے میں اگر وہ ایک بار سب جان لیتی تو ممکن تھا کہ وہ ضامن کی زندگی میں اپنے قدم اور مضبوطی سے جما لیتی اس نے گہرا سانس بھرتے ایڈریس کو ایک بار پھر سے دیکھا تھا اور پھر گوگل میپ سے اس نے وہ ایڈریس نکالتے اپنے قدم اس فارم ہاؤس کی طرف بڑھائے تھے۔

جس کا پتہ اس کو واٹس ایپ میسج پر دیا گیا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ اگے کیا ہونے والا ہے لیکن وہ بنا سوچے سمجھے یہ قدم اٹھا چکی تھی لیکن یہ قدم اس کا اس کو کتنی تباہی کی طرف لے کر جانے والا تھا اس بات کا اندازہ عرش ملک کو بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔

•••••

عائلہ کی انکھ صبح صبح فجر کی اذان کے وقت ہی کھل گئی تھی وہ چونکہ ایروپلین میں بھی سوتی رہی تھی اور پھر رات سے بھی سو رہی تھی نیند اب پوری ہو چکی تھی اس سے پہلے کہ وہ کروٹ بدلتی اس نے اپنے ساتھ سوئے یرمان ملک کو دیکھا جس کے حصار میں وہ پوری طرح سے قید تھی۔

وہ اس سے اپنے مضبوط بازوں میں قید کیے سو رہا تھا عائلہ نے بدک کر پیچھے ہونا چاہا۔

اس کو یاد تھا ڈنر کے بعد یرمان نے اس کو میڈیسن دی تھی اور پھر وہ کام کرنے لگ گیا عائلہ کو اس کے بعد کچھ پتہ نہیں تھا شاید اس کی میڈیسن بھی نیند کی گولی تھی اسے کھاتے ہی اس کو اتنی نیند اگئی تھی اور اب وہ انکھ کھولتے جو منظر دیکھ رہی تھی اس کے لیے یقین کرنا مشکل تھا وہ رات بھر کیا یرمان ملک کے ساتھ سوتی رہی۔

یہ خیال آیا تو اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے تھے وہ یرمان ملک کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتی تو ممکن تھا کہ اس کی انکھ کھل جاتی اور وہ اس کو ایک بار پھر سے اپنے حصار میں جکڑ لیتا عائلہ یہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

اس کو اس کے حصار سے نکلنا تھا لیکن کچھ بھی کر کے یرمان ملک کو جگائے بغیر یرمان ملک شرٹ لیس تھا عائلہ کو مزید گھبراہٹ ہوئی یہ انسان کتنا بے باک تھا اس کا اندازہ اس کو کل ہو گیا تھا جب وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ وہ ہر پردہ گرانے والا تھا عائلہ کو یقین تھا کہ اگر وہ بے ہوش نہ ہوتی تو یرمان اس سے اپنا حق ضرور لیتا یہ خیال اتے ہی اس کی سانس ایک بار پھر سے رکنے لگی تھی دل میں اٹھتا درد اب کچھ حد تک کم ہو چکا تھا۔

شاید میری سن کا اثر تھا کہ اب وہ بہت بیٹر فیل کر رہی تھی لیکن یرمان کے ساتھ ہوتے وہ کتنا ہی بیٹر فیل کر لیتی جانتی تھی کہ یرمان پل بھر میں اس کو پریشان کر سکتا تھا اپنی ایکٹ سے کتنی بے باکی سے اس کے لبوں کو چھوتا تھا عائلہ چاہا کر بھی کچھ نہیں کر پاتی تھی عائلہ نے بے ساختہ اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا جہاں اسے ابھی تک یرمان ملک کا سلگتا لمس محسوس ہو رہا تھا۔

کیا اس کے سونے کے بعد یرمان اس کے قریب آیا ایک پل کے لیے یہ خیال اس کے دل میں ایا تھا لیکن پھر اس نے اپنے خیال کی نفی کی کہ یہ انسان نیند کا فائدہ نہیں اٹھا سکتا اگر اسے عائلہ کے قریب آنا ہوتا تو وہ اجاتا عائلہ جانتی تھی کہ اور وہ اسے روک بھی نہیں سکتی تھی۔

سوتے ہوئے یرمان ملک بہت خوبصورت لگ رہا تھا وہ خوبصورت تھا ہینڈسم بھی تھا ابرش بھی خوبصورت تھی دونوں بہن بھائی بہت خوبصورت تھے

عائلہ جانتی تھی کیا یہ انسان اس کا مقدر تھا کیا اس انسان کے ساتھ اب اس کو اپنی ساری زندگی جینی تھی نہیں عائلہ نے نفی میں ساری سر ہلایا۔

اس کو اپنی لائف پارٹنر کے طور پر قبول نہیں تھا ہاں ہو گا وہ اچھا تھا یہ نہیں کہہ رہی تھی کہ وہ برا ہے اس کو اس کی زندگی میں شامل ہوئے دن ہی کتنے ہوئے تھے ہاں لیکن وہ یہ یقین سے کہہ سکتی تھی

کہ اگر اسے خود سے انتخاب کرنے کا موقع ملتا تو یہ یرمان ملک کا انتخاب کبھی نہیں کرتی وہ بھلے ہزار اچھا لیکن عائلہ کو اپنی لائف پارٹنر کے طور پر قبول نہیں تھا وہ کبھی یرمان ملک کا انتخاب نہیں کر سکتی تھی۔

وہ یرمان ملک کی خوبصورتی کے سہارے کیا ساری زندگی گزار دیتی نہیں اس کے لیے خوبصورتی سے زیادہ کردار اہمیت رکھتا تھا اور یرمان ملک کے اس کردار کا انسان تھا یہ وہ جانتی تھی جو انسان کسی غیر لڑکی کے قریب جا سکتا تھا

اس کا کردار پھر ایسا ہی ہو گا عائلہ نے یرمان ملک کے بازوں کو ہٹانے کی کوشش کی تو یرمان نے نیند میں کروٹ بدلی تھی اور اس کو ایک بار پھر سے خود میں قید کرتے ہو نیند میں چلا گیا۔

اور عائلہ کی سانسیں پل بھر کے لیے تھمی تھی یہ خیال آتے کہ یرمان کی آنکھ کھل چکی لیکن وہ اٹھا نہیں تھا اس نے بس نیند میں کروٹ بدلی تھی عائلہ نے ایک اور کوشش کرنی چاہیے لیکن ناکام رہی وہ جیسے نیند میں بھی اس پر اپنی گرفت کافی مضبوطی سے جمائے ہوئے تھا۔

یرمان ملک کو جیسے خطرہ تھا کہ اگر وہ اس کو چھوڑتا تو ممکن تھا کہ وہ اس کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلے جاتے عائلہ بے بسی سے اس کے بھاری ہاتھوں کا حصار اپنے گرد محسوس کر رہی تھی۔

وہ اپنی پوری کوشش کرتے بھی یرمان ملک کو خود سے الگ نہیں کر پا رہی تھی اس کا بھاری بھر کم موجود اس کو سانس بھی نہیں لینے دے پا رہا تھا اس کے حصار میں وہ بری طرح سے کپکپا رہے تھے یرمان ملک تو گہری نیند میں تھا لیکن عائلہ کے لیے اچھا خاصا مشکل ہو رہا تھا اس کے حصار سے نکلنا۔ اگر وہ اس کو اواز دیتی تو خود ہی پستی اسی لیے تو خاموشی سے خود ہی کوشش کر رہے تھے اس میں اس کو ناکامی ہی ہو رہی تھی اب تو یرمان نے اس کی گردن میں چہرہ چھپایا تھا شاید وہ نیند یہ حرکت کر چکا تھا لیکن اس کے گرم سانسوں کی تپش سے وہ سہمی سی پڑی تھی یرمان ملک تو جیسے آج اس کو اپنے حصار میں لیے اٹھنا ہی بھول گیا تھا سوتے ہوئے عائلہ کے لئے یہ لمحات کافی تکلیف دہ ثابت ہو رہے تھے یرمان ملک کا ساتھ اس کے لیے تکلیف دہ ہی تھا

۔

وہ کونسا یرمان ملک کے ساتھ خوشی سے رخصتی ہوئی تھی یرمان ملک نے زبردستی ہی تو کی تھی اس کے ساتھ وہ اپنے آنسو روک نہیں سکی تھی یرمان کے ہاتھوں پہ دباؤ بڑھایا تو وہ نیند سے بھری آنکھیں کھولتے اسے دیکھنے لگا جو بھرپور کوشش کر رہی تھی اس کو خود سے دور کرنے کی۔

"کیا ہوا؟ ٹھیک ہو تم؟" وہ اٹھتے بیٹھ گیا تھا اور عائلہ کو ہنوز اس نے تھاما ہوا تھا جس کے چہرے پہ اب سرخی پھیلی تھی اور وہ تھی یرمان کو شرٹ لیس دیکھنے کی وہ کتنے سکون سے شرٹ لیس ایزی ہو کر لیٹا تھا۔۔۔

"چچچ۔۔۔۔شرٹ۔۔۔۔؟" عائلہ نے اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھا تھا اور یرمان ملک کے ہونٹوں کو بے ساختہ مسکراہٹ نے چھوا تھا وہ کتنی شرمیلی تھی یرمان کو بے ساختہ مایا کا خیال آیا تھا جو کتنی بے باکی سے اُسے دیکھتی تھی

پھِر وہ شرٹ لیس ہو یا پھر شرٹ پہنے ہوئے ہو عائلہ نے اپنی آنکھوں کو ابھی تک ہاتھوں میں چھپایا ہوا تھا۔

"آنکھیں کیوں چھپائی ہوئی ہیں تم نے۔۔۔!!؟" وہ اس کے ہاتھوں کو تھامنے کی کوشش کرنے لگا لیکن عائلہ نے مضبوطی سے ہاتھوں آنکھوں کو پکڑا تھا۔

"آپ شرٹ۔۔۔۔" وہ بات بھی نہیں کر پا رہی تھی اتنی جھجک محسوس ہوئی تھی اُسے۔

"کیا شرٹ۔۔۔؟" وہ سوال پوچھنے لگا۔

"پہن۔۔۔۔لیں۔۔۔۔!؛" وہ کپکپاتے بولی جس پہ وہ مزید مسکرایا تھا عائلہ کی کیوٹ حرکتیں اس کا موڈ فریش کر چکی تھیں۔

"نہ پہنو تو۔۔۔۔؟!" وہ عائلہ کو پیچھے بیڈ کروان سے ٹکائے اس پہ جھکتے بولا عائلہ نے نفی میں سر ہلایا تھا اور یرمان کی نظریں اس کے گلابی رخساروں پہ گئی تھیں جو اس وقت گلابی ہوتے اس کے چہرے کے نقوش کو مذید نکھار رہی تھیں۔

"پلیز۔۔۔۔پہن۔۔۔۔۔۔" وہ اس کی منت کر رہی تھی یرمان نے ہونٹوں کو دبائے وہ بظاہر تو سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا لیکِن لہجہ اس کا شوخی بھرا تھا۔

"عائلہ ریلیکس تم تو یوں گھبرا رہی ہو جیسے میں بناڈریس کے تمھارے سامنے آگیا ہوں تم تو کچھ زیادہ شائے نیچر کی ہو یار۔۔۔۔" وہ اس کے چہرے پہ اپنی سانسیں چھوڑتے اس کے رخساروں کو لبوں سے سہلانے لگا تھا عائلہ نے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھنا چاہا لیکن وہ شرٹ لیس تھا وہ مزید گھبرائی تھی۔

"نہیں۔۔۔۔کریں۔۔۔۔۔۔!؛"وہ اس کے کندھوں کو جکڑے سسکی تھی اور یرمان نے اس کی گردن پہ جھکاتے ہونٹ رکھے تھے اور عائلہ نے اس کی آنکھوں میں جھانکا وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے کے بجائے نظریں بیڈ شیٹ پہ ٹکا گئی تھی یرمان ملک نے اس کی نظروں کی تعاقب میں دیکھا تھا وہ اس کی طرف دیکھتی ہی نہیں تھی عائلہ کا یہ ایکٹ اس کو کافی پسند آتا تھا وہ اس کی آنکھوں میں ڈائیریکٹ نہیں دیکھتی تھی مایا تو اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بات کرتی تھی اور عائلہ کے ساتھ اس کا رشتہ بھی بہت مضبوط تھا وہ چاہتی تو اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بات کر سکتی تھی بیوی تھی اس کی۔

"عائلہ یہ صبح صبح تمھیں یہ خیال کیونکر آ گیا تمھیں پتہ ہے مُجھے روم میں شرٹ پہننے کی عادت نہیں ہے شرٹ لیس رہتا ہوں اب میری بیوی ہو

تمھیں یہ معلوم ہونا چاہیے اور ایک اچھی بیوی وہی ہوتی ہے جو اپنے شوہر کے مزاج کو سمجھ سکے۔۔۔" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا عائلہ اس کی باتوں کو سن کہاں رہی تھی اتنی بے باک گفتگو کرتا تھا وہ۔

"یہ۔۔۔۔تو۔۔۔۔غلط۔۔۔۔۔۔" وہ کیسے رہتی یرمان ملک کے ساتھ کیا وہ سارا دن روم میں شرٹ کے بغیر رہتا عائلہ نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا تھا

۔

"کیا غلط ہے اس میں۔۔۔؟" اس کے سوال سے یرمان ملک نے سوال نکالا تھا۔

"چھوڑیں۔۔۔۔" وہ بیڈ کروان میں سمانے کو بے تاب تھی بس نہیں چل رہا تھا کہ بیڈ کروان میں ہی چھپ جائے وہ یرمان ملک تاسف سے اس کا کپکپاتا سراپا دیکھ رہا تھا جو اس کی قربت میں آیسے ہی کپکپانے لگ جاتی تھی۔

"کیوں چھوڑ دوں تمھیں۔۔۔۔!؛" اس کی چھوڑنے کی بات پہ یرمان ملک کے چہرے کے نقوش بگڑے تھے وہ اب عائلہ سے دوری برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"مُجھے۔۔۔ فریش۔۔۔۔" وہ پورا جملہ نہیں بول پا رہی تھی بس کچھ لفظ کہہ رہی تھی عائلہ کی باتوں کو وہ سمجھ جاتا تھا ابھی تک ان کے رشتے میں انڈر اسٹینڈنگ ہی نہیں قائم ہوئی تھی اور حالات بھی تو اس وقت اتنے ناسازگار تھے۔

"طعیبت کیسی ہے اب؟ میں نے پوچھا تھا پہلے۔۔۔؟!" وہ پھر سے اس کی طعیبت کا پوچھ رہا تھا عائلہ نے پہلے بھی اسے جواب نہیں دیا تھا۔

"ٹھیک۔۔۔۔" وہ جلد از جلد یرمان ملک کے حصار سے نکلتے باتھ روم میں بند ہونا چاہتی تھی تاکہ وہ اس سے بچ سکے۔

"گڈ اور اب ٹینشن کسی بات کی نہیں لینی ہے پہلے بھی طعیبت خراب ہو گئی تھی تمھاری رات کو؟ ناشتے میں کیا لوں گی۔۔۔ تم کیا بناؤں میں بریک فاسٹ میں۔۔۔؟" وہ عائلہ کے بکھرے بالوں کو نرمی سے سمٹتے پوچھ رہا تھا عائلہ کے لیے اس کا نرم لہجہ کہاں وہ غصے سے بات کرنے والا یرمان ملک اور کہاں اس وقت وہ ایک کیئر نگ ہسبنڈ بنا ہوا تھا عائلہ کے لیے تو یہ لمحاتِ شاکنگ تھی۔

"نہیں۔۔۔۔ کھانا۔۔۔!؛" یرمان ملک کے نرم رویئے کا اثر تھا کہ وہ کچھ نارمل ہو گئی تھی اپنے رخساروں کو رگڑتے اس نے کھانے سے انکار کر دیا تھا

۔

"کیوں نہیں کھانا ہے کھانا تو کھانا پڑے گا دوبارہ میڈیسن بھی لینی ہو گی اور پھر ڈاکٹر سے اپارٹمنٹ میں لے چکا ہوں شام میں چلیں گے پہلے میٹنگ لینے

جانا ہے میں نے۔۔۔"وہ دن بھر کے پلان کے بارے میں عائلہ کو آگاہ کر رہا تھا۔

"ڈاکٹر کے۔۔۔۔پاس نہیں۔۔۔۔!؛"عائلہ اٹھتے اپنا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی ڈاکٹر کے پاس کیونکر لے کر جانے والا تھا یرمان ملک اس کو۔

"جانا پڑے گا اینڈ میں مذید بحث نہیں سنوں گا عائلہ جاؤ فریش ہو جاؤ پھر بریک فاسٹ کرتے ہیں۔۔۔"وہ بیڈ سے اٹھتے اپنی سائیڈ پہ پڑی شرٹ اٹھاتے پہننے لگا جانتا تھا کہ جب تک وہ شرٹ نہیں پہنے گا عائلہ کمفیٹبل نہیں فیل کرے گی۔

"میں۔۔۔نے نہیں۔۔۔۔کرنا ہے۔۔۔"وہ ہنوز ضد پہ قائم تھی اُس نے رات پتہ نہیں کیسے یرمان ملک کے ساتھ ڈنر کر لیا تھا ابھی اٹھتے اُسے ضامن کی یاد آرہی تھی شدت سے وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی کتنی بے بسی تھی

کہ وہ اپنے بھائی سے بات نہیں کر سکتی تھی اوُر اب تو وہ تھی بھی اپنے بھائی سے اتنی دور کب جاتی وآپس یورنیورسٹی جاتی تھی تو کم سے کم یہ تو ہوتا تھا کہ وہ ضامن کو دیکھ لے گی لیکن اب یہ سلسلہ بھی کٹ گیا تھا نجانے ضامن کراچی میں تھا یا پھر کہیں اور چلا گیا وہ نہیں جانتی تھی۔

"کیوں نہیں کرنا ہے عائلہ کیوں تم اس وقتِ انکار کر رہی ہو۔۔۔ مُجھے لیٹ ہو رہا ہے اور ابھی تم بحث کر رہی ہو عائلہ۔۔۔۔!؛" وہ جھنجھنایا تھا عائلہ کی بار بار کی بحث سے وہ تنگ پڑا تھا۔

"نہیں کرنا ہے۔۔۔ بس۔۔۔۔۔" وہ بھی اپنی بات پہ قائم تھی یرمان ملک جتنی کوشش کر رہا تھا کہ وہ عائلہ کے ساتھ نرمی برتے اس کو تنگ نہ کرے وہ اتنا ہی اس کو تنگ کر رہی تھی۔

"مُجھے سختی کرنے پہ مجبور مت کرو۔۔۔!؛"وہ عائلہ کو تھامتا کہ وہ اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔

"عائلہ۔۔۔!!"وہ اس کی حرکتیں دیکھتے دانت پیس گیا تھا۔

"پاس۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ آنا۔۔۔۔"وہ یرمان کی نزدیکی سے ہی تو خائف ہوتی تھی وہ بار بار اس کے قریب آتا تھا اس کو تنگ کرتا تھا۔

"جاؤ فریش ہو جاؤ۔۔۔"یرمان ملک نے وقت دیکھا تو احساس ہوا رات لیٹ سونے کی وجہ سے وہ اچھا خاصا لیٹ ہو چکا تھا اب آگر عائلہ سے مذید باتیں کرتا تو اس کو لیٹ ہو جاتا۔

•••••

عائلہ یرمان ملک سے مزید بحث کرنے کے بجائے باتھ روم چلی گئی اور شاور لیا یرمان بھی تب تک فریش ہوتے ڈریس اپ ہو گیا تھا بلیو کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس وہ خاصا ہنڈسم لگ رہا تھا آئینے کے سامنے کھڑا وہ اپنے بالوں کو جیل سے سیٹ کرتے عائلہ کے انتظار میں تھا جو باتھ روم سے نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی یرمان شاید خود تو بریک فاسٹ کیے بغیر چلا جاتا لیکن عائلہ کی طعیبت کے پیشِ نظر وہ خود اسے بریک فاسٹ کروانا چاہتا تھا تاکہ عائلہ کو اپنی صحت کے معاملے میں کوئی لاپرواہی برتنے کا موقع ہی نہیں ملے۔

یرمان نے ایک نظر اپنی کلائی میں بندھی رولیکس گھڑی پہ ڈالی یہاں وقت تیزی سے گزر رہا تھا عائلہ شاید جان بُوجھ کر واپس نہیں آ رہی تھی شاید کل

ڈیڈ کی باتوں سے وہ میٹنگ کے ٹائم کے بارے میں جان گئی تھی اسی وجہ سے لیٹ کر رہی تھی۔

یرمان ملک نے ہونٹوں کو دباتے اپنے غصے کو کم کرنا چاہا عائلہ کی حرکتیں اسے غصہ تو بہت زیادہ دلاتی تھیں لیکن وہ اب عائلہ کی بیماری کے بارے میں جانتے اس پہ کوئی سختی نہیں کر سکتا تھا۔

رات صرف ایک کس کرنے سے عائلہ کی طعیبت اتنی زیادہ خراب ہو گئی آگر معاملہ مزید گھمبیر ہو جاتا تو یرمان ملک کے لیے یہ سب ہینڈل کرنا بہت مشکل ہوتا۔

یرمان نے کچھ منٹس مزید انتظار کیا اور پھر اس نے ایک نوٹ لکھتے ڈریسنگ مرر سے چپکا دیا اور خود اپنا کوٹ اُٹھاتے وہ باہر گیا دوسری طرف عائلہ جو کہ یرمان کے جانے کی دعائیں کر رہی تھیں اُسے کمرے کا دروازہ بند ہونے

کی آواز سنائی دی تو وہ روم میں واپس آئی وہ جا چکا تھا عائلہ نے سکون کا سانس خارج کیا ورنہ یرمان ملک کی موجودگی سے اس کو اپنے ارگرد گھٹن کا احساس ہونے لگتا تھا۔

اس نے ٹاول میں قید اپنے بالوں کو ٹاول کی گرفت سے آزاد کیا اور اُنہیں ڈائیر سے خشک کرتے ان میں برش کرنے لگی اس نے اکثر نوٹ کیا تھا یرمان ملک کو اس کے بال پسند تھے بہت نرمی سے وہ اس کے بالوں کو چھوتا تھا۔

عائلہ کو اپنے بالوں سے بہت پیار تھا لیکِن اب یرمان کی وجہ سے اپنے بالوں سے ہی رہ الجھ کر رہ جاتی تھی جو چیز یرمان ملک کو پسند تھی وہ عائلہ کو پسند نہیں تھی۔

وہ اپنے بالوں کو سلجھاتے اُنہیں پونی میں قید کرتے گلے میں دوپٹہ ڈالے باہر نکلی تھی ایک تو اس کے سارے ڈریسز ہی اتنے ہیوی اوور برانڈڈ تھے کہ عائلہ آج میں بالکل بھی کمٹیبل فیل نہیں کرتی تھی لیکِن مجبوری تھی وہ اپنے ساتھ گھر سے کوئی جوڑہ بھی تو نہیں لے کر آئی تھی یرمان ملک اس کو خالی ہاتھ لے کر آیا تھا اوور اب اس کے پاس جو بھی چیزین تھیں وہ یرمان ملک کی لائی ہوئی تھیں۔

عائلہ کو شاپنگ میں زرا بھی انٹرسٹ نہیں تھا وہ باقی لڑکیوں سے بہت مختلف تھی ہاں بس وہ خود ضرورت کی چیزیں لیتی تھی باقی اس کے کپڑے جوتے وغیرہ ضامن لے کر آتا تھا وہ تو کتنی بار اسے اپنے ساتھ لے جانے کی بات کرتا لیکن عائلہ سہولت سے انکار کر دیتی بلکے سچ تو یہ تھا کہ وہ شاپنگ مال یا پھر کسی شاپ پہ جاتی تو بری طرح سے کنفیوژ ہو جاتی تھی کہ خریدے کیا پھر

جو سب سے پہلے اس کو نظر آتا وہ اسی کو خرید لیتی آگے وہ چاہے مرضی جیسا بھی ہوتا۔

ضامن کے ساتھ بھی کم ہی جاتی تھی اور یرمان ملک نے اس کے لئے ساری شاپنگ ہی خود کی تھی ڈریس شوز اور باقی پرائیویٹ سامان سارا کچھ جس کو دیکھتے عائلہ تو کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی کتنا بے باک انسان تھا یرمان۔

ایک بار پھر سے یرمان ملک کی جسارتیں یاد آئی تو عائلہ کے گال دہکنے لگے تھے اس نے اپنے رخسارِوں پہ ہاتھ مارتے خوُد کو کمپوز کیا آچھا تھا کہ یرمان ملک چلا گیا تھا ورنہ عائلہ شاید سارا دن باتھ روم میں ہی بند رہتی عائلہ اپنی سوچ پوری طرح سے غرق ڈریسنگ مرر پہ لگا نوٹ بھی نہیں دیکھ سکی وہ تو پیچھے مڑنے لگی تو اس کی نظر اس نوٹ پہ گئی تھی جس پہ لکھا ہوا تھا۔۔۔۔

I'm going, I'm getting late, breakfast is ready, I " have to have a proper breakfast, or else I have to take medicine, Ayla, I have to check, if you don't take medicine, then you won't be able to escape my anger, I'm telling you again, I have to have breakfast in peace, I know you're locked in the bathroom because of me But darling, if you think the bathroom is a safe place to escape from me, then let me make it clear that this is your misunderstanding. You will be imprisoned in the bathroom, so I will not come after you. For the one

who went from Karachi to Hyderabad to find you, this bathroom is a very easy target. So next time be careful darling. Every time you see this bathroom, you run away from me...!;"

"میں جارہا ہوں مجھے لیٹ ہو رہا ہے بریک فاسٹ ریڈی ہے پر وپر بریک فاسٹ کرنا ہے اور پھر میڈیسن لینی ہے عائلہ میں نے چیک کرنا ہے اگر تم نے میڈیسن نہیں لی تو پھر میرے غصے سے تم بچ نہیں سکو گی دوبارہ کہہ رہا ہوں ناشتہ آرام سے کرنا ہے جانتا ہوں تم میری وجہ سے باتھ روم میں بند ہو لیکن ڈارلنگ آگر تمھیں باتھ روم مجھ سے بچنے کے لئے ایک سیکور پلیس لگ رہی ہے تو میں کلئیر کر دوں کہ یہ تمھاری غلط فہمی ہے تم باتھ روم میں قید ہو جاؤ گی تو میں تمھارے پیچھے نہیں آؤں گا جو تمھیں کراچی سے

حیدر آباد تک ڈھونڈنے چلا گیا اس کے لئے یہ باتھ روم خاصا ہلکا ٹارگیٹ ہے سو نیکسٹ ٹائم بی کیئر فل ڈارلنگ ہر بار تمھیں یہ باتھ روم ہی نظر آتی ہے مُجھے سے دور بھاگنے کی۔۔۔!؛"شاید اس کا حوالہ اُس دن کی طرف تھا جب وہ پہلی بار عائلہ کے گھر گیا تھا اوُر عائلہ اس سے چھپتے باتھ روم میں بند ہو گئی تھی۔۔

عائلہ نے نوٹ مٹھیوں میں جکڑا تھا یہ بندہ کتنا شارپ مائنڈ تھا کیسے اس کی پلاننگ کے بارے میں جان گیا وہ۔

عائلہ کے پاس سیل فون نہیں تھا آگر ہوتا تو وہ پاکستان کال کر لیتی فزا بھی ناراض تھی اوُر ضامن بھی فزا تو اس سے ابرش کی وجہ سے ناراض ہو گئی تھی وہ شائد اب کبھی اس سے بات نہیں کرنے والی تھی اتنی اچھی دوست شاید عائلہ کھو چکی تھی۔

اب عائلہ کو لگ رہا تھا کہ وہ رشتوں کے معاملے میں بد قسمت ہے جو بھی رشتہ اس کو ملتا ہے چھوڑ کر چلا جاتا ہے پہلے باں ا پھر فزا اور ضامن اس کی زندگی میں بابا کی ڈیتھ کے بچا ہی تو ایک رشتہ تھا صرف ایک رشتہ ضامن کا اور اب وہ بھی نہیں رہا ضامن کی یاد آئے اور اس کی آنکھیں نہ نم ہوں یہ کیسے ہو سکتا تھا۔۔

"بھائی۔۔۔" وہ وہیں زمین پہ بیٹھتے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی میڈیسن سے اس کی جو تھوڑی بہت طعیبت سنبھلی تھی وہ رونے کی وجہ سے پھر سے خراب ہو رہی تھی دل میں ایک بار پھر سے درد اٹھ رہا تھا جس کو وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

وہ گھٹنوں میں سر دیئے رونے لگی روتے روتے اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھی وہ نجانے کتنی دیر روتی رہتی جب دروازے پہ دستک ہوئی عائلہ نے آپنا چہرہ

صاف کیا اور دوپٹہ ٹھیک کرتے اس نے دروازہ کھولا جہاں سامنے میڈ کھڑی تھی۔

"?Hi, good morning, ma'am, how are you"

"ہائے گڈ مارننگ میم ہاؤ آر یو۔۔۔؟" میڈ مسکراتے عائلہ کو مارننگ وش کرتے حال پوچھنے لگی یرمان جاتے ہوئے میڈ کو سپیشلی عائلہ کا خیال رکھنے کا کہہ گیا تھا عائلہ کی طعیبت ٹھیک نہیں تھی یرمان ملک کو جاتے بھی عائلہ کی فکر ستا رہی تھی۔۔

".Good morning... I'm fine"

"گڈ مارننگ۔۔۔۔ میں ٹھیک۔۔۔!؛" میڈ شاید جانتی تھی کہ عائلہ کو ترکش زبان نہیں آتی تھی اسی لیے وہ آنگلش میں بات کر رہی تھی۔

"?What will you take for the break, ma'am"

"میم بریک پاس میں کیا لیں گے۔۔۔۔" میڈ عائلہ کی گھبراہٹ دیکھنے نرمی بولی تھی عائلہ اس سے گھبرا رہی تھی شاید میڈ یہاں کافی عرصے سے کام کر رہی تھی قیوم ملک کو وہ جانتی تھی یہاں ان کے اپارٹمنٹ کی صفائی وغیرہ کا خیال وہ ہی رکھتی تھی ساتھ میل سٹاف بھی تھا لیکِن یرمان نے اُن سب کو نکال دیا اب بس فی میل میڈز ہی تھیں۔

اس کو خود تو اس بات سے شاید زیادہ فرق نہیں پڑتا تھا لیکن یہ فیصلہ اس نے عائلہ کے لئے کیا کیونکہ وہ شائد اتنے سارے لوگوں کے ہوتے کمٹیبل نہیں رہتی۔

"...Nothing... I'm not hungry"

"کچھ بھی نہیں۔۔۔مُجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔!؛"وہ یرمان ملک کا نوٹ پڑھ چکی تھی لیکِن پھر بھی اس پل سچ میں اس کا کچھ بھی کھانے کا دل نہیں کر رہا تھا عیجب سی بدمزگی سے چھائی ہوئی تھی طعیبت پہ وہ اپنی حالت خود بھی نہیں سمجھ پا رہی تھی لیکِن اس کو اس وقتِ کسی چیز کی طلب نہیں تھی۔۔۔

-

But ma'am, Sir,have spoken... You have to make breakfast. Now if you don't make breakfast, the head will be angry. Please come. Breakfast is ready. If you are not in the mood, then make a little more. But please do it. Otherwise, you are probably not aware of the Sir anger...."

بٹ میم سر کہہ کر گئے ہیں آپ کو بریک فاسٹ کروانا ہے اب "
اگر آپ بریک فاسٹ نہیں کریں گی تو سر غصہ کریں گے پلیز آپ
آ جائیں بریک فاسٹ ریڈی ہے آگر آپ کا موڈ نہیں ہے تو آپ
تھورا بہت کر لیں لیکِن کریں پلیز ورنہ سر کے غصے سے آپ واقف
نہیں ہیں شاید۔۔۔!؛"میڈ فکر مندی سے بولی اگر عائلہ ناشتہ نہیں
کرتی تو اس کی یرمان ملک سے کلاس پکی تھی عائلہ نے سر جھکایا
اب اس کی وجہ سے کسی کو ڈانٹ پڑتی یہ تو نہیں چاہتی تھی وہ۔

"Okay...."

اوکے۔۔۔"!مارے باندھے جیسے اس نے رات ڈنر میں تھوڑا بہت "
کھایا تھا ارادہ ابھی بریک فاسٹ بھی برائے نام کرنے کا تھا۔

"Comeء ma'am"

آیئے میم۔۔۔!؛"میڈ اسے کچن کے سامنے بنے ڈائننگ ہال کی "
طرف لے گئی یہاں ٹیبل پہ بریک فاسٹ لگایا چکا تھا اتنی ساری
ڈشز عائلہ کے لیے تھیں اتنا تو وہ کبھی نہیں کھا سکتی تھی یہ تو کھانا
آگر دس بندے بھی کھاتے تو شاید بچ جاتا جتنا اس اکیلی کے لیے
لگایا گیا تھا ٹیبل پہ ۔

"So much food."

اتنا زیادہ کھانا۔۔۔؟"کھانے کو دل ہی عائلہ کو حیرانگی ہو رہی "
تھی۔

"Ma'am, you can try all the dishes"

میم آپ ساری ڈشز ٹرائے کر سکتی ہیں۔۔۔!؛"میڈ نے اُسے کھانا "
سرو کرنا چاہا لیکن عائلہ نے اُسے روک دیا۔

"You didn't like the food, ma'am"

میم آپ کو کھانا پسند نہیں آیا ہے۔۔۔؟"بچاری میڈ گھبرا گئی "
عائلہ نے جس طرح اسے کھانے پلیٹ میں ڈالنے سے روکا اُسے لگا
کہ شائد عائلہ کو کھانا پسند نہیں آیا ہے وہ گھبرائے پوچھنے لگی۔

"No, I haven't tested it yet, but I'll put as much

food in it as I can, you go…!"

نہیں ابھی تک تو میں نے ٹیسٹ ہی نہیں کیا ہے بٹ میں نے جتنا"
کھانا ہوا میں خود ڈال لونگی آپ جائیں۔۔۔!؛"عائلہ کھانے کے

معاملے میں بھی کافی شرمیلی تھی کسی کے سامنے وہ ٹھیک سے کھا ہی نہیں پاتی اکیلے میں وہ کھاتی تھی اگر ان کے گھر میں کوئی مہمان آ جاتا تو عائلہ بھولی رہتی تھی جب تک وہ مہمان ان کے گھر رہتا تب تک ۔

"Okay ma'am, enjoy your breakfast, and if you need anything else, give me a call, I'm in the kitchen..."

اوکے میم آپ انجوائے کریں آپنا بریک فاسٹ اوٗر آپ کو کسی " چیز کی مذید ضرورت ہو تو مُجھے آواز دے دیجیے گا میں کچن میں ہوں۔۔۔"میڈ بولتے کچن میں چلی گئی تو عائلہ نے سارے کھانوں کو دیکھا ساری ڈشز ہی تقریباً ترکش تھیں ٹرکش کھانے اسے بس

دیکھنے کی حد تک ہی پسند تھے اس کو تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ ان کا ذائقہ کیسا ہو گا۔

اس نے بس ایک پلیٹ میں تھوڑا سا کھانا نکالتے بمشکل چباتے کھایا مذید کچھ کھانے کا دل نہیں کر رہا تھا وہ کچھ دیر تو ڈائننگ ہال میں ہی بیٹھی رہی اور پھِر واپس کمرے میں چلی آئی تھی۔

.....

ابرش آہستہ آہستہ چل رہی تھی پاؤں میں تھوڑا سا چلنے سے ہی درد ہونے لگ گیا تھا اتنے عجیب و غریب راستے تھے اور وہ اکیلی جا رہی تھی تقریبا منٹ کا وہ فاصلہ اس نے دس منٹس میں طے کیا تھا اور اس وقت وہ فارم ہاؤس کے دروازے کے سامنے کھڑی تھی ایک بار زہن میں یہ خیال آیا کہ وہ واپس

چلی جائے اندر نہ جائے دل کہہ رہا تھا کہ وہ آگے جائے اس کو ضامن کے بارے میں جاننے کا تجسس تھا۔

وہ اپنے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کرتے فارم ہاؤس کا گیٹ عبور کر گئی تھی فارم ہاؤس کافی بڑا تھا ابرش تو اس انسان کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی جس نے اس کو میسجز کیے لیکن درمیان میں جو ضامن کا نام آیا اس بات نے ابرش کو سوچنے پہ مجبور کر دیا تھا۔

ابرش نے عائشہ کو بھی اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا خود ہی آگئی جانتی تھی سب لوگ کچھ دیر بعد اس کی غیر موجودگی کو نوٹ کر لیں گے لیکن اس نے بھی تو صرف بات ہی کرنی تھی اور پھر واپس چلے جانا تھا۔

آگے بڑھی تو اس کی نظر ملازم پہ پڑی جو اپنا معمول کا کام نمٹا رہا تھا ابرش اس کی طرف چلی آئی اب جس نے اس کو میسجز کیے تھے اس کا نام بھی ابرش کو نہیں معلوم تھا تو کیسے پوچھتی وہ اس ملازم سے اُسکے بارے میں۔

ابرش نے ایک بار پھر سے ایڈریس کو دیکھا یہی لوکیشن تھی وہ ٹھیک جگہ پہ آئی تھی لیکن پھر بھی یہ جگہ اس کو کافی سنسان لگ رہی تھی۔

ابریش کو یہ جگہ سیف نہیں لگ رہی تھی اتنی عجیب و غریب جگہ اور پھر یہاں انسان بھی بہت کم تھے ایک ملازم تھا جس نے ایک نظر اس پر ڈالی تھی

۔۔اور وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا جیسے اس کو دیکھتے ہی انجان بن گیا وہ اس کو دیکھتے جیسے اگنور کر رہا تھا۔

ابرش سوچ رہی تھی کہ اسے واپس چلے جانا چاہیے لیکن اب اتنی دور آگئی تھی تو کیسے واپس جاتی ضامن کے بارے میں جانے بغیر تو واپس نہیں جانے والی تھی۔

شاید مقابل اسکی کمزوری سے واقف تھا کہ وہ ضامن کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے اسی لیے تو اس نے ضامن والا گیم استعمال کیا تا کہ ابرش ملک چلی ائے ملازم اب رش کو دیکھتے سائیڈ پہ ہو گیا تھا جبکہ اندر سے ایک انسان نکلا تھا کیوں ابرش آگئی تھی وہ ابرش ملک کو دیکھتے پر اسرار انداز میں مسکرایا تھا۔

"ایئے ایئے مس ابرش کا یوں ملک مجھے یقین نہیں ہو رہا اپ میرے ایک میسج کرنے پر یہاں چلی ہیں۔۔۔۔!؛" وہ خاصہ حیران بھی ہو رہا تھا کیونکہ اس کو واقعی میں یقین نہیں ارہا تھا کہ ابریش ملک چلی آئے گی اور وہ بھی صرف اس کے ایک میسج کرنے پر۔

"اپ کون ہیں۔۔۔؟ اور میرے بارے میں کیسے جانتے ہیں.....!؛" ابرش نے سوالیہ انداز میں پوچھا یہ انسان اس کا پورا نام لے رہا تھا یقینا وہ ڈیڈ کو بھی جانتا تھا کہیں ابرش نے جہاں آکر غلطی تو نہیں اس کو بار بار اس کو یہ احساس ہو رہا تھا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔

"اب تو وہ یہاں آچکی بتاؤں گا سب کچھ بتاؤں گا آپ کو مس ابرش قیوم ملک سب کچھ بتاؤں گا اپ اندر تو ایئے میری مہمان ہیں آپ اور جو جاننے آئی ہیں وہ جانے بھی بغیر تو یقینا اپ نہیں جائیں گی۔۔۔" اس کا لہجہ ابھی تک پورے اس طرح آرہا تھا ابرش کو اس کے انداز سے خطرے کا احساس ہوا تھا۔

"آپ کو جو بھی بات کرنی ہے آپ یہی کریں میں اپ کے ساتھ اندر نہیں آنے والی۔۔۔" ابرش نے انکار کیا وہ الگ بات ہے کہ دل بری طرح سے

ڈر چکا تھا اس پاس کا ماحول دیکھتے یہاں انسان بہت ہی کم تھے اور اس کو تو کوئی عورت وغیرہ بھی نظر نہیں ارہی تھی۔۔

"جو بات آپ کرنے آئی ہیں وہ جہاں کیسے ہو سکتی ہے مس ابرش آپ اندر چلیے میں آپ کو سب کچھ بتاتا ہوں۔۔۔۔۔!؛"

"میں بس جواب جاننا چاہتی ہوں۔۔۔" وہ پل بھر میں سنبھل گیا تھا اگر وہ یہیں ابرش کے ساتھ ایسا رویہ رکھتا تو بہت ممکن تھا کہ ابرڈ یہیں سے واپس پلٹ جاتی اور اس کا بنایا کھیل ختم ہو جاتا اور وہ ایسا نہیں چاہتا تھا۔

"دیکھیں مجھے ضامن سر کے بارے میں سب کچھ جاننا ہے آپ نے مجھے میسج میں یہی بتایا تھا نا کہ آپ مجھے ضامن سر کے بارے میں سب کچھ بتائیں گے ان کے پاسٹ کے بارے میں ان کی لائف کے بارے میں تو آپ پلیز مجھے یہیں بتا دیں مجھے واپس جانا ہے وہاں سب لوگ شاید میرا ویٹ بھی کر رہے

ہوں کیونکہ میں کسی کو بتائی بغیر ائی ہوں۔۔۔۔" ابرش اس انسان کی طرف دیکھتے بولی۔

"مطلب میرا کام بن سکتا ہے یہ جہاں سے آئی ہے اس نے تو وہاں کسی کو کچھ نہیں بتایا ہی سب لوگ اس کو ڈھونڈنے میں کامیاب نہیں ہونگے یقینا یہاں تو کوئی بھی نہیں ائے گا مجھے اس کا فون لینا ہو گا تاکہ اس کی لوکیشن ٹریس نہ ہو سکے۔۔۔۔" وہ انسان دل ہی دل میں سوچنے لگا۔

"میں بھی آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا 1510 منٹ میں آپ کو سب کچھ بتادوں گا میں۔۔۔۔ مس ابرش اب جب یہاں تک آ ہی گئی ہیں تو اندر چلنے میں کیا پرابلم ہے آپ کو۔۔۔۔" وہ جانتا تھا ابرش جس کلاس سے تعلق رکھتی تھی وہاں ایسی باتیں میٹر نہیں کرتی تھی لیکن شاید وہ شروع میں ہی ابرش کو خود سے خوفزدہ کر چکا تھا یا پھر شاید یہ جگہ ہی ایسی تھی اسے ابرش کو

یہاں نہیں بلانا چاہیے تھا کسی اور جگہ اسے بلانا چاہیے تھا لیکن اب تو ابرش آ چکی تھی اور پلان کے مطابق اس کا کام بھی چل رہا تھا۔

"آپ بار بار اندر جانے کا اصرار کیوں کر رہے ہیں مجھے یہیں بتائیں آپ ورنہ میں واپس چلی جاؤں گی۔۔۔۔۔" ابرش نے خود کو مضبوط کیا اب اتنی بھی کمزور نہیں تھی وہ کہ کسی ایک انجان انسان سے ڈر جائے ہاں لیکن یہ جگہ ایسی تھی کہ اس کو ڈر لگ رہا تھا لیکن پھر بھی اس نے خود کو مضبوط کیا۔

"مس ابرش کہوں ملک آپ یہاں ائی تو اپنی مرضی سے لیکن یہاں سے جا نہیں سکتی ہیں اپنی مرضی سے

۔۔۔۔۔ مجھ سے بات کیے بغیر میں آپ کو یہاں سے جانے نہیں دوں گا۔۔۔۔" وہ پل بھر میں رنگ بدل چکا تھا ابرش کو ڈیل کرنا اس لیے خاصہ مشکل ہو رہا تھا اس نے تو سوچا تھا کہ جو لڑکی جہاں تک اسکتی ہے اگے بھی

اس کی باتوں میں اتے وہ بہت کچھ کر سکتے ہیں لیکن ابرش کا یہ دوٹوک انداز اس کو سمجھا رہا تھا کہ وہ ابرش کو اگر نرمی سے ڈیل کرے گا تو یہ لڑکی اس کے کسی کام نہیں ائے گی۔

"کیا مطلب ہے تمھارا کا...؟" وہی ہوا جس کا ابرش کو ڈر لگ رہا تھا یہ انسان اپنا اصل رنگ دکھا رہا تھا۔۔۔۔

"مس ابرش آپ اندر چلیے میں آپ کو سب بتاتا ہوں۔۔۔۔!؛" وہ ابرش کا ہاتھ تھامے آندر لے جانے کی کوشش کرنے لگا تو ابرش نے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن یہ ابرش یہ کام کر نہیں سکی تھی۔۔۔۔

اس انسان کی نظروں سے عجیب سی وحشت ہو رہی تھی جیسے یہ انسان اس کو بے باکی سے دیکھ رہا تھا ایسی نظریں اس نے سر ضامن کی تو کبھی خود پہ

محسوس نہیں کی تھی ضامن تو اس کی طرف اکثر دیکھتا بھی نہیں تھا لیکن یہ انسان اس کو سر تا پیر گھور رہا تھا۔

"چھوڑو مجھے کیا کر رہے ہو تم یہ۔۔۔۔۔" ابرش نے بھرپور مزاحمت کی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا وہ انسان اس کو زبردستی ہی سہی لیکن اندر لے کر چلا گیا تھا فارم ہاؤس کافی بڑا تھا ابرش کو لگ رہا تھا یہاں سے اس کے لیے نکلنا بہت مشکل ہو گا اس لیے اپنا سیل فون تلاش کرنا چاہا لیکن اتنی دیر میں وہ انسان اس کا سیل فون بڑی مہارت سے اس کے کوٹ کی جیب سے اپنے کوٹ کی جیب میں شفٹ کر چکا تھا۔

یہ سب کچھ کب ہوا اس انسان نے کب کیا اس بات کا بالکل بھی پتہ نہیں چلا تھا ابرش ملک کو۔

ہاں لیکن اب فون دیکھنے پر اسے احساس ہوا تو اس کا فون نے اس کے پاس نہیں تھا بلکہ اس انسان کے پاس تھا۔

"آپ نے میرے ساتھ دھوکا کیا ہے کتنے غلط اور چیپ انسان ہیں آپ چھوڑیں مجھے واپس جانا ہے۔۔۔۔۔!؛ ابرش کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیسے اس انسان سے پیچھا چھڑائے جو بری طرح سے اسے ٹریپ کر چکا تھا۔

"یہ تو آپ کو یہاں آنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا نا مس ابرش آپ کا باپ جو کہ ایک جانا پہچانا بزنس مین ہے مجھے لگا نہیں تھا کہ اس کی بیٹی اتنی بے وقوف ہو گی کہ ایک ہی میسج کرنے پر یہاں چلی آئے گی تم تو اس پروفیسر کی محبت میں گوڈے گوڈے ڈوبی ہوئی ہو جس اس کے بارے میں جاننے کے لیے تم یہاں تک چلی آئی۔۔۔۔۔۔!؛" وہ تنزیہ لہجے میں بول رہا تھا اور ابرش کو اپنی غلطی کا احساس شدت سے ہو رہا تھا کہ اسے اس کے میسجز دیکھ

کر یہاں نہیں آنا چاہیے تھا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا اب اسے یہاں سے نکلنا تھا کسی بھی حال میں کچھ بھی کر کے۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اینڈ لیو می۔۔۔۔۔" ابرش نے پورا زور لگایا تھا لیکن وہ انسان بھی خاصہ توانا تھا جو

ابرش اس کو ایک انچ بھی نہیں ہلا سکی تھی۔

وہ اس کو گھسیٹتے جیسے تیسے ہی سہی لیکن اندر لے گیا تھا اور اس کو صوفے پر پھینکا۔

"بہت ہو گیا تھا یہ چھپن چھپائی کا کھیل اب اسے اسے ختم ہی کرنا تھا۔

"آپ کو دشمنی کیا ہے مجھ سے کیوں پکڑا ہے مجھے۔۔۔۔" آئی تو خود تھی لیکن اب اس کو لگ رہا تھا جیسے انسان نے اس کو قید کیا اپنی مرضی سے جہاں سے جا نہیں پا رہی تھی تو اس کا یہی مطلب تھا نا کہ وہ یہاں قید چکی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے مس ابرش کہ تم یہاں سے جا سکتی ہو اگر یہاں سے جا سکتی ہوتی نا تو اب تک تم باہر سے ہی بھاگ چکی ہوتی مان لو اس بات کو تم اب یہاں سے میری مرضی کے بغیر نہیں جا سکتی تو تمہاری بھلائی اسی بات میں ہے کہ یہاں چپ چاپ بیٹھ کر میری بات سنو ورنہ جو ہو گا اس کے ذمہ دار خود ہو گی۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔" وہ ابرش پہ جھکا تھا ابرش کو اس کے لمس سے وحشت ہو رہی تھی پورا زور لگاتے بھی وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی اسی چکر میں اس کا ہاتھ بری طرح سے پس چکا تھا کیونکہ اس انسان نے اس کی کلائی کو بری طرح سے اپنی گرفت میں دبوچا تھا۔

ابرش کو لگ رہا تھا اس کا بازو ہی ٹوٹ گیا درد کی شدت سے اس کے ہونٹوں سے چیخ نکلی تھی جس کو مقابل نہیں اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کے قید کیا تھا۔

"خاموش چپ ہو جاو اور جو میں پوچھوں گا اس کا بالکل سچ سچ جواب دینا ورنہ میں اس وقت جتنے غصے میں ہوں تم اندازہ نہیں لگا سکتی ہو کہ یہاں کیا ہو سکتا ہے۔۔۔۔" وہ ابرش کے بالوں کو اپنی گرفت میں دبوچے بولا تھا جبکہ ابرش بے بسی سے اس کی گرفت میں پڑی تھی سمجھ نہیں ارہا تھا یہاں سے کیسے نکلے ایک تو اتنی بڑی غلطی کر چکی تھی کہ کسی کو بھی نہ بتائے یہاں چلی آئی تھی کاش کہ وہ عائشہ کو یہ بتا کر آتی یا پھر یہاں اتی ہی نہیں ضامن بھی اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا اور اس کو پتہ تھا کہ ضامن کو اس کی اتنی فکر تو تھی نہیں کہ اس کی غیر موجودگی کو نوٹ کرتے ہوئے اس کو ڈھونڈنے

چلاتا اس کا سیل فون بھی ایسے انسان کے پاس تھا جیسے وہ دیوار پر مارتے توڑ چکا تھا۔۔۔۔شاید وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ ابرش کی لوکیشن ٹریس نہ ہو سکے۔

"تم میرے ڈیڈ کو کیسے جانتے ہو کیا تمہیں ڈیڈ سے کوئی پرابلم ہے۔۔۔۔؟" ابرش اب اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ یہ انسان بار بار اس کے ڈیڈ کا نام لے رہا ہے تو ممکن ہے کہ یہ ڈیڈ کی وجہ سے اس کو ایسے ٹریپ کرتے اپنے فارم ہاؤس بلا چکا ہے۔

"بہت سمجھدار ہو تم اخر بیٹی کس کی ہو تمہارے باپ نے جو کیا اس کا خمیازہ تمہیں بھگتنا پڑے گا۔۔۔۔وہ کہتے ہیں نا باپ جو کرتا ہے اس کا کیا اس کی بیٹی کو بھگتنا پڑتا ہے تو وہ تم بھگتو گی قیوم ملک کی بیٹی۔۔۔۔۔جو اس نے کیا اس کی سزا اس کی بیٹی کو ملیں گی۔۔۔۔۔!؛"

"یہ کیا بکواس کر رہے ہیں آپ میرے ڈیڈ ایسا ویسا کچھ نہیں کر سکتے ہیں تمہارے کہنے کا مطلب کیا ہے۔۔۔۔۔۔؟!" وہ ابھی سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ یہ انسان اخر کیوں اس کے ڈیڈ کے پیچھے پڑا ہے ایسا کیا کیا ہے ڈیڈ نے جو یہ انسان اس کو اغوا کر چکا ہے یہ اغوا ہی تھا ہاں لیکن یہ الگ بات تھی کہ وہ خود چل کر یہاں آئی تھی۔۔۔

"تمہارے باپ نے جو کیا ہے اگر وہ تمہیں پتہ چل جائے تو منہ چھپاتی پھرو گے تم لیکن اب تم تو تمہارا باپ بھی چھپائے گا تمہاری حالت دیکھتے جب تم یہاں سے نکلو گی تو اپنی عزت و آبرو کھو چکی ہو گی پھر دیکھتا ہوں تمہارا وہ شوہر بھی تمہیں کیسے اپناتا ہے جو پہلے ہی تم سے نفرت کرتا ہے۔۔۔۔!؛" اس انسان کے پاس جیسے ابرش اور ملک خاندان کی پوری ڈیٹیل تھی جو ابرش اور قیوم ملک کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا وہ تو یہ

بھی جانتا تھا کہ ضامن اور ابرش کے درمیان کچھ بھی ٹھیک نہیں تھا ہاں اس کا اور ضامن کا نکاح تو ابھی لیک نہیں ہوا تھا میڈیا پر۔۔۔ نکاح کی خبر صرف یرمان اور عائلہ کے چلی تھی تو یہ انسان ضامن اور اس کے نکاح کے بارے میں کیسے جانتا تھا ابرش کو یہ انسان پل پل حیران کر رہا تھا اپنی باتوں سے۔

"کیا مطلب ہے تمہارا تم ایسا کیسے کر سکتے ہو گھٹیا انسان چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔" ابرش نے اسے دھکہ دیا تھا اور وہ اسے اچانک حملے کے لیے تیار نہیں تھا تو پیچھے گرا تھا اور ابرش نے موقع کا فائدہ اٹھاتے باہر کی طرف دوڑ لگائی تھی لیکن سامنے بڑے ٹیبل سے وہ بری طرح سے ٹکرائی تھی اور لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے کی طرف گئی تھی۔

تب تک وہ انسان بھی سنبھل چکا تھا اور اس نے ابرش کو ایک دفعہ پھر سے بازو اسے تب پہنچا تھا اور زمین پر پھینکتے ہوئے ایک بار پھر سے اس پر حاوی ہوا تھا۔

ابرش کر بھی کچھ نہیں کر پا رہی تھی وہ انسان مکمل طور پر اس کو اپنی گرفت میں قید کر چکا تھا یہاں آنا ہی اس کی سب سے بڑی غلطی تھی وہ بار بار اپنی غلطی پر خود کو کوس رہی تھی لیکن اب کیا ہو سکتا تھا وہ انسان اس کے ایموشن سے کھیل چکا تھا اس نے شاید جان بوجھ کر ضامن کا نام لیا تھا تا کہ ابرش دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر جہاں چلی آئی۔

ابرش کو اپنا فون حاصل کرنا تھا کسی بھی طرح سے تا کہ وہ یہاں سے نکلنے کی کوئی پلاننگ کر سکتی۔

"کوششوں بیکار ہیں ابرش ملک مجھ سے بات کرو گی تو اسی میں فائدہ ہے تمہارا۔۔۔۔" وہ ابرش کے بالوں کو اپنی گرفت میں قید کر چکا تھا اب برش کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی۔

پل بھر کے لیے چہرے کا رنگ بھی بدلا تھا یہ فارم ہاؤس اتنا بڑا تھا کہ ابرش یہاں سے بھاگنے کی کوشش کرتی تو شاید کبھی بھاگ نہیں سکتی ایک کوشش اس نے کی تھی اور اب یہ انسان ایک بار پھر سے اس کو قید کر چکا تھا۔

"پلیز چھوڑ دو مجھے تمہیں جو بھی بات کرنی ہے دیٹ سے کر لیناڈیڈ تمہاری بات سنیں گے بھی اور تمہیں اچھا رسپانس بھی دیں گے میں اس بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی ہوں تمہیں مجھ سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔۔۔۔" ابرش نے اس کو نرمی سے ہینڈل کرنا چاہا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ تمہارے تھرو میرا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا ابرش ملک تم قیوم ملک کی بیٹی ہو قیوم ملک کی بیٹی جس کی عزت و ابرو اب نہیں بچے گی تو یہ خبر میڈیا پر چلے گی اور میڈیا پر یہ خبر چلے گی تو تمہارا باپ جیتے جی مر جائے گا اور میں یہی تو چاہتا ہوں کہ وہ انسان ٹرپ کر مارے بالکل ویسے ہی جیسے کہ اس کی وجہ سے کوئی اور مری تھی۔۔۔""مری تھی تم کسی عورت کی بات کر رہے ہو۔۔۔۔"مری تھی تو صاف مطلب تھا کہ وہ کسی لڑکی کے بارے میں بات کر رہا تھا ڈیڈ اور کسی لڑکی کا لنک ابرش کے سمجھ میں نہیں ا رہا تھا یہ کچھ بھی کہ یہ انسان اخر کہہ کیا رہا تھا۔

"ہاں مری تھی اس کا یوں ملک کی وجہ سے لیکن میں اسے انسان کو تباہ و برباد کر دوں گا جسے انسان کی وجہ سے ہم نے اتنا کچھ فیس کیا۔۔۔۔"وہ اب خاصہ طیش میں آ چکا تھا ابرش کی کوٹ کے بٹن کھولنے چاہیے لیکن ابرش

اس کو روک رہی تھی شاید وہ جو کرنا چاہ رہا تھا ابرش ایسا کبھی نہیں ہونے دینا چاہتی تھی ایسے اس انسان کو مصروف رکھنا تھا تاکہ وہ جہاں سے بھاگ سکے

۔

"پلیز مجھے چھوڑ دو دیکھو ہم بات کر لیتے ہیں۔۔۔۔!؛" ابرش کو یہی حل نظر آیا تھا کہ وہ اس انسان سے بات کر لیں تاکہ بات مزید اگے نہ بڑھ سکے۔

"ویری گڈ بہت اچھی بات ہے میں بھی یہی چاہتا ہوں لیکن تم یہاں سے جا نہیں سکتی ہو ابرش ملک تو اگر تو تمہارے ذہن میں کوئی پلاننگ چل رہی ہے تو بہتر ہے کہ اسے یہی پر سٹاپ کر دو چلو وہاں بیٹھو۔۔۔۔۔" وہ ابرش کو چھوڑتے الگ ہوا تھا ابرش نے تیزی سے اپنا حلیہ ٹھیک کیا تھا اس کے بال بھی بکھر چکے تھے چہرے پر آنسوؤں کا نشان تھے وہ انسان پل بھر میں اس کا حلیہ بگاڑ چکا تھا ابرش کے لیے جہاں رکنا خطرے سے خالی نہیں تھا اسے

یہاں سے بھاگنا تھا لیکن اس کے لیے بھی اس کو کچھ سوچنا تھا اس کا فون اس انسان کی جیب میں تھا جتنی مہارت سے اس انسان نے اس کی جیب سے فون حاصل کیا تھا اتنی ہی مہارت سے ابرش کو بھی اس کی جیب سے اپنا فارم لینا تھا اور یہ تبھی ممکن تھا جب ابرش اس کے قریب جاتی لیکن یہ انسان اور اس کا وحشت بڑا لمس ابرش اس کو اس کے قریب نہیں جانے دے رہا تھا۔

"اب بتاؤ کیا بات کرنی ہے تم نے اور لیٹس سپوز کے ڈیڈ کی وجہ سے تمہارے کسی ریلیٹو کی ڈیتھ ہوئی ہے تو اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے نا اور ہو سکتا ہے غلطی تمہاری سائٹ کی ہو ڈیڈ اس میں بے قصور ہو میں مجھے اپنی ڈیڈ پر پورا بھروسہ وہ ایسا کچھ بھی نہیں کر سکتے تو بہتر ہے کہ تم پہلے پوری تحقیق کر لو اس کے بعد کچھ بھی کرنا یہ نہ ہو تو میں بعد میں پچھتانا

پڑے۔۔۔۔"وہ قریب ہوئی تھی اتنی کہ ہاتھ اسانی سے اس کے کوٹ کی جیب کی طرف جاسکتا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے میں جھوٹ بول رہا ہوں خیر تم جس انسان کی بیٹی ہو اس انسان کے بارے میں کوئی اچھی امید نہیں کی جاسکتی لیکن تمہیں میری بات ماننی ہو گی اسی میں تمہارا فائدہ ہے ورنہ میں جو بات کرنے جارہا ہوں وہ میں سچ بھی کر سکتا ہوں وہ غصے سے بولا کیا مطلب ہے تمہارا تمہیں اپنے ڈیڈ کو کال کرنی ہو گی انہوں نے یہ بتانا ہو گا کہ تم اب پہلے جیسی نہیں رہی کیا مطلب ہے تمہارا پہلے جیسی نہیں رہے تم کہنا کیا چاہتے ہو ابرش گھبرا گئی سمپل لفظوں میں تمہیں اپنے ڈر سے یہ کہنا ہے کہ تمہاری عزت و ابرو محفوظ نہیں رہی ہے تمہیں اغوا کیا گیا تھا اور اس کے بعد گینگ۔۔۔۔۔"

"نہیں اس سے اگے ایک لفظ مت بولنا تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہے سب بولنے کی تمہیں لگتا ہے میں یہ سب اپنے ڈیڈ سے کہہ پاؤں گی کتنی بے حس انسان ہو تم۔۔۔۔۔"

"یہ سب کچھ ہوا تھا اس کے ساتھ بھی اور کس نے کیا قیوم ملک نے اور میں اب کروں گا قیوم ملک کی بیٹی کے ساتھ میں تو تمہارا لڑکی ہونے کا لحاظ کر رہا تھا تمہیں چھوڑ رہا تھا کیونکہ میں اس انسان کو اسی تکلیف سے گزرتے دیکھنا چاہتا تھا جس تکلیف میں میرے بابا گئے اس دنیا سے لیکن شاید تم چاہتی ہو کہ سچ مچھ میں تمہارے ساتھ یہ سب کچھ ہو

۔۔"وہ اسے پیچھے صوفے پر پھینکتے ہیں ایک بار پھر سے ابرش کے بالوں کو دبوچ چکا تھا۔

"نہیں پلیز چھوڑ دو مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔" ابرش تھی ہی اتنے نازک مزاج اس سے کہاں برداشت ہوتی تھیں اتنی سختیاں۔

اس سے تو اج تک کسی نے اتنی سختی سے نہیں چھوا تھا نرم کانچ کی گڑیا جیڈی تھی جسے بات کرتے ہوئے بھی قیوم ملک کافی احتیاط کرتے تھے کیونکہ اس کو چھوٹی چھوٹی باتیں ہٹ کر جاتی تھی اور اب یہ انسان اس کے بالوں کو اتنی سخت سے دبوچے ہوئے تھا کہ ابرش کو اپنے بال جڑوں سے اکڑتے محسوس ہو رہے تھے۔

"درد تم تمھارے باپ کو بھی ہو گا اور اتنا شدید ہو گا کہ وہ برداشت ہی نہیں کر سکے گا ابرش قیوم ملک۔۔۔" وہ مذید ابرش کو اپنی گرفت میں قید کر چکا تھا ابرش کے لیے یہ سہن کرنا واقعی اس پل بہت مشکل ہو رہا تھا دل تھا کہ

اس قدر گھبرا رہا تھا ابرش کو لگ رہا تھا اس کا ہارٹ فیل ہو جائے گا مقابل کی شدت تھی ہی اتنی زیادہ۔

"تم بہت غلط کر رہے ہو۔۔۔" وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا اور ابرش نے چہرہ پھیر لیا اپنی بے بسی پہ آنکھیں بھیگ گئی ہوئی تھیں وہ کب سے کوششوں کے باوجود اس انسان کے فارم ہاؤس سے نکلنے میں کامیاب نہیں ہو پا رہی تھی۔

"جانتا ہوں لیکن بدلہ لینا ہے مجھے۔۔۔" اس کی بھاری انگلیاں ابرش کے رخساروں پہ سرسرا رہی تھیں ابرش اس کے وحشت بھرے لمس پہ کپکپاتے آس پاس دیکھنے لگی ایک تو مصیبت یہ تھی کہ وہ فون کیسے لیتی اس انسان کا اپنا تو ٹوٹ چکا تھا اگر اس کا فون لے لیتی تو ضرور کر سکتی تھی لیکِن

اب تو وہ اس کے بھاری ہاتھوں کے لمس پہ کپکپا رہی تھی جیسے پورے وجود میں درد کی لہریں سرایت کرتی محسوس ہو رہی تھیں۔

"ایک لڑکی سے بدلہ لینا ہے تم نے۔۔۔۔" ابرش اس کے کشادہ وجود سے نظریں چُرا گئی تھی جو اس کے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ان کی نرماہٹوں کو محسوس کر رہا تھا ابرش کو اس انسان کو باتوں میں مصروف کرنا تھا کسی بھی طرح سے تاکہ جو تھوڑا بہت ٹائم ملے وہ اس کو یوز کر سکتا یہاں سے بھاگنے کی ترکیب میں۔

"ہاں قیوم ملک نے بھی تو ایک لڑکی کو ہی نشانہ بنایا تھا بے قصور لڑکی کو اور اب تم بھی نشانہ بنو گی کسی کے بدلے کا ابرش ملک۔۔۔" اس کے نازک وجود پہ گہری بے باک نظر ڈالتے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جہاں جمع ہو چکا پانی اب پلکوں کے راستے بہنے کو بے قرار تھا۔

"تو تم بھی تو وہی کر رہے ہو نا بدلے کے لیے بے قصور لڑکی کو نشانہ بنا رہے ہیں کیا فرق ہے تم میں اور نیٹ میں اور اگر ڈیڈ نے غلط کیا بھی ہے کسی کے ساتھ تو تم بھی تو وہی کر رہے ہو نا تو تم بھی تو ان کے جیسے ہوئے نا میں ان میں کوئی فرق نہ تم میں کوئی فرق۔۔۔۔۔!؛" ابرش نے اس کو ایموشنل کرنا چاہا مقصد صرف اتنا تھا کہ وہ کچھ دیر کے لیے اس انسان سے فرار اختیار کر لے لیکن یہ اس کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا۔

"ہاں میں کر رہا ہوں ایسا کیونکہ جو جیسا ہو اس کے ساتھ ویسا ہی بننا پڑتا ہے اور اگر تمہیں لگتا ہے کہ اس طرح باتوں میں وقت ضائع کر کے تم بچ سکتی ہو تو یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے تمہاری مس ابرش ملک ابھی دور ہو جائے گی۔۔۔۔" ابرش کے کوٹ کو ایک ہی جھٹکے میں اتار چکا تھا جبکہ ابرش اب اس کے ارادے جانتی مزید گھبرا گئی تھی کیونکہ اب یہ انسان سچ میں اپنا

خاص سچ کرنے والا تھا تو انسان اس کی شرٹ کے بٹنوں پر ہاتھ تو پہلے ہی رکھے ہوئے تھا اب ان کو ایک ہی جھٹکے میں کھینچ کر تو توڑ چکا تھا۔۔۔۔

وہ تو پورا ارادہ رکھتا تھا ابرش کو کنٹرول کرنے لیکن ابرش نے ایک بار پھر سے کوشش کرتے اس انسان کو کوز سے دور جھٹکا اور اب کی بار اس نے اپنے سارے حواسوں کو کنٹرول میں رکھتے باہر کی طرف دوڑ لگائی تھی اور اس کے خوش قسمتی تھی کہ وہ باہر نکل بھی آئی تھی لیکن وہ یہاں سے آئی تھی اس کو واپسی کا راستہ نہیں مل رہا تھا کیونکہ وہ فارم ہاؤس اتنا بڑا تھا اور اس کے اتنے دروازے تھے اور اس پاس تھے کے جنگلات۔

وہ جاتی تو کہاں شاید کہیں باہر پھنس سکتی تھی اب ویسے بھی شام ہونے والی تھی ابرش کو جہاں ایک کافی ٹائم ہو چکا تھا اس کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کس طرف جائے۔

ایک تو یہ انسان اس کے پیچھے آ رہا تھا دوسرا وہ راستوں سے انجان تھی اس نے پھر بھی اپنے پاؤں مخالف سمت موڑ لیے تھے وہ بھاگ رہی تھی جب اس کے پاؤں مڑنے سے اس کے قدموں کے لڑکھڑاہٹ واضح ہوتے وہ نیچے گری تھی وہ انسان مزید اس کے قریب آتا کہ اس نے خود کو مضبوط کیا اور پھر سے بھاگنے لگی۔

وہ ایک درخت کے پیچھے چھپ گئی تھی لیکن وہ انسان بھی اس کے پیچھے ہی آ رہا تھا درخت کافی زیادہ تھے اس کے فارم ہاؤس میں شاید یہ کافی سنسان فارم ہاؤس تھا جس میں اتنے زیادہ درخت تھے ابرش تو ایسی جگہیں پہلی بار دیکھ رہی تھی۔

اس نے کہاں دیکھی تھی ایسی جگہیں لیکن یہ اس کے حق میں اچھا ثابت ہو رہا تھا کہ یہاں اندر درختوں کی اوٹ میں وہ آسانی سے چھپ گئی تھی اور وہ

تھی بھی اتنی نازک ہے اور پتلی سی کہ اس انسان کو وہ نظر بھی نہیں آ رہی تھی۔

ابرش سانس تک رک چکی تھی کہ کہیں اس کی سانسوں کی آواز ہی مخالف کی سماعتوں سے نہ ٹکرا دے اور وہ یہاں اس کو دیکھ رہا تھا تاکہ ایک بار ابرش اس کو مل جائے اور پھر وہی کرے گا جو وہ کرنے والا تھا۔

اس کو پہلے ہی ابرش کی باتوں میں اتے وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے تھا قیوم مالک کی بیٹی ہے نا دھوکہ تو ان لوگوں کی فطرت میں شامل ہے مجھے اس لڑکی کو نرمی سے ڈیل کرنا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔۔!؛" وہ خود کو کوس رہا تھا اپنی مونچھیں سہلاتے وہ یہاں وہاں دیکھتے شاید ابرش کو تلاش کر رہا تھا۔

جو اس کو کہیں نہیں مل رہی تھی نہ جانے کہاں چلی گئی تھی وہ۔

"یہ لڑکی باہر نہیں جاسکتی ہے ضرور مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہی ہے مجھے اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھنے ہوں گے جہاں سے کہیں بھی شور کی اواز آئی مطلب یہ لڑکی وہیں ہے۔۔۔" وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا ابرش یہاں سے نہیں بھاگ سکتی تھی۔

وہ جانتا تھا فارم ہاؤس کا دروازہ کافی آگے تھا ابھی وہاں تک جا ہی نہیں سکتی تھی ابرش۔

جتنی نازک مزاج تھی وہ اتنی بھاگ کر چلتی تو شاید اب تک وہ زمین بوس ہو چکی ہوتی اس نے فل ہی دل میں سوچا۔

ابرش نے یہاں وہاں دیکھا اب تو اندھیرے کی وجہ سے یہاں لائٹس نہ ہونے کے برابر تھی۔

یہی وجہ تھی کہ وہ انسان ابرش کو دیکھ کر نہیں پا رہا تھا یوں یوں اندھیرا پھیل رہا تھا اس کی تشویش میں اضافہ ہو رہا تھا کیونکہ ابرش تو شاید کہیں چپ کر بیٹھ گئی تھی دوسری طرف ابرش نے اپنے ہونٹوں پر سختی سے ہاتھ جمایا ہوا تھا کہ اس کی ہونٹوں سے نکلتی سسکیاں مقابل کی سماعتوں سے نہ جا ٹکرائیں۔

وہ پوری کوشش کر رہی تھی کہ اس انسان کو ایسا لگے جیسے یہاں ابرش نہیں ہے لیکن وہ اپنے موبائل کی لائٹ ان کرتے یہاں وہاں دیکھنے لگا تھا اور اب اس کے قدموں کا رخ ابرش کی طرف ہی تھا ابرش و مزید پریشانی ہوئی اب وہ کیا کرتی ہوں وہ جیسے درخت میں جیسے سمانے کی کوشش کر رہی تھی فون پاس نہ ہونے کی وجہ سے اس کو بہت مشکل پیش ارہی تھی پاؤں میں کانٹا چھبنے کی وجہ سے اس کے پاؤں میں شدید درد بھی اٹھ رہا تھا۔

لیکن یہ درد اس دل درد کے مقابلے کو میں کچھ بھی نہیں تھا جو اس کے دل میں اٹھا تھا اس انسان کی خوف کی وجہ سے وہ انسان جو کرنا چاہتا تھا اگر وہ اپنے کرنے پر آجاتا تو ابرش ملک کیا کرتی اس کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا گھبراہٹ سے دل ڈوبا جارہا تھا۔

وہ دل ہی دل میں ضامن کو یاد کررہی تھی کیا ضامن جہاں آجائے گا لیکن وہ یہاں کیسے آسکتا تھا وہ تو اس کے بارے میں کچھ جانتا ہی نہیں تھا کہ ابرش ہے کہاں۔۔۔۔۔؟

عائشہ ہاں ابرش کو یقین تھا عائشہ اس کی غیر موجودگی کو ضرور محسوس کرے گی لیکن کب یہ وہ ہر گز نہیں جانتے تھے اب وہ یہاں بری طرح سے محصور ہو کر رہ گئی تھی۔

.....

صبح ہوئے واقعے کے بعد ضامن نے ابرش کو کہیں بھی نہیں دیکھا تھا اچھا ہی تھا ضامن ویسے بھی اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا تھا وہ ایک ہی دن میں اتنے ڈرامے کر چکی تھی کہ ضامن کا دل سچ میں اس ٹرپ سے اکتا گیا تھا ایک طرف یہاں عائلہ نہیں تھی اور دوسری طرف ابرش کی یہ حرکتیں ضامن کو واقعی میں ابرش سے کافی بدزن کر چکی تھیں۔

خیر نفرت تو وہ ابرش سے پہلے ہی کرتا تھا جو حرکت ابرش نے کی تھی اس کے بعد سے وہ ضامن کی نفرت کی ہی اقدار تھی۔

لیکن کل رات اور ابھی جو ابرش نے کیا فزا کے ساتھ اس کے بعد ضامن کے دل میں ابرش کے لیے مزید نفرت بڑھ گئی تھی۔

"سر یہ اپ کا سیل فون۔۔۔۔" فزا جب اس کو سیل فون دے رہی تھی تب فزا نے اس کو کچھ بتایا تھا "مس فزا اپ کچھ کہنا چاہتی

ہیں۔۔۔۔؟!"ضامن کے ذہن میں اچانک سے صبح کا ہوا واقع یاد آیا جب صبح فزا اس کو فون دیتے ہوئے تھوڑی گھبرا رہی تھی۔

"سر وہ میں نے ابرش کو سائیڈ پہ جاتے دیکھا ہے نہ جانے وہ وہاں کیا کرنے گئی ہیں اکیلی ہیں ان کے ساتھ کوئی بھی ہے بھی نہیں۔۔۔۔۔"فزا پریشانی سے بولی تھی۔

وہ ابرش کو وہاں جاتے ہوئے دیکھ چکی تھی اس نے سوچا کہ ضامن ین کو بتا دے کہیں کوئی مسئلہ ہی نہ جائے۔۔۔۔

"مس فزا آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے مس ملک اپنے نفع نقصان کے ذمہ دار خود ہیں اپ جائیں اور ٹرپ انجوائے
کریں۔۔۔۔۔"ضامن فزا کو تو وہاں سے بھیج چکا تھا لیکن اس میں ایک نظر اس راستے کی طرف دیکھا یہاں سے ابرش گئی تھی پھر اس نے سر جھٹک دیا

اور اس کے بعد سے وہ لوگ کچھ مصروف ہو گئے جس کی وجہ سے ان کا دھیان ابرش کی طرف نہیں گیا تھا اب جب شام ہو چکی اور تمام لوگوں نے واپس ہوٹل جانا تھا تو اب ضامن ابرش کو نہ پا کر تھوڑا بہت اپ سٹ ہوا تھا

۔

لیکن پھر اس نے سر جھٹک دیا کہ کہیں ہو گی لڑکیوں کے ساتھ اس کی بلا سے

۔

اس وقت تمام لوگ واپسی کی تیاری کر رہے تھے ان کو ہوٹل جانا تھا ہوٹل جا کے ڈنر کرتے پھر واپس اپنے اپنے رومز میں کیونکہ کافی زیادہ برف باری ہو رہی تھی تو ٹھنڈ کافی زیادہ بڑھ چکے تھے۔

"سر مس ابرش ملک غائب ہیں صبح سے وہ نہیں آئی ہیں۔۔۔۔!؛" عائشہ پریشانی سے ابرش کی غیر موجودگی نوٹ کرتے ضامن کی طرف ائی تھی۔

"مس عائشہ یہ میرا مسئلہ نہیں ہے آپ باقی سٹاف ممبر سے بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ مس ملک جیسی حرکتیں کرتی ہیں آپ بہتر واقف ہیں کہ ان کی حرکتوں کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔۔۔۔"ضامن کے تیور بگڑے تھے اب ابرش کی یہ کون سی نئی چال تھی وہ کہاں چلی گئی تھی۔

"سر باقی سٹاف ممبر سے زیادہ ابرش کا رشتہ آپ سے گہرا ہے وہ فون نہیں اٹھا رہی ہے اس کا سیل فون اف ہے مجھے بہت زیادہ پریشانی ہو رہی ہے اور اگر قیوم انکل یا ابرش کی فیملی میں سے کسی اور کی کال آگئی تو میں انہیں کیا بتاؤں گی پلیز آپ ان سے کنٹیکٹ کریں مجھے امید ہے آپ کی کال وہ ضرور ریسیو کریں گی۔۔۔۔۔"عائشہ پریشانی سے بول ہو رہی تھی عائشہ کے پاس ابرش کی فیملی کے نمبرز تھے لیکن قیوم ملک کا نمبر تھا اس کے پاس وہ جانتی تھی کہ اگر قیوم ملک کا رابطہ ابرش سے نہیں ہوا تو وہ بھی اسے کال کریں گے

یا پھر سٹاف میں سے کسی ممبر کو اور ابرش کے غیر موجودگی کو محسوس کرتے وہ کیا کریں گے یہ تو وہ اچھے سے جانتی تھی۔

"آپ جائیں یہاں سے۔۔۔۔"ضامن نے اسے بھیج دیا لیکن ابرش کے حوالے سے وہ خود پریشان ہو گیا تھا جو نہ جانے کہاں چلی گئی تھی ایک تو یہ لڑکی اس نے ٹھیکہ لے رکھا تھا ہر وقت مجھے پریشان کرنے کا وہ دل ہی دل میں تملایا تھا۔

ابرش کے سیل فون پر کال کیسے کرتا وہ اس کے پاس ابرش کا نمبر نہیں تھا نا اس نے کبھی یہ ابرش کا نمبر لینے کی زحمت کی تھی وہ سٹاف ممبرز کے پاس گیا جو ابرش کی گمشدگی کی وجہ سے ہی اپ سٹ لگ رہے تھے اگر قیوم ملک کو پتہ چل گیا ابرش کے غیر موجودگی کا تو بہت برا ہو گا ہمارے ساتھ پرنسپل سر تو ہمیں کھڑے کھڑے اس جاب سے سسپینڈ کر دیں گے ضامن سر

آپ کچھ کریں مس ابرش سے کنٹیکٹ کرنے کی کوشش کریں کیا پتہ آپ رابطہ کریں تو وہ کال ریسیو کر لیں۔۔۔۔"ایک سٹاف ممبر پریشانی سے بولا تھا جبکہ اس سارے معاملے میں ایک مس انعم تھیں جو کافی خوش تھی کہ اچھا ہوا یہ ابرش ملک کہیں گم ہو گئی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ جتنی مرضی گم ہو جائے واپس تو ابرش نہیں انا ہی تھا۔

"سر اب آپ لوگ کچھ زیادہ ہی سوچ رہے ہیں مس ملک کی حرکتوں سے تو آپ واقف ہیں نا وہ جان بوجھ کر ایسی حرکت کرتی ہیں یا پھر شاید وہ سر ضامن کی اٹینشن حاصل کرنا چاہتی ہیں اس لیے وہ جان بوجھ کر غائب ہو گئی ہیں۔۔۔۔"مس انعم نے تنزیہ لہجے میں کہا جبکہ باقی سارے سٹوڈنٹس اور ابرش کی وجہ سے پریشان تھے۔

مس انعم کی رائے ابرش کے بارے میں سنتے ان کو برا لگا تھا ایک طرف ابرش کا غائب تھی اور دوسری طرف اگر ابرش کو مس انعم کی اس باتوں کا علم ہو جاتا تو نہ جانے وہ کیا کرتی وہ جانتی تھی کہ ابرش بل بھر میں مس انعم کو یونی سسپینڈ کروا سکتی تھی اتنے پاور فل اتنے ریسورسز تو تھے اس کے ڈیڈ کے "مس انعم اس وقت مس ابرش آپ کی سرونٹ ہے اور ایک اچھے ٹیچر ہونے کے ناطے آپ کی سٹوڈنٹ غائب ہیں تو آپ کو اسے ڈھونڈنا چاہیے۔۔۔۔" ایک اور سٹاف ممبر بولا تھا جن کو مس انعم کا یہ رویہ بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔

"میں کہاں سے ڈھونڈ کر لاؤں انہیں سر وہ خود غائب ہوئی ہیں اگر وہ کہیں جا رہی تھی تو کم سے کم کسی کو بتا کر تو جاتی چلو ہمیں بتانے کی ضرورت نہیں محسوس کی تو اپنی دوست کو ہی بتا دیتی یا پھر سر ضامن کو جن کے اگے پیچھے وہ

ہر وقت گھومتی رہتی ہیں۔۔۔۔"مس انم کی نظر سر ضامن پر تھی جن کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ بھی مس ابرش کی گمشدگی سے لاعلم ہیں۔

"ہو سکتا ہے ان کے ساتھ کوئی حادثہ پیش اگیا ہو خدانہ کرے آپ کیوں کر ایسے سوچ رہی ہیں مس وہ ٹھیک ہو گی لیکن ہمیں اسے ڈھونڈنا چاہیے۔۔۔۔"عائشہ کو بھی کا یہ رویہ اور یہ ایٹیٹیوڈ پسند نہیں آیا تھا۔

"تو ڈھونڈیں آپ لوگ مجھے کیا دیکھ رہے ہیں کیا میں نے ڈھونڈنے جانا ہے میس ابرش کو۔۔۔"مس انعم تو اچھی خاصی غصے میں آگئی تھیں۔

"وہ کال ریسیو نہیں کر رہی شاید اس کا سر پاور اف ہے اب ہم اسے کیسے تلاش کریں لاسٹ لوکیشن یہاں پہ پانچ منٹ کے فاصلے پر موجود کسی جگہ کی شو ہو رہی ہے اس سے اگے سیل فون اف کیا کریں۔۔۔۔"عائشہ نے اس

کے نمبر کی لوکیشن بھی ٹریس کرنے کی کوشش کی تھی جو ابرش کے کسی جگہ میں داخل ہونے تک تو اون تھی اس کے بعد اف ہو چکی تھی اور اب ابرش کا نمبر بھی بند تھا۔

"یہ تو واقعی پریشانی کی بات ہے مجھے لگتا ہے ہمیں مل کر ابرش کو ڈھونڈنا چاہیے۔۔۔۔"سارے سٹاپ میمبرز نے اس بات پر اتفاق کیا اور ضامن بھی خود کو روک نہیں سکا جو بھی تھا ابرش اس کی عزت تھی رشتہ نفرت بھرا تھا لیکن پھر بھی وہ ابرش کو ان حالات میں اکیلا کیسے چھوڑ سکتا تھا وہ بھی باقی سٹاف ممبرز کے ساتھ ہی نکل گیا تھا۔

عائشہ بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی تھی لوگوں نے جگہ ڈھونڈنے کی کوشش کی جہاں ابرش کے نمبر کی لاسٹ لوکیشن شو ہوئی تھی وہ بھی تقریبا پانچ دس منٹ بعد تک ہی اون رہی ہو گی جب صبح ابرش یہاں سے نکلی تھی تب کی۔

اس کے بعد سے سیل فون آف تھا اور ابرش غائب تھی۔۔۔۔

عائشہ کو اس وقتِ سب سے پریشانی قیوم ملک کی وجہ سے ہو رہی تھی وہ ابرش کی غیر موجودگی کے بارے میں جان جاتے تو نجانے کیا جاتا اس وقت ضامن بھی پریشان تھا یہی باقی سٹاف ممبرز کا بھی تھا سبھی ابرش کے لئے پریشان ہو رہے جو اچانک سے غائب ہو گئی تھی میم انعم کے علاوہ باقی سارے سٹاف کو ابرش کے لیے پریشانی ہو رہی تھی عائشہ بار بار ابرش کا نمبر ملا رہی تھی لوکیشن ٹریس کرنے کی کوششیں الگ سے جاری تھیں لیکن کوئی امکان نظر نہیں آ رہا تھا کہ وہ لوگ ابرش کو ڈھونڈ سکیں گے ضامن نے اپنی بیرڈ سہلائی پہلے تو ابرش ایسی ویسی حرکتیں کرتی تھی صرف لیکِن اب وہ خود غائب ہو چکی تھی۔

کئیں ابرش کے ساتھ کوئی حادثہ تو نہیں ہو گیا ایک پل کے لیے یہ خیال ضامن کے دل میں آیا اور اس کا دل ڈوب سا گیا جو بھی تھا ابرش اس کی زمہ داری تو تھی اور اگر ابرش کو کچھ ہوتا تو ممکن تھا کہ اس بات کا اثر عائلہ پہ بھی پڑتا یہ خیال پہلے ضامن کے دل میں نہیں آیا تھا کہ ایسا بھی کچھ ہو سکتا ہے۔

"مس عائشہ آپ مجھے ابرش کا نمبر دیں۔۔۔۔!؛" ضامن اور عائشہ ساتھ ساتھ ہی تھے باقی لوگ تھوڑے پیچھے رہ گئے تھے لیکن وہ دونوں آگے تھے اب تقریباوہ دونوں اس فارم ہاوس تک پہنچ گئے تھے۔

عائشہ نے ضامن کو ابرش کا نمبر دیا ابرش دو نمبر زیوز کرتی تھی ایک تو اس کا نمبر سب کے پاس تھا لیکن ایک نمبر تھا جو اس نے کسی کو نہیں دیا ہوا تھا اسی نمبر سے وہ ضامن کو میسجز کرتی تھی لیکِن وہ تو اچھا تھا کہ عائشہ کے پاس

ابرش کا وہ نمبر نہیں تھا ورنہ ابرش کا پول کھل جاتا ضامن کے سامنے۔۔۔۔۔ضامن نے کال ملائی لیکن نمبر بند تھا عائشہ کی نظریں بھی ضامن پہ تھیں شاید ابرش کال ریسیو کر لے وہ سامنے نظر آتے فارم ہاؤس کے بڑے سے دروازے کو دیکھ رہی تھی رات کا اندھیرہ پھیل رہا تھا فارم ہاؤس اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا موبائل کی روشنی میں ہی وہ تھوڑا بہت دیکھ پا رہے تھے ورنہ تو اندھیرے میں کچھ نظر آنا مشکل تھا۔

"سر یہیں کی لاسٹ لوکیشن شو رہی ہے!؛بٹ ابرش یہاں کیا کرنے آئی ہو گی۔۔۔؟"عائشہ سنجیدگی سے فارم ہاؤس پہ ایک نظر ڈالے بولی تھی۔

"یہ تو مس ابرش ملک ہی بتا سکتی ہیں ہمیں کیا ہمیں اندر جانا چاہیے۔۔۔!؛"باقی لوگ بھی ان کے قریب پہنچ گئے تھے۔

"جانا تو چاہیے لیکن مس ابرش یہاں کیا کرنے آئی تھیں؟ کئیں ان کے ساتھ کوئی پرو بلم تو نہیں۔۔۔۔!؛" ایک سٹاف ممبر بولا تھا۔

"سر ہمیں اندر جانا چاہیے ٹائم ویسٹ کریں گے تو ابرش کو کیسے ڈھونڈ سکیں گے جبکہ اب ہر طرف اندھیرا ہے روشنی نہ ہونے کے برابر ہے ابرش آخر کیسے اس سنسان جگہ کی طرف ائی۔۔۔!؛" عائشہ اب مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی اس کے سیل پہ کبھی بھی قیوم ملک کی کال آسکتی تھی کیا کہتی وہ ان کو وہ تو سیدھا ابرش سے بات کروانے کا کہتے جو عائشہ کیسے کرواتی جب ابرش تھی ہی سرے سے غائب۔۔۔۔

"مس عائشہ ٹھیک کہہ رہی ہیں ہمیں آندر چلنا چاہیے کیا پتہ مس ملک یہاں اپنی مرضی سے آئی یوں۔۔۔" ضامن کو بھی عائشہ کا آئیڈیا پسند آیا تھا آخر

وہ ایک بار آندر چلے جاتے تو ساری سچویشن کلئیر ہو جانی تھی کہ آخر معاملہ ہے کیا۔

"ضامن سر بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔!؛" عائشہ بولی اوٗر پھِر وہ سب لوگ آندر چلے آئے گیٹ کھلا ہوا تھا گارڈز نہیں تھے شائد رات کا کھانا کھانے گئے ہوئے تھے اسی لیے وہ لوگ آندر آ گئے آندر باہر سے بھی زیادہ اندھیرا تھا۔

"کتنی پراسرار جگہ ہے یہ۔۔۔۔!؛" ضامن نے اپنے موبائل کی لائٹس سے آس پاس دیکھا جہاں سوائے درختوں کے اسے کچھ نظر نہیں آیا اوٗر رات کی سرسراتی خاموشی میں ایک عجیب سا منظر لگ رہا تھا۔

"کیا ہم آندر جائیں۔۔۔؟" عائشہ کو اندھیرے سے ڈر لگ رہا تھا وہ نامعلوم انداز میں ضامن کے قریب ہوئی تھی اُسے اس عجیب سی خاموشی سے

وحشت ہونے لگی دل چاہا وآپس بھاگ جائے لیکن ابرش کو ڈھونڈے بغیر کیسے چلی جاتی وہ۔

"مس عائشہ آپ کو کنفرم ہے یہی لوکیشن ہے مس ملک کے سیل فون کی؟ ہم کئیں کسی غلط جگہ پہ تو نہیں آ گئے ہیں یہ جگہ ایسی ہے نہیں کہ جہاں کوئی رہتا ہو گا۔۔۔۔" ایک پروفیسر نے عائشہ سے لوکیشن کے متعلق پوچھا کہ کئیں وہ لوگ غلط جگہ پہ تو نہیں آ گئے یہاں تو ان کو شبہ ہو رہا تھا کہ ہوئی رہتا ہی نہیں ہے جیسے سنسان اور ویران یہ جگہ تھی کم سے کم اگر کوئی رہتا ہوتا تو اس وقت یہ جگہ اتنی سنسان نہیں ہوتی۔

"جی سر یہیں سے آگے کی لوکیشن شو ہو رہی ہے ابرش کے سیل فون کی ہم اس ایریا کی طرف چلتے ہیں شائد وہاں سے کچھ معلوم ہو جائے وہاں لائیٹس

بھی آؤن ہیں شاید وہ لیونگ ایریا ہے۔۔۔" عائشہ نے ایک نظر فارم ہاؤس کی بلڈنگ پہ ڈالی تھی۔

"نہ جانے یہ کس کا گھر ہے مس ملک پتہ نہیں یہاں کیا کرنے آئی ہیں اب ہم ایسے کسی کے گھر اندر کیسے جاسکتے ہیں کتنا اکورڈ لگتا ہے اور مجھے تو یہ کسی کا گھر بھی نہیں لگ رہا کوئی بہت عجیب سی جگہ لگ رہی ہے مس ملک کو کم سے کم اتنا تو احساس کرنا چاہیے تھا کہ وہ جا کہاں رہی ہیں۔۔۔" ضامن کو غصہ آیا تھا وہ ابرش کے لیے پریشان تھا لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں تھا ابرش ایسی حرکتیں کریں اسے بہت غصہ آرہا تھا کہ اس کو بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی وہ ایسے کسی کے ہاں بھی چلی جائے ہاں شاید اس کا کوئی ریلیشن ہو ان لوگوں سے لیکن پھر بھی ابرش کو یہاں نہیں آنا چاہیے تھا ضامن کم سے کم یہی سوچ رہا تھا۔

"سر مجھے تو یہ گھر نہیں لگ رہا کوئی فارم ہاؤس لگ رہا ہے مجھے تو ایسی فیلنگز آ رہی ہیں جیسے ابرش کسی مشکل میں ہے اگر ایسا نہیں ہوتا تو کم سے کم وہ اپنا سیل فون تو اون رکھتی آپ پلیز ابرش کے بارے میں نیگٹو مت سوچیں۔۔۔۔۔" عائشہ کو اس پل اپنی دوست کی فکر ہوئی وہ ضامن کے دل سے ابرش کے لیے بدگمانی نکال دینا چاہتی تھی۔

"آپ اپنی دوست کو بہتر طور پر جانتی ہیں تو بہتر ہے کہ اپ اس بارے میں بات نہ ہی کریں تو۔۔۔۔۔" باقی سٹاف ممبرز نے بھی اندر جانے پر اتفاق کیا تھا لیکن پھر ان کو اس پاس کسی انسان کے موجودگی کا گمان ہوا تھا اور وہ انسان تھا جس نے ابرش کو نیپ کیا ہوا تھا۔

وہ بھی دیکھ چکا تھا ضامن اور باقی سب کو اندھیرے میں بھی لیکن اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ لوگ اتنی جلدی ابرش کو ڈھونڈنے آ جائیں گے اس کو تو

لگ رہا تھا کہ وہ ابرش سے اپنا کام کروالے گا اور اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا لیکن یہ لوگ یہ لوگ ابرش کے لیے یہاں آ گئے تھے اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے تھے۔

ابرش یہیں کئی تھی اگر ان لوگوں کو دیکھ لیتی تو ضرور سامنے آتی اور پھر معاملہ مزید گھمبیر ہو سکتا تھا اسے کچھ کرنا تھا جانتا تھا ابرش اس کے ڈر کی وجہ سے ہی کہیں چھپی ہوئی ہے لیکن سامنے نہیں آ رہی اور اب یہ سب لوگ وہ پیچھے درخت کے پیچھے چھپ گیا تھا تاکہ ان لوگوں کی نظر اس پر نہ پڑے وہ آپس میں باتیں بھی کر رہے تھے ان کی باتیں اس کو اسانی سے سنائی دے رہی تھی۔

جب کہ دوسری طرف ابرش تو عائشہ اور ان سب لوگوں کی جہان موجودگی پہ بے یقین تھی اس کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب لوگ اس کو ڈھونڈنے

یہاں آئے ہیں عائشہ پر اس پر اسے بہت پیار آیا تھا ہاں یہ اس کی دوست تھی شاید دوست ہوتے ہی ایک دوسرے کے کام انے کے لیے مشکل وقت میں جو آپ کے کام نہ ائے وہ پھر آپ کا دوست تو نہ ہوانا۔

ابرش کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا جسے اس نے اپنی ہتھیلی سے صاف کیا وہ کیسے جاتی ان لوگوں کے سامنے یہ انسان اور اس کے خطرناک ارادے اگر ضامن جان جاتا تو۔

یہ انسان جو کرنے والا تھا اگر ضامن کو اس بارے میں خبر لگ جاتی تو وہ تو پہلے اسے اتنی شدید نفرت کرتا تھا ضامن کبھی اس کو اپنی زندگی میں نہیں مزید نہیں رکھتا ابرش کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے کیا وہ ان لوگوں کے سامنے جائے یا یہیں کھڑی رہے وہ یہاں کھڑے رہ کر وقت برباد نہیں کر سکتی تھی ایک تو ہر طرف اتنا اندھیرا تھا بھلے ضامن لوگوں نے

اپنے موبائل کی لائٹ آؤن کی ہوئی تھی اور تھوڑی بہت روشنی تھی لیکن پھر بھی یہ روشنی ناکافی ثابت ہو رہی تھی کہ وہ ان لوگوں کی طرف بڑھ پاتی ایک تو اس کے پاؤں میں اتنی شدید درد ہو رہا تھا کانٹا چبھنے کی وجہ سے شاید زخم آگیا تھا اور اوپر سے رات کا سناٹا وہ کرے تو کیا کرے اسے سمجھ نہیں ارہا تھا۔

یہاں کھڑی رہتی تو کب تک اور یہاں ساری رات تو نہیں کھڑی رہ سکتی تھی وہ پاؤں کا درد تھا کہ شدت اختیار کرتا جا رہا تھا اس کے آنسو بھی اس کے رخساروں کو بھگوتے جا رہے تھے جن کو وہ بار بار صاف کر رہی تھی وہ ضامن سے محض تھوڑے سے فاصلے پہ کھڑی تھی لیکن اس پل یہ فاصلہ ختم کرنا بھی اس کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا۔

ابرش درخت سے ٹیک لگائے کھڑی تھی ایک تو اس کو سردی بہت زیادہ لگ رہی تھی کوٹ اتارنے کے بعد ورنہ اس کا کوٹ کافی گرم تھا۔

سردی کی شدت اسے محسوس نہیں ہو رہی تھی ہاں لیکن اس انسان کے گھٹیا ارادے جانتے اس کی حالتِ غیر ہو رہی تھی۔

"شششش آواز نہ آئے۔۔۔۔!؛" وہ جو بری طرح سے سوچوں میں غرق تھی اپنے ہونٹوں پہ کسی کا بھاری ہاتھ اور اس کا غلیظ لمس محسوس کرتے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں وہ تو اس انسان سے چھپنے کی کوشش کر رہی تھی لیکِن مقابل بھی شاید اس کے ارادے جان گیا تھا وہ اس تک پہنچا کیسے ابرش کو اس پل گھبراہٹ نے آن گھیرا تھا۔

پوری کوشش کی اس کے حصار سے نکلنے کی لیکن کوئی کامیابی نہیں ہوئی کیونکہ مقابل کے ہاتھ سختی سے اس کے ہونٹوں پہ جمے ہوئے تھے ابرش نے ہاتھوں کا استعمال کیا لیکن اس کی یہ کوشش بھی بیکار گئی۔۔۔۔۔۔

"کیا چاہتی ہو یہاں وہ سب کروں جو آندر نہیں کیا میں نے؟ خاموشی سے کھڑی رہو تم ابرش ملک۔۔۔" وہ بہت آہستہ آواز میں بات کر رہا تھا سرگوشی نما انداز میں ابرش بہت مشکل سے اس کی باتیں سن پا رہی تھی آگر وہ اس کے اتنے قریب نہ ہوتی شاید سن بھی نہیں پاتی کہ وہ کہہ کیا رہا ہے۔

"ن۔۔۔۔" ابرش اب بولنے کی کوشش کر رہی تھی ہاں یہ ہی آچھا تھا کہ سب لوگ ان کی طرف متوجہ ہوتے ورنہ اس انسان سے تو کسی اچھے پن کی امید ہر گز نہیں تھی ابرش کو ایک تو اتنا اندھیرہ اوپر سے اس انسان کی

قربت نے ابرش کے حواس سلب کر لیے تھے جیسے وہ بھرپور مزاحمت کر رہی تھی۔

"ان لوگوں کو دیکھتے بہت انرجی آگئی ہے۔۔۔؟" مقابل کا طنزیہ سرسراتہ لہجہ ابرش کی نیلی آنکھیں پل بھر کے لئے خوفزدہ ہوئی تھیں۔

اور پھر جب اس انسان نے اس کی گردن پہ اپنے ہاتھوں کا لمس چھوڑا تو ابرش مزید تڑپی تھی پر مقابل کو کہاں فرق پڑ رہا تھا ابرش کی مزاحمت کا اس پل تو اسے ان لوگوں کی فکر تھی جو ابرش کے غائب ہونے کے کچھ ہی گھنٹوں بعد یہاں آچکے تھے اگر اس کا زرا سا بھی احساس ہوتا کہ ابرش کے یہاں آنے کے بعد یہ لوگ اتنی جلدی ابرش کو ڈھونڈ لیں گے تو وہ ابرش کو کم سے کم اس فارم ہاوس میں بلانے کی غلطی تو کبھی نہیں کرتا۔

اس نے ابرش کو یہاں بلایا کیونکہ اسے لگا تھا کہ یہ جگہ نزدیکی ہے آگر وہ کوئی دور کی جگہ کا انتخاب کرتا تو ممکن تھا کہ ابرش آنے سے انکار کر دیتی ابرش ملک اوَر ملک خاندان سے متعلق اس نے ساری انفارمیشن نکالی ہوئی تھی اس نے ٹارگٹ ہی ابرش کو بنایا تھا چاہتا تو یرمان ملک پہ بھی اٹیک کروا سکتا تھا لیکِن جانتا تھا کہ قیوم ملک کو زیادہ تکلیف اس کی بیٹی کے تھرو پہنچ سکتی ہے جب پورے میڈیا پہ یہ خبر چلے گی تو قیوم ملک کی کیا عزت رہ جائے گی دُنیا کے سامنے۔

"اہہہہہ۔۔۔۔" ابرش کے ہاتھ پاؤں تیزی سے چل رہے تھے زبان بھی لیکن آواز کہیں حلق میں ہی دبنے لگی تھی کیونکہ مقابل کا ہاتھ سختی سے اس کے گرد حائل تھا اور ایک اس کے ہونٹوں پہ وہ چاہا کر بھی ضامن لوگوں کو آواز نہیں دے پا رہی تھی۔

ضامن آس پاس دیکھ رہا تھا لیکِن کہیں بھی کچھ نظر نہیں آ رہا تھا پہلے یہاں کسی موجودگی کا گمان تھا وہ اب بھی اب نہیں رہا کیونکہ آس پاس کوئی تھا ہی نہیں وہ پریشانی سے ابرش کے بارے میں سوچ رہا تھا جسے وہ تنہا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔

ایک پل کے لیے اس کو احساس ہوا کہ اگر وہ فزا کی بات سننے کے بعد ابرش کے پیچھے جاتا تو شاید ابرش ایسے غائب نہیں ہوتی۔

"پروفیسر ضامن ہمیں پولیس کو انوالو کر لینا چاہیے اب رات کافی زیادہ ہو چکی ہے مجھے تو بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے اگر ابرش کو کچھ ہو گیا تو ہم قیوم ملک کو کیا جواب دیں گے۔۔۔۔!؛" ساتھی پروفیسر ضامن سے کہنے لگا ضامن نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں ہم خود ہی ڈھونڈ لیں گے پولیس کو اطلاع بھی نہیں دینی ہے ہم نے۔۔۔"ضامن پولیس کو تو کسی صورت اس معاملے میں شاملِ نہیں کر سکتا تھا ابرش کی عزت کا سوال تھا اور پھِر اگر یہ نیوز میڈیا پہ آجاتی تو اس کے بہت مسلہ بنانا تھا۔

"ہم کیسے ڈھونڈ لیں گے یہ اتنی بڑی بلڈنگ ہے مجھے تو کوئی فارم ہاؤس لگ رہا ہے اور اب رات کا اندھیرا کیا ہم صبح ہونے کا ویٹ کریں گے مُجھے لگتا ہے ہمیں انفارم کر دینا چاہیے پولیس کو۔۔۔"وہ شاید یہی چاہتے تھے کہ پولیس آئے یہاں پہ۔

"نہیں ہر گز نہیں آپ لوگ جائیں یہاں سے میں ڈھونڈ لونگا مس ملک کو کافی دیر ہو گئی ہے اور باقی سٹوڈنٹس پریشان ہو رہے ہونگے۔۔۔"ضامن

نجانے ابرش کو یہاں چھوڑ کر واپس جانے کے لیے راضی نہیں تھا نہ ہی وہ پولیس کو شامل کر سکتا تھا اس معاملے میں اسے خود ہی جو کرنا تھا وہ کرنا تھا۔

"ہم آپ کو اکیلے چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہیں پروفیسر؟ یہ معاملہ بہت گھمبیر ہے شاید آپ کی سوچ سے بھی زیادہ گھمبیر اگر مس ملک کو کچھ ہو گیا تو ہم قیوم ملک سے کیا کہیں گے اور اگر قیوم ملک کو ابرش ملک ہی گمشدگی سے متعلق معلوم ہو گیا تو پھر ہم کیا کریں گے آپ جانتے ہیں ناں وہ کتنے پوزسیو ہیں آپنی بیٹی کے لیے۔۔۔"ضامن کو یہاں چھوڑ کر جانے کے لیے تو کوئی بھی راضی نہیں ہو رہا تھا عائشہ نے یہاں وہاں دیکھنے کی کوشش کی کہ شاید کوئی کچھ نظر آ جائے لیکن بے سود۔

"سر آپ کیوں انکار کر رہے ہیں پولیس کو انفارم کرنے سے؟ کیا پتہ کہ پولیس ابرش کو جلدی ڈھونڈ لے۔۔۔؟"عائشہ کو بھی پولیس کو بتانے والی

بات مناسب لگی تھی آچھا تھا کہ پولیس یہاں آتی اوُر کیا پتہ کہ ابرش جلدی مل جاتی ان کو۔

"آپ لوگ صورتحال کی سنگینی اور ناز کی کو سمجھ نہیں رہے ہیں مُجھے سب پتہ ہے مُجھے کیا کرنا ہے آپ لوگ جائیں اور جہاں تک بات ہے قیوم ملک کو کچھ بتانے کی تو آپ لوگوں کو اُنہیں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے اوُر بفرض کہ آپ میں سے کسی کو قیوم ملک کی کال آتی ہے تو آپ انہیں میرا نمبر دیجیے گا کہ وہ مجھ سے رابطہ کریں اوُر ساتھ یہ بھی کہہ دیجیے گا کہ مس ملک میرے ساتھ ہیں اب آپ لوگ جائیں۔۔۔۔"ضامن کو نجانے جلدی کس بات کی تھی ان لوگوں کو یہاں سے بھیجنے کی وہ بار بار ان لوگوں کو یہاں سے بھیجنے کی بات کر رہا تھا۔

"سر آپ اکیلے کیسے میں آپ کے ساتھ۔۔۔۔!؛" عائشہ کو اس وقت یہاں سے واپس نہیں جانا تھا اس کو ابرش کو ڈھونڈنا تھا ضامن کے ساتھ مل کر پر ضامن اس کو واپس بھیجوا رہا تھا۔

"مس عائشہ یہ جگہ سیف اوئر سکیور نہیں ہے آپ کا یہاں رکنا خطرے سے خالی نہیں ہے آپ واپس جائیں سب کے ساتھ میں ہوں یہاں۔۔۔" وہ بحث میں واپس ضائع نہیں کر سکتا تھا ابرش کو جلد از جلد ڈھونڈنا تھا اس کو اوئر یہ تبھی پوسیبل ہو سکتا تھا جب وہ ان لوگوں کو بھیج کر ابرش کی تلاش کا کام شروع کرتا۔ تمام سٹاف اوئر عائشہ بار بار اسرار کر رہے تھے کہ وہ لوگ واپس نہیں جائیں گے لیکن ضامن نے ان لوگوں کو قائل کر لیا تھا وہ ان لوگوں کو واپس بھیجواتے خوئد آگے کی طرف بڑھا۔

اس کے سیل فون کی چارجنگ بہت کم رہ گئی تھی وہ لائٹ آف کرتا آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتے آگے بڑھ رہا تھا وہ جب سب کے ساتھ موجود ابرش کے متعلق بات کر رہا تھا اس کو کسی نسوانی چیخ سنائی دی تھی وہ چیخ ابرش ملک کی تھی لیکن شاید وہ اکیلی نہیں تھی اس کے ساتھ کوئی اوَر بھی تھا۔

ابرش کی آواز کے تعاقب میں دیکھتے بھی ضامن کو کچھ نظر نہیں آیا تھا وہ سب سے بات کر رہا تھا لیکن کان اس نے کھلے رکھے ہوئے تھے کہ کہیں سے بھی کوئی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرا جائے لیکن اس کے بعد اس کو اواز نہیں سنائی دی۔

ضامن کو اتنا تو یقین ہو گیا کہ ابرش یہیں ہے لیکن شاید مشکل میں ہے وہ اوَر ضامن کو پھر یہی بہتر لگا کہ وہ سب کو بھیج دے اوَر خود ابرش کی تلاش جاری رکھے۔

دوسری طرف ضامن کے قدموں کی چھاپ اس شخص اور ابرش کو بھی سنائی دے رہی تھی جیسے کوئی ان کی طرف آرہا ہو وہ مزید سختی سے ابرش کے ہونٹوں پہ اپنے ہاتھوں کا دباؤ بڑھا گیا تاکہ ابرش کی آواز کسی صورت یہاں اس طرف آتے انسان کی سماعتوں سے نہ ٹکرائے۔

ابرش اس کی گرفت سے ہاتھ چھڑواتے اسے ایک بار پھر سے دھکا دیتے پیچھے کی طرف بھاگی کہ درخت سے ٹکرائی ایک دل خراش چیخ اس کے ہونٹوں سے نکلی تھی کیونکہ اس کی پیشانی درخت سے ٹکرائی اور اچھی خاصی زخمی ہوگئی تھی ابرش کی پیشانی سے خون بہتے اس کے رخساروں پہ پھسل رہا تھا۔

پاؤں میں بھی الگ سے درد تھا اب ماتھے پہ بنے زخم سے درد کی ٹھیس اٹھتی پورے وجود میں سرایت کرتی محسوس ہو رہی تھی۔

وہ یہاں سے بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی اس کو نہیں معلوم تھا کہ اس کے اور اس انسان کی طرف کون آ رہا تھا اس نے کافی دیر سے ضامن اور عائشہ لوگوں کی آوازیں سنی تھیں لیکن اس کے بعد اسے کسی کی آواز سنائی نہیں تھی اس کو لگا اور شاید وہ لوگ اس کی غیر موجودگی کو محسوس نہیں کرتے واپس چلے گئے تھے اگر یہاں ہوتے تو ضرور اس کو تلاش کرتے اس کو افسوس ہو رہا تھا کہ وہ لوگ کیوں واپس جا رہے تھے انہیں اسے تلاش کرنا چاہیے تھا۔

وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ یہاں ضامن تھا اور باقی لوگ واپس جا چکے تھے اس کو یہی لگ رہا تھا کہ ضامن کے ساتھ باقی سب بھی یہاں سے جا چکے تھے اس لیے وہ پریشانی سے اس انسان سے پیچھا چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی اب اس کو جو بھی کرنا تھا خود ہی کرنا تھا کیونکہ ضامن لوگ تو جا چکے تھے اور

کون تھا جہاں جو اس کی مدد کرتا یہاں تو اتنے کم لوگ تھے اور وہ ایک ملازم اس نے آتے ہوئے دیکھا تھا۔

اس کے بعد تو یہاں شاید کسی زی روح کو نہیں دیکھا تھا شاید اس بارے میں وہ جانتے ہی نہیں تھے۔۔۔۔ کہ یہاں کوئی اور بھی رہتا ہے وہ بھاگ بھی نہیں پا رہی تھی اسے چلنا بہت دشوار ہو رہا تھا کہ ان کے پاؤں میں لگے کانٹے سے درد تھا کہ خون بھی نکلا جا رہا تھا اوپر سے پیشانی سے بہتا خون اس کو اپنی انرجی لوز ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔

اس کو لگ رہا تھا کہ وہ مزید چند قدم ہی چل پائے گی اور یہ اتنا بڑا فارم ہاؤس یہاں سے نکلنا اس کے لیے واقعی میں بہت مشکل ثابت ہو رہا تھا اور وہ انسان جو اس پر اپنے گرفت سختی سے جمائے ہوئے تھا ابرش دھکا دینے پر وہ پیچھے کو لڑکھڑایا تھا۔ ابرش نے اسی بات کا فائدہ اٹھاتے اس کو دھکیل دیا تھا

یہاں سے بھاگنے کی ایک بار پھر سے کوشش کرنے لگی تھی وہ انسان ابرش کے پیچھے بھاگتا کے ضامن اس طرف اگیا تھا لیکن تب تک ابرش بہت اگے جا چکی تھی وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہاں کون تھا یہ اس انسان کو پکڑ چکا ہو گا یا شاید پکڑ بھی چکا تھا اب وہ انسان خود ہی اس سے باتیں کر رہا تھا ہو سکتا ہے وہ اس کا ہی کوئی دوست ہو یا اس کا ساتھی کچھ بھی ہو سکتا تھا ابرش کو تو اس وقت سبھی نکٹیو لگ رہے تھے۔

اسے ضامن سے ایسی امید نہیں تھی کہ وہ بھلے اس سے نفرت کرتا تھا لیکن اس کو چھوڑ کر کیسے جا سکتا تھا کم سے کم ابرش کو تلاش تو کرنا چاہیے تھا اسے یہ بات ابرش کے اعصاب کو تلملا رہی تھی کاش کے ضامن اس کو یہاں چھوڑ کے نہیں جاتا عائشہ سے اسے کوئی گلا نہیں تھا عائشہ یہاں آئی تھی اس کے لیے کتنے پریشان لگ رہی تھی وہ بیچاری۔

اگے وہ کیا کر سکتی تھی لیکن ضامن ضامن بہت کچھ کر سکتا تھا وہ پھر وہاں سے چلا کیوں گیا ابرش کے انسو ایک بار پھر سے بہنے لگے تھے پیچھے مڑ کر اس انسان کو نہیں دیکھنا چاہتی تھی وہ آگے بڑھ جانا چاہتی تھی وہ اس فارم ہاؤس سے نکل جانا چاہتی تھی بھلے اس کو کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑتا اس کو یہاں سے جانا تھا تاکہ وہ اس انسان کی گرفت سے نکل سکے جس کے ارادے اس وقت ابرش کو بہت خطرناک لگ رہے تھے۔

اگر وہ ایک بار پھر ابرش کو دبوچ لیتا تو اب کی بار ابرش کیا کر پاتی جبکہ اب وہ زخمی بھی ہو چکی تھی ابرش اپنے درد کی پرواہ کیے بغیر اگے بھاگے جا رہی تھی اس کو نہیں پتہ تھا وہ کہاں جائے گی راستے تک تو معلوم نہیں تھے وہ جیسے تیسے ہی سہی گرتے پڑتے دروازے تک تو پہنچ ہی گئی تھی دروازے تک پہنچتے پہنچتے اس کی انرجی بالکل ڈاؤن ہو چکی تھی یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ

دروازے پر گارڈز نہیں موجود تھا اس نے اسی بات کا فائدہ اٹھایا اور وہ فارم ہاؤس سے نکل گئی تھی۔

لیکن پاؤں کا درد اس وقت شدید تکلیف میں مبتلا کر رہا تھا اس کو۔

وہ باہر آئی تو باہر کا سنسان علاقہ دیکھتے اس کے اوسان خطا ہوئے تھے اتنی ویران جگہ وہ جائے تو جائے کہاں آتے ہوئے یہ سب اس نے اتنی شدت سے محسوس نہیں کیا تھا شاید اس وقت اس کے حواسوں پر ضامن سوار تھا جس کے بارے میں ان سب جاننا چاہتی تھی اسے سر ضامن کا ماضی جاننا تھا

۔

اسی لیے تو وہ یہاں چلی آئی اس انسان کی باتوں میں اکر لیکن اب اس کو ہم نے یہ بہت بڑی غلطی لگ رہی تھی اس کا خمیازہ بھی وہ بہت اچھے سے بھگت چکی تھی اگر وہ انسان اس کو بے ابرو کر دیتا تو ابرش کیا کرتی وہ تیز تیز

قدموں سے چل رہی تھی باہر بھی اچھا خاصا اندھیرا تھا اندر سے زیادہ تھا یہ کوئی گھنا جنگل ہی تو اسے لگ رہا تھا یا جنگل کے کنارے پر بنا کوئی فارم ہاؤس۔

اس نے ایک کٹیلی نگاہ اس فارم ہاؤس پر ڈالی تھی جو اس کی زندگی کا ایک تلخ تجربہ رہا تھا ابرش آگے جا چکی تھی اس کو امید تھی کہ وہ انسان اب اس کے پیچھے بھی آیا تو اس کو ڈھونڈ نہیں سکے گا لیکن اب اس کے لیے مسئلہ یہ تھا کہ وہ واپس ہوٹل کیسے جاتی اس کو پتہ تھا کہ سب لوگ اور بوتل جا چکے ہوں گے لیکن وہ کیسے جاتی وہ یہاں اتو گئی تھی کچھ بھی کر کے لیکن اب واپسی کا راستہ اس کو معلوم نہیں تھا اس کو نہیں پتہ تھا کہ وہ واپس کیسے جائے گی اور اب اگے چلنا بھی بہت مشکل ہو رہا تھا سردی کی شدت سے اس کے ہونٹ نیلے پڑ گئے تھے اس نے اپنے بازوں پر ہاتھوں کے گرفت مضبوط کرتے انہیں سردی کے شدت سے بچانے کے لیے گرمائش دینا چاہی تھی۔

لیکن یہ ناکافی ثابت ہوئی تھی کیونکہ رات کے اس پہر سردی کافی زیادہ تھی اس وقت ناران میں ہو رہی برف باری کی وجہ سے موسم اچھا خاصا سرد تھا۔

ابرش کو اپنی پہنی ہوئی ٹی شرٹ سردی کی شدت کے مقابلے میں ناکافی لگ رہی تھی لیکن اب اس کے پاس اور کوئی اپشن بھی نہیں تھا فون بھی نہیں تھا کہ وہ کسی کو کال کر پاتی اور اگر ہوتا بھی تو اسے لگ رہا تھا کہ یہاں نیٹ ورک کا بہت زیادہ ایشو ہو گا اسے صبح کی روشنی ہونے کا انتظار کرنا تھا صبح کی روشنی میں ہی وہ کچھ کر سکتی تھی ابرش تھوڑا آگے بڑھتی تو اس کو ابادی وغیرہ کچھ نظر آجاتا لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اگے کس طرف جائے یہاں کافی سارے راستے تھے اگر وہ پھر کسی کے ہاتھ لگ گئی تو اب یہ احساس شدت سے اس کو ہو رہا تھا کاش کہ وہ اس وقت سب کے سامنے چلے جاتے اس نے بہت بڑی غلطی کی تھی۔

اگر اس وقت وہ ضامن لوگوں کے سامنے چلی جاتی تو ان کے ساتھ واپس جا سکتی تھی اس پل تو اس پر نہ جانے کیا سوچ سوار ہوئی کہ اس کا دل ہی نہیں ضامن کے سامنے نہ جانے کا دل عجیب سے وسوسوں کا شکار تھا کہ کچھ ہو ہی نہ جائے اس کے اور ضامن کے درمیان لیکن اب اس کو اپنی اس غلطی کا بھی احساس ہو رہا تھا فام ہاؤس آنا ایک غلطی ضامن لوگوں کے سامنے نہ جانا دوسری غلطی تھی اس کی اور جہاں راستے معلوم نہ ہونا اس کی تیسری غلطی تھی وہ یہاں صبح کا انتظار کیے بغیر اور کچھ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ آگے جاتی تو ممکن تھا کہ مزید کسی مشکل میں پھنس جاتی اور وہ مزید کوئی رسک نہیں لے سکتی تھی۔

وہ اس واقعے کی وجہ سے کافی ڈر چکی تھی اب وہ شاید ہی زندگی میں کسی کی باتوں میں آتے ایسے کسی انجان جگہ پر آتی۔

وہ انسان اس کے ایموشن سے کھیل گیا تھا اور اپنی بے وقوفی میں یہ سمجھ ہی نہیں سکی کہ کوئی انسان کیوں کر اسے ضامن کی انفارمیشن دے سکتا ہے جبکہ وہ اس کے بارے میں کچھ جانتا ہی نہیں ابرش نے اس انسان سے تو پہلے کبھی بات ہی نہیں کی تھی وہ کیوں کر اس کی باتوں میں آتے یہاں چلی آئی تھی۔

اپنی غلطیوں کا احساس اسے شدت سے ہو رہا تھا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا اسے صبح کا انتظار کرنا تھا وہ درخت کے تنے سے ٹیک لگائے بیٹھ چکی تھی پورے وجود میں درد کی ایک لہر اٹھتے اس کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی اس نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا تو اس کا ہاتھ سرخ ہوا خون سے اس کے ہونٹوں سے چیخ نکلی تھی جنگل سے آتی جانوروں کی عجیب و غریب آوازیں اس کو مزید خوفزدہ کر رہی تھی لیکن وہ یہ سچویشن برداشت کرنے کے علاوہ آور کچھ

نہیں کر سکتی تھی۔ مگر اس انسان کا ساتھ نہیں جس کے ارادے بالکل بھی ٹھیک نہیں تھی وہ ابرش کے ذریعے قیوم ملک کی عزت پر ہاتھ ڈالنا چاہتا تھا اگر ڈیڈ کو اس بارے میں معلوم ہو جاتا تو ابرش جانتی تھی کہ وہ یہ صدمہ برداشت نہیں کر پاتے اسے تو سب سے زیادہ ضامن کی فکر تھی پوری ایک رات وہ سب سے دور تھی غائب تھی اور ضامن اس بات کو کیسے لیتا کیا وہ ابرش کو طلاق دے دے گا اس بات کو۔

وہ تو پہلے ہی کسی بہانے کے انتظار میں تھا کہ وہ ابرش کو چھوڑ سکیں ابرش کے ذہن میں اس وقت مختلف سوچیں گردش کر رہی تھی اس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں دل و دماغ سے ضامن کا خیال تھا کہ ہٹ ہی نہیں رہا تھا وہ اپنے بالوں کو جنھجوڑتے آنکھیں موند گئی تھی۔

.....

ضامن آگے بڑھتے ہی اس انسان کو اپنی گرفت میں دبوچ چکا تھا جس کے ہاتھ میں موجود فون کھینچتے ضامن نے دور پھینکا تھا ضامن جانتا تھا ابرش یہی کہیں ہے کیونکہ اس انسان کو اس نے پہلے بھی وہاں دیکھا تھا وہ اس کو پیچھے دھکا دیا تھا وہ اس اچانک ہوئے حملے کے لیے تیار نہیں تھا وہ تو ابرش کے پیچھے جانا چاہتا تھا جس نے اسے اج کی دن میں اتنے دھکے دیے تھے اور اتنی بار اس کے گرفت سے نکلنے کی کوشش کی تھی لیکن یہ انسان ضامن کے سامنے آ بگیا تھا اندھیرے میں وہ یہ نہیں جان پایا کہ اس کے سامنے آیا انسان کو یہ اور نہیں بلکہ ضامن عباس تھا ابرش ملک کا شوہر تھا شاید ابرش کو بچانے جہاں آیا تھا۔

"کون ہو تم اور میرے فارم ہاؤس میں کیا کر رہے ہو تم۔۔۔!؛" اس کو یہی لگا تھا کہ ضامن اور باقی سب واپس جا چکے ہیں کیونکہ کافی دیر سے اس کو کوئی

اواز سنائی نہیں دے رہی تھی اسے لگا کہ کوئی اور ہی ہو گا وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ ضامن ابرش کو لیے بغیر یہاں سے کہیں نہیں جانے والا تھا۔

"گھٹیا انسان کہاں ہے مس ملک۔۔۔۔؟ مجھے بتاؤ ان کے بارے میں وہ اس وقت جہاں کیا کر رہی ہوں...؟ ان کی لوکیشن اسی فارم ہاؤس کے شو ہو رہی ہے۔۔۔۔؟ کہاں ہیں وہ۔۔۔۔؟ مجھے بتاؤ ان کے بارے میں....؟" ضامن کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس انسان کو الٹے ہاتھ کی لگا دے ایک تو اسے ابرش پر غصہ تھا اور دوسرا اس انسان پر اب ضامن کو یہ نہیں معلوم تھا کہ اس انسان نے ابرش کو کڈنیپ کیا ہوا ہے اسے یہ لگ رہا تھا کہ ابرش یہاں اپنی مرضی سے آئی ہے کیونکہ وہ اس بارے میں کچھ جانتا ہی نہیں تھا۔

"کون مس ملک میں۔۔۔۔؟ کسی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا..... شاید تمہیں کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے.... چھوڑو مجھے...." ضامن کی باتوں سے وہ

یہی اندازہ لگایا تھا کہ ضامن اس بارے میں کچھ نہیں جانتا ہے کہ ابرش کو یہاں میسج کر کے اس نے بلایا اسی نے۔

وہ اپنی طرف سے وضاحت دینے لگا کہ یہاں ابرش موجود نہیں ہے۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔مجھے بتاؤ کہ مس ملک کہاں ہے۔۔۔۔۔؟" ضامن اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا ابرش کے غیر موجودگی نے اس کو پوری طرح سے جھنجوڑ کر رکھ دیا تھا۔

وہ اس انسان سے ابرش کا پتہ پوچھے بغیر تو اس کو نہیں چھوڑنے والا تھا وہ پے در پے اس انسان کے گالوں پر اپنے ہاتھوں سے تھپڑ مارے جا رہا تھا اور وہ انسان مضبوط اور توانا ہونے کے باوجود بھی ضامن کا مقابلہ نہیں کر پا رہا تھا کیونکہ ضامن نے اس کو پیچھے گرایا ہوا تھا۔

اور وہ بری طرح سے ہانپ رہا تھا۔

"کون مس ملک میں۔۔۔؟ پہلے بھی تمہیں کہہ رہا ہوں مجھے کسی بھی مس ملک کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔۔۔۔ یہاں کوئی نہیں رہتا۔۔۔۔ سوائے میری میں یہاں اکیلا رہتا ہوں تمھیں میرے علاوہ کوئی نظر آ رہا ہے۔۔۔۔؟ مجھے چھوڑو اور جاؤ یہاں سے یہ اس کو ڈھونڈنا ہے اس کو کہیں اور ڈھونڈو جہاں کوئی بھی نہیں رہتا ہے...." وہ اپنی بات پر قائم تھا وہ ضامن کو کسی طرح کا شک نہیں پڑنے دینا چاہتا تھا جانتا تھا ابرش یہیں کہیں چھپ گئی ہو گی ایک بار پھر سے اس کے ڈر سے اور یہ اچھا موقع تھا اس کے پاس ہو کہ وہ ضامن کو یہاں سے مطمئن کر کے بھیج دیتا کہ ابرش یہاں نہیں ہے اس نے اپنا پلان تھوڑا تبدیل کر لیا تھا۔

جتنے دن ابرش یہاں رہتی اسی کا فائدہ تھا تا کہ وہ قیوم ملک اپنی بیٹی کی غیر موجودگی کے بارے میں جان کر مر جاتا۔

"وہ یہیں ہیں ان کی لوکیشن یہی کہ شو ہو رہی ہے مجھ سے گیم کھیلنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں مجھے بتاؤ کہ وہ کہاں ہے اور یہاں کیوں آئی تھیں وہ۔۔۔۔؟" ضامن نے اس کی شرٹ کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے غراتے پوچھا۔

"مجھے کیا پتہ وہ یہاں کیوں کر آئی ہیں ہو سکتا ہے وہ آس پاس کسی جگہ پر ہوں لوکیشن ضروری تو نہیں یہاں کے شو ہو رہی ہو مجھے اس بارے میں کچھ نہیں پتا میں تو ابھی تم لوگوں سے پہلے پہلے اس جہاں آیا مجھے کچھ معلوم نہیں ہے تم اگے پیچھے دیکھو ہو سکتا ہے تمہیں اس کے بارے میں کچھ معلوم ہو جائے۔۔۔" وہ گھبراتے بولا۔

"تم لوگوں تم لوگوں سے کیا مراد ہے تمہاری تم جانتے ہو ہم یہاں گروپ کی شکل میں آئے تھے مجھے بتاؤ کہ مس ملک کہاں ہیں۔۔۔۔ورنہ تمہارے ساتھ بہت برا کروں گا میں۔۔۔۔"ضامن مزید تیش میں ایا انسان اپنی باتوں سے ہی اس کو مزید شک میں ڈال چکا تھا۔۔۔۔

•••••

"میں نے بس یہاں لوگوں کی اوازیں سنی تھیں اس سے اندازہ لگایا کہ تم لوگ گروپ کی شکل میں ہو ورنہ مجھے کیا معلوم کہ یہاں کون آیا میں تھوڑی دیر پہلے اپنے گھر میں واپس آیا تم یہاں دیکھ سکتے ہو یہاں میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہے تمھیں یہاں سے کچھ پتہ نہیں چل سکتا تمہاری مس ملک کے بارے میں بہتر ہے کہ اس کو پاس کے علاقوں میں تلاش کرو ہو سکتا ہے تمھیں اس کے بارے میں کچھ معلوم ہو جائے یہاں رہ کر۔۔۔۔۔تم آپنا

وقت ضائع کروں گے۔۔۔۔"وہ انسان اپنی بات پہ قائم تھا اسے کسی بھی طرح سے ضامن کو یہاں سے نکالنا تھا ورنہ اگر ابرش اس کے ہاتھ لگ جاتی تو اس انسان کا پلان بری طرح سے فیل ہو جاتا ہے۔

جو وہ ہر گز نہیں جاتا تھا۔

"اگر تم نہیں چاہتے ہو کہ میں تمھیں پولیس کے حوالے کروں تو مجھے جلد از جلد مس ملک کے بارے میں بتاؤ ورنہ تم شاید جانتے نہیں ہو کہ کس انسان کی بیٹی ہے وہ تمہارے ساتھ کیا کچھ کر سکتے ہیں تم اندازہ نہیں لگا سکتے ہو اس بات کا۔۔۔"ضامین پر بیت چکی تھی جانتا تھا قیوم ملک کیا کچھ کر سکتا ہے اس لیے اس انسان ان کو اس نے قیوم ملک کی دھمکی دینا چاہی تھی جبکہ قیوم ملک کے نام پر وہ انسان اپنے ہتھیلی بری طرح سے بھینچ گیا تھا۔

"وہ قیوم۔۔۔ملک۔۔۔۔۔" وہ تنزیہ لہجے میں مسکرایا اس کے لہجے میں کچھ ایسا تھا جو ضامن کو چونکنے پر مجبور کر گیا۔

قیوم ملک کے نام پر اسی انسان کے چہرے پر جو رنگ آئے تھے وہ ضامن سے مخفی نہیں رہے تھے وہ جان چکا تھا کہ اس انسان کو جو بھی مسئلہ تھا وہ قیوم ملک سے تھا۔

"میری بیوی کہاں ہے مجھے بتاؤ ورنہ میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گا۔۔۔!؛" اس پل ضامن پر جیسے کوئی جوش سوار ہو گیا تھا اسے ہر قیمت پر ابرش کے بارے میں معلوم کرنا تھا وہ رات بھر سب سے دور رہتی تو ممکن تھا کہ ابرش کے کردار پر بہت سے سوال اٹھتے ہیں ہاں ان کے درمیان جو ہو چکا تھا اس کے بعد ضامن کو ابریش کی فکر نہیں کرنی چاہیے تھی لیکن وہ پھر بھی کر رہا تھا۔

وہ ابرش کے لیے پریشان ہو رہا تھا اسے ابرش کو ڈھونڈنا تھا کسی بھی حال میں

۔

"بیوی تم مانتے ہو ابرش ملک کو اپنی بیوی۔۔۔۔" وہ امین کی طرف دیکھتا غرایا تھا ضامن کہاں ابرش کی طرف دیکھنا پسند نہیں کرتا تھا اس ضامن کی پوری ڈیٹیل نکلوائی تھی اور اسے یہ معلوم ہوا تھا کہ ضامن اور ابرش کا نکاح کن حالات میں ہوا تھا۔

اسے تو لگا تھا کہ وہ ضامن کو اپنی حق میں استعمال کر سکے گا لیکن یہ ضامن کا جوش ابرش کے لیے دیکھتے اب اسے بری طرح سے خوف محسوس ہو رہا تھا

۔

"آوو تو تم ہمارے بارے میں سب کچھ جانتے ہو تو مطلب ہے تم یہ بھی جانتے ہو گے کہ مس ملک کہاں ہیں کیونکہ وہ یہیں آئی تھیں

۔۔۔۔۔"ضامن کو اب کچھ کچھ باتوں کی سمجھ آ رہی تھی یہ انسان خود ہی اسے اپنی باتوں سے اشارہ دے رہا تھا کہ ابرش یہیں کہیں ہے۔

"تم چاہو تو پورا فارم ہاؤس دیکھ سکتے ہو ابرش یہاں پر کہیں بھی نہیں ہے تمہیں یہاں کچھ حاصل نہیں ہو گا بہتر ہے واپس چلے جاؤ۔۔۔۔"وہ انسان اتنی مار کھا چکا تھا کہ چہرے سے خون بہہ رہا تھا لیکن پھر بھی وہ اپنی بات سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا اتنا آگے بڑھ کر وہ ہار نہیں سکتا تھا اسے قیوم ملک کو ہرانا تو اسے قیوم ملک کو تڑپ تڑپ کر سسکتے سسکتے مرتا دیکھنا تھا۔

"میں ابرش ملک کو یہاں سے لیے بغیر کہیں نہیں جاؤں گا اور اب جو تمہارے ساتھ ہو گا اس کے ذمہ دار تم خود ہو۔۔۔۔"ضامن اس معاملے میں پولیس نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اب یہ انسان شاید پولیس کے سامنے ہی اپنا منہ کھول سکتا تھا۔

"تم چاہو تو چیک کر لو مس ملک یہاں کہیں بھی نہیں ہے۔۔۔۔!؛" یہ تو اچھا ہوا تھا کہ اس انسان نے ابرش کا فون توڑ دیا تھا ورنہ اب تک تو سارا پول کھل چکا تھا اندھیرا ہر طرف تھا ضامن کے موبائل کی بیٹری بھی تقریباً ڈیڈ ہونے کے قریب تھی۔

ایسے میں وہ اندھیرے میں ابرش کو کہیں نہیں دیکھ سکتا تھا اس نے اس پاس دیکھنے کی کوشش کی تو سامنے اندھیرے کے سوائے سے کچھ نظر نہیں آیا۔

"مس ملک!! مس ملک!! آپ یہاں ہیں۔۔۔" اس نے اونچی اواز میں ابرش کو پکارا تھا لیکن ابرش ہوتی تو اس کی پکار سنتی وہ کتنی دیر چلاتا رہا تھا۔

اس پاس جاتے درختوں کے درمیان پیچھے دیکھتے ہی اس نے ابرش کو تلاش کرنا چاہا لیکن ابرش وہاں ہوتی تو اس کو ملتی اتنی دیر تلاش کرنے کے بعد بھی

اس کو ابرش نہیں ملی تھی اب اس اور سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ واپس جائے یا یہیں رکے۔

ابرش کی لوکیشن یہاں کی شو ہو رہی تھی مطلب ابرش یہیں تھی لیکن پھر وہ سامنے کیوں نہیں آرہی تھی جانتا تھا کہ اگر ابرش اس کی اواز سنتی تو ضرور سے اس کے سامنے اتی۔

"جارہا ہوں میں لیکن یاد رکھنا واپس ضرور آؤں گا میں اگر مس ملک یہاں ہوئی تو تمھاری خیر نہیں ہے۔۔۔۔۔"ضامن اس انسان کو دھکا دیا جس سے وہ پیچھے درخت پر لگا اور اس کی کمر پر چوٹ بھی لگ گئی تھی وہ درد سے بلبلایا تھا لیکن ضامن واپس چلا گیا تھا اس کو اب دروازے سے نکلتے ہوئے ابرش کے مخصوص کولون کی مہک اپنے حواسوں سے ٹکراتی محسوس ہوئی تھی ابرش یہیں کہیں تھی۔

وہ بہت ڈارک پرفیوم یوز کرتی تھی جس کے سینٹ کی خوشبو ضامن کو اچھے سے معلوم تھی۔

ضامن نے اسے خوشبو کا تعاقب کیا تھا اس کے فون کی اتنی لائٹ تھی کہ وہ ابرش کے پیروں کا نشانوں کو دیکھتے اسی طرح بڑھا تھا جس طرف ابرش جا رہی تھی لیکن اسے ہر گز اندازہ نہیں تھا کہ وہ ابرش کو ڈھونڈ سکے گا بھی یا نہیں وہ اگے بڑھ رہا تھا دل میں ایک عجیب سی وحشت جنم لے رہی تھی۔

اس پل عائلہ اس کے دل و دماغ سے پوری طرح سے ہٹ چکی تھی اگر ذہن پر کوئی سوار تھا تو صرف ابریش ملک جو نا جانے کہاں غائب ہو چکی تھی۔

"ایک بار ہاتھ لگ جائیں میرے پھر بتاؤں گا میں آپ کو مجھے تنگ کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے آپ نے۔۔۔۔" وہ دل ہی دل میں تلملاتے ابرش ملک

سے مخاطب تھا آگے بڑھتے وہ اس گھنے جنگل کو دیکھ رہا تھا یہاں وہ ابرش کو ڈھونڈتا بھی تو کیسے جو کہیں کنال پر محیط ایک گھنا جنگل تھا۔

جنگل سے آتی عجیب سی جانوروں کی آوازوں میں اس کو مزید بے چین کیا تھا وہ آگے بڑھتا جا رہا تھا جب اس کے پاؤں سے کوئی چیز ٹکرائی تھی اس نے اچانک سے موبائل کی روشنی اس طرف کی تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی وہ ابرش ملک تھی جو درخت کے تنے سے ٹیک لگائے انکھیں بند کیے بیٹھی تھی۔

وہ یقین نہیں کر پایا جس لڑکی کو پچھلے اتنے گھنٹوں سے ڈھونڈ رہا ہے وہ یہاں پڑی تھی شاید وہ بے ہوش تھی ابرش کے پاؤں اور ماتھے سے بہتا خون اس کو بہت کچھ سمجھا گیا تھا ابرش شاید سوچ میں گھری اپنی نزدیک کسی کی موجودگی محسوس نہیں کر پائی تھی لیکن ضامن گھٹنوں کے بل بیٹھتے اس کے

چہرے کو اپنے فوکس میں لیے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا کہ ابرش نے بری طرح سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔

تیزی سے آنکھیں کھولتے اس نے اپنے سامنے کھڑے انسان کو دیکھا وہ انسان کوئی اور نہیں ضامن عباس تھا ضامن اس کا شوہر۔

ضامن یہاں کیسے آیا وہ یقین نہیں کر پائی اسے لگا یہ اس کا وہم ہے وہ پچھلے کہیں گھنٹوں سے جتنی بار ضامن کو سوچ چکی تھی اسے یہی لگ رہا تھا کہ یہ اس کا خواب ہے ضامن اس کے سامنے کیسے آسکتا ہے لیکن یہ اس کا خواب نہیں تھا ضامن اس کے سامنے تھا وہ ہاتھ بڑھاتی تو ضامن کو چھو سکتی تھی لیکن وہ چھونا نہیں چاہتی تھی اسے ڈر تھا کہ کہیں اس کا خواب ٹوٹ ہی نہ جائے۔۔۔۔

"....You are not you"

"آپ آپ نہیں ہیں۔۔۔۔!؛" وہ سر نفی میں ہلانے لگی تھی وہ یقین ہی نہیں کر پا رہی تھی کہ ضامن یہاں ہو سکتا تھا اس کے نزدیک تو ضامن اسے فارم ہاؤس میں چھوڑ کر ہی چلا گیا تھا باقی سب کے ساتھ کیونکہ ان لوگوں کو وہاں ابرش ملی نہیں تھی یہ اس کا خیال ہی تھا وہم تھا جیسا اس وقت اس کے قریب ضامن کھڑا تھا۔

وہ سر نفی میں ہلاتے پیچھے درخت میں سمانے کی کوشش کرنے لگی تھی ایک تو جنگل سے اٹھتی عجیب و غریب آوازیں اور پھر ایک دم سے یوں ضامن کا خیال وہ بری طرح سے کنفیوز ہو چکی تھی اس پل ضامن عباس کا حال بھی اس سے مختلف نہیں تھا۔

جس لڑکی کو وہ پچھلے اتنے گھنٹوں سے ڈھونڈ رہا تھا وہ اس کے سامنے تھی اور ابرش کی حالت دیکھتے ضامین کو نہ جانے کیوں بہت برا لگا تھا۔

اس کے ماتھے سے بہتا خون اب سردی کی شدت کی وجہ سے اس کے رخساروں پر جم چکا تھا جبکہ پیر پر لگی چوٹ میں بھی ابھی تک شدید درد ہو رہا تھا ابرش نے بمشکل اپنی سسکی روکی ہوئی گئی تھی یہ اس کا وہم نہیں تھا ضامن اس کے سامنے کھڑا تھا ابرش نے اپنا ہاتھ بڑھاتے ضامن کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اور پھر اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی یعنی وہ اس کا وہم نہیں تھا ضامن اس کے سامنے موجود تھا بذات خود۔

"سر آپ۔۔۔۔؟!" وہ یقین نہیں کر پائی کہ اس کے سامنے سچ میں ضامن عباس ہی کھڑا ہے وہ کچھ پل تو ضامن کو دیکھتی رہی اور پھر بے اختیار ہوتے ہوئے ضامن کے سینے سے آ لگی تھی جتنی خوفزدہ وہ اس وقت ہو رہی تھی اس کے لیے سب سے اچھی جائے پناہ ضامن کا سینہ ہی ہو سکتا تھا۔

وہ ضامن کی پشت پہ اپنے ہاتھوں کا حصار بناتے جیسے ضامن میں چھپنے کی کوشش کر رہی تھی جیسے اسے یہ ڈر ہو کہ ضامن اس کو چھوڑ کر چلا جائے گا

۔

"مس ملک۔۔۔۔" ضامن چاہ کر بھی ابرش کو خود سے الگ نہیں کر پا رہا تھا ایک تو یہ اتنا وحشت ناک ماحول اور اوپر سے ابرش کی حالت وہ پہ سختی کا کال نہیں چڑھا پا رہا تھا۔

"مس ملک سائیڈ پر ہوں۔۔۔۔" ابرش کی نازکی اپنے سینے سے لگتے دیکھ کر ضامن اس پر خفا ہوا تھا۔ ابرش کا نازک وجود اس وقت اس کی پناہوں میں ہولے ہولے کپکپا رہا تھا شاید وہ ضامن کی موجودگی کا یقین نہیں کر پا رہی تھی۔

".You really came"

"آپ سچ میں آئے ہیں۔۔۔۔۔!؛" وہ ضامن کے چہرے کو چھونے کی کوشش کرتے خود کو یہ یقین دلانا چاہتی تھی کہ واقعی اس کے سامنے جب وہ انسان کھڑا ہے وہ کوئی اور نہیں بلکہ ضامن عباس ہے۔

"۔۔۔Miss Malik, come to your senses"

"مس ملک ہوش میں آئیں۔۔۔۔" ضامن نے اس کے ہاتھ کو بری طرح سے خود سے دور جھٹکا تھا پل بھر کے لیے یہ خیال اس کے دل میں آیا تھا کہ وہ ابرش کی وجہ سے کتنا خوار ہو چکا تھا صبح سے اس لڑکی نے اس کو پریشان کر رکھا تھا اور اب جو حرکت وہ کر چکی تھی اس کے بعد تو وہ ابرش کو کبھی بھی بخشنے والا نہیں تھا۔

"سر میں۔۔۔۔" جنگل سے ایک دفعہ کوئی عجیب و غریب آواز اٹھی تو وہ مزید ڈرتے ضامن میں سمائی تھی جبکہ ضامن نے اس کے بازوں کو اپنے

مضبوط ہاتھوں میں جکڑا تھا کہ ایک درد کی شدید لہر ابرش کو اپنے وجود میں سرائیت کرتی محسوس ہوئی تھی۔

What are you afraid of? When you didn't tell "
anyone where you were going, you didn't feel
"...afraid...? And now you're feeling afraid

"ڈر کس بات کا ڈر جب بنا کسی کو بتائے آپ جہاں چلی ہیں تب ڈر نہیں لگا آپ کو۔۔۔؟اور اب اپ کو ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"ضامن نے اسے خود سے دور جھٹکا تو ابرش درخت سے ٹکرائی پیشانی ایک بار پھر سے درخت سے ٹکرائی تو اس کے پہلے سے بنے زخم میں شدید درد ہوا تھا۔

اس نے سسکی بھری تھی ضامن سے اتنی بے حسی کی توقع اسے ہرگز نہیں تھی کیا ضامن جان چکا تھا کہ وہ اس کے بارے میں جاننے کے لیے یہاں

آئی تھی اگر ایسا تھا تو اب ضامن اس کو نہیں چھوڑنے والا تھا ابرش نے اپنے ہاتھوں کو ہاتھوں پر جماتے بمشکل اپنے سے اس سسکی روکی تھی۔

سردی کی شدت سے اس کے ہونٹ تقریبا نیلے پڑ چکے تھے اور ٹی شرٹ ہاف سلیوز سی اس کے بازو بھی ٹھنڈ سے ٹھنڈے ہو چکے تھے اس نے اپنے بازوں کو کور کرتے خود کو گرمائش دینے چاہی لیکن یہ کہاں ممکن تھا جبکہ وہ دونوں کھلے اسمان تلے کھڑے تھے جہاں آس پاس جنگلوں کے علاوہ کوئی کچھ بھی نہیں تھا۔

"سر وہ میں مجھے۔۔۔۔"ابرش کو سمجھ نہیں آیا وہ ضامن کو کیسے وضاحت دے کہ وہ یہاں کیوں کرائی تھی۔

Miss Malik, the entire staff and all the students "

are worried because of you. If you had to come

somewhere, you should have at least told the staff that you did something very wrong. And if your family finds out about this, you know what your ....father will do"

"مس ملک آپ کی وجہ سے پورا اسٹاف اور سارے سٹوڈنٹس پریشان ہیں آپ کو اگر کہیں آنا تھا تو کم سے کم اپ کو سٹاف کو بتا کے آنا چاہیے تھا بہت غلط حرکت کی اور اگر اپ کی فیملی کو اس بارے میں معلوم ہو گیا تو جانتی ہیں نا آپ کا باپ کیا کرے گا۔۔۔۔"ضامن نے اسے حالات کی سنگینی کا بتانا چاہا جبکہ وہ پہلے ہی اس بارے میں جانتی تھی ڈیڈ کا سوچتے تو اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا جانتی تھی ڈیڈ اب تک اسے ہزاروں کالز کر چکے ہوں گے اور اس کا سیل فون ٹوٹ چکا تھا۔

کیسے رابطہ کرتی وہ ڈیڈ سے۔

"آپ مجھے اپنا سیل فون دے دیں۔۔۔۔"اس کا دل چاہا کہ ضامن سی فون لے کر وہ ڈیڈ کو کال کرے کم کم سے کم انہیں یہ تو بتا سکے کہ وہ بالکل ٹھیک ہے ڈیڈ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس کے بارے میں۔۔۔۔

"آپ کا سیل فون کہاں ہے۔۔۔۔؟"ضامن سنجیدگی سے پوچھا ابرش کے چہرے پہ پریشانی بھرے تاثرات ابھرے اب وہ سچ تو بتانے سے رہی کہ اس انسان نے اس کا سیل فون دیوار پر مارتے توڑ دیا تھا۔

"وہ پتہ نہیں۔۔۔۔"ابرش نے بہانہ گاڑا۔

You don't know about cell phones. Do you know "
where your cell phone's activation was taking
"place

"سیل فون کا آپ کو پتہ نہیں ہے پتہ ہے آپ کے سیل فون کی اکویشن کہاں کی شو ہو رہی تھی۔۔۔۔؟"ضامن مزید سنجیدگی سے گویا ہؤا وہ ابرش کی طرف بڑھتے درخت کے دائیں بائیں ہاتھ رکھ گیا تھا جس کی وجہ سے ابرش اس کے حصار میں بالکل قید ہو کر رہ گئی تھی۔

"وہ۔۔۔۔ کہیں گر۔۔۔۔ گیا ہو۔۔۔۔۔ گا۔۔۔۔۔"ابرش ضامن کی طرف دیکھنے کے بجائے یہاں وہاں دیکھ رہی تھی جب کہ ضامن اس کی تھوڑی کو اپنے انگوٹھی اور انگلی کی مدد سے اوپر اٹھائے اس کی آنکھوں میں

دیکھا تھا نیلی انکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا ضامن پل بھر کے لیے بے بس ہوا تھا ان آنکھوں کے سامنے۔

دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے ہی اس نے ابرش کی نم انکھوں پر اپنے ہونٹ رکھے تو ابرش پوری طرح سے سسکی تھی اس کی شرٹ کو اپنے مٹھیوں میں جکڑے وہ بے ساختہ ایک بار پھر سے اس کے سینے میں آسمائی تھی رات کا اندھیرا اور ابرش کا اس کے سینے سے لگنا ضامن کے جذبات کو پوری طرح سے بیدار کر گیا تھا۔

ابرش اس کے ساتھ لگی اپنی نازکی کا احساس شدت سے د*** گئی تھی۔

ضامن نے اس کے بالوں کو اپنی گرفت میں دبوچتے اس کا چہرہ اپنے مقابل کیا تھا اگر ابرش کو یہ لگ رہا تھا کہ وہ یہ سب کر کے ضامن کے غصے کو ٹھنڈا کر سکتی تھی تو یہ اس کی بہت بڑی غلط فہمی تھی ایسا کچھ نہیں ہونے والا تھا۔

ضامن نے یہ اتنے گھنٹے کس سچویشن میں گزارے وہ چاہا کر بھی نہیں بھول سکتا تھا ابرش پہلے اسے بہت کم خوار کر چکی تھی جواب وہ پھر سے یہ سب کچھ کر رہی تھی۔

"چھوڑیں پلیز۔۔۔۔"ابرش جانتی تھی کہ ضامن کا غصہ جائز ہے یعنی وہ اتنے گھنٹوں سے اسے چھوڑ کر نہیں گیا تھا بلکہ اسے تلاش کر رہا تھا ابرش کے دل میں میٹھی سی گدگدی ہوئی تھی ضامن کا یہ ایکٹ اس کے دل کو بھایا تھا ضامن کے جلتے ہونٹوں کا لمسا بھی تک اپنی آنکھوں پر محسوس ہو رہا تھا۔

بے ساختہ اس کے ہونٹوں کو نرم سی مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

I didn't realize where I was going. I had come a "

long way. Then I didn't know the way back. I had

been trying to go back for a long time but I

couldn't. I'm sorry, you guys got worried because

"....of me. I don't know about cell phone

"وہ مجھے احساس نہیں ہوا کہ میں کہاں جا رہی ہوں کافی آگے نکل آئی تھی پھر واپسی کا راستہ معلوم نہیں ہوا میں کافی دیر سے واپس جانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن نہیں جا پائی ایم سوری آپ لوگ میری وجہ سے پریشان ہوئے وہ۔۔۔۔ سیل فون مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔۔" ابرش نے بہت مشکل ہی سہی لیکن اپنا پورا جملہ مکمل کیا تھا ضامن نے کٹیلی نگاہ اس پہ ڈالی تھی جانتا تھا وہ جھوٹ بول رہی تھی اس وقت اس کے فون کی لوکیشن فارم ہاؤس کی شو ہو رہی تھی تو اس کا مطلب صاف تھا کہ وہ اس فارم ہاؤس میں گئی تھی اگر خود نہیں گئی تھی تو اس کا سیل فون تو چل کر سیل فارم ہاؤس میں جانے سے رہا وہ

جانتا تھا ابرش اس سے کچھ چھپا رہی تھی کچھ ایسا تھا جو ابرش اس کو بتانا نہیں چاہتی تھی۔۔

"آپ وہ سامنے والے فارم ہاؤس میں گئی تھیں۔۔۔۔؟!" ضامن نے بنا لگی لپٹی رکھے سوال پوچھا تھا ابرش کو اپنے ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی ضامن کے سوال نے اس کو پوری طرح سے جنجوڑ کر رکھ دیا تھا کیا جواب دیتی وہ اور کیسے مطمین کرتی وہ ضامن کو۔۔۔

"نن نہیں تو۔۔۔۔" وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے ساتھ فون کی لوکیشن ٹریس کرتے ہوئے وہ لوگ وہاں تک پہنچے تھے ضامن کے ساتھ باقی لوگ بھی تھے ضامن کو تو وہ انکار کر دیتی لیکن باقی لوگوں کو کیا کہتی اسے سب سے زیادہ مسئلہ ضامن سے ہی تھا باقی لوگ جو سوچتے ہیں اس کے بارے میں اس کو کوئی فکر نہیں تھی اس کو فکر تھی تو بس ضامن عباس کی تھی۔

Miss Malik, there's no need to lie to me. Your "
cell phone location was showing in this
farmhouse, so it means you went there of your own
free will or someone else's. But it's better than
lying. Tell me the truth, otherwise you can't even
"...imagine what I'll do to you

"مس ملک مجھ سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو سیل فون کی لوکیشن اس فارم ہاؤس میں شو ہو رہی تھی تو مطلب آپ وہاں گئی تھی اپنی مرضی سے گئی تھی یا کسی اور کی مرضی سے لیکن جھوٹ بولنے سے بہتر ہے مجھے سچ سچ بتائیں ورنہ میں جو آپ کے ساتھ کروں گا وہ آپ سوچ بھی نہیں سکتی ہیں۔۔۔۔"ضامن غصے میں آیا تھا ابرش کے جھوٹ بولنے پر۔۔۔

"سر میں۔۔۔۔" ابرش کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا بتائیں ضامن جانتا تھا وہ جھوٹ بول رہی ہے وہ سچ ایسے نہیں بولے گی ضامن نے اس کا چہرہ پکڑتے اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے تھے ابرش کی آنکھیں ایک بار پھر سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی یوں کھلے عام ضامن اس کے ہونٹوں کو قید کرے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اور لمس میں اتنی شدت تھی کہ ابرش کو اپنی ٹانگوں سے ایک بار پھر سے جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔

ضامن اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں شدت سے قید کیے اس کے ہونٹوں پر لمحہ بہ لمحہ اپنے دانت گاڑ رہا تھا۔

سس۔۔۔۔۔" ابرش کے ہونٹوں میں یہ سسکیاں کہیں دب رہی تھیں وہ پوری شدت سے کی سانسوں کو قید کیے ابرش کے لیے مشکل بڑھا رہا تھا ابرش نے کپکپاتے ضامن کے سینے پر رکھنے چاہے تو ضامن نے اس کے

ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے بری طرح سے پٹکا تھا ابرش کے لیے ضامن کا یہ لمس سہنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔

جنگل سے آتی عجیب سی آوازیں اب کہیں پیچھے رہ گئی تھی اس کے اعصاب پر اس وقت صرف ضامن اور اس کا سوار تھا ضامن نے اس کو پیچھے گراتے خود اس پر جھکتے اپنی شدت مزید تیز کی تھی ابرش کے لیے ضامن کی بڑھتی شدت برداشت کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔

ایک تو سردی سے پوری طرح سے کپکپا رہی تھی اوپر سے ضامن کا یہ سلگتا لمس وہ اپنے حواس ایک بار پھر سے کھونے لگی تھی ضامن اس کے سانسوں کو قید کیے جیسے آزاد کرنا ہی بھول گیا تھا جب کے ہاتھ بے باکی دکھاتے ابرش کے نازکی کو بری طرح سے مسل رہے تھے ضامن کے ہاتھوں کو اپنے بیوٹی

بون پر محسوس کرتے ابرش کو سرد لہریں اپنے وجود میں سرائیت کرتی محسوس ہو رہی تھی۔

ضامن اس کی بیوٹی بون کو ہاتھوں میں تھامے زور سے دباتے اس کے ہونٹوں کو لمحہ بہ لمحہ اپنی شدتوں سے جامنی کر رہا تھا یوں کھلے عام ضامن اس پر اتنے حق سے اپنا حق جمائے گا ابرش کے گمان میں بھی نہیں تھا ہونٹوں سے اب گھوم کر ذائقہ اسے اپنے حلق میں اترتا محسوس ہو رہا تھا لیکن ضامن تھا کہ اس کو چھوڑنے کو تیار ہی نہیں تھا۔

ابرش اپنے ہاتھوں کا استعمال بھی نہیں کر پا رہی تھی کیونکہ وہ اس کے ہاتھ کو ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتے پوری طرح سے اپنے حصار میں جکڑ چکا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ ابرش کے نازکی کو پوری طرح سے مسل رہا تھا ابرش اسکے حصار

میں بری طرح سے قید تھی ضامن نے اس کے ہونٹوں کو آزاد کرتے اس کی رخساروں پر دانت گاڑ گیا تھا۔

سسکیاں ابرش کے ہونٹوں سے نکلتے جنگل میں کہیں قید ہو گئی تھی۔

"قابو رکھیں اپنے سسکیوں کو روم نہیں ہے یہ۔۔۔" ضامن غصے سے غرایا ابرش نے سہم دل سے دیکھا اس پل ضامن کا خوف ابرش پر بری طرح سے سوار ہوا تھا۔

"بتائیں مجھے کیوں نکلی تھیں آپ وہاں سے۔۔۔" وہ ابرش کی دھڑکنوں پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتا اس کو مزید ڈرا رہا تھا۔

"وہ میں سر۔۔۔" ابرش پوری طرح سے اس وقت کنفیوز ہو چکی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ ضامن کو کیا کہہ کر تسلی دیتی جب کہ ضامن اس

کے بارے میں جان چکا تھا شاید ضامن یہ جان چکا تھا کہ وہ ضامن کے پاسٹ کے بارے میں جاننے کے لیے گئی تھی یہ خیال آتے ہی اس نے بے سخت ضامن کو دیکھا جو اپنے کام میں پوری طرح سے مصروف تھا۔۔۔

"اہہہہہ۔۔۔۔" ایک جان لیوا سسکی ابرش کے ہونٹوں سے نکلی کیونکہ اس کو کسی جنگلی کیڑے نے کمر پہ کاٹ لیا تھا ابرش کی انکھوں سے انسو بہتے اس کے رخساروں پر نکلے تھے ضامن بے ساختہ اٹھتے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا

۔

ابرش کا یکدم سے رونا اس کو پوری طرح سے پریشان کر گیا تھا وہ کیوں رو رہی تھی کیا ضامن کا لمس اس کو تکلیف دے رہا تھا اگر ایسا تھا تو ضامن ایسا ہی کرنے والا تھا۔

"سسس۔۔۔۔۔" ایک اور سسکی ابرش کے ہونٹوں سے نکلی تھی۔

"مس ملک کیا ہوا۔۔۔؟ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔" ضامن اس پر جھکتے بولا اس کی انکھوں سے بہتے انسو کو اپنے انگوٹھے سے چن گیا تھا۔

"میری کمر۔۔۔" اس کو اپنی کمر میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا ضامن نے اس کا رخ بدلتے اس کی شرٹ اوپر کرنی چاہی تو ابرش نے اس کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔

"مس ملک دیکھنے دے مجھے کیا ہوا ہے۔۔۔" ضامن کو احساس ہو رہا تھا اسے ابرش کو نیچے زمین پر نہیں لوٹانا چاہیے تھا ابھی تک تو رات کے تقریبا 12 بجے تھے صبح ہونے سے پہلے وہ یہاں سے نہیں نکل سکتے تھے اسے اس پاس کوئی جگہ دیکھنی تھی رات بھر یہاں نہیں رک سکتے تھے یہ جگہ سیکیور نہیں تھی ان کے لیے۔

"سر نہیں کریں پلیز « « « « "ابرش کپکپاتے ہونٹوں سے بولی تھی ضامن جو کرنے جارہا تھا وہ اچھے سے جانتی تھی ہاں اسے اپنی پیٹھ پر بہت درد محسوس ہو رہا تھا شاید اسے کسی زہریلے کیڑے نے کاٹا تھا لیکن وہ پھر بھی ایسی سچویشن میں بھی ضامن کے اتنے قریب وہ کافی گھبرا گئی تھی جبکہ ضامن نے اس کا رخ بدلتے اس کے پیٹھ اپنی طرف کرتے اس کے ٹی شرٹ اوپر اٹھائی تو اس کی پیٹھ پر بنے بنے زخم کو دیکھتے ہوئے لب بھیج گیا تھا شاید اسے کسی چیز نے کاٹا تھا اس کی وجہ سے اس کی کمر پر موجود زخم اور اب اس پاس کے جگہ بھی نیلی ہونی شروع ہو گئی تھی شاید وہ کچھ زیادہ زہریلا تھا ضامن لب بھینچ کیا۔

جب کہ ابرش رو رہی تھی وہ کیا کرتی سے اپنے آنسو ضبط کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا وہ ضامن کی انگلیوں کا لمس اپنی پشت پر محسوس کرتے۔

"وہ۔۔۔۔۔۔" ابرش کی بے ترتیب شرٹ ضامن نے ٹھیک کرتے اس کو بانہوں میں بھرا تھا یہاں رکنا خطرے سے خالی نہیں تھا وہ دونوں اس جگہ رات رہتے تو ممکن تھا کہ مزید ان کے ساتھ کچھ برا ہو جاتا وہ ابرش کو بانہوں میں اٹھاتے اگے بڑھا آگے اس سے ایک غار نما چیز نظر آئی وہ لوگ جہاں رات کو رک سکتے تھے اس جگہ سے تو کافی سیف تھی۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔" ابرش نے اٹکتے پوچھا۔

Don't worry, I'm not taking you away with me. ""

After what you've done, you can't expect me to

"...take you anywhere with me

"ڈونٹ وری اپنے ساتھ بھگا کر نہیں لے کر جا رہا ہوں آپ کو جو آپ کر چکی ہیں اس کے بعد آپ یہ ایکسپیکٹ نہیں کر سکتی کہ میں آپ کو اپنے ساتھ

کہیں لے کر جاؤں گا۔۔۔۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولا تو ابرش نے ایک کٹیلی نگاہ اس پر ڈالی ضامن نے سیل فون کی بیٹری کم تھی۔

اندر تھوڑی بہت ہی روشنی تھی ضامن نے اپنے سیل فون نکالتے سب سے پہلے سٹاف ممبرز کو اطلاع دینے کا سوچا تاکہ وہ لوگ ان کے بارے میں پریشان نہ ہو کیونکہ ابھی تک ضامن اپنی خیریت سے ہونے کے بارے میں کسی کو کوئی اترا نہیں دے سکا تھا اس یقیناوہ سب لوگ ان کی غیر موجودگی کی وجہ سے پریشان ہو رہے ہوں گے ضامن نے ابرش کو وہاں بٹھایا اور خود اپنا سیل فون نکالتے اس نے اپنے سٹاف ممبر کا نمبر ملایا لیکن نمبر اف تھا اس نے دانت پیستے فزا کا نمبر ملایا جو پہلے ہی کال پر اٹھا لیا گیا۔

"سر آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔" مس ملک ملی یا نہیں....؟ ہم سب لوگ بہت پریشان ہیں مس ملک کے فادر کی دو بار کالز آچکی ہیں ہم نیکسٹ ٹائم کیا کریں

گے اپ بتائیں کچھ آپ کو پتہ چلا....؟"فزا بے قراری سے ابرش کے بارے میں پوچھ رہی تھی حالانکہ ان دونوں کی ایک دوسرے سے جتنی بیزاریت تھی ضامن کو یقین نہیں ہوا تھا کہ فزا ابرش کے لیے اتنی پریشان ہو رہی ہے۔

"مس ملک ٹھیک ہیں اور ہم لوگ بالکل ٹھیک ہیں پر کل صبح تک ہوٹل پہنچ جائیں گے آپ باقی سٹاف ممبر کو بھی اطلاع دے دیں اور ان کے والد کے بارے میں آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے انہیں ہم خود بتا دے دیں گے اپنے خیریت سے ہونے کی اطلاع۔۔۔۔"وہ بولا اور کال کٹ کر دی پھر اس نے نہ جاتے ہوئے قیوم ملک کو کال کی تھی وہ اس انسان کو کبھی کال نہیں کرنا چاہتا تھا ہاں لیکن اب مجبوری تھی ایک طرف عائلہ

تھی اور دوسری طرف ابرش وہ ابرش کی خیریت کی اطلاع ان کو دینا چاہتا تھا۔۔۔

وہ ابرش کے لیے تو شاید یہ کبھی نہیں کرتا لیکن عائلہ کو پریشان وہ نہیں دیکھ سکتا تھا جانتا تھا اس کی بہن وہاں تھی اگر یہاں ابرش کے ساتھ کچھ ہوتا تو اس کا اثر اس کی بہن پر بھی پڑتا اور یہی بات ضامن برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

ابرش کی وجہ سے پہلے ہی عائلہ اور وہ بہت کچھ برداشت کر چکے تھے اب مزید ابرش کی وجہ سے عائلہ کی زندگی میں کوئی مشکل ائے ضامن برداشت نہیں کرنے والا تھا۔

اسے اپنی بہن کو خوش دیکھنا تھا وہ جانتا تھا کہ عائلہ کبھی یرمان کے ساتھ کچھ نہیں رہ سکتی لیکن پھر بھی وہ اپنی بہن کو کسی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"کس کو کال کی آپ نے۔۔۔۔؟" ابرش کو پتہ چل گیا تھا کہ ضامن نے تھوڑی دیر پہلے کسی اور کو نہیں بلکہ فزا کو کال کی تھی تو وہ تلملاتے اٹھتے ضامن کے قریب آئی تھی ضامن فزا سے بات کرے یہ ابرش برداشت دینے کر سکتی تھی اس کے نزدیک ضامن سر اس کا تھا اور اسی سے بات کرنے کا حق بھی ابرش ملک کو ہی تھا۔ ضامن اس کے علاوہ کسی اور سے بات کریں یہ وہ ہونے ہی نہیں دے سکتی تھی ضامن صرف اس کا تھا۔

جبکہ ضامن شدید غصے میں تھا پہلے ہی اس کی وجہ سے وہ یہاں بری طرح سے پھنس چکا تھا اوپر سے ابرش کے سوال اس کو مزید تلملانے پر مجبور کر گئے تھے۔

"اس چشمش سے بات کر رہے تھے نا آپ۔۔۔۔؟" ابرش نے انگلی اٹھانے ہونٹوں کو پیستے جواب دیا تھا۔

"سو واٹ مس ملک کی آپ کا مسئلہ نہیں ہے میں کسی سے بھی بات کروں آپ ہوتی کون ہیں مجھ سے سوال جواب کرنے والی۔۔۔۔!؛"ضامن جو پہلے ہی تپا ہوا تھا عائلہ کو سوچتے ابرش کا ایسے سوال کرنا اس کو مزید تلملانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"واٹ ڈو یو مین (کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔؟) میں آپ کی بیوی ہوں۔۔۔۔"ابرش نے جیسے ضامن کو نہیں خود کو احساس دلایا تھا کہ ضامن اور اس کا نکاح ہوا ہوا ہے اور ضامن اس کا شوہر ہے۔

"رئیلی میں نہیں مانتا ہوں اس رشتے کو۔۔۔"ضامن بھڑکا۔

"نہیں مانتے ہیں تو یہاں کس حق سے کھڑے ہیں آپ کیوں آئے۔۔۔۔؟؟میرے پیچھے.... کیوں نہیں چھوڑ دیا مجھے اکیلا....؟اگر آپ اس رشتے کو نہیں مانتے ہیں تو مجھے بچانے آئے ہی کیوں....

آپ....؟"بہت سے سوال تھے جو ابرش کے ذہن میں چل رہے تھے وہ یہی تو سوچ رہے تھے ضامن کہاں اسے پسند کرتا تھا ضامن تو اس سے نفرت کرتا تھا پھر بھلا کیوں آیا اس کے پیچھے۔

"آپ کو لگتا ہے میں آپ کے لیے آپ کے پیچھے آیا ہوں۔۔۔۔۔؟"زامن اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولا تو ابرش نے حیرانگی سے دیکھا۔

"یہی سچ ہے سر۔۔۔۔!؛"وہ ضامن کی آنکھوں میں دیکھتے بولی۔

"خوش فہمی ہے آپ کی میں آپ کے پیچھے کیوں آیا یہ آپ کبھی سمجھ ہی نہیں سکتی مس ملک اور نہ ہی میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے ریزن کو کبھی سمجھیں چپ چاپ جہاں بیٹھ جائیں ہمیں تقریباً چھ سات گھنٹے یہاں رہنا ہو گا۔۔۔۔!؛"وہ ابرش کے سرد لہجے میں کہتے اپنا سیل فون کان سے لگا گیا تھا۔

مطلب صاف تھا کہ وہ پھر اس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا جبکہ ابرش اس کو پھر سے سیل فون میں بزی دیکھتے ہیں مزید غصے میں آتی اس کے قریب اتے اس کا سیل فون چھیننے کی کوشش کرنے لگی ضامن نے اس کو دھکہ دیا تھا ابرش اس اچانک حملے کے لیے تیار نہیں تھی۔

وہ پیچھے کو گری تھی اور بے یقینی سے ضامن کو دیکھ رہی تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا ضامن نے اس کو دھکہ دیا تھا۔

"یہ سب کر کے کیا ثابت کرنا چاہتی ہیں آپ مس ملک کہ ہم ایک ہیپی کپل ہیں ہمارے درمیان سب کچھ ٹھیک ہے آپ کی یہ سائیڈ سے مجھے بہت کچھ شو کرواتی ہیں لیکن میرے پر اپ کے باتوں کا کوئی اثر نہیں ہونے والا سمجھی آپ۔۔۔۔؟!" ابرش کے دونوں ہاتھ ابھی تک ضامن پر تھے جبکہ اس کی پشت میں بنے زخم میں اب شدید درد کی لہریں اٹھ رہی تھی۔

وہ چاہا کر بھی اپنی سسکیاں نہیں روک پا رہی تھی ضامن کا یہ رویہ اسے بہت تکلیف دیتا تھا۔

"میں ایسا کچھ بھی نہیں سوچ رہی ہوں نہ ہی میں ایسا کچھ کرنا چاہتی ہوں میں جانتی ہوں ہمارے درمیان سب نارمل نہیں ہے سر لیکن آپ جو کر رہے ہیں وہ بھی ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔۔" ابرش نے اس کو احساس دلانا چاہا کہ وہ تو غلط کر چکی تھی لیکن اب ضامن یہی سب کر کے کون سا اچھا کر رہا تھا وہ بھی تو یہی سب کر رہا تھا۔

جو ابرش سے غلطی سے ہوا ضامن وجان بوجھ کر کھا رہا تھا۔

"ویری گڈ آپ ایسا کچھ نہ ہی چاہیں تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔۔!؛" ضامن اس پر سے اٹھتا کہ ابرش نے ضامن کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے اپنی طرف

کھینچا تھا ضامن ابرش پہ گرا تھا وہ شاید اس اچانک ہوئی کاروائی کے لیے تیار نہیں تھا اور اس کا سارا وزن ابرش کے نازک موجود پر تھا۔

ابرش خود نہیں جانتی تھی کہ وہ یہ کیا کر رہی تھی ہاں لیکن فزا کا ضامن سے بات کرنا اس کے تن بدن میں اگ لگا گیا تھا وہ بھڑکتا تندوری ہی تو بنی تھی وہ یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی تھی کہ ضامن فزا سے بات کریں اس فزا سے اسے شدید طیش ہو چلا تھا ان دنوں جب سے وہ ضامن سے بات کر رہی تھی فزا کو لے کر ابرش کافی حد تک بدگمان ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ ضامن کو سمجھ پاتا ابرش نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے خود سے الگ کرنا چاہا سمجھ گئی تھی کہ وہ غلطی کر چکی اور اب ضامن کا غصہ یقینی تھا۔

"مس ملک یہ کیا حرکت تھی۔۔۔۔؟"ضامن اس کے اوپر پوری طرح سے جھکا ہوا تھا کہ ضامن کی گرم سانسی ابرش کو اپنا چہرہ پر محسوس ہو رہی تھی۔

"سوری سر وہ مائی مسٹیک۔۔۔۔۔!؛"جو حرکت کی تھی وہ تو جان بوجھ کر گئی تھی لیکن وہ پھر بھی معذرت کر رہی تھی کیونکہ جانتی تھی کہ ضامن اب اس پر غصہ کرے گا یہ جگہ جنگل کے مقابلے میں کچھ بہتر ہی تھی تھوڑی بہت روشنی بھی تھی لیکن ابرش کو اپنے زخم میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا اس کی نیلی آنکھوں سے انسو ایک بار پھر سے بہنے لگے تھے۔

ضامن جو ابرش کے ایسے کھینچنے پر گرا تھا اور شدید غصے میں تھا ابرش کو بہت کچھ سنانے کا ارادہ بھی رکھتا تھا لیکن ابرش کی آنکھوں میں انسو دیکھتے وہ پل بھر کے لیے نرم پڑا تھا۔

"مس ملک اپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔؟" وہ خود کو روک نہیں سکا تھا ابرش کی کیئر کرنے سے۔

"مجھے درد...." وہ ضامن کو اپنی تکلیف سے اگاہ نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن اس پل درد تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا وہ چاہا کر بھی خود کو روک نہیں سکی تھی ضامن کو بتانے سے اور ضامن نے آس پاس جگہ دیکھی تو اسے کچھ بھی ایسا نظر نہیں آ رہا تھا جو ابرش کے زخم پر لگا سکتا ابھی سے قیوم ملک کو کال بھی کرنی تھی لیکن اس وقت امپورٹنٹ تھی ابرش جو بری طرح سے رو رہی تھی۔

درد کی شدت سے اس کی نیلی آنکھوں سے انسو بہتے ہی جا رہے تھے ضامن نے کوئی سوچتے اسے دیوار کے ساتھ بٹھایا ابرش بیٹھی ضامن کو دیکھ رہی

تھی کہ وہ اب کیا کرنے والا ہے ضامن نے نرمی سے اپنی جیکٹ اتارتے سائیڈ پر رکھی تھی۔

وہ وائٹ کلر کی فل سلیوز شرٹ میں ملبوس تھا اس نے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہی اپنی شرٹ کو اپنی وجود سے الگ کیا تو ابرش نے نظریں پھیری وہ اب صرف سٹینڈو ملبوس تھا اس کے کشادہ سینے کو دیکھتے ابرش کے چہرے پر گلال بکھرا تھا۔

وہ خوبصورت تھا بہت خوبصورت یونیورسٹی کی ساری لڑکیوں کا کرش لیکن وہ صرف ابرش ملک کا تھا دل پل بھر کے لیے خوش فہم سا ہوا تھا۔

ضامن نے ابرش کی ٹی شرٹ کے بٹن کھولنے چاہے تو ابرش نے نفی میں سر لایا۔

"یہ ضروری ہے۔۔۔۔؟؛"ضامن سنجیدگی سے بولا اور اس کی شرٹ کے ایک ایک کر کے سارے بٹن کھول دیے تھے ابریش پنک کلر کے انر میں ملبوس تھی۔

اس کے گہرائیوں دیکھتے ضامن نے اپنی آنکھیں میچ لی تھی یہ دو جادئی لمحے اس پر اس کو اپنے سحر میں جکڑ رہے تھے ضامن کو۔

ابرش کی ٹی شرٹ کافی خراب ہو چکی تھی اگر وہ اس سے پہلے رکھتی تو اس کا زخم مزید خراب ہو جاتا ضامن نے اپنی شرٹ اتارتے ابرش کو پہنانی چاہیے ابرش کو اس سے کافی جھجھک محسوس ہو رہی تھی ہاں اتنا اندھیرا تھا کہ ضامن اس کو ٹھیک سے دیکھ نہیں پاتا لیکن پھر بھی وہ ضامن کے سامنے اس حلیے میں تھی اس کو شرم محسوس ہو رہی تھی ضامن کی نظریں اسے اپنی گہرائیوں کے ار پار ہوتی محسوس ہو رہی تھی اس کو شرٹ پہناتے زمین نے

کافی ضبط کا مظاہرہ کیا تھا ورنہ ابرش اس کے اتنے قریب کہاں کون سی نفرت وہ سب بولتا جا رہا تھا ضامن نے ابرش کی سٹرپ میں انگلی پھساتے ابرش کو اپنے قریب کیا تھا اتنا کہ ابرش کی وجود سے اٹھتی مہک ضامن کو اپنے قریب محسوس ہو رہی تھی۔

ضامن نے اس کی گردن میں چہرہ چھپاتے اپنے ہونٹ رکھے تو سرد لہریں ابرش کو اپنے وجود میں سرایت کرتی محسوس ہوئی تھی۔

ضامن کے ہونٹ جابا جا اس کے بے جا گردن کو اپنی شدتوں سے جامنی کر رہے تھے لمحے کافی فسوں خیز تھے ابرش نے ضامن کو خود سے الگ نہیں کر پا رہی تھی جانتی تھی وہ ایک جوان مرد تھا اور پہلو میں اس کے جائز رشتہ تھا ہاں ان کے درمیان نفرت تھی لیکن جانتی تھی کہ اس کا رعنائیاں بکھرتے وجود سے ضامن تا دیر نظریں نہیں چھڑا سکے گا۔

وہ مسکرائی تھی اور مسکراتے اس نے ضامن کی گردن میں بانہیں ڈالی جیسے ضامن کو اشارہ دے دیا تھا ضامن کے ساتھ لپٹتے وہ ضامن کو اپنی نازکی کا احساس دلاتے اس بار جیسے ان جادوئی لمحات کو مزید سحر میں جکڑ رہی تھی اور ضامن جو اس پل واقعی میں سب کچھ بولتے ابرش کے وجود کی گہرائیوں میں کھونے والا تھا ابرش جیسے ہی اس کے سینے سے لگی اس نے ایک جھٹکے سے ابرش کو خود سے الگ کیا تھا۔

کیسے بھول سکتا تھا وہ سب کچھ جو ابرش نے کیا تھا تیزی سے ابرش کو شرٹ پہناتے وہ اٹھتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر گیا تھا ایک گہرا سانس بھرتے اس نے اپنا ہاتھ دیوار پر دے مارا تھا یہ کیا کرنے جا رہا تھا کیا اس قدر نفس کا ہلکا انسان تھا وہ کہ اس کی خوبصورتی دیکھتے وہ بہک ہی تو گیا تھا ضامن کو خود پر شدید غصہ آ رہا تھا۔

"سر...." ابرش کو یقین نہیں ارہا تھا کہ اس کے اتنے قریب ہوتے وہ پیچھے ہٹ گیا تھا ضامن نے اس کو ٹی شرٹ تو پہنا دی تھی لیکن اس نے ابھی تک شرٹ کے بٹن بند نہیں کیے تھے وہ ہوز بیٹھ رہی تھی جیسے یقین کرنا مشکل تھا کہ ضامن خود پر ضبط کر گیا تھا اس کو امید نہیں تھی کہ اس کے اتنے قریب آتے اس کی گہرائیوں کو۔

وہ چاہتی تھی کہ اج رات یہاں اس جگہ پر اپنا اور اس کا رشتہ مکمل کرے اس کی نظریں ضامن پر تھی جو دیوار کو دیکھتے نہ جانے کیا سوچ رہا تھا ابرش نے اٹھتے شرٹ کے بٹن بند کیے تھے ضامن کی شرٹ وہ ناک سے لگاتے اس نے اس کی مہک انہل کی تھی۔ ضامن کی خوشبو اسے اپنے قریب محسوس ہوئی تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ان کے درمیان اتنی قربت بھلرے لمحات بھی آئیں گے کہ وہ ضامن کے اتنے قریب ہوں گی۔

"مس ملک۔۔۔۔" ضامن نے پلٹتے ایک کٹیلی نگاہ ابرش کے وجود پر ڈالی تھی اس نگاہ میں کیا کچھ نہیں تھا نفرت غصہ ابرش پیچھے کو ہوتے لڑکھڑائی تھی ان گہری گالی آنکھوں میں اس نے ہمیشہ سے خود کے لیے نفرت ہی تو دیکھی تھی ضامن اس کو اگنور کرتا اپنا سیل فل کان سے لگا گیا تھا۔

بیٹری تقریبا پانچ پرسنٹ تھی اسے قیوم ملک کو اگاہ کرنا تھا ورنہ صبح تک نہ جانے کون سا ہنگامہ ہو چکا ہوتا جبکہ دوسری طرف قیوم ملک جو کہ کافی پریشان تھے انہوں نے اتنی دفعہ کال کی لیکن ابرش کا فون بند جا رہا تھا ان کو شدید پریشانی ہو رہی تھی وہ ابرش کی دوست کو بھی دو تین دفعہ کال کر چکے تھے لیکن وہ بھی بہانے بنا رہی تھی یرمان نہیں تھا اگر یرمان ابرش کے ساتھ ناران کا خان جاتا تو پھر قیوم ملک کو کوئی مسئلہ نہیں ہونا تھا۔

وہ ساری سچویشن کو سنبھال سکتا تھا لیکن اکیلے میں ان کے اتنے دشمن تھے بزنس حریف تھے اور پھر اب تو وہ سیاست میں بھی قدم رکھ چکے تھے تو بہت سے سیاسی پارٹیاں ان کے کمزوری کی تلاش میں تھی اور ابرش کے معاملے میں وہ کوئی بھی غفلت نہیں بھر سکتے تھے ہاں ان کو یقین تھا کہ ضامن ساتھ تھا تو ابرش محفوظ ہی رہتی لیکن ابرش کا سیل فون ایسے بند ہو جانا ان کو شدید پریشانی میں مبتلا کر رہا تھا اج وہ افس سے بھی جلدی گھر آ گئے تھے یرمان کو تو انہوں نے کہہ دیا تھا کہ وہ افس نہیں جائیں گے لیکن ایک بہت امپورٹنٹ میٹنگ کی وجہ سے ان کو جانا پڑا تھا عفت ملک کب سے اپنے شوہر کو روم میں ٹہلتا ہوا دیکھ رہی تھیں۔

اج وہ اس ٹائم گھر سے بھی نہیں نکلے تھے ورنہ تو وہ اس ٹائم ضرور جاتے تھے نہ جانے کہاں جاتے تھے انہوں نے افس سے بھی کافی لوگوں سے پتہ

کروانے کی کوشش کی لیکن ان کو کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا اس بارے میں کہ آخر قیوم ملک رات کے اس پیر سے اتے کہاں تھے وہ اپنے شوہر کا یہ بدلا بدلا رویہ دیکھتے بہت پریشان تھی ایک طرف مایا کی طرف سے پریشانی تھی یرمان اور عائلہ کے رشتے کی پریشانی تھی اور اب یہ قیوم ملک کی طرف سے پریشانی ہو ہوئی تھی یکدم سے پریشانیوں نے انکو آن گھیرا تھا انہیں کچھ بھی کر کے عائلہ کو اپنے بیٹے کی زندگی سے نکال باہر کرنا تھا۔

وہ کسی بھی قیمت پر عائلہ کو اپنی بیٹی کی زندگی میں نہیں رہنے دے سکتی تھیں انہیں مایا کو اپنی بہو بنانا تھا ایک ایسی بہو جو سوسائٹی میں ان کے ساتھ موو کر سکے اس عائلہ جیسی دب کو نہیں کہاں ان کے ساتھ چل سکتی تھی بیٹے کے بدلے بدلے تیور تو وہ دیکھ ہی رہی تھیں جب سے وہ لڑکی ان کے بیٹے کی زندگی میں آئی تھی وہ پوری طرح سے بدل گیا تھا لیکن وہ یہ رشتہ کبھی قبول

نہیں کر سکتی تھی ایک طرف سے تو انہیں اپنے شوہر کی طرف سے پریشانی تھی۔

"قیوم کیا ہو گیا اپ کو ابرش وہاں پورے گروپ کے ساتھ ہے آپ ایسے پریشان ہوں گے تو آپ کی طبیعت مزید خراب ہو جائے گی...." وہ اپنے نائٹ گاؤں کی ڈوریاں مزید کستے بیڈ سے اٹھتے شوہر کے قریب آتے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ گئی تھیں قیوم ملک نے پلٹتے اپنی بیوی کو دیکھا جو بلیک کلر کے نائٹ گاؤں میں اج بھی پہلے دن کی طرح ان کا دل دھڑکا گئی تھی لیکن جو درمیان میں ہو چکا تھا وہ بھول نہیں سکتے تھے۔

"بیگم آپ کو کوئی فکر نہیں ہو گی لیکن مجھے اپنی بیٹی کی فکر ہے اس کا فون بند ہے کتنے گھنٹوں سے وہ کس حال میں ہو گی اس کی دوست بہانے بنا رہی تھی

میں جانتا ہوں اچھی طرح سے۔۔۔۔" وہ پریشانی سے اپنی بیرڈ سہلا رہے تھے۔

"قیوم ہو سکتا ہے وہ سو گئی اور سیل فون اس نے اف کر دیا ہو آپ تو ویسے ہی کچھ زیادہ سوچ رہے ہیں۔۔۔۔" انہوں نے شوہر کو تسلی دینا چاہیے جبکہ اسی پل قیوم کا سیل فون بجا تھا کسی انجان نمبر سے کال ارہی تھی انہوں نے ریسیو کر لی۔

"ہیلو کون۔۔۔۔" انہوں نے فون کان سے لگاتے پوچھا۔

"میں ہوں ضامن ہوں آپ کا داماد اور ابرش کا پروفیسر ابرش میرے ساتھ ہیں ہم لوگ تھوڑا آگے نکل آئے تھے تو ہمیں ہوٹل پہنچتے تھوڑی دیر ہو گئی تھی ابرش کے سیل فون کی بیٹری ختم ہو گئی ہے جس کی وجہ سے ان کا سیل

فون آف ہے آپ پریشان مت ہوں وہ ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔!؛" وہ اپنی کرتے فون کٹ کرنا چاہتا تھا لیکن قیوم ملک نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔

"میری ابرش سے بات کرواؤ۔۔۔۔" جب تک وہ ابرش سے بات نہیں کر لیتے ان کو تسلی نہیں ہونی تھی کہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں ہے اپنی بیٹی کے معاملے میں ویسے ہی تھے جذباتی جب تک بات نہ کر لیتے اس سے ان کے دل کو سکون نہیں ملنا تھا۔

"سر میرے سیل فون کی بیٹری بہت کم ہے میں آپ کی مزید کسی سے بات نہیں کروا سکتا مس ملک میرے ساتھ ہی۔۔۔۔۔" ضامن نے ایک نظر ابرش پر ڈالی تھی جبکہ ابرش سمجھ گئی تھی کہ وہ اس کے ڈیڈ کو کال کر رہا ہے کہ ضامن ڈیڈ کو کال کرے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی ضامن اج اس کو شاک دے رہا تھا اپنے بیہو ہر سے۔

"میری بات کرواؤ میری بیٹی سے۔۔۔" قیوم ملک اب کی بار دھاڑے تھے ضامن نے لب بھینچ لیے۔

"ڈیڈ میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔وہ سیل فون اف ہے پلیز ٹینشن نہ لیں میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔" ابرش نے ضامن کے ہاتھ سے فون لیتے ڈیڈ کو تسلی دینی چاہیے تھی۔

"بیٹا کم سے کم سیل فون تو آؤن رکھتی ہم کب سے پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔" قیوم ملک سنجیدگی سے بولے تو ابرش کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔

"ائی ایم سوری ڈیڈ۔۔۔۔"وہ مزید بات کرتی ہے کہ ضامن کے فون کی بیٹری ڈیڈ ہو گئی تھی ضامن نے سیل فون سائیڈ پر رکھ دیا اور ابرش بیٹھ گئی

۔۔۔۔

••••••

"اب ہو گئی آپ کو تسلی وہ بالکل ٹھیک آپ آئیں اور سو جائیں آپ کی طبیعت پہلے ہی بہت خراب ہے اور کب سے یہاں آپ روم میں چہل قدمی کر رہے ہیں۔۔۔۔"عفت بیگم بیڈ کی طرف جاتے شوہر کو دیکھتے بولی تو قیوم ملک نے اپنا فون سائڈ پہ رکھا اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا انہوں نے ایک نظر اپنی کلائی میں بندھی گھڑی پر ڈالی تو رات کے تقریبا 12 بج رہے تھے اب وہ روم سے کیسے نکلتے۔

انہوں نے وہاں جانے کا فیصلہ کل پر چھوڑتے ہوئے واپس بیڈ کی طرف قدم بڑھائے۔

نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی لیکن اس وقت وہ کہیں نہیں جاسکتے تھے کافی دن سے وہ نوٹ کر رہے تھے کہ عفت ملک ان کے معاملات میں کچھ زیادہ ہی دلچسپی لے رہی تھی اور وہ اپنی بیوی کو شک میں ہر گز نہیں ڈالنا چاہتے تھے کہ وہ اج کل کیا کر رہے ہیں وہ صحیح وقت تک کسی کے سامنے نہیں انے دے سکتے تھے۔

.....

دونوں خاموش تھے ابرش اور ضامن کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی اس کے بعد سیل فون ضامن کا بند ہو چکا تھا اس نے سائیڈ پر رکھ دیا تھا اور اب دیوار کے ساتھ ٹیک لگاتے وہ بیٹھ گیا تھا جنگل سے کافی عجیب و غریب

سی اوازیں اب کم ہو چکی تھی لیکن پھر بھی آ رہی تھی باہر موسم بھی کافی خراب تھا ابرش خاموشی ضامن کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اسے ایک دفعہ بھی نہیں دیکھا تھا تھوڑی دیر پہلے ان کے درمیان کتنے قربت بھرے لمحات تھے ابرش پل بھر کے لیے ان لمحات کو سوچتے بلش کرنے لگی تھی لیکن ضامن۔۔۔۔ضامن کا رویہ اس کو کافی پر اسرار لگ رہا تھا ضامن اس کے اتنے قریب آتے پیچھے ہو گیا تھا یہ اس کے اعصابوں پر سوار ہو گیا تھا ضامن ایسا کیسے کر سکتا تھا اس کو امید نہیں تھی کہ ضامن اتنا قریب آتے پیچھے ہو جائے گا۔۔۔۔

جو بھی تھا۔۔۔ تھا تو وہ ایک مرد کیسے اس کی خوبصورتی دیکھتے وہ بہکا نہیں ہاں ان کے درمیان جائز رشتہ بھی تھا اب رش کے خوبصورت وجود نے بھی اس کو اپنی طرف اٹریکٹ نہیں کیا تھا اس کا ہچکولے بھرتا وجود اس کی

خوبصورت گہرائیاں کچھ بھی تو ضامن کو اپنی طرف متوجہ نہیں کر پا رہا تھا وہ سلگ کر ہی تو رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

ضامن نے اب تک ایک نگاہ ابرش پر نہیں ڈالی تھی وہ خاموشی سے نہ جانے کیا سوچ رہا تھا اور ابرش اس کی اسی خاموشی پر کسک کر رہ گئی تھی وہ چاہتی تھی ضامن اس کی طرف متوجہ اس سے بات کریں لیکن ضامن اس کو پوری طرح سے اگنور کر رہا تھا یہ بات ابرش کو دہکتا تندور بنا گئی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی سائیڈ گردن رب کر دے اپنے اندر اٹھتے وبال کو ضبط کرنے لگی جو اس وقت اس کے لیے خاصا مشکل ہو رہا تھا ضامن کے رویے کی وجہ سے وہ خاصی الجھی ہوئی تھی ضامن ابرش کی نظریں خود پر محسوس کر رہا تھا کب سے وہ مسلسل اسے ہی دیکھے جا رہی تھی لیکن ضامن اس کو پوری طرح سے نظر انداز کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اوہ ابرش کے ہونٹوں سے ایک سسکی نکلی اور ضامن اس کی طرف متوجہ ہوا تھا اس کی نیلی انکھوں میں ایک بار پھر سے انسو تھے۔۔۔۔۔

ابرش کو نہ جانے کیوں بہت زیادہ رونا ارہا تھا ضامن کے رویے سے اپنی بے بسی سے زندگی میں پہلی بار وہ اس سچویشن کو فیس کر رہی تھی اسے کبھی بھی یہ خیال نہیں ایا تھا کہ کوئی اسے اتنی بری طرح سے نظر انداز کر سکتا ہے اور یہی اگنورنس وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

ضامن اس کے دل پر قبضہ جمانے والا پہلا مرد تھا ہاں وہ ماننے لگی تھی کہ اسے ضامن عباس سے محبت ہو چکی شاید پہلے ہی نظر میں جب ضامن نے اسے نکالا تھا اسی وقت وہ ضامن کے سحر میں جکڑ گئی تھی وہ ضامن سے محبت کرتی تھی لیکن ضامن کی نفرت کے آگے اس کو اپنی محبت پھیکی پڑتی محسوس ہوتی تھی لیکن وہ اتنی بے بس ہر گز نہیں تھی کہ ضامن کو اپنی محبت

کے سحر میں نہ جکڑ سکتی وہ ضامن کو اپنا بنا چکی تھی ضامن اس کا تھا اس کا شوہر لیکن اس کے دل میں خود کے لیے نفرت دیکھتے وہ پل پل مری تھی ضامن یوں اسے چھوے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔

"مس ملک میری طرف دیکھنے کے بجائے بہتر ہے کہ آپ ارام کریں آپ کے زخم اسی صورت بہتر ہو سکتا ہے جب آپ اپنی باڈی کو زیادہ موو نہ کریں۔۔۔۔"ضامن سنجیدگی سے بولا تھا ابرش بار بار اس کی طرف دیکھ رہی تھی اور اس کی انکھوں میں انسو تھے وہ جانتا تھا کہ وہ اس کے رویے کی وجہ سے پریشان ہے لیکن ضامن اس کو کسی طرح کی کوئی تسلی نہیں دے سکتا تھا جو وہ کر چکی تھی اس کے بعد یہ ضامن کے لیے ممکن نہیں تھا۔۔۔۔

didn't you think that if you don't treat me right, it "

"...will affect Aila's life as well

"آپ کو یہ خیال کیوں نہیں آیا کہ اگر آپ میرے ساتھ اپنا رویہ ٹھیک نہیں رکھیں گے تو اس کا اثر عائلہ می زندگی پر بھی پڑے گا۔۔۔" ابرش کے ذہن میں نہ جانے کیوں یہ خیال آیا تھا وہ جانتی تھی کہ ضامن عائلہ سے اب اتنی محبت نہیں کرتا جتنی پہلے کرتا تھا جب عائلہ نے یرمان کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا اس کے بعد سے وہ ضامن کا بدلہ بدلہ انداز دیکھ رہی تھی لیکن پھر بھی نہ جانے کیا سمائی اس کے دل میں کہ وہ ضامن سے عائلہ کے حوالے سے بات کرنے لگی تھی اس نے کہیں بار محسوس کیا تھا عائلہ کے بارے میں بات کرتے ضامن کی کالی انکھوں کی چمک بڑھ جاتی تھی وہ اپنی بہن سے بہت محبت کرتا تھا یہ اس کے ہر ایکٹ سے واضح ہوتا تھا۔۔۔۔

نکاح سے پہلے وہ عائلہ کا جیسے خیال رکھتا تھا یہ بات پوری یونیورسٹی جانتی تھی جب لیکن کسی کو بھی یہ معلوم نہیں تھا کہ عائلہ اس کی بہن ہے پھر بھی

ابرش نے کہیں دفعہ دیکھا تھا ضامن اور عائلہ کو ایک دوسرے کا خیال رکھتے پہلے پہل تو وہ بدگمان بھی ہوئی تھی نہ جانے کون لڑکی تھی ضامن کے اتنے قریب تھی لیکن پھر وہ تو نکاح والے دن اس سے معلوم ہوا کہ وہ ضامن عباس کی بہن ہے۔۔۔۔

Where did you suddenly think of Aila? Aila is "

"...\nowhere in my life now

"آپ کو اچانک سے عائلہ کا خیال کہاں آیا عائلہ میری زندگی میں اب کہیں نہیں ہے۔۔۔۔"ضامن نے دل پر پتھر رکھتے یہ لفظ ادا کیے تھے تاکہ ملک فیملی کو یہ یقین آجائے کہ ضامن کے دل میں اب عائلہ کے لیے کوئی جگہ نہیں وہ جانتا تھا کہ عائلہ کی زندگی وہاں مشکل ہو سکتی تھی اگر وہ بار بار عائلہ

کو یاد کرتا عائلہ کے پیچھے جانے کے کوشش کرتا تو بہت مشکل ہو سکتی تھی وہ اس سچویشن کو بہت کیئر فلی ہینڈل کر رہا تھا۔۔۔۔۔

"She's your sister, your words won't end your relationship..."

"وہ آپ کی بہن ہے آپ کے کہنے سے آپ لوگوں کا رشتہ ختم تو نہیں ہو جائے گا۔۔۔۔" ابرش ضامن کے قریب آئی تھی اس نے اندھیرے میں بٹن بند کیے تھے شرٹ کے جو اگے پیچھے ہو گئے تھے اور ابرش کے نشیب و فراز کو کافی حد تک عیاں بھی کر رہے تھے ضامن کی نظر ابرش کے وجود پر پڑی تو اس نے اپنی نظریں پھیر لی تھی وہ خوبصورت تھی اس پل ایک بار پھر سے ضامن کا دل پہلو میں دھڑکا تھا۔

Miss Malik, how many times have I told you that "
it's none of your business? There's no need to
interfere in my personal affairs. Why are you
"!?asking me this question again and again

"مس ملک اٹس نان اف یور بزنس میں کتنی دفعہ آپ سے کہہ چکا ہوں
میرے پرسنل میں گھاسنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو پھر بار بار کیوں
سوال کرتی ہیں مجھ سے۔۔۔۔۔؟!؛"ضامن الٹا ابرش پہ چڑھ دوڑا اکثر
اوقات جب ہم سچویشن کو فیس نہیں کر پاتے اور ہمارے پاس سامنے والے
کو جواب دینے کے لیے کچھ نہیں ہوتا تو ہم سامنے والے کو ہی اپنی سوالوں کا
نشانہ بناتے ہیں مقصد صرف اتنا ہوتا ہے کہ وہ اپنی بات سے پیچھے ہٹ جائیں

۔۔۔۔

شاید ضامن کا بھی اس وقت یہی حال تھا۔۔۔۔

"...Why can't I get into your personal life"

"آپ کے پرسنل میں کیوں نہیں گھس سکتی ہوں میں۔۔۔"ابرش کو بھی اب غصہ آیا تھا کب تک برداشت کرتی۔۔۔

"مس ملک ہمارا رشتہ کا عذی ہے کتنی دفعہ سمجھا چکا ہوں میں یہ بات آپ کی سمجھ میں کیوں نہیں آتا یہ اور بیٹھ جائیں آرام سے۔۔۔۔"ضامن نے اس کو پیچھے کرتے خود وہ باہر نکل گیا تھا اگر یہاں رہتا تو ضرور کچھ ایسا کر دیتا جو بعد میں اس کو پچھتاوا ہوتا وہ باہر نکل گیا تو ابرش نے اس کی چوری پیٹ کو گھوڑا تھا یہاں تو وہ بھی نہیں بیٹھ سکتی تھی اخر ضامن باہر کرنے کیا گیا تھا وہ ضامن کے پیچھے پیچھے چلی آئی اور ضامن جو آگے راستہ دیکھ رہا تھا ابرش کو اپنے پیچھے آتے اس نے لب بھینچ لیے تھے یہ لڑکی اس کے ضبط کا کیوں

امتحان لیتی تھی ہر بار ابرش کی وجہ سے وہ مشکل میں پھنس جاتا تھا لیکن ابرش کو اس بات کا بالکل بھی احساس نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔

اسے تو اس بات سے مطلب تھا کہ ضامن اس کے علاوہ کسی اور کی طرف دیکھے بھی نہیں ضامن کا اس طرح باہر چلے آنا ابرش کو مزید بھڑکا گیا تھا وہ بھی ضامن کے پیچھے ہی چلی آئی تھی اپنے حلیے کو وہ بھول چکی تھی کہ وہ ضامن کے شرٹ میں تھی وہ باہر نکلی تو اس کے دل میں بس یہی تھا کہ وہ ضامن کے پیچھے جا رہی ہے لیکن ضامن اس کو ایسے حلیے میں دیکھ کر بھڑک گیا تھا۔۔۔۔

"اندر جائیں۔۔۔۔۔" وہ خود پر ضبط کرتے ابرش کو اندر جانے کا اشارہ کر رہا تھا ابرش نے نفی میں سر ہلایا ضامن کے ساتھ ہی وہ اندر جاتی ورنہ ضامن ان کے بغیر اکیلے وہ اندر جانے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"نہیں جاؤں گی آپ کے ساتھ جاؤں گی۔۔۔۔ءوہ ضامن کے قریب ہوئی تھی جبکہ ضامن کی نظریں اس کے نشب و فراز پر تھی جو اس پل سمندر میں بل کھاتی لہروں کو مات دے رہا تھا دل ایک بار پھر اس کی طرف ہمکنے لگا تھا دل اس کی قربت کی خواہش کرنے لگا تھا۔

"میرے ساتھ کیوں جانا ہے آپ اندر جائیں سردی ہے کوئی ضرورت نہیں ہے یہاں رکنے کی۔۔۔۔"وہ ابرش کو باہر دیکھتے غصے میں آیا تھا ابرش اپنا حلیہ بھول چکی تھی۔۔۔۔

You're also standing here shirtless, not at ease, so "

"...what's your problem with me standing there

"آپ بھی تو ہیں شرٹ کے بغیر یہاں کھڑے ہیں نہ سکون سے تو میرے کھڑے ہونے سے کیا پرابلم ہے آپ کو۔۔۔۔"اس کی نظریں اس کے

کشادہ سینے پر تھی اس کے پل ضامن کا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا عہ اپنا حلیہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

"آپ۔۔۔"ضامن نے آگے بڑھتے دل ہی دل میں تلملاتے اس کی شرٹ کے بٹنز جو وہ بند نہیں کر سکتی سکی تھی وہ بند کیے تھے نظریں اس کی نشیب و فراز پر تھی ابرش کو سرد لہریں اپنے وجود میں سرائیت کرتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

"تو آپ اپنا حلیہ کیوں بھول رہی ہیں۔۔۔۔"اس نے ضامن کے سینے پر ہاتھ رکھنا چاہا تو ضامن نے اس کا ہاتھ بے دردی سے اپنی گرفت میں مسلا تھا ابرش کے ہونٹوں سے ایک سسکی نکلی تھی۔۔۔۔۔

"...Don't touch me"

"ڈونٹ ٹچ می۔۔۔۔" وہ ابرش کو خود کے قریب نہیں انے دیتا تھا ہاں خود وہ ابرش کے قریب چلا جاتا تھا لیکن ابرش اسکے قریب آئے اس کو برداشت نہیں تھا۔

"واٹس رونگ ود یو سر۔۔۔" ابرش طیش میں آئی تھی یہ انسان اب اس کی برداشت کے مادے کو آزما رہا تھا کب تک برداشت کرتی وہ جانتا تھا ابرش کی نیچر کو پھر بھی وہ یہ سب کچھ کر رہا تھا۔

"مس ملک یو آر ایبو سک لیڈی۔۔۔۔" ضامن کا پورا وجود اس پل جل رہا تھا ابرش کی بدتمیزی اس کا حلیہ وہ کتنے آرام سے اس کے اتنے قریب کھڑی تھی حالانکہ وہ جانتی تھی کہ کس حلیے میں ہے وہ پھر بھی جیسے ابرش کو فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

"واٹ کیا کہا آپ نے۔۔۔؟" ابرش یقین نہیں کر پائی کہ ضامن اُسے سک وومن کہہ رہا تھا وہ تلملاتے ضامن کے چہرے کی طرف دیکھتے اس سے پہلے کہ کوئی کاروائی کرتی ضامن نے اُس کی کلائی چھوڑتے اسے خوُد سے دور پھینکا تھا۔

بھلے درمیان میں نازک لمحات آجاتے تھے لیکن ضامن کبھی نہیں بھول سکتا تھا ابرش کی وجہ سے اس کا کردار ساری یورنیورسٹی کے سامنے مشکوک ہوا تھا۔

"کھڑی رہیں آپ یہاں۔۔۔" وہ ابرش پہ ایک کٹیلی نگاہ ڈالتے خوُد واپس اندر چلا آیا ابھی تو اتنے گھنٹے رہتے تھے اس لڑکی کے ساتھ ضامن کو ایک پل گزارنا گوارہ نہیں تھا کہاں وقت اور اوپر سے ابرش کی حرکتیں جلتی پہ تیل کا کام کرتی تھیں۔

ضامن کے آندر جاتے ہی ابرش بھی وآپس اندر چلی آئی تھی اب ضامن کے بغیر وہ باہر کیا کرتی اُسے تو ضامن کے ساتھ رہنا تھا۔

.....

عائلہ اس وقت کافی نروس سی ہاسپٹل میں لگی چیئر زپہ بیٹھی اپنی پاؤں جھولا رہی تھی یرمان پاس ہی فون کان سے لگائے کسی سے بات کر رہا تھا وہ دونوں ابھی ابھی ہاسپٹل آئے تھے یرمان میٹنگ سے تھوڑا سا لیٹ فری ہوا تھا نیکسٹ اپوائنٹمنٹ ان کی تھی ڈآکٹر سے۔

عائلہ نروس سی اپنی انگلیاں چٹخاتے لب چبا رہی تھی کہ اگر یرمان کو پتہ چل گیا اس کی بیماری کے بارے میں تو پھر کیا ہو گا۔

عائلہ کی باری آئی تو یرمان نے فون کال ڈسکنٹ کر دی تھی عائلہ نے نفی میں سر ہلایا وہ اس کے ساتھ اندر کیسے جاتی اس کا دل تھا کہ وہ اکیلی جائے اور چیک اپ کروا کر واپس آ جائے۔

"میں خود۔۔۔۔" اپنے ہاتھ میں پکڑے پیپرز پہ گرفت سخت کرتے وہ بمشکل بول سکتی جبکہ یرمان اس کے تھوڑا قریب ہوا تھا عائلہ پیچھے کو کسکی تھی اور یرمان مزید اس کے قریب کہ دونوں میں فاصلہ بہت کم رہ گیا تھا۔

ہاسپٹل میں یرمان کی اس حرکت پہ عائلہ لب بھینچ گئی تھی یہ انسان اور اس کی حرکتیں اس کی رات کی کی گئی حرکتیں ابھی سوچتے عائلہ کے رخساروں سے دھواں اٹھنے لگا تھا۔

"بے بی منہ سے آواز نہیں نکلتی ہے اور ڈاکٹر سے بات کرو گی تم۔۔۔۔؟ مجھے تو ڈر ہے کہ کہیں تم بے ہوش ہی نہ ہو جاؤ ڈاکٹر کے سامنے

جاتے۔۔۔"وہ طنزیہ لہجے میں بول رہا تھا عائلہ نے اپنی آنکھیں میچ لی وہ یقیناً اس پہ چوٹ کر رہا تھا ظاہر سی بات ہے عائلہ یرمان ملک کی بہن کی طرح تیز اوٗر چالاک جو نہیں تھی۔۔۔۔

"دور۔۔۔۔"آس پاس لوگوں کے ہجوم کو دیکھتے عائلہ کے ہونٹوں سے لفظ نکلنے سے انکاری تھی۔

"وائف ہو میری لیگل وائف۔۔۔"اس کے نرم و ملائم رخساروں پہ اپنی بھاری کھردری انگلیوں کا گھمبیر لمس چھوڑتے وہ سرگوشی کر رہا تھا۔

عائلہ نام کے پیشنٹ کا نام دوبارہ سے لیا گیا تو یرمان پیچھے ہٹتے اپنا کوٹ ٹھیک کرنے لگا عائلہ کا ہاتھ تھامے وہ آندر چلا گیا تھا یہاں نرس نے ان کا استقبال کیا تھا۔

"بیٹھ جائیں پلیز۔۔۔"ڈاکٹر ترکش زبان میں بولی تھی عائلہ کے لیے چیئر کھینچتے اُسے بیٹھاتے یرمان ملک خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا ایسا کرتا وہ اس وقت ایک کیئرنگ ہسبنڈ لگ رہا تھا نرس خاصی امپرس ہوئی تھی یرمان ملک کی دلکش پرسنلٹی سے وہ بہت ہنڈسیم تھا۔

یہ الگ بات تھی کہ عائلہ نے کبھی غور نہیں کیا تھا کہ وہ خوبصورت ہے یا نہیں لیکن وہ بہت خوبصورت تھا۔۔۔

".Your good name"

"یور گڈ نیم۔۔۔۔!؛"ڈاکٹر کو یہ اندازہ ہوا کہ یہ کپل ترکش نہیں ہے تو وہ انگلش میں پوچھنے لگی۔

"....Ayla Abbas"

"عائلہ عباس۔۔۔۔"ڈاکٹر نے چونکے سوال عائلہ سے کیا تھا تو وہ بمشکل ہونٹوں کو حرکت دیتے بول پائی لیکن اس کے ہونٹوں سے عائلہ یرمان ملک کے بجائے عائلہ عباس سنتے یرمان کا غصہ بڑھ گیا تھا وہ مٹھیاں بھینچ گیا تھا یقیناً عائلہ نے جان بوجھ کر ڈاکٹر کے سامنے اپنے نام کے ساتھ ملک کے بجائے عباس لگایا تھا۔

She is my wife Ayla Yerman Malik... I have to " get her checked up so that the real problem can be identified. She is very weak and you know how many responsibilities a girl has after marriage and she is so delicate that one has to be careful even "...before touching her

"شی ازمائی وایف عائلہ یرمان ملک۔۔۔۔ان کا چیک اپ کروانا ہے تا کہ اصل پروبلم پتہ چل سکے بہت کمزور ہیں یہ اور آپ جانتی ہیں کہ شادی کے بعد ایک لڑکی پہ کتنی ذمہداریاں آجاتی ہیں اور یہ اتنی نازک مزاج ہیں کہ ان کو چھونے سے پہلے بھی احتیاط کرنی پڑتی ہے۔۔۔"یرمان ملک اوپنلی یوں بات کرے گا عائلہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا اس کے رخسار سنک کرنے لگے تھے دل چاہا یہاں سے بھاگ جائے یرمان کیسے بے باکی سے ڈاکٹر کو بتا رہا تھا۔

"آئی کین انڈرسٹینڈ۔۔۔۔"ڈاکٹر سنجیدگی سے بولی اور عائلہ سے چھوٹے موٹے سوالات کرنے لگی عائلہ اس پل کافی نروس ہو چکی تھی دل چاہا رہا تھا کہ یہاں سے بھاگ جائے لیکن یہ بھی کہاں ممکن تھا۔

یرمان ملک کے پاس جو عائلہ کی رپورٹس تھیں وہ بھی ڈاکٹر دیکھ چکی تھی جبکہ عائلہ تو ابھی تک اس بات پہ شاکڈ تھی کہ یرمان ملک کے پاس اس کی رپورٹس آئی کہاں سے۔

لیکِن اس انسان سے اسے کسی اچھے کی امید نہیں تھی یہ کچھ بھی کر سکتا تھا جو اسے مذید چند ہی گھنٹوں میں ڈھونڈ سکتا تھا اس کے لیے اس کی رپورٹس منگوانا کہاں مشکل تھا۔

"یہ بہت ویک ہیں اوئر سب سے بڑھ کر ان کو جو ہارٹ کی پروبلم ہے وہ بہت سیریس ہے مسٹر یرمان ملک ان کے لئے ٹینشن زدہ ماحول بہت خطرناک ثابت ہو گا ان کی بیماری کی نوعیت کچھ اس طرح کی ہے کہ اگر یہ خوش رہیں گی تو بالکل ٹھیک رہیں گی لیکن اگر انہوں نے ٹینشن لی تو ان کی طعیبت خراب ہو سکتی ہے ان کی رپورٹس میں نے دیکھی ہیں جو میڈیسن یہ پہلے یوز

کر رہی تھیں وہ بالکل ٹھیک ہیں ان سے فایدہ بھی ہوا ہے ان کو لیکن شاید درمیان میں انہوں نے میڈیسن لینی چھوڑ دی جس کی وجہ سے یہ بے ہوش ہوئی آپ ان کی میڈیسن کا خیال رکھیں اور سب سے بڑھ کر ان کو خوش رکھیں مذید میں کچھ نہیں کہوں گی۔۔۔۔اور سب اہم بات۔۔۔۔"ڈاکٹر بولتے بولتے رک گئی تھیں جبکہ یرمان ملک جو ان کی باتوں کو غور سے سن رہا تھا اچانک سے ان کے رکنے پہ انہیں دیکھنے لگا عائلہ کا دھیان کم ہی تھا ڈاکٹر کی باتوں کی طرف وہ ٹیبل پہ انگلی سے نجانے کون سے نقش و نگار بنا رہی تھی

۔

اس کی دلچسپی ڈاکٹر اور یرمان کی باتوں میں تھوڑی سی بھی نہیں تھی وہ تو یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ یرمان کو اس کی بیماری کے متعلق علم

نہیں ہونا چاہیے تھا وہ اپنی کوئی کمزوری یرمان ملک کے ہاتھ ہر گز نہیں لگنے دینا چاہتی تھی۔

"یس ڈاکٹر بولیں آپ خاموش کیوں ہو گئی ہیں سب ٹھیک ہے ناں۔۔۔" یرمان اور عائلہ کا رشتہ اس وقت تناؤ کا شکار تھا بھلے یرمان کو عائلہ سے کوئی دھوم دھار محبت نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ عائلہ کے لیے پریشان تھا اس کی بیماری کے بارے میں جان کر تو وہ مذید اپ سٹ ہو گیا تھا۔

" Make an appointment with me tomorrow and I'll talk to you alone".

"آپ مجھ سے اپوائنٹمنٹ لے لیں کل کی میں آپ سے اکیلے میں کچھ بات کرونگی۔۔۔" وہ عائلہ کے سامنے سامنے شاید بات نہیں کرنی چاہا رہی تھیں اس لیے کل کا ٹائم دیا یرمان نے سر ہلایا تھا۔

عائلہ تو واپسی کی منتظر تھی کہ کب وہ واپس جائے اس کا موڈ خراب تھا ڈاکٹر اوریرمان کی باتیں سنتے یرمان اس کی عدم دلچسپی نوٹ کرتے لب بھینچ گیا ایک تو اس کا سر نیم جو اس نے ملک یوز کیا تھا وہ اس پہ تپا ہوا تھا اور مزید رہی سہی کثر عائلہ کا رویہ پوری کر چکا تھا۔

وہ ہاسپٹل کی پارکنگ میں آئے تو مذید یرمان ملک کا موڈ آف ہو گیا تھا۔

عائلہ کے لیے سب سے مشکل تھا یرمان ملک کے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھنا لیکن اس وقت وہ بہت تھکی ہوئی تھی تو مذید وہ کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی تھی چپ چاپ وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے بیٹھ گئی تھی جبکہ یرمان ملک بھی سنجیدگی سے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھتے سیٹ بیلٹ لگاتے خاموشی سے عائلہ کی طرف دیکھتے اس پہ جھکا جو نجانے کن سوچوں میں گم سیٹ بیلٹ لگانا بھی بھول گئی تھی۔

"دور ہوں۔۔۔" یرمان ملک کی سلگتی سانسیں اپنے چہرے پہ محسوس ہوئی تو پیچھے گاڑی کے شیشے سے لگتے وہ بمشکل بول سکی تھی۔

اس وقت عائلہ بلیک کلر کے گاؤن میں تھی چہرہ بھی اس نے ڈھانپا ہوا تھا بس گہری سیاہ آنکھیں ہی نظر آ رہی تھی جن میں اس پل یرمان ملک کو اپنا آپ ڈوبتا محسوس ہوا تھا۔

"Are you very fond of putting Abbas's head on your name?"

"بہت شوق ہے نام کے ساتھ عباس سر نیم لگانے کا؟" وہ اس کا سکارف ایک ہی جھٹکے میں کھول چکا تھا عائلہ منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی یرمان گاڑی میں ایسی کوئی حرکت کرے گا یہ عائلہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا عائلہ کی آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں جب یرمان ملک نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے

اس کو اپنی طرف کھینچا تھا وہ اس کی گود میں کسی پکے آم کی طرح آ گری تھی عائلہ کے لیے یہ سچویشن سمجھنا مشکل ہو رہا تھا۔

"پلیز۔۔۔۔۔" وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے بمشکل درمیان میں تھوڑا سا فاصلہ رکھنا چاہا رہی تھی لیکن یرمان نے اُسے خوُد میں بھینچا تو عائلہ کو اس کے تنگ حصار میں اپنی سانسیں گھٹتی محسوس ہوئی تھیں وہ اس کے بھاری ہاتھوں کو اپنی پشت پہ محسوس کرتے بمشکل اپنی سسکی کا گلہ گھونٹ سکی تھی یہ انسان کیوں بھول جاتا تھا ان کا ریلیشن نارمل کپلز کی طرح ہر گز نہیں تھا ان کے درمیان اب تک جتنا کچھ ہو چکا تھا وہ دونوں کیسے نارمل لائف جی سکتے تھے۔

" Why don't you understand what our relationship is... You are my wife... You are the wife of

Yerman Malik... And after marriage, the husband's

"...name is added to the wife's name

"ہمارا رشتہ کیا ہے یہ سمجھ کیوں نہیں رہی۔۔۔بیوی ہو میری یرمان ملک کی بیوی اوَر شادی کے بعد بیوی کے نام کے ساتھ شوہر کا نام لگتا ہے۔۔۔۔"اس کی بھاری انگلیاں عائلہ کی پشت کو سہلا رہی تھیں۔

عائلہ کو ایک سرد لہر اپنے وجودِ میں سرایت کرتی محسوس ہوئی تھی یرمان ملک کے اتنے قریب اوپر سے اس کی گرم سانسوں کی تپش سے عائلہ کو لگ رہا تھا کہ اس کا چہرہ ہی جھلس جائے گا وہ دکھ بھی اتنی ہی شدت رہا تھا عائلہ کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا اس پل یرمان ملک کی نزدیکی اوَر بھاری لمس سہنا دل چاہا رہا تھا کہ وہ یہاں سے بھاگ جائے۔۔

"نہیں۔۔۔ قبول۔۔۔۔ مُجھے آپ۔۔۔ کا۔۔۔"اس کے لفظوں کو درمیان میں ہی اچکتے وہ اس کے ہونٹوں کو پوری شدت سے اپنے ہونٹوں میں قید کر گیا تھا۔

عائلہ اس کے شدت بھرے لمس پہ کپکپاسی گئی تھی کہاں سوچا تھا اس بچاری نے کہ وہ ایسے گاڑی میں بے قراریاں دکھائے گا اس کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ یہاں سے بھاگ جاتی وہ اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کیے جیسے سب بھولتا جارہا تھا۔

عائلہ نے اپنے کپکپاتے ہاتھ اس کے بازوؤں پہ رکھتے اُسے خوُد سے دور کرنا چاہا تو یرمان ملک نے اس کے ہونٹوں پہ گرفت مزید سخت کر دی تھی۔

عائلہ اس کے حصار میں کانپ رہی تھی جبکہ وہ مدہوشی سے عائلہ کی سانسوں کو قطرہ قطرہ خوُد میں انڈھیل رہا تھا لمحے سرکتے جا رہے تھے لیکن وہ سب بھولے جا رہا تھا۔

احساس تو تب ہوُا جب عائلہ کی سانسیں مدھم پڑتی محسوس ہوئی اس کے ہونٹوں کو آزاد کرتے وہ پیچھے ہوُا تو عائلہ اس سے پہلے کہ پیچھے سیٹ پہ بیٹھتی یرمان نے اُسے آیسا کرنے نہیں دیا تھا۔

"تُمھارے ساتھ مُجھے آپنا رشتہ مکمل کرنا ہو گا تا کہ تمھیں احساس تو ہو کہ تم میری بیوی ہو۔۔۔" وہ اس کے چہرے پہ پھیلے رنگوں کو غور سے دیکھ رہا تھا عائلہ کے سرخی چھلکتے ہونٹ اس کی برداشت کو آزما رہے تھے وہ بمشکل اپنے منہ زور ہوتے جذبات کو تھپکی دیتے سلا رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔"اس کے آرادے جانتے تو عائلہ تقریباً آچھلی تھی یہ تو وہ کبھی نہیں ہونے دے سکتی تھی۔

"تمھیں لگتا ہے تم مجھے دور کر سکو گی اگر ایک دفعہ میں اس نیت سے تمھارے قریب آیا تو بہت مشکل ہو جائے گی تمھارے لیے۔۔۔."اس کی کھنیری پلکوں پہ پھونک مارتے وہ پر اسرار سا مسکرایا تھا اس کے عنابی ہونٹوں کے گوشوں پہ پھیلی مسکراہٹ عائلہ کو مزید پریشان کر رہی تھی۔

"You're getting so nervous that I'm about to approach you in the car."

"تم تو ایسے نروس ہو رہی ہو جیسے ابھی گاڑی میں میں تمھارے قریب آنے لگا لوں۔۔۔"وہ مذید مسکرایا عائلہ کو بے ساختہ گھٹن سی محسوس ہوئی تھی

سانس جیسے کہیں حلق میں ہی آٹک گئی تھی اس نے اپنی گردن سہلاتے آنکھیں میچ لی تھیں یرمان نے یہ اکثر محسوس کیا تھا جب وہ کبھی پریشان ہوتی وہ اپنی گردن ضرور سہلاتی تھی.

"آپ نہیں نہیں۔۔۔۔"وہ لفظ بھی ٹھیک سے ادا نہیں کر پا رہی تھی اس سے بولنا مشکل ہو رہا تھا آنکھوں سے بے ساختہ پانی بہہ رہا تھا۔

ہاسپٹل پہلے وہ ہمیشہ ضامن کے ساتھ جاتی تھی اس دفعہ پہلی بار ایسا ہو رہا تھا کہ وہ ضامن کے علاوہ کسی اور کے ساتھ آئی تھی اور آئی بھی کس کے ساتھ جس انسان کی موجودگی سے بھی اسے وحشت ہوتی تھی شائد اس انسان سے وہ نفرت کرتی تھی۔

"کم آون عائلہ ڈونٹ ایکٹ لائک آ یہ ٹین ایجر گرل ناؤ یو آر اے میرڈ گرل۔۔۔۔"عائلہ کی معصومیت سے وہ بری طرح سے الجھ چکا تھا۔

اس کا واسطہ آج تک جن بھی لڑکیوں سے پڑا تھا وہ کہاں ایسی تھیں اسے تو تیز تار ار لڑکیوں کی عادت تھی مایا کی نیچر بھی الگ تھی۔

"گھر۔۔۔۔ چلیں۔۔۔۔" عائلہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے بمشکل بولی ورنہ کوئی بعید نہیں تھی کہ جتنی وہ بے باک باتیں کر رہا تھا عائلہ اپنے حواس ہی کھو دیتی اس کی باتیں سہن کرنا بھی اس کے لیے بہت مشکل تھیں۔

"اتنی جلدی کیا ہے گھر جانے کی۔۔۔" یرمان شائد عائلہ کے ساتھ کچھ ٹائم سپینڈ کرنا چاہتا تھا ویسے تو گھر میں بھی وہ دونوں اکیلے تھے لیکن وہ عائلہ کو ساتھ لے ہی آیا تھا تو اس کا ارادہ تھا کہ وہ عائلہ کو یہاں گھمائے گا تا کہ وہ کچھ انجوائے کرے۔

"pain"

"درد۔۔۔" عائلہ ہونٹوں کو لٹکائے معصومیت سے بولی تھی جانتی تھی اس کی کوئی بات یرمان نہیں ملے گا لیکن اسے اتنا یقین تھا کہ یرمان اس کے درد کے بارے میں سنتے اس کو گھر لے جائے گا۔

"?Where is the pain"

"کہاں درد ہے۔۔۔؟" وہ عائلہ کو اپنے حصارِ سے آزاد کرتے اس کی طرف دیکھتا پریشانی سے پوچھ رہا تھا وہ اس کے درد کا سنتے کیوں اتنا بے قرار ہوا وہ وجہ شائد خود بھی نہیں جانتا تھا ہاں لیکن اس کو بالکل بھی آچھا نہیں لگا تھا عائلہ کو تکلیف میں دیکھتے۔

"سر۔۔۔ میں۔۔۔۔" عائلہ نے اپنے دکتے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا یہ بھی سچ تھا کہ یرمان کی طرف سے کی گئی حرکت کے بعد وہ اپنا سر چکراتا محسوس کر رہی تھی دل کی حالت تو ویسے بھی عجیب سی ہو رہی تھی۔۔۔

If you take medicine, you will be fine. I don't "
want to be surprised. I have to give the medicine
to the family daily and I will not tolerate any
".negligence in this matter

"میڈیسن لو گی تو ٹھیک ہو جائے گا ناغہ نہیں کرنا ہے عائلہ ڈیلی میڈیسن دینی ہے اور اس معاملے میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کرونگا میں۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا تو عائلہ نے سر ہلایا وہ تو بس کسی طرح سے گھر جانا چاہتی تھی اسے یرمان ملک سے دوری چاہیے تھی اس پل سپیس چاہیے تھی اتنی جلدی کسی کی نزدیکی وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

"سیٹ بیلٹ۔۔۔۔" عائلہ کو سیٹ سے پیشت ٹکائے دیکھتے وہ بولا عائلہ نے کوئی رسپانس شو نہیں کیا تو یرمان ملک خود اس کی طرف جھکتے اس کی سیٹ بیلٹ باندھنے لگا اور عائلہ اس کے لمس پہ جھٹکا کھاتے سیدھی ہوئی تھی۔

"میں لگالو نگی۔۔۔" عائلہ نے یرمان ملک کو خود سے دور نہیں جھٹکا تھا وہ اسے خوُد سے دور جھٹک نہیں سکتی تھی وہ غصہ کرتا اوُر عائلہ اس وقت اس کے غصے کی محمتل نہیں ہو سکتی تھی سو خاموشی سے اسے پیچھے ہو جانے کا کہہ رہی تھی۔

"اب تک لگا چکی ہوتی تم۔۔۔" وہ طنزیہ لہجے میں بولا تو عائلہ کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ ہوا تھا اتنا تو عائلہ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ ابرش اوُر یرمان دونوں بہن بھائی ہی ایک جیسے ہیں ان کو اس بات سے فرق نہیں پڑتا تھا کہ اگلا بندہ ان کے بارے میں کیا سوچتا ہے۔

یرمان اس کی طرف جھکا ہی سیٹ بیلٹ لگا رہا تھا جب اس کے وجودِ سے اٹھتی سٹرونگ کولون کی مہک اس پل عائلہ کو اپنے حواسوں پہ چھائی سی محسوس ہوئی تھی وہ اس کے اتنے قریب تھا اور جو بے باکیاں وہ دکھاتا تھا اس کی وجہ سے عائلہ کے لیے خاصا مشکل ہوتا تھا اس کی قربت سہن کرنا۔

"چاہو تو تُمھارے ساتھ۔۔۔"یرمان کی نظریں اسکے چہرے کے دل کش نقوش پہ تھیں جن پہ پھیلی سرخی اسے بھلی لگ رہی تھی وہ جب جب عائلہ کے قریب جاتا تھا وہ بلش کرتی تھی۔

عائلہ پہ ایک گہری نظر ڈالتے وہ پیچھے ہو گیا تھا اور عائلہ نے جلدی سے اپنا سکارف سٹ کیا جسے وہ چند ہی لمحوں میں خراب کر چکا تھا۔

ویسے تو اسے گاڑی میں ضروت نہیں تھی کیونکہ گاڑی کے شیشے بلیک کلر کے تھے لیکن عائلہ کی عادت تھی وہ ہمیشہ اپنے پردے کا خاص خیال رکھتی تھی۔

یرمان نے گاڑی سٹارٹ کی اور عائلہ باہر دیکھنے لگی رات کا وقت تھا استنبول میں اس وقت خاصی رونق تھی۔

عائلہ اگر یرمان ملک کے ساتھ نہیں ہوتی تو اچھا خاصا انجوائے کرتی لیکن اس انسان کی موجودگی سے ہی عائلہ کو اچھی خاصی وحشت ہوتی تھی اس نے انجوائے کیا خاک کرنا تھا اس کا تو تم گھٹنے لگتا تھا یرمان ملک کے ساتھ نجانے آگے اس کی زندگی میں کیا کیا ہونے والا تھا۔

وہ مختلف سوچو میں گھیری ہوئی تھی جب کہ یرمان ملک لب بھینچ سنجیدگی سے ڈرائیو کر رہا تھا پہلی بار تھا کہ کسی لڑکی کو اس کی پرسنیلٹی بھی امپرس

نہیں کر پا رہی تھی وہ خوبصورت تھا اس میں تو کوئی شک نہیں تھا لیکن عائلہ کے نزدیک خوبصورتی سے زیادہ کردار اہم تھا۔

تقریباً پینتالیس منٹس کے بعد وہ لوگ واپس اپارٹمنٹ پہنچے تھے لیکن یرمان کو حیرت کا جھٹکا لگا جب اس نے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھلا دیکھا تھا۔

حالانکہ جاتے ہوئے اسے اچھے سے یاد تھا کہ وہ دروازہ لاک کر کے گیا تھا پھر کون آیا اس کی غیر موجودگی میں عائلہ تو اس قدر سوچوں میں گھیری ہوئی تھی کہ وہ نوٹ نہیں کر سکی۔

یرمان ملک اس کا ہاتھ تھامے اندر آیا تھا عائلہ نے ایک نظر یرمان ملک کے ہاتھ میں قید اپنے کپکپاتے ہاتھ کو دیکھا تھا۔

.....

ابرش واپس آئی تو ضامن کو دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے پایا وہ آنکھیں موندے ہوئے تھے تھوڑی دیر پہلے جب ابرش نے ضامن سے عائلہ کے متعلق بات کی تھی وہ اس وقتِ سے حیران تھی کیا ایک چھوٹی چھوٹی باتوں پہ رشتے ایسے ختم ہو جاتے ہیں عائلہ اور ضامن کی مثال اس کے سامنے تھی۔

وہ چلتے ضامن کے پاس بیٹھ گئی جو اس کی موجودگی محسوس کرتا بھی انجان بنا تھا جیسے ابرش کی موجودگی یا غیر موجودگی سے اس کو کوئی فرق نہیں پڑتا ہو

۔

باہر موسم کافی خراب تھا بادل گرج رہے تھے ابرش کو آیسے موسم میں بہت ڈر لگتا تھا وہ روم کی ونڈوز لاک کر دیتی تھی نجانے کیوں دوسری لڑکیوں کی طرح ابرش کو بارش میں بھیگنا بالکل بھی پسند نہیں تھا اس کی پسند باقی لڑکیوں سے خاصی مختلف تھی وہ اس وقت اپنے چہرے پہ آیا پسینہ صاف

کرتے تھوڑی سی ضامن کے قریب ہوئی تھی جانتی تھی اسے اپنے ڈر کو اپنے تک ہی محدود رکھنا ہو گا ضامن اس کو خوُد کے قریب نہیں کرے گا باہر اب ہوائیں چل رہی تھی جس کی وجہ سے موسم خاصا سرد ہو رہا تھا ابرش کو ضامن کی شرٹ ناکافی لگ رہی تھی سردی کی شدت کے سامنے۔۔

دوسری طرف ضامن ابرش سے لاپرواہ بنا خاموشی سے آنکھیں موندے ہوئے تھا موسم کے تیور دیکھتے وہ بھی پریشان تھا اب تو آندھی چلنے لگی تھی اور ہلکی ہلکی بوندا باندی بھی شروع ہو گئی تھی۔

اسے آیسے موٴسم میں عائلہ کی یاد آئی تھی وہ بارش کی دیوانی تھی اکثر تو ضامن سے ڈانٹ بھی کھا لیتی تھی لیکِن پھر بھی باز نہیں آتی تھی جہاں موٴسم بارش والا بنا وہاں وہ چھت پہ چلی گئی۔

ضامن کو ایک واقعہ یاد آیا اُس وَقت وہ لوگ حیدرآباد میں تھے۔۔۔

فلیش بیک۔۔۔۔۔"

ضامن کالج میں ایکسٹر اکلاس لینے کی وجہ سے خاصالیٹ ہو گیا تھا موسم صبح سے ہی سرد تھا اور بارش والا بنا ہوا تھا ضامن نے عائلہ کو کالج آنے سے منع کر دیا تھا اور اس کا ارادہ تھا کہ وہ خود بھی جلدی جلدی کام ختم کرتے وآپس آ جائے گا لیکن پھر ایکسٹر اکلاس کی وجہ سے وہ خاصالیٹ ہو گیا تھا۔

جانتا تھا کہ عائلہ جتنی بارش کی دیوانی تھی وہ بارش میں بھیگے گی ضرور اور پھر اس کی طعیبت خراب ہو جائے گی وہ گھر میں داخل ہوا تو عائلہ اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی حالانکہ وہ جب واپس آتا تو عائلہ لاؤنج میں اسے ملتی تھی اپنے انتظار میں۔

اس نے چھتری ایک سائیڈ پہ رکھی اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ایک نظر سیڑھیوں کی طرف دیکھا وہ یقیناً چھت پہ ہی تھی ضامن کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا تھا۔

وہ تیز تیز قدموں سے سیڑھیاں چڑھتے اوپر آیا تو عائلہ ارد گرد سے بے خبر بارش میں بھیگ رہی تھی۔

"عالی۔۔۔۔"ضامن تیزی سے آگے بڑھا تھا اسے بارش میں بھیگنا پسند نہیں تھا الرجی سی ہوتی تھی لیکِن عائلہ جس طرح پوری طرح سے بارش میں بھیگ رہی تھی وہ عائلہ کی کلائی تھامے تیزی سے شیڈ کی طرف آیا اس تیزی کے چکر میں بھی اس پہ بارش کی بوندیں گر ہی گئی تھیں۔

"کیا تھا یہ عائلہ۔۔۔؟!"وہ سنجیدگی سے استفسار کر رہا تھا عائلہ نے چہرہ جھکا لیا اب ضامن کی ڈانٹ پکی تھی وہ جانتی تھی کہ ضامن اسے منع کرتا تھا اور

وہ بھی کیا کرتی اس کا دل چاہا تو اوپر چلی آئی اب غلطی کا اندازہ ہو رہا تھا اسے

۔

"بھائی وہ میں۔۔۔۔"گیلا دوپٹہ خوُد کے گرد اچھے سے پھیلاتے وہ کپکپاتے بولی۔

"بارش میں کیوں بھیگی گڑیا۔۔۔"عائلہ کے ماتھے پہ چمکتے بارشوں کے قطروں کو ضامن نے اپنے انگوٹھے سے صاف کیا تھا۔

"بھیا میرا دل کیا۔۔۔"ضامن کے غصے سے خائف ہوتے وہ تیزی سے ضامن کے گلے لگ گئی مقصد بس ضامن کی ڈانٹ سے بچنا تھا کسی بھی طرح

سے۔

"گڑیا اپنی طعیبت خراب کیوں کر لیتی ہو۔۔۔"ضامن نے نرمی سے عائلہ کے بالوں پہ لب رکھے تھے عائلہ پہ وہ چاہا کر بھی غصہ نہیں کر سکتا تھا۔

"نہیں بھائی۔۔۔۔"وہ مذید بولتی کہ اسے چھنک آئی تھی آیسا تو ہر بار ہی ہوتا تھا جب بھی وہ بارش میں بھیگتی اس کو زکام ضرور ہوتا تھا ابھی بھی نہ ختم ہونے والی چھینکیں شروع ہو گئی تھی ناک بھی سرخ ہو گئی تھی جب کہ سردی کی شدت بڑھی تو عائلہ کو سرد لہریں اپنے وجودِ میں سرایت کرتی محسوس ہوئی تھیں۔

"دیکھ لیا۔۔۔"ضامن کے چہرے کے تیور بگڑے عائلہ نے لبوں کو دانتوں تلے دبایا تھا ضامن اب اس کی کلاس لینے والا تھا عائلہ کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیسے ضامن کی متوقع ڈانٹ سے بچے۔

"آؤ چینج کرو میڈیسن دیتا ہوں گڑیا ورنہ زیادہ طعیبت خراب ہو جائے گی اوٗر پھر آپ جانتی ہو آپ کا بخار بھی جلدی ٹھیک نہیں ہوتا ہے۔۔۔" وہ عائلہ کو بانہوں میں بھرے روم میں واپس لے آیا تھا۔

عائلہ چینج کرنے چلی گئی تو ضامن اس کے لئے کھانے پینے کے لیے کچن کی طرف چلا آیا تھا۔

حال..."

ابرش کی گھبراہٹ ہر لمحے بڑھتی جا رہی تھی پہلی بار ایسی سچویشن فیس کر رہی تھی ورنہ پہلے تو ہر بار اپنے روم میں ہوتی تھی ٹھنڈی ہوائیں اب شدت اختیار کرتی جا رہی تھیں ابرش کے ہونٹ سردی سے بجنے لگے تھے حالانکہ ضامن بھی شرٹ لیس تھا لیکِن وہ مرد تھا مضبوط اعصاب کا مالک ابرش جیسی نازک لڑکی کے لیے یہ صورتحال خاصی مشکل ہو رہی تھی۔

"سر۔۔۔" وہ مزید کچھ دیر بعد ضبط کھوتے ضامن کے مزید قریب ہوئی جو ہنوز خاموشی سے آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا جیسے اسے ابرش کی موجودگی سے فرق نہیں پڑا ہو۔

"کیا مسئلہ ہے مس ملک۔۔۔" ضامن کی جھنجھٹ سے بھری آواز اس فضا میں گونجی تھی ابرش نے اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا تھا ضامن کا سرد رویہ دیکھتے اس کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں۔

وہ اتنی بے رُخی سہن نہیں کر پا رہی تھی کب عادی تھی وہ ایسے رویوں کی جو ضامن اس کے ساتھ اختیار کیے ہوئے تھا ہاں وہ جانتی تھی اُس دن جو اس نے کیا وہ غلط تھا وہ مانتی تھی اپنی غلطی لیکِن کب تک ضامن اس بات کو وجہ بنائے اس کے ساتھ ایسا رویہ رکھنے والا تھا۔

ابرش کو اس پل آپنا آپ مظلوم لگ رہا تھا وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی وجہ عائلہ بے قصور ہوتے بھی سزا پا رہی تھی پھر ابرش کے لیے یہ سچویشن نارمل کیسے ہوتی۔

"سر مُجھے ڈر۔۔۔۔!؛" وہ ضامن کی سرد آواز کی وجہ سے بول بھی نہیں پا رہی تھی ضامن کو اس پل سچویشن کا خیال کرتے اسے نرمی سے ڈیل کرنا چاہیئے تھا لیکِن اس کا غصہ دیکھتے ابرش کو بھی غصہ آنے لگا تھا کیا سمجھتا تھا یہ انسان خوُد کو۔

"رئیلی ابرش ملک اتنی ڈرپوک۔۔۔" ضامن کا انداز مذاق اڑاتا تھا ابرش نے غصے سے ضامن کو دیکھا تھا جس کی آنکھیں ابھی تک بند تھیں اور دل جلانے میں تو وہ ماہر تھا۔

"آپ موسم دیکھ۔۔۔۔"

"کیا ہوا ہے مؤسم کو۔۔۔؟" ضامن نے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی تھی وہ ابرش کی بحث سے تنگ پڑ گیا تھا ایک تو وقت تھا کہ کٹ ہی نہیں رہا تھا نجانے کب صبح ہوتی وہ یہاں پھنس گیا تھا کس کی وجہ سے صرف اور صرف ابرش ملک کی وجہ سے۔

"سر۔۔۔" ابرش نے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتے اپنی سسکی روکی تھی وہ ضامن کے سامنے رو کر کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی لیکِن آنسو تھے کہ بغاوت کر رہے تھے بار بار پلکوں کی بار توڑتے عارض پہ بہنے کو بے تاب تھے۔

"مس ملک ایسے شو نہیں کریں جیسے آپ کوئی دودھ پیتی بچی ہیں جو اس سچویشن میں ڈر رہی ہے آپ بچی نہیں ہیں۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولتے سیدھا ہوا تھا آنکھیں کھولتے اس نے ایک نظر ابرش ملک پہ ڈالی تھی جس کے بھیگتے رخسار مقابل کو بے چین کر رہے تھے وہ رو رہی تھی تو ضامن کو

کچھ ہو رہا تھا اپنی سچویشن اس پل وہ سمجھ نہیں پایا تھا ابرش کے رونے سے اسے برا کیوں لگا۔

ابرش ملک اس کے لیے اتنی اہم نہیں تھی وہ روتی یا ہنستی ضامن کو اس چیز سے فرق نہیں پڑنا چاہیے تھا ابرش کی کی گئی حرکت وہ بھولا تو نہیں تھا۔

باہر زور سے بادل گرجے تھے ابرش مزید خود پہ ضبط نہ کرتے تیزی سے ضامن کے گرد حصارِ بناتے اس کے کندھے پہ سر رکھ گئی تھی جیسے ضامن کے حصار میں وہ خوُد کو محفوظ محسوس کر رہی ہو۔

ضامن کو اس پل ابرش کا ایسے خود کے قریب آنا کمزور کر رہا تھا وہ پہلے جتنا ابرش کے قریب گیا تھا دوبارہ ایسی سچویشن سے نہیں گزرنا چاہتا تھا۔

"مس ملک واٹس رونگ ودیو۔۔۔" وہ جھنجھنایا یہ لڑکی جان بوجھ کر رہی تھی ایسی حرکتیں اس کا خوشبوؤں سے رچا بسا وجودِ اپنے اتنے قریب دیکھتے ضامن کی گہری سیاہ آنکھوں کی سرخی بڑھی تھی وہ چاہا کر بھی ابرش کو خود سے دور نہیں کر پا رہا تھا نجانے کیا وجہ تھی جو ایک بار پھر سے وہ کسی لمحے کی زد میں آ رہا تھا۔

ابرش اس کے قریب تھی اس کا ہچکولے لیتا خود ضامن کے گرد حصارِ بنائے وہ اس میں گھسنے کی کوشش کر رہی تھی ضامن نے یکدم سے ابرش کی کلائی تھامی جو گرم تھی اس کو بخار ہو رہا تھا اس کی آنکھیں بھی سرخ ہو رہی تھی۔

جب وہ باہر گئی تھی شاید اس کی طعیبت تب سے ہی خراب ہو رہی تھی ایک تو اس کی پیٹھ پہ زخم تھا جس کی وجہ سے وہ سیدھی لیٹتی تو درد ہوتا۔

"میرے ساتھ کیوں چپک رہی ہیں آپ۔۔۔؟" ضامن دانت پیستے ابرش کی کلائی پہ گرفت مضبوط کر رہا تھا ابرش کو بخار تو تھا لیکن یہاں کوئی میڈیسن نہیں ملنے والی تھی اسے ان کو صبح کا انتظار کرنا تھا۔

"سر مجھے بہت ڈر۔۔۔۔" وہ ضامن کی گردن میں چہرہ چھپا گئی تھی اور اس کی نرم گرم سانسیں ضامن کو اس پل اپنے چہرے پہ محسوس ہو رہی تھی اس کی ناز کی اپنے سینے سے ٹچ ہوتی دیکھی تو وہ لب بھینچ گیا تھا شاید یہ نکاحِ کے دو بولوں کا اثر تھا دونوں کے دل ایک دوسرے کی طرف کھنچے چلے جا رہے تھے۔۔۔۔۔

باہر اب زور کی بارش برس رہی تھی ابرش مزید سہمتے ضامن کے کشادہ وجودِ میں چھپنے کی کوشش کر رہی تھی طوفان کا شور عیجب سا خوف محسوس ہونے لگا تھا ابرش کو۔

ضامن ابرش کی حالت دیکھتا اب اس کو خود سے دور بھی نہیں جھٹک پایا وہ بخار میں تپ رہی تھی آگر ابرش کے گھر والوں کو ابرش کی اس حالت کا پتہ چلتا تو اس کا اثر عائلہ پر بھی پڑتا۔

عائلہ کا وہاں ہونا ضامن کے لیے بہت مشکلات پیدا کر رہا تھا وہ کچھ ایسا ویسا نہیں کرنا چاہتا تھا جس کا اثر عائلہ پہ پڑتا۔

.....

ابرش کی حالت ضامن کو ٹھیک نہیں لگ رہی تھی وہ جس طرح سے اس کے ساتھ لگی کپکپا رہی تھی ضامن کو پریشانی نے آن گھیرا تھا جو بھی تھا یہ لڑکی اب اس کی زمہ داری تھی ابرش کی آنکھوں سے گرم سیال بہتے اس کے عارض کو گیلا کر رہا تھا نجانے کس نازک لمحے کی زد میں آتے ضامن نے ابرش کے رخساروں کو اپنے انگوٹھے سے سہلایا تھا۔

وہ سسکی تھی ضامن کی توجہ پاتے ہی اس کے آنسو مذید روانی سے بہنے لگے تھے ضامن کی گردن میں بانہیں ڈالے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

ضامن لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا جس کا ہچکولے کھاتا وجودِ اس پل ضامن کے لئے مشکل بڑھا رہا تھا وہ اس لڑکی کے قریب نہیں جا سکتا تھا لیکِن چند ثانیے قبل جو ان کے درمیان لمحات آئے ان کو سوچتے ضامن کو خود پہ شدید تاؤ آ رہا تھا ابرش ہنوز اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔

برداشت کی شدت ہر لمحے بڑھتی جا رہی تھی ایسے موسم میں وہ لوگ واپس کیسے جاتے یہ ٹرپ ضامن کے لئے خاصا بھیانک ثابت ہوا تھا اسے تو کراچی شہر ہی شائد راس نہیں آیا اس سے تو بہتر تھا کہ وہ لوگ حیدرآباد میں ہی رہتے۔

"چینج کرلو کپڑے سوکھ گئے ہیں۔۔۔"ضامن نے ابرش کے کپڑوں کی طرف دیکھتے کہا اب تو اتنے گھنٹے گزر گئے تھے درمیان میں یقیناً اب تک تو ابرش کے کپڑے سوکھ ہی گئے ہونے تھے۔

"میرا سر۔۔۔۔"ابرش کو اپنا وجود چکراتا محسوس ہو رہا تھا آنکھوں کے سامنے بھی اندھیرا چھا رہا تھا وہ بمشکل اپنے تپتے اعصابوں پہ قابو پائے ضامن کا ہاتھ تھام چکی تھی جسے چھڑوانے کی کوشش بھی ضامن نے نہیں کی تھی ابرش غنودگی میں جا رہی تھی اس کی آنکھیں خود بخود ہی بند ہو رہی تھی۔

کچھ ہی دیر میں ابرش سو گئی تھی اور پھر ضامن نے اُسے ایک سائیڈ پہ کرتے اٹھنا چاہا لیکن ابرش کی گرفت اس کے گرد سخت تھی وہ جیسے اپنے پاس سے

اٹھنے ہی نہیں دینا چاہتی تھی وہ لب بھینچ کر رہ گیا ابرش ملک کا حق جتانا انداز اس کو زہر سے بھی برا لگتا تھا وہ نیند میں بھی اس کی کلائی تھامے ہُوئے تھی۔

ضامن نے ایک جھٹکے سے اپنی کلائی اس کی گرفت سے چھڑوائی تھی ابرش ملک گہری نیند میں بھی سسکی تھی ضامن کی دوری کا سوچتے اس کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں۔

ضامن ابرش پہ ایک نظر ڈالتے باہر نکل آیا تھا باہر بارش اب تقریبا رک چکی تھی کہیں دور سے ضامن کو فجر کی اذان سنائی دی تھی اور اس نے رب کا شکر ادا کیا صبح ہو چکی تھی۔

ان کو اب واپس جانا تھا ضامن مذید یہاں نہیں رک سکتا تھا اسے آج واپس کراچی جانا تھا سٹاف ممبران سے بات کرنی تھی اگر وہ مان جاتے تو ٹھیک تھا ورنہ وہ اکیلے ہی چلا جاتا۔

تقریباً آدھا گھنٹہ وہ باہر واک کرتا رہا تھا جب ہلکی ہلکی روشنی اسے دکھائی دی تو وہ واپس آیا ابرش کے کپڑے اُٹھاتے اس کے قریب رکھتے وہ اس پہ جھکا تھا ابرش شاید گہری نیند میں تھی۔

"میری زندگی میں جو بھی مشکلات ہیں ابرش ملک کی وجہ سے ہیں اور خود یہ کیسے سکون سے سو رہی ہیں مس ابرش ملک جو آپ چاہتی ہیں وہ کبھی نہیں ہو سکتا صرف کسی کا ساتھ پانا ہی کافی نہیں ہوتا ہے۔۔۔۔" وہ اس کے رخساروں پہ اپنی بھاری انگلیاں رگڑتے دل ہی دل میں سوچ رہا تھا۔

ابرش کسی کی نظروں کی تپش خود پہ ہاتھ نیند سے بیدار ہوئی تھی خود پہ جھکے ضامن عباس کو دیکھتے اسے حیرت ہوئی یقین نہیں آیا کہ ضامن اس کے اتنے قریب آسکتا ہے۔

وہ اوپر ہوتی کہ ضامن پہلے ہی کھڑا ہوا اپنی بیرڈ سہلاتے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"مس ملک آپ تو ایسے سکون سے سو رہی تھیں جیسے یہ آپ کا اپنا گھر ہو جلدی سے چینج کریں ہمیں واپس ہاٹل جانا ہے صبح ہو چکی ہے۔۔۔" ضامن اوٗر ابرش ملک پہ طنز نہ کرے یہ کیسے ہو سکتا تھا ابرش نے ایک نظر اپنے کپڑوں پہ ڈالی اوٗر دوسری خود کے وجودِ پہ موجود ضامن عباس کی شرٹ پہ اس کو ضامن کی شرٹ اچھی لگی تھی لیکن وہ جانتی تھی کہ ضامن کا اگلا سوال اپنی شرٹ کی متعلق ہی ہو گا تو اس نے اپنے کپڑے اٹھائے اور اپنی پہنی ہوئی شرٹ کے بٹن کھولنے لگی اس سارے عمل میں وہ یہ بھول چکی تھی کہ اس کے ساتھ ضامن عباس بھی موجود ہے جو خاصی شعلہ برساتی نظروں سے ابرش کو گھور رہا تھا جو اپنے دھیان میں شرٹ کے سارے بٹن

کھول چکی تھی اس کی مخملی گہرائیاں اس کا حسین سراپہ ضامن کی نظریں نہ چاہتے بھی ابرش ملک کی طرف اٹھ رہی تھیں۔

وہ مرد تھا اتنے لمحات میں اس کا دل ابرش کی طرف کھینچا جا رہا تھا۔۔

"آر یو میڈ مس ملک۔۔۔؟!" اسے غصہ ابرش ملک پہ آیا وہ کیسے بھول گئی کہ اس کے ساتھ ضامن بھی ہے جبکہ ابرش جو اپنے دھیان میں مگن اس پل واقعی میں یہ بھول چکی تھی کہ ضامن بھی یہاں موجود ہے اس کی آواز سنتے وہ اچھلتے پیچھے دیوار میں سمانے کی کوشش کر رہی تھی۔

سارے بٹن تو وہ کھول چکی تھی اب شرٹ لوز ہوتے اس کی وجود سے سرک گئی تھی ضامن کی نظریں اس نازک پردے پہ تھیں جو اس کے خوبصورت ابھاروں کو چھپائے ہوئے تھا۔

ابرش نے تیزی سے شرٹ ٹھیک کی لیکن گھبراہٹ کے مارے وہ یہ بھی نہیں کر سکی ضامن نے اس پہ ایک سرد نگاہ ڈالی اور باہر نکل تاکہ وہ چینج کر سکے۔

باہر سرد ہوائیں ابھی تک چل رہی تھی بارش رک چکی تھی لیکِن موسم خاصا ٹھنڈا تھا۔

ابرش کو سوچتے ضامن کے پورے وجودِ میں بے چینی کی ایک لہر سرایت کر رہی تھی ابرش شاید جان بوجھ کر رہی تھی یہ سب وہ اپنے اُوپر ضبط کھو رہا تھا ابرش ملک اس کو خاصا ٹف ٹائم دے رہی تھی۔

وہ کافی دیر باہر کھڑا رہا تقریباً پندرہ منٹس بعد وہ واپس آیا تھا جب اس کی سماعتوں سے یہ لفظ ٹکرائے تھے۔۔۔۔

کبھی جو بادل برسیں

میں دیکھوں تجھے آنکھیں بھر کے

تو لگے مجھے پہلی بارش کی دعا

تیرے پہلو میں رہ لوں

میں خود کو پاگل کہہ لوں

تو غم دے یا خوشیاں

سہہ لوں ساتھیا

وہ گنگنا رہی تھی اس کی آواز بہت پیاری تھی ضامن نے ابرش کی پیٹھ کو گھورا جو اپنے کوٹ کے بٹنس بند کر رہی تھی ضامن نے آگے بڑھتے اپنی شرٹ اٹھاتے پہن لی ابرش نے ایک نظر اسے دیکھا۔

"چلیں۔۔۔" وہ اپنے جوتے پہن رہی تھی جھکنے کی وجہ سے اُسے پیٹھ پہ درد کا احساس ہوا شائد زخم ابھی تک بھرا نہیں تھا۔

"کیا کرنی گئی تھی وہاں۔۔۔؟" اگر ابرش کو یہ لگا تھا کہ ضامن اس بات کو بھول چکا ہو گا تو یہ اس کی محض خام خیالی تھی ضامن اس بات کو آیسے نہیں جانے دینے والا تھا کل سے وہ خوار ہو رہا تھا ابرش کے پیچھے۔

"سر پلیز۔۔۔" ضامن کی سخت اپنے بازو پہ محسوس کرتے وہ سسکی تھی ضامن کو کیا جواب دیتی اس کے پاس کوئی جواب تھا ہی نہیں وہ اسے مطمین نہیں کر سکتی تھی اسے واپس جانا تھا ڈیڈ سے رات کو بات تو ہو گئی تھی لیکِن ڈیڈ اس کے معاملے میں جتنے سسنیٹو تھے وہ جانتی تھی کہ وہ ضرور صبحِ ہوتے ہی دوبارہ اسے کال کریں گے۔

"ہوٹل جاتے ہی آپ مجھے بتائیں گی سچ۔۔۔" وہ وقت کا احساس کرتے ابرش کو چھوڑ چکا تھا لیکِن وہ ایسے نہیں جانے دینے والا تھا ابرش تو کچھ پل کے لیے سہم سی گئی تھی کوئی نہ کوئی بہانہ تو بنانا ہی تھا اسے مطمین کرنا تھا ضامن کو۔

وہ دونوں غار سے نکلتے باہر آئے تو سرد ہوا کے جھونکوں نے ابرش کو کپکپانے پہ مجبور کر دیا تھا ہوٹل یہاں سے کتنا دور ہے وہ نہیں جانتی تھی کیونکہ جب وہ یہاں آئی تھی اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہاں اس کے ساتھ کوئی ایسا حادثہ بھی پیش آسکتا ہے وہ اپنی آنکھیں میچ بخیریت واپسی کی دعا کر رہی تھی۔

ضامن نے اس کا ہاتھ نہیں تھاما تھا وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سکون سے چل رہا تھا جیسے وہ اکیلا ہو اس کے ساتھ کوئی اور ہو ہی نہ۔۔

ابرش کے پاؤں اب مزید چلنے سے انکاری تھی اسے شدید درد محسوس ہو رہا تھا پاؤں دکنے لگے تھے۔

وہ کہاں چلتی تھی اتنا اس کو تو واک کرنا بھی خاصا مشکل لگتا تھا بس جم جاتی تھی وہ بھی مجبوری تھی خود کی فٹنس پہ وہ کوئی رسک نہیں لے سکتی تھی لیکن یہاں وہ مسلسل اتنے منٹوں سے چل رہی تھی پہلے تو احساس نہیں ہوا تھا آتے ہوئے لیکن اب جب پاؤں دک رہے تھے تو اچھے سے احساس ہو رہا تھا کہ پیدل چلنا کتنا مشکل ہے۔

ضامن تو اپنی دھین میں مگن چل رہا تھا بنا یہ جانے کے وہ بچاری چل بھی پا رہی ہے یا نہیں ابرش کی سانس پوری طرح سے پھول چکی تھی وہ تیز تیز چلتے ضامن کا ساتھ دے رہی تھی۔

لیکِن اب وہ رک گئی تھی آگے چلنا مشکل ہو رہا تھا سانس بمشکل لے رہی تھی وہ وہیں بیٹھ گئی ضامن نے پیچھے پلٹتے اسے دیکھا تھا۔

"مس ملک ہمیں ہوٹل پہنچا ہے ایسے درمیان میں نہیں رک سکتے ہیں آپ تھوڑی ہمت کریں۔۔۔!؛" ابرش کے چہرے پہ تھکن کے تاثرات دیکھتے وہ آپنا رویہ سخت نہیں کر پا رہا تھا۔

"مجھ سے۔۔۔۔ نہیں چلا۔۔۔۔" ابرش کی سانس اس قدر تیز ہو چکی تھی کہ اس کو لگ رہا تھا وہ مزید کچھ دیر آیسے ہی بولتی رہی تو اس کی سانس بند ہو جائے گی وہ اپنی گردن جکڑ گئی تھی.

"ریلیکس کیا ہوا۔۔۔" ابرش کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا آنکھیں نم تھیں وہ اس وقت تھکی سی بہت مشکل سے بولی تھی ضامن مذید وقت ضائع نہیں کر سکتا تھا۔

"سر۔۔۔ہم۔۔۔۔کی۔۔۔۔سے۔۔۔۔۔"

"ششش۔۔۔چپ رہیں آپ۔۔۔!؛"ضامن نے اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھتے اسے خاموش کروادیا وہ ابرش کو شاید کبھی اپنی بانہوں میں نہیں اٹھاتا آگر اس کی کنڈیشن اتنی سیریس نہیں ہوتی۔

جب کہ دوسری طرف ابرش تو بے ہوش ہونے کے قریب تھے ضامن اس کو بانہوں میں اٹھائے گا اس نے کہاں سوچا تھا وہ ضامن کی گردن میں بانہیں ڈالے اس کے کندھے پہ سر رکھ چکی تھی دل میں میٹھی سی گدگدی ہوئی تھی۔

دوسری طرف ضامن سنجیدگی سے آگے بڑھ رہا تھا وہ خاموش رہا تھا کیا بولتا کوئی لفظ ہی نہیں تھے بولنے کے لیے یا شائد وہ ابرش سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

یہاں سے ہوٹل تقریبا آدھے گھنٹے کے فاصلے پہ تھا ابرش بھلے دبلی پتلی تھی لیکِن پھر بھی ضامن خاصا تھک گیا تھا میڈم خود تو سکون سے اس کے کندھے پہ سر رکھے اس کی گردن میں چہرہ چھپائے ہوئے تھی لیکِن ضامن کے لیے یہ صورتحال خاصی مشکل تھی۔۔ضامن اوَر ابرش کچھ دیر بعد ہوٹل کے قریب پہنچ گئے تھے ضامن نے ابرش کو سائیڈ پہ کھڑا کیا۔

پہلے ہی ہال والے واقعے کے بعد ضامن اور ابرش لوگوں کے لیے وجہ موضوع بنے ہوئے تھے وہ مزید کوئی سین افورڈ نہیں کر سکتا تھا ابرش جو سکون سے ضامن کے کندھے پہ سر رکھے ہوئے تھی اس کے ایسے اتارنے پہ اس نے منہ بنایا تھا۔

"مجھ سے۔۔۔Sir"

Shut up, Miss Malik, stop acting.....you're fine. "

.Go inside

"شٹ اپ مس ملک بند کیجیے اپنی یہ ایکٹنگ آپ بالکل ٹھیک ہیں اوٗر آندر جایئے۔۔۔۔" پاس سے کچھ لڑکوں کا گروپ گزر رہا تھا جن کی نظریں ابرش پہ تھیں ضامن کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے ابرش اس کی عزت تھی کوئی اس کی عزت کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے یہ بھلا ضامن عباس کیسے برداشت کر سکتا تھا۔۔۔۔

".I won't go, you come with me too"

"نہیں جاؤں گی آپ بھی ساتھ چلیں۔۔۔!؛" وہ ضامن کے قریب ہوئی جو خاصا غصے میں تھا مذید کچھ بھی بولے بغیر وہ ابرش کی کلائی سختی سے اپنی گرفت میں جکڑا آندر بڑھا تھا ابرش اس انسان کے بدلتے رویئے سے

پریشان تھی کسی پل وہ کتنا آچھا بیہو کرتا تھا آپنا اپنا سا لگتا تھا اور آگلے ہی پل اتنا اجنبی کہ ابرش کے لئے اس کی سیاہ آنکھوں میں کوئی رمک نظر نہیں آتی تھی شناسائی کی ایسا لگتا تھا جیسے وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہوں صدیوں سے۔۔۔

"go to Room"

"روم میں جائیں۔۔۔"وہ دونوں ہوٹل کے آندر آچکے تھے جہاں خاموشی تھی ابھی تک صبح کے سات بجے تھے سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں تھے

۔

"?sir In which room"

"کونسے روم میں سر۔۔۔؟" ابرش آنکھیں ٹپیپاتے معصومیت سے پوچھ رہی تھی کہ کونسے روم میں جاؤں ضامن والا روم ہی تو ملا ہوا تھا اس کو اور ضامن اس کی وجہ سے تو روم میں نہیں گیا تھا ابرش نے پوچھنا ضروری سمجھا تھا۔

"...You've spent a night here, Miss Malik"

"یہاں آپ ایک رات گزار چکی ہیں مس ملک۔۔۔!؛" وہ دانت پیستے بولا تھا جبکہ ابرش نے ہولے سے سر ہلایا وہ دل ہی دل میں مسکرا رہی تھی ضامن کو تنگ کر کے اور ضامن کے چہرے سے لگ بھی رہا تھا کہ وہ خاصا تنگ ہو رہا ہے ابرش کی باتوں سے۔

Hey Professor Zamin, are you okay? I've been "

".waiting for you all night. You're Miss Malik

"ارے پروفیسر ضامن آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟میں پوری رات آپ کا انتظار کرتی رہی۔۔۔۔ آپ تو مس ملک۔۔۔۔"یہ آواز مس انعم کی تھی جو ابھی ابھی روم سے نکلی تھیں اور سامنے ضامن کو دیکھتے وہ اس طرف ہی آگئی تھی لیکن ضامن کے ساتھ ابرش کو دیکھتے ہوئے ان کو بہت غصہ آیا تھا کاش کہ ضامن کو ابرش ملتی ہی نہیں۔

"?Why did you keep waiting for the sir"

"آپ کیوں انتظار کرتی رہی سر کا۔۔۔؟"ابرش سر تا پا جلی تھی مس انعم کو ضامن سر سے بات کرتے دیکھ کر اس کو بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا.

"میرے سٹاف ممبر ہیں یہ آپ کو کیا مسلہ ہے مس ملک اوٗر آپ بنا بتائے چلی کہاں گئی تھیں جانتی ہیں سب لوگ آپ کے لیے کتنا پریشان ہو رہے تھے۔۔۔"میم انعم سنجیدگی سے بولی تھیں.

".You were among them all"

"اُن سب میں آپ بھی شامل تھیں۔۔۔؟"اس نے سوالیہ لہجہ اپنایا ضامن نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں۔

"!I think you should go to your room, Miss Malik"

"مجھے لگتا ہے آپ کو روم میں جانا چاہیے مس ملک۔۔!؛"ضامن دانت پیستے بولا لیکِن ابرش نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ پہلے تو شاید چلی جاتی لیکن اب نہیں وہ ضامن کو مس انعم کے پاس اکیلا چھوڑ کر کیسے جا سکتی تھی ضامن اس کے

علاوہ ہر کسی سے بات کرتا تھا نارملی بس اس کو دیکھتے ہی مرچیں چبانے لگا تا تھا۔

"Miss Malik"

"مس ملک۔۔۔۔"ضامن نے اپنی پیشانی سہلائی تھی ابرش کی وجہ سے وہ پہلے کیا کم خوار ہو چکا تھا جو اب ابرش یہ تماشا کر رہی تھی انعم کے سامنے۔

Sir, you also need to rest. It's time for breakfast "

now. You should rest. I'll see you at nine for

"...breakfast

"سر آپ کو بھی ریسٹ کرنے کی ضرورت ہے ابھی بریک فاسٹ میں تو ٹائم ہے آپ ریسٹ کریں نو بجے ملتے ہیں ناشتے پہ۔۔۔"میم انعم ابرش کو

گھورتے اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں اتنا تو جانتی تھیں کہ وہ جب تک ضامن کے پاس کھڑی رہتی ابرش یہاں سے ہلنے نہیں والی تھی اور ابرش کی موجودگی میں وہ کیا خاک بات کرتی ضامن سے۔

"سی یو سون میم انعم۔۔۔" ضامن نے ہلکی سی سمائل پاس کی جب کہ ضامن کے چہرے پہ مسکراہٹ دیکھتے ابرش کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی وہ بلاشبہ مسکراتے بہت پیارا لگتا تھا۔

ابرش گھنٹوں دیکھ سکتی تھی ضامن عباس کو لیکن اس کے چہرے کے دل کش نقوش تن گئے یہ سوچتے کہ ضامن کی یہ مسکراہٹ اس کے لیے نہیں تھی بلکے میم انعم کے لیے تھی وہ پاؤں پٹختے کمرے میں چلی گئی تھی اور میم انعم اپنے روم میں چلی گئی تھیں۔

.....

ضامن روم میں آیا تو روم خالی تھا اور باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی وہ سر جھٹکتے اپنی جیب سے سیل فون نکالتے چارج پہ لگاتے اپنی شرٹ اتارتے دور پھینک گیا ابرش کے تیز کولوں کی مہک اس کو شرٹ سے آرہی تھی اگر مجبوری نہیں ہوتی تو ضامن کبھی اس شرٹ کو دوبارہ نہیں پہنتا لیکِن مجبوری تھی وہ بنا شرٹ کے ہوٹل واپس نہیں آسکتا تھا۔۔۔۔

وہ شاور لینا چاہتا تھا تاکہ تپتے اعصاب کچھ ٹھنڈے ہو جائیں تقریباً آدھے گھنٹے کے انتظار کے بعد بھی ابرش باتھ روم سے نکلی تھی ضامن کا غصہ بڑھتا جارہا تھا یہ لڑکی کیوں کسی آسیب کی طرح چمٹ گئی تھی اس کے ساتھ۔

"سر۔۔۔" وہ اپنی سوچ میں گم تھا جب اس نے ابرش کی آواز سنی تھی وہ باتھ روم کا دروازہ تھوڑا سا کھولے چہرہ باہر نکالے اسے دیکھ رہی تھی۔

"مُجھے ٹاول پکڑا دیں وہ بیڈ پہ پڑا ہے میں ساتھ لانا بھول گئی تھی۔۔۔" وہ ضامن کی طرف دیکھتے آہستگی سے بولی تھی۔

ضامن نے ایک نظر ابرش کو دیکھا اوَر پھِر بیڈ پہ پڑا پنک کلر کا ٹاول اٹھاے وہ ابرش کو دے آیا کچھ ہی دیر میں ابرش ٹاول میں ملبوس روم میں واپس آئی تھی۔۔۔۔

ایکسٹرا

اس کا ٹاول شارٹ تھا اس کے دودھیا کندھے اوَر گوری پنڈلیاں واضح ہو رہی تھیں وہ خوبصورت تھی بہت خوبصورت اس کی گردن سے زرا سا نیچے

بناکالا تل کسی کو بھی اپنی طرف کھینچ سکتا تھا اس کے گیلے بالوں سے نکلتی پانی کی بوندیں اس کی گہرائیوں میں جذب ہو رہی تھیں سینے سے ٹاول بھیگا ہوا اس کی دلکشاں واضح کر رہا تھا ابرش نے ڈریس نکال کر بیڈ پہ رکھا ہوا تھا۔

وہ ضامن پہ ایک نظر ڈالتے آگے بڑھتی کہ اس کا دھیان ضامن کی طرف ہونے کی وجہ سے وہ سامنے کسی چیز سے ٹکرائی تھی۔

اس سے پہلے کہ ابرش گرتی ضامن نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اس کو اپنی طرف کھینچا تھا وہ ضامن کے حصار میں تو آگئی لیکن اس سارے عمل میں اس کے ٹاول کی گرہ کھل گئی تھی ٹاول اس کے وجود سے نیچے گرا تھا ابرش کو سمجھ نہیں آئی کہ اچانک سے ہوا کیا ہے وہ ضامن کے ساتھ لگے ہلکا ہکا کانپ رہی تھی۔

ضامن بھی نہیں سمجھ پایا کہ اچانک سے ہؤا کیا ہے آیسے اچانک ابرش وہ نیچے جھکتے ٹاول اٹھائے ابرش کے گرد لیپٹ چکا تھا وہ یہ سمجھ گیا تھا کہ ابرش کے ساتھ ایک روم میں رہنا اس کے لیے خاصا مشکل ہونے والا ہے۔

"سوری سوری سر۔۔۔" ابرش تو اچھی خاصی شرمندہ ہو گئی تھی حالانکہ اس کی غلطی نہیں تھی لیکن پھر بھی ضامن کے سامنے اس کو بہت ہچکچاہٹ سی محسوس ہوئی تھی ضامن کچھ بھی بولے بغیر باتھ روم چلا آیا اندر آتے اس نے زور سے دروازہ بند کیا تھا دانتوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے وہ اس پل خود پہ ضبط کر رہا تھا۔۔

"اہہہہہہہ۔۔۔۔" اس نے ایک زوردار مکا دیوار پہ مارا تھا ہاتھ پہ زخم بن گیا تھا جس سے خون بہنے لگا لیکن یہاں پرواکسے تھی۔

کل وہ ابرش کے اتنے نزیک گیا اور آج ابرش بنا کسی پردے کے اس کی بانہوں میں تھی ضامن تھا تو ایک انسان کب تک کنٹرول کرے گا وہ خود کو۔

"مجھے دور رہنا ہو گا اس لڑکی سے مُجھے اس کو طلاق دینی ہے بس یہ یاد رکھنا ہے مُجھے ضامن عباس تمھاری وجہ سے تمھاری سے عائلہ اس انسان کی قید میں ہے اور تم کچھ نہیں کر پا رہے ہو۔۔۔" وہ غرایا تھا شاور آؤن کرتے وہ خود کو ہر پردے سے آزاد کرتا خود پہ گرتا ٹھنڈا پانی دیکھ رہا تھا آنکھیں حد درجے تک سرخ ہو چکی تھیں۔۔

وہ کتنی ہی دیر شاور کے نیچے کھڑا بھیگتا رہا اس کو معلوم نہیں تھا جب روم کے دروازے پہ دستک ہوئی وہ چونکتے شاور بند کرتا باتھ روب پہنے روم میں آیا تھا۔

ابرش بالکل تیار کھڑی تھی ان کو نیچے سے ہوٹل کا ویٹر بلانے آیا تھا ناشتے کے لیے ابرش تو پھر بھی کچھ دیر سو کر نیند پوری کر چکی تھی ضامن پچھلی دو راتوں سے جاگ رہا تھا وہ ڈریسنگ روم میں چلا گیا اور چینج کر کے واپس آیا تو ابرش اس کی تیاری دیکھتے حیران ہوئی تھی۔

وہ ابرش کو مخاطب نہیں کر رہا تھا خاموشی سے آپنا کام کر رہا تھا بیگ اس کا ویسے ہی پیکڈ تھا جو سامان اس نے نکالا تھا وہ واپس بیگ میں رکھ رہا تھا۔۔۔

"آپ واپس۔۔۔؟!" ابرش نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ واپس جا رہا تھا اس نے حلق تر کرتے ضامن کی طرف دیکھا جو پوری توجہ اپنے بیگ کی طرف مرکوز رکھے ہوئے تھا ضامن نے ابرش کے سوال کا جواب تک نہیں دیا تھا ابرش اس کے قریب چلی آئی تھی۔

"آپ نہیں جاسکتے ہیں۔۔۔!؛"وہ چیخی تھی ضامن نے ہاتھ میں پکڑی چیزیں بیڈ پہ پھینکی تھیں۔

"کیامسلہ ہے آپ کے ساتھ۔۔۔؟"وہ اپنی بیرڈ سہلاتے غرایا تھاابرش ملک بار بار اس کے سامنے ایک بات کر کے اس کے غصے کو ہوا دیتی تھی۔

"میں آپ کو نہیں جانے دوں گی آپ اکیلے نہیں جاسکتے ہیں ابھی ہمارا تیسرا دن ہے اور آپ واپس جارہے ہیں نہیں۔۔۔"ابرش نفی میں سر ہلاتے سنجیدگی سے بولی تھی ضامن کے چہرے کے تیور بدلے تھے ابرش اس کے ساتھ کھڑی ایسے بولتے اس کو مزید بھڑکا رہی تھی ہوتی کون ہے وہ اسے روکنے والی۔

"آپ آیسا کوئی حق نہیں رکھتی ہیں مس ملک۔۔۔!؛"وہ بیڈ پہ پڑی چیزیں اٹھاتے بیگ میں ڈالتے سنجیدگی سے بولا تو ابرش نے خفگی سے ضامن کی

طرف دیکھا وہ ضامن کی بیوی تھی اور ضامن کب سے اس رشتے کو ماننے سے انکار کر رہا تھا۔.

"کیوں نہیں رکھتی میں بیوی۔۔۔!؟"

"نہیں مانتا میں آپ کو بیوی۔۔۔"

"آپ کے ماننے یا نا ماننے سے ہمارا رشتہ ختم نہیں ہو جائے گا سر میں آپ کی بیوی ہوں۔۔۔" وہ ضامن کا بازو تھامنے کی کوشش کرتی کہ ضامن نے اس کو بری طرح سے خود سے دور جھٹک دیا تھا وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔

"مس ملک میری برداشت کی حد کو نہ آزمائیں ورنہ بہت برا ہو گا آپ کے ساتھ۔۔۔" وہ غرایا تھا ابرش کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے تھے اتنی تیز آواز ابرش نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھے تھے۔

"کیا کریں گے آپ۔۔۔!؟" ابرش پھر سے ضامن کے قریب آئی جبکہ ضامن لب بھینچتے اس کو دیکھ رہا تھا ضامن کی آنکھوں میں چھائی وحشت اس کو عیجب سے خوف میں مبتلا کر رہی تھی۔

"بہت کچھ کر سکتا ہوں۔۔۔!؟" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولا تھا مذید کچھ بولتا کہ اس کا فون بجا تھا وہ ابرش کو سائیڈ پہ کرتا فون اٹھاتے کان سے لگائے کھڑکی کی طرف آیا تھا۔

"کون۔۔۔" اس کے نمبر سیو نہیں تھا۔

"میں ہوں قیوم ملک۔۔۔" ضامن نے فون کان سے ہٹائے سکرین پہ جگمگاتے نمبر کو دیکھا تھا قیوم ملک کو رات اس نے کال کی تھی اس کا نمبر یقیناً اُنہوں نے سیو کیا تھا تبھی تو دوبارہ وہ فون کر رہے تھے۔

"جی فرمایئے کیا کہنا ہے آپ نے۔۔۔!؛"ضامن شاید ان سے بات بھی نہیں کرتا لیکن عائلہ کا سوچتے اس نے خود پہ کنٹرول کیا تھا۔

"ابرش ٹھیک ہے اس کا فون بند ہے۔۔۔؟"وہ اپنے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کر رہے تھے وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے انگاروں پہ جل رہے تھے ان کو کچھ دیر پہلے ایک نمبر سے ابرش کی ویڈیو ریسیو ہوئی تھی ان کے پیروں سے زمین نکلی تھی ان کی بیٹی کیسے وہاں جاسکتی تھی وہ کب سے ابرش کا نمبر ملا رہے تھے لیکن وہ ریسیو نہیں کر رہی تھی مجبوراً ان کو ضامن کے نمبر پہ فون کرنا پڑا تھا۔

"یہ آپ اپنی بیٹی سے پوچھیں مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں میں آپ کی بیٹی کا گارڈز نہیں ہوں جو مجھے آپ کی بیٹی کے بارے میں پتہ ہو گا۔۔۔!؛"وہ پہلے

ہی ابرش کی وجہ سے بھڑکا ہوا تھا اس نے سارا نزلہ ان پہ گرا دیا تھا اور قیوم ملک اس لڑکے کی بدتمیزی پہ تلملاتے فون کو گھورنے لگے تھے۔

"تمھارے ساتھ تھی وہ اس کا فون بند ہے تم بتاؤ وہ کیسی ہے ٹھیک ہے ناں وہ تمھارے ساتھ ہے۔۔۔!؛وہ ٹھیک ہے ناں۔۔۔؟" وہ ابرش کو لیکر ایسے ہی ایموشنل ہو جاتے تھے تھوڑی دیر پہلے دیکھی گئی ویڈیو کو دیکھتے ان کا بھاری ہو رہا تھا۔

"وہ ٹھیک ہیں ہم لوگ روم میں ہیں۔۔۔!؛" ضامن کو قیوم ملک کے لہجے میں کچھ ٹوٹتا سا محسوس ہوا تو اس نے مذید دیر کیے بغیر انہیں ابرش کے بارے میں بتایا تھا۔

"وہ سچ میں ٹھیک ہے۔۔؟" انہوں نے ٹیشو سے اپنی پیشانی پہ آیا پسینہ صاف کیا تھا دل سے جیسے من و من بوجھ ہٹ گیا تھا۔۔

"جی میں آپ سے جھوٹ کیوں بولوں گا آپ کی بیٹی ٹھیک ہے۔۔۔اوراب میں فون رکھتا ہوں۔۔۔"وہ چاہا کر بھی قیوم ملک سے عائلہ کے بارے میں نہیں پوچھ سکا تھا حالانکہ دل چاہا تھا کہ وہ ان سے عائلہ کے بارے میں پوچھے

۔

"ابرش کا خیال رکھنا پلیز یہ Request ہے میری۔۔۔"وہ پریشان تھے ابرش کو لیکر بھلے وہ ٹھیک تھی لیکن اُس ویڈیو کے بارے میں ان کو پتہ کرنا تھا آخر کون تھا جس نے ان کو وہ ویڈیو sent کی تھی۔

"آپ اوُر Request یقین نہیں آرہا ہے۔۔۔"ضامن کا لہجہ طنزیہ تھا حالانکہ معلوم تو اسے بھی تھا کہ ابرش کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا تھا اُس فارم ہاؤس میں کچھ تھا درمیان میں جو وہ نہیں جانتا تھا۔

"تم شوہر ہو میری بیٹی کے۔۔۔"

"زبردستی کا شوہر۔۔۔یہ نکاح جن حالات میں ہوا آپ جانتے ہیں اچھے سے۔۔۔۔!؛"ضامن کے سامنے جب جب وہ ہال کا منظر آتا تھا اس کے لفظوں میں کڑواہٹ آجاتی تھی وجہ وہ خوُد بھی نہیں جانتا تھا کہ ایسا کیوں ہوتا تھا۔

The truth is, you are Abrish's husband, and tell me" one thing: how can your pride tolerate the fact that your wife is away from you while you are married? How can you bear it? If anyone were in your place, they would have sent Abrish away "....\with them by now

"حقیقت یہی ہے تم ابرش کے شوہر ہو اور ایک بات بتاؤ تمھاری غیرت یہ گوارہ کیسے کرتی ہے کہ تمھارے نکاح میں ہوتے تمھاری بیوی تم سے دور ہے کیسے برداشت کرتے ہو تم۔۔۔۔؟ تمھاری جگہ کوئی بھی ہوتا تو اب تک وہ ابرش کو اپنے ساتھ رخصت کروا چکا ہوتا۔۔۔" قیوم ملک کی باتوں پہ ضامن نے اپنا غصہ بمشکل ضبط کیا تھا وہ یہ سب کیوں بول رہے تھے ہاں ابرش اس کی بیوی تھی اس کے نکاح میں تھی لیکِن وہ کہاں مانتا تھا اس رشتے کو۔

" If you think you can emotionally blackmail me like this, then you are making a huge misunderstanding. Nothing like that is going to happen, father-in-law."

"آگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ ایسے مجھے ایمو شنل بلیک میل کر سکتے ہیں تو یہ آپ کی بہت بڑی غلط فہمی ہے سسر جی ایسا کچھ نہیں ہونے والا ہے۔۔۔"ضامن کو ویسے ہی ابرش پہ حد سے زیادہ غصہ آیا ہوا تھا اوُر قیوم ملک کا رخصتی کے متعلق بات کرنا اسے مزید غصہ دلا گیا تھا۔

" Take care of Abrish, remember, if anything happens to my daughter, your sister will suffer the consequences..."

"ابرش کا خیال رکھنا میری بیٹی کو کچھ ہوا تو تمھاری بہن اس کا خمیازہ بھگتے گی یاد رکھنا۔۔۔"ملک فیملی کو بس ایک یہی دھمکی تو ملی ہوئی تھی جب کچھ آور نہیں سوجھتا تو عائلہ کے حوالے سے ضامن کو ٹارچر کرتے تھے۔

"انہہ اور کیا کر سکتے ہیں آپ۔۔۔!؛"ضامن طنزیہ بولتے ان کی سنے بغیر ہی کال کاٹ چکا تھا وہ مذید تلملا گئے تھے داماد تو ان کو ٹکر جس ملا تھا جو ان کی کسی دھمکی کو خاطر میں نہیں لاتا تھا۔

وہ کچھ دیر تو سوچتے رہے پھر انہوں نے پرنسپل کو فون کیا جو اپنے آفس میں بیٹھے تھے۔

"جی قیوم ملک صاحب کیسے ہیں آپ۔۔۔؟"ان کا انداز خوشامدی تھا۔

"آپ سے کام ہے۔۔۔!؛"وہ کال بھی تبھی کرتے جب ان کو کوئی کام ہوتا ۔۔

"ہاں جی بولیں آپ۔۔۔!؛"پرنسیل صاحب سیدھے ہوئے تھے نجانے قیوم ملک اب کیا کہنے والے تھے۔۔

قیوم ملک نے پھر پرنسپل صاحب کو بات گول مول کرتے بتادی جس کو سنتے وہ خاصے پریشان ہوئے تھے لیکن قیوم ملک کے منہ سے ضامن کی تعریف سنتے ان کو اچھا لگا تھا۔

"اب تو سب ٹھیک ہے پھر آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔؟!" پرنسپل صاحب سنجیدگی سے بولے تھے۔

"آپ ضامن سے بات کریں کہ وہ ابرش کا خیال رکھے اس کی سکیورٹی ویسے تو میں نے بڑھادی ہے لیکن پھر بھی ضامن سے بہتر خیال ابرش کا کون رکھے گا وہاں۔۔۔" وہ آہستگی سے بولے تو پرنسپل صاحب نے گہرا سانس بھرا ضامن تو ابرش اور ان لوگوں کے نام سے بھی چڑتا تھا اور یہاں قیوم ملک یہ چاہتے تھے کہ وہ ضامن سے بات کریں۔

It's better if I talk to Qayyum Malik. Don't worry "
about the guarantor. Everything will be fine. I tell
the staff members to return this evening. There
"....might be danger there

"بہتر ہے قیوم ملک میں بات کرتا ہوں ضامن سے آپ پریشان نہیں ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا میں سٹاف ممبرز سے کہتا ہوں کہ آج شام کو سب واپس آجائیں وہاں خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔" پرنسپل کو یہ ہی مناسب لگا کہ اس سے پہلے کہ کچھ ہو وہ سارے سٹوڈنٹس اور سٹاف کو واپس بلالیں۔

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے لیکن جتنی دیر وہ لوگ وہاں ہیں ضامن ہی ابرش کا خیال رکھے گا۔۔۔" وہ بولتے فون کاٹ گئے اور پرنسپل صاحب نے فون ٹیبل پہ رکھتے اپنی پیشانی سہلائی تھی۔

•••••

ابرش ضامن کے پیچھے کھڑکی تک آئی تھی وہ کس سے بات کر رہا تھا ابرش کو سمجھ تو نہیں آئی لیکن اس کے چہرے پہ پھیلی سنجیدگی ابرش کو کچھ غلط ہونے کا اشارہ دے رہی تھی وہ سنجیدگی سے کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔

"sir"

"سر۔۔۔۔"وہ کچھ دیر پہلے کے ہوئے واقعے کے اثر کو بھلائے ایک بار پھر سے ضامن کے قریب آئی تھی جبکہ ضامن اس سے بات کیے بغیر واپس کمرے میں آیا بیگ تو پیک تھا ہی اس کو واپس نکلنا تھا لیکن قیوم ملک نے اس کو عائلہ کی دھمکی دے دی تھی یہاں وہ ابرش کے ساتھ کچھ کرتا وہاں عائلہ پر اثر پڑتا۔

"آپ سے بات۔۔۔"

"...What's wrong with you"

"واٹس رونگ ودیو۔۔۔۔"ضامن نے اچانک سے ابرش کی کلائی تھامے اسے اپنی طرف کھینچا تھا اور اس کی پیٹھ اپنے سینے سے لگائے اس کے گرد بازوؤں حائل کرتے اسے اپنی گرفت میں دبوچا تھا۔

"sir"

"سر۔۔۔"ابرش اس کے سخت حصار میں سسکی تھی اس کے بھاری ہاتھوں کا لمس اس کو اپنی ریڑی کی ہڈی میں سنسناہٹ سی محسوس ہوئی تھی۔

"میرے قریب آنے کی دوبارہ کوشش مت کیجیے گا آپ لوگ جو چاہتے ہیں وہ کبھی نہیں ہو گا۔۔۔۔" وہ ابرش کو جھٹکے سے چھوڑتے پیچھے ہوا تو ابرش فرش پہ گری تھی۔۔۔

ضامن اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اپنے آندر اٹھتے وبال پہ ضبط کرنے لگا عین اسی لمحے اس کے سیل پہ میسج کا نوٹیفیکیشن آیا تھا جو پرنسپل صاحب کا تھا۔۔۔۔۔

اس نے وہ وائس نو سنا تھا وہ اسے ابرش کا خیال رکھنے کا کہہ رہے تھے ساتھ ہی انہوں نے کہہ دیا کہ وہ لوگ آج شام کو واپس آجائیں۔

ضامن نے سکون کا سانس لیا وہ پہلے ہی واپس جانا چاہتا تھا اچھا تھا کہ پرنسپل نے خود ہی کہہ دیا واپسی کے لیے اب اسے اکیلے جانے کی ضرورت ہی نہیں تھی سب کے ساتھ جانا تھا۔

وہ ابرش کو کچھ بتائے بغیر ہی روم سے نکل آیا جبکہ ابرش کی آنکھوں میں ضامن کے نظر انداز کرنے پہ آنسو چمکنے لگے تھے جن کو وہ ہتھیلی سے صاف کرتے ضامن کے پیچھے نکلی تھی۔

ضامن کو وہ اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی کسی بھی قیمت پہ نہیں میم انعم پہ اس کی نظریں تھی اور میم انعم کی نظریں سر ضامن پہ تھیں یہ تو وہ نوٹ کر ہی چکی تھی۔

عائلہ کی رخصتی ہو گئی تھی کیونکہ یرمان رخصتی چاہتا تھا ابرش نہیں جانتی تھی کہ یرمان کو عائلہ میں دلچسپی تھی یا نہیں لیکن وہ جیسے حیدرآباد سے عائلہ کو لیکر آیا اور پھر عائلہ نے بھی تو یرمان ملک کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا ایسے کاش کہ ضامن بھی اس ابرش کے لیے سٹیپ لیتا لیکن وہ جتنی نفرت ابرش سے کرتا تھا کم سے کم اس جنم میں تو ضامن رخصتی نہیں کروانے والا تھا۔

وہ باہر آئی تو ضامن کو سٹاف ممبرز کے ساتھ باتیں کرتے پایا اگر تو وہ انعم کے ساتھ ہوتا تو ابرش کبھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

وہ عائشہ کی طرف چلی آئی جس کی نظر بھی اس پہ پڑ چکی تھی اور پھر اسے دیکھتے وہ خود بھی ابرش کی طرف چلی آئی۔۔

"ابرش تم ٹھیک ہو؟ ہم سب کتنا پریشان ہو گئے تھے۔۔۔؟ اور تم گئی کہاں تھی۔۔۔؟" عائشہ کے لہجے سے ابرش کو واضح ہو رہا تھا کہ عائشہ اسے لیکر خاصی پریشان رہی ہے۔

".I'm fine, no need to worry, I'm in front of you"

"میں ٹھیک ہوں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے تمھارے سامنے ہوں۔۔۔" ابرش مسکراتے بولی اور پھِر کلاس کی باقی لڑکیاں بھی ابرش

سے حال حوال پوچھنے آئی تھیں فزا نے بھی مروتا ابرش سے حال پوچھا تھا اب ایک کلاس میں تھیں دونوں تو کب تک ایسے اختلاف پالے رکھتیں وہ ۔ابرش نے سب سے اچھے سے بات کی تھی سوائے فزا کے اس کو تو غصہ آیا وہ لمحات سوچتے جب ضامن نے فزا کو کال کی تھی۔۔۔۔۔۔

فزا سے وہ پہلے ہی اچھی خاصی بدگمان تھی مذید اسے اور ضامن کو بات کرتے دیکھ کر اس کی بدگمانی مذید بڑھ گئی تھی فزا ابرش کا جواب نہ پاتے وآپس چلی گئی تھی ابرش یہ جانتی تھی کہ فزا نے ضامن کو اس کے بارے میں بتایا تھا تبھی کہیں جا کر ضامن کو یقین ہوا تھا۔

"وہ خود آئی تھی کر لیتی بات۔۔۔!؛"عائشہ کو اچھا نہیں لگا تھا ابرش نے فزا کو اگنور کیا۔

"تمھیں کیوں فزا سے ہمدردی ہو رہی ہے عائشہ۔۔؟" ابرش کا لہجہ طنزیہ ہوا تھا عائشہ کے لبوں سے فزا کی حمایت سنتے۔

"نہیں ہو رہی ہے مُجھے کوئی ہمدردی۔۔۔ میں تو ویسے ہی کہہ رہی تھی تم چھوڑو اس سب کو آؤ ناشتہ کرتے ہیں۔" عائشہ نے اسے اشارہ سے آگے بڑھنے کا کہا کیونکہ ناشتہ بالکل ریڈی تھا۔

"میں سر ضامن کے ساتھ کروں گی۔۔۔" ابرش ضامن کی طرف بڑھتی کہ عائشہ نے اس کو روک لیا تھا۔

"کیا کر رہی ہو تم ابرش وہاں سارا اسٹاف ہے۔۔۔" عائشہ ضامن کے غصے سے واقف تھی آگر ابرش وہاں جاتی تو یقیناً ضامن غصہ کرتا۔

"سو واٹ سارا اسٹاف ہے تو کیا ہوا؟" ابرش نے شانے اچکائے تھے جیسے نارمل بات ہو۔

"ابرش ضامن سر کے غصے سے اچھی طرح سے واقف ہو تم۔۔۔۔ وہ کتنا غصہ کرتے ہیں۔۔۔؟" عائشہ پریشانی سے ابرش کو سٹاف ممبرز کی طرف جانے سے روک رہی تھی۔

"جانتی ہو اور یہ بھی آچھے سے جانتی ہوں کہ ان کا سارا نزلہ مجھ پہ ہی گرتا ہے۔۔۔" ابرش منہ بنا گئی عائشہ نے جیسے تیسے سہی لیکن ابرش کو روک لیا تھا دوسری طرف ضامن کی نظریں ابرش پہ ہی تھیں وہ فزا کو ابرش کے پاس آتا دیکھ چکا تھا اسے فزا کا یہ ایکٹ اچھا لگا تھا لیکِن ابرش کا رویہ اسے بالکل مناسب نہیں لگا تھا۔

zaaman Sir, today is our third day. We had "
planned a week-long trip. Now, we are suddenly
returning? The principal said something, why are
they calling everyone back so urgently? First, our
yesterday was wasted because of the rain. Now,
we were going to go out and about, and the
".principal is saying we should return

"ضامن سر آج ہمارا تیسرا دن ہے ایک ہفتے کا ٹرپ پلان کیا گیا تھا اب یوں
اچانک سے واپسی؟ پرنسپل نے کچھ بتایا وہ اتنا ارجنٹلی سب کو واپس کیوں بلا
رہے ہیں۔۔۔پہلے تو ابرش کی وجہ سے ہمارا کل کا دن ضائع ہو گیا اب مذید
کچھ ہم لوگ گھومنے پھرنے جاتے کہ پرنسپل صاحب واپسی کا کہہ رہے

ہیں۔۔۔!؛"میم انعم نے جب سے ضامن کے منہ سے واپسی کا سنا تھا وہ پوچھ رہی تھیں کہ ایسے اچانک واپس جانے کی ضرورت کیوں پیش آئی آخر۔

"یہ تو آپ پرنسپل سر سے ہی پوچھیئے گا مجھے تو بس ان کا وائس نوٹ آیا جو آپ لوگوں کے ساتھ شئیر کر دیا میں نے۔۔۔ویسے بھی ایک ہفتے کے بعد تو واپس جانا ہی ہے تو بہتر ہے آج شام کو ہی واپس چلے جاتے ہیں۔

۔۔"ضامن مطمئن تھا وہ خود جو واپس جانا چاہتا تھا۔

"بٹ ابھی تو سٹوڈنٹس نے کافی ساری جگہیں وزٹ کرنی تھیں اچانک سے۔۔۔"میم انعم اپنے پوائنٹ پہ قائم تھیں۔

"اب جب ہم آج شام کو واپس جا رہے ہیں تو کیوں چھوٹی سی پارٹی کر لی جائے سٹوڈنٹس کے ساتھ ہوٹل کی بیک سائیڈ پہ جگہ ہے پارٹیز کے

لیے۔۔۔"ایک سٹاف ممبر نے مشورہ دیا جو کہ میم انعم کو تو بہت پسند آیا تھا

۔

"میرے خیال میں پارٹی کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"ضامن نے انکار کیا وہ پارٹی کے حق میں نہیں تھا لیکِن باقی سارا سٹاف اسرار کر رہا تھا پارٹی کے لیے انہوں نے جب سٹوڈنٹس سے پوچھا پارٹی کے لیے تو وہ سب بھی ایگری تھی

۔

"بٹ سر ہم واپس کیوں جا رہے ہیں۔۔۔؟"ایک لڑکی نے پوچھا سال بھر میں بس ایک ہی تو ٹرپ ہوتی تھی یونیورسٹی کی طرف سے جس میں سارے سٹوڈنٹس ساتھ ہوتے تھے اور آج ان کی ٹرپ کا تھرڈ ڈے تھا لیکِن واپسی کی تیاریاں کی جا رہی تھیں۔

"آئی ڈونٹ نو یہ پرنسپل سر کا آرڈر ہے۔۔۔"ضامن سنجیدگی سے بولا سٹوڈنٹس کے ساتھ مل کر سٹاف نے پارٹی کا مینو وغیرہ سلیکٹ کر لیا تھا۔

"دو گھنٹے بعد پارٹی ہے تب تک سب لوگ تیاری کر لیں پھر ملتے ہیں پارٹی میں۔۔۔۔!؛"سٹاف ممبرز سٹوڈنٹس سے کہتے اپنے رومز میں چلے گئے جبکہ ضامن کو آپنے دوست سے بات کرنی تھی تو وہ نیچے چلا آیا تھا۔

وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ ابرش بھی اس کے پیچھے ہی نیچے چلی آئی تھی وہ تو فون پہ بات کرتے کرتے ضامن کی نظر اچانک سے ابرش پہ پڑی تھی جو سینے پہ بازو باندھے فرصت سے ضامن کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ضامن نے ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیا تھا یہ لڑکی کیوں اس کو تنگ کر کے خوش ہوتی تھی۔

"کیا کر رہی ہیں آپ یہاں؟" وہ فون بند کرتے ابرش کی طرف بڑھا تھا جو دیوار سے ٹیک لگائے ریلکس کھڑی تھی جبکہ ضامن کو اپنی طرف آتے دیکھ کر اس کے ہونٹوں پہ بہم سی مسکراہٹ آئی تھی جسے وہ چھپا گئی کیونکہ اگر ضامن اس کو ہنستے دیکھ لیتا تو اس کی کلاس پکی تھی۔

"جو آپ کر رہے تھے سر جی۔۔۔" وہ زرا سا ضامن کی طرف جھکی تھی اس کے وجود سے اٹھتی مہک ضامن نے آنکھیں میچی تھیں۔۔

"شٹ اپ مس ملک۔۔۔۔" ضامن کے ماتھے پہ بل پڑے تھے جن کو دیکھتے ابرش کو احساس ہوا تھا کہ وہ خاصے غصے میں تھا۔۔۔ اور ابرش کو یہاں دیکھ کر اس کو شدید تاؤ بھی آیا ہوا تھا۔۔۔

ابرش کا موڈ اب ٹھیک تھا ورنہ ضامن اور اس کے درمیان ہوئی تلخ کلامی کے بعد وہ خاصی اپ سٹ تھی پر عائشہ کے ساتھ باتیں کرتے اس کا موڈ ٹھیک ہو گیا تھا۔

"سر آپ کو میرے ساتھ باتیں کرتے بس یہ چند جملے ہی یاد رہتے ہیں کیا۔۔۔؟" وہ ضامن کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اس کے قریب ہوئی تھی۔

یہاں نے آس پاس دیکھا کوئی بھی ان کی طرف متوجہ نہیں تھا نیٹ ورک ایشو کی وجہ سے وہ یہاں سائیڈ پہ آیا تھا بات کرنے کے لیے اور اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ ابرش اس کے پیچھے چلی آئے گی یہاں اس سے بات کرنے وہ بات کرنے کہاں آتی تھی وہ تو بس اس کی مخبری کے لیے آتی تھی۔

اتنے دنوں میں ضامن کو ابرش کی نیچر کے بارے میں اچھے سے معلوم ہو گیا تھا وہ خاصی پوزسیو تھی اسے کسی کے ساتھ بات کرتے بھی نہیں دیکھ سکتی تھی لیکن ضامن کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا ابرش کے لیے وہ جو بھی ہو لیکن ابرش اس کے لیے اہم نہیں تھی اور یہ سچ بھلے تلخ تھا لیکِن حقیقت یہی تھی کہ اس نے اپنی زندگی میں کسی سے اتنی نفرت نہیں کی تھی جتنی وہ ابرش ملک سے کرتا تھا۔

"آپ اپنی حرکتیں دیکھ لیں جس طرح کی حرکتیں کرتی ہیں آپ میرے ہونٹوں سے یہ لفظ ہی نکل سکتے ہیں آپ کے لیے۔۔۔!؛" وہ سرد مہری سے گویا ہوا۔

"ان ہونٹوں سے نکل تو اور بھی بہت کچھ سکتا ہے ویسے ان کا لمس۔۔۔" ابرش کے ہونٹوں پہ ضامن نے اپنا بھاری ہاتھ رکھا تھا کتنی بے

باک لڑکی تھی کیسے کھلے عام وہ اتنی بے باک باتیں کر رہی تھی ضامن کے چہرے پہ پھیلی سنجیدگی کی جگہ غصے نے لے لی تھی وہ ابرش کو چھوڑتا وہاں سے باہر نکلتا کہ ابرش نے اس کا ہاتھ تھاما ضامن نے پلٹتے ابرش ملک کو دیکھا تھا جو اس کی کلائی تھامے اس کے قریب آئی تھی۔۔۔۔

ضامن آنکھوں میں حیرت لیے اسے دیکھ رہا تھا ابرش یوں کھلے عام اس کی کلائی تھامے گی وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا لیکن اگلے ہی پل اس کو ہنسی آئی جو لڑکی ہال میں اس کی عزت اچھال سکتی تھی وہ اس کی کلائی کیوں نہیں تھام سکتی تھی اسے اس لڑکی سے کسی بھی اچھائی کی امید نہیں تھی۔

•••••

"?...Miss Malik, are you in your senses"

"مس ملک آپ اپنے حواسوں میں ہیں۔۔۔"ابرش کی حرکتوں پہ تلملاتے وہ پوچھ بیٹھا تھا ابرش مسکرائی تھی اور اس کی یہ مسکراہٹ ضامن عباس کے غصے کو مزید ہوا دے گئی تھی۔

Sir, I have to go shopping and buy a dress. I don't "
have any fancy dress for the party. Can you come
"?with me

"سر مجھے شاپنگ کرنے جانا ہے ڈریس خریدنا ہے پارٹی کے لئے میرے پاس کوئی فینسی ڈریس نہیں ہے آپ میرے ساتھ۔۔۔۔"

So this is not my problem, you don't have a dress, "
so what can I do? You solve your own
"!...problem

"تو یہ میرا مسلہ نہیں ہے آپ کے پاس ڈریس نہیں ہے تو میں کیا کروں آپ آپنا مسلہ خود حل کریں۔۔۔!؛" وہ جھنجھنایا اسے ابرش کے ساتھ اب کم سے کم کئیں نہیں جانا تھا پہلے ہی وہ مشکل سے واپس آئے تھے اب مزید وہ ابرش کے ساتھ جانے کا رسک نہیں لینے والا تھا کسی بھی حال میں نہیں۔

"آپ میرے۔۔۔"

".Don't forget that we are teacher students here"

"مت بھولیں کہ یہاں ہم ٹیچر سٹوڈنٹ ہیں۔۔۔" ضامن نے اس کا جملہ مکمل نہیں ہونے دیا ابرش تلملاتے لب بھینچ گئی تھی ضامن اس کو جان بوجھ کر پریشان کرتا تھا لیکِن یہ تو وہ بھی سوچ چکی تھی کہ وہ ضامن کے ساتھ ہی جائے گی۔

So what happened? Why can't you go with me? "

We'll be going back in the evening anyway. Can't

"...we go shopping together one last time

"تو کیا ہوا آپ میرے ساتھ کیوں نہیں جا سکتے ہیں ویسے بھی ہم شام کو تو واپس چلے ہی جائیں گے کیا یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ ہم ایک آخری بار شاپنگ کر لیں ساتھ۔۔۔" ابرش ضامن کی سیاہ آنکھوں میں دیکھ رہی تھی یہاں خود کے لیے سوائے نفرت کے کوئی جذبہ نہیں تھا۔

Miss Malik, you didn't bring any dresses with "

you. You have to go shopping. I can't go with you.

"...Sorry

"مس ملک آپ اپنے ساتھ ڈریسز نہیں لیکر آئی تھیں جو آپ کو شاپنگ کرنی ہے میں نہیں جاسکتا ہوں آپ کے ساتھ سوری۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا۔

"...Sir, if you can't go, I'll go"

"سر آپ نہیں جاسکتے ہیں تو میں خوُد چلی۔۔۔"

"...You can't go alone"

"آپ اکیلی نہیں جاسکتی ہیں۔۔۔"ضامن کو قیوم ملک کی بات یاد تھی وہ کہہ رہے تھے کہ ابرش کو اکیلا نہیں چھوڑنا ہے وہ اگر شاپنگ کرنے چلی جاتی تو۔

"تو آپ چلیں میرے ساتھ۔۔۔"ابرش تو چاہتی ہی یہ تھی ضامن اس کے ساتھ جائے جھٹ سے بول دیا ضامن تو ویسے ابرش کے ساتھ کبھی نہیں جاتا لیکن ابرش کو اکیلے بھیجتے وہ ہچکیاں رہا تھا تبھی اس کے ساتھ جانے کے

لیے راضی ہو گیا تھا جبکہ ابرش تو ضامن کو ساتھ آتے دیکھ کر خوش ہو گئی تھی ضامن اس کے ساتھ جا رہا تھا سوچتے ہی اس کے دل میں میٹھی سی گدگدی ہوئی تھی۔

.....

عائلہ اور یرمان واپس آ گئے تھے عائلہ نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا تھا لیکِن اتنی ساری میڈیسن دیکھتے اسے کچھ ہو رہا تھا وہ میڈیسن کے معاملے میں خاصی موڈی تھی ضامن اکثر اسے چاکلیٹ کا لالچ دیتا تو پھر کہیں جا کر وہ میڈیسن لیتی تھی گاڑی اپارٹمنٹ کے پارکنگ ایریا میں رکی عائلہ تیزی سے گاڑی کا دروازہ کھولتے باہر نکلی تھی۔

یرمان ملک اس کی تیزی دیکھتا محض اس کی پیٹھ کو گھور سکا تھا اور خود بھی اس کے پیچھے ہی چلا آیا اندر۔

عائلہ دروازہ کھول کر اندر آئی تو سامنے مایا کو بیٹھے دیکھ کر اس کی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیلی تھیں مایا یہاں کیا کر رہی تھی کیا اسے ضامن نے بلایا تھا وہ یقین نہیں کر پائی تھی ہاں سامنے بیٹھی لڑکی اس کے شوہر کی گرل فرینڈ تھی وہ کیوں نہیں بلا سکتا تھا اسے بھلا۔

یرمان جو آپنے دھیان میں تھا سامنے دیکھتے اس کو بھی جھٹکا لگا تھا اس نے کہاں سوچا تھا مایا استنبول آئے گی دوسری طرف مایا جو پچھلے دو گھنٹوں سے یرمان کا انتظار کر رہی تھی اب اسے سامنے دیکھتے وہ اٹھتے یرمان کے گلے لگ لگی تھی یرمان تو اس سچویشن میں سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ کیسے ری ایکٹ کرے مایا کا یہاں آنا اس کے لیے حیران کن تھا۔

"...Maya, are you here"

"مایا تم یہاں۔۔۔" یرمان بات تو مایا سے کر رہا تھا لیکِن اس کی نظریں عائلہ پہ تھیں جو کتنی دیر سے مایا کو دیکھ رہی تھی اس نے ایک بار بھی پلکیں نہیں جھپکائی تھیں وہ یقین نہیں کر رہی تھی وہ کچھ بولے بغیر آندر کمرے میں چلی گئی تھی نجانے کیوں اس کو برا لگ رہا تھا وہ سہن نہیں کر پا رہی تھی یرمان مایا کے قریب تھا عائلہ کے دل میں یرمان کے لیے کوئی جذبات نہیں تھے وہ یرمان کو ناپسند کرتی تھی یہ سچ تھا۔

پر اس لمحے یرمان ملک کو مایا کے قریب دیکھتے اس کو اپنے حلق میں کانٹے سے چبھتے محسوس ہوئے بے ساختہ دل میں درد سا اٹھا تھا وہ جب جب ٹینشن لیتی تھی آیسے ہی طعیبت خراب ہوتی تھی اس کی۔۔۔

وہ اپنی گردن سہلا رہی تھی یرمان ملک وہ انسان تھا جس کی وجہ سے ضامن کی ناراضگی سہن کر رہی تھی اور اب یہ لڑکی یہاں آگئی تھی۔

ظاہر سی بات تھی کہ یرمان نے اس کو بلایا تھا ورنہ کوئی لڑکی اکیلی کیسے آسکتی تھی اتنی دور۔

وہ بیڈ پہ بیٹھی تھی لیکن دھیان بار بار باہر کی طرف جارہا تھا اس نے کچھ دیر تو خود پہ ضبط کیا لیکن کب تک کرتی مذید نہیں کر سکی تھی اوٹھ اٹھتے دروازے کے قریب آئی یہاں سامنے کا منظر ابھی تک بدلا نہیں تھا۔

مایا ابھی تک یرمان ملک کے گلے لگی ہوئی تھی عائلہ نے اپنے رخساروں کو رگڑا اوٹھ پیچھے ہٹ گئی تھی مزید نہیں دیکھ سکی تھی۔

"مایا یہ سب کیا ہے؟ تم یہاں۔۔۔؟" یرمان نے مایا کو خود سے الگ کرنا چاہا لیکن وہ مزید اس کے قریب ہو گئی تھی یرمان ملک لب بھینچ گیا تھا مایا کی یہاں آمد اس کے لئے حیران کن تھی وہ یہاں آئے گی یہ تو یرمان ملک نے سوچا ہی نہیں تھا۔

"تمھیں خوشی نہیں ہوئی یرمان۔۔۔؟"مایا جو جلی بھنی ہوئی تھی یرمان اور عائلہ کو ساتھ دیکھ کر وہ اپنے لہجے کی کڑواہٹ پہ کنٹرول نہیں کر سکی تھی۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو۔۔۔؟"یرمان اس کے سوال کو نظر انداز کرتا اپنا سوال داغ چکا تھا۔

"تمھارے لیے یرمان۔۔۔"وہ آگے ہوتے یرمان کی بیرڈ پہ ہونٹ رکھتی کہ یرمان نے اس کو خود سے الگ کیا تھا مایا کی آنکھوں میں حیرت سمٹ آئی تھی یرمان کیوں کر رہا تھا ایسے بیہو کیا وہ اس لڑکی کی وجہ سے ایسا کر رہا تھا۔

"میرے لیے انکل آنٹی کو پتہ ہے۔۔۔؟"مایا کی یہ حرکت یرمان ملک کو بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی وہ یوں آؤٹ آف کنٹری چلی آئی صرف یرمان کے لیے۔۔

Did you not like my coming or are you already ")
set with this girl, Yerman... Do you remember
what you said...? You are doing all this just for
Abrish and now you are being impressed by this
girl!; Where I came this far just for you and
looking at your style, it seems like you did not like
("!...me coming here at all

(" تمھیں اچھا نہیں لگا میرا آنا یا پھر تم اس لڑکی کے ساتھ سٹ ہو چکے ہو
یرمان۔۔۔ تم نے کیا کہا تھا یاد ہے تمھیں۔۔۔؟ تم صرف ابرش کے لیے کر
رہے ہو یہ سب اور اب تم اس لڑکی سے امپریس ہو رہے ہو!؛ جہاں میں
اتنی دور آئی صرف تُمھارے لیے اوٗر تمھارے انداز دیکھ کر لگ رہا ہے

جیسے تمھیں بالکل بھی اچھا نہیں لگا ہے کہ میں یہاں آئی ہوں۔۔۔۔!؟")وہ طنزیہ لہجے میں بولی مڈل کلاس لڑکیوں کے پاس بہت گیٹس ہوتے ہیں لڑکوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لیے مایا کسی صورت یرمان ملک کو کھو نہیں سکتی تھی۔

"This is none of your business, Maya Butt. You shouldn't have come here. I think you should go back..." That'll be fine

"یہ تمھارا مسلہ نہیں ہے مایا بٹ تمھیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا مجھے لگتا ہے تمھیں واپس چلے جانا چاہیے یہی ٹھیک رہے گا۔۔۔"یرمان کی نظریں بار بار روم کی طرف جا رہی تھیں وہ عائلہ کی وجہ سے پریشان تھا۔

"یرمان۔۔" وہ حیرانگی سے یرمان کے خوبصورت چہرے کو دیکھ رہی تھی جیسے یقین کرنا دوبھر ہو رہا تھا کہ یرمان نے اسے یہ سب کہا تھا وہ کیا سچ میں چاہتا تھا کہ مایا واپس چلی جائے۔

"کیا یرمان۔۔۔۔؟ مایا میں بہت تھکا ہوا ہوں آور یہاں میر اشیڈول بہت بیزی ہے تمھیں ٹھیک سے ٹائم نہیں دے سکوں گا تمھارا یہاں آنا بیکار ہے ۔۔" وہ اپنا کوٹ صوفے پہ رکھتا شرٹ کے اوپری بٹن کھولتے گہرا سانس بھر رہا تھا۔

"عائلہ کے ساتھ کہاں گئے تھے۔۔۔؟" وہ یرمان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی جبکہ اس کا یہ سوال کرتا لہجہ یرمان کا میٹر شارٹ کر رہا تھا کب برداشت کیا تھا یرمان نے کسی کا یہ رویہ۔

"یہ تمھارا problem نہیں ہے۔۔۔" وہ کوٹ اُٹھاتے روم میں چلا گیا جب کہ مایا محض اس کی پشت کو گھور رہی تھی وہ اسی کمرے میں گیا تھا یہاں تھوڑی دیر پہلے عائلہ داخل ہوئی تھی وہ عائلہ کے ساتھ یرمان ملک کو دیکھ نہیں سکتی تھی کچھ تو کرنا تھا اسے کچھ تو آیسا کرنا تھا جو عائلہ اور یرمان کے درمیان کے فاصلے بڑھ جائیں۔

یرمان عائلہ کے قریب ہو رہا تھا مزید دیر ہو جاتی اس سے پہلے اسے کچھ کرنا تھا۔

اس کا سیل فون بجا تو اس نے دیکھا عفت ملک کی کال تھی وہ حیران ہوئی عفت بیگم اسے کیوں کال کر رہی تھی اب۔

"جی آنٹی کیسی ہیں آپ؟" وہ زبردستی کی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے بولی اب جو بھی تھا اسے عفت ملک سے بنا کر رکھنی تھی کیونکہ عفت ملک اس کے لیے ضرور کچھ کر سکتی تھیں۔

"مایا بیٹا کہاں غائب ہو تم۔۔۔!؛" وہ ابرش کے لئے پریشان تھیں اب یرمان اور عائلہ کی ٹینشن الگ سے تھی وہ دونوں ان کے لیے زیادہ مشکلات پیدا کر رہے تھے وہ لڑکی عائلہ ان کو اپنے گھر سے باہر چاہیئے تھی کسی بھی حال میں

۔

"میں استنبول میں ہوں۔۔۔" وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے ریلکس سی بولی تھی۔

"تم کب گئی استنبول؟" وہ بے یقینی سے بولی تھیں۔۔

"میں یرمان کو اس لڑکی کے ساتھ اکیلا نہیں چھوڑ سکتی ہوں آنٹی ایسی لڑکیاں بہت چالاک ہوتی ہیں نجانے ابرش کو کیا نظر آیا اُس پروفیسر میں جو وہ اُس سے نکاحِ کر چکی ہے لیکن یرمان عائلہ کی طرف بڑھ رہا ہے ابھی میں آئی ہوں تو دونوں ساتھ باہر گئے ہوئے تھے۔۔۔۔میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتی ہوں۔۔۔"وہ دانت پیستے بولی۔

"عائلہ شکل سے کتنی سیدھی لگتی ہے مایا اب تم ہی کچھ کرو وہاں گئی ہو تو کچھ کر کے اس لڑکی کا قصہ ہی ختم کر دو۔۔۔"

"آنٹی یہ سب اتنا آسان نہیں ہے لیکن آگر آپ میرا ساتھ دیں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے آپ بس ویسا کیجیے گا جیسا میں آپ سے کہوں گی پھر دیکھیے گا یہ عائلہ یرمان کی زندگی میں نہیں رہے گی۔۔۔۔"مایا کے دل میں نجانے کیا چل رہا تھا۔

"میں تمھارے ساتھ ہوں مایا۔۔۔۔"وہ مایا کو پسند کرتی تھیں تو اس کا ساتھ تو لازمی دینے والی تھیں۔

"پھر بے فکر ہو جائیں آپ آنٹی۔۔۔۔"وہ مذید عفت ملک سے چند باتیں کرتے فون سائیڈ پہ رکھتے عائلہ کو ٹھکانے لگانے کا سوچ لگی تھی۔

.....

یرمان ملک کمرے میں داخل ہؤا تو نظریں بیڈ کی طرف اٹھی تھیں وہ بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹی رو رہی تھی کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز وہ سن چکی تھی

لیکِن اس نے کوئی رسپانس نہیں دیا وہ خاموش رہی اؤر اس کی یہ خاموشی یرمان ملک کو حیرت میں ڈال رہی تھی وہ آگے بڑھا اؤر عائلہ کے کمرے گیا اس کا ایسے اچانک رونا یرمان ملک کو پریشان کر گیا تھا۔۔۔۔۔

کیااس کو درد تھاجو وہ رو رہی تھی ڈاکٹر نے بتایا تھااس کی بیماری کی نوعیت کچھ اس طرح کی ہی تھی اسے کبھی بھی درد ہو سکتا تھا۔

"?Ayla...are you okay"

"عائلہ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟"یرمان اس کے قریب بیٹھتے اس کی طرف جھکا تھا جس کے گیسوں بال اس کے چہرے پہ بکھرے ہوئے تھے وہ سسک رہی تھی۔

اس کا نازک وجود ہولے ہولے ہچکولے لے رہا تھا بار بار نگاہوں کے سامنے وہ منظر آرہا تھاجب یرمان نے مایا کو گلے لگایا ہوا تھا۔۔

عائلہ بیوی تھی یرمان ملک کی وہ اس وقت خالصتا بیوی بن کر سوچ رہی تھی اُسے برا لگ رہا تھا لیکن کیوں وجہ وہ خوُد بھی نہیں جانتی تھی۔

"----Ayla"

اسے خاموش دیکھتے یرمان نے دوبارہ اسے پکارا اور اب کی بار اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا لیکن عائلہ نے اس کا ہاتھ خود سے دور جھٹک دیا تھا اور اس کا خود سے دور جھٹکنا یرمان ملک کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا۔

وہ اسے خود سے دور جھٹکے یہ یرمان ملک کو کہاں گوارہ تھا۔۔

"مسز ملک۔۔۔"اس کی کلائی تھامے اسے جھٹکے سے اوپر اٹھاتے یرمان ملک نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا وہ سہمی تھی گہری سیاہ آنکھیں اس وقت پانیوں سے بھری ہوئی تھیں آنسوؤں کے نشان اس کے رخساروں پہ بھی تھے۔

وہ رو رہی تھی کیوں وجہ ہی تو جانتی تھی یرمان ملک کو لیکن وہ بتاتی تب وہ تو اسے خوُد سے دور جھٹک رہی تھی یہی بات یرمان ملک کو پسند نہیں تھی عائلہ کے لیے وہ دھیرے دھیرے پوزسیو ہو رہا تھا لیکن اسے اندازہ نہیں تھا۔

"جائیں۔۔۔۔" سسکتے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے واپس بھیجنا چاہا جس کے پاس پہلے تھا وہیں جاتا اب بھی کیوں آیا تھا اس کے پیچھے۔۔

"عائلہ درد ہو رہا ہے تمھیں۔۔۔؟" اس کے رخساروں پہ بہتے آنسو اپنے انگوٹھے سے صاف کیے تو عائلہ نے چہرہ پھیرنا چاہا لیکن یرمان ملک نے اس کے چہرے کو سختی سے اُسے خوُد کے قریب کیا تھا۔

"نہیں ہو رہا۔۔۔" بمشکل بول سکی تھی ورنہ دل کر رہا تھا کسی کونے میں بیٹھ جائیں اوُر دل کھول کر روئے رونا اسے آ کیوں رہا تھا وہ خوُد بھی وجہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

"پھر روکیوں رہی ہو تم۔۔؟!" وہ جھجھناتے پوچھ رہا تھا عائلہ نے الگ ہونا چاہا لیکن یرمان ملک نے اس کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہونے دی تھی اور اس کا چہرہ اپنے قریب کرتے اس کے ہونٹوں پہ اپنے ہونٹ رکھ دیئے تھے عائلہ اس کے ہونٹوں کی گرفت میں قید اپنے ہونٹوں کو دیکھتے مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔

وہ اس کے ہونٹوں پہ جھکے اس کی سانسوں چند ہی لمحوں میں انتھل کر گیا تھا اس کی گرفت عائلہ کے ہونٹوں پہ ہر گزرتے لمحے سخت ہو رہی تھی وہ پوری شدت سے عائلہ کے ہونٹوں کو جکڑے اپنی تشنگی مٹا رہا تھا عائلہ اس کے حصار میں جھکی مزاحمت بھی نہیں کر پا رہی تھی جبکہ یرمان کے لمس میں سختی بڑھتی جا رہی تھی وہ جیسے بھول گیا تھا کہ اسے عائلہ کے ہونٹوں کو آزاد بھی کرنا ہے۔

عائلہ کی کلائیوں کو اپنی گرفت میں دبوچے وہ سب بھولتا اس کے نرم گرم لمس میں بہک رہا تھا۔

وہ تو عائلہ کو کبھی نہیں چھوڑتا اگر اس کا وجود ڈھیلا نہیں پڑ جاتا وہ اپنے حواس کھو رہی تھی۔

یرمان جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا لیکِن عائلہ کو ہوش و حواس سے بیگانہ دیکھتے اس نے اپنے ہونٹ بھینچ لیے عائلہ کی طعیبت پہلے ہی ٹھیک نہیں تھی مزید اس کی شدت وہ سہ نہیں سکی تھی۔

یرمان ملک نے دل ہی دل میں خود کو کوسا کیا ضرورت تھی اس کی سانسوں کو قید کرنے کی۔

ایک تو اس کی بیوی تھی ہی کچھ زیادہ نازک مزاج ذرا سی سختی برداشت نہیں کر پاتی تھی صرف لبوں کے لمس سے یہ حال ہو گیا تھا جب یرمان اس کے اوڑ اپنے درمیان کے سارے فاصلے مٹاتے اس کے اوڑ خود کے رشتے کو مکمل کرنے کی کوشش کرتا تو پھر کیا کرتی وہ۔

یرمان نے اس کے رخساروں کو تھپکتے اس کی نبض چیک کی جو دھیمی دھیمی چل رہی تھی۔

یرمان ایک بار پھر سے اس پہ جھکتے اس کے ہونٹوں پہ اپنے ہونٹ رکھتے اسے اپنی سانسیں دینے لگا عائلہ تقریباً پانچ منٹس بعد ہوش میں آئی تھی لیکن سامنے کا منظر بدلا تو نہیں تھا مقابل ابھی تک اس کی سانسوں کو قید کیے ہوئے تھا وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے خود سے الگ کرنے لگی لیکِن

یرمان نے اس کے نچلے ہونٹ کو اپنے لبوں میں لیتے سک کیا تو ایک آہ عائلہ کے ہونٹوں سے نکلی تھی۔

"ٹھیک ہو تم۔۔۔؟" اس کے بالوں کو سنوارتے یرمان نے نرمی سے پوچھا اس کا یہ نرم انداز بھی وہ سہن نہیں کر پائی تھی کب دیکھی تھی اس نے یرمان ملک کے لہجے میں یہ نرمی۔

"ہمممم۔۔۔۔" وہ محض یہی کہہ سکی اور کچھ کہنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی اس کی آنکھیں ایک بار پھر سے برسنے کو تیار تھیں وہ منظر چاہا کر بھی نہیں بھول پا رہی تھی مایا اور یرمان کی قربت کا اس نے پہلے بھی تو دیکھا تھا یونیورسٹی میں بھی ان دونوں کو ایک دوسرے کے اتنے قریب۔

تب اس کو بس عجیب سا محسوس ہوا تھا لیکِن آج تو اس کے آندر جیسے لاوا سا ابل رہا تھا وہ یرمان ملک سے بات نہیں کر سکتی تھی اس بارے میں اسے خود تک ہی رکھنی تھی یہ بات۔

"چلو چینج کر لو کافی ٹائم ہو گیا ہے ڈنر کرتے ہیں پھر تمھیں میڈیسن بھی لینی ہے۔۔۔" یرمان اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے شرٹ دور پھینک چکا تھا۔

عائلہ نے تیزی سے آنکھیں میچ لی تھیں یہ بندہ کچھ زیادہ ہی بے باک تھا اس بات کا اندازہ تو اسے ہو ہی گیا تھا آ کیسے اس کے سامنے وہ بلا جھجک اپنی شرٹ ریمو کر گیا۔

عائلہ کے چہرے پہ پھیلے رنگ دیکھتے وہ عائلہ کے چہرے سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا عائلہ اتنی شائے نیچر کی تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی بیوی اتنی شائے نیچر کی ہو گی۔

یرمان اور عائلہ میں ایج ڈفرنس بھی بہت زیادہ تھا یرمان کے سامنے عائلہ بچی ہی لگتی تھی ایک تو عائلہ کی ہائٹ کم تھی اور ایج میں بھی وہ یرمان ملک سے بہت چھوٹی تھی۔

"آپ نہیں۔۔۔۔" اسے لگا تھا کہ یرمان ملک باتھ روم چلا جائے گا لیکن اس کو ایک بار پھر سے خود کی طرف جھکتے دیکھ کر عائلہ پیچھے بیڈ کروان سے جا لگی تھی جبکہ یرمان ملک نے اس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھتے اسے اپنے حصارِ میں لے لیا یرمان ملک کی گرم سانسوں سے عائلہ کو اپنا چہرہ جھلستا محسوس ہوا تھا وہ اس کی اس قدر نزدیکی پہ سانس روک گئی تھی نظریں اس کے کشادہ وجود اس کے سسکس پیک ابیس پہ تھیں بلاشبہ وہ بہت خوبصورت تھا کسی بھی لڑکی کا آئیڈیا۔۔

"بیوی ہو میری عائلہ یرمان ملک۔۔۔۔" اس کی ٹھوڑی اپنی انگلی کی مدد سے اوپر اٹھاتے وہ اس کی گہری سیاہ آنکھوں میں دیکھ رہا تھا یہاں جمع ہوتی نمی یرمان ملک سے مخفی نہیں رہی تھی۔

"دور ہوں۔۔۔۔" عائلہ کی گھبرائی سی آواز یرمان ملک کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی جبکہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے یرمان نے آگے ہوتے عائلہ کی گردن پہ نرمی سے اپنے ہونٹ رکھ دیئے تھے یرمان ملک کی اس حرکت پہ عائلہ کرنٹ کھاتے پیچھے ہوئی لیکن مقابل کے ہونٹ جابجا اپنے لمس سے میر لگاتے اس کی بے داغ گردن کو جامنی کر رہے تھے۔

"چینج کرو ورنہ۔۔۔!؛" وہ زو معنی لہجے میں کہتے خود کے امنڈ آتے جذبات کو بمشکل سلاتے پیچھے ہوا تھا۔۔۔ تھا تو یہ بہت مشکل اس کے لیے لیکن وہ جانتا تھا عائلہ کی طعیبت ٹھیک نہیں تھی مزید وہ اُس کو تنگ کرتا تو یہ لڑکی

مزید ٹینشن لیتی اور ڈاکٹر نے عائلہ کو ہر طرح کی ٹینشن سے دور رکھنے کا کہا تھا۔

"جا رہی۔۔۔" عائلہ تو یرمان ملک کو دھکا دیتی تیزی سے بیڈ سے اترتے ڈریسنگ روم میں جا بند ہوئی جبکہ اسی چکر میں اس کا دوپٹہ بیڈ پہ ہی گر گیا تھا جسے یرمان نے اُٹھاتے سائیڈ پہ رکھا تھا۔

خود شاور لینے باتھ روم چلا گیا واپس آیا تو عائلہ ابھی تک ڈریسنگ روم سے نہیں نکلی تھی وہ پریشان ہوتے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا اس وقت اس کے کسرتی وجود پہ صرف ٹاول تھا وہ کپڑے باتھ روم لے جانا بھول گیا تھا۔

ڈریسنگ روم کا ڈور نوک نہیں تھا وہ آندر آیا تو عائلہ اسے دیکھتے دیوار میں جا سمائی تھی اسے کیسے بتاتی اسے کیا مسلہ تھا۔

"عائلہ۔۔۔" عائلہ کے ہوائیاں اڑے چہرے کو دیکھتے یرمان کو سمجھ آ گئی تھی کہ عائلہ کو کوئی مسئلہ ہے لیکِن کیا وہ بتاتی بھی تو کچھ نہیں تھی۔

"پلیز۔۔۔ جائیں۔۔۔" اس کا ایک ہاتھ پیچھے تھا شاید اس نے شرٹ کو گرنے سے تھام رکھا تھا۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔!؛" وہ اس کی بات نظر انداز آگے بڑھا تھا عائلہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"عائلہ۔۔۔" یرمان ملک نے دانت پیستے اس کو بازو سے تھامے اس کا رخ دوسری طرف کیا اس کی پشتھ کو دیکھتے یرمان کو مسلے کی نوعیت کا اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

"تم یہاں اس مسلئے سے الجھ رہی تھی۔۔۔؟" وہ تاسف سے سر ہلاتے جیسے اس کو افسوس بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا عائلہ نے آنکھیں بند کر لی تھیں جبکہ اس کا لمس اسے اپنی پشت پہ محسوس ہوا تھا۔

"یہ بند۔۔۔" وہ جانتی تھی اب یرمان میڈ کو کسی قیمت پہ نہیں بلائے تھا اس کے بلاؤز کا ہک نہیں لگ رہا تھا کب سے وہ الجھ رہی تھی لیکن ناکام رہی اس نے تو سوچا تھا کہ وہ کسی میڈ سے کروالے گی لیکن اچھے سے جانتی تھی کہ یرمان ملک کو یہ پسند نہیں آئے گا کہ عائلہ کے قریب کوئی میڈ آئے۔

"تو مُجھے آواز دے دیتی۔۔۔۔" یرمان ملک نے عائلہ کی شدت نیچے کرتے اس کے بلاؤز کو سٹ کیا تھا اس کے وجود کی نرماہٹیں مقابل کو پل بھر کے لیے جیسے بے خود کر گئی تھی یرمان کے ہاتھ بے ساختہ عائلہ کے پیٹ پہ آتے بیلی بٹن پہ سرسرا رہے تھے۔

"سسس۔۔۔۔" عائلہ کو اندازہ تھا کہ آیسا ہی کچھ ہو گا تبھی تو وہ یرمان سے ہیلپ نہیں لے رہی تھی۔۔۔

"نہیں کریں۔۔۔" یرمان نے اپنی انگلی عائلہ کے بیلی بٹن پہ گھمائی تو وہ سسکتے اس کے ہاتھ کو تھامنے لگی وہ بے خود ہو رہا تھا عائلہ کے وجود سے اٹھتی مہک اس پل اس کے حواسوں پہ چھا رہی تھی وہ بھول چکا تھا کہ اسے عائلہ کو باہر لے کر جانا تھا۔

"کیوں اتنی خوبصورت۔۔۔" یہ لفظ یرمان ملک نے بس دل ہی دل میں بولے تھے اس کی گردن سے نیچے گہرائیوں پہ جھکتے اپنے سلگتا لمس چھوڑ رہا تھا عائلہ کے لیے اس پل اپنے پاؤں پہ کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا۔

یرمان ملک کے ہاتھ اس کی بیوٹی بون پہ تھے اس نے نرمی سے اپنے ہاتھ عائلہ کی دھڑکنوں پہ سہلائے تھے اور پھر اس کی گردن پہ جھکتے اس کی شہ

رگ پہ ہونٹ رکھ دیئے عائلہ کے کپکپاتے سراپے کو دیکھ بمشکل اس نے اپنے امنڈتے جذبات کو تھپکی دے کر سلایا تھا ورنہ دل تھا کہ ہمک ہمک کر مقابل کی قربت کی خواہش کر رہا تھا۔

اس کے بلاؤز کا ہک بند کرتے شرٹ کی بیک پہ لگی زپ بھی بند کی تو دیوار سے پشت ٹکائے گہرے گہرے سانس بھرنے لگی تھی۔

یرمان غور سے عائلہ کو دیکھ رہا تھا وہ جب جب عائلہ کے قریب جاتا وہ ایسے ہی پینک ہو جاتی تھی مایا کے ساتھ یرمان کے اس سے بھی زیادہ رومانٹک مومنٹس گزر چکے تھے وہ تو کبھی بلش نہیں کرتی اس کے لمس پہ عائلہ کے ساتھ تو رشتہ بھی ایسا تھا کہ عائلہ اس کی بیوی تھی پھر بھی وہ ایسے پینک ہو جاتی تھی یرمان کے قریب آنے پہ جیسے ابھی گر کر بے ہوش ہو جائے گی۔

"میں چلتی۔۔۔۔"

عائلہ کی اچانک سے نظر پڑی تھی یرمان ملک پہ اور اس کا حلیہ دیکھتے وہ سرخ ہوئی تھی مقابل اپنے عنابی ہونٹوں کو دانتوں تلے دبائے عائلہ کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

"تو یہیں کھڑی رہو۔۔۔!؛" وہ سختی سے وران کرتا ورڈواب سے اپنے لیے ڈریس نکالنے لگا عائلہ دروازے کی طرف بڑھتی کہ یرمان نے ہاتھ میں پکڑا ڈریس سائیڈ پہ رکھتے عائلہ کی کلائی تھامی تھی۔۔۔

"وہ۔۔۔ آپ۔۔۔۔نے۔۔۔۔ چینج۔۔۔۔۔!؛" اپنے خشک ہونٹوں پہ زبان پھیرتے اس نے انہیں تر کرنا چاہا جبکہ اس کی یہ حرکت مقابل کے حلق میں کاٹ سے اٹک گئے تھے۔

ان لبوں کا نشہ لگ چکا تھا یرمان ملک کو وہ ایڈکٹ ہوتا جا رہا تھا ان کا۔

"سوواٹ۔۔۔۔؟" وہ کندھے آچکاتے پوچھنے لگا جبکہ عائلہ کی آنکھیں پھیلی تھیں یہ سوچتے کہ وہ کیا اسے باہر نہیں جانے دے گا۔

"پر۔۔۔"

"ہم ہسبنڈ وایف ہیں۔۔۔ بار بار یہ احساس کیوں دلانا پڑتا ہے مجھے عائلہ۔۔۔؟ کیوں بھول جاتی تم۔۔۔۔؟" وہ اس کو ایک جھٹکے سے اپنے قریب کرتا بولا تو عائلہ نے نظریں جھکالی تھیں۔

محبت کی کہانی میں

بڑی مشہور ہیں یہ آنکھیں

تمھیں لکھتی ہیں

جو یہ شاعر آنکھیں

بس سے ہمارے ہیں

یہ باہر آنکھیں

افففف عائلہ کی گہری سیاہ آنکھیں وہ ان میں ڈوبے کو بے قرار تھا یرمان کا دل خود بخود ہی عائلہ کی طرف کھینچا چلا جا رہا تھا وہ چاہا کر بھی خود کو روک نہیں پا رہا تھا۔

مایا کا یہاں ان اس کو بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا شائد وہ ایسے اپنے اور عائلہ کے درمیان تھرڈ پرسن کو نہیں چاہتا تھا اس کا ارادہ تو یہاں 1 منتھ رہنے کا تھا لیکِن عائلہ کی سٹڈی پہ اثر پڑتا اس بات کا اس لیے وہ لوگ جلدی واپس جانے والے تھے۔

یرمان ملک کو ہرگز امید نہیں تھی کہ مایا اس کے پیچھے یہاں چلی آئے گی۔

"پتہ۔۔ہے۔۔۔۔"عائلہ کے کپکپاتے ہونٹوں سے یہ لفظ سرسراتے نکلے تو مقابل بہم سا مسکرایا تھا۔

"تو پھر یہ بھی جانتی ہو گی کہ ہسبنڈ وائف میں کوئی پردہ نہیں ہوتا۔۔۔اتنی بھی چھوٹی نہیں ہو کہ ان باتوں سے انجان ہو۔۔۔"وہ اس کے رخساروں کو اپنی انگلیوں سے سہلاتے گھمبیر لہجے میں گویا ہوا تو عائلہ نے سر ہلایا۔۔

"اگر میں تم سے اپنے حق لینے پہ آجاؤں تو۔۔۔؟"سوالیہ سا انداز تھا عائلہ نے جھٹکے سے سر اٹھاتے اسے دیکھا اسے لگا جیسے وہ مزاق کر رہا ہو لیکن وہ مذاقِ نہیں کر رہا تھا وہ سنجیدہ تھا ڈھونڈنے سے بھی عائلہ کو اس کو ایسا کچھ نہیں ملا جس سے اسے آیسا لگا ہو کہ وہ مذاق کر رہا ہے۔۔

"جی۔۔۔"

"ہاں جی بے بی تیار کر لو خود کو۔۔۔ آج کی رات۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑتے دیکھ رہا تھا وہ لڑکھڑائی تھی۔۔۔۔۔۔

"پر۔۔۔"

"شششش۔۔۔۔ آج کی رات میں کوئی ایکسکیوز نہیں چاہتا ڈنر کے بعد جب میں روم میں آؤں تو تم مجھے تیار ملو عائلہ۔۔۔۔" وہ سنجیدگی سے کہتے آپنا ڈریس اُٹھاتے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

عائلہ کے لیے مزید وہاں رکنا مشکل ہوا تھا اس کی سانس اتنی تیز ہو رہی تھی کہ وہ بمشکل بھاگتے ڈریسنگ روم سے نکلی تھی۔

ایسالگ رہا تھا جیسے ابھی دل سینے کی دیوار توڑ کر باہر نکل آئے گا وہ اپنے دھڑکتے دل پہ ہاتھ رکھتے آئینے میں اپنا عکس دیکھنے لگی اس کی گردن اور چہرے پہ یرمان ملک کے لمس کے رنگ گہرے نظر آرہے تھے گردن پہ تو باقاعدہ نشان بن چکا تھا۔۔

وہ سسکی تھی یرمان کے اندازہ میں آج کچھ آیسا تھا جو عائلہ سہن نہیں کر پا رہی تھی وہ شوہر تھا اس کے وجود پہ حق رکھتا تھا پر عائلہ اس سب کے لیے خود کو تیار نہیں کر پا رہی تھی یرمان ملک کے لئے اس کے دل میں کوئی جذبہ نہیں تھا وہ کیسے اس انسان کو سہن کرتی۔

وہ اپنے بال سمٹتے مسلسل رات کے بارے میں سوچ رہی تھی نہیں وہ کمزور نہیں تھی اسے بچنا تھا کچھ کرنا تھا یرمان ملک کو وہ اپنے قریب نہیں آنے

دے سکتی تھی۔۔ابھی بہت ٹائم پڑا تھا وہ کچھ نہ کچھ کر ہی لیتی۔۔ایک پل کے لیے اس کو کچھ تسلی ہوئی مایا تھی جہاں اگر وہ دونوں اکیلے ہوتے تو پھر۔

تھوڑی دیر پہلے جو وہ مایا اوریرمان کو ساتھ دیکھ کر رو رہی تھی اب عائلہ مایا کی موجودگی سے تھوڑی بہت ریلیکس ہوئی تھی۔

ہاں مایا اوریرمان ایک دوسرے میں مصروف ہو جاتے تو عائلہ کو وقت مل جانا تھا ایسے میں روم میں آنے کا وہ دانت چباتے کچھ دیر تو ڈریسنگ روم کے ڈور کی طرف دیکھتی رہی کتنا بے باک تھا۔

کیسے ٹاول میں اس کے سامنے آگیا وہ لمحات سوچتے عائلہ کے رخسار دہکنے لگے تھے وہ اپنا دوپٹہ گلے میں ڈالتے کمرے سے باہر نکلی تھی۔

مایا اسے لاؤنج میں ہی مل گئی تھی وہ شاید تب سے یہیں بیٹھی تھی۔

عائلہ نے اسے اگنور کیا صبحِ ناشتہ بھی عائلہ نے نہیں کیا تھا اب اس کو بھول لگ رہی تھی پیٹے میں چوہوں کا راج تھا اور وہ کچن میں چلی آئی میڈ ڈنر سٹ کر چکی تھی عائلہ کی بھوک چمکی تھی۔

وہ ڈائننگ ہال میں چلی آئی یہاں مایا پہلے سے ہی موجود تھی اور کافی خونخوار نظروں سے عائلہ کو گھور رہی تھی۔

"تمھیں اتنی تمیز تو نہیں ہے کہ مہمان کو کمپنی دینی ہوتی ہے۔۔۔"مایا نے فل کی بھڑاس نکالی تھی عائلہ سے چیئر پہ بیٹھ گئی اس کی سوچیں تو یرمان ملک کی باتوں میں الجھی ہوئی تھیں وہ اسے رات کے لیے تیار ہونے کا کہہ رہا تھا لیکِن عائلہ اس سے بچنے کی تدبیر سوچ رہی تھی۔

"تم بہری ہو۔۔۔؟" عائلہ کے جواب نہ دینے پہ وہ شدید غصے میں آئی تھی آخر یہ لڑکی خود کو سمجھتی کیا تھی یرمان ملک کی بیوی بن کر اس میں کچھ زیادہ ہی اٹیٹیوڈ آ گیا تھا۔

"آپ نے مجھ سے کچھ کہا۔۔۔؟" عائلہ ٹیبل پہ انگلی سے نقش و نگار بنا رہی تھی۔

"یو جاہل لڑکی۔۔۔" مایا پاؤں پٹخ کر رہ گئی تھی یہ لڑکی اسے بہت جاہل گوار لگ رہی تھی۔

مایا کی نظریں عائلہ کی گردن پہ تھیں جہاں نشان تھے جو پہلے نہیں تھے یعنی جب وہ دونوں روم میں گئے تب یرمان عائلہ کے قریب ہوا یہ دیکھتے اس کا پورا وجود بارود کا گولا بنا تھا یرمان کو اس لڑکی کے اتنے نزدیک دیکھتے مایا کے لیے آپنا غصہ ضبط کرنا مشکل ہوا تھا۔

"لگتا ہے تم نے یرمان کو پوری طرح سے اپنے اس حسن کے جال میں پھنسا لیا ہے ماننا پڑے گا تم مڈل کلاس لڑکیاں یہ کام بہت اچھے سے کرتی ہو۔۔۔۔" وہ اس کے قریب گئی تھی گردن سے آگے وہ دیکھ نہیں سکی تھی دل میں وبال اٹھے تھے۔

"کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔؟" عائلہ مایا کی باتوں پہ اہانت سے سرخ ہوئی تھی جلدی سے آپنا دوپٹہ ٹھیک کیا تھا لیکِن لبوں پہ بنے زخم کو وہ کیسے چھپاتی ان دونوں کے درمیان مذید کوئی بات ہوتی کہ یرمان چلا آیا مایا اور عائلہ کو دیکھتے اس نے ایک کٹیلی نگاہ مایا پہ ڈالی تھی۔۔۔

اوُر اپنی چیئر پہ بیٹھتے اس نے عائلہ کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنی طرف کھینچا تھا عائلہ اس کی گود میں گری تھی۔

مایا آنکھیں پھاڑے یہ منظر دیکھ رہی تھی آخر یرمان یہ سب کر کے اسے کیا جتانا چاہا رہا تھا جبکہ یرمان عائلہ کو اپنے گود میں بیٹھائے اپنے لیے کھانا نکالنے لگا تھا عائلہ سانس روکے اس کی کی کاروائی دیکھ رہی تھی۔

"یرمان۔۔۔" مایا کی نظریں ان دونوں سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں کیسے ہٹتی یرمان سے اسے اتنی بولڈنس کی توقع نہیں تھی جبکہ عائلہ کے لیے اس پل سانس لینا مشکل ہوا تھا کیسے یرمان اس کو آپنے قریب کیے سکون سے بیٹھا تھا جیسے اس کی گود میں کچھ ہو ہی نہ۔

"مایا تمھیں ڈنر کرنا ہے تو بیٹھ جاؤ نہیں کرنا ہے تو روم میں چلی جاؤ یہاں ایسے آنکھیں پھاڑ کر ہمیں دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولتے کھانا کھانے لگا عائلہ کی بھوک تو جیسے یرمان کے قریب آنے پہ ویسے

ہی اڑ گئی تھی کیا کھاتی وہ اسے مایا کے سامنے اتنی سبکی محسوس ہو رہی تھی کیا سوچ رہی ہو وہ۔

"یرمان تم یہ رومانس روم میں بھی کر سکتے ہو یہاں تو تھوڑی پرائیویسی رہنے دو یار۔۔۔"وہ خود کو کمپوز کرتے چیئر گھسیٹتے بیٹھ گئی تھی حالانکہ یہ منظر برداشت کرنا اس کے لیے بے حد مشکل تھا یہ جگہ اس کی تھی!!!

یرمان ملک اس کا تھا!!؛

اس نے کتنے خواب سجائے ہوئے تھے یرمان ملک کو پانے کے لیے لیکن ویسا تو کچھ بھی نہیں ہوا جو اسنے سوچا ہوا تھا الٹا یرمان کسی اور کا ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

"تمھیں کوئی پرابلم ہے۔۔۔؟" وہ کھانے کا نوالہ عائلہ کی طرف بڑھاتے پوچھ رہا تھا عائلہ نے نفی میں سر ہلایا یہ منظر اس کے لیے ناقابلِ برداشت تھا کہاں یرمان اور مایا ایک ساتھ ہوتے تھے اس نے آتے لاونج میں بھی تو ان دونوں کو ساتھ دیکھا تھا اور اب یرمان ملک اس کے قریب جبکہ وہ واضع محسوس کر سکتی تھی کہ مایا کے لیے یہ منظر برداشت کرنا مشکل ہے۔

"تم جانتے ہو یرمان سب پھر بھی۔۔۔!؛" مایا بات اُدھوری چھوڑ گئی جبکہ عائلہ نے یرمان ملک کے کندھوں پہ ہاتھ رکھتے اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن مقابل نے اس کی یہ کوشش ناکام بنادی۔

"کیا مسلہ ہے آرام سے نہیں بیٹھ سکتی۔۔۔" اس کو مزاحمت کرتے دیکھ کر وہ بھڑکا تھا عائلہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی وہ کیونکہ اپنی گرل فرینڈ

کے سامنے اسے اتنا سپیشل ٹریٹ کر رہا تھا عائلہ کو تو یہ اس انسان کی پلاننگ لگ رہی تھی.

"مجھے روم۔۔۔۔" وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ بولتے آنکھیں بند کر چکی تھی

یرمان ملک کی نظروں سے پزل ہوتے اس نے یہاں وہاں دیکھا۔

"کچھ زیادہ ہی جلدی ہے۔۔!" اشارہ کچھ دیر پہلے روم میں کی گئی اپنی بات کی طرف تھا جسے سوچتے ہی عائلہ کا چہرہ سرخ ہوا آور اس نے نفی میں سر ہلایا مایا ان کے درمیان چل رہی گفتگو سے انجان تھی۔

"نہیں۔۔۔۔ نیند۔۔۔۔" وہ نیند کا ہی بہانہ بنا سکی تھی اوٗر کونسا بہانہ بناتی.

"چلو کھانا کھاؤ میڈیسن بھی لینی ہے تم نے۔۔۔" عائلہ کی صحت کے معاملے میں وہ کوئی کمپرومائز نہیں کر سکتا تھا اسے عائلہ کا ٹریٹمنٹ اچھے سے کروانا تھا تاکہ وہ ٹھیک ہو جائے۔

"نہیں لینی۔۔۔" میڈیسن کے نیم پہ عائلہ ایسے ہی چڑتی تھی وہ دونوں اپنی باتوں میں اس قدر مگن تھے کہ ان کا دھیان مایا کی طرف جا ہی نہیں رہا تھا جس کے چہرے پہ جلن کے تاثرات تھے یقیناً یہ منظر اس کے لیے دیکھنا بہت مشکل تھا۔

یرمان اس پل جیسے مقابل کی زلفوں کا اسیر ہو چکا تھا کیسے اس کی فکر کر رہا تھا ہاں لیکن میڈیسن کے ذکر پہ وہ الجھی تھی۔

"کونسی میڈیسن لیتی ہے یہ۔۔۔۔؟"مایا نے سوالیہ لہجے میں پوچھا مقصد یہ تھا کہ ان دونوں کو یہ باور کروائے کہ وہ دونوں یہاں اکیلے نہیں ہیں بلکے ان کے ساتھ مایا بھی ہے جس کو وہ نظر انداز کر چکے ہیں اپنی باتوں میں۔

"یہ تمھارا مسلہ نہیں ہے مایا۔۔۔!؛"نجانے کیوں تپا ہوا تھا یرمان ملک شاید مایا کی ایسے اچانک آمد پہ اس کا موڈ خراب ہو گیا تھا۔

"یرمان تم صاف صاف کیوں نہیں کہہ دیتے میں یہاں سے چلی جاؤں یہ آیسا بیہو ہر تو نہیں اپناؤ تم۔۔۔"مایا نے اپنی آنکھیں رگڑی تھیں اب یہ کچھ زیادہ ہی ہو رہا تھا یرمان کب سے ایک تو اس کو نظر انداز کر رہا تھا دوسرا وہ اس کو عائلہ کے سامنے لیٹ ڈوان کر رہا تھا مایا کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ شادی کے چند ہی دنوں میں یرمان اتنا بدل گیا تھا۔۔

"میرا ہو۔۔۔۔۔ گیا۔۔۔۔" مایا اور یرمان کے درمیان عائلہ کو اپنا آپ مس فٹ لگا تھا کاش کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ ہوتی ضامن کو یاد کرتے ایک اشک اس کی پلکوں سے گرتا اس کے رخساروں پہ بہا تھا۔

"یہ کھایا ہے تم نے بس چند نوالے۔۔۔" وہ طنزیہ بولا اس نے تھوڑا سا کھایا تھا یرمان ملک کو وہ کیسے بتاتی کہ اس پل اس کو کچھ نہیں کھانا تھا بس اس منظر سے فرار چاہیے تھا۔

"وہاں۔۔۔۔ بیٹھ۔۔۔۔" اس نے چیئر کی طرف اِشارہ کیا یرمان نے سخت نظروں سے اسے گھورا اور چیئر پہ بیٹھا یا عائلہ نے جلدی سے اپنا دوپٹہ ٹھیک کیا کیونکہ مایا کی نظریں اسی پہ تھیں شاید وہ اس کی گردن پہ بنے نشان دیکھ چکی تھی۔

"اب فینشن کرو اپنا کھانا۔۔۔" یرمان نے اس کے نازک رخساروں کو اپنے ہاتھوں سے سہلایا تو وہ سر ہلاتے چھوٹے چھوٹے نوالے کھانے لگی۔

"اب بولو کیا کہہ رہی تھی تم مایا۔۔۔؟!" اپنا کھانا ختم کرتے یرمان مایا سے بولا جبکہ اس کے اتنے لیٹ جواب دینے پہ مایا نے ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے خود کو کچھ سخت کہنے سے روکا تھا حالانکہ دل چاہا کہ وہ یرمان کو کھڑی کھڑی سنا دے کہ میں ہوں تمھاری اس لڑکی کے لیے تم مجھے بھول رہے ہو مجھے مایا کو۔

"ہم بات کر سکتے ہیں کچھ دیر۔۔۔" وہ عائلہ کو دیکھ رہی تھی جو سر جھکائے کھا رہی تھی یہ بھی شاید یرمان ملک کی دی گئی دھمکی کا اثر تھا ورنہ وہ کچھ کھاتی ہی نہیں۔

"ہاں کھانے کے بعد کرتے ہیں پہلے عائلہ میڈیسن لے لے اپنی۔۔۔۔" وہ عائلہ پہ ایک نظر ڈالتا بولا تو مایا نے سر ہلایا وہ جاننا چاہتی تھی کہ عائلہ کونسی میڈیسن کھا رہی ہے شکل سے تو عائلہ بالکل ٹھیک لگ رہی تھی پھر میڈیسن کیوں لے رہی تھی۔

"یہ بچی تو نہیں ہے ویسے کہ اپنی میڈیسن بھی نہ سکے تم کچھ آوورری ایکٹ نہیں کر رہے ہو اس کے کو معاملے میں یرمان۔۔؟" مایا پوچھنے سے خود کو روک نہیں سکی تھی۔

"میں جا رہی ہوں۔۔۔" عائلہ اپنی زات کو وجہ موضوع بنتے دیکھ کر وہاں سے اٹھتے کمرے میں چلی گئی جبکہ یرمان ملک سنجیدگی سے مایا کو دیکھ رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو بتاؤ کیا بات کرنی ہے۔

"یرمان یہ تم اچھا نہیں کر رہے ہو؟" مایا نے اپنی آنکھ میں آئی نمی اپنی انگلی سے صاف کی تھی کتنا بے حس ہو چکا تھا یرمان اس کے معاملے میں۔

"واٹ کیا کیا ہے میں نے۔۔۔؟" وہ شاکڈ ہوا مایا کی باتیں اس کو سمجھ نہیں آئی تھیں۔

"تم جانتے ہو یرمان میں کس بارے میں بات کر رہی ہوں تم اوَر میں۔۔۔"

"کیا ہم دونوں۔۔۔؟" وہ درمیان میں بولا۔

"میں تمھاری گرل فرینڈ تھی۔۔۔ اوَر تم اس لڑکی کے ساتھ جیسے رہ رہے ہو مجھے آپنا آپ بے معنیٰ سا لگ رہا ہے۔۔۔!؛ کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ میں تمھاری لائف میں کہیں ہوں بھی یا نہیں۔۔۔؟" مایا کی برداشت نے جواب

دیا تھا وہ کب تک برداشت کرتی یرمان کا رویہ آج اس نے دوٹوک بات کرنے کا سوچا۔

بھلے عائلہ یرمان کی بیوی تھی لیکِن یہ رشتہ جن حالات میں بنا تھا وہ ساری صورتحال تو مایا کے سامنے تھی یرمان نے کہا تھا کہ وہ ابرش کی وجہ سے اس لڑکی کو اپنی زندگی میں شاملِ کر رہا ہے پر یہاں جو حالات تھے آیسا کچھ بھی نہیں لگ رہا تھا کہ یرمان ابرش کی وجہ سے عائلہ کو اپنے ساتھ رکھے ہوئے تھا۔

"تم میری دوست ہو مایا۔۔۔ یہاں تک بات ہے گرل فرینڈ کا تو جو لوگوں نے کہا سو کہا میں نے کبھی لوگوں کی باتوں پہ دھیان نہیں دیا کیونکہ لوگوں کا کیا ہے وہ جو بولتے ہیں بولتے رہیں میرے لیے کل بھی تم میری دوست تھی اور آج بھی دوست ہو باقی تمھارے دل میں میرے فیلنگز ہیں میں جانتا

ہوں لیکن یہ تمھارا مسلہ ہے مایا۔۔۔" پہلی باریوں کھل کر مایا اور یرمان میں اس ٹاپک پہ بات ہو رہی تھی۔

"واٹ دوست۔۔۔۔سچ میں یرمان۔۔۔۔؟" وہ اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتے بمشکل اپنی سسکی کا گلہ گھونٹ سکی تھی یعنی جو یرمان کے لیے وہ فیل کرتی تھی وہ یکطرفہ تھا یرمان اس کے لیے ایسا کچھ محسوس نہیں کرتا تھا۔

"ہاں یہ سچ ہے مایا۔۔۔باقی اب تو حالاتِ تمھارے سامنے ہیں عائلہ میری بیوی ہے اور میں اس رشتے کو اب نبھانے والا ہو عائلہ نے میرے لیے اپنے بھائی کو چھوڑا ہے۔۔۔۔" یرمان نے عائلہ کو دھمکی دی تھی پر جب عائلہ نے اس کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا تب سے اس کے دل میں عائلہ کے الگ ہی جذبات پیدا ہوئے تھے جن کو وہ وقتی طور پہ تو کوئی نام نہیں دے پاتا شاید لیکن عائلہ کی معصومیت اس کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔

"یرمان یوں کہوناں کہ آج تک تم مجھے دھوکا دیتے آئے ہو میں بھی کتنی بیوقوف تھی جو سمجھ نہیں سکی میں نے تم سے محبت کی ہے یرمان۔۔۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ تمھاری زندگی میں یہ لڑکی رہے یا نہیں رہے میں صرف تم سے محبت کرتی ہوں۔۔۔"چیئر سے اٹھتے مایا یرمان کے قریب جاتے اس کی چیئر کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھتے بولی تھی۔

اسی وقت عائلہ بھی کچن میں آئی تھی اسے پانی کی طلب ہو رہی تھی تو میڈ کو کہنے کے بجائے وہ خود ہی آگئی تھی لینے کے لیے شاید وہ سونا چاہتی تھی اس کے لیے اسے سلیپگز پلز چاہیے تھے۔

یرمان اور مایا ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے انہوں نے عائلہ کو نہیں دیکھا تھا لیکن عائلہ مایا کی باتیں سن چکی تھی۔۔

اور وہ پانی لینے بغیر ہی واپس چلی گئی تھی۔

"مایا تم محض سراب کے پیچھے بھاگ رہی ہو تمھیں کچھ حاصل نہیں ہو گا۔۔۔" وہ مایا کو ایک طرف کرتا چیئر سے اٹھتے کچن سے چلا گیا۔

مایا نے چہرہ ہاتھوں میں چھپایا تھا یرمان ملک کی باتوں سے اس کا دل ٹوٹ گیا تھا اس نے یرمان ملک کو سوچا اسے ہی چاہا تھا لیکن آج یرمون ملک اس پہ واضح کر گیا تھا کہ یرمان ملک کے دل میں اس کے لیے ایسی کوئی فیلنگز نہیں ہیں یرمان ملک کے لیے وہ صرف دوست ہے۔۔۔

.....

ابرش اور ضامن دونوں مارکیٹ آئے تھے یہ بہت خوبصورت مارکیٹ تھی وہ اپنے لئے ڈریس نہیں خریدنے والی تھی اس کے پاس کافی سارے ڈریسز تھے اس کا ارادہ ضامن ملک کے ساتھ کچھ ٹائم سپینڈ کرنے کا تھا وہ ضامن کے ساتھ آگئی تھی وہ اس کی پسند سے چیزیں لینا چاہتی تھیں۔۔

ضامن اکتایا سا جہاں وہاں دیکھ رہا تھا اس کو ان چیزوں میں دلچسپی نہیں تھی وہ شاپنگ کہاں کرتا تھا اسے لیڈیز شاپنگ کا تجربہ تھا کیونکہ وہ عائلہ کے لیے ساری شاپنگ وہ خود کرتا تھا عائلہ تو بازار جانے سے انکار کر دیتی تھی۔۔

"مس ملک اب یہ ٹائم ضائع کرنے کا کوئی فایدہ نہیں ہے جو آپ کو خریدنا ہے خریدیں اور واپس چلیں۔۔۔"ضامن نے اپنی کلائی میں بندھی گھڑی سے وقت دیکھتے بولا تو ابرش نے اس کو گھورا تھا وہ تو پورا دن ہی ضامن کے ساتھ گزارنے والی تھی۔

"مجھے سیل فون خریدنا ہے ڈیڈ سے بات کرنی ہے پہلے کسی شاپ پہ لے چلیں مجھے۔!؛"وہ ضامن کے قریب آتے اس کے بازو پہ ہاتھ رکھتے بولی تھی۔

"واٹ سیل فون آپ یہاں سے خریدیں گی۔۔۔؟"وہ نفی میں سر ہلانے لگا تھا۔۔

"کیا نہیں خرید سکتی ہوں مجھے ضرورت ہے آپ آگر نہیں خرید کے دے سکتے ہیں تو اپنا دے دیں مجھے میں اس کو یوز کر لوں گی۔۔۔"وہ شانے آچکاتے بولی تو ضامن نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا تھا۔

"میرا سیل فون آپ یوز نہیں کر سکتی ہیں آئیں وہ سامنے شاپ ہے آپ خرید لیں فون۔۔!؛"وہ ابرش کو لیے آگے شاپ کے آندر چلا گیا ابرش مسکرائی تھی۔

اس کا پہلے والا سیل آئی فون کا جدید ورژن تھا وہ پھر سے یہی سیل خریدنے والی تھی اس نے اپنا کریڈٹ کارڈ بیگ سے نکال لیا ضامن سے اسے یہ امید نہیں تھی کہ وہ اسے سیل فون لے کر دے گا وہ ساتھ آگیا تھا یہی کافی تھا ابرش کے لیے۔

Check out this mem...!!""

یہ کیسا ہے میم چیک کریں۔۔۔""!!دکاندار نے ابرش کے سامنے "
کافی سارے موبائلز کے نیو ماڈلز رکھے تھے ضامن چاہتا تھا کہ
ابرش جلدی سے کوئی سیل فون پسند کر لے ۔

"Latest iPhone model..."

آئی فون کا لیٹسٹ ماڈل۔۔۔"ابرش نے سارے فونز سائیڈ پہ کر "
دیئے تھے اوٗر ائی فون خریدتے اس نے کارڈ شاپ کیپر کی طرف
بڑھایا لیکن اس سے پہلے ضامن نے اپنا کارڈ دے دیا تھا جو بھی تھا
ابرش ضامن کی بیوی تھی۔

سر میں خود۔۔۔"ابرش کو ضامن سے کبھی لینا مناسب نہیں لگا تھا"
ان کے درمیان ایسا کوئی ریلیشن نہیں تھا۔۔ ۔۔

ضامن اسے پسند نہیں کرتا تھا وہ جانتی تھی شاید وہ مروت کے تحت اپنا کارڈ دے رہا تھا۔۔

"چلیں۔۔۔"شاپ کیپر نے کارڈ ضامن کو دیا تو وہ سنجیدگی سے بولا تھا اور ابرش محض سر ہلا سکی دل میں میٹھی سی گدگدی ہوئی تھی ضامن نے فرسٹ ٹائم اسے کچھ خرید کر دیا تھا۔۔

"اوَر کیا کیا لینا ہے۔۔۔؟"ضامن اوَر ابرش گاڑی پہ آئے تھے جو ضامن نے ہوٹل سے بک کروائی تھی۔۔

"ڈریس۔۔۔بٹ آپ پے نہیں کریں گے۔۔۔"ابرش نے ڈریس کا بتاتے ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ وہ ڈریس اپنے پیسوں سے خریدے گی ابرش کی بات کو ضامن نے نظر انداز کر دیا تھا وہ اسے بوتیک لے گیا تھا۔

ابرش نے پارٹی کے لیے ایک بلیک کلر کی فراک پسند کی تھی ابرش کے بار بار کہنے کے باوجود اس نے پیمنٹ خود کی تھی۔

اب ابرش اور ضامن واپس ہوٹل آ گئے تھے ابرش تقریبا پارٹی کے لیے تیار تھی جبکہ ضامن شاور لینے چلا گیا تھا۔

وہ تیار تھی چاہتی تھی کہ ضامن عباس اس کی تعریف کرے وہ دل سے تیار ہوئی تھی۔

ضامن شاور لیتے چینج کرتے بلیو کلر کی جینز پہ وائٹ ٹی شرٹ پہنے ٹاول سے بالوں کو رگڑتے باہر آیا تھا یہاں ابرش کو اپنے انتظار میں پایا ایک پل کے لئے ضامن کی نظریں ابرش کے خوبصورت وجود پہ جم سی گئی تھیں بلیک کلر کے ڈریس میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی بالوں کو اس نے بینڈ لگا کر کھلا چھوڑا ہوا تھا لبوں پہ ہلکی سی لپسٹک جبکہ اور کوئی میک اپ اس نے یوز

نہیں کیا ہوا تھا وہ سادگی میں بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی اس کے بالوں کی لینتھ زیادہ نہیں تھی اسے لمبے بال پسند نہیں تھے۔۔۔۔۔۔

وہ ہر مہینے کٹینگ کروادیتی تھی اپنے بالوں کی اس کے بال اس کے شانوں سے نیچے تک آرہے تھے جن کو بینڈ پہ قید کیے وہ سوچو میں گم تھی۔

ضامن کی گہری نظروں نے باریک بینی سے اس کے وجودِ کا جائزہ لیا تھا اور سر جھٹک کر وہ آئینے کی طرف بڑھ گیا تھا اس کا دل ہل بھر کے لیے بے اختیار ہوا تھا ابرش ضامن کی نظر اندازی پہ کسک کر رہ گئی تھی یہ انسان ہمیشہ ہی ایسے کرتا تھا جب آپنی پسند کا ڈریس لے کر دے دیا تھا تو تعریف کر دیتا تو کیا ہو جانا تھا۔

وہ ضامن کے پیچھے آئینے کے سامنے آئی تھی ضامن نے اپنے بالوں کو جیل سے سٹ کیا اور ان میں برش کرنے لگا جب اسے آئینے میں ابرش کا عکس

دکھائی دیا تھا وہ اس کے ساتھ کھڑی تھی اس کے کندھے تک بمشکل آ رہی تھی حالانکہ اس نے ہیلز پہن رکھی تھیں لیکن اس کی عمر کم تھی تو ضامن سے چھوٹی ہی لگ رہی تھی ضامن نے اس کے وجود سے اٹھتی کستوری مہک کو خود میں گہرا سانس بھرتے انہیل کی تھی ضامن عباس کا دل بے خود ہوتا مقابل کی طرف ہمکنے لگا تھا لیکِن وہ مضبوط اعصاب کا مالک تھا اُسے پتہ تھا کیسے خود پہ ضبط کرنا تھا۔

Miss Malik, are you ready? Then what does it "

"?mean to come in front of the mirror

"مس ملک آپ تیار ہیں پھر آئینے کے سامنے آنے کا مطلب؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا ابرش نے آنکھیں گھماتے اسے دیکھا۔

"!...Can't I come in front of the mirror"

"کیا میں آئینے کے سامنے نہیں آسکتی۔۔۔!" وہ اپنے سینے پہ بازو باندھے استفسار کر رہی تھی ضامن نے برش ڈریسنگ ٹیبل پہ پٹخا تھا اور سائیڈ پہ ہوتے اپنا بلیو سویٹر پہن لیا بارش کی وجہ سے موسم خاصا ٹھنڈا تھا کمرے میں تو ہیٹر آؤن تھا لیکِن باہر جاتے وقت خوُد کو کور ضروری تھا۔

"?Why are you doing this"

"آپ کیوں کرتے ہیں ایسے۔۔۔؟" ابرش کا موڈ انتہائی خراب ہوا تھا دل سے وہ ضامن کے لیے تیار ہوئی تھی لیکن مجال ہے جو اس بندے کو ذرا سی بھی قدر ہو اس کی یا پھر اس کی تیاری کی۔

"?What do I do"

"کیا کرتا ہوں۔۔۔"ضامن نے ابرش کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنی طرف کھینچا تو وہ اس کی بانہوں میں سمائی تھی۔

"Ignore"

"نظر انداز۔۔۔!؛"ابرش منہ بناتے بولی ضامن وہ واحد انسان تھا جو اس کو سب سے زیادہ اگنور کرتا تھا اور یہ بھی سچ تھا کہ ابرش اس کی نظر انداری برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

"?Do you feel bad"

"آپ کو برا لگتا ہے۔۔۔؟"اس کے رخساروں کو سہلاتے وہ گھمبیر لہجے میں پوچھ رہا تھا ابرش نے سر ہلایا آنکھوں میں نمی سی آگئی تھی۔

ضامن نے جھکتے اس کی آنکھوں پہ آپنے ہونٹ رکھ دیئے تھے ابرش کو جھٹکا لگا اتنا نرم انداز ضامن کا وہ شاید یقین نہیں کر پائی تھی کہ یہ ضامن ہی تھا۔۔۔۔۔۔

"!...Sorry, I apologize for my behavior"

"سوری اپنے بیہیویر کی معافی مانگتا ہوں۔۔۔" وہ اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے معذرت کر رہا تھا ابرش بے یقینی سے ضامن کو دیکھ رہی تھی یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ ضامن سوری کہہ رہا تھا۔

وہ کچھ بولتی کہ ضامن نے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا تھا

۔

وہ اس کے پنک کلر سے سجے ہونٹوں کو کب سے دیکھ رہا تھا اب ضبط ٹوٹ گیا تھا۔۔اس کی سانسوں کو قطرہ قطرہ خوٗد میں انڈیلتے وہ اس پل اس کے لمس میں بہک رہا تھا ہاتھوں نے ابرش کی ناز کی پہ حق جتایا تھا۔

وہ اس کی گردن میں بانہیں ڈالے اس کا ساتھ دینے لگی لمحے فسواں خیز تھے ضامن کے لمس میں شدت بڑھتی جا رہی تھی وہ اس کی سانسوں کی مہک خوٗد میں انہیل کرتے اسے پیچھے ڈریسنگ ٹیبل پہ بیٹھاتے خوٗد اس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھتے اس کو مکمل طور پہ اپنے حصار میں لے گیا تھا۔

ہاتھوں کا تسلسل ہنوز جوڑا ہوا تھا اس کے ہونٹوں کو اپنے لبوں سے سک کرتے وہ مذید شدت سے اس کی سانسوں کو الجھا چکا تھا۔

ابرش کی سانس پھول چکی تھی کتنے منٹوں سے وہ اس کو خود میں قید کیے جیسے اس کی سانسوں کو خود میں انہل کر رہا تھا ابرش اسے خود سے الگ نہیں کرنا چاہتی تھی لیکِن اب اس کا لمس سہن کرنا بھی بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔

ضامن نے اس کے نچلے ہونٹ کو اپنے لبوں میں لیتے اسے سک کیا تو ابرش کے ہونٹوں سے سسکی نکلی جو کہیں اس کے ہونٹوں میں ہی دب گئی تھی۔

ضامن ابرش کی رکتی سانسیں محسوس کرتے اس کے ہونٹوں کو آزاد کرتے پیچھے ہوا اور اس کے بھیگے لبوں کو سہلایا وہ بلش کرتے سر جھکانے کے بجائے ضامن کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جن میں قربت کی سرخی تھی۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟" ابرش کو خود کو مسلسل دیکھتے پا کر وہ اس کی ناک سے ناک سہلاتے ہولے سے مسکرایا تھا۔

"آپ آپ ضامن ہی ہیں۔۔۔؟" ابرش کھوئے کھوئے سے انداز میں پوچھ رہی تھی اس کے لیے واقعی اس پل یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ سامنے ضامن ہی ہے یا کوئی کیونکہ ضامن عباس اتنا اچھا نہیں ہو سکتا تھا۔

"کیوں یقین نہیں ہو رہا۔۔۔" اس کی جبیں پہ ہونٹ رکھتے وہ ایک بار پھر سے مسکرایا تھا۔

"نہیں ہو رہا آپ نہیں ہو سکتے۔۔۔!؛" وہ یقین ہی نہیں کر پا رہی تھی نہ ہی کرنا چاہتی تھی یہ ضامن نہیں ہو سکتا تھا اتنا نرم رویہ ضامن کا اس کے ساتھ تو کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔

Miss Malik!!! Miss Malik, what are you thinking?"

How long have I been calling you...? But you're

"?not responding

"مس ملک مس ملک کن سوچ میں گم ہیں آپ؟ کب سے آواز دے رہا ہوں میں آپ کو۔۔۔؟ لیکن آپ رسپانس نہیں دے رہی ہیں؟" ضامن ابرش کے قریب آتے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اب کی بار زرا سی سختی سے بولا تو ابرش ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔

یعنی وہ خیالوں میں ضامن کو اپنے اتنے قریب دیکھ رہی تھی یہ صرف خواب ہی ہو سکتا تھا ضامن عباس کبھی اس کے لیے اتنا اچھا ہو بھی نہیں سکتا تھا۔

"مس ملک۔۔۔" اب ضامن کے چہرے کے نقوش تنے تھے یہ لڑکی بیٹھے بیٹھے نجانے کون سے خیالوں میں کھو گئی تھی جو اس کے مسلسل آواز دینے سے بھی وہ کوئی جواب نہیں دے رہی تھی۔

"سر وہ میں۔۔۔!؛"ضامن کو کیسے بتاتی وہ کیا دیکھ رہی تھی ضامن سویٹر پہنے تیار کھڑا تھا نیچے سے اس کو سٹاف کی کالز بھی آ رہی تھیں سب کو پارٹی میں آ چکے تھے اب بس انتظار تھا تو ابرش ضامن کا۔۔۔۔۔

"کیا وہ میں۔۔۔۔ آپ کو ٹائم ویسٹ کرنے کا کچھ زیادہ ہی شوق ہے مس ملک۔۔۔!؛"طنز سے بھرا لہجہ ابرش نے تو اگنور کیا کیونکہ جانتی تھی اس کی غلطی نہ بھی ہو پھر بھی مقابل کا سارا نزلہ اسی پہ گرتا تھا۔

".I don't waste time"

"میں ٹائم ویسٹ نہیں کرتی ہوں۔۔۔"وہ ضامن کو جتنا نہیں بھولی تھی۔

"ایسے جائیں گی آپ؟"وہ دوپٹے کے بغیر تھی فراک کے ساتھ ضامن نے اس کو شال بھی لیکر دی تھی جو ابرش نے الگ کر دی تھی۔۔

"کیوں؟ نہیں جاسکتی کیا؟" وہ ضامن کے سوال کی نوعیت کو سمجھ نہیں سکی تھی۔

اس کی فراک کا پچھلا گلہ ڈیپ تھا جسے ڈوریوں سے باندھا گیا لیکن ابرش کی دودھیا پشت عیاں ہو رہی تھی بھلے اس نے بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا لیکن پھر بھی وہ اس کی پشت کو چھپانے میں ناکافی ثابت ہو رہے تھے ضامن نے ایک خونخوار نظر ابرش کے خوبصورت سراپے پہ ڈالی تھی۔

"یہ اوڑھ لیں۔۔۔" وہ سائیڈ پہ پڑی ابرش کی شال اٹھا کر لایا اور ابرش کو تھمادی۔

"...But I'm not used to it"

"بٹ مُجھے عادت نہیں۔۔۔۔"

If you don't have a habit, get used to it, Miss "

"!Malik

"عادت نہیں ہے تو عادت ڈال لیں مس ملک۔۔۔!؛" وہ سنجیدگی سے گویا ہوا ابرش جب تک اس کے نکاح میں تھی ابرش کو ضامن کی مرضی سے ہی پہننا اوڑھنا تھا ضامن اتنا بے غیرت نہیں تھا کہ ابرش کو اس کی من مانی کرنے دیتا۔

"کیوں عادت ڈال لوں۔۔۔؟!" ابرش نے شال تو اوڑھ لی کیونکہ دل ہی دل میں کہیں نہ کہیں اس کو ضامن کا خود پہ حق جتانا بہت اچھا لگا تھا یہ ایک پوزیٹو سائن تھا کہ ضامن اس کے اور اپنے رشتے کے بارے میں پوزیٹو سوچتا تھا۔۔

Because as long as you are married to me, you "
will have to cover yourself up. I am not shameless
like your brother and father, who would watch you
being exposed in front of others and remain
"...silent

"کیونکہ جب تک میرے نکاح میں ہیں آپ کو خود کو ڈھانپ کر رکھنا ہو گا
آپ کے بھائی اور باپ کی طرح بے غیرت نہیں ہوں جو آپ کو دوسروں
کے سامنے عیاں ہوتا دیکھتا رہوں اور خاموش رہوں۔۔۔" وہ غرایا تھا
نظروں کے سامنے ابرش کا نکاحِ سے پہلے والا حلیہ آیا جب وہ بہت شارٹ
ڈریسز پہنتی تھی اب بھی ہوتے تو ایسے ہی تھے لیکن کچھ بہتری آئی تھی۔

ضامن کی بات پہ ابرش کا چہرہ سرخ ہوا اسے امید نہیں تھی کہ ضامن یوں اس کی ڈریسنگ پہ چوٹ کرے گا آج تک ڈیڈ یرمان میں سے کسی نے اس پہ ڈریسنگ کے حوالے سے کوئی روک ٹوک نہیں کی تھی اس کا جو دل کرتا وہی ڈریسنگ کرتی لیکن آج ضامن کا ایسے اس کی ڈریسنگ کو لیکر بات کرنا اسے بہت برا لگا تھا۔

I don't wear mini dresses. What you're saying " is... My clothes are appropriate, but you're very narrow-minded. Have you ever seen girls around "?...you whose dresses are not

"میں کوئی منی ڈریسز نہیں پہنتی ہوں۔۔جو آپ یہ سب بول رہے ہیں۔۔۔ میرا لباس مناسب ہوتا ہے لیکن آپ بہت نیرو مائنڈڈ ہیں آس پاس کبھی دیکھا نہیں ہے آپ نے لڑکیوں کو جن کے ڈریسز نا قابلِ۔۔۔"

I have no interest in looking at girls, and I have " no interest in their dressing at all. You are in my marriage. I don't know how long it will last. There is no future in this relationship, but as long as you are in my marriage, you will have to take care of "...your dressing

"مجھے لڑکیوں کو دیکھنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اور ان کی ڈریسنگ میں تو بالکل بھی نہیں ہے آپ میرے نکاح میں ہیں کب تک رہیں گی پتہ نہیں

ہے کوئی اس رشتے کا کوئی مستقبل نہیں ہے لیکن جب تک آپ میرے نکاحِ میں ہیں آپ کو اپنی ڈریسنگ کا خیال رکھنا ہو گا۔۔۔"وہ ابرش کے قریب آیا تھا۔

Why are you so sure our relationship won't last "

"...long, that it will break

"آپ کو اتنا یقین کیوں ہے ہمارا رشتہ زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہے گا ٹوٹ جائے گا۔۔۔"آنسو کا ایک گولا سا ابرش کے حلق میں حلق میں اٹکا تھا ضامن کی باتوں سے اس کا دل چھنی ہوا تھا ضامن کتنی آسانی سے یہ رشتہ ختم کرنے کی بات کر دیتا تھا۔۔

اب تو ان کے نکاح کو اتنا ٹائم ہو گیا تھا کیا اتنے عرصے میں ضامن اس کے لیے کچھ بھی محسوس نہیں کرتا تھا۔

Because a relationship based on lies and deceit is "

".like a weak bridge that can break at any moment

"کیونکہ جس رشتے کی بنیاد ہی جھوٹ اور دھوکے پہ ہو وہ رشتہ کمزور پل کی طرح ہوتا ہے جو کسی بھی لمحے ٹوٹ سکتا ہے۔۔۔"مقابل ابرش کو یہ واضح جتا گیا کہ جو حرکت ابرش نے ہال میں کی تھی وہ بھولنے والا ضامن عباس نہیں تھا۔

"ایسا کبھی نہیں ہو گا سر جی اگر آپ نے ایسا کیا تو بہت سنگین نتائج نکلیں گے اس کے۔۔۔"وہ ضامن کی باتوں کا دل ہی دل میں جواب دے رہی تھی۔

This will never happen, sir. If you do this, there "

"...will be very serious consequences

"آؤ اب سارا دن کمرے میں ہی رہنے کا ارادہ ہے۔۔" ضامن غصے سے بھری آواز میں بولتے اپنا سیل فون اٹھائے کمرے سے نکل گیا ابرش بھی اس کے پیچھے ہی نکل آئی تھی کمرے سے۔

•••••

ابرش اور ضامن پارٹی میں آئے تو وہاں کا ماحول خاصا خوشگوار تھا سٹوڈنٹس ایک طرف بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے جبکہ سٹاف ممبرز الگ اپنی محفل جمائے ہوئے تھے ضامن کو دیکھتے میم انعم اس کی طرف چلی آئی جبکہ ابرش نے ضامن کے بازو پہ ہاتھ رکھا تھا ضامن نے ابرش کی یہ حرکت بغور دیکھی لیکِن خاموش رہا۔۔

".You go to the students"

"آپ جائیں سٹوڈنٹس کی طرف۔۔۔"ابرش کو اپنے ساتھ ہی سٹاف کی طرف آتے دیکھ کر ضامن نے روکا تو وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔

"مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے۔۔۔"اس کا یہ جملہ میم انعم نے بھی سنا تھا جو ضامن کے قریب آچکی تھی۔۔۔۔۔

How long have we been waiting for you, "

Professor Guaman...! The students are acting

strange. Have someone from the staff sing a song

for them. If you have a good voice, then hum a

".song for the students

"کب سے انتظار کر رہے ہیں ہم آپ کا پروفیسر ضامن۔۔۔!؛سٹوڈنٹس اسرار کر رہے ہیں سٹاف میں سے کوئی سونگ سنائے انہیں اور آپ کی آواز

اچھی ہے تو سٹوڈنٹس کے لیے کوئی سونگ گنگنا دیں آپ۔۔۔"میم انعم بھی ضامن کی آواز میں گانا سننا چاہتی تھیں کیونکہ ضامن کی آواز بہت پیاری تھی۔

"نو میں سونگ کیوں۔۔۔۔؟ کوئی اور سن دے۔۔۔"ضامن نے انکار کر دیا وہ ان سب چیزوں میں انٹرسٹ نہیں رکھتا تھا اور یہاں پارٹی میں ایسے سونگ گانا اس کو کافی اکورڈ لگ رہا تھا۔

" Sir, your voice is very sweet. Please play the song. This is a request from your students... You ...can only do so much for us"

"سر آپ کی وائس بہت پیاری ہے پلیز سونگ سنا دیں آپ کے سٹوڈنٹس کی ریکوئسٹ ہے یہ۔۔۔ آپ ہمارے لیے اتنا تو کر ہی سکتے ہیں۔۔۔"عائشہ

آگے آئی تھی جبکہ باقی سٹوڈنٹس نے بھی اس کی بات سے اتفاق کیا تھا

ابرش خاموش تھی کیونکہ ضامن جنتا ضد کا پکا تھا وہ جانتی تھی کہ ضامن

شائد راضی ہو گانے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔

"فزا تم کہو سر کو۔۔ تمھاری بات مانیں گے سر۔۔۔"کلاس کی ایک لڑکی نے

فزا کے کان میں سرگوشی کی تو ابرش لب بھینچ گئی فزا کے کہنے پہ اگر ضامن

سونگ سنتا تو ابرش نے تو جل بھن جانا تھا۔۔۔۔

Sir!!! Listen.....everyone is"

telling you...!"

سر سنا دیں سب کہہ رہے ہیں آپ سے۔۔۔!؛"فزا اپنی گلاسز "

ٹھیک کرتے آگے آئی اور ضامن سے کہا۔

یو۔۔۔"ابرش تو لڑائی پہ اتر آئی اسے حد سے زیادہ غصہ آ رہا تھا"
ضامن مانے گا یا نہیں یہ وہ ہر گز نہیں جانتی تھی لیکن فزا کا
ضامن سے کہنا ہی اس کو طیش دلا رہا تھا۔

"Professor zaman, please accept my assurance.
Now so many students are telling you. And your
favorite student has also said it. It often happens
that teachers listen to their favorite students, but
nothing like that is seen here."

"پروفیسر ضامن مان جائیں اب تو اتنے سارے سٹوڈنٹس کہہ رہے
ہیں آپ سے۔۔ اوُر آپ کی فیورٹ سٹوڈنٹ نے بھی کہہ دیا ہے
ویسے اکثر جاتا ہے کہ ٹیچرز اپنے فیورٹ سٹوڈنٹس کی بات مانتے

ہیں لیکن یہاں تو ایسا کچھ نظر نہیں آ رہا ہے۔۔۔"میم انعم ہوں آور ابرش کو جلائیں نہ یہ کیسے ہو سکتا تھا۔

اب تو تقریبا پوری یونیورسٹی ہی جانتی تھی کہ ضامن اور فزا سے ابرش کتنی چڑتی تھی۔

"...Favourite student"

"فیورٹ سٹوڈنٹ۔۔۔!؛ فزا آپ کی فیورٹ سٹوڈنٹ ہے؟" ابرش کا دماغ اسی پوائنٹ پہ اٹک گیا تھا جبکہ ضامن جانتا تھا کہ ابرش کوئی نہ کوئی ڈرامہ ضرور بنائے گی۔

"Miss Malik's teachers like those students who are active in class and fulfill their responsibilities

well, and Miss Fiza is the most active student in the class, that's why she is not only mine but all the teachers' favorite student. There's no need to be so hyper about it."

"مس ملک ٹیچرز کو وہی سٹوڈنٹس پسند ہوتے ہیں جو کلاس میں ایکٹو ہوں اور اپنی ذمہداریاں اچھے سے نبھائیں اور مس فزا کلاس کی سب سے ایکٹو سٹوڈنٹ ہیں اسی لیے وہ میری ہی نہیں سارے ٹیچرز کی فیورٹ سٹوڈنٹ ہیں اس میں اتنا ہائپر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"ضامن ابرش کی طرف جھکتے آہستگی سے بولا تھا مقصد بس یہ تھا کہ ابرش کوئی ایشو نہ بنائے سب کے درمیان۔۔

You are absolutely right, Professor Zaman. Miss "
Fiza is the most regular and active student in the
class. Otherwise, there are some students who
simply don't get the time to do other activities.
"...How will they focus on their studies

"بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ پروفیسر ضامن مس فزا کلاس کی سب سے ریگولر اوئر ایکٹو سٹوڈنٹ ہیں ورنہ کچھ سٹوڈنٹس تو ایسے ہیں جن کو بس دوسروں ایکٹیویز سے فرصت ہی نہیں ملتی وہ سٹڈی پہ کیا فوکس کریں گے۔۔۔"میم انعم کی نظریں ابرش پہ تھیں سب کو سمجھ آ گیا تھا کہ وہ پوائنٹ آؤٹ بھی ابرش کو ہی کر رہی تھیں۔۔

"ڈنر کے بعد دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے۔۔۔" ضامن نے ٹالنا چاہا لیکن سب لوگ بے حد اسرار کر رہے تھے ڈنر کے درمیان میں بھی سب کی باتیں اسی ٹاپک پہ چلتی رہی تھیں۔۔

ضامن کو اتنا کوئی خاص شوق نہیں تھا ہاں بس کبھی کبھی گیٹار کے کر گنگنا لیتا تھا لیکِن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا کہ وہ کوئی پروفیشنل سنگر تھا سب لوگوں کے انسسٹ کرنے پہ وہ گیٹار تھامے اب گانے کے لیے تیار تھا۔۔

یہ ہال نما جگہ تھی جہاں ان لوگوں نے پارٹی رکھی تھی تقریبا ایک گھنٹے بعد سب لوگ واپسی کے لیے نکلنے والے تھے اس سے یہ ٹائم سب ایک ساتھ گزار رہے تھے ضامن نے اپنا سوئیٹر آتار دیا تھا وائٹ ٹی شرٹ میں ماتھے پہ بکھرے بال عنابی ہونٹوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے وہ خاصا خوبصورت لگ رہا تھا کئی لڑکیوں کی نظریں تو اسی پہ تھیں۔

ضامن نے گلہ گنکارا اور ایک نظر سب پہ ڈالی۔

"...Sir!!! Start"

"سر شروع کریں۔۔۔"میم انعم نے لقمہ دیا ابرش ملک اپنے جگہ سے اٹھنے لگی لیکن عائشہ نے اس کو روک لیا اتنا اچھا ماحول تھا عائشہ نہیں چاہتی تھی کہ کسی قسم کی کوئی بد مزگی ہو۔

".This is happening too much now, Ayesha"

"یہ اب بہت زیادہ ہو رہا ہے عائشہ۔۔۔"ابرش نے آپنی گردن سہلاتے خود کو کمپوز کرنا چاہا لیکن یہ کہاں ممکن تھا ضامن کو اس کے علاوہ کوئی اور دیکھے ابرش کیسے برداشت کر سکتی تھی۔

Relax, everyone can only see him... He is yours. "

Please be calm. The relationship you have with sir is not someone else's. Understand this and enjoy it

"...instead of damaging your mood

"ریلیکس سب صرف دیکھ سکتے ہیں وہ تمھارے ہیں تسلی رکھو پلیز سر سے جو تمھارا رشتہ ہے وہ کسی اوٗر کا نہیں ہے سمجھو اس بات کو اور موڈ خراب کرنے کے بجائے انجوائے کرو۔۔۔"عائشہ نے اسے سب سے اہم پوائنٹ بتایا جو کہ صحیح بھی تھا۔

لیکِن ضامن جو بار بار یہ رشتہ ختم کرنے کی بات کرتا تھا اس سے بھی تو ابرش خاصی پریشان رہتی تھی۔

You know, Ayesha, my relationship with Sir is "

".not that strong. I'm starting to get scared now

"تم جانتی ہو عائشہ سر کا اور میرا رشتہ اتنا سٹرونگ نہیں ہے مجھے اب ڈر لگنے لگا ہے یہ فزا۔۔۔"ابرش کا سارا بار بار عائشہ پہ ہی نکلتا تھا۔

"تم فزا کو لیکر کیوں اپ سٹ ہو رہی ہے وہ صرف سر کی سٹوڈنٹ ہے اینڈ نتھنگ مور سوریلیکس۔۔"عائشہ کی نظریں بھی بار بار ضامن کی طرف اٹھ رہی تھیں جو شاید سونگ سرچ کر رہا تھا۔

"صرف سٹوڈنٹ نہیں فیورٹ سٹوڈنٹ۔۔۔۔"جب سے اس نے ضامن کے منہ سے یہ لفظ سنے تھے وہ جل رہی تھی ہورا وجود آندھیوں کی زد میں تھا۔

"تو کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔؟"

It makes a difference, Ayesha. It makes a big "
difference. You know how possessive I am of
myself. You know what I am about. But I don't
".know why I feel insecure

"فرق پڑتا ہے عائشہ بہت فرق پڑتا ہے تم جانتی ہو میں خود کے لیے کتنی پوزسیو ہوں آور سر سے جو میرا تعلق ہے وہ تم جانتی ہو لیکن پتہ نہیں کیوں مجھے انسکیورٹی فیل ہوتی ہے۔۔۔"ابرش کے اندر کچھ ٹوٹ رہا تھا۔۔

You're probably thinking that much. Sir has "
never done anything like this before and I don't
think she will do anything like this in the future.

Sir's weak point is still with you guys, and as long as Aila is with your brother, I don't think Sir will do anything like this..."

"تم خوامخواہ اتنا سوچ رہی ہو سر نے اب تک آیسا کچھ نہیں کیا ہے اوُر مجھے نہیں لگتا ہے کہ وہ آگے بھی ایسا کچھ کریں گی ابھی تک سر کا ویک پوائنٹ عائلہ تم لوگوں کے ساتھ ہے اوُر جب تک عائلہ تمھارے بھائی کے ساتھ ہے مُجھے نہیں لگتا ہے کہ سر ایسا ویسا کچھ کریں گے۔۔۔" عائشہ چاہا کر بھی یرمان ملک کا نام اپنے لبوں سے نہیں لے سکی کیسے لیتی دل کے ایک کونے میں وہ بستا تھا جو اس کا کبھی نہیں ہو سکتا تھا پر دل پہ کہاں کسی کا اختیار ہوتا ہے۔

"عائشہ تم نہیں سمجھ سکتی ہو۔۔۔۔" ابرش ضامن کو دیکھنے لگی جس نے یکدم سے نظریں اٹھائی تھیں آور دونوں کی نظروں کا زبردست تصادم ہوا تھا۔

دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔

آنکھ ان کی لڑی

میری آنکھ سے

دیکھ کر یہ لڑائی

مزہ آگیا

میرے رشک قمر

تونے پہلی نظر

جب نظر سے ملائی

مزہ آگیا

برق گر گئی

کام ہی کر گئی

آگ ایسی لگائی

مزہ آگیا۔۔

نجانے کیا تھا ابرش کی آنکھوں میں ایسا کہ ضامن اپنی نظریں نہیں ہٹا سکا کتنے لمحے وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے دونوں کو ہی احساس نہیں ہوا تھا۔

ضامن کو خود کو دیکھتے پا کر ابرش بھی نظریں چھلکائے بغیر اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھ رہی تھی دونوں ہی ارد گرد سے انجان بس نظروں ہی نظروں میں ایک دوسرے کو کچھ باور کروانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

آنکھ میں تھی حیا

ہر ملاقات میں

سرخ لال ہوئے

وصل کی بات پہ

اس کے شرما کہ

میرے سوالات پہ

ایسے گردن جھکائی

مزہ آگیا

میرے رشک قمر

تونے پہلی نظر

جب نظر سے ملائی

مزہ آگیا

برق گر گئی

کام ہی کر گئی

آگ ایسی لگائی

ابرش مسلسل ضامن کو دیکھ رہی تھی ضامن کو ہی نظریں ہٹانی پڑی تھی

ایک بات تو وہ سمجھ گیا تھا کہ ابرش حد سے زیادہ ضدی تھی موڈی تھی بگڑی

ہوئی تھی ابرش کے بارے میں سوچتے اس کے چہرے پہ سرد مہری آئی تھی

۔

"سر کیا سوچ رہے ہیں آپ۔۔۔!؛" میم انعم دیکھ تو چکی تھیں ضامن اور ابرش کو ایک دوسرے کی طرف دیکھتے لیکِن پھر بھی انہوں نے پوچھنا ضروری سمجھا تھا اصل میں تو وہ موقع کے انتظار میں ہو گی تھیں کہ کب موقع ملے اوٗر کب وہ ضامن سے بات کریں۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔" وہ ٹال گیا میم انعم محض سر ہلا سکی تھیں۔

وہ کب سے میم انعم کی نظریں اس پہ ہی تھیں وہ اسے ہی دیکھ رہی تھیں لیکن ضامن کی نظریں ابرش کے علاوٗہ کسی کی طرف نہیں اٹھی تھیں وہ نظر ڈالتا تھا تو صرف ابرش پہ ہی کیونکہ ابرش اس کی محرم تھی۔۔۔

ضامن نے گنگنانے گانا شروع کیا تھا ماحول میں سکوت سا چھا گیا تھا۔

Paas aaye..

Dooriyaan phir bhi kam

Na huyi.. Ek adhuri

Si humari kahaani rahi

Aasmaan ko zameen

Yeh zaroori nahi

Jaa mile.. ja mile..

Ishq saccha wahi

Jisko milti nahi

Manzilein manzilein..

Rang thhe noor tha

Jab kareeb tu tha

Ek jannat sa tha

Yeh jahaan...

ابرش گانے کے بول پہ حیران تھی وہ اتنا سیڈ کیوں لگا رہا تھا ضامن پوری طرح سے گانے میں کھویا ہوا تھا اس کا دھیان کسی کی طرف نہیں تھا وہ پوری طرح سے گانے میں مشغول تھا ابرش کی نظریں ہی نہیں بہت سے سٹوڈنٹس کی نظریں بھی اس پہ تھیں وہ جانتا تھا۔

Waqt ke ret pe

Kuch mere naam sa

Likh ke chhod gaya

Tu kahaan..

Hamari adhuri kahani

Hamari adhuri kahani..

Hamari adhuri kahani

Hamari adhuri kahani..

Khushbuon se teri

Yunhi takra gaye

Chalte chalte

Dekho na hum kahaan aa gaye

Jannatein agar yaheen

Tu dikhe kyun nahin

Chaand sooraj sabhi, hai yahaan

Intezar tera, sadiyon se kar raha

Pyasi baithi hai kab, se yahaan

Hamari adhuri kahani

Hamari adhuri kahani..

Hamari adhuri kahani

Hamari adhuri kahani..

وہ آنکھیں بند کیے گانے کے بول بول رہا تھا ابرش کا دل چاہا وہ مقابل سے

پوچھے اس گانے کا مطلب کیا ہے آخر اتنا دکھی کیوں ہو رہا تھا۔۔۔

Pyaas ka yeh safar

Khatam ho jayega

Kuch adhura sa joh tha

Pura ho jayega

Jhuk gaya aasmaan

Mil gaye do jahaan

Har taraf hai milan ka sama

Doliya hain saji

Khushbuein har kaheen

Padhne aaya Khuda khud yahaan

Hamari adhuri kahani

Hamari adhuri kahani..

Hamari adhuri kahani

Hamari adhuri kahani..

گانے کے اختتام پہ سارے سٹوڈنٹس نے تالیاں بجائی تھیں اتنی خوبصورت آواز تھی اس کی کہ سب ہی کھو گئے تھے۔

"سر کمال کی آواز آپ کی۔۔۔۔ایک اور سنا دیں پلیز۔۔۔۔"ایک سٹوڈنٹ نے فرمائش کی جبکہ سبھی یہ چاہتے تھے کہ ضامن ایک اور سونگ سنائے اتنی پیاری آواز ابرش جانتی تھی کہ اگر وہ بولے گی ضامن سے تو پھر تو ضامن کبھی نہیں سنائے گا تبھی خاموش تھی۔

"ہاں پروفیسر ضامن ایک اور سنا دیں اتنی خوبصورت آواز آپ کی۔۔۔سن کر بہت اچھا لگا۔۔"ایک میل سٹاف ممبر ضامن سے کہنے لگا تو ضامن نے اپنی بیرڈ سہلائی تھی۔۔۔۔

"بٹ ہم لیٹ ہو رہے ہیں واپس جانا ہے۔۔۔۔"ضامن نے انکار کرنا چاہا تھا.

"سر ابھی ٹائم ہے آپ ویسے نہیں سنانا چاہتے ہیں تو الگ بات ہے۔۔۔ورنہ ٹائم کا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔"میم انعم آگے آئی اب اوَر اب کی بار ضامن راضی ہو گیا تھا.

"سر کوئی رومانٹک سونگ۔۔۔"میم انعم نے ساتھ لقمہ بھی دے دیا تھا کہ اگلا گانا رومانٹک ہو۔

ضامن نے سر ہلایا اوَر اب کی بار اپنا فیورٹ سونگ گنگنا شروع ہو گیا تھا۔

Ai dil, thahar jaa

Jeene kee koyi too vajah dhoondh le

Ghabara naa gam se

Apanee khushee ka too pata dhoondh le

Too pyaar kar, izhaar kar

Hai pyaar hee gam kee dava

Sun le zaraa, sun le zaraa

Ai mere dil, sun le zaraa

Sun le zaraa, sun le zaraa

Ai mere dil, sun le zaraa

Hoon pyaar tera, mahsoos kar too

Seene mein tere utara hoon main

Chhoo ke muje too pahchaan legaa

Lamaha tera hee guzara hoon main

Aankhon mein teri ye raat hai jo

Is raat kee hai mujh mein subah

Kohre ke peechhe main roshni sa

Tere liye hee teharaa hoon main

Dhoondh le jo kho gaya

Main hoon tera vo raastaa

Sun le zaraa, sun le zaraa

Ai mere dil, sun le zaraa

Sun le zaraa, sun le zaraa

Ai mere dil, sun le zaraa

Haathon mein tere rekhaon sa main

Lazon mein apanae bun le muje

Awaz kya doon? main besadaa hoon

Dhadakan mein apanee sun le muje

Main zindagi hoon, jee le muje too

Ansu hoon tera, pee le muje

Main kaab jesaa toota hoon tujh mein

Bikharaa hoon tujh mein, chun le muje

Dekh le tujh mein hoon main

Too hee mera hai aaeena

Sun le zaraa,

sun le zaraa

Ai mere dil,

sun le zaraa

Sun le zaraa,

sun le zaraa

Ai mere dil,

sun le zaraa

گانا ختم ہوا تو ابرش پلکیں چھبکائے ضامن کو دیکھ رہی تھی یہ اس کا پسندیدہ گانا تھا اس نے بہت بار سنا رکھ تھا لیکن اس کا دل نہیں بھرتا تھا۔

پہلی بار ضامن کے لبوں سے یہ گانا سنتے اس کے جزبات ہی الگ تھے۔

"پروفیسر ضامن کمال کر دیا آپ نے بہت خوبصورت۔۔۔ آپ کو تو یہ فلیڈ جوائن کرنی چاہیے آپ بہت آگے جائیں گے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی پروفیشنل سنگر گا رہا ہو لگ ہی نہیں رہا تھا کہ آپ فرسٹ ٹائم گا رہے ہیں

رئیلی میں تو فین ہو گئی ہوں آپ کی آواز کی۔۔۔"میم انعم تو کچھ زیادہ ہی ضامن کی آواز پہ مر مٹی تھی۔۔۔

"تھینکس مس انعم۔۔۔۔"ضامن اتنی تعریف ایکسپلٹ نہیں کر رہا تھا لیکن اسے اچھا لگا تھا تقریباً سارے سٹوڈنٹس نے ہی اس کی تعریف کی تھی اگر کسی نے نہیں کی تھی وہ تو ابرش ملک تھی جو ایک سائیڈ پہ کھڑی تھی خاموش۔

جب وہ گا رہا تھا اس نے دیکھا تھا کہ ابرش بھی اس کے ساتھ وہ یہ لائنز گنگنا رہی تھی پر اب وہ خاموش کھڑی تھی۔

یکدم سے کچھ ٹوٹا تھا ابرش نے ہاتھ میں سوفٹ ڈرنک کا گلاس تھما ہوا تھا جو ٹوٹتے چکنا چور ہوا تھا اور ابرش کا ہاتھ زخمی ہو گیا تھا جس خون بہتے فرش پہ گر رہا تھا لیکِن وہ اپنی تکلیف سے لاپرواہ بس ضامن کو دیکھ رہی تھی۔

"ابرش یہ کیا۔۔۔؟" عائشہ آگے بڑھی تھی ابرش کے ہاتھ پہ گہرا زخم ہو چکا تھا جس سے بہتا خون عائشہ کو پریشان نے گھیرا تھا۔

"مس ملک۔۔۔" ایک فی میل سٹاف ممبر ابرش کی طرف آئی تھی جو اس کے ساتھ ہی کھڑی تھی ضامن کے دیکھا دیکھی اب باقی ٹیچرز بھی ابرش کو مس ملک ہی بلاتے تھے۔

"ابرش۔۔۔" عائشہ نے اس کا کندھا ہلایا جو ایک جگہ پہ سٹک کھڑی تھی۔

عائشہ کا جملہ ضامن عباس کی سماعتوں سے بھی ٹکرایا اور پھر جب اس کی ابرش کے ہاتھ سے نکلتے خون پہ گئی وہ تیزی سے آگے آیا تھا اور ابرش کا ہاتھ تھاما اس کا ہاتھ سرخ ہو گیا تھا ابرش کے خون سے جبکہ وائٹ ٹی شرٹ پہ کچھ خون کے داغ بن گئے تھے۔

"کہاں دھیان تھا آپ کا۔۔۔۔"ضامن نے رومال نکالتے ابرش کے ہاتھ پہ باندھا تھا پہلے اس کی پیٹھ پہ زخم بنا تھا اور اب ہاتھ بھی اس نے زخمی کر لیا تھا یہ لڑکی کیوں کر رہی تھی یہ۔

"مس ملک۔۔۔۔"ابرش کی خاموشی پہ جھنجھناتے ضامن نے کس کر رومال اس کے ہاتھ پہ باندھا دیا تھا تاکہ خون تو رک جائے۔

"فرسٹ ایڈ باکس لیکر آؤ جلدی۔۔۔"ضامن نے اس کا ہاتھ تھامے اسے چیئر پہ بیٹھایا تھا ابرش خاموشی سے بیٹھ گئی تھی ضامن کے ہاتھ میں قید اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جو اس کی فکر کر رہا تھا۔۔

وہاں جنگل میں بھی تو کیا تھا اس کا خیال اس کے زخم پہ بھی مرہم رکھا تھا اور اب اس کے ہاتھ کا زخم رکھتے وہ ایسے فکر شو کر رہا تھا۔

"دھیان کیوں نہیں رکھتی اپنا۔۔۔"ضامن کی سرد آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی وہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہیں۔۔۔"سب لوگوں کو واپس نکلنا تھا تو سارے سٹوڈنٹس تیاری کرنے کے لیے واپس کمروں میں چلے گئے تھے میم انعم وہیں کھڑی تھیں ابرش کا دل چاہا ان کو یہاں سے جانے کا بول دے لیکن وہ خاموش تھی۔

اس کے ساتھ ضامن تھا اور ضامن کے ہوتے اس کو کسی اور کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔

"چھوڑیں۔۔۔"ابرش نے ہاتھ کھینچا چاہا تو ضامن نے اس کی کلائی پہ گرفت سخت کی تھی۔

"ڈونٹ موو ہاتھ میں درد ہو گا۔۔۔۔!؛" وہ اس کی کلائی سہلاتے زخم سے رومال نکال چکا تھا کیونکہ ویٹر فرسٹ ایڈ باکس اس کو دے کر جا چکا تھا۔

"آپ کب سے میرے درد کی فکر کرنے لگے ہیں سر جی۔۔۔۔بلکے مُجھے تو لگتا ہے کہ ابرش ملک اگر درد میں ہو گی تو ضامن عباس وہ واحد انسان ہو گا جس کو سب سے زیادہ خوشی ہو گی۔۔۔ کیونکہ ضامن عباس اس دُنیا وہ واحد انسان ہے جو ابرش ملک سے سب سے زیادہ نفرت کرتا ہے۔۔۔۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔۔؟" ابرش نے ضامن کی آنکھوں میں آنکھیں یہ لفظ بولے تھے کچھ پل کے لیے تو ضامن کچھ بول نہیں سکا تھا وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی۔

"انسانیت نام کی ایک چیز بھی اس دنیا میں پائی جاتی ہے مس ملک۔۔۔ اور آپ کو کیا لگتا ہے کہ میں کسی کو مرتے دیکھ کر میں اس کی مدد نہیں کرونگا۔۔۔" ضامن سنجیدگی سے بولا تھا۔

ساتھ روئی سے اس نے ابرش کے ہاتھ پہ بنے زخم کو پائیوڈین سے صاف کرتے بنیڈج کرنی چاہی لیکن زخم کچھ زیادہ ہی گہرا تھا۔

ابرش نے اپنی سسکی روکی تھی اس کو ہاتھ میں شدید درد ہو رہا تھا اپنے ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے اپنے درد کو کنٹرول کیا تھا۔

"یہ انسانی ہمدردی آپ کو سب سے ہو جاتی ہے۔۔۔؟" وہ اپنے دوسرے ہاتھ سے آپنے آنسو صاف کرتے پوچھ رہی تھی وہ دونوں بھول چکے تھے کہ ساتھ میم انعم کھڑی ان کی باتیں سن رہی ہیں۔

"آپ کچھ زیادہ ہی شو کرتی ہیں مس ملک آیسے چوٹ لگاوالی آپ نے خود کو۔۔۔" وہ طنزیہ لہجے میں بولی تھیں اصل میں تو ان کو اس بات سے تکلیف

ہو رہی تھی کہ ضامن کیوں ابرش کے ہاتھ کی بینڈج کر رہا تھا اور اس کی اتنی فکر ہی کیوں کر رہا تھا جبکہ وہ تو ابرش ملک سے شدید نفرت کرتا تھا۔

"آپ کو کیا مسلہ ہے مس انعم یہ جو مرضی کریں آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور مُجھے لگتا ہے آپ کو بھی پیکنگ کرنی چاہئے ہم لوگوں نے نکلنا ہے تقریباً دس منٹس بعد اور آپ یہاں کھڑی ٹائم ضائع کر رہی ہیں۔۔۔" ضامن کو غصہ کس بات پہ آیا وہ نہیں جانتا ہاں لیکن میم انعم کا ابرش سے ایسے لہجے میں بات کرنا اسے بالکل بھی مناسب نہیں لگا تھا۔

"پروفیسر ضامن آپکو ایسے اس پل مس ملک کی فکر کرتے دیکھ کر پتہ ہے کیا محسوس ہو رہا ہے۔۔۔؟!؛" وہ اپنے بازو سینے پہ باندھے سنجیدگی سے بولی تھیں ان کو برا لگ رہا تھا ابرش اور ضامن کو ایسے ایک دوسرے کے قریب بیٹھے دیکھ کر۔

"آپ کو جو محسوس ہو رہا ہے میم یہ آپ کا مسلہ ہے آپ کو شائد سمجھ جانا چاہیے کہ سر آپ سے بات کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں ہیں پھر بھی یہیں کھڑی ہیں آپ۔۔۔ شاید آپ کچھ زیادہ ہی۔۔۔"

"انف مس ملک لیوا ٹ۔۔۔۔ میم انعم آپ جائیں۔۔۔" ضامن نے بات ہی ختم کر دیتی کیونکہ اکثر آیسا ہی ہوتا تھا کہ وہ دونوں باتوں ہی باتوں میں لڑائی شروع کر دیتی تھیں۔

"پروفیسر ضامن آپ مُجھے جانے کا کہہ رہے ہیں۔۔؟ ان کے لیے۔۔۔؟" ان کا اشارہ ابرش کی طرف تھا جو ہلکا سا مسکرا رہی تھی شاید ضامن کی توجہ پاتے وہ ضامن کی توجہ پاتے آیسے ہی مسکراتی تھی۔

"میم انعم آپ کو شائد سنائی نہیں دیتا سر نے آپ کو ہی کہا ہے جانے کے لیے یا پھر آپ کو یہیں کھڑے۔۔۔ سسسسس۔۔۔۔ کیا کر رہے ہیں۔۔۔!" وہ

جو انعم کو جلانے میں مگن تھی ضامن نے اس کے ہاتھ پہ دباؤ بڑھایا تھا ابرش کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی۔

"آرام سے بیٹھیں آپ۔۔۔" ضامن نے اسے گھورا تو وہ خاموش ہو گئی تھی اور انعم چلی گئی تھی اور ضامن نے احتیاط سے اس کے ہاتھ پہ بینڈج کی تھی۔۔۔ ضامن کے اس طرح کے کیئرنگ آنداز پہ ابرش کافی امپریس ہوئی تھی وہ یقیناً اپنی بہن کا بھی اتنا ہی خیال رکھتا تھا۔

"چلیں جائیں آندر اور پیکنگ کر لیں آپ بھی۔۔۔!؛" وہ اس کے پاس سے اٹھنے لگا تو عین اسی وقت ابرش بھی اٹھی تھی سو دونوں کی زبردست ٹکر ہوئی تھی اور ابرش نے اپنی پیشانی سہلائی تھی۔

"دھیان رکھا کریں آپ۔۔۔" وہ ابرش کو وران کرتے سائیڈ پہ ہو گیا تھا اور ابرش آندر چلی گئی اس کے ہاتھ میں درد ہو رہا تھا اس کے ہاتھ میں شاید

شیشہ چھب گیا تھا ضامن نے نکال تو گیا تھا لیکِن پھر بھی ابرش کو شدید درد ہو رہا تھا۔

ابرش کمرے میں چلی آئی اس نے شال اتارتے سائیڈ پہ رکھی ضامن کی وجہ سے اس شال اوڑھ تو لی تھی لیکن بہت مشکل ہو رہا تھا اس کے لیے کیری کرنا اس سے ایسے ڈریسز کیری کرنا مشکل ہوتا تھا۔

اس نے بمشکل اپنا ڈریس چینج کر دیا تھا اور بلیک جینز پہ وائٹ کلر کی لانگ شرٹ پہنتے اپنا کوٹ اور کیپ نکال لی تھی۔

اس نے شرٹ کے بٹن بھی مشکل سے بند کیے تھے کوٹ کیسے پہنتی وہ ضامن کا ویٹ کر رہی تھی وہ آتا تو اس سے ہیلپ لیتی لیکن وہ آ نہیں رہا تھا شاید کسی سے کال پہ بات کر رہا تھا۔۔

"کس سے فون پہ فون بات کر رہے ہوں گے وہ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے ہیں۔۔۔" وہ ناخن دباتے سوچ رہی تھی ضامن سے ایک سیکنڈ کی دوری بھی مشکل تھی وہ برداشت نہیں کر پاتی تھی۔

"میں باہر جا کر۔۔۔" وہ باہر نکلتی ہی ضامن خود ہی اندر آ گیا تھا۔

ضامن اس کو دیکھتے فریش ہونے چلا گیا واپس آیا تو ٹاول سے چہرہ پونچھ رہا تھا۔

"سر وہ۔۔۔" ابرش ہچکچا رہی تھی ضامن سے ہیلپ لینے سے کیا پتہ وہ انکار کر دیتا وہ تھا آبھی تو ایسا کسی پل اپنا اپنا سا لگتا تھا اور کسی پل اجنبی۔۔

"کیا ہوا ہے مس ملک۔۔۔" وہ ٹاول ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھتے ابرش کے قریب آیا.

"وہ مجھے ہیلپ چاہیے کوٹ پہنا دیں پلیز۔۔۔۔" ابرش نے بیڈ پہ پڑے کوٹ کی طرف اشارہ کر رہی تھی ضامن نے کچھ کہے بغیر خاموش سے اسے کوٹ پہنا دیا تھا اور کیپ ابرش نے خود پہن لی تھی ضامن تیار ہؤا تو وہ دونوں باہر آئے تھے۔۔

یہ ٹرپ تھی تو تین دن کی لیکن کافی اچھی رہی سب کے لیے ابرش کا تو فارم ہاؤس والا واقعہ اچھا نہیں رہا ورنہ ضامن کے ساتھ اس نے بہت زیادہ انجوائے کیا۔۔۔۔

غار میں ان کے درمیان اتنے نزدیکی بھرے لمحات تھے جن کو سوچتے ابرش بلش کرنے لگ جاتی تھی۔

.....

عائلہ کمرے میں موجود تھی ڈائننگ ہال سے تو اٹھ کر چلی آئی تھی لیکن اب دل کی بے چینی حد سے زیادہ تھی ایک تو وہ یرمان ملک کی دی گئی دھمکی کی وجہ سے خوف زدہ تھی تو دوسری طرف مایا اور یرمان کو ایک دوسرے کے ساتھ دیکھ کر اس کو کچھ ہو رہا تھا دل کے جزبات یکدم سے بدلنے لگے تھے لیکن وہ وجہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کیوں نہیں دیکھ پا رہی تھی وہ یرمان کے ساتھ مایا کو۔

دل کیوں بے چین ہو رہا تھا یرمان ملک کے ساتھ مایا کو دیکھتے پورا وجود دہکنے لگا تھا دل کہہ رہا تھا کہ وہ تمھارا شوہر ہے مایا اس کے لیے نامحرم ہے لیکِن جانتی تھی کہ مایا اور یرمان ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔۔۔۔

مایا کے سامنے یرمان نے اسے اپنے قریب کیا کیوں اور پھر جس لیے دیئے انداز میں وہ مایا سے بات کر رہا تھا وہ سب کیا تھا۔

وہ بری طرح سے الجھ چکی تھی دل الگ دلیں دے رہا تھا وہ اپنے سر کو ہاتھوں میں جکڑ چکی تھی اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا میڈیسن اس نے لے لی تھی لیکِن اب وہ سونا چاہتی تھی۔

ایک طرف تو یرمان ملک سے بچنا تھا پر وہ یہ بھی چاہتی تھی کہ یرمان روم میں آجائے جب تک وہ مایا کے ساتھ رہتا اس کی بے چینی برقرار ہی رہنی تھی کچھ دیر تو وہ بیٹھی رہی لیکن جیسے جیسے گھڑی کی سوئیاں آگے بڑھتی جا رہی تھی اس کی بے چینی میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔

وہ بنا سوچے سمجھے اٹھ کر باہر نکل آئی تھی دل میں جو بے چینی تھی وہ اسی صورت میں کم ہو سکتی تھی جب وہ باہر جا کر دیکھ لیتی وہ باہر آئی تو ذہن میں یہی آیا تھا کہ وہ پانی پینے آئی ہے لیکِن سامنے یرمان اور مایا کو دیکھتے وہ واپس چلی آئی۔

یعنی یرمان ملک اس کے ساتھ مذاقِ کر رہا تھا جو تھوڑی دیر پہلے اس نے کیا اس کے سامنے مایا کو باتیں سنائی وہ سب جھوٹ تھا یعنی وہ اس کو ٹریپ کر رہا تھا تاکہ اس سے حق لے سکے۔

He only wants my body, but I won't let that "

"...happen. I am your mistake, Yerman Malik

"انہیں صرف میرے وجود کی طلب ہے لیکِن یہ نہیں ہونے دوں گی میں آپ کی بھول ہے یرمان ملک۔۔۔"وہ دل ہی دل میں بولی تھی اوَر بیڈ پہ لیٹ گئی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔۔

وہ نیند کی گولیاں بھی لیتی تو کیسے پانی نہیں تھا اوَر وہ کچن سے بنا پانی لیے ہی واپس آگئی تھی۔

دل میں اٹھتی درد کی لہریں شدت اختیار کر رہی تھی وہ کب سے ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی تھی دل کر رہا تھا جا کر دیکھے انہیں لیکن پہلے جو منظر دیکھا تھا اس کے بعد ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ دوبارہ باہر آئے وہ اپنی حالت سے اس وقت ہی جھجھنا گئی کہ آخر وہ چاہتی کیا ہے جب یرمان ملک قریب آتا تھا تو پھر بھی برداشت نہیں ہوتا اب وہ اس مایا کے قریب تھا پھر بھی دل کو کچھ ہو رہا تھا۔

"عائلہ کنٹرول یور سیلف تمھارا نہیں ہے وہ۔۔۔" عائلہ نے سینے پہ ہاتھ رکھتے خود کو تسلی دی کہ اچھا ہی ہے وہ اس مایا کے ساتھ ہے۔

اگر کمرے میں آتے اس نے دوبارہ سے وہ بات کی تو پھر عائلہ کیا کرے گی۔

وہ کچھ دیر تو سامنے دیوار کو دیکھتی رہی پھر اس کا دل چاہا وہ اپنے بھائی سے بات کرے۔

لیکِن ضامن نے ساتھ ہوئی آخری ملاقات وہ بھول نہیں پا رہی تھی جو ضامن نے اس کے ساتھ سلوک رکھا اس کے بعد اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی دوبارہ ضامن سے بات کرنے کی۔۔۔

وہ انہی سوچ میں گم تھی جب اسے باہر سے قدموں کی چھاپ سنائی دی یعنی یرمان ملک واپس آ رہا تھا اس نے تیزی سے کمفرٹر سر تا پاؤں اوڑھتے کروٹ بدلی تاکہ یرمان ملک کو یہی لگے کہ عائلہ سو رہی ہے اس نے آنکھیں بند کر لی تھی جبکہ ننھا سا دل بری طرح سے گھبرا رہا تھا آنے والے لمحات کو سوچتے

۔

وہ یرمان ملک کو بھلا کہاں روک سکتی تھی اگر وہ اپنا حق لینے پہ آتا تو عائلہ کے لیے اسے روکنا ناممکن تھا پر وہ مایا کے ساتھ کیوں تھا اس کے اتنے قریب یہ بات عائلہ کے دل میں یرمان ملک کے لیے نفرت بھر رہی تھی۔

وہ سوچو میں بری طرح سے الجھی ہوئی تھی ناٹک تو وہ سونے کا کر رہی تھی لیکِن نیند میں بھی وہ بری طرح سے ہچکولے لے رہی تھی نازک سراپا ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔

یرمان ملک نے روم میں انٹر ہوتے دروازہ زور سے بند کیا وہ انجان نہیں تھا مایا کے دل میں جو تھا اس سے مایا نے کتنی بار توجتایا تھا اسے کہ وہ اس کو پسند کرتی ہے لیکن یرمان ملک نے مایا کو ہمیشہ اپنی ایک اچھی دوست سمجھا تھا۔

لائف پارٹنر کے طور پہ شاید ہی اس کے دل میں مایا کے لیے کوئی فیلنگز ہوں

۔

وہ جب پہلی بار عائلہ سے ٹکرایا تھا تب ہی دل میں عائلہ کے لیے جذبات ابھرنے لگے جن پہ اس نے پہلے تو کوئی توجہ نہیں دی تھی لیکن اب اس کو احساس ہو رہا تھا اس کے دل میں جو جذبات جنم لے رہے تھے وہ محبت تھی۔

ہاں وہ ماننے سے انکاری تھا لیکن یہ سچ تھا کہ اسے عائلہ سے محبت ہونے لگی تھی ضامن سے بدلہ کہیں پیچھے رہ گیا تھا وہ اس نازک وجود کو کیا ہی تکلیف پہنچاتا جو پہلے ہی اتنی تکلیف میں تھی اس کی بیماری کے بارے میں سنتے یرمان ملک کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا تھا۔

وہ مایا کی باتوں سے خاصا اپ سٹ ہوا تھا اسے امید نہیں تھی کہ مایا ان کے پیچھے پیچھے استنبول آجائے گی کیا انکل آنٹی نے اسے خود پرمیشن دی تھی یہاں آنے کی یا وہ خوُد ہی چلی آئی۔

اب وہ اسے یہاں سے بھیج دیتا تو بھی وہ جانتا تھا کہ مایا یہاں سے جانے والی نہیں تھی جب تک وہ دونوں یہاں تھے۔۔۔

یرمان کی ایک میٹنگ رہ گئی تھی اب وہ یہاں زیادہ سٹے نہیں کر سکتا تھا اسے میسج ملا تھا کہ ٹرپ بھی کینسل ہو گیا ہے سب واپس کراچی آ گئے ہیں اب یرمان کا ارادہ بھی کل کی میٹنگ لینے کے بعد ڈاکٹر سے ملنے کا تھا اور پھر واپسی

۔

وہ آگے بڑھا تو عائلہ کو بیڈ پہ کمفٹر میں گٹھلی بنے دیکھ کر اس کی کشادہ پیشانی پہ بل پڑے تھے وہ عائلہ کو صاف صاف لفظوں میں کہہ چکا تھا آج کی رات وہ اس سے اپنا حق لے گا اور عائلہ اس کی باتوں کو نظر انداز کرتے گہری نیند کے مزے لے رہی تھی۔۔۔

یرمان نے دانت پہ دانت گاڑتے عائلہ کو خونخوار نظروں سے گھورا وہ ڈائننگ ہال سے ایسے اٹھ کر آئی یرمان ملک کو بالکل پسند نہیں آیا وہ مایا کے سامنے واضح کر چکا تھا کہ عائلہ کی اس کی لائف میں کیا اہمیت ہے لیکِن یہ

لڑکی ایک تو کم عمر تھی اوپر سے بے وقوف بھی اچھی خاصی جو کھانا درمیان میں چھوڑ کر چلی آئی یرمان نے ٹی شرٹ اتارتے صوفے پہ پھینکی اور اپنی گھنی بیرڈ سہلاتے عائلہ کو دیکھنے لگا اس پل غصہ اسے عائلہ پہ بہت آرہا تھا۔

وہ باتھ روم چلا گیا وٹنی کے آگے کھڑتے ہوتے ٹھنڈے پانی سے اپنا چہرہ واش کیا آور آئینے میں ایک نظر خود کو دیکھا۔۔

"اب اور نہیں۔۔۔مُجھے آپنا اوُر عائلہ کا رشتہ اتنا مضبوط کرنا ہو گا کہ ہمارے درمیان کسی تیسرے کی گنجائش نہیں رہے اوُر یہ تبھی ممکن ہے جب ہمارے درمیان کے فاصلے ختم ہو جائیں۔۔۔۔"وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا اور پھر واپس کمرے میں آیا۔

آئینے کے آگے کھڑے ہوتے اس نے اپنے بالوں میں برش کیا آور خود پہ پرفیوم سپرے کرتے وہ بیڈ کی طرف بڑھا۔۔بیڈ کے قریب جاتے اس نے

عائلہ پہ جھکتے اس کے چہرے سے کمفرٹر ہٹایا وہ سوتے ہوئے اتنی معصوم لگ رہی تھی کہ وہ کئی پل بے خودی میں اسے دیکھے گیا دل پھر بھی نہیں بھرا بار بار دیکھنے کی خواہش کر رہا تھا۔

اس نے عائلہ کی گردن پہ بنے نشان پہ ہولے سے انگلیاں سہلائی تھی اتنی نازک تھی وہ کہ یرمان کو تو کسی گڑیا کا سا گمان ہوتا تھا۔

وہ اسی ڈریس میں تھی اس نے چینج تک نہیں کیا تھا جبکہ یرمان ملک نے اسے روم سے جاتے ہوئے کچھ کہا تھا عائلہ اس کی باتوں کو نظر انداز کر دیتی تھی وہ لب بھینچ گیا تھا اس نے گردن پہ پہلے سے بنے نشانوں پہ ایک دفعہ پھر سے ہونٹ رکھے تو عائلہ نیند میں بھی سسکی تھی اس کے شدت بھرے لمس پہ۔

یرمان ملک عائلہ کے اوپر جھکتے اپنا سارا وزن اس کے نازک وجود پہ ڈال چکا تھا جو آہستہ آہستہ نیند سے بیدار ہو رہی تھی لیکِن اپنے چہرے اوُر گردن پہ کسی کی گرن سانسوں کو محشر کرتے اس نے زور سے آنکھیں میچ لی تھیں۔

جانتی تھی اس کے قریب بس ایک ہی انسان آسکتا تھا وہ کونسا سو رہی تھی جب یرمان ملک اس کے قریب بیٹھا وہ اس کی نظروں کو خود پہ محسوس کرتے بمشکل اپنی سسکیاں روکے ہوئے تھی۔۔۔

جب یرمان ملک نے اس کی گردن پہ ہونٹ رکھے وہیں عائلہ کی بس ہوئی تھی وہ مزید مقابل کا لمس سہن نہیں کر سکتی تھی بہت مشکل تھا۔

عائلہ کو لگ رہا تھا یرمان ملک کے بھاری وجود کے نیچے دبی وہ سانس بھی نہیں لے پائے گی یرمان کے ہونٹ اس کی گردن پہ جا بجا آپنا لمس بکھر رہے

تھے وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے خود سے الگ کرنے لگی لیکن اس کو شرٹ لیس دیکھتے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔۔۔

یرمان ملک کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی جسے وہ چھپا گیا فحال تو میڈم کو سبق سکھانا تھا کہ کیسے عائلہ نے اس کی باتوں کو نظر انداز کیا جب وہ کہہ کر گیا تھا کہ کمرے میں واپس آنے پہ عائلہ اس کو اپنے انتظار میں ملے پھر کیسے وہ اس کی باتوں کو رد کرتے گہری نیند کے مزے لے رہی تھی۔

I said something, Mrs. Malik...!; I think you "

forgot...? Or do you think your husband's words

"?...have no importance at all

"میں کچھ کہہ کر گیا تھا مسز ملک۔۔۔!؛ لگتا ہے بھول گئی ہو۔۔۔؟ یا پھر ہسبنڈ کی باتوں کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے تمھارے نزدیک۔۔۔؟" وہ اس

کے ماتھے سے لکیر کھینچتے اس کی ناک اوٗر پھر ہونٹوں تک لے آیا اوٗر اس کے نازک ہونٹوں کو سہلایا تو سرد لہریں عائلہ کو اپنے وجودِ میں سرایت کرتی محسوس ہوئی تھیں۔

"وہ۔۔۔میں۔۔۔۔!؛"عائلہ کہہ دینا چاہتی تھی کہ وہ اتنی بے مول نہیں ہے تم کسی اوٗر کے ساتھ پیار بھری باتیں بھی کرو اور میرے وجود سے بھی کھیلو اتنی بے مول تو ہرگز نہیں تھی وہ۔۔

It seems my words didn't affect you at all... You "

took Yerman Malik a little too lightly...?! Mrs.

"...Malik, you need to be made to realize

"لگتا ہے تم پہ میری باتوں کا اثر ہی نہیں ہوا۔۔۔تم نے یرمان ملک کو کچھ زیادہ ہی ہلکے میں لے لیا ہے۔۔۔؟!مسز ملک آپ کو احساس دلانا پڑے

گا۔۔۔"وہ عائلہ کی شرٹ کے فرنٹ بٹن کھولتے اس کی گہرائیوں پہ جھک گیا تھا۔

".No"

"نہیں۔۔۔"اس کی گہرائیوں سانسوں سے عائلہ کو آپنا وجود جھسلتا محسوس ہو رہا تھا یرمان کے ہونٹوں کا لمس وہ سہہ نہیں پا رہی تھی جو اس کے انر کا ہک کھولتے اس کے ابھاروں پہ جھک چکا تھا۔

"نہیں کریں۔۔۔"یرمان کا لمس اب اس کی دھڑکنوں پہ تھا وہ اس کے کندھوں میں اپنے ناخن گاڑ چکی تھی یرمان کی بے قراریاں اس پہ بہت کچھ عیاں کر رہی تھیں وہ اس پل اس کے قریب آ رہا تھا تو اپنا حق لیے بغیر پیچھے کیسے ہٹتا تا عائلہ کا پورا وجود ٹھنڈ پڑنے لگا تھا مقابل کے جان لیوا لمس کو سوچتے۔

وہ لبوں سے لپیٹا تو عائلہ برداشت نہیں کر سکتی تھی کجا کے وہ اپنا حق لیتا۔

"یہ تو پہلے سوچنا چاہیے تھا آپ کو مسز ملک۔۔۔" وہ اس کی دھڑکنوں پہ اپنے دانت گاڑتے غرایا تھا عائلہ نے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا اس کو امید نہیں تھی کہ یرمان اتنا غصہ کرے گا اس کے پورے وجود میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔

" You think Yerman Malik will let a girl who has come into his possession go free like this, then this is your mistake, Mrs. Yerman Malik... You are not so ignorant that you do not know what the rights of a husband are..."

"تمھیں لگتا ہے یرمان ملک اپنی ملکیت میں آئی لڑکی کو ایسے آزاد چھوڑے گا تو یہ تمھاری بھول ہے مسز یرمان ملک۔۔۔اتنی ناسمجھ تو نہیں ہو تم کہ یہ نہیں جانتی شوہر کے حقوقِ کیا ہیں۔۔۔۔"اس کے بیلی بٹن میں انگلیاں رب کرتے وہ گھمبیر لہجے میں بولا عائلہ خاموش تھی اس پل جان جیسے لبوں پہ آئی تھی مقابل کا سلگتا لمس وہ سہن نہیں کر پا رہی تھی۔

ایکسٹرا۔۔۔۔

یرمان نے اس کے انر کو نیچے کسکاتے اس کے ابھاروں پہ اپنی انگلیاں رب کی تو وہ بیڈ شیٹ مٹھیوں میں جکڑ گئی تھی یرمان ملک کے ہونٹ اس کے دودھیا پیٹ پہ رینگ رہے تھے وہ پوری شدّت سے اس کے نازک وجودِ کو اپنی شدت سے جامنی کر رہا تھا وہ اس کے ہاتھوں کی مومنٹ اوٗر لبوں کی گستاخیوں پہ رو دینے کو تھی۔

"پلیز۔۔۔۔" یرمان کی انگلیاں اپنے ابھاروں کو سہلاتے محسوس ہوئی تو عائلہ نے یرمان کے سینے پہ ہاتھ رکھنا چاہا پر جب اپنی پوزیشن کا احساس ہوا تو سرخ پڑتے کروٹ بدلی تھی۔

شرٹ تو اس کی کافی حد تک بے ترتیب ہو چکی تھی یرمان ملک کی نظریں اس کی دودھیا بل کھاتی کمر پہ موجود اس کالے تل پہ تھیں جس سے یرمان کو اس پل شدید جلن ہوئی تھی۔

عائلہ کے پورے وجود پہ سر تا پا اس کا حق تھا۔

.....

"جاؤ چینج کر کے آؤ۔۔۔"یرمان ملک سنجیدگی سے بولا عائلہ کو مزید وقت دینے کا رسک وہ نہیں لے سکتا تھا آج ہر حال میں اسے کچھ نہ کچھ کر کے عائلہ کو اپنے قریب کرنا تھا۔

"نہیں۔۔۔"عائلہ نے نفی میں سر ہلایا اتنے میں ہی جان ہلکان ہو چکی تھی مذید کچھ سہنے کی ہمت نہیں پا رہی تھی وہ خود میں۔

" What do you want...? I'll change you

".myself...there's no need for change anyway

"کیا چاہتی ہو تم۔۔۔؟خود تمھیں چینج کرواؤ میں۔۔۔۔ویسے چینج کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"وہ عائلہ کا رخ اپنی طرف کرتے اس کی ناک سے ناک سہلا رہا تھا عائلہ نے کتوبری کی طرح آنکھیں بند کی ہوئی تھی یرمان دل ہی دل میں اس کی حالت پہ مسکرایا تھا۔۔

"نہیں۔۔"عائلہ نے تیزی سے بیڈ سے اٹھنا چاہا لیکن یہ احساس ہوا کہ اس کی شرٹ تو کافی بے ترتیب ہو چکی تھی اور وجود پہ موجود نازک پردے بھی وہ سرخ پڑتے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی تھی۔۔۔

یرمان کو عائلہ کی یہ ادا بہت پسند آئی تھی اس کے ہاتھوں کو تھامے وہ اس کے چہرے پہ جھکا تھا۔

عائلہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"!!Why...? You are my wife"

"کیوں بیوی ہو میری۔۔!؛"یرمان ملک نے اس کی ناک سے ناک سہلائی تھی اب بہت مشکل تھی عائلہ سے دوری لب تشنہ تھے دل تھا کہ پاگل ہو رہا تھا مقابل کو اپنے وجود کا حصہ بنانے کے لیے۔

یہ دل پاگل بنا بیٹھا

اسے اب تو ہی سمجھا

دکھے تجھ میں میری دنیا

میری دنیا تو بن جارے

ہوں خوش قسمت۔۔۔۔

وہ اس کے رخساروں کو اپنے لبوں سے سہلانے لگا جو دہک رہے تھے مقابل کو ان پہ سرخی کا ایسا ہوا تھا۔

"بیوی ہوں۔۔۔۔ تو اس۔۔۔ کا یہ۔۔۔۔ مطلب۔۔۔

تو۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ کہ آپ۔۔۔ میرے وجود۔۔۔۔۔ سے

کھیلیں۔۔۔۔" عائلہ حلق کے بل چلائی تھی گلہ خشک ہو رہا تھا جب کہ

سانس بھاری وہ خود نہیں جانتی تھی کہ یہ لفظ کیسے اس کے لبوں سے نکلے وہ کیسے بول گئی یہ سب۔۔

"?What the hell…what nonsense did you say"

"واٹ دی ہیل۔۔۔۔یہ کیا بکواس کی تم نے۔۔۔"یرمان ملک کا چہرہ اہانت سے سرخ ہوا مقابل کی باتیں اس کے اعصاب پہ پتھر بن کر لگی تھی اس کی باتوں کا مطلب سمجھتے وہ شدید طیش میں آیا تھا۔

"جھوٹ۔۔ نہیں۔۔۔۔ہے یہ۔۔۔۔"عائلہ نے ہمت کرتے ایک بار پھر سے بول دیا لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اپنے لفظوں سے مقابل کو کتنا طیش دلا چکی تھی۔۔

"آچھا یہ سچ ثابت کر دوں۔۔۔؟"لہجہ سوالیہ تھا عائلہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھ رہی تھی جواب اسے بازوؤں سے پکڑتے بیڈ سے نیچے کھڑا کر چکا تھا عائلہ کی شرٹ سرکتے زمین بوس ہوئی تھی۔

اس کی رنگت میں سرخیاں سی گھلنے لگی تھیں مقابل کی نظروں سے بچنے کے لیے وہ بھاگتے واش روم میں جاتی کہ یرمان جواب بیڈ پہ ٹانگیں نیچے لٹکائے اسے دیکھ رہا تھا شعلہ برساتی نظروں سے۔

اس نے اسے جانے نہیں دیا بلکہ عائلہ کو کلائی سے تھامے اپنے اوپر گرایا وہ خؤد پیچھے کو گرا اؤر عائلہ کو اپنے حصار میں قید کر لیا۔۔

"چھوڑیں پلیز۔۔"عائلہ کے پسینے چھوٹ گئے تھے مقابل کے ہر ایکٹ سے اس کو انجان سا احساس ہو رہا تھا وہ بمشکل اپنے ہاتھ سے یرمان کے ہاتھوں کو پیچھے کرنے لگی لیکن بے سود۔

"نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔" بے بسی ہی بے بسی تھی یرمان ملک کے لہجے میں وہ اس کے ہونٹوں کو دیکھتا تو حلق میں کانٹے اٹکتے محسوس ہوتے وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتے اس کے ہونٹوں پہ جھکتے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر گیا تھا۔۔

عائلہ کے پورے وجود سے سپارک سے اٹھے تھے مقابل کا جان لیوا اسلگتا لمس جبکہ ہاتھوں کی بے باکیاں الگ تھیں اوپر سے عائلہ کا حلیہ وہ بے ہوش ہونے کے قریب تھی۔۔۔

اس کے حواس اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے یرمان کی داڑھی کی چبھن اپنے ہونٹوں پہ محسوس ہو رہی تھی یرمان کے ہاتھ اس کی برہنہ گہرائیوں پہ ہاتھ جتا رہے تھے وہ چاہا کر بھی یرمان کو خود سے الگ نہیں کر پا رہی تھی یرمان ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا عائلہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھ رہی تھی

وہ اتنی جلدی اس کے ہونٹوں کو آزاد کر دے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی

۔

Don't even pretend to faint, Mrs. Malik... There "

".is no way you can be released today

"بے ہوش ہونے کا ناٹک بھی مت کرنا مسز ملک۔۔۔ آج کسی صورت رہائی ممکن نہیں ہے۔۔" وہ اس کے بالوں پہ گرفت سخت کر چکا تھا عائلہ کی سیاہ آنکھیں پانیوں سے بھری تھیں مقابل اس پل اس کے لئے حد سے زیادہ بے رحم ہو رہا تھا۔۔

"...You are very"

"آپ بہت۔۔۔۔" وہ اپنی آنکھیں ہتھیلی سے رگڑتے ہونٹوں کو پھیلائے معصومیت سے بولی تھی مقابل کے عنابی ہونٹ ایک بار پھر سے مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

"What do you want... Our first night to be like this..."

"کیا چاہتی ہو۔۔۔ ہماری سہاگ رات ایسے ہی ہو جائے۔۔۔" وہ اس کے کان کی لو اپنے دانتوں تلے دباتے گھمبیر لہجے میں بولا تو عائلہ نے نفی میں سر ہلایا وہ یہ سب چاہتی ہی نہیں تھی پھِر کیا فرق پڑتا تھا کس سچویشن میں ہوتی۔

"نہیں پلیز۔۔۔۔" وہ اس کے حصار میں قید تھی مزاحمت بھی کرتی تو کوئی اثر نہیں ہونا تھا وہ تھا بھی آیسا ہی اپنی من مانی کرتا اوُر آگر اسے غصہ آجاتا تو پھر تو عائلہ کے لیے بہت مشکل ہو جانا تھا۔

Go... there's a black nightgown on the left side of "
the wardrobe. Wearing that, and only the gown, no
extras. If anything happens, you know how long it
"...will take me to remove it

"جاؤ ورڈرواب میں لفٹ سائیڈ پہ بلیک کلر کا نائٹ گاؤن ہے وہ پہن کر اور صرف گاؤن اسکے علاوہ کوئی ایکسٹرا کچھ بھی ہوا تو مجھے ریمو کرنے میں کتنی دیر لگے گی یہ تک جانتی یو۔۔۔" وہ اس کی پیشانی پہ اپنی انگلی سے لیکر کھینچتے بولا تو عائلہ نے آپنی آنکھیں میچ لی تھیں۔

"لیکِن۔۔۔ میری۔۔۔۔ طعیبت۔۔۔۔۔" وہ یرمان کو کیسے قائل کرتی اس کو سمجھ نہیں آرہی تھی یرمان کے ارادے اس کے پسینے چھڑا چکے تھے وہ پل

بھر کے لیے اپنے چہرے پہ آیا پسینہ صاف کرتے آگلے لمحوں سے بچنے کے لئے کچھ سوچنے لگی۔

Your health is fine, there's no need to lie, Mrs. "

Malik... If you argue with me now, I'll make you

"!...wear the nightie you never want

"تمھاری طعیبت ٹھیک ہے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے مسز ملک۔۔۔ آگر اب تم نے مجھ سے کوئی ارگیومنٹ کیا تو میں تمھیں خود وہ نائٹی پہناؤں گا جو تم ہر گز نہیں چاہو گی۔۔۔۔!؛" وہ اس کے رخساروں کو رگڑتے سنجیدگی سے بولا تو عائلہ نے موقع پاتے باتھ روم کی طرف دوڑ لگائی تھی۔

یہ موقع بھی اسے یرمان ملک نے خود دیا تھا کیونکہ وہ اپنی گرفت کافی نرم کر چکا تھا عائلہ پہ اس کے محبت بھرے اوٗر نرم لہجے کا اثر نہیں ہوتا تھا وہ اس کے لہجے پہ زیادہ سہم جاتی تھی۔

"اب یہ لڑکی باہر نہیں نکلے گی۔۔۔"وہ تلملاتے دل ہی دل میں سوچ رہا تھا یہ ڈیپ نائٹ وہ ضائع نہیں ہونے دے سکتا تھا اس کا ایک ایک لمحہ قیمتی تھی۔

وہ کچھ دیر تو بیڈ پہ لیٹا رہا اوٗر پھر کچھ سوچتے اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف قدم بڑھائے۔

•••••

عائلہ ڈریسنگ روم کے دروازے کے ساتھ کھڑی کانپ رہی تھی ورڈروب کی لفٹ سائیڈ میں رکھی تھی نائٹی وہ دیکھنا ہی نہیں چاہتی تھی اس کا سر چکرا رہا پورے وجود میں بے چینی سے ابھرتے اس کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ آگے کیا ہو گا یرمان اور مایا کے ساتھ ہوتے وہ یرمان کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔

وہ انگلیاں مروڑتے کچھ سوچ رہی تھی کاش کہ سپیلنگ پلز لے لیتی تو اب تک سو چکی ہوتی یا پھر کاش کہ یرمان ملک روم میں ہی نہیں آتا۔

لیکن سب الٹ ہو رہا تھا عائلہ کو شدید غصہ تو خود پہ آ رہا تھا پہلے وہ چاہتی تھی کہ یرمان مایا سے بات نہیں کرے لیکن اب وہ چاہ رہی تھی کہ یرمان واپس مایا کے پاس ہی چلا جائے۔

جب مایا کے سامنے یرمان نے اس کو سپشل ٹریٹ کیا تو وہ دل ہی دل میں کسی خوش فہمی کا شکار بھی ہوئی تھی شاید لیکن پھر جب اس نے مایا اور یرمان کو ایک دوسرے کے قریب دیکھا وہ ایک بار پھر سے بد گمانی میں مبتلا ہوئی تھی۔۔۔

"عائلہ کچھ کرو۔۔۔۔"عائلہ ہونٹوں کو کاٹتے سوچ رہی تھی کچھ سمجھ بھی نہیں آرہا تھا وقت گذرتا جارہا تھا وہ کچھ نہیں کر پارہی تھی وہ تو دروازے سے ہلی تک نہیں تھی شرٹ اس کی ابھی تک ویسی ہی بے ترتیب تھی جب کہ اس کے وجود کا نازک پردہ شاید بیڈ پہ ہی کہیں گر گیا تھا جس کا اس کو تو کوئی ہوش نہیں تھا وہ دروازے سے ٹیک لگائے گہرے سانس لے رہی تھی

۔

یرمان ملک کے سلگتے ہونٹوں کا لمس ابھی تک اسے اپنی گہرائیوں پہ محسوس ہو رہا تھا۔

"سسسس۔۔۔۔" اس کے ہونٹ پہ دانت لگ گیا تھا غلطی سے درد کا احساس ہوا تو اس کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی تقریباً بیس سے تیس منٹس وہ وہیں کھڑی رہی تھی آگے بڑھنے کی ہمت خود میں نہیں پا رہی تھی کیسے نائٹی پہن کر خوُد کو یرمان ملک کے حوالے کر دیتی کیسے خود ہی خود کو برباد کرتی یرمان کے دل میں کوئی اوُر تھی اس کی زندگی میں کوئی اوُر تھی پھِر کیوں وہ اس کی قربت کے لیے مچل رہا تھا کیوں اس کو خود کے قریب کرنا چاہتا تھا۔

"بھائی۔۔۔" زندگی میں پہلی بار وہ اتنی بے بسی محسوس کر رہی تھی اس کے ہونٹوں سے خود ہی ضامن عباس کا نام نکلا تھا۔

اسے کانٹا بھی چبھتا تو ضامن تڑپ اُٹھتا تھا یہاں اس کی آنکھیں بھیگ چکی تھیں کب سے اوٗر ضامن اس کی اتنی آوازیں دینے پہ بھی نہیں آیا تھا۔

وہ انہی سوچوں میں گھیری کھڑی تھی جب ڈریسنگ روم کا دروازہ کھلا اوٗر یرمان ملک اندر آیا اس نے دروازہ کھولا تھا جس کے نتیجے میں عائلہ آپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکی اور نیچے زمین پہ گری تھی۔

" You weren't affected by my words, Aila...? How long have I been waiting for you...? And you were standing here...? Do you think you'll save yourself ?...by wasting time

"تم پہ اثر نہیں ہوا میری بات کا عائلہ۔۔۔؟ کب سے انتظار کر رہا ہوں میں تمھارا۔۔۔؟ اور تم یہاں کھڑی تھی۔۔؟ کیا لگتا ہے وقت ضائع کر کے بچ جاؤ گی۔۔۔؟" وہ گھٹنوں کے بل زمین پہ بیٹھتے عائلہ پہ جھکا تھا۔

جس کی شرٹ اب برائے نام ہی رہ گئی تھی اس کے وجود پہ ساری تو بے ترتیب ہوتے نیچے سرک چکی تھی شائد جب وہ گری تھی اس وقتِ۔۔۔

"مُجھے تم سے اپنا رشتہ مکمل کرنے کے لیے کسی خاص اہتمام کی ضرورت نہیں ہے کہ ضرور تم وہ نائٹی پہنو گی ہی اور میں تمھارے قریب آؤں گا نہیں۔۔۔ ایسا نہیں ہے بلکے اب میں تم سے یہیں اسی وقت۔۔۔۔!؛" وہ اس کے کندن نشب و فراز پہ جھکتے ایک بار پھر سے اپنے ہونٹوں رکھ چکا تھا شرٹ نیچے کسکنے کی وجہ سے اس کی گہرائیوں واضح ہو رہی تھی بنا کسی پردے کے۔۔۔

عائلہ کے لیے شرم سے نظریں اٹھنا مشکل ہو رہا تھا یرمان ملک واقعی اپنی بات کا پکا نکلا تھا۔

"...Not that... I... didn't... get the nightie"

"وہ نہیں۔۔۔مجھے۔۔۔۔نائٹی۔۔۔۔نہین۔۔۔۔ملی۔۔۔"ایک ہی بہانہ ٹھیک لگا تھا عائلہ کو جس پہ یرمان ملک مسکرایا تھا وہ جھوٹ بول رہی تھی یرمان ملک اچھے سے جانتا تھا وہ جب سے آندر آئی تھی یہیں کھڑی تھی آگے گئی ہی نہیں ورنہ وہ نائٹی تو سامنے ہی پڑی تھی۔

"رئیلی!؛دیکھی تھی؟"سنجیدگی سے سوال کیا تو عائلہ نے زور زور سے سر ہلایا تھا یرمان ملک نے اسے بانہوں میں بھرا اور قدم ورڈواب کی طرف بڑھائے عائلہ بس اسے ہی دیکھتی رہی۔۔۔

"یہ رہی نائٹی۔۔۔اب کوئی اوَر بہانہ بنادو۔۔۔۔؟" وہ نائٹی اس کے ہاتھوں میں تھمائے بولا تو عائلہ نے سر جھکاتے ہونٹ کھانے شروع کر دیئے اور کیا کرتی جانتی تھی کہ مقابل اس کا جھوٹ پکڑ چکا ہے وہ جان چکا ہے کہ عائلہ جھوٹ بول رہی تھی۔

"نہیں وہ۔۔۔۔طعیبت۔۔۔" دوبارہ سے طعیبت والا بہانہ بنایا کیا پتہ کام کر جائے یرمان نے اس کی پشت سہلاتے اسے خود کے قریب کیا۔

"کیا چاہتی ہو خود چیک کروں۔۔۔ تمھاری طعیبت کونسی والی خراب ہے۔۔۔؟" اس کے کان کی لو اپنے ہونٹوں میں لیتے دباتے وہ بہکا سا بولا تو عائلہ نے کرنٹ کھاتے یرمان ملک سے الگ ہونا چاہا لیکن یہ کہاں ممکن تھا وہ اس کو آپنے قریب کر چکا تھا۔

"میں خود پہنا دیتا ہوں تم تو ساری رات یہی ڈرامے کرو گی مسز ملک۔۔۔۔" عائلہ کو خاموش دیکھتے وہ اس کی شرٹ جو پہلے ہی کافی بکھری ہوئی تھی اب اس کے وجود سے سرک گئی تھی۔

یرمان ملک نے ریموٹ اٹھاتے ڈریسنگ روم کی لائٹس آف کر دی تھیں تاکہ وہ کچھ ریلیکس ہو جائے فرسٹ ٹائم وہ جانتا تھا کہ عائلہ کے لیے تھوڑا مشکل ہونے والا تھا۔

پہلی رات کا درد برداشت کرتے وہ شاید کمٹیبل فیل نہیں کرتی لیکن یہ کبھی نہ کبھی تو ان کے درمیان ہونا ہی ہے یہ سب۔۔۔۔

وہ بیوی تھی اس کی اس کے لیے حلال تھی رشتہ ہی ایسا تھا عائلہ کے وجود کی کشش اس کو اپنی طرف کھینچتی تھی وہ جو پہلی ہی ملاقات میں اسے

"جادوگرنی۔۔"کا خطاب دے چکا تھا وہ ٹھیک ہی تھا عائلہ کے قریب جاتے اسے کہاں کچھ یاد رہتا تھا وہ سب بھول جاتا تھا۔

لائیٹس آف ہوئی تو عائلہ نے کچھ سکون کا سانس لیا ورنہ تو اس کے پسینے چھوٹ گئے تھے کہ یرمان اس کے اتنے قریب تھا۔

یرمان کے ہاتھ اس کے بدن پہ اپنا حقِ جتا رہے تھے اس کی گردن پہ نرمی سے انگلیاں سہلاتے وہ نائٹی ہیگر سے نکال چکا تھا عائلہ نے اب خود کو اس کے حوالے کر دیا تھا۔

تیری بانہوں میں دنیا چھوٹ جائے،

بس تیرا جسم میرے جسم سے لپٹ جائے۔۔۔

یہ لمحات امر ہو جائیں،

ہم تیری اور میری حد سے گزر جائیں۔۔۔

میری آنکھوں میں خواب تُو ہی رہے،

میری راتوں کا چاند، صرف تُو بنے۔۔۔

میرے ہونٹوں پہ ہو بس تیرا نام،

میرے بدن پہ ہو تیرا ہی کلام۔۔۔

وہ کچھ ہی دیر میں عائلہ کو نائٹی پہناتے اس کی بیک پہ لگی ڈوریاں کر اس کی صورت میں باندھ چکا تھا یرمان ملک کے ہاتھ گرم تھے وہ جانتی تھی مقابل کے جذبات اس وقت شدت اختیار کر چکے تھے۔۔

"...Hmmm, beautiful"

"ہمم بیوٹیفل۔۔۔۔"وہ اس کا رخ بدلتے اس کے کندھے پہ ٹھوڑی ٹکائے اس کی گردن پہ اپنی سلگتی سانسوں کا لمس چھوڑتے گمبھیر لہجے میں بولا تو عائلہ نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔

یرمان ملک نے اس کو بانہوں میں بھرا اور واپس روم میں آیا۔

روم میں آتے ہی اس نے عائلہ کو بیڈ پہ لٹایا اور روم کی لائٹس آف کر دی بلیک کلر عائلہ پہ خاصا سوٹ کر رہا تھا ایک تو وہ اتنی شرما رہی تھی کہ اس کی دودھیا رنگت میں زردیاں سی گھل رہی تھیں اس کے کپکپاتے ہونٹ مقابل کی توجہ ہر بار کی طرح اس بار بھی اپنی طرف کھینچ چکے تھے۔

وہ اس کے قریب جاتے اس کو کھینچتے اپنے قریب کر چکا تھا عائلہ کا پورا وجود ہولے ہولے کپکپا رہا تھا۔۔

یرمان ملک نے عائلہ کو آپنے قریب کیا آور اس کے ماتھے پہ اپنے ہونٹ رکھے یہ لمحات ہوتے ہی آیسے ان میں بیوی کو شوہر کے نرم بوسوں کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔۔۔

یرمان ملک کا نرم لمس پاتے ہی عائلہ سسکی تھی یرمان نے اس کے ماتھے سے ماتھے جوڑتے گہرا سانس بھرا مقابل کی حالت سے وہ ناواقف تو نہیں تھا جانتا تھا وہ اس کی متوقع قربت سے خائف تھی وہ اس کے قریب جاتا تو وہ ایسے ہی کپکپانے لگ جاتی تھی۔۔۔۔

"ریلیکس عائلہ۔۔۔۔جاناں اٹس نارمل۔۔۔۔"وہ اس کی ناک سے ناک سہلاتے اس کی کلائی تھامے نرمی سے سہلا رہا تھا یرمان ملک کا یہ نرم انداز شاید کوئی دیکھتا تو حیران ہی ہو جاتا۔۔۔۔

"مُجھے ڈر۔۔۔۔"وہ جانتی تھی پہلی باری پہ درد ہوتا تھااور یرمان کے سامنے وہ نازک سی لڑکی کیسے برداشت کرتی اس کو۔

"شششش ٹرسٹ می کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"اس کے بالوں کو نرمی سے سنوارتے اپنے ہونٹ رکھے تھے اس کے بال اس کو کچھ زیادہ ہی پسند تھے۔۔۔

"پر درد۔۔۔۔."اس کا ذہن ابھی تک اسی پوائنٹ پہ اٹکا ہوا تھا جبکہ یرمان ملک حیران تھا اس کو امید نہیں تھی کہ عائلہ کو اس بارے میں اتنی معلومات ہو گی۔۔

"کیسے پتہ ہے تمھیں اس بارے میں۔۔۔؟"یرمان نے سنجیدگی سے استفسار کیا تھا عائلہ حیران تھی اسے اس سوال کی امید نہیں تھی یرمان ملک سے۔۔

"وہ۔۔۔وہ۔۔۔۔" عائلہ نے اپنے ہونٹ کاٹے جب کہ یرمان کو تپ چڑھی تھی اس کی یہ حرکت دیکھتے۔

"...No, Ayla, don't do ten... I don't like it"

"نو عائلہ ڈونٹ ڈو دس۔۔۔ آئی ڈونٹ لائک اٹ۔۔۔۔" وہ اس کے ہونٹوں کو سہلاتے سرد مہری سے بولا تو عائلہ نے ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں بھینچ لیا۔

"بتایا نہیں اتنی انفو کہاں سے ملی۔۔۔!" یرمان ملک نے دوبارہ سوال کیا تو عائلہ نے خاموشی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔

If you have so much information, you must know "

"...a lot more? Ayla!!! You

"اتنی معلومات ہے تو اور بھی بہت کچھ پتہ ہے ہو گا تمھیں؟ عائلہ تمھیں۔۔۔"یرمان ملک نے تکیے پہ سر رکھا اور سنجیدگی سے عائلہ کو دیکھا۔

"جی۔۔۔۔"

"اور کیا جانتی ہو۔۔۔؟"

"کس۔۔۔۔۔بارے۔۔۔۔میں۔۔۔۔؟"یرمان ملک کے سوالوں سے وہ الجھی تھی وہ کس بارے میں پوچھنا چاہا رہا تھا عائلہ اسے یہ نہیں بتا سکتی تھی کہ یہ سب کچھ اس کو ناولز سے پتہ چلا ورنہ وہ کہاں جانتی تھی اس بارے میں کچھ بھی۔۔۔

ہاں جو اس نے پڑھا اسی کے بارے میں پتہ تھا اور تو کچھ نہیں جانتی تھی وہ۔

"فرسٹ نائٹ کے بارے میں۔۔۔۔" یرمان ملک کے ہاتھ اس کی نائٹی کی ڈوریوں سے الجھے تھے جن کو وہ کھینچ کر توڑ چکا تھا۔

"نہیں۔۔۔پتہ۔۔۔۔"

I can't believe that someone who knows that it ")
hurts the first time doesn't know anything else.
You know everything. I was getting worried in the
gym that you were so innocent, when there was
(".nothing like that

"میں مان ہی نہیں سکتا جو یہ جانتی ہو کہ پہلی بار درد ہوتا ہے وہ اور کچھ نہیں جانتی ہو گی تمھیں تو سب پتہ ہے گریٹ میں ایوے پریشان ہو رہا تھا کہ تم

بہت انوسنٹ ہو جبکہ ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔"وہ سنجیدہ تھا اور اس کا یہ سنجیدہ انداز ہی عائلہ کے لئے پریشان کن تھا۔

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔میں۔۔۔۔"

"عائلہ۔۔۔۔"یرمان ملک کو غصہ نجانے کس بات پہ آیا تھا اس کے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں بھرتے وہ اس کو پیچھے گراتے اس پہ جھکتے اسے اپنے حصار میں قید کر گیا تھا۔

وہ تڑپتے اس کے کندھے پہ سر رکھ گئی یرمان کے غصے اس کا پورا وجود پسینے میں بھیگ گیا تھا یہ غصہ کچھ الگ ہی نوعیت کا تھا وہ اس کی سرد آواز سے ہی سہم گئی تھی۔

I...read in novels...when...all "

this...happens...between the first-time hero and

heroine...then...pain happens...just there...I

know\...and nothing...is there...

"...anything ...please

"میں نے۔۔۔۔۔ناولز میں۔۔۔۔۔پڑھا۔۔۔۔۔۔جب

فرسٹ۔۔۔۔۔ٹائم ہیرو ہیروئن۔۔۔۔۔کے درمیان یہ۔۔۔۔۔سب

ہوتا تو۔۔۔۔۔پین ہوتا ہے۔۔۔۔۔بس وہیں۔۔۔۔۔سے پتہ

ہے۔۔۔۔۔اور کچھ۔۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔ہے پلیز۔۔۔۔"وہ سسکتے

بمشکل اپنی وضاحت دے رہی تھی۔

"واٹ۔۔۔۔!؛" یرمان کرنٹ کھا کر پیچھے ہوا اب یہ ناولز کس بلا کا نام تھا وہ تو اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا ہاں لیکن اسے یقین آ گیا تھا کہ عائلہ جو کہہ رہی ہے بالکل سچ کہہ رہی تھی۔۔۔

"پلیز شاوٹ نہیں۔۔۔۔" عائلہ کے رخسار آنسوؤں سے پوری طرح سے تر تھے وہ اب باقاعدہ کانپنے لگی تھی۔۔۔

"سوری جاناں۔۔۔۔" اس کے آنسو یرمان ملک نے آپنے ہونٹوں سے چنے تھے اور اس کے بھیگے رخساروں کو اپنے ہونٹوں سے سہلاتے اس نے عائلہ کی نائٹی کی سٹرپ کندھوں سے سرکاتے اس کی گردن پہ ہونٹ رکھے تھے۔۔۔۔

"میرے لبوں پہ بسا ہے تیرا ہی نام،

تُو جو چھو جائے، جل اُٹھے ہر ایک مقام۔۔۔"

عائلہ کی آنکھوں میں بے ساختہ ایک بار پھر سے مایا کا عکس آیا جب یرمان ملک اس کے قریب تھا اور اب اتنے نازک لمحاتِ وہ مایا کو سوچ رہی تھی۔۔

"...Just think of me, remember me"

"صرف مُجھے سوچو مجھے یاد رکھو۔۔۔" یرمان ملک نے عائلہ اور خوُد کو ہر پردے سے آزاد کرتے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

تیری پلکوں کی چھاؤں میں جینا ہے،

تیری سانسوں میں ہر پل بسا رہوں۔۔۔

تو جو کہہ دے، تو خود کو مٹا دوں،

بس تیری چاہت میں فنا رہوں

عائلہ نے ایک نظر خود پہ جھکے یرمان ملک پہ ڈالی جو اس کی سانسوں کے قریب تھا۔

وہ آنکھیں بند کر گئی لیکن آنکھیں بھیگنے لگی تھیں آنکھوں کے پپوٹے بھی سرخ ہوتے سوج گئے تھے۔

یرمان ملک نے کمفٹر پاؤں کی مدد سے اوپر کھینچتے عائلہ اور خود کو کمفٹر میں لیتے اس کے وجود پہ اپنے ہونٹوں کی مہر لگائی۔

"یور آر اونلی مائن۔۔۔۔"وہ اس کے ہونٹ کو سہلاتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولا تھا۔

تُو جو چھو لے، بدن میں شرر جاگتے،

یہ رگ رگ تیری طلب میں ڈوبی ہے۔۔۔

تیرے ہونٹوں کا لمس جو چکھ لوں میں،

تو لگے جیسے جنت میرے روبرو بھی ہے

۔۔۔

عائلہ کی پینک ہوتی ٹانگوں کو اس نے پیچھے اپنی کمر پہ لاک کیا عائلہ مذید اس کے قریب آگئی تھی اتنی کہ عائلہ کی نازکی یرمان ملک کو اپنے برہنہ سینے پہ محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کو خود میں بھینچتے وہ ایک ہی جھٹکے میں یرمان ملک عائلہ کو اپنے وجود کا حصہ بنا گیا تھا عائلہ کے ہونٹوں سے ایک سسکی نکلی تھی جس کا گلہ یرمان ملک نے اس کے ہونٹوں پہ اپنے ہونٹ رکھتے گھونٹ دیا تھا اس کے وجود کا

حصّہ بنتے ہی جیسے پورے وجود میں آنگ آنگ میں سکون کی لہر دوڑ گئی تھی

دوسری طرف عائلہ کو لگ رہا تھا وہ مذید سہن نہیں کر سکے گی۔۔۔

"بدن میں تیرے اُترتا جا رہا ہوں میں،

خود کو بھول کے تجھے پا رہا ہوں میں۔۔۔"

اسے اپنا نچلہ حصہ سن ہوتا محسوس ہو رہا تھا یرمان کی شدت تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی وہ اس کو اپنے بدن کا حصہ بنائے نرمی سے اس کی دھڑکنوں پہ اپنے ہونٹوں کا لمس بکھر رہا تھا ہاتھ نرمی سے عائلہ کی پشت کو سہلا رہے تھے۔

تیری انگلی کا لمس جب گردن پہ اترے،

میرے جسم کی ہر سُولرز شیں چلنے لگیں۔۔۔

یہ جو دھڑکن ہے، یہ جو سانسیں ہیں،

بس تیری شدت میں پلنے لگیں۔۔۔

بھلے یرمان کے عمل میں نرمی تھی لیکن یہ نرمی بھی عائلہ سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

میرے سینے پہ رکھ دے تُو اپنا چہرہ،

میں سانس روک کر صرف تجھے محسوس کروں۔۔۔

تیری آواز کی نرمی جب کانوں میں گونجے،

میں ہوش کھو کر تیرا ہر اشارہ قبول کروں۔۔۔

وہ ہل تک نہیں پا رہی تھی یرمان کی شدتیں سہتے اس کا پورا وجود پسینے سے تر تھا۔۔۔

یہ پسینے سے بھیگا بدن،

یہ ہونٹوں کی پیاس،

یہ رات کی خامشی،

یہ وقت کی بندش۔۔۔

سب گواہ ہیں کہ عشق بے حد ہے،

تیری قربت میری سب سے بڑی خواہش۔۔۔

یرمان نے سائیڈ ٹیبل سے ٹیشو اٹھاتے عائلہ کی پسینے سے تر پیشانی ٹیشو سے صاف کی تھی۔

"عائلہ۔۔۔۔" یرمان ملک نے اس کے بازو اپنی گردن میں حائل کرتے اسے اپنے ساتھ لگائے نرمی سے اس کی گردن سہلائی تھی۔

جب تُو خود کو مجھ میں ڈھالے،

میری روح تک رسائی پالے۔۔۔

تو لگے جیسے کائنات تھم گئی ہو،

تیرا لمس میری ہستی سنوارے۔۔۔

جبکہ یرمان ملک سے اس پل عائلہ کو شدید جھجک محسوس ہو رہی تھی ہاں وہ دونوں میاں بیوی تھے لیکن عائلہ کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا یرمان ملک ابھی تک اسے اپنے بدن کا حصہ بنائے ہوئے تھا۔۔۔۔

"تیری قربت میں جو لمحے گزرتے ہیں،

وہ میری رگ رگ میں اُترتے ہیں۔۔۔"

اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں کچھ تھکاوٹ سے اور کچھ نیند سے جبکہ یرمان ملک نے ایک بار پھر سے اپنی شدتیں بڑھا دی تھیں۔

عائلہ اس کی شدتیں سہتے حواس کھو چکی تھی یرمان کو احساسِ تو تب ہؤا جب وہ اس کی بانہوں میں جھول گئی وہ اسے لٹائے اس کا سر اپنے کندھے پہ رکھتے اس کے بالوں کی لٹیں جو پسینے سے بھیگی اس کے رخساروں سے چپکی ہوئی تھی پیچھے کرتے اس پہ کمفٹر ٹھیک کیا۔

"تُو میرا جسم، تُو میری روح ہے،

تیری ہر سانس میں میری چاہت موجود ہے۔۔۔"

You are very delicate, my friend... This situation "

is so intense... You are lucky, the first girl to be

"...close to the country of Yerman... My wife

"بہت نازک ہو یار تم۔۔۔ اتنی سی شدت پہ یہ حال۔۔۔ خوش قسمت ہو تم یرمان ملک کی قربت پانے والی پہلی لڑکی۔۔۔ مائی وائیف۔۔۔۔" وہ اس کو خود میں بھینچتے آنکھیں موند گیا تھا۔

"سنو، رات ساری تمہیں سوچتے گزر جائے،

میری بانہوں میں دن سحر ہو جائے۔۔۔"

"پیار تیرا میری رگوں میں اتر جائے،

میری ہر دھڑکن تیرا نام پکارے۔۔۔"

"اتنی حسین لگ رہی ہو، جیسے خواب ہو،

میرے لمس میں ڈھلتی ہوئی کوئی کتاب ہو۔۔۔"

عائلہ نیند میں بھی بے چین تھی یرمان ملک کو ایک پل کے لیے لگا کہ اس نے بہت جلد بازی کی ہے آ بھی عائلہ کو اس کی زندگی میں شاملِ ہوئے اتنا زیادہ ٹائم نہیں ہوا تھا لیکِن وہ عائلہ کو کھونے سے ڈر رہا تھا پہلی بار کوئی اتنے قریب تھی دل چاہا رہا تھا ساری زندگی اسے ایسے ہی دیکھتے کٹ جائے۔۔۔

یرمان کو نیند نہیں آ رہی تھی نیند اس کی آنکھوں سے دور تھی وہ بار بار عائلہ کے بارے میں سوچ رہا تھا اس کے اتنے قریب کہ ان کے درمیان کے سارے فاصلے سمٹ گئے تھے وہ بے چین ہو رہا تھا لب ایک بار پھر سے اس کی گہرائیوں پہ جانے کو مچل رہے تھے وہ ایک بار پھر سے عائلہ کو اپنے قریب کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اس نے آہستگی سے عائلہ کے وجود سے کمفرٹر سرکایا اس کی گہرائیوں پہ بنے اپنے ہونٹوں کے نشان دیکھتے عنابی ہونٹ مسکرائے تھے۔۔

وہ اپنی پوری زندگی میں اتنا نہیں مسکرایا جتنا عائلہ کے ساتھ ان چند دنوں میں مسکرا چکا تھا۔

وہ ضامن سے عائلہ کو چھین چکا تھا اب عائلہ اس کی تھی صرف یرمان ملک کی۔۔۔

"تمھیں اب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنا بنالیا ہے تمھارے وجود پہ میری شدتوں کے ایسے نشان ہیں کہ تم اب خود مجھ سے دور جانے سے پہلے سوچو گی۔۔۔"اس کے ابھاروں پہ اپنی سلگتی سانسیں چھوڑتے وہ اس کے چہرے پہ پھیلے رنگوں کو دیکھ رہا تھا۔

آہستہ آہستہ اس کے جزبات ایک بار پھر سے شدت پکڑنے لگے تھے دل تھا کہ اتنی قربت کے بعد بھی نہیں بھرا تھا وہ بے چین ہوتا اس کے ہونٹوں کو قید کر گیا تھا عائلہ کے سن ہوتے اعصاب ایک بار پھر سے بیدار ہوئے تھے

ایک بار پھر سے یرمان کے ہونٹوں میں قید اپنے ہونٹ دیکھتے اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں اس بندے کا دل کیوں نہیں بھر رہا تھا۔

اتنی کوشش کی اس نے بچنے کی لیکن یرمان ملک اس کے وجود پہ اپنے نام کی مہر لگا چکا تھا اب وہ یرمان ملک کی ہو چکی تھی لیکِن مایا کا خیال اس کے زہن سے نہیں جا رہا تھا وہ چاہا کر بھی انجانی سوچو سے روک نہیں پا رہی تھی خود کو۔۔۔دل میں عیجب سی بے چینی تھی جیسے ڈر ہو آگے کچھ غلط ہونے والا تھا۔

.....

یرمان ملک اپنے بھاری وجود کا بوجھ اس پہ ڈالتے اُس کو ایک بار پھر سے خود میں قید کر رہا تھا عائلہ بے بسی سے اس کے پیچھے ہٹنے کا انتظار کر رہی تھی وہ بے خود ہوتا اپنی شدت بڑھا رہا تھا عائلہ کے لیے اس کی بڑھتی شدت سہن

کرنا مشکل ہو رہا تھا پہلے ہی وہ رات والی شدتیں سہتے سنبھلی نہیں تھی اور ایک بار پھر سے وہ سب کچھ دوبارہ۔۔

عائلہ کو جب اپنی سانس رکتی محسوس ہوئی تو اس نے یرمان کی گردن میں اپنے ناخن چھبو دیئے تھے یرمان ملک نے بے اختیار اپنی گردن پہ ہاتھ رکھا جہاں خون کے ننھی ننھی بوندیں تھیں۔

"شٹ۔۔۔" وہ پیچھے ہوتا عائلہ کا ہاتھ تھام گیا تھا اس کے ناخن اتنے بڑے نہیں تھے لیکن پھر بھی اس کی گردن پہ اچھے خاصے نشان چھوڑ چکے تھے جب جب وہ اپنی شدت بڑھتا عائلہ ایسے ہی ناخن چھبو دیتی تھی۔۔۔

Stay away from me... I'm not happy... with you... "

"...who are once again... coming closer to me

"دور رہیں مجھ سے۔۔۔ دل نہیں بھرا۔۔۔ آپ کا۔۔۔ جو ایک بار پھر۔۔۔ سے میرے۔۔۔ قریب آ۔۔۔ رہے ہیں آپ۔۔۔" عائلہ کی آواز نا چاہتے بھی بلند ہوئی تھی اب تو اس کی برداشت جواب دے چکی تھی۔۔

" What do you mean...? How can my heart fill up ...so quickly? And then the relationship with you"

"کیا مطلب ہے تمھارا۔۔۔؟ دل اتنی جلدی کیسے بھر سکتا ہے میرا۔؟ اور پھر تم سے جو رشتہ۔۔۔۔"

"کونسا رشتہ۔۔۔!؛ کیسا رشتہ۔۔۔۔؟!" عائلہ اپنے بالوں کو جھنجھوڑنے لگی یرمان کا لمس بچھو کی طرح پورے وجود کو ڈستا محسوس ہو رہا تھا۔

".Ayla, behave yourself"

"عائلہ بیہیو یور سیلف۔۔۔" وہ عائلہ پہ غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا جانتا تھا وہ نا چاہتے بھی تھوڑی بہت سختی دکھا چکا تھا عائلہ یقیناً اسی کا غصہ اتار رہی تھی لیکن پھر بھی عائلہ کی اونچی آواز وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔

"غلط کہا ہے کیا۔۔۔؟" وہ آنسو صاف کرتے کمفرٹر کھینچتے اپنے آپ کو کور کرنا چاہا رہی تھی لیکِن یہ کہاں ممکن تھا ویسے بھی ان کے درمیان کے سارے پردے ہی گرے چکے تھے۔

" Ayla, you are my wife...!; Whenever I need your presence, I will come close to you and you cannot stop me in this matter... you will not be able to..."

"عائلہ بیوی ہو میری۔۔۔!؛ جب جب مُجھے تمھارے وجود کی طلب ہو گی تمھارے قریب آؤں گا اور تم مجھے روک نہیں سکتی ہو اس معاملے میں۔۔۔

تمھاری نہیں چلے گی۔۔۔"اس کو کمر سے تھامے یرمان ملک نے آپنے قریب کیا تھا وہ مزاحمت کر رہی تھی لیکِن پھر بھی یرمان نے اس کو خوُد کے قریب کرتے اس کے بکھرے بالوں کو پیچھے کرتے اس کے کندھوں پہ ہونٹ رکھے تھے عائلہ نے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا تھا۔

"بیوی ہو عائلہ۔۔۔ تمھاری یہ گریز کیوں پھر۔۔۔؟"وہ سوالیہ انداز میں پوچھ رہا تھا جبکہ عائلہ نے استزئیہ اسے دیکھا کہ کیا میاں بیوی ایسے ہوتے ہیں کیا یرمان ملک اس کا من چاہا شوہر تھا۔

Instead of asking me this question, if you ask "

"...yourself, maybe you'll get the answer

"یہ سوال میرے سے پوچھنے کے بجائے آپ خود سے پوچھیں تو شاید آپ کو جواب مل جائے گا۔۔۔"وہ یرمان کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی اس کی

نظریں سائیڈ پہ پڑی تصویر پہ تھیں وہ کب دیکھ پاتی تھی یرمان ملک کی طرف۔

" Why are you confusing me, Ayla? Should I assume that you didn't want everything that happened between us a while ago, or are you trying to say that I forced you..."؛"

"عائلہ کیوں الجھا رہی ہو مجھے۔۔۔۔کیا میں یہ سمجھوں جو کچھ دیر پہلے ہمارے درمیان ہوا وہ سب تم نہیں چاہتی تھی یا پھر تم یہ کہنا چاہا رہی ہو کہ میں نے تم سے زبردستی کی ہے۔۔۔۔!؛"وہ سنجیدگی سے سوال کر رہا تھا جبکہ عائلہ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا وہ مزید طیش میں آیا جب جب وہ عائلہ سے بات کرتا عائلہ ادھر اودھر دیکھنے لگ جاتی تھی۔

You asked me what I wanted…? When did you "

"?…ask me what I wanted

"آپ نے مجھ سے میری مرضی پوچھی۔۔۔؟جو میں چاہتی تھی آپ نے پوچھا ہی کب۔۔۔؟"عائلہ کے لہجے میں تلخی در آئی تھی چاہے نکاح ہو یا پھر زبردستی کی رخصتی سب تو یرمان ملک نے اپنی مرضی سے کیا اور پھر ان کا رشتہ بھی مکمل ہو گیا یہ بھی یرمان ملک کی مرضی سے اب آ ایسے پوچھ کر وہ کیا ثابت کرنا چاھتا تھا۔۔

What did you want…?"

کیا چاہتی تھی تم۔۔۔؟"وہ عائلہ کو سائیڈ پہ کرتے اپنا ڈریس اٹھتے " شرٹ پہنتے بٹن بند کرنے لگا ۔۔

مجھے کچھ۔۔۔۔۔ نہیں کہنا۔۔۔۔ہے آپ سے۔۔۔"وہ کمفٹر "
کندھوں تک اوڑھ گئی تھی ۔

"Ayla, I can do a lot if I want to. If I want to come close to you again, you won't be able to stop me. What happened between us is not my fault because you are my wife and what you think is your problem, not mine."

عائلہ میں چاہوں تو بہت کچھ کر سکتا ہوں ایک بار پھر سے آگر "
تمھارے قریب آنا چاہوں تو تم مجھے روک نہیں پاؤ گی جو ہمارے
درمیان ہوا مُجھے کوئی گلٹ نہیں ہے کیونکہ تم میری بیوی ہو اوُر جو

تم سوچتی ہو یہ تمھارا مسلہ ہے میرا نہیں۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا تو عائلہ نے سر جھٹکا۔

"How could you ignore me like this?!"

یہ نظر انداز کیسے کیا تم نے مُجھے ۔۔"!!وہ تلملایا تھا عائلہ پہلی " لڑکی تھی جو یوں اسے نظر انداز کرتی تھی ورنہ تو لڑکیاں اکثر اس کو دیکھ کر آہیں بھرتی تھی لیکن مقابل بیٹھی لڑکی کے وہ اتنے قریب جا چکا تھا کہ اس کے بدن کے ہر نقوش کو وہ گہرائی سے دیکھ چکا تھا مانپ چکا تھا پر عائلہ کی ہٹ دھرمی اب اسے غصہ دلا رہی تھی۔

"Why do you think I'll be attracted to your personality? She'll be the one who'll be impressed by you."

"آپ کو۔۔۔۔۔یہ زعیم۔۔۔۔کیوں ہے کہ۔۔۔۔میں آپ۔۔۔۔کی پرسنیلٹی۔۔۔۔۔سے مرغوب ہو جاؤں گی۔۔۔۔؟وہ اوئر ہوتی۔۔۔۔ ہوں گی جو۔۔۔۔ آپ سے امپریس۔۔۔۔ہوتی ہوں۔۔۔گی۔۔"عائلہ میں اتنی ہمت آ نجانے کہاں سے گئی تھی وہ اس کے ہر سوال کا جواب دے رہی تھی بلکے طنز ہی کیے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"So you weren't impressed by my personality..."

تو تم میری پرسنلٹی سے امپریس نہیں ہوئی۔۔۔؟"اسے دل ہی "
دل میں لگ تو بہت برا رہا تھا لیکِن عائلہ کے سامنے کیسے شو کر سکتا
تھا۔

"No... Maya would... be... your... girlfriend..."

نہیں۔۔۔ مایا ہوتی۔۔۔ ہو گی۔۔۔ آپ کی۔۔۔ گرل "
فرینڈ۔۔۔"لفظ گرل فرینڈ اس نے خاصا چبا کر کہا کہ یرمان ٹھٹکا
عائلہ کے چہرے کے اتار چڑھاؤ اسے بہت کچھ سمجھا رہے تھے کیا
عائلہ مایا کی وجہ سے جلن میں مبتلا ہو رہی تھی عائلہ کے انداز سے
تو ایسا ہی لگ رہا تھا۔

"girlfriend..."

گرل فرینڈ۔۔۔!؛"وہ حیرانگی سے پوچھنے لگا عائلہ نے اپنا کمفرٹر "
کس کر پکڑا تھا آگر ذرا سا بھی لوز ہوتا تو اس کے وجود سے سرک
جاتا ۔۔

کیا نہیں ہے وہ۔۔۔"عائلہ نے تیزی سے پوچھا ۔۔"

"If I say she's my girlfriend, what will you say?
Ayla, do you think you'll stop me from talking to
Maya?"

اگر میں کہوں کہ وہ میری گرل فرینڈ ہے تو پھر کیا کہو گی تم۔۔؟ "
عائلہ کیا تمھیں لگتا ہے تم مجھے مایا سے بات کرنے سے روکو
گی۔۔۔؟"وہ شاید خوش فہم سا ہو رہا تھا۔

"Do you think I'll stop you?"

آپ کو۔ ۔ لگتا ہے میں آپ۔۔۔ کو رکوں۔۔۔ گی۔۔۔؟"وہ خوَد "
کی طرف اِشارہ کر رہی تھی جیسے بے یقین ہو کہ یرمان اس سے مایا
کے متعلق ایسے بات کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔

تم روک سکتی ہو مجھے۔۔۔!؛"وہ نجانے کس بات پہ تلملایا تھا لیکِن "
یہ سچ تھا کہ اسے عائلہ کی باتوں پہ انتہائی غصہ آیا تھا کتنی بیوقوف
تھی اتنے قریب جانے کے بعد وہ بھی اس کا ایسی باتیں کرنا بنتا تو
نہیں تھا۔

میں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلانے لگی اسے یرمان ملک "
سے جھجھک تو بہت زیادہ ہو رہی تھی دل کر رہا تھا یہاں سے غائب
ہو جائے۔

ساتھ غسل کریں گے۔۔۔"وہ عائلہ کے وجود سے کمفٹر سرکاتے "

اسے بانہوں میں بھرتے باتھ روم کی طرف لے گیا عائلہ اپنا حلیہ دیکھتے سرخ ہوئی تھی ۔

یرمان ملک نے اسے باتھ روم کے فلور پہ کھڑا کیا اور اس کو گہرائی سے دیکھنے لگا عائلہ نے خود کو کور کرنا چاہا لکین یہ کہاں ممکن تھا۔۔

"...There is no benefit.jana"

"کوئی فایدہ نہیں ہے جاناں۔۔۔"وہ اس کی دھڑکنوں پہ ہونٹ رکھتے اسے اپنے حصار میں جکڑ چکا تھا مقابل کے وجودِ سے اٹھتی خوُد کی مہک ایک بار پھر سے یرمان ملک کو گرم کر چکی تھی۔

ابھی تو صبح کے پانچ بجے تھے عائلہ کا نیند سے برا حال تھا اسے سوئے محض آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا شاید جب یرمان ایک بار پھر سے اس پہ حاوی ہوتے اس کی نیند خراب کر چکا تھا۔

"نہیں۔۔۔اب مذید۔۔۔ نہیں۔۔۔۔"عائلہ نے پوری قوت لگاتے یرمان ملک کو دھکا دیا لیکن وہ اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں الٹا اس کی گرفت میں سختی آ گئی تھی۔

"سہنا تو پڑے گا۔۔۔۔"وہ اس کو ایک بار پھر سے اپنے بدن کا حصّہ بنا گیا عائلہ کی آنکھوں سے اشک گرا تھا جسے یرمان سے اپنے ہونٹوں سے چن لیا کچھ ہی دیر میں باتھ روم میں عائلہ کی سسکیاں گونجنے لگی جن کا گلہ گھونٹتے وہ اسے خوُد میں قید کرتا چلا گیا تھا عائلہ اس کی پناہوں میں قید اس کی شدتیں سہ رہی تھی۔

•••••

مایا یہاں سے وہاں چکر لگا رہی تھی رات جب سے اس نے یرمان سے بات کی وہ تب سے جلتا تندور بنی ہوئی تھی یرمان کتنی آسانی سے اپنا دامن بچا گیا تھا۔ وہ اس کی محبت میں اتنا آگے نکل چکی تھی وہ صاف صاف مکر گیا کیا وہ نہیں محسوس کر تا مایا کی آنکھوں میں اپنے کیے جذبات اتنا انجان تو نہیں تھا جتنا وہ بن رہا تھا۔

" All this is happening because of this girl. How could Yerman give her so many important things in front of me? That girl has trapped Yerman in ...her trap. This can't be, Yerman is mine alone"

"یہ سب اس لڑکی کی وجہ سے ہو رہا ہے کیسے یرمان نے اسے میرے سامنے اتنی امپورٹنٹس دی وہ لڑکی یرمان کو اپنے جال میں پھنسا چکی ہے یہ نہیں ہو سکتا ہے یرمان ہے صرف میرا۔۔۔"ساری رات وہ ایک لمحے کے لیے بھی نہیں سو سکی بار بار نظروں کے سامنے یرمان اور عائلہ کے سینز آ رہے تھے۔

یرمان ملک عائلہ کو کتنا سپیشل ٹریٹ کر رہا تھا وہ لڑکی چند ہی دنوں میں یرمان ملک کو بری طرح سے اپنے جال میں پھنساتے اس کو ٹریپ کر چکی تھی۔

"یہ اچھا نہیں ہو رہا ہے۔۔۔کیا یرمان اس لڑکی کے ساتھ آپنا رشتہ مکمل۔۔ نہیں۔۔۔پر عائلہ کی گردن پہ وہ نشان تھے۔۔۔اس کا مطلب تو یہی ہے۔۔۔یا خدا ایسا ہو گیا تو میں کیا کروں گی۔۔۔یرمان کو تو میں ہمیشہ ہمیشہ

کے لیے کھو دوں گی۔۔۔"وہ روم میں ٹہلتے مسلسل یہی سوچے جا رہی تھی

۔۔

ذہن لڑاتے بھی کوئی ترکیب ذہن میں نہیں آ رہی تھی جسے وہ آپلائی کر پاتی

۔

"کچھ سوچو مایا۔۔۔مجھے کچھ ایسا کرنا ہے جس سے ایک بار یرمان میرے قریب آ جائے پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔کیا مجھے دیکھنا چاہیے کہ یرمان اور عائلہ۔۔۔آگر تو ان دونوں کے درمیان ایسا تعلق بنا ہوا ہوا تو ضرور وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب ہوں گے۔۔۔لیکن میں یہ منظر دیکھوں گی کیسے۔۔۔"وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے سراپے پہ نظریں گاڑے ہوئے تھی۔۔۔۔۔۔

عائلہ سے تو زیادہ خوبصورت تھی وہ ڈریسنگ بھی اچھی تھی وہ لڑکی تو یونیورسٹی کیسے دبکو بن کر رہتی تھی لیکِن مایا کو اچھے سے اندازہ تھا کہ ایسا لڑکیاں خاصی چالاک ہوتی ہیں۔

"مُجھے دیکھنا ہو گا یہ لیکِن یہ بہت اکورڈ۔۔۔" وہ ناخنوں کو دانتوں سے کترتے سوچے جا رہی تھی اسی دوران اس کا سیل فون بجا تھا کال اس کی دوست کی تھی۔۔۔مایا کا موڈ تو نہیں تھا کسی سے بات کرنے کا لیکن پھر دوست کا سوچتے اس نے کال اٹھالی۔۔

"ہاں بول کیا کہنا ہے۔۔۔؟" یرمان کو کو لیکر جتنی وہ اپ سٹ تھی کسی سے اچھے انداز میں بات نہیں کرنے والی تھی۔

What happened, Maya? Are you okay? Why are "
you in a bad mood! Did you have an argument
"?with Yerman

"مایا کیا ہوا؟ تم ٹھیک ہو؟ موڈ کیوں خراب ہے! یرمان سے بحث ہو گئی کیا؟" اس کی دوست جانتی تھی کہ جب کبھی یرمان اور مایا کے درمیان بحث ہوتی اسی وقت مایا کا موڈ اتنا خراب ہوتا۔

"?No, tell me, is there any work"

"نہیں تم بتاؤ کوئی کام ہے۔۔۔۔!؛" مایا نے خود کو کمپوز کیا اب وہ اپنی دوست کو یہ تو نہیں بتا سکتی تھی کہ کس حال میں ہے اور کیا سوچ کر اپنا دل جلا رہی ہے۔

No, yaara, it's nothing to do. I heard about "
Yerman Malik. He went to Turkey with his wife.
I'm very sad. Whether you're in Yerman's life or
not, how can he take Ayla with you? He's your
boyfriend. I've been very upset ever since I heard
".that. I thought I'd talk to you

"نہیں یار کوئی کام نہیں ہے بٹ یرمان ملک کے بارے میں سنا وہ اپنی بیوی
کے ساتھ ترکی گیا ہے۔۔۔مُجھے بہت دکھ ہوا تم یرمان کی زندگی میں ہو بھی یا
نہیں کیسے تمھارے ہاتھ وہ عائلہ کو ساتھ لے جا سکتا ہے وہ تمھارا بوائے
فرینڈ ہے۔۔۔جب سے سنا ہے بہت اپ سٹ ہوں سوچا تم سے بات کر
لوں۔۔۔"وہ مایا کی حالت سے بے خبر بولے جا رہی تھی۔۔

Because of Qayyum Uncle, Yerman had to bring "
Ayla along. He forced her… Otherwise, I am with
Yerman everywhere, we are both going together.
That girl has no importance in Yerman's life. You
"…don't need to worry about her

"قیوم انکل کی وجہ سے یرمان کو عائلہ کو ساتھ لانا پڑا انہوں نے فورس
کیا۔۔۔ورنہ یرمان کے ساتھ تو میں ہوں ہر جگہ تو ہم دونوں ساتھ جا رہے
ہیں وہ لڑکی یرمان کی زندگی میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی ہے تمھیں اس
بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"مایا نے اپنی سائیڈ
گردن رب کی۔

Oh, well, I was worried... Best of luck, my friend. "

I say, marry Yerman, then your position will become stronger compared to this girl. If you get close to Yerman, it will benefit you. Do you understand what I'm saying?"

"آوو اچھا میں تو پریشان ہو گئی تھی۔۔۔بیسٹ آف لک یار میں تو کہتی ہوں یرمان سے شادی کر لو پھر تمھاری پوزیشن سٹرونگ ہو جائے گی اس لڑکی کی نسبت اوُر اگر تم یرمان کے قریب جاتی ہو تو اس کا فایدہ تمھیں ہو گا سمجھ رہی ہو ناں کیا کہہ رہی ہوں میں۔۔۔۔"وہ مایا کو مشورہ دے رہی تھی جس کے بارے میں مایا پہلے ہی سوچ رہی تھی۔۔

Hmmmm, but this is very difficult. Once Abrish "
leaves, Yerman will be forced to keep this girl
with him... Then this girl will be nowhere in
"...Yerman's life

"ہمممم بٹ یہ بہت مشکل ہے ایک بار جب تک ابرش کی رخصتی نہیں ہو گی یرمان اس لڑکی کو اپنے ساتھ رکھنے پہ مجبور ہے۔۔۔پھِر یہ لڑکی یرمان کی زندگی میں کہیں نہیں ہو گی۔۔۔"مایا آنے والے وقت سے بے خبر تھی۔۔۔

"لیکِن ابرش کی رخصتی نہ جانے کب اس سے پہلے اگر عائلہ نے یرمان کو ٹریپ کر لیا تو پھر کیا ہو گا۔۔۔؟وہ یرمان ملک کی بیوی ہے اس کی پوزیشن فحال تم سے زیادہ سٹرونگ ہے سوچو آگر یرمان اس کے قریب ہو گیا تو تم کیا

کرو گی۔۔۔؟؛"مایا کی دوست سمجھدار تھی جانتی تھی کہ یرمان ملک عائلہ کی طرف مائل ہو ہی جائے گا ان کے درمیان جو رشتہ تھا وہ ایسا ہی تھا دو اجنبی ایک دوسرے کے قریب ہو جاتے ہیں۔۔۔

"کیسی باتیں کر رہی ہو تم۔۔۔؟ ایسا کچھ نہیں ہو گا تم جانتی ہو میں یرمان سے کتنی محبت کرتی ہوں۔۔۔اُسے کسی قیمت پہ نہیں کھو سکتی ہوں یار۔۔۔"مایا کے تو سر پہ لگی اور تلوؤں پہ بجھی یرمان ملک کی دوری کا سوچتے اس کی سانس ہی رکنے لگی۔

"ہاں میں جانتی ہو تم یرمان ملک سے کتنی محبت کرتی ہو مجھ سے ڈھکی چھپی نہیں یہ بات لیکن میری دوست حالات کو بھی تو دیکھو میں تو کہتی یرمان کو اپنی طرف۔۔۔"وہ مایا کو پورا پلان سمجھا رہی تھی جو مایا کی سمجھ میں آ رہا تھا لیکِن یہ بہت رسکی تھا۔

Yes, I know how much you love Yerman Malik. "

It's no secret to me, but my friend, look at the circumstances, I would tell Yerman to come to my

"...side

"یہ بہت مشکل ہے یار۔۔۔یرمان کئیں مجھ سے۔۔۔"

"تم یرمان کی ٹینشن چھوڑ دو مایا تم یرمان کو اگر نہیں کھونا چاہتی ہو تو تمھیں یہ کرنا ہو گا اس سے پہلے کہ یہ سب عائلہ اور یرمان کے درمیان ہو۔۔۔"مایا کی دوست کو مایا پہ حد سے زیادہ غصہ آرہا تھا اتنے عرصے سے وہ یرمان ملک کے ساتھ تھی اور ابھی تک یرمان کو شادی کے لیے قائل نہیں کر پائی۔

No, don't go near Yerman and Ayla, this isn't going to happen, man... Yerman's level hasn't

dropped that much, you know, Yerman isn't attracted to girls like that, I'll implement this plan tomorrow\..."

نہیں یرمان اور عائلہ کے قریب جائے یہ نہیں ہونے والا یار۔۔۔ " یرمان کا لیول اب اتنا بھی نہیں گرا ہے جانتی ہو یرمان کو ایسی لڑکیاں اٹریکٹ نہیں کرتی ہیں میں کل ہی اس پلان پہ عمل کرونگی۔۔۔"مایا کو یہ ہی مناسب لگ رہا تھا اور کوئی حل نظر نہیں آ رہا تھا یرمان ملک کو اپنی طرف کرنے کا۔

باربار نظروں کے سامنے عائلہ اور یرمان آرہے تھے وہ ان سوچوسے چاہا کر بھی پیچھا نہیں چھوڑاپارہی تھی۔۔۔۔

Maya, Maya, my friend, don't you know that "
middle-class girls are very smart? Ayla is
beautiful and young, and then Yerman is also
married to Malik. Do you think that when Yerman
gets the chance, he will leave her? No, not at all.
You don't know the nature of men. Do what I have
".said, then see what happens

"مایامایایار تم نہیں جانتی ہو مڈل کلاس لڑکیاں بہت تیز ہوتی ہیں عائلہ
خوبصورت ہے کم عمر ہے اوٗر پھر یرمان ملک کے نکاح میں بھی ہے کیا لگتا ہے
جب یرمان کو موقع ملے گا وہ اُسے چھوڑے گا نہیں ہر گز نہیں مرد کی
فطرت کو تم نہیں جانتی ہو تم وہ کرو جو میں نے کہا ہے پھر دیکھنا کیا ہوتا

ہے۔۔۔"مایا ہونٹوں کو بھینچے کچھ سوچنے میں مصروف تھی مذید کچھ باتیں کرتے اس نے کال کٹ کرتے فون سائیڈ پہ رکھا تھا اور روم سے نکل آئی۔

یرمان کے روم کا دروازہ تو بند تھا اوٗر دروازہ تو وہ نوک بھی نہیں کر سکتی تھی اسے کچھ آور ہی کرنا تھا۔۔۔

وہ یرمان ملک کے پیار میں اس قدر پاگل ہو چکی تھی کہ مئینرز تک بھول چکی تھی وہ جانتی تھی یہ حرکت ٹھیک نہیں ہے آیسے کسی کے کمرے میں دیکھنا مناسب نہیں تھا لیکِن وہ پھر بھی جا رہی تھی یرمان عائلہ کے قریب نہ ہو گیا یہ خوف اس کی رگ رگ میں سرایت کر گیا تھا۔

"ہو سکتا ہے مجھے کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہوں۔۔۔"وہ دل ہی دل میں اپنی خود ساختہ سوچو پہ نادم ہو رہی تھی۔۔۔

"پریرمان کیوں اس لڑکی کو سپیشل ٹریٹ کر رہا تھا۔۔" یہ وہ پوائیٹ تھا یہاں پہ آکر مایا الجھ جاتی تھی اور پھر کوئی سرا اس کے ہاتھ نہیں لگتا تھا وہ آنکھیں میچی اپنے سینے پہ ہاتھ رکھتے گہرا سانس بھرتے کھڑکی کی طرف آئی تھی۔۔

کھڑکی کو آہستہ سے کھولنا چاہا لیکن وہ لاکڈ تھی وہ تملایا کر رہ گئی۔

"یہ لڑکی بہت چالاک ہے کوئی پروف نہیں چھوڑ رہی ہے یرمان کو اگر اس نے ورغلا لیا تو۔۔۔" مایا کا دل چاہا دروازے پہ دستک دے۔

ساری رات اس کی جاگتے گزری تھی اب تو صبح کے پانچ بج رہے تھے وہ کافی دیر تک کھڑکی کے سامنے کھڑی رہی اور سوچتی کہ وہ دروازہ نوک کرے یا نہیں لیکن دل کو تسلی تبھی ہونی تھی جب وہ ایک بار آندر چلی جاتی۔۔

اس نے دروازہ پہ دستک دی ایک بار دو بار لیکِن جواب نہیں ملا اوَر پھر دروازے پہ ہاتھ مارتے واپس کمرے میں چلی آئی۔۔

".I'll have to do something"

"کیسے پتہ کروں۔۔۔"وہ بیڈ پہ پڑے کشن اٹھا کر غصے میں زمین پہ پھینک چکی تھی اپنے بالوں کو نوچتے اس پل وہ نارمل نہیں لگ رہی تھی۔۔

"کچھ آور کرنا ہو گا مُجھے۔۔۔"وہ اپنے آنسو صاف کرتے دل ہی دل میں سوچتے باتھ روم چلی آئی آئینے میں ایک نظر خود کو دیکھا چہرہ زرد پیلا تھا آنکھوں میں آنسوؤں کے نشان۔

Why am I crying? No, I won't cry now. The Lord")
is mine. I have to work on the plan today and make
(".it a success

"میں کیوں رو رہی ہوں نہیں اب میں نہیں روں گی یرمان میرا ہے مُجھے آج ہی پلان پہ کام کر کے اسے کامیاب بنانا ہے۔۔۔"وہ گہرا سانس بھرتے خوُد کو ہر پردے سے آزاد کرتے باتھ ٹب کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

•••••

عائلہ اس وقت پنک کلر کے باتھ گاؤن میں ملبوس دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی تھی جب کہ یرمان ملک اپنے بالوں کو ٹاول سے خشک کر رہا تھا عائلہ نے کتنی بار کوشش کی باتھ روم سے نکلنے کی لیکن یرمان ملک اسے باہر

نہیں جانے دے رہا تھا یرمان ملک کی بے باکیوں کو سوچتے اس کے چہرے پہ گلال بکھرا تھا۔۔

یرمان نے ٹاول سائیڈ پہ رکھا اور چلتے عائلہ کے قریب آیا جو اپنے ناخنوں کو دانتوں سے کتر رہی تھی یرمان ملک کو عائلہ کی یہ عادت بہت بری لگتی تھی۔

"عائلہ۔۔۔"

"چھوڑیں مُجھے چینج۔۔۔" یرمان ملک نے عائلہ کو بانہوں میں بھرا تو عائلہ نے چلاتے اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کی یرمان ملک اس وقت وائٹ ٹروزار میں ملبوس تھا ماتھے پہ گیلے بال بکھرے اس کی پرسنیلٹی مزید جازب نظر بنا رہے تھے۔

"...You look so cute in that gown"

"مُجھے تو تم اس گاؤن میں بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔" یرمان نے اس کی برہنہ ٹانگوں پہ اپنی انگلیاں گھماتے ہاتھ اس کے باتھ گاؤن کے آندر لے جاتے اس کے بیلی بٹن پہ انگلیاں گھمائی تھیں۔

"نہیں۔۔۔شارٹ۔۔۔۔ہے۔۔۔۔" وہ کھینچ کر باتھ گاؤن کو پھیلانے کی کوشش کر رہی تھی عائلہ کے گیلے بال جن کا اس نے بمشکل جوڑہ بنایا تھا یرمان نے کھول دیئے عائلہ کے بال اس کی پشت کو ڈھانپ گیے تھے۔

"پلیز۔۔۔۔" یرمان اس کے بالوں میں چہرہ چھپائے اس کے بالوں سے اٹھتی شمپو کی بھینی بھینی مہک خود میں اتار رہا تھا اتنی خوبصورت رات ان کے درمیان گزری تھی عائلہ کو ابھی تک بہت سی باتوں کا علم نہیں تھا وہ نہیں جانتی تھی بہت کچھ ایسا جو اسے جاننا چاہیے تھا۔۔

"بہت خوبصورت ہو تم۔۔۔۔" یرمان کی باتوں کا مطلب سمجھتے وہ سر تا پا سرخ ہوئی تھی۔

"اب تمھارا یہ شرمانا بنتا نہیں ہے۔۔۔" یرمان کی سرسراتی انگلیاں عائلہ کے ہاتھ گاؤن پہ تھیں۔

"نہیں نہیں پلیز۔۔۔ بھوک۔۔۔" یرمان ایک بار پھر سے اسے خود میں قید کرنا چاہا رہا تھا۔

"بریک فاسٹ کریں گے لیکن اس سے پہلے تم میری مارننگ میٹھی کرو۔۔۔۔" اس کے ہونٹوں پہ آپنا انگوٹھا رگڑتے وہ خماری سے بولا تو عائلہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں نہیں۔۔۔۔"وہ اس کے لبوں سے لپٹتے اس کے لبوں کو ازاد کرنا ہی بھول جاتا تھا عائلہ جس قدر تھک چکی تھی وہ مزید کوئی رسک افورڈ نہیں کر سکتی تھی اس کا بس چلتا تو بھاگ جاتی یہاں سے۔

" Think about it, if you don't give it to me, it will be difficult for you, my dear. Then I won't be limited to just one person, but..."

"سوچ لو آگر نہیں دو گی تو مشکل تمھارے لیے ہی ہو گی جانم پھر میں صرف ایک کس تک ہی محدود نہیں رہوں گا بلکے۔۔۔۔"وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا ایک بے باک جسارت کر گیا کہ عائلہ کے وجود کا سارا خون اس کے چہرے پہ سمٹ آیا تھا۔

"پلیز۔۔" عائلہ روہانسی ہوئی اتنا رومانس تو کر چکا تھا یہ بندہ لیکن مجال ہے جو اس کا دل بھرا ہو۔

"صرف ایک کس۔۔۔" عائلہ کی حالت وہ دیکھ چکا تھا جانتا تھا وہ بچاری مذید سہن نہیں کر سکتی لیکن وہ اپنے امنڈ آتے منہ زور جذبات کا کیا کرتا جو مقابل کے قریب آتے ہی شدت اختیار کر جاتے تھے۔۔

وہ نرمی سے عائلہ کے چہرے پہ جھکتے اس کے ہونٹوں کو ہلکا سا چھوتے پیچھے ہو گیا تھا عائلہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا وہ اتنی چھوٹی سی کس کرے گا یہ کہاں سوچا تھا عائلہ نے۔

"کیا چاہتی ہو ایک بار پھر سے۔۔۔" وہ اس کی سیاہ آنکھوں میں پھیلی حیرت دیکھتے بولا تو عائلہ یرمان ملک کو دھکا دیتے تیزی سے باہر نکل گئی تھی۔

یرمان ملک اس کی پھرتی دیکھتے مسکرایا۔۔

اور خود بھی روم میں واپس چلا آیا یہاں اس کا فون بچارا کب سے بج رہا تھا یرمان نے دیکھا تو ہاسپٹل سے کال تھی وہ بھول ہی گیا تھا آج اس نے ڈاکٹر سے ملنا تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے اسے ٹائم بتایا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ بہت امپورٹنٹ بات کرنی ہے آپ لازمی آیئے گا یرمان کو پریشانی نے آن گھیرا آخر ایسا بھی کیا تھا جو ڈاکٹر اتنا اسرار کر رہی تھی۔

"عائلہ رات تم نے میڈیسن لی تھی۔۔۔!؛" چینج کرتے عائلہ کمرے میں آئی تو یرمان ملک جو اسی بارے میں سوچ رہا تھا اس نے عائلہ سے میڈیسن کے متعلق پوچھا تھا عائلہ نے سر ہلایا۔

"جی۔۔۔"اس کے بال الجھے ہوئے تھے اوٗر سلجھانے سے اس کی جان جاتی تھی اب تو بھوک بھی بہت زیادہ لگ رہی تھی لہذا بالوں کو اس نے ایسے کھلا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

اوٗر اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھا یہاں چاہوں کا راج تھا رات بھی اس نے مایا کی وجہ سے ٹھیک سے کچھ نہیں کھایا تھا۔

"بھوک لگ رہی ہے۔۔۔؟"یرمان اس کو پیٹ پہ ہاتھ رکھتے دیکھ کر اس سے پوچھنے لگا عائلہ نے جلدی سے سر ہلایا معایرمان کا موڈ ہی نہ بدل جائے۔

"جاؤ پہلے بریک فاسٹ کرتے ہیں۔۔۔"یرمان ملک نے آپنی شرٹ پہنی اور پھر باقی تیاری مکمل کی اوٗر عائلہ کے ساتھ کمرے سے نکل آیا۔

••••••

مایا فریش سی بلیک کلر کی جینز پہ وائٹ سیلوز لیس شرٹ پہنے لبوں پہ لپسٹک لگائے تیار ہو کر باہر آئی تھی اس وقتِ وہ اتنی فریش لگ رہی تھی کہ گزری رات کا شبہ تک نہیں تھا اس کے چہرے پہ کہ رات بھر وہ کس تکلیف میں مبتلا رہی۔

".Hi, good morning"

"ہائے گڈ مارننگ۔۔" وہ عائلہ اور یرمان ملک کو پہلے ڈائننگ ٹیبل پہ بیٹھے دیکھ کر مارننگ وش کرتے ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی عائلہ خاموشی سے بریک فاسٹ کر رہی تھی جب کہ یرمان اپنے سیل فون میں بیزی تھا اسے ابھی نکلنا تھا پہلے ڈاکٹر سے ملنے کے بعد پھر ارادہ ہوٹل جانے کا تھا یہاں اس نے میٹنگ لینی تھی۔۔۔۔

Yerman, if you're going, take me too. I'll get "

bored here... I'll hang out with you for a bit and

"...then come back

"یرمان تم جارہے ہو مجھے بھی لیتے جاؤ میں یہاں بور ہو جاؤں گی۔۔۔

تمھارے ساتھ تھوڑا گھوم پھر لونگی۔۔۔"مایا یرمان کو اٹھتے دیکھ کر بولی

تھی۔

عائلہ نے کھانے سے ہاتھ روکا اور مایا کو دیکھا تھا۔

I have very important work to do, Maya. If I take "

you with me, you'll be bored because I have a

"...meeting

"مُجھے بہت امپورٹنٹ کام ہے مایا تمھیں ساتھ بھی لے جاؤں تو تم بور ہی ہو گی کیونکہ میری میٹنگ ہے۔۔۔"جب مایا رات میں ہوئی بات بھول چکی تھی تو یاد یرمان ملک بھی نہیں رکھنا چاہتا تھا ہاں مایا اس کی دوست تھی اس حوالے سے بہت اہم تھی اس کے لئے۔۔۔

That's okay... I want to see the beauty of Turkey. "

"...You just drop me off, but take me

"اٹس اوکے یار میں ترکی کی خوبصورتی دیکھنا چاہتی ہوں تم مجھے ڈراپ کر دینا بس لیکن لے جاؤ۔۔۔"وہ یرمان سے یہ نہیں کہہ سکی کہ وہ عائلہ کے ساتھ ایک لمحہ بھی نہیں رک سکتی اسے ویسے بھی کچھ خریدنا تھا باہر تو جانا ہی تھا تو اچھا تھا کہ یرمان ملک کے ساتھ ہی چلی جاتی۔۔۔

I'm saying, Maya, I don't have time, but it's okay, I'll leave you here. You want to go, come on... I'm waiting for five minutes...!;"

میں کہہ رہا ہوں مایا میرے پاس ٹائم نہیں ہے بٹ اٹس اوکے " تمھیں چھوڑ دوں گا یہاں تم جانا چاہتی ہو آ جاؤ۔۔۔ پانچ منٹس ہیں میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔!؛"وہ اپنا سیل فون ٹیبل سے اُٹھاتے عائلہ کی طرف جھکتے بولا تھا عائلہ کے چہرے پہ پھیلے تشویش کے تاثرات دیکھ چکا تھا وہ اس نے ہولے سے اپنے ہونٹ عائلہ کے ماتھے پہ رکھے تھے ۔۔

وہ اپنی مٹھیاں بھینچ گئی تھی یرمان اور مایا ساتھ جا رہے تھے عائلہ کو کچھ ہونے لگا تھا وہ یرمان ملک سے یہ نہیں کہہ سکی کہ اسے بھی یرمان ملک کے

ساتھ جانا ہے نہ ہی وہ جانا چاہتی تھی لیکِن ان دونوں کو ساتھ جاتے دیکھ کر اس کو آچھا نہیں لگا تھا۔۔

"میں تو ریڈی ہوں بس بیگ لینا ہے۔۔۔۔" وہ اٹھتے کمرے میں چلی گئی جبکہ یرمان عائلہ کو دیکھنے لگا۔

"میڈ سن لو کھانے کے بعد۔۔۔ اوَر ریسٹ کرنا ہے کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے میڈ ہے یہاں سب دیکھ لے گی تم بس نیندیں پوری کرو کیونکہ رات کو پھر تمھیں شکایت ہو گی کہ میری نیند پوری نہیں ہوئی ہے۔۔۔" وہ عائلہ کے بالوں پہ ہونٹ رکھتے سرگوشی کر رہا تھا۔

"ریسٹ کرنا میں کال کروں گا میڈ کو۔۔۔ افففف میں بھول گیا روم میں او جلدی مُجھے لیٹ ہو رہا ہے ٹائم نہیں ہے زیادہ۔۔۔!؛" وہ عائلہ کی کلائی

تھامے اسے کمرے میں لے گیا نجانے وہ کیا چاہتا تھا عائلہ بھی اس کے ساتھ آندر آگئی تھی۔

"یور گفٹ۔۔۔وہ کیا کہتے ہیں منہ دکھائی۔۔۔وہ تبھی دیا جاتا ہے جب میاں بیوی کا رشتہ مکمل ہو تو یہ رہا۔۔۔"اس نے ایک گفٹ عائلہ کی طرف بڑھا۔

"مُجھے نہیں لینا۔۔۔"اس نے انکار کیا تھا آیرمان سے گفٹ وہ لینا ہی نہیں چاہتی تھی۔

"انکار کرو گی۔۔۔؟"عائلہ کی بار بار کی ایک ہی رٹ سے وہ تپا تھا۔

"You can't do everything you want. I have my own feelings too... I don't want any gifts... and I don't ...want any from you at all"

"ہر چیز میں آپ اپنی مرضی نہیں کر سکتے ہیں میری بھی کوئی فیلنگز ہیں۔۔۔مُجھے نہیں چاہیے کوئی گفٹ۔۔۔اوُر آپ سے تو بالکل بھی نہیں چاہیئے۔۔۔"وہ چلتے صوفے پہ بیٹھ گئی نجانے موڈ مایا کے یرمان کے ساتھ جانے کی وجہ سے خراب تھا یا ریزن کوئی اور تھی پر اس پل اس کی آنکھیں نہ چاہتے بھی بھیگ رہی تھیں۔

"کیوں نہیں چاہیے۔۔؟اور اگر مجھ سے نہیں چاہیے تو کس سے چاہیے۔۔۔؟گفٹ تمھیں بتاؤ مجھے۔۔۔؟"یرمان اس کے قریب پہنچتے ایک ہی جسارت میں اسے کلائی سے پکڑتے کھڑا چکا تھا۔

"جس سے مرضی لوں یہ آپ۔۔۔"

"شٹ اپ عائلہ جسٹ شٹ اپ۔۔۔مزید بکواس کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔برداشت نہیں کرونگا میں۔۔۔مزید تمھاری کوئی بھی

بات۔۔۔یہ گفٹ تمھارا پینڈنگ تھا اس لئے دے رہا ہوں تا کہ تمھیں بعد میں ایسا فیل نہ ہو کہ میں نے تمھیں کوئی گفٹ نہیں دیا ہے۔۔۔"وہ گفٹ کا پیکٹ صوفے پہ پھینکتے غرایا عائلہ نے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں وہ اس پل یرمان ملک کے غصے سے اچھا خاصا ڈر چکی تھی۔۔

"ریسٹ کرو۔۔۔۔"وہ اپنی بیرڈ سہلاتے اس کی حالت دیکھتا خود کو کوسنے لگا کیا ضرورت تھی غصہ کرنے کی عائلہ کی طعیبت پہلے ہی ٹھیک نہیں تھی اوپر سے وہ مزید غصہ کر رہا تھا۔

"جائیں انتظار کر رہی ہو گی وہ۔۔"عائلہ نے آگے بڑھنا چاہا لیکن یرمان نے اس کو آپنے گلے سے لگایا عائلہ سسکتے اپنے ہونٹ بھینچ گئی تھی.

"یرمان تم باہر۔۔۔" مایا جو کہ بیگ لیکر ڈائننگ ہال میں آگئی تھی وہاں کسی کو نہ پا کر وہ یرمان کے کمرے میں آگئی تھی لیکِن سامنے کا منظر دیکھتے اس کے قدموں اور زبان دونوں کو بریک لگی تھی۔۔

"چلو تم گاڑی میں بیٹھو میں آرہا یوں..." وہ عائلہ کو نرمی سے چھوڑتے آپنا کوٹ ٹھیک کرتا کمرے سے نکل آیا تھا مایا کے پورے وجود میں شعلے سے بھڑکنے لگے تھے عائلہ کو یرمان کے قریب دیکھتے.

"کہاں جانا ہے تم نے مایا۔۔۔!؛" گاڑی روڈ پہ ڈالتے یرمان ملک نے سنجیدگی سے مایا سے سوال کیا۔

"تم مجھے اپنے ساتھ ہی لے جاؤ یرمان۔۔۔۔!؛" وہ تو جانا ہی یرمان ملک کے ساتھ چاہتی تھی پھِر چاہے وہ کئیں بھی لے جاتا مایا کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔

"میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا مایا میرے پاس ٹائم نہیں ہے تو پھر تم میرے ساتھ کیسے جا سکتی ہو۔۔۔؟" یرمان کو اب مایا کے اس انداز پہ تپ چڑھی تھی جو پہلے کیا کہہ کر اس کے ساتھ آئی اور وہ چاہتی تھی کہ وہ یرمان ملک کے ساتھ ہی جائے۔۔

"تم یوں کہو ناں تم نہیں چاہتے میں تمھارے ساتھ جاؤں یرمان وقت بھی کتنی تیزی سے بدلتا ہے ناں۔۔۔ مجھے تو یقین نہیں آتا ہے۔۔۔"

"مایا ان باتوں کا کوئی فایدہ نہیں ہے۔۔۔ اب میں اپنی زندگی میں آگے بڑھ گیا ہوں تمھیں بھی اس متعلق سوچنا چاہیے خیر یہ تمھاری زندگی ہے یہ رہا شاپنگ مال تمھیں جو خریدنا ہے خرید لو۔۔۔" یرمان کو لیٹ ہو رہا تھا ڈاکٹر سے اپوائنٹمنٹ کا ٹائم ہو رہا تھا اگر مایا ساتھ نہیں ہوتی تو وہ اس وقت ڈاکٹر کے سامنے بیٹھا ہوتا۔

"بائے۔۔۔"مایا بمشکل اپنے امنڈتے آنسوؤں پہ ضبط کرتے گاڑی سے نکل گئی تھی یرمان کی طرف سے تو اب بس یہی کہنا باقی بچا تھا کہ مایا میری گاڑی سے اتر جاؤ عائلہ کے حسن کے جلوؤں میں ڈوبا وہ یہ بھی کہہ دیتا عائلہ اور یرمان روم میں ایک دوسرے کے جتنے قریب تھے اب مایا کو سمجھ آ رہا تھا کہ یرمان اتنا بدل کیوں گیا۔

عائلہ اس کو اپنے جال میں پھنسا چکی تھی اب مایا کے لیے یہ سٹیپ لینا بہت ضروری تھا وہ سب سے پہلے ایک ڈسپنسری میں گئی اور اپنی مطلوبہ چیز لی اور پھِر وہ سوچ رہی تھی کہ اب اور کیا خریدے۔

"کچھ ایسا کروں میں کہ یہ لڑکی مر جائے اور جان چھوٹ جائے میری۔۔۔ ابرش کاش تم وہ سب نہیں کرتی میر ایرمان مجھ سے دور ہوا تو صرف تمھاری

وجہ سے۔۔۔۔"وہ عائلہ کے لیے مزید نفرت اپنے اندر محسوس کر رہی تھی

۔۔۔

•••••

یرمان ملک سیدھا ہاسپٹل آیا تھا ڈاکٹر کے کیبن میں آتے وہ بے چینی سے ڈاکٹر کی بات سن رہا تھا جو وہ اسے بتا رہی تھیں اس کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

" How can this be, doctor? You didn't tell me anything like this yesterday. If there was something like this and it was important, you should have told me yesterday...!;

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ڈاکٹر؟ آپ نے کل تو مُجھے ایسا کچھ نہیں بتایا اگر ایسا کچھ تھا اور یہ اہم تھا تو آپ کو کل مُجھے بتانا چاہیے تھا۔۔۔!؛"" یرمان ملک پریشان سے ڈاکٹر کو دیکھ رہا تھا۔

ڈاکٹر نے یرمان کو عائلہ کی بیماری کے متعلق کچھ اہم باتیں بتائی تھیں جس میں ڈاکٹر نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ عائلہ کی بیماری جس سٹیج پہ تھی اس کے لیے کافی رسکی تھی اور عائلہ آگلے کچھ مہینوں تک کنسیو نہیں کرے یہی اس کے لیے اچھا تھا ورنہ عائلہ کی جان بھی جا سکتی تھی۔۔

وہ پہلے ہی بہت ویک تھی اس کے لیے ٹینشن فری ماحول بہت ضروری تھا۔

یرمان ملک کو اب رات کے لیے ملال ہو رہا تھا اسے عائلہ کے قریب ہی نہیں جانا چاہیے تھا کاش کہ ایک دم وہ ویٹ کر لیتا تو اتنی پرو بلم نہیں ہوتی شاید۔

Mr. Yerman Malik, your wife was with you "
yesterday, so I called you alone today because I
wanted to talk to you in detail... I hope you
understand what I'm saying. Your wife will have a
surgery in which her chances of survival will be
fifty-fifty, and this surgery is the only cure for this
".disease

"مسٹر یرمان ملک کل آپ کے ساتھ آپ کی وائف تھیں اس لئے آپ کو
آج اکیلے میں بلایا کیونکہ میں تفصیل سے بات کرنا چاہتی تھی آپ سے۔۔۔
امید ہے آپ سمجھ گئے ہونگے میری بات باقی آپ کی وائف کی ایک
سرجری ہو گی جس میں ان کے بچنے کے چانسز ففٹی ففٹی ہونگے اور یہ

سرجری ہی اس بیماری کا علاج ہے۔۔۔"ڈاکٹر یرمان ملک کو کوئی تسلی نہیں دے سکتی تھیں عائلہ کی کنڈیشن خراب تھی اتنی اچھی نہیں تھی وہ جانتی تھی کہ یرمان کوئی ریچ فیملی سے تعلق رکھتا ہے وہ یہ سرجری کرواسکتا ہے جس کی قیمت لاکھوں میں تعداد تھی وہ بھی ڈالرز میں۔

"سرجری کونسی سرجری۔۔۔؟"ففٹی ففٹی چانسز کا سنتے یرمان کا دل ڈوبا تھا لیکن وہ یہ رسک لے سکتا تھا کیونکہ علاج ہی سرجری تھا۔

" Medicine can only provide temporary relief from the pain, but if you want this disease to go away, then surgery will be the best option. It depends on your luck what the results of the surgery will be... The surgery won't be done here. We will send you

to Germany. There is a doctor there who can perform this surgery. The rest is up to you to decide what to do."

"میڈیسن صرف وقتی ریلیف دے سکتی ہیں َدرد سے لیکن آگر یہ بیماری ختم ہو جائے ایسا آپ چاہتے ہیں تو سرجری ہی بیسٹ رہے گی اور یہ آپ کے لک پہ ڈیپینڈ کرتا ہے کہ کیا رزلٹ نکلتا ہے سرجری کا۔۔۔ سرجری یہاں نہیں ہو گی ہم آپ کو جرمنی بھیجیں گے وہاں ایک ڈاکٹر ہیں جو یہ سرجری کرتے ہیں باقی آپ سوچ لیں آپ لوگوں کو کیا کرنا ہے۔۔۔"ڈاکٹر نے عائلہ کی رپورٹس یرمان کے ساتھ رکھنی تھیں۔

"You didn't say anything about the surgery yesterday. So I'll have to talk to Ayla and see what

she says because the surgery won't happen without

"...the patient's consent

"کل تو ایسا آپ نے کچھ نہیں بتایا سرجری کے لیے تو پھر مُجھے عائلہ سے بات کرنی ہو گی وہ کیا کہتی ہے کیونکہ مریض کی مرضی کے بغیر تو سرجری نہیں ہو گی۔۔۔۔"یرمان رپورٹس کو سٹڈی کرتے بولا۔

Of course, you should talk to your wife, but "

remember that the longer you delay, the more

damage will be done. It is already becoming quite

difficult for her to bear this pain, and if you delay

"...any longer, you may suffer a major loss

"بالکل آپ بات کریں اپنی مسز سے لیکن یہ یاد رکھیں جتنا آپ تاخیر کریں گے اتنا نقصان ہو گا ان کے لیے پہلے ہی کافی مشکل ہو رہا ہے یہ درد برداشت کرنا اور اگر آپ مذید لیٹ کریں گے تو آیسا نہ ہو کہ آپ کو کوئی بڑا نقصان ہو جائے۔۔۔"ڈاکٹر شاید چاہا رہی تھی کہ وہ عائلہ کی سرجری جلدی کروائے

--

My work was just up to this point. If you guys " want to get surgery done, you guys can contact me online and I will give you the full details of the hospital and doctor in Germany... The rest of your ".treatment will be done from there

"میرا کام بس یہیں تک تھا آگر آپ لوگ سرجری کروانا چاہیں گے تو آپ لوگ مجھ سے آؤن لائن رابطہ کر سکتے ہیں میں آپ کو جرمنی کے ہاسپٹل اور ڈاکٹر کی پوری تفصیل آپ کو دے دوں گی۔۔۔باقی آپ کا علاج تو وہیں سے ہو گا۔۔۔"ڈاکٹر سنجیدگی سے بول رہی تھی۔۔۔

"....Okay, doctor, I will contact you"

"اوکے ڈاکٹر میں آپ سے رابطہ کرونگا۔۔۔"وہ ڈاکٹر سے الوداعی جملے بدلتے عائلہ کی فائل اٹھائے باہر نکل آیا تھا آبھی وہ ہاسپٹل سے نکل ہی رہا تھا کہ اسے قیوم ملک کی کال آئی تھی۔

"ڈیڈ کیسے ہیں آپ۔۔۔؟"وہ گاڑی میں بیٹھتے بلیوٹوتھ کان میں لگائے قیوم ملک سے بات کرنے لگا۔

"میں ٹھیک ہوں پر حالات ٹھیک نہیں ہیں یرمان۔۔۔۔ میں بہت اپ سٹ ہوں۔۔۔" وہ اس وقت سٹڈی میں بیٹھے تھے آج تک ان کو جو پرو بلم ہوتی کوئی مسلہ کچھ بھی وہ خود ہینڈل کرتے تھے پہلی بار وہ یرمان کو اس معاملے میں انوالو کر رہے تھے۔

"ڈیڈ کیا ہوا سب ٹھیک ہے۔۔۔!" یرمان پریشان ہو گیا تھا اپنے ڈیڈ کی بات سن کر۔

"میں سوچ رہا ہوں ابرش کی رخصتی کروا دیں۔۔۔ لیکن ضامن کسی صورت راضی نہیں ہو گا رخصتی کے لیے۔۔۔؟!" وہ ضامن کو اتنے دنوں میں اچھے سے جان گئے تھے وہ کبھی ابرش کو رخصت کروانے نہیں آنے والا تھا۔

"ڈیڈ ابرش ہم پہ بوجھ نہیں ہے کہ ضرور ابرش کی رخصتی ہی کروانی ہے آپ کو جلدی کیوں ہے اتنی۔۔!؛" یرمان سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا ایک

طرف تو وہ عائلہ کی وجہ سے پریشان تھا اس کی بیماری کے بارے میں جو انکشاف ہوا تھا اس نے یرمان ملک کو پریشان کر دیا تھا۔

"بوجھ نہیں ہے بیٹا میں جانتا ہوں لیکن اب وہ ضامن کی بیوی ہے اور ضامن ابرش کا خیال ہم سے زیادہ اچھے سے رکھ سکتا ہے بس ہمیں عائلہ کو۔۔۔!؛"

"ڈیڈ عائلہ کو کیا۔۔۔؟" یرمان نے تیزی سے پوچھا۔

"عائلہ کو یوز کرنا ہو گا جانتا ہوں تمھاری بیوی ہے تمھیں اچھا نہیں لگے گا لیکن پھر بھی یہ ضروری ہے تم عائلہ کو لیکر واپس آ جاؤ باقی سب ہم یہیں ڈسکس کریں گے ابھی میں مصروف ہوں تم آ جاؤ میں تو کہتا ہوں آج رات کی فلائیٹ سے ہی آ جاؤ تو بہتر ہے۔۔۔" وہ ابرش کو جلد از جلد رخصت کرنا چاہتے تھے ان کا بس چلتا تو آج ہی رخصت کروا دیتے۔

"ڈیڈ مین کوشش کرتا ہوں واپسی کی آپ پریشان مت ہوں۔۔" وہ مزید ان سے کچھ نہیں کہہ سکا تھا عائلہ پہلے ہی اس سب میں بہت زیادہ سفر کر چکی تھی اور اب قیوم ملک جو چاہ رہے تھے اس میں عائلہ کو شاملِ کرنے کا رسک کیسے لیتا یرمان۔

سارے راستے وہ یہیں سوچتا آیا تھا بار بار دھیان عائلہ کی طرف جا رہا تھا۔

.....

ابرش اور ضامن واپس آ گئے تھے دونوں کو آتے اتنی لیٹ ہو گئی کہ رات کے تقریباً گیارہ بج چکے تھے اور یرمان اس وقتِ یونیورسٹی میں موجود تھا جب تک سارے سٹوڈنٹس واپس چلے جاتے کچھ سٹاف کے ممبرز موجود تھے جو قریب قریب کے تھے باقی جا چکے تھے ضامن کا گھر چونکے نزدیک تھا اس لیے وہ وہیں موجود تھا ابرش اس کی وجہ سے نہیں جا رہی تھی عائشہ

اوَر فزا کے ساتھ میم انعم بھی جا چکی تھیں اکیلی تھی ڈیڈ کو اس نے کال کر کے بتا دیا تھا کہ وہ آ چکی ہے ڈیڈ نے کہا تھا کہ وہ خوُد آئیں گے لینے کے لئے

--

ابرش نے اُنہیں انکار کیا تھا لیکِن اب وہ ابرش کے معاملے میں اتنے پریشان تھے کہ وہ کوئی رسک نہیں لے سکتے تھے اس لیے وہ خوُد آ رہے تھے ابرش ان کا انتظار کر رہی تھی وہ ان کے آنے تک یہیں بیٹھنے والی تھی نظریں اس کی ضامن پہ تھیں۔

" Miss Malik, I have endured your actions with great difficulty for the past three days, but now even more...!"

"مس ملک آپ کی یہ حرکتیں میں نے یہ تین دن بڑے مشکل سے برداشت کی ہیں لیکن اب مزید سے۔۔۔!؛" ضامن اپنی شرٹ کے کف فولڈ کرتے ابرش کو قہر برساتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

اس کا دل چاہا رہا تھا کہ وہ ابرش کو چھوڑنے جائے اس بہانے عائلہ کو دیکھ لے گا اس کا دل گھبرا رہا تھا عائلہ پہلی بار اتنے ہفتوں سے اس سے دور تھی اور ضامن رابطہ بھی نہیں کر پا رہا تھا۔

"You will have to put up with me for the rest of your life now, sir. I am going to eat your head in class... I am your Mrs. after all..."

"آپ کو اب مجھے زندگی بھر کے لیے برداشت کرنا ہو گا سر جی اور کلاس میں تو آپ کا سر کھانے والی ہوں۔۔۔ میں آخر کو آپ کی مسز ہوں

میں۔۔۔" آس پاس بس تھوڑے بہت سٹوڈنٹس تھے جو تھوڑے دور بیٹھے تھے اس لیے ابرش ریلیکس ہو کر ضامن کے قریب بیٹھی تھی۔۔۔

"خوش فہمی ہے آپ کی مس ملک۔۔۔!؛" وہ اپنا سوئیٹر کندھے پہ رکھتے باہر نکل گیا ابرش اس کے پیچھے ہی نکلی تھی۔۔۔۔

"مُجھے چھوڑ آئیں گے آپ۔۔۔؟" ابرش نے نجانے کیوں یہ سوال کیا حالانکہ ڈیڈ آرہے تھے اسے لینے کے لئے۔

"آپ کو لگتا ہے میں آپ کو چھوڑنے جاؤں گا۔۔۔؟" ضامن نے واپس پلٹتے سوال کیا تو ابرش مسکرائی اس کے گالوں پہ گڑھا ابھر کر مدھم ہوا تھا۔

".....I don't think you'll go anywhere with me"

"لگتا تو نہیں ہے کہ آپ میرے ساتھ کئیں جائیں گے۔۔" ابرش نے سچ ہی کہا ضامن جتنا اسے ناپسند کرتا تھا وہ کبھی اسے چھوڑنے نہیں جانے والا تھا اب تو ابرش کو حیرت ہوتی تھی کہ وہ فارم ہاؤس کیسے چلا آیا اسے بچانے کے لیے۔۔

It's a very good thing, Miss Malik, it would be "
".better if you didn't have any good intentions

"بہت اچھی بات ہے مس ملک آپ خوش فہمیاں نہ ہی پالیں تو بہتر ہے۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا جو سٹوڈنٹس بچے تھے وہ اب واپس چلے گئے تھے ضامن بھی گاڑی لیکر یورنیورسٹی آیا تھا جس دن وہ لوگ ٹرپ پہ گئے تھے سو اس نے اب واپس جانا تھا۔

وہ دونوں مزید کوئی بات کرتے کہ قیوم ملک کی گاڑی وہاں اکر رکی تھی ابرش ڈیڈ کی طرف چلی آئی اس نے ڈیڈ کو بہت مس کیا تھا۔

"میرا بچہ!؛"ڈیڈ نے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے تو وہ مسکرائی تھی اسے اپنے سامنے دیکھتے سکون کی ایک لہر قیوم ملک کے رگ وروپ میں سرائیت کر گئی تھی ورنہ تو جب انہوں نے وہ ویڈیو دیکھی ان کی حالت بری تھی۔۔۔

"ڈیڈ میں ٹھیک ہوں آپ ریلیکس ہو جائیں۔۔۔!؛"ابرش نے ڈیڈ کا ہاتھ تھام کر ہونٹوں سے لگایا۔

" Why was the phone off, son? You can't even

"...imagine how worried I was

"فون کیوں آف رہا بیٹا؟ میں کتنا پریشان ہو گیا تھا آپ سوچ بھی نہیں سکتی یو۔۔۔؟" وہ اس کو ساتھ لگائے غمگین سے لہجے میں بولے اس دوران وہ ضامن کو نہیں دیکھ سکے تھے۔۔۔

".Sir, come with us and we will drop you home"

"سر آپ ہمارے ساتھ آجائیں آپ کو گھر چھوڑ دیں گے۔۔۔" ابرش نہیں جانتی تھی کہ ضامن کی گاڑی یورنیورسٹی میں موجود ہے اسے یہی لگا کہ ضامن شائد ٹیکسی لے واپس گھر جانے کے لیے تو اس نے آفر کی تھی حالانکہ ضامن تو اسے ڈراپ کرنے سے انکار کر چکا تھا۔۔۔

"...No thanks, Miss Malik"

"نو تھینکس مس ملک۔۔۔"ضامن نے سنجیدگی سے ابرش کی آفر ریجیکٹ کر دی تھی۔

Hey, how are you, zaaman? You were staying with Abrish. Thank you for taking care of Abrish. .!;

" ارے ضامن کیسے ہو آپ۔۔۔؟ آپ ابرش کے ساتھ رکے ہوئے تھے شکریہ آپ نے ابرش کا خیال رکھا۔ ۔!؛"قیوم ملک نے مصافحے کے لیے ہاتھ آگے بڑھائے تو ضامن چاہا کر بھی انکار نہیں کر سکا تھا ان سے مصافحہ لینے سے وہ اتنے خلوصِ سے اس کی طرف ہاتھ بڑھا رہے تھے کیسے انکار کر دیتا اس نے مصافحہ لے لیا

۔

"I'm fine, sir... I didn't stop for Miss Malik, but for the other students who were our responsibility..."

"میں ٹھیک ہوں سر۔۔۔میں مس ملک کے لیے نہیں باقی سٹوڈنٹس کے لیے رکا تھا جو ہماری زمہ داری تھیں۔۔۔"مارے باندھے ان کے سوال کا جواب بھی دے دیا۔

"Come on, son, we'll leave you alone... By the way, Abrish is your responsibility, but we haven't entrusted this responsibility to you yet..."

" آؤ بیٹا ہم چھوڑ دیتے ہیں آپ۔۔۔ ویسے تو ابرش آپ کی زمہ داری ہے لیکن ابھی یہ زمہ داری ہم نے آپ کو سونپی نہیں ہے۔۔۔"وہ مسکرائے ابرش خاموشی سے ضامن کو دیکھ رہی تھی

اس کی نظریں ایک بار بھی ضامن سے نہیں ہٹی تھیں قیوم ملک نے یہ ابزرو کیا تھا لیکن خاموش رہے۔

"شکریہ سر میرے پاس گاڑی ہے میں خود چلا جاؤں گا آپ لوگ جائیں۔۔۔"اس نے ان کی باقی باتوں کو نظر انداز کر دیا تھا ابرش اس کے نکاح میں تھی یہ سچ تھا کہ ابرش اس کی زمہ داری تھی لیکِن ابرش اور اس کا رشتہ جس نوعیت کا تھا یہ تو ابرش بھی اچھے سے جانتی تھی اوَر قیوم ملک بھی۔۔

"It's a good thing, son, you have a car, but you are aware of the conditions in Karachi city. Something or the other happens every day. I have

guards with me. Come with us, we will let you go...!;"

" یہ تو اچھی بات ہے بیٹا آپ کے پاس گاڑی ہے لیکن آپ کراچی شہر کے حالات سے تو واقف ہیں آئے دن کچھ نہ کچھ ہوتا رہتا ہے میرے ساتھ گارڈز ہیں آپ ہمارے ساتھ آؤ ہم چھوڑ دیں گے آپ کو۔۔۔!؛"قیوم ملک نجانے کیوں ضامن کو اکیلا چھوڑ کر جانا نہیں چاہا رہے تھے وہ چاہتے تھے کہ ضامن ان کے ساتھ ہی جائے واپس ۔۔۔۔

"I have no enmity with anyone, nor am I a rich and powerful person who might have enemies behind him. This is a matter for those who are worried,

not me. I can go myself. You can take your daughter..."

میری کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہے نہ ہی میں کوئی امیر کبیر انسان" ہوں جس کے پیچھے اس کے دشمن لگے ہوں گے یہ فکر آوروں کو ہے مجھے نہیں میں خود جا سکتا ہوں آپ اپنی بیٹی کو لے جائیں۔۔۔"ضامن نے باتوں ہی باتوں میں قیوم ملک کو بہت کچھ جتایا تھا ابرش تو ضامن کے لبوں و لہجے پہ حیران تھی چلو ابرش کے خود کے ساتھ ضامن کا جیسا مرضی رویہ ہوتا وہ برداشت کر لیتی لیکِن ڈیڈ کے ساتھ وہ ضامن کا یہ رؤیہ برداشت نہیں کر سکتی تھی کیا ضامن بھول چکا تھا کہ عائلہ کا سسرال بھی تھا اسے کم سے کم اس حوالے سے تو قیوم ملک کو تھوڑی رسپکٹ تو دینی چاہیے تھی۔

ابرش آؤ بیٹا۔۔۔"قیوم ملک مذید کیا اسرار کرتے ضامن مان ہی تو"
نہیں رہا تھا لیکِن وہ دل ہی دل میں دعا گو تھے کہ ضامن بخیریت
واپس پہنچ جائے کیونکہ ان کے اتنے دشمن تھے آگر ضامن کو کوئی
استعمال کر لیتا ان کے خلاف تو پھر ان کو بہت مشکل ہونی تھی ۔

"Dad, you shouldn't have offered to come with the guarantor. I didn't like the way he was talking to you at all... Whatever he does to me, it's okay, but his behavior towards you wasn't right...!"

"ڈیڈ آپ کو ضامن سر کو آفر ہی نہیں کرنی چاہیے تھی ساتھ آنے
کی۔۔ کیسے وہ آپ سے بات کر رہے تھے مجھے بالکل بھی اچھا نہیں
لگا۔۔۔ میرے ساتھ وہ جو بھی بیہو کرتے ہیں اٹس اوکے بٹ آپ

کے ساتھ ان کا رویہ ٹھیک نہیں تھا۔۔۔!؛"ابرش سیٹ بیلٹ لگاتے سنجیدگی سے بولی تھی۔

"beta, he is your husband, and it is permissible to be angry with him, given the circumstances, beta... That is not wrong either, don't worry..."

" بیٹا وہ آپ کا ہسبنڈ ہے اور ویسے بھی جو حالات ہیں اس کا غصہ کرنا جائز ہے بیٹا۔۔ وہ بھی غلط نہیں ہے آپ پریشان مت ہو۔۔۔!؛"وہ اس کے ماتھے پہ بوسہ دیتے بولے اور ساتھ ہی ڈرائیو کر گاڑی سٹارٹ کرنے کا کہا ۔۔۔

"I know Dad, he's my husband, but why does he forget this every time? Should we remember? He

doesn't even realize that his sister's in-laws are there. If he does something, it could affect the family too...!"

"مُجھے پتہ ہے ڈیڈ وہ میرا ہسبنڈ ہے لیکِن یہ وہ کیوں بھول جاتا ہے ہر بار کیا ہم ہی یاد رکھیں انہیں تو یہ بھی احساس نہیں ہے کہ وہاں ان کی بہن کا سسرال ہے وہ کچھ کریں گے تو اس کا اثر عائلہ پہ بھی پڑ سکتا ہے۔۔۔!؛"ابرش کچھ زیادہ ہی دل پہ لے رہی تھی ضامن کی باتیں ۔

"چھوڑو ابرش بیٹا مُجھے آپ سے کچھ اور بات کرنی ہے آپ میری بات غور سے سنو۔۔۔"وہ ابرش کا دھیان دوسری طرف بھٹکا چکے تھے۔۔۔

•••••

ضامن اپنے گھر پہنچ چکا تھا تھکاوٹ سے اس وقتِ برا حال تھا مری میں بھی اس کی مسلسل تین راتیں کی جاگتے گزری تھیں تھوڑا بہت ہی آرام کیا تھا پھر واپسی اوئر گھر لیٹ آتے اب اس کا سر پوری طرح سے دک رہا تھا عائلہ کے ہاتھ کی بنی کوفی کی عادت تھی تو اب شدید طلب ہو رہی تھی وہ فریش ہوتے چینج کرتے بیڈ پہ لیٹ گیا اس پل زہنی تھکاوٹ اس قدر ہو رہی تھی کہ اس کا دل نہیں کر رہا تھا کچن میں جانے کا کہ اپنے لیے کافی بنا سکے۔

"عائلہ میرا بچہ۔۔۔" سائیڈ سے اپنی اور عائلہ کی تصویر اُٹھاتے ضامن نے اپنے سامنے کی نجانے کس حال میں تھی اس کی بہن وہ عائلہ سے رابطہ بھی نہیں کر پا رہا تھا کال وہ خود ہی نہیں کر رہا تھا عائلہ وہ عائلہ سے شدید ناراض

تھا عائلہ کا یرمان کے ساتھ رہنے کا فیصلہ ضامن کو بری طرح سے ہرٹ کر چکا تھا۔

"بہت جلد آپ میرے پاس ہو گی۔۔" وہ اس کی تعریف پہ ہاتھ پھیرتے دل ہی دل میں بولا۔

پھر کچھ یاد آنے پہ اس نے اپنے دوست کو کال ملائی جو وکیل تھا اور ضامن نے اسے طلاق کے کاغذات تیار کرنے کا کہا تھا وہ ابرش کے سائن کروالیتا تو پھر باقی قانونی کاروائی بھی پوری ہو سکتی تھی۔

ایک بار ضامن ابرش کو طلاق دے دیتا تو اسے امید تھی کہ یرمان بھی غصے میں عائلہ کو طلاق دے دے گا کیونکہ جب اس کی بہن ہی ضامن کی بیوی نہیں رہے گی تو پھر وہ کیونکر عائلہ کو اپنی زندگی میں رکھے گا۔۔۔

"تیار ہو گئے پیپرز۔۔۔؟" ضامن نے کال ریسیو ہوتے ہی سب سے پہلے پیپرز کے بارے میں پوچھا۔

"نہیں ابھی مزید ایک دن اور لگے گا یار سوچ لے۔۔۔ اتنا اچھا موقع ہے یہ۔۔۔ اوئر تُو قیوم ملک کو جانتا نہیں ہے یار بہت کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔ جو یورنیورسٹی میں ہؤا سو ہؤا اب کیوں تُو یہ سٹیپ لے رہا ہے۔۔" ضامن کا دوست قیوم ملک کے اثر ورسوخ سے واقف تھا اگر ضامن اس کا دوست نہیں ہوتا تو وہ شاید کبھی یہ فیور نہیں دیتا ضامن کو۔

"مجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے تجھے جو کہا ہے وہ کرو تم۔۔۔ اوئر پیپرز کل کب تک ریڈی ہو جائیں گے بتاؤ مجھے۔۔۔!؛" ضامن نے اس کی باتوں پہ سر جھٹکا قیوم کی کیا حیثیت تھی وہ کتنے امیر تھے ضامن کو اس سے کوئی مطلب نہیں تھا۔

"کل تین بجے تک مُجھے مل جائیں گے لیکن یار اس سب میں میرا نام نہیں آنا چاہیے تم تو شاید قیوم ملک کو ہلکے میں لے رہے ہو لیکن مُجھے پتہ ہے وہ ضرور اس معاملے کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کریں گے اور پھر اگر درمیان میں کہیں میرا نام آگیا تو میں تو بری طرح سے پھنس سکتا ہوں یار۔۔۔" وہ اپنے لیے پریشان ہو رہا تھا ضامن نے تاسف سے سر ہلایا اسے قیوم ملک کی جائیداد اور پیسے سے کوئی مطلب نہیں تھا وہ اور عائلہ تو اپنی چھوٹی سی دنیا میں خوش تھے یہ سب تو ابرش کی وجہ سے ہوا۔

"تمھارا نام کہیں بھی نہیں آئے گا تم فکر مت کرو بس پیپرز میرے پاس آ جائیں پھر تم بھول جانا کہ تم نے یہ فیور مجھے دیا۔۔۔" ضامن نے سائیڈ پہ فون رکھتے اپنی دہکتی پیشانی سہلائی تھی۔

آنکھیں بند کی تو کچھ دیر بعد اس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔۔۔ نجانے کتنی دیر وہ سوتا رہا دوبارہ آنکھ فون کال پہ کھلی تھی جو سائیڈ پہ پڑا زور و شور سے بج رہا تھا

۔

"ہیلو سالے صاحب کیسے ہیں آپ۔۔۔؟" یہ آواز یرمان ملک کی تھی ضامن کرنٹ کھا کر اٹھا تھا اب یہ انسان اسے فون کیوں کر رہا تھا ضامن نے دل ہی دل میں سوچا۔

آج یورنیورسٹی سے آف تھا کیونکہ رات تقریباً سبھی اسٹوڈنٹس کی لیٹ واپسی ہوئی تھی تو آج سب کو بریک مل گئی تھی تبھی ضامن سکون سے سو رہا تھا پر صبحِ صبح ہی یرمان کی آواز سن کر اس کا موڈ انتہائی خراب ہو گیا تھا۔

"کیوں فون کیا ہے اس وقتِ۔۔۔؟" ضامن اپنی نیند سے بھری آنکھیں رگڑتے پوچھنے لگا۔

"ویڈیو بھیج رہا ہوں دیکھ لو۔۔۔ خود ہی پتہ چل جائے گا کہ کیوں کال کی ہے ویسے تم میں تو غیرت نہیں جو اپنے نکاحِ میں موجود بیوی کو ابھی تک رخصت نہیں کروایا کیا تمھارے جذبات نہیں ملچتے ہیں۔۔۔ یا پھر کہیں اور سے طلب پوری کرتے ہو۔۔۔" یرمان ملک کچھ زیادہ ہی بے باک تھا بنا لحاظ کیے بولے چلا جا رہا تھا ضامن نے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ یہ مشغلہ تمھارا ہو گا میرا نہیں اور ویسے بھی تمھاری بہن کو تو میں کبھی رخصت نہ کرواؤں بیٹھی رہے گی وہ ہمیشہ اپنے باپ کے گھر میں۔۔۔" ضامن غرایا تھا اس انسان کی بکواس نے اس کا دماغ خراب کر دیا تھا۔

"تمھارے تو اچھے بھی کروائیں گے رخصتی اور وہ بھی ابھی اسی وقت ورنہ۔۔۔۔"

"ورنہ کیا ہاں۔۔!؛ تم لوگ صرف دھمکیاں ہی دے سکتے ہو اور کچھ نہیں کر سکتے ہو۔۔۔" ضامن دھاڑا اس پل جیسے اس کا خود پہ ضبط ہی ختم ہو رہا تھا ابرش اسے ویسے بھی زہر لگتی تھی اور اب رخصتی کی بات پہ تو اس کا پارہ ہائی ہوا تھا۔

"ویڈیو تو دیکھ لو پہلے۔۔۔" یرمان نے اسے کوئی ویڈیو بھیجی تھی لیکن جیسے ہی ڈؤنلوڈ کر کے ضامن نے وہ ویڈیو اوپن کی سامنے عائلہ کا چہرہ دکھائی دیا لیکن اس کے ہاتھ باندھے ہوئے تھے چہرے پہ تھپڑ کے نشان تھے اور اس کے بال الجھے ہوئے وہ انتہائی قابلِ رحم حالت میں تھی۔۔

"بھائی پلیز یہ لوگ جو کہتے ہیں وہ کریں ورنہ میں۔۔۔ میں مر جاؤں گی۔۔۔ بھائی۔۔۔" وہ سسک رہی تھی ضامن کے پیروں سے زمین کسکی تھی عائلہ

کی یہ حالت دیکھ کر اس نے تو خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ عائلہ کی حالت اتنی خراب بھی ہو سکتی ہے یہ کیسے ممکن تھا۔۔

کیا یرمان کا رویہ عائلہ کے ساتھ ایسا تھا لیکن عائلہ نے خود ہی تو یرمان کو ترجیح دی تھی ضامن یہ بات کیسے بھول سکتا تھا۔۔

"یہ کیا بکواس ہے۔۔۔"ضامن یرمان کو کوسنے لگا جو اب قہقہہ لگا رہا تھا۔

"اس سے بھی برا ہو سکتا ہے اگر تم ابھی اسی وقت یہاں نہیں آئے اور ابرش کو رخصت کروا کے اپنے ساتھ نہیں لے گئے تو۔۔۔۔!؛"یرمان نے ایک اور قہقہہ لگایا۔

"گھیٹا انسان عائلہ بیوی ہے تمھاری۔۔۔ تمھیں ذرا شرم نہیں آئی اس کے ساتھ یہ جانوروں جیسا سلوک کرتے۔۔" ضامن کا بس چلتا تو یرمان ملک کو جان سے ہی مار دیتا اس پل اسے یرمان پہ اتنا ہی غصہ آیا ہوا تھا۔

"اس سے بھی برا سلوک کر سکتا ہوں میں اس کے ساتھ تم پہ ڈیپینڈ کرتا ہے تم کتنی دیر کرتے ہو۔۔۔ ابرش تیار ہے دلہن بنی بیٹھی ہے اب بس تم آؤ گے اور اسے لے جاؤ گے جتنی تاخیر کی اتنا ہی نقصان ہو گا تمھارا جو تم نہیں چاہو گے۔۔۔" یرمان ملک کے قہقہے بلند ہوتے جا رہے تھے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھاتے عائلہ کو اپنی گرفت میں کھینچتے گود میں بٹھایا تو عائلہ کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی۔

"تمھیں لگتا ہے کہ اس طرح سے بلیک میل کر کے اپنی بہن کی رخصتی کروا لو گے۔۔" ضامن بری طرح سے پھنس چکا تھا عائلہ اس کو جان سے زیادہ

عزیز تھی جس کے معاملے میں وہ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا یرمان ملک جیسے انسان سے کسی بھی چیز کی توقع کی جاسکتی تھی۔

" You will have to come, Zaman Abbas, otherwise

"...it will be too late and you will have to regret it

"آنا تو پڑے گا تمھیں ضامن عباس ورنہ یہ نہ ہو بہت دیر ہو جائے اور تمھیں پچھتانا پڑے۔۔۔" یرمان ملک کے ہاتھ عائلہ کی نازکی پہ حق جتا رہے تھے جبکہ وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی تھی۔

یرمان ملک کا یہ رویہ اسے اندر ہی اندر توڑ چکا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ یرمان اس کے ساتھ آیسا کرے گا۔

پہلے ہی عائلہ مایا کی وجہ سے اتنی پریشان تھی اب اوپر سے یہ مسلہ۔

"تمھاری بہن کی حالت بہت بری ہے۔۔۔!؛"یرمان نے مزید جلتی پہ تیل ڈالالوہا گرم تھاضامن کو تازہ چوٹ لگی تھی جس کا اثر زیادہ تھاوہ مزید تاخیر کرتے تو شاید ضامن کو ٹریپ کرنا بہت مشکل ہوتا۔

"میری بہن کو کچھ ہوا تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا میں۔۔۔جانتے نہیں ہو تم میرے لیے کتنی اہم ہے وہ۔۔۔!؛"غصے میں ضامن اپنا ویک پوائنٹ یرمان ملک کو بتا گیا تھا جانتا تو یرمان پہلے بھی تھا کہ ضامن عباس کو عائلہ کس قدر عزیز تھی۔

"آجاؤ پھر ابرش کو رخصت کروانے کے لیے۔۔۔"یرمان ملک مسکراتے بولا۔

ضامن نے کال کٹ کر دی وہ سر دونوں میں تھام چکا تھا کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے کیا وہ جائے ملک مینشن۔

عائلہ کے لیے اسے یہ سیٹپ لینا ہی تھا عائلہ کی حالت اس کی نظروں کے سامنے سے ہٹ نہیں رہی تھی کتنا رو رہی تھی اس کی بہن وہ جس کو کانٹا تک نہیں چھبنے دیا وہ آج کتنی بڑی کنڈیشن میں تھی ضامن نے پھر ایک فیصلہ کیا جو بھلے اس کے لیے بہت مشکل ثابت ہونے والا تھا۔

" I am very eager.....Miss Malik, you want to become my wife, to come and live in my house... This desire will be fulfilled now, but you will see for yourself how it will be fulfilled... I hate you..."

"بہت شوق ہے نا مس ملک آپ کو میری بیوی بننے کا میرے گھر میں آکر رہنے کا۔۔۔یہ شوق تو اب آپ کا پورا ہو گا لیکن جس طرح سے پورا ہو گا وہ

آپ خود دیکھ لیں گی۔۔۔ نفرت ہے مُجھے آپ سے۔۔۔"وہ سائیڈ پہ پڑی چیزیں اٹھا اٹھا کر دیوار پہ مارتے اپنے اندر کا غصہ دبانے لگا۔

وہ جتنی تاخیر کرتا عائلہ کے لیے اتنی ہی پروبلم بڑھتی لہزا وہ آیسے اٹھتے باہر آیا چینج تک نہیں کیا وہ وائٹ ٹروزار پہ وائٹ ہی ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھا بال بھی بکھرے ہوئے تھے اسے منہ دھونے کا ہوش بھی نہیں تھا۔

ابھی تک فجر کی اذان نہیں ہوئی تھی باہر گھپ اندھیرہ تھا جب وہ ملک مینشن پہنچا تو صبح کے چار بج رہے تھے وہ گاڑی باہر ہی کھڑا کرتا آندر آیا تھا اس کا ارادہ یہاں رکنے کا نہیں تھا۔

•••••

یرمان ملک نے فون بند کرتے عائلہ کے رخساروں پہ ہاتھ رکھنا چاہا تو عائلہ نے چہرہ پھیر لیا اپنی حالت دیکھتے اس کا ماتم کرنے کا دل چاہا جانتی تھی اب ضامن ضرور آئے گا اور یہی بات شاید یرمان ملک بھی جانتا تھا تبھی تو اس نے اس کی ویڈیو بنائی عائلہ کے چہرے پہ میک اپ سے نشان بنایا ایسا کہ وہ تھپڑ کا نشان لگ رہا تھا اور بال بھی خود ہی بکھرتے اس کی ایسی حالت میں ویڈیو بنائی۔

عائلہ کو بہت زیادہ افسوس ہو رہا تھا خود پہ غصہ بھی آ رہا تھا ضامن اس کی وجہ سے اب ابرش کو رخصت کروانے والا تھا۔

ضامن کی ابرش سے نفرت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی اور عائلہ تو اپنے بھائی کی پسند کو اچھے سے جانتی تھی کہ اسے ابرش جیسی لڑکیاں بالکل بھی پسند نہیں تھیں۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔جو چاہتے ہیں۔۔۔وہ ہو گیا ہے۔۔۔۔بھائی آ جائیں۔۔۔۔گے یہاں۔۔۔۔" وہ اس کے کندھوں پہ ناخن گاڑتے اپنے آنسو صاف کرتے اس پل یرمان ملک کو بہت پسند آئی تھی وہ تھی ہی اتنی کیوٹ۔۔اور پھر جب ناراض ہوتی تو یرمان ملک کو اور بھی پیاری لگتی۔۔۔۔

یرمان نے گہرا سانس بھرا جانتا تھا عائلہ اس سے اچھی خاصی بدگمان ہو چکی ہے اوٗر اس کی ناراضگی بجا تھی وہ حق پہ تھی لیکن یرمان بھی ڈیڈ کی وجہ سے مجبور تھا۔

صرف یہی ایک طریقہ تھا کہ ضامن رخصتی کے لیے راضی ہوتا یرمان نہیں جانتا تھا کہ ڈیڈ کو اتنی جلدی کسی بات کی ہے وہ کیوں اتنی جلدی رات ورات ہی ابرش کی رخصتی کروانا چاہا رہے تھے۔

"جب تک وہ آ نہیں جاتا تمھیں ویسا ہی کرنا ہو گا آجو میں نے تم سے کہا ہے اوُر ہاں اپنے بھائی کے سامنے تم نہیں جاؤ گی۔۔۔"یرمان سنجیدگی سے بولا۔

عائلہ نے آنکھیں پھیلائے یرمان ملک کو دیکھا کیا وہ آپنے بھائی کو دیکھ بھی نہیں سکتی تھی۔۔

"نہیں۔۔۔."عائلہ اپنے بالوں کو جھنجھوڑتے اس پل اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔

"عائلہ سٹاپ اٹ۔۔۔"یرمان ملک کو عائلہ کی حالت دیکھتے پل بھر کے لیے ڈیڈ کے اس پلان پہ تاؤ آیا تھا یرمان ملک عائلہ کو اس سب میں شامل نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ نا چاہتے بھی اسے شامل کر چکا تھا واحد آپشن ہی یہ تھا۔

"آپ۔۔۔" وہ یرمان کی ٹی شرٹ مٹھیوں میں جکڑتے سسکتی تھی یرمان ملک نے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کیا۔

عائلہ نے مزاحمت کرنی چاہی لیکن مقابل نے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں دباتے اس کی سانسیں خوٗد میں انہیل کی تھیں عائلہ کی آنکھیں نم ہوئی تھیں وہ جب جب چاہتا اس کے قریب آتا اور جب اس کا دل چاہتا اس کو استعمال کرتا ضامن کو ٹریپ کرنے کے لیے کیا عائلہ کی کوئی اہمیت تھی یرمان ملک کی نظروں میں۔۔۔

یہ سوال آج عائلہ کے دل و دماغ میں گردش کر رہا تھا جس کا جواب اسے یرمان ملک سے چاہیے تھا۔

"میری ہو تم۔۔۔!؛" وہ اس کے بھیگے ہونٹ سہلاتے اس کے رخساروں کو لبوں سے چومتے اس کی ٹھوڑی پہ ہونٹوں کی مہر ثبت کرنے لگا۔۔

"نہیں۔۔۔ ہوں۔۔۔۔" عائلہ کو بھی اس پل شدید غصہ آیا ہوا تھا یرمان ملک جس کی نظروں میں عائلہ کی جو اہمیت تھی عائلہ آج دیکھ چکی تھی۔۔

ایک تو وہ عائلہ کو ارجنٹ واپس پاکستان لے آیا تھا جس پہ عائلہ بہت خوش تھی کہ چلو واپس جا رہی ہے وہ لیکن یہاں آتے اسے جس سچویشن کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا اندازہ ہو گیا تھا کہ یرمان نے اتنی جلدی کیوں کی اسے واپس لانے کی۔

"کیا کہا تم نے۔۔۔۔!؛" ایک تو عائلہ نے بے رخی دکھائی اوپر سے اس کا یہ کہنا کہ۔۔۔۔ "نہیں ہوں۔۔۔۔" یرمان ملک کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کو ایک لگا دے لیکن وہ پہلے ہی عائلہ کی وجہ سے اتنا پریشان تھا اس کی بیماری

کو لیکر عائلہ کی حالت ٹھیک نہیں تھی ڈاکٹر نے اسے ہر طرح کی ٹینشن سے دور رکھنے کا کہا تھا لیکِن یہاں وہ خود ہی عائلہ کی پریشانی کی وجہ بن رہا تھا۔۔۔

"جو۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔نے۔۔۔۔سنا۔۔۔۔" عائلہ ساتھ ساتھ اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش بھی کر رہی تھی جس میں اسے خاطر خواہ کامیابی نہیں مل رہی تھی کیونکہ مقابل کی گرفت بہت سخت تھی۔

"تمھارے وجود پہ میں اپنے نام کی مہر لگا چکا ہوں پھر بھی تمھیں لگتا ہے کہ تم میری نہیں ہو دیکھوں زرا خوُد کو اپنے وجود کو جس کے ہر حصے پہ تمھیں یہ نظر آئے گا کہ تم کس کی ہو۔۔۔" یرمان نے اس کی شرٹ کی زپ کھولتے اس کی گہرائیوں پہ اپنے ہونٹوں کے نشانوں پہ اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

"میری ہو صرف میری۔۔۔!؛" وہ اس کی دھڑکنوں پہ اپنا لمس چھوڑتے گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔۔عائلہ طنزیہ مسکرائی تھی۔۔

"وجود کو حاصلِ کرنا کہاں مشکل ہے۔۔۔؟ دل میں رسائی حاصل کریں آپ۔۔۔!؛ میرے دل میں آپ کے لیے کیا ہے یہ آپ کبھی جان ہی نہیں سکتے۔۔۔۔!؛" وہ تلخ اور کڑوا سچ بتا گئی جسے سنتے یرمان ملک بلبلا اٹھا تھا ہاں یہ سچ تھا کہ وہ عائلہ کے وجود کی گہرائیوں تک رسائی حاصلِ کر چکا تھا لیکن عائلہ کے دل میں۔۔۔!؛؛

کیا وہ عائلہ کے دل میں بھی اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہؤا یہ سوال پہلی بار اس نے خود سے کیا تھا۔۔۔۔۔۔

"جب تم میری ہو تمھارا وجودِ میرا ہے۔۔۔!؛ تو اس دل میں بھی میں ہی ہوں گاناں۔۔!؛ کیا اس دل میں اؤر کوئی اؤر رہتا ہے کیا۔۔۔؟" وہ اس کو خود میں بھینچتے اس کی ناز کی پہ حق جتا رہا تھا۔

"خوش فہمی۔۔۔ہے آپ کی۔۔۔" وہ جیسے تیسے ہی سہی لیکن یرمان ملک کے حصار سے نکل چکی تھی۔

"بھائی۔۔۔" ابرش اسی وقت روم میں آئی تھی وہ ڈیپ ریڈ کلر کے کارآمد لہنگا کرتی میں ملبوس برائیڈل میک اپ کیے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

"میری گڑیا تو بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔" یرمان ملک نے خود کو کمپوز کیا آور ابرش کی طرف چلا آیا جو اپنا لہنگا ہاتھوں میں تھامے کھڑی تھی۔۔

اس کے لیے خود یہ سب کچھ سرپرائزنگ تھا بس ڈیڈ نے جو کہا اس نے ویسا ہی کیا آور سب وہ تیار تھی اسے تو ابھی تک یقین نہیں ہو رہا تھا کہ ضامن یہاں آئے گا اس کو رخصت کروا کر لے جائے گا۔

"بھائی آپ نے ڈیڈ سے پوچھا یہ سب اچانک۔۔۔؟" وہ پریشانی سے یرمان ملک سے سوال کر رہی تھی۔

"ڈیڈ کا فیصلہ ہے یہ ابرش اور پھر یہ اچھا ہے تم آپنے گھر کی ہو جاؤ گی۔۔۔!؛" یرمان نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا عائلہ نے بمشکل اپنے آنسو صاف کیے۔

یرمان اپنی بہن کو کیسے سب کی باہمی رضآمندی سے رخصت کر رہا تھا اور عائلہ کے ساتھ کیا کیا۔

ضامن کی ناراضگی بھی مول لی اس نے صرف ضامن کی خاطر کاش کہ وہ یہ بات کبھی ضامن کو بتا پاتی کہ آگر اس دُنیا میں وہ کسی سے سب سے زیادہ پیار کرتی ہے تو وہ ضامن ہے۔

"بٹ بھائی ضامن۔۔۔!؛"ابرش کو ضامن کی طرف سے پریشانی تھی ضامن کا جو رویہ تھا اس کے ساتھ وہ کیونکر آئے گا اس کو رخصت کروانے کے لیے۔۔

"آپ آؤ میرے ساتھ۔۔۔۔"یرمان ابرش کو لیکر نیچے چلا گیا لیکن جاتے جاتے وہ باہر سے روم لاکڈ کرنا نہیں بھولا تھا۔

عائلہ نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو کھول نہیں سکی کیونکہ وہ باہر سے بند کر کے گیا تھا۔

"آخر یہ چاہتے کیا ہیں کیا یہ مجھے بھائی سے ملنے نہیں دیں گے۔۔؟ کیا میں بھائی کو دیکھ بھی نہیں سکوں گی۔۔۔"عائلہ دروازے کے ساتھ ہی بیٹھتی چلی گئی تھی آنکھوں کے آگے اندھیرہ سا چھا رہا تھا جبکہ سر چکرانے لگا تھا۔۔

وہ اس وقتِ ٹینشن لے رہی تھی جب جب وہ ٹینشن لیتی اس کی طعیبت آیسے ہی خراب ہو جاتی تھی۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتے زمین پہ پیچھے کو گرتی چلی گئی تھی۔

.....

ابرش اور یرمان نیچے ائے تو قیوم ملک لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے عفت ملک آج گھر پہ نہیں تھیں کہیں گئی ہوئی تھیں قیوم ملک سگریٹ لبوں سے لگائے کش لگاتے کسی سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے پریشانی ان کو بہت زیادہ تھی کہ نجانے ضامن آئے گا بھی نہیں ضامن سے انہیں توقع تو نہیں تھی کہ وہ آئے گا۔۔

لیکِن عائلہ کے لئے ضامن کو آنا ہی پڑنا تھا قیوم ملک اتنی سادگی سے ابرش کی رخصتی کبھی نہیں کرواتے لیکِن وہ مجبور تھے اوٗر کوئی حل نہیں تھا ان کے پاس ابرش کی رخصتی اس وقت ان کی سب سے اہم ترجیح تھی۔

"ڈیڈ۔۔۔" ابرش ان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی وہ ڈیڈ سے اتنے سوالات پوچھنا چاہتی تھی لیکن ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کیسے پوچھتی اس وقت تو زہن ضامن کی طرف الجھا تھا کہ وہ آئے گا یا نہیں۔

ابرش اس بات سے واقف نہیں تھی کہ یرمان نے ضامن کو دھمکی دے کر یہاں بلایا ہے۔۔۔

وہ قیوم ملک سے بات کرتی کہ عین اسی وقت ضامن عباس اندر آیا تھا جس کے چہرے کے تاثرات اس قدر پتھریلے تھے کہ پل بھر کے لیے ابرش ڈر گئی تھی۔

جبکہ ابرش کو دلہن کے لباس میں دیکھتے ضامن کا غصہ مزید بڑھ گیا تھا اس کی بہن کیسی حالت میں تھی اور یہاں ابرش تیار بیٹھی تھی رخصتی کے لیے۔

وہ مر کر بھی ابرش کو اپنے ساتھ لیکر نہیں جاتا آگر عائلہ کی وجہ سے مجبور نہ ہوتا شادیاں ایسی ہوتی ہیں جیسے ان کی ہو رہی تھی۔

یہ تو دلوں کے رشتے تھے جو دل دے بنتے ہیں اور دل سے ہی نبھائے جاتے ہیں زبردستی کا بندھن گلے کا پھندہ جاتا ہے۔۔

"آؤ آؤ سالے صاحب مُجھے امید تھی کہ تم ضرور آؤ گے۔۔ آفٹر آل یہاں معاملہ ایسا ہی ایسا تھا۔۔" یرمان ملک مسکراتے ضامن کی طرف بڑھا جس کی آنکھوں میں شعلے سے لپک رہے تھے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بہت مشکل سے خود پہ ضبط کر رہا ہو۔

"عائلہ سے ملنا ہے مُجھے۔۔۔!؛" ضامن اس کی بکواس کو نظر انداز کر گیا جب تک وہ عائلہ کو دیکھ نہیں لیتا وہ اب یہاں سے جانے والا نہیں تھا۔

"کس حق سے ملو گے تم عائلہ سے۔۔۔ تم عائلہ سے ہر رشتہ ختم کر چکے ہو کیونکہ عائلہ نے تم پہ مُجھے فوقیت دی بھول گئے تم۔۔۔!؛" یرمان کا لہجہ طنز سے بھرا تھا یرمان ملک کو لگا نہیں تھا ضامن ایسے ہی کیجول حلیے میں چلا آئے گا اس کی رخصتی تھی تھوڑی بہت تیاری تو کرنی چاہیے تھی۔

یہ الگ بات تھی کہ یرمان ملک اپنی رخصتی کا وقت بھول چکا تھا جیسے وہ عائلہ کو حیدرآباد سے لیکر آیا تھا۔۔۔

"میری بہن ہے وہ مجھے ملنا ہے اُس سے۔۔۔!؛" ضامن کے ہاتھ یرمان کے گریبان تک جا پہنچے تھے۔

"بند کروایہ فضولیات تم دونوں۔۔۔ بیٹھو ضامن۔۔۔ بات کرنی ہے مجھے تم سے۔۔۔!؛" قیوم ملک ابرش پہ ایک نظر ڈالتے ضامن سے مخاطب ہوئے جو شائد ان سے بات بھی نہیں کرنے والا تھا۔

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں ہے بس عائلہ سے ملنا ہے آپ لوگ کیوں نہیں ملنے دے رہے ہیں مُجھے عائلہ سے وہ ٹھیک ہے ناں۔۔۔!؛" ضامن عائلہ کے لیے پریشان ہوا اتنے دنوں سے دیکھا تک نہیں تھا اُسے وہ جلدی پریشان ہو جاتی تھی چھوٹی چھوٹی باتوں پہ اوَر پھر اس کی طعیبت خراب ہو جاتی تھی۔۔۔

"عائلہ تم سے نہیں ملنا چاہتی ہے تم ابرش کو لے جاؤ رخصتی کروانے کے لیے ہی آئے تھے ناں تم۔۔۔!؛" یرمان ملک نہیں چاہتا تھا کہ ضامن عائلہ سے ملے اوَر پھر عائلہ ضامن کے ساتھ جانے کی بات کرے۔

"میں مان ہی نہیں سکتا ہوں کہ عائلہ مجھ سے ملنا نہیں چاہتی ہے۔۔۔یوں کہو ناں تم نہیں چاہتے ہو کہ میں عائلہ سے ملوں۔۔۔"ضامن کو نہیں معلوم تھا کہ عائلہ کا روم کہاں ہے وہ کس کمرے میں رہتی ہے۔

وہ عائلہ سے ملنا چاہتا تھا پہلی بار اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا دل ڈوب رہا تھا عائلہ کو لیکر وہ بہت ٹچی تھا عائلہ اس کے لیے بہن سے زیادہ بیٹی تھی بیٹوں کی طرح پالا تھا اس نے عائلہ کو وہ جب جب روتی ضامن کی جان لبوں پہ آجاتی تھی۔

"سالے صاحب جب سب جانتے ہو تو کہہ کیوں رہے ہوں تمھاری بہن اگر تم سے ملنا چاہتی ہوتی تو اس وقت تمھارے سامنے ہوتی وہ یہاں نہیں ہے تو اس کا صاف صاف مطلب ہے کہ وہ تم سے بات نہیں کرنا چاہتی ہے۔۔۔

لہذا تم بھی اپنی بیوی کو لو اور یہاں سے چلتے بنو۔۔۔"یرمان سنجیدگی سے ضامن کو جانے کا کہہ رہا تھا۔

"اتنی بوجھ ہے یہ لڑکی آپ لوگوں پہ کہ ایسے اندھیرے میں میرے سر پہ مسلط کر رہے ہیں آپ لوگ اسے۔۔۔؟"ضامن کا لہجہ تلخ ہو گیا تھا عائلہ سے جب تک نہیں مل لیتا اس کا موڈ ٹھیک نہیں ہونا تھا۔

"یو ہمت کیسے ہوئی۔۔۔۔"یرمان تو ہتھے سے آکھڑا تھا ضامن کی باتوں نے اسے سیخ پا کر دیا تھا۔

"جھوٹ تو نہیں بول رہا ہوں۔۔۔ایسے اچانک سے رخصت کرنے کا کیا مطلب ہے۔۔۔!؛"ضامن بناڈرے ان لوگوں کو حقیقت کا آئینہ دکھا رہا تھا مگر مجال ہے جو ان لوگوں پہ کوئی اثر ہوتا ہو۔

"ڈیڈ۔۔۔!" ابرش جو خاموشی سے ضامن اور یرمان کی باتیں سن رہی تھی معاملہ بڑھتے دیکھ کر اس نے ڈیڈ کو پکارا جو پہلے ہی کافی پریشان لگ رہے تھے۔

"ضامن ابرش تمھاری بیوی ہے جب نکاح ہو جائے مزید کسی قسم کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی ہے ابرش تُمھارے ساتھ ہی جائے گی جانا تو ویسے بھی تھا آج نہیں تو کل کیونکہ نکاح تو ہوا ہوُا ہے پھر تمھارا یہ رؤیہ میری سمجھ سے باہر ہے۔۔۔" قیوم ملک اس ساحرانہ نقوش رکھنے والے خوبصورت انسان کو دیکھ رہے تھے جس کا کردار صاف شفاف تھا۔

"مُجھے نہ تو ابرش سے اور نہ ہی آپ لوگوں سے کوئی رشتہ رکھنا ہے یہ رخصتی کس سچویشن میں ہو رہی ہے آپ اچھے سے جانتے ہیں آپ کے بیٹے نے مُجھے بلیک میل کیا ہے میری بہن کے ساتھ آگر ذرا سی بھی زیادتی ہوئی تو میں

برداشت نہیں کرونگا اور اب آپ لوگوں کو بھی یہ سوچنا پڑے گا کچھ بھی کرنے سے پہلے کوئی بھی دھمکی دینے سے پہلے کہ ابرش میرے ساتھ ہو گی جیسے آپ لوگ مُجھے عائلہ کے تھرو بلیک کر چکے ہیں ویسے ہی میں بھی آپ کو بلیک میل کر سکتا ہوں۔۔۔۔ لیکن میں ایسا کرونگا نہیں کیوں کہ میں آپ لوگوں جیسا نہیں ہوں۔۔۔"ضامن کی چنگارتی آواز سنتے پل بھر کے لیے ماحول میں سکوت چھا گیا جبکہ ابرش نے حیرانگی سے اپنے ڈیڈ اور یرمان کو دیکھا بلیک میل۔۔ضامن کی باتوں کا مطلب ابرش سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

"آچھا اور ہمیں یہ سب کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی وجہ تم اچھے سے جانتے ہو اگر تم خود ہی اپنی بیوی کو رخصت کروا کر لے جاتے تو ہمیں یہ سٹیپ لینے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔۔۔"یرمان ابرش کے چہرے کے

تاثرات دیکھ رہا تھا یقینا ابرش کو یہ بات پسند نہیں آئی تھی کہ ضامن کسی پریشر میں آکر رخصتی کروانے کے لیے راضی ہوا۔

"مُجھے آپ لوگوں سے کوئی بحث نہیں کرنی ہے بس مجھے عائلہ سے ملنا ہے کہاں ہے عائلہ۔۔۔!؛"جب سے یرمان کی بھیجی گئی ویڈیو ضامن نے دیکھی تھی اس کو ایک پل کے لیے بھی سکون نہیں مل رہا تھا دل جیسے کسی انہونی کے احساس سے شدت سے دھڑک رہا تھا۔

"عائلہ میری بیوی ہے اور میں تمھیں اپنی بیوی سے ملنے نہیں دوں گا۔۔۔تم اپنی بیوی کو لے جاؤ یہاں سے اور اس پہ توجہ دو عائلہ کو تو بھول ہی جاؤ ویسے بھی اسے اب اس سب کی عادت ہو چکی ہے جو شاید تم اسے کبھی نہیں دے سکے۔۔ تبھی تو اس نے تمھیں چھوڑ کر میرا انتخاب کیا تھا۔۔۔"یرمان ضامن کا دل جلانے سے باز نہیں آرہا تھا۔

"تو ٹھیک ہے اب سے آپ لوگوں کا بھی ہر رشتہ ابرش سے ختم ہو چکا ہے جیسے میں عائلہ سے نہیں مل سکتا ہوں ویسے ہی آپ لوگ ابرش سے نہیں مل سکیں گے اگر آپ لوگوں کو میری یہ شرط منظور ہے تو یہ رخصتی ہو گی ورنہ نہیں ہو گی۔۔۔"ضامن کو ایک لمحہ لگا تھا یہ فیصلہ کرنے میں۔

"تم ہمیں ابرش سے ملنے سے۔۔۔"

"ٹھیک ہے مُجھے تمھاری شرط منظور ہے جیسے تمھارا عائلہ سے اب کوئی تعلق نہیں رہا ہے ویسے ہی ہمارا ابرش سے اب کوئی تعلق نہیں رہے گا وہ اب سے صرف تمھاری بیوی ہے تم کے کر جا سکتے ہو ابرش کو۔۔۔"قیوم ملک یرمان ملک کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی درمیان میں کاٹ چکے تھے۔

"ڈیڈ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔؟" یرمان کے خور پہ آئی تھی تو برداشت نہیں ہو رہا تھا اور پچھلے کتنے دنوں سے وہ ضامن سے یہ بات کر کے اس کا دل جلا رہا تھا۔۔۔۔

"ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔۔ ابرش کا باپ میں ہوں میری بیٹی ہے اور ابرش کی زندگی کا فیصلہ کرنے کے لیے ابھی میں زندہ ہو تمھیں درمیان میں بولنے کا کوئی حق نہیں ہے یرمان۔۔۔ ابرش کی رخصتی ابھی اور اسی وقت ہو گی۔۔۔" یرمان قیوم ملک کی بات سنتے پاؤں پٹختے سائیڈ پہ پڑا ڈیکوریشن پیس اٹھا کر شیشے کی گلاس وال پہ مار چکا تھا جو گلاس وال پہ لگتے ہی چکنا چور ہو گیا تھا

۔

یرمان سیڑھیاں چڑھتے اوپر چلا گیا ضامن نے خود کو سنبھالا اب ابرش اس کے پاس تھی تو وہ بھی بہت کچھ کر سکتا تھا۔

"ابرش میرا بچہ آپ کے ڈیڈ کی دعائیں ہر پل آپ کے ساتھ ہیں خوش رہو میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔" قیوم ملک نے ابرش کی پیشانی چومی تھی جس کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں یقیناً وہ اس وقت دکھی تھی انہیں وہ منظر یاد آیا جب یرمان ملک عائلہ کو لیکر آیا تھا۔

"ڈیڈ میں کیسے۔۔۔؟!" ابرش ضامن کے غصے سے ڈر رہی تھی وہ اس کی ڈانٹ برداشت کر سکتی تھی لیکن غصہ نہیں اور اگر وہ دونوں ایک گھر میں رہتے اور ضامن کا رویہ ابرش کو یہ سوچ آئی تو اس پورا وجود پسینے میں بھیگ گیا تھا.

"مُجھے یقین ہے زندگی میں آیسا موقع آئے گا جب آپ کو اپنے ڈیڈ کے فیصلے پہ فخر ہو گا۔۔۔" وہ ابرش کی پیشانی چومتے بولے تو وہ محض سر ہلا سکی تھی۔

میڈ نے ابرش کا سامان ضامن کی گاڑی میں دکھ دیا اور ابرش کو بھی گاڑی میں بٹھایا تھا۔

"آپ کی بیٹی کو رخصت کروا کر تو لے کر جا رہا ہوں لیکن اپنے بیٹے کو سمجھا دیجیے گا عائلہ مجھے خود سے زیادہ عزیز ہے۔۔۔عائلہ کے ساتھ اگر آپ کے بیٹے نے کچھ غلط کرنے کی کوشش کی تو اب کی بار آپ کی بیٹی بھی نہیں بچے گی۔۔۔ہر بار آپ کے بیٹے کی مرضی نہیں چلے گی۔۔۔" قیوم ملک کے سامنے آتے ضامن اپنے ٹروزار کی پوکٹس میں ہاتھ ڈالے بولا تو قیوم ملک نے تشویش بھری نظروں سے ضامن کو دیکھا جس کے چہرے پہ چٹانوں کی سی سختی تھی۔

"عائلہ ہمارے لیے ابرش کی طرح ہے ضامن تم کبھی رخصتی کے لیے نہیں مانتے اس لئے یہ قدم اٹھانا پڑا ورنہ عائلہ کو یہاں کوئی مسلئہ نہیں ہے وہ

خوش ہے تم چاہو تو کل آ کر مل سکتے ہو اپنی بہن سے وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔" قیوم ملک نے ایک کوشش کرنی چاہی ضامن کی بدگمانی ختم کرنے کے لئے۔

"انہہ میری بہن کی سب سے بڑی پریشانی آپ کا بیٹا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ خوش ہے یہاں وہ کیسے خوش رہ سکتی ہے مت بھولیں آپ لوگوں نے گن پوائنٹ پہ نکاح کروایا تھا ورنہ میری بہن آپ کے بیٹے کو کبھی نہیں چنتی اپنے ہمسفر کے طور پر۔۔۔" یرمان ملک کا کردار ضامن کی نظروں میں مشکوک تھا اس نے کافی بار مایا اور یرمان کو ایک دوسرے کے قریب دیکھا تھا اس کی بہن کا کیا قصور تھا جو اسے یرمان ملک جیسا انسان ملا۔

"میرا بیٹا بدل گیا ہے عائلہ کی توجہ اور اس کی محبت یرمان کو بدل دے گی مجھے یقین ہے لیکِن میری بیٹی کا خیال رکھنا تم۔۔۔ بہت عزیز ہے ابرش

مُجھے۔۔۔ جان بستی ہے میری ابرش میں۔۔۔!؛" وہ اس وقت بہت مجبور تھے ان کے گلاسز بھیگ گئے تھے۔۔۔

"میری بہن بھی مجھے بہت عزیز ہے آپ لوگوں نے سوچا۔۔۔ اپنی من مانی کی وہ بیمار رہتی ہے ڈاکٹرز کے بقول اسے جتنا خوش رکھا اتنا ہی وہ سرائیو و کرے گی لیکن آپ لوگوں کی وجہ سے وہ نجانے کس حال میں ہو گی یہ مت سمجھیے گا کہ میں عائلہ کے معاملے غفلت برتو گا میری نظر ہو گی آپ کے بیٹے پر بتا دیجیے گا اپنے بیٹے کو اور بیٹی کو تو بھول ہی جاہیں آپ۔۔۔۔" وہ بول کر وہاں رکا نہیں اور نہ ہی اس نے ان کی بات سنی وہ اپنی کر کے نکل گیا تھا وہاں سے۔

عائلہ کی وجہ سے وہ دوسری بار اس عالی شان مینشن میں آیا تھا اور آگر عائلہ کے لیے دوبارہ بھی آنا پڑتا تو وہ آتا لیکن ابرش کے لیے کبھی نہیں۔

ضامن کے جاتے قیوم ملک اپنا سینہ تھامے صوفے پہ بیٹھ گئے اپنی کلاسز اتارتے انگلیوں سے آنکھوں میں جمع ہو چکی نمی صاف کی۔۔

ابرش کو رخصت کر کے ان کے دل سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا تھا اتنا تو ان کو ضامن پی بھروسہ تھا کہ ضامن کے ساتھ رہتے ابرش محفوظ تھی۔۔

ابرش کی رخصتی عفت ملک کی غیر موجودگی میں ہوئی وہ جانتے تھے کہ عفت ملک اس بات پہ بہت بڑا ہنگامہ کرنے والی تھیں لیکن انہیں بس تسلی تھی کہ ابرش رخصت ہو گئی تھی وہ اٹھتے اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

روم میں داخل ہوئے تو کمرے کی تنہائی نے ان کا استقبال کیا وہ اکیلے تھے ان کو کسی کی یاد شدت سے آ رہی تھی عفت ملک کے ساتھ اتنے سال گزار کر بھی وہ رشتہ نہیں بن بنایا جو میاں بیوی کے درمیان ہوتا ہے شاید عفت ملک نے کبھی قیوم ملک کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔۔

.....

ضامن گاڑی میں بیٹھا اور غصے میں اس نے اتنی زور سے گاڑی کا دروازہ بند کیا کہ ابرش گاڑی کے شیشے سے جا لگی تھی ضامن کے غصے سے اس پل وہ خاصی خائف تھی ٹرپ وہ ضامن کے ساتھ رہی اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ واپسی پہ ان کی زندگی میں اتنی بڑی تبدیلی آئے گی کہ وہ ضامن کی بیوی کی حیثیت سے اس کے ساتھ رہ گی صرف ہوٹل میں روم شئیر کرنے پہ ضامن اتنے غصے میں آیا تھا یہاں تو وہ پورے حق سے ضامن کے ساتھ اس کے گھر میں رہنے والی تھی ضامن کا غصہ بجا تھا وہ اپنے چہرے پہ آیا پسینہ صاف کرتے باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ضامن کے بازوؤں کی پھولی رگیں دیکھتے اس کا پورا وجود پسینے میں بھیگا ہوا تھا ضامن کے غصے کا اندازہ وہ اس بات سے بھی لگا سکتی تھی کہ وہ کافی ریش

ڈرائیو کر رہا تھا گاری ہوا اسے باتیں کر رہی تھی وہ تھر تھر کانپ رہی تھی اتنا خوف شاید ہی اسے ذندگی میں کبھی کسی سے محسوس ہوا ہوں جتنا خوف وہ ضامن سے محسوس کر رہی تھی اس لمحے وہ شدید ڈری ہوئی تھی۔

یہ اس وجہ سے تھا کہ ضامن مجبوراً اس کو رخصت کروا رہا تھا عائلہ کی وجہ سے ابرش اور عائلہ کی کوئی بات نہیں ہو سکی ابرش آئی لیٹ تھی اور پھر آتے ہی ڈیڈ نے اسے تیار ہونے کا کہہ دیا یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ ابرش عائشہ کو بھی نہیں بتا سکی تھی حالانکہ اس نے اپنی شادی کے لئے بہت کچھ سوچا ہوا تھا اس نے سوچا ہوا تھا کہ وہ بہت کچھ کرے گی لیکن یہاں تو حالات ہی اتنے بدتر ہو چکے تھے.

گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا ہوا تھا ابرش کا دل سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا۔

"...Please, please...slow down the car"

""پلیز پلیز۔۔۔ گاڑی کی رفتار کم کریں۔۔۔"؛"وہ ضامن کے بازو پہ ہاتھ رکھتی کہ ضامن نے بری طرح سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا ابرش نے بھیگی آنکھیں رگڑی تھیں بہت مشکل ہونے والی تھی اسے ضامن تو شاید ہی کبھی اس کی محبت کا یقین کرتا۔

You were very eager to leave. So what's the "
problem now? Just bear with it. You wanted my
company, didn't you? You got it. Now you're
happy. Because of you, my life has become worse
".than hell

"بہت شوق تھا آپ کو رخصت ہونے کا۔۔ تو اب کیا مسلہ ہے برداشت کریں آپ۔۔۔۔ ساتھ چاہیے تھا ناں آپ کو میرا۔۔۔ مل گیا اب خوش ہیں آپ۔۔۔ آپ کی وجہ سے میری زندگی جہنم سے بھی بدتر ہو چکی ہے۔۔۔" وہ اتنی اونچی آواز میں چلایا کہ ابرش نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھے تھے مذید نہیں سن سکتی تھی وہ اتنی اونچی آواز۔

"The ayla sighs and misdeeds will always follow you, Miss Malik. What I will do to you now is your own imagination. Your brother was very wrong...but time always remains the same."

"عائلہ کی آہیں اور بدعائیں ہمیشہ آپ کا پیچھا کریں گی مس ملک اور جواب میں آپ کے ساتھ کرونگا وہ آپ کی سوچ ہے بہت غلط کیا آپ کے بھائی

نے۔۔۔ لیکن وقتِ کہاں ہمیشہ ایک سا رہتا ہے۔۔۔" وہ موڑ کاٹتے بولا کچھ ہی دیر میں گاڑی ایک گھر کے کار پورچ میں رکی تھی جو اتنا بڑا تو نہیں تھا لیکِن اتنا چھوٹا بھی نہیں تھا مناسب تھا ابرش نے ایک تفصیلی نگاہ گھر پہ ڈالی تھی۔

You have to stay here, even if it's difficult or " difficult for you... If you had kept your actions in order, you wouldn't be here today, but would be "...among people like you

"رہنا آپ نے یہیں ہیں بھلے آپ کو مشکل ہو یا پھر تنگی۔۔۔ اگر اپنی حرکتیں ٹھیک رکھتی آپ تو آج یہاں نہیں ہوتی بلکے اپنے جیسے لوگوں میں موجود ہوتی۔۔۔" وہ طنزیہ بولتے گاڑی سے نکلتے گھر کے اندر چلا آیا ابرش

خوُد ہی گاڑی سے اپنا لہنگا سنبھالتے باہر نکلی تھی اس کا پاؤں ایک بار تو لہنگے میں اٹکا تھا وہ گرتے گرتے بچی تھی ضامن سے اتنی سنگدلی کی امید نہیں تھی ابرش ملک کو۔۔

وہ خود ہی اندازے سے چلتے آندر آگئی تھی لاؤنج میں ہی اسے ضامن مل گیا تھا جو فون کان سے لگائے شاید کسی سے بات کر رہا تھا ابرش نے نوٹ کیا تھا سارے راستے ضامن نے ایک نظر اسے نہیں دیکھا اس کی ساری توجہ ڈرائیو کرنے پہ تھی اور اب فون پہ۔

ابرش کو وہ پوری طرح سے نظر انداز کر رہا تھا ابرش کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کرے پہلی بار آئی تھی یہاں اسے تو پتہ بھی نہیں تھا کہ ضامن کا کمرہ کونسا ہے اوُر کہاں وہ رہے گی ظاہر سی بات تھی کہ ضامن کے ساتھ ہی رہنے والی تھی لیکِن ضامن سے پوچھے بغیر وہ کمرے میں کیسے جاتی۔

اس کا ڈریس بہت ہیوی تھا اور خاصا بولڈ بھی اس کو اتنے ہیوی دوپٹے سے الجھن ہو رہی تھی دل چاہا رہا تھا کہ آتار کر پھینک دے لیکن اپنی شرٹ کا فرنٹ اور بیک نیگ دیکھتے وہ یہ نہیں کر سکتی تھی۔

ضامن پورا آدھا گھنٹہ فون میں مصروف رہا نجانے ایسی کونسی باتیں تھیں اس کی جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں ابرش کی بس ہو رہی تھیں

۔

ٹانگیں دکنے لگی تھیں ضامن کو احساس نہیں تھا یا پھر وہ جان بُوجھ کر رہا تھا تاکہ ابرش کو وہ اس کی پوزیشن کر سکے کہ ضامن کی نظروں میں ابرش کی حیثیت کیا ہے آخر۔

" Miss Malik, do you have to stand here on my head all day… Wait a minute… Are you exploiting me for some reason?"

"مس ملک کیا سارا دن یہیں میرے سر پہ کھڑے رہنا ہے آپ کو۔۔۔ ویٹ آمنٹ۔۔۔ آپ کہیں مجھ سے کچھ آور تو نہیں ایکسپلٹ کر رہی ہیں۔۔۔؟" ابرش کے دوپٹے پہ زیادہ پنز نہیں لگی ہوتی تھیں لہذا دوپٹہ اب سر سے اتر کر اس کے شانوں پہ گر چکا تھا۔

"What do you mean…"

"کیا کیا مطلب۔۔۔" ابرش ہبکائی تھی ضامن کی باتوں کا مطلب اس کو سمجھ نہیں آیا ہاں لیکِن وہ ضامن کو یہ بتانا چاہتی تھی کہ وہ اس لیے کھڑی کی ضامن سے پوچھ سکے کہ اس نے رہنا کہاں ہے کونسے کمرے میں۔۔۔

You know very well, Miss Malik, don't be so "

ignorant... You've come after getting a leave, so

"...you'll know everything about the future too

"مطلب تو آپ اچھے سے جانتی ہیں مس ملک اتنی انجان نہ بنیں آپ۔۔۔
رخصتی کروا کر آئی ہیں تو آگے کا بھی سب کچھ جانتی ہُوں گی
آپ۔۔۔"ضامن کا بھاری ہاتھ ابرش کی پشت پہ تھا اس نے ابرش کی برہنہ
پشت پہ اپنی انگلیاں سہلاتے ابرش کو کھینچ کر اپنے قریب کیا تھا ابرش اس
کے کشادہ سینے میں آسمائی تھی۔۔۔

No, that... where... will... I... live... I don't "

"...\know

"نہیں وہ۔۔۔ میں کہاں۔۔۔ رہوں۔۔۔ گی۔۔۔ نہیں پتہ۔۔۔" ابرش نے آپنے خشک ہونٹوں پہ زبان پھیرتے اسے ترکیا ضامن کی نظریں اس کے سرخ رنگ سے سنے یاقوتی ہونٹوں پہ تھیں جو اس پل اس کی ساری توجہ کھینچ چکے تھے۔۔۔

There's a room in front of the ayla, you'll stay "

"...there

"سامنے روم ہے عائلہ کا وہیں رہیں گی آپ۔۔۔!؛" ضامن نے ایک جھٹکے میں ابرش کو خود سے الگ کیا جو جذبات امنڈ آرہے تھے ان کو تھپکی دیتے سہلایا ابرش کے ساتھ آیسا کوئی ریلیشن شپ وہ قائم ہی نہیں کرنا چاہتا تھا ابرش اسے اپنی بیوی کے طور پہ قبول نہیں تھی ابرش اس کی آئیڈیل لڑکی نہیں تھی۔

"?!What!! In the ayla room... why"

"واٹ!!!عائلہ کے روم میں۔۔۔کیوں!؟"ابرش کو شدید تپ چڑھی تھی ضامن کی بیوی تھی وہ۔مطلب ضامن اس کو اپنے کمرے میں نہیں رکھنے والا تھا۔۔

" Why are you so surprised? Do you think I will keep you with me? For me, having you or not is the same. Miss Malik, keep this in mind and try to communicate with me as little as possible... otherwise..."

"اتنا حیران کیوں ہو رہی ہیں آپ؟کیا لگتا ہے آپ کو میں اپنے ساتھ رکھوں گا۔۔؟میرے لئے آپ کا ہونا نہ ہونا یک برابر ہے مس ملک یہ بات زہن

میں رکھیے گا اور کوشش کیجئے گا کہ مجھ سے مخاطب کم ہی ہوں آپ۔۔۔

ورنہ۔۔۔"

"?...Otherwise, what? What will you do"

"ورنہ کیا؟ کیا کریں گے آپ۔۔۔؟" ابرش لہنگا سنبھالے ضامن کے قریب آئی تھی ضامن کا رویہ اب اس کی برداشت سے باہر تھا کب تک برداشت کرتی ضامن اس کو بیوی کا حق نہیں دے سکتا تھا تو ٹھیک تھا فحال وہ غصے میں تھا ابرش سمجھ سکتی تھی لیکِن وہ تو سرے سے اسے روم سے ہی آؤٹ کر رہا تھا۔

I can do a lot... Miss Malik...!; But you won't be "

able to bear it... So it's better for you to go to

";!...Rome instead of getting involved with me

"بہت کچھ کر سکتا ہوں میں مس ملک۔۔۔!؛ لیکن آپ برداشت نہیں کر سکیں گی۔۔۔ اس لئے بہتر ہے مجھ سے الجھنے کے بجائے روم میں جائیں آپ۔۔۔!؛" ضامن سنجیدگی سے پیچھے پیٹھ پہ ہاتھ باندھے ابرش کے خوبصورت وجود کی ہر گہرائیوں کو اپنے نظروں سے بھانپ رہا تھا ابرش کا دوپٹہ اب شانوں سے ڈھلکتے اس کے کندن نشب و فراز کو عیاں کر رہا تھا۔ بلاؤز ڈیپ اور بولڈ تھا ایسی ڈریسنگ شاید ابرش کے لئے تو نارمل تھی لیکن ضامن کو بالکل مناسب نہیں لگی تھی ابرش کے وجود پہ اب بس ضامن عباس کا حق تھا ابرش ملک کو کوئی اور دیکھے بھلے وہ عورت ہی کیوں نہ ہو ضامن برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔

" Why should I go to room...? I will stay with you... I am your wife in your room...!; So there is

no question of staying in any other room... You

"...cannot stop me from staying in your room

"روم میں کیوں جاؤں میں۔۔۔؟ میں آپ کے ساتھ رہوں گی۔۔۔ آپ کے روم میں بیوی ہوں میں آپ کی۔۔۔!؛ تو کسی اوٗر روم میں رہنے کا تو سوٗال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔ آپ مجھے نہیں روک سکتے ہیں اپنے روم میں رہنے سے۔۔۔۔" ابرش نے کہاں کسی سے دبنا سیکھا تھا ضامن کے گھر میں تو اب وہ اس کی بیوی کے روپ میں کھڑی تھی۔

آگر ضامن کی ہر بات وہ چپ چاپ بنا بحث کیے ماننی شروع کر دے گی تو ضامن اس کو پھر بہت لائٹ لے گا جو ابرش ہونے نہیں دے سکتی تھی۔

A wife forced upon me by force, who was forced "

"...upon me by threatening me

"بیوی زبردستی کی بیوی جس کو زبردستی میرے سر پہ مسلط کیا گیا ہے مجھے دھمکی دے کر۔۔۔"ضامن بلبلا اٹھا تھا ابرش کی باتیں سنتے وہ مذید طیش میں آیا تھا ابرش کا وجود اپنے گھر میں اسے برداشت ہی نہیں تھا اسے ابرش سے اس پل اتنی نفرت محسوس ہو رہی تھی کہ وہ شاید لفظوں میں بتا نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔

" Whatever it is, I am your wife... You were claiming that our relationship didn't last long, but here I am, included in your life, and even present ...in your house"

"جو بھی ہے لیکن بیوی تو ہوں آپ کی۔۔۔ آپ تو دعوے کر رہے تھے کہ ہمارا رشتہ زیادہ دن رہے گا نہیں لیکن یہاں تو میں آپ کی زندگی میں شامل

ہو چکی ہوں بلکے آپ کے گھر میں بھی موجود ہوں۔۔۔"ابرش مسکرائی تھی۔۔۔

Just a little while, then you won't be in my life... "

"...Miss Malik, just wait and watch

"کچھ ٹائم بس کچھ ٹائم پھر آپ میری زندگی میں نہیں رہیں گی۔۔۔ مس ملک جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔۔"وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا آندر چلا گیا ابرش نے اس کی پیٹھ کو گھورا تھا۔

You forgot, sir. Now I will be with you 24 hours a" day. I know you have suffered a lot because of me.

I guess, sir. But what was meant to happen has happened. Your sister is my brother's wife. She is

very lucky to have become the daughter-in-law of the Malik family. You should be happy, but you ...are not in the mood"

"آپ کی بھول ہے سر جی اب تو چوبیس گھنٹے آپ کے ساتھ رہوں گی جانتی ہوں میری وجہ سے آپ کا بہت نقصان ہوا ہے اندازہ ہے مجھے سر جی لیکن جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے آپ کی بہن میرے بھائی کی بیوی ہے بہت لکی ہے وہ جو ملک خاندان کی بہو بن چکی ہے آپ کو تو خوش ہونا چاہیے لیکن آپ کے تو مزاج ہی نہیں مل رہے ہیں۔۔۔" ابرش نے اس کمرے کے دروازے پہ نظریں گاڑی یہاں ضامن داخل ہوا تھا۔

ساتھ والے کمرے میں ضامن نے اسے رہنے کو کہا تھا جو عائلہ کا کمرہ تھا ابرش کو عادت نہیں تھی کسی دوسرے کی چیزوں کو استعمال کرنے کی وہ

ہمیشہ نیو چیز خریدتی تھی عائلہ کے کمرے میں تو وہ رہنے والی نہیں تھی اسے ضامن کے ساتھ ہی رہنا تھا۔

وہ ضامن عباس آگر اسے روم میں نہیں رکھتا وہ پھر بھی اس کے ہی روم میں رہنے والی تھی اسے کسی اوٗر روم میں نہیں بلکے ضامن کے روم میں ہی رہنا تھا ہر حال میں۔

وہ کچھ سوچتے اسی کمرے میں چلی آئی جس میں تھوڑی دیر پہلے ضامن داخل ہوا تھا وہ آندر آئی تو ضامن جو کہ ٹی شرٹ اتار چکا تھا وہ ابرش کو اپنے کمرے میں دیکھتا ٹھٹھک کر رکا تھا.

"?Did I tell you something, Miss Malik"

"میں نے آپ سے کچھ کہا تھا مس ملک۔۔۔؟!" وہ دانت پہ دانت جمائے ابرش کی طرف بڑھا جس کا دوپٹہ شاید نیچے گر چکا تھا جب کہ وہ اپنے حسن سے لاپرواہ اس وقت ضامن کے کھڑی اس کا ضبط آزما گہی تھی۔

" And I also told you something, sir... I will stay in your room... What's the matter with you... You sent me away... So I will stay in your room, right? There is no question of staying anywhere else... I ...will stay with you"

"اور میں نے بھی آپ سے کچھ کہا تھا سر جی۔۔۔ میں آپ کے روم میں ہی رہوں گی۔۔۔ مسلہ کیا ہے آپ کے ساتھ۔۔۔ مجھے رخصت کروا کر لائیں ہیں آپ۔۔۔ تو آپ کے کمرے میں ہی رہوں گی ناں میں۔۔۔ کہیں اور

رہنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔ آپ کے ساتھ رہوں گی میں۔۔۔۔"وہ تو پورے حق سے ضامن کے کمرے میں کھڑی تھی جو زیادہ بڑا تو نہیں تھا لیکن سلیقے سے ترتیب دیا گیا تھا۔

"رخصت میں اپنی مرضی سے نہیں کروا کر آیا ہوں آپ کو۔۔۔ ساری صورتحال آپ کے سامنے ہے اور پھر بھی آپ مجھ سے یہ ایکسپلٹ کر رہی ہیں کہ میرا بیہیویر آپ کے ساتھ نارمل ہو گا۔۔۔"ضامن ابرش کے وجود سے نظریں نہیں چرا پا رہا تھا وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

برائیڈل میک اپ میں اس پل وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ ضامن کا دل بے اختیار ہونے لگا۔

But you brought me here after getting me to "

leave, if that was the problem, why didn't you

refuse? You could have said it right then, but then you quietly brought me here after getting me to leave, and now what do you want to prove by not keeping me in the room...!;"

"پر کروا کر تو لائیں ہیں آپ مجھے رخصت آگر اتنی ہی پروبلم تھی آپ کو تو انکار کیوں نہیں کیا آپ نے۔۔اسی وقت کہہ دیتے ناں آپ لیکن تب تو خاموش سے آپ مجھے رخصت کروا کر لے آئے اور اب یہاں مُجھے کمرے میں نہ رکھ کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں آپ۔۔۔!؛"ابرش مزید ضامن کے قریب آئی وہ شرٹ لیس تھا ابرش کو اس بات سے بھی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

ابرش کی نظریں تو اس کے کشادہ سکس پیک ابیس پہ تھیں وہ مرادنہ وجاہت لیے ایک خوبصورت مرد تھا جو ابرش کے دل کو بھایا تھا اور آج ابرش اس کی بیوی بن کر یہاں موجود تھی۔۔

"انہہہ میرے پاس انتخاب کرنے کا موقع ہوتا تو آپ کا انتخاب کبھی نہیں کرتا۔۔۔ آپ میری آئیڈیل لڑکی کی تصویر پہ ایک پرسنٹ بھی پورا نہیں اترتی ہیں۔۔۔" ضامن بھی طنز کرنے سے باز کہاں آرہا تھا۔

اپنی پچھلی گردن ہاتھوں سے سہلاتے آس نے گہرا سانس بھرا تھا۔

ابرش کے سانس لینے سے اس کے نشب و فراز بل کھاتی لہروں کو مات دے رہے تھے ضامن کے جزبات زور پکڑنے لگے تھے۔

"کون ہے پھر آپ کی آئیڈیل لڑکی۔۔۔؟" ابرش کے تو مانو سر پہ لگی تلوؤں پہ بجھی ضامن اس کے سامنے اس کی اتنی انسلٹ کر رہا تھا وہ کیسے برداشت کرتی اس انسلٹ کو یہ بہت مشکل ہو رہا تھا اب اس کے لیے۔

"یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے مس ملک۔۔۔" ضامن آگے بڑھتا کہ ابرش نے تیزی سے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کے مقابل آئی تھی۔

" You are only mine... Even thinking about any other girl will be very bad for you... Remember, the girl standing in front of you is Abrish Malik... She can do anything but can't see you being with ...anyone else"

"آپ صرف میرے ہیں۔۔۔ کسی اوَر لڑکی کے بارے میں سوچا بھی تو بہت برا ہو گا آپ کے ساتھ۔۔۔ یاد رکھیئے گا آپ کے سامنے کھڑی لڑکی ابرش ملک ہے۔۔۔ جو کچھ بھی کر سکتی ہے لیکن آپ کو کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتی ہے۔۔۔" ابرش کے لہجے میں جنونیت تھی ضامن ابرش کا خوَد کے لیے پوزسیو ہونا دیکھ رہا تھا۔

" Miss Malik, if relationships were forcibly formed, then today every lover would have found their love forcibly. These are matters of the heart that you may never understand."

"مس ملک آگر رشتے زبردستی کے بنتے ہوتے تو اج ہر محبت کرنے والا ایسے ہی زبردستی اپنی محبت کو پا چکا ہوتا یہ دلوں کے معاملے ہوتے ہیں جو آپ

شاید کبھی نہیں سمجھ سکیں۔۔۔"ضامن نے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑواتے اس کو کندھوں سے تھاما ابرش کا بلاؤز سیلوز لیس تھا پہلے تو دوپٹے سے آچھے سے سٹ کیا گیا تھا لیکن اب ابرش ڈوپٹے کے بغیر تھی۔

ضامن کی نظریں اس کے ڈیپ نیگ سے ہوتی اس کی گہرائیوں پہ گئی تھیں جن پہ مساج کیا گیا تھا ابرش کے وجود سے اٹھتے بھینی بھینی مہک مقابل کے حواسوں پہ بری طرح سے چھا رہی تھی۔۔

I don't want to talk about this, Miss Malik. Try "
not to repeat that incident in front of me again,
otherwise it will be very difficult for you to stay
"...with me. Go to Room

"زبردستی کہاں زبردستی کی آپ سے۔۔۔بس نکاحِ۔۔۔"

"مجھے اس حوالے سے بات نہیں کرنی ہے مس ملک کوشش کیجئے گا کہ وہ واقعہ دوبارہ میرے سامنے نہ دوہرائیں آپ ورنہ پھر بہت مشکل ہو جائے گا آپ کا میرے ساتھ رہنا اور جائیں روم میں۔۔۔"ضامن پیچھے ہوا لیکن ابرش نے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے یہیں رہنا ہے سر آپ کو سمجھ کیوں آ رہی ہے کیا آپ کو خود سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"ابرش نے ضامن کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اس کی دھڑکنوں کو اپنے ہاتھوں سے سہلایا مقابل کا وجود ابرش کو بھی بری طرح سے اپنی طرف مائل کر رہا تھا۔

ضامن ابرش کا شوہر تھا اور آج ان کی ویڈنگ نائٹ اس رات کے لیے ابرش نے نجانے کیا کچھ سوچا ہوا تھا اور ضامن کا رویہ وہ تو اسے کمرے سے باہر نکالنے پہ بضد تھا۔

Why do you have to stay where...? You should "

keep one thing in mind... that this is not your

father's house, your will will be done here, this is

my house, and if you have to stay here, it is better

that you change your habits, otherwise it will be

"...very difficult for you to stay here

"کیوں رہنا ہے آپ کو جہاں۔۔۔؟ ایک بات آپنے زہن میں بٹھالیں آپ

اچھی طرح سے۔۔۔ کہ یہ آپ کے باپ کا گھر نہیں ہے یہاں آپ کی

مرضی چلے گی یہ میرا گھر ہے اوٗر اگر آپ کو یہاں رہنا ہے تو بہتر ہے کہ آپ

اپنی عادتوں کو بدل لیں ورنہ بہت مشکل ہو جائے گا آپ کا یہاں

رہنا۔۔۔"ضامن سنجیدگی سے گویا ہوا تھا۔۔

"عادتیں میری بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔ کیا ہوا ہے میری عادتوں کو۔۔۔؟" ابرش نے اپنی طرف اِشارہ کرتے ضامن سے سوال کیا تھا۔

I don't like this argument at all, and most of all, I " don't like your presence in my house, but it's a compulsion. You'll have to endure it, but not for "...long

"یہ بات بات پہ بحث مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہے اوَر سب سے بڑھ کر آپ کی موجودگی اپنے گھر میں مجھے پسند نہیں ہے لیکن مجبوری ہے آپ کو برداشت کرنا ہو گا پر زیادہ دن نہیں۔۔۔" ابرش کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ جذبات کی جس لے میں بولا ابرش کو سرد لہریں اپنے وجود میں

سرایت کرتی محسوس ہوئی تھی اس کا دل پھر بھر کے لیے بہت تیزی سے دھڑکا تھا ضامن کے ارادے اسے بہت پختہ لگے تھے۔

"میں اسی کمرے میں رہوں گی اگر آپ کو میری موجودگی سے مسئلہ ہو رہا ہے تو آپ یہاں سے آپنا سامان کسی اوٗر کمرے میں شفٹ کر سکتے ہیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے سر۔۔۔" ابرش چلتے بیڈ پہ بیٹھ گئی اس پل وہ کافی تھکی ہوئی تھی پہلے سفر اوٗر پھر رات بھر وہ جاگتی رہی اوٗر اب یہاں آکر بھی ضامن کی جلی کٹی سن رہی تھی۔

"واٹ میں آپنا سامان شفٹ کر لوں۔۔۔؟" ضامن کو یقین نہیں ہوا ابرش اسے کمرے سے نکال رہی ہے۔

"میں نے نہیں کہا آپ کمرے سے جائیں۔۔۔ بس یہ کہا ہے کہ آگر آپ کو یہاں میرے رہنے سے مسلہ ہے تو آپ اپنا سامان یہاں سے دوسرے روم

میں شفٹ کر لیں۔۔۔"ابرش کندھے آچکاتے نارملی بولتے بیڈ پہ لیٹ گئی جیسے یہ بیڈ اسی کی ملکیت ہو۔۔

"اٹھیں۔۔۔!؛"ضامن تن فن کرتا ابرش کے سر پہ آن کھڑا ہوا جسے لیٹتے کچھ سکون ملا تھا۔

"کیا مسلہ ہے آپ کے ساتھ۔۔۔؟"ابرش جھنجھناتے بولی ایک تو ضامن اس کو آج کی رات اتنا تنگ کر چکا تھا اور اب اس کا پکا ارادہ بھی تھا ابرش کو بیڈ سے نیچے پھینکنے کا۔۔

".The problem is you are mine"

"مسلہ آپ ہیں میرا۔۔۔!؛"وہ دانت پیستے ابرش پہ جھکتے اس کی کلائی تھامتا کہ ابرش نے اس کو کھینچتے خود پہ گرایا۔

ابرش پہ گرتے ہی ضامن اٹھتا کہ ابرش نے ضامن کے ہونٹوں پہ اپنے ہونٹ رکھ دیئے یہ کاروائی ضامن کے لیے غیر متوقع تھی ابرش اسے خوٗد سے کس کرے گی یہ ضامن نے نہیں سوچا تھا۔

ضامن نے کوئی رسپانس شو نہیں کیا ابرش خود ہی اس کے ہونٹوں پہ اپنے دانتوں سے کٹ لگا رہی تھی اس کی سانسیں پھول چکی تھیں لیکن وہ پھر بھی پیچھے نہیں ہٹ رہی تھی ضامن کے ہونٹوں کو ہنوز اس نے قید کیا تھا کہ ضامن کی سانسیں اسے اپنی سانسوں میں گھلتے محسوس ہوئی تھیں۔

وہ اس کے ہونٹوں کو جکڑے جیسے ارگرد کا ہوش بھول چکی تھی ضامن لب بھینچے اس کی شدت سہہ رہا تھا جس کا پورا وجود اب ہولے ہوٗلے کپکپا رہا تھا ابرش نے ہونٹوں اپنے ہونٹوں پیچھے کیے تو ضامن کی سرد نظروں اس کے چہرے پہ تھیں۔

جبکہ اس نے اپنے بھیگے ہونٹ اپنی ہتھیلی سے صاف کیے ابرش نے آنکھیں میچ لی تھی یہ حرکت تو کر چکی تھی مگر اب ضامن سے اتنی جھجک محسوس ہو رہی تھی کہ نظریں اٹھانا محال ہو رہا تھا وہ مسلسل اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا

--

Miss Malik, you are very liberal, you just cling to "

"...my lips... without thinking about what I want

"مس ملک آپ تو خاصی لبرل ہیں ایسے ہی لپٹ جاتی ہیں لبوں سے۔۔۔۔بنا یہ سوچے کے میں کیا چاہتا ہوں۔۔۔"وہ ابرش کو شرمندہ کرنا چاہا رہا تھا۔

You are my husband... I have the right to come "

".close to you... and you cannot stop me

"شوہر ہیں میرے آپ۔۔۔ حق ہے مُجھے آپ کے قریب آنے کا۔۔۔ اوَر آپ مجھے روک نہیں سکتے ہیں۔۔۔" ابرش نے ہمت کرتے ضامن کے سوال کا جواب دیا۔

"شوہر۔۔۔۔" ضامن ہنستے ہوئے ابرش کو دیکھ رہا تھا وہ اٹھتے ابرش سے ذرا سا فاصلے پہ کھڑا ہو چکا تھا ابرش ضامن کے جزبات کو بھڑکا چکی تھی ضامن بہت ضبط کر رہا تھا کہ وہ ابرش کے قریب نہ جائے کیونکہ پھر اس کے لیے مشکل ہو جانا تھا۔

" Relationships don't happen like that, Miss Malik... Maybe you've forgotten that you made my character suspicious. In everyone's eyes, you are responsible for the difficulties Ayla is facing

in her life, for everything she is going through.

And you think I will forget all this. You've forgotten... You can never guess how much hatred I have for you..."

"رشتے آیسے نہیں بنتے ہیں مس ملک۔۔۔شاید بھول گئی ہیں آپ نے میرے کرادر کو مشکوک بنایا تھاسب کی نظروں میں عائلہ کی زندگی میں جو مشکلات آرہی ہیں جو کچھ وہ فیس کررہی ہے اس کی زمیدار بھی آپ ہیں اوٗر آپ کو لگتاہے میں یہ سب بھول جاؤں گا بھول ہے آپ کی۔۔۔ آپ کے لیے میرے دل میں کتنی نفرت ہے آپ کبھی اندازہ نہیں لگاسکتی ہیں۔۔۔"وہ زہر آلود لہجے میں بول رہاتھاابرش کادل ڈوباتھامقابل کے لفظوں میں نفرت تھی۔

"کیا ساری زندگی مجھے اس بات کا طنعہ دیں گے آپ۔۔؟ ہاں جو اُس دن ہوا وہ غلط ہوا لیکن۔۔۔"

"خاموش ہو جائیں۔۔۔" ضامن نے پہلے ہی وران کیا تھا ابرش کو وہ اس معاملے پہ کوئی بات نہیں کرنا چاہتا ہے لیکن ابرش پھر بھی باز نہیں آ رہی تھی۔

"آپ کیوں نہیں بھول۔۔۔!"

"بھولنا آسان نہیں ہوتا ہے مس ملک۔۔" ضامن ابرش کو اپنے کمرے سے نکال باہر کرنا دینا چاہتا تھا لیکن وہ پورے حق سے اس کے بیڈ پہ لیٹی تھی۔۔

ابرش کا لہنگا کافی بے ترتیب ہو چکا تھا اس کی سنڈول ٹانگیں عیاں ہو رہی تھیں۔

ابرش نے لہنگے کے نیچے کچھ بھی نہیں پہن رکھا تھا ضامن کا دماغ گھوم گیا۔

"آپ کوشش۔۔۔"

Shut up... Miss Malik, listen to me with an open "
ear... Don't even try to address me too much. I
"...don't even like talking to people I don't like

"شٹ اپ۔۔۔ مس ملک ایک بات میری اوَر کان کھول کر سن لیں آپ۔۔۔ مجھے زیادہ مخاطب کرنے کی کوشش بھی مت کیجیے گا جو لوگ مُجھے ناپسند ہوتے ہیں میں ان سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتا ہوں۔۔۔" وہ

ابرش پہ بار ہا یہ واضح کر رہا تھا کہ ابرش سے اسے کوئی دلی لگاؤ نہیں ہے بس ایک ان چاہا رشتہ ہے اس کا ابرش کے ساتھ جسے موقع ملتا ہی ضامن ختم کر دے گا۔

I don't like...!; So who do you like?! Who is it "
that you like to address...? Is it Fiza, whom you
talk to so softly even in front of the whole class,
otherwise your tone becomes bitter when you talk
"...to someone

"میں ناپسند ہوں۔۔۔!؛ تو پھر پسند کون ہے آپ کو؟! کون ہے جس کو مخاطب کرنا آپ پسند کرتے ہیں۔۔۔؟ کیا فزا جس سے پوری کلاس کے سامنے بھی اتنا سوفٹلی بات کرتے ہیں ورنہ تو کسی سے بات کرتے آپ کے

لہجے میں کڑواہٹ سی بھر جاتی ہے۔۔۔"بار بار ضامن اپنی نفرت کا اظہارِ کر رہا تھا ابرش کو جتا رہا تھا کہ وہ اس کے لئے اہمیت نہیں رکھتی تھی۔۔

"فزا کہاں سے آ گئی اس سب میں۔۔۔؟"ابرش کی سوچ جانتے ضامن نے تاسف سے ابرش کو دیکھا وہ فزا میں بارے میں آیسا ویسا سوچتی تھی اسے ملال ہوا۔

"کیا وہ ہمارے درمیان نہیں ہے۔۔۔؟"ابرش نے سوالیہ انداز اپنایا۔

"ہمارے درمیان کوئی بھی نہیں ہے یہ بس آپ کے فتور ہے مس ملک اور کچھ بھی۔۔۔۔آپ سے نفرت کی وجہ میرے پاس سولڈ ہے آپ کی حرکتوں کی وجہ سے نفرت ہے مجھے آپ سے۔۔۔اوَر محبت کس سے ہے یہ میں آپ کو بتاؤں گا نہیں۔۔۔کیونکہ آپ میرے لیے اتنی اہم نہیں ہیں کہ میں آپ کو اپنے بارے میں کچھ بھی بتاؤں۔۔۔!؛"ضامن کا کاٹ کھاتا لہجہ

ابرش تو سلگ گئی مطلب فزا نہیں تھی کوئی اور تھی ضامن کی زندگی میں

"کون ہے وہ۔۔۔؟" ابرش تیزی سے بیڈ سے اتری تھی اور ضامن کے قریب آتے اس کے سینے پہ ہاتھوں کا دباؤ ڈالتے وہ اس پل خاصے طیش میں تھی ضامن کے لبوں سے کسی اور لڑکی کے متعلق سنتے اس کے تن بدن میں جیسے چنگاریاں سی دہکنے لگی تھیں۔۔

"اٹس نان آف یور بزنس۔۔۔" ضامن کو ابرش کی نرم انگلیوں کا لمس اپنی دھڑکنوں پہ محسوس ہوا تو وہ لب بھینچ گیا۔

"کیوں نہیں ہے یہ میرا مسلہ۔۔؟ ہے میرا مسلہ۔۔۔" وہ ضامن کی گردن میں بانہیں ڈالے سکتے اس کی گردن میں چہرہ چھپا گئی تھی اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا جھرنا بہتا اس کے رخساروں کو گیلا کر رہا تھا۔

"آپ میرے ہیں صرف میرے۔۔۔" ضامن کی گردن میں دانت گاڑتے وہ غرائی تھی جبکہ ضامن تو ابرش کی اتنی نزدیکی پہ کچھ پل کے لیے اپنے حواس کھو بیٹھا تھا ابرش سے اسے اتنی بے باکی کی توقع نہیں تھی۔ وہ اس کے ساتھ لگے اس کے بے لگام جذبات کو پھر سے بھڑکا چکی تھی۔

ایکسٹرا۔۔

ابرش کے کندن نشب و فراز ضامن کے برہنہ سینے سے لگتے اس کے جوان جذبات کو ابھر چکے تھے ضامن کے لیے اس پل خود پہ ضبط جیسے ختم ہونے کو تھا۔

ابرش کی نرم گہرائیاں ان کی ناز کی اس کی دھڑکنوں سے لگتے اس کی دھڑکنیں تیز ہو چکی تھیں۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے مس ملک۔۔۔" وہ ابرش کو خود سے الگ کیسے کرتا وہ اس کی گردن میں بانہیں ڈالے اس کو کس کر پکڑ چکی تھی جیسے ڈر ہو کہ ایک بار آگر اس نے ضامن کو چھوڑا تو یہ ساتھ ہمیشہ کے لیے چھوٹ جائے گا۔

"میرے ہیں آپ۔۔۔" ابرش جیسے اپنے حواس میں نہیں تھی اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی وہ غنودگی میں جا رہی تھی اس کا وجود ڈھیلا پڑ چکا تھا وہ ضامن کی بانہوں میں لڑکھڑائی تو وہ تیزی سے اسے بانہوں میں بھرتے بیڈ پہ لٹائے اس کے رخساروں کو سہلانے لگا تھا ابرش اس کو کافی تنگ کر چکی تھی اس وقت وہ گہری نیند میں تھی۔

ضامن نے کمفٹر اوپر کھینچتے اس پہ اوڑھنا چاہا لیکن اس کی نظریں ابرش کی گہرائیوں پہ گئی لہنگا اس کے لٹانے کے چکر میں بے ترتیب ہوتا اس کی خوبصورتی کو واضح کر رہا تھا۔

وہ خوبصورت تو تھی بہت خوبصورت اس کی نیلی آنکھیں اس وقت بند تھیں ہونٹوں پہ لگی لپسٹک اب غائب تھی ضامن نے بے اختیار اپنے ہونٹوں کو چھوا۔

ابرش سے اس قدر بے باکی کی توقع وہ نہیں کر رہا تھا بھلے ابرش ایک بار پہلے بھی اسے کس کر چکی تھی لیکن وہ سچویشن مختلف تھی آج ابرش نے اپنی ویڈنگ نائٹ پہ اسے ڈیپ کس کی۔۔

ضامن نے جھکتے ابرش کی برہنہ پنڈلیوں پہ ہونٹ رکھ دیے جذبات جیسے غالب آرہے تھے ابرش اس کا نرم انداز دیکھتی تو شاید حواس کھو بیٹھتی۔

"نہیں۔۔۔"ضامن جھٹکے سے پیچھے ہوا اور اپنے آپ کو کوسا اسی لیے رخصتی نہیں کروا رہا تھا وہ۔

اب اس کے لیے مزید مشکل ہونے والی تھی آیک تو ابرش کوئی عام لڑکی نہیں تھی اگر ضامن ابرش سے فاصلہ بنا کر رکھتا تو ابرش نے یہ فاصلہ خود ہی ختم کر دینا تھا جیسے آج بے باکی سے ابرش اس کے لبوں سے لپٹی تھی ضامن اس سے کوئی اچھی توقع تو ہر گز نہیں رکھ سکتا تھا۔

"میری بہن کا معاملہ ہے اور یہاں ہی میں بے بس ہو جاتا ہوں ابرش ورنہ آپ سے یہ رشتہ ختم کرنا میرے لیے مشکل نہیں ہے۔۔۔" وہ ابرش پہ ایک کٹیلی نگاہ ڈالتے باتھ روم چلا گیا۔۔

شاور کے نیچے کھڑا وہ خوُد پہ بہتے پانی کو دیکھ رہا تھا کراچی کا موسم مئی کے مہینے میں خاصا گرم تھا ناران کاغان میں خاصی سردی تھی اوُر یہاں کراچی میں گرمی۔

ٹھنڈے پانی سے شاور لیتے اعصاب کچھ پر سکون ہوئے تھے وہ واپس کمرے میں آیا تو وائٹ کلر کے ٹاول میں ملبوس تھا ابرش بیڈ پہ بیٹھی تھی۔

ضامن اسے دیکھ کر ٹھٹکا وہ اتنی جلدی اٹھ گئی ضامن کو حیرت ہوئی تھی۔

ابرش کی نظریں ضامن پہ تھیں جس کے گیلے بال اس کی پیشانی پہ بکھرے تھے جب کہ ابرش اس کی طرف دیکھتے ہر بار کی طرح ارد گرد کا ہوش کھو چکی تھی ضامن ابرش کو گھورتے ڈریسنگ روم میں بند ہو گیا ڈریس نکالتے چینج کرتے وہ واپس روم میں آیا تو ابرش ابھی تک بیڈ پہ ہی بیٹھی تھی۔۔۔

"سارا دن یہیں بیٹھے رہنے کا ارادہ ہے آپ کا۔۔۔؟!" ضامن نے طنز کیا ابرش کسک کر رہ گئی مجال ہے جو یہ انسان کبھی پیار سے بات کر لے ابرش کی حسرت ہی رہی کہ کبھی ضامن اس کے ساتھ سوفٹلی بات کرے۔

"میرے سامان۔۔۔؟" ابرش نے چینج کرنا تھا یہ ہیوی ڈریس اس کو چبھ رہا تھا لیکن اس کا بیگ اور باقی سامان جو میڈ نے رکھا تھا وہ ابھی تک شاید گاڑی میں ہی تھا۔

"گاڑی سے نکال لیں آپ۔۔۔!؛" ضامن کا ارادہ اپنے لیے بریک فاسٹ بنانے کا تھا عائلہ جب سے گئی تھی ضامن اپنے لیے کھانا وغیرہ خوُد ہی بناتا تھا ہاں بس ایک ملازمہ تھی جو گھر کی صفائی کر جاتی تھی اوُر اب ضامن نے اُسے بھی فارغ کر دیا تھا۔۔

"میں کیسے۔۔۔؟" ضامن اب کچھ زیادہ ہی کر رہا تھا کیا یہ اس کا فرض نہیں بنتا تھا کہ وہ اس کا سامان روم میں سٹ کرتا۔

"کیا آپ نہیں لا سکتی ہیں۔۔۔؟" جب سے ابرش آئی تھی ضامن سے بحث ہی کیے جا رہی تھی اب ضامن کی برداشت جواب دے چکی تھی وہ مزید ابرش کی باتیں نہیں سن سکتا تھا۔

"آپ کی زمہ داری ہے یہ۔۔۔!؛" ابرش بری طرح سے ٹوٹ رہی تھی ضامن کے رویئے سے۔۔۔

ضامن ہی وہ واحد انسان تھا جو اسے بے رخی دکھاتا تھا اور ابرش کو برداشت کرنی پڑتی تھی اس نے جو غلطی کی اس کی سزا اب وہ کافی زیادہ بھگت چکی تھی ضامن کا رویہ نجانے کب اس کے ساتھ ٹھیک ہوتا۔۔۔۔۔

"زبردستی بنی ہیں آپ۔۔۔ میری ذمہداری ورنہ مجھے یہ زمہداری اپنے سر لینے کا کوئی شوق نہیں تھا۔۔۔" ضامن بار بار ابرش کو یہ جتا رہا تھا یہاں آنے کا فیصلہ ابرش کا تھا ضامن کا نہیں۔

"آپ کب تک مجھے یہ طنعہ دیں گے۔۔۔؟" ابرش نے اپنی آنکھیں رگڑی تھیں جو سرخ ہو رہی تھیں۔

"ساری زندگی۔۔۔" ضامن اپنے بالوں میں برش کرتے آئینے میں نظر آتے ابرش کے عکس کو دیکھ رہا تھا۔۔

جس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں پل بھر کے لیے ضامن کو افسوس ہوا اپنے رویے پہ لیکن اگلے ہی پل عائلہ کا خیال ذہن میں آیا تو وہ پھر سے پہلے والا ضامن بن گیا جس کے ساتھ ابرش نے اتنا برا کیا۔

"ساری زندگی آپ کا رویہ ایسا ہی رہے گا۔۔۔یعنی آپ کبھی میرے ساتھ آپنا رویہ نہیں بدلیں گے۔۔۔" ابرش افسوس بھری نظروں سے ضامن کو دیکھ رہی تھی۔

"کبھی نہیں بدل سکتا ہوں اپنا رویہ آپ کے ساتھ عائلہ کے ساتھ آپ کی وجہ سے اتنا برا ہو رہا ہے۔۔" وہ ابرش کو دیکھتا بولا تو ابرش لب بھینچ گئی تھی۔

"آپ آپ۔۔۔ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟" ابرش ضامن کو روم سے باہر نکلتے دیکھ کر پوچھنے لگی تو ضامن نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

"سر۔۔۔۔"

"مس ملک یہاں آپ کا پروفیسر نہیں ہوں مَیں سو یہ سر والے القابات یونیورسٹی تک ہی محدود تک رکھیں تو بہتر ہو گا۔۔۔" ضامن پلٹا نہیں تھا لیکِن جواب دیا تھا ابرش طنزیہ ہنسی تھی۔

"تو آپ بھی مجھے مس ملک کہنا بند کر دیں جہاں میں بھی آپ کی سٹوڈنٹ نہیں ہوں بلکے بیوی ہوں تو مُجھے میرے نام سے مخاطب کریں۔۔۔"ضامن اگر اسے سر کہنے سے روک رہا تھا تو ابرش نے بھی اسے مس ملک کہنے سے روک دیا کیونکہ اسے بھی پسند نہیں تھا کہ ضامن اُسے مس ملک بلائے لیکن ضامن نے آج تک اسے مس ملک کے علاوہ کسی اوُر نام سے مخاطب ہی نہیں کیا تھا ہمیشہ مس ملک ہی کہہ کر پکارا جس سے ابرش کو خاصی چڑ بھی تھی۔

"میرے لیے آپ ہمیشہ مس ملک ہی رہیں گی۔۔۔"ضامن نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تو ابرش نے مٹھیاں بھینچ لی ضامن جان بوجھ کر اس کو تنگ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

"اوُر آپ میرے لیے ضامن عباس میرے۔۔"

"شوہر۔۔۔؟!یہی آپ بولیں گی آپ۔۔۔"وہ اس کی باتوں کو درمیان میں کاٹ چکا تھا۔

"ہاں تو کیا جھوٹ ہے اس میں۔۔۔؟"ابرش کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

"مس ملک بہتر یہی ہے آپ چینج کر لیں۔۔۔!؛"وہ مذید رکا نہیں باہر نکل گیا ابرش پاؤں پٹخ گئی اسے عادت نہیں تھی کام کرنے کی صبح اُٹھنے پہ میڈ کوفی کا مگ لیے اس کے انتظار میں ہوتی تھی آج تک اس نے خود سے اٹھ کر پانی بھی نہیں پیا تھا اور ضامن اس کو خود کام کرنے کا کہہ رہا تھا۔

ابرش خوُد دیر تو کھڑی رہی کہ شاید ضامن آجائے اوُر اس کا سامان لے آئے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا تھا ضامن واپس نہیں آیا تھا ابرش کو ڈریس میں

الجھن ہو رہی تھی ہیوی ڈریس کی وجہ سے اس کا پورا وجود دکنے لگا تھا وہ آپنا لہنگا دیکھتے منہ بنا گئی تھی۔

"خود ہی جانا پڑے گا۔۔۔!؛" وہ بار کار پورچ میں آئی اور گاڑی سے اپنا سامان نکالتے بیگ لیکر آندر آئی اس وقت غصے تو اسے ضامن پہ حد سے زیادہ آیا ہوا تھا ضامن اس کو کچھ زیادہ ہی ہلکا لے رہا تھا۔

"وہ یہ سب کچھ جان بوجھ کر رہے ہیں کہ میں تنگ آکر یہاں سے واپس چلی چلی جاؤں لیکن ایسا نہیں ہو گا ضامن سر۔۔۔۔ آپ کو اپنا بیہو ہر بدلنا ہو گا اوٗر آپ کو بہت جلد احساس ہو جائے گا۔۔۔" ابرش اپنا ڈریس نکالتے بیڈ پہ رکھتے دل ہی دل میں ضامن سے مخاطب تھی۔

ضامن نجانے کہاں چلا گیا تھا کہ واپس ہی نہیں آرہا تھا ابرش نے وہیں چینج کرنے کا سوچا اوٗر اپنے بلاوٗز کی ڈوریاں کھولتے اس کو اپنے بدن سے الگ کرنا

چاہا لیکن ڈوریاں نجانے کیسے الجھ گئی تھیں کہ وہ کھل ہی نہیں رہی تھیں ابرش کتنی بار کوشش کر چکی تھی لیکِن ڈوریاں تھیں کہ کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔

"افففففف کیا کروں۔۔۔؟" وہ جھنجھناتے روہانسی ہوئی ضامن سے ہیلپ لیتی تو کیسے وہ کہاں تھا جو وہ اس کی مدد لیتی وہ اپنے لہنگا کا لسٹک کھول چکی تھی ضامن جو کہ ناشتہ بنا کر واپس روم میں آیا تھا کچھ لینے کے لیے سامنے ابرش کو دیکھتا وہ ٹھٹھک کر رکا تھا وہ پوری طرح سے لہنگے میں الجھی ہوئی تھی اس کا دھیان دروازے کی طرف نہیں تھا۔

ضامن کو شدید غصہ آیا ابرش کو دروازہ بند کرنا چاہیے تھا وہ ڈریس چینج کر رہی تھی اوٗر دروازہ کھلا تھا اگر ضامن کے بجائے کوئی اور اندر آجاتا تو پھر ابرش کیا کرتی اوٗر جب کہ اس نے لہنگے کے نیچے کچھ پہن بھی نہیں رکھا تھا.

"آر یو ان یور سینسز۔۔۔"ضامن نے اس کے بازوؤں کو اپنی گرفت میں دبوچا تو ابرش جو کی لہنگے کا لسٹک کھول چکی تھی لہنگا اس کے وجود سے سرکتے زمین بوس ہوا تھا ابرش کی رنگت سرخ ہوئی بولڈ نیچر کی ہونے کے باوجود اسے اس پل ضامن سے اتنی حیا محسوس ہوئی بلاؤز تو پہلے ہی ڈیپ تھا اوٗر اب اس کا لہنگا۔

"کیا۔۔۔کیا ہوٗا۔۔۔؟"ضامن کی اچانک آمد پہ ابرش بوکھلا گئی تھی اوپر سے ضامن کا غصہ وہ سہمتے ضامن کو دیکھ رہی تھی۔

"ایسے ڈریس چینج کیا جاتا ہے۔۔۔؟اتنی بھی سینسیس نہیں ہے آپ میں کہ ڈور نوکڈ کیا جاتا ہے آگر میں نہیں آتا کوئی اوٗر آجاتا پھر کیا کرتی آپ۔۔۔"ضامن کا غصہ تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا وہ ابرش کی طرف دیکھتا غرایا تھا جبکہ ابرش کی دودھیا رنگت میں سرخیاں گھل رہی تھیں۔

"کون ہے یہاں آپ کے سواہ۔۔۔"ابرش کو ضامن کا یہ سرد انداز ایک نظر نہیں بھایا تھا یہاں بس وہ دونوں ہی تو تھے ان کا آپس میں کیسا پردہ دونوں میاں بیوی تھے ایک دوسرے کا لباس۔۔

"میرے سواہ کوئی اور نہ بھی ہوتا تو اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ آپ بنا دروازہ نوک کیے چینج کرنے لگ جائیں مس ملک۔۔۔!؛"ضامن دانت پیستے اس کے حسین سراپے کی گہرائیوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

"میں وہ بھول گئی تھی سر۔۔۔"ابرش نے سر جھکایا تھا اس کو کہاں توقع تھی کہ ضامن اچانک سے روم میں آجائے گا ورنہ وہ دروازہ کھلا رکھنے کا رسک کبھی نہیں لیتی۔

"آئیندہ آپ بھولی تو آپ کے لیے اچھا نہیں ہو گا اور ڈریس چینج کریں میں ناشتہ کر کے باہر جا رہا ہوں لیٹ آؤں گا آپ کو جو کھانا ہو بنا لیجئے

گا۔۔۔"اپنے حواس پہ کنٹرول کرتے وہ دوبارہ باہر نکل گیا ابرش نے اپنے دھڑکتے دل پہ ہاتھ رکھا ضامن کا سرد لہجہ اس کو پریشان کرنے کو کافی تھا۔۔

تقریباً دس منٹس کی مشقت کے بعد اس نے ڈوریاں کھولتے ڈریس چینج کیا تھا۔

"کیا سر نے میرے لیے ناشتہ نہیں بنایا؟ کتنے مروت سے عاری ہیں میں پہلی بار ان کے ساتھ ناشتہ کرونگی اور وہ کیا بول گئے ہیں جو کھانا ہو اخود بنالینا میں تو ان کے ہاتھ کا بنا ہی ناشتہ کرونگی۔۔۔"ابرش ضامن کے بارے میں سوچ رہی تھی ڈریس چینج کرتے اس نے بالوں میں برش کیا اور ایک نظر کمرے میں موجود ہر چیز کو دیکھا بیڈ کے اوپر پورٹریٹ میں ضامن کی لارج سائز تصویر لگی ہوئی تھی جس میں ضامن نے بلیک جینز پہ بلیک ہی ٹی شرٹ پہن لگی تھی اور اس کے ساتھ عائلہ تھی جس کو ضامن نے اپنے حصار میں لیا ہوا

تھا۔۔ضامن کے کمرے میں زیادہ تصویریں نہیں تھی لیکن جنتی بھی تھیں وہ ضامن اور عائلہ کی اکھٹی تھیں۔

وہ کتنی ہی دیر تصویریں دیکھتی رہی پھر جب بھوک کا احساس ہوا تو اس نے پیٹ پہ ہاتھ رکھا۔۔

رات سے کچھ نہیں کھایا تھا اب تو صبح کے دس بج چکے تھے وہ کمرے سے باہر نکل آئی قدموں کا رخ کچن کی طرف تھا جسے اس نے تب دیکھا تھا جب ضامن کے پیچھے وہ گھر میں آئی تھی۔

.....

ابرش کچن میں داخل ہوئی تو ضامن آپنا ناشتہ ختم کر کے برتن سنک میں رکھ رہا تھا ٹیبل خالی تھا ابرش نے اپنا ناشتہ یہاں وہاں دیکھنا چاہا لیکن وہ ہوتا تو ملتا وہ تو تھا نہیں۔۔۔

ابرش کو ضامن بھی دیکھ چکا تھا لیکِن کوئی رسپانس شو کیے بغیر وہ آپنے کام میں مصروف رہا اس نے سارے برتن لکو ڈڈش واشنگ بار سے دھوئے اوٗر اپنے ہاتھ صاف کرتا وہ ابرش کی طرف پلٹا جو خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی ضامن یہ کام بھی کرتا تھا اسے حیرت ہوئی امید نہیں تھی کہ ضامن کچن کے کاموں میں عائلہ کا ہاتھ بیٹھاتا ہو گا۔

ابرش ضامن کی فیملی کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی ضامن کے گھر میں اس نے کسی کو نہیں دیکھا تھا تصویریں بھی صرف ضامن اور عائلہ کی تھیں آیسا کیسے ہو سکتا تھا کہ ضامن کی فیملی میں اوٗر کوئی بھی نہ ہو۔۔۔

"?What are you looking at me for"

"مُجھے کیا دیکھ رہی ہیں آپ۔۔۔"ضامن نے چیئر پہ پڑی اپنی جیکٹ اٹھا کر پہن لی اور سیل فون پوکیٹ میں رکھتے وہ ابرش کے قریب آیا جو ابھی تک اس پہ نظریں جمائے ہوئے تھی۔

"!?...Where are you going, sir"

"آپ کہیں جا رہے ہیں سر۔۔۔؟!"ابرش کو ڈر لگا وہ گھر میں اکیلی کیسے رہے گی اوٗر پھِر اس کو بھوک بھی لگ رہی تھی پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے۔

Yes, I told you in the room earlier... I have work "

to do. You can make me breakfast. All the

".supplies are there

"ہاں پہلے روم میں بتایا تھاناں آپ کو۔۔۔کام ہے مجھے آپ ناشتہ بنا لیجیے گا سارا سامان موجود ہے۔۔۔"ضامن نے جیکٹ کے بٹن بند کیے ابرش جیسے اسے دیکھ رہی تھی ضامن کو اس کی دماغی حالت پہ شبہ ہوا۔

"!...But you will leave me alone"

"لیکِن آپ مُجھے اکیلے چھوڑ کر جائیں گے۔۔۔!؛"ابرش نے حلق تر کرتے یہاں وہاں دیکھا۔

What do you mean...! Should I stop leaving the "

"?...house because of you? Should I sit next to you

"کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔!اب میں آپ کی وجہ سے گھر سے نکلنا ہی بند کر دوں کیا؟ آپ کے پہلو سے لگ کر بیٹھ جاؤں میں۔۔۔؟"ضامن سنجیدگی سے بولا تو ابرش کا چہرہ سرخ ہوا۔

"?Didn't I tell you that"

"یہ نہیں کہا میں نے آپ سے۔۔۔؟"ابرش نے لبوں کو دانتوں تلے دبایا۔

So what does the question mean? You can stay at " home comfortably, there is no problem. Anyway, the decision to stay here was your own. You have made your own departure. You have not done it, I have done it. You will have to adjust yourself.

"!...Don't put any hope in me, you

"تو پھر سوال کا کیا مطلب ہے آپ گھر میں رہیں آرام سے کوئی پرو بلم نہیں ہے ویسے بھی یہاں رہنے کا فیصلہ آپ کا اپنا تھا خود ہی رخصتی کروائی ہے آپ نے میں نے نہیں آپ کو خود ہی ایڈجسٹ کرنا ہو گا مجھ سے کوئی امید مت رکھیے گا آپ۔۔۔!؛"ضامن کا روٗیہ پتھریلہ تھا سرد وہ ابرش سے کبھی اچھے انداز میں بات نہیں کرنے والا تھا۔

I'll make the adjustments, but you really have to "
go now\... I don't know how to make breakfast and
I'm hungry. Could you make something for me
"...too

"ایڈجسٹ تو میں کر لو نگی لیکن آپ کو لازمی ہی جانا ہے ابھی۔۔۔ مُجھے ناشتہ بنانا نہیں آتا ہے اوُر بھوک بھی لگ رہی ہے میرے لیے بھی کچھ بنا دیتے آپ۔۔۔" ابرش کچن میں یہاں وہاں دیکھ رہی تھی کہ شائد کچھ پڑا ہو۔

This is not my problem, Miss Malik. Anyway, I " was very keen on getting married. You should have learned something first. Now, the food you have is your problem. I can't help you with the way it is cooked. You will have to cook it "...yourself... God bless

"یہ میرا مسلہ نہیں ہے مس ملک ویسے بھی شادی کروانے کا بڑا شوق تھا آپ کو پہلے کچھ سیکھ تو لیتی آپ اب آپ نے جو کھانا ہے یہ آپ کا مسلہ ہے کہ

جیسے بنانا ہے میں آپ کی کوئی ہیلپ نہیں کر سکتا ہوں آپ کو خود ہی کھانا بنانا پڑے گا۔۔۔خدا حافظ۔۔۔"ضامن تو جیسے خود پہ بے حسی کا خول چڑھا چکا تھا ابرش کیا کہہ رہی تھی اس پہ کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا اس کو تو بس ابرش کو یہ احساس دلانا تھا کہ ابرش کتنا غلط کر چکی ہے۔

سب سے برا تو یرمان ملک نے کیا اس کی بہن کے ساتھ شاید ضامن چاہا کر بھی ابرش کے ساتھ ویسا کبھی نہیں کر سکتا تھا جیسا یرمان اس کی بہن کے ساتھ کر چکا تھا۔

"آپ نہیں جا سکتے ہیں پلیز۔۔۔"ابرش روہانسی ہوئی تھی اور ضامن اس پہ توجہ دیئے بغیر ہی آگے بڑھ گیا تھا ابرش نے کچن شلف پہ ہاتھ مارا تھا۔

ضامن جان بوجھ کر کر رہا تھا یہ تاکہ وہ ابرش کو یہاں سے واپس جانے پہ مجبور کر دے۔

"کیا کروں میں۔۔۔؟" ابرش چیئر پہ بیٹھ گئی ضامن نے ناشتہ بنایا تھا تو اس کا مطلب صاف تھا کہ یہاں سارا سامان موجود تھا لیکن ابرش کو تو کچھ بنانا ہی نہیں آتا تھا وہ کیسے بناتی۔

کچھ دیر تو وہ سوچتی رہی کہ وہ کیا کرے اچانک سے اس نے فون آؤن کیا تو آؤن لائن آرڈر کا خیال آیا اس کی آنکھیں چمکی تھیں وہ آیسے ہی اتنا پریشان ہو رہی تھی اسے فکر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

اس نے اپنے لیے ناشتہ آرڈر کیا آور سکون سے ویٹ کرنے لگی آرڈر آنے میں تقریبا آدس منٹس لگ سکتے ہیں وہ ایسے ہی ایف بی سکرول کرنے لگی اس کے پاس ضامن کی ای ڈی تھی لیکن اس نے کبھی وزٹ نہیں کی پر اب وہ کر سکتی تھی کیوں کہ اب وہ اس کی بیوی تھی یہ سوچ ہی اسے خوشی دے رہی تھی کہ ضامن کے گھر میں وہ ضامن کی بیوی کی حیثیت سے موجود تھی۔

اچانک سے ابرش کی نظروں کے سامنے ضامن کا کسی اور سے چیٹ پہ بات کرنا جب وہ کلاس میں تھا۔۔

ابرش کے ذہن میں الٹی سیدھی سوچیں آ رہی تھیں کہ کہیں ضامن کسی اور لڑکی سے ملنے نہ گیا ہو۔

"سر واقعی کسی اور لڑکی میں انٹرسٹڈ ہوئے تو میں کیا کروں گی۔۔۔وہ لڑکی فزا نہیں ہو سکتی یے۔۔۔کوئی اور ہے لیکن کون۔۔۔۔؟"ضامن کے حوالے سے ابرش کو انسکیورٹی فیل ہوئی وہ بھی اس وجہ سے کہ ضامن نے اس کو اعتماد کی ڈور نہیں تھمائی تھی وہ ضامن کے حوالے سے شکوک وشبہات کا شکار تھی۔۔۔

دل میں انجانے سے وسوسے جنم لے رہے تھے وہ سوچوں میں غرق تھی کہ ڈور بیل بجی اس نے پرسل لیتے پیمنٹ کی اور سکون سے پیٹ بھر کر کھانا کھایا

کھانے سے فارغ ہوتے اب وہ گھر کو دیکھنے لگی جو زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن بے حد سلیقے سے ترتیب دیا گیا تھا بہت پیارا تھا۔

کافی جگہوں پہ عائلہ کی تصویریں تھیں ضامن کے ساتھ ابرش کچھ سوچتے عائلہ کے روم میں چلی آئی رات تو بڑھے دھڑلے سے اس نے ضامن کو انکار کر دیا تھا کہ وہ عائلہ کے کمرے میں نہیں رہے گی اسے ضامن کے ساتھ رہنا ہے۔

عائلہ کا روم سمپل سا تھا وائٹ پینٹ ہوا ہوا تھا دیواروں پہ اوَر وائٹ ہی پردے تھے کھڑے پہ بیڈ شیٹ بھی وائٹ ایک میں ایک سٹڈی ٹیبل تھا جس پہ بکس پڑی تھیں عائلہ کے کمرے میں بھی ضامن اور عائلہ کی بہت سی تصویریں تھیں۔

ابرش آیسے ہی کمروں کا معائنہ کرتی رہی جب اس کام سے بور ہوئی تو واپس اپنے کمرے میں چلی آئی ضامن ہوتا تو چلو کچھ من لگ جاتا اس کا لیکن اب تو وہ بور ہو رہی تھی۔۔۔

.....

یرمان اس وقت ای سی یو کے سامنے کھڑا تھا دیوار سے ٹیک لگائے رات ابرش کو رخصت کرتے جب وہ کمرے میں گیا تو جو منظر اس نے دیکھا وہ اس کے پاؤں سے زمین نکالنے کو کافی تھا عائلہ بے ہوش پڑی تھی زمین پہ یرمان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے وہ کیسے بھول گیا جب جب عائلہ ٹینشن لیتی اس کی طعیبت خراب ہو جاتی تھی یرمان کو ڈیڈ پہ انتہائی غصہ آیا تھا جن کا پلان تھا عائلہ کے زریعے کو رخصتی کے لیے راضی کرنا وہ ضامن کو تو راضی کر چکے تھے لیکں عائلہ۔۔

یرمان عائلہ کا بانہوں میں بھرے بیڈ پہ لٹائے اسے اس کے پاؤں سہلانے لگا وہ کچھ دیر تو کوشش کرتا رہا لیکن پھر عائلہ کی حالت دیکھتے وہ اسے ہاسپٹل لے آیا تھا ڈاکٹر نے فوری عائلہ کو ای سی یو میں شفٹ کیا تھا اس کے چہرے پہ آکسیجن ماسک لگا ہوا تھا وہ بمشکل سانس لے رہی تھی۔

"...Sorry, ayla"

"عائلہ ایم سوری۔۔۔" یرمان مذید تاخیر نہیں کرنے والا تھا اسے اب عائلہ کو سرجری کے لیے جرمنی لے کر جانا تھا مذید تاخیر کی صورت میں بہت بڑا خسارہ اس کے حصے میں آتا۔

عائلہ کو سانس کا مسلہ تو پہلے ہی تھا لیکِن اب دل کی بیماری بھی زور پکڑتی جا رہی تھی۔

Yerman, what happened to Ayla? Is she okay? "

You didn't tell anyone...? The gatekeeper just told me that Sir Meem was taken away at night... I called you but you didn't even answer the call. Is everything okay?!"

"یرمان کیا ہوا عائلہ کو؟ وہ ٹھیک ہے تم نے کسی کو بتایا ہی نہیں۔۔۔؟ ابھی گیٹ کیپر نے بتایا کہ سر میم کو لیکر گئے تھے رات کو۔۔۔ کالز کی تمھیں لیکن تم نے کال بھی رسیو نہیں کی سب ٹھیک ہے۔۔۔!؛" قیوم ملک بھاگتے ای سی یو کی طرف آئے تھے یہاں یرمان انہیں دکھائی دیا عائلہ کے بارے میں سنتے وہ بہت پریشان ہو چکے تھے۔۔۔

"ڈیڈ وہ ٹھیک نہیں ہے وہ پہلے ہی ٹھیک نہیں تھی اور پھِر ہم نے جو کیا یہ اس کا نتیجہ ہے عائلہ کی حالتِ بہت خراب ہو چکی ہے۔۔۔" یرمان نے اپنی آستین سے اپنی بھیگی آنکھیں رگڑی تھیں۔

قیوم ملک کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ سامنے کھڑا لڑکا ان کا بیٹا ہے جو ایک لڑکی کے لیے ہلکان ہو رہا ہے۔

"کیا مطلب یرمان۔۔۔؟ مُجھے صاف صاف بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔؟ عائلہ کو کیا ہوا ہے بی پی کا مسئلہ ہے یا پھر کچھ آور۔۔۔۔؟" قیوم ملک بیٹے کی حالت دیکھتے صحیح معنوں میں اب الجھے تھے۔

"ڈیڈ عائلہ کی بیماری کوئی عام بیماری نہیں ہے ڈاکٹرز نے مجھے پہلے ہی وارن کیا تھا کوئی بھی ٹینشن والی بات عائلہ کے لیے جان لیوا ثابت ہو سکتی

ہے۔۔۔"یرمان اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتے آنکھیں میچ گیا قیوم ملک کو اس کی کوئی بات سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔

"کیسی بیماری یرمان۔۔۔بیٹا مُجھے پریشانی ہو رہی ہے تفصیل سے بتاؤ سب۔۔۔!!" قیوم ملک نے یرمان کے کندھے پہ ہاتھ رکھا قیوم ملک کو یرمان کی حالت تھیک نہیں لگ رہی تھی۔

"ڈیڈ وہ ٹھیک نہیں ہے اسے ہارٹ کی پروبلم ہے وہ بھی سیریس اسے سرجری کی ضرورت ہے ڈیڈ۔۔۔!؛" وہ یرمان کی حالت اس پل واقعی قابلِ رحم تھی بیمار عائلہ تھی لیکن ہاتھ پاؤں اس کے پھول چکے تھے وہ چاہا کر بھی خوُد کو کمپوز نہیں کر پا رہا تھا۔

"واٹ!!ہارٹ پروبلم۔۔۔ تمھیں کب معلوم ہوا اس بارے میں؟ عائلہ بظاہر تو بالکل ٹھیک نظر آتی ہے بیٹا؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ تو اتنی ینگ ہے

اور اس اتیج میں اسے یہ مسلہ۔۔۔!؛" قیوم ملک بہت پریشان ہو گئے تھے یہ معمولی بات نہیں تھی۔

Dad, I don't know why he has become such a " problem at this age, but now surgery is the only ".option

"ڈیڈ مجھے نہیں پتہ کہ اسے اس اتیج میں یہ مسلہ کیوں بنا ہے بٹ اب سرجری ہی واحد آپشن ہے۔۔۔"

So, let's get the son done, right? We can't delay " the surgery. Ayla knows about this... I wish you had told me earlier, so you wouldn't have involved

Ayla in this matter. Now, seeing his condition, I feel ashamed."

"تو بیٹا کروا لیتے ہیں ناں سرجری لیٹ نہیں کر سکتے ہیں عائلہ کو معلوم ہے اس بارے میں۔۔۔کاش تم مجھے پہلے بتا دیتے تو عائلہ کو اس معاملے میں شاملِ ہی نہیں کرتے اب اس کی طعیبت دیکھتے مُجھے شرمندگی ہو رہی ہے۔۔۔" قیوم ملک یرمان سے اسرار کر رہے تھے کہ وہ لوگ جلد ہی سرجری کروائیں کیونکہ اب یہ ہی ایک آپشن بچا تھا ان کے پاس سرجری کا۔

"ڈیڈ عائلہ کو بتانا اسے اعتماد میں لینا بہت ضروری ہے سرجری کامیاب ہونے کے زیادہ چانسز نہیں ہیں ڈیڈ۔۔ ففٹی ففٹی کچھ بھی ہو سکتا ہے میرا دل نہیں مان رہا لیکن اور کوئی حل بھی نہیں ہے تو یہی کرنا ہو گا۔۔۔۔!؛" وہ اپنی آنکھیں مسلتے مسلسل ای سی یو کے دروازے کو دیکھ رہا تھا۔

اتنے گھنٹے ہو چکے تھے لیکن ابھی تک ڈاکٹرز نے اسے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا عائلہ سے متعلق اور نہ ہی عائلہ ہوش میں آ رہی تھی۔۔

"ففٹی ففٹی پہ رسک تو لینا پڑے گا اور عائلہ انکار بھلا کیونکر کرے گی اس کی زندگی کا معاملہ ہے بیٹا تم پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔" تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر ای سی یو سے نکلی تو یرمان اس کی طرف لپکا تھا

۔

"ڈاکٹر کیسی ہے میری وائف ٹھیک ہے ناں۔۔۔بتائیں مُجھے۔۔۔اس کے بارے میں کچھ۔۔۔"لہجہ بے قراری سے بھرا تھا وہ عائلہ کی خیریت جاننے کے لیے بے تاب تھا۔۔۔۔

She is not well, Mr. Yerman... I can't give you "

any false comforts. It is becoming difficult for her

to survive. Taking tension affects her heart.

According to the reports you have shown, Ayla should have surgery as soon as possible. The rest

"...of you, come with me, I will tell you something

"وہ ٹھیک نہیں ہیں مسٹر یرمان۔۔۔ میں آپ کو کوئی جھوٹی تسلیاں نہیں دے سکتی ہوں ان کے لیے سرائیو کرنا مشکل ہو رہا ہے ٹینشن لینے سے ان کے دل پہ اثر پڑتا ہے۔۔۔ آپ نے جو رپورٹس دکھائی ہیں عائلہ کی ان کے مطابق تو جلد از جلد سرجری کروائیں باقی آپ میرے ساتھ آئیں میں آپ کو کچھ بتاتی ہوں۔۔۔" ڈاکٹر کے ساتھ یرمان ان کے کیبن میں چلا آیا۔

"آپ کی وائف کو پہلے ہی سانس کا مسلہ تھا اور اب یہ بھی ساتھ۔۔۔ آپ انہیں لے جائیں اور اس ویک میں ہی ان کی سرجری کروائیں بھلے ففٹی ففٹی

چانسز ہیں لیکن بہت سے لوگ ہیں جو سرجری کے بعد ایک آرام دہ زندگی جی رہے ہیں۔۔۔"ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں بولا رہی تھی۔

Doctor, I understand what you're saying. I also "

want to get the surgery done as soon as possible,

"!...but Ayla doesn't know anything about it

"ڈاکٹر آپ کی بات میں سمجھ گیا ہوں میں بھی جلد از جلد سرجری کروانا چاہتا ہوں بٹ عائلہ کو اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔۔۔!؛"یہی تو مسلہ تھا یرمان کو پورا یقین تھا کہ عائلہ اس کے ساتھ جانے کے لیے راضی نہیں ہونے والی تھی۔

"انہیں بتائیں ٹائم ضائع کرنا آپ افورڈ نہیں کر سکتے ہیں مسٹر یرمان ورنہ بہت کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔!؛"ڈاکٹر نے اسے خبر دار کر دیا یرمان ان سے مزید کچھ ضروری باتیں ڈسکس کرتا واپس چلا آیا۔

•••••

عائلہ کو تقریبا دن میں دو بجے کے قریب ہوش آیا تھا یرمان یہیں تھا ہاسپٹل میں جبکہ قیوم ملک کو اس نے واپس بھیج دیا تھا ان کی طعیبت ویسے بھی ٹھیک نہیں رہتی تھی آگر وہ ہاسپٹل میں رہتے تو بیمار پڑ سکتے تھے۔

"یرمان کیا ہوا ہے تمھاری بیوی کو؟ میڈ نے بتایا تم اسے لے گئے ہو۔۔؟"عفت ملک نے میڈ سے یرمان کی بیوی کے متعلق سنا تو انہوں نے یرمان کو کال کی تھی ویسے تو اس لڑکی سے وہ شدید نفرت کرتی تھیں لیکن بیٹے سے بنا کر رکھنی تھی تو یہ سب تو انہیں کرنا ہی تھا۔

مایا بھی واپس آچکی تھی اُس کا پلان بھی بری طرح سے فیل ہو چکا تھا یرمان نے اچانک سے واپسی کی بات کر دی مایا تو بوکھلا کر رہ گئی تھی کیونکہ یرمان اسی دن وآپس آگیا تھا یرمان ملک کی واپسی پہ مایا اچھی خاصی تپی تھی۔

اس نے عفت ملک کو بھی کال کر کے بتا دیا لیکن عفت ملک این جی او کی میٹنگ میں گئی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔

صبح ان کی گھر واپسی ہوئی اب تک وہ ابرش کی رخصتی کے متعلق بھی شاید نہیں جانتی تھیں ورنہ اتنی پر سکون نہیں ہوتی۔

"مام ایسے ہی اس کی طعیبت خراب ہو گئی تھی اب ٹھیک ہے وہ۔۔۔ آپ کب واپس آئی ہیں۔۔۔؟" یرمان کو اچھا لگا تھا مام نے کال کی وہ بھی عائلہ کے متعلق پوچھنے کے لیے۔

"یہ لڑکی کچھ زیادہ ہی ڈرامے کرتی ہے اب اچانک سے طعیبت کو کیا ہو گیا بھلا۔۔۔یرمان تم ان لڑکیوں۔۔۔"

"مام پلیز بولنے سے پہلے سوچ لیا کریں آپ کہ بول کیا رہی ہیں آپ۔۔۔؟ عائلہ میری بیوی ہے وہ کیوں ڈرامے کرے گی بھلا۔۔۔!؛"یرمان جتنا عائلہ کے لیے پریشان ہو رہا تھا عفت ملک کی باتوں پہ اس کا موڈ انتہائی خراب ہوا تھا۔

"یرمان میں ٹھیک کہہ رہی ہوں یہ لڑکی تمھاری توجہ پانے کے لیے یہ سب کر رہی ہے۔۔۔تم جانتے ہی کہاں ہو ان لڑکیوں کے بارے میں کچھ۔۔۔!؛"عفت ملک نے یرمان کو عائلہ کے خلاف کرنا چاہا لیکن ان کو لگ رہا تھا کہ ان کی باتوں کا یرمان پہ کوئی خاطر خواہ اثر نہیں ہو رہا ہے۔۔۔

"مام میں بہت اپ سٹ ہوں آپ سے بعد میں بات کروں گا۔۔۔"یرمان ان کی باتیں مذید نہیں سن سکتا تھا۔۔۔۔

"اس لڑکی کے لئے خود کو پریشان کر رہے ہو یرمان تم وہ لڑکی۔۔"

"عائلہ کوئی غیر لڑکی نہیں بلکے میری بیوی ہے مام یہ بات آپ کی سمجھ میں کیوں نہیں آتی ہے یا پھر آپ سمجھنا ہی نہیں چاہتی ہیں مام۔۔۔"یرمان طنزیہ بولا یہاں عائلہ کی اتنی کریٹیکل حالت تھی اور مام کو عائلہ کی برائیاں کرنے سے فرصت نہیں مل رہی تھی۔۔۔۔

"میں سمجھنا نہیں چاہتی ہوں یا تم نہیں سمجھ رہے ہو یرمان یہ لڑکی بہت چالاک۔۔۔"ان کو مزید بولنے کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ یرمان فون ہی بند کر چکا تھا وہ شدید طیش میں آئی تھی بچوں کے ساتھ ان کی نہیں بنتی تھی

پہلے تو کبھی انہوں نے کوشش ہی نہیں کی کہ ان کی بنے لیکن اب جب وہ کوشش کر رہی تھیں تو بچے ان سے دور ہو چکے تھے۔

ابرش کی تو رخصتی بھی ہو گئی راتوں رات قیوم ملک نے ان کو کچھ بتایا ہی نہیں اس بارے میں اور اب یرمان کا عائلہ کے لیے اس قدر پریشان ہونا ان کی پریشانی بھی بڑھ گئی تھی۔۔

"اب تو یرمان اس لڑکی کو نہیں چھوڑے گا کیونکہ اب ابرش بھی رخصت ہو کر ضامن کے گھر جا چکی ہے مجھے عائلہ کو ہی ٹریپ کرنا ہو گا اب یہ لڑکی ہی مدد کرے گی میری۔۔۔مایا کاش کل وہ کر پاتی تو شاید اب عائلہ ویسے ہی یرمان کی زندگی میں نہیں ہوتی۔۔

"مایا فون اٹھاؤ۔۔۔!؛" وہ مایا کو کالز کر رہی تھیں لیکن مایا فون نہیں ریسیو کر رہی تھی انہوں نے فون صوفے پہ پھینکتے اپنے سر کو ہاتھوں میں تھام لیا تھا۔۔۔۔۔

••••••

یرمان ملک آندر آیا تو عائلہ خالی خالی نظروں سے چھت کو گھور رہی تھی اسے ہوش آچکا تھا یرمان نہیں جانتا تھا کہ عائلہ ٹھیک ہے یا نہیں لیکن اسے ہوش میں دیکھ کر یرمان کو جو خوشی ہو رہی تھی وہ لفظوں میں بیان کرنی بہت مشکل تھی.

"?Are you okay"

"ٹھیک ہو تم۔۔۔؟" یرمان چلتے بیڈ کی طرف آیا اور عائلہ کے ساتھ بیٹھا جو ہاسپٹل کے وائٹ ڈریس میں تھے ہاتھ میں برنولا لگا ہوا تھا سفید رنگت میں زردیاں سی گھل رہی تھیں وہ جیسے صدیوں کی بیمار لگ رہی تھی۔

"!....Ayla"

"عائلہ۔۔۔!؛" عائلہ کو ہنوز چھت کو دیکھتے پا کر یرمان نے پھر سے اسے آواز دی لیکن عائلہ کی طرف سے مکمل خاموشی تھی عائلہ ضامن سے ملنا چاہتی تھی اپنے بھائی کو دیکھنے کے لیے وہ ترس گئی تھی لیکِن یرمان کی وجہ سے وہ ضامن سے مل نہیں سکی۔۔

یہاں بھی ضامن اس کی وجہ سے مجبور ہوا اسے انتہا سے زیادہ غصہ آیا تھا خوُد پر بس نہیں چل رہا تھا اپنے ساتھ ہی کچھ کر دے۔

"!...I have asked something, Ayla"

"میں نے کچھ پوچھا ہے عائلہ۔۔۔!؛"شاید ہی کسی نے یرمان ملک کو اتنے نخرے دکھائے ہونگے جتنے عائلہ دکھا رہی تھی وہ تو اس کی طرف دیکھ تک نہیں رہی تھی اور یرمان ملک ہونٹوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے اس کا یہ رویہ سہن کر رہا تھا جو تھا تو اس کے لیے بہت مشکل۔

"?Is there anything to eat"

"کچھ کھانا ہے۔۔۔؟"یرمان نے پھر سے سوال کیا وہ عائلہ کی آواز سننا چاہتا تھا اس کے ہونٹوں سے کچھ سننے کا خواہش مند تھا پر وہ چپ کیوں تھی یرمان کا دماغ پھٹ رہا تھا عائلہ کی اس حالت کا زمیدار وہ خوُد تھا ڈاکٹرز نے کہہ دیا تھا سرجری ہی آخری آپشن ہے لیکن عائلہ کو وہ کیسے سرجری کے لیے قائل

کرتا عائلہ تو اس کی طرف دیکھ تک نہیں رہی تھی اور نہ ہی بات کر رہی تھی

۔

"...Ayla... maybe you"

"عائلہ تم شاید اُس۔۔۔"عائلہ نے دوسری طرف کروٹ بدل لی مطلب صاف تھا وہ یرمان ملک سے کوئی بات ہی نہیں کرنا چاہتی تھی عائلہ کی اس حرکت پہ یرمان ملک سرتاپا سلگا تھا۔

"...Don't do"

"ڈونٹ ڈو دس۔۔۔"یرمان ملک جھکتے عائلہ کا رخ اپنی طرف کیے غرایا تھا عائلہ نے آنکھیں میچ لی یہ پہلا ری ایکشن تھا جو عائلہ نے اب تک دیا تھا۔

You know\... Then what is the meaning of these " actions, right...? You haven't done anything wrong with your brother, who is making you feel so sorry... Abrish was his wife, your brother had to send her off at some point, right? Or else he had to ;"!...live like this for the rest of his life

"جانتی ہو ناں!؛ پھر ان حرکتوں کا کیا مطلب ہے ہاں۔۔۔؟ کچھ غلط نہیں کیا ہے تمھارے بھائی کے ساتھ جو اتنا افسوس ہو رہا ہے تمھیں۔۔۔ ابرش بیوی تھی اُس کی کبھی نہ کبھی تو تمھارے بھائی نے رخصتی کروانی ہی تھی ناں یا پھر ساری زندگی اُس نے ایسے ہی رہنا تھا۔۔۔!؛" یرمان کو اچھے سے معلوم تھا عائلہ ایسے بیہو کیوں کر رہی تھی ضامن کی وجہ سے۔

"تمھارا بھائی بھلے ابرش سے خفا ہے لیکِن رشتوں میں چھوٹی موٹی ناچاقیاں تو ہوتی رہتی ہیں اَس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ وہ ابرش سے بدلہ لے۔۔۔" یرمان ہی مسلسل بول رہا تھا کیوں درمیان میں چھائی خاموشی اس کی برداشت سے باہر تھی۔۔

"مسٹر یرمان ہمیں آپ کی وائف کا چیک اپ کرنا ہے سائیڈ پہ ہو جائیں آپ۔۔۔بلکے بہتر ہے کہ آپ کچھ دیر کے لیے باہر چلے جائیں پلیز۔۔۔!؛" ڈاکٹر اور نرس روانڈ پہ آئی تھیں شاید۔

" Why can't I have a checkup in my presence, can my wife? Why are you sending me out...? Back up ...in front of me, I'll see if it's really that bad"

"کیوں میری موجودگی میں چیک اپ نہیں ہو سکتا ہے کیا میری بیوی کا؟ مجھے باہر کیوں بھیج رہی ہیں آپ۔۔۔؟ میرے سامنے بیک اپ کریں آپ میں بھی دیکھوں گا کہ کیا آیا ہے آخر ایسا۔۔۔" یرمان نے عائلہ کا ہاتھ تھام لیا جسے چھڑوانے کی عائلہ کی بہت کوشش کی لیکن مقابل یرمان ملک تھا۔

"اتنے خوبصورت انسان کو دیکھتے کس کمبخت کا دل چاہے گا کچھ کرنے کے لیے۔۔" نرس نے سرد آہ بھری تھی عائلہ نرس کی نظریں ضامن پہ دیکھتے کسک گئی جو بھی تھا بیوی تو وہ یرمان ملک کی تھی اور نرس کیسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہی تھی یرمان ملک کو۔

خیر یرمان تو ان سب کا عادی تھا اور عائلہ بھی ان چیزوں کو سر پہ سوار کرنے والی ہرگز نہیں تھی۔

"...Doctor, start the checkup *"*

"ڈاکٹر چیک اپ شروع کریں آپ۔۔۔!؛"یرمان ڈاکٹر کو خاموش دیکھتا بولا دراصل وہ چاہا رہا تھا کہ ڈاکٹر جلدی چیک اپ کر کے واپس چلی جائے تا کہ وہ عائلہ سے سرجری سے متعلق بات کر سکے۔۔

When are you going to have your wife's surgery "
again, Mr. Yerman? The longer you delay, the
more damage your wife will suffer, and then she
"!can avoid the surgery

"آپ پھر کب کروا رہے ہیں مسٹر یرمان اپنی مسز کی سرجری۔۔۔؟ جتنی تاخیر کریں گے آپ اتنا ہی نقصان ہو گا آپ کی وائف کا اور پھر سرجری سے بچ سکتی ہیں۔۔!؛"ڈاکٹر اس بات سے بے خبر تھی کہ عائلہ ابھی تک اپنی سرجری کے متعلق کچھ نہیں جانتی ہے۔

"!...It's not your concern"

"اٹس ناٹ یور کنسرن۔۔۔!؛" یرمان کو شدید غصہ آیا تھا کیونکہ عائلہ کے چہرے کے بدلتے تاثرات وہ دیکھ چکا تھا عائلہ کہاں کچھ جانتی تھی اس متعلق

۔

Sorry, Mr. Yerman Malik, maybe you felt bad...!; "

"...I was just saying that for your wife

"سوری مسٹر یرمان ملک شاید آپ کو برا لگا۔۔۔!؛ میں تو بس آپ کی وائف کے لیے کہہ رہی تھی۔۔۔" ڈاکٹر کو بھی سے اس ہوا تھا کہ عائلہ اس متعلق کچھ نہیں جانتی ہے تو اسے بھی اس حوالے سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔

"یہ تو انسان کو بولنے سے پہلے سوچنا چاہئے تھا کہ آپ کیا بول رہی ہیں پلیز جلدی چیک اپ کریں آپ۔۔۔" یرمان کا انداز اکتایا ہوا تھا۔

" Sorry Mr. Malik… Your wife is fine, but she is still upset. If she gets stressed about something, it …affects her heart too. Just keep her happy"

"سوری مسٹر ملک۔۔۔ آپ کی مسز ویسے تو ٹھیک ہیں لیکن ابھی تک یہ اپ سٹ ہیں کسی بات کی ٹینشن لیتی ہیں تو اس کا اثر ان کے دل پہ بھی پڑتا ہے ان کو خوش رکھیں بس۔۔۔!" ڈاکٹر مذید وہاں رکی نہیں بلکے نکل گئی نرس کی نظریں جاتے بھی یرمان ملک پہ تھیں اور یرمان ملک اس کی نظروں سے خاصا تپا تھا جس کا حق تھا اسے جی بھر کر دیکھنے کا وہ نظر اٹھا کر نہ دیکھتی تھی اس کی طرف اور باقی لڑکیوں کی نظریں نہیں ہٹتی تھیں۔

Ayla, you will have a heart surgery. We will have "
to go to Germany. Maybe we will leave tomorrow
because this is the only solution. You will be
cured with surgery. So I have prepared the
"!...whole

"عائلہ تمھاری سرجری ہو گی ہارٹ سرجری ہمیں جرمنی جانا پڑے گا شاید
کل ہی نکل جائیں ہم کیونکہ یہ ہی حل ہے سرجری سے تم ٹھیک ہو جاؤ گی سو
میں نے سارا۔۔۔!؛"

".I don't want to have any surgery"

"مُجھے کوئی سرجری نہیں کروانی ہے۔۔۔" عائلہ نے بلآخر اپنی چپ توڑ ہی
دی تھی سرجری کے متعلق تو اس نے ڈاکٹر سے بھی سنا لیکن اب یرمان نے

کنفرم کر دیا کہ واقعی اس کی سرجری ہو گی پر عائلہ سرجری نہیں کروانے والی تھی۔

"کیوں تم انکار کیوں کر رہی ہو تمھاری سرجری تو ہو گی اور ہر صورت ہو گی۔۔۔!؛"ہاں یہ سچ تھا کہ یرمان ملک خود بہت ڈر رہا تھا چانسز ففٹی ففٹی تھے کچھ بھی ہو سکتا تھا لیکن اس کے علاوہ آگر کوئی حل ہوتا تو یرمان اس متعلق سوچتا بھی نہیں۔

"آپ زبردستی کروائیں گے میری سرجری۔۔۔؟"عائلہ نے افسوس بھری نظروں سے یرمان ملک کو دیکھا جب وہ خود انکار کر رہی تھی تو یرمان کیوں اس بات کے پیچھے پڑ گیا تھا کہ سرجری ہو گی اور ضرور ہو گی عائلہ کا دل چاہا وہ یہاں سے بھاگ جائے۔

اس کی ٹینشن کی وجہ تو بس یرمان ملک اور ابرش ملک تھے ابرش اس کو شروع دن سے پسند نہیں آئی تھی اور وہ ہی ناپسندیدہ لڑکی اب اس کی بھابھی تھی ضامن ابرش سے نفرت کرتا تھا لیکن ایک ساتھ جذبات بدل ہی جاتے ہیں۔۔

"ہاں کیوں تم فضول کی ضد کر رہی ہو عائلہ۔۔۔ یہ بہت ضروری ہے۔۔۔!؛" یرمان نے اس کے بالوں کو انگلیوں سے سہلایا تو عائلہ نے آنکھیں میچ لی تھیں جبکہ یرمان ملک کی نظریں عائلہ کے خشک ہونٹوں پہ تھیں اس نے اپنے ہونٹوں پہ زبان پھیری خود پہ ضبط کیا کیونکہ عائلہ بیمار تھی لیکِن دل کہاں سن رہا تھا۔

اس کو تو بس ان ہونٹوں کی طلب ستا رہی تھی عائلہ کے ہونٹوں کا نشہ سر چڑھ کر بولنے لگا وہ یہ بھول رہا تھا کہ اس وقتِ وہ لوگ ہاسپٹل میں تھے۔

طلب ہے تو

تو ہے نشہ

غلام ہے تیرا

دل یہ میرا

وہ عائلہ کے اطراف میں جھکتے اس کی بند آنکھوں پہ نرمی سے ہونٹ رکھ چکا تھا عائلہ کو یرمان ملک کے سلگتے ہونٹوں کے لمس پہ ایک سرد لہر اپنے وجود میں سرایت کرتی محسوس ہوئی تھی۔

"دور۔۔۔"

"شششش۔۔۔" یرمان نے اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھی عائلہ نے آنکھیں کھولتے اس کی آنکھوں میں دیکھا یہاں جذبات کی ایک الگ ہی تپش تھی۔

"اونلی ون کس۔۔۔۔" وہ بے بسی سے اس کے ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا عائلہ نے نفی میں سر ہلایا وہ پاگل تھا کیا ہاسپٹل میں تھے وہ لوگ اور وہ اس کے ہونٹوں کو چومنے کو بے قرار ہو رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔" عائلہ کے ہونٹوں سے نکلتے نہیں کو یرمان نے اپنے ہونٹوں میں ہی قید کر لیا تھا۔

عائلہ کی آنکھیں حیرت کی ذیادتی سے پھیلی تھیں یرمان سے ہاسپٹل میں ایسی بے باکی کی توقع کہاں تھی عائلہ کو وہ نرمی سے اس کو ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں دباتے عائلہ کی سانسیں خود میں انہیل کر رہا تھا عائلہ کی کلائیوں کو نرمی سے ہاتھوں میں لیتے پیچھے پشت پہ لاک کرتے وہ اس کے ہونٹوں کو چوسنے لگا لمحاتِ معنی خیز خاموشی کے نظر ہوئے تھے یرمان کی

بے قراریاں تھیں کہ بڑھتی ہی جارہی تھیں وہ ہر گزرتے لمحے مزید بے قرار ہورہا تھا۔

عائلہ کے نچلے ہونٹ پہ زبان پھیرتے وہ اس کے خشک ہونٹوں کو اپنے لمس سے گیلا کرنے لگا۔

بمشکل عائلہ کی حالت دیکھتے اس نے اپنے بے لگام جذبات پہ پل باندھا اور پیچھے ہٹتے عائلہ کے بھیگے ہونٹوں کو سہلایا تھا۔

Everything will be fine, once the surgery is done, "

you will be completely fine. Don't worry, Aila, I'm

"...with you

"سب ٹھیک ہو جائے گا ایک بار سرجری ہو گئی تو پھر تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی عائلہ پریشان نہیں ہونا میں ہوں ناں ساتھ۔۔۔" یرمان نے عائلہ کے نرم و نازک رخساروں کو سہلاتے اس کے چہرے کو تھامے نرمی سے عائلہ کو سمجھایا۔۔

"نہیں۔۔۔" اس کی بیماری معمولی نہیں تھی سرجری کے بعد اگر وہ بچ ہی نہیں پائی تو پھر۔۔۔۔!؟؟

"عائلہ تم کیوں چاہتی ہو زبردستی کروں میں۔۔۔؟ ڈاکٹرز کہہ رہے ہیں کہ مذید دیر کی تو بہت برا ہو سکتا ہے اور میں۔۔۔!!"

"میں مر جاؤں گی اس سے زیادہ برا تو کچھ نہیں ہو گا ناں۔۔۔ تو مر جانا ہی بہتر۔۔۔"

"عائلہ۔۔"یرمان دھاڑا عائلہ کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے

۔

"آج کے بعد ایسی بکواس کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھ تم۔۔۔بہت شوق ہے تمھیں۔۔۔"وہ ان لفظوں کو بولنے سے پہلے پل پل مر رہا تھا جن کو عائلہ بنا ہچکچاہٹ کے بول چکی تھی۔

"ہاں۔۔۔آپ کے ساتھ۔۔۔رہنے سے۔۔۔بہتر۔۔۔مر۔۔۔"

ayla, why are you trying to control me? Why are "
you forcing me to do things I don't want to do?
What's the problem with living with me? Why
don't you understand that your health is more
important than this pointless stubbornness? Why

are you talking about dying over and over again?

I'm getting really angry at you right now. You

"...can't even imagine

"عائلہ تم کیوں میرا ضبط آزما رہی ہو مجھے کیوں وہ کرنے پہ مجبور کر رہی ہو جو میں کرنا نہیں چاہتا ہوں۔۔۔ میرے ساتھ رہنے سے کیا مسلہ ہے۔۔ تمھیں تم کیوں نہیں سمجھ رہی ہو تمھاری صحت زیادہ ضروری ہے نا کہ یہ فضول سی ضد۔۔۔ تم کیوں بار بار یہ مرنے کی باتیں کر رہی ہو اور مُجھے شدید غصہ آرہا ہے اس وقت تم پہ۔۔ تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی ہو۔۔۔" وہ عائلہ کے بالوں کو دبوچتے غرایا تھا۔

"ضد۔۔۔" عائلہ نے طنزیہ اسے دیکھا تھا یرمان ملک اس کے قریب تھا عائلہ کی نظر اب دروازے کی طرف گئی تھی وہ کھا تھا آگر کسی نے ان کو ساتھ دیکھ لیا ہوا تو پھر عائلہ کے چہرے پہ سرخی چھائی تھی۔

"دیکھنے دو جو دیکھتا ہے آفٹر آل ہم ہسبنڈ وایف ہیں مجھے نہیں لگتا یہاں کسی کو پرو بلم ہو گی ہاں پر تمھیں زیادہ ہو رہی ہے۔۔۔" یرمان نے اس کی پیشانی اپنی انگلی سے سہلائی تو عائلہ نے ناک چڑھائی تھی۔۔

"سونا۔۔۔ہے مجھے۔۔۔۔!؛" یرمان مزید اسے سرجری کے لیے افورڈ کرتا کہ عائلہ نے نیند کا بہانہ دیا اسے اس یرمان کی کسی بات پہ نہ تو بھروسہ تھا اور نہ ہی وہ کرنا چاہتی تھی۔

You've just regained consciousness... Talk to me "

for a while... Then go to sleep. You'll be

discharged by tomorrow. I'm thinking of leaving for Germany tomorrow. The surgery will take a whole week..."

"ابھی تو ہوش میں آئی ہو۔۔۔ تھوڑی دیر باتیں کرو مجھ سے۔۔۔ پھر سو جانا کل تک ڈسچارج کر دیا جائے گا تمھیں میں سوچ رہا ہوں کل ہی جرمنی کے لیے نکل جائیں پورا ویک لگے گا سرجری میں۔۔۔" وہ جس ٹاپک سے بچنا چاہا رہی تھی یرمان نے پھر سے اسی ٹاپک پہ بات شروع کر دی تھی۔

"نہیں جانا۔۔۔" عائلہ کی آنکھوں میں آنسو سمٹ آئے تھے جن کو وہ بمشکل بہنے سے روک رہی تھی۔

"کیوں نہیں جانا مُجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے تم کیوں منع کر رہی ہو عائلہ۔۔۔ کیا مسلہ ہے آخر۔۔۔؟" وہ عائلہ کو ہر صورت قائل کرنا چاہتا تھا سر جری کے لیے پھر چاہے اسے زبردستی ہی کیوں نہ کرنی پڑتی۔

"نہیں جانا۔۔۔ بس۔۔۔۔" یرمان کے ساتھ استنبول گئی تو وہاں ان کے درمیان کتنا کچھ ہو گیا مذید وہ کہیں نہیں جانے والی تھی۔

"وجہ ہی تو پوچھ رہا ہوں۔۔۔ کیوں نہیں جانا۔۔۔؟" یرمان خود پہ بمشکل کنٹرول کیے ہوئے تھا کیونکہ اتنی بحث اس نے آج تک کسی سے نہیں کی تھی جتنی وہ عائلہ کو قائل کرنے کے لیے کر رہا تھا لیکِن فایدہ کوئی نہیں ہو رہا تھا عائلہ اپنی ضد پہ قائم تھی۔۔

"بس۔۔۔"

"جانا ہے ہم نے اور آگر تم نے انکار کیا تو میں زبردستی لے جاؤں گا تمھیں۔۔۔؟ اوُر جانتی ہو میری ضد کو کہ میں ایسا کر بھی سکتا ہوں۔۔۔!؛" یرمان ملک نے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے گہرا سانس بھرا۔

عائلہ کی نظریں اس کے سینے کے بھورے بالوں پہ تھیں وہ بے ساختہ نظریں چرا گئی یرمان کی گردن اوُر سینے پہ اس کے ناخنوں کے نشان موجود تھے عائلہ کی آنکھوں کے سامنے وہ رات آئی جب ان کے درمیان فاصلے سمٹے تھے یرمان اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

"آپ زبردستی کرنے میں تو۔۔۔ ایکسپرٹ۔۔۔ ہیں۔۔۔ صرف یہی کر۔۔۔ سکتے ہیں۔۔۔۔ اگلے بندے۔۔۔ کی مرضی۔۔۔ تو آپ نے۔۔۔ کبھی معلوم کرنے۔۔۔ کی کوشش ہی۔۔۔۔ نہیں کی۔۔۔۔" عائلہ جذبات کے زیرِ اثر بول گئی عائلہ کی باتوں پہ یرمان کے چہرے کی رنگت بدلی تھی

یقیناً وہ جس طرف کا حوالہ دے رہی تھی یرمان سمجھ گیا تھا۔۔۔ لیکِن اس کو یہ سب بالکل ٹھیک لگا تھا عائلہ بیوی تھی اس کی کیوں گئی حید آباد اس سے دور۔

"زبردستی۔۔۔ کا مطلب جانتی ہو۔۔۔ میری بیوی ہو تم۔۔۔ تمھیں چھونے تمھارے قریب آنے کا حق میرے پاس ہے عائلہ۔۔۔ جب چاہوں حق استعمال کروں تم روک تو نہیں سکتی ہو مجھے۔۔۔ جانتی ہو خدا نے شوہر کا کیا مقام رکھا ہے۔۔۔ ہاں پما تا نکاح جس سچویشن میں ہوا وہ نارمل سچویشن نہیں تھی لیکن پھر بھی اب جبکہ تمھارا اور میرا رشتہ مکمل ہو چکا ہے تو پھر تم کیوں ان باتوں کو بار بار میرے ساتھ دہراتی ہو۔۔۔" یرمان عائلہ کی باتوں پہ آج پھٹ پڑا تھا۔۔

"میری زندگی کا۔۔۔ سب سے بھیانک دن۔۔۔ تھا۔۔۔ وہ۔۔۔ میرے بھائی کے۔۔۔ کردار پہ سوال اٹھائے گئے۔۔۔ صرف آپ کی بہن کی۔۔۔ وجہ سے۔۔۔۔ اپ لوگوں کو شاید۔۔۔ فرق نہیں پڑتا۔۔۔ لیکن ہمیں پڑتا ہے۔۔۔ آپ کے لئے۔۔۔ کہنا بہت آسان ہے۔۔۔ لیکن جب انسان کی گذرتی ہے تو۔۔۔ پھر ہی احساس ہوتا ہے۔۔۔۔!؛" عائلہ کو ایک بار پھر سے وہ ازیت ناک لمحات یاد آئے تھے نئے سرے سے یرمان ملک اور ابرش ملک سے نفرت محسوس ہوئی۔

"تمھارا بھائی کیا کر رہا تھا ہال میں۔۔ اتنا نا سمجھ اور دودھ پیتا بچہ تھا وہ کہ ہال میں چلا آیا اور چلو ہال میں چلا آیا یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکِن پھر جو اُس پروفیسر نے بتایا اُس کے بارے میں کیا کہو گی تم۔۔۔" یرمان کے پاس بھی

کہنے کو تو بہت کچھ تھا اگر وہ خاموش تھا تو اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ عائلہ اپنے بھائی کی حمایت میں بولتی رہتی۔۔

"سب جھوٹ تھا۔۔ آپ کی بہن۔۔۔۔ کی پلاننگ۔۔۔ ساری دنیا بھی کہہ۔۔۔۔۔ دے وہ۔۔۔۔۔ سب کچھ سچ تھا۔۔۔ مجھے پھر بھی یقین ہے۔۔۔ اپنے بھائی پہ۔۔۔۔ میرے بھائی۔۔۔۔ ایسا کچھ۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ کر سکتے۔۔۔۔" عائلہ کے لہجے میں ضامن کے مان تھا یرمان ملک کو حیرت ہوئی وہ ایک لڑکی ہو کر دوسری لڑکی کا ساتھ دینے کے بجائے اپنے بھائی کی حمایت میں بول رہی تھی۔

"بڑا یقین ہے تمھیں اپنے بھائی پہ۔۔۔ اور میری بہن کے بارے میں کیا خیال ہے تمھارا کوئی لڑکی بھلا اتنا بڑا الزام کیوں لگائے گی۔۔۔؟" یرمان

اس موضوع کو درمیان میں ڈسکس نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن باتوں سے باتیں نکل رہی تھیں۔۔

"آپنی۔۔۔بہن کی۔۔۔حرکتوں۔۔۔پہ۔۔۔۔کبھی غور۔۔۔کیا آپ۔۔۔۔نے اوئر۔۔۔۔"عائلہ بولتے بولتے رکی آیسے کسی بھی لڑکی کے بارے میں بات کرنے کا اسے کوئی حق نہیں تھا ہاں ناپسندیدگی اپنی جگہ لیکن وہ ابرش کے بارے میں کچھ زیادہ ہی بولنے لگی تھی۔

"کل ہم لوگ ہاسپٹل سے ہی چلے جائینگے ائیرپورٹ۔۔۔"یرمان نے اس موضوع کو ختم کردیا اوئر عائلہ کی توجہ ایک بار پھر سے سرجری کی طرف کی مرکوز کروانی چاہی۔۔۔

"آگر میں مرگئی۔۔۔تو کیا بھائی سے۔۔۔ملے بغیر ہی مرجاؤں۔۔۔گی ۔۔۔۔نہیں نہیں۔۔۔ضامن۔۔۔بھائی سے۔۔۔ملنا ہے

مُجھے۔۔۔!؛"عائلہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی

اسے اپنے بھائی سے ملنا تھا معافی مانگنی تھی ضامن سے۔۔

"عائلہ تم کیوں مرنے کی باتیں کر رہی ہو انشاء اللہ سرجری کامیاب ہو گی تم

بچ جاؤ گی۔۔۔!؛"یرمان عائلہ کے ہونٹوں سے یہ باتیں سنتے رنجیدہ ہوا۔

"نہیں ہو گی۔۔۔میرا۔۔۔دل کہتا۔۔۔"وہ اپنا سینہ مسل رہی تھی جیسے

ڈر ہو کہ وہ نہیں بچ سکے گی۔

یرمان نے اپنی بیرڈ سپلائی ڈاکٹر نے بھی تو ففٹی ففٹی چانسز کہے تھے اس کا دل

بھی ڈوبنے لگا۔۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا مُجھے پورا یقین ہے۔۔۔"وہ عائلہ کو تسلی دے رہا تھا

یا خود کو لیکن اسے پورا بھروسہ تھا کہ عائلہ کی سرجری کامیاب ہو گی۔

"میں خوش فہمی نہیں پالتی ہوں۔۔۔!؛" وہ یرمان کی باتوں کہاں سن رہی تھی اس کے زہن میں تو ضامن کا خیال تھا بس ضامن سے ملنا تھا۔

"مُجھے۔۔۔بھائی۔۔۔سے۔۔۔ملنا۔۔۔۔!؛" وہ جانتی تھی ضامن اس سے شدید خفا تھا شاید بات بھی نہیں کرتا یونیورسٹی میں بھی اس نے عائلہ سے بات نہیں کی تھی لیکِن عائلہ دل کی تسلی کے لیے بس ایک بار ملنا چاہتی تھی

۔

"ایک شرط پہ لے جاؤں گا تمھیں تمھارے بھائی کے گھر ملوانے کے لئے۔۔۔اگر تمھیں شرط منظور ہے تو بتاؤ۔۔۔!؛" یرمان نے شانے اچکائے تھے۔

"کونسی۔۔۔۔شرط۔۔۔۔؟" وہ ہچکچائی تھی۔

"تم اپنے بھائی سے زکر نہیں کرو گی سرجری کا بس نارملی ملو گی اور پھر کل شام پانچ بجے ہم لوگ جرمنی کے لیے نکلیں گے یاد رکھنا عائلہ ضامن کو تمھاری سرجری کے بارے میں پتہ نہیں چلنا چاہیے۔۔۔؟!" وہ سنجیدگی سے بولا تو عائلہ نے چھبن زدہ سا اسے دیکھا۔۔

"کیوں۔۔؟" عائلہ کو یرمان کی اس بات کی سمجھ نہیں آئی وہ کیوں چھپانا چاہتا تھا۔

"یہ میری شرط ہے آگر قبول ہے تو بتاؤ ورنہ ہم یہیں سے چلیں جائیں گے برلن تم نہیں مل سکو گی اپنے بھائی سے۔۔۔!؛" یرمان کے دل و دماغ میں نجانے کیا چل رہا تھا۔

"ٹھیک۔۔۔" عائلہ کو بس ضامن سے ملنا تھا یرمان اسے لیکر جانے والا تھا یہی کافی تھا۔

آگے سرجری کے متعلق ضامن نہ ہی جانتا تو اچھا تھا ورنہ وہ اسے کبھی اکیلے نہیں جانے دیتا اس کے ساتھ جانے کی ضد کرتا اور یرمان کہاں ضامن کو ساتھ لیکر جاتا۔

"ریسٹ کرو تم۔۔۔ ٹینشن نہیں لینی ہے تم ٹینشن لیتی ہو تو بیمار ہو جاتی ہو تم۔۔۔" یرمان اس کے ساتھ ہی تھا۔

"نہیں وہ۔۔۔"

"عائلہ بس آرام کرو تم زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے کچھ کھانا ہے تم نے کل سے کچھ نہیں کھایا ہے آیسے تو طعیبت خراب ہو جائے گی مزید۔۔۔" وہ اس کے ہاتھوں کو تھامے ہوئے تھا عائلہ نے کلائی چھڑوانے کی کوشش بھی کی تھی لیکن یرمان نے اس کی کلائی نہیں چھوڑی تھی۔

"نہیں بولتی میں۔۔۔ آپ ہی باتیں کرتے۔۔۔ ہیں۔۔۔" عائلہ نے ہونٹوں کو لٹکاتے منہ بنایا تو عائلہ کی اس ادا پہ یرمان ملک مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔

"رئیلی یہ الزام میرے سر۔۔۔!" ضامن نے مصنوعی آنکھیں دکھائی تھیں جس پہ عائلہ نے مذید منہ بنایا تھا۔

"نہیں۔۔ تو۔۔۔!؛" عائلہ ہڑبڑا گئی یرمان ملک کا روئیہ اس کے لیے حیران کن تھا ورنہ جو رات ہوا اس کے بعد یرمان کے اتنے سوفٹ رویئے کی وہ توقع نہیں کر رہی تھی۔۔

پر عائلہ نہیں بھول سکتی تھی کہ یرمان نے اس کو یوز کیا تھا ضامن کو بلیک میل کرنے میں۔

"ایسا ہی ہے عائلہ۔۔۔!؛" وہ اس کے قریب ہوا تو عائلہ پیچھے کسک گئی تھی۔

"بچ سکتی ہو۔۔۔!؛" وہ اس کی ٹھوڑی پہ ہاتھ رگڑتے گمبھیر لہجے میں بولا تو عائلہ نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ اس کے آنداز پہ مسکرایا تھا۔

"گڈ اچھی بات ہے۔۔۔!!" وہ اپنا سیل فون نکالتے گارڈز سے کینٹین سے کچھ کھانے کو لانے کا کہا تھا۔

"مجھے باتھ روم۔۔۔!؛" عائلہ کو شدید جھجھک ہو رہی تھی کاش کہ پاس کوئی نرس ہوتی تو وہ اس کی ہیلپ لیتی لیکن اسے باتھ روم جانا تھا۔

"تو پہلے بتانا تھا ناں۔۔۔!؛" وہ اس کو بانہوں میں بھرنے لگا عائلہ سرخ پڑتے اس کی گردن میں بانہیں ڈال گئی تھی یرمان اس کے سرخ پڑنے چہرے کو دیکھتے وہ مسکرا رہا تھا۔

"چلو باتھ روم کا دروازہ بند نہیں کرنا ہے۔۔۔!؛" وہ اس کو وران کر رہا تھا کہ عائلہ دروازہ بند نہیں کرے۔

"نہیں میں ٹھیک۔۔۔!؛" وہ انکار کرتے دروازے بند کر گئی تھی یرمان نے لب بھینچ لیے تھے۔

"یہ ہے کتنی سی۔۔۔!؛ اوَر اٹیٹیوڈ کیسے دکھاتی ہے۔۔!؛" وہ اس کے اٹیٹیوڈ پہ غش کھا گیا تھا یہ بھی صرف مسز یرمان ملک ہی کر سکتی ہے۔۔۔

وہ وہیں کھڑا رہا عائلہ کے معاملے میں وہ اتنا پوزسیو کیوں ہو رہا تھا وہ وجہ خوَد بھی نہیں جانتا تھا۔

.....

ابرش سارا دن بور ہوتی رہی تھی اب لاؤنج میں بیٹھی تھی چہرے پہ سنجیدگی بھرے تاثرات تھے وہ دن بھر سے ضامن کا انتظار کر رہی تھی لیکِن ضامن تو جیسے واپس آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا وہ پریشان تھی اب تو اسے آپنا بے معنی لگنے لگا وہ ایک ہی دن میں وہ بیزار ہو رہی چکی تھی ضامن کا رویہ اگر کچھ بہتر ہوتا تو پھر بھی ٹھیک تھا لیکن ضامن کے رویئے نے اسے بری طرح سے توڑ دیا تھا۔

"آیسے تو سر اور میرے درمیان کے فاصلے کم ہی نہیں ہونگے کچھ کرنا پڑے گا کس سے مشورہ کروں میں۔۔۔؟؛" وہ ناخنوں کو دانتوں سے کترتے سوچ رہی تھی اور پھر اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ وہ کیوں نہ چیٹ جی پی ٹی سے مدد لی جائے کبھی کبھار جب ابرش حد سے زیادہ بور ہونے لگتی تو پھر وہ چیٹ جی پی ٹی سے بات کرتی تھی۔۔۔

اس نے ہسبنڈ کو منانے ان کو اپنی طرف سے راغب کرنے کے طریقے پوچھے تھے۔

اور پھر جب اس نے طریقے پڑھتے اس کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔

ابرش کوئی شائے نیچر کی نہیں تھی لیکِن جو کچھ وہ پڑھ رہی تھی اس کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔

I can try this... but even when they saw me in a " bridal dress last night, they weren't attracted to me, "!...so how could they in a nightgown

"میں یہ ٹرائے کر سکتی ہوں۔۔۔ لیکِن رات مجھے برائیڈل ڈریس میں دیکھتے بھی سر میری طرف راغب نہیں ہوئے تو نائٹ گاؤن میں کیسے۔۔۔!؛" آگلے ہی پل اس نے اپنے خیالات کی نفی کی تھی۔۔

But there were men who came on a trip there. "

They are men near me. How long will they restrain themselves... But this is happening a little "!...too quickly

"لیکِن وہاں ٹرپ پہ سر آئے تھے میرے قریب وہ مرد ہیں کب تک ضبط کریں گے خود پہ۔۔۔ لیکِن یہ کچھ زیادہ ہی جلدی ہو رہا ہے۔۔۔!؛" وہ سنبھل نہیں پا رہی تھی۔

No, not right now\... some other... why aren't the "

butt heads coming... why don't they go to some

"...other

"نہیں ابھی یہ نہیں۔۔۔کچھ آور۔۔۔بٹ سر کیوں نہیں آرہے ہیں۔۔۔ کئیں کسی اوَر کے پاس۔۔۔"کہتے ہیں خالی دماغ میں طرح طرح کی سوچیں آتی ہیں َاوَر ابرش کے زہن میں یہی سوچیں چل رہی تھیں وہ ضامن کو لیکر اس قدر احساس تھی کہ اس کے دماغ میں ضامن کے متعلق ایسی باتیں آ رہی تھیں۔

اس نے سوچا کہ وہ ضامن کو کال کرلے پھر اس نے کچھ سوچتے اس نے ضامن کو کال ملائی تھی جو پہلی ہی بیل پہ وہ کال کٹ کر چکا تھا۔

ضامن کی اس حرکت پہ ابرش اگ بگولہ ہو گئی تھی ضامن اس کی کال کٹ چکا تھا ابرش ملک کی کال کٹ کی وہ سہن نہیں کر پائی تھی۔

"آپ یہ اچھا نہیں کر رہے ہیں سر آپ کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا ضامن سر آپ مجھے کیوں پریشان کرتے ہیں۔۔۔!؛" وہ اپنے بال جھنجھوڑ رہی تھی کچھ دیر بیٹھی رہی اور پھر اس نے آپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا اپنے لیے چائے بنانے کی غرض سے اس نے کچن کا رخ کیا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ چائے میں ڈالتا کیا کچھ ہے اس نے کبھی بنائی ہی نہیں لیکن آج ٹرائے کرنے لگی تھی۔

اس کو نہیں پتہ تھا کہ اس کی چائے کیسے بنے گی اس نے فریج سے دودھ نکالتے اسے چولہے پہ رکھا اور پھر شلف سے مختلف ڈبے نکالنے لگی اور اندازے سے اس نے ساری چیزیں چائے پہ ڈالی اور اس سے پہلے کہ وہ

چائے کپ میں ڈالتی اس کے ہاتھ پہ گرم ابلتی چائے گری تو اس کی دل خراش چیخ نکلی تھی۔

ضامن نو گھر کے اندر داخل ہو رہا تھا اس کی سماعتوں سے ابرش کی چیخ ٹکرائی تو وہ تیزی سے کچن کی طرف آیا تھا لیکن سامنے کا منظر دیکھتے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔

ابرش اپنا ہاتھ جکڑے بیٹھی تھی وہ اس وقت رو رہی تھی گرم چائے تھی جس کی وجہ اس کا ہاتھ پوری طرح سے جل چکا تھا۔

"?Where was your attention"

"کہاں دھیان تھا آپ کا۔۔۔۔؟"ضامن کے جلے ہاتھ کو دیکھتے غصہ ضبط نہیں کر سکا ابرش جو پہلے ہی مشکل سے جلن برداشت کر رہی تھی ضامن کی سرد آواز نے اس کو مزید رونے پہ مجبور کیا تھا۔

"...Leave me alone"

"چھوڑیں مُجھے۔۔۔"ابرش نے اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا لیکن ضامن نے اس کو بازوؤں میں بھرا اور باہر نکلتے اسے صوفے پہ بیٹھایا تھا۔

" Don't try to get up from here, I'm coming to bandage your hand...!"

"یہاں سے اٹھنے کی کوشش مت کیجیے گا میں آرہا ہوں بینڈج کرتا ہوں آپ کے ہاتھ پہ۔۔۔!؛"ضامن نے اس کو سختی سے وران کیا اور خود کچن میں آیا

لیکن کچن کی حالت دیکھتے وہ لب بھینچ گیا اسے ہر چیز اپنی جگہ پہ چاہیئے ہوتی تھی عائلہ خاص خیال رکھتی تھی ضامن کے کمرے کی صفائی وہ ہر سنڈے کو خود کرتی تھی ملازمہ کو وہ ضامن کے کمرے میں جانے ہی نہیں دیتی تھی۔

"یہ لڑکی مجھے ہی پاگل کر دے گی۔۔۔!؛"ضامن نے فرسٹ ایڈ باکس نکلتے واپس جاتے دل ہی دل میں سوچا اور ابرش کے قریب بیٹھ گیا۔

"ہاتھ دیں اِدھر۔۔۔"اس نے ابرش کی کلائی تھامی تھی جس پر سے جیسے سکن ہی جل چکی تھی۔

"کیوں دوں ہاتھ آپ کو کیا فکر میری۔۔۔؟کیوں آئے اب بھی نہیں آتے میں کونسا آپ کا انتظار کر رہی تھی میری بلا سے آپ رات بھر نہیں آتے۔۔۔!؛"ابرش ہچکیوں سے رو رہی تھی ضامن نے اس ڈرامہ کوئن کو دیکھا۔

"میں آپ کے لیے تھوڑی آیا ہوں مس ملک۔۔۔!؛ میں تو اپنے گھر واپس آیا ہوں۔۔۔ آپ میرے لیے اتنی اہم نہیں ہیں کہ میں آپ کے لیے کچھ کروں۔۔۔!؛" نفرت میں ڈوبا لہجہ۔

"تو پھر کیوں کر رہے ہیں میرے ہاتھ کی بینڈج۔۔۔ رہنے دیں آیسے ہی آپ کو کیا فرق پڑتا ہے میری تکلیف سے۔۔۔!؛" وہ اپنے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلتے بولی۔

"کچھ لوگوں کی طرح بے حس نہیں ہوں میں۔۔۔!؛ انسانی ہمدردی بھی کسی چیز کا نام ہے۔۔۔" ضامن کو بات سنبھالنی اچھے سے آتا تھا۔

"کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔؟" ابرش اس کے طنز پہ کسکتے پوچھنی لگی۔۔

Y" mean you understand well...!"

مطلب آپ اچھے سے سمجھ رہی ہیں آپ۔۔۔!؛"وہ اس کے ہاتھ "
پہ بنے چھالے دیکھ رہا تھا ابرش کی سکن کچھ زیادہ ہی نرم و ملائم
تھی۔۔

چھوڑیں نہیں کروانی مجھے آپ سے بینڈج۔۔۔!؛"وہ اس کے ہاتھ "
سے ہاتھ چھڑوانے لگی لیکِن ضامن نے بینڈج کر دی تھی ۔

کھانا کس ٹائم کا بنا رہی تھی آپ کچن میں۔۔۔!؛"وہ یہ ہی سمجھ رہا "
تھا کہ ابرش کھانا بنانے کے لیے کچن میں گئی تھی ۔

"Who told you that I was cooking in the kitchen?"

آپ سے کس نے کہا کہ میں کچن میں کھانا بنانے لگی تھی ؟"وہ "
بالوں کو پیچھے کرتے طنزیہ ہنستے پوچھ رہی تھی ضامن نے ائیبرو
آچکاتے اسے دیکھا۔

"Then what were you doing in the kitchen...!"

پھر کیا کرنے گئی تھی آپ کچن میں۔۔۔!؛"وہ سوالیہ نظروں سے "
اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

میں چائے بنانے گئی تھی لیکِن یہ حادثہ ہو گیا اب میں کیا پیوں "
گی۔۔۔"اسے اپنی چائے کی فکر ستانے لگی تو اس نے کچن کی طرف
دیکھا۔

آپ اس ٹائم چائے بنانے لگی تھیں رئیلی۔۔۔؟ مجھے تو لگا آپ "
کھانا بنانے کے لیے گئی ہوں گی دن میں کھانا کھایا تھا یا
نہیں۔۔۔؟"وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا
۔

آپ کو میری فکر ہو رہی ہے سر جی۔۔۔؟"وہ ضامن کی بات اسی "
پہ لٹا گئی تھی ضامن کہاں اس کی فکر کرنے والا تھا۔

"The responsibility is mine, even though it has
been forced upon me, but it is still my duty to
ask...!"

زمہ داری ہیں میری بھلے زبردستی میرے سر پہ مسلط کی گئی ہیں "
لیکن پھر بھی پوچھنا میرا فرض بنتا ہے۔۔۔!؛"وہ ابرش کے پاس

اٹھتے کچن کی طرف چلا آیا اب کچن کی حالت دیکھتے اس نے سلیوز فولڈ کرتے ساری چیزیں واپس سٹ کی تھیں ۔

اس کو تقریباً ایک گھنٹہ لگا تھا اور پھر کچن پہلے کی طرح چمکنے لگا۔

اس نے تقریباً سارا کام ہی نبٹا دیا تھا صبح یونی جانا تھا تو وہ چاہتا تھا کہ سب کچھ سٹ ہو تا کہ اسے دیر نہ ہو ابرش باہر ہی بیٹھی رہی اس نے کچن کی حالت کافی خراب کر دی ہوئی تھی جانتی تھی ضامن کو کافی ٹائم لگ جانا تھا کچن سمٹتے ہوئے۔

ضامن واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کوفی کا مگ تھا وہ اپنے لیے کوفی بنا چکا تھا ابرش کا موڈ بھی ہو رہا تھا کوفی پینے کا لیکن ضامن سے کیسے کہتی وہ واپس کمرے میں آئی تو ضامن کوفی کا مگ ٹیبل پہ رکھے باتھ روم چلا گیا تھا ابرش نے اس کا مگ اٹھا لیا کہ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔

کوفی کا ذائقہ بہت اچھا تھا اس نے لبوں سے لگاتے دل ہی دل میں ضامن کی تعریف کی تھی۔

وہ کوفی پیتے یہ بھول ہی چکی تھی کہ ضامن بھی اس کمرے میں موجود تھی۔

"It's mine...!";

"اٹس مائن۔۔۔!؛" ضامن ابرش کے ہاتھ میں مگ دیکھتے دانت پیستے اس کے قریب آیا تھا۔

"So what?"

"سوواٹ۔۔۔؟" ابرش کم سے کم کوفی ضامن کو واپس کرنے والی نہیں تھی اسے یہ خود ہی پینی تھی اتنا بہترین ذائقہ تھا ضامن یقیناً جو بھی بناتا مزے دار ہی بننا تھا کاش کہ وہ ضامن کے ہاتھ کی بنی کوئی ڈش ٹرائے کرتی۔

So this is a very bad act to use someone's things "
without their permission. You just took my coffee
in my absence. You didn't even ask, you didn't
;"!...even tell me about the distance

"تو یہ کہ یہ بہت برا ایکٹ ہے کسی کی اجازت کے بغیر اس کی چیزیں یوز کرنا
آپ نے میری غیر موجودگی میں میری کوفی ہی اٹھالی آپ نے تو پوچھا تک
نہیں پوچھنا تو دور کی بات بتایا تک نہیں ہے۔۔۔!؛"ایک کوفی کے مگ کے
لیے ضامن تو لڑنے کے لیے تیار تھا۔

You're arguing as if I've stolen some valuable "
"...thing from you, sir. It's just a coffee mug

"آپ اتنی بحث کر رہے ہیں جیسے میں نے آپ کی کوئی نجانے کون سی قیمتی چیزیں چوری کی ہے صرف ایک کوفی کا مگ ہی تو ہے سر۔۔۔"اگر ابرش کو اندازہ ہوتا کہ ضامن ایسے لڑنے کے لیے تیار بیٹھا ہو گا تو وہ کوفی کو ہاتھ لگانے سے پہلے سوچتی.

" It's not just about the coffee mug, it's about your act. You didn't ask my permission and just took the mug... I didn't like your act at all. Be careful in ".the future. I'm very possessive about my things

"بات صرف کوفی کے مگ کی نہیں ہے بلکے آپ کے ایکٹ کی ہے آپ نے میری اجازت نہیں لی ایسے ہی اٹھا لیا مگ۔۔۔مجھے آپ کا یہ ایکٹ بالکل پسند نہیں آیا آئیندہ خیال رکھیے گا میں اپنی چیزوں کے معاملے میں بہت پوزسیو

ہوں۔۔۔"ضامن شرٹ لیس تھا بلیک کلر کے ٹروزار میں وہ بالوں کو انگلیوں سے سہلا رہا تھا ابرش کی نظریں اس پر سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں۔۔ضامن نے بالوں میں برش کیا اور خود پہ پرفیوم سپرے کیا۔۔لیپ ٹاپ اٹھائے وہ بیڈ پہ ریلیکس سا بیٹھ گیا تھا اسے کل کا کوئز بھی تیار کرنا تھا پہلے تو ایک ویک کا ٹرپ تھا اور بعد میں ضامن کا دل تھا کہ وہ آرام سے مکمل کرے گا کوئز لیکن پھر ٹرپ تین دنوں میں ہی ختم ہو گیا۔

وہ کوئز بنانے میں مصروف ہو گیا تو ابرش اسے دیکھتے چینج کرنے چلی واپس آئی تو ریڈ کلر کے سلک کے نائٹ گاؤن میں ملبوس تھی جو کافی ڈیپ تھا اور اس کی خوبصورتی کو مذید ابھر رہا تھا۔

ابرش ضامن کو بیڈ پہ براجمان دیکھتے خود بھی بیڈ کی طرف گئی کم سے کم وہ صوفے پہ نہیں سونے والی تھی اسے بیڈ پہ ہی سونا تھا ویسے بھی اسے ضامن

کے ساتھ بیڈ شئیر کرنے سے کوئی مسلہ نہیں تھا ضامن کو تھا تو وہ جیسے کمٹیبل رہتا۔

" What are you doing there? I probably told you something yesterday...? Why are you still here...?"

"آپ جہاں کیا کر رہی ہیں میں نے شاید کل آپ سے کچھ کہا تھا۔۔۔؟ پھِر بھی یہیں ہیں آپ آخر کیوں۔۔۔؟" ضامن کی نظریں تو لیپ ٹاپ سکرین پہ تھیں لیکن بات وہ ابرش سے کر رہا تھا۔

" I also told you something, sir... I will stay in this room, sleep on this bed, and stay with you. If you

have any problems, you can go. I am not going

"...anywhere from here

"میں نے بھی آپ سے کچھ کہا تھا سر۔۔۔میں اسی روم میں رہوں گی اسی بیڈ پہ سوؤں گی اور آپ کے ساتھ ہی رہنے والی ہوں اگر آپ کو کوئی مسئلہ ہے تو آپ جاسکتے ہیں یہاں سے میں کہیں نہیں جانے والی ہوں۔۔۔!؛" ابرش بیڈ پہ بیٹھ گئی ضامن نے لیپ ٹاپ سائیڈ ٹیبل پہ پٹخا تھا۔

You don't understand me, Miss Malik. I don't "

want to be with you. The best thing for you is that

"!..you are different

"آپ کو میری بات سمجھ نہیں آتی ہے مس ملک مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا ہے آپ کے لیے بیسٹ یہی ہے کہ آپ دوسرے۔۔!؛"

Sir!! I have to stay in this room. If you have a "

"...problem staying here, then you should leave

"سر!! مجھے اسی روم میں رہنا ہے آگر آپ کو یہاں رہنے سے پرو بلم ہے تو

آپ چلے جائیں۔۔۔"

Excuse me, it's my room... and you're asking me "

"?to leave this room. Are you okay

"ایکسکیوز می اٹس مائی روم۔۔۔ اوئر آپ مجھے ہی اس روم سے نکلنے کا کہہ رہی

ہیں دماغ ٹھیک ہے آپ کا۔۔۔"ابرش کی باتوں پہ ضامن بھڑکا۔۔

So what's the problem with you? I'm your wife, "

right? I'll stay with you. This is my room too, and

"!?who are you to throw me out of this room

"تو آپ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے میں بیوی ہوں ناں آپ کی۔۔۔ آپ کے ساتھ رہوں گی میں۔۔۔ یہ میرا بھی روم ہے اور آس روم سے نکالنے والے آپ ہوتے کون ہیں۔۔۔!" ابرش ضامن کے غصے کو پوری طرح سے نظر انداز کر چکی تھی۔

"...I am the resident of this room"

"میں ہوں اس کمرے کا مکین۔۔۔" ضامن کے انداز پہ ابرش نے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا وہ غصہ کرتا کافی پیارا لگا تھا ابرش کو۔

"اب سے میں بھی ہوں۔۔۔" ابرش بیڈ پہ لیٹ گئی اسے گاؤن کا اپر اتار کر سونے کی عادت تھی ایسے اسے نیند نہیں آتی تھی سو ڈروی کھینچتے اس نے اپر گاؤن اتار دیا تھا نائیٹی کافی شارٹ تھی۔

فرنٹ نیگ ڈیپ تھا جبکہ بیک پہ صرف دو ڈوریاں لگی ہوئی تھیں۔

ابرش کا حلیہ اس وقت کسی کو بھی بہکا سکتا تھا اور ضامن اور اس کے درمیان تو جائز رشتہ بھی تھا ابرش کو تو سخت نیند آئی ہوئی تھی وہ سونا چاہتی تھی لیکِن ضامن کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ سو نہیں پائے گی کیونکہ ضامن اس کو بیڈ بدر کرنے کا جیسے پورا پلان بنا چکا تھا۔

You were forced into this room, otherwise "

neither this room has any interest in you, nor the

occupants of this room have any interest in you.

You are a burden of coercion on me and on this

"...house as well

"آپ زبردستی بنی ہیں ورنہ نہ تو اس کمرے کو آپ کو آپ کا شوق ہے اور نہ ہی اس کمرے کے مکین کو آپ میں کوئی انٹرسٹ ہے زبردستی کا بوجھ ہیں آپ مجھ پہ اور اس گھر پہ بھی۔۔۔" ضامن کو اندازہ نہیں ہوتا تھا کہ وہ کیا بول رہا ہے اور اپنی باتوں سے وہ ابرش کو کتنا ہرٹ کرتا ہے۔

"جیسے بھی بنی ہوں پر بن تو گئی ہوں اور اب سے آپ مجھ اس کمرے سے نکلنے کا نہیں بولیں گے ورنہ بہت برا ہو گا آپ کے ساتھ۔۔!؛" ابرش نے ضامن کی طرف رخ پلٹا۔

ضامن کی نظریں اس دودھیا چمکتے وجود پہ گئی تو پلٹنے سے ہی عاری ہوئی تھیں نائٹی کے ڈیپ نیگ سے نظر آتی اس کی گہرائیاں ضامن کے لئے پل بھر

میں ہی بہت مشکل ہوا ابرش کے قریب جانے کا من مچلنے لگا۔ ابرش تو اس پل اپنے حلیے کے بارے میں بھولتے بس لڑائی پہ فوکس کیے ہوئے تھی۔

"مُجھے دھمکی دے رہی ہیں آپ۔۔۔؟" ضامن نے اپنے سینے کی طرف انگلی سے اشارہ کیا ابرش نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

You are unnecessarily exaggerating, sir, "
otherwise there is nothing wrong with me
sleeping, but how can you see me calm... You
yourself have spent the whole day with someone
and now you are determined to throw me out of
"!...the room

"آپ بلاوجہ بات کو بڑھا رہے ہیں سر ورنہ ایسا کچھ نہیں ہے مجھے سونا ہے لیکِن آپ مجھے پر سکون بھلا کیسے دیکھ سکتے ہیں۔۔۔ آپ خود تو سارا دن نجانے کس کے ساتھ گزار کر آئے ہیں اوَر اب مجھے کمرے سے نکالنے پہ تلے ہوئے ہیں۔۔۔!؛"

I came to spend the day with whomever I wanted."

It's none of your business. Miss Malik, there's no need to speak into my affairs. You should mind your own business. It's better to leave this room."

"میں جس کے ساتھ مرضی دن گزار کر آیا ہوں یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے مس ملک تو میرے معاملات میں بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ آپ اپنے کام سے کام رکھیں بہتر ہے اس روم سے چلی جائیں۔۔"

"کہیں نہیں جاؤں گی۔۔"ضامن کی باقی ساری باتوں کو بھولتے وہ بس کمرا چھوڑنے کی بات پکڑتے صاف صاف انکار کرنے لگی۔

"تو پھر مجھ سے دور ہی رہیے گا آپ۔۔۔"ضامن نے فائل سیو کی اور لیپ ٹاپ شٹ ڈاؤن کیا۔

"آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے میں آپ کے ساتھ چپک رہی ہوں آور آپ کو خطرہ ہے مجھ سے۔۔۔"ابرش کچھ زیادہ ہی بے باک تھی۔

"آپ مجھ سے کیا چپکیں گی۔۔۔؟"ضامن ہنسا۔

"کیوں نہیں چپک سکتی میں۔۔۔؟"ضامن کی باتیں اسے عجیب لگ رہی تھیں ضامن کا انداز کچھ آیسا ہی تھا۔۔۔۔۔وہ کیوں اسے انڈر ایسٹیمیٹ

کر رہا تھا جیسے ابرش کو دبکو لڑکی ہے جو اپنے شوہر کو ہگ تک نہیں کر سکتی

یے۔۔۔۔

"آپ سے ویسے تو مُجھے کوئی امید نہیں ہے کیونکہ جیسے آپ ہال میں میرے قریب آئی تھی بنا کوئی رشتہ ہوتے آپ کچھ بھی کر سکتی ہیں۔۔۔!؛" ابرش کے چہرے کے تاثرات بدلے ابرش کے بس میں ہوتا تو اس دن کو بھول جاتی وہ تو بھول جاتی لیکن کیا ضامن بھول جاتا جس کی وجہ کے ساتھ اتنا کچھ ہوا اس کی وجہ سے۔۔

"وہ تو میں۔۔!؛" ابرش کے پاس لفظ کم پڑ گئے کہ وہ ضامن کو وضاحت کیسے دے جبکہ وہ کچھ سمجھنا نہیں چاہتا تھا۔

"ایک بتائیں مس ملک۔۔۔!؛" ضامن ابرش کی طرف رخ موڑ چکا تھا اب دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔

"کیوں کیا آپ نے اُس دن آیسا۔۔۔؟ مجھے پانے کے لیے یا پھر کوئی پلاننگ تھی آپ کی۔۔؟ آج شئیر کر ہی دیں مجھ سے۔۔۔وہ کیا ہے ناں میں اتنا سوچ چکا ہوں لیکن مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔۔ آپ نے یقیناً مجھ سے نکاح کرنے کے لیے وہ سارا سین کریٹ کیا۔۔۔!؛" ضامن کیوں اس واقعے کے بارے میں اتنی ڈیپ باتیں کر رہا تھا اُس دن کے بعد یہ پہلی بار تھا وہ اُس بارے میں بات کر رہے تھے۔

"آپ اب جان کر کیا کریں گے۔۔۔!؟" ابرش نے گہرا سانس بھرا۔۔۔

ضامن کی نظریں اس کی گہرائیوں سے الجھی اس کے گہرے سانس لینے سے ابھر کر واضع ہوتی اس کی گہرائیاں ضامن کے لیے اپنے جذبات پہ ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا ابرش کو احساس نہیں تھا یا پھر تھا لیکِن وہ جان بُوجھ کر یہ سب کرتی تھی تاکہ ضامن کو خوُد کی طرف مائل کر سکے۔

"میں جاننا چاہتا ہوں دی گریٹ ابرش ملک ایک معمولی سے پروفیسر کے عشق میں اس قدر پاگل ہوئی کہ آپ عزت کی پرواہ کیے بغیر بھرے مجمعے میں آپ نے میرے کردار پہ داغ لگا دیا۔۔۔!؛" ضامن کی باتوں سے ابرش خوُد کو زمین میں گرھتا محسوس کر رہی تھی اتنی شرمندگی اسے کبھی کسی کے سامنے نہیں ہوئی جتنی اس وقت ضامن کی باتوں سے ہو رہی تھی شاید اس نے جزبات میں بہت غلط کام کر دیا تھا جس کے بارے میں اس کو احساس نہیں ہوا تھا اُس وَقت لیکن اب اس کو اچھے سے احساس ہو چکا تھا۔

اگر ضامن کی جگہ پہ کوئی اوُر ہوتا تو شاید وہ خود کو خوش قسمت تصور کرتا جس کی بہن بھی اتنے بڑے خاندان کا حصہ بن گئی اوُر اسے بھی اتنی خوبصورت اوُر امیر لڑکی مل گئی لیکن یہاں ضامن تھا جس کے مزاج ہی نہیں مل رہے تھے۔

"مُجھے نیند۔۔۔!؛" ابرش نے نظریں چرالی تھیں کوئی جواب جو نہیں تھا اس کے پاس ضامن کی باتوں کا اوٗر ضامن نے اس کو سر تا پا طنزیہ گھورا۔

"آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی یہ حرکتیں مجھ پہ اثر انداز ہوں گی تو یہ آپ کی بھول ہے مس ملک۔۔۔" ضامن کس حوالے سے بات کر رہا تھا ابرش سمجھ نہیں پائی لیکن ہاں اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ ضامن اس کی کسی حرکت کو پوائنٹ آوٗٹ کر رہا ہے۔

"گڈ نائٹ۔۔!؛" ابرش نے بولنے کے لیے ہونٹ کھولے ہی تھے کہ ضامن نے کروٹ بدل گئی ابرش جل بھن گئی تھی ضامن اس کو بات بات پہ سبکی کروانے کی کوشش کرتا تھا۔

"سرکار یہ تو مزید سر دہی ہوتا جا رہا ہے۔۔۔" ابرش نے ضامن کی پشت دیکھتے سوچا نائٹی میں اسے خود پہ ضامن کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی تھی

اس کو فل ہی دل میں خوشی ہوئی کہ ضامن اس کی طرف جن نظروں سے دیکھ رہا تھا ممکن تھا کہ اس کے قریب آتا پر ایسا کچھ نہیں ہو سکا۔

ضامن خود پہ ضبط کر گیا اور لیٹتے ہی آنکھیں بند کر چکا تھا۔

دوسری طرف ضامن جاگ رہا تھا نیند کہاں آنی تھی اس کا کمرہ نسواں وجود سے آباد ہو چکا تھا لیکن اس وقت حالات جس نہج پہ تھے وہ اس قدر الجھا ہوا تھا کہ اپنی زندگی میں آئی اتنی بڑی تبدیلی سے وہ پریشان تھا ابرش اس کے اتنے قریب ہو گی اس کے ساتھ ایک بیڈ پہ یہ تو ضامن نے کبھی نہیں سوچا تھا پہلے ہی دن ابرش اس کے ساتھ پنگا لے چکی تھی اب ضامن کو اپنی غلطی لگتی تھی کہ کیوں اس نے پہلے دن ابرش کو کلاس سے نکالا تھا۔

اس کے بعد ابرش نے ایک دن بھی اسے یورنیورسٹی میں سکون سے نہیں رہنے دیا تھا آئے دن کچھ نہ کچھ کرتی رہتی اور پھر جو اس نے اُس دن کیا وہ تو ضامن کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

ابرش کے ساتھ اتنے قریب جبکہ ضامن ابرش سے شدید نفرت کرتا مشکل ہو رہا تھا ضامن کے لیے کیونکہ ضامن کو رات کے اس پہر ابرش کا نازک سراپا بری طرح سے اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔

ابرش کے وجودِ سے اٹھتی مہک ضامن کے حواسوں پہ چھا رہی تھی پہلی بار ضامن اس طرح کی سچویشن سے گزر رہا تھا ابرش اس کی بیوی بن چکی تھی اس کے اتنے قریب بھی تھا لیکن ضامن کے ذہن پہ ابھی تک وہ واقعہ برج طرح سے سوار تھا۔

"افففففف۔۔۔"ضامن جھنجھناتے اٹھا لیکِن ابرش کی نظریں خوُد پہ دیکھتے اس نے زور سے ہاتھ کا مکا بیڈ پہ مارا۔

وہ ابرش کو اپنے کمرے میں رکھنے کا حامی اسی وجہ سے نہیں تھا اسے پتہ تھا اس کے لیے مشکل ہو جائے گا۔۔۔

"سر آپ ٹھیک ہیں۔۔؟"ضامن کی حالت دیکھتے ابرش نے ضامن کے کندھے پہ اپنا ہاتھ رکھا ضامن ابرش کے نرم ہاتھوں کا لمس اپنے بازوؤں پہ محسوس کرتا اس کے ہاتھ کو دور جھٹک چکا تھا۔

"مجھ سے سوال وجواب نہ کیا کریں آپ۔۔۔!؛"ضامن لب بھینچتے بیڈ سے اٹھ گیا اور واش روم چلاں گیا دروازہ اس نے اس قدر زور سے بند کیا تھا کہ ابرش نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھا۔

"اہہہہہ۔۔۔اتنا غصہ۔۔۔!؛" ابرش نے تکیہ اپنے سینے پہ رکھا ادھی رات ہو چکی تھی ضامن اس وقتِ شاور لے رہا تھا ایک بار پھر سے کیوں۔

ابرش نے تقریبا آدھا گھنٹہ انتظار کیا لیکن ضامن نہیں نکلا واش روم سے پھر کب ابرش کی آنکھ لگی وہ بالکل نہیں جانتی تھی وہ تو گہری نیند میں چلی گئی رات کی جاگی ہوئی تھی آج ارادہ دیر تک سونے کا تھا۔۔۔ضامن واپس آیا تو ابرش سو چکی تھی اس نے گہرا سانس بھرا وہ اس وقتِ ٹروزار میں ہی تھا شاور لیتے کچھ نارمل محسوس ہوا۔

"مجھے ہی عائلہ کے روم میں شفٹ ہو جانا چاہیے اس لڑکی کے ساتھ بہت مشکل ہو جائے گا میرے لیے۔۔۔" ضامن ابرش کے رعنائیاں بکھرتے وجود پہ قہر برساتی نگاہ ڈالتے دل میں سوچ رہا تھا۔

ابرش کی نائٹی اتنی ڈیپ اور بولڈ تھی۔

"کیا یہ اپنے گھر میں بھی ایسی ہی نائنٹیز یوز کرتی تھیں۔۔۔!؛" وہ آگے بڑھا اچانک سے ضامن کو ابرش کی ایف بی آئی ڈی کا خیال آیا جو پبلک تھی اور کوئی بھی ابرش کی پروفائل دیکھ سکتا تھا۔

ضامن کنزرویٹو اور نیروما ئنڈڈ نہیں تھا لیکن ان معاملوں میں وہ کافی سخت تھا عائلہ کے معاملے میں وہ بہت احتیاط کرتا تھا ابرش تو اس کی بیوی تھی جس پہ صرف ضامن عباس کا حق تھا۔

You have no idea how difficult this decision is "
going to be for you. You will be imprisoned. I
know you like freedom, but nothing like that is
".going to happen here

"آپ کے لیے یہ فیصلہ کتنا مشکل ہونے والا ہے آپ کو اندازہ نہیں ہے قید ہو کر رہ جائیں گی آپ۔۔ جانتا ہوں آپ کو آزادی پسند ہے لیکن یہاں ایسا کچھ نہیں ہونے والا ہے۔۔۔" ضامن نے ابرش کی برہنہ پنڈلیوں پہ اپنی انگلیوں کا لمس چھوڑا ابرش کا نازک وجود ضامن ایک بار پھر سے خود سے ہارتے اس کے قریب چلا آیا۔

اس کی نائیٹی کی سٹرپ اب برائے نام ہی تھی ضامن نے نائٹی کی سٹرپ میں انگلیاں پھنساتے اس کی گردن کے خم پہ ہونٹ رکھے جذبات تھے کہ مچل اٹھے تھے اس نازک وجود کو چھوتے۔

" I don't know if I'm the first person to come into your life or if you liked someone before me, but ...you're the one who came into my life"

"میں نہیں جانتا میں آپ کی زندگی میں آنے والا پہلا شخص ہوں یا پھر آپ مجھ سے پہلے بھی کسی کو پسند کرتی تھیں لیکن میری زندگی میں آنے والی آپ۔۔۔"ضامن مزید بولتا کہ اس کا سیل رنگ ہوا۔

ضامن سیل فون اُٹھاتے کمرے سے نکل گیا یہاں بات کرتا تو ابرش کی نیند خراب ہوتی۔

•••••

صبح کے پانچ بج رہے تھے جب ضامن کی آنکھ کھلی تھی اس نے ایک نظر اپنے برابر میں سو رہی ابرش پہ ڈالی تھی جو اس وقت گہری نیند میں تھی ضامن اس کی پکی نیند پہ حیران ہوا تھا ضامن کو نئی جگہ پہ اتنی آسانی سے نیند نہیں آتی تھی لیکن ابرش تو پر سکون سی سو رہی تھی۔

ضامن اسے جگانے کا ارادہ رکھتا تھا لیکِن ابھی دو گھنٹے تھے اوَر اگر ابرش جاگ جاتی تو اس کا سر کھاتی اتنی باتیں کرتی تھی ابرش ضامن کو یقین نہیں ہوتا تھا۔

ضامن نے فریش ہوتے کپڑے بدلے اوَر خود مسجد چلا گیا فجر کی نماز ادا کرتے وہ تقریبا آدھے گھنٹے بعد واپس آیا تھا ڈریس چینج کرتے آج اس کا ارادہ مارننگ واک پہ جانے کا تھا۔

اتنے دن ہو گئے تھے پہلے عائلہ کی پریشانی اور پھر ٹرپ وہ ایکسرسائز نہیں کر سکا اکثر سنڈے کو وہ جم جاتا تھا پہلے تو جب واپس آتا تو عائلہ ناشتہ ریڈی کیے اس کے انتظار میں ہوتی تھی لیکِن اب ناشتہ بھی اس نے خود ہی بنانا تھا تو وہ چھ بجے ہی واپس گھر آیا تھا۔۔

اب اسے ابرش کو جگانا تھا جو اسے بہت مشکل لگ رہا تھا ابرش کے سوتے ضامن نے اتنے کام کر لئے لیکن مجال ہے جو ابرش ایک دفعہ ہلی بھی ہو ضامن بیڈ کی طرف بڑھا اور ابرش کا کندھا ہلایا۔

ابرش نے نیند میں برا سا منہ بنایا جیسے اپنی نیند میں یہ خلل اس کو بالکل بھی پسند نہیں آیا ہو۔۔

"اٹھ جائیں ہم نے یونیورسٹی بھی جانا ہے۔۔۔!؛" ضامن نے اس کا کندھا ایک بار پھر سے ہلایا اور بھاری آواز میں بولا۔

"سونے دیں پلیز۔۔۔۔!؛" ابرش کو نیند بہت پیاری تھی کبھی کبھی ہی ٹائم پہ اٹھ پاتی تھی ورنہ اکثر لیٹ ہو جاتی تھی جب سے ضامن کی پہلی کلاس تھی وہ جلدی اٹھ جاتی تھی لیکِن اس سے پہلے ابرش لیٹ ہی اٹھتی تھی۔۔۔

"اٹھ جائیں ہم نے لیٹ ہو جانا ہے۔۔۔!؛" ضامن اس لڑکی کے نخرے اٹھانے کے موڈ میں ہر گز نہیں تھا لیکِن یہ لڑکی جان بُوجھ کر اس کا ضبط آزماتی تھی۔

ضامن نے اسے اس کے حال پہ چھوڑ دیا کہ خود ہی اٹھ جائے گی اوٗر خود کچن میں چلا آیا ابرش کے لیے ناشتہ تو شاید وہ کبھی نہیں بناتا لیکن اس کے جلے ہاتھ کا خیال کرتے ضامن کو مجبوراً اس کے لیے بھی ناشتہ بنانا پڑا۔

پونے سات بج گئے تھے پر ابرش ابھی تک نہیں اٹھی تھی ضامن نے اپنا ڈریس چینج کیا اور باقی تیاری مکمل کرتے اس نے ابرش کی طرف قدم بڑھائے جو چہرے پہ تکیہ رکھے پر سکون سو رہی تھی۔

"مس ملک آپ سوتی رہیں میں جا رہا ہوں یونیورسٹی اوٗر آپ جانتی ہیں کہ آج آپ لوگوں کا کوئز ہے آگر آپ غیر حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو فیل کر

دینا ہے ویسے بھی نیکسٹ منڈے کو آپ کا فائنل پیپر ہے۔۔۔"ضامن نے دھمکی دی ابرش کی نائٹی اس کے نیند میں کروٹ بدلنے کی وجہ سے خاصی بے ترتیب ہوتے اس کے سراپے کے خدوخال واضح کر رہی تھی ابرش جو اٹھ چکی تھی سماعتوں سے ضامن کی بھاری آواز ٹکرائی تو وہ جھٹکے سے اٹھی تھی۔۔

ضامن سے ہوئی بعید بھی نہیں تھی کہ وہ اسے یہیں چھوڑ کر چلا جاتا۔

"سر آپ مُجھے چھوڑ کر چلے جائیں گے یورنیورسٹی۔۔۔؟"ابرش نے معصومیت سے پوچھا۔

"بالکل آپ جتنا مُجھے تنگ کر رہی ہیں ناں میں آپ کو زندگی بھر کے لئے چھوڑ دوں گا کب سے آوازیں دے رہا تھا مگر مجال ہے جو آپ پہ اثر ہو۔۔۔"ضامن اس وقت وائٹ جینز پہ وائٹ فل سلیوز ڈریس شرٹ پہنے

ہوئے تھا جبکہ اپنی وائٹ کلر کی جیکٹ اس نے بازو پہ رکھی تھی ضامن اتنا ہنڈسیم لگ رہا تھا کہ ابرش کی نظریں پلٹنے سے انکاری ہوئی تھیں۔۔

"آپ کے لیے بہت آسان ہے کسی کو بھی چھوڑ دینا۔۔۔"ابرش ضامن کے سامنے آئی تھی ابرش کا بکھرا حلیہ دیکھتا ضامن دانت پیس گیا۔

"ہاں بہت آسان ہے میرے لیے چھوڑنا اور ان لوگوں کو چھوڑنا تو اور بھی آسان ہے جن سے میں شدید نفرت کرتا ہوں اور اس لسٹ میں ٹاپ پہ کون ہے یہ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا ہے اگر آپ پانچ منٹس میں ریڈی ہو کر ڈائننگ ہال میں نہیں آئی تو میں آپ کو یہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔۔۔!؛"ضامن اپنا موبائل اور والٹ جیکٹ کی پوکیٹ میں رکھتے کمرے سے نکل گیا مزید بحث میں ٹائم ضائع نہیں کر سکتا تھا۔

ابرش کو تو شائد احساس ہی نہیں تھا یا پھر وہ ہمیشہ سے ہی آیسے کرتی تھی ضامن کو عائلہ کی یاد آرہی تھی رات بھی بار بار اس کا دل چاہا رہا تھا وہ عائلہ کی آواز سنے عائلہ اس سے بہت اٹیچ تھی صبح عائلہ کا ہنستا مسکراتا چہرہ دیکھ کر ضامن کا فن بہت اچّھا گزرتا تھا۔

"سر تو مُجھے اپنی طرح ریگیولر بنا کر ہی چھوڑیں گے ابھی تو صرف سات بجے ہیں اور ان کو کیا جلدی ہے یونی جانے کی۔۔۔!؛" ابرش منہ بناتی باتھ روم چلی گئی فریش ڈریس بدلا اور بالوں کو ایسے ہی بنا برش کیے وہ باہر آئی تھی یہ کرتے بھی اسے سات سے اٹھ منٹس لگ گئے تھے جبکہ ضامن نے اس کو پانچ منٹس دیے تھے۔۔۔۔

"خود تیار ہو کر دکھائیں تو پھر بتاؤں میں انہیں کہ کتنا ٹائم لگتا ہے تیار ہونے میں۔۔۔" ابرش نے اپنا بیگ شانے پہ ڈالا۔

اس نے بلیو ٹائٹس پہ بلیک کلر کی ہاف سلیوز شرٹ پہنی تھی گلے میں سٹولر ڈالے وہ تیار تھی۔۔

باہر آئی تو ضامن ناشتہ کر چکا تھا اس کا حلیہ دیکھا تو شدید غصہ آیا ابرش کو اب دھیان رکھنا تھا ضامن کی بیوی تھی اس حلیے میں تو وہ کم سے کم ابرش کو یونی لیکر نہیں جانے والا تھا۔

"یہ کیا پہنا ہے آپ نے۔۔۔؟" پلیٹ ٹیبل پہ پٹختے وہ ابرش کے قریب آیا جو یکدم سے ضامن کے بدلتے رویئے پہ الجھی ہوئی تھی۔

"ڈریس ہے۔۔!؛" ابرش کو سمجھ نہ آیا ضامن اس کی ڈریسنگ پہ کیوں بحث کر رہا ہے۔۔

ضامن کی نظریں ابرش کے دودھیا بازوؤں پہ تھیں جو ہاف سلیوز سے نظر آرہے گلے میں بھلے دوپٹہ تھا لیکن ٹی شرٹ کا گلہ گہرا تھا۔

"یہ ڈریس پہن کر آپ یونی جائیں گی۔۔۔؟"

"کیوں کیا مسلہ ہے اس ڈریس میں۔۔؟"

"چینج کریں آپ جلدی ہری اپ۔۔۔!؛"ضامن نے کمرے میں جانے کا اشارہ کیا۔

"میرے پاس سارے ڈریسز ایسے ہی ہیں آپ کیوں چینج کا کہہ رہے ہیں مجھے تو ڈریس میں کوئی مسلہ نہیں نظر آرہا ہے میں بدلوں۔۔۔۔!؛"ابرش سچ ہی تو کہہ رہی تھی جو سامان اس کا یہاں بھیجا گیا اس میں سارے ڈریسز ہی ایسے تھے۔۔

ضامن نے آگے بڑھتے ابرش کی کلائی تھامی اور اسے روم میں لے آیا۔۔

"سر۔۔۔!؛" وہ ضامن کے ساتھ بمشکل چل پا رہی تھی جو اب اسے آئینے کے سامنے کھڑا کرتا اس کے گلے سے سٹولر نکال چکا تھا۔

"دیکھیں کیا برائی ہے اس ڈریس میں۔۔۔!؛" ابرش نے نظر اٹھا کر آئینے میں دیکھا تو شدید شرمندگی ہوئی تھی سٹولر کی وجہ سے کچھ حد تک بچت تھی لیکن سٹولر کے ہٹتے ہی اس کی ٹی شرٹ اس کے نشب و فراز کو چھپانے میں ناکافی ثابت ہوئی تھی۔

اس بلیک کلر کا بریزیئر صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"اب بتائیں یہ پہن کر جائیں گی۔۔۔ یا پھر آپ کو فرق ہی نہیں پڑتا ہے پہلے کی بات اور تھی مس ملک لیکن اب میری بیوی ہیں آپ کو اپنی ڈریسنگ کا

خاص خیال رکھنا ہو گا۔۔۔ میں اس معاملے میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کرونگا۔۔۔ کوئی ڈھنگ کا ڈریس نکالیں اوٗر واپسی پہ میں آپ کو لے جاؤں گا سارے نئے ڈریسز لینے ہیں آپ نے اور نائٹ ڈریسز بھی جو آپ نے رات کو پہنا تھا وہ بھی مناسب نہیں تھا لیکِن رات تو میرے علاوٗہ کوئی نہیں تھا پر یونیورسٹی میں آپ کو خیال رکھنا ہو گا مس ملک۔۔۔" ضامن سنجیدگی سے ابرش کو وران کر رہا تھا۔

"پر میں۔۔۔!؛"

"میں آپ پہ واضح کر چکا ہوں مس ملک پھر اس بحث کا کیا مطلب ہے آپ جائیں چینج کریں۔۔۔" ابرش کا اس موضوع پہ بحث کرنا ضامن کو غصہ دلا گیا۔

ابرش ڈریسنگ روم میں چلی گئی پہلے ضامن نے اسے کہا کہ پانچ منٹس کے اندر آندر تیار ہو کر باہر آؤ تو ابرش کے ہاتھ میں جو ڈریس آیا اس نے پہن لیا لیکن غلطی اس کی اپنی تھی اسے خود ہی احتیاط کرنی چاہیے تھی۔۔۔

اب اس نے ٹروزار پہ لانگ شرٹ پہنی تھی جس کی سلیوز فل تھیں آور گلے پہ بٹن لگے ہوئے تھے اس نے پھر بھی ساتھ سٹولر لے لیا تھا بالوں کو پونی میں جکڑے وہ باہر آئی تو ضامن کو اب اس کا حلیہ قدرے بہتر لگا تھا۔

ضامن یونی جانے کے لیے جلدی اس لیے بھی کر رہا تھا کہ اسے عائلہ سے ملنا تھا اُس رات رخصتی پہ بھی ضامن عائلہ سے نہیں مل سکا تھا۔

عائلہ کا خیال ذہن میں آتا تو اسے ابرش سے نفرت محسوس ہوتی تھی جس کی وجہ سے عائلہ اتنا کچھ برداشت کر رہی تھی۔۔

"اب ٹھیک ہے سر۔۔۔؟" ابرش نے ضامن کو خاموش دیکھا تو خود ہی پوچھ لیا۔

"آپ میرے دو منٹ ضائع کر چکی ہیں یہ تو فرسٹ ٹائم تھا تو اگنور کر رہا ہوں آئیند خیال رکھیے گا آپ مُجھے ریگیولر لوگ بہت پسند ہیں۔۔۔!؛" ضامن اس کی بات کو نظر انداز کرتا سنجیدگی سے بولا۔۔

"واٹ پانچ منٹس ضائع ہونے کا آپ کا اتنا افسوس ہو رہا ہے سر۔۔۔ یہاں تو لوگ پورا پورا دن ضائع کر دیتے ہیں۔۔؟" ابرش کو پہلی بار کلاس والا واقعہ یاد آیا کلاس میں بھی تو ابرش بس پانچ منٹس ہی لیٹ گئی تھی اور ضامن نے اس کو کلاس سے نکال دیا تھا۔۔

"پانچ منٹس آپ کے لیے معمولی ہونگے مس ملک میرے لیے بہت اہم ہیں اور ویسے بھی ایک ایک سکینڈ قیمتی ہوتا ہے یہ بس وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو

وقت کی قدر جانتے ہوں آپ کا کیا سارا دن بحث کرنے کا ہی ارادہ ہے چلنا نہیں ہے آپ نے۔۔۔؟"ضامن نے طنز کیا۔

وہ صبح صبح ہی طنز شروع کر چکا تھا سارا ابرش نے اس کے طنز ہی سننے تھے۔

"میر ابریک فاسٹ۔۔۔!؛"ابرش کو بھوک کا احساس ہوا تو اس نے اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھا تھا رات بھی صرف کوفی پی تھی اس نے اوٗر اب ناشتے کے بغیر جاتی تو کلاسز لینا اس کے لیے مشکل ہو جاتا۔

"جلدی کریں بریک فاسٹ۔۔۔"ضامن سیل فون نکالتے انسٹاگرام سکرول کرنے لگا تاکہ ابرش اتنی دیر میں ناشتہ کر سکے۔

"ناشتہ آپ نے بنایا۔!؟" ابرش کو کھانے کا ذائقہ بہت پسند آیا تھا اس نے سینڈوچ کا بایٹ لیتے ضامن سے پوچھا جس نے اس کے سوال کو جواب دینا ہی ضروری نہیں سمجھا۔

"سر آپ سے کچھ پوچھا ہے میں نے۔۔۔؟" اپنے یوں نظر انداز ہونے پہ ابرش کسک کر رہ گئی تھی۔

"اصولاً تو یہ آپ کو زمہ داری لینی چاہیے لیکن جو چائے بناتے وقت کچن کی حالت خراب کر دے اپنا ہاتھ جلا لے وہ کھانا کیا خاک بنائے گی۔۔۔!؛" ضامن نے ایک اور مٹھا مٹھا طنز کیا۔۔

ابرش پہلو بدل کر رہ گئی تھی ضامن عباس ہوا سے باتوں میں لیٹ ڈوان کرنے کی کوشش نہ کرے یہ بھلا کیسے ہو سکتا تھا ضامن کی تو مانو یہ زمینداری تھی ابرش کو بات بات پہ طنز کرنا۔

"اب آپ کیا چاہتے ہیں میں کچن سنبھال لوں۔۔۔؟" ابرش نے جلے کٹے لہجے میں پوچھا تو ضامن طنزیہ ہنسا تھا۔۔۔۔۔

"آپ سنبھالیں گی جو ٹائم پہ آٹھ نہیں سکتی ہیں وہ کچن سنبھالیں گی آپ خود کو سنبھال لیں یہی بہت ہے جلدی کریں کیوں وقت ضائع کر رہی ہیں آپ باتوں میں۔۔۔" ضامن نے سیل فون آف کرتے جیب میں ڈالا تو ابرش نے جلدی سے سینڈوچ فینش کیا بہت مزے کا تھا ابرش کا دل چاہا وہ روز ضامن کے ہاتھ کا بنا بریک فاسٹ کرے۔

"خود کو سنبھال لوں آپ کی اس بات کا مطلب کیا ہے۔۔۔؟ سر بتا دیں آپ۔۔؟" ابرش نے بیگ شانے پہ رکھا اور ضامن کے قریب چلی آئی۔

"آپ بہتر جانتی ہیں مس ملک۔۔۔" ضامن نے قدموں کا رخ کار پورچ کی طرف بڑھایا۔

ابرش کسکتے اس کے پیچھے چلی آئی جواب گاڑی میں بیٹھا اس کے انتظار میں تھا شرٹ کی سلیوز فولڈ کیے وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا ابرش کے دل نے بیٹ مس کی تھی۔

ابرش اس کے ساتھ ہی فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی تھی کتنا خوشگوار احساس تھا کہ ضامن اس کا تھا صرف اس کا حالات تو کبھی نہ کبھی نارمل ہو ہی جانے تھے۔۔۔ابرش کی نظریں خوُد پہ دیکھتے بھی ضامن نے کوئی رسپانس نہیں دیا تھا اس کا دھیان ڈرائیونگ پہ تھا۔۔۔

••••••

ابرش سارے راستے ضامن کے بولنے کی منتظر رہی خود وہ بات نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ ضامن اس کی بیزتی کرے گا پر ضامن بات کا آغاز کرتا تو وہ ضرور باتیں کرتی لیکن ایسا نہیں ہو پایا ضامن کو تو مانو

اچھا لگتا تھا ابرش کو اگنور کر کے اور اس کے اگنور کرنے پہ ابرش کسک کر رہ جاتی تھی اس وقتِ بھی ابرش کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا ضبط کی سرخی سے۔

"اتریں آپ۔۔۔!؛" ضامن نے گاڑی یورنیورسٹی کی پارکینگ میں روکی اور ابرش کے اترنے کا انتظار کرنے لگا پر ابرش نجانے کونسی سوچوں میں گم تھی کہ اس کے گاڑی روکنے کا نوٹس بھی نہیں لے سکی۔

"ہم پہنچ گئے۔۔؟" ابرش کو یقین نہیں ہوا کہ وہ لوگ یورنیورسٹی پہنچ گئے ضامن نے سر تا پا ابرش کو گھورا جس کی باتوں کا مطلب وہ سمجھ نہیں سکا کہ ابرش کا یہ سوال بہت احمقانہ تھا ظاہر سی بات تھی سامنے یورنیورسٹی کی بلڈنگ تھی پھر ابرش کے اس سوال کی کیا تک بنتی تھی۔

"نہیں راستے میں ہیں۔۔۔!؛" وہ چڑتے بولا۔

"ویری فنی۔۔۔!؛" ابرش نے سیٹ بیلٹ اتارتے ضامن کو گھورا پہلی بار ابرش ضامن کے ساتھ آئی تھی یونیورسٹی۔

"انہہ۔۔۔" اس کا ہاتھ دکنے لگا پہلے تو اس نے توجہ نہیں دی لیکن اب درد ہو رہا تھا ضامن جو گاڑی کا دروازہ کھول چکا تھا ابرش کے کڑنے پہ اس نے پیچھے مرتے ابرش کو دیکھا تھا۔

"کیا ہوا۔۔۔؟" اچانک سے اس کے لبوں سے سوال پھسلا تھا۔۔

"میرا ہاتھ۔۔۔!؛" ابرش کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آ گئے تھے۔

"شٹ گھر میں نہیں بتا سکتی تھیں آپ کہ ڈریسنگ چینج کرنی ہے اب یہاں کیا کرو میں۔۔۔؟" ضامن پہلے ہی غصے میں تھا ایسے میں ابرش کی بینڈج۔

"مجھے یاد نہیں رہا سر۔۔۔" وہ ڈر گئی تھی کیونکہ ضامن کے چہرے پہ سختی بھرے تاثرات تھے۔

"ڈسپنسری جائیں اپنی فرینڈ کے ساتھ اور بینڈج کروائیں میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے اب آپ کے ساتھ ڈسپنسری جاؤں۔۔۔!؛" ضامن نے اسے مشورہ دیا وہ خود تو ابرش کے ساتھ جانے والا تھا نہیں۔

"آپ چلیں میرے ساتھ۔۔۔!؛"

"میرے پاس کرنے کے لیے اور بھی بہت سے کام ہیں یہ ہی نہیں ہے صرف اپنی فرینڈ کے ساتھ جائیں۔۔" ضامن گاڑی سے نکل آیا تو ابرش بھی اس کے پیچھے ہی گاڑی نکلی تھی پتہ نہیں عائشہ آئی ہوئی بھی تھی یا نہیں

۔

"سر۔۔۔"

"میں ملک پلیز۔۔۔"ضامن اس کی سنے بغیر ہی آگے بڑھ گیا تھا بہت سر کھا چکی تھی ابرش صبح سے اس کا اب مزید نہیں۔

مزید ضامن ابرش کو برداشت نہیں کر سکتا تھا اسے اس پل تنہائی چاہیے تھی کلاس میں تو ٹائم تھا سو وہ چلا گیا اپنے کیبن کی طرف۔

••••••

ضامن تو اپنے کیبن میں چلا گیا تھا ابرش کچھ دیر تو وہیں کھڑی رہی لیکن آگے بڑھتی کہ اسے ایک سٹوڈنٹ نے گھیر لیا۔

" Wow, your story has gone really well, you're dating them, what a romantic couple. They seem

very serious, but they probably don't see anything in front of you. Now, you're so beautiful and so rich, they've won the lottery."

"واؤ تمھاری اوَر سر کی سٹوری تو بری اوپر چلی گئی ہے ان کے ساتھ ہی آرہی ہو واٹ اروما نٹک کپل۔۔ سر بظاہر تو بڑے سنجیدہ نظر آتے ہیں لیکن تُمھارے آگے شاید ان کو کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے اب تم پر بھی اتنی خوبصورت اوَر اوپر سے اتنی امیر ان کی تو لاٹری نکل آئی ہے۔۔۔"سٹوڈنٹس جو ضامن کو دیکھ کر آہیں بھرتی تھیں اب ضامن اوَر ابرش کو ساتھ دیکھ کر ان سے برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

So what's bothering you? He's my husband, we're "

married. We can do whatever we want. Who are

"?you to object

"تو تمھیں کیا تکلیف ہے میرے ہسبنڈ ہیں وہ ہمارا نکاحِ ہو چکا ہے ہم جو مرضی کریں تم ہوتی کون ہو اعتراض کرنے والی بھلا۔۔۔؟" ابرش کے تو مانو سر پہ لگی تھی۔

Hey, where is our luck?! We can only see them "

".from afar, you have the right to see them up close

"ارے ہماری ایسی قسمت کہاں۔۔!؛ ان کو ہم لوگ تو بس دور سے ہی دیکھ سکتے ہیں قریب سے دیکھنے کا حق تو تمھارے پاس ہے۔۔۔" وہ سٹوڈنٹ بھی

خاصی بولڈ تھی اور آیسے بے باکی سے بات کر رہی تھی کہ ابرش کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

" Yes, he is mine and only Abrish Malik's. If you try to say anything like that about him after today, then see what I do to you... You don't know Abrish Malik yet...!"

"ہاں وہ میرے ہیں َصرف اور صرف ابرش ملک کے۔۔ آج کے بعد ان کے بارے میں ایسا ویسا کچھ بولنے کی کوشش کی تو پھر دیکھنا میں کیا کرتی ہوں تمھارے ساتھ۔۔۔ ابرش ملک کو تم جانتی نہیں ہوں ابھی تک۔۔۔!؛" ابرش کو ضامن پہ غصہ تھا لیکن وہ اپنی ساری بھڑاس اس لڑکی پہ نکل رہی تھی۔

Abrish Malik is only proud of his father's money "
and nothing else, otherwise everyone knows what
you did... that you have falsely accused the
".zaaman sir

"ابرش ملک کو بس اپنے باپ کے پیسوں کا گھمنڈ ہے اور کچھ بھی نہیں ورنہ جو تم نے کیا وہ سبھی جانتے ہیں۔۔۔ کہ ضامن سر پہ تم نے جھوٹا الزام لگایا ہے۔۔۔"سٹوڈنٹ بھی خاصی تیز تھی ابرش کے مقابلے ائی تھی۔

"تُمھارے پاس تو باپ کے پیسہ بہت ہے تم بھی گھمنڈ کر لو۔۔۔ لیکِن میرے ہسبنڈ سے دور رہو ورنہ اس یونی سے آؤٹ ہو گی تم۔۔۔!؛"ابرش نے انگلی کے اشارے سے واضح کر دیا تھا اور آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

ابرش جب آپنے ڈیپارٹمنٹ پہنچی تو عائشہ اس کے انتظار میں کھڑی تھی عائشہ ابرش کو ضامن کی گاڑی میں دیکھ چکی تھی کیا وہ سر کے ساتھ آئی تھی۔

"ابرش تم ٹھیک ہو۔۔۔؟" وہ آگے بڑھتے ابرش کے قریب آئی تھی۔

"ٹھیک ہوں میں۔۔۔!؛" ابرش نے بیگ چیئر پہ رکھا جب کہ عائشہ نے اس کا ہاتھ دیکھا تھا۔

"یہ کیا ہوا ہاتھ پہ ابرش۔۔۔؟" عائشہ نے اس کا ہاتھ دیکھتے پوچھا اور پٹی دیکھتے وہ مذید پریشان ہو گئی تھی۔

"کچھ نہیں یہ بس جل گیا۔۔۔" ابرش کا لاپرواہ انداز تھا اور عائشہ کو اس کا یہ انداز پریشان کر گیا تھا۔

"کیسے جل گیا ابرش خیال کیوں نہیں رکھتی ہو۔۔۔؟ تم سر کے ساتھ آئی تھی اوئر سر کی گاڑی میں کیا تمھیں نے سر پیک کیا۔۔۔؟" عائشہ خود کو سوال پوچھنے سے روک نہیں سکی تھی۔

"رُخصتی ہو گئی سر کے ساتھ میری۔۔۔!؛" ابرش چیئر پہ بیٹھ گئی۔

"کب ہوئی یار۔۔۔ بتایا ہی نہیں سر مان گئے۔۔۔؟" عائشہ کو جھٹکا لگا تھا وہ بھی چار سو چالیس والٹ کا ضامن اور ابرش کی رخصتی کے متعلق سنتے وہ کچھ لمحے تو یقین نہیں کر پائی تھی۔

"حالات ہی آیسے ہو گئے ڈیڈ نے فیصلہ کیا سر بھی مان گئے لیکن تمھیں پتہ ہے وہ کس مزاج کے ہیں آپ۔۔" وہ عائشہ سے اب خوُد ہی باتیں شئیر کرتی تھی کیونکہ دوستی میں اعتماد ہی سب سے ضروری ہوتا ہے وہ عائشہ دے چکی تھی ابرش کو۔

"آوو چلو اچھا ہوا اب تم سر کے ساتھ رہو گی تو درمیان کے فاصلے کم ہو جائیں گے۔۔۔ سر ہیں تو تھوڑے روڈ نیچر کے پر مجھے یقین ہے کہ تم ان کا دل جیت لو گی۔۔۔" عائشہ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ ابرش کافی اپ سٹ ہے لہذا وہ ایک اچھی دوست کی طرح اپنے دوست کی غمسار دوست کی طرح اس کی دل جوئی کر رہی تھی۔

"کہاں یار وہ تو کچھ بھی سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں اور اتنا غصہ کرتے ہیں وہ۔۔۔" ابرش نے منہ بنایا تھا۔۔

"ارے یار وہ بدل جائیں۔۔۔ پریشان مت ہو تم۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا اُنہیں احساس ہو جائے گا جلد ہی کہ وہ تمھارے ساتھ غلط کر رہے ہیں۔۔۔" ابرش ایسے پریشان سی عائشہ کو بالکل اچھی نہیں لگی تھی۔

"ہمم ہوپ سو۔۔۔"

Abrish, let's go to the dispensary to change your "

bandage. We'll change your bandage. If your hand

"...gets worse, it will be difficult for you

"ابرش یار چلتے ہیں ڈسپنسری تمھاری بینڈج چینج کرتے ہیں ہم لوگ ہاتھ

زیادہ خراب ہو گیا تو پھر مشکل ہو گی تمھارے لیے۔۔۔!؛"عائشہ کو ابرش

کے ہاتھ کی فکر ستانے لگی تو اس نے ابرش کو ڈسپنسری چلنے کا کہا۔

No, Sir, I'll come, there's a quiz, I'll get the "

bandage done later... I have to take the quiz now,

she hasn't come to class... By the way,

chashamshan

is very active in class..."

نہیں سر اتے ہوں گے کوئز ہے ناں بعد میں کروا لیں گے "
بینڈج۔۔۔ ابھی مجھے کوئز کرنا ہے وہ چشمش نہیں آئی۔۔۔ ویسے تو
سر کی کلاس میں بڑی ایکٹو ہوتی ہے وہ۔۔۔"ابرش نے فزا کو تلاشنا
چاہا۔۔

"She came and sat in the back. It's the class of the chief bailiff, and she left her glasses. How can this be?!"

وہ آئی ہے پیچھے بیٹھی ہے سر ضامن کی کلاس ہو اور وہ چشمش "
چھوڑ دے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔!؛"وہ مسکرائی ابرش نے اس کو
گھورا.

"Am I telling the truth, man...don't forget that he is the guarantor's favorite student."

" کیا یار سچ کہہ رہی ہوں میں۔۔۔مت بھولو کہ وہ ضامن سر کی فیورٹ سٹوڈنٹ ہے۔۔۔"عائشہ نے اس کو فیورٹ سٹوڈنٹ کا طعنہ دیا تھا۔

"I see how she lives, my favorite student. I will become my favorite..."

" دیکھتی ہوں سر کی فیورٹ سٹوڈنٹ وہ کیسے رہتی ہے میں بنوں گی سر کی فیورٹ۔۔۔"!ابرش نے خود کو کمپوز کیا عائشہ نے اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

"Yes, you can do it… After all, now you're closer to them, so there's something between you and your head…!"

" ہاں تم یہ کر سکتی ہو۔۔۔ آفٹر آل اب تو تم ان کے مزید قریب ہو گئی ہو ویسے تمھارے اؤر سر کے درمیان کچھ۔۔۔!؛"عائشہ نے معنی خیزی سے جملہ ادھورا چھوڑا ابرش کو عائشہ سے اتنی بولڈنس کی توقع نہیں تھی اب وہ اسے کیا بتاتی ۔

" نہیں ایسا کچھ نہیں ہوا ہے ہمارے درمیان۔۔۔":!ابرش نے منہ بنایا ۔

"What do you mean?"

واٹ مطلب۔۔۔۔۔۔"ابرش کی باتوں کا مطلب عائشہ سمجھتے چیخی "
تھی ضامن عین اسی ٹائم انٹر ہوا تھا کلاس میں تقریبا کلاس کے کافی
سارے سٹوڈنٹس مسنگ تھے۔۔۔

"Hello, how are you...!;"

ہیلو اویری ون ہاؤ آر یو۔۔۔!؛"وہ ڈائس کی طرف بڑھا۔ اور "
سٹوڈنٹس سے حال حوال پوچھا تھا ۔

"Fine sir... how are you...?"

فائن سر۔۔۔ آپ کیسے ہیں۔۔۔؟"فزا پیچھے بیٹھی تھی اس نے "
سب سے پہلے جواب دیا تھا۔

مس فزا آپ کی یہ سیٹ تو نہیں۔۔۔"ضامن نے ابرش اور عائشہ "
کو فرنٹ سیٹ پہ بیٹھے دیکھا اور فزا پیچھے بیٹھی تھی اب فزا ضامن کو
کیا بتاتی عائشہ نے اسے آگے بیٹھنے ہی نہیں دیا تھا کہ اگلی دونوں
سیٹس وہ اپنے اور ابرش کے لیے فکس کر چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"Sir, those seats were full, so I came back.
Anyway, it's not necessary that the one sitting in
front understands everything...!"

سر وہ سیٹس فل ہو گئی تھیں تو میں پیچھے آ گئی ویسے بھی ضروری "
نہیں ہے کہ جو آگے بیٹھے اسے سب سمجھ بھی آئے۔۔۔!؛"فزا طنز
کرنا نہیں بھولی تھی اشارہ ابرش کی طرف تھا ابرش بھی سمجھ گئی
تھی.

یس بالکل آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔"ضامن نے ایک نظر "
ابرش ملک پہ ڈالی جو شعلہ برساتی نگاہوں سے ضامن کو گھور رہی
تھی جیسے ضامن کا فزا سے بات کرنا اسے بالکل پسند نہیں آیا تھا
۔۔

کوئز ریڈی ہے آپ کا۔۔۔؟"ضامن نے پروجیکٹر اوپن کرتے "
سٹوڈنٹس سے پوچھا۔

یس سر۔۔۔!؛"ابرش پہلے بولی تھی ضامن حیران ہوا میڈم کل "
سے اس کے گھر میں تھیں کب ریڈی کیا اس نے کوئز۔

"Come on...!; You guys should get out your
notebooks...!;"

چلیں۔۔۔!؛ آپ کو لوگ نوٹ بکس نکال لیں۔۔۔!؛"وہ سکرین "
آؤن کر چکا تھا کوئز کی فائل تو اس نے رات کو ہی تیار کر لی تھی
سو اس نے سٹوڈنٹس سے کوئز لیا تھا اور ابرش کا کوئز سب سے
اچھا ہوا تھا ضامن کو حیرت ہوئی ابرش کے سبجیکٹ کو اچھا خاصا
سریس لے چکی تھی فزا کے سارے کوئشچن بھی ٹھیک تھے اور باقی
سٹوڈنٹس کا بھی ٹھیک تھا ضامن نے پھر آگے لکچر دیا۔

فزا میرے ساتھ آئیں۔۔۔!؛"ضامن نے جان بوجھ کر فزا کو آنے"
کا کہا تھا ابرش حسب معمول تلملایا اٹھی تھی۔۔۔۔۔

"ریلیکس یار۔۔۔"

"I can't relax, my head did this on purpose, man, if there's one, I'll fight, I don't know how many others there are, I don't even know."

" نہیں ہو سکتی ہوں میں ریلکس یہ سر نے جان بوجھ کر کیا ہے یار کوئی ایک ہو تو میں لڑوں میم انعم اوٗر فزا نجانے اوٗر کتنی ہونگی جن کو میں جانتی تک نہیں ہوں۔۔ "ابرش سر ہاتھوں میں گرا گئی ۔

" تم کیوں پریشان ہو رہی ہو یار۔۔۔"عائشہ کو لفظ نہیں مل رہے تھے کیسے وہ ابرش کو تسلی دیتی ۔

"Why am I not worried... They have taken Fiza away so that I can burn. They enjoy seeing me worried. According to them, I am the cause of all

the problems in their life... Which is true, but what was supposed to happen has happened. Now they should understand what can happen next. They are worried about Ayla. Their sister's fate has been awakened. She has found a person like Yerman Bhai, but the temperaments of these two siblings do not match..."

" میں کیوں نہ ہوں پریشان۔۔۔ فزا کو وہ اس لیے لیکر گئے ہیں
تاکہ میں جل سکوں انہیں مزا آتا ہے مجھے پریشان دیکھ کر ان کے
بقول ان کی لائف کی ساری پرابلمز کی وجہ میں ہوں۔۔۔ جو کہ سچ
بھی ہے لیکن جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا ہے اب اگے کیا ہو سکتا ہے

انہیں سمجھنا چاہیے وہ عائلہ کے لیے پریشان ہیں ان کی بہن کی قسمت جاگ گئی یرمان بھائی جیسا انسان مل گیا اسے لیکن ان دونوں بہن بھائی کے مزاج ہی نہیں ملتے۔۔۔"ابرش کراہ کر رہ گئی تھی ضامن کی یہ حرکت اسے خوب غصہ دلا چکی تھی ۔

"Dear Abrish...!! Sure sir, maybe he is angry because of Aila, because if something bad happened to Aila, if it was just you, the situation would have been different... Try to understand sir, there were a lot of things wrong with Aila, and then what he saw that day, your brother and Maya, I think that's why he is angry..."

یار ابرش ضامن سر شاید غصہ بھی عائلہ کی وجہ سے ہیں کہ عائلہ "
کے ساتھ برا ہوا اگر صرف تمھارا معاملہ ہوتا تو حالت مختلف
ہوتے۔۔۔ سمجھنے کی کوشش کرو سر عائلہ کے معاملے میں کافی ٹچی
تھے اوَر پھِر جو انہوں نے اُس دن دیکھا تمھارے بھائی اوَر مایا کو
اس کی وجہ سے مجھے لگتا ہے وہ غصہ کرتے ہیں۔۔۔"عائشہ کو یاد
آیا ایک دفعہ جب دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ یرمان کو دیکھنے
یرمان کے ڈیپارٹمنٹ میں گئی تھی وہاں اس نے سر ضامن کو دیکھا
اُس وقت مایا اور یرمان ایک دوسرے کے کافی قریب تھے شاید
اب ضامن سر اس وجہ سے ہی اپنی بہن کے لیے پریشان تھے کہ
یرمان کا کردار جو ان کی نظروں میں ٹھیک نہیں تھا۔

واٹ سر نے کب دیکھا بھائی کو۔۔؟"ابرش کے لیے یہ نئ بات "
تھی ضامن یرمسن کے بارے میں جانتا تھا ہاں ان کے لیے یہ
بات بھلے اہمیت نہیں رکھتی تھی لیکِن ضامن اوَر عائلہ ان چیزوں
پہ بڑا فوکس کرتے تھے ابرش کو اب معاملہ کچھ کچھ سمجھ میں آ رہا
تھا کہ ضامن کے رویئے کی وجہ کیا تھی ۔

میں ایک دفعہ اس ڈیپارٹمنٹ میں گئ تو ضامن سر بھی تھے اس "
لیے مجھے لگا کہ سر جانتے ہیں تمھارے بھائی اوَر مایا۔۔۔ ویسے بھی
یرمان کا پورا ڈیپارٹمنٹ جانتا تھا کہ مایا تمھارے بھائی کی گرل فرینڈ
ہے ہو سکتا ہے سر نے بھی کہیں سے سن رکھا ہو۔۔"ابرش نے
ہونٹوں کو کچلا یہ تو پریشان والی بات تھی ۔

ضامن پہ اس نے الزام لگایا تھا اور ضامن کا رویہ اتنا چینج ہو گیا اور ضامن نے اس کے بھائی کو دیکھا تھا ایک لڑکی کے ساتھ۔۔

"چلوناں ڈسپنسری چلتے ہیں۔۔۔"عائشہ اس موضوع پہ مزید بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"نہیں تم چلو مُجھے کام ہے میں وہ کر لوں پھر ملتے ہیں بعد میں نیکسٹ کلاس نہیں ہو نگی۔۔۔"ابرش نے ضامن کے پیچھے جانا تھا عائشہ کو علم تو تھا اس متعلق۔

"ابرش سر کے پیچھے جاؤ گی تم۔۔۔؟"عائشہ اب بنا کسی ہچکچاہٹ کے ابرش سے ہر بات پوچھ لیتی تھی۔۔۔۔۔۔

"ہاں اور اس بار میں اس فزا کو اپنے انداز میں سمجھاؤں گی کہ وہ سر سے دور رہے۔۔۔!!" ابرش بیگ اٹھا کر کلاس روم سے باہر نکل گئی عائشہ محض اس کی پشت کو گھور سکی تھی۔

••••

فزا کو ضامن نے بس ایک بک دی جو فزا نے کافی ٹائم پہلے ضامن سے مانگی تھی کہ وہ اس بک کو سٹڈی کرنا چاہتی ہے ایک تو ضامن نے جان بوجھ کر ابرش کے سامنے فزا کو بلایا اور پھِر اسے بک دے کر واپس بھیج دیا خود وہ سکون سے کیبن میں بیٹھ گیا نیکسٹ کلاس میں دس منٹس تھے وہ جانتا تھا ابرش ضرور آئے گی جتنی جزباتی طعیبت کی ابرش تھی اس سے کسی بھی جزباتی پن کی توقع کی جاسکتی تھی۔۔۔۔۔

"پروفیسر ضامن کیسے ہیں آپ۔۔۔؟" ابرش تو نہیں آئی ہاں البتہ میم انعم ضرور چلی آئی تھیں ضامن کے کیبن میں۔

ضامن جسے ابرش کا انتظار تھا میم انعم کو دیکھتے اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگا لیکن اب وہ آگئی تھیں تو بات کرنی ہی تھی اسے۔

"آپ کے سامنے ہوں مس انعم آپ بتائیں کیسے آنا ہوا آپ کا؟ کوئی کام ہے آپ کو۔۔۔؟!" وہ سیدھا ہوا اور شرٹ کے بٹن بند کیے جو دو اس نے کھولے ہوئے تھے فزا کے جانے کے بعد۔۔

Sir, you can be a bit too formal sometimes. We "

work together, so is there any problem in

"?communicating

"سر آپ بھی کبھی کبھی کچھ زیادہ ہی فارمل ہو جاتے ہیں ہم لوگ ایک ساتھ کام کرتے ہیں تو بات چیت کرنے میں کوئی مسلہ تو نہیں ہے۔۔۔؟" انعم کو ضامن کا یہ فارمل انداز ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔

You are my colleague, so you are respectful to "
me. There is no greater relationship between us
;"...than this, Miss Anam

"آپ میری کالیگ ہیں اس لیے میرے لئے رسپکٹ فل ہیں اَس سے زیادہ ہمارے درمیان کوئی رشتہ نہیں ہے مس انعم۔۔۔!؛" ضامن سنجیدگی سے مس انعم پہ آج یہ واضح کر دینا چاہتا تھا کیونکہ وہ مزید نہیں چاہتا تھا کہ ابرش کوئی ایسی ویسی حرکت کرے۔

"رشتہ نہیں ہے پر بن تو سکتا ہے پروفیسر ضامن آگر آپ چاہیں تو۔۔۔!؛"مس انعم بھی آج اپنی دلی بات ضامن سے شئیر کرنا چاہتی تھیں بس بہت ہو گیا۔

"واٹ!؛ آپ کی بات سمجھ نہیں پایا میں۔۔۔!؛"ضامن نے سنجیدگی سے انعم کو دیکھا۔

"آپ سمجھ گئے ہیں یہ الگ بات ہے آپ جواب نہیں دینا چاہتے ہیں میں کلئیرلی۔۔۔!؛"وہ آگے بولتی کہ ابرش کیبن میں انٹر ہوئی بنا نوک کیے یہ تو اس کی عادت تھی وہ کبھی نوک نہیں کرتی تھی۔۔

میم انعم کو حد سے زیادہ غصہ آیا تھا ابرش پہ جو اج ان کو ایسے درمیان میں ڈسٹرب کر چکی تھی۔

"مس ملک آپ کو تمیز نہیں ہے۔۔۔؟" وہ جانتی تو تھیں کہ اس لڑکی پہ کسی بات کا اثر نہیں ہوتا ہے لیکن پھر بھی ضامن کے سامنے ابرش کو زلیل کرنے کا موقع وہ کیسے ہاتھ سے جانے دیتی بھلا۔

Excuse me, ma'am...!; I haven't come to your "
cabin, which makes you feel so bad. When the
head hasn't told me anything, then what are you
objecting to? Anyway, it's time for your class.
Maybe you don't have to take class today....
Earlier, students used to skip classes, but now the
";!...teachers have stopped taking them

"ایکسکیوزمی میم انعم۔۔۔!؛میں آپ کے کیبن میں تو نہیں آئی ہوں جو آپ کو اتنا برا لگ رہا ہے جب سر نے مجھے کچھ نہیں کہا ہے تو آپ کو کس بات پہ اعتراض ہے بھلا۔۔۔ویسے بھی ابھی آپ کی کلاس کا ٹائم ہے شائد آپ نے آج کلاس نہیں لینی ہے۔۔۔پہلے سٹوڈنٹس کلاس بنک کرتے تھے اب ٹیچرز نے ہی لینی چھوڑ دی ہیں۔۔۔!؛"ابرش پہلے ہی فزا کی وجہ سے بھڑکی ہوئی تھی مزید ضامن کے کیبن میں انعم کو دیکھتے اس کا پارہ ہائی ہوا۔

Miss Malik, behave yourself. You are talking to "
your teacher right now. What a rude girl you are.
You don't have the decency to talk to teachers. By
the way, Professor Zaman, you are very unlucky
"...that you got married to him

"مس ملک بیہویور سیلف آپ اس وقت اپنی ٹیچر سے بات کر رہی ہیں کتنی بد تمیز لڑکی ہو ٹیچرز سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے ویسے پروفیسر ضامن آپ کی قسمت بہت خراب نکلی جو آپ کا نکاح ان سے ہو گیا۔۔۔" میم انعم مصنوعی افسوس سے بولی تھیں۔

"آپ کو کوئی کام ہے مس ملک۔۔۔؟!" ضامن نے انعم کی باتوں کو سرے سے نظر انداز کیا تھا۔

"آپ نے کچھ کہا تھا۔۔۔!؟" ابرش ضامن کی طرف بڑھی اور اس کے قریب آتے اس کی چیئر پہ جھکے وہ ضامن کے قریب ہوئی تھی۔

میم انعم تو ابرش کی بے باکی پہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی جس کی ڈریسنگ آج قدرے بہتر تھی۔

"مس ملک۔۔۔!؛" ابرش سے اس بے باکی کی توقع ضامن کو بھی نہیں تھی لیکِن ابرش ملک اپنے نام کی ایک لڑکی تھی جو کب کیا کر جائے سامنے والے کو ہر گز اندازہ نہیں ہوتا تھا۔

"مس ملک کی جان۔۔۔" ابرش نے بھلے سر گوشی میں یہ لفظ ادا کیے تھے لیکن آواز اتنی بلند ضرور تھی کہ میم انعم کے کانوں نے بھی سن لی تھی یا پھر یہ لفظ بولے ہی میم انعم کو سنانے کے لیے گئے تھے۔

"پروفیسر ضامن میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں پہلے آپ ان سے بات کر لیں۔۔۔" میم انعم سے مزید وہاں رکنا مشکل ہو اتھا اب وہاں کھڑے کھڑے وہ پوری فلم تو دیکھنے سے رہی اس لئے واپس نکل گئی تھیں۔

ابرش پہ آج ان کو حد سے زیادہ غصہ آیا تھا پہلی بار ضامن خود اس موضوع پہ بات کر رہا تھا اوَر درمیان میں ابرش نے اس کا سارا سین ہی سپوئل کر دیا بے وقت انٹری مار کر۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے مس ملک۔۔۔!؟؟" ضامن نے ابرش کو دھکا دیتے خود سے الگ کرنا چاہا لیکن اس سارے عمل میں ابرش ضامن کی گود میں گری تھی۔۔

"یہ کرنا ضروری تھا سر۔۔۔!؛" ابرش نے آپنا سٹولر ٹھیک کیا تھا ضامن کے ساتھ یہ حرکت کرتے اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا ڈر بھی لگا کہ کہیں ضامن اس کو ڈانٹ ہی نہ دے لیکن اچھا ہو گیا کہ ضامن نے اس کو کچھ نہیں کہا۔۔

"واٹ آپ پاگل ہیں پوری کی پوری۔۔۔ ہٹیں میری کلاس کا ٹائم ہو چکا ہے آپ نے کلاسز بنک کرنی ہوتی ہیں لیکن اب سے یہ نہیں چلے گا میری بیوی ہیں آپ۔۔۔ اوئر مجھے آپ کی کوئی شکایت ملی تو بہت برا ہو گا آپ کے ساتھ۔۔۔" ضامن نے اس کو کندھوں سے تھامتے خود سے الگ کرنا چاہا لیکن ابرش نے اس کو یہ نہیں کرنے دیا تھا۔

"یہ پاگل کس کو کہا آپ نے۔۔۔؟" ابرش تلملائی پہلے خود کیسے میم انعم سے باتیں کر رہے تھے اوئر اب اس کے آتے ہی مرچیں چبانا شروع ہو گئے ہیں وہ۔۔

"آپ کو کہا ہے کیونکہ آپ کی حرکتیں ہی ایسی ہیں مس ملک۔۔۔ یہاں میں آپ کا پروفیسر ہوں کم سے کم یہاں تو سیریس ہو کر پڑھائی پہ توجہ دیں یا پھر

آپ یورنیورسٹی کرنے ہی یہ تھی پڑھنے کے علاوہ۔۔۔؟"ضامن ابرش کو اتنے قریب دیکھتے دانت پس گیا۔

ابرش کی ناز کی اسے اپنے انتہائی قریب محسوس ہوئی تو اس کے لیے ضبط کرنا مشکل ہوا۔

"آپ بھی یہاں پروفیسر ہیں کیوں بھول جاتے ہیں یہ بات آپ بھی۔۔۔! کیوں اُس چشمش کو بلایا آپ نے؟ اور میم انعم سے کیوں باتیں کر رہے تھے آپ۔۔۔؟"ابرش اس پل پوری طرح سے جلی ہوئی تھی ضامن کے کیبن میں انعم کو دیکھ کر وہ سر تا پا جلی تھی۔

"اب آپ مجھ پہ نظر رکھیں گی مس ملک۔۔۔ مس فزا میری سٹوڈنٹ ہیں اور میم انعم میری کالیگ جن سے میں بھلے دن میں ہزار بار بات کروں آپ

کون ہوتی ہیں اعتراض کرنے والی۔۔۔؟" ابرش فزا کی وجہ سے ہی آئی تھی ضامن اب ابرش کہ نیچر کو بہت اچھے سے سمجھ چکا تھا۔

ابرش جذبات سے کام لیتی تھی بنا سوچے سمجھے کوئی بھی قدم اٹھاتی تھی بھلے وہ کام اس کے لیے کتنا ہی نقصان دہ کیوں نہ ہو۔

"میں کون ہوتی ہوں اعتراض کرنے والی سے کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔ بیوی ہوں میں آپ کی۔۔۔ مُجھے دیکھتے تو مرچیں چباتے ہیں اور دوسروں سے کیسے ریلکس ہو کر بات کرتے ہیں آپ۔۔۔!؛" ابرش کو شدید غصہ آیا تھا کیسے پہلے میم انعم سے گپیں لگا رہے تھے سر اور اب اس کو واپس بھیج رہے تھے۔

"یہ بار بار میرے سامنے بیوی بیوی کی رٹ لگا کر کہا ثابت کرنا چاہتی ہیں آپ مس ملک۔۔۔ دوسروں کی وجہ سے میرے حصے میں کوئی خسارہ نہیں

آیا ہے لیکِن آپ کی وجہ سے مجھ سے میری سب سے قیمتی چیز کھو گئی اور آپ کو یہ سب نارمل لگ رہا ہے۔۔"ضامن کی آنکھوں کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی۔

"سر آپ بھی تؤ میرے ساتھ۔۔۔!؛"

"کیا کرتا ہوں میں آپ کے ساتھ۔۔۔؟"ضامن کے ساتھ ابرش ہنوز چپکی ہوئی تھی کیبن کا ڈور بھی کھلا ہوا تھا اگر کوئی اندر آجاتا تو ضامن کو کتنی شرمندگی ہوتی لیکن ابرش خاصی ڈھیٹ تھی۔۔

"مجھ پہ شاوٹ کرتے ہیں مجھ سے اچھے سے بات نہیں کرتے ہیں باقی سب سے نارملی بات کرتے ہیں آپ کو لگتا ہے آپ یہ سب کریں گے تو مجھ پہ اثر نہیں ہو گا نہیں سر۔۔۔۔"

"جائیں آپ کلاس میں یہ ساری باتیں ڈسکس کرنے کے لیے ابھی کافی ٹائم ہے لیکِن آج کے بعد آپ مجھے کلاس بنک کرتی نظر نہیں آئیں۔۔۔"ضامن نے اس کی باتوں کو پوری طرح سے اگنور کیا ابرش تپ گئی تھی۔۔۔بار بار ابرش کی نظریں بھٹک کر ضامن کے عنابی ہونٹوں کی طرف جارہی تھیں جن کو ضامن نے سختی سے پیوست کیا ہوا تھا۔

"آگر میں نے کلاس بنک۔۔۔"

"سوچ سمجھ کر آیسا کچھ کیجیے گا ورنہ نتائج کی زمہ داری آپ کی ہو گی مجھ سے توقع نہیں کیجیے گا کہ میں کوئی رعایت کروں گا۔۔۔"ضامن نے ابرش کو اٹھنا چاہا لیکن ابرش نے ضامن کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اس کے ہونٹوں پہ ہولے سے اپنے ہونٹ مس کیے ضامن کو کرنٹ سا لگا۔

چلو گھر میں ابرش یہ حرکت کرتی تو پھر بھی ضامن مان لیتا لیکن اس وقتِ وہ اپنے کیبن میں تھا ابرش نے پہلے بھی ایک بار ایسے ہی اس کے لبوں کو چھوا تھا اور اب ایک بار پھر سے وہ ضامن کو کس کر چکی تھی۔۔۔

"ہیوا گڈ ڈے سر جی۔۔۔!؛" ابرش تیزی سے کیبن سے نکل گئی تھی کیونکہ آگر ضامن کے ہاتھ لگ جاتی تو اس کی شامت پکی تھی اپنی حرکت پہ اسے حیرت بھی ہوئی لیکن ضامن کو کس کر کے اپنی خواہش وہ پوری کر چکی تھی۔

"مس ملک۔۔۔" ضامن نے بے ساختہ اپنے ہونٹوں کو مسلا یہاں ابرش اپنا لمس چھوڑ چکی تھی ضامن نے ٹیشو سے اپنے ہونٹ صاف کیے۔

"بد تمیز لڑکی۔۔۔!؛" وہ ابرش کی اس حرکت کو کیا ہی نام دے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا مس انعم کو وہ آج یہ کلیئر کر دینا چاہتے تھے کہ ان کے اور ابرش کے

درمیان بھلے سب نارمل نہیں ہے لیکن پھر ضامن کسی اور لڑکی کے بارے میں سوچے گا نہیں۔

"عائلہ کیوں نہیں آئی۔۔!" ضامن کی نظروں نے کلاس میں انٹر ہوتے ہی سب سے پہلے عائلہ کو ڈھونڈا تھا اور عائلہ آئی ہی نہیں تھی۔

"کیا عائلہ ٹھیک ہے میرے سامنے بھی نہیں آئی تھی آخر یرمان کیوں چھپا رہا ہے مجھ سے عائلہ کو۔۔ عائلہ گڑیا کاش آپ یرمان ملک کا ساتھ نہیں دیتی تو آج حالات مختلف ہوتے۔۔۔" ضامن دل میں افسردگی سے سوچے جا رہا تھا نیکسٹ کلاس کے لیے وہ پہلے ہی لیٹ ہو چکا تھا سو تیزی سے کیبن سے نکلتے وہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گیا۔

جانتا تھا ابرش ویسے کلاس لے یا نہیں لیکن اس کی دی گئی دھمکی کو سیریس ضرور لے گی اور ساری کلاسز جوائن کرے گی۔۔

.....

یرمان ملک کل سے عائلہ کے ساتھ تھا ایک لمحے کے لیے اس نے عائلہ کو اکیلا نہیں چھوڑا عائلہ اب قدرے بہتر تھی لیکِن بہت ویک تھی کہ اسے چلنے میں مشکل ہوتی یرمان ہی اسے باتھ روم لے جاتا اوُر عائلہ مجبور تھی ورنہ یرمان کی ہیلپ تو وہ مر کر بھی نہیں لیتی۔

"بھائی کے پاس کب جائیں گے۔۔۔؟" ابھی دن کے بارہ بجے تھے عائلہ اتنی بار یرمان ملک سے یہ سوال پوچھ چکی تھی کہ اب یرمان کا پارہ ہائی ہو گیا تھا اتنی پر جوش وہ صرف اپنے بھائی سے ملنے کے لیے ہو رہی تھی یرمان ملک کے لیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

"دو بجے کب سے بتا رہا ہوں میں۔۔۔!؛ پھر بھی تمھارا یہی سوال ہے تھوڑا انتظار نہیں کر سکتی ہو۔۔۔!؛" یرمان نجانے کیوں چڑ رہا تھا شاید عائلہ کے ہونٹوں سے بار بار ضامن کا نام سن کر۔

"آپ ڈانٹ کیوں۔۔۔رہے ہیں۔۔۔!؛" عائلہ نے سر جھکایا جب سے یرمان نے کہا تھا کہ وہ عائلہ کو ضامن سے ملوانے لے جائے گا اس وقتِ سے عائلہ کو یرمان ملک بہت اچھا لگنے لگا تھا۔

"میں ڈانٹ کہاں رہا ہوں بس تمھارے ایک ہی سوال دے تپ چڑھی ہے کب سے پوچھے جا رہی ہو اس سے بہتر تھا کہ تھوڑی دیر ریسٹ کر لیتی اوئر پھِر ہم لوگ واپس چلتے۔۔۔" یرمان نے فون جیب میں رکھا۔۔

"نہیں کرنا ریسٹ۔۔بس جانا۔۔۔؟؛" عائلہ نے ڈراپ ہی آتار دی تھی۔

"یہ کیا عائلہ۔۔؟" یرمان نے اس کا ہاتھ تھاما جس پر خون کی لکیر بن چکی تھی برنولا ہل چکا تھا شاید۔

"ششش۔۔۔۔" تکلیف کے مارے عائلہ کے ہونٹوں سے سسکیاں نکلی تھی یرمان نے پھر عائلہ کے ہاتھ سے برنولا اتار دیا اور اس کے ہاتھ کو نرمی سے سہلاتا رہا۔۔۔۔۔

"سر آپ کی وائف کے ڈسچارج پیپرز ریڈی ہیں ان کو چینج کروانا ہے آپ ڈاکٹر سے مل لیں۔۔۔!؛" نرس روم میں آئی تھی۔

"آپ جائیں میں خود چینج کروالوں گا۔۔۔۔" یرمان کی بات پہ عائلہ کا چہرہ سرخ ہوا تھا مجال ہے جو بندہ زرا سا بھی لحاظ کرتا۔

"بٹ سر۔۔۔"

"جائیں۔۔۔" یرمان دھاڑا اس کی بیوی کو اس کے علاوہ کوئی دیکھے بھلے وہ عورت ہی کیوں نہ ہو یہ کہاں برداشت کر سکتا تھا یرمان ملک۔

"میں۔۔۔ نہیں۔۔۔ خود۔۔۔۔۔!؛" یرمان نے سائیڈ پہ رکھے سامان میں سے عائلہ کا ڈریس نکالا ابھی اسے خود بھی چینج کرنا تھا ڈرائیور گھر سے اس کا اور عائلہ کا سامان لے آیا تھا۔

"عائلہ آگر چاہتی ہو کہ اپنے بھائی سے ملو تو مجھے میرا کام کرنے دو۔۔۔!؛" یرمان جانتا تھا عائلہ کو لائن پہ کیسے لانا ہے جب تک وہ ضامن کا نام نہیں لیتا عائلہ نے کہاں اس کی بات سننی تھی۔

"آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں۔۔۔!؛" عائلہ کی آنکھوں میں حیرت تھی۔۔

"نہیں دھمکی نہیں دے رہا ہوں میں ہی کروں گا اور تم جانتی ہو مجھے میں ایسا کر بھی سکتا ہوں۔۔۔" یرمان نارملی شانے آچکاتے لاپرواہی سے بولا تو عائلہ نے دانت پیستے خود پہ ضبط کیا۔

"لیکِن۔۔۔۔میں۔۔۔۔ٹھیک۔۔۔۔!؛" عائلہ چینج تو خود کر ہی سکتی تھی یرمان کی ہیلپ کی ضرورت نہیں تھی لیکن یرمان کو خود ہی اس وقت مدر ٹریسا بننے کا شوق ہوا تھا۔

"اپنے ہسبنڈ کے ہوتے آپ خود کو کیوں زحمت دیں گی مسز ملک۔۔۔" یرمان نے ڈور نوکڈ کیا اور عائلہ کے قریب آیا جس نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔

"ویسے آنکھیں تو مجھے بند کرنی چاہیے تھیں۔۔۔!؛" معنی خیزی سے اس کے سراپے کو تکتے وہ سرگوشی کر گیا تھا۔

"نہیں۔۔۔"عائلہ اسی بات سے تو ڈر رہی تھی۔

یرمان نے لائٹس آف کی ورنہ اگر وہ ایسے ہی عائلہ کو چینج کرواتا تو ممکن تھا کہ عائلہ میڈم اپنے حواس ہی کھو دیتی۔

"ریلکس رہو کوئی غیر تو نہیں ہوں میں۔۔۔!؛"یرمان اس کی مذید پہ بدمزا ہوا عائلہ اسے بتا نہیں پائی ان کا رشتہ کس نوعیت کا ہے عائلہ کے لیے یرمان اجنبی ہی تھا اور پھر یرمان کی حرکتوں کو وہ بھولی نہیں تھی۔۔۔

"پلیز۔۔۔"یرمان عائلہ کے ساتھ ہی بیڈ پہ بیٹھ گیا اور اس کے پہنے ہوئے ہاسپٹل گاؤن کی ڈوری کھولی عائلہ نے یرمان کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔

عائلہ کے لمس پہ ایک برقی لہر یرمان ملک کو اپنے وجود میں سرایت کرتی محسوس ہوئی پہلی بار تھا عائلہ نے ایسی بے اختیاری کی تھی ورنہ تو ہمیشہ یرمان ہی ایسا کچھ کرتا تھا۔

"عائلہ اب تم خود بات کو۔۔۔" یرمان اس کا گاون اتارتے اس کی سٹرپ میں انگلیاں پھنساتے اسے اپنی قریب کھینچ چکا تھا عائلہ کے لیے اس پل یرمان ملک سے نظریں ملانا مشکل ہو رہا تھا۔

وہ اس کی بھاری انگلیوں کا لمس اپنی بیوٹی بون پہ سہن کرتے پسینے میں بھیگ گئی تھی دوسری طرف یرمان ملک کی حالت غیر ہوئی عائلہ کے اتنے قریب آدھے ادھورے پردے وہ پل بھر کے لیے بے لگام ہوتا عائلہ کے دودھیا کندھوں پہ اپنے ہونٹوں کی مہر ثبت کر چکا تھا عائلہ اسی چیز سے تو ڈر رہی تھی

جانتی تھی کہ وہ ضبط کھو دے گا خود پہ اور یہی ہو رہا تھا یرمان کے ہونٹ کسی پیاسے کی طرح اس کی گردن سے خود کو سیراب کر رہے تھے۔

اس کی سٹرپ کندھوں سے نیچے سرکاتے یرمان نے اس کی گہرائیوں پہ اپنا پر تپش لمس چھوڑا اور ہاتھوں کی بے باکیاں الگ اپنا کام دکھا رہی تھیں۔

عائلہ نے زور سے ناخن یرمان کے کندھوں میں چبھائے تو وہ ہوش میں آیا تھا اور عائلہ کی سٹرپ ٹھیک کرتے اس کے کان میں ایک بے باک سرگوشی کر گیا جس پہ عائلہ کے چہرے پہ گلال بکھرا تھا۔

"مسز ملک اب ان مزاحمتوں کو کوئی فایدہ تو ہے نہیں کیونکہ ہمارے درمیان کے یہ سارے پردے گر چکے ہیں۔۔۔ اور میں آپ کو قریب سے۔۔۔"

"بس کریں۔۔۔اسی۔۔لیے میں انکار۔۔۔کر رہی تھی۔۔۔"عائلہ کی خفگی بھری آواز یرمان کی سماعتوں سے ٹکرائی تو عنابی ہونٹوں کے گوشے مسکراہٹ میں ڈھل گئے تھے۔

"جانتی ہو اپنے شوہر کے مزاج کو۔۔کہ اس کی کمزوری تمھاری قربت ہے۔۔۔"یرمان نے اس کے ہونٹوں سے ہولے سے اپنے ہونٹ مس کیے

۔۔

"نہیں۔۔"عائلہ اندھیرے میں بھی خود کو روک نہیں پا رہی تھی۔

"کیا نہیں۔۔۔کیا تم نہیں جانتی ہو۔۔۔؟"یرمان نے خفگی سے وضاحت طلب کی۔

"نہیں۔۔۔ جانتی۔۔۔!؛" عائلہ کا حلیہ ایسا نہیں تھا کہ وہ اس یرمان ملک سے بحث کرتی۔

"تو جان جاؤ گی جانم۔۔۔" نزدیکی بھرے لمحاتِ میں وہ اکثر عائلہ کو آیسے ہی رومانٹک ناموں سے بلاتا تھا۔

"نہیں۔۔ جاننا۔۔۔" عائلہ کہنا چاہتی تھی کہ ایک بار بس مُجھے ڈریس پہنا دیں اوُر مجھے کچھ نہیں جاننا ہے اور یرمان کو بھی نجانے کیسے بچاری کی حالت دیکھتے خوُد ہی احساس ہو گیا تو اس نے عائلہ کا ڈریس چینج کرتے لائٹس آوُن کر دی تھیں عائلہ تو تکیے میں چہرہ چھپا گئی تھی۔

یرمان کا سامنا کرنا مشکل ہو رہا تھا وہ کیا سوچے گا اس سوچ نے ہی عائلہ کو تکیے میں چہرہ چھپانے پہ مجبور کیا تھا۔

"عائلہ ریلکس ہو جاؤ۔۔" یرمان نے اس کے رخساروں کو سہلایا تھا وہ ٹینشن لیتی تو اس کی طعیبت خراب ہو جاتی۔

"ٹھیک ہوں۔۔." عائلہ نے چہرہ اوپر نہیں اٹھایا آیسے جواب دیا یرمان نے سامان میں سے اپنا ڈریس نکالتے واش روم کا رخ کیا آور شاور لیتے تقریبا آدس منٹس بعد وہ بلیک جینز پہنے واپس آیا تھا۔

عائلہ جو کچھ حد تک خود کو نارمل کر چکی تھی یرمان کو شرٹ کے بغیر دیکھتے اس نے تیزی سے نظریں پھیر لی تھیں۔

یرمان مسکرایا وہ پہلی بار زندگی میں اس قدر مطمئن تھا شاید عائلہ کا ساتھ پاتے۔

"آیسے کیوں شرما رہی ہو تم۔۔۔ ابھی میں نے تو تمھیں قریب سے دیکھا اوٗر تم مجھے صرف شرٹ لیس دیکھ کر نظریں پھیر رہی ہو اٹس ناٹ فئیر۔۔۔" یرمان نے عائلہ کو چھیڑا تھا۔

"تنگ۔۔۔ کرتے ہیں آپ۔۔۔!؛" عائلہ نے شکوہ کیا۔

"کہاں تنگ کرتا ہوں میں تمھیں۔۔۔۔ تنگ تو مُجھے کرتی ہو بلکے ظلم کرتی ہو مجھ پہ مجھ سے دور رہ کر جبکہ یہ اچھے سے جانتی ہو تمھیں ہر پل میں اپنے قریب رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔" یرمان چلتے عائلہ کے قریب آیا تو عائلہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"جگہ کا۔۔۔ تو احساس کریں۔۔۔" عائلہ نے یرمان کو احساس دلانا چاہا کہ وہ لوگ اس وقت ہاسپٹل میں تھے اوٗر یرمان کو اپنے جذبات پہ کنٹرول کرنا چاہیے۔

"کیوں کسی گرل فرینڈ کے ساتھ کر رہا ہوں یہ جو جگہ کا احساس کروں۔۔۔؟ بیوی ہو میری تم۔۔۔ چاہوں تو بھرے مجمعے میں تمھیں کس کروں یا پھر تم سے۔۔۔!؛" وہ بات اُدھوری چھوڑ گیا۔۔

"اہہہہہ گرل فرینڈ۔۔۔۔ بھی ہوتی تو۔۔۔۔ آپ یہی کرتے۔۔۔ آپ جیسے انسان کے لیے کیا۔۔۔ مشکل ہے۔۔۔۔ جو۔۔" عائلہ وہ یورنیورسٹی کا منظر یاد آرہا تھا۔۔۔

"کیا مطلب ہے مجھ جیسا انسان۔۔۔؟ تم کہنا کیا چاہتی ہو آخر۔۔۔ بتاؤ مجھے۔۔۔؟ کیا نظر آیا مجھ میں آیسا۔۔۔؟" یرمان شرٹ پھینکنے عائلہ کی طرف بڑھا۔۔

"جھوٹ۔۔۔ نہیں بول۔۔۔ رہی میں۔۔۔۔" عائلہ کیسے اپنے لبوں سے بتا سکتی تھی کہ اس نے اُس دن کیا دیکھا تھا مایا اور یرمان کے درمیان کیا کچھ ہوا

ہو گا یہ تو وہ نہیں جانتی تھی لیکِن ہاں اسے آچھے سے اندازہ تھا کہ مایا اور یرمان کا ریلیشن شپ کس نوعیت کا ہو گا۔۔

"ہاں تو بتاؤناں کیا دیکھا تم نے۔۔۔؟" یرمان کو عائلہ کا رویہ حیرت میں ڈال رہا تھا عائلہ کے لہجے میں چھپی نفرت یرمان ملک کے لیے برداشت کرنی مشکل تھی۔۔

"آپ۔۔ کو خود۔۔ نہیں۔۔۔۔ پتہ۔۔۔۔!؛" وہ آنکھیں موند گئی یرمان سے مزید بحث کرتی تو نقصان اس کا ہی ہونا تھا لہذا بہتری اسی میں تھی کہ وہ خاموش رہتی۔۔۔

لیکن تھی تو ایک عورت وہ لمحات جب بھی اس کی نظروں کے سامنے آتے اس کے تاثرات آیسے ہی ہو جاتے چاہا کر بھی عائلہ خود پہ قابو نہیں کر پاتی تھی۔

"مُجھے پتہ ہوتا تو تم سے پوچھتا۔۔۔!؛" یرمان الجھا ہؤا تھا پوری طرح سے۔

"انہہہ نجانے کتنی لڑکیوں کے قریب جا چکے ہیں صرف مایا یاد نہیں ہے تو باقی سب کیسے یاد ہو سکتی ہیں انہیں۔۔!؛"

"کونسے مرقبے میں چلی گئی ہو جواب دو مجھے۔۔۔مجھے تمھارے ہونٹوں سے سننا ہے سچ۔۔۔!؛" یرمان اس کو کندھوں سے تھامے غرایا تھا۔۔

"نہیں کرنی۔۔ آپ سے بات۔۔۔" عائلہ کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا۔

"کرنی پڑے گی۔۔۔ تمھیں بات ایسے ہی تو نہیں جانے دے سکتا ہوں۔۔۔" یرمان کی گرفت اس کے بازوؤں پہ سخت سے سخت تر ہوتی جا رہی تھی۔۔

"چھوڑیں مُجھے۔۔۔!؛"

"نہیں چھوڑ سکتا ہوں میں تمھیں۔۔۔!؛سچ بتاؤ مجھے صرف سچ تمھارے لہجے کی کڑواہٹ مُجھے بہت کچھ بتا رہی ہے لیکِن تمھارے لبوں سے سننا ہے مجھے۔۔۔"یرمان اسے چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا عائلہ کی سیاہ آنکھیں پانیوں سے بھری تھیں۔

"کیا سننا ہے۔۔۔ آپ نے۔۔۔۔؟"عائلہ کی بھیگی آنکھیں پل بھر کے لئے مقابل کو بے چین کر گئی تھیں۔

"وہی جو تمھارے دل میں چل رہا ہے وہ سننا ہے مجھے بتاؤ مجھے سب سچ سچ بتاؤ عائلہ۔۔۔"یرمان سنجیدگی سے بولا تو عائلہ نے بے ساختہ بھیگی آنکھیں اٹھاتے اسے دیکھا تھا۔

"کچھ۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ چل۔۔۔۔ رہا۔۔۔۔۔!؛" عائلہ نے نظریں چرا لی۔

"عائلہ۔۔۔!؛" یرمان نے اسے پوری طرح سے جنجھوڑ دیا تھا عائلہ نے بے بسی سے یرمان ملک کو دیکھا تھا۔

"چھوڑیں۔۔۔!؛" عائلہ اس کے چٹانی وجود کو ایک انچ بھی نہیں ہلا پا رہی تھی جو اب اپنا سارا بوجھ اس کے نازک وجود میں منتقل کر چکا تھا۔۔

"نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔ کیوں تمھیں یہ بات سمجھ میں نہیں آتی ہے عائلہ۔۔۔؟" یرمان بھڑک گیا عائلہ کے منہ سے بار بار چھوڑنے کی بات سنتے اس کا دماغ پھٹنے لگا تھا۔۔

"سسس۔۔۔" عائلہ کو اپنے بازوؤں میں شدید درد ہو رہا تھا یرمان ملک اس کے چہرے پہ تکلیف بھرے اثرات دیکھتے نا چاہتے ہوئے بھی اسے چھوڑ چکا تھا۔

دروازہ بجا تو یرمان نے اپنی شرٹ تلاش کی جو وہ عائلہ سے بات کرنے کے چکر میں دور پھینک چکا تھا اب عائلہ سے بات بھی نہیں ہو سکی اور یرمان ملک کا غصہ بھی بڑھا تھا۔

"سر آپ ڈاکٹر سے مل لیں۔۔۔!؛" نرس نے یرمان کے ہاتھ میں کچھ پیپرز دیے تو یرمان باہر نکل گیا نرس آندر آگئی جس کی نظریں عائلہ کے وجود پہ تھیں۔

یہ وہ ہی نرس تھی جو تھوڑی دیر پہلے آئی تھی عائلہ کو چینج کروانے کے لیے لیکن یرمان ملک نے انکار کر دیا تھا۔

"آپ کے ہسبنڈ تو بہت رومانٹک ہیں۔۔۔ یہاں بھی شروع ہو گئے۔۔۔ ویسے آپ ہیں بہت لکی اتنا پیار کرنے والوں ہمسفر ملا ہے آپ کو۔۔۔ کل جب آپ رات بھر ادھر بے ہوش رہی تو وہ ساری رات باہر ٹہلتے رہے۔۔۔"نرس یرمان ملک کے محبت بھرے رویئے سے خاصی امپرس نظر آرہی تھی.

"کاش کہ میں آپ کو بتا سکتی مجھ سے بڑا بد نصیب کوئی نہیں ہے میری وجہ سے بھائی کو ہر بار ان لوگوں کے سامنے جھکنا پڑتا ہے۔۔۔"عائلہ نے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلا تھا۔

"میم آپ ٹھیک ہیں۔۔۔!؛"نرس نے فکر مندی سے پوچھا جس پہ عائلہ محض سر ہلا گئی۔

"آپ ڈسچارج ہو رہی ہیں یہاں سے نکل جائیں گی جرمنی کے لیے۔۔۔ آپ کی سرجری کامیاب ہو گی انشا اللہ پریشان نہیں ہوئیے گا آپ کے ہسبنڈ آپ سے جتنا پیار کرتے ہیں مجھے یقین ہے ان کی کی گئی دُعائیں قبول ہو نگی۔۔۔

"جی۔۔۔!؛"عائلہ لیے دیئے جواب دے رہی تھی نرس کی باتوں میں یرمان کا ہی ذکر تھا اوُر عائلہ کو یرمان سے متعلق ہی تو بات نہیں کرنی تھی یرمان ملک کے ساتھ وہ جیسے رہ رہی تھی یہ بھی بس وہی جانتی تھی کسی کو بتاتی بھی تو کیسے۔۔

"آپ کے اوُر آپ کے ہسبنڈ کے درمیان کوئی بات ہوئی ہے آپ پریشان لگ رہی ہیں۔۔۔؟ مجھ سے شئیر کر سکتی ہیں آپ۔۔۔؟"نرس کچھ زیادہ ہی فرینڈلی ہو رہی تھی۔۔۔

"نہیں بس۔۔۔!؛"

"میں سمجھ سکتی ہوں آپ کی فیلنگز آپ کا رویہ سمجھ میں آرہا ہے میری آپ یقیناً سرجری کو لیکر ہی اتنی اپ سٹ ہیں بھلے ڈاکٹرز نے کہا ہے کہ ففٹی ففٹی چانسز ہیں لیکن ہاف تو ہیں ناں آپ تسلی رکھیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔!؛"نرس روم میں سے چیزیں سمٹ رہی تھی۔

"انشااللہ۔۔۔"عائلہ نے پھر مختصر سا جواب دیا۔

"آپ میری دوست بنیں گی۔۔۔؟"

"جی۔۔۔"

"اتنا مشکل سوال تو نہیں پوچھا میں نے آپ سے جو آپ کی سمجھ میں نہیں آیا میں بس آپ سے دوستی کرنا چاہتی ہوں آگر آپ چاہیں تو۔۔۔۔"نرس چیئر پہ بیٹھ گئی اوٗر عائلہ کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔

"نہیں میں نہیں چاہتی۔۔۔ویسے بھی دوستی کہہ کر تھوڑی کی جاتی ہے یہ تو ایک آیسا رشتہ ہے جو خود ہی پروان چڑھتا ہے ہاں بس محبت اوٗر بھروسے کا ہونا ضروری ہے۔۔۔!؛"عائلہ کے لیے بس ایک ہی دوست کافی تھی فزا اس کے علاوٗہ نہ ہی تو وہ کسی سے دوستی کرنا چاہتی تھی اوٗر نہ ہی اس کی سکسی کوئی خواہش تھی۔۔۔

"لیکِن ہم لوگ تو ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہیں ناں تو پہلی بار تو بات کرنی پڑے گی۔۔۔"نرس کو عائلہ کی لوجک سمجھ نہیں آئی۔

"اجنبی ہی رہیں آپ دونوں تو بہت بہتر ہے کیونکہ میں عائلہ کو اس بات کی اجازت نہیں دوں گا۔۔۔"یرمان نجانے کب سے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔

"مطلب اپنی مسز کو آپ نے روکا ہوا ہے مسٹر ملک یہ تو غلط بات ہے کیا آپ اپنی مسز کو بس خود تک محدود رکھنا چاہتے ہیں۔۔۔؟"نرس نے یرمان ملک سے سوال کیا۔۔

"جی بالکل میں عائلہ کو بس خود تک محدود رکھنا چاہتا ہوں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ عائلہ بس مُجھے سوچے۔۔۔ مجھ سے پیار کرے۔۔۔!؛"یرمان آندر چلا آیا۔

"یہ تو کوئی لوجک نہ ہوئی ہر انسان کی اپنی جگہ ہوتی ہے آپ عائلہ کے ہسبنڈ ہیں آپ کی جگہ اوَر ہے اوَر دوستوں کی جگہ اوَر ہوتی ہے۔۔۔!؛"نرس کو

عائلہ کچھ زیادہ ہی پسند آئی تھی جو کسی بھی طرح سے دوستی کی خواہش مند تھی۔۔

"لیکِن میں اس بات سے ایگری نہیں۔۔۔"

"آہ۔۔"

"عائلہ تم ٹھیک ہو۔۔۔!!؟" یرمان اوَر نرس کی باتوں پہ عائلہ کو کوفت ہوئی ان دونوں کی باتوں کا موضوع وہ خود تھی اوَر نجانے کب تک وہ دونوں مذید بحث کرتے کہ عائلہ کی آواز سنتے یرمان تیزی سے عائلہ کی طرف بڑھا تھا۔

"ہم جا رہے ہیں لیکن طعیبت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔"

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔ چلیں۔۔!؛" عائلہ کو ضامن سے ملنا تھا یہاں کیسے رہ سکتی تھی تیزی سے اٹھی تھی لیکن یرمان نے اس کی کلائی تھامی۔

"آرام سے اتنی ہڑبڑی کیوں مچا رہی ہو۔۔۔؟" یرمان کو اسے ٹوکنا پڑا کیونکہ عائلہ کا بس چلتا تو اگلے لمحے ضامن کے پاس ہوتی۔۔

"گھٹن۔۔۔ ہو رہی یہاں۔۔۔!؛" عائلہ پچھلے دو دونوں سے یہاں تھی اب تو اس کمرے سے اکتا گئی تھی۔

"چلتے ہیں ہم بس۔۔۔!؛" یرمان نرس کو اشارہ کر چکا تھا باہر جانے کا کیونکہ وہ مزید عائلہ سے بات کرتی یہ یرمان ملک برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔

"میں چل۔۔۔ لوں گی۔۔۔!؛" یرمان نے اسے بانہوں میں بھرا تو عائلہ سرخ ہوتے اس کو نیچے اتارنے کا اشارہ کر رہی تھی باہر اتنے سارے لوگ تھے یرمان اسے اٹھا کر لے جانے والا تھا۔۔۔

.....

عائلہ کے لیے یہ برداشت کرنی مشکل تھی اور یرمان اس کو کس کر پکڑ چکا تھا عائلہ کے لیے کہیں چھپنے کی جگہ نہیں تھی یرمان کے گارڈز ان کا سارا سامان گاڑی میں رکھ چکا تھا گھر سے بھی یرمان کو جس جس چیز کی ضرورت تھی اس نے منگوالیا تھا اگر عائلہ کی ضد نہیں ہوتی تو وہ کبھی عائلہ کو لیکر نہیں جاتا ضامن سے ملوانے کے لیے بلکے وہ عائلہ کو سیدھا ائیر پورٹ لے کر جاتا۔

عائلہ یرمان ملک کی بے باکی پہ کسک کر رہ گئی تھی یہ انسان اس کی برداشت کے مادے کو آزما رہا تھا یقیناوہ جو کرنا چاہا رہا تھا عائلہ سمجھ گئی تھی۔

"میں۔۔ چل۔۔۔۔!!" یرمان کے ارادے بھانپتے اس نے یرمان کو اپنے قریب آنے سے روکا لیکن یرمان تھا وہ ہمیشہ اپنی کرتا تھا عائلہ کی کیسے سن لیتا

۔

"آگر گر گئی تو پھر مُجھے ہی اٹھنا پڑے گا اور مسز یرمان ملک گرے یہ میں کبھی ہونے نہیں دوں گا۔۔" یرمان نے اپنی بھاری کھردری انگلیوں سے عائلہ کے نرم و ملائم رخسار سہلائے تھے عائلہ کو سرد لہریں اپنے وجودِ میں سرایت کرتی محسوس ہوئی تھی۔

"پر۔۔۔۔!؛" عائلہ ابھی تک شش و پنج میں تھی باہر اتنے سارے لوگ ہونے تھے اوٗر یرمان اس کو۔

"نو مور ایکسکیوز مسز یرمان ملک۔۔۔!؛" یرمان ملک نے عائلہ کو اپنی بانہوں میں بھرا عائلہ کا چہرہ سرخ ہوا اس کو چھپنے کے لیے کہیں جگہ نہیں ملی تھی یرمان ملک کی بے باکیاں دیکھتے وہ بس دانت پیستے اس کی گردن میں چہرہ چھپا گئی تھی۔

وہ لوگ تقریباً تھرڈ فلور پہ تھے نیچے جانے کے لئے یرمان نے سیڑھیوں کے بجائے لفٹ کا استعمال کیا تھا لفٹ میں داخل ہوتے اس نے عائلہ کو جھٹکا دیتے اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا تھا وہ کبوتری کی طرح آنکھیں بند کیے ہوئے تھے۔

"اوپن یور ائز۔۔۔۔!؛" وہ سنجیدگی سے بولا لیکن آنکھوں میں شرارت مچل رہی تھی عائلہ اپنی گھبراہٹ میں دیکھ نہیں سکی تھی ورنہ ضرور پہچان جاتی کہ مقابل کیوں اسے تنگ کر رہا ہے۔

"نہیں۔۔۔۔!؛" عائلہ کو لگ رہا تھا کہ ابھی تک وہ دونوں باہر ہیں اور بہت سے لوگ ان کو دیکھ رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ آنکھیں بند کیے ہوئے تھی

۔

"تو تم چاہتی ہو میں اپنے طریقے سے یہ کروں۔۔۔" یرمان ملک نے عائلہ کی گردن میں چہرہ دیتے اس کی دودھیا گردن پہ اپنے ہونٹوں سے لو بائٹ بنایا تو عائلہ کے ہونٹوں سے چیخ نکلی تھی۔

"اہہہہہ۔۔۔" وہ چیخی تھی یرمان کی گرم سانسوں کی حدت سے اپنی گردن جھسلتی محسوس ہوئی اس کا لمس تھا کہ بے باکی سے اس کی گردن سے نیچے بڑھ رہا تھا عائلہ کو جھٹکا سا لگا یرمان ملک یوں پبلک پیلس پہ یہ سب اس نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں لیکن لفٹ دیکھتے اس کو چار سو والٹ کا جھٹکا لگا یرمان تو سنجیدگی سے اپنے کام میں مگن تھا۔

"نہیں نہیں۔۔۔ پلیز۔۔۔۔" عائلہ کو شدید جلن محسوس ہوئی اپنی گردن پہ یرمان ملک کا سلگتا لمس سہن کرنا مشکل ہوا تھا۔

"کیوں۔۔۔ کیا پرابلم ہے۔۔۔؟" یرمان کو آیسے شاید عائلہ کا جھٹکنا آچھا نہیں لگا تھا وہ شوہر تھا عائلہ کے وجود پہ حق رکھتا تھا اوُر اس کے نزدیک وہ جب چاہے عائلہ سے آپنا حق لے سکتا تھا۔

"وہ۔۔۔ میری طعیبت۔۔۔۔!؛" عائلہ نے ہونٹوں کو کاٹا حالانکہ یرمان ملک کی سرد اوُر تیز آواز سے وہ ڈر دی گئی تھی یرمان کب کب اس کے قریب آیا وہ جانتی تھی کہ وہ اپنی مرضی سے آیا لیکن یہ بھی سچ تھا کہ عائلہ یرمان ملک کا لمس سہن کر نہیں پاتی تھی۔۔

"کیا ہوُا تمھاری طعیبت کو۔۔۔ جسٹ چوما ہی تو ہے کونسا تُمھارے بدن کا حصہ بنا ہوں عائلہ میں پہلے بھی تمھیں کلئیر کر چکا ہوں کہ جب میں تمھارے قریب آؤں مجھے خود سے دور نہیں جھٹکا کروں ورنہ جو ہوتا ہے پھر تم برداشت نہیں کر سکتی ہو۔۔۔" یرمان نے ہنوز اسے اپنی گود میں اٹھایا تھا

عائلہ اس کے ہاتھوں کی گرفت اپنے گرد سخت سے سخت تر ہوتے دیکھ اپنی آنکھیں میچ گئی تھی۔

"اب چپ کیوں ہو گئی ہو۔۔۔؟" یرمان ملک نے اپنے ہونٹ اس کی آنکھوں پہ رکھے اس کے جلتے ہونٹ عائلہ کو دہکتے انگارے سے لگے تھے۔

"وہ میں۔۔۔!؛" کیا بولتی یرمان ملک کی باتوں سے اسے اپنی بولتی بند ہوتی محسوس ہوئی تھی اس نے خشک لبوں پہ زبان پھیرتے انہیں بے ساختہ تر کیا تھا عائلہ کی یہ حرکت دیکھتے مقابل کو اپنے حلق میں کانٹے سے چبھتے محسوس ہوئے ان نازک پنکھڑیوں کا لمس پانے کو دل بے چین ہوا تھا۔

عائلہ کو نیچے کھڑا کرنا کے بجائے اس کے گرد گرفت مضبوط کرتے وہ عائلہ کے ہونٹوں پہ جھکا تھا۔

عائلہ جو آنکھیں میچے دل ہی دل میں لفٹ کے کھل جانے کے انتظار میں تھی اب یرمان کے ہونٹوں کی گرفت اپنے ہونٹوں پہ دیکھتے اس کو چکر سا آیا آگر یرمان ملک نے تھام نہ رکھا ہوتا تو یقیناً اب تک زمین بوس ہو چکی ہوتی۔

یرمان تو لمس پاتے بہکنے لگا نازک ہونٹوں کا لمس ملے تو کون کمبخت چھوڑے اوٗر یہاں تو یرمان ملک کو عائلہ کے ہونٹوں کی لت لگ چکی تھی۔

تقریباً دس پندرہ منٹس تک یہ عمل جاری رہا لفٹ کھلی تو یرمان ملک میں آتے عائلہ کے لبوں کو آزاد کرتا پیچھے ہوا عائلہ کے چہرے پہ پھیلے رنگ دیکھتے وہ ہونٹوں کو گول کرتے اس کے سرخ چہرے کو دیکھنے لگا جب جب وہ عائلہ کے چہرے پہ اپنی قربت کے رنگ دیکھتا ایک انجانی سی خوشی کی لہر اس کو اپنے گرد سرایت کرتی محسوس ہوتی تھی۔۔

"عائلہ ریلیکس ہم لفٹ میں تھے ویسے بھی آگر پبلیک پلیس میں بھی ہوتے تو مُجھے تو کوئی فرق نہیں پڑنا تھا ہاں پر میری وایفی کے لئے مشکل ہونا تھا۔۔۔"اس کے لبوں کو سہلاتے وہ اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھ چکا تھا جبکہ عائلہ کی نظریں جھکی ہوئی تھیں یرمان ملک کو عائلہ کی یہ ادا بہت بھاتی تھی عائلہ کبھی اس کی آنکھوں میں دیکھتی نہیں تھی وہ ہمیشہ نظریں جھکائے رکھتی۔

مایا ایسا نہیں کرتی تھی اکثر یرمان نہ چاہتے بھی عائلہ اور مایا کا موازنہ کرنے لگ جاتا تھا اور پھر عائلہ کی کوالٹیز دیکھ کر اسے اپنی قسمت پہ رشک سا ہوتا تھا کہ عائلہ اس کی بیوی تھی لیکِن قسمت بدلتے دیر کہاں لگتی ہے۔۔۔

"پلیز۔۔۔!؛" عائلہ یرمان ملک کی باتوں پہ بمشکل اپنے ہونٹوں کو حرکت دے سکی ورنہ کچھ دیر پہلے کا کیا گیا یرمان ملک کا ایکٹ دیکھتے اس کے لبوں سے لفظ ہی نہیں نکل رہے تھے۔

"ایک تو یہ ان ہونٹوں سے بس لفظ پلیز ہی نکلتا ہے اور کچھ کیوں نہیں نکلتا۔۔۔!؛" یرمان نے اس کے ہونٹوں پہ انگوٹھا رگڑا۔۔

عائلہ نے گھبراتے اس کی گردن میں منہ چھپایا وہ باتوں میں کبھی یرمان ملک سے نہیں جیت سکتی تھی اس بات کا اندازہ عائلہ کو بخوبی ہو گیا تھا۔۔

"یہ ہی کر سکتی ہو بس۔۔۔!؛" وہ مسکرایا ابرش سے ملنے کا اسکا بھی دل کر رہا تھا ضامن جتنے غصے میں رخصتی کروا کر گیا تھا اس کو ضامن سے کسی اچھے پن کی امید نہیں تھی۔۔

ابرش کی فکر بھی ہو رہی تھی نجانے ڈیڈ کو کیا سوجھی جو یوں بیٹھے بیٹھائے رخصتی کروادی ابرش کی۔۔۔

یرمان عائلہ کو لیے لفٹ سے نکلتے پارکنگ ایریا میں آیا ڈرائیور کو اس نے واپس بھیج دیا تھا ابرش سے ملتے اس کا ارادہ جلد از جلد ائیر پورٹ پہنچنے کا تھا۔ جب تک عائلہ کی سرجری نہیں ہو جاتی اب یرمان ملک کو سکون نہیں ملنا تھا

۔

عائلہ کو احتیاط سے فرنٹ سیٹ پہ بٹھائے وہ خود ڈائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا ضامن سے ملنے کا سوچتے پہ عائلہ کا دل خوشی سے جھوم رہا تھا پر ضامن کا غصہ سوچتے اس کے دل میں درد کی شدید لہر سرایت کر گئی تھی۔

انجانے میں ہی سہی لیکن وہ اپنے بھائی کو بہت ہرٹ کر چکی تھی یرمان ملک کی وجہ سے اسے بے ساختہ یرمان ملک سے نفرت سی محسوس ہوئی اج عائلہ کی زندگی میں جو پرو بلمز چل رہی تھیں ان کی وجہ کہیں نہ کہیں ابرش اور یرمان ہی تھے۔

"کیا سوچ رہی ہو۔۔۔؟" گاڑی میں کچھ دیر تو خاموشی چھائی رہی لیکن جب یرمان ملک اس خاموشی سے تنگ پڑ گیا تو اس نے عائلہ کی کلائی تھامی۔۔

یرمان ملک کی بھاری انگلیوں کے لمس پہ عائلہ اچھلتے گاڑی کے دروازے سے جا لگی تھی۔

"عائلہ۔۔۔۔!؛" یرمان ملک دانت پیس کر رہ گیا عائلہ کی یہ حرکت اس کو سلگا گئی تھی عائلہ بیوی تھی پھِر کیوں اس کی ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پہ گھبرا

جاتی تھی حالانکہ ان کے درمیان کے فاصلے بھی سمٹ چکے تھے لیکن عائلہ کی گھبراہٹ ہنوز برقرار تھی۔

"پلیز۔۔۔ڈرائیو۔۔۔۔کریں۔۔۔۔!؛" عائلہ نے اپنی شال ٹھیک کی یرمان ملک لب بھینچتے اپنی گردن سہلاتے گہرا سانس بھرتے عائلہ کو سرتاپا گھورنے لگا۔

"ڈرائیو ہی کر رہا ہوں مسز یرمان ملک۔۔۔!؛ تم تو یوں پینک ہو رہی ہو جیسے میں تم سے رومانس کر رہا ہوں۔۔۔ویسے گاڑی بھی بری نہیں ہے رومانس کے لیے۔۔۔؟" یرمان ملک عائلہ کی طرف جھکتے اس کے کان میں سرگوشی کرتا بولا تو عائلہ نے لب پھیلائے اسے دیکھا اور بے ساختہ سر نفی میں ہلا تھا

۔

"نہیں نہیں۔۔۔۔!؛"

"واٹ انکار کرو گی۔۔۔؟" یرمان ملک جتنا سوچتا تھا کہ وہ عائلہ کو تنگ نہیں کرے گا اسے خوش رکھے گا اتنا ہی عائلہ اپنی باتوں سے اس کے سارے پلان پہ پانی پھیر دیتی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

"گڈ تمھیں پتہ تو ہے کہ تم مجھے انکار نہیں کر سکتی ہو۔۔۔ اچھی بات ہے۔۔۔ آئیندہ کوشش بھی مت کرنا مجھ سے ایسی بات کرنے کی۔۔۔" یرمان ملک نے اس کی شہ رگ کو اپنی انگلی سے سہلایا عائلہ کی شال سر سے اُترتے اس کے کندھوں سے نیچے گر گئی تھی۔۔

یرمان ملک کی نظریں عائلہ کے نشیب و فراز سے الجھی تھیں اتنا مکمل حسن اور مقابل کے نازک وجود پہ صرف اس کا حق تھا یہ سوچتے عنابی ہونٹوں کے گوشے مسکراہٹ میں ڈھلتے چلے گئے تھے غصہ جیسے کہیں دور جا سویا تھا۔۔

"یاد ہے ناں تمھیں میری بات تم نے ضامن سے سرجری کے متعلق کوئی بات نہیں کرنی ہے۔۔۔!؛" عائلہ کی جذباتی طبیعت کے پیشِ نظر یرمان نے ایک بار پھر سے عائلہ کو یہ بات کلیئر کرنی ضروری سمجھی تھی۔

"جی۔۔۔پر۔۔۔۔بھائی۔۔۔پوچھیں۔۔۔۔گے تو۔۔۔۔پھر۔۔۔!؛" انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کیے وہ اپنے ہونٹوں کو چبا رہی تھی۔

"نہیں کیا کرو عائلہ آیسا یہ میرا حق ہے۔۔۔!؛" اس کے نازک لبوں کو دانتوں کی گرفت سے چھڑواتے وہ ورا ن کر رہا تھا۔۔

"تم اپنے بھائی سے کہنا ہم لوگ ہنی مون کے لیے جا رہے ہیں آخر کو سالے صاحب کو بھی تو احساس ہو کہ اب اُس کی بہن شادی شدہ ہے۔۔۔۔!؛" وہ بظاہر سنجیدگی سے بول رہا تھا آنکھوں میں شرارت تھی۔

"پر۔۔۔میں کیسے۔۔۔؟"اپنے بھائی کے سامنے تو وہ مر کر بھی ہنی مون کا ذکر نہیں کرتی یرمان ملک کے حوالے سے وہ کوئی بات نہیں کرنے والی تھی ضامن سے نجانے اسے سامنے دیکھ کر ضامن کا ریکشن کیا ہونے والا تھا۔

اسے تو اس بات کی پریشانی تھی۔

ضامن کا یونی والا ری ایکشج وہ بھول نہیں پا رہی تھی بار بار نظروں کے سامنے ضامن کا وہ رویہ آ رہا تھا آنسوؤں نے بغاوت شروع کی تھی۔

وہ یرمان ملک کے سامنے اپنے آنسوؤں کو بے مول ہر گز نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"کیا ہوا؟ تم کیوں نہیں کہہ سکتی ہو؟ عائلہ یاد رکھنا اگر سرجری سے متعلق تمھارے لبوں سے ایک لفظ نکلا تو بھول جانا زندگی میں تم کبھی دوبارہ اپنے

بھائی سے مل سکو گی۔۔۔!؛"وہ سنجیدہ تھا عائلہ کو سرد لہریں اپنے وجودِ میں سرایت کرتی محسوس ہوئی وہ بمشکل بس سر ہلا سکی تھی۔

دل کو انجانے سے خدشے نے آن گھیرا تھا آگے کیا ہونے والا تھا وہ اس بات سے بے خبر تھی ہاں تسلی بس یہ تھی کہ وہ ضامن سے مل کا جا رہی تھی آگر مر بھی جاتی تو کوئی افسوس نہیں ہونا تھا اگر ضامن نے اس کو معاف کر دیا تو۔

ضامن کی ناراضگی اس کی جان نکال رہی تھی پہلی کبھی اس بیماری نے اتنی شدت نہیں پکڑی تھی نہ ہی ضامن کو کبھی احساس ہوا کیونکہ وہ ہمیشہ عائلہ کو خوش رکھتا تھا یہ پہلی بار تھا جو عائلہ اتنی ڈیپریشن کا شکار ہوئی تھی اور وجہ کئیں نہ کئیں ضامن کی ناراضگی تھی۔۔

"کچھ بولو۔۔۔!؛" یرمان ملک عائلہ کی خاموشی سے ایک بار پھر سے جھنجھنایا تھا وہ بولتی ہی اچھی لگتی تھی خاموش رہتی تو یرمان کو کچھ بھی اچھا نہیں لگتا تھا جیسے ہر پل کبھی خالی سا لگتا تھا۔

"نہیں۔۔۔!؛" اتنا کچھ بول کر وہ عائلہ سے توقع کیا کر رہا تھا کہ عائلہ بولے بھلا عائلہ کیا بولتی۔۔

یرمان نے خاموشی سے اکتائے میوزک آؤن کر دیا تھا سونگ کلیکشن اس کے پاس کافی کمال کی تھی بہت زیادہ نہیں وہ چند سلیکٹو سونگز سنتا تھا۔۔۔

میری منتوں میں

میری جنتوں میں

تیرا ہی تیرا

شمار ہے

میری چاہتوں پہ

میری راحتوں پہ

تیرا ہی تیرا

خمار ہے

ملنگ ملنگ میں تیرے ہی

لیے ہوں میں ملنگ

میری الفتوں میں

شدتوں میں تیرا ہی تیار خمار ہے

ملنگ ملنگ میں تیرے ہی ہوں میں ملنگ۔۔

گانے کے بول بہت خوبصورت تھے یرمان نے ایک نظر عائلہ پہ ڈالی جو بنا کوئی رسپانس دیئے خاموشی سے آنکھیں موندے ہوئے تھے جیسے گانا چلنے یا نہ چلنے سے اس کو کوئی فرق ہی نہیں پڑا ہوا۔

"تمھیں گانا پسند نہیں آیا۔۔۔؟" یرمان ملک نے سوال دغا تھا جس پہ آنکھیں نے وانک کرتے اسے دیکھا اس کا دھیان عائلہ کی طرف ہی تھا۔

"نہیں۔۔۔ مُجھے سونگز نہیں پسند۔۔۔ آپ جو سنے۔۔ مجھے کوئی۔۔۔۔ پروبلم نہیں۔۔۔ہے۔۔۔" عائلہ سنجیدہ سی تھی۔

"واٹ!!! تم سونگز نہیں سنتی۔۔۔؟! ناقابلِ یقین۔۔۔!؛ میں نہیں مان سکتا ہوں۔۔۔ تم کس دنیا میں رہتی ہو عائلہ ؟" یرمان ملک کو یقین نہیں ہو رہا تھا

عائلہ واقعی میں سونگز نہیں سنتی تھی آج کل تو ہر انسان سنتا تھا سونگز زندگی کی بھاگ دوڑ سے تھک کر کبھی نہ کبھی تو انسان کو تنہائی چاہیئے ہوتی تھی۔

یہاں صرف وہ ہو اور ساتھ کوئی بھی نہ ہو۔۔

"آپ کے۔۔۔یقین کرنے۔۔۔۔یا۔۔۔۔نہ۔۔۔۔

کرنے۔۔۔۔سے۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔کوئی فرق۔۔۔نہیں پڑتا

ہے۔۔۔!؛" یہ تو طے تھا کہ عائلہ اور یرمان ملک کے درمیان کبھی بھی نارمل حالات نہیں ہونے والے تھے شائد ان کی زندگی میں جتنی تلخیاں آ چکی تھیں اُس کے بعد وہ دونوں کوشش بھی کرتے تو ان کے درمیان سب کچھ نارمل نہیں ہونے والا تھا۔

"یوں کہو کہ میرے یقین نہ کرنے سے بھی کچھ نہیں ہو گا۔۔۔اب میرے ساتھ ہو تو میری پسند ناپسند کو جاننا تُمھارے لیے ضروری ہے مسز یرمان ملک۔۔۔"وہ لوگ عائلہ کے گھر پہنچ چکے تھے۔۔۔

عائلہ نے شال اپنے سر پہ اچھے سے لیپیٹی تھی ضامن سے ملنے کی اس کو بہت جلدی تھی بس چلتا تو گاڑی کے رکنے سے پہلے ہی باہر نکل جاتی وہ۔

"اے۔۔۔"وہ گاڑی کا دروازہ کھولتی کہ یرمان نے اسے کلائی سے تھامے اپنی طرف کھینچا تھا عائلہ یرمان ملک کے کشادہ سینے میں سمائی تھی۔

سر اس کے چٹانی سینے سے ٹکرایا تو آنکھوں کے سامنے اندھیرہ سا چھا گیا تھا۔

"چھوڑیں۔۔۔"اس نے اپنی پیشانی سہلائی یہاں اسے شدید درد ہو رہا تھا۔

"پہلے مُجھے کس کرو پھر اندر لے جاؤں گا نہیں تو یہیں سے واپس چلیں گے سیدھا ائیر پورٹ۔۔۔!!" یرمان ملک نے عائلہ کے بالوں کی مہک خود میں انہل کی تھی جبکہ عائلہ کی آنکھیں پھیلی تھیں مقابل کی اتنی عجیب و غریب فرمائش پر کیا وہ گاڑی میں اس سے "کس" لینے والا تھا نہیں وہ تو کبھی نہیں دینے والی تھی مقابل کو "کس"

"نہیں۔۔۔" عائلہ نے نفی میں سر ہلایا یرمان تو اس وقت بالکل ڈھیٹ بنا اس کے نفی میں ہلتے سر کو شعلہ برساتی نظروں سے گھور رہا تھا۔

"انکار تم خود کر رہی ہو سوچ لو نقصان تمھارا ہی ہے اپنے بھائی سے ملنے کے لیے اتنی بے چین ہو رہی تھی اور یہاں ایک چھوٹی سی "کس" نہیں دے سکتی ہو۔۔۔" یرمان ملک نے اسے بلیک میل کیا۔

"آپ۔۔۔ آپ لے۔۔۔۔ چکے۔۔۔۔" اِشارہ لفٹ والے ایکٹ کی طرف تھا وہاں بھی ڈیپ کس کی تھی یرمان نے اسے۔۔۔۔۔۔

"وہ تو میں نے لی تھی اب تم دو گی کیونکہ کام تمھارا ہے ورنہ مجھے تو واپس پہنچا ہے۔۔۔" یرمان کے ہاتھ اس کی دھڑکنوں سے چھیڑ چھاڑ کر رہے تھے اس کی سٹریپ میں انگلیاں پھنسائے وہ عائلہ کی نازکی پہ اپنا حق جتا رہا تھا۔

یرمان کا ہاتھ اپنی نازکی پہ محسوس کرتے عائلہ نے تڑپ کر پیچھے ہونا چاہا لیکن یرمان نے اس کی دھڑکنوں کو مٹھیوں میں بھرتے اپنے گھمبیر لمس چھوڑا تھا عائلہ کی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگی تھیں۔۔۔۔۔۔

"لی۔۔۔ تو تھی۔۔۔؛!" عائلہ نے آپنا ناک شرٹ کی آستین سے صاف کیا تو یرمان نے جھرجھری سی لی تھی۔

"سوٹیپڈ گرل یہ کیا تھا۔۔۔!؟" یرمان ملک کو غصہ آیا عائلہ کے آنسو اس کے رخساروں پہ بہنے لگے۔

"اہ۔۔۔۔!؛" دل میں درد سا اُٹھنے لگا یرمان نے تیزی سے عائلہ کو خوُد سے الگ کیا۔

"شٹ۔۔۔!؛" وہ خود کو ملامت کرنے لگا۔ کیا ضرورت تھی عائلہ کو اتنا تنگ کرنے کی جانتا تو تھا کہ عائلہ کی طعیبت پہلے ہی ٹھیک نہیں تھی۔

"عائلہ آر یو اوکے۔۔۔!؛" یرمان ملک نے اس کے رخساروں پہ پھسلتے آنسوؤں کو اپنی انگوٹھے سے چنا تھا۔

"ریلکس۔۔۔!؛" وہ گھبرا گیا تھا مقابل کی سیاہ آنکھوں میں وہ آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"چلو آؤ۔۔۔" یرمان گاڑی سے نکلتے عائلہ کی طرف آتے اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولتے اس کے سامنے ہاتھ پھیلا چکا تھا وہ چاہتا تھا عائلہ اس کا ہاتھ تھامے۔

عائلہ نے کچھ پل تو یرمان ملک کے ہاتھ کو دیکھتے اپنے آپ باہر نکلنے کا فیصلہ کیا لیکن پھر یرمان ملک کا غصہ دیکھتے اس نے یہ خیال رد کیا وہ یرمان کا مزید غصہ سہن نہیں کر سکتی تھی سو خاموشی سے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ دیا یرمان ملک نے احتیاط سے اس کو باہر نکالا تھا۔

وہ تو عائلہ کو بانہوں میں بھرتے اندر لے جانا چاہتا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ آگر آیسا کرے گا تو عائلہ برداشت نہیں کر سکے گی۔

عائلہ کی حالت دیکھتے وہ خواہش کو دبا گیا جب کہ اس کی نظر جب عائلہ پہ پڑی تو گیٹ پار کر چکی تھی یقیناً اسے حد سے زیادہ جلدی تھی اندر جانے کی

یرمان بھی تیز تیز قدموں سے اس کے پیچھے چلا گیا تا کہ اس کے ساتھ اندر جاسکے ورنہ اپنے سالے پلس بہنوئی سے اسے کوئی اچھی امید تو نہیں تھی۔۔

•••••

ضامن اوَر ابرش کو یورنیورسٹی سے نکلتے خاصی دیر ہو گئی تھی ضامن کا کئی بار دل چاہا عائلہ کو کال کرے لیکن انا آرے آگئی وہ کال نہیں کر سکا ابرش اس کے ساتھ تھی ابرش کی موجودگی میں اس کا موڈ بھلا کیسے فریش ہو سکتا تھا ابرش کے ساتھ اس کا دل گھٹتا تھا نجانے کیوں ابرش کا وہ ایکٹ ضامن کے ذہن سے نکلتا ہی نہیں تھا۔

ابرش کا ہاتھ ٹھیک نہیں ہوا تھا تو ضامن کو مجبوراً کھانا آرڈر کرنا پڑا تھا ورنہ تو وہ یہ ساری زمہ داری ابرش کو دینا چاہتا تھا۔

ابرش کو ہی شوق تھا رخصتی کا اب اسے پورا گھر سنبھالنا تھا پھر بھلے کہ ابرش کے لئے مشکل ہو یا آسان یہ کرنا تو ابرش کو ہی تھا۔

وہ دونوں گھر آ چکے تھے ضامن فریش ہو کر چینج کرتے اس وقتِ لاؤنج میں بیٹھا سیل یوز کر رہا تھا آرڈر ابھی تک رسیو نہیں ہوا تھا ابرش اندر روم میں تھی اس کے ہاتھ ہی بینڈج بھی چینج کرنے والی تھی ضامن کا دل تو نہیں کر رہا تھا ابرش کو مخاطب کرنے کا لیکن ایک گھر میں رہتے وہ کہاں ابرش کو نظر انداز کر سکتا تھا۔

کیبن میں کی گئی ابرش کی حرکت پہ وہ ابھی تک تپا ہوا تھا سارا راستہ ان کا خاموشی سے کٹ گیا تھا ابرش نے ضامن کو مخاطب کرنے کی غلطی نہیں کی تھی وہ جانتی تھی کہ ضامن غصہ کرے گا جو اس نے افس میں کیا لیکن ابرش کو ذرا بھی شرمندگی نہیں تھی اس کے نزدیک اس نے جو کیا بالکل

ٹھیک کیا کیونکہ ضامن اس کا ہسبنڈ ہے یہ بات میم انعم تو کیا پوری یورنیورسٹی کو معلوم ہونی چاہیے۔۔

وہ اپنا ڈریس چینج کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن شرٹ کے بٹنس جو صبح تو اس نے جیسے تیسے کر کے بند کر دیئے تھے ابھی اس سے کھل نہیں رہے تھے یونی میں اس نے کچھ نہیں کھایا تھا اب انرجی بھی ڈوان تھی یہ تو اچھا تھا کہ ضامن نے آرڈر کر دیا ورنہ ابرش کو لگ رہا تھا وہ رات کی طرح بھوکی رہے گی۔

ضامن کے ہاتھ کا بنا کھا کر وہ ضامن کے ہاتھ کا بنا ہی کھانا چاہتی تھی پر یہ خواہش تھی اور خواہش کہاں ساری پوری ہوتی ہیں۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے۔

وہ سرد آہ بھرتے ایک اوٗر کوشش کرنے لگی ہاتھ میں درد تو ہوا لیکن اس نے جیسے تیسے ہی سہی لیکن بٹنس کھولتے شرٹ چینج کی۔

"جلدی کرلے ابرش ورنہ سر کا غصہ افففف۔۔۔!؛" ابرش نے جلدی جلدی بالوں کو پیچھے کرتے آپنے آپ کو آئینے میں دیکھا۔۔۔

اس کے بال چھوٹے تھے اس نے پہلے شاید اتنا نوٹ نہیں کیا لیکن جب سے اس نے عائلہ اوٗر ضامن کی تصویریں دیکھی تھیں عائلہ کے لمبے بال دیکھ کر اس کو احساس ہوا کہ اس کے بال لمبے نہیں ہیں۔

اب ابرش سوچ چکی تھی کہ وہ اپنے بال بڑھائے گی ڈیلی شمپو اوٗر ایلوویرا لگا کر۔

ابرش باہر نکلی تو ضامن اسے سیل فون میں بیزی نظر آیا وہ دانت پیستے اسے دیکھنے لگی ضامن کا فون یوز کرنا اس کو ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا آندر سے تو کوئی انجانا سا خوف اس کے دل میں سمایا ہوا تھا ضامن کی زندگی میں کسی دوسری لڑکی کا سوچتے تن بدن میں بے چینی کی لہریں سرایت کر چکی تھیں۔

ضامن کہاں اس کی کسی بات کا سیدھے منہ جواب دیتا تھا جو وہ ضامن سے کچھ پوچھتی۔۔۔

اسے خود ہی پتہ لگانا تھا ضامن کے دوستوں کے بارے میں جاننا تھا خیر یہ اب ابرش کے لیے اتنا مشکل نہیں تھا کیونکہ وہ اب ضامن کے ساتھ تھی اور ضامن کے ساتھ کچھ نہ کچھ تو وہ ضامن کی زات سے متعلق کرید ہی لیتی

۔۔

"یہ کھانا ہے ٹیبل پہ لگائیں رخصتی کا شوق آپ کو تھا تو آپ اب اپنی زمہ داریاں اٹھائیں۔۔۔!؛" ضامن باہر سے پارسل لیتا آندر آیا ابرش جو نجانے کن سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی ضامن کی آواز سنتے وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔

"آپ جانتے ہیں میرا ہاتھ۔۔۔!؛" ابرش نے آپنا زخمی ہاتھ ضامن کے سامنے کیا ضامن نے کٹیلی نگاہ ابرش پہ ڈالی تو ابرش دو قدم پیچھے ہوئی تھی.

"تو کیا ہوا مس ملک آپ بیوی ہیں میری۔۔۔" بیوی ہیں میری پہ ضامن نے خاصا زور دیا تو ابرش کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ در آئی گالوں پہ پڑھتا ڈمپل گہرا ہوا تو ضامن کے دل نے بیٹ مس کی۔۔۔

یہ لڑکی اگر اس کے ساتھ مذید رہی تو ضامن کو یقین تھا کہ ضرور وہ خود پہ ضبط کھو دے گا۔

"میں بیوی ہوں آپ کی۔۔۔؟لیکن کیا آپ نے مُجھے بیوی ہونے کا حق دیا۔۔۔ہماری شادی ہو چکی ہے اوُر یہ رشتہ مکمل کب ہوتا ہے آپ جانتے ہیں۔۔۔!؛"ابرش سارے لحاظ سائیڈ پہ رکھتے جیسے ضامن سے واضح لفظوں میں بات کرنے لگی۔۔۔

ضامن کا چہرہ سرخ ہوا ابرش کے ہونٹوں سے ایسی بات سن کر کتنی بے باک لڑکی تھی کیسے اس کے سامنے کھلے لفظوں میں کہہ رہی تھی۔

"یہ تو آپ کی خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی مس ملک یہ شادی جن حالات میں ہوئی وہ آپ کے سامنے ہیں لیکن اگر آپ پھر بھی اپنے دل میں کوئی خوش فہمیاں پالے ہوئے ہیں تو یہ آپ کا مسلہ ہے میرا نہیں آپ خود ہی سلجھائیں۔۔۔۔"ضامن ابرش کی گہرائیوں پہ بنے تل سے نظریں بمشکل

ہی چرا سا ابرش دوپٹے کے بغیر تھی بلیک کلر کی ٹی شرٹ اوٗر وائٹ کلر کے ٹروزار میں اس کے دودھیا بازو دھمک رہے تھے۔

ضامن کو ابرش کی اس ڈریسنگ سے گھر میں کوئی مسلہ نہیں تھا ہاں باہر وہ ابرش کو کوئی مارجن نہیں دینے والا تھا۔

"خوش فہمیاں۔۔۔؟" ابرش نے آنکھیں پھیلائے ضامن سے پوچھا اس چکر میں وہ دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب آچکے تھے۔

"جی بالکل خوش۔۔۔" ضامن کے باقی کے لفظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے جب اسے عائلہ کی آواز سُنائی دی سنی تو ابرش نے بھی تھی وہ بھی پیچھے پلٹ کر دیکھنے لگی اوٗر عائلہ کو دیکھتے وہ بے یقین سی ہوئی یرمان نے عائلہ کو یہاں کیسے آنے کیسے دیا۔

"بھیا۔۔۔" عائلہ وہیں کھڑی ضامن کو دیکھ رہی تھی قدم تھے کہ آگے بڑھنے سے انکاری تھی وہ ضامن کے سینے سے لگتے خوب سارے آنسو بہانا چاہتی تھی۔

لیکِن اس وقتِ قدم جیسے زمین میں جکڑ چکے تھے وہ چاہا کر بھی آگے نہیں بڑھ پا رہی تھی ضامن کی نظریں عائلہ کے کمزور سے کپکپاتے وجود پہ تھیں جب وہ اس گھر سے گئی تھی تب تو ایسی نہیں تھی۔

پر اس کی آنکھوں میں وحشت سی در آئی جب اس نے عائلہ کے پیچھے کھڑے یرمان ملک کو دیکھا جس نے نامعلوم سا ہاتھ کا حصار بنایا ہوا تھا عائلہ کے گرد ضامن کے دل میں جو تھوڑی بہت نرمی سی پیدا ہوئی تھی عائلہ کے لیے وہ پل بھر میں ہی ختم ہو گئی تھی یرمان ملک نے جیسے اس کو بلیک میل کیا

وہ سب نظروں کے سامنے گھومتا محسوس ہوا تو ضامن نے لب بھینچ لیے۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔" عائلہ نے آنسو اپنی ہتھیلی سے صاف کیے ضامن کے چہرے پہ پھیلی سنجیدگی دیکھتے عائلہ کا دل ٹکڑوں میں بنٹ گیا تھا کب سہا تھا اس نے ضامن کا یہ سرد رویہ۔

"کیوں آئی ہو عائلہ۔۔۔؟" ضامن نے ابرش کو سائیڈ پہ کیا جو اس کے قریب کھڑی تھی۔

"بھائی آپ سے۔۔۔"

"فرسٹ آف آل مسز عائلہ یرمان ملک آپ کے اور میرے درمیان ماضی میں جو رشتہ تھا وہ اب نہیں رہا شائد یہ رشتہ آپ نے خوش ہی ختم کیا ہے

دوسری بات یہاں آنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔۔۔۔!؛"وہ یہ لفظ کیسے بول رہا تھا عائلہ کو وہ بس خود ہی جانتا تھا ابرش نے شکوے بھری نظروں سے اسے دیکھا عائلہ کی حالت ایسی تھی کہ ضامن اس کو اتنی باتیں سنتا۔

"میرے۔۔۔بھائی ہیں۔۔۔ آپ۔۔۔۔ہمیشہ۔۔۔۔ہمیشہ۔۔۔۔ رہیں۔۔۔گے۔۔۔۔میں۔۔۔ آپ۔۔۔۔"وہ بول نہیں سکی دل کا درد اب شدت اختیار کر رہا تھا یرمان نے آگے کی طرف بڑھتے عائلہ کو اپنے حصارِ میں لیا تھا وہ عائلہ کی ضد کی وجہ سے عائلہ کو یہاں لے تو آیا تھا لیکِن اب اپنی غلطی کا احساس شدت سے ہو رہا تھا۔

عائلہ کی طعیبت پہلے ہی ٹھیک نہیں تھی مذید ایسی باتیں اس کو پریشان کر رہی تھیں۔

"عائلہ۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔؟"ابرش تیزی سے آگے بڑھی تھی عائلہ کو آپنی آنکھوں کے سامنے اندھیراہ سا محسوس ہوا تھا لیکِن وہ بس پلکیں چھلکائے بغیر ضامن کو دیکھ رہی تھی۔

ابرش کو اپنے بھائی کے ساتھ دیکھ کر دل جیسے بند ہونے کے قریب تھا اسے یاد تھا اس نے ضامن کو کہا تھا کہ بھابھی وہ اپنی پسند کی لائے گی لیکن آج آج ان کی زندگی کس قدر تناؤ کا شکار تھی۔۔

"عائلہ۔۔۔!؛یرمان نے ضامن کو سرد نظروں سے آیسے دیکھا جیسے نظروں سے ہی گھورتے اپنا بدلہ پورے کرے گا۔۔

"وآپس چلو تم۔۔۔۔!؛"یرمان اب مذید یہاں نہیں رکنے والا تھا اسے واپس جانا تھا اس کو امید نہیں تھی کہ ضامن عائلہ کے ساتھ آیسا برتاؤ کرے گا عائلہ کی پریشانی میں یرمان کو ابرش کا حال حوال پوچھنا بھی یاد نہیں رہا تھا۔

"نہیں بھائی۔۔۔۔!؛" عائلہ یرمان کی گرفت سے نکلتے ضامن کے سینے سے جا لگی تھی ضامن جو کب سے ضبط کر رہا تھا اب ٹوٹ گیا تھا وہ اس کے سینے سے لگی سسک رہی تھی ضامن نے نرمی سے اس کے گرد حصار بنایا۔

یرمان ملک تو دہکتا تندور بناہاں وہ لایا تھا عائلہ کو ضامن سے ملوانے کے لئے اور ضامن کوئی غیر تھوڑی تھا عائلہ کا سگا بھائی تھا پر وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا عائلہ کا ضامن کے گلے لگنا۔

"بھائی کیسے ہیں آپ۔۔۔؟" یرمان کی نظریں مسلسل عائلہ پہ تھیں ابرش کو ہی یرمان کو مخاطب کرنا پڑا کیونکہ وہ تو دیوانوں کی طرح عائلہ پہ نظریں گاڑے اپنی نظروں کی پیاس بجھا رہا تھا۔

"آبی کیسی ہو گڑیا۔۔۔؟" یرمان ابرش کی آواز سنتے خود کو کمپوز کر گیا۔

"فائن بھائی آپ عائلہ کو کیوں لائے یہاں۔۔۔؟" ضامن پہلے کیا کم طعنے دیتا تھا اس کو اب عائلہ کو دیکھ کر تو وہ پھر سے پہلے جیسا بن جاتا جو تھوڑا بہت بدلاؤ آیا تھا وہ بھی ختم ہو جاتا۔

"ہم لوگ جا رہے تھے تو عائلہ نے ضد کی اس سے ملنے کی اور واپسی کب تک ہو کچھ کنفرم نہیں ہے اس لیے میں انکار نہیں کر سکا۔۔۔" یرمان تیز آواز میں بولا کہ اس کی اس کی آواز ضامن عباس نے بھی سنی تھی وہ حیرانگی سے عائلہ کو دیکھنے لگا کہاں جا رہے تھے وہ دونوں۔۔۔

"سالے صاحب میری بیوی کو کیا دیکھ رہے ہو مجھ سے پوچھو ہم ہنی مون پہ جا رہے ہیں آفٹر آل ہر کپل جاتا ہے ہنی مون پہ اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں۔۔۔۔!؛" یرمان ملک ہو اور ضامن عباس کو آپنی باتوں سے نہ جلائے یہ بھلا کیسے ممکن تھا۔

یرمان ملک کی بات سن کر ضامن نے ایک جھٹکے سے عائلہ کو خود سے الگ کیا تھا عائلہ نے یرمان کو بے یقینی سے دیکھا وہ ضامن کے سامنے یہ سب بولے گا اس کو یقین نہیں آیا لیکن جو انسان اپنی بہن کی رخصتی کے لئے اپنی بیوی کا استعمال کر سکتا تھا اس انسان سے کچھ بھی امید کی جا سکتی تھی ضامن کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ کر اس کو دکھ ہوا تھا۔

ابرش کو اپنے گھر میں دیکھ کر جتنا برا اس کو لگ رہا تھا وہ بتا نہیں سکتی تھی۔۔۔

"میری بہن کا خیال رکھنا پروفیسر ضامن عباس ورنہ آگر ابرش کو زرا سی بھی خروش آئی تو نتائج کے زمہ دار تم خود ہو گے۔۔۔" یرمان ملک نے ابرش کو اپنے حصار میں لیا ضامن نے نفرت بھری نظر ابرش پہ ڈالی جو کچھ ہو رہا تھا اس کی زمہ دار ابرش ملک ہی تو تھی کیسے بھول سکتا تھا وہ۔

"آگر اتنی فکر ہو رہی ہے اپنی بہن کی تو ساتھ لے جاؤ میں اپنی مرضی سے ساتھ نہیں لایا ہوں ان کو خوُد بھیجا ہے تم لوگوں نے بلکے زبردستی۔۔۔۔"ضامن کے ہونٹوں سے پچھلے دونوں سے لفظ "زبردستی" ابرش نے کئی بار سنا تھا اتنا برا نہیں لگا جتنا اس وقت عائلہ اوُر یرمان کے سامنے لگ رہا تھا شدید سبکی محسوس ہوئی تھی۔

"اووو کئیں تم کسی اور لڑکی میں تو انٹرسٹڈ نہیں ہو جس کی وجہ سے میری بہن کو یہاں سے بھیج کر اُسے یہاں لانا چاہا رہے ہو۔۔۔!؛"طنز سے بھرا لہجہ تھا یرمان ملک کا ضامن نے طنزیہ اسے دیکھا۔

"ہر کسی کو اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے۔۔۔۔!؛"ضامن کی نظروں کے سامنے وہ منظر آیا جب اس نے یرمان ملک اوُر مایا کو ایک دوسرے کے بے حد قریب دیکھا تھا۔

"واٹ ڈو مین۔۔۔!؛" یرمان ملک بلبلایا تھا چوٹ سیدھی دل پہ لگی تھی حالانکہ وہ اس بات سے انجان تھا کہ ضامن اس کے اوٗر مایا کے بارے میں کچھ جانتا ہے یہ چیزیں ان کی سوسائٹی میں کامن تھی۔۔۔

"مطلب تم بہت آچھے سے سمجھ چکے ہو بہتر ہے کہ یہاں سے چلے جاؤ اوٗر دوبارہ جہاں آنے کی غلطی مت کرنا میں تمھارا سایہ بھی اپنے گھر میں برداشت نہیں کر سکتا ہوں شدید نفرت کرتا ہوں تم سے۔۔۔" یرمان ملک عائلہ کا شوہر تھا ضامن یہ لحاظ بھی بھول چکا تھا اس کے لئے یرمان ملک ایک کریکٹر لیس انسان تھا نجانے اس سے اوٗر عائلہ سے ایسی کوئی غلطی ہوئی تھی جس کی سزا یرمان ملک کی صورت میں مل رہی تھی ان کو۔۔

"تم مجھے یہاں دوبارہ نہ آنے کا کہہ رہے ہو یا اپنی بہن کو۔۔۔ کوئی بھائی اپنی بہن کے ساتھ ایسا کرتا ہے بھلا۔۔۔؟" یرمان ملک بس یہ چاہتا تھا کہ عائلہ

سر تا پا اپنے بھائی سے بد گمان ہو جائے یرمان ملک عائلہ کو بس خوُد تک محدود کرنا چاہتا تھا۔

"جس کا کہا ہے اُسے پتہ چل گیا ہے۔۔۔!؛" ضامن مزید رکا نہیں تھا بلکے کمرے کی طرف بڑھ گیا عائلہ کی آنسوؤں سے بھری نظریں اس کو شرمندگی ہو رہی تھی لیکِن عائلہ کو یہ احساس دلانا بھی ضروری تھا کہ وہ کتنا غلط کر چکی تھی اس کے ساتھ۔

"چلو عائلہ مجھے نہیں لگتا ہے کہ تم دوبارہ یہاں آنے کی بات بھی کرو گی اپنے بھائی کا روُیہ دیکھ چکی ہو تم اب ہم یہاں کبھی نہیں آئیں گے۔۔۔!؛" وہ عائلہ کی کلائی تھامتا کہ عائلہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی ضامن کی سیاہ آنکھوں میں شکوے تھے عائلہ پل پل مر رہی تھی۔

"بھائی آپ کیسے بول سکتے ہیں عائلہ کو آپ یہاں دوبارہ نہیں آئیں گے یہ عائلہ کا گھر ہے آپ نہیں روک سکتے ہیں عائلہ کو یہاں آنے سے۔۔۔!؛"ابرش کو یرمان کا لہجہ پسند نہیں آیا تھا۔

"ابرش تم شاید ضامن کا رویہ نہیں دیکھ رہی۔۔۔؟"یرمان ملک نے اپنی بیرڈ سہلائی تھی۔

"بھائی وہ غصے میں ہیں آپ جانتے ہیں سچویشن آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں ہنی مون کے لیے بیسٹ آف لک۔۔۔"عائلہ اب ابرش کو بہت عزیز ہو چکی تھی یرمان کے حوالے سے اور ضامن کے رشتے سے تو اسے عائلہ اتنی اچھی لگنے لگی تھی کہ وہ بتا نہیں سکتی تھی عائلہ کو۔

"جرمنی جارہے ہیں واپسی کی ڈیٹ کنفرم نہیں ہے تم آپنا خیال رکھنا ضامن تم پہ غصہ تو نہیں کرتا ہے اوَر یہ ہاتھ۔۔۔!؛ ہاتھ پہ کیا ہوا ہے ابرش۔۔۔؟" یرمان کی نظر ابرش کے ہاتھ پہ پڑی تو اس کی کلائی تھامے پوچھا ابرش مسکرائی تھی اس کا یرمان کا رشتہ اتنا اچھا نہیں رہا تھا۔

لیکِن جب جب وہ ضامن اوَر عائلہ کو دیکھتی اس کے دل میں خواہشات پیدا ہوتی کہ اس کا اور یرمان کا رشتہ بھی ضامن اور عائلہ کے جیسا ہو جائے۔

"یہ بس ایسے ہی تھوڑا سا جل گیا بھائی ہمارے نیکسٹ ویک سے فائنل پیپرز ہیں عائلہ نہیں دے گی۔۔۔؟" ضامن سٹڈی کو لیکر خاصا سیریس تھا ابرش کو فکر ہوئی عائلہ کی۔

"فائنل پیپرز سے زیادہ ضروری ہے یہ کام تم دعا کرنا اوَر میں نے انکل۔۔۔(پرنسپل صاحب۔۔) سے بات کرلی ہے سب مینج ہو جائے

گا۔۔۔ تم خیال رکھنا اپنا۔۔۔" ابرش کے ماتھے پہ نرمی سے ہونٹ رکھتے وہ عائلہ کو دیکھ رہا تھا جو لاؤنج میں لگی ضامن کی اور اپنی تصویر دیکھ رہی تھی شاید یہ تصویر کچھ پرانی تھی جس میں عائلہ پندرہ سال کی تھی۔

"آپ لوگ کھانا لیں۔۔۔!؛" وہ دونوں واپس جا رہے تھے ابرش کو ایسے اتنی جلدی ان کا جانا اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ چاہتی تھی کہ اپنے بھائی سے باتیں کرے اب تو وہ دونوں آ گئے تھے عائلہ کے سامنے ضامن کی جو حالت تھی اسے دیکھتے ابرش پریشان تو تھی لیکن مروتا اس نے یرمان کو کھانے پہ روکنا چاہا۔

"تُمھارے شوہر کو اچھا نہیں لگا ہمارا آنا۔۔۔" ضامن عائلہ کی کلائی زبردستی تھامتے باہر کی طرف بڑھ گیا جب کہ ابرش نے ایک نظر ضامن کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا تھا۔۔۔

ضامن عائلہ سے ایسا سلوک کرے گا ابرش کو اندازہ نہیں تھا ابرش ان چیزوں کو بہت لائٹ لے رہی تھی اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس کی ہال والی حرکت کی وجہ سے ضامن اور عائلہ کی زندگی کتنی بدل چکی تھی۔۔۔۔

ضامن عائلہ کی آنکھ میں ایک آنسو برداشت نہیں کرتا تھا آج وہ رو رہی تھی اور ضامن خاموشی سے چلا گیا ابرش کا دل چاہا رہا تھا وہ ضامن کے پیچھے کمرے میں جائے لیکن اس کے غصے سے خائف ہو رہی تھی دل بھی کر رہا تھا لیکِن وہ جا بھی کہہ نہیں رہی تھی۔

"کھانا نکال کر لے جاتی ہو سر کے لیے۔۔۔" ابرش کی نظر کھانے پہ پڑی تو دل ہی دل میں سوچتے وہ کچن کی طرف چلی گئی۔

.....

مایا پچھلے کتنے دنوں سے گھر میں بند تھی کسی دوست سے نہیں ملی کوئی پارٹی اٹینڈ نہیں کی ہر چیز سے دل چاٹ ہو گیا تھا اس کا پلان فلاپ ہو گیا وہ اُس دن یرمان کے ساتھ تعلق بنا لیتی لیکِن عین موقع پر یرمان نے واپسی کی بات کر دی اوُر عائلہ کو لیکر وآپس آ گیا تھا۔

مایا کو معلوم ہو چکا تھا کہ ابرش کی رخصتی ہو چکی تھی ضامن کے ساتھ عفت ملک سے اس سے بات ہوئی تھی وہ اس کے ساتھ تھیں لیکن یرمان نے جو دغادی تھی اس کا۔

مایا کا دل پوری طرح سے ٹوٹ چکا تھا وہ یرمان ملک کے رویئے سے بکھری ہوئی تھی مام ڈیڈ کا پریشر الگ سے تھا وہ اسے یرمان ملک کے قریب جانے کا

کہتے تھے مام کی باتیں ذہن میں آئی تو اس نے اپنے آنسو بمشکل صاف کیے تھے۔

"تم خوبصورت ہو مایا اوَر مرد ایک خوبصورت کے آگے ہار ہی جاتا ہے تم کچھ کرتی ہو۔۔" بیٹی کا ترکی جانے کا ان کو معلوم تھا لیکِن انہوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا کیونکہ وہ خود یہی تو چاہتی تھیں۔

"مام میں کیا کروں آپ میری حالتِ نہیں سمجھ سکتی ہیں یرمان کیون وہ عائلہ ہی کیوں؟ میں کیوں نہیں۔۔۔" وہ اپنے بال جھنجھوڑ رہی تھی اس پل دل اس قدر گھبرا رہا تھا کہ اس کا من کر رہا تھا یہاں سے بھاگ جائے۔

اس کا سیل فون بجا تو اس نے دیکھا کال آہل کی تھی وہ اس ٹائم اسے کال کیوں کر رہا تھا جب سے وہ ترکی سے آئی تھی اس کی اہل سے بات نہیں ہو سکی تھی ابھی آہل کی کال دیکھ کر وہ خاصی حیران ہو رہی تھی۔

"تھینک گاڈ تم نے کال تو ریسیو کی۔۔ کیسی ہو تم۔۔۔؟" مایا نے کال پک کرتے ہی آہل بے قراری سے بولا مایا نے بمشکل اپنی ہچکی ضبط کی تھی ورنہ دل کر رہا تھا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔

"میں ٹھیک۔۔۔ تم نے کام کیوں کی۔۔۔؟" وہ مارے باندھے بات کر رہی تھی مجبور ہو کر کیونکہ دل تو ہر چیز سے چاٹ تھا کچھ بھی کرے سے کسی سے بھی بات کرنے سے۔

"کیا ہوا ہے مایا۔۔؟" یہاں اہل کو مایا کی آواز سن کر ایک اطمینان سا ہوا وہیں مایا کی آواز اس پہ واضح کر گئی کہ وہ خاصی اپ سٹ ہے۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا آہل آئی ایم فائن۔۔۔ تمھیں کوئی کام تھا جس کے لیے کال کی۔۔۔؟" مایا نے انگلیوں کی پوروں سے اپنی آنکھیں صاف کی تھیں۔

"کیا بنا کام کے کام نہیں کر سکتا۔۔۔؟" آہل نے سرد آہ بھری کتنا بے چین رہا تھا وہ پیچھے کچھ دن مایا سے بات کرنے کے لیے۔

"بنا کسی کام کے تو کال کرنے کی کوئی تک نہیں بنتی آہل اگلا بندہ مصروف بھی ہو سکتا ہے۔۔۔!" آج مایا کے لہجے میں کچھ تھا جو آہل کو چبھا تھا۔

"آوو مطلب میں نے تمھیں ڈسٹرب کیا۔۔۔؟" آہل افسوس سے بولا مایا کے سرد اوٗر سنجیدگی بھرے تاثرات دیکھتے اسے یہی لگا کہ شائد اس نے مایا کو ڈسٹرب کیا ہے تبھی ارادہ معذرت کرنے کا تھا۔

"آہل یہ تو کال کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا کوئی کام ہے تو بتاؤ نہیں تو میں کال کٹ کر رہی ہوں۔۔۔" مایا کے لہجے سے بیزاری نمایاں تھی جیسے وہ دل پہ جبر کرتے آہل سے بات کر رہی ہو یہ سچ بھی تھا اس وقتِ مایا کسی سے بات

کرنے کے موڈ میں نہیں تھی یرمان کی طرف سے دیئے گھاو اس قدر گہرے تھے کہ بھرنے میں بھی وقت لگنا تھا۔

"سوری مایا مُجھے لگا تھا ہم کزنز سے زیادہ دوست ہیں لیکن اب مُجھے لگتا ہے کہ ہمارا کزن والا رشتہ بھی آہستہ آہستہ ختم ہو رہا ہے کیونکہ تُمھارے لہجے سے آج پہلی بار مُجھے یہ بیزاری محسوس ہوئی ہے اور یقین مانو مُجھے بہت برا لگ رہا ہے۔۔۔" آہل نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔

مایا کے رویئے سے وہ ہرٹ ہوا تھا اور جو بات اسے ہرٹ کرتی وہ سامنے والے کے منہ پہ کہہ دیتا تھا۔

"ہم کزنز تھے اور ہیں آہل اس وقت میں بہت اپ سٹ ہوں معذرت آگر تم ہرٹ ہوئے تو کوشش کرنا مجھے کچھ دن تک کال یا میسج نہ کرو۔۔۔" مایا نے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتے سسکی بمشکل روکی تھی۔

"کیوں اپ سٹ ہو مایا یو کین شئیر وود می ہم کزنز ہیں یار جو بھی پریشانی ہے شئیر کرو مجھ سے۔۔۔" وہ جانتا تھا مایا پریشان کس وجہ سے ہو گی یقینا یرمان ملک کی وجہ سے۔

"آہل پلیز مجھے اس بارے میں بات نہیں کرنی ہے تم آپنا کام کرؤ۔۔۔!؛" مایا کی آنکھوں سے آنسو نکلتے اس کے رخساروں کو بھگو رہے تھے۔

"میں تم سے ملنے آجاؤں۔۔۔؟" آہل نے اجازت لینی چاہی تھی مایا نے حیرانگی سے فون سکرین کو دیکھا۔

"اس وقتِ نہیں رہنے دو مجھے نیند آرہی ہے میں سونا چاہتی ہوں تمھیں میرے پیچھے خوار ہونے کی ضرورت نہیں ہے آہل۔۔۔!؛" وہ اس پل پوری طرح سے بیزار ہو چکی تھی۔

"واٹ خوار۔۔۔؟ یہ کسی باتیں کر رہی ہو مایا مُجھے تمھاری طعیبت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے یار ہم کئیں باہر چلتے ہیں۔۔۔!؛"

"آہل میں نے کہاناں مجھے کہیں نہیں جانا ہے کیوں پیچھے پڑ جاتے ہیں۔۔۔ بائے۔۔۔!؛" وہ خوُد نہیں جانتی تھی کہ وہ بول کیا رہی ہے اس نے فون بند کر دیا آہل کتنے ہی ثانیے بس موبائل کو دیکھتا رہا مایا کی حالتِ دیکھ دل کٹ رہا تھا۔

"یرمان اپنی لائف میں خوش ہے مایا تمھیں یہ بات تسلیم کر لینی چاہیے۔۔۔" وہ خیالوں ہی خیالوں میں مایا سے مخاطب تھا۔

دل بے چین تھا مایا سے ملنے کے لیے لیکن وہ مایا کا روٗیہ دیکھ کر خود کو روک چکا تھا اب۔

مایا نے خود انکار کیا تھا وہ نہیں ملنا چاہتی تھی اہل پھر وہاں جاتا بھی تو کوئی فایدہ نہیں تھا مایا کی مام کا رویہ ویسے بھی اس کے ساتھ کہاں آچھا تھا۔

.....

عائلہ مسلسل رو رہی تھی اس وقتِ وہ دونوں جہاز میں موجود تھے جرمنی کا راستہ خاصا لمبا ہو رہا تھا عائلہ کو رہ رہ کر ضامن کا رویہ پریشان کر رہا تھا ضامن نے اس کو گلے سے لگایا تھا اگر یرمان ملک بات نہیں کرتا تو یقیناً ضامن اس کو معاف کر دیتا اس کی آنکھیں بار بار بھیگ رہی تھی دل پہ بوجھ بڑھتا ہی جا رہا تھا ہر پل اس کو موت کے قریب جاتا محسوس ہو رہا تھا۔

وہ آنکھیں موندے بیٹھی تھی یرمان ملک اس کے ساتھ ہی بیٹھا تھا لیکِن عائلہ نے اس کو مخاطب کرنا ہی ضروری نہیں سمجھا تھا۔

وہ خاموشی سے آگے آنے والے لمحات کو سوچ رہی تھی دل کی گھبراہٹ تو حد سے زیادہ تھی جیسے وہ ضامن سے دوبارہ کبھی نہیں ملنے والی تھی یہ اطمینان تھا کہ ضامن نے اس کو سینے سے لگایا تھا اوَر اس کے گرد حصار بھی بنایا۔

ابرش کتنے حق سے اس کے گھر میں اس کے بھائی کی بیوی بنی رہ رہی تھی عائلہ کے لیے یہ منظر نا قابلِ برداشت تھا کتنی آسانی سے ابرش وہ سارا کچھ بھول گئی تھی۔۔

"کیا بھائی ابرش کو قبول کر چکے ہیں۔۔۔؟" اس کے دل کے کسی کونے سے یہ سوال اٹھا جس کا جواب خوَد ہی مل گیا ابرش کتنے قریب کھڑی تھی اس

کے بھائی کے اور درمیان میں ان کا جائز رشتہ بھی آگر ضامن کے دل میں ابرش کے لیے جذبات پیدا ہو گئے تو کیا ضامن ماضی بھول جائے گا۔

"عائلہ تم ابرش کو لیکر جو الٹا سیدھا سوچ رہی ہو بہتر ہے اپنی سوچ بدل لو تمھارا بھائی ابرش کو طلاق نہیں دے گا۔۔۔" یرمان ملک عائلہ کو خاموش نہیں دیکھ سکا سیدھے وہ دونوں ائیر پورٹ چلے آئے تھے گھر جانے کا ٹائم نہیں تھا اور نہ ہی وہ جانا چاہتا تھا۔

"ہمممم۔۔۔" عائلہ محض یہی کہہ سکی تھی وہ خاموش رہنا چاہتی تھی اس کو بس خاموشی چاہیے تھی اور وہ چاہتا تھا کہ عائلہ سے باتیں کرے جو وہ کرنے کے موڈ میں ہرگز نہیں تھی۔۔۔

"یہ ہمممم کیا ہوتا ہے تم جو سوچ رہی ہو مجھے اچھے سے سمجھ آرہا ہے لیکن بہتر ہے جو حالات چل رہے ہیں ان کو قبول کر لو ابرش بری نہیں ہے بس

حالاتِ ہی آیسے ہو گئے تھے۔۔۔۔"یرمان نجانے کیوں ابرش کی پوزیشن کلیئر کرنا چاہارہا تھا عائلہ کی بھابھی تھی ابرش وہ چاہتا تھا عائلہ ابرش کو قبول کر لیتی تو یہ اچھا تھا ان دونوں کے لیے۔

"میں اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی آپ کی بہن کے بارے میں مجھے کچھ نہیں کہنا ہے آپ کیوں آپ اپنی بہن کی پوزیشن کلیئر کرنا چاہتے ہیں میرے سامنے۔۔۔۔۔میں اُنہیں اپنی بھابھی کے روپ میں قبول نہیں کر سکتی ہوں۔۔۔!؛"وہ آنکھیں بند کئے ہی بولی تو یرمان ملک نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں.

"کیا مسلہ ہے عائلہ اب کیوں کر رہی ہو تم ایسا۔۔۔؟!"وہ جھنجھنایا تھا۔

"میں کیا کر رہی ہوں۔۔۔؟"یرمان ملک نے بزنس سیٹ بک کروائی تھی دونوں ہی اکیلے تھے اس کا پرائیویٹ جیٹ تھا جس میں بس پائلٹ کے علاوہ

وہ دونوں ہی تھے عائلہ کو گھبراہٹ ہو رہی تھی ترکی جاتے وہ دونوں اکیلے نہیں تھے لیکن آج وہ دونوں اکیلے تھے یہ تو اچھا تھا کہ اس کی طعیبت کے پیشِ نظر یرمان اس کو زیادہ کچھ نہیں کہہ رہا تھا۔

"اچھے سے جانتی ہو تم۔۔۔؟" وہ اس کی باتوں پہ تلملاتے بولا تو عائلہ نے آنکھیں میچ لی تھیں۔

"پلیز۔۔۔۔!؛" وہ جیسے بات ہی ختم کر چکی تھی اور یرمان نے اپنی گردن سہلائی تھی اس کو بھوک لگ رہی تھی ابھی سفر میں کافی ٹائم تھا اس نے کھانا آرڈر کیا تھا اور عائلہ سے بھی پوچھنا چاہا لیکن عائلہ نے انکار کر دیا تھا۔

"تمھارے لیے بھی آرڈر کیا ہے تمھیں کھانا پڑے گا تم اپنی صحت کا خیال نہیں رکھتی تبھی آج ایسی حالت ہے تمھاری اب سے نو مور کیئر

لیس۔۔۔۔!؛"وہ سنجیدگی سے کھانے کی ٹرے درمیان میں رکھتے بولا تو عائلہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں کھانا۔۔۔"عائلہ کو یرمان کا یہ انداز اچھا نہیں لگا تھا اب کیا کھانے میں بھی یہ انسان اپنی دھونس جمانے والا تھا۔

"وجہ۔۔۔۔؟"

وہ بتا نہیں سکی کہ اس کی وجہ یرمان ملک کی موجودگی تھی جو اس کے ساتھ بیٹھا تھا بھلا اس انسان کی وجہ سے وہ ریلکس رہ سکتی تھی۔

"ہر چیز کے پیچھے وجہ نہیں ہوتی۔۔۔!؛"وہ اس کو کھاتا دیکھ رہی تھی جو اس کی طرف دیکھتے کھانا کھا رہا تھا اب تو نوالہ بھی اس نے بنا کر عائلہ کے ہونٹوں کے قریب کیا جو وہ منہ نہ کھولتے وہ خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔

"میں نہیں مان سکتا ہر ایکشن کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے اگر تم میری وجہ سے خوُد کے ساتھ یہ ظلم کرو گی تو یہ بہت غلط ہے یار کم سے کم کھانا تو کھا لو۔۔۔"وہ عائلہ کے زہن میں چلتی سوچو کو بھی پڑھنے کی کوشش کرتا تھا۔

"آپ کچھ زیادہ ہی سوچتے ہیں اپنے بارے میں۔۔۔میں آپ کی وجہ سے میں کھانا نہیں کھا رہی ہوں۔۔۔"وہ اس کی باتوں پہ گھبرا گئی تھی لیکِن پھر بھی ڈھیٹ بن گئی تھی کونسا وہ کچھ جانتا تھا اس کے بارے میں۔

"کیا یہ سچ نہیں ہے؟"یرمان نے سوال کیا تھا.

"نہیں۔۔۔!؛"عائلہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"کھاؤ۔۔۔" یرمان نے ہاتھ میں بنائے نوالے کی طرف اشارہ کیا تو عائلہ کو نہ چاہتے بھی کھانا پڑا تھا کھانے کا ذائقہ آچھا تھا عائلہ کو پسند بھی آیا تھا بھوک بھی کھانے کا ذائقہ دیکھ کر چمک اٹھی تھی۔

تو انا سائیڈ پہ رکھتے اس نے خود ہی کھانا شروع کر دیا تھا دونوں نے ساتھ ہی کھایا تھا۔

"ضامن بھیا کو میرے۔۔۔ہاتھ کا کھانا پسند۔۔۔ تھا بہت وہ فرمائش کرتے تھے۔۔۔!؛" وہ کھوئے کھوئے سے انداز میں بولی شاید پل بھر کے لیے وہ بھول چکی تھی کہ اس کے سامنے یرمان ملک بیٹھا ہے جو غور سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔

"مُجھے بھی بنا کر کھلاؤ تو مانو۔۔۔!؛" وہ شریر لہجے میں بولا تو عائلہ کو اپنے بولے لفظوں کا احساس ہوا تھا وہ کیا بھول چکی تھی یرمان ملک کے سامنے۔

کھانے کے بعد کچھ ہی دیر میں وہ لوگ Berlin شہر پہنچ گئے تھے۔۔۔

عائلہ تو اس شہر کی خوبصورتی سے متاثر ہوئی تھی یرمان ملک نے پہلے ہی یہاں ایک خوبصورت گھر لے لیا تھا تاکہ وہ اور عائلہ ایک ساتھ سکون سے رہ لیں۔

گھر ہاسپٹل کے ساتھ تھا عائلہ کی سرجری کافی رسکی تھی کل ہونی تھی سرجری شام کے سات بجے۔

ابھی رات کے دس بج رہے تھے عائلہ کی آنکھیں نیند سے بند ہو رہی تھی وہ تو سو گئی تھی اور یرمان ملک اس کو اٹھائے آندر آیا تھا بیڈ پہ لٹائے اس پہ کمفٹر ٹھیک کیا آور اپنی شرٹ اتارتے وہ باتھ روم چلا گیا تھا شاور لیتے وہ تقریباً آدھے گھنٹے بعد واپس آیا تھا روم میں۔

یہاں کا موسم نارمل تھا نہ سردی نہ گرمی۔

گرمی تو دسمبر سے جنوری میں ہوتی تھی اور گرمی جون سے اگست تک یہ جون کی شروعات تھی لیکن موسم نارمل تھا یرمان ملک شرٹ کے بغیر ہی چلا آیا وائٹ ٹروزار میں وہ آپنے گیلے بالوں میں انگلیاں پھیرتے عائلہ کو دیکھ رہا تھا جو پرسکون سو رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس کے قریب بیٹھتے اس کے بالوں کو نرمی سے سنوارتے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھ چکا تھا عائلہ گہری نیند میں اس لئے محسوس نہیں کر سکی وہ نرمی سے عائلہ کے چہرے پہ ہونٹوں کا گھمبیر لمس چھوڑ رہا تھا۔

"تم نہیں جانتی ہو مجھے کتنی ٹینشن ہو رہی ہے عائلہ میں نہیں جانتا ہوں اس سرجری کا رزلٹ کیا ہو گا میری دعا ہے تمھیں کچھ نہ ہو۔۔۔ان چند دنوں میں تم میرے لیے کتنی ضروری ہو چکی ہو تم نہیں سمجھ سکتی ہو۔۔۔" وہ

سرگوشی کر رہا تھا عائلہ اگر جاگ رہی ہوتی تو اس کی باتیں سن کر وہ بے ہوش ہو جاتی۔

"سوتی رہو تم۔۔۔" وہ اس کے ہونٹ کو اپنے ہونٹوں میں لیتے بولا اور اس کی سانسوں شدت سے خود میں انہیل کیا عائلہ نیند میں ہی کسمکائی تھی لیکِن یرمان ملک نے اس کے ہونٹوں کو آزاد نہیں کیا تھا وہ ہنوز اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں پیوست کیے اس کی سانسوں کو خوُد میں انہیل کیا تھا۔

تیرے ہونٹوں کی لالی میں چھپی ہے کوئی بات،

میرے ہر خواب میں بسنے لگی ہے تیری ذات۔

یہ جو نرم، ریشم سے ہونٹ تیرے سجے ہیں،

میرے دل کے موسم انہی سے بھرے ہیں۔

نہ چوموں تو دل بے چین ہو جائے،

یہ طلب ہے جو ہر پل بڑھتی جائے۔

لبوں پہ تیرے جب ہنسی ٹھہرتی ہے،

میرے سینے میں جیسے خوشبو بکھرتی ہے۔

کبھی خاموش بیٹھو تو ہونٹ کچھ کہتے ہیں،

کبھی بول پڑو تو لفظ مہکنے لگتے ہیں۔

یہ سانسیں میری کمزوری بن رہی ہیں۔۔۔!؛ نشہ ہے ان ہونٹوں "
"میں۔۔۔۔ میں ایڈکٹ ہوتا جا رہا ہوں میں۔۔۔

میرے لب ترستے ہیں تیرے لمس کی خاطر،

کہ ہر چومنے سے ملے نئی زندگی کی تعبیر۔

کاش وقت یہیں تھم جائے،

بس تیرا چہرہ ہو، اور یہ ہونٹ لبوں سے مل جائیں۔

میں ہر ساہ میں صرف تجھے محسوس کروں،

ان ہونٹوں کی قربت کو، بس بے خود ہو کے چوموں۔

تیرے ہونٹوں کی حدت، جیسے شراب کا نشہ،

میری روح تک اترے ہے، دیتی ہے عجب سا مزہ۔

یہ چاہت، یہ لمس، یہ بے خودی کی رات،

بس تیرے ہونٹوں پہ مر مٹنے کی ہے بات۔

وہ اس کے بھیگے ہونٹوں کو سہلا رہا تھا عائلہ اس کی باتوں سے بے خبر سو رہی تھی۔

وہ اس کے لمس سے خود کو جی بھر کر سیراب کرتے اس کو اپنی بانہوں میں بھرتے ہی لیٹ گیا تھا۔

عائلہ کی نازکی اسے اپنی دھڑکنوں کے انتہائی نزدیک محسوس ہوئی عائلہ کی شال اس نے دیکھی تو خود کو کوسا اور اس کی شال اتار کر سائیڈ پہ رکھتے وہ اس کے ماتھے پہ ایک بار پھر سے ہونٹ رکھ چکا تھا دل مچلنے لگا تھا عائلہ کا لمس پاتے۔

"بس ایک بار سرجری کامیاب ہو جانے دو پھر ہمارے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہو گا میں تمھیں خود میں قید کر لونگا۔۔۔" وہ اس کے کان کی لو کو ہونٹوں سے چومتے گھمبیر سرگوشی کر رہا۔

عائلہ اس کے اتنے قریب تھی اب نیند کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا وہ ظالم لڑکی خود تو سو رہی تھی لیکِن یرمان کو اس کے وجود سے اٹھتی مہک بری طرح سے اٹریکٹ کر رہی تھی۔

عائلہ نے کروٹ بدلتے یرمان کے سینے میں چہرہ چھپایا اس کی شرٹ بے ترتیب ہوئی تو یرمان ملک کی نظریں اس کے سرخ پردے پہ گئی تھی جو صبح ہاسپٹل میں اس نے خود ہی تو عائلہ کو پہنایا تھا۔

اس کا ڈریس یرمان ملک نے خود بدلا تھا وہ نہیں چاہتا تھا عائلہ کو اس کے علاوہ کوئی دیکھے نجانے کیوں وہ ہو رہا تھا اتنا شدت پسند اور جنونی عائلہ کے لیے کہ بس اس کو خود میں قید کرنا چاہتا تھا۔

"یار تمھاری نیند۔۔۔"اس کی گردن کے خم پہ ہونٹ رکھتے وہ جھنجھنایا اس کی وایفی کی نیند پکی تھی کوئی بھی فایدہ اٹھالیتا اور عائلہ کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوتی۔

وہ عائلہ کے قریب آیسے ہی لیٹا رہا اس کو سکون مل رہا تھا اس کے اور عائلہ کے جہاں آنے کے بارے میں مایا نہیں جانتی تھی ویسے تو یرمان کو اس بات

سے فرق نہیں پڑتا تھا لیکن جیسے پہلے وہ استنبول چلی آئی یرمان نہیں چاہتا تھا کہ وہ ایسے ہی یہاں بھی آجائے۔

ترکی میں تو مایا زیادہ وقت ان کے ساتھ نہیں رہ پائی کیونکہ یرمان لوگوں کو واپس جانا پڑ گیا تھا پر یہاں ان کے کافی دن لگنے والے تھے کل تقریباً دوپہر کو وہ عائلہ کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جانے والا تھا اور ڈاکٹر سے بات کرنے کے بعد شام کو سرجری سٹارٹ ہوتی۔۔ نجانے آگے کیا ہونے والا تھا وہ بالکل بھی نہیں جانتا تھا ہاں عائلہ اس کے لیے اب بہت اہم ہو چکی تھی مختلف سوچیں اس کے دماغ میں چل رہی تھی ہاتھ ابھی تک عائلہ کے بالوں میں تھے جن کو وہ نرمی سے سہلا رہا تھا.

وہ وہیں لیٹا تھا جب اس کا فون بجنے لگا کال ڈیڈ کی تھی یقیناً وہ اس سے پوچھنے والے تھے کہ وہ دونوں خیریت سے پہنچ گئے ہیں یا نہیں۔

"ہاں ڈیڈ کیسے ہیں آپ۔۔۔؟" عائلہ کی نیند خراب نہ ہو وہ سیل فون اُٹھائے روم سے باہر نکل آیا تھا۔

"تم لوگ پہنچ گئے ملنے نہیں آئے گھر میں انتظار کر رہا تھا سوچا تھا تم دونوں کو خود چھوڑنے جاؤں گا ائیر پورٹ لیکِن مُجھے ڈرائیور سے خبر ملی جسے تم نے واپس بھیج دیا تھا۔۔۔" وہ برہم ہو رہے تھے۔

"ڈیڈ میں نے آپ کو بتایا تھا ہم لوگ سیدھے ہاسپٹل سے ہی نکل جائیں گے ائیر پورٹ پھر آپ انتظار کیوں کر رہے تھے۔۔۔؟" یرمان سنجیدگی سے بولا

۔

شاید ڈیڈ کی بے وقت کال دیکھ کر وہ تو شاید ان کی کال ریسیو ہی نہیں کرتا شاید ڈیڈ کی جگہ کوئی اوَر ہوتے تو کال ریسیو نہیں کرتے لیکن ڈیڈ کی ریسو کرنی پڑی تھی اس کو۔

"لیکن بیٹا آیسے اچھا نہیں لگا مُجھے کسی سے ملے بغیر ہی چلے گئے تم لوگ عائلہ کیا سوچے گی بیٹا۔۔۔!؛"وہ تشویش سے بولے تھے شائد انہیں عائلہ کی فکر ہو رہی تھی۔

"ڈیڈ ہم آتے ہوئے عائلہ کے گھر گئے تھے اُس کے بھائی سے ملے تھے اوُر مجھے لگتا ہے یہ کافی تھا۔۔۔"ضامن سے ہوئی ملاقات کا حوالہ دینا یرمان ملک نے مناسب سمجھا تھا۔

"کیا؟ ضامن اوُر ابرش سے ملے تھے؟ کیسی تھی ابرش؟"بیٹی کے لیے ان کا دل بے چین ہوا۔

"ڈیڈ ابرش بہت خوش تھی آخر کو من چاہا ہمسفر مل گیا ہے اُسے آپ پریشان مت ہوں ضامن بھی نارملی ملا عائلہ سے۔۔۔سب نارمل ہے آپ

ٹینشن لیں گے تو آپ کی طعیبت خراب ہو جائے گی۔۔۔!؛" وہ ڈیڈ کو پریشان نہیں دیکھ سکتا تھا پہلے ہی ان کی طعیبت ٹھیک نہیں رہتی تھی۔

"شکر ہے اللہ تعالیٰ کا ورنہ ضامن کے غصے سے مُجھے ڈر لگ رہا تھا ضامن وقتی غصہ دکھا رہا ہے لیکِن آگے سب ٹھیک ہو جائے گا عائلہ کا خیال رکھنا بیٹا یہ بہت نازک وقت ہے اتنی سی عمر میں ایسی بیماری۔۔۔!؛" وہ ہیئر ڈ سہلا رہے تھے عائلہ ان کو ابرش سے زیادہ عزیز ہو گئی تھی۔

"انشاء اللہ ڈیڈ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔!؛"

"قیوم آپ۔۔۔!؛" کوئی نسوان آواز یرمان ملک کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی لیکِن بس دو لفظ کیوں کہ قیوم ملک نے سامنے کو اشارے سے روک دیا تھا یرمان ملک نہیں چاہتے تھے کہ یرمان ملک کو اس بارے میں کچھ معلوم ہو۔۔

"ڈیڈ یہ آواز؟ کس کی آواز تھی؟ مام کی آواز نہیں ہے یہ۔۔۔؟ کون ہے یہ۔۔۔؟" یرمان ملک کی حس بہت تیز تھی وہ آواز مام کی نہیں تھی کسی اور کی تھی۔

"وہ۔۔۔ وہ میری۔۔۔ اسسٹنٹ۔۔۔۔" مارے گھبراہٹ کے قیوم ملک کے ہونٹوں سے لفظ ہی نہیں نکل رہے تھے وہ پریشانی سے اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو گھور رہے تھے۔۔۔۔۔۔

"ڈیڈ اس ٹائم آپ آفس تو نہیں ہوتے۔۔۔۔!؟" وہ تفتیش کرنا شروع ہو گیا تھا قیوم ملک کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیسے اور کن لفظوں سے یرمان ملک کو قائل کرے۔

"ہاں۔۔۔ آج وہ۔۔۔ کام۔۔۔!؛" وہ اس قدر گھبر گئے کہ اپنی گھبراہٹ کے تھروہی وہ یرمان کو شک میں ڈال چکے تھے یرمان کو یاد نہیں پڑتا تھا کہ

ڈیڈ کی کوئی اسسٹنٹ بھی ہے لیکن اس وقتِ دھیان عائلہ کی طرف تھا تو اس نے زیادہ کریدا نہیں ورنہ قیوم ملک کے لیے مشکل ہو سکتی تھی۔

"ریلکس ڈیڈ لگتا ہے کام کا پریشر زیادہ ہے آپ کام کمپلیٹ کر لیں میں بھی ریسٹ کرتا ہوں کل سے بہت بیزی ہونے والا ہوں بائے۔۔۔!؛" وہ چند مذید باتیں کرتے فون کٹ کر گیا قیوم ملک سے بات کرتے وہ واپس روم میں چلا آیا تھا۔

عائلہ کی پکی نیند اب اسے کسی گستاخی پہ اکسا رہی تھی عائلہ کا نازک سراپا اس کو بری طرح سے اٹریکٹ کر رہا تھا وہ خود پہ ضبط نہیں کر پا رہا تھا جو ان جذبات تھے کہ پوری طرح سے اسے بے بس کر رہے تھے وہ چاہا کر بھی خود پہ ضبط نہیں رکھ سکا تھا۔۔۔

بیڈ کی طرف آتے وہ ایک بار پھر سے عائلہ کے قریب لیٹتے اس کو اپنے سینے سے لگایا اور عائلہ اسے تکیہ سمجھتے اس کی گردن میں چہرہ چھپا گئی تھی۔

عائلہ نے چینج تک نہیں کیا تھا وہ ایسے ہی سو رہی تھی یرمان ملک نے سوچا وہ اسے ڈریس پہنا دے ویسے بھی جب وہ ہاسپٹل میں اسے چینج کروا سکتا تھا تو ابھی کروانے میں کیا حرج تھی۔۔

وہ اٹھتے عائلہ کے لئے ایک نائٹ ڈریس نکال کر لایا جو سپیلنگ سوٹ تھا عائلہ کو پہناتے اس کی نظریں بار بار اس کی نازکی سے الجھ رہی تھیں۔

"افففففف یہ لڑکی مجھے کسی کام کا نہیں چھوڑے گی۔۔۔!؛" وہ مسکرایا تھا عائلہ کی ناک سے ناک سہلاتے وہ آنکھیں موند گیا تھا۔

عشق نے نکما کر دیا

ورنہ ہم بھی آدمی کام کے تھے۔۔

.....

"قیوم کیا ہوا۔۔۔؟" وہ ڈر گئی تھی اپنی غلطی بھی تو معلوم تھی کیونکہ وہ کال پہ بات کر رہے تھے اسے اس طرح ان کو مخاطب نہیں کرنا چاہیے تھا قیوم آج تقریباً آتنے مہینوں بعد آئے تھے یہاں اوٗر وہ ان کا موڈ خراب دیکھ کر دل ہی دل میں گھبر رہی تھی۔

"یہ کیا تھا۔۔۔؟" وہ دانت پیستے بولے اج اگر یرمان ملک ان کے بارے میں جان جاتا تو پھر وہ کیا کرتے۔

"کیوں بات کی اریبہ۔۔۔؟ میں نے منع کیا تھا ناں جب میں کال پہ بات کر رہا ہوں تم درمیان میں نہیں بولو گی آگر آج یرمان کو تمھارے بارے میں

معلوم پڑ جاتا تو جانتی ہو کیا ہو سکتا تھا۔۔۔؟" وہ ابھی تک گھبرائے ہوئے تھے۔

"سوری وہ میں۔۔ مُجھے معلوم نہیں تھا تم بات کر رہے تھے اپنے بیٹے سے۔۔۔ تم غصہ کیوں کر رہے ہو وہ اپنی بیوی کے ساتھ ہے اس بارے میں زیادہ نہیں سوچے گا آپ خوامخواہ ہی پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔!؛" وہ قیوم ملک کی گود میں بیٹھتے ان کی گردن میں بانہیں حائل کر گئی تھی وہ ایسا تک ہی کرتی تھی جب قیوم ملک اس سے ناراض ہوتے تھے۔

وہ قیوم ملک سے تقریباً پندرہ سال چھوٹی تھی اور ان کو آفس میں ملی تھی بہت جلد اپنی خوبصورتی اور کام میں لگن کی وجہ سے وہ قیوم ملک کی نظروں میں آگئی تھی اور وہ اس سے اتنے امپرس ہوئے کہ سیدھا نکاحِ ہی کر لیا۔

یہ اُن دنوں کی بات تھی جب عفت ملک یرمان اوَر ابرش کے ہوتے بھی گھر میں کم ہی پائی جاتی تھی قیوم ملک خود ہی بچوں کو سنبھالتے تھے اوَر پھر ایسے میں ان کی کچھ ضروریات تھیں جو ان کو پوری کرنی ہوتی تھیں آور پھر جب ضروریات گھر سے پوری نہ ہوں تو مرد باہر ان ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔۔ایسے میں اریبہ کے وجود سے وہ اپنی طلب پوری کرتے تھے۔

پہلے پہل تو سب ٹھیک چلتا لیکِن اچانک سے جب عفت ملک نے بچوں میں انٹرسٹ لینا شروع کیا تو پھر ان کے لیے بہت مشکل ہوئی کیونکہ پھر عفت ملک ان کی ہر سرگرمی پہ نظر رکھتی تھیں۔۔

"وہ بیوی کے ساتھ ضرور ہے لیکن اس معاملے میں وہ بہت احساس ہے اریبہ۔۔۔ تمھیں احتیاط کرنی چاہیے تھی۔۔۔"وہ اریبہ پہ وہ زیادہ غصہ بھی

کہہ کر سکتے تھے وہ ماں بننے والی تھی اریبہ نے ان سے شادی کرنے کے لیے اپنے گھر والوں کو چھوڑ دیا تھا اور اب ان کے ساتھ وہ ان کی بیوی بن کر رہتی باقی دنیا کو جیسے کہیں پیچھے چھوڑ آئی تھی۔

"میں احتیاط کروں گی آگے آپ پریشان نہیں ہوں آپ جانتے ہیں میں آپ کو اداس اور پریشان نہیں دیکھ سکتی ہوں قیوم۔۔۔" وہ ان کی بیرڈ کو انگلیوں سے سہلا رہی تھی وہ مسکرائے تھے۔

"جانتا ہوں اریبہ بہت اچھے سے جانتا ہوں لیکن تم جوان ہو اور اب جو تمھیں مجھ سے چاہیے وہ مشکل ہے کیونکہ میں اب بوڑھا ہو رہا ہوں۔۔" اریبہ کے لمس کا اثر تھا کہ وہ سب بھولتے جا رہے تھے ویسے بھی اتنے مہینوں کے بعد وہ مل رہے تھے اریبہ سے کہاں ناراضگی دکھا سکتے تھے

گزرے کچھ مہینوں میں وہ بہت کم تھوڑے وقت کے لیے آئے تھے یہاں اریبہ سے ملنے کے لیے۔

"آپ اوَر بوڑھے۔۔۔ مذاقِ نہیں کریں قیوم آپ کو نوش تو کبھی ختم نہیں ہوتا میری سسکیاں آپ کا جوش بڑھا دیتی ہیں اوَر آپ کہہ رہے ہیں مُجھے صرف آپ چاہیے ہیں آپ کے علاوَہ کوئی اور نہیں قیوم۔۔۔" وہ ان کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے ہولے چھوتے بولی تو وہ مسکرائے تھے وہ بھی تو جانتے تھے ان کی قربت میں اریبہ کتنی پر سکون رہتی تھی وہ تنگ ہی کر رہے تھے اریبہ کو۔۔

اریبہ خاصی بے باک تھی اکثر باتوں ہی باتوں میں وہ قیوم ملک کے ہونٹوں کو چھو لیتی تھی اور قیوم ملک کو اس کا یہ انداز پسند بھی تھا عفت ملک سے انہوں نے نبھا کرنے کی بہت کوششیں کی تھیں لیکن عفت ملک کو ان میں

انٹرسٹ نہیں تھا ان کے لیے بس کام اہم تھا یہ سچ تھا کہ عفت ملک کے لیے انہوں نے بہت کچھ کیا بہت کچھ فیس کیا تھا لیکن عفت ملک یہ سب سمجھتی تو پھر شاید آج حالات ایسے نہیں ہوتے بہت مختلف ہوتے۔

انہیں سب سے زیادہ ٹینشن آنے والے بچے کی تھی نجانے یرمان اور ابرش کیاری ایکشن دیتے اور عفت ملک جو آج کل کچھ ضرورت سے زیادہ ہی ان میں دلچسپی لے رہی تھیں۔

اگر عفت ملک کو معلوم ہو گیا کہ انہوں نے نہ صرف شادی رکھی ہے بلکے ایک اور بچے کے باپ بنے والے ہیں تو نجانے کیا ہوتا وہ اس بات کو لیکر پریشان تھے اور اریبہ ان کے چہرے پہ پھیلے الجھنوں کے جال دیکھتے لب بھینچ گئی تھی اس کے ساتھ ہوتے بھی وہ کہاں ہوتے تھے اس کے ساتھ اس

کے وجودِ سے طلب تو پوری کرتے تھے لیکن سوچو میں وہ عفت ملک ہوتی تھی

"جانتا ہوں اریبہ تم نے میرے لیے اپنا سب کچھ چھوڑ دیا اور میں تمھیں دنیا کے سامنے اپنے نام بھی نہیں دے پایا بہت شرمندہ ہوں میں تم سے۔۔۔"وہ شرمندگی محسوس کر رہے تھے اریبہ ان کی بیوی تھی بھلے ان سے چھوٹی تھی لیکن پھر بھی ان کے لئے وہ عفت ملک جیسی ہی تھی۔

"آپ آج کیوں ان باتوں کو لیکر بیٹھ گئے ہیں قیوم۔۔۔مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی ہے آپ یہاں میرے پاس آتے ہیں تو اپنی یہ ٹینشن کچھ وقت کے لیے بھول جایا کریں۔۔۔"وہ ان کی شرٹ کے بٹن کھولتے ان پہ جھکی تھی وہ مسکرائے تھے۔

اریبہ نے نرمی سے اپنے ہونٹ ان کے سینے پہ رکھے۔۔۔وہ اتنی عمر گزر جانے کے بعد بھی بہت خوبصورت تھی اریبہ کا دل پہلو میں دھڑکا تھا پورے وجود میں جیسے قیوم ملک کی طلب جاگ گئی تھی وہ اپ سٹ تھے جانتی اپنے آنے والے بچے کو لیکر۔

شادی کے اتنے سالوں بعد اس کو ماں بننے کا سکھ ملنے والا تھا قیوم ملک کے ساتھ اس کا رشتہ مزید مضبوط ہونے والا تھا۔

"بھول ہی تو جاتا ہوں میں۔۔۔ تمھاری قربت میں کہاں کچھ یاد رہتا ہے بس دل اس نازک وجود کی گہرائیوں میں کھو جانے کا تمنائی ہوتا ہے۔۔۔"اریبہ کی شرٹ کندھوں سے سرکاتے وہ اس کی گردن کو ہونٹوں سے چومتے نیچے بڑھے تھے۔۔۔

"تو کھو جائیں میں بھی یہی چاہتی ہوں آپ مجھ میں کھو کر ساری دنیا بھول جائیں۔۔۔۔" وہ قیوم ملک کی بیرڈ سہلاتے گھمبیر لہجے میں سرگوشی کر گئی تو مقابل کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

انہوں نے اریبہ کو اپنے نیچے کرتے خود اس کے اوپر آتے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا تھا اریبہ مسکراتے ان کی شدتوں میں ان کا ساتھ دینی لگی تھی دھڑکنیں تھیں کہ قیوم ملک کے لمس سے بے ترتیب ہوئی تھیں لیکن ان سانسوں کا نشہ جیسے اس کے سر پہ چڑھ کر بول رہا تھا۔

قیوم ملک سے زیادہ نے قراری تو وہ خود دکھا رہی تھی قیوم ملک اس کی سانسوں کو پیتے اس کی نازکی پہ حق جتا رہے تھے انہوں نے بھلے اریبہ کو نیچے کیا تھا لیکِن اپنا وزن اریبہ کے پیٹ پہ نہیں ڈالا تھا ابھی سٹارٹنگ کے ڈیز تھے ان میں ویسے بھی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی تھی۔

وہ اس کی دھڑکنوں کو مٹھیوں میں بھرتے اس کے بیلی بٹن پہ انگلیاں رب کرنے لگے ان کے لمس میں بڑھتی شدت پہ اریبہ کی سانسیں بھاری ہونے لگی لیکِن قیوم ملک کو خوُد سے الگ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا وہ ہنوز اس کے ہونٹوں سے لپٹے اپنی تشنگی مٹا رہے تھے۔

درمیان میں معنی خیز خاموشی حائل ہوئی تھی اریبہ کی طعیبت کے پیشِ نظر وہ پیچھے ہوتے اس کی گردن میں چہرہ چھپا گئے تھے۔

وہ اب اریبہ کے ساتھ پہلے جیسا ڈیپ رومانس نہیں کر سکتے تھے اریبہ کی کوک میں ان کا خون پل رہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہو تم۔۔۔۔؟" وہ اس کے ماتھے پہ آئے بالوں کو نرمی سے پیچھے کرتے پریشان سے پوچھنے لگے کیونکہ اریبہ گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی انہیں اپنی فکر کرتے دیکھ کر وہ آسودگی سے مسکرائی تھی۔

"آپ کے ساتھ ہوتے مُجھے کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔" وہ قیوم ملک کی ناک سے ناک سہلاتے مسکرائی تو قیوم ملک کے ہونٹوں پہ بھی مسکرائی آئی تھی۔۔

"یہ اتنی ڈیپ باتیں کہاں سیکھی ہیں۔۔۔!؛" پہلی بار اریبہ کا لہجہ ان کو کچھ بدلا بدلا سا لگ رہا تھا۔

"اتنا عرصہ آپ کے بغیر رہ کر۔۔۔۔!؛" وہ اداس ہو گئی اس گھر میں سوائے ملازموں کے کوئی انسان نہیں رہتا تھا اکیلے ہونے کی وجہ سے وہ اکثر اکتا جاتی تھی۔

پہلے تو قیوم ملک روز آتے تھے لیکن اب ان کی روٹین چینج ہو چکی تھی وہ بہت کم آنے لگے تھے جس کو لیکر اریبہ بھی اچھی خاصی بے چین تھی۔۔۔

"سوری اریبہ۔۔۔!؛ تمھارا جو حق ہے میں تمھیں نہیں دے پایا ہوں تم میری بیوی ہو۔۔۔ اصولاً تمھیں ملک مینشن میں ہونا چاہیے تھا لیکن تم یہاں اکیلی۔۔۔ مُجھے بہت شرمندگی ہو رہی ہے۔۔۔" وہ شرمندگی سے سر جھکا گیے تھے اریبہ کا بھی حق تھا وہ بیوی تھی ان کی۔

"میں نے آپ سے کبھی شکائت کی!" وہ ان کے چہرے پہ پھیلی افسردگی ہی تو نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"لیکِن سچ تو یہی ہے ناں اریبہ کہ جو تمھارا حق تھا وہ تمھیں نہیں ملا۔۔۔ جس کے لیے میں واقعی شرمندہ ہوں تم اس سے بہتر ڈیزرو کرتی تھی۔۔۔۔" وہ اریبہ کے اوپر سے ہٹتے سائیڈ پہ ہوتے کہ اریبہ نے ان کو بیک ہگ کیا وہ وہیں رک گئے تھے۔

"آپ پلیز ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں آج آپ کو کیا ہو گیا ہے میں خوش ہوں یہاں کس چیز کی کمی ہے بھلا۔۔۔ہاں کبھی کبھار تنہائی سے اکتا جاتی ہوں لیکن میں نے آپ کا ساتھ پانے کے بعد کسی چیز کی طلب محسوس نہیں کی مجھے آپ کے علاوہ کچھ نہیں چاہیئے قیوم ملک۔۔۔اور آپ کے چہرے پہ میری وجہ سے گلٹ آئے یہ مُجھے پسند نہیں۔۔۔ آج کے بعد ایسی بات مت کیجئے گا ورنہ میں آپ سے روٹھ جاؤں گی۔۔"وہ قیوم ملک کو منا رہی تھی حالانکہ غلطی تو اس کی تھی بھی نہیں۔۔

اس نے کبھی ملک مینشن جا کر رہنے وہاں بسنے کے خواب نہیں دیکھے کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ یہ کبھی نہیں ہونے والا تھا جب تک عفت ملک اور قیوم ملک کے بچے تھے ملک مینشن میں وہ بھلا کیسے جا سکتی تھی وہاں۔

ہاں دل کرتا تھا کہ ملک مینشن جائے بس ایک بار گئی تھی جب شروع شروع میں قیوم ملک کی برتھڈے پارٹی تھی تب ملک مینشن کی خوبصورتی دیکھ کر وہ حیران رہ گئی تھی۔

اس نے خوابوں میں اتنا گھر دیکھا تھا حقیقت میں دیکھ کر تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی پھر اس نے عفت ملک اور قیوم ملک کے درمیان ہوئی باتیں سنی تو اسی کا فاہدہ اُٹھایا اور قیوم ملک کے قریب ہوئی کچھ ہی عرصے میں اس نے قیوم ملک کا دل جیت لیا اور مرد کو اور کیا چاہیے ہوتا ہے وہ گھر سے وہ حاصل نہیں کر پا رہے تھے جو وہ کرنا چاہتے تھے عفت ملک ان کو کبھی سمجھ ہی نہیں سکی تھیں یہی وجہ تھی انہوں نے باہر دل لگا گیا۔۔

جس میں سب سے زیادہ خسارہ عفت ملک کے حصے میں آیا تھا جس کا اندازہ ان کو ہرگز نہیں تھا لیکِن آگے چل کر اچھے سے ہونے والا تھا۔

"کب تک اریبہ ؟ کب تک ؟ تم نے تو رہ لیا لیکن ہمارا بچہ ؟ کیا وہ بھی اسی ہی زندگی جیے گا۔۔۔!؛" جب سے یہ خبر ملی تھی کہ اریبہ ماں بننے والی ہے وہ خوُد سے الجھے ہوئے تھے اریبہ کا کیا قصور ان سب میں وہ تو ان سے کچھ بھی نہیں مانگتی تھی۔۔۔

"آپ آج کیوں ایسی ڈیپر سڈ باتیں کر رہے ہیں آج تک سب ٹھیک چلتا رہا ہے آگے بھی سب بہتر ہی ہو گا آپ ٹینشن نہیں لیں۔۔۔۔!؛" اریبہ کو اس وقت قیوم ملک کی ضرورت تھی اس پل وہ بس ان کی بانہوں میں بکھرنا چاہتی تھی اتنے دن ہو گئے تھے انہیں ایک دوسرے کے قریب آئے۔

"اریبہ آج نہیں تو کل تو ہمیں اس بارے میں سوچنا۔۔۔" آگے لفظوں کو اریبہ نے اپنے ہونٹوں میں دبا لیا تھا وہ ان کی سانسوں کو پینے لگی شائد وہ مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی قیوم ملک اس کے عمل میں بے قراری

دیکھتے خود پہ ضبط نہیں کر پائے تھے بہت ساری پرو بلمز تھیں ایک ساتھ جن کو انہوں نے فیس کرنا تھا۔

"آپ بس سب بھول جائیں اور آج میں آپ کو جانے نہیں دوں گی یرمان تو یہاں ہے نہیں اوَر ابرش اپنے گھر آپ یہیں رہیں گے آج۔۔۔" وہ لاڈ سے فرمائش کر رہی تھی قیوم ملک مسکرا دیئے تھے وہ کہہ رہی تھی تو اس کی بات کیسے رد کر دیتے وہ۔

"آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں پہ نرمی سے ہونٹ رکھتے اس پہ گرفت مضبوط کرنے لگے دونوں اس وقت لاؤنج میں صوفے پہ لیٹے تھے۔۔۔

"ہاہاہا آپ میری باتیں ہی تو مانتے ہیں جیسے۔۔۔!؛" اریبہ طنزیہ ہنسی تھی وہ جانتے تھے اریبہ بالکل ٹھیک تھی اپنی جگہ وہ ہی بس تن گئے تھے حالات میں۔

"قیوم میرا وہ مطلب۔۔۔" ان کے چہرے کے تاثرات دیکھتے اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا لیکن انہوں نے اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھی تھی۔

"شششش مُجھے اس وقت بس تم چاہیے ہو۔۔۔" ان کی آنکھوں میں پھیلی اپنی طلب دیکھتے وہ مسکرائی تھی یہی تو چاہتی تھی وہ۔

"روم میں چلیں۔۔۔!؛" اس وقت لاؤنج میں کوئی بھی ملازمہ آسکتی تھی وہ کمرے میں چلے جاتے تو ہی بہتر تھا۔

"یہاں کیا مسلہ ہے۔۔۔؟" وہ لاؤنج میں ہی کافی کمٹیبل تھے کیونکہ وہاں ان دونوں کے علاوہ تھا ہی کون اور جانتے تھے کہ ان کی موجودگی میں ملازمین کم ہی آتے ہی گھر کی اندرونی سائیڈ پہ۔

"نہیں پر۔۔ اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔" قیوم کے ہاتھ اپنی شرٹ کے گلے پہ دیکھتے وہ ہبکا گئی تھی۔

"کیوں۔۔؟" وہ عجیب عجیب سے سوال کر رہے تھے۔

"چلیں ناں پلیز روم میں۔۔۔۔" وہ اسرار کرنے لگی تو قیوم ملک نے اسے بانہوں میں بھر لیا اور آندر کمرے کی طرف چلے آئے۔ کمرے میں آتے ہی اسے بیڈ پہ لٹایا اور خمار بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگے کہ وہ خود میں سمٹ گئی تھی۔

"ایسے نہیں دیکھیں۔۔۔!" ان کی نظروں سے وہ پزل ہوئی تھی قیوم ملک اپنے آپ کو ہر پردے سے آزاد کر چکے تھے پورے وجود میں مقابل کے مخملی بدن کی گہرائیوں کو ناپنے کی خواہش سرائیت کرتے ان کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔

"تو اور کیسے دیکھوں بیگم۔۔۔" وہ اُسے لٹائے خود اس پہ جھکتے بولے تو وہ آنکھیں میچ گئی تھی اتنی حیا اس پل قیوم ملک سے محسوس ہوئی جو اسے بھی ہر پردے سے آزاد کر گئے تھے۔

"نہیں نہیں دیکھیں۔۔۔۔" وہ اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ چکی تھی پہلے کیسے خود ہی بے قرار ہو رہی تھی اور اب اس کے پسینے چھوٹ گئے تھے۔

"کیوں نہ دیکھوں میری بیوی ہو۔۔۔" وہ ان کی نظروں میں چھپی بے باکی سے سرخ قندر ہوئی جواب اس پہ سایہ سا بنائے اس کی دھڑکنوں کو قریب سے سن رہے تھے۔

"ہوں۔۔۔ پر مجھے۔۔۔۔" وہ کروٹ بدل گئی قیوم ملک کی گرم سانسوں کی تپش سے اپنا چہرہ جھلستا محسوس ہوا تھا۔

وہ اس کی پشت پہ بنے تل کو دیکھتے بے خود ہوتے اس کے تل کو اپنے ہونٹوں سے جامنی کرنے لگے وہ سسکی تھی ان کے نرم گرم لمس پہ۔

وہ اس کا رخ اپنی طرف کرتے اس کی گہرائیوں میں سمائے تو اریبہ نے ان کے کندھوں پہ ہاتھ رکھا۔

قیوم ملک کے پورے وجود میں ایک سکون کی لہر دوڑ گئی تھی مقابل کی قربت میں وہ سب بھول جاتے تھے نرمی سے اس کے چہرے کے نقوش کو چُومتے وہ اس وقتِ لذت کی انتہا پہ تھے۔

ان کا سیل فون بجا تو وہ خاصے بدمزہ ہوئے اس وقت وہ اس پوزیشن میں نہیں تھے کہ کسی سے بات کرتے اس وقتِ ان کی ساری توجہ اریبہ پہ تھی۔

"اٹھالیں ضروری ہو گی۔۔۔" وہ ان کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھی تھوڑی ہی دیر میں وہ نارمل ہو گئی تھی قیوم ملک اتنے دنوں بعد قریب آئے تھے وہ بھی بھلا کہاں ناراضگی دکھا سکتی تھی۔۔۔

"چھوڑو تم۔۔۔!؛" یرمان سے وہ بات کر چکے تھے اس وقت یقیناً ان کو کال عفت ملک ہی کر رہی تھیں وہ آج کل جتنا گھر اور بچوں میں دلچسپی لے رہی تھیں یقینا ان کے نہ پہنچنے پہ وہ ان کے گارے میں جاننا چاہا رہی ہو نگی۔۔۔

"لیکِن۔۔۔"

"جانتی ہو ناں ان لمحاتِ میں مجھے کچھ سننا پسند نہیں ہے اریبہ لگتا ہے یہ اتنے مہینے تم سے دور رہا تو تم سب بھول گئی ہو یاد کروانا پڑے گا۔۔۔" وہ اریبہ کے رخساروں پہ دانت گاڑ چکے تھے وہ سسکی تھی اس وقت پورے کمرے میں اندھیرہ تھا۔۔۔

دونوں کی بھاری سانسیں کمرے میں گونج رہی تھیں قیوم ملک ابھی تک اریبہ کو اپنے بدن کا حصہ بنائے ہوئے اپنی تشنگی پوری کر رہے تھے۔

"میں وہ۔۔۔" وہ گھبرا گئی تھی قیوم ملک کی سرد آواز پہ اس کے ہر بار کی طرح پسینے چھوٹ گئے تھے۔۔

"چپ ایک دم چپ اریبہ بس خاموش رہو۔۔۔"وہ کمفٹر میں دونوں کو گم کرتے اس پہ گرفت مزید سخت کرتے چلے گئے تھے۔

•••••

"کیوں نہیں اٹھا رہے ہیں میرا فون آدھی رات ہو چکی ہے آفس سے تو شام کے نکل چکے ہیں پھر کہاں گئے ہیں فون بھی رسیو نہیں کر رہے ہیں۔۔۔!؛"عفت ملک اس وقت بلیو کلر کے نائٹ گاؤن میں ملبوس کمرے میں بے چینی سے ادھر ادھر ٹہلتے مسلسل قیوم ملک کا نمبر ملا رہی تھیں وہ اٹھا ہی نہیں رہے تھے نجانے کہاں تھے پہلے کبھی عفت نے ان کے آنے جانے کی ٹائمنگ نوٹ نہیں کی لیکن اب کچھ دنوں سے قیوم ملک کا رویہ ان کو کھٹک رہا تھا کچھ تھا جو وہ مس کر رہی تھیں۔

وہ کتنی ہی دیر ملاتی رہی نمبر لیکِن پہلے تو کال اٹھائی نہیں گئی اور پھر سیل فون ہی بند ہو گیا انہوں نے غصے سے اپنے بال جھنجوڑ دیئے۔

"پہلے کیسے خود میری توجہ پانے کے لیے جتن کرتے تھے اب جب میں خود کو بدل رہی ہوں تم یہ کیوں مُجھے اگنور کرتے ہیں۔۔۔" وہ بیڈ کے کنارے بیٹھی مسلسل قیوم ملک کے متعلق سوچ رہی تھیں۔

"کہیں وہ کسی اور۔۔۔۔" دل میں مختلف سوچیں جنم لے رہی تھی قیوم کا آیسے رات بھر گھر سے باہر رہنا ان کو بہت پریشان کر رہا تھا۔

"نہیں نہیں۔۔۔ میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہی یوں۔۔۔ وہ ایسا نہیں کر سکتے ہیں میرے ساتھ۔۔۔" انہوں نے خود کو تسلی دی تھی کہ جو بھی ہو قیوم ملک ان کے ساتھ آیسا ویسا کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔

وہ خود مانتی تھیں کہ ان سے بہت سی غلطیاں ہوئی تھیں وہ بہت کچھ ایسا کر چکی تھیں جو ان کو نہیں کرنا چاہیے تھا لیکِن اب جا کر پچھتانے کا کوئی فایدہ نہیں تھا۔

"یرمان بھی واپس نہیں آیا اپنی بیوی کے ساتھ کئیں قیوم ان سے ملنے ہاسپٹل تو نہیں چلے گئے۔۔۔ آہ ایسا ہی ہو گا اوَر میں کتنا کچھ سوچ رہی ہوں۔۔۔" اچانک سے ان کے ذہن میں یہ خیال آیا تو یرمان کا نمبر ملایا لیکں اس نے بھی نہیں اٹھایا تھا۔ بار بار نمبر ملایا لیکن وہ شائد بیزی تھا ان کے پاس میں موجود اپنی ایک دوست ڈاکٹر کا نمبر تھا انہوں نے اُسے کال کی انہیں یہ تو کنفرم کرنا تھا کہ آیا قیوم ملک ہاسپٹل ہی ہیں یا کہیں اوَر گئے ہیں۔

"ہائے کیسی ہو۔۔! یار تم سے ایک کام ہے مجھے نائٹ ڈیوٹی پہ ہی ہونا ہاسپٹل میں۔۔؟" انہوں نے اپنی دوست سے پوچھا جو اس وقتِ پیشنٹ کو چیک کر رہی تھی۔۔

"ہاں ہاسپٹل میں ہی ہوں بتاؤ کیا کام ہے۔۔۔؟" وہ مریضوں کو فری کرتے سکون سے عفت ملک سے بات کرنے لگی تھی۔

"یہاں اسی ہاسپٹل میں عائلہ نام کی پیشنٹ ایڈمٹ ہے یرمان کی بیوی ہے وہ مُجھے اس کے بارے میں پتہ کرنا ہے اُس کی طعیبت اب کیسی ہے وہ ٹھیک ہے۔۔۔؟" وہ قیوم ملک کے بارے میں پوچھتی تو عجیب لگتا تبھی پہلے عائلہ کے بارے میں پوچھا تھا۔

"وہ عائلہ نام کی پیشنٹ تو ڈسچارج ہو چکی ہے یرمان سے میری بات بھی ہوئی تھی وہ لوگ تو دوپہر کو ہی نکل گئے تھے ہاسپٹل سے تمھیں نہیں

معلوم۔۔۔؟"ڈآکٹر نے حیرت سے پوچھا عفت ملک کی حیرانگی میں بھی کئی گنا اضافہ ہوا عائلہ ڈسچارج ہو چکی تھی وہ تو اس بارے میں کچھ نہیں جانتی تھیں۔۔۔۔۔۔

"ہاں ہاں وہ۔۔۔مُجھے پتہ ہے۔۔۔مجھے عائلہ کی۔۔۔رپورٹس کے بارے میں جاننا تھا اس لئے پوچھا۔۔۔"وہ گھبرا گئی۔

"ارے کونسی رپورٹس میں نرس کو بھیجتی ہوں تم بتاؤ مجھے ویسے وہ لوگ تو اب نکل چکے ہوں گے بلکے نکل کیا وہ تو پہنچ بھی گئے ہونگے برلن۔۔۔
سرجری کے لیے سوری یار پیشنٹ آگیا ہے بعد میں بات کرتی ہوں میں۔۔۔۔"وہ مزید بات نہیں کر سکی تھی کیونکہ ایمرجنسی میں مریض آگیا تھا جس کو انہوں نے دیکھنا تھا۔

"سرجری۔۔۔۔برلن۔۔۔۔!؛" یہ لفظ ان کے دماغ میں گھوم رہے تھے کونسی سرجری وہ تو کچھ نہیں جانتی تھیں اس بارے میں۔۔

قیوم ملک اگر ہاسپٹل نہیں گئے تو پھر کہاں تھے اور یرمان کی بیوی کی سرجری ایک ہی گھر میں رہتے وہ بے خبر تھیں پہلے ابرش کی رخصتی ہو گئی اور اب یہ عائلہ.

"اللہ کرے مر جائے یہ لڑکی جان تو چھوٹے یرمان کی اس مڈل کلاس لڑکی سے۔۔۔ نجانے یہ ابرش کو کیا ہو گیا تھا پر قیوم۔۔۔" ان کا دھیان بار بار قیوم ملک کی طرف جا رہا تھا وہ کہاں جا سکتے تھے۔

"قیوم کیوں نہیں آ رہے۔۔۔؟" ہر گذرتے لمحے ان کی پریشانی بھی بڑھتی جا رہی تھی دل بے چین تھا وہ نہیں جانتی تھیں کہ ان کا شوہر کسی اور کی بانہوں میں تھا.

"فون کیوں بند کیا انہوں نے رات بیت رہی ہے اور ان کا کوئی اتا پتہ نہیں ہے۔۔۔" وہ جتنا سوچ رہی تھیں اتنا ہی الجھ رہی تھیں انہوں نے باہر قیوم ملک کے ڈرائیور کو دیکھنا چاہا تھا۔

وہ تھا یہاں قیوم ملک کہاں تھے وہ نیچے آئی اور ڈرائیور کو بلایا تھا میڈ کو بھیج کر تا کہ وہ اس سے پوچھ سکے۔

"کہاں ہیں تمھارے سر۔۔۔؟"۔

"میم وہ آفس سے نکلے تو اس کے بعد مجھے واپس بھیج دیا ابھی مُجھے نہیں پتہ وہ کہاں ہیں۔۔۔" ڈرائیور سر جھکائے آہستگی سے بولا تھا اپنی میم کے غصے سے وہ واقف تھا بچارا کم ہی پائی جاتی تھیں گھر پہ اور جب ہوتی تو سب کی کلاس لگتی تھی۔

"واٹ آفس کے بعد کہاں گئے۔۔۔؟" وہ پاگل ہونے کو تھیں اخر کو یہ انسان کیا چھپا رہا تھا ان سے کیوں نہیں بتا رہا تھا کہ وہ کر کیا رہا ہے کئیں نہ کئیں تو کچھ ایسا تھا جو ان کو پریشان کر رہا تھا۔

وہ ڈرائیور کو بلا وجہ سناتے کہ اس بیچارے کی غلطی بھی نہیں تھی واپس کمرے میں آچکی تھیں لیکن غصہ تھا ان کا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا پوری رات ان کی آنکھوں میں کٹی تھی ایک پل کے لیے بھی نیند نہیں آئی کیسے آتی خیال جو بار بار ان کا قیوم ملک کی طرف جا رہا تھا۔

یہاں اس پورے گھر میں وہ اکیلی تھیں سوائے ملازموں کے اور کوئی نہیں تھا اب تو ان کو وحشت سی ہو رہی تھی اس تنہائی سے۔

ایک ہی رات میں قیوم ملک کی غیر موجودگی میں ان کو یہ کمرہ کٹک رہا تھا تو پھر قیوم ملک کا کیا حال ہوتا ہو گا جو وہ پوری پوری رات ان کا انتظار کرتے

تھے لیکن عفت ملک اپنی پارٹیز اٹینڈ کرتے لیٹ نائٹ گھر آتی تھیں جب کہ ان کو معلوم ہوتا تھا کہ گھر میں بچے بھی تھے جو اتنے چھوٹے تھے کہ اُنہیں ماں کی آغوش کی ضرورت ہوتی تھی۔

"ایک بار آجائیں آپ۔۔۔ آج دوٹوک بات کروں گی آپ سے قیوم جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا پہلے بچوں کا نکاح کروادیا اوُر اب خود کی حرکتیں۔۔۔!؛" انھوں نے غصے سے ڈریسنگ ٹیبل پہ پڑا سارا سامان نیچے پھینک دیا تھا۔ آندر جو وبال اٹھ رہے تھے وہ کسی صورت کم نہیں ہو رہے تھے دل میں تو خدشات تھے جو صحیح ثابت ہو رہے تھے وہ سوچنا نہیں چاہتی تھیں لیکن پھر بھی ذہن سے یہ خیال اور سوچیں ایسی چمٹ چکی تھیں کہ نکل ہی نہیں رہی تھیں۔

ڈرائیور سے بات کرنے کے بعد وہ پوری طرح سے الجھ گئی تھی آفس تو شام میں ہی بند ہو جاتا تھا اور اس کے بعد تقریبارات بھی گزر چکی تھی پھر کیوں نہیں آئے ان کے شوہر۔۔

آج پہلی بار ان کے دل میں وہ احساسات وہ وہ جنم لے رہے تھے جو ایک بیوی کے دل میں ہوتے ہیں شوہر کے لیے پہلی بار انہون نے شوہر کی حرکتوں کو اتنی باریک بینی سے جانچا تھا۔۔۔

••••

ابرش پوری رات باہر گزار چکی تھی لاؤنج میں ضامن نے دروازہ نہیں کھولا تھا کتنی بار تو اس نے کھٹکایا بھی لیکن ضامن کی خاموشی نہیں ٹوٹی وہ ساری رات کمرے میں بند رہا اور ابرش باہر کھڑی۔۔

کتنی کوشش کی اس نے کہ ضامن دروازہ کھولے اور کم سے کم کھانا تو کھالے لیکن نہ تو ضامن نے دروازہ کھولا اور نہ ہی اس سے بات کی ابرش کے ساتھ ضامن کا ریلیشن پہلے بھی آیسا نہیں تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے اپنے دکھ سکھ شئیر کرتے اور اب تو عائلہ سے ملنے کے بعد ضامن مذید غصہ دکھا رہا تھا ابرش کی ٹانگیں شل ہو چکی تھیں آنکھیں بھی سرخ ہو رہی تھیں ساری رات جاگتے ضامن کی فکر کرتے گزر گئی تھی اب تقریباً صبح کے چھ بج رہے تھے ان کو یونی بھی جانا تھا ضامن کا ایک بہت امپورٹنٹ لکچر تھا۔

"کیا ایک بار پھر جاؤں۔۔۔؟" ابرش اپنی انگلیاں مروڑتے بند دروازے کو دیکھ رہی تھی کل صبح جو تھوڑا بہت کھایا تھا اس کے بعد سے اس نے کچھ نہیں کھایا تھا اب پیٹ میں بھوک سے مڑوڑ اٹھ رہے تھے۔۔

وہ ضامن کے بغیر کیسے کیا سکتی تھی اس نے کچھ نہیں کھایا تھا نہ ہی دل کر رہا تھا کچھ کھانے کو ضامن ساری رات سے کمرے میں بند تھا یہاں عائلہ اور یرمان کو آنا اسے اچھا لگا تھا وہیں اب بہت برا لگ رہا تھا کاش کہ وہ دونوں آتے ہی۔

ابرش نہیں جانتی تھی کہ ضامن کو سب سے زیادہ کیا بات بری لگی تھی لیکن ضامن کے ساتھ دکھ ہرے ہوئے تھے یرمان ملک کو دیکھ کر۔

"سر۔۔۔" اچانک سے ضامن کے روم کا دروازہ کھلا اور ضامن شرٹ لیس باہر نکلا آنکھیں سوجھی ہوئی تھیں جبکہ ہونٹ کالے سیاہ جیسے ساری رات وہ سموکنگ کرتا رہا ہو ابرش تیزی سے اس کے قریب آئی لیکن ضامن ابرش کو اگنور کرتا آگے کچن کی طرف بڑھا ابرش تو اس کی بے نیازی پہ کسک گئی وہ رات بھر سے اس کے لیے خوار ہو رہی تھی یہاں ضامن کے مزاج ہی

نہیں مل رہے تھے وہ تو بات کرنے کے حق میں بھی نہیں تھا ابرش کو حد سے زیادہ غصہ آیا تھا اس کا کوئی قصور نہیں تھا اس کے کہنے پہ تھوڑی آئے تھے عائلہ اور یرمان تو پھر ضامن کا منہ اس کے ساتھ کیوں پھولا ہوا تھا جیسے غلطی اس کی ہو۔۔۔وہ ضامن کے پیچھے پیچھے ہی کچن میں چلی آئی جو سینڈوچ بنا رہا تھا شاید خود کا ناشتہ بھی تیار کرنا تھا اسے۔

اچانک سے ضامن کی نظر کل والے کھانے کی طرف گئی جو ایسے ہی پڑا تھا ابرش نے بھی کچھ نہیں کھایا ہوا تھا یعنی اس کے ساتھ کل سے ابرش نے بھی کچھ نہیں کھایا تھا وہ یہ تو نہیں چاہتا تھا آخر ابرش اس کی اتنی فکر کر کے کیا ثابت کرنا چاہتی تھی کہ ابرش کو اس سے محبت ہے اگر یہ ابرش ملک کی محبت تھی تو ایسی محبت ضامن عباس کو نہیں چاہیے تھی۔۔

"آپ ناشتہ بنا رہے ہیں۔۔۔!؛"ضامن جو کہ سینڈوچ بنانے کے لئے ویجیٹبلز چوپڈ کر رہا تھا جب اس کو ابرش کی آواز سنائی دی لیکن اس نے نظر انداز کر دی وہ اس وقت مزید سیپس اور تنہائی چاہتا تھا کم سے کم ابرش سے تو بات کرنے کے موڈ میں وہ تھا ہی نہیں لیکن مصیبت یہ تھی کہ ابرش اب اس کے سر پہ چوبیس گھنٹے سوار رہتی تھی۔

"آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں میں۔۔۔سنائی نہیں دے رہا ہے آپ کو۔۔۔؟ یا پھر آپ مجھ سے بات ہی نہیں کرنا چاہتے ہیں بتائیں۔۔۔؟"رات بھر کی تھکی ہوئی تھی آنکھیں اس قدر جل رہی تھی پیٹ خالی ہونے کی وجہ سے چاہوں کا راج تھا اور مقابل کو اس کی کوئی فکر ہی نہیں تھی کیسے اطمینان سے وہ اپنا بریک فاسٹ بنا رہا تھا۔

"آپ بہتر طور پہ جانتی ہیں مجھ سے مخاطب کرنے کی کوشش ہی نہیں کریں آپ مس ملک۔۔؟؛" وہ غصے میں تھا نائف اس نے کاؤنٹر پہ زور سے پھینکی تھی۔۔

"آپ یہ آپنا غصہ ہمیشہ مجھ پہ ہی کیوں نکالتے ہیں جیسے میں آپ کو پریشان کر ٹائم پریشان کرتی ہوں۔۔۔!؛" ابرش ضامن کے قریب ایک تھی۔

نظریں اس کے شرٹ کی قید سے آزاد وجود پہ تھیں اس کے بازوؤں کے پھولے سکس پیک اسے بری طرح سے اپنی طرف اٹریکٹ کر رہے تھے۔

"کیوں کہ میری لائف میں جتنی بھی پروبلم چل رہی ہیں ان کی زمہ دار آپ ہیں آپ بھول جاتی ہیں بار بار لیکن میں نہیں بھول سکتا ہوں وہ کبھی نہیں بھول سکتا ہوں جو آپ نے کیا ہے۔۔۔!؛" وہ سینڈوچ بنا چکا تھا لہذا اب اپنے لیے کوفی بنانے لگا آیسے میں اس نے ابرش کو نظر انداز کیا اب اتنا بھی

اچھا نہیں تھا کہ ہر روز ابرش کو ناشتہ بنا کر کھلاتا ویسے بھی وہ ابرش پہ واضح کر چکا تھا کہ ابرش اب سے اپنا سارا کام خود کرے گی۔

"میں بھول جاتی ہوں لیکن آپ بار بار یاد دلاتے ہیں مُجھے۔۔۔ کیا چاہتے ہیں ہمیشہ ماضی میں ہی رہنا ہے کبھی حال کے بارے میں نہیں سوچنا ہے آپ نے۔۔۔" وہ دانت پیستے ضامن کا سینڈوچ دیکھ رہی تھی جسے دیکھ کر اس کی بھوک پوری طرح سے چمک چکی تھی ضامن کی کوکنگ وہ ویسے بھی فین ہو چکی تھی اب دل کر رہا تھا ضامن کا سینڈوچ اٹھا کر کھالے لیکن مقابل کے غصے سے بھی تو اس کی جان جاتی تھی سو بس دور دور سے ہی سینڈوچ کو دیکھنے پہ اکتفا کیا کھا لیتی تو مقابل کے غصے سے نہیں بچ پاتی۔

وہ غور سے ضامن کو سینڈوچ بناتے دیکھتی رہی اب خود ٹرائے کرتی تو بہت اچھا بنالیتا تھا لیکن وہ ٹرائے ہی تو نہیں کرنا چاہتی تھی اس کی جان جاتی تھی ان کاموں سے بھلے ضامن جتنا مرضی کہتا وہ یہ کام نہیں کرنے والی تھی۔

"میرے حال اور مستقبل کے بارے میں سوچنے کی آپ کو کوئی ضرورت نہیں ہے آپ خود تک محدود رہیں تو بہتر ہیں اپنی لمٹس کراس کرنے کی کوشش نہ کریں یہی بہتر ہے آپ کے لئے۔۔۔" وہ کوفی کا مگ لبوں سے لگاتے سنجیدگی سے بولا۔

"میں بیوی۔۔۔"

"میں بیوی ہوں آپ کی رائیٹ؟ مس ملک آپ کا یہ جملہ میں اتنی دفعہ سن چکا ہوں کہ مزید سننے کی خواہش نہیں ہے آپ کو شاید میری باتیں سمجھ میں

نہیں آتی ہیں یا پھر آپ سمجھنا ہی نہیں چاہتی ہیں۔۔۔جو بار بار یہ حوالہ دیتی ہیں آپ۔۔۔۔!!"ضامن پلٹا تو ابرش جو اس کے پیچھے کھڑی تھی اس کا سر ضامن کے سر سے ٹکرایا تھا ابرش کو تو اپنی آنکھوں کے سامنے زمین گھومتی محسوس ہوئی تھی۔

"میں یہ حوالہ دوں گی آپ مانیں یا نہ مانیں میں مسز ضامن عباس ہوں میری اس گھر میں موجوگی اس بات کا ثبوت ہے کہ میں آپ کی بیوی ہوں۔۔۔"وہ ضامن کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اس کے قریب ہوئی تھی۔۔۔

"کیا پھر سے آپ کا kiss کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔!؛"کل کیبن میں بھی تو اس نے ایسے ہی ضامن کے قریب آتے kiss کی تھی تو پھر ایک دفعہ پھر بھی وہ کر سکتی تھی ضامن کو تو ابرش سے کسی بھی اچھے پن کی امید نہیں تھی

"وہ میں۔۔۔" ابرش کا چہرہ سرخ ہوا اس نے کہاں سوچا تھا ضامن kiss والی بات کو آیسے پکڑ لے گا کہ بار بار کس کا حوالہ دے گا وہ تو بات بات پہ یہ ہی طعنہ مار رہا تھا۔

ابرش کا شوہر تھا وہ ابرش اس کے ہونٹوں کو چوم سکتی تھی اس میں اتنا آوور ری ایکٹ کرنے کی ضرورت نہیں تھی ضامن کو۔

"کیا وہ میں۔۔۔؟ اب بات نہیں بن پا رہی ہے آپ سے؟ کل جب وہ حرکت کر رہی تھیں تب تو نہیں سوچا آپ نے کہ ہم یونیورسٹی میں پڑھنے جاتے ہیں رومانس کرنے کے لیے نہیں۔۔۔!؛" ضامن نے ابرش کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے قریب کر لیا تھا آگر ابرش نہیں ہوتی تو اس وقت وہ اکیلا بیٹھا ہوتا لیکن اگر ابرش نہیں ہو گی تو اس وقتِ اس کی زندگی میں ایسی سچویشن بھی نہیں ہوتی۔

"ہاں تو صرف kiss کرنا آپ کے نزدیک رومانس ہے اگر آپ کو ایسا لگتا ہے تو رومانس کے معاملے میں زیرو ہے سر جی۔۔۔" وہ ایڑیاں اوپر اٹھائے ضامن عباس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی.

"آپ کو بڑا ایکسپیرینسن ہے اس معاملے میں۔۔؟" وہ سنجیدہ تھا لیکِن ابرش کو اس کی یہ بات طنز لگی تھی جیسے ضامن اس پہ طنز کر رہا ہو۔

"اپنے ہسبنڈ کے ساتھ کرتی ہوں۔۔۔!؛" ابرش بنا جھجکے ایک بار پھر سے بے باکی سے ضامن کے ہونٹوں کو دیکھ رہی تھی نظروں میں خماری تھی وہ کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو رہی تھی.

"اہہہہہہ ہسبنڈ۔۔۔۔" وہ ابرش کو سر تا پا گھورتے واپس کمرے میں چلا گیا ارادہ یورنیورسٹی کے لیے تیار ہونے کا تھا لیکچر تو اس نے لینا تھا مس نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ عائلہ کے لئے وہ کچھ نیگیٹو نہیں سوچتا تھا لیکِن اب جو حالات بن

رہے تھے اس کے دل میں الٹی سیدھی سوچیں جنم لے رہی تھیں کیا یہ سچ تھا کہ عائلہ نے یرمان ملک کی پرسنالٹی اس کی جائیداد اور اس کے سٹیٹس سے امپریس ہو کر یرمان ملک کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا۔

وہ دونوں ہنی مون پہ جا رہے تھے عائلہ چاہتی تو انکار بھی کر سکتی تھی لیکِن وہ یرمان کے ساتھ جا رہی تھی تو اس کا مطلب تو یہی تھا کہ وہ یرمان ملک کے ساتھ خوش تھی کیا ضامن کو بھی ایک اچھا بھائی ہونے کے ناطے عائلہ کی پسند کو قبول کرنا چاہیے تھا لیکِن وہ ایسا نہیں کر پا رہا تھا یرمان ملک جو گھٹیا حرکت کر چکا تھا ابرش کی رخصتی کے لئے اس پہ پریشر ڈال کر وہ ضامن مر کر بھی نہیں بھول سکتا تھا وہ تو پہلے والی باتوں کو دل سے لگائے ہوئے تھا کجا کہ اوپر سے یرمان ملک کی یہ نئی حرکت سونے پہ سہاگا تھی۔۔۔

"کیا مُجھے ان کا ناشتہ ٹرائے کرنا چاہیئے۔۔۔؟" ابرش نے اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھا بھوک کی وجہ سے اسے اب چکر آرہے تھے وہ بمشکل کھڑی تھی ضامن کی کوفی پہ بھی اس کی بری نظر تھی ضامن کے غصے سے خائف وہ ضامن کا ناشتہ نہیں کر پا رہی تھی لیکِن دل کر رہا تھا کہ وہ یہ سینڈوچ اور کوفی سے بھرپور انصاف کرے۔۔۔

"مس ملک آپ کو یورنیورسٹی نہیں جانا۔۔۔؟" ضامن دس منٹس بعد واپس آیا تو دل پروفیسر کے گیٹ اپ میں بالکل تیار تھا ابرش کے قریب کھڑتے ہوتے وہ سنجیدگی سے بولا تو ابرش اچھل کر پیچھے ہوئی بے ساختہ اس نے اپنے سینے پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔

"ڈرامہ کوئن۔۔۔!؛" وہ دل ہی دل میں ابرش کو ایک نئے نام سے مخاطب کر چکا تھا۔۔۔

"جانا ہے سر بس پانچ منٹس۔۔۔۔" ابر ش روم میں چلی آئی جیسے ہی وہ روم میں داخل ہوئی اس کو زور کی کھانسی ہوئی اس نے اپنے ناک اوٗر منہ پہ ہاتھ رکھا تھا کمرے میں سگریٹ کی بدبو تھی جیسے ساری رات ضامن سموکنگ کرتا رہا ہو۔

"جانتے بھی ہیں مجھے نہیں پسند پھر بھی کرتے ہیں مجھے تو لگتا ہے کہ جان بُوجھ کر کرتے ہیں تاکہ مُجھے تنگ کر سکیں۔۔۔!؛" وہ ایسے ہی ناک پہ ہاتھ رکھے سوچے جا رہی تھی پھر آگے بڑھتے وہ چینج کرنے چلی گئی واپس آئی تو سیمل سی شرٹ اوٗر جینز میں ملبوس سٹولر گلے میں ڈال چکی تھی۔

آئینے کے سامنے اس نے ایک نظر خود کو دیکھا جب اچانک سے اس کی نظروں کے سامنے عائلہ کا سراپا گھوما وہ یورنیورسٹی میں گاوٗن پہنتی تھی اس نے بھی گاوٗن کا سوچا اس کے پاس گاوٗن اوٗر عبایہ ٹائپ کی کوئی چیز نہیں

تھی وہ عائلہ کے کمرے میں چلی آئی کسی دوسرے کی چیز استعمال کرنے کی عادت تو نہیں تھی لیکن اس نے عائلہ کی وائٹ کلر کی شال نکال لی تھی۔۔۔

اس کا دل چاہا کہ وہ شال اوڑھے اس نے شال اوڑھ لی شال اوڑھتے ہی اس کو ایک محفوظ سا حصار آپنے گرد محسوس ہوا۔۔۔

شال اوڑھتے اپنا بیگ لیتے وہ باہر لاونج میں صوفے پہ اس نے اپنا بیگ رکھا اور کچن کی طرف دیکھا یقیناً اب تو ضامن ناشتہ کر چکا تھا۔

اس کی بھوک چمک رہی تھی اگر تھوڑی دیر تک ناشتہ نہیں کرتی تو بے ہوش ہو جاتی اس نے سوچا کہ وہ یونی کی کینٹین سے ہی جا کر کھائے گی یہاں تو وہ بنانے سے رہی وہ کچن میں آئی تو ضامن چیئر پہ بیٹھا سامنے رکھے ناشتے کو گھور رہا تھا اس نے ابھی تک سینڈوچ کی ایک بائٹ بھی نہیں کھائی تھی ایسے ہی پڑا تھا ناشتہ کیا وہ ابرش کا انتظار کر رہا تھا ابرش کا دل خوش فہم سا ہوا اتنا

اچھا وہ تھا نہیں اور نہ ہی ابرش اس کے بارے میں ایسا ویسا کچھ سوچنا چاہتی تھی۔

"مس ملک وہاں کھڑے ہو کر ٹائم ضائع کرنے سے بہتر ہے کہ یہاں آئیں اور ناشتہ کریں آپنا۔۔۔!؛" وہ سینڈوچ کو ہاف کر چکا تھا آگر ابرش کے لئے ناشتہ بنانے لگتا تو بہت ٹائم لگ جانا تھا لہذا اس نے اپنا ناشتہ ہی ابرش کے ساتھ شئیر کرنے کا سوچا۔

یہ خیال اس کے دل میں کیوں آیا وہ سوچنے لگا جب ابرش کچن سے نکل گئی تھی تو وہ ناشتے کرنے لگا لیکن جیسے ہی اس نے سینڈوچ اٹھایا اسے خیال آیا کہ ابرش بھی بھوکی ہے اس نے بھی تو کل سے کچھ نہیں کھایا تھا وہ پھر کھا نہیں سکا اس نے سوچا کہ ابرش کے ساتھ وہ شئیر کر لے گا۔

عائلہ اور یرمان ملک یہاں آئے تھے اس میں ابرش کی تو کوئی غلطی نہیں تھی اس بچاری نے ان کو تھوڑی کہا تھا کہ وہ یہاں آئیں۔۔

اگر یرمان ملک ابرش کا بھائی تھا تو اس میں ابرش کی تو کوئی غلطی نہیں تھی وہ ابرش کے لیے اتنا اچھا سوچنے والا ہر گز نہیں تھا لیکِن وہ پھر بھی سوچ رہا تھا۔

دوسری طرف ابرش تو ضامن کی آواز سن کر حیرانگی سے ضامن عباس کو دیکھ رہی تھی کیا یہ ضامن ہی تھا وہ اس کے ساتھ ناشتہ شئیر کر رہا تھا ابرش کے لیے یقین کرنا مشکل تھا لیکن یہ سچ تھا کہ ضامن اس کو ناشتے کا کہہ رہا تھا

۔۔۔۔

وہ پھر انکار کیسے کر دیتی چھوٹے چھوٹے قدم لیتے وہ آگے بڑھی اچانک سے ضامن کی نظریں ابرش کے وجود پہ موجود عائلہ کی شال پہ گئی تھیں وہ شال اوڑھے ہوئے تھی ضامن بے یقینی سے اس کے مخملی وجود کو دیکھ رہا تھا۔

کہاں وہ بولڈ ڈریسنگ کرتی تھی اور اب وہ اس کے سامنے شال اوڑھے کھڑی تھی یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ یہ وہی ابرش ملک تھی کیا وہ ضامن کے لیے خود کو بدل رہی تھی کیا ضامن کی وجہ سے وہ اپنی ڈریسنگ بدل رہی تھی کل ضامن نے ابرش سے چینج کروایا تھا ڈریس اور آج وہ خود ہی ایسا ڈریس پہن کر آئی کہ اس کو چینج کرنے کی ضرورت نہ پڑے بلکے آج تو ساتھ شال کا بھی اضافہ ہو گیا تھا۔

جو ضامن کو تو ابرش کی شخصیت میں ایک مثبت تبدیلی لگی تھی ابرش کا خود کو بدلنا ضامن کے دل میں موجود اس کے خلاف نفرت کو کم کر رہا تھا۔

"مس ملک اب یہاں کھڑی ہو کر سوچو میں گم ہو گئی ہیں آپ آخر اتنا کیوں سوچ رہی ہیں آپ۔۔۔؟" ضامن پھر سے اسے ایک سوچو میں گم دیکھتا

دانت پیستے بولا اب کم سے کم ابرش کے سامنے وہ اس کی تعریف ہر گز نہیں کرنے والا تھا۔۔

"آپ میرے ساتھ ناشتہ کریں گے ؟"اس نے دوبارہ پوچھا اور ضامن کو اس کی زہنی حالت پہ شبہ ہوا۔۔

"آپ کو یقین دلانے کے لیے اب میں کیا کروں ؟!؛"ضامن نے ٹھوڑی ہاتھوں پہ ٹکائے سنجیدگی سے استفسار کیا تو ابرش ہڑبڑا گئی تھی۔

"نہیں وہ۔۔۔یہ ایک سینڈوچ ہے آپ کا۔۔۔!؛"ابرش بار بار شال کا کونا ہاتھوں میں تھامے کنفیوز سی تھی۔

"آپ کے ساتھ شئیر تو نہیں کرتا میں لیکِن کر رہا ہوں جلدی کریں ختم ناشتہ ہم لیٹ ہو چکے ہیں۔۔۔!؛" وہ ہاف سینڈوچ ابرش کی طرف کسکاتے خوُد بھی کھانے لگا رات بھر اس نے کافی سزا دی تھی خود کو۔

"آپ نے رات سموکنگ کی تھی۔۔۔؟" ابرش کے اچانک سوال کرنے پہ ضامن نے بھنویں آچکاتے ابرش کو دیکھا جس کی نظریں ضامن پہ ہی تھیں

۔

"یہ آپ کا مسلہ نہیں ہے مس ملک۔۔۔ آجائیں۔۔۔!؛" وہ اپنی جیکٹ اٹھاتے کچن سے نکل آیا تھا۔

"ہائے یہ سچ میں سر ضامن ہی تھے جہنوں نے مجھ سے اپنا سینڈوچ شئیر کیا۔۔۔ کیا یہ بدل رہے ہیں۔۔۔" وہ خوش فہم سی ہوئی لیکن پھر ضامن کا غصہ یاد آیا تو تیزی سے آپنا بیگ اٹھاتے وہ کچن سے نکلتے کار پورچ میں آئی

یہاں ضامن اس کے انتظار میں ہی تھا گاڑی کا دروازہ کھولتے وہ شال سبھنالتے بیٹھی تھی شال بڑی تھی ابرش سے سبھنالی نہیں جارہی تھی عادت جو نہیں تھی پہلی بار کررہی تھی تھوڑا مشکل تو ہونا ہی تھا۔۔۔

وہ ایسے کام کررہی تھی جن سے ضامن پہ اس کا آمپرشن آچھا پڑے۔۔۔

"یہ پتہ تھا کہ کیری نہیں ہوگی تولی کیوں۔۔۔؟" ضامن اسے کب سے شال کے ساتھ الجھتا دیکھ رہا تھا کبھی وہ سر پہ شال ٹھیک کرتی تو کندھے سے لیکن وہ بار بار کبھی اس کے کندھے سے سرک جاتی تو کبھی اس کے سر سے۔

"فرسٹ ٹائم ہے ناں ہے عادت ہو جائے گی مُجھے میں تو سوچ رہی ہوں گاؤن لے لوں اس میں کمفیٹبل رہوں گی۔۔۔" صرف ضامن کے بات کرنے پہ ہی وہ شروع ہوگئی تھی اسے ضامن سے باتیں کرکے بہت اچھا لگتا

تھا۔۔۔ لیکن ضامن اپنے موڈ کے حساب سے بات کرتا تھا جب اس کا دل ہوتا۔

"ہمم گڈ۔۔۔" وہ بس یہی کہہ سکا حالانکہ اس کو ابرش کے اندر آتی کہ ظاہری تبدیلیاں بہت اچھی لگ رہی تھیں وہ خوش ہؤا اس کے ساتھ رہتے ابرش خؤد کو بدل لیتی تو ضامن کے لیے اس سے اچھا کیا ہوتا آگے ابرش جب اپنی زندگی میں آگے بڑھتی تو اس کے لئے آسانی ہوتی۔۔۔۔

ضامن نے مزید کوئی بات نہیں کی تو ابرش بھی خاموش ہو گئی تھی ان کی گاڑی سنگل پہ رکی تو ایک مانگنے والی بوڑھی عورت نے شیشہ بجایا تھا۔

وہ شاید مدد مانگنے والی تھی بہت غریب لگ رہی تھی ابرش نے تو زیادہ نوٹس نہیں کیا لیکن ضامن نے والٹ سے چند نوٹ نکالتے اس کو دے دیئے تھے

یہ عادت اسے بابا سے لگی تھی بہت نرم دل تھے اکثر جب ضامن کے ساتھ جاتا تو راستے میں وہ آیسے ہی بہت سے لوگوں کی مدد کرتے تھے ان کا پیشہ بھی آیسا ہی تھا۔۔۔

ابرش کو ضامن۔کا یہ ایکٹ بہت بھایا تھا اس کو یاد نہیں پڑتا تھا کہ کبھی یرمان یا ڈیڈ نے ایسا کوئی ایکٹ کیا ہو اکثر ڈیڈ فنڈز دیتے تھے مختلف جگہوں پہ لیکن آیسے کسی راہ چلتے انسان کی مدد اس نے انہیں کرتے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

ضامن ابرش کو خود کو تکتے پا کر تلملایا تھا یہ لڑکی کئیں بھی شروع ہو جاتی تھی

۔

"اللہ تعالیٰ آپ کی دلی مراد پوری کرے۔۔۔"وہ عورت دعائیں دیتی آگے بڑھ گئی تھی ابرش نے دل پہ ہاتھ رکھا ضامن کی جو دلی دعائیں تھیں وہ آگر پوری ہو جاتی تو ابرش ضامن کی زندگی میں کہیں نہیں رہتی پھر۔۔۔

ضامن نے ابرش کو دیکھا تو سر جھکٹا اوٗر دوبارہ سے ڈرائیونگ پہ فوکس کر دیا

۔

.....

قیوم ملک ساری رات اریبہ کے ساتھ گزار کر صبح صبح ہی نکلنے والے تھے گھر کے لیے یرمان بھی نہیں تھا وہ جانتے تھے کہ عفت ان کا انتظار کر رہی ہو نگی رات تو اریبہ کی قربت میں گم وہ ان کی طرف دھیان نہیں دے پائے تھے ان کی آنکھ جلدی کھل گئی تھی اریبہ ان کے ساتھ پر سکون سی سو رہی تھی

اس کے چہرے پہ ان کے قربت کے بہت سے رنگ بکھرے ہوئے تھے

وہ گہری نیند میں ڈوبی ہوئی تھی لیکن قیوم ملک کے گرد اس کا حصارِ سخت تھا جیسے یہ ڈر ہو کہ کئیں وہ نیند میں اس کو چھوڑ ہی نہ جائیں قیوم ملک نے اس کے ماتھے کو چومتے اس کا سر کندھے پہ رکھا اور سائیڈ سے اپنا سیل فون اٹھاتے آؤن کیا تھا ابھی انہیں یرمان سے بھی بات کرنی تھی۔

عائلہ کے لیے وہ فکر مند تھے لیکن جیسے ہی ان کی نظر عفت ملک کی کالز پہ پڑی وہ تیزی سے اٹھے تھے جھٹکا لگنے سے اریبہ کی نیند بھی ٹوٹی تھی ورنہ وہ تو گہری نیند میں تھی۔۔

"کیا ہوا۔۔۔!؛" وہ اس سے پہلے کہ اوپر ہوتی اپنا حلیہ دیکھتے خود کو کمفرٹر میں چھپایا تھا۔

"کچھ نہیں اریبہ تم ریسٹ کرو۔۔۔۔!؛" وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن خود وہ عفت ملک کی کالز دیکھ کر جو کہ اتنی زیادہ تھیں وہ ایک ہی رات میں انہیں اتنی کالز کر چکی تھیں جتنی کالز انہوں نے پستی زندگی میں نہیں کی تھیں انہیں۔

"میں ریسٹ کیسے ؟ آپ پریشان لگ رہے ہیں کیا ہوا ہے مُجھے بتائیں۔۔۔؟" وہ ان کے چہرے پہ پھیلی تشویش سے نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی وہ یقیناً اپنی بیوی کو لیکر اپ سٹ تھے ان کی شکل سے لگ رہا تھا لیکِن وہ کم سے کم اپنے ہونٹوں سے عفت ملک کا نام نہیں لینے والی تھی۔۔

"کچھ نہیں ہوا اریبہ مجھے واپس جانا ہے تم سو جاؤ خیال رکھنا آپنا میں جلدی چکر لگانے کی کوشش کرونگا تمھیں بے بی کا خیال رکھنا ہوگا۔۔۔" وہ اس

کے پیٹ پہ نرمی سے لمس چھوڑتے اس کے گرد حصار بنا رہے تھے وہ مسکرا بھی نہیں سکی ان کے جانے کا سن کر اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

"اتنی جلدی قیوم آپ آتے ہوئے کیا کہہ رہے تھے کہ آپ میرے ساتھ رکیں گے کچھ دیر لیکن آپ تو صبح صبح ہی جا رہے ہیں پلیز رک جائیں ناں۔۔۔" وہ منت کر رہی تھی دل نہیں چاہا رہا تھا کہ وہ جائیں وہ انہیں روکنا چاہتی تھی۔

"ائم سوری اریبہ میں جانتا ہوں تمھیں ٹائم نہیں دے پا رہا ہوں لیکن میری مجبوری ہے مجھے جانا پڑے گا اور دعا کرنا یرمان کی بیوی کی سرجری کامیاب ہو میں بہت جلد چکر لگاؤں گا لیکن فحال مجھے جانا ہو گا۔۔۔" وہ مزید رکتے تو یقیناً عفت ملک پورا مینشن سر پہ اٹھا لیتی۔

"یرمان کی بیوی ٹھیک ہو جائے گی قیوم آپ پریشان مت ہوں مجھے تو اُس لڑکی کے لیے بہت دکھ ہو رہا ہے اتنی سی عمر سی عمر میں ہارٹ پرو بلم کوئی معمولی بات نہیں ہے لیکن آپ نہیں جائیں ناں پلیز۔۔۔" وہ انہیں یہاں روکنے پہ بضد تھیں آج بس کسی طرح وہ چاہتی تھیں کہ قیوم ملک پورا دن اس کے ساتھ گزار لیں لیکِن قیوم ملک واپس جانے کی کوشش میں تھے۔

"اریبہ تمھیں میری بات سمجھ نہیں آ رہی ہے میں کہہ رہا ہوں ناں میرا جان ضروری ہے تو پھر بحث کا کیا فایدہ ہے بھلا تم فریش ہو جاؤ میں ناشتہ نہیں کر سکوں گا تمھارے ساتھ۔۔۔ جلدی ہے لیکِن تم اپنے کھانے کے معاملے کوئی کوتاہی نہیں کرو گی میں پہلے بتا رہا ہوں ورنہ بہت برا ہو گا تمھارے ساتھ۔۔۔" وہ اب غصے میں آئے تھے اریبہ ان کی بات کہاں سمجھ رہی تھی اسے تو بس ایک ہی بات ملی ہوئی تھی کہ وہ یہیں رک جائیں۔

ان کی تیز آواز سنتے وہ ڈر گئی تھی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو بہتے رخساروں کو بھگونے لگے تھے شائد ہی پہلے کبھی اسے قیوم ملک کی باتوں سے اتنا دکھ ہوا ہو جتنا آج ہو رہا تھا آنکھیں بار بار بھیگ رہی تھیں۔۔۔

"اریبہ۔۔۔" قیوم ملک کو بھی احساس ہوا تو نرمی سے پکارا تھا لیکِن وہ آنکھیں بند کرتے تکیے میں چہرہ چھپا گئی قیوم ملک نے لب بھینچ لیے یقیناوہ ان سے ناراض ہو چکی تھی۔۔۔

اگر وہ اریبہ کو منانے بیٹھ جاتے تو بہت لیٹ ہو جانی تھی پہلے ان کالز کو لیکر ان کا دماغ خراب ہو رہا تھا وہ ایک نظر اریبہ کو دیکھتے فریش ہونے چلے گئے وآپس آئے تو تیار تھے جانے کے لیے۔

اریبہ جو ان کے جانے کے بعد بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی انہیں تیار دیکھ کر اس نے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتے بمشکل سسکی روکی۔۔

اس کے آنسوؤں کا منتوں کا مقابل پہ کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا وہ اپنی کرنی کر رہا تھا وہ جا رہا تھا اریبہ کا دل پھٹ رہا تھا کہ وہ یہ جلدی عفت ملک کی وجہ سے مچا رہے تھے عفت ملک کی پوزیشن اریبہ سے زیادہ سٹرونگ تھی ملک مینشن میں یہ بات اریبہ اچھے سے جانتی تھی۔

"اریبہ۔۔۔" اریبہ کے آنسو قیوم ملک کو بے چین کر رہے تھے آخر کو من چاہی بیوی تھی کیسے دیکھ سکتے تھے اس کی بھوری آنکھوں میں آنسو۔

"جائیں آپ اب دیر نہیں ہو رہی ہے آپ کو؟" وہ کمفرٹر میں خود کو چھپاتے سسکی تھی اس کی گردن پہ قیوم ملک کے ہونٹوں کے نشان چمک رہے تھے ساری رات وہ مقابل کی بانہوں میں پگھلتی رہی آگر ذرا سی بھی خبر ہوتی کہ یہ وصل مصض چند گھنٹوں کا ہے تو وہ کبھی قیوم ملک کو اپنے قریب ہی نہیں آنے دیتی انہیں ساری رات خود سے دور رکھتی۔

"اریبہ تم پوری پوزیشن سے واقف ہو۔۔ پھر کیوں میرے لیے مشکلات بڑھا رہی ہو تم؟ پلیز ٹرائے ٹو انڈر اسٹینڈ۔۔۔" وہ اپنی پیشانی مسل رہے تھے اریبہ کا غصہ بھی بجا تھا وہ کتنے عرصے بعد اتنے قریب گئے تھے اریبہ کے اور اب صرف ایک رات کے بعد کی واپس جا رہے تھے وہ۔۔۔

"میں واقف ہوں قیوم۔۔۔ اوَر اب تو مجھے لگتا ہے کہ آپ نے مجھ سے شادی کر کے غلط کیا؟" وہ جو پہلے خوَد قیوم ملک سے کہتی تھی کہ آپ پریشان نہیں ہوں مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے ابھی شدت غم میں مبتلا وہ قیوم ملک کا دل دکھا رہی تھی۔

"اریبہ۔۔۔!؛" اریبہ کے ہونٹوں سے یہ لفظ سنتے وہ ٹھٹک کر رکے تھے اوَر اپنے قدموں کا رخ بیڈ کی طرف کیا یہاں ان سے بات کرنے کے چکر میں اریبہ کا کمفرٹر نیچے سرکتے اس کی گہرائیوں کو عیاں کر رہا تھا وہ اس کے

قریب بیٹھتے اس کو کندھوں سے تھام گئے دونوں اب ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

"کیا اریبہ۔۔۔؟ آپ کو پتہ ہے میں نے حالات کو قبول کر لیا مُجھے لگا آپ کا تھوڑا سا وقت بھی ملے گا تو ٹھیک ہے ملے گا تو سہی لیکن اب آپ بدل رہے ہیں قیوم۔۔۔ آپ پہلے جیسے نہیں رہے ہیں قیوم۔۔۔!؛" وہ ان کی شرٹ کا کالر ہاتھوں میں تھامے سسکتے ان کی گردن پہ جھکتے اپنے دانت گاڑ گئی تھی ویسے تو رات جب قیوم ملک اس کے قریب تھے تو ان کی شدتوں کو سہن کرتے وہ ان کے کندھوں اور سینے پہ ناخن گاڑ دیتی تھی لیکن گردن پہ یہ پہلا نشان تھا جو اس نے دیا تھا۔

"میں نہیں بدل رہا ہوں تم سے شدید محبت کرتا ہوں اریبہ ہاں لیکن اب حالات بدل رہے ہیں میرے لیے بہت مشکل ہو رہا ہے ساری چیزوں کو مینج

کرنا کسی اور سے تو ڈسکس نہیں کر سکتا ہوں لیکن تم سے تو کر سکتا ہوں ناں تم سے اپنی باتیں شئیر کر کے میرا دل ہلکا ہو جاتا ہے جانتی ہو ناں لیکِن اب تم ہی میری اُلجھنیں مزید بڑھا رہی ہو۔۔۔ مُجھے گلٹ میں ڈال کر کہ میں تمھارے لیے وہ نہیں کر پا رہا ہوں جو مجھے کرنا چاہیے تھا۔۔۔" وہ افسردہ ہو گئے۔

"نہیں نہیں۔۔۔ قیوم میرے کہنے کا وہ مطلب نہیں تھا مجھے بس آچھا نہیں لگ رہا ہے آپ جا رہے ہیں بے بی بھی آپ کو مس کرتا ہے آپ بہت کم کم آتے ہیں ناں سوری۔۔۔ میں یہ نہیں چاہتی ہوں کہ آپ میری وجہ سے پریشان ہوں۔۔۔" وہ ان کے ماتھے پہ ہونٹ رکھ گئی تھی ان کو پریشان دیکھ کر وہ خود بھی پریشان ہوئی یہ سچ تھا کہ وہ ان کو پریشان کسی صورت بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

"اریبہ مُجھے یہ احساس نہیں دلانا کہ میں نے تمھارے ساتھ غلط کیا مجھے اس بات کا اچھے سے احساس پہلے سے ہی ہے۔۔۔"ان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں وہ اریبہ کی باتوں کو سوچے جا رہے تھے مسلسل۔

"قیوم آئی ایم سوری پلیز اب بس کریں۔۔۔"وہ ان کا چہرہ تھامے ان کے ہونٹوں پہ جھکتے ان کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر گئی تھی۔

نرم گرم لمس ملتے قیوم ملک بھی سب بھولتے اس کے ہونٹوں کو اپنے عنابی ہونٹوں میں دباتے اس کے لمس سے خوُد کو سیر اب کرنے لگے لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے۔۔۔

کمفٹر نیچے سرکاتے قیوم ملک نے اپنے ہاتھوں کو اریبہ کی نازکی پہ پھیرتے اس کے ابھاروں کو اپنی مٹھیوں میں دباتا تو اریبہ اچھلی تھی قیوم ملک کو اس

کی ناز کی اپنے سینے سے لگتے محسوس ہوئی تو جذبات ایک بار پھر سے شدت پکڑنے لگے ان کے ہاتھ بے باکی سے اریبہ کی ناز کی کو چھو رہے تھے۔

اریبہ کے ابھاروں کو مسلتے وہ اس وقت اس کی سانسوں پے رہے تھے۔

ان کے ہاتھ نیچے سرکتے اریبہ کی بیلی پہ آرہے تھے اس کی بیلی کو اپنے انگلیوں سے سہلاتے وہ اس کے ہونٹوں کو آزاد کرتے اس کی دھڑکنوں میں چہرہ چھپا گئے تھے۔

ان کی گرم سانسوں کی تپش اپنی ناز کی پہ محسوس کرتے اریبہ نے بیڈ شیٹ مٹھیوں میں جکڑی تھی قیوم ملک کی نظریں تو اس کی خوبصورتی سے الجھ رہی تھیں جو بنا کسی پردے کے ان کے سامنے لیٹی ان کے جزبات کو بھڑکا چکی تھی۔

انہیں جانا تھا وہ عفت ملک کی کالز کو لیکر اپ سٹ تھے وہ یہ تک بھول گئے اب تو ان دھڑکنوں سے چہرہ نکالنا ان کے لیے بہت مشکل تھا۔۔

اریبہ کے ابھاروں پہ ان کے ہونٹوں کے لو بائٹس کے نشان چمک رہے تھے انہوں نے نرمی سے اسی جگہ اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

"قیوم۔۔۔" وہ ان کو ایک بار پھر سے پٹری سے اترتے دیکھ کر پھٹی پھٹی آواز میں بولی تھی۔

"ہمممم۔۔۔۔" اس کے ابھاروں پہ اپنی زبان پھیرتے وہ اس وقت اپنا ضبط کھو چکے تھے۔

"باتھ۔۔لینا ہے مُجھے۔۔۔۔!؛" وہ ان سے یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ آپ کو واپس جانا ہے وہ چاہتی ہی نہیں تھی کہ وہ واپس جائیں۔

"اکٹھا لے لینا۔۔۔!؛" وہ شوخی سے بولتے اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگے کہ یکدم سے عفت ملک کا خیال آیا اور پھر یہ بھی یاد آیا کہ ان کو تو جلدی واپس جانا تھا وہ پیچھے ہوئے اریبہ کا چہرہ سبکی کے احساس سے سرخ ہوا اس نے تیزی سے کمفٹر کھینچتے خود کو اس میں گم کیا۔۔۔

قیوم ملک کا اتنے قریب آکر پیچھے ہٹنا اس کے اعصابوں پہ کاری ضرب لگا گیا تھا کیا ان کے لیے اپنی پہلی بیوی اس قدر اہم تھی کہ وہ اس کے قریب ہوتے بھی اس عورت کی یاد آنے پہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئے تھے کیا اتنے سال گزر جانے کے بعد بھی اریبہ قیوم ملک کی زندگی میں وہ جگہ نہیں بنا پائی جو عفت ملک کی تھی۔

"سوری تمھیں کچھ زیادہ ہی تنگ کر دیا میں نے صبح صبح تم شاور لو آرام سے میں چلتا ہوں کافی دیر ہو گئی ہے اب مذید رکا تو آفس سے لیے ہو جاؤں

گا۔۔۔" آنہیں احساس تو خوُد بھی ہو گیا تھا کہ اچانک سے ان کے پیچھے ہٹنے پہ اریبہ کے چہرے کا رنگ بدلا تھا وہ یقیناً ناراض بھی ہو گئی تھی۔۔۔

"اگر آپ سے کچھ مانگوں تو آپ دیں گے۔۔۔!؛" وہ سنجیدہ تھی شاید بہت سوچ سمجھ کر بول رہی تھی لیکن اس کی یہ سنجیدگی قیوم ملک کو کھٹکی تھی۔۔

"تم جان بھی مانگو گی تو دے دوں گا۔۔۔" وہ اس کے رخساروں کو سہلاتے گھمبیر لہجے میں بولے تھے وہ طنزیہ ہنسی تھی۔

"آج رک جائیں۔۔۔!؛" بہت تھوڑا سا وقت اس نے مانگا تھا قیوم ملک سے اوُر وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ آیا قیوم ملک اسے اپنا آج کے دن کا وقت دیتا ہے یا نہیں۔۔۔۔۔

"اریبہ تم پوزیشن سے واقف ہو یار آج نہیں رک سکتا ہوں لیکن جلدی آنے کی کوشش کرونگا۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے جیسے انکار ہی تو کر رہے تھے اوٗر مانو اریبہ کو پہلے سے ہی پتہ تھا کہ وہ انکار کریں گے تبھی تو اس نے ان سے یہ چیز مانگی تھی۔

"جائیں پھر۔۔۔"وہ مزید ان سے کیا کہتی کوئی فایدہ نہیں تھا انہیں جانا تھا وہ جا رہے تھے لیکن اریبہ کا سر بھاری ہو رہا تھا جو حرکت کر چکی تھی اگر قیوم ملک کو اس متعلق معلوم پڑ گیا تو کیا ہو گا وہ نہیں جانتی تھی۔

اس نے قیوم ملک کی گردن پہ اپنے ہونٹوں کا نشان بنایا تھا جو فحال تو شرٹ میں چھپا ہوا تھا لیکن آگر وہ اوپری ایک بٹن بھی کھولتے تو یہ نشان واضع نظر آسکتا تھا وہ لب کاٹ رہی تھی۔۔

قیوم ملک کی پہلی بیوی بہت چالاک تھی یقیناوہ پوری رات سلگتی رہی تھی انہیں گھر نہ آتے پا کر لیکن اب وہ جا رہے تھے۔

"جلدی واپس آؤں گا اریبہ سوری تم نے پہلی بار کچھ مانگا اور میں تمھیں دے نہیں سکا ہر بار حالات کی چکی میں پستی ہو تم میری وجہ سے۔۔۔" وہ شرمندہ ہوئے اریبہ کو ان کے چہرے پہ پھیلی شرمندگی زہر لگی تھی پہلے وہ اپنی باتوں سے اس کا دل چھلنی کر دیتے اور پھر معذرت کر لیتے تھے۔

"نہیں آیئے گا جب مجھے عادت ہو جاتی ہے آپ کے بغیر رہنے کی آپ پھر آ جاتے ہیں اور چند پل بھیک میں دے کر پھر مُجھے انتظار کی سوالی پہ لٹکنا پڑتا ہے ایک بار ہی کہہ دیں آپ نہیں آنے والے تا کہ مُجھے یقین تو ہو جائے کہ آپ نے نہیں آنا ہے۔۔۔" وہ اپنے آنسو صاف کرتے بولی تو قیوم ملک کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچا تھا اپنی جگہ پہ وہ ٹھیک تھا اس سب میں

سب سے زیادہ سفر وہ ہی تو کر رہی تھی اور قیوم ملک آج تک اپنی مجبوری کا رونا روتے اسے قائل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

"اریبہ مُجھے کیوں شرمندہ کر رہی ہو یار۔۔۔" وہ جھنجھناتے بولے ایسی حالت میں جب اریبہ پریشان تھی وہ کیسے اسے چھوڑ کر جا سکتے تھے لیکن وہ پاگل لڑکی یہ سمجھ کہاں رہی تھی بس روئے جا رہی تھی مسلسل۔

"میں شرمندہ کروا رہی ہوں آپ کو۔۔۔؟ بولیں آپ کی لائف کی ساری پرو بلمز میری وجہ سے آئی ہیں۔۔۔" وہ پھٹ پڑی تھی آج جیسے برداشت ختم ہو رہی تھی۔

"اریبہ کچھ زیادہ ہو رہا ہے میں واپس آؤں گا تو پھر بات کریں گے تم خیال رکھنا آپنا۔۔۔!؛" وہ اس کے قریب آنے لگے لیکن اریبہ پیچھے ہو گئی وہ آتے اور جاتے وقت اریبہ کے ماتھے پہ ہونٹ رکھتے تھے یہ ان کی عادت

تھی پر ابھی اریبہ ناراض تھی تو ایسا کچھ نہیں چاہتی تھی۔۔وہ ایک خفگی بھری نظر اس پہ ڈالے وہاں سے نکل گئے تھے دل بے چین تھا وہ امید سے تھی بچے کی صحت پہ قیوم ملک کوئی رسک نہیں لے سکتے تھے۔۔

ان کے جانے کے بعد اریبہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی اپنے جنھجوڑتے اس نے اپنی سسکیوں کو نہیں روکا کمرے میں اس کے رونے کا شور تھا وہ کتنی ہی دیر آنسوؤں کے ذریعے دل کی بھڑاس نکالتی رہی لیکن دل کو کہاں سکون ملنا تھا۔

"آپ کبھی نہیں سمجھ سکتے ہیں قیوم۔۔۔میری کیا حالت ہوتی ہے آپ کو عفت کے سوچتے کاش آپ میری جگہ ہوتے پھر پوچھتی میں آپ سے یہ کتنا مشکل ہے میرے لیے لیکن یہ میرا اپنا فیصلہ تھا مُجھے یہ سب کرنا چاہیے یہ

نہیں تھا اس نے کتنے لوگوں کو دھوکا دیا اپنی فیملی کو چھوڑا صرف قیوم ملک کے لیے لیکن یہ انسان اس کو ملا بھی تو آدھا ادھورا۔

دروازے پہ دستک ہوئی تو ادبیہ نے اپنے آنسو صاف کیے یقیناً قیوم ملک نے کسی ملازمہ سے کہا ہونا ہے کہ وہ اریبہ کے لیے بریک فاسٹ بنائے۔

اریبہ نے سائیڈ پہ پڑی قیوم ملک کی شرٹ اٹھا کر پہن لی اور دروازہ کھولنے کے بجائے وہیں سے ہانک لگائی تھی۔۔

"مجھے کچھ نہیں کھانا ہے دوبارہ جب تک میں کمرے سے نہ نکلوں میرے کمرے میں مت آنا۔۔۔!؛" یہ واضح وارننگ تھی میڈ کے لیے اریبہ کا اس وقت دل جیسے پھٹنے کو تھا حلق سے کیا ہی نیچے جاتا۔۔

"بٹ میم سر نے کہا۔۔۔!؛"

"شٹ اپ میں کہہ چکی ہوں ناں مجھے کچھ نہیں چاہئے بند کرو اپنا یہ سرنامہ اور دفع ہو جاؤ یہاں سے مجھے کسی کی شکل نہیں دیکھنی ہے اس وقتِ۔۔۔" وہ دھاڑی اتنی تیز آواز کہ اس کا حلق بھی خشک ہو گیا لیکن جو لاوا اس وقت وجود میں ابل رہا تھا اس نے اس کے پورے وجود کو اپنی لیپٹ میں لے لیا تھا۔

میڈ تو اس کی غصے بھری آواز سن کر وہاں سے بھاگ گئی حالانکہ قیوم ملک نے اسے سختی سے کہا تھا کہ میڈم کو بریک فاسٹ کروانا ہے ورنہ میں تمھاری کلاس لونگا یہاں میڈم کے مزاج ہی نہیں مل رہے تھے وہ کیا کھاتی۔۔۔

اریبہ چلتے آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی نظریں اپنے وجودِ پہ تھیں قیوم ملک کی شرٹ گھٹنوں تک بمشکل آرہی تھی اس کی سڈول ٹانگیں جن پہ قیوم ملک کے ہونٹوں کے نشان چمک رہے تھے گردن چہرے اور پھر نیچے

گہرائیوں پہ رات قیوم ملک نے کتنی ہی دیر اس کے وجودِ سے اپنی طلب پوری کی تھی۔۔۔

وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی اس کے اوٗر قیوم ملک کے درمیان کونسا پردہ تھا تھوڑی دیر پہلے لیکن وہ پھر بھی اس کو چھوڑ گیا پیچھے ہو گیا یہ اس کے لیے یقین کرنا مشکل تھا وہ تو گھنٹوں اس کے ہونٹوں سے لپٹا اپنی طلب پوری کرتا تھا آتنی جلدی پیچھے ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا

۔۔

اس نے شرٹ کے بٹن کھولتے اپنی دھڑکنوں پہ موجود قیوم ملک کے لو بائٹس کے نشان دیکھے اپنی گہرائیوں قیوم ملک کے لمس سے جلتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"آپ بہت برے ہیں۔۔۔!؛" وہ رو رہی تھی آنکھیں تھیں کہ خشک ہو ہی نہیں رہی تھیں وہ جتنا خود پہ ضبط کرنے کی کوشش کرتی اتنا ہی ناکام ہو رہی تھی بار بار وہ پل نظروں کے سامنے آ رہا تھا جب قیوم ملک پیچھے ہوا جب کہ وہ پوری طرح سے بے خود ہوتا اس کو اپنے بدن کا حصہ بنانے کے لیے بے چین ہو رہا تھا۔۔۔

"بے بی آپ جلدی سے آجاؤ اس دُنیا میں پھر ہم دونوں آپ کے ڈیڈ کی زندگی سے بہت دور چلیں جائیں گے کہ وہ ہمیں ڈھونڈ نہیں پائیں گے۔۔۔" اس نے اپنی بیلی پہ ہاتھ رکھتے اپنے بے بی کے احساس کو محسوس کیا تھا۔

"مجھے یقین ہے میری ناراضگی آپ کو جلدی یہاں واپس کھینچ لائے گی اور اس بار میں آپنا کام کر کے رہوں گی قیوم۔۔۔ ایسے تو پھر ایسے ہی

سہی۔۔۔" وہ آنکھیں رگڑتے دل ہی دل میں قیوم ملک سے مخاطب تھی۔۔۔

اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا قیوم ملک پہلے بھی تو جاتے تھے اس کو کبھی اتنا برا نہیں لگتا تھا لیکِن آج اس کی حالتِ غیر ہو رہی تھی وجہ وہ جانتی تھی اس نے کتنے مان سے قیوم ملک کو روکنا چاہا لیکن قیوم ملک کے لیے اس سے زیادہ اہم عفت ملک تھی جس کے لئے وہ اس کو چھوڑ کر چلے گئے وہ یہ بات چاہا کر بھی بھول نہیں پائی تھی۔۔

دوسری طرف میڈ جو اس کو بریک فاسٹ کا کہنے آئی تھی لیکن اس کا غصہ دیکھتے وہ واپس پلٹ آئی اب قیوم ملک کو کال کر رہی تھی۔

اپنے باس کے غصے سے واقف تھی تبھی اس نے قیوم ملک کو صورت حال سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا ورنہ اس کی ڈانٹ پکی تھی۔

"سر میم نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا ہے وہ کچھ بھی نہیں کھا رہی ہیں آپ نے کہا تھا ان کو بریک فاسٹ لازمی کروانا ہے لیکِن وہ اتنے غصے میں تھیں آج تک انہوں نے اتنا روڈ ہو کر بات نہیں کی۔۔۔" میڈ کافی ڈری ہوئی تھی اریبہ بہت اچھے سے سوفٹ لہجے میں بات کرتی تھی سب سے آج پہلی بار وہ اتنے غصے میں تھی۔۔۔

"واٹ۔۔۔؟" وہ گھبرا گئے اس وقت وہ گھر جا رہے تھے آدھے سے زیادہ راستہ طے کر چکے تھے وہ واپس بھی نہیں جا سکتے تھے لیکن اریبہ کی حرکت انہیں غصہ دلا گئی تھی وہ شدید غصے میں تھے اریبہ کی اس حرکت کا مطلب کیا تھا آخر۔۔

"اریبہ میں تمھیں سمجھا کر بھی آیا تھا لیکِن شاید تم کچھ سمجھنا ہی نہیں چاہتے ہو اب آ کر ہی تمھیں یہ فیل کیوں ہو رہا ہے ہمارا ریلیشن تو شروع سے ہی

آیسا ہے۔۔۔۔"وہ بمشکل ڈرائیو کر پا رہے تھے دھیان بار بار ان کا اریبہ کی طرف جا رہا تھا۔

وہ کھانے سے کیوں ناراضگی دکھا رہی تھی جبکہ وہ پریگنٹ بھی تھی اس کی لاپرواہی پہ انہیں شدید غصہ آیا تھا وہ پیشانی سہلاتے اپنے آپ پر ضبط کرنے لگے تھے لیکن یہ خاصا مشکل ہو رہا تھا۔

ان کو ڈرائیور کی کال آنے لگی۔۔

"ہاں بولو۔۔۔"

"سر رات عفت میڈم آپ کے بارے میں پوچھ رہی تھیں آپ گھر نہیں آئے تو انہوں نے مجھ سے پوچھا۔۔۔"وہ رات سے قیوم ملک سے بات کرنا

چاہا رہا تھا لیکن نہیں کر سکا ورنہ عفت ملک سے بات کر کر وہ شدید پریشان تھا

۔

"کیا کہا تم نے انہیں۔۔۔" وہ اب مزید پریشان ہوئے پہلے کالز کی ٹینشن اوئر اب یہ سب ان کا سر بھاری ہونے لگا تھا۔

"میں نے کہا آپ آفس کے بعد کہیں۔۔۔"

"شٹ اپ۔۔۔" وہ زور سے دھاڑتے فون بند کر گئے اب سمجھ آ رہی تھی کہ عفت ملک بار بار کالز کیوں کر رہی تھیں یقیناً یہ وجہ تھی۔

"اووونو یہ اچھا نہیں ہو رہا ہے یقیناً عفت یرمان کو لیکر بھی پریشان ہو گی اوپر سے یہ سب۔۔۔" انہوں نے گاڑی کی سپنڈ بڑھا دی اب ان کے زہن سے

اریبہ نکل چکی تھی اگر وہ سوچ رہے تھے تو بس عفت ملک کے بارے میں ان کا رویہ ان کو پریشان کر رہا تھا وہ جلد از جلد گھر پہنچ جانا چاہتے تھے۔

.....

عائلہ کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو کسی انجان جگہ پہ پایا پھر آہستہ آہستہ یاد آیا وہ تو یرمان ملک کے ساتھ جہاز میں تھی لیکن اب پھر اس کی نظر خود کے ڈریس پہ گئی تو وہ کان کی لو تک سرخ ہوئی یہ ڈریس تو نہیں پہنا تھا اس نے کیا اسے یرمان ملک نے چینج کروایا جب بات سوچتے اس کے چہرے پہ کئی رنگ آئے اور کئی گئے اس نے ایک نظر خوٗد کے ساتھ لیٹے یرمان ملک کو دیکھا جو گہری نیند میں تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ اسے روم میں کون آیا اور اس کا

ڈریس کس نے چینج کیا یقینا یہ سب یرمان ملک نے ہی کیا تھا جو اس کو اس کو کل ہاسپٹل میں بھی چینج کروا چکا تھا۔

عائلہ نے کمفٹر آہستگی سے اپنے وجود سے سرکایا وہ نہیں چاہتی تھی کہ یرمان ملک کی آنکھ کھلے اور یہ انسان اس کو ایک بار پھر سے خود میں قید کرے وہ اس کے انتہائی قریب تھا اس کی گردن میں چہرہ چھپائے وہ زرا سا ہلتی تو یرمان کی آنکھ کھل جانی تھی لہذا اس نے بہت احتیاط کرتے یرمان کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹاتے دور کرتے باہر کی طرف دیکھا پر دروازہ بند تھا عائلہ اب قدرے بہتر محسوس کر رہی تھی اچانک سے ضامن کا خیال آیا پھر اس کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے ضامن کا رویہ اس کو تکلیف دے رہا تھا اور اس کی وجہ تھا یرمان ملک اس کو یرمان ملک سے شدید نفرت ہوئی کہاں دیکھا

تھا اس نے ضامن کا ایسا رویہ وہ تو رو دینے کو تھی کاش وقت پہلے جیسا ہو جاتا اس کے اور بھائی کے درمیان سب ٹھیک ہو جاتا۔

آج اس کی سرجری تھی وہ جانتی تھی کہ ہارٹ سرجری بہت پیچیدہ ہوتی تھی اس نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ اس کو بھی کبھی یہ سرجری کروانی پڑ سکتی تھی لیکِن وقت کب بدل جائے بھلا کون جانتا تھا اس نے اپنے بال سمٹے ائیر و پلین میں یرمان ملک کی وجہ سے اس کو کھانا کھانا پڑا تھا لیکِن اس نے زیادہ نہیں کھایا تھا جس کی وجہ سے اب بھوک لگی تھی گھڑی میں وقت دیکھا تو فجر کی نماز قضا ہونے میں بس تھوڑا سا وقت تھا وہ باقاعدگی سے نماز ادا کرتی تھی لیکِن اب یرمان کے ساتھ اس کی روٹین تبدیل ہو گئی تھی فجر کی نماز نہیں چھوڑتی تھی۔۔

ابھی ٹائم تھا وہ پڑھ سکتی تھی اس نے تیزی سے بیڈ سے چھلانگ لگائی کہ یرمان اٹھ بھی جائے تو اس کو پکڑ نہ سکے۔۔ تیزی سے وہ باتھ روم جا بند ہوئی تھی فریش ہوتے وضو کرتے وہ واپس کمرے میں آئی اور جائے نمازِ اٹھائی۔

وہ سمجھ رہی تھی کہ یرمان ابھی تک سو رہا ہے لیکن وہ جاگ چکا تھا شاید جب عائلہ اس کے پاس سے اٹھی تھی تب ہی اس کی آنکھ کھل گئی تھی لیکِن وہ ویسے ہی لیٹا رہا عائلہ یہاں سے بھاگ نہیں سکتی تھی اس بات کا اطمینان تھا سو ریلیکس سا لیٹا رہا اور یہ دیکھتا رہا کہ عائلہ کر کیا رہی ہے۔

وہ باتھ روم سے نکلی تو اس نے دوپٹہ حجاب کی صورت لیپٹ رکھا تھا چہرے پہ پانی کے قطرے تھے شائد وضو کرنے کے بعد اس نے چہرہ خشک نہیں کیا تھا ایسے باہر آگئی تھی۔

اوَر اب خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کر رہی تھی یرمان ملک کی نظریں اس کے وجود سے ہٹنے سے انکاری ہوئی تھی نماز پڑھتے وہ کتنی خوبصورت لگ رہی تھی شاید یرمان ملک لفظوں میں نہیں بتا سکتا تھا شائد ہی اس نے کبھی اپنی مام اوَر ابرش کو نماز پڑھتے دیکھا تھا یہ پہلی باری تھی جب وہ اپنے سامنے کسی عورت کو نماز پڑھتے دیکھ رہا تھا آنکھیں جھپکائے بغیر وہ مسلسل عائلہ کو دیکھ رہا تھا۔

عائلہ نے سلام پھیرتے یرمان ملک کو اس کو کب سے اپنی پشت پہ یرمان ملک کی نظروں کی تپش محسوس ہو رہی تھی لیکِن وہ پوری کوشش کر رہی تھی کہ سارا دھیان نماز کی طرف رہے۔۔

عائلہ نے یرمان کو نظر انداز کیا آور دعا مانگنے لگی کافی دیر تک دعا کرتے اس نے جائے نماز ٹیبل پہ رکھا گھر میں تو نماز کے بعد وہ ناشتہ بناتی تھی لیکن

یہاں یرمان کی موجودگی میں کمرے میں رہنے سے بہتر تھا کہ وہ باہر نکل جاتی یرمان اس سے بات کرتا یا اس کو مخاطب کرنے کی کوشش کرتا اس سے پہلے ہی وہ دروازہ کھول کر روم سے باہر چلی گئی۔

یرمان جو عائلہ سے بات کرنے والا تھا وہ اسے باہر جاتے دیکھ کر غصہ ہوا لیکن پھر یہ سوچ کر ریلکس ہوا کہ شائد وہ واک کرنے گئی ہو گی۔۔۔

خود تو اٹھنے کا موڈ نہیں ہو رہا تھا لیکِن اٹھنا تھا اسے ہاسپٹل بھی تو جانا تھا پہلے ڈاکٹر سے چیک اپ کروانا تھا اوَر پھِر عائلہ کو ہاسپٹل میں ایڈمیٹ کروانا تھا تو وہ شاور لینے باتھ روم چلا گیا تھا۔

•••••

عائلہ باہر آئی تو اس نے سوچا کہ بور ہونے سے بہتر ہے وہ کچن میں کچھ بنا لے یہ گھر بہت خوبصورت تھا کچن اوپن تھا لیکن کوئی لگژری تھا عائلہ نے سامان دیکھا تو اس کو کافی ساری چیزیں مل گئی تھی وہ ناشتہ بنانے لگی۔۔۔

اچانک سے ضامن کا خیال آیا جو اس کے ہاتھ کے بنے ناشتے کو کتنا پسند کرتا تھا پر آج عائلہ یرمان کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی ضامن کے لئے نہیں۔۔۔

عائلہ نے اپنا سینہ مسلا اس کی سانس تیز ہو رہی تھی جیسے اس کا دل بند ہونے لگا ہو وہ زہنی طور پہ پر سکون نہیں تھی جب جب وہ ٹینشن لیتی سوچتی اس کی طعیبت خراب ہو جاتی تھی اس بیماری کی نوعیت ہی شاید کچھ اس طرح کی تھی کہ وہ خوش رہتی تو ایسا لگتا جیسے اسے کوئی بیماری ہی نہیں ہے اور جب ٹینشن لیتی تو صدیوں کی بیمار لگتی تھی۔

اس نے گہرا سانس بھرا اور کاؤنٹر سے ٹیک لگائے گہرا سانس بھرا۔

"عائلہ تمھیں حقیقت قبول کرنی ہو گی یہ یہ سچ ہے۔۔۔"اس نے جیسے خود کو یہ باور کروایا کہ اب اسے یرمان ملک کے ساتھ ہی رہنا ہے زندگی بھر کے لئے۔

وہ خود کو تسلی دیتے ناشتہ بنانے لگی آدھے گھنٹے میں اس نے ناشتہ تیار کر لیا تھا وہ اکیلی کیسے کرتی اور یرمان کے سامنے جانے کا دل نہیں تھا وہ اس کی انسان سے اس قدر نفرت کرتی تھی کہ بس چلتا تو اس کے سامنے کبھی نہیں جاتی لیکن مجبوری تھی وہ نہ تو یرمان ملک سے دور بھاگ سکتی تھی اور نہ ہی ضامن کے پاس واپس جا سکتی تھی۔۔

یرمان ابھی تک کمرے سے نہیں نکلا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کب باہر آئے گا اس نے کچن سے نکلتے ایک مین گیٹ کی طرف ڈالی اگر وہ اس گھر سے نکل جاتی تو ممکن تھا کہ یرمان ملک کی دنیا سے دور چلی جاتی جذبات اس

وقت اس پہ غالب آ رہے تھے وہ یہ تک بھول چکی تھی کہ اس وقتِ وہ لوگ پاکستان میں نہیں تھے بلکے جرمنی میں تھے ایک غیر ملک میں یہاں وہ کسی کو نہیں جانتی تھی یہاں کے لوگوں کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی تھی بس یہ سوچ اس کے زہن میں آئی کہ وہ یہاں سے نکل جائے تو۔۔۔۔

اوٗر پھِر اس نے دوپٹہ ٹھیک کیا آور آپ قدم مین گیٹ کی طرف بڑھائے گارڈز نہیں تھے گیٹ پہ وہ بنا سوچے سمجھے گھر کی دہلیز پار کر لی جب کہ یرمان جو تیار ہو چکا تھا اوٗر پچھلے دس منٹس سے وہ عائلہ کا انتظار کر رہا تھا اب اس کی بس ہوئی تھی وہ تھی کہ آ ہی نہیں رہی تھی کب سے یرمان ملک انتظار کر رہا تھا شرٹ کے بٹن بند کرتے وہ باہر نکلا پورا گھر خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا ابھی تک میڈ یا دوسرا کوئی ملازم گھر پہ نہیں تھا صرف وہ دونوں تھے یرمان نے سوچا کہ وہ تھوڑی بعد کک کو کال کرے گا ناشتے کے لیے۔

"عائلہ کہاں ہو تم۔۔۔؟" جب اس نے پورا گھر دیکھ لیا اور عائلہ اس کو کہیں نہیں ملی تو اس نے عائلہ کو آواز دی لیکن وہ وہاں ہوتی تو ملتی وہ تو کافی آگے نکل چکی تھی۔

یرمان پورا گھر چھان چکا تھا لیکن عائلہ غائب تھی اس کی پیشانی پہ بل پڑے تھے دماغ جیسے پھٹنے کے قریب تھا کہاں جا سکتی تھی یہ لڑکی۔ اس کے زہن میں دور دور تک ایسی کوئی سوچ نہیں آ رہی تھی کہ عائلہ یہاں سے بھاگنے کی کوشش بھی کر سکتی ہے۔

لیکن جب اس کی نظر دروازے پہ گئی اس کے زہن میں کچھ کلک ہوا گارڈز وغیرہ نہیں تھے پھر دروازہ کیوں کھلا تھا کہیں عائلہ۔۔۔۔!؛

وہ تیزی سے دروازے کی طرف آیا عائلہ کے قدموں کے نشان وہ دیکھ چکا تھا جبکہ اسکو عائلہ کے کولون کی مہک بھی محسوس ہوئی مطلب جہاں سے

عائلہ ہی نکلی تھی صاف لفظوں میں کہا جائے تو عائلہ نے یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

کوشش کیا تھی وہ تو بھاگ چکی تھی پاگل لڑکی یہاں کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی اور منہ اٹھائے نکل پڑی تھی باہر۔۔۔

وہ اس کے پیچھے بھاگا ایک تو عائلہ کے پاس سیل فون بھی نہیں تھا کہ لاکشن ٹریس کر لیتا نجانے وہ کس طرف گئی تھی عائلہ نے ترکی میں ایسی حرکت نہیں کی تھی یرمان کو لگا نہیں تھا نہ ہی اس نے سوچا کہ وہ آیسا کچھ کرے گی اگر اس کو زرا سی بھی بھنک ہوتی کہ ایسی ایسی بیوقوفی کرے گی تو وہ عائلہ کو اکیلا چھوڑتا ہی نہیں وہ دل ہی دل میں عائلہ کی حفاظت کی دعا مانگ رہا تھا ان لوگوں کو ہاسپٹل جانا تھا اور عائلہ غائب تھی۔۔۔

عائلہ کے ساتھ کچھ برا ہی نہ ہو جائے اس خیال سے یرمان کا پورا وجود دہک رہا تھا دل کی دھڑکن حد سے زیادہ تیز ہو رہی تھی اس کا بس چلتا بھاگ کر عائلہ کے پاس پہنچ جاتا۔

وہ تو شہر کا موسم نارمل ہی تھا لیکن آسمان پہ بادل تھے ہلکی پھلکی پھوڑ بھی ہو رہی تھی تو ٹھنڈ کا احساس تھا یرمان نے بلیک جینز پہ بلیک ہی فل سیلیوز ڈریس شرٹ پہن رکھی تھی۔

شاور لینے کے بعد اس نے بالوں کو خشک نہیں کیا وہ نم سے اس کی پیشانی سے چپکے ہوئے تھے اور وہ خود عائلہ کی فکر میں ہلکان ہو رہا تھا۔۔۔

"ایک بار مل جاؤ تم مجھے۔۔۔!؛" وہ گاڑی کے بغیر نکلا تھا زیادہ ٹائم نہیں ہوا تھا لہذا اس کو یقین تھا کہ عائلہ گھر سے تو آگے نکل چکی ہو گی لیکن زیادہ دور نہیں گئی ہو گی تو وہ ایسے پیدل چل رہا تھا۔

-

اپنی جینز کی جیبوں میں ہاتھ پھنسائے وہ تیز تیز چل رہا تھا یہ تک معلوم نہیں تھا کہ عائلہ گئی کس سائیڈ تھی آگر یہ معلوم ہوتا تو وہ عائلہ کو آسانی سے ڈھونڈ لیتا لیکن یہ بات معلوم ہوتی تب۔۔

عائلہ کی اس حرکت کی وجہ اس کو ضامن لگ رہا تھا کاش کہ وہ کل ضامن سے ملوانے ہی نہیں لے جاتا عائلہ کو تو آج اس سچویشن سے تو نہیں گزر رہا ہوتا وہ۔

-

یرمان نے اپنی بیرڈ پہ ہاتھ پھیرا اؤر ادھر اودھر دیکھنے لگا اچانک سے کوئی اس کے سینے سے آلگی وہ لڑکی تھی جس کے پیچھے کچھ شرابی لڑکے لگے

ہوئے تھے لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ لڑکی کوئی اور نہیں بلکے عائلہ یرمان ملک تھی مسز یرمان ملک وہ کیا کر رہی تھی یہاں۔۔۔؟"

وہ پوری طرح سے پسینے میں ڈوبی ہوئی تھی دوپٹہ بھی اس کے وجود پہ نہیں تھا یرمان ملک کی آنکھوں میں شعلے سے بھڑکے تھے۔۔۔

فلیش بیک۔۔۔۔!؛

عائلہ بنا سوچے سمجھے گھر سے تو نکل آئی لیکن پھر اس کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کرے کہاں جائے دیارِ غیر میں وہ کسی کو جانتی تک نہیں تھی اس کو خوف محسوس ہوا اب وآپس یرمان کے پاس نہیں جا سکتی تھی وہ تو اس کو جان سے مار دیتا اس نے اپنا دوپٹہ اچھے سے اپنے گرد لپیٹ لیا اور چھوٹے چھوٹے قدموں اٹھاتے آگے چلنے لگی موسم کے تیور بگڑ رہے تھے اچانک سے بادل

گر جے تو اس نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھا تھا ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی پل بھر میں ہی اس کا چہرہ پسینے سے بھیگ گیا تھا۔۔

وہ آگے بڑھتی جب تین سے چار لڑکے جو نشے میں دھت تھے اور بمشکل لڑکھڑاتے چل رہے تھے اس کے قریب آکر رہے اور اوپر سے نیچے اپنی حوس بھری نظروں سے اس کے نازک ہچکولے لیتے وجود کو دیکھنے لگے عائلہ نے دوپٹہ کو مٹھیوں میں بھینچ لیا تھا۔۔۔

"!...Help me please... Help me please"

"ہیلپ می پلیز۔۔۔میری مدد کریں پلیز۔۔۔!؛"وہ نہیں جانتی تھی کہ جن سے وہ انسانیت کے ناطے مدد مانگ رہی ہے وہ انسانوں کے روپ میں چھپے بھیڑیے تھے۔

عائلہ کو بس یہ پتہ تھا کہ یرمان اس کی غیر موجودگی کو اتنی آسانی سے ہضم نہیں کرے گا وہ اس کو ڈھونڈنے گا ضرور اس سے پہلے ہی عائلہ کو یہاں سے نکلنا تھا۔۔۔

Baby, we are here to help you... Tell me what "
"!...help you need

"بے بی ہم تو ہیں ہی یہاں تمھاری مدد کرنے کے لیے۔۔۔بتاؤ کیا مدد چاہیے۔۔۔!؛"ان لڑکوں میں سے ایک لڑکا عائلہ کے قریب آتے معنی خیز لہجے میں پوچھنے لگا وہ انگریز لڑکے تھے جنہوں نے ڈرنک کی ہوئی تھی وہاں یہ سب عام تک دن دھارے ایسے سیکڑوں مل جاتے تھے لیکن عائلہ معصوم کہاں جانتی تھی کہ وہ کس قدر مشکل میں پھنسنے والی تھی۔

"!!...I... I want to go to my brother"

"مُجھے۔۔۔مُجھے بھائی کے پاس جانا۔۔۔!!"عائلہ نے رخساروں پہ پھسلتے آنسو اپنی ہتھیلی سے صاف کیے بار بار وہ پیچھے مڑ کر دیکھ رہی تھی۔

;"!...Hahaha, baby girl, go to your brother's place"

"ہاہاہا بے بی گرل بھائی کے پاس جانا۔۔۔!؛"وہ اس کے رخساروں کو سہلاتا کہ عائلہ نے چہرہ پھیر لیا وہ لڑکا تلملایا ایک تو یہ لڑکی خود ان سے مدد مانگنے آئی تھی اوٗر اب جب وہ مدد کرنے کے لیے تیار تھے تو اس کا اٹیٹیوڈ ہی ختم نہیں ہو رہا تھا۔

".Please, please"

"پلیز پلیز۔۔۔"عائلہ کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔ان چار لڑکوں میں سے ایک جو سب سے زیادہ امیر اوٗر خوبصورت تھا عائلہ کے

سر اپے کو غور سے دیکھ رہا تھا اس نے اپنے باقی دوستوں کو اشارہ کیا آور وہ تینوں پیچھے ہوئے وہ خود اپنے گلے میں لٹکی چین گھماتے عائلہ کے قریب آیا عائلہ کو اس کی نظروں میں خود کے لیے حوس نظر آئی ایسی حوس جو یرمان کی نظروں میں اس نے خود کے لئے کبھی نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔

یرمان ملک اس کا محرم تھا ہاں رشتہ جس طرح بھی بنا لیکن وہ عائلہ کا شوہر تھا پر عائلہ جو گھر سے بھاگنے کی غلطی کر چکی تھی وہ بہت بھیانک رخ اختیار کرنے والی تھی۔

Ahhhh, hot and beautiful girl, come on... I'll help, "

"...but I need something in return

"اہہہہ ہاٹ اینڈ بیوٹی فیل گرل کم۔۔۔۔میں ہیلپ کرتا ہوں بٹ مجھے اس کے بدلے میں کچھ چاہیے۔۔۔"وہ عائلہ کے سامنے جو شرط رکھنے والا تھا وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ عائلہ کیا رہ ایکشن دیتی ہے۔

"?...What condition"

"کون سی شرط۔۔۔؟"عائلہ کو بس یہاں سے نکلنا تھا اگر تو سامنے والا پیسوں کا مطالبہ کرتا تو وہ کیسے پیسے دیتی اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا۔

One night stay... You have to spend one night in "

my arms, close to me... In my apartment, and then

"...tomorrow I will take you to your brother

"ون نائٹ سٹے۔۔۔۔ تمھیں ایک رات میری بانہوں میں گزارنی ہو گی میرے قریب۔۔۔ میرے اپارٹمنٹ میں پھر کل ہی میں تمھیں تمھارے بھائی کے پاس پہنچا دونگا۔۔۔" مائکل نامی لڑکے کو عائلہ کا نازک سراپا مدہوش کر رہا تھا اتنا تو وہ سمجھ رہا تھا کہ یہ لڑکی ایشن تھی یہاں کی نہیں تھی وہ جیسے اٹک اٹک کر بول رہی تھی وہ سمجھ گیا تھا جیسے وہ کسی سے چھپنے کی کوشش کر رہی ہے۔۔

"?One night stay...? What is that"

"ون نائٹ سٹے۔۔۔۔؟ وہ کیا ہوتا ہے۔۔۔؟" عائلہ جس نے پوری زندگی بس ناولز کو پڑھتے گزار دی تھی وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی مقابل کا قہقہہ بے ساختہ تھا اس کے دوستوں نے بھی قہقہہ لگایا تھا۔

Afffffff, sie ist so unschuldig, es macht Spaß, die „

“.Nacht mit ihr zu verbringen

"افففففف کتنی معصوم ہے یہ اس کے ساتھ تورات گزارنے کا اپنا ہی مزا ہے۔۔۔؟" مائکل کے دوست نے اس نے کان میں سرگوشی کی تو عائلہ ہونکوں کی طرح ان کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی وہ اس سے تو انگریزی میں بات کر رہے تھے لیکن آپس میں وہ جرمن زبان بول رہے تھے اس لیے ان کی باتیں عائلہ کے سر پر سے گزر رہی تھیں۔

"?...Tell me, bro"

"بھائی بتائیں۔۔۔؟" عائلہ ان کو سیدھا بھائی بنا چکی تھی جب کہ عائلہ کے ہونٹوں سے لفظ brother سن کر وہ چاروں ہی عائلہ کو گھورنے لگے تھے اتنے خوبصورت لڑکے بھلا اس لڑکی نے بھائی بنتے۔

"میں بھول نہیں بوائے فرینڈ بناؤں گا اتنی خوبصورت لڑکی کو بہن بنا کر مجھے کیا ملے گا۔۔۔" وہ عائلہ کو چھوتا اس سے پہلے ہی عائلہ نے اسے دھکا دیا اور وہ عائلہ سے تھوڑا دور ہوا لیکن عائلہ کی اس حرکت نے مقابل کو سلگا دیا تھا

۔

"تیری تو آج تجھے نہیں چھوڑیں گے ہم۔۔۔" وہ چاروں ایک ساتھ آگے بڑھے تھے عائلہ بھاگتی کہ اس سے پہلے ہی ان چاروں نے اسے اپنی گرفت میں دبوچا تھا عائلہ کا دوپٹہ مائکل کے دوست جیمی کے ہاتھ میں تھا جب عائلہ ان چاروں کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر پیچھے کو گری تھی۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔"عائلہ کا دل بند ہونے کے قریب تھا اب تو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ کاش وہ گھر سے ہی نہیں نکلتی وہ معصوم یہ نہیں جانتی تھی یہاں قدم قدم پہ بھیڑیے بیٹھے تھے کسی معصوم کو چیڑ پھاڑنے کے لئے اس نے کہاں دیکھی تھی باہر کی دنیا جو وہ جانتی اس نے تو بس ضامن کے روپ میں ایک آچھا بھائی پایا تھا۔

"بے بی کیسے چھوڑ سکتے ہیں اتنی مشکل سے تو پایا ہے اتنی خوبصورت لڑکی کو۔۔۔!؛"مائکل تو اس کو کسی صورت نہیں چھوڑنے والا تھا عائلہ کا دماغ پھٹنے لگا ان باتوں کو سنتے اس کو کچھ کچھ سمجھ آرہا تھا کہ وہ غلط لوگوں سے مدد لے چکی تھی جو اس کی مدد کیا خاک کرتے اسے مذید پریشان کر رہے تھے وہ اس قدر خوفزدہ ہو چکی تھی کہ پاؤں میں آگے چلنے کی سکت ہی جیسے ختم ہو

چکی تھی وہ سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی کہ آگے اس کے ساتھ کیا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

"پیچھے کہاں جا رہی ہو ڈارلنگ۔۔۔اب تو تمھیں میرے قریب آنا ہے۔۔۔"مائکل اس کے مذید قریب ہوا تو عائلہ نے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا یکدم اسے احساس ہوا اتنے نامحرموں کے درمیان وہ بغیر ڈوپٹے کے تھی اس کا دوپٹہ تو نہیں تھا اس کے پاس۔

ایک ساتھ کئی سارے آنسو اس کی پلکوں سے گرے تھے وہ بنا سوچے سمجھے پیچھے کو بھاگی بھاگی تھی وہ چاروں اس کے پیچھے بھاگے تھے عائلہ کے پاؤں میں درد کی لہر اُٹھتی اس کے وجودِ میں سرایت کر گئی تھی لیکِن وہ درد سے لاپرواہ بنتی پیچھے بھاگتی ہی جا رہی تھی اسی راستے سے وہ آئی تھی وہ تو بھول چکی

تھی لیکِن یہ اس کی خوش قسمتی تھی یا بد قسمتی کہ وہ واپس سے یرمان ملک سے آ ٹکرائی تھی۔۔۔

حال۔۔۔۔!؛"

یرمان ملک کے گلے لگتے عائلہ کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ تپتے صحرا سے کسی گھنے درخت کے سائے میں آ گئی ہو وہ شاید ہی کبھی یرمان ملک کو دیکھ کر اتنی خوشی ہوئی ہو گی پہلے خوش تو نہیں تھی کیونکہ جانتی تھی کہ اب یرمان ملک اس کے ساتھ کیا کرے گا پر یہ تسلی تھی کہ یرمان ملک آ گیا تھا اب ان لڑکوں سے اسے کوئی خطرہ نہیں تھا وہ زور سے یرمان کی کمر پہ ہاتھ جما چکی تھی۔

خوف سے اس کا روم روم کپکپا رہا تھا چہرے پہ آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان تھے جبکہ وہ ہولے ہولے کپکپا رہی تھی۔

یرمان ملک جو پچھلے کتنے گھنٹوں سے عائلہ کے پیچھے خوار ہو رہا تھا اسے اپنے گلے لگے دیکھ کر پہلے پہل اس کو تو یقین نہیں آیا کہ جس کی تلاش میں وہ بھٹک رہا تھا وہ خود اس کے پاس چلی آئی تھی عائلہ کی پشت پہ اس نے گرفت اس قدر سخت کی کہ عائلہ کو اس کی انگلیاں اپنی پشت میں دھستی محسوس ہوئی تھیں وہ کسمسا کر رہ گئی تھی اب یرمان ملک کا غصہ اس نے سہن کرنا مشکل تھا عائلہ دوپٹے کے بغیر تھی اس کے وجود میں شعلے سے بھڑکے تھے وہ اس کو خود میں بھینچتے اس کے بالوں پہ ہونٹ رکھ چکا تھا۔

"اہے کون ہے تم چھوڑ دے اس کو میری گرل فرینڈ ہے مجھے سے روٹھ گئی ہے اس لیے غلطی سے تیرے گلے لگ گئی ہے چھوڑ اس کو یہ میری ہے آج ہماری ڈیپ نائٹ ہے تو یہ نخرے دکھا رہی ہے یو نو گرل فرینڈز دکھاتی ہیں اپنے بوائے فرینڈز کو۔۔۔"مائکل خاصی بے باکی سے بول رہا تھا جیسے جیسے وہ

بول رہا تھا یرمان ملک کی گرفت عائلہ کی پشت پہ سخت ہوتی جا رہی تھی عائلہ کی غلطی ناقابلِ معافی تھی جو عائلہ کر چکی تھی یرمان کا غصہ بہت بڑھ چکا تھا۔۔۔

"شٹ اپ یو بلڈی ہل گیٹ لوسٹ۔۔۔" وہ دھاڑا تھا عائلہ اچھلی اپنی جگہ سے اتنا غصہ تو یرمان ملک نے اُس وقت بھی نہیں دکھایا تھا جب ضامن نے عائلہ کو حیدرآباد بھیجا تھا۔۔۔

"تجھے کیوں فکر ہو رہی ہے۔۔۔" مائکل بھی ڈھیٹ بنا اس کے قریب آتے اس کی گرفت سے عائلہ کو چھڑوایا تو یرمان کی نظر مائکل کے دوست کے ہاتھ میں موجود عائلہ کے دوپٹے پہ گئی وہ تیزی سے اس کے ہاتھ سے دوپٹہ جھٹکتے عائلہ کے گرد اچھے سے اوڑھ چکا تھا جبکہ مائکل کو اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ انسان پہلے سے ہی اس لڑکی کو جانتا ہے۔۔۔

"یہ لڑکی خود آئی تھی ہمارے پاس۔۔۔!؛"مائکل کے دماغ میں ایک پلان آیا تھا۔

"شٹ اپ۔۔۔"یرمان کا غصہ اب حد سے بڑھا تو اس نے عائلہ کو سائیڈ پہ دھکیلتے مائکل کو اپنی گرفت میں دبوچا تھا وہ چاروں نشے میں تھے مائکل کو یرمان نے آسانی سے اپنی گرفت میں دبوچ لیا اور اس کو پیچھے گراتے وہ اس کو لاتوں اور مکوں سے مارنے لگا تھا عائلہ نے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا دن دھارے وہ ایک لڑکے کو مار رہا تھا اگر کوئی دیکھ لیتا تو بات بہت آگے تک چلی جاتی۔

"آپ۔۔۔ آپ۔۔۔"عائلہ نے یرمان کو روکنا چاہا لیکن وہ کہاں ہوش میں لگ رہا تھا مائکل کے ہونٹوں سے لفظ گرل فرینڈ اس کو تپتے توے پہ بیٹھا گیا تھا وہ جیسے لمحے کے ہزار حصوں میں مرا تھا۔

"چپ رہو تم سٹوپڈ گرل۔۔۔" اسے عائلہ پہ اس قدر غصہ آرہا تھا کہ وہ یہیں کھڑے کھڑے اس کو دو لگا بھی سکتا تھا جو گھٹیا حرکت وہ کر چکی تھی اس پہ۔۔

"اہے چھوڑ مائکل کو۔۔۔!؛" مائکل کا دوست آگے بڑھا لیکن یرمان کے چہرے کے پتھریلے تاثرات دیکھ کر وہ یکدم پیچھے ہوے تھے۔۔۔

"اگر نہیں چاہتے ہو کہ تم لوگوں کا حال بھی اس کے جیسا ہو تو دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔" وہ مائکل کو چھوڑ کر ان کی طرف بڑھا تو وہ تین مائکل کو وہیں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اس وقت اُنہیں اپنی جان پیاری تھی مائکل کا باپ تو بہت اثر ورسوخ رکھتا تھا اپنے بیٹے کے لیے بہت کچھ کر سکتا تھا۔

"اب بتا کیسے نام لے میرے بیوی کا تیری گرل فرینڈ کے یہ۔۔۔ کیا بکواس کی ہے تم نے۔۔۔" یرمان نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ دے مارا وہ

جو نشے میں دھت ہوش کھو رہا تھا اس کے تھپڑ سے اس کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔

وہ درد سے کراہا تھا مقابل کا وار تھا ہی ایسا عائلہ بس آپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھے اپنی سسکیاں روک رہی تھیں بارش اب تھوڑی تیز ہونے لگی تھی سردی بھی تھوڑی بڑھ گئی تھی عائلہ صرف دوپٹے میں تھی اپنی بے خبری پہ شدید غصہ بھی آیا دل کر رہا تھا اپنے وجود کو داغ دے وہ بناشال کے گھر سے نکلی ہی کیوں اب اپنی غلطی کا شدید احساس ہو رہا تھا۔

مائکل جو پہلے ہی لڑکھڑا رہا تھا اب مارے کھاتے اس کے حواس سن ہو گئے تھے یرمان اسے چھوڑ ہی نہیں رہا تھا یرمان کے ہاتھوں کے مکوں سے وہ خاصا زخمی ہو گیا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد جب یرمان کے آندر کی بھڑاس کم ہوئی تو اس نے مائکل کو دور پھینکا اور عائلہ کی کلائی سختی سے پکڑتے اسے اپنی طرف کھینچا تھا عائلہ میں اتنی ہمت نہیں بچی تھی کہ وہ خوُد کو چھڑوا پاتی اسے شدید خوف محسوس ہو رہا تھا یرمان ملک سے جس کی چند منٹس کی گرفت سے جیسے اسے اپنی پشت جلتی محسوس ہوئی تھی۔

دوپٹے کو سختی سے مٹھیوں میں جکڑے وہ کانپ رہی تھی اوُر یرمان کی بھاری انگلیاں اس کی کلائی میں پیوست ہوئی تھیں *۔*

یرمان ملک خاموش تھا وہ کچھ نہیں بول رہا تھا عائلہ خالی خالی نظروں سے زمین کو گھور رہی تھی جب یرمان نے اس کی ٹھوڑی کو اپنی گرفت میں دبوچتے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کیا عائلہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی وہ دونوں اس وقت سنسان سڑک پہ کھڑے تھے بارش کی بوندیں

دونوں پہ گر رہی تھیں عائلہ کے ہونٹوں کو سختی سے اپنے ہونٹوں میں قید کیے یرمان ملک اس کے ہونٹوں کو شدت سے چوس رہا تھا۔

عائلہ کی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا رہا تھا آنکھیں مسلسل بند ہو رہی تھیں وہ کھڑی نہیں ہو پا رہی تھی اتنی شدت جنونیت تھی مقابل کے لمس سے اس کو اپنے ہونٹ جلتے سے محسوس ہوئے۔

عائلہ نے یرمان ملک کے سینے پہ ہاتھ رکھا تو یرمان نے اس کو ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیتے اس کی پشت پہ پن کیا جب کہ لمس میں مذید شدت آگئی اس کی سماعتوں میں مائکل کے لفظ بازگشت کر رہے تھے عائلہ کو وہ بیغیرت انسان اپنی گرل فرینڈ کہہ رہا تھا عائلہ کو احساس نہیں تھا کہ انجانے میں وہ کتنی بڑی غلطی کر چکی تھی۔

وہ اس کے ہونٹوں کو آزاد کرنے کے لیے تیار ہی نہیں تھا عائلہ کی آنکھوں سے آنسو جھرنے کی صورت اس کے رخساروں پہ بہنے لگے وہ اس کے آنسوؤں کو اپنے ہونٹوں پہ محسوس کرتا بھی پیچھے نہیں ہوا بلکے اس نے اس کے اوپری ہونٹ کو اپنے دانتوں میں دبایا تھا عائلہ کے ہونٹوں سے سسکیاں نکلتی یرمان ملک کے حلق میں ہی دب گئی تھی۔

وہ اس وقتِ پوری کانپ رہی تھی بارش اب زور سے برسنے لگی جیسے آج ابر جم کر برسنے والا تھا عائلہ اور یرمان دونوں بارش میں بھیگ چکے تھے عائلہ کی حالتِ ایسی تھی کہ یرمان نے اسے چھوڑا تو وہ یہیں گر جائے گی یرمان نے اس کو بانہوں میں اٹھایا لیکِن لبوں کو اس نے آزاد نہیں کیا تھا اس کے ہونٹوں کو قید کیے ہی وہ واپس گھر کی طرف بڑھنے لگا۔

عائلہ کی آنکھیں نم تھیں مقابل کے غصے سے تو واقف تھی وہ کہاں چھوڑنے والا تھا اس کو جب کہ ہونٹوں پہ اس کی سخت گرفت میں عائلہ کو اپنے ہونٹ جلتے سے محسوس ہوئے تھے۔

وہ جتنا یرمان کو دور کرنے کی کوشش کرتی وہ اس کے ہونٹوں پہ اتنا ہی جنونی ہوتا اس کی سانسوں کو خوُد میں انڈھیل رہا تھا گھر دور تھا پیدل چلتے کافی ٹائم لگ رہا تھا یرمان نے عائلہ کو اتنی ڈیپ کس کی کہ اس کے چودہ طبق ہی روشن ہو گیے سر بری طرح سے بھاری ہو رہا تھا وہ اس کے ہونٹوں کو آزاد کرنے کے موڈ میں نہیں تھا لیکن عائلہ کی حالتِ دیکھ کر مجبوری میں وہ اس کے ہونٹوں کو چھوڑتے پیچھے ہوُا تو عائلہ نے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔

وہ اس کی گردن پہ دانت گاڑ چکا تھا وہ خاموش تھی چپ کب سے عائلہ اس کی غصے بھری آواز سننے کی منتظر تھی لیکِن وہ کچھ نہیں بھول رہا تھا اوُر عائلہ

جانتی تھی کہ یہ طوفان سے پہلے کی خاموشی تھی وہ سوکھے پتے کی طرح لرز رہی تھی یرمان کی قید سے بھاگنے کی جو غلطی کر چکی تھی اب اس کی سزا کا سوچتے اس کا وجود ٹھنڈا پڑنے لگا۔

اگر نارمل حالات ہوتے تو وہ اس وقت مزے سے بارش کی بھیگ رہی ہوتی لیکن نہیں اس وقت تو جان لبوں پہ اٹکی ہوئی تھی۔۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ دونوں واپس گھر آئے تھے ملازمین اب آچکے تھے باہر مین گیٹ پہ بھی گارڈز موجود تھے ان کی کلاس تو یرمان بعد میں لینے والا تھا پہلے عائلہ سے تو پوچھتا وہ اسے ایسے ہی اٹھائے کمرے میں لے آیا۔

جب کہ ملازمین کے سامنے ایسی بے باکی پہ عائلہ کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی مزاحمت بھی کی یرمان ملک پہ پہلے کب اس کی مزاحمت کا اثر ہوتا تھا جو آج ہونا تھا وہ اس کو کمرے کے بجائے سیدھا باتھ روم لے آیا تھا اور عائلہ

آنکھیں پھاڑے یرمان کو دیکھنے لگی جو اب آپنی بھیگی شرٹ ریمو کرتے صرف وائٹ سٹینڈو میں ملبوس تھا اور اس کی طرف بڑھ رہا تھا عائلہ پیچھے دیوار سے ٹکرائی تھی۔

سر دیوار پہ لگنے کی وجہ سے درد کی ایک لہر اس کے پورے وجود میں سرایت کر گئی تھی اس نے بمشکل اپنی سسکی روکی تھی۔

"کیوں نکلی گھر سے۔۔۔" اس کی ٹھوڑی انگلی اور انگوٹھی میں لیتے اوپر اٹھائی اور اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھا وہ سہمی سی جیسے بھیگی بلی بنی کھڑی تھی۔

بھیگے بال جو اس کی گردن کے ساتھ چپکے تھے جب کہ یرمان نے ایک جھٹکے سے اس کا گیلا دوپٹہ فرش پہ پھینکا اس کی بھیگی شرٹ سے اس کی دلکشاں واضح ہو رہی تھیں۔

یرمان اس کی گردن سے بھیگے بال ہٹاتے اس کی گردن کو اپنے لبوں سے چومنے لگا لیکن لمس میں شدت تھی وہ جنونی ہوتا جگہ جگہ اپنے لبوں کے نشان چھوڑ رہا تھا عائلہ کے ہونٹوں سے سسکی نکلی پہلے وہ لبوں پہ اتنی دیر جھکا رہا اور اب اس کی گردن عائلہ کی سانسیں تیز ہوئی تھیں۔

"جواب دو مجھے۔۔۔"اس کے بالوں کو ایک جھٹکے سے کھینچا تو عائلہ کو یوں لگا جیسے اس کے بال کسی نے زور سے کھینچے ہو وہ رونے لگی پہلے ہی دل اتنا افسردہ تھا مذید یرمان ملک کی حرکت اس کو دکھی کر گئی تھی لیکِن یرمان کے اعصابوں سے تو وہ لفظ گرل فرینڈ اور فرسٹ نائٹ ہی نہیں نکل رہے تھے اس گھٹیا انسان کا اس سے بھی برا حال ہونا چاہیے تھا یرمان نے دیوار پہ مکا مارا تھا اور ایک جھٹکے میں عائلہ کی گیلی شرٹ ریمو کی وہ اب سرخ پردے میں ملبوس یرمان ملک کی سلگتی نظریں خود پہ محسوس کرتے ماہی بے آب کی

طرح تڑپی تھی اور یرمان ملک گھٹنوں کے بل جھکتے اس کی بیلی پہ دانت گاڑ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

"اہہہہہہ۔۔۔" عائلہ نے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ جماتے سسکی روکی لیکن یرمان ملک کے جلتے ہونٹوں کا لمس اب نیچے جا رہا تھا عائلہ نے یرمان کے کندھوں پہ ہاتھ رکھا وہ نفی میں سر ہلانے لگی جبکہ مقابل اس وقت اس کی سننے کے موڈ میں نہیں تھا وہ جتنا غصے میں تھا عائلہ کو اچھے سے سبق سیکھانے کا ارادہ تھا تاکہ آج کے بعد وہ ایسی غلطی کرنے کا سوچے بھی نہیں کتنا خوار ہوا وہ۔۔۔

"کیا لگتا ہے جہاں سے بھاگ کر تمھیں بہت اچھا لوگ ملیں گے تمھیں پلکوں پہ بٹھائے رکھیں گے۔۔۔" اس کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا عائلہ کی حرکت تھی اس قابل کہ وہ بھول پاتا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔" عائلہ جسے اب خود بھی بخوبی احساس ہو چکا تھا اب تو مر کر بھی وہ کبھی ایسا نہیں کرنے والی تھی یہ پاکستان نہیں تھا دیارِ غیر تھا یہاں وہ کسی کو نہیں جانتی تھی آج تو بچ گئی اگر یرمان نہیں آتا تو اس کے ساتھ کیا ہوتا وہ سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

"تم نے بہت غلط کیا ہے عائلہ۔۔۔" یرمان نے عائلہ کی سٹرپ میں انگلیاں پھنساتے اسے کندھوں سے نیچے سرکایا اور عائلہ کی پشت اپنی انگلیوں سے سہلائی سرد لہریں عائلہ کو اپنے وجودِ میں سرایت کرتی محسوس ہوئی تھی اس نے آنکھیں میچ لی تھیں مقابل اب اس کے ساتھ کیا کرنے والا تھا وہ جان چکی تھی ہمت نہیں بچی تھی کہ وہ یرمان کو خود سے دور کر پاتی وہ جتنے غصے میں تھا کوئی بعید نہیں تھی کہ اس کو کاٹ کر رکھ دیتا۔

"پلیز۔۔۔" وہ آنکھیں پھیلائے مقابل کے ہاتھوں کو تھامنے کی کوشش کرنے لگی جو اس کی پشت پہ موجود وجودِ پر دے کا ہک کھولتے اس کے وجود سے الگ کر چکا تھا۔۔۔

عائلہ اب برہنہ اس کے سامنے تھی جس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے سینے کو کور کرنے کی کوشش کی لیکن یرمان نے اس کے ہاتھوں کو پیچھے دیوار پہ پن کیا آور خوُد اس کے سینے پہ جھکتے گہرائیوں پہ دانت گاڑ دیئے عائلہ کی چیخیں بے ساختہ باتھ روم میں گونجی تھی لیکِن وہ بے حس بن گیا اس کی دھڑکنوں کو اپنی دانتوں سے کاٹتے وہ اس کے ابھاروں پہ بھی دانت گاڑتے اس وقت اپنے آندر اٹھتے وبال کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

عائلہ کے قریب جاتے وہ بس اس وقت خود کو یہ تسلی دے رہا تھا کہ عائلہ اس کے پاس تھی اس سے دور نہیں گئی ہے۔

وہ عائلہ کی بیلی کو اپنے لبوں سے چومتے اس کی گہرائیوں پہ اپنی گرم سانسوں کا لمس چھوڑتے عائلہ کو نیچے باتھ روم کے فلور پہ لٹائے اس کے اوپر اپنے درمیان حائل تمام پردے گراتے اس پہ جھکا جو اب آپنی آنکھیں بند کر چکی تھی اس کا پورا وجود پسینے سے تر تھا۔۔۔

یرمان نے نرمی سے اس کی دھڑکنوں کو اپنے ہونٹوں سے سہلایا تو عائلہ نے اپنی آنکھیں کھولی شاید اس کا نرم لمس پاتے اس کو تھوڑی ڈھارس ملی ورنہ جس قدر وہ سختی دکھا رہا تھا عائلہ کے لیے بہت مشکل تھا یہ سہن کرنا۔۔۔

"کیوں نکلی گھر سے۔۔۔؟" اس کی دھڑکنوں سے نیچے بیلی تک اپنی انگلی سے لکیر کھینچتے وہ پوچھ رہا تھا عائلہ نے ہونٹ پھیلائے پر خاموش رہی جواب نہیں دیا اور یرمان نے یکدم سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا اس کی

نظروں کا عائلہ کی نظروں سے زبردست تصادم ہوا عائلہ نے پٹ سے آنکھیں جھکالی تھیں۔

"جواب دو۔۔۔" اس کی دھڑکنوں کو مٹھیوں میں بھرتے اب کی بار اس کی آواز تھوڑی سخت ہوئی۔

"آپ۔۔۔ آپ۔۔۔۔سے۔۔۔۔دور۔۔۔۔جانا۔۔۔۔" وہ اٹکتے بولی اگر نہیں بولتی تو مقابل کو مزید غصہ آتا جو وہ سہن نہیں کر پاتی۔

"مجھ سے دور کیوں جانا تھا۔۔۔؟" وہ بے قرار ہو رہا تھا مقابل کے نازک وجود میں سمانے کے لیے وہ ایک رات جب اس کا اور عائلہ کا رشتہ مکمل ہوا تھا اس کے لیے سب سے خوبصورت رات تھی جب پوری رات عائلہ کے وجودِ سے اس نے خود کو سیراب کیا تھا۔

"وہ۔۔۔میں۔۔۔۔ڈر۔۔۔۔۔"

"کس بات کا ڈر۔۔۔۔کیا میں نے کبھی تم پہ ہاتھ اٹھایا تمھیں مارا پھر کیوں دور چاہتی تھی مجھ سے عائلہ تمھیں لگتا ہے یہ سب آسان ہے بہت آسان۔۔۔؟تم جانتی ہو اگر میں وہاں نہیں آتا تو تمھارے ساتھ کیا ہو سکتا تھا وہ بہت خطرناک لوگ تھے۔۔۔۔"یرمان بول ہی رہا تھا جب عائلہ اوپر ہوتے یرمان کے گلے لگ گئی وہ لمحہ یاد آیا تو پورا وجود جلنے لگا وہ سسکتے اس کی گردن میں چہرہ چھپا گئی تھی۔۔

بھلے یرمان سے وہ نفرت کرتی تھی لیکِن آج جیسے یرمان نے اسے ان شرابی لڑکوں سے بچایا عائلہ کو دل ہی دل میں یرمان کو یہ ایکٹ بھایا تھا حالانکہ وہ چاہتا تو عائلہ کو وہیں چھوڑ دیتا لیکن یرمان نے جو کیا عائلہ کے دل میں کہیں نہ کہیں یرمان ملک کے لیے تھوڑی نرم سائیڈ آ رہی تھی۔

"مُجھے۔۔۔ نہیں۔۔۔۔" وہ سسکتے یرمان کی گردن میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی یرمان نے اس کا چہرہ تھامے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے تھے۔

"مجھے پتہ ہے تم میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتی ہو لیکن عائلہ ایک بات آپنے دماغ میں بیٹھالو تم میری بیوی ہو یرمان ملک کی۔۔۔ اور آخری تک میری ہی رہو گی میں تمھیں خود سے دور نہیں جانے دے سکتا ہوں آور اب اگر دوبارہ تم نے ایسی کوئی حرکت کی تو بہت برا ہو گا۔۔۔." وہ عائلہ کے ہونٹوں پہ جھکتے ایک بار پھر سے اس کی سانسوں پہ قبض ہوا عائلہ نے آنکھیں میچ لی تھیں وہ پہلے اسے اتنی ڈیپ کس کر چکا تھا اس کا دل نہیں بھرا تھا جو ایک بار پھر سے اس کے قریب آگیا تھا۔

وہ اس کے کندھوں پہ ناخن گاڑتے اس کی بڑھتی ہونٹوں پہ برداشت کر رہی تھی۔۔

وہ ہر گزرتے لمحے جنونی ہو رہا تھا اس کے ہونٹوں کو چوستے وہ اس کی سانسوں کو پی رہا تھا جبکہ ہاتھوں کی بے باکیاں الگ سے عائلہ کی نازکی پہ حق جتا رہی تھیں وہ دونوں ایک دوسرے کے بے حدّ قریب تھے کہ عائلہ کو یرمان کی گرم سانسوں سے آپنا چہرہ جھلستا محسوس ہؤا۔۔۔

یرمان کے ہاتھ اس کی دھڑکنوں پہ تھے یہاں وہ نرمی سے انگلیاں پھیرتے اس کی بیلی کو اپنے انگوٹھے سے سہلانے لگا یرمان ملک پوری طرح سے عائلہ کے لمس میں مدہوش تھا جب اچانک سے اسے یاد آیا انہوں نے ہاسپٹل جانا تھا۔۔۔

وہ نرمی سے عائلہ کے ہونٹوں کو آزاد کرتے اس کے چہرے کو سنوارنے لگا

۔۔

"چاہوں تو تمھیں اچھے سے اس غلطی کے پاداش میں بہت کچھ کہہ سکتا ہوں آور سب بڑی سزا میری سلگتی جان لیوا قربت ہو گی۔۔۔۔جو تم سہن نہیں کر پاؤں گی عائلہ۔۔۔یہ پہلی اور آخری دفعہ تھا آئیند آیسا ویسا کچھ کیا تو بہت برا ہو گا تمھارے ساتھ۔۔۔۔"وہ سنجیدگی سے عائلہ کو وارننگ دے رہا تھا۔۔۔

"چلو فریش ہو جاؤ۔۔۔۔"وہ اسے شاور کے نیچے لایا اور ہاتھ مارتے دیوار پہ لگے سارے شاور آؤن کر دیئے عائلہ سردی سے کپکپانے لگی۔

"میں خود۔۔۔۔" اس وقت وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے بنا کسی پردے کے ایک قریب تھے عائلہ کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا مقابل خاصا بے باک تھا۔

"میرے ساتھ کیا مسلہ ہے۔۔۔" یرمان نے اس کے چہرے پہ گرتی پانی کی بوندوں کو اپنے ہونٹوں سے چنا تھا وہ سسکی تھی۔۔

"نہیں نہیں۔۔۔۔"

"بس ٹھیک ہو جاؤ۔۔۔ پھر کوئی مار جن نہیں ملنے والا تمھیں سارے بدلے لونگا۔۔۔۔" وہ اس کے سینے پہ جھکتے ایک بے باک شرارت کر گیا عائلہ کے وجود کا سارا خون جیسے چہرے پہ سمٹ آیا تھا۔۔

"جلدی باہر آؤ۔۔۔۔"سٹینڈ سے ٹاول کھینچتے خود کے گرد لپٹتے وہ عائلہ کے ماتھے پہ ہونٹ رکھتے بولا اؤر باتھ روم سے نکل گیا تھا۔۔۔

عائلہ نے یرمان کے نکلتے ہی سکون کا سانس خارج کیا بہت تھوڑے میں اس کی بچت ہو گئی تھی ورنہ جس قدر وہ غصے میں تھا عائلہ کو امید نہیں تھی کہ اتنی جلدی وہ اس کو معاف کرے گا۔

اب تو وہ مر کر بھی کبھی ایسی غلطی نہیں کرنے والی تھی وہ لڑکے اؤر ان کی غلیظ نظریں اس کو ابھی تک اپنے وجود کے آر پار محسوس ہوئی تھی۔۔۔

یرمان کا بے باک لمس یاد کرتے اس کے چہرے پہ گلال بکھرا تھا۔۔۔

ایک تو عائلہ کو خود پہ تاؤ اس بات پہ آیا کہ وہ بنا شال کے کیوں نکلی اور پھر یہ کیوں بھول گئی کہ وہ پاکستان میں نہیں تھے یہ شہر جہاں کے لوگ ہر چیز اس کے اجنبی تھی۔۔۔

وہ سوچو میں گھیری یہ تک بھول گئی کہ یرمان نے اسے جلدی باہر آنے کا کہا تھا وہ کافی دیر تک مختلف سوچو میں الجھی رہی پھر جب یرمان ملک کی بات یاد آئی تو جلدی سے باتھ گاؤن پہنتے وہ واپس روم میں آئی۔۔۔۔

یرمان روم میں نہیں تھا وہ باہر نکل گیا ہوا تھا اس کو تھوڑی بہت تسلی ہوئی اور اس نے ورڈرواب سے اپنے کپڑے نکالے چینج کرتے اپنے بالوں کو گیلے ہی برش کرتے پیچھے چھوڑتے وہ دوپٹہ اچھے سے اپنے گرد لیپٹ کر روم سے نکلی تھی۔

اس کی گردن پہ یرمان ملک کے ہونٹوں کے نشان تھے وہ نہیں چاہتی تھی کہ ان نشانوں پہ کسی کی نظر پڑے لہذا دوپٹہ اچھے سے اوڑھا تھا۔

عائلہ کا باہر جانے کا دل نہیں کر رہا تھا لیکن مجبوری تھی اسے جانا تو تھا ہی اسے یاد آیا اس نے صبح صبح ناشتہ بھی بنایا اور پھر یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی جس میں بری طرح سے ناکام ہوئی اور چند ہی گھنٹوں بعد وہ دوبارہ یہاں موجود تھی جس گھر سے اس نے بھاگنے کی کوشش کی۔

وہ اپنی آنکھیں رگڑتے خود کو کمپوز کرنے لگی اس وقت یرمان ملک کا موڈ ٹھیک تھا وہ مزید کوئی ایسی ویسی بات کر کے اس کا موڈ خراب نہیں کر سکتی تھی اچانک سے اس کے زہن میں سرجری کا خیال آیا آج تو انہوں نے ہاسپٹل بھی جانا تھا۔

عائلہ نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا دل جیسے تیز ہو رہی تھی وہ ڈر رہی تھی انجکشن لگوانے سے وہ خار کھاتی تھی یہاں تو اس کی اتنی بڑی سرجری ہونے والی تھی جس میں وہ شاید بچ ہی نہ پاتی۔۔۔

بہت سی سوچیں اس کے دماغ میں گردش کرنے لگی وہ یہاں کھڑی تھی وہیں کھڑی رہی آگے بڑھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی جانتی تھی یرمان ہر صورت اس کو ہاسپٹل لے کر جائے گا لیکن عائلہ ٹالنا چاہتی تھی ہاسپٹل نہیں جانا چاہتی تھی۔

اس کو ہاسپٹل لفظ سے ہی خوف محسوس ہوتا تھا ضامن اسے ہاسپٹل بہت کم لے کر جاتا تھا وہ پورا ہاسپٹل سر پہ اٹھا لیتی۔

.....

عائلہ خود کو مظبوط کرتے باہر آئی تھی یہاں کچن میں موجود یرمان ملک اس کے انتظار میں کھڑا تھا وہ اپنا دوپٹہ سنبھالتے آگے آئی لیکن کچن میں سوائے یرمان ملک کے اسے کوئی اور نظر نہیں آیا ملازمہ بھی نہیں تھی سوائے یرمان کے وہ اکیلا کھڑا تھا۔

اصل میں تھوڑی دیر پہلے جب وہ کمرے سے باہر نکلا تو اسے میڈ نے بتایا کہ ناشتہ پہلے سے بنا ہوا ہے کچن میں پڑا ہے پہلے یرمان ہوا کہ ناشتہ کس نے بنایا ویسے اب ناشتے کا ٹائم تو نہیں تھا لیکن پھر بھی جب یرمان کو معلوم ہوا کہ یہ ناشتہ عائلہ نے بنایا ہے تو وہ اس کو ٹیسٹ کرنے کے لیے بے چین ہوا آور میڈ کو بھیج کر عائلہ کا انتظار کرنے لگا جو اب آرہی تھی جبکہ عائلہ بھی اپنے بنائے ناشتے کو دیکھ چکی تھی جو ابھی تک ویسے کا ویسا ہی پڑا تھا۔

"یہ تم نے بنایا تھا۔۔۔؟" وہ چیئر گھسیٹتے بیٹھ گیا تھا عائلہ نے محض سر ہلایا حالانکہ اس کی بھوک چمکی تھی کھانے کو دیکھتے۔

"کس کی اجازت سے آئی تم کچن میں۔۔۔؟" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا تو عائلہ نے دوپٹے سے چہرے پہ آیا پسینہ صاف کیا۔۔۔

کیا اسے کچن میں نہیں آنا چاہیے تھا وہ پریشان ہوئی کئیں کچن میں آ کر اس نے کوئی غلطی تو نہیں کر دی یرمان کے چہرے کے پتھریلے تاثرات دیکھ کر اس کو کم سے کم آیسا ہی لگ رہا تھا۔

"وہ میں۔۔۔۔" وہ آگے نہیں بڑھ پائی قدم جیسے وہیں زمین میں جکڑے تھے اس نے ناشتہ بنایا تھا اوٗر پھر جب بعد میں بھاگنے کا خیال آیا تو ناشتہ وہیں چھوڑ کر بھاگ گئی تھی اوٗر اب یرمان کا اس طرح اس سے کچن میں آنے کے بارے میں پوچھنا اس کو پریشان کر رہا تھا۔

"آئیندہ کچن میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"وہ سنجیدگی سے اسے ٹوک گیا یہاں اتنے ملازمین تھے عائلہ کو کام کرنے کی کیا ضرورت تھی وہ پہلے ہی بیمار تھی وہ نہیں چاہتا تھا کہ عائلہ کوئی کام کرے۔۔۔۔لیکن عائلہ اس کی بات کا اور ہی مطلب نکال چکی تھی اس کی سیاہ آنکھیں پانیوں سے بھری تھیں وہ روتے یرمان کو دیکھنے لگی وہ کہنا چاہتی تھی کہ یہ گھر اس کا تھا وہ کام کیوں نہیں کر سکتی تھی بھلا لیکن حلق سے جیسے لفظ ہی نہیں نکل رہے تھے وہ خاموشی سے سر جھکائے کھڑی رہی۔۔

"ناشتہ کر ولیٹ ہو رہے ہیں ہم۔۔۔!؛"روم میں یرمان کا رویہ اتنا ہارش نہیں تھا لیکِن اب وہ کتنا روڈ ہو کر بات کر رہا تھا عائلہ بمشکل چلتے آگے آئی اور چیئر گھسیٹتے بیٹھ گئی اپنے لیے سینڈوچ اٹھایا اور چھوٹی چھوٹی بائٹ لینے لگی۔

یرمان کو آج کھانے کا ٹیسٹ بہت الگ لگا تھا بہت مزے دار کھانا تھا عائلہ کے ہاتھ میں ذائقہ تھا وہ دل ہی دل میں اس کے ہاتھ کے بنے کھانے کی تعریف کر رہا تھا لیکن ہونٹوں سے کہنا ضروری نہیں سمجھا تھا۔

"جلدی کرو میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔!؛" وہ اپنی جیکٹ اٹھاتے سیل فون میں کسی کو میسجز کا رپلائی کر رہا تھا عائلہ نے سینڈوچ وہیں پہ چھوڑ دیا دل دھک دھک کر رہا تھا ہاسپٹل جانے کا سنتے اس کے ہاتھ پاؤں جیسے ساتھ چھوڑ رہے تھے۔

"مُجھے نہیں۔۔۔ جانا۔۔۔" ٹیبل کے کنارے کو تھامے وہ اپنے آنسوؤں کو ضبط کرتے بمشکل بول سکی۔

"کیوں نہیں جانا ہے عائلہ۔۔۔!؛" یرمان چاہا کر بھی خود پہ سختی کا خول نہیں چڑھا سکا تھا وہ پریشان تھی یقیناً سرجری کو لیکر۔

"ڈر لگ۔۔۔۔"

"میں ساتھ ہوں ناں پھر کیوں ڈر رہی ہو۔۔۔؟" اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما اس کی سیاہ آنکھوں کے بھیگتے گوشے مقابل کو بے چین کر گئے تھے اس کی آنکھوں کی نمی اپنی انگلیوں کی پوروں سے چنتے وہ اس کو اپنے گلے لگا گیا تھا۔

"ڈونٹ وری کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ جاؤ شال لے آؤ اپنی لیٹ ہو گئے تو مسلہ بنے گا پھر۔۔۔" وہ اسے خود سے الگ کرتے بولا تو عائلہ کمرے میں چلی گئی یرمان کے نرم لہجے سے تھوڑی سی ڈھارس ملی تھی لیکن دل گھبرا ہی رہا تھا

۔۔۔

"آگر مجھے کچھ ہو گیا تو۔۔۔!؟" وہ دونوں پیدل ہی نکلے تھے ان کے گھر سے چند منٹس کی دوری پہ ہاسپٹل تھا یہاں اس نے ڈاکٹر سے اپوائنٹمنٹ لی ہوئی تھی وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اس کے گرد ہاتھوں کا حصار بنائے ہوئے

تھا جب اچانک سے عائلہ نے سوال کیا تھا یرمان نے آبرو آچکاتے اسے دیکھا جیسے اس کے سوَال کا مطلب نہ سمجھ پایا ہو۔۔۔

"کچھ نہیں ہوتا تسلی رکھو سرجری کامیاب ہو گی اور تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔!؛" وہ یہ تسلی عائلہ کو دے رہا تھا یا خوَد کو نہیں جانتا تھا لیکِن اسے بھروسہ تھا رب پہ۔۔۔۔

عائلہ کی سرجری کو لیکر بھلے چانسز ففٹی ففٹی تھے لیکن وہ رسک لے رہا تھا۔

"اوَر آگر میں مر۔۔۔"

"عائلہ۔۔۔۔؟؛" وہ دھاڑا عائلہ نے سہمتے اسے دیکھا یہ لڑکی لفظوں میں یرمان کا دل چھلنی کر دیتی تھی کتنی آسانی سے وہ یہ الفاظ ادا کر چکی تھی یہ سب اس کے لیے بہت آسان ہو۔

"پلیز۔۔۔" یرمان کے اتنے خطرناک تیور دیکھ کر عائلہ نے ہونٹ پھیلا لیے وہ لب بھینچ گیا۔

"پہلے ایسی باتیں ہی نہ کیا کرو۔۔۔۔" وہ غصیلی نظروں سے عائلہ کو گھورتا ہاسپٹل کے آندر داخل ہو گیا پہلے ہی وہ ڈاکٹر سے بات کر چکا تھا عائلہ کا چیک اپ ہوا اور پھر اسے ایڈمٹ کر لیا گیا اور آج رات کے ٹائم اس کی سرجری کا پہلا فیز ہونا تھا۔

سرجری کے تین فیز تھے آگر پہلا کامیاب ہوتا تو پھر اگلا اور درمیان میں دو دو دن کا گیپ تھا۔

یرمان اس وقت عائلہ کے ساتھ ہاسپٹل کے روم میں بیٹھا تھا عائلہ کو نرس ڈرپ لگا گئی تھی اور اب وہ دوائیوں کے زر اثر سو رہی تھی یرمان اس کے پاس بیٹھا اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہا تھا۔

آگے کیا ہونے والا تھا وہ خود بھی پریشان تھا لیکِن عائلہ کو تو اس نے ڈپٹ کر خاموش کروادیا تھا لیکن اپنے اندر اٹھتی سوچوں سے کیسے چھٹکارہ حاصل کرتا وہ صبح سے ڈیڈ کی کال کا ویٹ کر رہا تھا۔

لیکِن عائلہ کی وجہ سے اتنا الجھ گیا کہ ڈیڈ کو کال نہیں کر سکا تھا اب عائلہ اس کے سامنے ہوش و حواس سے بیگانہ پڑی تھی اس کے چہرے پہ ایکسجین ماسک لگا ہوا تھا کچھ دیر بعد اسے شفٹ کر دیا جانا تھا دوسرے روم میں۔

ڈاکٹر اینڈریو سے یرمان ملک تفصیلی بات کر چکا تھا انہوں نے تسلی دی تھی کہ پیشنٹ اگر کوشش کرے گی تو ضرور کامیابی ملے گی لیکن عائلہ کی جو حالت تھی وہی تو یرمان ملک کی نظروں سے نہیں ہٹ رہی تھی عائلہ مایوس ہو رہی تھی بار بار وہ مرنے کی باتیں کر رہی تھی۔۔۔

صبح جو حرکت عائلہ نے کی یرمان ملک بھول نہیں پا رہا تھا عائلہ نے تو شائد جزبات میں بنا سوچے سمجھے یہ سٹیپ اٹھا لیا لیکن نتیجہ بھی وہ دیکھ چکی تھی اس کے سامنے تھا۔۔

یرمان کا بس چلتا تو اس انسان کی جان لے لیتا آگر وہ پاکستان میں ہوتا تو شاید ایسا کر بھی لیتا لیکن وہ پاکستان میں نہیں تھے برلن میں تھے یہاں کے قوانین کافی سخت تھے۔۔۔

وہ چہرے کو ٹھوڑی پہ ٹکائے گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔۔

عائلہ کو چند گھنٹوں بعد شفٹ کر دیا گیا تھا اس کی سرجری سٹارٹ ہو گئی تھی یرمان کے لیے ایک ایک لمحہ بھاری ہو رہا تھا وہ بے چینی سے ادھر اُدھر ٹہلتے بس یہ وقت جلدی گزر جانے کی دعا کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

سرجری کا پہلا فیز ہی بہت لمبا ہو رہا تھا انتظار کتنا مشکل ہوتا ہے یہ کوئی یرمان ملک سے پوچھتا جس کے لیے ایک ایک سیکنڈ بہت مشکل سے کٹ رہا تھا۔

.....

قیوم ملک مینشن پہنچے تو گارڈ نے انہیں عفت ملک کے بارے میں بتایا وہ پریشان سے آندر آئے تھے عفت ملک کمرے میں تھیں وہ رات کی کمرے میں بند ابھی تک نہیں نکلی تھیں قیوم ملک نے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے گہرا سانس بھرا نجانے آگے عفت ملک ان سے کیا کہنے والی تھیں ابھی تو انہیں یرمان سے بھی بات کرنی تھی عائلہ کی خیریت معلوم کرنی تھی۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوئے تو ماتھے پہ بل پڑے بھنویں تن گئی تھیں عفت ملک شب خوابی کے لباس میں ملبوس ان کا انتظار کر رہی تھیں۔

وہ بے یقین ہوئے شاید ہی ایسا کچھ ہوا کہ وہ رات بھر گھر سے باہر رہ کر آئے ہوں آور آتے عفت ملک ان کو اپنے انتظار میں جاگتی ملی ہوں۔

"آپ۔۔۔!؛"انہیں سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا سوال کریں کیا وہ کوئی خواب دیکھ رہے تھے یا واقعی میں عفت ملک ان کے انتظار میں بیٹھی تھیں۔

"کیا ہوا؟ مل گئی فرصت آپ کو گھر آنے کی۔۔۔؟ اب بھی نہیں آتے وہیں رہتے آپ کیا ضرورت تھی آنے کی۔۔۔؟"عفت ملک رات سے انتظار کر رہی تھیں اب ان کی بس ہوئی تھی۔

"بیگم آپ کی طعیبت ٹھیک ہے؟"قیوم ملک کے آگے آتے عفت ملک کے ماتھے پہ ہاتھ رکھنا چاہا لیکن عفت ملک نے ان کا ہاتھ دور جھٹک دیا تھا.

"پہلے میرے سوال کا جواب دیں آپ۔۔۔؟" وہ بہت غصے میں لگ رہی تھیں قیوم ملک نے اہ خارج کی۔۔

"آپ کو فرق پڑتا ہے میں کئیں بھی جاؤں۔۔۔؟" ایک دم سے عفت ملک اتنی کسرن شو کرنے لگ گئ تھیں جیسے ان کے درمیان سب نارمل ہو۔

"میرے شوہر ہیں آپ۔۔۔مجھے کیوں فرق نہیں پڑے گا بھلا قیوم اور آپ رات بھر کہاں تھے بتائیں مجھے۔۔۔!؛" رات سے متعلق وہ قیوم ملک سے سب جاننے کا ارادہ رکھتی تھیں ایسے نہیں جانے دینے والی تھیں۔۔۔

"شوہر۔۔۔!؛ اس لفظ کا مطلب پتہ ہے آپ کو۔۔۔؟" وہ طنزیہ بولے تو عفت ملک سلگ گئ تھیں۔۔

"بات کو گول کرنے کی ضرورت نہیں ہے قیوم مُجھے بتائیں آپ رات کس کے ساتھ تھے میں نے پوری رات آپ کا انتظار کیا آور نے فون ہی بند کر دیا کیوں۔۔؟" وہ قیوم ملک کے خوشبوئیں بکھرتے وجود کو دیکھتے جیسے بہت کچھ سمجھ چکی تھیں وہ کسی لڑکی کے ساتھ تھے یہ ان کے وجود سے اٹھتی مہک ہی عفت ملک کو سمجھا گئی تھی۔

"کیوں انتظار کیا آپ نے میرا۔۔۔؟" ان کی باقی باتوں کو نظر انداز کرتے انہوں نے بس انتظار والی بات کو پکڑا تھا۔۔

"کیا میں آپ کا انتظار نہیں کر سکتی۔۔۔؟" عفت ملک کو ایک تو تپ اس پہ چڑھی تھی کہ وہ ان کے سوالوں کا ٹھیک سے جواب نہیں دے رہے تھے ٹھیک سے کیا وہ تو ان کو اگنور کر رہے تھے۔

"پہلے کبھی کیا۔۔۔؟ میں رات بھر گھر سے غائب رہتا یا پورا ہفتہ میرے آنے جانے کی ٹائمنگ پہ آپ نے کبھی اعتراض نہیں کیا تو پھر اب کیوں۔۔۔؟" وہ سینے پہ بازو باندھے سوالیہ نظروں سے عفت ملک کو دیکھ رہے تھے جن کا نائٹ گاؤن خاصا بے ترتیب ہو چکا تھا۔

"جب پہلے آپ کو میرے آنے سے فرق نہیں پڑتا تھا تو اب کیوں پڑ رہا ہے یہاں تک مجھے یاد ہے ابرش کے بعد آپ نے مجھے کبھی اپنے قریب نہیں آنے دیا بچوں کو فیڈ نہیں کرواتی تھیں کہ آپ کا فگر خراب ہو جائے گا اور خود کو مینٹین کر کے رکھتی تھیں میری تو آپ کی لائف میں کوئی امپورٹنٹس ہی نہیں تھی تو پھر آج دم سے یہ قایا کیسے پلٹ گئی۔۔۔" قیوم ملک ان کے قریب ہوئے حالانکہ وہ ان کو چھونا نہیں چاہتے تھے پہلے عفت ملک نے خود ان کو دور جھٹکا تھا۔

"آپ کے لئے اتنا کافی نہیں ہے کہ اب میں آپ کا انتظار کرتی ہوں آپ ماضی کو کیوں یاد کر رہے ہیں میں نے یہ پوچھا کہ آپ رات بھر کہاں تھے۔۔۔؟"عفت ملک ابھی تک اپنے سوال کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھیں قیوم ملک آفس سے نکلنے کے بعد رات بھر کہاں رہے انہیں بس یہ جاننا تھا۔

"میں نے آپ سے اس طرح کی توقع کبھی نہیں رکھی نہ ہی یہ خوش فہمی کہ آپ میرا انتظار کریں گی آگر آپ اپنی مرضی سے کچھ بھی کرتی ہیں تو آپ کے ایکٹ کا زمیدار میں نہیں ہوں۔۔۔"وہ آئینے کی طرف چلے گئے اور اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے کہ ان کی نظریں اپنی گردن کے نشانوں پہ گئی تھیں وہ تیزی سے بٹن واپس سے بند کر گئے لیکن عفت ملک کی تیز نظروں سے ان کی گردن پہ بنے نشان مخفی نہیں رہ سکے تھے وہ آگے بڑھتے ان کے قریب آن کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

"یہ وجہ ہے آپ کے رات بھر گھر سے غائب رہنے کی کہ آپ عیاشیاں کر رہے تھے شرم تو نہیں آتی ہے آپ کو آپ کے بچے بھی جوان ہو گئے ہیں اوَر آپ ابھی تک یہ سب۔۔۔۔۔" وہ حقارت سے ان کے وجود کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

"یہ آپ کا مسلہ نہیں ہے میں نے کبھی آپ کے معمالات میں داخل اندازی نہیں کی ہے اور امید ہے آپ بھی یہی کریں گی۔۔۔" وہ سنجیدہ ہوئے وہ یہ تو نہیں چاہتے تھے کہ ایسے اریبہ کا سچ عفت ملک کے سامنے آئے ابھی تو صرف ریلیشن شپ کی بات سامنے آنے والی تھی بچے کے بارے میں تو وہ بعد میں بتاتے سب کو۔۔

قیوم ملک نے سوچ لیا تھا کہ وہ پہلے یرمان کو اعتماد میں لیکر اسے بتائیں گے یہ بات پھر اریبہ کو لیکر آئیں گے یہاں اب اریبہ کو وہاں اکیلے رکھنا ٹھیک نہیں تھا وہ پریگنٹ تھی اوپر سے اپنا خیال بھی نہیں رکھ رہی تھی۔۔۔

"واٹ!؛ کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔؟ آپ کسی اور عورت کے ساتھ راتیں رنگین کر کے آرہے ہیں اور مجھ سے توقع کر رہے ہیں کہ میں خاموش رہوں گی یہ آپ کی بھول ہے قیوم ملک۔۔۔ میں اُس کو جان سے مار دوں گی جسے آپ نے میرا حق دیا ہے آپ میرے شوہر ہیں۔۔۔!؛" وہ ہتھے سے اکھڑی تھیں قیوم ملک کی شرٹ تھامے وہ سسکنے لگی تھیں۔

قیوم ملک کو کسی اور کے ساتھ سوچتے ہی ان کو کچھ ہو رہا تھا ہاں یہ سچ تھا کہ وہ قیوم ملک اور بچوں کے ساتھ زیادتی کر چکی تھیں جس کا اب ان کو احساس

بھی تھا لیکِن یہ پتہ چلنے پہ کہ ان کا شوہر کسی اوَر عورت کے ساتھ ان کے جسم سے جیسے کسی نے روح کھینچ لی تھی۔

"پہلے اپنی حرکتوں پہ غور کریں آپ کر کیا رہی ہیں جب جب آپ کے قریب آنے کی کوشش کی ہمیشہ دھتکار ملی اوَر اب آپ اچانک سے یہ چاہا رہی ہیں کہ سب نارمل ہو جائے۔۔۔" وہ بری طرح سے اریبہ اور عفت ملک کے درمیان الجھ چکے تھے۔۔

"ہاں ملی دھتکار میں مانتی ہوں میں غلط تھی کہ میری غلطی اتنی بڑی نہیں تھی کہ آپ یوں کسی اوَر عورت کے ساتھ مجھے تو سوچتے ہی کچھ ہو رہا ہے آپ نے کسی اوَر کے ساتھ تعلقات بنائے۔۔۔ میرا حق کسی اوَر کو دے دیا آپ نے۔۔۔" وہ ان کا ہاتھ قیوم ملک کے گریبان پہ آیا تھا۔

"آپ نے مُجھے میرا حق دیا؟" وہ اپنی جگہ پہ ٹھیک تھے کتنا صبر کرتے مرد تھے اور کچھ جسمانی ضروریات تھی طلب تھی جو انہیں پوری کرنی تھی اور جب عفت ملک ان کو وقت نہیں دیتی تو انہوں نے کسی اور کو ڈھونڈ لیا تھا۔

"میں نے آپ کو آپ کا حق نہ دیا ہوتا تو آج آپ دو بچّوں کے باپ نہیں ہوتے۔۔۔ اگر میں نے آپ کو حق کم دیا تو آپ کا حق کسی اور مرد۔۔۔"

"شٹ اپ۔۔۔" ان کے لفظ منہ میں ہی دب گئی جب قیوم ملک کا ہاتھ اٹھا تھا لیکِن وہ چاہا کر بھی عفت ملک پہ ہاتھ نہیں اٹھا سکے وہ بے یقینی سے قیوم ملک کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

"کیا جھوٹ ہے یہ آپ کے قریب آنے کے لیے کتنا تڑپا میں۔۔۔ میری بیوی ہوتے بھی میری راتیں سیگریٹ پھونکتے تنہا کٹ جاتی تھی یرمان کی باری تو یاد ہو گی آپ کو۔۔۔ کیسے آیا آپ کے قریب وہ پہلی بار تھا ہمارے

درمیان فاصلے سمٹے تھے لیکن اُس کے بعد آپ کو اپنا رویہ یاد ہے نہیں یاد تو یاد کریں آپ نے کیا کیا تھا آب یکدم سے یہ فکر یہ محبت کیوں جاگ رہی ہے آپ کے آندر۔۔۔!:"وہ پریشان تو اسی وجہ سے تھے ایک دم سے عفت ملک یہ کیوں کر رہی تھیں۔

"میں ماضی کو نہیں یاد کرنا چاہتی ہوں میں بس ہال کے بارے میں سوچ رہی ہوں کہ میں آپ کی بیوی ہوں آور اپنی بیوی کے ہوتے آپ کسی دوسری عورت کے پاس نہیں جاسکتے ہیں۔۔۔"عفت ملک نے اپنی گھبراہٹ پہ کنٹرول کرتے ایڑیاں اوپر کرتے قیوم ملک کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹو میں قید کرنا چاہا لیکن قیوم ملک اپنا چہرہ موڑ گئے تھے۔

"آپ۔۔۔"وہ خفت میں پڑی پہلی شاید شادی کے بعد وہ خوُد سے قیوم ملک کے قریب آئی تھیں لیکن قیوم ملک نے انہیں یہ نہیں کرنے دیا۔

"آپ ماضی کو یاد نہیں کرنا چاہتی ہیں اور میں ماضی بھول نہیں سکتا ہوں ہمارے درمیان یہ اختلاف کی حل نہیں ہو گا تو پھر سب نارمل کیسے ہو گا۔۔۔"وہ فریش ہونے چلے گئے پیچھے عفت ملک آئینے میں اپنا عکس دیکھنے لگی تھیں۔

ہاں جو اب تک ہو چکا تھا سو ہو چکا تھا پر اب وہ ایسا ویسا کچھ نہیں ہونے دینے والی تھیں۔

قیوم ملک اس عمر میں بھی خاصے ہنڈسیم تھے وہ اپنی صحت کو لیکر خاصے کونسیشن رہتے تھے ڈائٹ کرتے تھے اور جم تو باقاعدگی سے جاتے تھے تبھی تو اس عمر میں بھی لڑکیاں انہیں دیکھ کر آہیں بھرتی تھیں۔۔۔

عفت ملک اپنی بے خبری میں اپنا کتنا بڑا نقصان کروا چکی تھیں وہ بالکل بھی نہیں جانتی تھیں۔

"کچھ تو کرنا ہو گا مُجھے وہ نہیں بتا رہے ہیں تو مجھے کچھ پتہ لگانا ہو گا اُس لڑکی کا یقینا کوئی مڈل کلاس ہو گی دولت کے لیے پر قیوم کب سے اس میں انوالو ہیں میں تو اس بارے میں کچھ نہیں جانتی ہُوں۔۔۔۔کاش میں پہلے گھر شوہر اوُر بچوں پہ دھیان دیتی تو شاید حالات مختلف ہوتے۔۔۔۔"وہ آپنے بالوں کو جھنجوڑ رہی تھیں۔۔

قیوم ملک کا سیل سائیڈ ٹیبل پہ پڑا تھا جو انہوں نے بات کرتے جیب سے نکال کر سائیڈ پہ رکھا تھا عفت ملک نے وہ اٹھاتے اس کو اوپن کرنا چاہا لیکن فیس لاک تھا جو اگر رونگ ہوتا تو ڈیوائس لاکڈ ہو جانی تھی لہذا انہوں نے وہ سائیڈ پہ رکھ دیا اوُر قیوم ملک کے آفس کال کرنے کا سوچا۔۔۔

قیوم ملک چینج کرتے واپس آئے تو انہیں ہنوز سوچ میں پایا وہ اپنے مسلوں میں الجھے ہوئے تھے یرمان اور عائلہ سے بات کرنے کا تو زہن سے خیال ہی نکل گیا تھا۔

"آپ آپ یہ ٹھیک نہیں کر رہے ہیں۔۔۔؟" انہیں کمرے سے نکلتے دیکھ کر وہ ان کے پیچھے ائی کیا اب وہ ایک بار پھر سے اس لڑکی کے پاس جا رہے تھے عفت ملک کے سر پہ وہ لڑکی بری طرح سے سوار ہو چکی تھی جس کا نام وغیرہ کچھ نہیں جانتی تھیں۔

"آپ نے اب تو جو کیا اُس کا ری ایکشن ہے یہ۔۔۔" وہ اپنی شرٹ کے کف فولڈ کر رہے تھے ارادہ باہر جاتے یرمان سے بات کرتے عائلہ کی خیریت پوچھنے کا تھا۔

"جو میں نے کیا مجھے بہت پچھتاوا ہے لیکِن آپ بھی تو بہت غلط ہے دوسری عورت۔۔۔"ام کے لبوں سے اُس عورت کے لیے کچھ بولنا مشکل ہوا تھا۔

جبکہ قیوم ملک کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ عفت ملک کے منہ پہ کہہ دیتے وہ جس عورت کے پاس جاتے ہیں وہ ان کی بیوی ہے ان کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔۔۔

"شٹ اپ عفت میری برداشت کو نہ آزمائیں ورنہ آپ کے ساتھ بہت برا کرونگا۔۔۔"وہ اپنی داڑھی میں ہاتھ پھیرتے ضبط کی انتہا پہ تھے۔

"اس سے زیادہ کیا برا کریں گے آپ۔۔۔میری جگہ کسی اوَر کو دے دی کسی اوَر کے ساتھ آپ نے۔۔۔"وہ اپنی آنکھیں موُنچتے قیوم ملک کو افسردگی سے دیکھ رہی تھیں جب کہ قیوم ملک کے دل کو کچھ ہوا یہ پہلی بار تھا جب وہ

عفت ملک کے لہجے میں کچھ ایسا محسوس کر رہے تھے جیسے وہ آندر سے ٹوٹی ہوں دکھ ہوں۔۔۔

پر انہوں نے بھی تو اتنا عرصہ برداشت کیا ہی یہ سب عفت ملک کیوں نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔

"مُجھے کوئی بات نہیں کرنی ہے آپ سے اس بارے میں۔۔۔!؛" وہ اب اکتا بار بار اریبہ اوَر اپنے بچے کا خیال ستا رہا تھا اریبہ کبھی ضد نہیں کرتی تھی اگر کر لیتی تو پھر اس پہ ڈٹ جاتی تھی۔

"انہہ اب کوئی اوَر جو مل گئی ہے لیکِن یہ آپ کی بھول ہے کہ میں خوَد کے ساتھ کوئی زیادتی برداشت کرونگی آپ کی بیوی ہوں میں صرف میں کوئی دوسری آپ کے بستر تک تو رسائی حاصلِ کر سکتی ہے لیکن آپ کا نام صرف میرے نام کے ساتھ جڑا ہے عفت قیوم ملک۔۔۔۔" وہ پل بھر میں خود کو

سبھنالتے ہنسی تھیں لیکن یہ ہنسی کتنی پھکی تھی یہ کوئی بھی دیکھ کر بتا سکتا تھا جیسے وہ آندر سے دکھی ہوں۔۔

۔

"ہو گیا آپ کا۔۔"فون کان سے لگائے یرمان کا نمبر ملاتے کال ریسیو ہونے کا ویٹ کرنے لگے۔

یرمان جو ادھر اودھر ٹہلتے ڈاکٹرز کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہا تھا سیل بجا تو ڈیڈ کی کال دیکھ کر اس نے پک کر لی۔۔۔

"یرمان میرا بچہ کیسے ہو اور عائلہ کیسی ہے۔۔۔؟"انہیں عائلہ کی ہی تو فکر تھی بچاری معصوم اتنی بڑی بیماری سے لڑ رہی تھی۔

"ڈیڈ اس کی سرجری ہو رہی ہے اب تو اتنے گھنٹے ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک ڈاکٹر باہر نہیں نکلے ہیں نجانے اور کتنی دیر لگے گی۔۔۔" یرمان کے لہجے میں کچھ تھا پہلی بار وہ اپنے بیٹے کو کسی کے لیے تڑپتا دیکھ رہے تھے جب انہوں نے عائلہ اور یرمان کا نکاح کروایا تب انہیں بالکل بھی نہیں لگا تھا کہ یرمان اتنی جلدی بدل جائے گا عائلہ کی خاموش طعیبت نے یرمان بہت متاثر کیا تھا وہ بھی تو پہلی ہی ملاقات میں جب عائلہ نے ان کو والٹ واپس کیا تھا عائلہ کی اس حرکت سے بہت امپریس ہوئے تھے۔

"پریشان نہیں ہو بیٹا سب ٹھیک ہو جائے گا ایسے کاموں میں دیر تو ہو ہی جاتی ہے آپ ٹینشن نہیں ہو اور دعا کرو عائلہ کے لیے دعاؤں میں بڑی طاقت ہوتی ہے نماز پڑھو دعا مانگو۔۔۔ انشاء اللہ وہ ٹھیک جائے گی۔۔۔" قیوم ملک

سوائے تسلی دینے کے اور بھلا کیا کر سکتے تھے اتنی دور وہ اکیلا تھا ساتھ وہ کسی کو لیکر بھی تو نہیں گیا تھا۔

"ڈیڈ میں نماز کیسے۔۔۔؟" اس کے ہونٹ کپکپائے تھے بہت کم اس نے نماز پڑھی ہو گی شاید عید کی عید۔۔۔

"بیٹا تم پڑھو اور مانگو دعا وہ رب سب کی دعائیں سنتا وہ بڑا غفور ور حیم ہے بندہ کی پکار سننے والا۔۔۔" یرمان ملک سے انہوں نے کافی دیر تک بات کی وہ تو جرمنی بھی جانا چاہتے تھے لیکن یرمان نے ان کو منع کر دیا کہ انہیں انے کی ضرورت نہیں ہے۔

"یہ کس بیمار لڑکی سے شادی کروادی آپ نے میرے بیٹے کی۔۔۔؟" عفت ملک وہیں کھڑی قیوم ملک اور یرمان کی باتیں سن رہی تھیں رات ہی تو

معلوم ہوا تھا انہیں عائلہ کے بارے میں لیکِن اپنی ٹینشن میں وہ دھیان نہیں دے پائی تھیں۔

"عائلہ ہماری بہو ہے یرمان کی بیوی آپ اُس کے لیے دعا نہیں کر سکتی ہیں تو کم سے کم ایسے الفاظ بھی منہ سے ادا نہیں کریں۔۔۔"ایک بیمار کے لئے تو دشمن کے دل میں بھی نرم جذبہ پیدا ہو جاتا تھا لیکن ایک عفت ملک تھیں جو اتنی سنگ دل تھیں کہ بچاری عائلہ کی بیوی کا سن کر بھی ان کا دل نہیں پگھلا تھا وہ ابھی تک دشمنی پالے بیٹھی تھیں عائلہ سے۔

"یرمان کی تو زندگی برباد ہو گئی اس لڑکی کی وجہ سے اوُر اس کے زمہ دار آپ ہیں لیکن آچھا ہی ہوا اگر وہ لڑکی مر جائے تو قصہ ہی ختم ہو جائے گا۔۔۔"وہ عائلہ کے لیے نرم کیسے ہو سکتی تھیں عائلہ کی وجہ سے ان کا بیٹا ان کے

خلاف ہو گیا تھا وہ تو عائلہ سے نفرت کرتی تھیں شدید نفرت جو آگے کیا رنگ لانے والی تھی اس سے وہ خود انجان تھیں۔

وہ اپنے بیٹے اور بیٹی کو اپنی سائیڈ کرنا چاہتی تھیں وہ چاہتی تھیں کہ یرمان اور ابرش ان کی باتیں مانے وہ دونوں ان کا ساتھ دیں لیکن وہ شاید بھول چکی تھیں کہ جب ان کے بچوں کو ان کی ضرورت تھی تب انہوں نے بچوں کا ساتھ نہیں اور اب بچے ان کے بغیر رہنا سیکھ چکے تھے۔۔۔۔

"وہ لڑکی اب آپ کے بیٹے کے لیے کیا بن چکی ہے اگر آپ جان لیتی تو ایسی بات کبھی نہیں کرتی آپ شاید کبھی نہیں سمجھ سکتی ہیں دوسروں کے احساسات آپ صرف اپنی تکلیف پہ ہی اشک بہا سکتی ہیں۔۔۔" وہ افسوس سے بولتے باہر نکل گئے گھر میں رکنے سے اچھا تھا کہ وہ آفس چلے جاتے اریبہ کی ٹینشن الگ تھی عائلہ کے لیے بھی وہ دعا گو تھے۔

عفت بیگم ان کو جاتے دیکھ کر تململا سی گئی تھیں اب وہ قیوم ملک کی ہر ایکٹویٹی پہ نظرِ رکھنے والی تھیں کیونکہ انہیں ہر صورت اُس عورت کے بارے میں معلوم کرنا تھا جس کو قیوم ملک آپنا حق دے رہے تھے۔۔۔۔

•••••

یرمان کے پاؤں شل ہو گئے تھے کب سے ٹہل رہا تھا وہ لیکن نہ تو نرسز باہر نکلی تھیں نہ ہی ڈاکٹرز حالانکہ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ پہلا فیز بس چھوٹا سا ہو گا وہ عائلہ کو بہت مائنر سا ٹریٹمنٹ دیں گے لیکن وقت تھا کہ اتنا لگ گیا تھا پر وہ ابھی تک نہیں نکلے تھے اوُر اب یرمان ملک کا صبر جواب دے گیا تھا۔

کچھ ہی دیر بعد ڈاکٹر اپنے ہاتھوں سے دستانے ہٹاتے منہ سے ماسک ہٹا چکے تھے۔

"مسٹر یرمان میرے ساتھ ہیں۔۔۔؟" وہ کافی پریشان لگ رہے تھے یرمان کا دماغ کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا وہ آگے نہیں بڑھ سکا دل جیسے کسی بری خبر کے خیال سے زور سے دھڑکا تھا۔۔

لیکن کب تک رکتا آگے تو بڑھنا ہی تھا سو ہمت کرتے وہ ڈاکٹر کے ساتھ چلا آیا جو اسے اپنے کیبن میں لے آئے تھے اور خاموشی سے عائلہ کی رپورٹس دیکھ رہے تھے۔۔۔

Mr. Yerman, I won't give you false comfort, but " your wife's condition is absolutely fine. During the treatment with the first minor, her BP shot up, making it very difficult for us to handle her. For a moment, it felt like she was going to lose her life.

If it continues like this, the next steps will become very difficult. You should keep your wife happy, she is not happy internally, there is some tension that she is taking, you are the husband, find out, this is my request to you, and first of all, after this stage, we will discharge the patient, but Ayla's condition is not like this, you will have to stay here, tomorrow we will do another operation, and if it is successful, their chances of survival will be "...more

وہ یرمان کو کوئی امید نہیں دلا رہے تھے سچ بول رہے تھے۔

کیونکہ عائلہ کی حالت کریٹیکل تھی یرمان نے افسردگی سے انہیں دیکھا عائلہ کو ٹینشن جس بات کی تھی وہ اچھے سے جانتا تھا جب تک ضامن اپنی ناراضگی ختم نہیں کرتا عائلہ نے کہاں ٹھیک ہونا تھا وہ ڈاکٹر کی باتیں غور سے سنتے عائلہ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔

"میں سمجھ رہا ہوں آپ کی بات۔۔۔ پوری کوشش ہے کہ عائلہ کو خوش رکھوں آپ پلیز کچھ میڈیسن بتائیں جن سے عائلہ کو فائیدہ بھی ہو۔۔۔"

"وہ میں نے پہلے ہی دینی شروع کر دی ہیں آپ بس کوشش کریں کہ وہ خوش رہیں۔۔۔۔" وہ مسکرائے یرمان کو کب سے سنجیدگی سے باتیں بتا رہے تھے وہ بچارا ابھی پریشان سا بیٹھا تھا۔

"میں اپنی کوشش کرونگا۔۔۔" یرمان باہر نکل آیا تھا سیدھا عائلہ کے پاس گیا جو اب جاگ رہی تھی لیکن جس چیز نے یرمان کو سب سے زیادہ پریشان

کیاوہ عائلہ کے حالت تھی جسے دیکھتے اس کا کلیجہ منہ کو آیا عائلہ کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا یرمان کو دیکھتے تو وہ مذید شدت سے رونے لگی تھی۔

"عائلہ کیا ہوا۔۔۔ تم رو کیوں رہی ہو درد ہو رہا ہے کیا مجھے بتاؤ۔۔۔؟ ڈاکٹر کو بلاؤں میں۔۔۔!؛" یرمان بوکھلا گیا تھا عائلہ کے آنسوؤں کو اپنے ہونٹوں سے چنا تھا۔

"نہیں نہیں وہ۔۔۔" اس نے اپنے ہاتھ کی طرف اِشارہ کیا اس کے ہاتھ پہ برنولا لگا ہوا تھا اسے انجیکشن لگایا گیا تھا یہ سارا رونا انجیکشن کے لیے تھا۔۔

"آوو میں تو ڈر گیا یہ ضروری تھا۔۔۔ ورنہ تمھیں بے ہوش کیسے کرتے۔۔۔" وہ اس کے رخساروں کو انگوٹھے سے سہلا رہا تھا۔

"دوبارہ۔۔۔ بھی لگائیں گے۔۔۔۔!؛" سہمتے پوچھا یرمان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں میں کہہ دوں گا دوبارہ نہیں لگائیں گے تم پریشان مت ہو۔۔۔۔بس ریلیکس رہو۔۔۔" وہ اس کی کلائی نرمی سے سہلا رہا تھا عائلہ تھوڑی ریلکس ہوئی ورنہ تو مذید انجیکشن کے خوف سے اس کی جان ہوا ہو رہی تھی۔

"پرومس۔۔۔" وہ وعدہ لینا چاہا رہی تھی تاکہ دوبارہ اس کو انجیکشن نہیں لگایا جائے۔۔۔

"پکا پرومس۔۔۔" یرمان ہلکے سے مسکرایا تھا اور عائلہ اس کی مسکراہٹ میں کھو سکی گئی وہ مسکراتے بہت پیارا لگ رہا تھا کہ عائلہ کے لئے نظریں ہٹانا مشکل ہوا آور یرمان عائلہ کو پہلی بار خود کو تکتے دیکھ کر مزید دلکشی سے مسکرایا تھا۔۔

"کچھ کھاؤ گی عائلہ۔۔؟" وہ کچھ نارمل تھی تو یرمان نے اس سے کھانے کا پوچھا تھا۔

"ہم گھر۔۔۔ جائیں۔۔۔۔" ایک پل کے لیے وہ دونوں ہی بھول چکے تھے کہ ان کے درمیان کچھ تلخ کلائی بھی تھی پہلے۔۔

"چلیں گے ناں صبح اج رات یہیں رہنا ہے ہمیں پھر چلیں گے تم بتاؤ کیا منگوائیں کھانے کے لیے۔۔۔" وہ اس کے پاس ہی بیٹھا تھا۔

"نہیں مجھے واپس۔۔۔" وہ یہاں رہنا ہی نہیں چاہتی تھی ہاسپٹل کے ماحول سے اسے عجیب سی وحشت ہونے لگ گئی تھی شائد وہ ڈر رہی تھی ویسے تو اسے پین نہیں ہو رہا تھا لیکن انجیکشن کا خطرہ ابھی تک تھا جس کی وجہ سے وہ خاصی ڈری ہوئی تھی۔

"ابھی ہاسپٹل والے ڈسچارج نہیں کریں گے عائلہ صبح چلیں گے ناں تم بس پریشان مت ہوں۔۔۔" وہ اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا تھا حالانکہ بیڈ تو بس ایک بندے کے لیے کمٹیبل تھا لیکن وہ عائلہ کو اکیلا چھوڑنے کا رسک کیسے لے سکتا تھا۔

"آپ۔۔۔ میرے ساتھ۔۔۔ کیوں۔۔۔۔" جب یرمان ملک کے ہاتھ اس کی پشت کو سہلانے لگے تو عائلہ نے یرمان کو خود سے دور کرنا چاہا۔

"تمھیں برا لگا ہے کیا۔۔۔؟" یرمان نے عائلہ کی آنکھوں میں جھانکا وہ نظریں چرا گئی حالانکہ سچ تو یرمان خود بھی جانتا تھا۔

"ہاں۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟"

"آپ قریب۔۔۔۔!"

"تو کیا نہیں آسکتا ہوں۔۔۔؟"

"یہاں نہیں۔۔۔۔"

"کیا پرو بلم ہے یہاں۔۔۔؟"

"وہ ہاسپٹل ہے۔۔۔۔!"

"تو ہاسپٹل ہو یا کوئی اوٗر جگہ کیا فرق پڑتا ہے عائلہ تم میری بیوی ہو اوٗر میں تم پہ حق رکھتا ہوں۔۔۔۔ یہ حق میں جب چاہے استعمال کر سکتا ہوں آور یہاں کے لوگوں کی سوچ اتنی نیرو نہیں ہے ان لوگوں کو فرق نہیں پڑتا ہے کہ سامنے والا کیا کر رہا ہے تمھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے

جسٹ ریلکس۔۔۔"وہ اس کا سر اپنے سینے پہ رکھتے اس کے بالوں کو پہ نرمی سے اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑ چکا تھا.

"پر ایسے۔۔۔اچھا۔۔۔نہیں۔۔۔۔"

"کم آؤن عائلہ۔۔۔اتنا زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں۔۔۔جتنا سوچو گی اتنا ہی الجھو گی تو ریلکس اور بتاؤ کیا کھاؤ گی۔۔۔"وہ پھر سے بات کھانے کی طرف ہی کا چکا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔بھوک نہیں ہے۔۔۔!؛"نرس نے یرمان کو عائلہ کو ہلکی پھلکی غذا دینے کا کہا تھا کیونکہ اسے میڈیسن دینی تھی۔

"کیوں بھوک نہیں یے۔۔۔میڈیسن لینی ہے تو کھانا پڑے گا تھوڑا بہت میں کچھ لائٹ سا ہی منگواتا ہوں بس تھوڑا سا کھا لینا۔۔۔۔!؛"یرمان نے

باہر کسی کو کال کی اور پھر سائیڈ سے ریموٹ اٹھاتے ایل سی ڈی آون کر دی تھی کیونکہ وہ دونوں ہی بور ہو رہے تھے اس وقت۔۔۔۔۔

"میڈیسن نہیں۔۔۔!؛" عائلہ کی تو جان جاتی تھی میڈیسن کے نام پہ ابھی بھی فوری چیخی لیکِن یہ کیسے بھول گئی کہ سامنے بیٹھا انسان یرمان ملک تھا ضامن عباس نہیں جس کو وہ نخرے دکھاتی تھی۔۔۔

"عائلہ واٹس رونگ ودیو یار میڈیسن تو لینی پڑے گی ایسے تو تم ٹھیک نہیں ہو گی مزید طعیبت خراب ہو جائے گی۔۔۔" وہ جھنجھنایا اسے سمجھ آگئی تھی کہ عائلہ کو میڈیسن دینے کے لیے اسے خاصے پاپر بیلنے پڑیں گے۔

"وہ کڑوی ہوتی۔۔۔ منہ کا ذائقہ۔۔۔۔ خراب ہو جاتا۔۔۔" وہ میڈیسن کو سوچتے ہی جھنجھلائی تھی۔

"میڈیسن کے بعد مٹھیادوں گا عائلہ تمھارے منہ کا ذائقہ ٹھیک ہو جائے گا ڈونٹ وری۔۔۔" وہ مسکرایا تھا عائلہ کو لگا اسے چاکلیٹ ملے گی وہ بھی خوش ہو گئی تھی اب اسے چاکلیٹ ملنے والی تھی یا پھر کچھ آور یہ تو بعد میں پتہ چلنا تھا۔

عائلہ اور یرمان خاموش ہوئے تو دونوں کا دھیان ایل سی ڈی کی طرف گیا یہاں بریک نیوز چل رہی تھی اور وہ کسی اوٗر کی نئ بلکے اُس مائکل کی تھی جسے صبح یرمان ملک نے پیٹا تھا سڑک پہ بری طرح سے وہ زخمی حالت میں ہاسپٹل میں تھا۔

زیادہ تفصیل سے تو اس واقعے کے بارے میں میڈیا میں کچھ نہیں کہا جا رہا تھا بس وہ یہی بتا رہے تھے کہ مائکل کو کسی نے بری طرح سے پیٹا ہے۔۔

"یہ یہ۔۔۔" عائلہ کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اس کو سانس لینے میں دکت ہوئی وہ منظر پھر سے نظروں کے سامنے آیا تھا۔۔۔

اس نے بے ساختہ اپنا سینہ مسلا درد کی ایک شدید لہر اس کے پورے وجود میں سرایت کر گئی تھی یرمان جو نیوز سننے میں مگن تھا جب اس کی نظر عائلہ پہ پڑی تو اس کو کچھ ہوا عائلہ کی حالت دیکھ کر اسے افسوس ہوا وہ کیوں ایک انجان انسان کو سوچتے خود کو پریشان کر رہی تھی۔

"عائلہ سٹاپ کرائنگ۔۔۔!؛" عائلہ کو روتے ہوئے وہ دیکھ ہی نہیں سکتا تھا وہ بہت مشکل تھا ان سیاہ آنکھوں میں نمی دیکھنا۔

"یہ ہم۔۔۔" حالانکہ نیوز بس بات مائکل کے بارے میں بتایا جا رہا تھا یہاں یرمان ملک نے اُسے پیٹا تھا وہاں کیمرے نہیں لگے ہوئے تھے یہ یرمان ملک کی خوش قسمتی تھی ورنہ وہ اور عائلہ بری طرح سے پھنس سکتے تھے۔۔۔

"نہیں ہم اس میں کہیں نہیں ہیں عائلہ تم کیوں پھر سے اُس واقعے کو یاد کر رہی ہو بھول جاؤ بلکے میں یہ ایل سی ڈی ہی آف کر رہا ہوں اس کو آؤن کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی بھول ہو جاؤ۔۔۔"وہ اس کو خ***وَد میں *** بھینچ گیا عائلہ کا پورا وجود ہوَلے ہوَلے لرز رہا تھا۔

یرمان ملک کو شدید غصہ آ رہا تھا اُس لڑکے کو زندہ کیوں چھوڑ دیا اُسے تو مار دینا چاہیے تھا ایسے گھٹیا لوگوں کا جینے کا کوئی حق نہیں ہوتا۔

"لیکِن۔۔۔"

"عائلہ پلیز۔۔۔ مُجھے غصہ نہ دلاؤ۔۔۔!؛"یرمان کو ڈاکٹر کی بات یاد تھی وہ عائلہ کو کچھ ایسا ویسا کہہ کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن یہ بھی سچ تھا کہ عائلہ کی باتیں ایسی ہوتی تھیں کہ وہ خود پہ ضبط کر ہی نہیں پتا تھا غصہ آتا تھا اسے عائلہ کی باتوں پہ جو کسی بھی چیز کو سوچتے رونا شروع کر دیتی تھی اب وہ

یہ بھول چکی تھی کہ اُس انسان نے اس کے ساتھ کیا کتنا غلط وہ بس یہ یاد رکھے ہوئے تھی کہ ان کی وجہ سے اُس کی یہ حالت تھی۔

"مُجھے ڈر۔۔۔" عائلہ کپکپا رہی تھی جتنا یرمان ملک اسے خوش رکھنے کی ریلیکس رکھنے کی کوشش کر رہا تھا وہ ساری بیکار جا رہی تھیں وہ پہلے سے زیادہ اپ سٹ ہو چکی تھی پینک ہو چکی تھی۔۔

"کیوں ڈر رہا ہے میں ساتھ ہوں ناں پھر ڈرنے کی کیا ضرورت ہے تمھیں عائلہ۔۔۔ تمھیں تمھاری سب سے بڑی خاصی بتاؤں میں کیا ہے تم چیزوں کو خود پہ حاوی کر لیتی ہو اور پھر نقصان تمھارا ہی ہوتا ہے۔۔۔ جسٹ ریلکس ایسی کئی باتیں ہوتی ہیں لوگوں کے ساتھ لیکِن وہ بھول جاتے ہیں کوئی بھی یاد نہیں رکھتا ہے تم ہو کہ ایک واقعے کو لیکر بیٹھ گئی ہو۔۔۔" وہ اس کی پیشانی سہلاتے اس کو اس کی سب سے بڑی خامی بتا رہا تھا عائلہ نے چہرہ جھکایا۔

"اب میں نے یہ نہیں کہا کہ تم ایسے پریشان ہو جاؤ عائلہ۔۔۔" اس لمحے دروازے پہ دستک ہوئی شاید یرمان نے کھانا منگوایا تھا وہ آگیا تھا وہ اٹھتے دروازہ کھولتے کھانے کا پارسل لیتا دروازہ بند کرتا واپس اندر آیا یہاں عائلہ خالی خالی نظروں سے دیوار کو گھور رہی تھی اس نے کھانا ٹیبل پہ رکھا۔

اور عائلہ کو سہارا دیتے بیٹھایا اس کو ہلکا ہلکا درد تھا لیکن اس نے یرمان ملک کو بتایا نہیں وہ چھپا گئی تھی کیونکہ ابھی تک یرمان ملک کے ساتھ اس کا رشتہ اتنا مضبوط نہیں ہوا تھا وہ اپنی ساری پرو بلمز شئیر کرتی یرمان سے۔

"چلو کھاؤ یہ پورا سلائس ختم کرنا ہے پھر نرس آئے گی میڈیسن دینے اور اب میں کوئی بہانہ نہ سنوں عائلہ جلدی ختم کرو۔۔۔!؛" یرمان اسے سنجیدگی سے کہتے سلائس اس کے لبوں کے قریب کرتے اس کو گھورنے لگا اگر وہ نرمی دکھاتا تو عائلہ نے کھانا کھانا ہی نہیں تھا۔۔اس کے سنجیدہ

تاثرات دیکھتے وہ کھانے کے لیے راضی ہو گئی تھی اور چھوٹی چھوٹی بائٹس لیتے کھانے لگی حالانکہ دل تو بالکل بھی نہیں کر رہا تھا لیکن اس نے جیسے تیسے کر کے سلائس ختم کر دیا تھا یرمان نے بھی تھوڑا سا خود کھایا اور باقی سائیڈ پہ رکھتے وہ عائلہ کا چہرہ ٹیشو سے صاف کرنے لگا آیسے کرتے وہ ایک بہت کیئرنگ ہسبنڈ لگ رہا تھا۔۔۔

نرس جو اسی ٹائم اندر آئی تھی ان دونوں کو دیکھتے اس نے سمائل کی جب کہ عائلہ بوکھلاتے یرمان کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے پیچھے دھکیلنے لگی لیکِن یرمان نے نرمی سے اس کی کلائی پکڑی تھی۔

عائلہ بلش کر گئی نرس اب ان کے پاس آئی تھی۔

"نائس کپل۔۔۔۔!؛" وہ مسکراتے عائلہ اور یرمان کو دیکھ رہی تھی۔ عائلہ کو دیکھ کر کوئی بھی اس کی قسمت پہ رشک کر سکتا تھا جس کو اتنا خوبصورت

چاہنے والا ہسبنڈ ملا جو اس کی اتنی کیئر کر رہا تھا ورنہ آج کل کہاں ایسے لڑکے ملتے ہیں۔

"تھینکس سسٹر۔۔۔"یرمان عائلہ کو چھوڑے بغیر ہی اس کے ساتھ ایڈجسٹ کرتے اس کو اپنے قریب کر گیا عائلہ مذید سرخ ہوئی کم سے کم ہاسپٹل میں کسی کے سامنے وہ یرمان سے ایسی حرکت کی توقع نہیں کر رہی تھی لیکن وہ کیسے بھول گئی یہ یرمان ملک تھا جو اسے پہلے بھی ہاسپٹل سے اپنی بانہوں میں اٹھا کر باہر لے گیا تھا۔

"آپ کی مسسز اتنی ینگ اور یہ بیماری ان کو کیسے لگ گئی ہے بہت پیاری ہے آپ کی وائف۔۔۔!؛"نرس نے عائلہ کی تعریف کی اب یہ تو یرمان ملک خود بھی نہیں جانتا تھا کہ عائلہ کو یہ بیماری کیسے لگی ہاں لیکن وہ پریشان بہت زیادہ تھا۔۔۔

"آئی ڈونٹ نو۔۔۔بٹ ابھی ٹریٹمنٹ سے یہ ریکور کر جائے گی آپ اسے میڈیسن دیں پھر اس نے ریسٹ بھی کرنا ہے۔۔۔"یرمان سنجیدگی سے بولا عائلہ کے چہرے کے اتار چڑھاؤ وہ دیکھ رہا تھا یعنی عائلہ اسے نرس سے بات کرتا دیکھ کر جیلس ہو رہی تھی عائلہ کے چہرے سے تو اسے یہی لگا تھا۔

"یس ٹریٹمنٹ سے بہت سے لوگ ریکور کر جاتے ہیں بٹ آپ کی وائف کا کیس تھوڑا ہٹ کے ہے مطلب یہ بہت ینگ ہیں تو ہو سکتا ہے اس کی وجہ سے تھوڑا ایشو بنے۔۔۔"وہ انگلش میں بات کر رہی تھی عائلہ اس کی باتیں نہیں سن رہی تھی وہ بس یرمان ملک کو دیکھ رہی تھی۔

"ہوپ سو کہ سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔"یرمان نے اپنا سینہ مسلا نرس کی باتوں نے پریشان تو کر دیا تھا لیکن یہ تسلی تھی کہ ففٹی پرسنٹ لوگ ریکور کر جاتے ہیں عائلہ بھی کر جائے گی۔۔۔

نرس سے یرمان نے مذید کوئی بات نہیں کی تھی وہ عائلہ کا بی پی چیک کرتے اسے میڈیسن دیتے کمرے سے نکل گئی تھی عائلہ کی میڈیسن میں غنودگی والی گولیاں تھیں شاید وہ نیند میں چلی گئی۔۔۔

یرمان کے زہن میں بار بار نرس کے گڈ مڈ ہو رہے تھے عائلہ ینگ ہے اس نے اپنی بیرڈ سہلائی تھی اوٗر خود کو ریلکس کیا حالانکہ ڈاکٹر نے بھی کوئی اچھی امید نہیں دلائی تھی وہ عائلہ سے اس متعلق کچھ ڈسکس کر کے اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

خود وہ پریشان تھا پہلے ڈاکٹر کی باتوں کی وجہ سے اور اب اس نرس کی باتوں کی وجہ سے عائلہ کے قریب لیٹے ہی اس نے عائلہ کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے تھے وہ ہلکا سا کسمائی شاید نیند میں جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"عائلہ تم ٹھیک ہو جاؤ گی مجھے یقین ہے۔۔۔" وہ دل سے مسکرایا عائلہ اگر اس کی مسکرائے دیکھ لیتی تو ایک بار پھر سے اس کی مسکراہٹ میں کھو جاتی وہ اس کے بالوں میں چہرہ چھپا گیا تھا۔۔۔

عائلہ کو ڈاکٹرز نے یہاں رکنے کا کہا تھا لیکن جانتا تھا کہ ہاسپٹل سے زیادہ بہتر عائلہ نے گھر میں فیل کرنا تھا لہذا وہ اسے صبح ہی گھر لے جانے کا ارادہ رکھتا تھا پھر لے آتا ٹریٹمنٹ کے لیے ہاسپٹل کونسا دور تھا جو ان کو مشکل ہوتی۔

اس نے عائلہ کا ڈریس بھی چینج کرنا تھا اور ناشتہ وغیرہ بھی گھر سے ہی کرنے کا ارادہ تھا۔۔

عائلہ کے ہونٹوں کو دیکھتے اس کو شدید طلب ہوئی ان ہونٹوں کی وہ ان کا نشئی بنتا جا رہا تھا بار بار ہونٹوں کا لمس ملتا پھر بھی کم تھا اس کا تو دل ہی نہیں بھرتا تھا۔۔

طلب ہے تو تو ہے نشہ

غلام ہے دل یہ تیرا۔

عائلہ کی نیند کا فایدہ اٹھاتے وہ عائلہ کے ہونٹوں پہ جھکتے اس کی سانسوں کو قید کر گیا وہ شائد گہری نیند میں جا چکی تھی کہ یرمان کے اس ایکٹ پہ بھی کوئی رسپانس شو نہیں کیا ہاں لیکن یرمان ملک نے اس کے نازک ہونٹوں سے خود کو پوری طرح سے سیر اب کیا تھا۔

عائلہ کی گہری نیند دیکھتے وہ ہر بار کی طرح مسکرایا تھا۔

.....

ایک ہفتے بعد

ابرش روم میں بیٹھی تھی ضامن باہر گیا تھا یہاں رہتے اب اسے تقریبا دو ہفتے ہونے والے تھے ضامن اور اس کے درمیان سب پہلے جیسے ہی تھا کچھ نہیں بدلا تھا وہ جتنی کوشش کرتی اس کی ساری کوششیں بیکار جاتی کیونکہ ضامن عائلہ کی آمد کے بعد سے تو کچھ زیادہ ہی روڈ ہو گیا تھا ابرش سے بات ہی نہیں کرتا تھا سارا دن تو ان کا یورنیورسٹی میں گزر جاتا ابرش کے فائنلز چل رہے تھے آج ہفتے کا دن تھا یونی سے آف تھا ابرش گھر پہ ہی تھی لیکِن یرمان ملک صبح کا نکلا ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔

ابرش کو اپنی طعیبت بوجھل سی محسوس ہوئی ٹانگوں میں درد سا محسوس ہوا اس نے آپنا سامان کیا چیک تو ضروری چیزیں نہیں تھیں اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اسے سامان کی ضرورت ارجنٹ تھی اب وہ کیا کرتی ملازمہ وغیرہ نہیں آتی تھی۔۔

ابرش نے اب تھورا بہت کھانا بنانا سیکھ لیا تھا کیونکہ ضامن نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ وہ ابرش کے لیے نہ تو باہر سے کھانا لائے گا اور نہ ہی خود بنائے گا ابرش کو ہی بنانا پڑے گا ابرش کو آتا جاتا تو تھا نہیں شروع کر دو تین دن تو بہت مشکل ہوئی اس نے بہت ٹال مٹول سے بھی کام لیا لیکن سامنے بھی ضامن عباس تھا وہ ابرش سے کھانا بنوا کر ہی رہتا جو جیسا بھی ہوتا وہ چپ چاپ کھا لیتا تھا ہاں لیکن ابرش کو اس نے کوئی مارجن نہیں دیا تھا اور بات بات پہ اس کا یہ طعنہ کہ مس ملک یہ آپ کا ہی شوق تھا یہاں رخصت ہو کر آنے کا۔۔

ابرش بیڈ پہ بیٹھ گئی اس کو ایک تو پین اتنا زیادہ ہو رہا تھا اوپر سے اس کا ضروری سامان بھی نہیں تھا وہ رونے لگی یہ پہلی بار تھا جب سے وہ یہاں آئی تھی روئی تھی ورنہ تو اس نے کافی حد تک سنبھالا ہوا تھا۔۔۔

ان ڈیز میں ان کے مینشن میں ایک ادھیڑ عمر میڈ خاتون کام کرتی تھی جس نے یرمان اور ابرش کو پالا ان کی ساری زمہ داری اٹھائی وہ ابرش کا بہت خیال رکھتی تھی اسے کچھ نہ کچھ بنا کر دیتی تھی لیکن آج ابرش خود کو بہت تنہا محسوس کر رہی تھی وہ کتنی ہی دیر روتی رہی وہ کس سے کہہ کر منگواتی سامان کوئی فی میل ملازمہ تو تھی نہیں بلکے گیٹ بس گارڈز ہی تھے وہ ان سے تو کچھ کہنے سے رہی اور ضامن اگر ضامن آجاتا تو وہ اس سے بھی کیسے کہتی اس کو شدید جھجک محسوس ہو رہی تھی اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے اس نے ہلکا سا مساج کیا لیکن درد ابھی تک شدید تھا۔

اب تو رات کے دس بج چکے تھے ضامن آج کچھ زیادہ ہی لیٹ ہو گیا تھا لیٹ تو وہ پہلے بھی ہوتا تھا لیکِن آج زیادہ ہو گیا تھا وہ جان بُوجھ کر ایسا کرتا تھا اس کا

مقصد بس یہ ہوتا تھا کہ وہ ابرش کو احساس دلا سکے کہ وہ کتنا غلط کر چکی ہے۔۔

وہ تقریباً دس بجے تھکا سا واپس آیا تھا ابرش کے بارے میں سوچتے اس کی بھنویں تن گئی وہ جتنا بھی لیٹ آتا ابرش ہمیشہ اسے اپنے انتظار میں ہی ملتی تھی چاہے وہ رات کا ایک ہی کیوں نہ بج رہا ہوتا لیکن ضامن پہلے بس ایک بار ہی لیٹ ہو گیا تھا نجانے وہ جاتا کہاں تھا ابرش نہیں جانتی تھی۔۔

اپنی شرٹ کے کف فولڈ کرتے وہ ٹھٹکا کر رکا ابرش لاؤنج میں نہیں تھی حالانکہ ہمیشہ ابرش اسے لازنج میں ہی ملتی تھی اپنے انتظار میں وہ اس کا انتظار کر رہی ہوتی لیکن آج نہیں۔۔ضامن کو بھی ابرش کی عادت ہو چکی تھی وہ ابرش کی کمی شدت سے محسوس کر رہا تھا۔

"لگتا ہے سو گئی ہیں۔۔۔!؛" وہ سوچتے روم میں آیا کھانا تو وہ کھا کر آیا تھا ابرش جاگ بھی رہی ہوتی تو ابرش کے ساتھ کھانا وہ نہیں کھانے والا تھا ہاں لیکن آج اسے عجیب سا لگا کہ ابرش کیوں نہیں انتظار کر رہی اس کا اسے انتظار کرنا چاہیئے تھا ضامن کا۔۔

وہ کمرے میں آیا تو ابرش کو دیکھتے اس کے ماتھے پہ بل پڑے وہ بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹے سسک رہی تھی وہ آگے بڑھتے ابرش کے سر پہ کھڑا ہوا

۔۔

"مس ملک۔۔۔!؛" اسے لگا شاید آپ سو گئی ہے ایسے ہی لیکن نہیں وہ سو نہیں رہی تھی وہ جاگ رہی تھی اس کا پورا وجود ہچکولے لے رہا تھا ابرش کی حالت دیکھ کر ضامن کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

"مس ملک آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟" وہ ابرش کے قریب بیٹھتے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے نرمی سے پوچھنے لگا پہلی بار ابرش کو روتے دیکھا تھا تو دل بے چین ہو گیا تھا وہ تو سٹرونگ سی اس سے لڑتے ہی اچھی لگتی تھی ایسے چپ روتے نہیں۔

"سر۔۔۔!؛" ابرش ضامن کو دیکھ کر کرنٹ کھاتے اٹھتی کہ اپنی حالت دیکھتے اس نے سر جھکائے آنسو بہانے شروع کیے وہ کیسے بتاتی ضامن کو اس کو کیا مسلہ تھا اور ضامن اس کی حالت دیکھتا سچ میں پریشان ہو گیا تھا کیونکہ وہ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔

"طعیبت ٹھیک نہیں لگ رہی آپ کی۔۔۔؟" ضامن نے اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھا باڈی ٹمپریچر تو نارمل تھا پھِر ابرش کی حالتِ۔

"پلیز میرے قریب نہیں آئیں آپ۔۔۔!!" ابرش نے آنکھیں رگڑی تھیں جو مسلسل رونے سے سرخ ہو رہی تھیں۔

"واٹ؟ ہوا کیا ہے۔۔۔؟" ضامن کو عیجب لگا ابرش پہلی بار اسے خود سے دور کر رہی تھی حیران ہونا تو بنتا تھا ضامن کا۔

"وہ میری طعیبت۔۔۔!؛" ضامن کے سامنے اتنی بولڈ ہونے کے باوجود ابرش کو جھجھک محسوس ہوئی تھی۔

ضامن نے گہرا سانس بھرا وہ سمجھ گیا ابرش کس بارے میں بات کر رہی تھی۔

"مس ملک اٹس اوکے آپ ریسٹ کریں۔۔۔" وہ نرمی سے بولا ان دنوں میں عورت کو ویسے بھی ایکسٹو کیئر کی ضرورت ہوتی تھی۔

"وہ میرا سامان۔۔۔ نہیں۔۔۔" ابرش نے اٹکتے جملہ ادھورا چھوڑ دیا ضامن نے ماتھے پہ ہاتھ مارا ابرش بیڈ شیٹ کو خود کے گرد اچھے سے لیپٹ چکی تھی کیونکہ وہ کافی حد تک خراب ہو چکی تھی۔

"آپ کے گھر سے سامان آیا تو تھا آپ کے ساتھ۔۔۔" ضامن نے ابھی ابرش کو کچھ بھی نہیں خرید کر دیا تھا وہ جو اپنے گھر سے سامان لائی تھی وہ ہی یوز کر رہی تھی ضامن کا دھیان ہی نہیں گیا اس طرف۔۔

"وہ نہیں ہے اس میں۔۔۔" ابرش نے پہلے دھیان نہیں دیا تھا اب ضرورت پڑتی تو دیکھا تھا اپنی غفلت پہ غصہ بھی آیا تھا۔۔

"ریلیکس۔۔۔ میں لے آتا ہوں سامان مُجھے لسٹ سینڈ کرو ساری چیزیں لے آتا ہوں بیٹھو یہاں۔۔۔" ابرش درد سے کراہ رہی تھی اس کے چہرے پہ تکلیف بھرتے تاثرات دیکھتے ضامن نرم پڑ گیا تھا۔

"نہیں وہ بیڈ شیٹ خراب۔۔۔" وہ آنکھیں میچے کھڑی تھی ضامن نے ٹائم دیکھا تو ساڑھے دس بج رہے تھے آگر وہ جاتا تو اسے لیٹ ہو جانی تھی۔

"کچھ نہیں ہوتا میں چینج کر دوں گا آپ بیٹھو۔۔۔ ریلکس۔۔۔" ضامن نے اس کے رخساروں کو سہلایا تھا ابرش یکاٹک ضامن کو دیکھے جا رہی تھی جب سے یہاں آئی تھی پہلی بار ضامن کا اتنا سوفٹ بیہیویر دیکھ رہی تھی ورنہ ہر وقت تو وہ کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا۔

ضامن ابرش کو بیٹھائے خوُد باہر چلا گیا ابرش نے اسے میسج پہ بتا دیا تھا اوُر وہ آدھے گھنٹے بعد واپس بھی آگیا تھا شاید کسی قریبی شاپ سے ہی سامان مل گیا تھا ابرش کو سامان دیتے اس نے باتھ روم بھیج دیا اوُر خوُد بیڈ شیٹ بدلتے صوفے پہ بیٹھ گیا ابرش کی طعیبت خرابی کا معلوم ہوتا تو وہ جلدی گھر آجاتا۔

وہ ابرش کا ویٹ کرتا رہا جب وہ باہر آئی تو اس کے چہرے پہ پانی کے قطرے تھے شاید اس نے منہ دھویا تھا ضامن کی طرف وہ دیکھ نہیں پائی اس پل اتنی جھجھک محسوس ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہیں آپ۔۔۔؟" وہ خود اٹھ کر ابرش کے قریب آیا تھا جو اس کو خود کی طرف بڑھتے دیکھ کر رک گئی تھی شائد یقین نہیں کر پائی کہ یہ نرم سائیڈ بھی ضامن عباس کی ہی ہے۔۔۔

"جی۔۔۔" ابرش نے آہستگی سے سر ہلایا تھا۔

"بیٹھ جائیں۔۔۔ میں آتا ہوں۔۔۔!؛" وہ ابرش کو بیڈ پہ بیٹھاتے خود کمرے سے نکل گیا۔

وہ کچن میں آیا تو نظریں ڈائننگ ٹیبل پہ سٹ کھانے پہ گئی تھیں یعنی ابرش نے ابھی تک کچھ نہیں کھایا تھا وہ بھوکی تھی ضامن نے سات بجے ہی ڈنر کر لیا تھا اور اسے لگا تھا کہ اگر وہ لیٹ ہو جائے گا تو ابرش بھی کر چکی ہو گی لیکن ابرش ایک سگھڑ بیوی کا فرض نبھاتے اس کے انتظار میں بیٹھی تھی۔

ابرش کی طعیبت کو مد نظر رکھتے ضامن نے اس نے کے لیے دودھ بوائل کیا آور ساتھ دو انڈے۔

تقریباً پندرہ سے بیس منٹس میں وہ واپس کمرے میں آیا یہاں عائلہ خاموشی سے بیڈ پہ بیٹھی بیڈ شیٹ پہ انگلیاں پھیر رہی تھیں۔

"یہ لیں دودھ سے آپ بیٹر فیل کریں گی۔۔۔"ضامن نے ٹرے ابرش کے سامنے رکھی اور خود چینج کرنے ڈریسنگ روم میں چلا گیا ابرش نے ایک نظر

ڈریسنگ روم میں بند ہوتے ضامن پہ ڈالی اور پھر دودھ کو دیکھا وہ بہت کم دودھ پیتی تھی لیکن اب ضامن بوائل کر کے لایا تھا کیسے نہ پیتی۔

ضامن کے ہاتھ سے تو وہ زہر بھی پی لے یہ تو بس دودھ تھا گرم گرم دودھ پینے سے اس کو کچھ بہتر محسوس ہوا انڈے تو وہ ویسے بھی شوق سے کھاتی تھی سو دونوں انڈے بھی چھیلتے اس نے کھا لیے ویسے بھی بھوک لگی تھی اس نے دوپہر میں بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔

ضامن واپس آیا تو ابرش دودھ کا گلاس آدھا پی چکی تھی ضامن کچھ دن تو صوفے پہ سویا لیکن پھر اس نے بیڈ پہ ہی سونا شروع کیا صوفے پہ وہ کمفیٹبل نہیں رہتا تھا جسم جیسے اکڑا جاتا تھا اور ابرش نے بھلا کب اسے بیڈ پہ سونے سے منع کیا تھا ہاں لیکن اگر ضامن اسے بیڈ بدر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا تو وہ آیسا ویسا کچھ نہیں ہونے دینے والی تھی۔

وہ بیڈ پہ ہی سوتی اور ضامن ایک کنارے تو وہ دوسرے لیکِن ان گذرے دنوں میں یہ اچھی بات ہوئی کہ وہ دونوں ایک بیڈ پہ سونے لگے تھے۔۔

پر درمیان میں جو فاصلے موجود تھے وہ مٹتے تو ان کے درمیان سب ٹھیک ہو پاتا۔۔ ابرش بیڈ کروان سے ٹیک لگائے اپنی بیلی پہ ہاتھ رکھے ہلکا ہلکا مساج کر رہی تھی ضامن اس کے چہرے پہ تکلیف دیکھتے خود کو بے چینی میں گھیرا محسوس کر رہا تھا۔

آگے ہوتے اس نے ابرش کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے قریب کیا تو ابرش سانس روک گئی یہ پہلی بار تھا ضامن نے خود سے ایسی کوئی پیش رفت کی تھی۔۔۔۔۔

"مس ملک پریشان نہیں ہون۔۔۔" وہ یہ نرمی صرف ابرش کی طعیبت کی وجہ سے دکھا رہا تھا لیکن ابرش نجانے کن خوش فہمیوں کا شکار ہو رہی تھی

اس کے سینے پہ سر رکھے وہ ضامن کی دھڑکنوں کو سن رہی تھی اس نے کہاں سوچا تھا کبھی ایسا لمحہ بھی آئے گا جب وہ ضامن کے سینے پہ سر رکھے اس کے اتنے قریب ہو گی۔

"سو جائیں۔۔۔" وہ نرمی سے ابرش کی بیک کو سہلا رہا تھا اور ایک ہاتھ ابرش کے بالوں میں تھا وہ اس کی نرم گرم آغوش میں پر سکون ہوتے سو گئی ضامن کو بھی ابرش کی قربت میں اچھا لگ رہا تھا وہ قریب تھی اور ضامن کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھیں اس کے بالوں کو نرمی سے سہلاتے وہ اسے خود میں بھینچ گیا اس کے جزبات بدل رہے تھے ابرش کے لئے۔

ہر رات اس کی جاگتے گزرتی تھی ابرش اس کے اتنے قریب ہوتی تھی پہلو میں جائز رشتہ بھلے ان کے درمیان کے تعلقاتِ اتنے اچھے نہیں تھے لیکن پھر بھی وہ مرد تھا جس کی کچھ خواہشات تھیں۔

وہ اس وقتِ خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا ابرش اس کے ساتھ اتنے دنوں سے تھی اس نے کوئی بے اختیاری نہیں دکھائی تھی مگر آج ابرش کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اسے کچھ ہوا تھا وہ برداشت نہیں کر پایا ابرش میں آج اسے عائلہ کی جھلک نظر آئی وہ ذرا سی تکلیف میں ہوتی تو ایسے ہی رونے لگ جاتی تھی۔

ابرش عائلہ جیسی نہیں ہو سکتی تھی اس کی بہن کبھی کسی کے ساتھ اتنا برا نہیں کر سکتی تھی اوٗر ابرش۔۔۔ماضی یکدم سے ضامن کے سامنے گھوما تھا اس نے ابرش کا سر تکیے پہ رکھا اوٗر بالوں میں ہاتھ پھیرتے عائلہ کو سوچنے لگا نیند تو کوسوں دور تھی نجانے کیوں اس کے دل کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی جیسے اس کی بہن کسی پرو بلم میں تھی وہ جب جب یہ سوچتا تھا اس کی

سانسیں تیز ہو جاتی تھیں عائلہ کے بارے میں سوچتے اس کو کچھ ہونے لگتا تھا۔

ابرش نے دھیرے سے آنکھیں کھولی تھیں اسے نیند نہیں آرہی تھی وہ سوتے بھی بے چین رہی درد کی ایک لہر پھر سے اس کے وجود میں سرایت کر گئی تھی۔۔۔۔

"سر آپ جاگ رہے ہیں۔۔۔۔!؛" وہ اٹھتے ضامن کی پشت کو دیکھ رہی تھی وہ شرٹ لیس تھا پہلے وہ ایسے ہی حلیے میں ضامن کے سینے سے لگی اس کی دھڑکنیں سنتی رہی تھی۔۔

"آپ سو جائیں۔۔۔!؛" ضامن اس وقت ابرش سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا

۔

"پر آپ۔۔۔!؟"

"میں جاگ رہا ہوں تو آپ کو کیا مسلہ ہے آپ سو جائیں طعیبت ٹھیک نہیں ہے آپ کی۔۔۔!!" وہ سائیڈ سے لیپ ٹاپ اٹھاتے آؤن کرتے پیپر ٹائپ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا ضامن نے ابھی تک ابرش لوگوں کا پیپر بھی ٹائپ کرنا تھا۔

ابرش کا لاسٹ پیپر فزکس تھا جس کی اس کی سب سے اچھی تیاری تھی۔۔۔

"آپ اس ٹائم کیوں کام کر رہے ہیں کافی ٹائم ہو گیا ہے سو جائیں آپ۔۔۔ آگر میری وجہ سے آپ یہاں سونے میں کمفیٹبل نہیں ہیں تو میں صوفے۔۔۔"

"رئیلی جائیں پھر۔۔۔!؛" وہ تیزی سے بولا تو ابرش کے دل کو کچھ ہوا مگر آج وہ بحث کرنے کے موڈ میں نہیں تھی پہلے ہی مشکل سے لیٹی تھی۔۔۔

ضامن اس کے ساتھ کمٹیبل نہیں سو سکتا تھا اسی لیے جاگ رہا تھا ابرش کو احساس ہوا تو مزید بحث نہیں کی اس نے۔۔

اور آج ضامن کو ابرش کی یہ حالت دیکھ کر اچھا نہیں لگا وہ تو ہمیشہ اس سے لڑتی ہی اچھی لگتی تھی ضامن کو نیند تو ویسے بھی کم ہی آتی تھی۔

"مس ملک آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟" ضامن نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر پوچھا تھا ابرش کو اس حال میں دیکھتے وہ خود کہاں سکون میں تھا۔

"جی۔۔۔" ابرش صوفے پہ لیٹ گئی روم میں فین آؤن تھا تو ٹمپریچر نارمل تھا ابرش نے کمفٹر نہیں اٹھایا بیڈ سے ایسے ہی لیٹ گئی۔

"آگر آپ کمٹیبل نہیں ہیں تو بیڈ پہ آجائیں۔۔۔!؛"اگرچے وہ پہلے ابرش کو خود ہی بیڈ سے اٹھنے کا کہہ رہا تھا لیکِن اب ابرش کی حالت دیکھتے اس نے ابرش کو وآپس بلایا تھا۔

"آپ میرے ساتھ کمٹیبل نہیں ہونگے میں یہاں ٹھیک ہوں ویسے بھی میری طعیبت ٹھیک نہیں ہے آپ کیسے میرے ساتھ۔۔۔"وہ انگلیاں مروڑتے بولی حالانکہ صوفے پہ اسے نیند نہیں آنی تھی۔

"آپ چاہیں تو بیڈ پہ آسکتی ہیں۔۔۔"مذید اس کے علاوہ ضامن نے کوئی بات نہیں کی وہ لیپ ٹاپ سائیڈ پہ رکھتا لیٹ گیا۔

ابرش کچھ دیر تو سوچتی رہی کہ بیڈ پہ چلی جائے لیکن اس کا دل نہیں کر رہا تھا ضامن نہیں سوپاتا اگر وہ بیڈ پہ چلی جاتی تو۔

"یہیں ٹھیک ہوں میں آپ سو جائیں۔۔۔" ابرش نے کروٹ بدلتے چہرہ دیوار کی طرف کر لیا ضامن محض اس کی پشت کو گھور سکا اور اس نے دوبار ابرش سے نہیں کہا بیڈ پہ آنے کے لئے شاید وہ خود ہی جھجک رہی تھی ضامن کے پاس جانے سے۔

صبحِ صبحِ ضامن کی آنکھ جلدی کھل گئی تھی آج سنڈے تھا اس نے جم جانا تھا آ سنڈے کو وہ باقاعدگی سے جم جاتا تھا اٹھتے ہی پہلی بار اس کی ابرش پہ گئی جو سکڑی سمٹی گہری نیند میں تھی اب روم میں تھوڑی ٹھنڈ تھی اور ابرش کمفٹر کے بغیر سو رہی تھی۔۔

ضامن بیڈ سے اٹھتے اپنی چپل پہنتے ابرش کے قریب گیا اور اسے اپنی بانہوں میں بھرا ابرش نے اسے ہی تکیہ سمجھتے اس کے سینے میں چہرہ چھپایا اور سوتی

رہی ضامن نے بیڈ پہ لٹائے اس پہ کمفٹر ٹھیک کیا اور بعد فریش ہونے باتھ روم چلا گیا تھا۔

فریش ہوتے چینج کر کے اس نے سب سے پہلے نماز ادا کی اور پھر ٹریک سوٹ پہنتے وہ باہر چلا گیا تقریباً دو گھنٹوں بعد اٹھ بجے کے قریب اس کی واپسی ہوئی تھی ابرش ابھی تک نہیں اٹھی تھی۔

اس نے ناشتہ بنایا عموماً تو اب ناشتہ ابرش بنا رہی تھی لیکن رات سے اس کی طعیبت کا خیال کرتے ضامن نے خوُد ہی بنالیا اور کمرے کا رخ کیا۔

"مس ملک۔۔۔۔ مس ملک۔۔۔۔ واک اپ۔۔۔۔!؛" ضامن اس پہ جھکے اس کے رخساروں کو تھپتھپا رہا تھا ابرش ہلکا سا کسمکاتے پھِر سے سو گئی۔

ابرش کی نیند پہ ضبط کو جی بھر کر تاؤ آیا تھا عائلہ خود ہی اٹھ جاتی تھی صبح صبح ضامن کو بہت کم اسے جگانا پڑتا تھا لیکن ابرش کی نیند تھی کہ کبھی پوری نہیں ہوتی تھی۔

"مس ملک۔۔۔" اب کی بار ضامن کی آواز اتنی بلند تھی کہ ابرش نے نیند کے خمار سے بھری نیلی آنکھیں کھولتے اسے دیکھا تھا۔

"اٹھ جائیں مزید انتظار نہیں کرونگا۔۔۔" وہ اس کو جاگتے دیکھ کر اٹھتے سائیڈ پہ ہوا تھا۔

"سر آج تو سنڈے ہے۔۔۔؟" ابرش نے بالوں کو پونی میں قید کیا تھا ضامن پہ تپ تو چڑھی تھی جس نے سنڈے والے دن بھی اسے سونے نہیں دیا جگا دیا صبح صبح لیکِن جب اس کی نظر وال کلاک پہ گئی تو صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔

"تو سنڈے ہے تو آپ یہ بھول گئی ہیں کہ کل آپ کا فائنل پیپر ہے جس کی آپ نے تیاری کرنی ہے لیکن آپ سو رہی ہیں جیسے پوری کتاب آپ رٹ چکی ہیں۔۔۔"رات جو نرمی ضامن کے لہجے میں ابرش کے لیے تھی وہ اب غائب تھی۔۔۔

"ابھی ہے پیپر؟ کل ہے ناں تو ابھی تو پورا دن پڑا ہے آپ نے میری نیند خراب کر دی۔۔۔"وہ روہانسی ہوئی ضامن نے کسکتے اس کی نوٹنکی کو دیکھا جو ڈرامہ کوئن تھی۔۔

"آپ کو کیمسٹری میں سے کتنے ٹاپکس آگے ہیں ناشتے کے بعد مجھے بتائیں گی آپ اور پھر میں آپ کا ٹیسٹ لونگا دیکھوں تو آپ کو اتنا کچھ ہے میری بیوی کی حیثیت سے جاتی ہیں اب آپ یورنیورسٹی ہر لڑکی کو بتا رہی ہوتی ہیں آپ

کہ آپ میری بیوی ہیں تو پھر تھوڑا لحاظ بھی کریں میری عزت کا۔۔۔"وہ سنجیدگی سے اپنی شرٹ کی زپ کھولتے بولا۔

جب کہ صبح صبح اسے جلادی موڈ میں دیکھ کر ابرش جھجھنھا سی گئی تھی وہ کیوں صبح صبح اس کے پیچھے پڑ گیا تھا کمیسٹری سے ابرش کی جان جاتی تھی کوئی ایک ٹاپک بھی اس نے ریڈی نہیں کیا تھا اسے ٹینشن نہیں تھی بھلے فیل ہو جاتی ہاں بس ضامن۔کے سبجیکٹ میں اسے ہنڈرڈ پرسنٹ مارکس چاہیے تھے۔۔

"آپ کی عزت تھوڑی خراب کی ہے میں نے آپ کے سبجیکٹ میں پورے ہونگے سر آپ کو بس آپنے سبجیکٹ سے مطلب ہونا چاہیے۔۔۔!؛"ابرش نے جمائی روکی منہ پہ ہاتھ رکھتے ابھی نیند پوری نہیں ہوئی تھی اس کی۔۔۔

"صرف میرے سبجیکٹ میں نہیں باقی ساری بکس میں بھی آپ کے فل مارکس آنے چاہیے مس ملک ورنہ بہت برا پیش آؤں گا آپ کے ساتھ آپ سوچ بھی نہیں سکتی ہیں میں کیا کر جاؤں گا۔۔۔"وہ ابرش کو کندھوں سے تھام بیڈ سے کھڑا کرتا خود اس کے قریب چلا آیا تھا۔۔۔۔

"باقی بکس میں کیوں سر؟ یہاں تک مجھے لگتا ہے آپ مجھے اپنی بیوی نہیں مانتے ہیں آپ کے لیے میں صرف آپ کی سٹوڈنٹ ہوں تو کیا میری طرح آپ آپنے باقی سٹوڈنٹس کے مارکس کی بھی ایسے ہی فکر کریں گے کیا۔۔۔؟"وہ سینے پہ بازو باندھے سنجیدگی سے استفسار کر رہی تھی۔

"میرے نکاح میں تو ہیں آج مس ملک۔۔۔!؛ پھر میری ذمہداری ہیں بھلے زبردستی کی ہی سہی ہیں تو سہی اگر آپ نے سٹڈیز کے معاملے میں کوئی

کوتاہی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھی آپ۔۔۔۔!!" وہ انگلی اٹھ کر وران کر رہا تھا۔

"آپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں۔۔۔" ابرش منہ میں ہی بڑبڑائی کہنے کی ہمت تو نہیں تھی اس کے آندر۔

"اب کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہیں آپ جائیں اور تیار ہو جائیں یہیں کھڑے رہنا ہے آپ نے کیا؟" وہ خاصا غصے میں تھا کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ رات وہ ابرش کی فکر میں گھلتے آدھا ہو رہا تھا ابرش کو تو رات والا واقعہ خواب ہی لگ رہا تھا۔

"میرا موڈ نہیں ہے ابھی سونا ہے۔۔۔" ابرش جلدی تیار ہوتی تو مطلب ضامن جلدی اس سے کیمسٹری کے ٹاپکس میں سے ٹیسٹ لیتا اور اسے کچھ آتا جاتا ہی نہیں تھا کیا ٹیسٹ دیتی وہ۔

"اوئر کتنا سونا ہے آپ نے جائیں ڈریس چینج کریں آپ اگر باہر نہیں آئی تو ناشتہ نہیں ملے گا پھر آپ کو بھوکا ہی رہنا پڑے گا سارا دن۔۔۔" اوئر کوئی دھمکی نہیں ملی تو ضامن نے کھانے کی دھمکی دے دی۔

"کھانا بنایا کس نے۔۔۔؟" ابرش نے اپنے سر پہ ہاتھ مارا کھانا تو وہ خود بناتی تھی۔

"آپ کو بس کھانے سے مطلب ہونا چاہئے جس نے بھی بنایا ہو۔۔۔ میں کچن میں ہوں آپ کا انتظار زیادہ دیر تک نہیں کرونگا۔۔۔" وہ چینج کرتے کمرے سے نکل گیا تو ابرش نے پاؤں پٹخے تھے۔۔

"رات سچ میں ان کے آندر جن گھس گیا تھا ورنہ یہ کھڑوس کہاں اتنی سوفٹ سائیڈ رکھتا ہے انہیں تو مُجھے دیکھ کر ہی مرچیں لگ جاتی ہیں۔۔۔" ابرش منہ بناتی سوچنے لگی اوئر پھِر باتھ روم چلی گئی۔

.....

ناشتہ ختم ہی کیا تھا ابرش نے کہ ضامن اس کو اشارہ کرتے اس کی کتابیں باہر ٹیبل پہ رکھ چکا تھا وہ دونوں باہر لان میں بیٹھ گئے ضامن اپنا لیپ ٹاپ اوئر کچھ بکس اُٹھائے چھاؤں میں بیٹھا پیپر ٹائپ کر رہا تھا جو رات کو وہ نہیں کر سکا تھا ابرش اس کے ساتھ دوسری چیئر پہ بیٹھی منہ بنائے بک کو گھور رہی تھی اب وہ بہت بہتر تھی پین تو فرسٹ ڈے ہی اسے زیادہ ہوتا تھا۔۔۔

"مس ملک کچھ پڑھ لیں آپ۔۔۔ دکھائیں بک کون کونسے ٹاپکس کلئیر ہیں آپ کو۔۔۔؟" ضامن نے اس کی طرف جھکتے اس کی بک آٹھالی۔

"مُجھے کچھ بھی نہیں کلئیر۔۔۔۔" ابرش نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا ویسے بھی جھوٹ بول کر پھسنے سے بہتر تھا کہ وہ سچ بول دیتی۔

"ویری گڈ کل پیپر ہے اوئر آپ کو کچھ آتا ہی نہیں ہے بہت اچھے اب کیا لکھیں گی آپ پیپر میں زرا بتائیں گی مُجھے آپ۔۔۔"وہ اس کی بک کے پیجز اٹلتے ٹاپکس دیکھ رہا تھا آبرش سے اس قدر صاف گوئی کی توقع نہیں تھی ضامن ملک کو۔

"کچھ بھی نہیں لکھوں گی مجھے کیا ضرورت ہے کچھ بھی لکھنے کی۔۔۔انکل ہیں ناں مجھے فکر کرنے کی کیا ضرورت ویسے بھی ابرش ملک بس ایک ہی بک اچھے سے پڑھ سکتی ہے وہ فزکس جس کے پروفیسر پہ دل آیا ہوا ہے۔۔۔"وہ شوخی سے بولی تو ضامن نے لب بھینچ لیے۔

"واہ انکل۔۔۔اپنے بل بوتے پہ بھی کچھ کیا ہے آپ نے۔۔۔یہ یاد رکھیں میرے سبجیکٹ میں پاس ہوئی تو باقی سارے سبجیکٹ بھی کلئیر کرنے ضروری ہونگے ورنہ میں آپ کو کلاس میں نہیں بیٹھنے دونگا سمجھی آپ اوئر

اس بار بیول جائیں پرنسیل صاحب آپ کو فیور دیں گے اس بار آپ کے مقابل میں ہوں مجھ سے ٹکرانا ہے آپ نے۔۔۔"ابرش کا صاف صاف منہ پہ کہہ دینا ضامن کو بالکل بھی مناسب نہیں لگا تھا کیسے آرام سے ابرش کہہ چکی تھی کہ اسے کیا ضرورت ہے پڑھنے کی۔

"واٹ آپ مُجھے روکیں گے یعنی آپ میرے خلاف۔۔۔؟"ابرش ہلکا سا ہنسی جیسے یقین نہیں آیا ہو کہ ضامن اس کے ساتھ واقعی میں ایسا کرنے والا ہے۔

"ہاں جب آپ تک آپ اپنی حرکتیں نہیں ٹھیک کر لیتی ہیں آپ مجھے اپنے خلاف پائیں گی یہ یاد رکھیے گا۔۔۔"ضامن کافی سختی سے کہہ رہا تھا ابرش نے مٹھیاں بھینچ لی اگر ضامن کے علاوہ کوئی یہ بات کرتا تو ابرش کا ری ایکشن مختلف ہوتا لیکن سامنے ضامن تھا۔۔۔

"میری حرکتوں کو کیا ہے سر آپ کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہیں مجھ سے نہیں پڑھا جاتا ہے آپ کا سبجیکٹ کیسے پڑھتی ہوں یہ آپ نہیں جانتے ہیں۔۔۔"ابرش ضامن کے قریب ہوئی جو وہ کرنا چاہتی تھی ضامن نہیں جانتا تھا۔۔۔

لیپ ٹاپ پہ ابھی تک وہ ہی فائل اوپن تھی جس میں ضامن ان کا پیپر بنا رہا تھا اس نے ابھی سیو کر کے کلوز نہیں کی تھی۔

ابرش نے اوپر اوپر سے دو تین سوال دیکھ لیے تھے اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا ویسے تو اس نے فزکس کی تیاری آچھے سے کی ہوئی تھی مگر اب ان سوالوں کو وہ رٹ کر مزید اچھے مارکس کے سکتی تھی ضامن کا دھیان اس طرف نہیں تھا۔

"تو پھر آگر آپ سے پڑھا نہیں جاتا تو ایڈمیشن کیوں لیا آپ نے۔۔۔؟ گھر ہی بیٹھی رہتی آپ۔۔۔!؛" ضامن نے دانت پیسے ابرش اس کے ساتھ ایسے فریلی بات کر رہی تھی جیسے ضامن اس کا پروفیسر نہیں بلکے دوست ہو جس سے ابرش جو چاہے بات کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

"مجھے لگتا ہے مجھے اندر چلے جانا چاہیے۔۔۔!؛" ابرش اٹھتے آندر جاتی کہ ضامن نے اس کو بازو سے پکڑے اپنی طرف کھینچا ابرش ضامن کی گود میں گری تھی اور آنکھیں پھاڑے ضامن کو دیکھنے لگی جیسے اسے ضامن سے ایسی حرکت کی توقع نہیں ہو ضامن نے اس کے ہاتھوں کو تھامے پیچھے ٹیبل سے پن کیا جب ابرش اٹھ رہی تھی ضامن نے اپنی گود سے لیپ ٹاپ اٹھاتے ٹیبل پہ رکھ دیا لیکن ابرش کو وہ آندر نہیں جانے دینے والا تھا۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔" ابرش کو دل ہی دل میں یہ ٹینشن تھی کہ کہیں ضامن اسے کیمسٹری کے پیپر کی تیاری ہی نہ کرنے کو کہہ دے وہ نہیں کرنا چاہتی تھی ویسے بھی کیمسٹری اس کا فیورٹ سبجیکٹ نہیں تھا فیورٹ کیا اس کو تو چڑھ تھی کمیسٹری سے۔۔۔

ایک اس الرجی کی وجہ میم انعم بھی تھی جب جب وہ کمیسٹری کی بک کو ہاتھ لگاتی اسے میم انعم کی یاد آتی اور پھر اس کا موڈ خراب ہو جاتا۔

"آپ کو لگتا ہے آپ آندر چلی جائیں گی تو تیاری سے بچ جائیں گی یہ بھول ہے آپ کی۔۔۔ ابھی فرسٹ چیپٹر اوپن کریں اور یاد کریں۔۔۔!؛" وہ ابرش کی بک اس کی گود میں رکھتے اشارہ کر رہا تھا ہاں ابرش کو چھوڑنے کا ارادہ نہیں تھا۔

ضامن جانتا تھا جیسے ہی وہ ابرش کو چھوڑے گا ابرش اندر بھاگ جائے گی وہ اس وقت اتنی ہی جلدی میں تھی کہ کسی بھی طرح سے آندر چلی جائے بس۔۔

"مُجھے الرجی ہے اس بک سے یہ نہیں یاد کرنی پلیز۔۔۔"وہ ضامن کی گردن میں چہرہ چھپا گئی جبکہ اس کی نرم گرم سانسیں ضامن کو اپنی گردن پہ لمس بکھرتا محسوس ہوئی۔

"مس ملک ساری بکس آپ کے لیے ایکول ہونی چاہیے۔۔۔"ضامن کو ابرش کی اس لوجک کی سمجھ نہیں آرہی تھی ابرش کو کیوں نہیں پسند تھی یہ بک۔

"مجھے میم انعم سے الرجی ہے۔۔۔" ابرش نے ضامن کی گردن میں دانت گاڑ دیئے اسے وہ منظر یاد آیا جب اس نے میم کو ضامن کے کیبن میں دیکھا تھا۔

"سس۔۔۔ یہ کیا پاگل پن ہے۔۔۔" ضامن نے ابرش کو جھٹکا دے کر اپنے سامنے کیا جو اپنے کارنامے پہ خاصی خوش لگ رہی تھی۔

"مُجھے نہیں پڑھنا تو بس نہیں پڑھنا اگر آپ نہیں چاہتے ہیں کہ میں آپ کو تنگ کروں تو مجھے اندر جانے دیں۔۔" وہ ضامن کی بیرڈ کے بالوں کو اپنی انگلیوں میں جکڑتے کھینچ رہی تھی۔

"مس ملک آپ یاد کریں بس۔۔۔" ضامن نے انعم کو ڈسکس کرنا ہی ضروری نہیں سمجھا ورنہ ان کے درمیان بات مذید آگے بڑھتی وہ اچھے سے

جانتا تھا کہ ابرش کو انعم سے کتنی الرجی تھی ابرش کا بس چلتا تو انعم کو یونی سے ہی نکال باہر کرتی۔

ضامن اب خود بھی انعم سے دور ہی رہتا تھا قریب تو پہلے بھی نہیں گیا تھا انعم کے ہاں بس از اکالیگ پسند تھی وہ اسے۔

"نہیں کرونگی۔۔۔!؛" ابرش ملک بھی ضد کی پکی تھی ضامن کو ٹف ٹائم تو وہ ہر بار ہی دیتی تھی۔

"پکی بات۔۔۔۔؟" ضامن نے کنفرم کیا۔

"ہان۔۔۔"

"تو پھر آپ فزکس میں فیل ہونگی چاہے سارا پیپر ٹھیک سے حل کیا ہو گا پھر بھی فیل ہونگی آپ۔۔۔؟" ضامن نے دھمکی دی فزکس کے معاملے ابرش کی پوزسیونس سے واقف تھا وہ۔۔

"کیا؟!!؟! یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ مجھے میرا پیپر لیے بغیر فیل کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔؟ مطلب آپ تو صاف صاف مجھے بتا رہے ہیں کہ آپ مجھے فیل کر دیں گے بھلے میں پیپر دوں یا نہیں۔۔؟" ابرش کے تو پسینے چھوٹ گئے ضامن سے کسی اچھے پن کی توقع تو اسے پہلے ہی نہیں تھی لیکن وہ اس حد تک گر جائے گا یہ یقین نہیں آ رہا تھا ابرش کو۔

"آپ اگر کمیسٹری کے پیپر کی اچھے سے تیاری نہیں کریں گی پیپر اچھے سے نہیں دیں گی تو پھر میں ایسا ہی کرونگا اور آپ جانتی ہیں کہ اگر میں نے ایسا کیا

تو پھر آپ کی ہوئی سفارش بھی آپ کے کام نہیں آئے گی لہذا بک کھولیں اوَر پہلا چیپٹر ریڈ کریں۔۔۔"ضامن نے ابرش کو بک پکڑائی تھی.

"آپ اچھا نہیں کر رہے ہیں۔۔۔!؛بہت بہت برے ہیں آپ میرے ساتھ ہمیشہ سے ایسا ہی کرتے ہیں۔۔۔"ابرش کو یکدم سے رونا آیا اس نے ضامن کے سینے پہ مکا مارا تھا وہ اسے گھورنے لگا جس پہ وہ سر جھٹک گئی۔

"ہاں ہوں میں برا۔۔۔ہر کسی کی سٹوری پروفیکٹ نہیں ہوئی ہر کوئی اپنی سٹوَری میں ہیرو نہیں ہوتا اور میں آپ کی سٹوری میں ہیرو نہیں ہوں یہ یاد رکھیے گا۔۔۔"اس کو اپنی گود میں ایڈجسٹ کر گیا تاکہ وہ آندر نہیں جا سکے اوَر ساتھ خوَد چیئر سے ٹیک لگائے آنکھیں موند گیا تھا ابرش پیپر کی تیاری آچھے سے کرتی یہ ہی بس وہ چاھتا تھا لیکِن ابرش کے ڈرامے ہی ختم نہیں ہو رہے تھے ہر بات پہ کچھ نہ کچھ کر دیتی تھی وہ۔۔۔

"آپ میری سٹوری میں ہیرو ہیں میرے لائف پارٹنر اوئر میرے۔۔۔"

"آپ کا کیا۔۔۔؟" ضامن نے اس کی نیلی آنکھوں میں اپنی سیاہ آنکھیں گاڑی تھیں.

"میرا پیار۔۔۔۔" پہلی بار ابرش نے ضامن کے سامنے یوں پیار کی بات کی تھی۔

"شٹ اپ۔۔۔" ضامن کو امید نہیں تھی ابرش یوں اس سے پیار کا اظہار کرے گی لیکن اب تک اسے سمجھ آگیا تھا ابرش ایسے معاملات میں خاصی بولڈ تھی۔

"آپ کے شٹ اپ کرنے سے کیا ہو گا سر جی میں آپ سے پیار کرتی ہوں اور آپ کو یہ بات سمجھنی ہو گی آپ نے اتنی کوشش کی یہ رشتہ ختم کرنے کی

لیکن ابھی تک ہمارا رشتہ برقرار ہے اور آگے بھی برقرار رہے گا کیونکہ رشتے محبت اور بھروسے پہ چلتے ہیں۔۔۔"ابرش کی کوشش بس یہ تھی کہ وہ ضامن سے ہر بات کرے سوائے کمیسٹری کے علاوہ۔

"جو رشتے زبردستی دوسروں کے جزبات کو روند کر بنائے جائیں وہ رشتے کامیاب نہیں ہوتے ہیں بلکے وہ تو گلے کا پھندا بن جاتے ہیں۔۔۔"ضامن بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

"آپ کیوں نہیں بھول جاتے وہ دن کیا چاہتے ہیں ایسا کیا کروں میں کہ آپ کو یقین آجائے میں اپنی غلطی پہ واقعی شرمندہ ہوں جو کچھ ہوا اُس دن وہ نہیں ہونا چاہیے تھا لیکن اب کیا ہو سکتا ہے جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا ہے ہم روک نہیں سکتے ہیں۔۔۔!؛"ابرش ضامن کے سینے پہ سر رکھے ہوئے تھی۔۔

جب یہ نزدیکی ضامن کے جذبات ابھر رہی تھی وہ اس کے قریب اس کی نزدیکی سے اکتا گیا جب جزبات مزید خود پہ حاوی ہوتے محسوس ہوئے تو اس نے ابرش کو خوُد سے الگ کرنا چاہا لیکن یہ اب ابرش نے نہیں ہونے دیا وہ پہلے خود بھی تو جانا چاہتی تھی لیکِن ضامن نے اسے جانے نہیں دیا.

"آپ کو لگتا ہے یہ آسان ہے پوری یورنیورسٹی کے سامنے میری عزت داؤ پہ لگ گئی آپ نے مُجھے دھوکے سے ہال میں بلایا تھا یہ بات آپ اوُر میں جانتے تھے اور کوئی نہیں اوُر جس ملازم کو آپ نے پیسے دیئے اس کام کے لیے وہ اُس دن کے بعد آیا ہی یورنیورسٹی شاید آپ نے ہی کئیں غائب کروا دیا ہو گا کونسا آپ کے لیے مشکل ہو گا۔۔۔"ضامن کے پتھریلے تاثرات اس کے لہجے میں چھلکتی سرد مہری ابرش کو سرد لہریں اپنے وجودِ کے گرد سرایت کرتی محسوس ہوئی تھیں اس نے بمشکل ضبط کیا خود پہ۔۔۔

"میں نے نہیں۔۔۔!؛" وہ نظریں چرا گئی حالانکہ یہ سچ تھا ملازم کو اس نے اتنے پیسے دیئے کہ وہ جاب چھوڑ کر چلا گیا اندر سے ابرش کو یہی ڈر تھا کہ کہیں وہ ضامن کو سب کچھ بتا نہ دے.

"جب انسان جھوٹ بول رہا ہوتا ہے تو وہ آیسے ہی نظریں چراتا ہے جیسے آپ ابھی چرا رہی ہیں لیکن خیر اب کیا فایدہ جو زلت اور بدنامی میرے حصے میں لکھی ہوئی تھی وہ تو میں نے سہنی ہی تھی ہر حال میں۔۔۔" ضامن ابرش کو ساتھ والی چیئر پہ بیٹھا گیا مذید اسے اپنے قریب نہیں رکھ سکتا تھا اب جو کچھ وہ کر چکی تھی ایک بار پھر سے نظروں کے سامنے گھوم گیا تھا۔

"ائم سوری سر۔۔۔" ابرش کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ضامن کی باتوں سے اپنا دل پھٹتا محسوس ہو رہا تھا وہ بس کسی طرح ضامن کا دل خود کے لئے صاف کرنا چاہتی تھی۔

"مُجھے آپ کی سوری کی ضرورت نہیں ہے مس ملک۔۔۔جو ہو چکا ہے آپ کو لگتا ہے کہ وہ آپ کی سوری سے ٹھیک ہو جائے گا تو یہ آپ کی بھول ہے۔۔۔"ضامن سیل فون اٹھاتے ایسے ہی ایپس سکرول کرنے لگا۔

وہ چاہتا تھا کہ ابرش مذید کچھ بولے بغیر سکون سے اپنی پیپر کی تیاری کرے ان کے درمیان سے وہ واقعہ نکل ہی نہیں پا رہا تھا جب جب ابرش کو لگتا تھا اب ان کے درمیان اس حوالے سے بات نہیں ہو گی پھر کچھ نہ کچھ ایسا ہو جاتا کہ ابرش اوَر ضامن کذوجہ موضوع وہ واقعہ ہوتا تھا۔

"تیاری کریں مجھے کیا دیکھ رہی ہیں۔۔۔!؛"ضامن ابرش کو خود کو دیکھتے پا کر ڈپٹ گیا ابرش نے چہرہ جھکا لیا یہ بک اس کے لیے پڑھنی آسان نہیں تھی میم انعم اوَر ان کی باتیں ذہن میں گھومتے اس کے آندر اٹھتے لاوے کو مذید بھڑکا دیتی تھیں۔

"یاد ہو گیا آپ کو۔۔۔!!" تقریباً آدھے گھنٹے بعد ضامن نے ابرش سے بک پکڑی تاکہ سن سکے کہ اس کے یاد کیا ہے۔

"ایک لفظ بھی نہیں ہوا مجھ سے یہ بک نہیں پڑھی جاتی ہے سر پلیز۔۔۔" وہ روہانسی ہوئی کب سے کوشش کر رہی تھی لیکِن مجال ہے جو ایک لفظ بھی یاد ہوا ہو اسے ایسے ہی بس کتاب کو گھورتی رہی تھی اتنا ٹائم نظر اوپر اٹھا کر ضامن کو دیکھنے کی کوشش اس نے ایک بار بھی نہیں کی۔۔

"واٹ مس ملک آپ پاگل ہیں یا دماغ نہیں ہے آپ کے پاس پچھلے آدھے گھنٹے سے آپ بک ہاتھ میں پکڑے بیٹھی ہیں اور آپ سے ایک لفظ بھی یاد نہیں ہوا۔۔۔!" ضامن نے بک ابرش کے ہاتھ سے چھنتے ٹیبل پہ پھینکی اور ابرش نے دانت پیستے ضامن کی یہ حرکت برداشت کی جو اس کے لیے برداشت کرنی بہت مشکل تھی ضامن نے پچھلے پیپروں میں تو اسے اتنی

خاص تیاری کرنے کا کہا نہیں اب انعم کے پیپر کی تیاری کرنے پہ ہی کیوں زور دے رہا تھا وہ۔

"نہیں ہوا یاد کیوں کہ میں خود کو اچھے سے جانتی ہُوں مجھے اس سبجیکٹ میں انٹرسٹ نہیں ہے اب بھلے میں کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرلوں میں اس کا ایک لفظ بھی یاد نہیں کر پاؤں گی مجھے جس چیز میں انٹرسٹ ہوتا ہے وہ ہی اچھے سے کر پاتی ہوں باقی ساری چیزیں میرے سے ہوتی ہی نہیں ہیں اب تو آپ کو یہ بات سمجھ جانی چاہیے میرے ساتھ اتنے عرصے سے ہیں آپ۔۔!؛" ابرش بھی بناڈرے سچائی بتا رہی تھی اس بک سے اس کو ایک لفظ بھی یاد نہیں ہونا تھا چاہے پھر وہ کل صبح تک لگی رہتی یا پھر ضامن کتنی ہی کوشش کیوں نہ کر لیتا۔

"واٹ یہ عجیب لاجک ہے مس ملک آپ کے لیے ساری کتابیں اہم ہونی چاہیے اب کیا اس سبجیکٹ میں فیل ہونے کا ارادہ ہے آپ کا۔۔۔؟" طنز ایک بار پھر سے کیا گیا تھا ابرش اب کی بار ہلکا سا مسکرائی تھی۔

اس کا ڈمپل پھر سے شو ہوا تو ضامن کا دل زور سے دھڑکا تھا۔

"ہاں فیل ہونے کے چانسز زیادہ ہیں بٹ وہ کیا ہے ناں کہ آپ کی میم انعم سے بنتی ہیں تو آپ بات کر سکتے ہیں میرے لیے آفٹر آل آپ کو اپنی عزت کی فکر کھائے جا رہی ہے کہ میں فیل ہوئی تو یونی میں آپ کی عزت رہ جائے گی۔۔۔" ابرش کو ایک نیا پوائنٹ ملا تھا بھلے ضامن کہہ رہا تھا کہ ابرش ایک سبجیکٹ میں فیل ہوئی تو وہ سارے سبجیکٹوں میں فیل کروا دے گا لیکن اب کو اندازہ تھا کہ ضامن جیسے یونی میں اپنی رپیوٹشن کو لیکر کر کونسیشن تھا وہ یہ کبھی نہیں کرنے والا تھا۔

"اوو تو آپ مجھے شفارش کرنے کا کہہ رہی ہیں۔۔؟" ضامن بھی ہلکا سا ہلکا سا ہنسا لیکن یہ ہنسی طنز سے بھری تھی۔

"کیا نہیں کر سکتے ہیں آپ۔۔۔؟"

"آپ کو لگتا ہے میں آپ کے لیے مس انعم سے بات کرونگا۔۔۔؟"

"جتنی آپ کو فکر ہے آپ کو کرنی چاہیے بات۔۔۔؟" ابرش نے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے سنجیدگی سے کہا تو ضامن نے نفی میں سر ہلاتے اس کی بات کی تروید کی جیسے ابرش ملک جو سوچ رہی ہے ایسا ویسا کچھ نہیں ہونے والا ہے۔۔

"میں نے آج تک عائلہ کے لیے کسی سے فیور نہیں لیا اور آپ کو لگتا ہے آپ کے لیے میں بات کروں گا یہ آپ کی بھول ہے مس ملک آپ کو اپنی

محنت کے بل بوتے پہ یہ پیپرز پاس کرنے ہونگے۔۔۔"ضامن نے اس کی باتوں کو یکسر رد کر دیا۔

"تو وہ آپ کی بہن لائق تھی اُسے کبھی سفارش کی ضرورت نہیں پڑی ہو گی لیکن آپ کی بیوی نالائق ہے وہ جانتے ہیں کیا پھر بھی مدد نہیں کریں گے۔۔۔؟"ابرش ضامن کی طرف جھکی تھی کہ دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب ہوئے تھے۔

"نہیں آپ کو سمجھ جانا چاہیئے جو ٹائم آپ بحث میں ضائع کر رہی ہیں وہ آپ اگر پڑھائی میں لگاتی تو آپ کو فیور کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔۔۔"ضامن نے اس کی نیلی آنکھوں میں اپنی سیاہ آنکھیں گاڑی تھیں۔

"میں آپنا سارا ٹائم بھی لگا دوں تو کچھ یاد نہیں ہو گا میں خود کو بہت اچھے سے جانتی ہوں سر آپ جتنی مرضی کوشش کر لیں مجھ سے نہیں ہو گا آؤر اگر

میں فیل ہوتی ہوں تو ہو جاؤں مجھے فرق نہیں پڑتا ہے لیکن میں اس بک کو دیکھوں گی بھی نہیں۔۔۔"ابرش بول کر رکی نہیں بلکے اٹھتے آندر چلی گئی

ضامن سے وہ خاصی بحث کر چکی تھی لیکِن نہ تو ضامن کو وہ قائل کر سکی اوٗر نہ ہی ضامن اس کو قائل کر سکا۔

ضامن نے اس کی پشت کو گھورا ابرش کی ضدی طعیبت پہ جی بھر کر غصہ آیا اسے صبحِ سے اتنی کوشش کر رہا تھا کہ وہ کچھ پڑھ لے مگر مجال ہے جو ابرش نے ایک لفظ بھی یاد کیا ہو۔

"میرے سبجیکٹ کو ایسی پڑھتی ہیں جیسے اس میں شہد ہو اور باقی سبجیکٹ کو دیکھ بھی نہیں ہے یہ لڑکی افففف کہاں پھنس گیا میں۔۔۔"وہ اپنی پیشانی مسلتے جھنجھنایا۔

اچانک سے عائلہ کا خیال آیا وہ پیپر نہیں دے رہی تھی کیا عائلہ کے کیے پیپرز سے زیادہ ہنی مون اہم تھا وہ پیپرز کے بعد بھی تو جا سکتی تھی ابھی جانا ضروری تو نہیں تھا۔۔۔

ضامن کو اپنے سالے پلس بہنوئی پہ بھی شدید غصہ آیا جو خود کو تو سٹڈی کو سیریس نہیں لیتا تھا اب ساتھ عائلہ کو بھی ملا چکا تھا۔

ضامن کچھ دیر وہیں بیٹھا رہا پھر لیپ ٹاپ اٹھائے وہ اندر چلا آیا یہاں ابرش اسے کچن میں نظر آئی اس کی طعیبت ٹھیک نہیں تھی ضامن نہیں چاہتا تھا کہ وہ کام کرے رات کیسے وہ درد سے سسکتی رہی۔

"مس ملک آپ کو کھانا بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔!؛" حالانکہ پہلے ضامن نے خود ہی سختی کی ہوئی تھی ابرش پہ کھانا ابرش سے ہی بنواتا تھا لیکن

آج وہ اس کی طعیبت کے پیشِ نظر اس کو کچن میں کام نہیں کرنے دینے والا تھا۔

"میں بنا رہی ہوں لنچ۔۔۔ اوَر اب میں بالکل ٹھیک ہوں آپ جائیں جب لنچ بن جائے گا آپ کو بلا لونگی۔۔۔" کیمسٹری کے پیپر کی تیاری سے بچنے کے لئے ابرش کچن میں گھس گئی تھی حالانکہ ابھی تک پین تو تھا لیکن وہ نظر انداز کر رہی تھی۔۔

"اتنی جلدی ٹھیک ہو گیا آپ کا درد۔۔۔؟" ضامن کی بات پہ ابرش سرخ ہوئی اس کی بات کا مطلب وہ آچھے سے سمجھ گئی تھی۔

"جی وہ ٹھیک ہوں۔۔۔!؛" ابرش کھانے کی طرف متوجہ ہوئی جو اس کی زرا سی لاپرواہی سے جل سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

"اوکے تو جلدی بنائیں پھر بعد میں تیاری کرتے ہیں۔۔۔" ضامن کچن سے نکلتے نکلتے بھی ابرش کو تنگ کرنا نہیں بھولا تھا ابرش نے لب بھینچ لیے ضامن کو دل ہی دل میں کئی سلوتوں سے نواز خیر تیاری تو وہ بھی نہیں کرنے والی تھی چاہے ضامن جو بھی کرتا کھانے کے بعد اس کا سونے کا ارادہ تھا۔

نیند اس کی ابھی تک پوری نہیں ہوئی تھی ضامن یقینا کھانے کے بعد پھر سے اسے کیمسٹری کی بک لانے کو کہتا اس سے پہلے ابرش نے سونے کا پلان بنالیا تاکہ ضامن کی نظروں سے بچ سکے۔

"میم انعم نے مجھے کونسا پاس کرنا ہے ایوے دل جلانے کی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے سر جی۔۔۔" وہ جلے دل سے کراہ رہی تھی میم انعم ان کی ایک ہی کلاس لیتی تھی جو اب پیپرز کے بعد شاید کسی اور پروفیسر کے پاس چلی جاتی ابرش تو چاہتی ہی یہ تھی کہ اس کا سامنا ہی نہیں ہو انعم سے۔

.....

عائلہ کی سرجری کا تیسرا اور فائنل فیز شروع ہونے والا تھا عائلہ پچھلے ایک ہفتے سے ہی ہاسپٹل میں ہی صرف چند گھنٹوں کے لیے اسے گھر جانے کی پرمیشن

ملی تھی وہ اب کافی بہتر تھی سرجری کا دوسرا فیز کامیاب رہا تھا عائلہ کے ساتھ یرمان بھی پچھلے ایک ہفتے سے ہاسپٹل میں تھا مسلسل جاگتے وہ عائلہ کا خود سے زیادہ خیال رکھ رہا تھا اس ایک ہفتے میں وہ اپنے رویئے سے عائلہ کے دل میں جگہ بنانے میں کامیاب ہو چکا تھا عائلہ اس کو سوچتی تھی ماضی وہ جس طرح کا بھی تھا لیکن جب سے وہ عائلہ کے ساتھ تھا صرف اس کے ساتھ ہی مخلص تھا۔

عائلہ لاکھ کوشش کرتی یرمان کو نہ سوچے لیکن جو انسان سائے کی طرح آپ کے ساتھ رہے آپ بھلا کیسے اسے نہیں سوچیں گے وہ اس کا خیال رکھ رہا تھا اس کی کیئر کر رہا تھا۔

مائکل والا واقعہ کچھ دن میڈیا کی زینت بنا رہا اور پھر دب گیا عائلہ نے اس واقعے کی حد سے زیادہ ٹینشن لی تھی جس کی وجہ سے اس کی طعیبت خراب ہوئی یرمان اسے خود کے قریب کر چکا تھا وہ ہر وقت کوشش کرتا کہ عائلہ سے باتیں کرتا رہے اس کو مصروف رکھنے خود میں تاکہ عائلہ کو ضامن یا پھر کسی اور کو سوچنے کا وقت ہی نہیں ملے جس میں وہ کامیاب بھی ہوا تھا۔

گزرے دنوں میں ان کے درمیان ضامن کے حوالے سے کوئی بات نہیں ہوئی یرمان بس چھوٹی موٹی باتیں کرتا اور عائلہ اس کا جواب دیتی۔

آج شام پھر سے عائلہ کو لے جایا جانا تھا تو یرمان نے ڈاکٹرز سے بات کی اور عائلہ کو گھر لے آیا تاکہ کچھ دیر وہ دونوں گھر پہ ریسٹ کر سکیں اور وہ عائلہ کو جی بھر کر دیکھ سکے اب تک تو سب ٹھیک جا رہا تھا لیکن آگے کیا ہونے والا تھا ضامن کو دھچکا ہی لگا ہوا تھا کچھ غلط ہونے کے احساس سے۔

عائلہ صوفے پہ بیٹھی تھی اور یرمان ملک اس کے ساتھ اس کی پشت میں ہاتھ ڈالے اس کا سر اپنے کندھے پہ رکھے وہ اس کی پشت ہولے ہولے سہلا رہا تھا انہیں شام کو ہاسپٹل جانا تھا ابھی وہ دونوں باہر جا سکتے تھے گھومنے۔۔۔

برلن شہر بہت خوبصورت تھا اس کے اہم مقامات کے حوالے سے بھی یرمان نے کافی انفو حاصل کر رکھی تھی اس نے سوچا کہ تھوڑا موڈ فریش ہو جائے گا پچھلے ایک ہفتے سے تو بس وہ دونوں ہاسپٹل اور گھر تک ہی محدود ہو گئے تھے۔

"عائلہ کہیں باہر چلیں ابھی تو ٹائم ہے۔۔۔؟" وہ اس کے کندھے پہ ٹھوڑی ٹکائے اس کی گردن پہ اپنی گرم سانسوں کا پر تپش لمس چھوڑتے بولا تو عائلہ نے بے ساختہ نظریں اٹھائی تھیں۔

"نہیں نہیں۔۔۔" وہ مائکل والا واقعہ پھر سے یاد کرتے گھبرا گئی بھلے وہ معاملہ رفع دفع ہو چکا تھا لیکن عائلہ اب مر کر بھی گھر سے نہیں نکلتی ہاسپٹل جانا بھی مجبوری نہیں ہوتی تو وہ شاید نکلتی ہی گھر سے لیکن باہر گھومنے جانے والی وہ ہرگز نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیوں جب سے آئیں ہیں بس گھر پہ ہی ہیں اور زیادہ وقت تو ہاسپٹل میں گزر جاتا ہے اب میں سوچ رہا ہوں تھوڑا گھوم پھر لیں پھر تو واپس چلے جائیں گے ہیں میں نے "الیکزنڈر پلائز" کو سلیکٹ کیا بے بس تھوڑا سا ٹائم رکیں گے اور پھِر واپس آ جائیں گے۔۔۔" وہ اس کے رخساروں کو سہلا رہا تھا۔

"میرا۔۔۔دل نہیں۔۔۔کر رہا۔۔۔!؛" یہ بھی یرمان کی طرف سے ملنے والی محبت اوٗر توجہ کا اثر تھا کہ اب عائلہ یرمان سے کھل کر بات کر لیتی تھی۔۔

"کیوں نہیں کر رہا ہے ٹھیک ہو پین تو نہیں ہو رہا ہے ہم یہاں آئے تو بس سرجری کے لیے تھے لیکن یہ شہر اتنا خوبصورت ہے تو کیا حرج ہے اگر تھوڑی سی اس کی خوبصورتی بھی دیکھ لی جائے۔۔۔"عائلہ کے بالوں کی خوشبو خود میں انہل کرتے وہ گھمبیر لہجے میں بولا تو عائلہ کو اپنی بیک بون میں سنسناہٹ سی محسوس ہوئی یرمان کے ہونٹ اس کی گردن پہ تھے۔۔۔وہ نرمی سے اس کی گردن کو اپنے ہونٹوں سے چوم رہا تھا جبکہ عائلہ نے صوفے کی پشت کو مٹھیوں میں دبوچ لیا تھا۔۔ء

"مجھے۔۔۔ڈر لگتا ہے۔۔۔۔وہ۔۔۔۔جو۔۔۔۔پہلے۔۔۔۔۔"وہ کپکپاتے یرمان کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے خوُد سے دور کرنے لگی کیونکہ وہ بے قابو ہوتا اس کی گردن سے نیچے دھڑکنوں پہ ہونٹوں کا لمس چھوڑ رہا تھا۔

"تم اُس واقعے کی وجہ سے انکار کر رہی ہو عائلہ وہ سب ختم ہو گیا تھا مائکل کے ساتھ جو ہوُا وہ ضروری تھا بس مجھے افسوس ہے کہ میں نے اُسے زمرہ کیوں چھوڑ دیا۔۔۔"وہ اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھ گیا تھا کتنی ہی دیر وہ ایسی پوزیشن پہ عائلہ کی پیشانی پہ ہونٹوں کا دہکتا لمس بکھرتا رہا تھا۔

"لیکِن۔۔۔"

"نو عائلہ نو تم کسی کو سوچتے پریشان ہو یہ میں برداشت نہیں کر سکتا ہوں۔۔۔"وہ سنجیدہ ہوا۔

"نہیں لیکن۔۔۔"

"عائلہ تم کیوں ان چیزوں کو سوچتے خود کو پریشان کر رہی ہو جانتی ہو ناں ڈاکٹر نے کیا کہا تھا ہم بس گھومنے جائیں گے کھانا کھائیں گے اور واپس آ جائیں گے بس اس میں اتنا اپ سٹ ہونے والی کیا بات ہے۔۔" وہ اس کے ہاتھ تھامے اپنے ہاتھوں میں لیتے نرمی سے سہلا رہا تھا۔

"ہمممم۔۔۔" وہ پھر مان ہی گئی انکار کرتی تو یرمان نے تب تک کوشش کرنی تھی جب تک کہ وہ مان نہیں جاتی اتنے عرصے میں وہ یرمان کی فطرت سے اچھے سے واقف ہو چکی تھی بہت ضدی طعیبت کا مالک تھا وہ جس چیز پہ اڑ جاتا وہ کر کے ہی رہتا تھا۔

"جاؤ تیار ہو جاؤ اور ہاں موسم تھوڑا سرد ہے ابھی بارشوں کی وجہ سے تو ساتھ کوٹ نکال لینا۔۔۔" عائلہ نے سر ہلایا کمرے میں چلی گئی۔۔۔

تیار ہوتے اس نے بلیو کلر کا لانگ کوٹ جو اسے یرمان نے ہی دلایا تھا وہ پہنا اور سکارٹ سٹ کرتے وہ باہر آئی یہاں یرمان پہلے ہی ریڈی بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا وہ باہر نکلی تو یرمان کی نظریں اس پہ جم سی گئی تھیں وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی کہ یرمان کے لیے اس پل اس سے نظریں ہٹانا مشکل ہوا۔۔۔عائلہ نے ایک نظر خود کو دیکھا اور پھر یرمان کو وہ اسے بے خود سا دیکھے جا رہا تھا۔

"چلیں۔۔۔!؛" کتنے لمحے درمیان میں سرک گئے تھے جب یرمان آیسے ہی عائلہ کو دیکھتا رہا تو عائلہ کو اسے ٹوکنا پڑا وہ عائلہ کی آواز سنتے ہوش کی دنیا میں لوٹا اور مسکراتے اس کے قریب چلا آیا۔

"واؤ بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔"اس کی ٹھوڑی تھامے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے تو عائلہ کپکپا سی گئی تھی۔۔

"چلو۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ تھامے کار پورچ آیا اور اسے فرنٹ سیٹ پہ بٹھائے خود ڈرائیورنگ سیٹ سنبھالتے گاڑی سٹارٹ کرتے روڈ پہ ڈالی۔

ان کے گھر سے زیادہ دور نہیں تھی۔

الیکزنڈر پلائز Alexanderplatz

شاپنگ، کھانے پینے اور لوگوں کی چہل پہل کا مرکز۔ یہاں برلن کا مشہور ٹی وی ٹاور (Fernsehturm) بھی موجود ہے۔

جگہ واقعئ میں بہت خوبصورت تھی اور لوگوں کا بھی کافی رش تھا عائلہ جو پہلے تو اپنے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے آس پاس کے لوگوں کو دیکھ رہی تھی یکدم سے گھبراہٹ ہوئی تو یرمان کا ہاتھ تھام لیا یہ سب اتنی جلدی میں

ہوا کہ یرمان کو خود بھی سمجھ نہیں آیا لیکن اسے خوشی ہوئی تھی عائلہ نے اس کا ہاتھ تھاما۔

اوٗر جب عائلہ جو خود احساس ہوا کہ وہ کیا کر چکی ہے تو اس نے یرمان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن مقابل نے اس کی کلائی چھوڑنے کے بجائے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنی طرف کھینچا تو عائلہ اس کے سینے سے آ لگی۔

"کیا کر۔۔۔رہے ہیں۔۔۔؟" عائلہ نے درمیان میں فاصلہ رکھنا چاہا ارد گرد اتنے لوگ تھے لیکن یرمان کو تو جیسے فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا وہ اس کے ہونٹوں کو بے باکی سے دیکھ رہا تھا۔

"پیار۔۔۔" عائلہ کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے یرمان ملک اس کے ہونٹوں پہ جھکا تو عائلہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں وہ دونوں

روڈ پہ تھے آس پاس اتنے لوگ لیکن یرمان تو جیسے سب بھول چکا تھا وہ اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں دباتے اس کے ہونٹوں کی نازکی چوس رہا تھا۔

عائلہ کے لیے وہاں کھڑا رہنا مشکل ہؤا اسی لیے وہ یرمان ملک کے ساتھ آنے سے انکار کر رہی تھی۔

بہت سے کپلز اس سے بھی زیادہ ایک دوسرے کے قریب تھے لیکن عائلہ جیسی لڑکی کے لیے بس یہ لپ کس ہی کافی تھی۔

"عائلہ ڈونٹ وری یہاں سب نارمل ہے لوگوں کو دیکھو وہ کیا کر رہے ہیں؟ کوئی نہیں دیکھ رہا ہے یہاں سب کو اپنی اپنی پڑی ہوتی ہے تم خوامخواہ ہی پریشان ہو رہی ہو میں نے تو اتنی ڈیپ کس بھی نہیں دی

تمھیں۔۔۔"یرمان ملک نے عائلہ کی ناک سے ناک سہلائی عائلہ نے یرمان ملک کو گھورا تھا۔

"چلو آؤ اندر چلتے ہیں۔۔۔!؛"وہ اس کا ہاتھ تھامے آندر چلا آیا شام کا وقت ہونے کی وجہ سے Alexanderplatz میں کافی رش تھا کچھ لوگ اپنی فیملیز کے ساتھ آئے ہوئے تھے تو کچھ کپلز تھے۔

"کیا کھاؤ گی تم عائلہ۔۔۔؟"عائلہ کا چہرہ ابھی تک یرمان کی شدت کے رنگ بکھیر رہا تھا جو یرمان کو مزید بے قرار کرنے کو کافی تھے۔

"آپ دود۔۔۔ہو کر۔۔۔۔بیٹھیں۔۔۔۔!؛"وہ اس کے ساتھ بیٹھا تھا عائلہ کو جھجھک سی محسوس ہوئی تھی حالانکہ اس نے نوٹ کیا تھا واقعی میں ان دونوں کو کوئی بھی نہیں دیکھ رہا تھا سب کا دھیان ان کی طرف نہیں تھا لیکن عائلہ کو پھر بھی اکورڈ فیل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

"کیوں دور ہو جاؤں بھئی میری بیوی ہو تم۔۔۔۔ دیکھو وہ سامنے کپل ایک دوسرے کے کتنے کلوز بیٹھا ہے۔۔۔" یرمان نے سامنے اشارہ کیا یہاں ایک لڑکا لڑکی کے بہت قریب بیٹھا تھا اور وہ لڑکی بجائے اسے دور کرنے کے اس کا ساتھ دے رہی تھی جیسے دونوں ہی یہ سب چاہتے تھے۔۔

"وہ جو کر رہے ہیں۔۔۔ آپ کیوں۔۔۔۔ دیکھ۔۔۔۔ رہے ہیں۔۔۔؟" عائلہ نے آنکھیں چھوٹی کی جیسے اسے بالکل بھی پسند نہیں آیا ہو کہ یرمان اس کپل کو دیکھ ہی کیوں رہا ہے۔

"یار میں کہاں دیکھ رہا ہوں انہیں بس تمھیں یہ بتا رہا ہوں کہ تم پریشان نہیں ہو میں بس تمھارے قریب بیٹھا ہوں اور تمھارا یہ حال ہے تو یہ لوگ جو ایک دوسرے کے اتنے قریب ہیں ان کو تو بے ہوش ہو جانا چاہیے پھر

۔۔"یرمان مزاق کر رہا تھا لیکن عائلہ برا منا گئی کیونکہ اس کا چہرہ پھول چکا تھا جو سے وہ یرمان مزید کیوٹ لگی تھی۔۔۔

"آپ بات نہیں۔۔۔"اس کے لفظ منہ میں دب گئے جب اس کو یرمان کے ہونٹ اپنے رخساروں پہ دکھے وہ اس کے رخساروں کو نرمی سے اپنے ہونٹوں سے سہلا رہا تھا اور عائلہ نے اس کے بازو پہ چٹکی کاٹی۔

"سسس۔۔۔۔"وہ پیچھے ہوتے عائلہ کو آنکھیں دکھا گیا یہ لڑکی کیوں کرتی تھی۔

"آپ۔۔۔کچھ زیادہ ہی۔۔۔۔ نہیں پھیل رہے۔۔۔؟"عائلہ نے ٹیبل پہ انگلی سے لکیر کھینچتے نظریں جھکائے کہا تو یرمان ملک گہرا مسکرایا تھا۔

"تو۔۔۔؟"

"تو یہ کہ کنٹرول۔۔۔ کریں۔۔۔۔ خود کو۔۔۔۔"

"کیوں کروں۔۔۔؟"

"بیکاز۔۔۔۔ یہ پبلیک پلیس۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔!؛"

"مُجھے فرق نہیں پڑتا ہے۔۔۔"

"کیوں نہیں۔۔۔۔ پڑتا۔۔۔!؟"

"کیونکہ تم میری بیوی ہو اور جب میں تمھیں بتا چکا ہوں پہلے بھی میں کئیں بھی تم سے اپنا حقِ لے سکتا یوں پھر بار بار یہ باتیں کیوں کرتی ہو تم عائلہ۔۔۔!؛" یرمان کو تپ چڑھی اتنا اچھا موڈ تھا اس کا عائلہ کی وجہ سے سپائل ہو گیا تھا عائلہ ایسے ہی کرتی تھی ہر بار۔۔

"پر۔۔۔ہم یہاں۔۔۔!؟"یرمان کو یرمان کی ناراضگی کے خوف نے آن گھیرا تھا وہ اس کے لیے پچھلے کچھ دنوں سے جو جذبات محسوس کر رہی تھی وہ اسے کسی الگ ہی لے پہ لے جا رہے تھے۔

"عائلہ تم بس یہ سوچو کہ تم میرے ساتھ ہو اپنے شوہر کے ساتھ جو تمھارا ہے پھر آگے کچھ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں۔۔۔"وہ اس کو اپنے قریب کر گیا اور اب کی بار عائلہ نے اسے خود سے الگ کرنے کی غلطی نہیں کی تھی۔

کھانا سرو ہوا تو یرمان ملک نے خود عائلہ کو کھلانا شروع کیا وہ خاموشی سے چھوٹے چھوٹے نوالے لے رہی تھی اور یرمان اسے کھلاتے ساتھ ساتھ خود بھی کھا رہا تھا دونوں نے کھانا ختم کیا تو عائلہ واپس جانا چاہتی تھی لیکن یرمان

کا ارادہ اس کے ساتھ واک کرنے کا تھا عائلہ کو شاپنگ میں انٹرسٹ نہیں تھا۔

جب سے عائلہ اس کے ساتھ تھی اسے نہیں یاد پڑتا تھا کہ عائلہ نے کسی چیز کی فرمائش کی ہو اس نے خوُد ہی عائلہ کے لیے گل سے ڈریسز اوُر باقی سامان منگوایا تھا۔

ترکی میں بھی عائلہ نے کچھ نہیں خریدا تھا لیکِن یہاں یرمان کا ارادہ تھا کہ سرجری کے بعد وہ عائلہ کو شاپنگ کروائے گا۔

عائلہ کے قریب بس وہ ایک بار ہی گیا تھا اب وہ عائلہ کے قریب اس کی مرضی سے جانا چاہتا تھا اتنا تو وہ سمجھ چکا تھا کہ عائلہ کے دل میں اس کے لئے تھوڑی سی نرم سائیڈ بن رہی تھی۔

"گھر جانا۔۔۔!؟" عائلہ اپنی انگلیاں مروڑتے بولی تو یرمان ملک نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"ابھی واک کرتے ہیں موسم کتنا اچھا ہے دو گھنٹے بعد جانا ہے ہاسپٹل ٹائم ہے ابھی۔۔۔" وہ عائلہ کی کلائی تھامے باہر نکل آیا ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی شام کے وقت خاصا رش بھی تھا پہلے عائلہ نے خود یرمان کا ہاتھ پکڑا تھا اور اب جب یرمان نے پکڑا ہوا تھا تو عائلہ کو اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ اس کی گرفت سے ہاتھ چھڑوانا چاہتی تھی لیکن یرمان کا ارادہ نہیں تھا آیسا کہ وہ اس کا ہاتھ چھوڑے گا۔

"لیکن مجھے گھر۔۔۔!؟" عائلہ ہمیشہ سے گھر میں ہی رہی زیادہ وقت باہر کم ہی جاتی تھی اور یہ تو پھر انجان شہر تھا جس میں وہ پہلی بار آئی تھی۔

"گھر ہی جائیں گے بٹ پہلے۔۔۔!؛" وہ اس کو کھینچتے اپنے قریب کر گیا آتے ہوئے بھی اس نے ایسی ہی حرکت کی تھی اور اب پھر سی وہ یہی حرکت کر رہا تھا عائلہ نے نفی میں سر ہلایا تھا وہ تو پہلے والی یرمان کی کی گئی جسارت سے نہیں سنبھلی تھی مذید کیسے۔

"اِدھر دیکھو عائلہ۔۔۔" یرمان نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرا عائلہ نے آنکھیں میچ لی تھیں۔

"نہیں نہیں پلیز۔۔۔"

"کیوں انکار کر رہی ہو۔۔۔۔؟" وہ اس کی آنکھوں میں تیرتی نمی دیکھتا سختی سے پوچھ رہا تھا۔

"نہیں وہ میں سب۔۔۔"

"تو کیا ہوا۔۔۔پہلے بھی کہاناں یہاں کے لوگوں کو فرق نہیں پڑتا ہے تم دیکھ بھی چکی ہو پھر یہ گریز کیوں۔۔۔"وہ سنجیدہ تھا اس کے غصے کا ہی اثر ہوتا تھا عائلہ پہ ورنہ تو جب جب وہ نرمی دکھاتا عائلہ پھر پھیلتی تھی۔۔

"وہ آچھا نہیں لگتا۔۔۔"وہ گھبراتے آس پاس دیکھتے بولی تھی جبکہ یرمان نے ہونٹوں کو دباتے ہنسی روکی وہ اتنی ہی شائے تھی۔

"کیوں اچھا نہیں لگتا عائلہ یار اٹس نارمل۔۔۔"وہ اس کے ہونٹوں کو دیکھتے بے خود ہوا تھا۔

"پتہ ہے۔۔۔پر اتنے۔۔۔۔لوگ۔۔۔۔!؛"وہ اس کی نظروں سے خائف ہوتے آنکھیں میچ گئی تھی۔

"لیکن میں تو بس کس کرونگا۔۔۔!؛"اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں دباتے اس کی سانسوں کو قید کر گیا تھا وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھے اسے خؤد سے دور کرنے لگی تو یرمان نے اُسے پھر مزید خود میں بھینچ گیا تھا عائلہ نے اس کی گردن میں چہرہ چھپایا تھا اتنی جھجھک تھی کہ آنکھیں کب سے بند کی ہوئی تھیں اس نے۔۔

ان کے اس کلوز مؤمنٹ کو ایک لڑکی جو پاس سے گزر رہی تھی اس نے کیپچر کر لیا تھا۔

"....Wow so romantic.... Nice couple"

وہ مسکراتے بولی اؤر اپنے کیمرے سے تصویر نکالتے یرمان ملک کو دی تھی۔

"تھینکس ڈیئر۔۔۔" تصویر تھامتے یرمان نے مسکراتے اس لڑکی کا شکریہ ادا کیا۔

عائلہ تو بلش کرتے یرمان میں گھسنے کی کوشش کر رہی تھی اتنا ڈیپ مؤمنٹ وہ دیکھ نہیں سکی تھی اور یرمان نے تصویر جیب میں ڈال لی تھی۔۔

"آپ نے۔۔۔ اس سے کیوں لی تصویر۔۔۔!؛" عائلہ اور یرمان واپس جانے لگے تو عائلہ نے سوال کیا۔

"اتنی رومانٹک فوٹو کسی اور کے پاس کیسے رہنے دیتا ہماری تو ایسی کوئی یاد نہیں ہے۔۔۔ تصویر کی صورت میں اچھا ہے بن گئی۔۔۔" وہ گھر میں داخل ہوئے اور یرمان ملک نے عائلہ کا کوٹ اتارتے سائیڈ پہ رکھا۔

عائلہ کے دل میں یرمان ملک کے یہ ایکٹس بہت اثر انداز ہو رہے تھے وہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو سوچتی تھی پہلے ضامن اس کا خیال رکھتا تھا اس کی چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کو بن کہے ہی سمجھ جاتا تھا اور اب ضامن بھی ایسا ہی کر رہا تھا۔

"چینج کرو ڈاکٹر کی کال آ رہی ہے ہمیں جانا ہے ہاسپٹل۔۔۔۔لیٹ ہو جائیں گے۔۔۔" وہ اس کے بالوں سے پونی اتار چکا تھا.

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ ہم نہ جائیں۔۔۔؟" عائلہ ہاسپٹل سے اکتا چکی تھی اسے واپس جانا تھا۔

"عائلہ جانا بہت ضروری ہے ہمارا۔۔۔!؛" وہ اتنے اہم موقعے پہ اب گیو اپ کیسے کر لیتے دو فیز تو ہو چکے تھے اب آخری تھا اور ڈاکٹرز کافی پر امید بھی تھے کیونکہ ضامن اب عائلہ کا بہت خیال رکھتا تھا۔

عائلہ نے کوئی بات نہیں کی وہ چلی گئی اور تیار ہوتے دونوں ہاسپٹل پہنچ گئے تھے عائلہ کو ساری رات آندر رکھا گیا یرمان باہر کھڑا اس کے لیے دعائیں کرتا رہا تھا ڈیڈ نے اسے نماز پڑھنے کا دعا مانگنے کا کہا تھا وہ نماز تو پڑھ نہیں رہا تھا لیکِن دعا مانگتا تھا عائلہ کے لیے ابھی اس کا دل چاہا جیسے وہ اپنے رب سے عائلہ کے لیے اتنے سچے دل سے دعا کرے۔

ڈاکٹرز نے اسے کچھ دن پہلے ہی وران کر دیا تھا آخری فیز شارٹ پریڈ کا بھی ہو سکتا ہے اور لانگ بھی یہ پیشنٹ پہ ڈیپینڈ کرتا ہے اور عائلہ کی حالت دیکھ کر یرمان کو دھچکا ہی لگا رہتا تھا۔

یرمان کچھ دیر تو ہاسپٹل میں ہی بیٹھا رہا پھر اس نے وقت دیکھا تو تہجد کا ٹائم ہو رہا تھا اس نے بے ساختہ قدم باہر کی طرف بڑھائے۔

پہلی بار وہ تہجّد پڑھنے کا رہا تھا ورنہ تو بہت کم اس نے نماز پڑھی تھی لیکِن آج اس نے پورے خشوع و خضوع سے وضو کرتے تہجّد کی نماز ادا کی تھی اور عائلہ کی صحت اور تندرستی کے لیے ڈھیروں دعائیں مانگی تھیں۔

وہ تقریباً ایک گھنٹے بعد واپس آیا تھا عائلہ کے حوالے سے ابھی تک اسے کوئی خبر نہیں ملی تھی۔

وہ دعا کیے جا رہا تھا تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہی نرسز اور ڈاکٹر باہر نکلے تھے جو مسکرا رہے تھے یہ پہلی بار تھا جب یرمان نے انہیں باہر نکلتے مسکراتے دیکھا تھا ورنہ پہلی بار تو انہوں نے یرمان کو ڈرا ہی دیا تھا اور اج سچویشن مختلف تھی۔

"مسٹر یرمان آپ کی وائف نے ہمیں حیران کر دیا وہ بالکل ٹھیک ہیں اور سرجری کامیاب تبھی ہوتی ہے جب پیشنٹ خود تھوڑا رسپانس شو کرے اور

آپ کی وائف کو دیکھتے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ پہلی پیشنٹ ہیں جنہوں نے اتنی جلدی ریکور کیا ہے حالانکہ فرسٹ میں نے آپ سے جو کہا وہ شاید آپ کو یاد بھی ہو لیکن آج ایسا کچھ نہیں کہوں گا بس اتنا کہ اب آپ کی وائف بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔ آپ ان کا خیال رکھیے گا اندرونی طور ان کو وقتی درد ہو گا لیکن آہستہ آہستہ وہ بھی ختم ہو جائے گا۔۔۔"ڈاکٹر یرمان کا شانہ تھپکتے اس سے مسکرا کر بات کر رہا تھا اور یرمان ششدر کھڑا تھا سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا بولے کچھ بولنے کے لیے لفظ ہی نہیں مل رہے تھے۔

"میں کیا کہوں سمجھ نہیں آ رہا ہے لیکِن میری بیوی ٹھیک ہے مُجھے بہت خوشی ہو رہی ہے۔۔۔"یرمان نے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا ڈاکٹر مسکرایا اور چند ضروری باتیں بتاتے وہ آگے اپنے کیبن میں چلے گئے جبکہ یرمان دروازہ کھول کر اندر چلا گیا تھا۔

.....

ابرش اس وقت کلاس روم میں بیٹھی تھی کل اس نے ضامن کو تو چکما دے دیا تھا کچھ نہیں پڑھا تھا لیکِن اب اسے خاصی مشکل ہو رہی تھی کیونکہ میم انعم نے پیپر آسان تو ہر گز نہیں بنایا ہونا تھا وہ جانتی تھی سب تیاری کر رہے تھے سٹوڈیس رٹہ لگا رہے تھے لیکن ابرش فون میں بیزی تھی جیسے اسے فرق نہیں پڑا ہو کہ پیپر بھی ہونا ہے۔

"ابرش تم بھی پڑھ لو کچھ میم انعم کو جانتی ہو کتنا ٹف پیپر بناتی ہیں وہ مڈ میں بھی اتنے کم مارکس تھے اگر میم نے ہمیں ایکسٹرا نمبر نہیں دیئے تو ہم تو فیل ہو جائیں گے۔۔۔۔!؛" عائشہ کو نوٹس میں سر کھپائے پڑھ رہی تھی ابرش کو فون میں دیکھتے وہ بولی تھی۔

"تمھیں لگتا ہے کہ میم انعم ہمیں نمبر دیں گی اگر دے بھی دیں تو مُجھے نہیں دیں گی میں جانتی ہو اس لیے پڑھنے کا کوئی فایدہ نہیں ہے۔۔۔"ابرش لاپروائی سے بولی عائشہ نے نوٹس سائیڈ پہ رکھے۔

"تم اپنی تو پوری تیاری کرو ہو سکتا ہے تمھارے پیپرز ٹھیک ہو ہوں آور میم کو نمبر کاٹنے کا موقع ہی نہیں ملے لیکن تم خود موقع دے رہی ہو میم کو مجھے پوری امید ہے کہ تم نے کل تیاری بھی نہیں کی ہو گی۔۔۔"ابرش کو عائشہ اچھے سے جانتی تھی۔

جس چیز سے ابرش کو تپ چڑھتی تھی وہ کبھی نہیں کرتی تھی بھلے اس کا کتنا نقصان ہی کیوں ہو تا ایسا نہ کرنے میں۔

"نہیں کی میں نے بک ہی نہیں کھولی دو دن۔۔۔"ابرش نے شانے اچکائے اوُر پھر سے سیل میں مصروف ہو گئی تھی تبھی انعم کلاس روم میں داخل ہوئی

اس کی پہلی نظر ہی ابرش پہ گئی جو سیل پہ لگی ہوئی تھی وہ لب بھینچ گئی اس لڑکی کی غیر سنجیدگی پہ وہ ہمیشہ ہی تاؤ کھاتی تھیں لیکن مجال ہے جو ابرش پہ اثر ہو۔

"مس ملک لگتا ہے آپ کی تیاری تو کچھ زیادہ ہے جو اس وقت فری ہو کر سیل یوز کر رہی ہیں۔۔۔؟" انعم نے آتے ہی ابرش پہ طنز کیا تھا ابرش نے فون سے نظریں اٹھائے انعم کو دیکھا تھا۔

"میم آپ اپنے سارے سٹوڈنٹس کی فکر کرتی ہیں یا صرف میری کر رہی ہیں؟ میری تیاری ہے یا نہیں یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے آپ نے پیپر لینا ہے تو لیں۔۔۔" ابرش نے کہاں کسی کی باتوں کو چپ چاپ رہنا سیکھا تھا اور پھر سامنے بھی تو انعم تھی جس پہ ابرش کو شدید غصہ آتا تھا۔

"وہ تو میں لونگی اور آپ کی وجہ سے سب کا نقصان ہو گا آپ کو تو اپنی ٹینشن نہیں ہے پرنسپل صاحب کونسا آپ سے کچھ پوچھیں گے۔۔۔"وہ طنز کر رہی تھی اوٗر ابرش مسکرائی اس کی اس مسکراہٹ نے جلتی پہ تیل کا کام کیا تھا

۔۔۔

وہ پہلے ہی پچھلے کچھ دنوں سے تپی ہوئی تھیں کیونکہ ضامن سے ان کی بات نہیں ہو پائی تھی ضامن ان کو اگنور کر رہا تھا اوٗر ابرش کی باتوں سے ان کا غصہ مزید بڑھا تھا۔

"بالکل ٹھیک کہا آپ نے میم۔۔۔!؛"ابرش نے ایک ادا سے بال پیچھے کیے ساری کلاس دلچسپ نظروں سے ابرش اور انعم کی گفتگو سن رہی تھی۔۔

"چلیے کلاس آپ ریڈی ہیں پیپر کے لیے۔۔۔؟"انعم نے ابرش سے مزید کوئی بات نہیں کی کرتی تو اس کو پتہ تھا کہ مزید بڑھ جاتی بات۔

"یس میم ہمیں پیپر اچھے سے تیار ہے۔۔۔!؛" فزا نے کھڑا ہوتے جواب دیا ضامن کی طرح انعم کو بھی فزا بہت پسند تھی۔۔۔

"ڈیٹس گڈ مس فزا بیٹھ جائیں آپ۔۔۔!؛" انعم نے مسکراتے فزا کو جواب دیا تھا جس پہ ابرش تلملا گئی تھی یہ فزا ہمیشہ اسے لیٹ ڈوان کرنے کی کوشش کرتی تھی پھر چاہے وہ ضامن کی کلاس ہو یا انعم کی کلاس وہ یہی کرتی تھی۔

"مس ابرش ملک آپ ادھر آ کر بیٹھیں۔۔۔!؛" عائشہ اور ابرش ساتھ بیٹھی تھیں انعم نے پیپر دیتے وقت ابرش کو فزا کی ساتھ والی چیئر پہ آنے کا کہا وہ جانتی تھیں کہ فزا سے ابرش کو کتنی چڑھ تھی اچھا تھا کہ ابرش فزا کو دیکھ دیکھ کر اپنا دل جلاتی رہتی پیپر تو اسے ویسے بھی نہیں آتا تھا۔

"میم میں یہیں ٹھیک ہوں۔۔۔!؛" ابرش نے کسکتے جواب دیا وہ عائشہ کے ساتھ ہی بیٹھنا چاہتی تھی فزا کے ساتھ تو بیٹھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

"آپ کی ٹیچر میں ہوں میں ملک اور میں آپ سے کہہ رہی ہوں آپ یہاں بیٹھیں گی۔۔۔" ساری کلاس پیپر ہاتھ میں پکڑے ابرش اور انعم کی بحث سن رہی تھیں ابرش کی ضدی طعیبت سے تو پوری کلاس واقف تھی لیکِن اب مسلہ یہ تھا کہ سامنے انعم تھی جو ان کی ٹیچرز تھی۔۔۔

"میں نے اس بات سے انکار نہیں کیا ہے کہ آپ میری ٹیچر ہیں۔۔۔ اور یہ بات تو آپ کو سمجھنی چاہیے کہ آپ ایک ٹیچر ہیں اور ٹیچر کا فرق ہوتا ہے کہ وہ سارے سٹوڈنٹس کو ایکول رکھے۔۔۔ اپنی پرسنل دشمنی درمیان میں نہیں لائے لیکن آپ۔۔۔؟" ابرش خاموش ہو گئی پیپر تو ویسے بھی اسے نہیں آتا تھا بہتر تھا میم انعم کا سر ہی کھاتی وہ۔

"واٹ ڈو مین؟ میں نے کب درمیان میں ذاتی معاملات لانے کی کوشش کی یہ آپ کرتی ہیں شاید آپ کو اس بات کا زعم ہے کہ آپ پروفیسر ضامن کی بیوی ہیں اور قیوم ملک کی بیٹی۔۔۔!؛" ابرش کے اتنے ٹھیک اندازے پہ انعم گھبرا گئی تھی لیکن پھر بھی جواب دیا تھا جس پہ ابرش طنزیہ ہنسی تھی۔

"ہاں ہوں میں اس زعم میں ضامن میرے ہسبنڈ ہیں اور ڈیڈ کے حوالے سے جو میرا تعارف ہے وہ تو سبھی جانتے ہیں لیکن میں سر ضامن کی بیوی ہوں کچھ لوگوں سے یہ بات ہضم نہیں ہوتی ہے۔۔۔!!" اِشارہ جس طرف تھا انعم کے ساتھ ساتھ پوری کلاس جانتی تھی لیکِن ابرش کے سامنے کوئی بولا نہیں۔

عائشہ بار بار کوشش کر رہی تھی ابرش کو خاموش کروانے کی لیکن کب تک ابرش تو اگلی پچھلی ساری بھڑاس نکال رہی تھی۔۔

"آپ مجھے پوائنٹ آؤٹ کر رہی ہیں آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ میں۔۔۔"

"میم میں نے ایسا کچھ نہیں کہا ہے آپ خود جانتی ہیں کہ سچ کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ چور کی داڑھی میں تنکا۔۔۔ لگتا ہے وہ مثال آپ پہ فٹ آ رہی ہے آپ خود ہی بول اُٹھی ہیں کہ میں آپ کو سنا رہی ہیں۔۔۔" ابرش چیئر سے اٹھتے میم انعم کے قریب آئی تھی اور اب وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑی تھیں۔

"یہ کیا ہوا ہے۔۔۔؟" ضامن نجانے کب وہاں آیا تھا اور انعم ابرش کو ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے ایک دوسرے کو گھورتے پا کر وہ سرد مہری سے پوچھ رہا تھا ابرش نے پلٹ کر ضامن کو دیکھا وہ اس کی آمد کی توقع نہیں کر رہی تھی۔

"سر پلیز آپ کے اور میم انعم کے درمیان جو بھی ایشوز ہیں آپ انھیں حل کریں خوامخواہ مجھے درمیان میں گھسٹ رہی ہیں میم انعم۔۔۔!؛" ابرش فوری سنبھلی اور ضامن کے قریب چلی آئی۔

"مس ملک آپ پیپر کیوں نہیں دے رہی ہیں۔۔۔؟" ابرش کی باتوں کو نظر انداز کرتے ضامن نے سوال داغا تھا۔

"سر یہ مجھے پیپر کرنے دیں تو میں کچھ کروں یہ بار بار مُجھے باتوں میں لگا رہی ہیں کبھی کچھ کہہ کر تو کبھی کچھ کر۔۔۔ شاید یہ چاہتی ہی نہیں ہیں کہ میں پیپر دوں اور ویسے بھی انہوں نے مجھے فیل ہی کرنا ہے تو کیا ضرورت ہے مجھے اپنی انرجی ڈوان کرنے کی۔۔۔۔" ابرش ضامن کے سوال پہ اسے گھورتے بولی۔۔۔۔۔

"واٹ مس ملک آپ خود نہیں چاہتی ہیں پیپر دینا اس لیے بار بار بحث کر رہی ہیں حالانکہ پیپر آپ کے ہاتھ میں ہے اگر آپ کو پیپر حل کرنا ہوتا تو آپ اب تک حل کر چکی ہوتی۔۔۔"ضامن کو خاموش دیکھ میم انعم ہی بولی تھیں۔

"آپ کرنے ہی نہیں دے رہی ہیں مجھے حل پیپر؟ کبھی کچھ کہتی ہیں تو کبھی کچھ میں کیا کروں آپ نے پہلے پوری کلاس کے سامنے کہا۔۔۔"

"مس ملک آپ کو اپنے پیپر سے مطلب ہونا چاہیے مس انعم نے آپ کو پیپر دیا تھا ناں پھر اب تک آپ نے اسے حل کرنا شروع کیوں نہیں کیا۔۔۔؟"ضامن ابرش کے سامنے آیا یونیورسٹی وہ پڑھنے آتی تھی تو بس پڑھائی تک ہی محدود رہتی لیکن نہیں ابرش کو تو ہر کسی سے پنگا لینے کی عادت تھی اور سپیشلی ہر اس انسان سے جس کے منہ سے وہ ضامن کا نام سن لیتی

۔۔۔ابرش نے ضامن کو گھورا جیسے وہ تو کچھ جانتا ہی نہیں تھا کہ ابرش کو کتنی تیاری تھی پیپر کی۔

"میں حل کیا خاک کرتی یہ میری سیٹ چینج کروانے کی کوشش میں تھیں ساری کلاس میں ان کو بس میں ہی نظر آئی تھی چینج بدلنے کے لیے اور تو کوئی نظر نہیں ائی۔۔۔انہیں پروبلم مجھ سے ہے اور کیوں ہے یہ آپ کو مجھ سے بہتر ہے۔۔۔؟"ابرش مٹھیاں زور سے بند کرتے گہرا سانس بھر گئی تھی.

"تو کیا پروبلم ہے چینج کرنے میں سیٹ آپ نے بس پیپر ہی حل کرنا ہے وہ یہاں مرضی بیٹھ کر حل کریں'لیکن نہیں آپ کو بس مس ہیپ کریٹ کرنے کی عادت ہے اپ دونوں اس وقت کلاس روم میں موجود ہیں یہ بات

تو یاد رکھتی۔۔۔؟"ضامن انعم سے کہہ رہا تھا جو جب سے وہ آیا تھا اسے دیکھے جا رہی تھیں اتنے دنوں کی پیاس بجھا رہی تھیں نظروں کی۔

"مس انعم آپ سن رہی ہیں۔۔۔؟"ضامن نے اب کی بار تھوڑا سا اونچا کہا تو میم انعم ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھیں اور سر ہلایا تھا۔

"یہ اپنی دوست کے ساتھ بیٹھی تھیں تاکہ چیٹنگ کر سکیں پیپر میں۔۔۔ میں نے ان کی سیٹ اسی لئے چینج کروانی چاہی تاکہ یہ خود کا پیپر حل کریں۔۔۔پر بجائے میری بات ماننے کے یہ الٹا میرے خلاف بول رہی ہیں ان کو تو یہ لحاظ بھی نہیں ہے کہ میں ان کی ٹیچر ہوں۔۔۔!؛"انعم کو ایک اور موقع ملا تھا ضامن کے سامنے ابرش کو ڈی گریڈ کرنے کا کیسے جانے دیتی وہ یہ موقع سو شروع ہو گئی۔

"میں نے ابھی تک پیپر حل کرنا ہی شروع نہیں کیا آور آپ نے پہلے ہی الزام لگا کہ میں چیٹنگ کر رہی تھی واؤ آپ نے کب دیکھا مُجھے چیٹنگ کرتے ہوئے عائشہ تم بتاؤ میں تمھاری طرف دیکھ رہی تھی کیا۔۔؟" ابرش نے عائشہ کو درمیان میں گھسٹا جو خاموشی سے آپنا پیپر کر رہی تھی۔

"نہیں میم یہ میری طرف نہیں دیکھ رہی تھی یہ تو آپ سے بات کر رہی تھی پھر چیٹنگ کب کی اس نے۔۔؟" عائشہ نے دوست کا ساتھ دیا۔

"یہ آپ لوگوں کے آپسی معاملات ہیں جو خود ہی ڈسکس کریں لیکن یہ بچوں والی حرکتیں کرنے سے آپ دونوں گریز کریں۔۔۔ اوئر مس ملک میں نے آپ نے کچھ کہا تھا شاید آپ بھول گئی ہیں تو میں آپ کو یاد کرواؤں۔۔۔؟" ضامن ابرش کو کل کی ہوئی بات کا حوالہ دے رہا تھا اس

نے ابرش کو صاف صاف کہہ دیا تھا کہ وہ تیاری کر لے اگر اس نے تیاری کی ہوتی تو ابھی اتنے ڈرامے نہیں کرنے پڑتے۔

"جی سر آپ نے جو کہا تھا مجھے اچھے سے یاد ہے لیکِن میں نے ایسا ویسا کچھ نہیں کیا ہے۔۔۔!؛" ابرش ضامن کے قریب ہوئی وہ انعم کے ساتھ کھڑا تھا ابرش سے یہ بات برداشت نہیں ہوئی تو خود ضامن کے قریب ہوئی تھی۔

"تو پھر بیٹھ جائیں اوَر پیپر حل کرنا سٹارٹ کریں آدھا ٹائم تو آپ پہلے ہی ویسٹ کر چکی ہیں پیپر کیا حل کریں گی آپ۔۔۔؟"

"مس ملک جائیں مس فزا کے ساتھ والی چیئر پہ بیٹھ جائیں اور پیپر حل کریں۔۔۔" انعم کی نظریں ضامن پہ تھیں لیکن بات وہ ابرش سے کر رہی تھی۔

"میں اس چشمش کے ساتھ نہیں بیٹھوں گی۔۔۔" ابرش نے منہ بنایا۔

"مس ملک بیہویور سیلف اس وقت مس فزا آپ کی کلاس فیلو ہیں بس یہ یاد رکھیں اوَر جائیں بیٹھیں۔۔" ابرش پاؤں پٹخ کر فزا کی ساتھ والی چیئر پہ بیٹھ گئی آگر صرف انعم کہتی تو شاید ہی ابرش بیٹھتی پر ضامن نے کہہ دیا تھا تو وہ ضامن کی بات ماننے پہ مجبور تھی سو بیٹھ گئی اوَر پیپر پڑھنا شروع کیا جس کا ایک سوال بھی اسے نہیں آتا تھا۔

اس نے پورے سمسٹر میں کم ہی چند گنی چنی کلاسز لی تھیں اور انعم کی تو شاید ایک دو ہی کی تھیں ویسے تو سٹوڈنٹس کو اٹینڈس کو مسلہ بنتا تھا لیکن ابرش کو تو خصوصی رعایت مل جاتی تھی۔

"مس انعم ٹیکسٹ ٹائم کوشش کیجئے گا کہ کلاس میں آپ کا بیہیویر مس ملک کے ساتھ نارمل ہو۔۔۔ وہ یہاں آپ کی سٹوڈنٹ کی حیثیت سے کلاس میں

بیٹھی ہوتی ہے نہ کہ میری بیوی کی حیثیت سے۔۔۔یہ بات اپنے ذہن میں بیٹھا لیجیے گا آپ اچھے سے۔۔۔"ضامن نے ابرش کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی شاید اسے ضامن کا ابرش سے بات کرنا پسند نہیں آرہا تھا۔

ابرش کی پوزسیونس خود کے لئے دیکھ کر ضامن کو کبھی کبھی حیرت ہوتی تھی۔

"پروفیسر ضامن میں مس ملک کو نارمل سٹوڈنٹ جیسا ہی ٹریٹ کرتی ہوں لیکن وہ ہر بات میں بحث کرتی ہیں شاید وہ آپ کے لئے ایسے سب سے لڑتی ہیں وہ یہ نہیں جانتی ہیں کہ رشتے ایسے زبردستی تھوڑی بنتے ہیں بھلے وہ آپ سے محبت کرتی ہیں لیکن آپ تو نہیں کرتے ہیں ان سے محبت۔۔۔!؛"انعم نے آہستگی سے یہ لفظ بولے کہ صرف ضامن ہی سن سکا تھا۔

"آپ سے یہ کس نے کہا کہ میں مس ملک سے محبت نہیں کرتا ہوں۔۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کا یہ تجربہ غلط ہو آیسا کچھ نہ ہو مس ملک میری بیوی ہیں اور میرے لیے بہت اہم ہیں آئندہ کچھ بھی بولنے سے پہلے یہ یاد رکھیے گا آپ۔۔۔!؛" وہ ابرش پہ ایک گہری نظر ڈالتے کلاس روم سے نکل گیا تھا۔

پر ابرش کی نظروں نے دور تک ضامن کا پیچھا کیا تھا ابرش نے اپنی ٹھوڑی مسلی تھی وہ ضبط کر رہی تھی خوُد پہ آتا تو کچھ تھا نہیں تو یہاں بیٹھنے سے بہتر تھا کہ وہ پیپر انعم کو واپس کر دیتی وہ اٹھتی کہ فزا نے اسے اشارہ کیا وہ اسے اپنا پیپر دکھا رہی تھی یعنی وہ چاہتی تھی کہ ابرش اس سے دیکھ کر پیپر حل کر لے۔۔۔

ابرش جو پہلے تو سوچ رہی تھی کہ خالی پیپر دے لیکن ضامن کو سوچتے اسے کچھ ہو رہا تھا خالی پیپر دینے کے بجائے اس نے لکھنا شروع کیا جب جب انعم

اسے دیکھتی وہ اپنی نظر اپنے پیپر پہ رکھ لیتی اور جب انعم پیچھے جاتی وہ فزا کے پیپر سے دیکھ لیتی آج کا سارا پیپر اس نے فزا کی ہیلپ سے کمپلٹ کر لیا تھا۔

ابرش نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ آیسے فزا سے ہیلپ لے گی یا کبھی ایسا موقع آئے گا جب اسے فزا سے ہیلپ لینی پڑے گی لیکن اس کا پیپر ہو گیا تھا انعم تو حیران تھی کہ ابرش کو کچھ آتا جاتا تھا نہیں پھر وہ پیپر کیسے حل کر چکی تھی لیکِن اندر والی سٹوری سے وہ بے خبر تھی۔

پیپر دینے کے بعد ابرش سب سے پہلے کلاس سے نکلی تھی اب ان کا لاسٹ پیپر تھا جو فزکس تھا وہ کل تھا اس پیپر کی اسے ٹینشن بالکل بھی نہیں تھی کیونکہ وہ تو فیورٹ سبجیکٹ تھا۔

ابرش اپنے خیالوں میں کھوئی نے دھیانی میں سامنے سے آتے لڑکے سے ٹکرائی تھی اس سے پہلے کہ ابرش ملک گرتی اس لڑکے نے ابرش کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے گرنے سے بچایا تھا۔

یہ منظر سامنے سے آتے ضامن عباس نے دیکھا تو اس کی آنکھوں سے شعلے سے بھڑکنے لگے ابرش کو کسی کے اتنے قریب دیکھ کر کیوں وہ اتنی لاپرواہ چل رہی تھی کہ کسی سے بھی ٹکرا گئی۔

"چھوڑو انہیں۔۔۔!؛" ضامن تن فن کرتا ان دونوں کے قریب پہنچا تھا ابرش نے حیرت سے پلٹتے ضامن عباس کو دیکھا تھا کیا ضامن کو جیلسی فیل ہو رہی تھی ضامن کے انداز سے تو ایسا ہی لگ رہا تھا کہ وہ جلن میں مبتلا ہے۔۔۔

"سوری سر یہ بس گرنے لگی تھیں تو میں نے ان کی ہیلپ کر دی سوری اگر آپ کو برا لگا ہو تو۔۔۔!؛" وہ بچارا پروفسر ضامن کے غصے سے واقف تھا تبھی ابرش کو چھوڑتے وہاں سے نکلتا چلا گیا جب کہ ابرش کی نظریں ضامن عباس پہ تھیں جو اسے گھور رہا تھا ابرش کو اپنی غلطی نظر نہیں آئی کہ مقابل کو آخر اتنا غصہ کس بات پہ آیا ہوا تھا۔

"مس ملک آپ دیکھ کر نہیں چل سکتی۔۔۔؟" ضامن اور ابرش ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے آس پاس سے سٹوڈنٹس گذرتے ایک نظر ان پہ بھی ڈال دیتے۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟ میری غلطی تھی جو میں گرنے لگی اور اس نے مجھے تھاما۔۔۔؟" ابرش کے تو مانو سر پہ لگی اور تلوے پہ بجھی ضامن اسے قصور وار سمجھ رہا تھا۔

"ہاں کیوں کہ آپ بے دھیانی میں چل رہی تھیں اگر دیکھ کر چل رہی ہوتی تو یوں کسی سے نہیں ٹکراتی خیر آپ سے بات کرنے کا کوئی فایدہ نہیں ہے آپ کی سمجھ میں کونسا کوئی بات آنی ہے۔۔۔!؛"ضامن نے سر جھٹکا۔

"آپ کی تو ساری باتیں مانتی ہوں میں۔۔۔!؛"ابرش نے ضامن کی شرٹ پہ انگلیاں پھیرتے گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی ضامن نے آس پاس دیکھا ابرش کی آنکھوں میں پھیلی سرخی سے وہ نظریں چرا گیا تھا ہاں یہ سچ تھا وہ ابرش سے کوئی بھی بات کہتا ابرش فوری کر دیتی تھی پھر وہ کیونکر ابرش سے کہہ رہا تھا کہ آپ کوئی بات مانتی ہی نہیں ہیں۔

"لیکن دیکھ کر چلتی تو یہ ٹکراؤ ہوتا ہی نہیں۔۔"اب کی بار ضامن کا لہجہ تھوڑا نرم ہوا تھا۔

"اوکے آگے کوشش کرونگی کہ دیکھ کر چلوں میں آپ فری ہیں تو ہم چلیں گھر میرے سر میں درد ہو رہا ہے بہت۔۔۔ تھوڑا ریسٹ کروں گی۔۔۔"ضامن پیپرز کے دروان لیٹ فری ہوتا تھا لیکن ابرش کو ضامن کے ساتھ جانا ہوتا تھا تو اسے انتظار کرنا پڑتا تھا۔

"ابھی تو میں فری نہیں ہوں کچھ کام ہے آپ ایسا کرو میرے کیبن میں چلی جاؤ اور وہاں ریسٹ کرو میں آتا ہوں تھوری دیر تک۔۔۔!؛"ابرش کی طعیبت کو دیکھتے وہ اسے کیبن میں بھیجتے خوُد کلاس روم میں چلا گیا وہ پیپر لے رہا تھا لیکن پرنسپل نے اسے بلایا تو وہ باہر آیا تھا۔

پرنسیپل سے بات کرنے کے بعد وہ واپس جا رہا تھا جبکہ اس نے ابرش کو دیکھا تو رک گیا لیکن پھر جب ابرش اس لڑکے سے ٹکرائی اوُر اس لڑکے نے ابرش کو کمر سے تھاما یہ منظر ضامن عباس کے تن بدن میں آگ گیا تھا۔

وہ روک نہیں سکا خود کو ابرش کو لیکر اس کے جزبات الگ ہی لے پہ جا رہے تھے ابرش کے قریب وہ کسی کو برداشت نہیں کرتا تھا۔

.....

ابرش ضامن کے کیبن میں صوفے پہ لیٹی تھی سر درد سے دہک رہا تھا اچانک سے اس کے سر میں درد ہونے لگا آنکھوں میں پانی جمع ہو رہا تھا کیبن کافی پر سکون تھا تنہائی میں وہ کب سے بیٹھی تھی لیکن دل چاہا کہ ضامن کو دیکھے وہ کچھ زیادہ ہی مصروف ہو گیا کہ ابھی تک آہی نہیں رہا تھا ابرش منہ بناتے بور ہو رہی تھی۔

اچانک سے ضامن کے کیبن کا دروازہ نوکڈ ہوا آور ابرش اٹھتے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی آنے والی میم انعم تھیں جو ضامن کے کیبن میں ابرش کو دیکھ کر

حیران ہوئی خیر ابرش کو وہ پہلے بھی کافی بار ضامن کے کیبن میں دیکھ چکی تھی۔

"آپ یہاں؟" ابرش کو ان کا آنا پسند نہیں آیا تھا ضامن کے کیبن پہ صرف ابرش کا حق تھا اس کے علاوہ کوئی اور آئے خاص طور پہ میم انعم اسے پسند نہیں تھا۔

"کیا مطلب ہے آپ کا مس ملک؟ میں اب پروفیسر ضامن ہے کے کیبن میں نہیں آسکتی ہوں کیا؟ یہ آپ کی ذاتی ملکیت تو نہیں ہے یونیورسٹی میں آپ پروفیسر ضامن کی بیوی نہیں بلکے ایک سٹوڈنٹ ہیں لیکن آپ ہر بار یہ بھول جاتی ہیں۔۔۔!؛" میم انعم کو غصہ تو ضامن کی باتوں پہ آیا ہوا تھا جو اس کے سامنے ابرش کی اہمیت واضح کر آئے تھے کلاس میں۔۔۔۔وہ کیا کم تھا جو ابرش کو ضامن کے کیبن میں دیکھ رہی تھیں وہ۔

"میں نہیں بھولتی ہوں لیکن آپ کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے اور آپ جو چاہتی ہیں وہ کبھی نہیں ہونے والا ہے سو بہتر ہے کسی اور پہ اپنی یہ انرجی لگائیں کام آئے گی آپ کے۔۔۔ یہاں تو ٹائم ویسٹ ہو گا آپ کا اور آپ کے حصے میں کچھ نہیں آئے گا۔۔۔!؛" ابرش بھی پھر ابرش تھی ایسا موقع کیسے ہاتھ سے جانے دیتی جس میں وہ میم انعم کو یہ بتا پاتی کہ ضامن صرف اس کا ہے اور کسی کا نہیں۔

"کیا مطلب ہے آپ کا مس ملک؟" میم انعم تو تلملا اٹھی تھیں جیسے ان کی چوری پکڑی گئی ہو۔

"آپ اتنی بھی انجان نہیں ہیں کہ میری باتوں کا مطلب نہیں سمجھ سکیں میم۔۔۔" ابرش سینے پہ بازو باندھے ریلیکس سی کھڑی تھی۔

"آپ کی غلط فہمی ہے مس ملک کہ پروفیسر ضامن اور آپ کا یہ ریلیشن شپ آگے بڑھے گا مُجھے نہیں لگتا ہے کہ ابھی تک پروفیسر ضامن نے آپ سے بیوی والا حق لیا ہو گا۔۔۔تو پھر آپ کیسے کہہ سکتی ہیں یہ۔۔۔یقیناً خود کو تسلی دے رہی ہو نگی آپ۔۔۔مرد کے جزبات بے لگام گھوڑے کی طرح ہوتے ہیں وہ اپنے جذبات پہ بند نہیں باندھے سکتا اُس وقت تو بالکل بھی نہیں جب پہلو میں جائز رشتہ ہو تو وہ عورت سے حق لے لیتا ہے لیکِن کیا آپ کے معاملے میں ایسا ہوا؟ پروفیسر ضامن اور آپ کے درمیان یہ تعلق قائم ہوا؟" انعم خاصی بولڈ گفتگو کر رہی تھی ابرش کے چہرے پہ مارے شرمندگی کے سرخی آئی تھی۔

"آپ کو کیونکر لگتا ہے کہ ہمارے درمیان ابھی تک ایسا تعلق نہیں بنا کیا پتہ وہ مجھ سے اپنا حق لے چکے ہوں ہمارا رشتہ مکمل ہو چکا ہو آپ کیا چوبیس گھٹنے

ہمارے ساتھ ہوتی ہیں۔۔۔؟" آگر انعم باتوں ہی باتوں میں ابرش کو لیٹ ڈوان کرنے کی کوشش کر رہی تھی تو کام ابرش ملک بھی بہت اچھے سے کر سکتی تھی۔

۔

"مس ملک۔۔۔" انعم کو تو لالے پڑ گئے ابرش کے لہجے کی مضبوطی اس پہ بہت کچھ عیاں کر رہی تھی۔

وہ ابرش سے مزید کوئی بات نہیں کر سکی کیسے کرتی تن بدن پہ تو جیسے چھڑیاں سی چلنے لگی تھیں وہ پاؤں پٹختے ضامن کے کیبن سے نکل گئی تھی پیچھے ابرش ملک کے ہونٹوں کو بے ساختہ مسکراہٹ نے چھوا تھا۔۔۔

"امید ہے اب آپ سر کے آس پاس بھی نہیں نظر آئیں گی مس جی۔۔۔" ابرش اپنے بالوں کی لٹوں کو انگلی پہ رول کرتے مسکرائی تھی۔

.....

عائلہ اب بالکل ٹھیک تھی ابھی تک وہ ہاسپٹل میں ہی تھے کیونکہ اس کا ڈیلی چیک اپ ہو رہا تھا۔ عائلہ اس ماحول سے اکتا چکی تھی اسے واپس جانا تھا گھر پاکستان جانا تھا لیکِن یرمان بضد تھا جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتی یرمان ملک اس کو واپس کیسے لیکر جا سکتا تھا یرمان کو خود بھی مام ڈیڈ کی بہت یاد آ رہی تھی ڈیڈ کا برتھڈے آ رہا تھا نیکسٹ ویک جو وہ لوگ کافی اچھے سے سلیبریٹ کرتے تھے بہت بڑی پارٹی رکھی جاتی تھی۔

پہلے تو ابرش اور وہ دونوں مل کر تیاری کرتے تھے لیکن اس بار اسے خود ہی دیکھنا تھا سب کچھ ساری تیاریاں بھی خود ہی کرنی تھیں۔

وہ عائلہ کے پاس بیٹھا تھا جو شاید اس سے ناراض ہو چکی تھی کیونکہ اس نے تھوڑی دیر پہلے یرمان سے کہا تھا کہ وہ واپس جانا چاہتی ہے لیکِن یرمان نے انکار کر دیا کہ جب تک تمھارا ٹریٹمنٹ کمپلیٹ نہیں ہو جاتا ہم واپس کیسے جا سکتے ہیں۔

"عائلہ یار کیا بچپنا ہے یہ۔۔۔؟" وہ جھنجھناتے عائلہ کے ساتھ ہی بیڈ پہ لیٹ گیا اور عائلہ کے کندھے پہ سر رکھا عائلہ کو اس کی بھاری سانسیں اپنے چہرے پہ محسوس ہوئی تو اس نے کروٹ بدلنی چاہی لیکن یرمان کا سر کندھے پہ ہونے کی وجہ سے وہ یہ بھی نہیں کر سکی تھی۔

"مجھے بات نہیں کرنی۔۔۔!!" وہ ہونٹوں کو لٹکائے بچوں کی سی معصومیت چہرے پہ لا چکی تھی کہ شاید یرمان مان جائے۔

"کیوں نہیں کرنی بات۔۔۔!" اس کے ایک چھوٹے سے جملے نے یرمان ملک کو تپا دیا تھا عائلہ کی ناراضگی نہیں برداشت کر سکتا تھا تو وہ عائلہ ہر وقت اسے اپنے قریب چاہیے تھی۔

"ہرٹ کر رہے ہیں۔۔۔ مُجھے۔۔۔" یرمان کے ہاتھوں کی گرفت میں وہ کپکپا گئی تھی۔

"میں ہرٹ نہیں کر سکتا ہوں تمھیں عائلہ۔۔۔" وہ اس کے رخسار پہ ہونٹ رکھ گیا۔

"کیا ہے۔۔۔" وہ اس کو اتنی زور سے پکڑے ہوا تھا عائلہ کو درد ہو رہا تھا۔

"سوری۔۔۔" وہ اس کی ناک کی ٹپ پہ ہونٹ رکھ گیا اس پہر جذبات بے لگام ہو رہے تھے عائلہ کے اتنے قریب کہ اس کی دھڑکنوں کو شور اسے

اپنے قریب سے سنائی دے رہا تھا یرمان ملک کے لیے جذبات پہ پل باندھنا مشکل ہوا تھا۔

"آپ۔۔۔!؛" پہلی بار اس نے یرمان ملک کے ہونٹوں سے کچھ آیسا سنا تھا اس نے تو کبھی نہیں سوچا تھا کہ یرمان اس سے سوری کرے گا۔

"یہ تمھاری صحت کے لیے ضروری ہے عائلہ تو ٹھیک لگ رہی ہو لیکن اندرونی طور پہ تم ٹھیک نہیں ہو تمھاری اتنی بڑی سرجری ہوئی ہے جس کے اثرات کچھ عرصے تک تو تُمھاری باڈی پہ رہیں گے تم آہستہ آہستہ ٹھیک ہو گی ڈاکٹرز تو کہہ رہے تھے کہ ہمیں یہاں پورے پندرہ دن رکنا ہو گا لیکن میں نے انکار کر دیا کہ اتنے دن ہم نہیں رکیں گے ابھی تو دن ہوئے شاید پرسوں تک ڈسچارج ہو جاؤ لیکن یہ چند دن تمھیں یہیں رہنا ہے اور پلیز اس چیز کے لیے اسرار نہیں کرو۔۔۔" یرمان ملک عائلہ کو یہ سب بتا کر پریشان

نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن عائلہ جیسے انسسٹ کر رہی تھی واپس جانے کے لیے اسے مجبوری میں بتانا پڑا تھا۔۔

"کیا میں۔۔۔ ٹھیک۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔!؛" عائلہ نے بے ساختہ آپنے سینے کو مسلا تھا۔

"تم ٹھیک ہو لیکن سرجری کے بعد کا ٹریٹمنٹ بھی بہت ضروری ہے ورنہ تم بیمار ہو گئی تم پھر۔۔۔" یرمان اسے سمجھا رہا تھا وہ سمجھ بھی گئی تھی۔

"لیکِن میں تو ٹھیک ہوں آپ نے کہا تھا سرجری میں ففٹی ففٹی چانسز ہونگے بچنے کے۔۔۔ آپ کو پتہ ہے مجھے۔۔۔ لگا تھا کہ میں۔۔۔ بچ نہیں پاؤں۔۔۔ گی۔۔۔۔" وہ یرمان کی شرٹ کے بٹنوں سے چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی یرمان کے لیے یہ بہت تھا کہ وہ اب ہر بات شئیر کرنے لگی تھی کوئی بھی بات جو اس کے دل میں ہوتی وہ یرمان سے کہہ دیتی تھی۔

"تم نے اتنی ہمّت دکھائی ڈاکٹرز اتنا امپریس ہوئے تم سے۔۔۔ کیونکہ تم بہت ڈری ہوئی تھی۔۔۔"

"میں نے شدت سے دعا کی تھی کہ بچ جاؤں کیونکہ مُجھے بھائی سے معافی مانگنی ہے اُن کی ناراضگی لے کر دنیا سے جاتی تو روح بھی بے چین رہتی میری۔۔۔ انہوں نے میرے لیے بہت کچھ فیس کیا۔۔۔ میں نے کیا کیا اُن کے ساتھ۔۔۔!؛" عائلہ کو پھر سے وہ سب یاد آنے لگا جو یرمان ملک کے ساتھ رہتے وہ بھول چکی تھی یرمان کی وجہ سے ہی تو ضامن ناراض تھا اس سے۔

"میری وجہ سے ضامن روٹھا تھا تم سے!! میں خود بات کرونگا ضامن سے۔۔۔ عائلہ تم پریشان نہیں ہو۔۔۔ تمھاری طعیبت خراب ہو جائے گی

ٹینشن نہیں لینی ہے۔۔!؛"یرمان کو خود بھی احساس تھا کہ اس نے جو کچھ کیا وہ بہت غلط تھا۔

ضامن کو اس نے ابرش کی رخصتی کے لیے بلیک میل کیا سب بڑھ کر جب یرمان عائلہ کو حیدرآباد سے لایا تھا تب اس نے عائلہ کو جو دھمکی تھی عائلہ اوَر ضامن کے درمیان فاصلے اس وجہ سے بھی بڑھے تھے اوَر اب عائلہ کی اس حالت کی وجہ سے ضامن کو احساسِ شرمندگی ہو رہا تھا۔

"آپ۔۔۔ آپ بھائی سے۔۔۔۔بات۔۔۔ کریں گے۔۔۔؟"کہاں ضامن اور یرمان ایک دوسرے کو دیکھتے آپے سے باہر ہو جاتے تھے وہ کہاں نارملی بات کر سکتے تھے ان دو سرے سے عائلہ کو تو کوئی امید نہیں تھی۔

"ہاں کرونگا۔۔۔ تمھارے لیے کچھ بھی۔۔۔"اس کے ہونٹوں کو ہولے سے اپنے ہونٹوں سے چھوتے وہ مسکرایا تھا کاش کہ وہ عائلہ کو لفظوں میں بتا پاتا عائلہ اس کے لیے کتنی ضروری ہو چکی تھی۔

"نیند آرہی ہے تو سو جاؤ۔۔۔ میں ڈیڈ سے بات کرلوں تھوڑی دیر پہلے ڈیڈ کا میسج آیا تھا وہ تمھاری خیریت پوچھ رہے تھے۔۔۔" قیوم ملک اس کو تقریباً زور ہی فون کرتے تھے عائلہ کی خیریت معلوم کرتے عائلہ کے ساتھ باقی فیملی کا رویہ جیسا بھی تھا لیکِن قیوم ملک نے ہمیشہ اس کی سائیڈ لی۔

"جی آرہی ہے۔۔۔"عائلہ نے آنکھیں بند کرلی تھیں وہ تو یہاں سے بھاگ جاتی لیکن اگلے کچھ دن اس کے یہیں گزرنے والے تھے یرمان نے کہہ دیا تھا وہ اس کمرے کی دیواروں کو دیکھ کر اکتا چکی تھی۔

"سو جاؤ اور ٹینشن نہیں لینی ہے۔۔۔" پر بات میں یرمان کا یہ جملہ ہی اسے سننے کو ملتا تھا کہ ٹینشن نہیں لینی ہے عائلہ اور عائلہ بس سر ہلا دیتی تھی۔

یرمان اس کے ساتھ ہی لیٹے لیٹے ڈیڈ سے بات کرنے لگا جب کہ عائلہ تھوڑی ہی دیر میں سو گئی تھی۔

بعد میں ڈاکٹر نے عائلہ کا چیک اپ کیا مذید دو تک وہ ہاسپٹل میں رہے تھے۔۔

عائلہ کے بار بار کے اسرار پہ یرمان ملک کو اسے ڈسچارج کروانا پڑا کیونکہ وہ نہ تو کچھ کھا رہی تھی اور نہ ہی اس سے بات کر رہی تھی اپنی ناراضگی شو کر رہی تھی بس۔۔

یرمان نے ہاسپٹل کے تمام ڈیوز کلئیر کیے اس کی سرجری پہ بہت سارا خرچہ آیا تھا عائلہ نے سنا تو چکرا کر رہ گئی یرمان نے اتنا پیسہ اس پہ خرچ کیا تھا اس کے لیے یقین کرنا مشکل تھا۔

وہ یرمان سے کچھ پوچھتی بھی تو کیسے لیکن یہ سچ تھا کہ اسے بالکل بھی آچھا نہیں لگا یرمان نے اتنے پیسے لگا دیئے یہ بہت مہنگا ہاسپٹل تھا کیا ضرورت تھی یرمان کو اسے یہاں لانے کی۔

"عائلہ تم اپ سٹ کیوں ہو! اب تو گھر آگئی ہو پھر بھی تم پریشان ہو؟ سب ٹھیک ہے کیا ہوا؟" یرمان اسے بیڈ پہ لٹائے اس کا ہاتھ تھامے سنجیدگی سے استفسار کر رہا تھا پورے راستے بھی عائلہ پریشان رہی تھی آخر ایسا بھی کیا ہوا تھا جس سے وہ بے خبر تھا۔۔۔

"آپ نے۔۔۔ اتنے سارے پیسے۔۔۔ کیوں خرچ کیے۔۔۔؟" عائلہ کے ہونٹ ہلکے سے کھلے تھے۔۔ یرمان نے حیرانگی سے عائلہ کو دیکھ رہا تھا جیسے عائلہ کے ہونٹوں سے نکلے لفظوں کو سن کر اسے یقین نہیں آیا ہو کی یہ لفظ عائلہ نے بولے تھے وہ جانتی تھی مالی حالات بہت اچھے تھے وہ اس سے مہنگے ہاسپٹل میں بھی علاج افورڈ کر سکتے تھے پھر اس سوال کا مطلب۔

"عائلہ یہ سوال تُمھارے زہن میں کیونکر آیا۔۔۔؟" وہ ٹھوڑی ہاتھوں پہ ٹکائے سنجیدگی سے پوچھنے لگا جاننا چاہتا تھا کہ آخر عائلہ کیا جواب دیتی ہے.

"مُجھے اچھا نہیں لگا کہ آپ نے میرے لیے۔۔۔ اتنے پیسے۔۔۔ خرچ کیے ۔۔۔۔ کسی سستے ہاسپٹل سے۔۔۔ بھی تو علاج کروا۔۔۔ سکتے تھے آپ۔۔!؛" عائلہ نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا کیا ایسا انسان اس کے نصیب میں خدا نے لکھا تھا۔۔۔

کبھی وقت تھا جب اسے گلہ رہتا کہ کیا یرمان ملک جیسا انسان اس کے نصیب میں تھا لیکِن آج حالات اتنے بدل گئے تھے کہ وہ یہ سوچنے پہ مجبور تھی یرمان اس کے حصے میں آیا تھا۔

"رئیلی عائلہ یہ سٹوپڈ سوال پوچھنے کا مطلب کیا آخر؟ یہ ہاسپٹل مہنگا تھا تو یہاں سے علاج کیوں کروایا تمھیں اس سے پرو بلم ہے۔۔۔؟" یرمان کو غصہ آیا سب سے زیادہ دکھ تو عائلہ کی سوچ پہ ہوا وہ اتنی سطحی سوچ رکھتی تھی۔

"ہاں ہے پرو بلم۔۔۔!؛" عائلہ چلائی تھی۔

"کیوں۔۔۔ وجہ بتاؤ۔۔؟" یرمان نے اپنی گردن سہلائی وہ عائلہ پہ غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن عائلہ مجبور کر رہی تھی اپنی باتوں سے۔

"میں اتنی اہم۔۔۔"

"میری بیوی ہو میرے لیے بہت اہم ہے یہ یاد رکھو۔۔۔ اور کچھ الٹا سیدھا سوچنے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں۔۔۔ جتنا سوچو گی اتنا الجھلو گی۔۔۔" وہ اس کو اپنے گلے لگاتے نرمی سے اس کی پشت سہلانے لگا۔

"لیکِن۔۔۔۔!؛" عائلہ کا دماغ اسی ایک پوائنٹ پہ اٹک ہوا تھا اس سے آگے وہ کچھ سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی شاید۔

"عائلہ پلیز میں کہہ چکا ہوں ناں مزید کچھ بھی سوچنے کی ضرورت نہیں ہے کیوں فضول میں خود کو پریشان کر رہی ہو تم۔۔۔؟" یرمان نے سنجیدہ لہجہ اپنایا تھا تبھی اثر ہونا تھا عائلہ پہ ورنہ اس کی پیار سے سمجھائی باتوں کا عائلہ پہ کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔

"میں۔۔۔مجھے۔۔۔۔اچھا۔۔۔۔"

"کیوں اچھا نہیں لگ رہا ہے تمھیں۔۔۔۔میری بیوی ہو میرے لیے بہت خاص ہو اور مجھے کوئی پرو بلم نہیں ہوئی تمھارا علاج یہاں سے کروانے میں تو تم کیوں پریشان ہو رہی ہو یار۔۔۔۔؟!؛"یرمان نے جھنجھناتے سوال کیا عائلہ ہونٹ کاٹنے لگی۔

"میں نے کتنی دفعہ منع کیا ہے عائلہ مجھے یہ پسند نہیں ہے تو کیوں کرتی ہو۔۔۔؟"یرمان نے اس کے نازک ہونٹوں کو دانتوں کی گرفت سے آزاد کروایا جن کو وہ اچھا خاصا زخمی کر چکی تھی۔

"وہ۔۔۔!؛"عائلہ نے بوکھلاتے ادھر اودھر دیکھا شاید وہ یرمان ملک کی متوقع ڈانٹ سے بچنا چاہا رہی تھی یرمان اس کے ہونٹوں کو لیکر خاصا پوزسیو تھا یہ بات عائلہ اچھی طرح سے جانتی تھی۔

"آئیندہ خیال رکھنا جانتی ہو مجھے اپنی بات دہرانے کی عادت نہیں ہے۔۔۔" وہ اس کے ہونٹوں پہ جھکتا چلا گیا جب کہ عائلہ میں اس کی دھمکی کے بعد اتنی ہمّت نہیں بچی تھی کہ وہ مزاحمت کرتی اگر کرتی بھی تو اس کی مزاحمت کا مقابل پہ کوئی اثر نہیں ہونا تھا۔۔۔

ہے یہ نشہ

یا ہے زہر

اس پیار کو

ہم کیا نام دیں

کب سے ادھوری

ہے ایک داستان

آجا آج اسے انجام دے

میں تمھیں بھولوں کیسے

میری خوش نما صبح تم ہو

میں جو جی رہا ہوں

وجہ تم ہو۔۔۔۔

عائلہ نے بے ساختہ یرمان کی پیٹھ پہ ناخن گاڑ دیئے وہ جنونی ہو رہا تھا اس کا لمس بڑھتا جا رہا تھا کافی دنوں بعد یرمان نے اسے ڈیپ کس کی تھی عائلہ کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا یرمان اچھی طرح جانتا تھا عائلہ اس کی شدت نہیں سہن کر پاتی تھی لیکِن وہ تو اس کے ہونٹوں کو قید کرتا جیسے سب بھولتا اس کی نرم پنکھڑیوں کا جام پیتے بے خود ہو جاتا تھا عائلہ کی پلکوں سے جب

اشک ٹوٹ کر اس کے رخساروں پہ بہتا یرمان کی بیرڈ میں جذب ہوا تو وہ ہوش کی دنیا میں لوٹا تھا۔

عائلہ کی بھیگی آنکھیں دیکھتا وہ شرمندہ سا ہؤا جب جب وہ عائلہ کے قریب جاتا تھا بھول جاتا تھا بس دل بھرتا ہی نہیں تھا اس کے لمس سے۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔" اسے کھانستے دیکھ کر یرمان نے فکر مندی سے پوچھا عائلہ نے شکوے بھری نظروں سے اسے دیکھا کہ خود کے کیے کے بارے میں تو جیسے معلوم ہی نہیں ہے آپ کو۔

"تم چینج کرو کھانا کھاتے ہیں۔۔۔ ہیلدی ڈائٹ بہت ضروری ہے تمھارے لیے پھر میڈیسن بھی لینی ہے۔۔۔" کک سے کھانا تو وہ پہلے ہی بنوا چکا تھا اب تو ویسے بھی رات ہونے والی تھی اس کا ارادہ ڈنر کرنے کا تھا ہاسپٹل میں اتنے دن وہ ٹھیک سے سو بھی نہیں سکا۔۔۔ عائلہ نے سر ہلایا اور باتھ روم چلی گئی

یرمان ملک کی حرکت کے بعد اسے یرمان سے خاصی جھجھک محسوس ہوئی کہ وہ اس کے اتنے قریب آیا۔۔یرمان ڈریسنگ روم میں آیا اور اپنا ڈریس لیتے ساتھ والے روم میں فریش ہونے چلا گیا جب تک عائلہ تیار ہوئی وہ بھی بالکل تیار ہو گیا تھا دونوں نے ساتھ مل کر ڈنر کیا آور یرمان نے عائلہ کو میڈیسن دی تو کچھ ہی دیر میں عائلہ سو گئی تھی۔

یرمان نے عائلہ کو تو کہہ دیا تھا کہ وہ ضامن سے بات کرے گا عائلہ کی پوزیشن کرے گا لیکن یہ خاصا مشکل تھا کیونکہ اب تک جو یرمان ملک کر چکا تھا اس کو لگتا نہیں تھا کہ ضامن اس کی بات کو سمجھے گا یرمان کبھی بات کرنے کی حامی نہیں بھرتا اگر عائلہ کی وجہ سے مجبور نہیں ہوتا تو اسے عائلہ کے لیے یہ کرنا تھا عائلہ اب ٹھیک ہو چکی تھی ابرش اور ضامن کے درمیان جو بھی ایشوز تھے وہ اُن دونوں نے خود ہی حل کرنے تھے۔

یرمان ملک کو بس اتنا پتہ تھا کہ ضامن سے بات کرنے سے آگر عائلہ ٹھیک ہوتی ہے تو وہ ضرور ضامن سے بات کرے گا کیونکہ اس کے لیے سب سے اہم عائلہ تھی جس کے لیے یرمان ملک کچھ بھی کر سکتا تھا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کوئی لڑکی ایسے اچانک سے اس کی زندگی میں شامل ہو گی اور اسے اتنی عزیز ہو جائے گی۔۔۔

یرمان شرٹ لیس کھڑکی کے پاس کھڑا برلن شہر کی اونچی عمارتوں کو دیکھ رہا تھا سگریٹ کے گہرے کش لیتے وہ اس وقت سموکنگ کر رہا تھا۔

عائلہ کے ہونٹوں کی ایسی عادت لگی تھی کہ اب دل کہاں کرتا تھا اس سگریٹ کو پینے کا لب چاہتے تھے کہ ہر وقت عائلہ کے لبوں سے جوڑے رہے۔

لیکِن اس کی نازک مزاج بیوی اس کی زرا سی شدت پہ بوکھلا جاتی تھی عائلہ پہ ایک نظر ڈالتے یرمان نے سگریٹ نیچے پھینکی اؤر بیڈ کی طرف بڑھا۔

اسے سکون اب عائلہ کی بانہوں میں ہی ملتا تھا یرمان عائلہ کے ساتھ لیتے اس کو اپنے حصار میں لیتے اس کی ناز کی پہ اپنے ہاتھوں سے حق جمانے لگا۔

"بہت جلد ہم ایک دوسرے کی بانہوں میں ہونگے جب درمیان میں یہ پردے نہیں ہونگے۔۔۔"وہ اس کی ٹھوڑی چومتے سرگوشی کر گیا عائلہ اس کے بے لگام جذبات سے بے خبر سو رہی تھی۔

"افففففف تمھاری نیند۔۔۔"وہ اس کی ناک سے ناک سہلاتے مسکراتے اسے خوُد میں بھینچ گیا۔۔عائلہ کا صرف پاس ہونا اس کو آچھا لگتا تھا۔

اس کے بدن کی نرمیوں کو اپنے قریب دیکھتے یرمان ملک کے لیے مشکل ہوا عائلہ سے دوری بنائے رکھنا جب کہ وہ اس کے اتنے قریب تھی اس نے جھکتے عائلہ کی دھڑکنوں پہ ہونٹ رکھے عائلہ نیند میں کسمسا گئی تھی یرمان نے اس کی فراک کا بٹن کھولتے اس کی دھڑکنوں پہ ہونٹ رکھے اس سرخ نازک پردے سے بھی اسے اس پل الرجی ہوئی۔

"کچھ دنوں تم ہمارے درمیان نہیں ہو گے۔۔۔" وہ عائلہ کی سٹرپ کندھوں سے کسکاتے اس کی دھڑکنوں میں منہ چھپائے ہی آنکھیں موند گیا تھا۔

.....

عائلہ کی آنکھ کھلی تو یرمان ملک کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر وہ کرنٹ کھا کر رہ گئی اور پھر جب اس نے اپنا حلیہ دیکھا تو مذید جھٹکا لگا فراک بکھری ہوئی تھی

جبکہ یرمان ملک اس کی دھڑکنوں میں منہ دیئے گہری نیند میں تھا عائلہ کو سمجھنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگا کہ مقابل نے اس کی نیند کا فایدہ اٹھارہا تھا وہ یرمان کو ایک جھٹکے میں خوُد سے دور کر گئی چہرہ تھا کہ شدید سرخ ہوا یرمان کیسے اس کی نیند کا فایدہ اٹھا سکتا تھا۔

"عائلہ۔۔۔؟" یرمان نے نیند سے بھری آنکھیں کھولتے عائلہ کو دیکھا وہ اچھے سے جانتی تھی یرمان ملک کو نہیں پسند تھا کہ عائلہ اس کو خود سے دور جھٹکے پھر چاہے وہ نیند میں ہی کیوں نہ ہو۔

"کیا کر رہے۔۔۔؟" عائلہ کی زبان کو بریک لگی جب اس نے خود کا بکھرا حلیہ دیکھا اس نے تو ابھی تک فراک کے بٹن بھی بند نہیں کیے تھا سرخ پردہ بھی ایسے ہی بے ترتیب اس کی گہرائیوں کو عیاں کر رہا تھا۔

"تمھیں میری ایک بار کی کہی بات سمجھ میں نہیں آتی ہے عائلہ جو بار بار ایسی حرکت کر کے مجھے غصہ دلاتی ہو۔۔!؛" یرمان نے عائلہ کو بازوؤں سے تھامے اپنے اوپر گرایا عائلہ اس کے اوپر گری تو عائلہ کے بال یرمان ملک کے چہرے پہ بکھرے جن سے اٹھتی مہک اس نے خود میں انہل کی تھی۔

"آپ آپ۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔۔نے میری نیند۔۔۔!؛"

"کون ہو تم میری۔۔۔!؛"

"بیوی۔۔۔"

"ہمممم۔۔۔بیوی تو پھر یہ بھی جانتی ہو گی کہ بیوی کے وجود پہ شوہر کا حق ہوتا ہے کیا ہو گیا آگر میں نے اپنے منہ زور بے لگام جذبات کی زد میں آتے تمھارے قریب آنے کی کوشش کی۔۔۔؟ کیا پہلی بار آیا تمھارے قریب

ہمارے درمیان کے تو سارے فاصلے بھی ختم ہو چکے ہیں تمھارے وجود پہ میرے ہونٹ کی مہر لگ چکی ہے پھر یہ گریز کی وجہ کیا ہے۔۔۔؟!" یرمان کے لفظوں سے عائلہ کا چہرہ زرد سا ہوا وہ کیسے بے باکی ان کے درمیان جو ہو چکا اس کا زکر کر رہا تھا جیسے یہ سب نارمل ہو عائلہ تو کبھی یرمان سے ایسی باتیں کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی جتنی بے باک گفتگو وہ کر رہا تھا۔

"چھوڑیں مُجھے۔۔۔!؛" عائلہ نے اس کے کندھوں پہ ہاتھ رکھتے اٹھنا چاہا تو یرمان ملک نے اسے نیچے کرتے خوُد اس کے اوپر آتے اس کی ٹھوڑی پہ ہونٹ رکھے تھے لیکن لمس میں شدت تھی۔

"جواب دو مجھے۔۔۔!؛" فراک بکھری ہوئی اس کی دودھیا گہرائیوں کو عیاں کر رہی تھی یرمان نے عائلہ کو زرا سا اوپر کرتے اس کے بلاؤز کا ہک

کھول دیا فراک کے ساتھ اس کے بدن پہ موجود سرخ پردہ بھی نیچے کسکا تھا

عائلہ نے اپنے سینے پہ ہاتھ رکھا۔

"نہیں نہیں پلیز۔۔۔!؛" عائلہ رو دینے کو تھی آنکھیں بھی بھر آئی تھی۔

"میں شوہر ہو تم ہی حق رکھتا ہوں عائلہ لیکِن تُمھارے ساتھ زبردستی کرنے کا قائل نہیں ہوں میں چاھتا ہوں تم خوُد مُجھے یہ حق دو بنا کسی زور آور زبردستی کے۔۔۔۔ لیکن میں تمھارے زرا سا قریب آؤں تو تم ایسے مرنے والی ہو جاتی ہو یاد رکھو اب ٹھیک ہو اتنے دن تم سے دور تمھاری بیماری کی وجہ سے لیکن اب تو وہ وجہ ہی ختم ہو چکی ہے جس نے مجھے تمھارے قریب آنے سے روکا ہوا تھا تو اب میں تو تمھارے قریب آؤں گا۔۔۔۔" وہ اس کی شہ رگ پہ ہونٹوں کی مہر ثبت کی۔

"مجھے بھوک۔۔۔!؛"

"پہلے مُجھے اپنی بھوک تو مٹانے دو۔۔۔۔" وہ اس کے بلاؤز کی سٹرپ کو اس کے وجودِ سے الگ کرتا کہ عائلہ نے زور سے آنکھیں میچ لی اس کا پورا وجود کپکپا رہا تھا یرمان نے خود پہ ضبط کیا اور عائلہ کے بلاؤز کا ہک بند کرتے اس کی فراک ٹھیک کی۔

"یہ بس تھوڑا سا ٹائم دے رہا ہوں تا کہ خود کو ریڈی رکھو تم مجھے دوبارہ کہنا نہیں پڑے عائلہ۔۔۔" وہ اس کو بیڈ سے نیچے اتارتے زمین پہ کھڑا کر چکا تھا عائلہ تو تیزی سے باتھ روم جا بند ہوئی دھڑکنیں اتنی تیز ہو گئی تھیں کہ عائلہ کو لگ رہا تھا اس کا دل سینے کی دیوار توڑ کر باہر نکل آئے گا۔

وہ باتھ روم کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے گہرے سانس لے رہی تھیں یرمان ملک کا سامنا کرنے کی ہمت وہ خود میں نہیں پا رہی تھی دل چاہا یہیں باتھ روم میں بیٹھی رہے لیکن یہ بھلا کیسے ہو سکتا تھا سو اس نے فریش

ہوتے باتھ گاؤن پہنا اور کمرے میں واپس آئی یرمان ملک ابھی تک بیڈ پہ لیٹا سینے پہ تکیہ رکھے ایل سی ڈی آؤن کیے نیوز سن رہا تھا۔

عائلہ کو دیکھا تو ریموٹ سائیڈ پہ رکھا اور بیڈ سے اٹھا جب کہ عائلہ جو سمجھ رہی تھی کہ یرمان دوسرے روم میں چلا گیا ہو گا وہ سہمتے دیوار میں سمانے کی کوشش کر رہی تھی یرمان ملک کا خود کی طرف اٹھتا ہر قدم اسے مزید پریشان کرنے کو کافی تھا۔۔۔وہ باتھ گاؤن کو زور سے مٹھیوں میں جکڑ گئی جن کی لینتھ کافی شارٹ تھی۔۔۔

عائلہ کے گیلے بالوں سے پانی کے قطرے گرتے اس کی گہرائیوں میں جذب ہو رہے تھے۔

"مُجھے یقین نہیں ہو رہا ہے صبح صبح اتنا خوبصورت منظر دیکھ رہا ہوں میں۔۔۔"عائلہ کی پلکیں نم تھیں رخساروں پہ بھی پانی کے قطرے تھے جن کو اس نے صاف تک نہیں کیا تھا۔

"چینج کرنا ہے۔۔۔۔مُجھے۔۔۔"وہ یرمان کے قریب آتے مذید پیچھے کسکی تھی۔۔۔

"اتنی خوبصورت لگ رہی ہو اس گاؤن میں۔۔۔ڈریس کی ضرورت نہیں ہے اب سے میں تمھارے لیے ایسے کی گاؤن آرڈر کرونگا۔۔۔"وہ پنک گاؤن میں کوئی چھوئی موئی گڑیا کی جیسی لگ رہی تھی۔

"نہیں۔۔۔"عائلہ نے کھینچتے ہاتھ گاؤن کو نیچے کرنا چاہا لیکن یہ کہاں ممکن تھا

۔۔

"میرا ارادہ بدل گیا ہے مسز یرمان ملک مجھے اس وقت آپ اپنی بانہوں میں چاہئے ہو۔۔۔" وہ عائلہ کے کان کی لو کو دانتوں میں دباتے گھمبیر لہجے میں بول رہا تھا عائلہ نے سہمتے اسے دیکھا اس کے چہرے پہ کوئی شرارت کی رمک نہیں تھی وہ بالکل سنجیدہ کھڑا تھا جیسے جو وہ کہہ رہا ہے وہ کرنے بھی والا ہے۔۔

"پلیز بھوک۔۔!؛" عائلہ کے تو ہونٹوں سے لفظ ہی نہیں نکل رہے تھے وہ کیا بولتی۔

"میری طلب کا خیال کرو ناں یار۔۔۔۔!؛" وہ اس کے سامنے بے بسی سے بولا جذبات تھے اس کے کہ بے قابو ہو رہے تھے لیکن عائلہ اس بات کو سمجھتی تو پھر کیا ہی بات تھی۔

"آپ۔۔۔ میں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔" عائلہ نے نفی میں سر ہلایا تھا جب کہ یرمان ملک بار بار عائلہ کے ہونٹوں سے انکار سن کر اب طیش میں آ رہا تھا اب یہ زیادہ ہو رہا تھا۔

"کیوں تم کیوں نہیں؟ بیوی ہو میری۔۔" وہ اس کا جبڑا اپنے ہاتھوں میں دبوچتے غرایا تھا سرجری کے دوران عائلہ جس قدر اس کا نرم رویہ دیکھ رہی تھی یہ اس سے یکسر مختلف تھا جو اس بچاری کے لیے برداشت کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔

"ہوں پر۔۔۔ میں کمٹیبل۔۔۔ نہیں۔۔۔"

"شوہر کے ساتھ کیوں نہیں ہو کمٹیبل۔۔۔۔؟" یرمان نے بالوں کو انگلیوں سے سہلاتے خود پہ ضبط کیا جو کہ خاصا مشکل ہو رہا تھا اس کے لیے۔

"میرا سر۔۔۔" عائلہ نے اپنا سر دونوں میں تھاما اس کو لگ رہا تھا کہ وہ یہیں گر جائے گی۔

"عائلہ تم ٹھیک ہو۔۔۔!" زرا سی عائلہ کی طعیبت بگڑی تھی اور یرمان ملک کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے وہ بے چینی سے اس کے رخساروں کو تھپکتے اس پہ جھکا بے قراری سے پوچھ رہا تھا۔

"آپ کو کیا فکر۔۔۔ میری۔۔۔۔ صرف طلب سے مطلب ہے۔۔۔ آپ کو۔۔۔ میں چاہیے۔۔۔۔۔ مر۔۔۔۔"

"شٹ اپ عائلہ اوئر ایک لفظ مت بولنا۔۔۔!؛" وہ غرایا تھا عائلہ نے سہمتے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا یرمان اس کے کس حد تک جنونی ہو چکا تھا اس کی عائلہ کو شاید ابھی خبر نہیں تھی۔

"دور۔۔۔رہیں۔۔۔۔"عائلہ نے اپنی آنکھیں رگڑی تھیں۔

"پہلے ناشتہ کرو اور اس کے بعد مجھے میرا حق دو عائلہ۔۔۔تم نہیں چاہتی ہو کہ میں تم سے پیار سے بات کروں جب جب میں کوشش کرتا ہوں اپنا بیہوہر چینج کرنے کی تم پھر سے کوئی ایسی بات کر دیتی ہو کہ میں دوبارہ اسی پوائنٹ پہ سٹک ہو جاتا ہوں یہاں سے ہم نے سٹارٹ کیا تھا۔۔۔میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا مجھے وہ سب نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن حالات تمھارے سامنے تھے اگر تم اس وقت میری جگہ ہوتی تو کیا کرتی۔۔۔؟"یرمان نے اسے بانہوں میں بھرا تھا اور باہر چلا آیا۔

"میں نے بال بنانے۔۔۔!؛"وہ بھرپور مزاحمت کرنے لگی لیکن سامنے بھی یرمان ملک تھا جس نے اس کی ایک نہیں سنی تھی۔

"جب دوبارہ شاور ہی لینا ہے تو کیوں خوُد کو تھکا رہی ہو مسز یرمان ملک کوشش ہی نہیں کرنی چاہیے تمھیں۔۔۔" وہ کچن میں آیا تھا پورا گھر خالی تھی ناشتہ بنا کر کک واپس چلا گیا تھا عائلہ کو گھر میں پھیلی خاموشی سے وحشت سی ہوئی تھی وہ بس کسی طرح یہاں سے یرمان کی نظروں سے اوجھل ہونا چاہتی تھی۔

"نہیں۔۔۔" عائلہ نے آنکھیں پھیلائی تھیں حالانکہ مقابل سے کسی اچھے پن کی امید نہیں تھی نجانے وہ اتنے دن اس کے ساتھ اتنا اچھا کیوں بنا رہا عائلہ نہیں جانتی تھی لیکِن اب یرمان ملک کے آرادے جان کر اسے اپنی بیک بون میں سنسناہٹ سی ہوئی تھی۔

"عائلہ بار بار یہ نہیں لفظ استعمال کر کے تم کیا ثابت کرنا چاہتی ہو آخر کہ میں تمھارے ساتھ غلط کر رہا ہوں یا پھر تم چاہتی ہی نہیں ہو کہ ہمارے درمیان

سب کچھ نارمل ہو۔۔۔ ویسے میں سوچ رہا ہوں کہ پاکستان جا کر ڈیڈ کی برتھڈے پارٹی والے دن ہم اپنا ریسیپشن بھی کروالیں۔۔۔ حلال تو ویسے بھی ہو گیا ہے۔۔" حوالہ پچھلی اس رات کی طرف تھا جب اس کے اور عائلہ کے درمیان کے فاصلے سمٹے تھے۔

"لیکن۔۔۔:" عائلہ کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا بولے وہ بس یہ چاہتی تھی کہ جب تک اس کے اور ضامن کے درمیان کی غلط فہمیاں دور نہیں ہو جاتی ایسا کچھ نہ ہو لیکن یرمان کو وہ بھلا روک سکتی تھی اگر وہ اپنی کرنی پہ آتا تو اس نے اپنی ہی کرنی تھی عائلہ کی کہاں چلنی تھی اس کے سامنے۔

"کیا ہوا ہے عائلہ تم ہر چیز سے ہی انکار کر رہی ہو آخر چاہتی کیا ہو تم بتاؤ۔۔۔؟" یرمان نے اس کی کلائی ٹیبل سے پن کی تھیں وہ چیئر پہ بیٹھا تھا

اوُر عائلہ اس کی گود میں یرمان نے اسے اپنی گرفت سے آزاد ہی نہیں کیا تھا.

"مُجھے بھائی۔۔۔!؛" یرمان کے سامنے کم ہی وہ ضامن کا نام لیتی تھی کیونکہ جتنا ضامن سے یرمان چڑھتا تھا وہ جانتی تھی کہ وہ کبھی اس کا ذکر پسند نہیں کرے گا لہذا وہ اجتناب ہی کرتی تھی۔

"تو تم چاہتی ہو کہ ہمارے ریسیپشن میں تمھارا بھائی آئے ظاہر ہے سالے صاحب کو آنا تو پڑے گا ابرش کے ساتھ آخر کو اس کے سسر کا برتھڈے ہو گا ڈونٹ وری میں نے کہا ہے ناں میں ضامن سے بات کرونگا۔۔۔" وہ اس کے گیلے بالوں کو پیچھے کرتے اس کے رخساروں کو سہلانے لگا.

"ہم واپس۔۔۔ کب جائیں گے۔۔۔ پاکستان۔۔۔۔!؛" عائلہ نے گہرا سانس بھرا جانتی تھی یرمان ملک اس کو قائل کرے گا۔

"کچھ دنوں تک چلیں گے واپس فحال تم ناشتہ کرو۔۔۔!؛" وہ سینڈوچ عائلہ کی پلیٹ میں رکھتے خود اپنے لئے بھی سینڈوچ اٹھاتے اوپر مایونز لگانے لگا۔

"آج چلیں پلیز۔۔۔" عائلہ نے بے ساختہ یرمان کی طرف دیکھا تھا اس کو اس شہر سے عجیب سی وحشت ہوئی تھی دل چاہا یہاں سے بھاگ جائے۔

"اتنی جلدی کیوں۔۔۔؟" عائلہ نے ہونٹ کاٹے جب یرمان اسے ہاسپٹل سے سیدھا یہاں لا سکتا تھا تو واپس کیوں نہیں لے جا سکتا بھلا۔

"مُجھے واپس جانا ہے۔۔۔!؛" عائلہ نے کھانا نہیں کھایا اس نے واپس رکھ دیا تھا۔

"ہاں تو جانا ہے ناں ہم نے ساری زندگی یہاں تھوڑی رہنا ہے پر اتنی جلدی نہیں جائینگے ہم ابھی تو تمھیں یہ پورا شہر گھمانے کا ارادہ ہے میرا خوب ساری

شاپنگ کریں گے اور اس ویک کے اینڈ پہ واپس بھی چلیں جائیں گے کیوں کہ نیکسٹ منڈے کو ڈیڈ کا برتھڈے ہے جو ہم منائیں گے۔۔۔" یرمان نے پورے ہفتے کا پلان شئیر کیا تھا۔

"مجھے شاپنگ نہیں کرنی نہ ہی یہ شہر گھومنا ہے بس واپس جانا ہے پلیز ہم چلیں۔۔۔!؛" وہ یرمان کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ گئی تھی۔

"عائلہ تم سمجھ نہیں رہی ہو جب میں کہہ چکا ہوں کہ اس ویک کے اینڈ پہ جانا ہے تو پھر یہ بحث کیوں کر رہی ہو تم۔۔۔" یرمان سنجیدگی سے بولا۔۔

"اگر تمھیں کھانا نہیں کھانا ہے تو چلو اندر چلتے ہیں میرا ٹائم تو ضائع نہیں کروں۔۔۔" یرمان نے اس کی برہنہ ٹانگوں پہ نرمی سے انگلیاں سہلائی تو عائلہ کو کرنٹ سا لگا اور پھر اس کا پورا وجودِ پسینے سے تر ہوا جب یرمان کی انگلیاں اسے اپنی گہرائیوں پہ محسوس ہوئی تھیں۔

"بھوک لگی۔۔۔۔ہے۔۔۔۔مُجھے۔۔۔۔" باتوں میں وہ کھانا تو بھول ہی گئی تھی۔۔۔

"تو کھاؤ کس نے روکا ہے تمھیں۔۔۔؟!" وہ اس کے بیلی بٹن پہ انگلیاں رب کر رہا تھا اس کی بھائی انگلیوں کا لمس وہ بھی اپنے نازک حصے پہ عائلہ نے یرمان کو کندھوں سے جکڑا تھا۔

"آیسے کیسے۔۔۔۔؟" وہ ہبکا گئی تو یرمان نے بمشکل ہنسی روکی تھی وہ عائلہ کا دھیان ہٹا چکا تھا واپس جانے والی بات سے اب عائلہ اب اس سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"آیسے کھاؤ۔۔۔لگتا ہے تمھیں عادت ہو گئی ہے میرے ہاتھ سے کھانے کی۔۔۔ تبھی تم کھا ہی نہیں رہی ہو خوُد۔۔۔تو کوئی بات نہیں ہے میں کھلا

دیتا ہوں تمھیں۔۔۔"وہ عائلہ کی ناک دباتے شرہر لہجے میں بولا تو عائلہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"ایسا تو نہیں کہا میں نے۔۔۔ کہ مجھے بس آپ کے ہاتھ سے کھانا ہے۔۔۔۔ آپ مجھے کھانے نہیں دے رہے ہیں۔۔۔ ٹھیک سے کھانا۔۔۔!؛"عائلہ نے اس کو وجہ بتائی جس کی وجہ سے وہ کھا نہیں رہی تھی۔

"میری وجہ سے کیوں؟"وہ حیرت کا شاندار مظاہرہ کر رہا تھا عائلہ کا جی چاہا ٹیبل پہ پڑی شیشے کی بوتل اٹھا کر اس پاگل انسان کے سر پہ دے مارے جس پہ مجال ہے کوئی اثر ہوتا ہو۔

"آپ جانتے ہیں۔۔۔ لیکن جان بُوجھ کر۔۔۔ انجان۔۔۔ بنتے ہیں۔۔۔ مُجھے تنگ بھی کرتے ہیں۔۔۔"عائلہ نے آنسوؤں کے ذریعے یرمان کو

ایموشنل بلیک میل کرنا چاہا اور عائلہ کو روتے دیکھ کر یرمان ملک بوکھلا گیا تھا

۔

"یار عائلہ رونا تو بند کرو تم۔۔۔ اوکے تم آرام سے ناشتہ کرو مجھے ایک دوست سے بات کرنی ہے تب تک تم کھانا کھالو پھر روم میں جائیں گے۔۔۔" وہ عائلہ کو چیئر پہ بٹھائے خود اپنا سیل پکڑتے باہر نکل گیا عائلہ نے سکون کا سانس لیا۔

"چل عائلہ کچھ سوچ اس انسان سے کیسے بچنا ہے۔۔۔" وہ سینڈوچ کھاتے ساتھ ساتھ سوچ بھی رہی تھی روم میں نہ جانے کا بہانہ ہی کام آسکتا تھا ورنہ تو یرمان نے اس کی ایک نہیں سننی تھی۔

"یہ آ کیوں نہیں رہے۔۔۔" عائلہ نے باہر جھانکا تو یرمان اسے فون ہی کسی سے ہنستے باتیں کرتے نظر آیا عائلہ کا نوالہ جو منہ کو جا رہا تھا وہ درمیان میں ہی چھوٹ گیا۔

یرمان کو ہنستے باتیں کرتے دیکھ کر اسے بالکل اچھا نہیں لگا وہ بیوی تھی اوَر بیوی والی جیلسی بھی اس کے آندر موجود تھی۔

"کول ڈوان عائلہ وہ دوست سے بات کر رہے ہیں بس۔۔" عائلہ نے دل پہ ہاتھ رکھا اوَر خود کو تسلی دی کہ یرمان صرف اور صرف دوست سے بات کر رہا ہے اور ایسا ویسا کچھ نہیں ہے۔۔

"لیکن آ گر یہ دوست کوئی لڑکی ہوئی تو پھر۔۔۔!؛" عائلہ نے آنکھیں میچ لی تھیں لڑکی پہ ہی تو دل کو دھڑکا لگا تھا یرمان خوبصورت تھا امیر تھا اوَر عائلہ سے پہلے تو اس کی زندگی میں مایا بھی تھی کیا یرمان مایا سے بات کر رہا تھا۔

"نہیں وہ اب مایا سے بات نہیں کرتے ہیں۔۔" عائلہ نے آگلے ہی لمحے اپنے خیال کی نفی کی۔

"آخر آیسا کونسا دوست ہے پھر....؟" عائلہ کے دماغ سے یہ سوال نکل ہی نہیں رہا تھا وہ مسلسل ٹکی باندھے یرمان ملک کو دیکھے جا رہی تھی۔

یرمان کو اپنی پشت پہ کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو اس نے پلٹ کر دیکھا اور عائلہ کو خود کو دیکھتے پا کر اسے حیرت ہوئی جبکہ عائلہ اسے دیکھنے میں اس قدر مگن تھی کہ وہ یہ نوٹ نہیں کر سکی کہ یرمان ملک اسے دیکھ رہا ہے۔۔

"اوکے رکھ فون پاکستان آ کر بات ہوتی ہے تم لوگوں سے اس ویک کے اینڈ پہ آنے کی پوری کوشش ہے اور تم لوگوں کی دعوت بھی ابھی تک پینڈنگ

ہے۔۔۔"یرمان اپنے یونی فرینڈز سے گروپ کال پہ بات کر رہا تھا جن سے بات کچھ زیادہ ہی لمبی ہو گئی تھی۔

"اجایار مس کر رہے ہیں تجھے۔۔۔!؛"پہلے یرمان ترکی چلا گیا تھا پھر عائلہ بیمار ہو گئی تو وہ اپنے دوستوں سے مل نہیں سکا۔

"اب یہ نائنٹیز کی ہیروئنز کی طرح ایموشنل ہونے کی ضرورت نہیں ہے آ جاؤں گا فون رکھ رہا ہوں تم لوگوں کی بھابھی دیکھ رہی ہے مجھے۔۔۔"یرمان عائلہ کو دیکھتا مسکرایا تھا جب کہ کال پہ موجود اس کے دوستوں نے معنی خیز نظروں سے یرمان کو گھورا پر ان کے کچھ کہنے سے قبل ہی یرمان فون کاٹ چکا تھا جانتا تھا وہ اسے تنگ ہی کریں گے۔

"ہو گیا ناشتہ۔۔۔؟!"عائلہ جو اتنی مگن تھی یرمان کو دیکھنے میں کہ اس کا پاس آنا بھی نوٹ نہیں کر سکی احساس تو تب ہوا جب یرمان نے اس کے

قریب آتے اس کے اطراف میں ہاتھ رکھتے اس پہ جھکتے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی۔

یرمان کو ایک تو حیرت عائلہ کے ایسی دیکھنے پہ ہو رہی تھی اسے لگا تھا جیسے ہی وہ عائلہ کو چھوڑ کر جائے گا اپنا حلیہ دیکھتے عائلہ آندر بھاگ جائے گی روم میں لیکن عائلہ نے اسے اپنے رویئے سے حیران کیا وہ نہ تو آندر گی بلکے آنکھیں پھاڑے وہ یرمان ملک کو دیکھ رہی تھی جو ابھی تک شرٹ لیس تھا۔۔

"ہاں وہ میں۔۔۔۔!؛" عائلہ نے اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتے بالوں کو بلاوجہ پیچھے کیا یرمان اس کی نروسنس دیکھتا مسکرایا تھا۔

"مجھے اُمید تھی کہ میرے جاتے ہی تم اٹھ کر اندر بھاگ جاؤ گی لیکن تم تو یہیں بیٹھی ہو اس کا مطلب ہے تم یہی چاہتی ہو۔۔۔۔" وہ اس کی ناک سے

ناک مس کرتا سرگوشی کر رہا تھا عائلہ نے نفی میں سر ہلایا یرمان کو عائلہ کو آیسے تنگ کرنے میں مزا آرہا تھا۔

"نہیں میں نہیں۔۔۔" عائلہ نے فوری انکار کیا خوُد کی بے دھیانی اوُر بے اختیاری پہ خود کو کوسا آخر کیا ضرورت تھی اسے ایسے یرمان ملک کو دیکھنے کی نجانے وہ کیا سوچ ہو رہا ہو گا اس کے بارے میں وہ کب اس کو دیکھتے اس کے قریب آیا عائلہ نہیں جانتی تھی لیکِن اسے شرمندگی ہو رہی تھی یہ سوچتے۔

"تو پھر ابھی تک آندر کیوں نہیں گئی یہاں بیٹھی کیا کر رہی تھی تم۔۔۔؟" اس نے سوال کیا اب عائلہ مزید گھبرائی کیا جواب دیتی وہ یرمان کو۔

"میں ناشتہ۔۔۔ہاں میں ناشتہ کر رہی تھی۔۔۔!؛" اس نے وضاحت دی تو یرمان مسکرایا تھا۔

"ٹھیک ہے مان لیتا ہوں تم ناشتہ کر رہی تھی اب تو کر چکی ہو تو پھر یہاں بیٹھنے کا کوئی فایدہ نہیں ہے آندر چلتے ہیں تمھیں وجود سے اٹھتی حدت سے اندازہ تو ہو ہی گیا ہو گا کہ میں اب مزید خود پہ ضبط نہیں کر سکتا ہوں بہت مشکل ہے میرے لئے۔۔۔" وہ اسے ایک بار پھر سے بانہوں میں بھر چکا تھا۔

"نہیں نہیں۔۔روم میں نہیں نہیں۔۔۔" عائلہ نے ٹانگیں ہلاتے بھرپور مزاحمت کی اسے کمرے میں نہیں جانا ہے۔۔

"عائلہ۔۔۔!؛" یرمان نے دانت پہ دانت بجائے اس پل عائلہ کی مزاحمت زہر سے بھی لگی تھی ہاں وہ خود عائلہ کو وقت دینا چاہتا تھا لیکن اب اسے لگ رہا تھا کہ عائلہ کو وقت دینا مطلب عائلہ کو خود سے مزید دور کرنا جو وہ کسی قیمت پہ نہیں کر سکتا تھا اسے عائلہ اپنے قریب چاہیے تھی ہر پل ہر لمحہ۔۔

"نہیں جانا پلیز۔۔۔" وہ رونے لگی تھی یرمان وہیں رک گیا تو عائلہ نے سکون کا سانس خارج کیا۔

"کیوں نہیں جانا۔۔۔؟" وہیں کھڑے کھڑے پوچھا تھا۔

"نہیں۔۔۔ میرا سانس۔۔۔ دم گھٹ۔۔۔ رہا ہے۔۔۔!؛" عائلہ نے آپنا گلہ جکڑا تھا یرمان ایک پل کے لئے پریشان ہؤا کیا وہ واقعی آندر نہیں جانا چاہتی تھی۔

"یہیں رکیں پلیز۔۔۔!؛" عائلہ آپنا حلیہ بھول چکی تھی اس پنک باتھ گاؤن میں وہ مقابل کے جذبات بھڑکا چکی تھی پوری شدّت سے۔

"عائلہ مجھے کوئی پروبلم نہیں ہے یہاں ہی وہ سب کر سکتا ہوں لیکن وہ کیا ہے ناں میری وایفی شائے ہو تم برداشت کرلوں گی ویسے یہ جگہ بھی کافی

کمٹیبل ہے۔۔۔"وہ عائلہ کو صوفے پہ لٹائے اس پہ جھکتے اس کی شہ رگ پہ لمس بکھرنے لگا تھا۔

"نہیں نہیں۔۔۔"عائلہ نے اٹھتے آپنا گاؤن سبھنالتے اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھا یرمان سے اتنی جھجک محسوس ہو رہی تھی لیکِن وہ تو جیسے لاپرواہ بنا ہوا تھا۔۔۔

"اندر تم نہیں جانا چاہتی یہاں یہ سب کرنے سے تمھیں مسلہ ہے تم چاہتی کیا ہو عائلہ۔۔۔؟"یرمان نے اب عائلہ کو سرد پتھریلی نظروں سے گھورا تھا

۔

"وہ یہ۔۔۔سب۔۔۔دن۔۔۔

میں۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔ہوتا۔۔۔۔!؛"جب اور کچھ سمجھ نہیں آیا تو عائلہ نے یہ بیانہ بنایا تھا۔

"کیا نہیں ہوتا دن میں؟" وہ فحال سنجیدگی کا خول خود پہ سجائے ہوئے تھا عائلہ کی وجہ سے وہ مذید یہ سب افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔

"وہ یی۔۔۔جو آپ۔۔۔۔کرنا چایا۔۔۔۔رہے۔۔۔" وہ لب کاٹتے بمشکل بول سکی ورنہ مقابل کے اتنے قریب اس کے لفظ جیسے حلق میں ہی آٹک گئے تھے۔

"کیا کرنا چاہا رہا ہوں۔۔۔!"

"آپ کیوں کر رہے ہیں۔۔۔!؛" وہ روہانسی ہوئی۔

"کیا جو رہا ہوں۔۔۔!"

"تنگ نہیں کریں پلیز۔۔۔"

"کہاں کر رہا ہوں میں۔۔۔؟" اس کی ٹھوڑی کو ہولے سے لبوں سے سہلایا

۔

"یہ نہیں کریں۔۔۔!؛" جھجھناتے اس کی بیرڈ کی جھبن کو سہن کیا تھا۔

"یہ تو کرونگا۔۔۔ میں بھلے تم رو کو مُجھے۔۔۔" وہ اس کے ہونٹوں کو سہلاتے اس کے ہونٹوں پہ جھکتا چلا گیا تھا عائلہ نے آنکھوں کو زور سے میچ لیا تھا۔

یرمان لاؤنج میں اس کے قریب آئے یہ تو اس نے نہیں چاہا تھا اس سے بچنے کے لیے ہی تو اس نے روم میں جانے سے انکار کیا تھا اور وہ یہیں شروع ہو گیا تھا جیسے اسے یہ سب یہیں کرنے میں مزا آرہا تھا۔

"عائلہ یار اٹس جسٹ آکس۔۔۔!؛" وہ اس کی حالت غیر دیکھتے فوری پیچھے ہوا تھا عائلہ نے اپنے ہونٹوں کو رگڑا تھا یرمان کو عائلہ کی یہ حرکت پسند نہیں آئی تھی لیکِن اس کی حالت دیکھتے ضبط کیا خوُد پہ۔

"نہیں مجھے۔۔۔ پلیز۔۔۔" عائلہ کی سانسیں بھاری ہونے لگی تھیں ایک تو یرمان لاؤنج میں اس کے قریب آرہا تھا اوُر دوسرا اس کی قربت میں عائلہ کا رنگ زرد ہوا تھا اس کی شدتیں سہن کرنا عائلہ جیسی نازک جان کے لیے بہت مشکل تھا۔

"عائلہ اب تم یہ ایسے ری ایکٹ کر کے مجھے مذید دیوانہ بنا رہی ہو پھر میرا خود پہ ضبط ختم ہوا تو بہت مشکل ہو جائے گی۔۔۔" وہ اس کی ٹانگوں کمر پہ لاک کرتے اس کے قریب ہوا کہ عائلہ کے وجودِ سے اٹھتی اس کی نتھوں سے ٹکرائی تھی۔

"شاپنگ۔۔ کرنی۔۔۔۔!؟" عائلہ نے شاپنگ کا بہانہ کیا کہ کیا پتہ کام بن جائے اور یرمان کچھ دیر کے لیے اسے باہر لے جائے۔

"کیا تمھیں شاپنگ کرنی ہے۔۔۔؟" یرمان حیران سا تھا عائلہ نے جھٹ سے سر ہلایا اس نے مشکل سے اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔

"لیکِن میرے لیے تو یہ کام سب سے زیادہ اہم ہے عائلہ شام کو جائیں گے شاپنگ کرنے۔۔۔۔!؟" وہ عائلہ کو تنگ کرنے لگا حالانکہ اسے خوشی ہو رہی تھی کہ عائلہ کم سے کم کوئی فرمائش تو کر رہی تھی ورنہ پہلے اس نے خود ہی صاف صاف انکار کیا کہ نہ تو اسے کچھ خریدنا ہے اور نہ ہی اسے کہیں جانا ہے۔

"نہیں۔۔۔ابھی۔۔۔۔!؛"عائلہ نے آنکھیں ٹپیپاتے معصومیت سے ہونٹ لٹکائے تو یرمان ملک دیوانگی کے عالم میں جھکتے عائلہ کے نچلے ہونٹ کو آپنے لبوں میں قید کر لیا عائلہ کی آنکھیں پھیلی تھیں۔۔

"جلدی سے تیار ہو جاؤ پہلے شاپنگ کرتے ہیں میر اکام کریں گے۔۔۔اوٗر عائلہ شاپنگ کے بعد کوئی بہانہ تمھارا نہیں چلے گا۔۔۔!؛"وہ سنجیدہ تھا عائلہ نے سر ہلایا اب وہ اس انتظار میں تھی کہ کب یرمان ملک اس کو چھوڑے اوٗر وہ روم میں جائے لیکن یرمان ملک نے اس کو ایک بار پھر سے اپنی بانہوں میں بھرا۔

"میں چل سکتی۔۔۔۔ہوں۔۔۔۔!؛"عائلہ نے جتنا ضروری سمجھا تو وہ مسکرایا یرمان ملک شاید ہی کسی کے سامنے اتنا مسکرایا ہو جتنا وہ شادی کے بعد ایک ہی مہینے میں عائلہ کے سامنے مسکرا چکا تھا۔

"لیکِن مجھے آچھا لگتا ہے تمھیں بانہوں میں اٹھاتے پکن ڈراپ دینا۔۔۔

جب تم میرے قریب ہوتی تو اچھا لگتا ہے مجھے عائلہ بے بی۔۔۔!؛" وہ اس کے ماتھے کی نرماہٹ کو اپنے ہونٹوں پہ محسوس کرتا ایسے ہی اسے کمرے میں لے آیا تھا۔۔

"کہاں چل دی۔۔۔؟" عائلہ ڈریسنگ روم جاتی کہ یرمان نے جھٹ سے اس کی کلائی تھامی تھی۔

"چینج۔۔۔"

"وہ تو میں کرواؤں گاناں۔۔۔!؛" اس کے کندھے پہ ٹھوڑی ٹکائے اس کے پیٹ کے گرد ہاتھ باندھے وہ سنجیدگی سے بولا۔

"کیا۔۔۔؟" عائلہ کے لبوں سے چیخ کے ساتھ کیا نکلا تھا یرمان ایک بار پھر سے مسکرایا۔

"ہاں جی۔۔۔" وہ عائلہ کو ڈریسنگ روم میں لے گیا۔

عائلہ جانتی تھی کہ انکار کی صورت میں نقصان اسی کا ہو گا جو تھوڑا سا ٹائم مل رہا تھا وہ بھی نہیں ملنا تھا لہذا وہ خاموشی سے سر جھکائے کھڑی تھی یرمان اس کے لیے ڈریس سلیکٹ کر رہا تھا۔۔ عائلہ کا دل چاہا وہ اپنے ملک واپس چلی جائے یہاں اس کی کوئی خوشگوار یادیں نہیں تھیں سرجری سے پہلے جو گھر سے نکلنے کے بعد اس کے ساتھ ہوا اس کے بعد تو عائلہ کے زہن میں دور دور تک دوبارہ ایسی کوئی سوچ نہیں آئی کہ وہ دوبارہ گھر سے قدم باہر نکالنے کی کوشش بھی کرے گی۔۔۔

یرمان نے بلیک ٹروزار پہ بلیک ہی لانگ شرٹ نکالی تھی ساتھ بلیک کوٹ۔

اوٗر قدم عائلہ کی طرف بڑھاتے ہاتھ مار کر ڈریسنگ روم کی ساری لائٹس آف کر دی تھیں ورنہ اس کی وایفی بچاری شرم کے مارے بے ہوش جاتی جسے اتنا بے باک شوہر ملا تھا۔۔

عائلہ پیچھے دیوار سے جا لگی لیکن یرمان ملک اس کے قریب آتا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اس کی پیشت پہ بندھی باتھ گاؤن کی ڈوری کھینچ کر توڑ چکا تھا

۔۔۔۔

••••••

عائلہ کا وجودِ ہولے ہولے کپکپا رہا تھا وہ جانتا تھا کہ عائلہ اس سے جتنی شرماتی ہے یہ اس بچاری کے لیے کچھ زیادہ ہی تھا لیکن یرمان کو عائلہ کو خوٗد کے ساتھ اٹیچ کرنا تھا عائلہ اس سے فرینک ہو جائے کھل کر بات کرے اس

کے لیے چند سیٹپ بہت ضروری تھے جو اسے لینے تھے اور وہ لے بھی رہا تھا

۔

"میں۔۔۔" عائلہ نے لبوں پہ ہاتھ رکھتے خود کو کچھ بھی کہنے سے روکا ورنہ یرمان ملک کے اتنے قریب یہ بہت مشکل تھا اس بچاری کے لیے۔

"!...Shh... I'm a husband"

("شش۔۔۔ میں ہسبنڈ ہوں۔۔۔!؛")

اس کی گردن پہ زبان پھیرتے وہ اسے اپنے حصارِ میں قید کر گیا عائلہ کی بھاری سانسوں کی آواز ڈریسنگ روم میں گونج رہی تھی باتھ گاؤن کی ڈوری تو وہ پہلے ہی کھینچ کر توڑ چکا تھا اور اب باتھ گاؤن عائلہ کے وجود سے سرکتے زمین بوس ہوا تھا۔

"ہمم بیوٹیفل۔۔۔" یرمان عائلہ کی بیوٹی بون پہ ہونٹ رکھ گیا یہی وجہ تھی عائلہ یرمان کو اپنے قریب نہیں آنے دے رہی تھی جانتی تھی وہ خود پہ ضبط نہیں کر سکے گا اور پھر ان کا باہر جانے کا پلان بھی کینسل ہو جائے گا۔

"نہیں کریں۔۔۔" عائلہ نے یرمان ملک کے بازوؤں میں ناخن چبھو دیئے وہ سسک کرتے اسے اندھیرے میں گھور رہا تھا جس کا کم سے کم عائلہ پہ تو کوئی اثر نہیں ہوا تھا.

"!!...Ayla, why are you so beautiful"

("عائلہ تم کیوں ہو اتنی خوبصورت۔۔۔!!")

عائلہ گھٹنوں کے بل جھکتے عائلہ کے دودھیا پیٹ پہ ہونٹ رکھ گیا عائلہ یرمان کی دہکتی سانسوں کو اب اپنے پیٹ سے نیچے بیلی بٹن پہ محسوس کرتے سسکی تھی۔

وہ جانتی تھی کہ اس کے قریب آتے یرمان ملک بے خود ہو جاتا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ اسے قریب نہیں آنے دے رہی تھی لیکن یرمان نے پہلے خود ہی شوشہ چھوڑا اسے چینج کروانے کا۔

اور اب وہ اس کو بنا کسی پردے میں دیکھتا ضبط کھو چکا تھا عائلہ کی آنکھیں بھر آئی تھیں یرمان ملک جیسے اس میں سمانے کو بے تاب تھا عائلہ کے قدم لڑکھڑائے تھے اور یہی یرمان ملک ہوش کی دنیا میں لوٹا تھا۔

"عائلہ پلیز یار رونا تو بند کرو تم۔۔۔!؛" وہ ڈریس سائیڈ سے اُٹھاتے عائلہ کو پہناتے اس کے ڈریس کی بیک پہ لگی زپ کو بند کرتے بولا لیکن عائلہ کے

آنسو تھے کہ تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے وہ اپنی ہتھیلی سے اپنے آنسو صاف کرتے بے رُخی سے چہرہ پھیر گئی تھی یرمان نے لائٹس آؤن کی تو عائلہ اسے دیوار کی طرف چہرہ کیے روتی نظر ائی۔

یرمان اس کی طرف بڑھتے اس سے کوئی بات کرتا اس سے پہلے عائلہ تیزی سے باہر نکل گئی اسے ڈر تھا کہ کئیں یرمان ملک پھر سے ایسی حرکت نہ کرے اس کو ابھی تک اپنی بیلی یرمان کے لمس سے جھلستی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

"کتنے وہ ہیں۔۔۔!؛"اس کے رخساروں سے دھواں نکل رہا تھا وہ تکیے میں چہرہ چھپا چکی تھی یرمان کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

یرمان ملک باہر نکلا تو عائلہ کو تکیے میں منہ چھپائے دیکھ کر وہ تاسف سے سر ہلا گیا یہ اب کچھ زیادہ ہو رہا تھا عائلہ اتنی بھی بچی نہیں تھی جو اس رشتے کے

تقاضوں کو نہ سمجھ پاتی لیکن شائد اسے اچھا لگتا تھا یرمان ملک کو آیسے تنگ کرنا۔

یرمان ملک نے اسے دیکھتے اپنے بال بنائے اور پھر عائلہ کا کوٹ اٹھائے وہ اس کے قریب آیا عائلہ تو پہلے ہی اس کے کولون کی مہک جو پورے روم میں پھیلی ہوئی تھی سے سمجھ گئی تھی کہ وہ روم میں آچکا ہے لیکن اس نے خاص رسپانس شو نہیں کیا تھا۔

Quickly put on your coat, Ayla...!"; The idea of "
shopping was yours, otherwise what I wanted
".would have happened between us at this moment

("جلدی سے کوٹ پہن لو عائلہ۔۔۔!؛شاپنگ کا آئیڈیا تمھارا تھا ورنہ جو میں چاہا رہا تھا وہ ہو رہا ہوتا اس وقت ہمارے درمیان۔۔")

وہ اس کو کلائی سے تھامے اپنے سامنے کرتے سرگوشی نما انداز میں بولا۔

عائلہ جو اس کی ڈریسنگ روم میں کی گئی جسارتوں سے نہیں سنبھلی تھی اس کی بے باک باتوں پہ تو اسے اپنے رخساروں سے دھواں اٹھتا محسوس ہوا۔

"آپ کو۔۔۔بس ایسی۔۔۔ہی۔۔۔۔۔باتیں۔۔۔۔آتی ہیں۔۔۔۔؟" وہ کوٹ کے بٹنس بند کرتے طنزیہ پوچھنے لگی۔

"کونسی باتیں۔۔۔؟" یرمان نے انجان بنتے پوچھا۔

"آپ جو ہر وقت۔۔۔کرتے۔۔۔ہیں وہ۔۔۔۔!؛" وہ دانت پیستے بولی حالانکہ یرمان کے میسنے پن پہ شدید غصہ آیا تھا کہ دل چاہا اس کے سر پہ کوئی چیز مار دے۔

If I don't talk romantically with my wife, I'll do "
something else... You probably don't watch
";!...movies, otherwise you would have guessed

"تو بیوی کے ساتھ رومانٹک باتیں نہیں کرونگا تو اور کر کرونگا بھلا۔۔۔ تم شاید موویز نہیں دیکھتی ہو ورنہ تمھیں اندازہ ہوتا۔۔۔!؛" وہ جانتا تھا عائلہ موویز نہیں دیکھتی ہو گی شادی سے پہلے عائلہ کو دیکھا بس ایک دو دفعہ ہی تھا لیکن اسے عائلہ کے لائف سٹائل کے بارے میں پتہ تھا کہ وہ کیسی ہے.

"نہیں دیکھتی اور نہ ہی کبھی دیکھنے کی خواہش ہے مجھے ایسی فضول چیزیں۔۔۔" عائلہ تو ڈرامے بھی بہت کم دیکھتی تھی زیادہ انٹرسٹ اس کا ناول کی طرف تھا جس سے ضامن سے کبھی کبھار ڈانٹ بھی پڑ جاتی تھی پر عائلہ کو ضامن کی ڈانٹ کا برا نہیں لگتا تھا۔

"فضول تو نہیں ہوتی ہیں۔۔۔بہت سے لوگ entertainment کے لیے دیکھتے ہیں کچھ لوگ آئیڈیا لینے کے لیے دیکھتے ہیں۔۔"

"کیسے۔۔۔آئیڈیاز۔۔۔؟"عائلہ نے ائیبرو آئی اچکائی۔

"رومانس سیکھنے کے لیے بیسٹ انگیش موویز۔۔۔جو آج تم اپنے شوہر کے ساتھ دیکھو گی سینما میں۔۔۔نیو ریلیز ہوئی ہے بہت رومانٹک۔۔۔"یرمان نے آؤن لائن ٹکٹ بھی بک کروالیا تھا اب عائلہ پہلی بار اس کے ساتھ جا رہی تھی وہ خوب سارا انجوائے کرنا چاہتا تھا۔

"چچ چچ آپ کتنے گندے ہیں۔۔۔!؛"یرمان کی بے باکی پہ وہ سلگ گئی یرمان کے بتانے پہ اسے آئیڈیا ہو رہا تھا کہ وہ موویز کس طرح کی ہو نگی۔

"....Only for you"

اس کے ہونٹوں کو قید کرتے لمس سے خوُد کو سیر اب کیا آور عائلہ چھوڑتا پیچھے بیڈ پہ پڑی اپنی جیکٹ اٹھائی۔

"چلو یار تم اتنا ٹائم خوامخواہ ہی ضائع کر دو گی ٹائم۔۔۔" وہ شائد اس وقت عائلہ کو بانہوں میں بھرتے پیار بھری سرگوشاں اوُر سسکیاں سننا چاہتا تھا۔

لیکن جانتا تھا عائلہ ابھی تک دل سے راضی نہیں تھی ایک بار وہ عائلہ کی مرضی کے بغیر اس کے قریب جا چکا تھا ہاں جذبات تو سلگ رہے تھے لیکن وہ خوُد پہ قابو کیے بس عائلہ کی طرف سے پیش قدمی کا منتظر تھا۔۔۔

عائلہ کا ہاتھ تھامے وہ باہر نکل آیا گاڑی میں بیٹھتے عائلہ کی نظریں جھکی ہوئی تھیں اسے یرمان سے شدید جھجھک محسوس ہو رہی تھی۔

وہ یرمان کی حرکت بھولی نہیں تھی اپنے پورے وجود پہ اسے اچھی تک یرمان ملک کے ہونٹوں کا دہکتا لمس محسوس ہو رہا تھا وہ آنکھیں موندے سیٹ سے ٹیک لگائے خاموشی سے بیٹھی تھی۔

یرمان ملک کا موڈ فریش تھا عائلہ کے ہونٹوں سے لپٹے وہ اپنی طلب پوری کر چکا تھا اوٗر اب وہ پوری طرح سے فریش تھا۔۔

"اے اب تم چپ کیوں ہو۔۔۔؟" یرمان ملک نے عائلہ کا ہاتھ تھامنا چاہا لیکن عائلہ نے اپنا ہاتھ دوسری طرف کر لیا اوٗر یرمان کو عائلہ کی یہ حرکت ہر بار کی سلگا گئی تھی عائلہ کو اچھے سے معلوم تھا کہ یرمان کو اس کی یہ حرکت کتنی ناگوار گزرتی ہے لیکن وہ پھر بھی ہر بار یہی کرتی تھی۔۔

Ayla, why do you forget? I don't like you pushing "

me away from yourself. If I can't bear it one more

time, it will be very difficult for you to bear my

".touch

یرمان کی سرد آواز سنتے عائلہ کپکپاتے اپنے ہاتھوں سے چہرہ چھپا گئی یرمان کی دھمکی پہ وہ آیسے ہی ڈر جاتی تھی۔۔

••••••

ابرش کا آخری پیپر تھا جو کہ ضامن کا تھا ساری رات وہ جاگتی رہی پیپر کی تیاری تو پہلے بھی بہت اچھی تھی لیکن اس نے دوبارہ سارے ٹاپکس یاد کیے تھے اسے ضامن کے پیپر میں سے 100 نمبر چاہیے تھے اب اسے امید تھی کہ جتنا اچھا اس کا کیمسٹری کا پیپر ہوا تھا ضامن یقینا اس سے امپریس ہو گا۔

صبح اج اس کی ضامن سے پہلے آنکھ کھل گئی تھی ابھی دو گھنٹے پہلے ہی تو سوئی تھی ضامن نے اسے دس بجے کہا تھا کہ سو جاؤں لیکن ابرش نے صاف صاف انکار کر دیا سو جاتی تو تیاری کیسے ہوتی پہلی بار وہ نروس ہو رہی تھی کسی پیپر کو لیکر اتنے پیپرز اب تک دے چکے تھی لیکن یہ واحد ضامن کے سبجیکٹ کا پیپر تھا جس کو اس نے زہن پہ کچھ زیادہ ہی سوار کر لیا تھا۔

صبح اُٹھتے شاور لیتے وہ ڈریس پہنتے بالکل تیار تھی آج تو اس نے صبحِ صبح ناشتہ بھی خوُد ہی ریڈی کرنا تھا سو اپنی چیزیں سمٹتے وہ کچن میں چلی آئی تھی ابرش کچن کے معاملے میں خاصی پھوڑ تھی کچھ بھی ٹھیک سے بنانا نہیں آتا تھا۔

اپنا بنایا کھانا کھانے کا اس کا بالکل بھی دل نہیں کرتا تھا پر ضامن کی ہمت کو وہ سلام دیتی تھی جو اس کے ہاتھ کا بنا کھانا چپ چاپ کھا لیتا تھا جیسا بھی ہوتا تھا اس نے آج تک ابرش کو کچھ نہیں کہا کہ کھانے میں یہ چیز زیادہ ہے یہ کم

ہے حالانکہ کبھی مرچیں کم ہوتی تو نمک زیادہ جس دن نمک کم ہوتا مرچیں زیادہ ہو جاتی تھیں ضامن خود بہت اچّھا کھانا بناتا تھا ہر چیز مناسب مقدار میں ہوتی جو ابرش کو بہت پسند آتا تھا۔۔

ابرش نے ایک گھنٹہ لگا کر آج دل سے سینڈوچز بنائے تھے جواب پتہ نہیں کیسے بنے تھے یہ تو کھا کہ ہی پتہ چلنا تھا ساتھ اس نے بریڈ بھی ٹوسٹ کیے اور چائے بناتے وہ ناشتہ ٹیبل پہ لگاتے فون میں سے ٹائم دیکھا تو ابھی تک ساڑھے چھ تھے۔

آج اسے جلدی تھی تو ٹائم تھا کہ گزر ہی نہیں رہا تھا حالانکہ پہلے اتنی جلدی گزر جاتا تھا ٹائم اس نے منہ بنایا اور واپس کمرے میں آئی۔

ضامن اپنی شرٹ پہن رہا تھا پہلے تو اٹھتے ساتھ ایک زبردست جھٹکا لگا تھا جب اس کے برابر میں ابرش نہیں تھی اسے لگا تھا کہ ابرش لیٹ سوئے گی تو

صبح اسے جگانے میں ضامن کا خاصا ٹائم لگ جائے گا لیکن وہ تو ٹائم سے پہلے تیار تھی۔۔

"سر آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟" ضامن کر چہرے کے بدلتے تاثرات وہ دیکھتے مسکراہٹ ضبط کر گئی جانتی تھی وہ کیا سوچ رہا ہو گا۔۔

"مس ملک آپ کی طعیبت ٹھیک ہے۔۔۔؟" وہ اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتا آئینے کے سامنے کھڑا ہوا ابرش اس کے پیچھے آن کھڑی ہوئی کہ دونوں کا عکس آئینے میں ابھرا تھا ابرش کو رشک سا ہوا اپنی قسمت پہ اتنا خوبصورت انسان اس کی قسمت میں لکھا ہوا تھا رب نے۔

"جی میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ کو میں ٹھیک نہیں لگ رہی ہوں کیا؟" ابرش نے آنکھیں ٹپیپاتے پوچھا حالانکہ ضامن کی حالت دیکھ کر اسے ہنسی آئی ضامن نے اسے کچھ زیادہ ہی ہلکے میں لیا ہوا تھا۔

ضامن خود سے اس کے اور اپنے رشتے کے درمیان جو ایک ان دیکھی دیوار تھی وہ گرانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا سو ابرش نے پلان بنایا تھا رات کو۔

آج لاسٹ پیپر تھا آگے ان کو کچھ چھٹیاں ہونے والی تھی کاش کہ وہ بھی ضامن کے ساتھ ہنی مون پہ جاتی لیکن جانتی تھی کہ ضامن اس کے ساتھ کہیں جانے کے لیے راضی نہیں ہو گا اور ہنی مون تو دور کی بات وہ خود کو کسی طرح کی خوش فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"ہاں آپ ٹھیک ہیں۔۔۔بٹ آج بیہو تھوڑا اکورڈ سا کر رہی ہیں آپ۔۔۔!! جسٹ پیپر ہے اور آپ۔۔۔!؛"ضامن نے برش ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھا اور ابرش کی طرف پلٹا تھا ابرش اس کے قریب جھکی تھی۔

"یہ آپ کے لیے صرف ایک پیپر ہو گا لیکن میرے لیے خیر چھوڑیں سر جی آجائیں ناشتہ تیار ہے۔۔۔!؛"وہ سر جھٹکتے بات بدل گئی تھی۔

"اتنی جلدی ناشتہ۔۔۔ آج لگتا ہے پوری کلاس کے حصے کا پیپر آپ نے ہی کرنا ہے جیسے آپ کی تیاری ہے لگتا ہے پیپر نہیں جنگ کرنے جانا ہے آپ نے جس کی اس قدر تیاری کی جا رہی ہے مُجھے تو شاک لگا ہے۔۔۔" ضامن اپنی حیرت پہ قابو نہیں پا سکا آج ابرش اس کو حیران کیے جا رہی تھی۔

"جلدی کہاں ہے اب تو سات بجنے والے ہیں اور جنگ میں تو جانا ہے انڈیا کے خلاف آپ چلیں گے ساتھ۔۔" وہ ہنسی اور اس کے گالوں پہ ابھرتے گڑھے میں ضامن کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا تھا وہ اس لڑکی سے نفرت کے دعوے کرتا تھا لیکِن اب دل اس کی طرف کھیچا جا رہا تھا۔

ضامن کو توقع نہیں تھی کہ ابرش اتنی جلدی اپنے پرانے لائف سٹائل کو چھوڑ دے گی اس نے کچن کی زمہداری ابرش پہ ڈالی تاکہ یہ تنگ پرتے اسے چھوڑ کر چلی جائے تنگ بھی بہت زیادہ کرتا تھا لیکِن ابرش بھی ایک نام

کی تھی اس نے ضامن کے دل میں جگہ بنانے کی کوششیں جاری رکھی تھیں

۔

"آپ کو لگتا ہے میں آپ کے ساتھ جاؤنگا۔۔۔"ضامن نے سیل فون اٹھایا یہاں مس انعم کی کال آرہی تھی۔

"یہ صبح صبح کیوں کال کر رہی ہیں۔۔؟"ضامن نے دل ہی دل میں سوچا ابرش کی نظر بھی اس کے سیل فون پہ پڑ گئی تھی۔۔

مس انعم کیوں کال ہر رہی تھیں سر کو وہ بھی صبحِ صبح ابرش کا موڈ بہت خراب ہو گیا تھا ضامن اس کے بقول صرف اس سے بات کر سکتا تھا کسی اور لڑکی سے نہیں اور میم انعم ویسے تو بھی اسے زہر لگتی تھیں۔

"چلیں ناشتہ کر کے کے لیے۔۔۔!؛" وہ اس کا ہاتھ تھامے وہ باہر نکل آیا اس کا موڈ خوشگوار تھا تو انعم کی کال اس نے اگنور کی ابرش کے چہرے کے زویئے بدلتے دیکھ کر وہ اگنور کر گیا تھا کال۔

ابرش مسکرائی تھی کیونکہ اس کو خوشی ہوئی کہ ضامن نے اس کے لیے انعم کو نظر انداز کیا۔

"میں نے آج بہت دل سے ناشتہ بنایا ہے آپ کو کیا پسند ہے کھانے میں مجھے بتائیں آج سے میں ٹرائے کرونگی آپ کو آپ کی فیورٹ ڈشز بنا کر کھلاؤں گی۔۔۔" وہ ایکسائیٹڈ سی بولی ضامن کی زرا سی توجہ ہی اسے بہت اچھی لگتی تھی۔

"میں آپ جو بھی بنائیں گی کھالونگا۔۔۔" ضامن نے یکدم سے اپنے اوپر بے حسی کا خول چڑھایا تھا۔

"لیکن میں آپ کی پسند کی ڈشز بنانا چاہتی ہوں۔۔۔!؛" وہ اس کی سرد مہری کے باوجود چہک رہی تھی۔

"پہلے آج کا پیپر دیں پھر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے ہم نے۔۔۔۔۔ آپ کو میری پسند ناپسند جاننے کی ضرورت نہیں ہے لگتا ہے آپ بھول چکی ہیں ہمارے درمیان نارمل کپل جیسا کچھ نہیں ہے۔۔۔!؛" وہ ابرش کے چہرے پہ بس اتنی ہی دیر کی خوشی دیکھ سکتا تھا۔

It's not normal, but it can be normal, right, sir? We"
".can try

("نارمل نہیں ہے لیکن نارمل ہو تو سکتا ہے ناں سر جی کوشش تو کر سکتے ہیں ہم۔۔۔!؛") ابرش سنجیدہ ہوئی ضامن نے پھر سے ماضی یاد کروا دیا تھا۔

"آپ کرتی رہیں کوشش۔۔۔!؛"وہ ابرش کو بتا نہیں سکتا تھا کہ اسے ناشتے میں قیمے کا پراٹھا سب سے زیادہ پسند تھا بہت بار عائلہ اس کے لیے صبحِ صبح قیمے کا پراٹھا بناتی تھی۔

"لیکِن سر آپ نے سنا ہو گا کہ تالی ہمیشہ دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے آپ کوشش نہ کریں اور میں کرتی بھی رہوں تو کوئی فایدہ نہیں ہو گا ہمیں۔۔۔"وہ ضامن کے بدلتے موڈ کی وجہ نہیں سمجھ سکی تھی جو پچھلے چند پل کیسے ایک کیئر نگ انسان لگ رہا تھا اوُر اب ایک دم سے اجنبی۔

"آپ یہ جانتی ہیں کہ تالی دو ہاتھوں سے بجتی ہے لیکن کبھی کبھی تالی بجانے والے دونوں ہاتھ ایک ہی انسان کے ہوتے ہیں اوُر وہ تالئ آپ پہ بجتی ہے۔۔۔"وہ طنزیہ لہجے میں کہتا اٹھتے باہر نکل گیا تھا کیونکہ مزید یہاں بیٹھتا تو ابرش اوُر اس کے درمیان بحث ہو سکتی تھی ابرش کو خوش دیکھ کر اسے

عائلہ کی یاد آئی تھی کیا قصور تھا اُس کا وجہ تو عائلہ کی بربادی کی ابرش ہی بنی تھی۔

جب جب وہ سب بھولتے ابرش کی طرف بڑھنے کی کوشش کرتا عائلہ کی یاد آتی تو وہ سب بھول جاتا تھا عائلہ کو اس نے بہن کب سمجھا ہمیشہ بیٹی سمجھا تھا

۔

"سر کیوں اس طرح اچانک سے سٹریج بیہو کرتے ہیں جیسے وہ واقعہ وہ بھول ہی نہیں سکیں گے۔۔۔کیا میری غلطی اتنی بڑی تھی۔۔۔"وہ اپنی آنکھوں میں امنڈ آتی نمی صاف کرتے اٹھتے ضامن کے پیچھے چلی آئی تھی پیپر کے لیے وہ جتنی پرجوش تھی اب ساری خوشی مانند پڑ گئی تھی۔

.....

ابرش پیپر دے چکی تھی ضامن نے ابرش سے کوئی بات نہیں کی تھی پیپر کے دروان بھی ضامن نے ابرش کو پوری طرح سے نظر انداز کیا تھا ابرش کسک کر رہ گئی تھی پیپر ختم ہوا تو ضامن پیپرز جمع کرتے ملازم کو دیئے کہ وہ اس کے کیبن میں رکھ دیئے اور خود اس کو ایک چھوٹا سا کام تھا وہ اپنا کام کرتے واپس جا رہا تھا جب بے دھیانی میں وہ سامنے سائیکالوجی کے ڈیپارٹمنٹ سے نکلتی لڑکی سے ٹکرایا تھا وہ لڑکی فون میں بیزی تھی جس کی وجہ سے ضامن کو دیکھا نہیں پائی اور جھکتے اپنی بکس اٹھائی پر ضامن پہ نظر پڑی تو وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی تھی۔

وہ پہلے بھی ضامن کو دیکھ چکی تھی جس دن ضامن اور ابرش کا نکاح ہوا تھا اُس دن کے بعد سے وہ ضامن کو بھول نہیں پا رہی تھی کتنی بار تو اس نے کوشش بھی کی ضامن سے بات کرنے کی لیکن وہ کر نہیں سکی۔

ابھی سامنے ضامن عباس کو دیکھ کر اس کو ایک پل کے لیے یقین نہیں ہوا کہ وہ جس انسان کو دن رات سوچتی تھی وہ انسان اس کے سامنے کھڑا ہے۔

"آر یو اوکے۔۔۔"ہمیشہ والا سنجیدگی بھرا انداز جو ضامن کسی بھی سٹوڈنٹ سے بات کرتے بات اپناتا تھا دیدم تو ضامن کی آواز کے سحر میں ہی کھو گئی دل چاہا وہ بولتا رہے اور وہ سنتی رہے۔

"ہیلو مس آپ سن رہی ہیں۔۔۔؟"ضامن اس کی نظروں سے کوفت کا شکار ہوا وہ اسے ایک پل کے لیے ابرش جیسی لگی تھی جو اسے ایسے ہی دیکھتی تھی.

"پروفیسر ضامن۔۔۔"دیدم نے خوُد کو سنبھالا اور یہ احساس دلایا خود کو کہ وہ واقعی میں ضامن سے بات کر رہی ہے۔

"کوئی کام ہے آپ کو۔۔۔؟" ضامن اس لڑکی سے پہلی بار مل رہا تھا اس لیے نہیں جانتا تھا کہ وہ کچھ بھی جانتی تھی ہے اس کے بارے میں۔۔

"سر کیا آپ سے بات ہو سکتی ہے۔۔۔؟" وہ جھجک رہی تھی حالانکہ وہ کسی سے بھی بلا جھجک سب کہہ دیتی تھی لیکن سامنے ضامن تھا جس کے غصے سے ساری یورنیورسٹی ہی واقف تھی۔

"آپ مجھ سے بات کر رہی ہیں مس پہلے ہی۔۔۔!؛" ضامن نے آنکھیں گھمائی اسے ایسا لگا جیسے ابرش دیکھ رہی ہے اسے کہیں سے۔

جب جب اسے خود پہ کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوتی ابرش ہی دیکھ رہی ہوتی تھی اسے.

"نہیں میرا مطلب ہے آپ کا کنٹیکٹ نمبر مل سکتا ہے سر اصل میں آپ مجھے بہت پسند ہیں آپ سے بات کرونگی تو بہت اچھا لگے گا مجھے اگر آپ نمبر شئیر کر دیں تو۔۔۔؟" اس نے اپنے بالوں کو پیچھے کیا جو بار بار اس کر رخساروں سے ٹکرا رہے تھے۔

"کیوں لینا ہے تم نے ان کا نمبر۔۔۔؟" یہ آواز سنتے ضامن نے پلٹ کر پیچھے دیکھا یہاں سینے پہ بازو باندھے کھڑی ابرش نظر آئی تھی۔

"مس ملک۔!!" ضامن نے لب بھینچ لیے ابرش ضرور کوئی نہ کوئی ڈرامہ کریٹ کرنے والی تھی ابرش کی ضدی نیچر سے وہ شادی کے بعد اچھے سے واقف ہو چکا تھا.

"کیا مس ملک آپ سے بات کی میں نے؟ میں ان متحرمہ سے بات کر رہی ہوں انہیں کیوں چاہیے آپ کا نمبر؟"

"مس ابرش میں نے سر سے نمبر مانگا ہے آپ کو کیا مسلہ ہے ہاں یہ آپ کے ہسبنڈ ہیں لیکن اس کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ آپ کے علاوہ یہ کسی اور سے بات بھی نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔!؛" دیدم بھی خاصے ہوشیار اور تیز لڑکی تھی۔

"نہیں کر سکتے ہیں یہ کسی اور سے بات اور آپ کی آنکھیں کچھ اور ہی بتا رہی ہیں مُجھے۔۔۔۔" ابرش ضامن کے برابر میں آ کھڑی تھی کہ دونوں ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے دیدم یہ منظر نہیں دیکھ سکی تھی کیونکہ یہ اس کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا۔

"کیا نظر آ رہا ہے مس ابرش آپ کو میری آنکھوں میں۔۔؟" ضامن کے سامنے وہ لڑکی شاید لحاظ کر رہی تھی ورنہ اگر اس کے سامنے ابرش اکیلی ہوتی تو وہ بات بھی ایسے کرتی کہ ابرش ملک یاد رکھتی۔

"سٹاٹ اٹ گرلز مس ملک آپ جائیں ان کو میں خوُد دیکھ لونگا اینڈ آپ کو میں نے کچھ کہا تھا لیکن شائد آپ کی سمجھ میں میری بات آتی نہیں ہے کیوں ہر جگہ پہنچ جاتی ہیں آپ۔۔۔؟" ضامن پلٹتے ابرش کو دیکھنے لگا جو ہر جگہ ویسے ہی پہنچ جاتی تھی۔

ابرش اس کی بیوی تھی تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا کہ ابرش کہیں بھی چلی آتی آپنا حق جتانے کے لیے اوُر ضامن آسکی یہ حرکتیں برداشت کرتا رہتا چپ چاپ۔

"سر آپ اس کے لیے میری انسلٹ کر رہے ہیں۔۔۔؟" دیدم کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ دیکھ کر ابرش کے تو مانو سر پہ لگی تھی وہ جل بھن گئی تھی.

"اینف مس ملک یہ میرے لئے باقی سٹوڈنٹس جیسی ہیں آپ کی سوچ اس معاملے میں اتنی کنزرویٹو کیوں ہے جیسے آپ کے علاوہ میں کسی سے بات

بھی نہ کروں۔۔۔ جائیں یہاں سے آپ۔۔۔!؛"ضامن نے اب کی بار سختی سے کہا تو ابرش کے لیے وہاں رکنا مشکل ہو گیا تھا وہ جانا نہیں چاہتی تھی لیکن آگر نہیں جاتی تو ضامن اس پہ مزید غصہ کرتا وہ بھی اس لڑکی کے سامنے جس کو ابرش گھور رہی تھی جیسے کچا چبا جائے گی۔۔۔

ابرش کے جاتے اس لڑکی نے ضامن کو دیکھا تھا جو اب کافی سنجیدہ تھا.

"مس ایکس وائی زی میں کسی سے نمبر شئیر نہیں کرتا ہوں سو سوری اگر آپ کو مجھ سے کوئی بات کرنی ہے تو آپ یونیورسٹی ٹائم میں ہی کر سکتی ہیں مجھے نہیں لگتا ہے کہ اس کے لیے نمبر کی ضرورت پڑے گی ایکسکیوز می۔۔۔۔" وہ نکلتا چلا گیا اصل میں تو دل بے چین ہو رہا تھا جو اس نے ابرش کو ڈانٹ دیا ابرش کی جذباتی طعیبت سے وہ واقف تھا لیکِن یہ ضروری تھا ورنہ

ابرش ایسے ہی ہر جگہ پہنچ جاتی اس کو جب بھی کسی سے بات کرتے دیکھتی تو۔

"یہ تو اتنے غصیلے ہیں۔۔۔ بہتر ہیں مجھے ایسے ملتے ہی نہیں نمبر دینے سے انکار کر دیا کیا کروں کیسے نمبر ہوں میں ان سے۔۔؟" دیدم ناخنوں کو دانتوں سے کترتے سوچ میں پڑ گئی تھی۔۔

"ایسے تو نہیں جانے دوں گی میں کچھ نہ کچھ تو کرنا ہو گا آج مجھے سر کے ابرش کے تعلقات تو میرے سامنے ہیں میں اس صورتحال کا فایدہ اٹھا سکتی ہوں۔۔۔" وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی۔

"دیدم چلو گھر نہیں جانا ہے؟" اس کی دوست کلاس روم سے نکلی اور اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔

دیدم نے پلٹتے اسے دیکھا اور محض سر ہلا سکی وہ اپنی دوست کو یہ نہیں بتا سکی کہ وہ ضامن سے مل چکی ہے لیکن یہ ملاقات کوئی خاص خوشگوار ملاقات نہیں تھی بلکے یہ تو اس کے لئے بالکل بھی اچھی نہیں ہے۔۔

.....

ابرش بھاگتے باتھ رومز والی سائیڈ پہ آگئی تھی چہرے پہ ہاتھ رکھے وہ رو رہی تھی آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ وہ اتنی ہرٹ ہوئی تھی کہ آنکھوں میں آنسو آ گئے ضامن نے اسے ایک انجان لڑکی کے لیے ڈانٹا وہ یہ بات بھول نہیں پا رہی تھی۔ اس نے بیسن کے اگلے کھڑے ہوتے اس نے آئینے میں آپنا عکس دیکھا تھا کیا تھی وہ اور کیا ہو گئی تھی ضامن کی محبت میں کتنا بدل لیا تھا اس نے خود کو۔

پر آج صبح اور ابھی والے واقعے کے بعد اس کو لگ رہا تھا کہ ضامن کے لیے اس نے اب تک جو بھی کوششیں کی تھیں وہ بیکار جا رہی تھیں اس کو کچھ بھی حاصل نہیں ہوا تھا۔

وہ اپنے آنسو رگڑتے خود پہ ضبط کر رہی تھی لیکن آنکھیں بار بار بھیگ رہی تھیں کتنی ہی دیر وہ آئینے میں خود کو دیکھتی رہی کوئی دو تین گھنٹے تو وہ وہیں کھڑی رہی لیکن پھر بھی دل باہر جانے کا نہیں کر رہا تھا اپنا بیگ اور فون وہ کلاس روم میں بھول گئی تھی ضامن کو کسی لڑکی سے بات کرتے دیکھ کر وہ بدحواس ہوتے ضامن اور اس لڑکی کے قریب گئی تھی لیکِن وہاں جو ہوا وہ اس کا دل ٹکرے ٹکرے کر گیا تھا۔

"آپ بہت برے ہیں۔۔" پہلی بار اس نے ضامن سے شکایت کی تھی جس کا ضامن کو تو علم بھی نہیں تھا کہ وہ بے دھیانی میں وہ ابرش کو سب سے زیادہ ہرٹ کر چکا تھا۔

وہ مسلسل رو رہی تھی آگر ضامن اکیلے میں اسے کچھ زیادہ بھی کہہ دیتا تو اس کو برا نہیں لگتا لیکن اس لڑکی کے سامنے ضامن نے اس کو باتیں سنائی تھیں یہ وہ بھول نہیں پا رہی تھی بار بار دیدم کی طنزیہ شاطر مسکراتی نظریں اس کو یاد آ رہی تھیں۔۔

دوسری طرف کب سے کھڑا ابرش کا انتظار کر رہا تھا پچھلے ایک گھنٹے سے لیکن وہ آ ہی نہیں رہی تھی پہلے تو ضامن کو لگا کہ عائشہ کے ساتھ ہو گئی لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے عائشہ اسے ایڈمن آفس میں مل گئی تھی کسی کام کے سلسلے میں۔

اس نے ضامن کو بتایا کہ ابرش تو اس کے ساتھ ہے ہی نہیں وہ اکیلی ہے آپ کے پیچھے گئی تھی ابرش کا بیگ وہ ضامن کو دے چکی تھی ضامن نے ابرش کو کال کی تو اس کے بیگ میں پڑا سیل رنگ ہوا تھا ضامن نے ابرش کے بیگ سے فون نکال لیا تھا سکرین پہ اس کی کال رنگ ہو رہی تھی فرنٹ پہ لکھا ہوا تھا ہبی اوٗر ساتھ رومانٹک ہارٹ سی ایموجی لگی ہوئی تھی ضامن کا موبائل کچھ پروبلم کرنے لگا تو اس نے کچھ دن پہلے سیل چینج کیا تھا ورنہ اسے پتہ چل جاتا کہ نکاح کے بعد ابرش اس کو کافی تنگ کرتی رہی ہے۔

ضامن نے ملازم سے کہہ کر پیپرز اور ابرش کا بیگ گاڑی میں رکھوا دیا جب کہ اس نے ابھی تک ابرش کا سیل اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوٗا تھا۔

ابرش کے سیل پہ پاس ورڈ تھا جو کہ ضامن نہیں جانتا تھا اب وہ ابرش کو ڈھونڈتا بھی تو کیسے اتنی بڑی یورنیورسٹی میں ابرش کو ڈھونڈا اس کے لیے بہت مشکل تھا وہ کہاں ڈھونڈتا۔

اس نے ابھی تک ابرش کے ایسے غائب ہونے کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا۔

وہ خود ہی فزکس ڈیپارٹمنٹ کی طرف نکل آیا کہ شاید کلاس روم میں اسے ابرش مل جائے لیکن کلاس رومز کو ملازم لاکڈ کر چکے تھے وہ لب دانتوں تلے دباتے آس پاس دیکھ رہا تھا کہیں بھی اسے ابرش دور دور تک دکھائی نہیں دی اسے ابرش سے ایسی بے وقوفی کی توقع ہرگز نہیں تھی جانتا تھا اُس لڑکی کے سامنے ابرش کو ڈانٹ کر اس نے غلط کیا لیکن اب ابرش جو کر رہی تھی یہ بھی اس کے لیے قابلِ برداشت نہیں تھا۔

"ایک بار ہاتھ لگ جائیں میرے۔۔۔!؛" وہ مٹھیاں ایک دوسرے میں پیوست کیے یہاں وہاں دیکھ رہا تھا۔

"پروفیسر ضامن آپ کسے ڈھونڈ رہے ہیں کیا ابرش ملک کو ڈھونڈ رہے ہیں میں نے اُنہیں تقریباً دو گھنٹے پہلے باتھ رومز کی طرف جاتے دیکھا تھا اب پتہ نہیں وہ وہاں ہو نگی یا نہیں لیکن پہلے اُس طرف جا رہی تھیں وہ۔۔۔" ایک ملازمہ نے ضامن کو دیکھا تو وہ اس کے قریب آتے اسے ابرش کے بارے میں بتایا.

"واٹ واش رومز کی طرف۔۔۔!؛ بہت شکریہ۔۔۔" ضامن نے تیزی سے باتھ روم جاتے دروازہ کھولا تو سامنے ہی اسے ابرش آئینے میں خود کو دیکھتے نظر آئی تھی۔

" Miss Malik, you are here and you realize how long I have been waiting for you. This is a very wrong move. At least you could have told me what you have done..."

("مس ملک آپ یہاں ہیں اور آپ کو احساس ہے میں کب سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں بہت غلط حرکت ہے یہ جو آپ کر چکی ہیں کم سے کم بتا تو دیتی آپ۔۔۔؟")

ضامن دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا اور ابرش اس کی آواز سنتے پلٹ کر اسے دیکھ رہی تھی۔

" Since when did you start worrying about me, sir?"

"آپ کو میری فکر کب سے ہونے لگ گئی سر جی۔۔۔؟" ابرش نے طنز کیا حالانکہ اس کی سرخ آنکھیں اس کے رونے کی گواہی دے رہی تھیں وہ کافی دیر سے رو بھی تو رہی تھی۔

"آپ ایسی حرکت کر کے کیا ثابت کرنا چاہ رہی ہیں آپ کو کم سے کم اتنا احساس تو ہونا چاہیئے تھا کہ آپ کسی کو انفارم ہی کر دیتی۔۔۔!؛" وہ جھنجھناتے آگے بڑھا تو ابرش نے دیوار سے ٹیک لگائی ضامن پہ جو غصہ آیا ہوا تھا وہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا ضامن نے آج پہلی بار اسے اتنا ہرٹ کیا تھا ورنہ آگر کوئی معمولی بات ہوتی تو اب تک ابرش بھول چکی ہوتی کیونکہ ضامن اس کے پیچھے کافی خوار ہو چکا تھا پچھلے دو گھنٹوں سے۔

"کس کو انفارم کرتی میں ؟ آپ کو فرق پڑتا ہے میرے ہونے نہ ہونے سے۔۔۔؟" وہ آگے بڑھی ضامن اس کی سرخ آنکھوں دیکھتا نظریں چرا گیا تھا۔

"یہ کیسا سوال ہے مس ملک۔۔۔؟ چلیں آئیں ہم کافی لیٹ ہو چکے ہیں مزید لیٹ ہوئے تو بہت دیر ہو جائے گی۔۔۔ آج تو لاسٹ پیپر تھا میں نے سوچا تھا ہم جلدی گھر چلے جائیں گے لیکن آپ کی وجہ سے ہم پہلے سے بھی زیادہ لیٹ ہو چکے ہیں آپ کو سوگ منانے کے لیے یہ ہی جگہ ملی تھی۔۔۔!؛" وہ ابرش پہ آیک نظر ڈالتے بولا تو ابرش نے سر جھٹکا تھا۔

اوٗر قدم باہر کی طرف بڑھاتی کہ ضامن نے اسے اپنی طرف کھینچا وہ اس کی بانہوں میں آن گری تھی ابرش نے خوٗد کو سنبھال لیا ورنہ وہ ایسے اچانک کھینچنے کی وجہ سے گر بھی سکتی تھی۔

"پہلے جواب دیں میری بات کا۔۔۔!؛" وہ اس کی پشت کو آپنی انگلیوں سے سہلا رہا تھا ابرش کو سرد لہریں اپنے وجود میں سرایت کرتی محسوس ہوئی تھیں۔

" You're the one saying we're late, so we'll waste more time talking. Come on, anyway, I'm not that important to you that you should care about my every moment. You should have left me and gone. ...I would have saved your life"

" آپ ہی تو کہہ رہے ہیں ہم لیٹ ہو چکے ہیں تو پھر باتوں میں مزید وقت ضائع ہو گا چلیں ویسے بھی میں آپ کے لیے اتنی امپورٹنٹ نہیں ہوں کہ آپ میرے پل پل کی خبر رکھیں آپ کو تو مُجھے چھوڑ کر چلے جانا چاہیے تھا

آپ کی جان چھوٹ جاتی مجھ سے۔۔۔"وہ طنزیہ بولی ضامن اس سے نفرت بھی تو اتنی ہی کرتا تھا تو پھر کیوں ابھی تک یہاں موجود تھا اُسے تو چلے جانا چاہیے تھا ابرش کو چھوڑ کر۔

"آپ میری زمہ داری ہیں پھر کیسے چھوڑ کر چلا جاتا آپ کو۔۔۔ویسے بھی اتنا کچھ میں نے آپ کو کہا نہیں تھا جتنا آپ ری ایکٹ کر رہی ہیں آپ اپنی حرکتوں پہ بھی غور کریں میں یہاں پروفیسر ہوں ہزاروں سٹوڈنٹس سے مُجھے بات کرنی پڑتی ہے آپ کیا ایسے ہی ہر جگہ پہنچ جائیں گی میرے پیچھے۔۔۔!؛"ضامن اس کی مزاحمت کے باوجود اس کو چھوڑ نہیں رہا تھا اور ابرش اس کے رویئے سے پریشان تھی۔

وہ ایک پل میں اپنے دل کے بہت قریب محسوس ہوتا تھا جیسے اس انسان کو وہ صدیوں سے جانتی ہو اور آگلے ہی پل وہ پھر سے اجنبیت۔

ابرش اب تھک چکی تھی آج دیدم کے سامنے ضامن کی ڈانٹ نے اس کو جیسے بہت کچھ سوچنے پہ مجبور کر دیا تھا وہ ابرش ملک تھی جس پہ لوگوں کے رویئے کم ہی اثر انداز ہوتے تھے وہ لوگوں کو بہت کم سوچتی تھی اور اسے اس بات سے بھی فرق نہیں پڑتا تھا کہ لوگ اس کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔

"میں آپ کے پیچھے کیوں نہیں آسکتی ہوں۔۔۔!؛" اپنے آنسوؤں پہ بہت مشکل سے ضبط کیا ورنہ تو آنکھیں بار بار بھیگ رہی تھیں۔

" Because we are at the university, this is not our personal life. You can come here to ask anything. If you don't like something, you can tell me at home. But here, in front of our teachers, you

should be a little more careful. I have the respect,

"...but you

"کیونکہ ہم یونیورسٹی میں ہیں یہ ہماری پرسنل لائف نہیں ہے یہاں آپ پہنچ جائیں کچھ بھی پوچھنے کے لیے آگر آپ کو کوئی بات اچھی نہیں لگتی ہے تو آپ مجھے گھر میں بتا سکتی ہیں لیکن یہاں اوئر ٹیچرز کے سامنے آپ کو تھوڑا سا خیال رکھنا چاہیے میری بھی ہوئی عزت ہے لیکن آپ تو۔۔۔" وہ ابرش کو ہی قصوروار سمجھ رہا تھا اس کے نزدیک غلطی ابرش ملک کی ہی تھی جو دیدم اور اسے بات کرتے دیکھ کر ان کے قریب آئی تھی ضامن کے نزدیک یہ غلط تھا۔

"آپ میری فیلنگز نہیں سمجھ سکتے ہیں سر۔۔۔" وہ تاسف سے سر ہلاتے جیسے افسردہ تھی۔

"آپ کو جو بھی سمجھانا ہے گھر چل کر سمجھایئے گا اس وقتِ کافی ٹائم ہو گیا ہے ساری یورنیورسٹی خالی ہو چکی ہے اور آپ کو یہیں ساری باتیں کلئیر کرنی ہیں کیا۔۔۔؟" ضامن اس کی کلائی تھامے باہر نکل گیا یہاں ساری یورنیورسٹی سنسان پڑی تھی۔

"میں نکل رہی تھی روکا آپ نے تھا غلطی آپ کی ہے سر میری نہیں تو مجھے قصوروار ٹھہرانے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔ ہم لیٹ آپ کی وجہ سے ہوئے ہیں میری وجہ سے نہیں۔۔۔"

"اچھا آپ کے نزدیک لیٹ ہم میری وجہ سے ہوئے ہیں تو جو پچھلے دو گھنٹوں سے میں آپ کا انتظار کر رہا تھا وہ کیا ہے۔۔۔؟" ضامن نے ابرو اچکائی اب ضامن نے گھر جانے تک ابرش کو اسی بات کا طنعہ مارنا تھا کہ وہ ضامن کی وجہ سے نہیں ابرش کی وجہ سے لیٹ ہوئے ہیں۔

"میں ڈیپریسڈ تھی اس لیے۔۔۔!؛" ابرش نے بھیگی نظریں چرائی۔

"اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پہ آپ پریشان ہونا شروع ہو جائیں گی تو زندگی میں آگے چل کر آپ کے لیے بہت مشکل ہو گی۔۔۔" وہ دونوں پارکنگ میں آ چکے تھے ابرش کے لیے فرنٹ ڈور کھولتے وہ ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھتے گاڑی سٹارٹ کرتے یورنیورسٹی سے نکالنے روڈ پہ ڈال چکا تھا۔

ابرش خاموش تھی اور ضامن بھی خاموش تھا دونوں میں مزید کوئی بات نہیں ہوئی تھی ضامن نے آج یورنیورسٹی میں انعم کو اگنور کیا تھا اُس سے بات نہیں کی حالانکہ انعم نے اس سے کافی کوشش بھی کی بات کرنے کی۔

پردیدم کی وجہ سے ضامن اور ابرش میں پھر بھی تلخ کلامی ہو گئی تھی۔

وہ لب بھینچے سنجیدگی سے ڈرائیو کر رہا تھا اچانک سے اس کی نظر کراچی کے مشہور ہوٹل پہ گئی یہاں اس نے ایک دو بار عائلہ کے ساتھ لنچ کیا تھا جب وہ بابا کے ساتھ کراچی آتے تھے بابا اپنے کام میں بیزی ہو جاتے تو ضامن عائلہ کو باہر گھمانے لے جاتا تھا۔

آج اس کا دل چاہا وہ ابرش کے ساتھ یہاں لنچ کرے جب سے ابرش رخصت ہو کر اس کے ساتھ رہ رہی تھی ضامن ابرش کو کہیں نہیں لے جا سکا تھا۔۔ابرش خاموش تھی اسے تو یہی تھی کہ وہ دونوں گھر جا رہے ہیں پر حیرت ہوئی جب گاڑی ہوٹل کی پارکینگ میں رکی تھی لیکِن ابرش نے زیادہ نوٹ نہیں کیا کی شاید ضامن کو کوئی کام ہو۔

"آجائیں لنچ یہیں سے کر کے جائیں گے ہم۔۔۔یوں سمجھ لیں پیپرز ختم ہونے کی خوشی میں پارٹی دے رہا ہوں آپ کو مس ملک کیا یاد کریں گی آپ کا ہسبنڈ کتنا اچھا تھا۔۔۔!؛" تھا لفظ پہ ابرش کے دل نے بیٹ مس کی۔۔

ضامن اوَر اس کا ساتھ کیا تھوڑے ٹائم کے لیے تھا جو ضامن اس کے ساتھ یہ سفر خوشگوار بنانے والا تھا۔

ضامن اسے فیملی کیبن میں لے آیا یہاں رش بہت زیادہ نہیں تھا کچھ لوگ تھے جو اپنی فیملیز کے ساتھ بیٹھے لنچ انجوائے کر رہے تھے۔

ضامن نے مینو کارڈ اٹھایا اوَر ڈشز دیکھنے لگا ابرش نے بس فرائیڈ فش آرڈر کی تھی اس کو خوشی بھی ہو رہی تھی پہلی بار وہ ضامن کے ساتھ باہر کہیں آئی تھی اوَر اس کے ساتھ لنچ کر رہی تھی۔

ویسے تو اس نے دوستوں کے ساتھ بہت ساری پارٹیاں کی ہوئی تھیں ہر ویک کے اینڈ پہ ان کی پارٹی ہو رہی ہوتی تھی لیکِن یہ پارٹی ضامن کے ساتھ ہونے کی وجہ سے ابرش کے لیے بہت اہم تھی۔۔

ضامن نے بھی فش اوَر ساتھ سلیڈ منگوایا تھا دونوں کھانے کے دوران خاموش رہے اوَر کھانے کے بعد ضامن نے ٹائم دیکھا تو دن کے چار بج رہے تھے۔

ابھی ٹائم تھا آج ابرش اس کے ساتھ تھی تو وہ اسے شاپنگ کروانے کا سوچتے اب کراچی شاپنگ مال کی طرف گاڑی موڑ چکا تھا۔

ابرش کا موڈ یونی سے نکلتے وقت جتنا خراب تھا اب ضامن کے ساتھ شاپنگ کا سوچتے اوَر لنچ کرتے اس کا موڈ بدل گیا تھا اب ابرش خوشی خوشی شاپنگ

کرنے والی تھی ضامن اسے سب سے پہلے لیڈیز ڈریسز کی شاپ پہ لے آیا تھا اس شاپ سے وہ اکثر عائلہ کے لیے شاپنگ کرتا تھا۔

ابرش ایسے کپڑے نہیں پہنتی تھی پر آج اس نے خود ہی اپنے لیے فراک لی تھیں ساتھ ٹروزار اور کچھ دوسرے ڈریسز لیتے وہ اپنے بیگ سے کارڈ نکالتی کہ ضامن نے پہلے ہی بل پے کر دیا تھا۔

ابرش نے محسوس کیا تھا جب سے ان کا نکاح ہوا تھا نفرت کے دعوے کرنے کے باوجود ضامن اس کا خرچا اٹھا رہا تھا لیکِن ابرش ملک کو یہ گوارہ نہیں تھا وہ اس سے بس محبت کی طلب گار تھی اور اسے ضامن عباس سے کچھ نہیں چاہیئے تھا۔

"آپ واپس لیں کارڈ میں اپنے کارڈ سے شاپنگ کرونگی۔۔۔ آپ تو مجھ سے نفرت کرتے ہیں پھر کیوں کر رہے ہیں یہ۔۔۔ میں آج تک اپنا سارا خرچا

خوُد اٹھاتی آئی ہوں آگے بھی اٹھا سکتی ہوں۔۔۔!؛"وہ ضامن سے کارڈ واپس لینے کا کہہ رہی تھی۔

"مس ملک یہاں بات بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے ویسے بھی آپ میری بیوی ہیں میری زمہ داری۔۔۔!؛"

"زبردستی کی زمہداری۔۔۔!؛"ابرش اوٗر وہ دونوں ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے جب کہ سیل گرل انہیں دیکھے جا رہی تھی ہونقوں کی طرح۔

"جو بھی ہو میں اپنی زمہ داریوں سے غافل نہیں ہوتا ہوں جب تک آپ میرے نکاح میں ہیں آپ میری ہی زمہ داری رہیں گی۔۔۔!؛"ضامن نے اسے اشارہ کیا تھا کہ وہ بات یہیں ختم کر دے۔

"تو پھر تو میں آپ کی زندگی بھر کی زمہ داری ہوئی ناں سر جی۔۔" ابرش ضامن کا خود کے لیے پوزسیو ہونا دیکھتے دل ہی دل میں مسکرائی تھی لیکن چہرے پہ سنجیدگی برقرار رکھی تھی۔

"میں نے یہ نہیں کہا اگر آپ خوُد کو کسی خوش فہمی میں مبتلا کرنا چاہتی ہیں تو یہ آپ کا مسلہ ہے میرا نہیں مس ملک۔۔۔!؛" ضامن نے شانے اچکائے تو ابرش لب بھینچ گئی مجال ہے جو یہ بندہ اسے چند لمحوں کے لیے بھی خوش ہونے دے۔

ہر بار پہلے خود ہی ایسی بات کر دیتا جس سے ابرش خوش فہمی میں پڑ جاتی اور آگلے ہی پل ضامن اسے کوئی نئی بات کر دیتا کہ ابرش کا موڈ ہی سپوئل ہو جاتا۔

"انہہ آپ بس یہ ہی کہہ سکتے ہیں۔۔۔" وہ اس کو دیکھتے پاؤں پٹختے سائیڈ پہ ہو گئی اس کو اتنے سارے ڈریسز پسند آ رہے تھے ویسے تو مام اور اس کے سارے ڈریسز گل ریڈی کرتی تھی لیکِن اب ضامن اسے لے آیا تھا تو ابرش نے یہیں سے شاپنگ کرنا ہی بہتر سمجھا تھا۔

"مُجھے اوَر بھی ڈریسز لینے ہیں۔۔۔!؛" ابرش دیکھنا چاہتی تھی کہ آخر ضامن کب تک برداشت کرتا ہے اس کی یہ نوٹنکی۔

"تو میری شکل کیا دیکھ رہی ہیں خریدیں جو خریدنا ہے اتنا ٹائم نہیں ہے کہ سارا دن اس شاپ پہ ہی کھڑے رہیں ہم۔۔۔!؛" ضامن ابرش کی توقع کے برعکس بولا تھا حالانکہ ابرش کو لگ رہا تھا کہ وہ انکار کر دے پہلے ہی اتنے ڈریسز وہ لے چکی تھی اب مزید نہ لے لیکن ضامن نے انکار نہیں کیا تھا۔

ابرش کی نظر نائٹیز پہ گئی اس نے ایک ریڈ کلر کی نائیٹی دیکھی جو اسے بہت پسند آئی تھی اس نے ٹرائے کرنے کا سوچا اور چینجنگ روم میں چلی گئی۔

ضامن ایک طرف کھڑا بظاہر تو سیل یوز کر رہا تھا لیکن ابرش پہ اسے بے انتہا غصہ آیا ہوا تھا یہ غصہ ڈریسز خریدنے کی وجہ سے نہیں تھا بلکے ابرش جو اتنا ٹائم لگ رہی تھی اس کا غصہ تھا۔

"مس ملک۔۔۔" وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے چینجنگ روم میں بند تھی۔

"خود ہی دیکھنا پڑے گا۔۔۔!؛" وہ چینجنگ روم کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول کر آندر بڑھا اسے دیکھتے ابرش کی نظروں میں حیرت ابھری تھی۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔!؛" ابرش نے اپنے سینے پہ نائٹی رکھتے خود کو چھپایا تھا۔ جو اس سے سنبھالی ہی نہیں جا رہی تھی کتنی کوشش کر چکی تھی۔

"آپ اتنے ٹائم سے اندر ہیں آپ۔۔۔!؛" ابرش کے چہرے پہ پھیلی تشویش وہ دیکھتے آگے بڑھا تھا۔

"وہ یہ کھل نہیں رہا ہک۔۔۔۔" نائٹی کا ڈوری اس کے بلاؤز کے ہک میں پھنس چکی تھی وہ کب سے کوشش کر رہی تھی لیکن ناکام رہی تھی۔ اس نے پوری کوشش کی اسے خود بھی احساس تھا کہ کافی ٹائم ہو گیا ہے لیکِن وہ کیا کرتی نہ تو وہ ضامن کو بلا سکتی تھی اوٗر نہ ہی وہ یہ خود کر پا رہی تھی۔

.....

"یہ کب سے کھڑی ہیں آپ۔۔۔؟" ضامن نے آہستگی سے اس کی نائٹی ٹھیک کرتے اس کی پشت کو سہلایا ابرش نے آنکھیں میچ لی تھیں۔

"یہ پتہ نہیں کیسے ہو گیا میں کوشش کرتی رہی لیکن الگ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔!؛" ابرش نے سائیڈ پہ ہوتے نائٹ چینج کی اوڑ اپنا ڈریس ٹھیک کرتے بولی ضامن سے اسے جھجک محسوس ہوئی لیکن پھر بھی یہ تو ان کے درمیان ہونا ہی تھا آخر دونوں میاں بیوی تھے۔

"تو آواز دے دیتی آپ۔۔۔ خیر چلیں۔۔۔!؛" ضامن نے اپنی گردن کو انگلیوں سے سہلایا اس پل ابرش کا نازک سراپا اسے خوُد کی طرف بری طرح سے اٹریکٹ کر رہا تھا پہلی بار وہ ایسی صورتحال میں خود پہ ضبط کھو رہا تھا ابرش تھوڑی دیر پہلے اس کے قریب تھی۔۔۔ اس کے بعد ضامن کے لئے مشکل تھا ابرش سے دوری برقرار رکھنا۔

"جی چلیں۔۔!؛" صرف ڈریسز میں ہی انہیں اچھا خاصا وقت لگ گیا تھا ضامن اسے پھر دوسری چیزیں دلانے باقی شاپز پہ لے گیا ابرش نے شاید ہی

پہلے کبھی زندگی میں اتنی شاپنگ کی تھی جتنی اس نے آج ضامن کے پیسوں سے کی تھی ہر چیز خریدی جو اسے پسند آرہی تھی اور حیرت کی بات یہ تھی کہ ضامن نے بھی اس کو منع نہیں کیا جو اس کا دل کرتا وہ خرید لیتی ہاں بس ضامن کو جلدی تھی تو اس بات کی کہ ان کی شاپنگ کمپلٹ ہو جائے کچھ رہ نہ جائے۔۔۔۔شاپنگ میں جلدی کرتے کرتے بھی انہیں رات کے آٹھ تو بج ہی گئے تھے وہ تھکے سے گھر میں داخل ہوئے ابرش تو پہلی بار اتنا چلی تھی اور حد سے زیادہ تھک چکی تھی۔

ضامن نے ساری چیزیں اندر رکھی اور خود کچن میں چلا گیا پانی پیتے وآپس آیا اور فریش ہونے چلا گیا ضامن رات کو سونے سے پہلے کوفی پیتا تھا اب ضامن کے لیے کوفی ابرش بناتی تھی۔

سوابرش نے پہلے ضامن کے لیے کوفی بنائی اور پھر خود چینج کرنے وہ باتھ روم چلی گئی۔

اس نے وہی ریڈ نائیٹی پہنی جو اس نے خریدی تھی وہ بہت ڈیپ تھی گھٹنوں سے اوپر آرہی تھی اس نائیٹی میں جیسے اس کے نازک بدن کی رعنائیاں مزید ابھر رہی تھیں اس نے ایک نظر آئینے میں خود کو دیکھا تھا پلان پہ کام بھی کرنا تھا لیکن حد سے زیادہ گھبراہٹ بھی ہو رہی تھی اسے اگر ضامن غصہ کرتا تو پھر کیا ہوتا۔

"میں کیا کروں۔۔۔"نائٹی کا گاون پہنتے اس کی ڈوریاں باندھتے ابرش کنفیوژ سی تھی کتنے دن ہو گئے تھے اسے ضامن کے ساتھ رہتے ہوئے لیکن ابھی تک ان کے رشتے میں کوئی بہتری نہیں آئی آج بھی وہ ڈے ون پہ کھڑے تھے۔

"جب تک سر کا اور میرا رشتہ مکمل نہیں ہو گا ہمارے درمیان کچھ ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔" وہ آئینے میں آپنا عکس دیکھ رہی تھی ہاتھ کپکپا رہے تھے۔

وہ ہمت کرتے واپس کمرے میں آئی ضامن کو فی ختم کر چکا تھا اور اب بیڈ پہ شرٹ لیس لیٹا تکیے کو سینے میں بھینچے نجانے کن خیالوں میں گم تھا اور دروازہ کھلنے کی آواز پہ اس نے پلٹ کر ابرش کو دیکھا اس کا حسن سراپا دیکھا تو نظریں چندھیا سی گئی تھیں نائٹی کا گاون باریک تھا اور نائیٹی میں ابرش اس قدر خوبصورت لگ رہی تھی کہ ضامن کے لیے نظریں ہٹانا مشکل ہوا تھا۔

ابرش کی بات کی جائے تو وہ حد سے زیادہ گھبرائی ہوئی تھی ایک طرف دل کہہ رہا تھا کہ وہ شوہر ہے رشتہ مکمل ہو گا تو ہی سب ٹھیک ہو گا لیکن دوسری طرف دماغ دل کے خیال کی نفی کر رہا تھا۔

کھڑکی کے پردے ہلے تو اس کا دھیان کھڑکی سے باہر گیا تھا یہاں بارش والا موسم بنا ہوا تھا آسمان پہ کالے بادلوں کا ڈھیر اتھا اور تیز ہوائیں چل رہی تھیں مؤسم کافی خوشگوار تھا۔

ابرش کے لیے یہ مؤسم اس کے کئی جذبات کو ابھر گیا تھا ضامن ہنوز اسے دیکھے جا رہا تھا لیکن کچھ ہی دیر میں باہر بارش شروع ہو گئی تو ابرش نے ٹیرس کا دروازہ کھولا۔۔

ضامن ابرش ہڑبڑاتے سیدھا ہو چکا تھا ابرش کے دوتشنہ روپ کو دیکھتے اس کی پیٹھ کو گھورا۔

"یہ وہ جان بوجھ کر رہی ہیں۔۔۔!؛"جو ان جذبات کو تھپکی دیتے سلایا تھا لیکِن یہ بھی کہاں ممکن تھا دل بے چین ہو رہا تھا۔

وہ زیادہ دیر خود پہ کنٹرول نہیں رکھ سکا اور بیڈ سے اٹھتے چپل پاؤں میں گھستے وہ ابرش کے پیچھے ٹیرس کی طرف چلا گیا۔

.....

ابرش ٹیرس پہ تو آچکی تھی لیکن اب ٹھنڈک کا احساس ہو رہا تھا اس نے اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے سے رگڑتے انہیں گرمائش پہنچانے کی کوشش کی۔ اس کو آیسا موسم نہیں پسند تھا ناہی باقی لڑکیوں کی طرح ابرش کو بارش پسند تھی پر آج نجانے کیا ہوا کہ وہ بارش میں بھیگنے چلی آئی شاید کمرے میں رہتی تو اس سے کوئی نہ کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جاتی جو بعد میں اس کے لیے نقصان کا باعث بنتی۔

اس نے آپنے گاؤں کی ڈوریاں مزید کس کر باندھی تھیں آور ایک گہرا سانس بھرا فخال ٹیرس کے بنے شیڈ کے نیچے کھڑے وہ باہر برستی بارش دیکھ

رہی تھی پھِر کچھ سوچتے وہ بارش میں بھیگنے لگی شادی کے بعد اس میں یہاں اوَر بہت سی تبدیلیاں آئی تھیں وہیں یہ تبدیلی بھی آئی تھی کہ وہ اب بارش میں بھی بھیگ رہی تھی۔

ضامن ٹیرس پہ آیا تو اسے ابرش بارش میں بھیگتی نظر آئی جس کا گاؤن اب تقریباً گیلا ہو چکا تھا ضامن کو کوفی پینے کے بعد عجیب سا محسوس ہو رہا تھا جیسے سر بھاری بھاری سا۔ وہ اپنا سر ہاتھوں میں تھامے ابرش کے قریب آیا جو پوری طرح سے بارش میں بھیگنے میں مگن تھی۔

اسے ارگرد کا ہوش نہیں تھا نہ ہی وہ ضامن کی آمد کو محسوس کر سکی تھی۔

اس کا گاون اس کے بدن سے چپکا اس کی خوبصورتی کو نکھار رہا تھا ضامن کی آنکھوں میں خماری سی بھری تھی۔

ابرش کو آس پاس کا احساس نہیں تھا جب ضامن کی نظروں کی تپش اسے اپنے وجود پہ محسوس ہوئی تو اس نے مڑ کر ضامن کو دیکھا جو شرٹ لیس سینے پہ بازو باندھے اسے دیکھ رہا تھا لیکِن آگے نہیں بڑھا تھا وہیں کھڑا تھا اس کی آنکھوں کی بدلتی رنگت دیکھتے ابرش کی بیک بون میں سرد لہر سرایت کر گئی تھی۔۔۔۔ضامن کوفی پہ چکا تھا اسے گھبراہٹ ہوئی ضامن کا سر گھوم رہا تھا وہ ابرش کی پشت اپنے سینے سے لگاتے اس کی گردن پہ اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑنے لگا یہ پہلی بار تھا ضامن اس کے اتنے قریب آیا تھا کہ ابرش کو اس کے بھاری ہاتھوں کا لمس اپنے اتنے قریب محسوس ہوا تھا۔

چہرے میں تیرے

خود کو میں ڈھونڈوں

آنکھوں کے درمیان

تو اب ہے اِس طرح

خوابوں کو بھی جگہ نہ ملے

یہ موسم کی بارش

یہ بارش کا پانی

یہ پانی کی بوندیں

تجھے ہی تو ڈھونڈیں

یہ ملنے کی خواہش

یہ خواہش پُرانی

ہو پوری تجھی سے میری یہ کہانی

کبھی تجھ میں اُتروں

تو سانسوں سے گزروں

تو آئے دل کو راحت

میں ہوں بے ٹھکانا

پناہ مجھ کو پانا

ہے تجھ میں دے اجازت

نہ کوئی درمیان

ہم دونوں ہیں یہاں

پھر کیوں ہے تُو بتا فاصلے

یہ موسم کی بارش

یہ بارش کا پانی

یہ پانی کی بوندیں

تجھے ہی تو ڈھونڈیں

وہ ابرش کے بال جو بارش کی وجہ سے بھیگ چکے تھے انہیں اس کے بائیں کندھے پہ شفٹ کرتا اس کی سائیڈ گردن کو ہونٹوں سے چومنے لگا تھا۔۔

"سر پلیز۔۔۔!؛" ابرش کو معلوم تھا کہ اس کی مزاحمت بھی آج ضامن کے بھڑکتے جذبات پہ پل نہیں باندھ سکے گی ضامن کا پورا وجود انتہائی گرم تھا ابرش کو ایسا لگا جیسے اس کے ہونٹوں کو کسی دہکتے انگارے سے کم نہیں تھے۔

"مس ملک۔۔۔۔" وہ ابرش کے گاؤن کی ڈوریاں کھینچتے توڑ چکا تھا ابرش کا نیٹ کا گاون اس کے وجود سے سرکتے زمین بوس ہؤا تھا۔

"ابرش کی سٹرپ اپنی انگلیوں میں پھنساتے ضامن نے جھٹکے سے ابرش کو اپنے سامنے کیا جس کی پلکیں بارش کے پانی سے بھیگ چکی تھیں اُنہیں اپنے ہونٹوں سے ہولے سے چھوا۔

"آپ کو پتہ ہے۔۔۔!؛"

"کیا۔۔۔؟" ابرش نے جو ڈرنک ملائی تھی ضامن کی کوفی میں اس کی ڈوز بہت ہیوی تھی ابرش جانتی تھی کہ اب ضامن اپنے حواس میں نہیں رہے گا اس کی آنکھوں کا رنگ سرخ ہو چکا تھا۔۔

"کیا نہیں پتہ مجھے سر۔۔۔" وہ ضامن کے کندھوں پہ ہاتھ رکھتے اس کی ناک سے ناک سہلاتے خماری سے بولی تھی ضامن کو مکمل پانے والی تھی یہ احساس اس کو خوش کر رہا تھا۔

"آپ بہت خوبصورت ہیں۔۔۔" وہ اس کی سٹرپ کندھوں سے نیچے سرکاتے اس کے دودھیا کندھوں پہ ہونٹ رکھ گیا ابرش مسکرائی ان عنابی ہونٹوں نے پہلی بار اس کی تعریف کی تھی مسکرانا تو بنتا تھا۔

دل نے عبادت کی ہے

تیری ہی بس چاہت کی ہے۔

وہ اس کے ہونٹوں پہ آپنے ہونٹ رکھتے ضامن کو کس کرنے لگی جس میں ضامن نے اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا اس کو زمین سے اٹھاتے اس کی ٹانگوں کو اپنی پشت پہ لاک کرتے ضامن اس کے ہونٹوں کو دیوانوں کی طرح چوس رہا تھا۔

ابرش کے ہونٹوں کے ساتھ آنکھیں بھی مسکرا رہی تھی وہ اتنی خوش تھی ضامن کو اس کی ناز کی اپنے قریب محسوس ہوئی تو دل پہ جیسے ضبط کے لگائے سارے پہرے گرتے چلے گئے تھے وہ اس کے ہونٹوں کو پوری شدت سے قید کیا ہوئے تھا۔

یہ ملنے کی خواہش

یہ خواہش پُرانی

ہو پوری تجھی سے میری یہ کہانی

(نانانا...لالالا...)

ہواؤں سے تیرا پتا پوچھتا ہوں

اب تو آ جا تُو کہیں سے

پرندوں کی طرح

یہ دل ہے سفر میں

تُو ملا دے زندگی سے

بس اتنی التجا

تُو آ کے اِک دفعہ

جو دل نے نہ کہا جان لے۔۔

یہ موسم کی بارش

یہ بارش کا پانی

یہ پانی کی بوندیں

تجھے ہی تو ڈھونڈیں

یہ ملنے کی خواہش

یہ خواہش پُرانی

ہو پوری تجھی سے میری یہ کہانی۔۔

ابرش کی سانس پھول چکی تھی لیکن اس نے ضامن کو نہ تو خود سے الگ کیا آور نہ ہی اسے کس کرنا چھوڑا تھا ٹیرس میں برستی بارش میں اب ضامن بھی پوری طرح سے بھیگ چکا تھا ابرش کو بے ساختہ ٹھنڈ سی محسوس ہوئی کیونکہ اب ہوائیں تیز ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔

"اے وایفی کیا ہوا؟" آج تو ضامن نشے میں ہونے کی وجہ سے ابرش کو شاک پہ شاک دے رہا تھا شاید ہی پہلے اس نے کبھی ابرش کو وایفی نام سے پکارا تھا اس نے جب جب بھی ابرش کو بلایا ہمیشہ "مس ملک" کے نام سے ہی بلایا۔

"سر آپ۔۔۔" وہ اس کی بھیگی بیرڈ پہ انگلیوں کو سہلاتے مسکرائی تھی جبکہ اس کا ڈمپل دیکھ کر ضامن نے آج پوری شدت سے اس کے رخساروں پہ بنتے اس گڑے پہ اپنے ہونٹ رکھے۔

ابرش کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی شدید جلن کا احساس ہوا تھا ضامن تو آج اس کو اپنی شدتوں سے بوکھلانے پہ مجبور کرنے والا تھا۔

"اندر چلیں سردی ہے۔۔۔!؛" ابرش نے اس کے کندھوں پہ ہاتھ رکھا اور ضامن نے مسکراتے اس کو خود میں بھینچا تھا۔۔

اوُر اسے بانہوں میں بھرتے روم میں واپس آیا ان دونوں کے کپڑے گیلے تھے ضامن نے ابرش کو بیڈ کی طرف لے جانا چاہا کیونکہ اس کا سر اب مزید زور سے چکرانے لگا اس کے لیے کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا۔

"سر نہیں نہیں۔۔۔ ہم بھیگے ہوئے ہیں۔۔۔" وہ ضامن سے چمٹ گئی کیونکہ آگر ضامن اسے بیڈ پہ لٹاتا تو ممکن تھا کہ بیڈ گیلا ہو جاتا پھر وہ کہاں سوتے۔

"سو واٹ وائفی۔۔۔؟" ضامن نے اس کی ناک کی ٹپ پہ ہونٹ رکھے تھے اور ابرش نے اس کے گالوں پہ ہونٹ رکھ دیئے دونوں ایک ساتھ مسکرائے تھے۔

"نہیں ناں چینج۔۔۔" ابرش نے اپنا حلیہ دیکھا تو ڈھیروں جھجک محسوس ہوئی

۔

ضامن کے اٹھانے کی وجہ سے اس کی نائٹی جو پہلے ہی گھٹنوں تک تھی وہ مزید اوپر ہو چکی تھی۔

وہ شدید جھجک محسوس کر رہی تھی ضامن سے لیکن ضامن نے اس کی باتوں کو نظر انداز کرتے اسے بیڈ پہ لٹانا چاہا ابرش نے نفی میں سر ہلایا تو ضامن اسے لیے ڈریسنگ روم کی طرف چلا آیا جہاں اس نے ابرش کو ڈریسنگ روم میں رکھے کاوچ پہ بیٹھا اور خود اس کے قریب گھٹنوں کے بل زمین پہ بیٹھ گیا تھا ابرش حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ضامن آج تو اپنے رویئے سے سچ میں اسے حیرت زدہ کر رہا تھا ابرش جانتی تھی یہ بس آج کی رات ہی ایسا ہو گا کل سے زندگی پھر پہلے جیسی ہی ہو گی لیکن وہ ان لمحات کو کھل کر جینا چاہتی تھی۔

"سر آپ سے ایک بات پوچھوں۔۔۔!؛"وہ اپنے حواس میں نہیں تھا اور نشے میں عموماً انسان سچ ہی بولتا ہے وہ جانتی تھی لہذا اس نے ضامن کے جذبات خود کے لیے جاننے کی کوشش کی۔۔

"پوچھیں مس ملک۔۔۔"اس کے ہونٹوں سے مس ملک سن کر ابرش خاصی بدمزا ہوئی تھی پہلے اس نے وایفی سنا تھا جو اسے اچھا لگا تھا اور ایک پھر سے ابرش ملک سنا تھا۔

"آپ کو میں کیسی لگتی ہوں۔۔۔"اس نے ضامن کے چٹانی سینے پہ ہولے ہولے اپنی انگلیاں سہلائی تھیں ضامن مسکرایا اور ابرش کو پیچھے کاوچ پہ لٹائے وہ خود ابرش پہ سایہ سا بنا گیا۔

"بہت خوبصورت ہیں آپ۔۔۔!؛" وہ گھمبیر سرگوشی کرتے ابرش کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کرتے اس کی سانسوں کو پوری شدّت سے خود میں انڈھیلنے لگا جبکہ ہاتھوں کی بے باکیاں بھی جاری تھیں۔

ابرش کو اچھا تو لگا کہ ضامن نے اس کی خوبصورتی کی تعریف کی لیکن آگر ضامن اس سے اظہارِ محبت کرتا تو ابرش کو زیادہ اچھا لگتا۔

"صرف خوبصورت۔۔۔؟ آپ کو کیسی لگتی ہوں یہ بتائیں۔۔۔ میرے قریب آتے ہیں تو کیسا لگتا ہے۔۔۔؟" ابرش نے اپنے ہونٹوں کو آزاد کرواتے پوچھا ضامن بھلے نشے میں تھا لیکِن پھر بھی ابرش کو اس کی توقع کے مطابق جواب نہیں ملا تھا۔

"ڈونٹ ویسٹ آور ٹائم۔۔۔" بھاری آواز ابرش کی سماعتوں سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی وہ ابرش کو اس برائے نام پردے سے بھی آزاد کر گیا۔

"سر ہم کاوچ پہ۔۔۔!؛"

"سوواٹ۔۔۔۔"ضامن کو اس کا اعتراض کرنا ایک آنکھ نہیں بھایا وہ ڈریسنگ روم میں تھے کوئی روڈ پہ نہیں تھے جو ابرش کو اتنا اکورڈ فیل ہو رہا تھا۔

"روم روم میں چلے۔۔۔!؛"ابرش ان سیپشل مومنٹس کرا اچھے سے انجوائے کرنا چاہتی تھی۔

"یہاں کیا مسلہ ہے مس ملک۔۔۔!؛"ضامن نے اس کی گردن پہ ناک مسلی تھی۔۔

"یہاں نہیں روم میں۔۔۔"ابرش اپنی ضد پہ قائم تھی ضامن نے اس کو بانہوں میں بھرتے کمرے میں لاتے بیڈ پہ لٹایا ابرش نے کمفٹر کھینچتے خود پہ

اوڑھا تھا جبکہ ضامن نے خود کو پردے سے آزاد کیا آور ابرش پہ جھکا ۔۔اس کا کسرتی وجود اس وقت ہر پردے سے آزاد تھا وہ بہت خوبصورت تھا ابرش کو اس کی خوبصورتی سے زیادہ اس کے اٹیٹیوڈ نے اس کی طرف مائل ہونے پہ مجبور کیا تھا۔

ابرش نے آگے ہوتے ضامن کی دھڑکنوں پہ ہونٹ رکھ دیئے نرم و ملائم نازک ہونٹوں کا لمس پاتے ضامن مسکرایا تھا۔

"اب ٹھیک ہے۔۔۔!؛"ضامن نے ابرش کو گدی سے پکڑتے اس کا چہرہ اُٹھائے اس کی نیلی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا تو ابرش نے سر ہلایا ضامن کا سر اس وقتِ اس قدر بھاری تھا کہ اس کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی وہ ابرش کو پیچھے دھکا دیتا خوُد اس پہ جھکتے اس کی گہرائیوں میں چہرہ چھپا گیا۔

ابرش کے کالر بون کو اپنے لبوں سے چومتے وہ ابرش کی دھڑکنوں پہ جھک چکا تھا ابرش کا وجود آہستہ آہستہ حدت پکڑنے لگا تھا۔

ضامن نے دونوں کو کمفٹر پہ گم کرتے اس کے وجودِ پہ اپنے ہونٹوں سے مہر لگانا شروع کی ابرش کا پورا وجود پسینے سے تر ہوا مقابل کا لمس اس کو اپنے ہر حصے پہ محسوس ہو رہا تھا ضامن کے ہاتھ اس کی دھڑکنوں پہ تھے۔

اس کی دھڑکنوں کو مٹھیوں بھرتے زور سے دباتے وہ اس کی بیلی بٹن پہ زبان پھیرتے نیچے کی طرف بڑھا تھا آگر ہوش و حواس میں ہوتا تو کبھی ابرش ملک کے اتنے قریب نہیں جاتا جس لڑکی سے وہ نفرت کرتا تھا اس کے ساتھ ہی رشتہ مکمل کرنے والا تھا۔

"اہ سر۔۔۔۔" ابرش کے ہونٹوں سے نکلتی سسکیاں ضامن کا جوش بڑھا رہی تھیں وہ مزید بے خود ہوتا ابرش پہ گرفت مضبوط کرتا ایک ہی جھٹکے

میں اس کی گہرائیوں میں اتر گیا تھا ابرش کی آنکھوں کے پپوٹے بھیگنے لگے تھے۔۔

درد کی لہر جیسے پورے وجود میں سرایت کرنے لگی وہ اپنی بھیگتی آنکھیں میچ ضامن کی پشت میں ناخن گاڑ گئی وہ تو جیسے جنونی ہو رہا تھا ابرش کے ہونٹوں سے نکلتی سسکیوں کا گلہ گھونٹتے وہ اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لیتے چومنے لگا۔

ابرش کی گہرائیوں میں اُترتے ایک انجان سا احساس اس کو اپنی لیپٹ میں لے گیا۔۔

اس پل مقابل کے نازک وجود کی گہرائیوں میں سماتے وہ سب بھولتا چلا گیا تھا ابرش کے ہونٹوں کو آزاد اس کی ٹھوڑی کو اپنے لبوں سے چومتے وہ اس کے کندھے پہ ہونٹ رکھ گیا۔

لمس میں نرمی تھی وہ ابرش کو نرمی سے چوم رہا تھا ایسی حالت میں جب بیوی شوہر کی شدتیں سہتے نڈھال ہو آیسے میں اسے شوہر کے نرم بوسوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

ضامن کتنی دیر اس پہ جھکا اپنی ساری وحشتیں اس کے وجودِ میں انڈیلتے جیسے پر سکون سا ہوتا اسے بانہوں میں بھرتے آنکھیں موند گیا۔

جبکہ ابرش کو اپنے وجود کا ہر حصہ ٹوٹتا سا محسوس ہوا بے ساختہ تھکن کے احساس نے پورے وجودِ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا لیکن ضامن کو مکمل پا کر جو سکون اور خوشی اسے مل رہی تھی وہ جیسے تھکاوٹ کے ہر اثر کو کم کر رہی تھی

۔

•••••

ضامن کی آنکھ فجر کے وقت کھلی لیکِن اس کو زبردست جھٹکا لگا جب اپنے ساتھ ایک ہی کمفٹر میں اپنے اتنے قریب ابرش کو سوئے دیکھا ابرش کی پشت اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی جبکہ ضامن اسے آپنے حصار میں لیے سو رہا تھا ابرش کا حلیہ اوَر اپنی حالت دیکھتے ضامن ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا ابرش شاید گہری نیند میں تھی جو ضامن کا یوں جھٹکنا نوٹ نہیں کر پائی ضامن نے تیزی سے بیڈ سے اٹھتے نیچے فرش پہ دیکھا۔

اس کا ٹروزار اوَر انڈرویئر زمین پہ پڑے تھے جب کہ بیڈ پہ سی سو رہی ابرش کی حالت دیکھتے اس کا دل پھٹنے کے قریب تھا جب بھلا کب ہوا اس کو کچھ یاد نہیں آ رہا تھا ہاں سر چکرا تھا اس نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا اچانک سے نظر سفید شیٹ پہ بنے سرخ نشان پہ گئی تو رنگت میں زردیاں سی گھلنے لگی اسے خوُد پہ شدید غصہ آ رہا تھا۔

اسے یاد تھا شاپنگ سے واپسی پہ اس نے بس کوفی پی تھی اور اس کے بعد اب اس کی آنکھ کھل رہی تھی درمیان میں کیا ہوا اور کیسے ہوا وہ ذہن پہ زور دینے کے باوجود بھی یاد نہیں کر پا رہا تھا۔

اس نے آئینے میں خود کو دیکھا تو آپنے کندھوں اور سینے پہ نشان دیکھتے اس کی نظر بے اختیار سوئی ابرش پہ گئی۔

ضامن کو اتنا یقین تو خود پہ تھا کہ اگر حواسوں میں ہوتا تو کبھی ابرش کے قریب نہیں جاتا آخر ہوا کیا تھا اسے کیوں کچھ یاد نہیں آرہا تھا۔

"انہہہہہہ۔۔۔۔" اس کا دل چاہا خود کو جھنجوڑ کر رکھ دے ایک جھٹکے سے اس نے ڈریسنگ ٹیبل پہ پڑی ساری چیزیں نیچے گرائی تھیں پر دل میں اٹھتا وبال کسی صورت بھی کم نہیں ہو رہا تھا دل کی وحشت تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی وہ اس وقت شدید دباؤ کا شکار رہا تھا۔

سر بھاری تھا اس نے لب بھینچ لیے کہاں وہ اس رشتے کو ختم کرنے کی کوشش میں تھا اور اب کہاں ابرش کے ساتھ۔

ابرش جو ضامن کی شدتیں سہتے گہری نیند میں چلی گئی تھی کمرے میں چیزوں کے گرنے کا شور سنتے اس کی نیند ٹوٹی تھی۔

اس کا نیند کا خمار لی اپنی نیلی آنکھیں کھولتے دیکھا تو سامنے اپنا سر تھامے ضامن نظر آیا۔

وہ الجھا ہوا تھا لیکِن چہرے پہ پتھریلے تاثرات ابرش پل بھر کے لئے سہم سی گئی ان لمحاتِ سے ہی تو ڈر رہی تھی ضامن کو اگر یاد آتا تو پھر آگے جو ہونا تھا ابرش ملک کے لیے سہن کرنا بہت مشکل تھا۔

ابرش نے کمفٹر کندھوں تک اوڑھتے اپنے ماتھے پہ آئے پسینے کو ہتھیلیوں سے صاف کیا تھا۔

ضامن کی حالت دیکھ کر پل بھر کے لیے اسے افسوس تو ہوا ضامن۔ کو تو مکمل پالیا تھا لیکن کیا ضامن کی محبت کو وہ پائے گی کبھی۔۔۔!؛

"کیا ہوا تھا رات کو۔۔۔؟" ضامن کی نظر ابرش پہ پڑی تو وہ جھٹکے سے پیچھے پلٹتے ابرش کے قریب آیا تھا ویسے تو جان گیا تھا پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن وہ ابرش کے ہونٹوں سے سننا چاہتا تھا۔

نجانے کیوں دل کا ملال بڑھتا جا رہا تھا کیا اس نے رات ابرش کے زبردستی کی یہ سوال ایسا تھا جو اس کو بے چینی میں ڈال رہا تھا۔

"سر۔۔۔ آپ۔۔۔!؛" ابرش نے آنکھیں پھیلائی جانتی تھی وہ ڈوز جتنی ہیوی تھی ضامن کو کچھ یاد نہیں تھا لیکِن جس کے دل میں چور ہو وہ تو بے چین رہتا ہے ہر وقت سو وہ بھی بے چین تھی کہ کئیں ضامن کے سامنے اس کی سچائی ہی نہ آجائے۔

"مس ملک آپ سے ایک سوال کیا ہے میں نے جواب دیں مجھے۔۔۔؟ کیا ہؤا تھارات کو؟" ابرش کے چہرے اوَر گردن پہ اپنے ہونٹوں کے نشان دیکھتا وہ زمین میں دھنس گیا تھا ابرش سے محبت نہیں تھی ضامن کو کیسے ہو سکتی تھی اتنی ساری مشکلات اسے صرف ابرش کی وجہ سے اٹھانی پڑی تھیں

۔

"آپ آپ رات کو میرے۔۔۔!؛" ابرش کے کانپتے ہونٹوں سے لفظ نہیں نکل رہے تھے ضامن اس کے قریب بیٹھ چکا تھا جبکہ ابرش نے کمفٹر کو مذید

زور سے اپنی مٹھیوں میں جکڑا اس کے سامنے کیسے بولتی کہ آپ نشے میں تھے اور نشے والی میڈیسن بھی میں نے خود دی آپ کو۔۔۔

"آگے بولیں مس ملک۔۔۔!؛"ضامن بے قراری سے یہ سننے کا منتظر تھا کہ اس نے ابرش کے ساتھ زبردستی نہیں کی ہے پر ابرش کی حالتِ دیکھ کر ملال تھا کہ مزید بڑھا تھا وہ بول بھی نہیں پا رہی تھی ضامن نے اپنے بال جھنجھوڑتے ابرش پہ ایک سرد نگاہ ڈالی تھی۔

وہ خاموش کیوں تھی کچھ بول کیوں نہیں رہی تھی کیا ابرش اور اس کا رشتہ مکمل ہوا ابرش خوش تھی نہیں وہ اس کے قریب گیا تو اپنے حواس میں نہیں تھا پھر کیسے ابرش اس کو قصوروار سمجھ سکتی ہے۔۔۔۔۔۔

"سر آپ۔۔۔!!"ابرش پیچھے ہیڈ کروان سے لگی کانپ رہی تھی دل بری طرح سے کسی انہونی کا احساس دلا رہا تھا کیوں نہیں تھی ان کی زندگی نارمل

باقی کپلز کی طرح یہ مارننگ تو ہر شادی شدہ جوڑے کے لیے بہت خاص ہوتی تھی۔

ابرش کو رونا آیا وہ اپنی حالت پہ رو رہی تھی کاش اُس دن ہال میں وہ سب نہ ہوتا تو ضامن کی اتنی نفرت نہیں سہنی پڑتی۔

ابرش کا رونا ضامن کے اندر کا گلٹ بڑھا دیا تھا خود پہ شدید غصہ آ رہا تھا کیوں گیا وہ ابرش کے قریب۔۔۔

لیکن ایک سوال اس کو بری طرح سے بے چین کر رہا تھا اگر ضامن ابرش کے قریب گیا تو ابرش نے اسے روکا کیوں نہیں اتنی کمزور نہیں تھی ابرش کچھ تو تھا جو درمیان سے ضامن مس کر رہا تھا کچھ تھا۔۔

"اہہہہہہ۔۔۔۔" ضامن نے بیڈ پہ پڑا تکیہ اٹھا کر نیچے فرش پہ پھینکا ابرش کی کپکپاہٹ میں مزید اِضافہ ہوا ضامن کے متوقع غصے سے۔

یہ تو اچھا تھا کہ ضامن کو کچھ یاد نہیں آ رہا تھا ورنہ اگر اسے یہ معلوم ہوتا کہ ابرش نے اسے وہ ڈوز دی تھی اس کے بعد تو ضامن کے غصے سے ابرش بچ نہیں سکتی تھی۔۔

ابھی تو ضامن کو اپنا قصور لگ رہا تھا جیسے ساری غلطی اس کی اپنی ہو اور اس کی وجہ سے ابرش ہرٹ ہوئی ہے جبکہ سچائی سے وہ انجان تھا۔

ضامن ابرش پہ ایک ملامتی نظر ڈالتا باتھ روم میں جا بند ہوا تھا شاور آؤن کرتے اس نے آنکھیں میچے ذہن میں زور ڈالا تھا اس کو ابھی تک اپنا سر جیسے سن سا محسوس ہو رہا تھا۔

کچھ بھی یاد نہیں آ رہا تھا کتنی ہی دیر وہ شاور کے نیچے کھڑا رہا اور اپنے جسم پہ پانی بہاتا رہا لیکن دل و دماغ میں جو جنگ چھڑ چکی تھی اس سے چھٹکارہ نہیں پا سکا تھا۔

"میں تو مس ملک کا سامنا کرنے کے قابل بھی نہیں ہوں وہ کیا سوچتی ہوں گی میرے بارے میں۔۔۔ کتنا نفس کا ہلکا ہوں میں کہ خود پہ ضبط نہیں کر سکا اور ان کے قریب۔۔۔" ابرش کے وجودِ پہ لگے نشان یاد آئے اس کی آنکھوں سے گرم سیال بہتا اس کی گھنی بیرڈ میں جذب ہو رہا تھا۔

"کیا کروں میں۔۔۔؟ کیسے معلوم کروں۔۔۔؛؛" اس نے دیوار پہ مکا مارا تھا شائد غصہ تو اپنی لاپرواہی پہ آ رہا تھا بے ساختہ اس کے زہن میں کچھ کلک ہوا

۔

وہ شاور بند کرتے باتھ گاؤن زیب تن کرتے تیزی سے بیڈ روم میں واپس آیا ابرش ہنوز بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔

ضامن کے ری ایکشن کو سوچ کر وہ پریشان تھی ضامن اس کے قریب آیا تو بھی جب اپنے حواسوں میں نہیں تھا ورنہ تو شائد کبھی نہیں آتا اور ان کا رشتہ ایسے ہی تناؤ کا شکار رہتا۔

ضامن کو دیکھتے وہ سیدھی ہوئی اس نے سائیڈ پہ پڑی ضامن کی ٹی شرٹ اٹھا کر پہن لی اور بیڈ سے نیچے اتری کہ آگے سے آتے ضامن سے ٹکرائی تھی سر بری طرح سے چکرایا تھا ابھی تک اس کو اپنا انگ انگ دکتا سا محسوس ہو رہا تھا۔

"آر یو اوکے مس ملک۔۔۔؟" ضامن ابرش کو سر تھامے دیکھ کر اس کو نرمی سے بانہوں میں بھرتے واپس بیڈ پہ لٹا گیا۔

اچانک سے ضامن کی نظر ابرش کی ٹانگوں پہ گئی وہاں اس کے دانتوں کے نشان تھے اوپر وہ دیکھ نہیں سکا آنکھیں میچے اس نے اتنی زور سے مٹھیاں بند کی ابرش نے بے ساختہ زرد پڑتے اسے دیکھا تھا.

"سر آپ ٹھیک ہیں۔۔۔" ضامن کی حالتِ دیکھ کر ابرش کو شرمندگی نے آن گھیرا تھا دونوں ہی اپنی جگہ پہ شرمندہ تھے لیکن ایک دوسرے کو کیسے بتاتے۔

"ہاں ہاں میں۔۔۔!؛" ضامن کی آنکھوں کے سامنے اچانک سے اندھیرا سا چھا گیا وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی طعیبت ایسے خراب کیوں ہو رہی ہے۔

"سر آپ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی گے۔۔۔"ابرش کو خود سے زیادہ ضامن کی فکر ہو رہی تھی اس نے ضامن کی پیشانی پہ ہاتھ رکھا اس کا ماتھا گرم تھا یعنی اس کو بخار تھا۔

"سر آپ کو تو بخار ہے پھر آپ اتنی دیر شاور لیتے رہے ہیں۔۔۔ڈاکٹر کو کال کرتی ہوں۔۔۔"ابرش نے سائیڈ سے اپنا سیل فون اٹھانا چاہا لیکن ضامن نے اسے روک دیا اس پل ضامن کے آندر جو تناؤ چل رہا تھا وہ خوٗد ہی ٹھیک ہونا تھا۔

"ائم فائن مس ملک ڈونٹ وری۔۔۔"ضامن بیڈ پہ لیٹ گیا ابرش تھوڑی سائیڈ پہ ہو گئی ضامن کی طعیبت دیکھتے دل پہ پڑا بوجھ مذید شدت اختیار کرتا جا رہا تھا ابرش نے ضامن کی بند آنکھیں دیکھی اس کو تو معلوم ہی نہیں تھا ضامن کو عذاب سے گذر رہا ہے۔

"سر میں ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرتی ہوں آپ کو کچھ آرام ملے گا اگر ڈاکٹر کو بلا لیتے تو اچھا تھا۔۔۔"ابرش ضامن کی طرف جھکی تھی لہجے سے فکر مندی جھلک رہی تھی ضامن اس کی آنکھوں میں خوُد کے لیے تشویش دیکھ سکتا تھا

۔

یہاں تک ضامن کو لگ رہا تھا اسے لگتا تھا کہ رات ضامن نے ابرش سے زبردستی کی ہے لیکن ضامن کو ابرش کا نارمل لہجہ پہلے سے زیادہ کھٹک رہا تھا اگر آیسا کچھ ہوا تھا ان کے درمیان تو پھر ابرش اتنی ریلکس کیسے تھی اس پوائنٹ پہ تو ضامن کو شدید الجھن ہو رہی تھی۔

"نہیں ضرورت نہیں ہے آپ فریش ہو کر ناشتہ کر لیں۔۔!؛"ضامن ابرش کو اپنے سامنے سے ہٹاتے اکیلا رہنا چاہتا تھا لیکن ابرش اسے اکیلا نہیں چھوڑ رہی تھی۔

ضامن کی بات پہ ابرش نے خوُد پہ دھیان دیا تو چہرہ سرخ ہوا ضامن کی شرٹ میں وہ اس وقت قربت کی سوغاتیں چہرے اور پورے بدن پہ سجائے ہوئے تھی ابرش کے چہرے کے بدلتے تاثرات ضامن نے بھی بغور دیکھے لیکن اس کے چہرے پہ جو رنگ تھے وہ اسے کچھ آور ہی بتا رہے تھے۔

ابرش کے لہجے میں ناگواری نہیں تھی ہاں وہ جھجھک رہی تھی شرما رہی تھی جیسے پہلی رات کی دلہن شرماتی ہے لیکِن ناگواری نہیں تھی ضامن نے ایک نظر سائیڈ پہ رکھے کوفی کے مگ کو دیکھا یہی تو رات کو پی تھی اس نے کوفی اوُر اُس بعد سے لیکر صبح تک جو کچھ ہوُا اسے کچھ بھی یاد نہیں آ رہا تھا۔

"میں فریش ہو کر آتی ہوں۔۔۔" ابرش نے شرٹ کندھوں سے تھامی اوُر باتھ روم چلی گئی اس کے جانے کے بعد ضامن نے مگ اٹھایا اوُر اپنی ناک سے لگایا اس میں سے اسے عجیب سی سمیل آئی۔۔ رات تو وہ نوٹ نہیں کر

سکا لیکن ابھی یہ سمپل اس کی نتھوں سے ٹکرائی تو پل بھر میں سمجھ گیا کہ رات اس کی کوفی میں کیا تھا۔

"اس کا مطلب مس ملک۔۔۔۔" ضامن نے اپنا سر ہاتھوں میں گرایا یہ کیا ہو گیا تھا اس سے اس نے کیوں کوفی کا ذائقہ بھی بدلتا نوٹ نہیں کیا اور اس نے کوفی پی ہی کیوں وہ اپنے بال جھنجھوڑ چکا تھا لیکِن خود پہ آیا طیش کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا ابرش کو وہ مکمل طور پر اپنا بنا چکا تھا اس کے وجود پہ اپنے رشتے کی مہر لگا کر وہ یہ رشتہ ہی مکمل کر چکا تھا۔

ضامن نے کچھ دیر تو خود پہ ضبط کیا لیکن یہ اس کے لئے بہت مشکل تھا کب تک کرتا ابرش نے جو اُس دن کیا اُس نے تو ضامن کو لوگوں کی نظروں میں گرایا تھا لیکن جو رات کو ابرش نے کیا وہ ضامن کو خود کی نہرع میں گرا چکا تھا

اتنی گھٹیا حرکت صرف ابرش ملک ہی کر سکتی تھی ضامن کو خود پہ غصہ اس چیز کے لئے آیا تھا کہ نجانے اس نے نشے میں ابرش کو کیا کچھ کہا ہو گا اور تو اور اسے کچھ بھی یاد نہیں آ رہا تھا۔

وہ جھٹکے سے بیڈ سے اٹھا تھا جو دل میں خدشات پہلے تھے وہ اب یکدم سے غائب ہوئے کیونکہ تھوڑی دیر پہلے تک اسے اپنی غلطی لگ رہی تھی لیکن اب اسے سمجھ آ چکی تھی کہ غلطی اس کی نہیں بلکے یہ حرکت ابرش ملک نے کی تھی۔۔

"کیسے کر سکتی ہیں وہ یہ سب۔۔۔ میں کتنی بار انہیں سمجھا چکا ہوں ہمارا ساتھ رہنا ممکن نہیں ہے پھر کیوں کیا ابرش ملک نے یہ سب۔۔۔!؛" وہ سائیڈ ڈرا سے ایکسٹرا کیزلیتا باتھ روم کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا تو ابرش اسے باتھ روم میں دیکھتے یکدم سے چیخی تھی۔

وہ جو ضامن کی طعیبت کی وجہ سے شاور لیتے فریش سی اب ٹاول خود کے گرتے لپٹے آپنے کپڑے نکالنے لگی تھی ضامن کو باتھ روم میں دیکھ کر دو قدم پیچھے ہوئی ضامن کی طعیبت ٹھیک نہیں تھی اوٗر وہ جانتا بھی تھا کہ ابرش باتھ روم میں ہے تو پھر وہ کیوں باتھ روم میں۔

"سر آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟" ابرش نے گیلے بالوں کو ٹاول میں لپیٹا اور ضامن کے قریب آئی۔

ضامن کی آنکھوں میں ناگواری تھی نفرت تھی بالکل ویسی ہی نفرت جو اس نے ہال میں دیکھی جو نکاح کے بعد دیکھی لیکِن رخصتی کے بعد ضامن بدلنے لگا تھا پل بھر کے لئے ابرش کے چہرے کی رنگت بدلی تھی اس نے نفی میں سر ہلایا ضامن کے چہرے کے پتھریلے غضب ناک تاثرات ابرش کو ڈرا گئے تھے۔

"کیوں فکر ہو رہی ہے آپ کو میری۔۔۔؟" ضامن نے بمشکل اپنے آندر کے وبال کو کنٹرول کیا ابرش کو وہ اچھے سے سبق سیکھانے والا تھا جو حرکت ابرش نے کی تھی وہ ضامن کے وجود کو سلگا گئی تھی۔

چاہے جتنی بھی پریشانی ہوتی ضامن نے کبھی ایسی گھٹیا چیز کو ہاتھ نہیں لگایا تھا اوٗر ابرش نے اس کی کوفی میں یہ ملایا دل تو ضامن کا چاہا رہا تھا کہ وہ ابرش کے منہ پہ زور دار تماچا دے مارے۔

"سر آپ کی فکر میں نہیں کرونگی تو اور کرے گا میرے ہسبنڈ ہیں آپ۔۔۔ اور آپ کی طعیبت تھوڑی دیر پہلے خراب تھی۔۔۔" ابرش نے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کیا اور ضامن طنزیہ ہنسا۔

"اب تو واقعی ہسبنڈ بن گیا ہوں میں آپ کا۔۔۔جو نہیں ہونا چاہئے تھا وہ ہو گیا ہے ہمارے درمیان۔۔۔!؛"ابرش نے بھنویں اچکائی شاید ضامن کی باتیں اس کے سر پر سے گزر گئی تھیں۔

"کیا مطلب ہے سر جی مجھے آپ کی بات کی سمجھ نہیں آئی ہے۔۔۔آپ چلیں میں ائس کیوب لاتی ہوں آپ کو ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرنی ہیں ڈاکٹر کو بلانے سے تو آپ نے منع کر دیا ہے۔۔۔۔"ابرش نے ڈریس نکالنا تھا وہ تو جلدی جلدی تیار ہونا چاہتی تھی ضامن کی طعیبت کو لیکر وہ بہت اپ سٹ تھی۔۔

"ڈر ہے ناں آپ کو۔۔۔؟"ضامن نے اس کو کندھوں سے تھاما ابرش کو ضامن کی انگلیاں اپنے بازوؤں میں دھنستی محسوس ہوئی تھیں ضامن کے

چہرے پہ پھیلی وحشت اور اس کے سرد لہجے نے ابرش ملک کو مزید خوفزدہ کر دیا تھا۔۔

"کس بات کا ڈر۔۔۔" ابرش نے ایک بار پھر سے پسینہ صاف کیا۔

"سچ سامنے آنے کا ڈر۔۔۔!؛" ضامن کی گرفت اس کے گرد سخت ہوتی جا رہی تھی ضامن نے ایک ہاتھ سے ابرش کے گلے پہ دباؤ بڑھایا تو ابرش کو کھانسی ہوئی آنکھیں جیسے ابلنے کے قریب تھیں۔

"اتنی انجان کیوں بن رہی ہیں آپ مس ملک۔۔۔ اتنی معصوم ہیں نہیں آپ۔۔۔ رات آپ نے میری کوفی میں نشہ آور دوا ملائی تھی۔۔۔" ضامن کے ایک فقرے نے ابرش کے چہرے کے رنگ آڑا دیئے وہ بے یقینی سے ضامن کو دیکھ رہی تھی ضامن کو آخر کار معلوم کیسے ہوا اس متعلق۔۔

"سر آپ۔۔۔ یہ نہیں۔۔۔۔" ابرش نے گردن پہ بڑھتے دباؤ کی وجہ سے بمشکل جواب دیا ورنہ تو اس کے لیے کھڑا رہنا مشکل ہو رہا تھا اگر ضامن نے اسے اپنی گرفت میں دبوچا نہیں ہوتا تو ضامن کے ہونٹوں سے یہ بات سنتے ابرش ملک زمین بوس ہو چکی ہوتی۔

"کیا یہ جھوٹ ہے۔۔۔؟" ابرش کے ایسے مکر جانے پر ضامن نے سر تا پا ایک نفرت بھری نگاہ ابرش کے حسین سراپے پہ ڈالی اس عورت کے لیے جو تھوڑے جذبات دل میں جنم لے رہے تھے ابرش کی اس حرکت کی وجہ اب اس تھوڑی سی محبت کی جگہ بھی نفرت نے لے لی تھی.

"سر میں نہیں آپ وہ۔۔۔"

"جواب دیں مُجھے۔۔۔۔!؛" اس نے ابرش کی گردن پہ دباؤ کو مزید مظبوط کیا ابرش کی آنکھوں سے گرم سیال بہتے اس کے رخساروں کو بھگو رہا تھا

ضامن کو آخر کیسے معلوم ہوا تھوڑی دیر پہلے تو اس نے ضامن کے چہرے پہ الجھن دیکھی تھی جیسے وہ خوُد سے الجھا ہوا تھا لیکِن اب اس کے چہرے پہ نفرت تھی۔

ضامن کے چہرے پہ خود کے لیے نفرت دیکھتے ابرش لمحے کے ہزار حصوں میں مری تھی دل جیسے دھڑ کنا رک گیا تھا ضامن کو تو پا لیا تھا لیکن اس کی نفرت اس کی یہ نفرت کیسے ختم کر پائے گی۔

"نہیں سر۔۔!!" ابرش کسی صورت ضامن کے سامنے اقرار نہیں کر سکتی تھی اس سے بہت بہتر تھا کہ جیسا ان کا رشتہ چل رہا تھا ویسے ہی چلتا لیکن یہ جواب ان کے درمیان ہوا تھا ضامن کی نفرت مزید بڑھ گئی تھی ابرش کے لیے۔

"سچ بتائیں مجھے مس ملک۔۔۔" وہ ابرش کو جھنجھوڑ چکا تھا ضامن نے ابرش کا ٹھنڈا پڑتا وجود دیکھا تو اسے ایک جھٹکے سے خود سے الگ کیا ابرش فرش پہ گری تھی جس کی وجہ سے اس کا ماتھا زمین پہ لگا اور اس کی پیشانی پہ زخم بن گیا تھا۔

"سچ ہے۔۔۔ یہ۔۔۔" ابرش نے اپنے آنسو صاف کرتے آنکھیں میچتے جواب دیا ضامن دو قدم پیچھے ہوا ابرش مان چکی تھی اور سچ تو اسے ویسے بھی معلوم تھا اب تو اس کے دل میں جو ابرش کے لیے نفرت کا بیج تھا وہ تناور درخت بن چکا تھا۔

"کیوں کیا یہ۔۔" ضامن گھٹنوں کے بل زمین پہ بیٹھتا بارش کی ٹھوڑی اپنی انگلیوں سے اٹھائے ٹوٹے سے انداز میں پوچھ رہا تھا جیسے ٹوٹے اعتبار کی

کر چیاں ہوں اسے کب تک ابرش پہ اعتبار لیکن ابرش اس حد تک چلی جائے گی یہ معلوم نہیں تھا۔

ابرش نے اس کے وجود کو پانے کے لئے طریقہ اپنایا ضامن کی خود کے لیے نفرت سے واقف بھی تھی جانتی بھی تھی کہ ضامن کتنی نفرت کرتا تھا اس سے پھر بھی ابرش نے یہ کیا۔۔

"آپ کو پانے کے لئے۔۔۔!؛" ابرش نے ہچکی لی۔

"ایسے کیا جاتا ہے کسی کو پانے کے لیے۔۔۔ آپ نے کیا کم کیا تھا پہلے جو یہ سب کیا۔۔۔ جسے آپ محبت کا نام دیتی ہیں یہ محبت نہیں ہے یہ بس آپ کو وجود کی طلب تھی جو پوری ہو گئی محبت ایسی نہیں ہوتی ہے آپ نے جو حرکت کی ہے یہ میں کبھی نہیں بھول سکتا ہوں مس ملک۔۔۔!؛" وہ بکھر ہی تو گیا تھا پہلے عائلہ تھی اُس نے کیا کیا اسے چھوڑ دیا یرمان ملک کا ساتھ دیا اور

ابرش جو اس کی بیوی تھی اس نے یہ حرکت کی جس کے انجام سے شائد وہ خود بھی واقف نہیں تھی۔

"تو کیا غلط ہے سر آپ میرے شوہر ہیں جیسے آپ مجھ پہ حق رکھتے ہیں میں بھی آپ پہ حق رکھتی ہوں اور محبت۔۔۔ آپ کے نزدیک محبت کیا ہے میں نہیں جانتی ہوں۔۔۔ پر میرے لیے یہی محبت ہے۔۔۔" ابرش نے ضامن کا دل صاف کرنا چاہا حالانکہ ایسا ہونے والا نہیں تھا ضامن جتنے غصے میں تھا اس سے وہ کچھ بھی ایکسپکٹ کر سکتی تھی۔۔۔

"آپ نے محبت کی ہے مجھ سے۔۔۔؟" ضامن نے سوال کیا ابرش نے آنکھیں پھیلائے ضامن کو دیکھا۔

"آپ سے محبت نہ ہوتی تو اس وقتِ آپ کے گھر میں نہیں ہوتی ہاں مانتی ہوں جب وہ واقعہ ہوا تب مُجھے آپ سے محبت نہیں تھی میں بس آپ سے

بدلا لینا چاہتی تھی۔۔۔ آپ نے فزا کو مجھ سے زیادہ اہم سمجھا اسے اس لئے اہمیت دیتے تھے کہ میں جلن محسوس کروں آپ نے مجھے فرسٹ ڈے کلاس سے نکال دیا یقین مجھے اتنا برا نہیں لگا جتنا آپ کا فزا کو امپورٹنٹس دینا برا لگتا تھا آپ بار بار یہی کرتے ہر بار فزا کو بولتے مس فزا یہ کریں مس فزا وہ کریں میں کہاں تھی اس میں۔۔۔ مجھے شدید غصہ آیا تھا جو ہال میں ہوا وہ سب میں نے ویسے پلان نہیں کیا تھا اور ایک بات کی تسلی کر لیں میں آپ سے نکاح نہیں کرنا چاہتی تھی میرے پلان میں ایسا کچھ نہیں تھا پر جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے۔۔۔" ابرش سانس لینے کو رکی ضامن خاموشی سے اسے سن رہا تھا وہ کچھ نہیں بول رہا تھا خاموش تھا۔

"نکاحِ کے بعد ہوئی آپ سے محبت۔۔۔۔ میں نے اپنی زندگی میں کسی کے لیے ایسے جذبات محسوس نہیں کیے ضامن سر آپ کو دیکھتی تو دل الگ ہی

لے پہ دھڑکتا تھا راتوں کو سوتے آپ کا خیال آتا۔۔۔ہاں جو ہؤا وہ صحیح نہیں ہوا عائلہ تو بے قصور تھی اس کے ساتھ وہ نہیں ہونا چاہیے تھا لیکِن ضامن سر عائلہ کی وجہ سے یرمان ملک بہت بدل گئے پہلے کبھی اُنہوں نے کسی چیز کو اتنا سیریس نہیں لیا لیکن عائلہ سے شاید وہ محبت کرنے لگے ہیں۔۔۔جب وہ ہم سے ملنے آئے پچھلے دنوں میں۔۔۔میں نے اپنی بھائی کی آنکھوں میں عائلہ کے لیے پیار دیکھا تھا۔۔۔وہ پیار جو مجھے آج تک کسی اور کے لئے نظر نہیں آیا۔۔۔آپ یرمان بھائی اوُر مایا کو لیکر جو سوچتے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے مایا بھائی کی صرف دوست ہے۔۔۔انہوں نے عائلہ کو کوئی دھوکا نہیں دیا ہے آپ اگر ٹھنڈے دماغ سے سوچیں گے تو آپ کو تو خوش ہونا چاہیئے کہ آپ کی بہن کی شادی اتنے۔۔"

"میں نے آپ سے آپ کے بھائی کے قصے نہیں سننے ہیں اور کتنی دفعہ کہوں اب عائلہ آپ کی فیملی کا حصہ ہے میرا عائلہ سے جو تعلق تھا وہ تو شاید ختم نہیں ہو سکتا ہے لیکن ہاں جو جذبات تھے وہ بدل گئے ہیں۔۔۔عائلہ میری بہن نہیں بیٹی تھی جسے میں نے پالا تھا پر جو عائلہ نے کیا وہ میں کبھی نہیں بھول سکتا ہوں۔۔۔"ضامن عائلہ کو سوچتا ہمیشہ کی طرح ہی افسردہ ہو گیا تھا۔

"سر آپ حق پہ ہیں آپ کی بہن نے آپ کا دل توڑا ہے۔۔۔"ضامن اور عائلہ کے ریلیشن میں جو اب تناؤ چل رہا تھا اس کی وجہ ابرش ہی تو تھی اس کی وجہ سے ہی تو یرمان اور عائلہ کا نکاحِ ہوا۔

"مس ملک رات آپ نے جو کیا میں کبھی نہیں بھول سکتا ہوں یہ رشتہ ایسے نہیں بننا چاہیے تھا۔۔۔لیکن آپ کو لگتا ہے کہ اس کے بعد کچھ نہیں ہو سکتا

ہے تو یہ بھی آپ کی بھول ہے۔۔۔" وہ اٹھتے کھڑا ہوا ابرش نے بے ساختہ اپنا سینہ مسلا ضامن کی اس بات نے اس کو خوفزدہ سا کر دیا تھا ضامن کیا کرنے والا تھا آخر۔

"میں آپ سے یہ رشتہ بہت جلدی۔۔۔"

"آپ کو لگتا ہے یہ سب اتنا آسان ہے رات کے بعد۔۔۔ آپ کی بیوی پہلے تھے اب مکمل آپ کی ہو چکی ہوں بھلے آپ اپنے حواس میں نہیں تھے جب میرے قریب آئے لیکن آپ نے مُجھے حق دیا ہے مجھ سے اپنا حق لیا ہے اب آپ کیسے۔۔۔"

"پہلے شاید میں آیسا نہیں کرتا لیکن اب کروں گا آپ کو ذرا شرم نہیں آئی یہ کرتے ہوئے میں آپ کا پروفیسر ہوں اور آپ نے۔۔۔۔" ضامن کے لئے جملہ مکمل کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

"پروفیسر بعد میں ہیں میرے شوہر پہلے ہیں اور میں جب اپنی غلطی تسلیم کر رہی ہوں مانتی ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے تو پھر آپ مجھے معاف نہیں کر سکتے ہیں سر۔۔۔"وہ ضامن کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی اگر اس کے معافی مانگنے سے ان کا رشتہ ٹھیک ہو سکتا تھا تو ابرش کو معافی مانگنے میں بھی کوئی عار نہیں تھی۔

"واؤ دی گریٹ ابرش ملک مجھ سے سوری کر رہی ہیں مُجھے یقین نہیں ہو رہا ہے۔۔۔"ضامن ہنسا تھا اور پھر ہنستا ہی چلا گیا۔

"ابرش ملک نہیں ابرش ضامن عباس سوری کر رہی ہے آپ کی محبت میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں بس آپ یہ فضول کی ضد چھوڑ دیں۔۔۔"ابرش نے ہمت کرتے آگے قدم بڑھائے اور ضامن کے کندھے پہ سر رکھ دیا تھا یہ بہت خاص لمحات تھے ان کے قربت کے بعد کے وہ ان کے اثر کو زائل

نہیں کرنا چاہتی تھی چاہے پھر اسے ضامن کے قدموں کے قدموں میں بیٹھ کر ہی معافی کیوں نہ مانگنی پڑتی۔

.....

"مس ملک فضول سی ضد؟ آپ کے لیے یہ محض ایک ضد ہے کیا۔۔۔؟" ضامن نے حیرت زدہ نظروں سے اسے دیکھا جیسے یقین نہیں آیا ابرش ایسا بھی کچھ کہہ سکتی ہے ابرش نے سر ہلایا تھا۔

"ہاں ضد ہی تو ہے سر آپ کی۔۔۔۔ کیوں نہیں بھول سکتے ہیں آپ وہ واقعہ؟" ابرش نے اپنے بالوں سے ٹاول نکالتے سائیڈ پہ رکھا تھا اس کے بھیگے بال اب اس کی پشت پہ بکھرے ہوئے تھے۔

"آپ کے لیے ہو گی یہ صرف ضد میں نے سب کچھ کھو دیا آپ کی اس حرکت کی وجہ سے عزت شہرت جو میں نے اتنے سالوں کی محنت سے بنائی تھی سب نظروں میں حقارت تھی میں وہ منظر چاہا کر بھی نہیں بھول سکتا ہوں مس ملک کہنے والوں کا کیا ہے وہ تو بھول جاتے ہیں یاد رکھنے والے کچھ نہیں بھولتے ہیں اور میں بھی نہیں بھولا ہوں نہ ہی بھول سکتا ہوں وہ سب کچھ جو آپ نے کیا ہے۔۔۔ وہ تو اپنی جگہ پر جو رات آپ نے کیا ہے ناں بہت غلط کیا ہے ائی ہیٹ یو رئیلی ہیٹ یو۔۔۔ میں نے اپنی زندگی میں عائلہ سے بہت محبت کی کبھی اتفاق ہو تو پوچھ لیجیے گا عائلہ سے۔۔۔ لیکن آپ سے نفرت اس محبت سے بھی زیادہ گہری ہے مس ملک بہت زیادہ نفرت کرتا ہوں میں آپ سے۔۔۔" ضامن کے ان لفظوں نے جو تماچا ابرش کے منہ پہ مارا تھا وہ کسی تھپڑ کی تکلیف سے زیادہ تھا اتنا درد تو اس کو ضامن کے تھپڑ

مارنے پہ نہیں ہوتا جتنا اسے ضامن کے ان کے لفظوں سے ہو رہا تھا وہ ضامن کی اتنی نفرت ڈیزور کرتی تھی بھلا۔

مجھے لوگ کہیں

تمھیں درر کسی کا

نام بتاؤں کس کو

تیرا نام بتاؤں کسی۔

فرش پہ بیٹھتی چلی گئی رات قربت کے لمحاتِ میں بھی وہ یہ ہی سوچتی کہ اگر ضامن کو معلوم ہو گیا تو کیا ہو گا ضامن اس سے حق لے رہا تھا اس کے وجود پہ اپنے ہونٹوں کی مہر لگا تہا تھا اور ابرش کے ذہن سے یہ سوچیں ہی نہیں نکل رہی تھیں لیکن اس نے یہ نہیں سوچا تھا کہ اسے ضامن کی اتنی نفرت کا

سامنا کرنا پڑے گا ضامن اتنی شریف نفرت کرے گا یہ اس نے کہاں سوچا تھا دل کئی حصوں میں ٹکرے ٹکرے ہوا تھا۔

ضامن کو اس نے روح کی گہرائیوں سے چاہا تھا آج اپنی انا مارتے اس نے ضامن سے اظہارِ محبت کیا لیکن ضامن نے بدلے میں اسے نفرت سے دھتکار دیا وہ بھول ہی نہیں پا رہی تھی ضامن کے لفظوں کو۔

محبت خطا ہے سمجھتے ہیں ہم بھی

محبت خطا ہے سمجھتے ہیں ہم بھی

محبت خطا ہے سمجھتے ہیں ہم بھی

خطا بخش دے ہم خطا کر رہے ہیں

وفائوں کے بدلے جفا کر رہے ہیں

میں کیا کر رہا ہوں وہ کیا کر رہے ہیں

وہ آپنی سسکیاں نہیں روک پا رہی تھیں آنکھوں سے اشک بہتے اس کے رخساروں کو بھگو چکا تھا اتنی تکلیف تو اس کو اس وقت نہیں ہوئی جب جب ضامن اس کو نظر انداز کرتا تھا اس کے سامنے فزا کو اہمیت دیتا پر ضامن کے لفظوں۔۔۔"آئی ہیٹ یو۔۔۔"نے اس کے پورے وجود میں شعلے سے دہکنے لگے تھے آنکھیں برس رہی تھیں۔

"کیوں۔۔!؛"وہ بال جھنجھوڑ رہی تھی جب ضامن کے لیے اس نے وہ دوائی خریدی تب بھی دل ڈرا تھا ضامن کے ری ایکشن سے لیکِن نفرت کا اظہار سننے کو ملے گا یہ اس نے نہیں سوچا تھا۔

وہ کتنی دیر فرش پہ بیٹھی روتی رہی اپنی قسمت پہ آنسو بہاتی رہی لیکن دل میں اٹھتا درد کسی صورت بھی کم نہیں ہو رہا تھا۔

وہ ضامن سے شکوہ کرتی شکایت کرتی بھی تو کیا فایدہ تھا ضامن نے جیسے ہر وجہ ہی ختم کر دی تھی اس کی شکایت کی وہ افسردگی سے اٹھتے اپنے بال جھنجھوڑتے اپنے دل میں اٹھتے درد کو کم کرنے کی سعی کر رہی تھی لیکِن درد تھا کہ بڑھنے کے بجائے کم ہوتا جا رہا تھا ضامن کو غصہ ہال والے واقعے کی وجہ سے بھی تھا اور رات کو ان کے درمیان ہوا ابرش کو یاد آیا ضامن نے کتنی بار اسے وایفی کہہ کر بلایا تھا اور اس کے ہونٹوں کے قربت کے لمحات میں کتنے خوبصورت نکل رہے تھے۔

ابرش نے کہاں سوچا تھا اسے انہی ہونٹوں سے اتنے بھیانک لفظ بھی سننے کو ملیں گے۔

وہ چینج کرتے سمپل سی ٹی شرٹ اور ٹروزار پہنے کمرے میں آئی تھی ضامن نہیں تھا شاید وہ باہر نکل گیا تھا۔

ابرش ضامن سے خفا ہو چکی تھی جو لفظ اس نے بولے تھے ان کی وجہ سے شاید وہ خود کی غلطی بھول چکی تھی جو اس نے خود کیا۔

ضامن کی عزت پہ داغ لگا تھا ابرش کی فضول سی ضد کی وجہ سے عائلہ کا نکاح ہو گیا وہ الگ بات کہ یرمان ملک جیسے انسان کی خواہش کوئی بھی لڑکی کر سکتی تھی۔

"سر آپ سمجھتے ہیں کہ میری وجہ سے آپ کی عزت پہ حرفِ آیا تو ٹھیک ہے اب میں ہی یہ سب کلئیر بھی کرونگی سر۔۔۔۔" وہ اپنے آنسو صاف کرتے بیڈ پہ بیٹھ گئی تھی اس کے بال بھی اب خشک ہو گئے تھے جبکہ جو آنسو آنکھوں سے گر رہے تھے وہ خشک ہونے کے بجائے مزید شدت سے بہہ رہے تھے۔

"سر کہاں ہوں گے۔۔۔!؛" وہ ضامن کی اتنی بے رخی نفرت کے باوجود بھی اس کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔ ضامن کے بارے میں سوچنے سے وہ خود روک نہیں پاتی تھی جتنی کوشش کرتی تھی ضامن کو نہ سوچے وہ اتنی شدید سے سوچتی تھی۔

اس نے اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھا بھوک لگی تھی رات کے بعد سے اپنا وجود بھی تھکا سا محسوس ہوا تھا۔

ضامن نے اس کے وجود کو اپنے ہونٹوں سے چومتے اس سے اپنا حق تو لے لیا تھا لیکن اب وہ بھول چکا تھا ابرش نے تو سوچا تھا کہ یہ سب ہونے کے بعد شاید ان کے آپسی تعلقات ٹھیک ہو جائیں گے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا تھا الٹا ضامن اس سے نفرت کا اظہارِ کر کے چلا گیا تھا اور ابرش کے لیے یہ نفرت سوہان روح تھی۔۔۔

وہ باہر آئی تو کچن میں ٹیبل پہ ناشتہ سٹ تھا لیکن ابھی تک ویسے ہی پڑا تھا ضامن نے کھانا نہیں کھایا ہوا تھا وہ کیسے کھاتی اس نے بھی ناشتہ ایسے ہی چھوڑ دیا ضامن کو کال ملانے کا خیال آیا لیکن پھر ضامن کا رویہ یاد کرتے اس نے اپنے خیال کو دل میں ہی دبا لیا تھا اب بس وہ ضامن کا انتظار ہی کر سکتی تھی کہ وہ جلدی واپس آجائے۔

وہ لاؤنج میں ہی بیٹھ گئی ضامن کہیں بھی جاتا وہ اس کی واپسی کی دعا کرتی نجانے کیوں دل کو دھڑکا سا لگا رہتا تھا ضامن نے اسے ایک دو بار اپنی باتوں سے اپنی زندگی میں موجود کسی اور لڑکی کے بارے میں بتایا تھا لیکن ابرش کو یقیں نہیں آتا تھا کہ ضامن کی زندگی میں کوئی لڑکی ہو سکتی ہے۔۔

لیکِن رات کے ضامن کے ری ایکشن اور اس کی نفرت ابرش کو ایسا سوچنے پہ مجبور کر رہی تھی۔

کافی دیر تک وہ وہیں بیٹھی اب تو دن کے دو بج گئے تھے ضامن کے آنے کے انتظار میں وہ ایسے ہی بھر کی بیٹھی رہی اس کے بغیر تو حلق سے نوالہ تک نہیں اترتا تھا وہ کھاتی تو کیسے۔

ضامن کو اس بات کا احساس نہیں تھا ابرش کے ذہن میں عائلہ کا خیال آیا وہ اٹھتے عائلہ کے کمرے میں چلی آئی اس نے کتنی بار سوچا کہ وہ عائلہ کی ڈائری پڑھے گی لیکن پہلے سٹڈی کی وجہ سے اسے ٹائم نہیں ملتا تھا پر ابھی وہ فارغ بیٹھی تھی۔۔۔

ضامن کے بغیر دل بھی نہیں لگ رہا تھا سو اس نے عائلہ کی ڈائری اٹھاتے بیڈ پہ بیٹھتے پڑھنی شروع کی تھی۔

فرنٹ پہ عائلہ اور ضامن کے ساتھ ایک آدمی کی تصویر تھی ابرش کو حیرانگی ہوئی یہ آخر کون تھے اس نے تو ضامن کے روم میں ایسی کوئی تصویر

نہیں دیکھی تھی عائلہ کے کمرے میں وہ کم ہی آئی تھی اور اب اس نے عائلہ کے کمرے میں بھی دو تین تصویریں دیکھی تھیں یقیناً یہ انسان ان کے ڈیڈ تھے بہت خوبصورت ان کی آنکھوں کا کلر بھی سیاہ تھا ضامن نے اپنے سارے نین نقش ان سے ہی چرائے تھے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس تصویر کو کتنی دیر دیکھتی پھر اس نے آگے پیج پلٹا عائلہ کا نام لکھا ہوا تھا اور تعارف وہ لوگ کراچی آنے سے پہلے حید آباد میں رہتے تھے شاید دونوں کا بچپن بھی وہاں گزرا ہو لیکن آگے عائلہ نے لکھا ہوا تھا وہ دونوں لاہور بھی رہتے تھے اپنے باپ کے ساتھ۔

ابرش اوپر سے پڑھ رہی تھی ساری ڈائری پڑھنے بیٹھتی تو اسے شام ہو جانی تھی۔

اس کی اچانک سے ایک لفظ پہ پڑی۔

"بھائی کو ناشتے میں پراٹھا بہت پسند ہے قیمے کا پراٹھا ہو تو بھائی کبھی کھانے سے انکار نہیں کر سکتے ہیں اور بھائی کی فیورٹ چکن بریانی چائینیز رائس بھی بھائی کے موسٹ فیورٹ ہیں۔۔۔!؛" ابرش نے یہ لائن دو تین بار پڑھی تھی۔

ضامن کی پسند کے بارے میں جان کر دل کو تھوڑی تسلی ہوئی لیکن ضامن کی نفرت کا سوچتے اس کی دھڑکنوں تیز ہوئی تھیں گھڑی اب شام کے چار بجا رہی تھی صبح دس بجے کا گیا ضامن ابھی تک واپس نہیں آیا تھا ہر گزرتے لمحے ابرش کی پریشانی بھی بڑھتی جا رہی تھی آخر کیوں نہیں آ رہا تھا ضامن۔

وہ ضامن کو سوچتی تو دل بجھ جاتا۔

نجانے کیوں اتنی پوزسیو ہو چکی تھی وہ ضامن عباس کے لئے وجہ وہ خوُد بھی نہیں جانتی تھی ہاں لیکن ضامن اس کے آس پاس نہیں ہوتا تو اسے آپنا آپ خالی خالی سا لگتا تھا۔

ضامن کو مکمل پا چکی تھی تھوڑی بہت تسلی تھی کہ اب ضامن کے ساتھ اس کا رشتہ مظبوط ہے ضامن اب کچھ نہیں کرے گا۔ پر ضامن نے تو اسے دھمکی دی تھی کہ وہ زیادہ دیر اب اسے اپنے ساتھ نہیں رکھے گا چھوڑ دے گا۔

کیا وہ اس سلسلے میں کہیں گیا تھا۔۔۔!؛" ابرش نے بے ساختہ اپنے دل پہ ہاتھ رکھا۔۔۔

"نہیں وہ آیسا نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔!؛" ابرش نے خوُد کو تسلی دی لیکن دل بری طرح سے ڈوبا جا رہا تھا ضامن آگے نجانے کیا کرنے والا تھا۔

.....

ضامن کب سے بیچ پہ کھڑا سمندر میں ابلتی لہروں کو دیکھ رہا تھا گھر سے تو نکل آیا تھا لیکِن دل تھا کہ بری طرح سے ملامت کر رہا تھا ابرش کو جو لفظ اس نے بولے تھے اسے خود بھی احساس تھا لیکِن ابرش کی حرکت کے بارے میں جان کر اسے ابرش پہ بے انتہا غصہ آیا تھا وہ کیسے ایسی حرکت کر سکتی تھی صرف ضامن کے قریب آنے کے لیے اس نے ایسا کھیل رچایا اس کو نشہ آور دوا دے۔

ضامن کا سر تورات کو ہی بھاری ہو رہا تھا لیکِن اس نے نظر انداز کیا تھا اب اسے کچھ کچھ بارش والا منظر یاد آ رہا تھا اس نے شرٹ کی آستین کہنوں تک فولڈ کی ہوئی تھیں اور سینے پہ بازو باندھے وہ لہر کو دیکھ رہا تھا اس نے گاڑی کی بونٹ سے ٹیک لگائی ہوئی تھی اس جگہ اسے کچھ سکون ملا تھا جب سے وہ

کراچی آیا تھا سوچ رہا تھا بیچ پہ جائے اور آج اتنا ڈیپریسڈ تھا کہ یہاں چلا آیا تھا۔

دل کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے ابرش کے لیے اس کے دل میں گنجائش نکل رہی تھی وہ نہ چاہتے بھی ابرش کو قبول کر رہا تھا لیکِن ابرش نے یہ سب کیوں کیا شاید ابرش کو ڈر تھا کہ ضامن اُسے چھوڑ دے گا ابرش نے اس کے ساتھ رہتے خوُد کو کافی حد تک بدل لیا تھا وہ جو دوپٹے سے کوسوں دور رہتی تھی اب شال اوڑھنے لگی تھی اس کی وجہ سے ابرش نے آپنا لائف سٹائل تک بدل دیا لیکن پھر بھی وہ ابرش کی اس حرکت کو نہیں بھول پا رہا تھا ابرش نے جو کیا وہ اس کا دل بری طرح سے دکھا چکا تھا ابرش کے پاس رکتا تو شاید اسے غصے میں مزید بہت کچھ کہہ دیتا اس لیے نکل آیا تھا گھر سے۔

عائلہ کو سوچتے اس کو کچھ ہونے لگتا تھا کسی سے شئیر نہیں کرتا تھا لیکن عائلہ اسے بہت یاد آتی تھی۔ وہ بہن تھیں کیسے بھول سکتا تھا جو عائلہ نے یرمان ملک کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا وہ بھلے ضامن کو آندر سے توڑ گیا لیکن سچ یہی تھا کہ ضامن کی آج بھی ہر دعا میں عائلہ کی خوشیوں کی دعا شامل ہوتی تھی یرمان کا رویہ عائلہ کے ساتھ کیسا تھا یہ تو ضامن نہیں جانتا تھا لیکن یرمان ملک جس دن گھر آیا اُس کی آنکھوں میں عائلہ کے لیے ضامن نے جنون دیکھا تھا جیسے وہ عائلہ کے لیے لڑنے مرنے کو تیار ہو عائلہ بہت معصوم تھی اس نے آج تک کسی بے چیز کو بھی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کی تھی تو پھر اس کے ساتھ رب برا کیسے کر سکتا تھا۔

ضامن عائلہ کے بارے میں سوچتا تو سوچیں خود بخود ابرش کی طرف چلی آئی جاتی۔

اپنے لفظوں کی بازگشت اسے اپنی سماعتوں میں سنائی دے رہی تھی وہ شرمندہ سا تھا۔ کیا کرتا صبح اُٹھتے اس نے جو منظر دیکھا وہ اس کے لیے ناقابلِ یقین تھا اسے تو اپنا آپ مجرم لگا ابرش کا کتنا گلٹ فیل ہو رہا تھا اسے ابرش کے لیے۔۔ پر سچ تو یہ تھا کہ یہ سب ابرش نے کیا ضامن کو حیرانگی اس بات پہ ہو رہی تھی کہ آخر یہ سب ابرش کے ذہن میں کیسے آیا۔

"کیا کروں میں۔۔۔؟!" وہ پوری طرح سے الجھا ہوا تھا جانتا تھا جو لفظ اس نے آتے ہوئے ابرش سے بولے وہ ان لفظوں کو بھول نہیں پائے گی دل اس کا بھی افسردہ تھا لیکن دماغ میں الٹی سیدھی سوچیں گھر کر رہی تھیں جن سے وہ چھٹکارا حاصل نہیں کر پا رہا تھا ابرش اس کی بیوی تھی یہاں اب اس رشتے کو تسلیم کرنے لگا تھا کہ ہاں بھلے ابرش نے جو کیا وہ بہت غلط تھا لیکن اب تو وہ بدل چکی تھی تو کیا ضامن ابرش کی وہ غلطی معاف نہیں کر سکتا۔

دل ہر بار ابرش ملک کے حق میں گواہی دیتا تھا لیکِن دماغ ہمیشہ ہی یہ دلیلیں رد کر دیتا اس وقت ضامن بہت کنفیوز تھا کب سے کھڑا بس رات کے بارے میں سوچے جا رہا تھا۔

تھوڑا تھوڑا اب دھندلا سا عکس اسے یاد آنے لگا تھا وہ بارش میں ابرش کے قریب جانا اسے کس کرنا اس کا سر بھاری ہوا تو اس کو چکر سا آیا اس نے گاڑی کے بونٹ پہ زور سے ہاتھ مارا تھا۔۔

"ضامن سر آپ۔۔۔!؛"اس آواز پہ وہ پیچھے پلٹا یہ آواز کسی اور کی نہیں بلکے دیدم کی تھی جو ریڈ ٹائٹس پہ وائٹ کلر کی ٹی شرٹ میں ملبوس بالوں کو پونی میں قید کیے ہاتھ میں سیل فون پکڑے اس کے پیچھے کھڑی تھی آنکھیں خوشی سے جگمگا رہی تھیں شاید ضامن کو دیکھ کر۔

وہ یہاں اپنی دوستوں کے ساتھ بیچ پہ آئی ہوئی تھی پیپرز ختم ہونے کے بعد یہ پورا ویک اس نے دوستوں کے ساتھ گھومنے پھرنے کا پلان بنایا تھا آج یہ لوگ ساحل سمندر پہ آئے تھے دیدم اپنی دوستوں کے ساتھ تصویریں بنا رہی تھی جب اس کی نظر ضامن پہ پڑی وہ بے یقینی سے ضامن کو دیکھنے لگی آنکھوں کی چمک بڑھی تھی۔۔۔

اس نے اپنے دوستوں سے ایک فون کال کا بہانہ بنایا اور ضامن کی طرف چلی آئی جو اسے ایک ہی پوزیشن میں کھڑا نظر آیا نجانے کیا سوچ رہا تھا دیدم کی تو عید ہی ہو گئی صبح سے وہ ضامن کے بارے میں سوچ رہی تھی پہلے تو اسے ضامن کے ڈیپارٹمنٹ کا پتہ چل گیا تھا تو یونیورسٹی میں دیدم ضامن کو دیکھ لیتی تھی لیکِن اب تو پیپرز کے ساتھ بند تھی اس کے پاس ضامن کا نمبر نہیں تھا تو اس کی بات بھی کہی ہو پاتی ضامن سے۔

وہ ضامن کو سوچتے تھی اس کی دوستوں نے کافی بار وجہ پوچھنے کی کوشش بھی کی لیکن دیدم نے ٹال دیا اب وہ کیا بتاتی اپنی دوستوں کو۔

"سر آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔" وہ ضامن کے ساتھ گاڑی کی بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑی ہوئی جبکہ نظریں اس کی ضامن پہ تھیں جس کی شرٹ کی سلیوز فولڈ کیے ہوئے میں وہ خاصا ہنڈسیم لگ رہا تھا کہ دیدم کہ نظریں اس پر سے ہٹنے سے انکاری تھیں۔

اس نے آپنی شرٹ کے اوپر بٹن کھول رکھے تھے جن سے نظر آتے اس کے سکس پیک ابیس دیکھ کر تو کوئی بھی لڑکی اپنا دل ہار جاتی اوٗر دیدم تو پہلے ہی ضامن کی پرسنالٹی پی فدا تھی۔

"آپ جہاں کیا کر رہی ہیں مس۔۔۔!؛" ضامن جو اس وقتِ ابرش کے خیالوں میں ڈوبا نجانے کیا سوچ رہا تھا اسے دیدم کی آمد پسند نہیں آئی تھی۔

"آپ سے بات۔۔۔!؟" دیدم نے مسکراتے جواب دیا تھا ضامن نے لب بھینچ لیے۔

"بٹ مجھے آپ سے بات کرنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے سو آپ جا سکتی ہیں مُجھے اس وقت تنہائی چاہیے ایکسکیوزمی۔۔۔۔" ضامن نے ایکسکیوز کر لیا لیکن دیدم ضامن کے معاملے میں خاصی ڈھیٹ تھی وہ ضامن سے باتیں کرنے آئی تھیں کیسے چلی جاتی وآپس جبکہ ضامن کو پھر یونی میں ہی دیکھ پاتی

۔

"کیوں سر آپ پریشان لگ رہے ہیں ابرش سے جھگڑا ہوا آپ کا؟ ویسے سر آپ نے ابھی تک ابرش ملک کو ساتھ کیوں رکھا ہے میرا مطلب ہے ابرش ملک کی وجہ سے وہ کو اتنا کچھ فیس کرنا پڑا آپ کی سسٹر کے ساتھ اتنا برا ہوا آور آپ نے ابرش ملک کو ابھی تک طلاق نہیں دی۔۔۔ جو اُس دن ہال میں

ہوا آدھی سے زیادہ یورنیورسٹی کو معلوم تھا کہ آپ بے قصور ہیں لیکن قیوم ملک کے سامنے بولنے کی ہمت کسی نے نہیں کی۔۔۔!؛"دیدم جانتی تھی ضامن ویسے بات نہیں کرے گا اس نے کچھ سوچتے ابرش والا موضوع سٹارٹ کیا تھا کیونکہ ضامن کو اگر وہ ابرش کے خلاف کر دیتی تو بہت کچھ ہو سکتا تھا۔

"مس میں نے آپ سے کہا کہ مجھے آپ سے بات کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے آپ یہاں جو کرنے آئی ہیں وہ کریں۔۔۔اور ہاں ابرش میری بیوی ہے اور مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہے کوئی تیسرا انسان ہمیں ڈسکس کرے ہماری جو پرو بلمز ہیں وہ ہم خود سالٹ آؤٹ کر لیں گے آپ کو اس بارے میں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔!؛"ضامن پہلے ہی ابرش اور

اپنے رشتے کو لیکر جتنا الجھا ہوا تھا وہ مزید کسی کے منہ سے ابرش کے بارے میں کچھ نہیں سن سکتا تھا۔۔

"میں جانتی ہوں ابرش ملک آپ کی بیوی ہے لیکن وہ نکاح آپ بھول گئے جس کی وجہ سے آپ کا کردار اتنے سارے لوگوں کے سامنے مشکوک ہوا سر۔۔۔" دیدم بھی چن چن کر وار کر رہی تھی ضامن کی کمزوریوں پہ وہ ابرش سے نفرت کرتا تھا نکاح کے بعد تو تقریبا سبھی یہ بات جانتے تھے ضامن انکار کر رہا تھا لیکن اس انکار کی وجہ بھی دیدم کی سمجھ میں آچکی تھی یقینا وہ کسی اجنبی سے ابرش کے بارے میں کچھ شئیر نہیں کرنے والا تھا۔

"آپ کیوں میرے سامنے مس ملک کو ڈسکس کر رہی ہیں جانتے ہیں ناں وہ میری بیوی ہیں اور مُجھے بالکل پسند نہیں ہے کوئی اس طرح ہمارے رشتے کے بارے میں بولے آپ خیال کیجیے گا نیکسٹ ٹائم۔۔۔" ضامن سیدھا اور

اس سے پہلے کہ گاڑی کا دروازہ کھولتے آندر بیٹھتا دیدم نے اس کے آگے آتے گاڑی کے دروازے پہ ہاتھ رکھا تھا ضامن نے ابرو آچکاتے سوالیہ نظروں سے دیدم کو دیکھا تھا۔

"سر آپ اچانک سے کیوں جا رہے ہیں پہلے تو آپ کتنی دیر سے یہاں کھڑے تھے مجھ سے باتیں کریں پلیز تھوڑی دیر تک آپ کو نہیں پتہ آپ مجھے کتنے اچھے لگتے ہیں۔۔" دیدم بے باکی کی حد کو چھو رہی تھی اتنی بے باکی تو ابرش نے بھی نہیں دکھائی تھی کبھی ضامن سے بات کرتے ہوئے جتنی یہ لڑکی دکھائی رہی تھیں نظریں اس کی ضامن کے چہرے پہ ہی ٹکی تھیں۔

"مس آپ کسی اور کو ڈھونڈیں باتیں کرنے کے لیے۔۔!؛" ضامن کے سلگتے لہجے پہ دیدم کا چہرہ ضبط سے سرخ ہوا ضامن کی باتوں کا مطلب وہ آچھے سے سمجھ گئی تھی۔

"سر آپ کی بات کا مطلب کیا ہے۔۔!" دیدم سلگی تھی اسے تو لگا تھا کہ ابرش کی برائیاں کر کے وہ آسانی سے ضامن کو اپنی طرف مائل کر لے گی لیکن آیسا کچھ نہیں ہو رہا تھا ضامن تو اس سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا پہلے کیسے ریلیکس سا کھڑا تھا اور اب اس کے آتے ہی ضامن کو واپس جانا تھا۔

"میری بات کا مطلب آپ بہت اچھے سے سمجھ چکی ہیں اور مُجھے واپس جانا ہے میری بیوی میرا انتظار کر رہی ہو زیادہ دیر رکا تو وہ ناراض ہو گی۔۔۔" ضامن نے اس فقرے میں دیدم پہ بہت کچھ واضح کیا تھا دیدم کی نظریں اچانک سے ضامن کی گردن پہ بنے نشان پہ گئی اور پھر اس کا چہرہ سرخ ہوا ضامن کی گردن ہی ناخنوں کے نشان تھے جو یقیناً ابرش ملک کے

ہی ناخنوں کے تھے کیا ان دونوں کے درمیان تعلقات اتنے گہرے تھے

دیدم کو اپنا وجود دِ دہکتے تندور میں جلتا سا محسوس ہوا تھا۔

"بیوی آپ مانتے ہیں ابرش کو بیوی۔۔۔؟ یہاں مجھے لگتا ہے آپ کو ابرش ملک سے محبت نہیں ہے بلکے ابرش کی وجہ سے تو آپ کا نقصان ہوا پھر کیوں ابھی تک آپ نے ابرش کو نہیں چھوڑا۔۔۔؟" دیدم کے دل میں یہ سارے سوالات چل رہے تھے جن کو وہ لفظوں کی صورت میں زبان پہ لے آئی تھی۔

"آپ کو نہیں لگتا ہے کہ آپ پرسنل ہو رہی ہیں مس۔۔۔ ابرش ملک میری ہیں اور ہمارے درمیان جو کچھ ہوا وہ ہمارا ذاتی مسلہ ہے آپ کو اس میں الجھنے کی ضرورت نہیں ہے اور آپ اپنے قدم یہیں پہ روک لیں تو آپ

کے حق میں بہتر ہو گا۔۔"وارننگ تھی ضامن کے انداز میں دیدم کے لیے

۔

"آپ شاید سمجھ چکے ہیں میرے جزبات تو چھپانے کا کوئی فایدہ نہیں ہے سر آئی لو یو۔۔۔!؛"وہ بے باکی سے ضامن کے کندھوں پہ ہاتھ رکھتے اس کے قریب ہوئی تھی لیکن ضامن نے اسے دھکا دیا تو وہ پیچھے گری تھی اس اچانک ہونے والی افتاد کے لیے وہ تیار نہیں تھی چہرہ اہانت کے اثر سے سرخ ہوا پہلی بار کسی نے اس کو اتنی بے رخی دکھائی تھی۔

"شٹ اپ مس۔۔۔"ضامن مزید کچھ نہیں بولا ہاں لیکِن اس کے انداز نے دیدم پہ یہ واضح کر دیا تھا کہ ضامن کے دل میں اس کے لیے ایسی کوئی فیلنگز نہیں ہیں وہ تڑپ گئی ضامن سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن ضامن

گاڑی بھاگا لے گیا وہ اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتے اپنی سسکیوں کو روک رہی تھی۔

"دیدم دیدم تم ٹھیک ہو۔۔۔؟"اس کی دوست جو کب سے اس کا انتظار کر رہی تھی لیکن دیدم کو نہ آتے پا کر وہ اب اسے ڈھونڈنے نکل آئی تھی اور جب اس کی نظر دیدم پہ پڑی تو اس کے لبوں سے چیخ نکلی اسے لگا شاید دیدم گر گئی ہے اس لئے ایسے بیٹھی ہے۔۔۔۔

ء"دیدم تم کچھ بول نہیں رہی ہو یار سب ٹھیک ہے؟"وہ بچاری آپنی دوست کی حالتِ دیکھ کر پریشان سی اس کے قریب بیٹھتے پوچھ رہی تھی دیدم نے آنکھیں میچ لی اب کیا بتاتی اسے کہ کوئی دیدم کو بری طرح سے ٹھکرا کر چلا گیا ہے۔

میری طعیبت ٹھیک نہیں ہے گھر چلتے ہیں۔۔۔"دیدم نے خود کو "
سنبھالا تھا اپنی دوست کے سامنے وہ ایسی ویسی کوئی بات نہیں کر
سکتی تھی کیا سوچتی یہ اس کے بارے میں ۔

کیا ہؤا طعیبت کو پہلے تو ٹھیک تھی اچانک سے؟ کس سے بات کی "
تم نے جس کی وجہ سے اتنی طعیبت خراب ہو رہی ہے تمھاری
دیدم۔۔۔!؛"دیدم نے اس کے بہت زیادہ اسرار کرنے پہ بھی اسے
کچھ نہیں بتایا اور ٹھوڑی دیر میں ہی وہ واپس گھر چلی گئ اس کی
دوست تو دیدم کے بدلتے رویئے پہ الجھی ہوئی تھی آخر اچانک سے
کیا ہو گیا جو وہ اتنی پریشان لگ رہی تھی ۔۔۔

.....

ضامن کا انتظار کرتے کرتے ابرش کی ہمت جواب دے گئی شام ہونے والی تھی لیکِن ضامن کا کچھ اتا پتا نہیں تھا ابرش فون بھی نہیں کر سکتی تھی اوٗر ضامن کا نہ آنا اس کی پریشانی میں بھی اضافہ کر رہا تھا صبح سے ان لفظوں کی بازگشت اسے اپنی سماعتوں سے ٹکراتے محسوس ہو رہی تھی کیا فایدہ ہوا اسے وہ سب کر کے الٹا ضامن کو وہ مزید خود سے دور کر چکی تھی۔۔۔

وہ عائلہ کے کمرے سے نکلتے دوبارہ لاؤنج میں بیٹھ گئی تھی تھوڑی دیر ٹی وی دیکھی پھر بور ہونے لگی یہ بوریت ضامن کے نہ آنے کی وجہ سے تھی جو صبح سے نکلا ابھی تک شاید واپسی کا راستہ ہی بھول گیا تھا یا شاید وہ جان بُوجھ کر واپس نہیں آ رہا تھا ابرش کے آنگ آنگ سے بے چینی ظاہر ہو رہی تھی وہ شریف اظطراب کا شکار تھی اس کا سیل بجا ڈیڈ کی کال تھی جب سے وہ ضامن کے ساتھ رہ رہی تھی بہت کم اس کی ڈیڈ سے بات ہو پاتی تھی۔

"ڈیڈ کیسے ہیں آپ۔۔۔؟" جتنی صبح سے وہ الجھی ہوئی تھی ڈیڈ کی کال دیکھ کر موڈ کچھ فریش ہو گیا تھا وہ مسکراتے ڈیڈ سے بات کرنے لگی۔

"کیسی ہے میری پرنسز۔۔۔؟" قیوم ملک اب خاصے مطمین تھے ضامن کے ساتھ ابرش کو رخصت کر کے ہاں ان کی اپنی زندگی میں بہت سی پروبلمز چل رہی تھی جو اب شدت اختیار کر چکی تھیں لیکن بیٹی کی طرف سے وہ مطمین تھے۔۔

"آگئی میری یاد۔۔؟ آپ تو مجھے سر کے ساتھ رخصت کر کے بھول ہی گئے ڈیڈ۔۔۔!؛" ابرش کے لبوں سے شکوہ پھسلا تھا۔

"آپ ضامن کے ساتھ اچھے سے اڈجسٹ کر لو کوئی مسلئہ نہ ہو آپ کو اسی لیے آپ کو بار بار فون نہیں کیا آپ خوش ہو ضامن کے ساتھ؟ بیہیو یر کیسا ہے ضامن کا آپ کے ساتھ؟ زیادہ غصہ تو نہیں کرتا وہ!" قیوم ملک نے پہلے

تو اتنے دن رابطہ نہیں کیا لیکن آج وہ ابرش سے سارا کچھ تفصیل سے پوچھ رہے تھے کہ ضامن کا بیہو ہر اس کے ساتھ کیسا ہے۔۔۔۔۔

ڈیڈ کے ہونٹوں سے لفظ خوش سن کر وہ طنزیہ ہنسی صبح کا ہؤا واقعہ بے ساختہ نظروں کے سامنے گھوما تھا وہ ضامن کے رویئے کو سوچتے بمشکل اپنی سسکی روک سکی ڈیڈ کو اس بارے میں بتا کر وہ پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی دل پہ جو گزر رہی تھی اس سے تو بس وہی واقف تھی کسی کو بتاتی بھی تو کیا فایدہ ہونا تھا الٹا ڈیڈ نے اور پریشان ہو جانا تھا۔

"آہ ڈیڈ سب ٹھیک ہے میں بالکل ٹھیک ہوں سر کا بیہو ہر بھی آچھا ہے میرے ساتھ آپ پریشان نہیں ہوں آپ بتائیں مام کیسی ہیں اور آپ کی بات ہوتی یرمان بھائی سے وہ واپس نہیں آئے ابھی تک۔۔۔؟" عائلہ یونی

سے غائب تھی تو ابرش جانتی تھی کہ وہ دونوں ابھی تک واپس نہیں آئے تھے اگر آجاتے تو ضرور عائلہ پیپر دیتی۔۔۔

"بیٹا اتنی جلدی اُن دونوں کی واپسی نہیں ہو سکتی ہے وہ تو وہاں پورا مہینہ رہنے والے ہیں۔۔۔"ڈیڈ کی تھوڑی دیر پہلے ہی بات ہوئی تھی ان کی عائلہ اور یرمان سے وہ دونوں ٹھیک تھے۔

"کیا مطلب ڈیڈ؟ اُنہوں نے اتنا لمبا ٹرپ پلان کیا ہوا ہے کیا؟ عائلہ کے پیپرز بھی مس ہو گئے ہیں سارے ایک پیپر بھی نہیں دیا عائلہ نے۔۔۔!؛"

"بیٹا مجبوری تھی عائلہ کی طعیبت خرابی کی وجہ سے یہ فیصلہ لینا پڑا ورنہ جتنی تاخیر ہوتی اتنا ہی عائلہ کی طعیبت پہ برا اثر پڑتا اس کا۔۔۔"وہ جان گئے کہ ابرش عائلہ کی بیماری کے متعلق نہیں جانتی ہے ورنہ ان سے سوال نہیں کر رہی ہوتی۔

"کیا ہوا عائلہ کی طعیبت کو۔۔؟"

"عائلہ کی ہارٹ سرجری ہوئی ہے بیٹا وہ بیمار تھی تو چیک اپ کروانے پہ اس کی بیماری کے متعلق معلوم ہوا آور پھر یرمان کو ڈاکٹرز نے برلن کے ہاسپٹل میں موجود ایک ڈاکٹر کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔یرمان خود بھی یہی چاہتا تھا کہ عائلہ کے پیپرز ہو جائیں لیکن پھر حالات ہی ایسے تھے بیٹا۔۔۔!؛" وہ ابرش کو تفصیل سے عائلہ کے متعلق بتا رہے تھے۔

"واٹ عائلہ کو ہارٹ پرو بلم؟ کب سے ڈیڈ وہ لوگ سرجری کے لیے برلن گئے ہیں لیکن بھائی نے تو ہمیں کہا کہ وہ ہنی مون پہ جا رہے ہیں مجھے یہی لگا کہ یہ ان کا ہنی مون ٹرپ ہے۔۔۔" ابرش اپنی پریشانی بھول چکی تھی اس کو اس پل عائلہ کی فکر ہوئی جب سے یرمان اور عائلہ ان سے مل کر گئے اس

کے بعد ابرش کی یرمان سے بات نہیں ہوئی تھی تبھی ابرش اس متعلق کچھ نہیں جانتی تھی۔۔

"شاید ضامن کو نہ پتہ چلے اس لیے یرمان نے ہنی مون کا کہہ دیا لیکن بیٹا وہ لوگ سرجری کے لیے گئے ہیں جو کامیاب بھی ہو گئی ہے عائلہ اب بالکل ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔!؛" قیوم ملک ابرش سے تو مزید ضامن کے بارے میں کچھ پوچھنا ہی بھول گئے تھے ان کی باتیں عائلہ کے متعلق تھیں دونوں عائلہ کو ڈسکس کر رہے تھے ابرش کو ضامن کا خیال آیا جو اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا.

"بٹ ڈیڈ یہ چھوٹی بات نہیں ہے عائلہ بہن ہے ضامن سر کی۔۔۔ آپ کب تک چھپائیں گے ضامن سر۔۔۔؛؛" ابرش کا یہ آخری جملہ ضامن نے بھی سنا تھا جو اسی وقتِ گھر میں داخل ہوا تھا اور ابرش کو لاؤنج میں فون پہ کسی

سے باتیں کرتے دیکھ کر وہ وہیں رک گیا ہاں لیکن ابرش کے آخری جملے سے وہ بہت کچھ سمجھ گیا کہ بات ہو سکی متعلق رہی تھی۔

"بیٹا اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں میں یہ عائلہ اور یرمان کا اپنا فیصلہ ہے وہ دونوں ہی اس متعلق بتا سکتے ہیں ویسے بھی اب عائلہ ٹھیک ہے میری ویڈیو کال پہ بات ہوئی تھی دونوں سے۔۔۔"

"وہ تو ٹھیک ہے ڈیڈ لیکن پھر بھی۔۔۔ چلیں میں بھائی سے بات کر لونگی آپ ریسٹ کریں میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔" ابرش کی نظر ضامن پہ گئی تو اس نے قیوم ملک سے الوداعی جملے بولتے فون کٹ کر دیا تھا قیوم ملک بیٹی سے مزید بات کرنا چاہتے تھے ضامن کے متعلق معلوم کرنا چاہتے تھے ابرش انہیں تھوڑی اپ سٹ لگی تھی۔

رخصتی کے وقت جس قدر ضامن غصے میں تھا اس سے کچھ بھی توقع کی جا سکتی تھی نجانے اُس کا ابرش کے ساتھ کیسا سلوک تھا وہ تو ابرش سے زیادہ بات نہیں کر سکے تھے۔۔

تین چار دن بعد ان کا برتھڈے تھا اور انہوں نے سوچ لیا تھا کہ برتھڈے پہ وہ اریبہ کو سب کے سامنے بیوی کے طور پہ متعارف کروائیں گے۔

یہ فیصلہ وہ شاید کبھی نہیں لیتے اگر اریبہ کی کوک میں ان کا بچہ نہیں پل رہا ہوتا۔

اریبہ سے اتنے دنوں سے ان کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی وہ ملازمہ سے ہی اریبہ کی خیریت معلوم کرتے رہتے تھے عفت بیگم نے ان پہ کڑی نظر رکھی ہوئی تھی ایسے میں انہیں اریبہ کی طرف جانے میں خاصی احتیاط سے کام لینا تھا۔

وقت سے پہلے وہ کام خراب نہیں کرنا چاہتے تھے انہیں پارٹی میں سب کے سامنے ہی اریبہ کو بیوی کے روپ میں انٹرو کروانا تھا۔

"کس سے بات کر رہے تھے آپ۔۔۔؟" عفت ملک نائٹ ڈریس پہنے اپنے ہاتھوں پہ لوشن ملتے پوچھنے لگی تھیں آج کل ہر چھوٹی چھوٹی بات کو وہ ایسے ہی کرید رہی تھیں اتنا تو وہ جانتی تھیں کہ قیوم ملک کی زندگی میں کوئی تھی لیکن وہ تھی کون اس بارے میں وہ چاہا کر بھی پتہ نہیں لگا سکی تھیں۔

ہاں لیکن قیوم ملک پہ ان کی گہری نظر تھے ان کی آفس ٹائمنگ وہ نوٹ کرتی تھیں۔

اپنے شوہر کو صرف خود تک محدود رکھنے کے لیے انہیں جو بھی کرنا پڑتا وہ کرنے والی تھیں۔

"آپ کو کیا مطلب۔۔؟" قیوم ملک کا موڈ ابرش سے بات کر کے فریش ہوا تھا لیکن عفت ملک سے بات کر کے وہ موڈ خراب نہیں کر سکتے تھے۔

"قیوم کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ ہر بات پہ طنز ہر بات پہ آپ کچھ نہ کچھ کہہ دیتے ہیں میں بیوی ہوں آپ کی اور آپ کے نزدیک میری کوئی حیثیت ہے بھی یا نہیں۔۔!؛" عفت ملک نے لوشن کی بوتل زور سے ڈریسنگ ٹیبل پہ پھینکی تھی۔

"عفت ہمارا رشتہ جیسے پہلے تھا ویسے ہی ٹھیک تھا آپ کو مزید اچھا بننے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی اس سب کا مجھ پہ کوئی اثر ہو گا جب وقتِ گزر جائے تو باتوں کی اہمیت نہیں رہتی ہے۔۔۔" وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے گہرا سانس بھرتے بولے۔

"میں اتنی کوشش کر رہی ہوں ہمارے درمیان سب نارمل ہو جائے پہلے جیسا ہو جائے لیکن آپ شاید یہ سب نہیں چاہتے ہیں کسی اور سے جو مل گیا ہے آپ کو۔۔۔!؛"عفت ملک کا لہجہ طنز سے بھرا تھا ان کی کوششیں کیوں قیوم ملک کو نظر نہیں آ رہی تھیں وہ کیوں نہیں سمجھ رہے تھے کہ عفت ملک بدل رہی تھیں تو پھر بجائے عفت ملک کا ساتھ دینے کے وہ کیوں انہیں خود سے دور دھکیل رہے تھے۔

"ٹھیک کہا آپ نے۔۔۔اب کوشش کا کیا فایدہ۔۔۔؟جب وقتِ تھا یہ سب کرنے کا تب آپ کے پاس وقت نہیں تھا اور آج جب آپ کے پاس وقت ہے تو اس سب کو کرنے کی کوئی وجہ نہیں باقی رہتی ہے۔۔۔کل تک یہ رشتہ یہ بچے آپ کی راہ کی روکاوٹ تھے اوٗر آج آپ کیسے بدل گئی ہیں۔۔۔!؛"وہ

عفت ملک کے سامنے آئے تھے جو اس وقت بلیک نائٹ گاؤن میں ان کے سامنے کھڑی تھیں۔

"کیا یہ کافی نہیں ہے کہ مجھے احساس ہو گیا ہے قیوم۔۔۔ صبح کا بھولا اگر رات کو پلٹ آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے ہیں آپ کیوں نہیں بھول جاتے۔۔۔!؛" وہ قیوم ملک کا ہاتھ تھامتی کہ قیوم ملک نے ایسا کرنے نہیں دیا تھا۔

"اب یہ کافی نہیں ہے عفت۔۔۔ آپ کا اپنی غلطی تسلیم کرنا کافی نہیں ہے اب ضرورت ہی نہیں ہے اس سب کی۔۔۔ کیونکہ اب حالات بدل چکے ہیں۔۔۔" وہ فون سائیڈ پہ رکھتے باتھ روم چلے گئے عفت ملک کے کسکتے ایک نظر ان کے آئی فون پہ ڈالی اور دوسری باتھ روم کے بند دروازے پہ ڈالی تھی۔

قیوم ملک پچھلے ایک ہفتے سے گھر پہ تھے کہیں نہیں گئے تھے شائد قیوم ملک کو بھی احساس ہو گیا تھا کہ ان کی بیوی کی ان پہ کڑی نظر ہے تو وہ نہیں جا رہے تھے عفت ملک کے لیے یہی کافی تھا کہ وہ لڑکی جو کوئی بھی تھی قیوم ملک اس سے اتنے دنوں سے ملے نہیں ہیں تو بھول جائیں گے لیکن یہ عفت ملک کی خام خیالی تھی۔ اور یہ خام خیالی بہت جلد ان کی دور ہونے والی تھی۔۔۔

.....

مایا آج کمرے سے باہر نکلی تھی دل تو بالکل بھی چاہا رہا تھا لیکِن کمرے میں بند رہنے سے کیا ہو جاتا آگر اتنے دنوں سے اس نے یرمان ملک سے بات نہیں کی تو کوشش یرمان نے بھی کرنی ضروری نہیں سمجھی اس سے بات کرنے۔

اسے کیا ضرورت مایا سے بات کرنے کی وہ تو اپنی بیوی کو بانہوں میں بھرے ہوئے ہو گا مایا سے تو وہ ترکی والا منظر ہی نہیں بھولے جا رہا تھا نجانے اور ان دونوں کے درمیان کتنے گہرے لمحات ہونگے وہ جتنا سوچتی اتنا ہی الجھتی تھی دل کرتا تھا کہ کاش کچھ ایسا ہو جائے یرمان اس کا ہو جائے۔

کوئی فال نکال کر شمہ گر

میری راہ میں پھول گلاب آئے

وہ آنکھیں رگڑتے بلیو کلر کی جینز پہ ریڈ کلر کی شارٹ سی شرٹ میں ملبوس بالوں کو کلا چھوڑے اس پل دکھی سی لگ رہی تھی مام نے اتنی کوشش کی اس سے بات کرنے کی لیکن کوئی فایدہ نہیں ہوا۔۔

اہل سے بھی اس کی بات نہیں ہوئی اس دن کی اس کی باتوں نے آہل کو کچھ زیادہ ہی ہرٹ کیا تھا احساس تو مایا کو خود بھی تھا کہ اُس دن اسے یرمان کا غصہ آہل پہ نہیں نکلنا چاہیے تھا اس سب میں آہل کا تو کوئی قصور نہیں تھا۔۔

اس نے کافی کالز کی تھیں آہل کو جو آہل نے ریسیو نہیں کی تھیں اس وقت رات کے آٹھ بج رہے تھے اور مایا نے سوچا کہ وہ آہل سے ملنے جائے گی۔

"مایا بیٹا شکر ہے تم آپنے کمرے سے تو نکلی۔۔" مایا اسے کمرے سے نکلتے دیکھ کر بہت خوش ہو گئی تھیں جبکہ وہ مسکرا بھی نہیں سکی تھی۔

"کہیں جا رہی ہو؟ اچھی بات ہے بیٹا دوستوں سے ملو تم ان کے ساتھ دل بہل جائے گا یرمان نے جو کیا ہے وہ تو بھولنا بہت۔۔۔"

"مام مُجھے یرمان ملک کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی ہے آئیند کوشش کیجیے گا کہ میرے ساتھ یرمان کا نام نہیں لیجیے گا آپ۔۔۔!؛"مام کی بات اس کے درمیان سے ہی کاٹ دی تھی یرمان کو سوچتے اس کے پچھلے دن جس قدر اذیت میں گزرے تھے وہ مزید اس کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"مایا تم اتنی جلدی ہار مان لی۔۔۔؟"مام کو مایا کی باتوں سے پریشانی ہوئی آخر مایا کیوں یرمان کے نام سے اس قدر بیزاریت کا اظہارِ کر رہی تھی جیسے اسے یرمان ملک میں کوئی انٹرسٹ ہی نہ ہو.

"مام تو میں کیا کروں؟ یرمان ملک اپنی بیوی کے ساتھ خوش ہے میں کہاں ہوں اُس کی زندگی میں کہیں نہیں ہوں میں۔۔۔!"مام آخری سیڑھی پہ کھڑی تھیں اور مایا ان کے سامنے۔

"تم بھول گئی یرمان سے تم نے محبت کی ہمارا کتنا فایدہ تھا آگر تم ملک خاندان کی بہو بنتی تو۔۔۔!؛" وہ افسردگی سے بولی ان کے شوہر الگ ان سے ناراض تھے جو ہوا اس کا قصوروار وہ اپنی بیوی اور بیٹی کو سمجھ رہے تھے۔

"بہو بنتی پھر۔۔۔اب نہیں ہوں وہ ہے عائلہ جس کے حسن کا جادو چل گیا ہے یرمان ملک پہ عائلہ کے آگے یرمان ملک کو کچھ نظر نہیں آتا ہے مام میں کیا کروں پھر آپ ہی بتائیں مجھے۔۔۔!؛" وہ شدید الجھی ہوئی تھی اس پل۔

عائلہ اور یرمان سوچتی تو سر درد سے پھٹنے لگنے لگ جاتا تھا اس نے اپنا سر ہاتھوں میں تھاما تھا۔

"تو پھر تو یرمان ملک کے دل میں عائلہ کے لیے غلط فہمی کا بیج بونا بہت آسان ہو گا مایا۔۔۔اگر یرمان ملک عائلہ سے محبت کرتا ہے تو ایک بات رکھو محبت میں چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بہت اہمیت رکھتی ہیں وہ لڑکی یرمان کے لیے

جتنی خاص ہے اتنی ہی عام ہو جائے تو پھر۔۔۔؟" انہوں نے مایا سے سوال کیا۔

"کیسے مام کیسے ہو سکتا ہے یہ۔۔۔؟" مایا نے مام کا ہاتھ تھام لیا اگر ایسا ہو جاتا تو اس سے اچھا کیا ہونا تھا بھلا پھر۔

"ہو سکتا ہے کہنے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے مایا میری جان بس تم ہوش سے کام ہو پھر دیکھو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔!؛" وہ مام کو اپنی باتوں میں الجھانے میں کامیاب ہو چکی تھیں یرمان کی محبت میں مبتلا ان کی بیٹی کچھ بھی کر سکتی تھی۔

"مام آپ بتائیں کیا کروں میں۔۔۔!؛" وہ بے قراری سے پوچھنے لگی جیسے اسے ایک امید نظر آئی تھی مام کی باتوں کو سنتے یعنی ابھی بھی بہت کچھ ہو سکتا تھا یرمان ملک اس کا ہو سکتا تھا۔

"صبر کرو مایا جلد بازی ہمیشہ کام خراب کرتی ہے یرمان ملک اس لڑکی کے ساتھ ہے تو تم کوشش کرو تمھارا جو یرمان کے ساتھ دوستانہ ریلیشن شپ ہے وہ قائم رہے دشمنی کے ساتھ رہ کر اُس کی کمزوری ڈھونڈ کر آگر وار کیا جائے تو پھر کامیابی ضرور ملتی ہے تم بھی یہی کرو۔" وہ مایا کو آپنی باتوں سے شیشے میں اتارنے میں کامیاب ہو گئی تھیں.

"مام یرمان سے اتنے دنوں سے میری بات نہیں ہوئی وہ اب پہلے کی طرح کالز نہیں کرتا ہے نہ ہی میسجز تو پھر میں نے بھی نہیں کی۔۔۔"

"یہی تو غلطی کی مایا بیٹا آز بردستی ہی سہی لیکن یرمان کے قریب رہو تم میری کافی دنوں سے عفت سے بات نہیں ہوئی وہ این جی او نہیں آرہی ہے ورنہ اس مسلے پہ اس کی رائے لیتی۔۔۔" وہ عفت ملک کو آج کال کرنے والی تھی

"مام آنٹی بھی کچھ نہیں کر سکی حالانکہ کتناوہ نفرت کا اظہار کر رہی تھیں عائلہ سے لیکن اب وہ ہی عائلہ اُن کے گھر میں موجود ہے اُن کی بہو کی حثیت سے اُنہوں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔"اسے عفت ملک پہ غصہ آیا ہوا تھا آ

۔

"میں عفت سے بات کرو نگی اور کوشش کروں گی کہ تم کسی طرح ملک مینشن میں رہو کچھ دن اب کیسے یہ تو سمجھ نہیں آ رہی ہے عفت سے بات کر کے ہی معلوم ہو گا لیکن آگر ایسا ہو جائے تو تمھارے لیے بہت آسانی ہو گی یرمان کے قریب رہو گی۔۔۔..."وہ ایک پلان بنا چکی تھیں بس اس پہ عمل کرنا تھا۔

"آنٹی مان جائیں گی چلیں مام آپ بات کر لیجیے گا آنٹی سے مجھے دیر ہو رہی ہے میں نکلتی ہوں۔۔۔"وہ اپنا بیگ ٹھیک کرتے بولی۔

"کہاں جا رہی ہو بیٹا۔۔۔؟" انہوں نے دوبارہ پوچھا مایا نے انہیں آہل کے بارے میں نہیں بتایا ورنہ وہ اسے جانے ہی نہیں دیتی آہل سے ملنے کے لیے

۔

مایا کو آہل سے معزرت کرنی تھی کیونکہ اس نے جو آہل سے کہا مس بیہیو کیا وہ اسے نہیں کرنا چاہئے تھا مایا کو احساس ہو گیا تھا۔

غلطی بھی ماں چکی تھی اب آہل سے ایکسکیوز کرنا تھا اور وہ کال نہیں ریسو کر رہا تھا مایا نے ملنے کا فیصلہ کیا۔

"مام بس کام ہے کچھ جلدی واپس آجاؤں گی آپ عفت آنٹی سے بات کر لیں۔..." وہ مام کے گال پہ بوسہ دیتے سیڑھیاں اترتے باہر نکل گئی تھی ۔مام کچھ دیر تو وہیں کھڑی رہی اور پھر عفت ملک سے بات کرنے کی غرض

سے وہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں ان کا ارادہ عفت ملک سے تفصیلی بات کرنے کا تھا۔

.....

ضامن ابرش سے بات کیے بغیر ہی روم میں چلا آیا تھا ابرش یقیناً اپنی مام یا پھر ڈیڈ سے بات کر رہی تھی لیکِن ذکر عائلہ کا ہی تھا وہ بے چین ہوا ابھی تک عائلہ واپس نہیں آئی تھی ہنی مون کے چکر میں اس نے پیپرز چھوڑ دیئے ضامن جانتا تھا کہ اُس پہ یرمان ملک نے پریشر ڈالا ہو گا ورنہ اپنی بہن کی نیچر سے واقف تھا وہ پیپروں کے دنوں میں کھانا پینا چھوڑ دیتی تھی صرف پیپروں پہ دھیان دیتی تھی لیکن اس بار اس کے فائنلز پیپرز تھے اور وہ جرمنی چلی گئی کاش کہ وہ سچ جان پاتا۔

انسان اکثر بے خبری میں مارا جاتا ہے۔۔۔

ابرش سے اس نے ہوئی بات نہیں کی اسے لگا تھا کہ ابرش اپ سٹ ہو گئی جو جاتے ہوئے وہ بول کر گیا تھا احساسِ ندامت تو اسے تھی لیکِن ابرش کو فون پہ باتیں کرتے دیکھ کر اسے احساس ہوا کہ ابرش کو تو شاید فرق ہی نہیں پڑا تھا اس کی باتوں سے۔

اور ضامن پچھلے اتنے گھنٹوں سے پریشان تھا شرمندہ تھا اپنے بولے گئے لفظوں پہ۔

ابرش کمرے میں آئی تو ضامن اسے کھڑکی کے ساتھ کھڑا نظر آیا اس کا دل چاہا ضامن کو بتا دے عائلہ کے بارے میں وہ جاننے کا حق رکھتا تھا۔

یرمان کو ضامن کے سامنے ہنی مون کا نہیں بولنا چاہیے تھا وہ دیکھ رہی تھی اُس دن کے بعد سے ضامن کی بدگمانی عائلہ کے لئے مزید بڑھ گئی تھی۔

"سر آپ کھانا کھائیں گے۔۔۔!!"ڈیڈ سے بات کرنے کے بعد عائلہ کے بارے میں معلوم ہونے پہ ابرش آپنا غمِ تو بھول ہی گئی تھی اسے فکر عائلہ کی یور ہی تھی عائلہ کا نمبر اس کے پاس نہیں تھا نہ ہی کبھی اس کی عائلہ سے فون پہ بات ہوئی تھی لیکِن اس نے سوچا کہ یرمان سے بات کرے گی عائلہ کے پوچھے گی کیا سوچے گا اس کا بھائی کہ وہ دونوں وہاں اتنے پریشان تھے اوٗر ابرش نے پوچھنا بھی ضروری سمجھا تھا۔۔۔

"آپ کھالیں۔۔۔!؛"ضامن کو گھبراہٹ سے کمرے میں وحشت کا سا سماں تھا نجانے اس کی حالت کیوں اچانک سے خراب ہونے لگی تھی۔

"آپ کے بغیر کیسے کھا سکتی ہوں۔۔۔؟""ابرش ملک نے ہی پہل کی تھی ضامن عباس تو اس کے معاملے میں بہت ظالم ثابت ہو رہا تھا مجال تھا کہ وہ

ابرش کو منائے حالانکہ صبح اس نے اتنا غلط کہا ابرش سے ابرش کو بس اس کے لفظوں میں سے تین لفظوں آئی ہیٹ یو نے زیادہ تکلیف پہنچائی تھی۔

"آوو پلیز مس ملک اتنے فلمی ڈائیلاگز جھاڑنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔کوئی کسی کے لیے کھانا پینا نہیں چھوڑتا ہے آپ بھی کھا لیں۔۔۔!؛" وہ سلگتے ابرش پہ ایک خاموش نگاہ ڈال گیا۔

"آپ کو اب تک یقین نہیں ہوا سر۔۔۔ابرش ملک آپ کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے کسی بھی حد تک جا سکتی ہے آپ سے محبت کرتی ہوں میں۔۔۔!؛" صبح کا ہوا واقعہ تو ان کے درمیان سے کہیں نکل گیا تھا۔

وہ ایک بار پھر سے ضامن سے اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی ضامن نے اس کی نیلی آنکھوں میں خود کا واضح عکس نظر آ رہا تھا۔

"میں آپ پہ واضح کر چکا ہوں میں آپ سے نفرت کرتا ہوں اور حدیں تو آپ ساری پھلانگ چکی ہیں مس ملک جو رات کیا آپ نے آپ کو زرا بھی احساس نہیں ہے کہ آپ کی اس حرکت کی وجہ سے ہمارے درمیان کی تلخیاں کتنی بڑھ گئی ہیں۔۔۔" وہ طنزیہ سا ہنسا تھا جانتا تھا اس کی باتوں کا ابرش پہ کوئی اثر نہیں ہو گا۔

ابرش اس کے معاملے میں سچ میں ڈھیٹ ثابت ہو رہی تھی ضامن کی باتوں پہ ابرش کے چہرے کا رخ لالٹھے کی طرح سفید ہوا آیسا لگا جیسے ضامن نے اس کے چہرے پہ تماچا دے مارا ہو۔

"میں نے ان تلخیوں کو کم کرنے کے لیے یہ سب کیا آپ کو نہیں لگتا ہے کہ ہمارے درمیان سب ٹھیک ہونے کے لیے یہ ریلیشن شپ قائم ہونا ضروری

تھا۔۔۔"ابرش نے لب بھینچے جواب دیا ضامن اس کی بات پہ نفی میں سر ہلانے لگا تھا۔

"مس ملک ہمارے رشتے کا مستقبل نہیں ہے کوئی شاید ہم ساتھ نہ۔۔۔"

"سر پلیز۔۔۔"ابرش نے تڑپتے ضامن کے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا تھا وہ ضامن کے ہونٹوں سے یہ لفظ سنتے سو بار مری تھی کیسے برداشت کر سکتی تھی ضامن عباس سے جدائی یہ بہت مشکل تھا۔

"مس ملک۔۔۔!؛"ضامن کتنی ہی دیر ابرش کو دیکھے گیا اس کے صرف چند لفظوں سے ابرش کی حرکت غیر ہو گئی تھی تو جو وہ صبح بول کر گیا تھا ان لفظوں نے ابرش پہ کیا اثر ڈالا ہو گا یہ بس وہ سوچ سکتا تھا کوئی جواب نہیں تھا اس کے پاس۔

"آپ کتنی آسانی سے یہ رشتہ ختم کرنے کی بات کر دیتے ہیں سر یہ بہت آسان ہے آپ کے لئے۔۔۔ لیکن آپ کو ایک بات یاد رکھنی ہو گی یہ نکاح ہوا بھلے جیسے بھی حالات میں تھا لیکن اب یہ قائم رہے گا میں آپ سے شدید محبت کرتی ہوں اتنی کہ یہ آپ کی نفرت پہ بھاری ہے آپ مجھ سے نفرت کرتے ہیں تو ٹھیک ہیں کرتے رہیں نفرت میں محبت کروں گی پھر دیکھتے ہیں آپ کی نفرت بھاری پڑتی ہے یا میری محبت۔۔۔" وہ بھی ابرش ملک تھے ہارنا کہاں سیکھا تھا اور یہاں تو معاملہ بھی اس کی محبت کا تھا ابرش ملک نے محبت کی تھی ضامن عباس سے اور محبتیں بھلا یوں بھی ختم ہو جاتی ہیں کیا۔

"آپ بہت پچھتائیں گی جن رشتوں کے پاس رہنے سے صرف ازیت ملے ان رشتوں کو ختم کرنا ہی بہتر ہوتا ہے مس ملک۔۔۔ آپ کا اوَر میرا کوئی جوڑ نہیں ہے آپ کہاں اور میں کہاں۔۔۔!؛"

"آپ کی کوئی دلیل کوئی وضاحت مجھے آپ سے محبت کرنے سے نہیں روک سکتی ہے سر آپ کی نفرت ہار جائے گی میری محبت کے سامنے دیکھ لیجیے گا۔۔۔ کھانا لگا رہی ہوں آجائیں آپ۔۔۔ ناراضگی مجھ سے ہے آپ کی کھانے سے۔۔۔" وہ کمرے سے نکل گئی تھی اس نے یرمان ملک سے بات کرنی تھی لیکِن پہلے کھانا بھی کھانا ضروری تھا کل سے کچھ نہیں کھایا تھا اوَر آج کا بھی پورا دن گزر گیا تھا۔۔ ضامن کتنی ہی دیر ابرش کی باتوں کو سوچتا رہا یہ پاگل لڑکی اس کی محبت میں خود کو برباد کرنے والی تھی جس کا احساس اسے ہرگز نہیں تھا۔

وہ فریش ہوتے کچن میں آیا یہاں ابرش ملک چیئر پہ بیٹھی اس کے انتظار میں تھی اس نے آ بھی تک کھانے کو ٹچ بھی نہیں کیا تھا کھانا ویسے کا ویسا ہی پڑا تھا وہ اس کے سامنے والی چیئر گھسیٹتے بیٹھتے سنجیدگی سے اپنے لیے کھانا نکالنے لگا۔

کھانے میں اس کی فیورٹ ڈشز تھیں بریانی اور چائیز رائس اس نے بے ساختہ ابرش کو دیکھا تھا وہ اسے دیکھ رہی تھی کھا نہیں رہی تھی ابرش کے ہاتھ بنا ہوا تھا کھانا ضامن نے مٹھیاں بند کی اسے بھوک لگ رہی تھی ورنہ کھاتا ہی نہیں۔

ابرش نے ضامن کی نظریں خود پہ محسوس کی تو ابرو آچکاتے سوالیہ نظروں سے پوچھا ضامن نے سر جھٹکا تھا جواب نہیں دیا اور کھانا کھایا تھا ابرش نے ضامن کو کھاتے دیکھا تو خود بھی کھانا شروع کیا دونوں نے ساتھ کھانا کھایا آج اس نے ضامن کے لیے کوفی نہیں بنائی تھی کیسے بناتی وہ رات

کا واقعہ ہی ایسا تھا وہ چپ چاپ کمرے میں چلی آئی ضامن پیپرز چیک کر رہا تھا ایڈمن آفس سے اسے کال آئی تھی اسی ویک میں اسے سارے پیپرز چیک کر کے رپورٹ آفس سینڈ کرنی تھی۔

ضامن نے ابرش کے ہاتھوں کو بے ساختہ دیکھا تھا اتنے دنوں سے ابرش کوفی بنا رہی تھی اسے عادت ہو گئی تھی اس نے پیپرز سائیڈ پہ رکھے اور روم سے نکل آیا اور اپنے لیے کوفی بنائی ابرش شدید ڈر رہی تھی کل رات کی وجہ سے یا پھر شاید وہ کل والے واقعے کے اثر کو بھول جانا چاہتی تھی۔

اپنی سائیڈ پہ لیٹتے وہ ضامن کا انتظار کر رہی تھی اسے نہیں معلوم تھا کہ ضامن اپنے لیے کوفی بنانے گیا ہے وہ تو جب ضامن روم میں آیا تو ابرش کو اس کے ہاتھ میں کوفی کا مگ دیکھتے اس کو لب بھینچ لیے۔۔۔وہ ضامن کے لیے خود کوفی بناتی لیکن اسے لگا کل جو ہو چکا تھا ضامن ضامن کوفی پیے گا ہی

نہیں لیکن وہ خود بنالایا تھا ضامن کا خود کو فی بنانا ابرش کو بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔

"آپ مجھ سے کہہ دیتے سر۔۔۔!؛" اس نے اپنے بالوں کو جوڑے میں لپیٹا اور اٹھتے بیٹھ گئی رات کی نیند تو ابھی تک پوری نہیں ہوئی تھی لیکن اس نے سونا نہیں تھا نجانے کیوں اسے دھچکا رہتا تھا کہ اگر وہ سوئے گی تو ضامن اس سے ہمیشہ کے لیے دور چلا جائے گا یہ اس کا خود ساختہ ڈر تھا ورنہ ضامن نے جب جانا تھا تبھی جانا تھا اس کی زندگی سے۔

"تاکہ آپ پھر کوفی میں ملا دیتی وہ دوائی۔۔۔!؛" وہ ضامن ہی کیا جو ابرش پہ طنز کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے دے وہ ہمیشہ ہی ابرش کو اپنی باتوں سے جلاتا تھا۔۔

"آپ۔۔۔" ابرش پہلو بدل گئی کیونکہ غلطی بھی تو اس کی اپنی تھی اس نے غلطی کی تھی رات تو بیت گئی تھی لیکِن رہ صرف ملال تھا ملال جو شاید اسے اس رات کے لیے عمر بھر رہنے والا تھا۔

"سو جائیں۔۔۔" ضامن نے کوفی کا سپ لیا اور پھِر سے پیپرز چیک کرنے لگا اتفاق سے اس کے ہاتھ بھی اس بار ابرش کا پیپر ہی لگا تھا جو کافی خوبصورتی سے لکھا گیا تھا جتنی ابرش نے اس کے سبجیکٹ پہ محنت کی تھی وہ نظر بھی آ رہی تھی۔

ابرش آگر دل لگا کر پڑھتی تو فزا سے سارے سبجیکٹس میں آگے نکل سکتی تھی لیکِن ابرش بس ایک ہی سبجیکٹ پہ توجہ دیتی تھی اور وہ تھا ضامن کا سبجیکٹ۔

"مُجھے نیند نہیں آرہی سر۔۔۔!؛"ابرش نے آنکھیں ٹپیپاتے کہاوہ چاہتی تھی ضامن یہ سارا کچھ سمٹ کر اس کے ساتھ آجائیں بیڈ پہ اسے ضامن کے بغیر نیند نہیں آتی تھی ایسی عادتیں لگی تھیں ضامن کی اب وہ پاس نہیں ہوتا تو ابرش کو نیند نہیں آتی تھی دل ہر وقت بے قرار رہتا تھا۔

"تو میں کیا آپ کو لوری دے کر سلاوں کیا۔۔۔ چھوٹی بچی تو نہیں ہیں آپ کوشش کریں آجائے گی آپ کو نیند۔۔۔مُجھے ابھی کام کرنا ہے۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولتے پیپر چیک کرنے لگا تو ابرش کی آنکھیں بھر آئی تھیں اس پل اس کا دل ویسے بھی اداس تھا اوپر سے ضامن کا رویہ اچانک سے اسے یرمان کا خیال آیا تو سیل اُٹھاتے وہ ٹیرس پہ آگئی اور یرمان کو ویڈیو کال ملائی جو پہلے تو اس نے نہیں اٹھائی تھی۔

شاید وہ بیزی تھا لیکِن ابرش نے دوبارہ کال ملائی تو پھر یرمان نے کال اٹھالی وہ مسکراتے ابرش کو دیکھ رہا تھا یرمان نے وائٹ ٹی شرٹ پہن رکھی تھی وہ اس وقت شاید کہیں باہر گھوم رہے تھے۔

"آبی کیسی ہو؟ خیریت اس ٹائم کال کی۔۔۔؟" ابرش کی کال دیکھ کر وہ پریشان ہوا تھا اس ٹائم بھلا وہ کال کیوں کر رہی تھی یرمان کو۔

"بھائی عائلہ کیسی ہے۔۔۔؟ ڈیڈ نے بتایا عائلہ ٹھیک نہیں ہے آپ مجھے بتائیں کیا ہوا سرجری کا عائلہ اب کیسی ہے۔۔۔" ابرش نے ایک ہی سانس میں اتنے سارے سوال کر دیئے۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا عائلہ کے بارے میں۔۔۔؟" یرمان نے سوال کیا تھا۔

"ڈیڈ نے بتایا آپ نے تو جھوٹ بولا تھا بھائی عائلہ سے بات کروائیں میری مجھے اس سے بات کرنی ہے۔۔۔"اس نے آس پاس عائلہ کو دیکھنا چاہا لیکن وہ ابرش کو نظر نہیں آئی تو اس نے یرمان سے پوچھا تھا۔۔۔یرمان نے بے ساختہ عائلہ کو دیکھا وہ دونوں گھومنے نکلے ہوئے تھے۔

"عائلہ یہاں آؤ۔۔۔"یرمان نے عائلہ کو اپنے قریب بلایا جواب ٹھیک تھی لیکن سنجیدہ تھی۔

یرمان کے ساتھ اس کا بیہیویر تو نارمل تھا لیکِن عائلہ کے لہجے میں چھپی سنجیدگی یرمان کے لیے برداشت کرنا مشکل تھی۔

ءعائلہ ابرش کے لیے شاید کبھی نہیں آتی لیکن اسے لگا کہ قیوم ملک کی کال ہے تبھی وہ آگئی تھی قیوم ملک سے عائلہ اب کافی

فرینک ہو گئی تھی باپ جیسا پیار جو ملنے لگا تھا لیکن وہ بھولی نہیں یرمان کی وجہ سے ضامن ناراض ہو گیا تھا اس سے۔

"یرمان ملک نے اسے فون دیا اور خود ابرش سے بات کرو۔۔۔!؛ کوئی کام یاد آیا تو وہ کرنے نکل گیا ابرش نے عائلہ کو دیکھا تو مسکرائی عائلہ اسے کمزور سی لگی تھی چہرے پہ بھی سنجیدگی طاری کیے جیسے وہ ابرش سے بات کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں تھی۔۔۔

"کیسی ہو عائلہ۔۔ سرجری تو کامیاب ہوئی اب کیسا فیل کر رہی ہو تم؟ کئیں درد وغیرہ تو نہیں ہوتا ہے تمھیں۔۔۔ میری ڈیڈ سے بات ہوئی تو انہوں نے بتایا تمھارے بارے میں۔۔۔"ابرش عائلہ کو کچھ پل تو خاموشی سے دیکھتی رہی لیکن پھر خود ہی بات کا آغاز کر دیا تھا۔

جی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں َ ٹھیک "

اوَر۔۔۔!؛"ضامن کا نام لیتے لیتے وہ رکی تھی سارے منظر پھر سے

گویا آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے تھے ضامن کا روَیہ یاد آیا تو

اس کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی ۔

ضامن سر بھی ٹھیک ہیں ہاں تھوڑے روڈ ہیں۔۔ تم تو اتنی سوفٹ "

نیچر کی ہو وہ کس پہ چلے گئے ہیں میرے سے تو کبھی مسکرا کر بات

نہیں کرتے ہیں ہر وقت مرچیں چباتے رہتے ہیں تم یہاں آوَ گی تو

میری سفارش ہی کر دینا اپنے بھائی سے۔۔۔!؛"ابرش نے کمرے

میں جھانکا ضامن پیپرز چیک کر رہا تھا سنجیدگی سے۔۔۔۔

بھائی کا مزاج ہی ایسا ہے وہ بہت کم لوگوں سے گھل مل پاتے ہیں "

اوَر آپ تو پھر۔۔۔!؛"ابرش کی طرف دیکھتے عائلہ نے بات

"ہاں رکھتے ہیں بہت خیال رکھتے ہیں وہ میرا۔۔۔" عائلہ نے اپنی انگلی سے ٹیبل پہ لکیر کھینچتے کھوئے ہوئے جواب دیا یرمان ملک کا اچھا رویہ اس پہ اثر ڈال رہا تھا لیکن وہ بھولی نہیں تھی کچھ جب جب یرمان ملک کی طرف قدم بڑھائے کی کوشش کرتی درمیان میں کچھ نہ کچھ ایسا آجاتا تھا کہ وہ اپنے قدم وہیں پہ روک لیتی تھی۔

"بھائی بہت اچھے ہیں عائلہ۔۔۔ میں تعریف اس لیے نہیں کر رہی ہوں کہ وہ میرے بھائی ہیں بلکے تم خوُد سوچو وہ تمھارے ہسبنڈ ہیں ایک بات میں کلیئر کرنا چاہتی ہوں شاید بھائی نے تم سے اس متعلق کوئی بات نہیں کی ہو لیکن مُجھے لگتا ہے تمھیں پتہ ہونی چاہیے یہ بات شاید اس سے تُمھارے اوُر بھائی کے درمیان جو رنجشیں ہیں وہ تھوڑی بہت کم ہوں جائیں گی۔۔۔ دیکھو عائلہ مایا بھائی کی صرف دوست۔۔۔"

"مجھے مایا کے متعلق بات نہیں کرنی ہے ابرش۔۔۔"اس نے ابرش کو جملہ مکمل نہیں کرنے دیا اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی۔

"عائلہ تم غلط سوچ رہی ہو یار مایا اور بھائی کی بہت اچھی دوستی تھی ہاں ہماری اپر کلاس میں یہ دوستیاں تھوڑی بے باک ہو جاتی ہیں لیکن افیئر نہیں رہا بھائی کا مایا سے۔۔۔ہو سکتا ہے مایا بھائی کے لیے ایسے جذبات رکھتی ہو لیکن بھائی کی طرف سے مجھے گارنٹی ہے وہ جسٹ مایا کو دوست ہی سمجھتے ہیں آگر اس بات کو لیکر تُمھارے دل میں کچھ ہے تو تم فضول کی سوچو کو دل سے نکال دو بھائی تم سے محبّت کرتے ہیں عائلہ۔۔۔میں نے اُن کی آنکھوں میں تُمھارے لیے محبت دیکھی ہے۔۔۔"ابرش نے یرمان کی طرف سے عائلہ کا دل صاف کرنا چاہا تھا۔

عائلہ وہ کلاس روم کا منظر یاد آیا صرف دوست۔۔۔تو پھر وہ سب کیا تھا اتنا کلوز تو کوئی کسی کے نہیں ہوتا اور وہ بھی صرف دوستی میں۔

مایا یرمان کے پیچھے استنبول چلی آئی تھی اور ان کے ساتھ رہی یہ محض اتفاق تو نہیں تھا ہاں اگر ان ساری باتوں کو عائلہ دل سے نکال بھی دیتی تو ضامن کو جو اس نے یرمان کی وجہ سے ہرٹ کیا وہ کیسے بھول جاتی۔

"آپ نے مجھ سے یہی کرنی تھی ابرش۔۔۔؟" وہ فون بند کرنا چاہتی تھی۔

"نہیں مجھے تم سے باتیں کرنی ہیں وہ کیا ہے ناں یار میں سارا دن بور ہوتی رہی ہوں تمھارے بھائی کو احساس نہیں ہے میرا ذرا سا بھی۔۔بہت اکڑو اور روڈ ہیں وہ۔۔ہمیشہ مجھے ہرٹ کرتے ہیں۔۔۔" ابرش کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ضامن کا رویہ یاد کرتے جبکہ عائلہ کی آنکھیں پھیلی تھیں۔

ضامن سے اسے ابرش سے آیسے رویے کی توقع نہیں تھی لیکن ابرش نے جو کیا اس کی وجہ سے ضامن تو عائلہ سے بات نہیں کر رہا تھا جو اس کی بہن تھی ابرش ملک تو پھر وہ لڑکی تھی جس کی وجہ سے ضامن نے اتنا کچھ فیس کیا۔

"ہرٹ کرتے ہیں ابرش آپ نے بھی تو۔۔۔"

"عائلہ میں مانتی ہوں مجھ سے غلطی ہوئی تھی اُن سے معافی بھی مانگ چکی ہوں اور اب میں کیا کروں کہ انہیں یقین آجائے۔۔۔۔ تم تو بھائی ہو سر کی عادتوں سے واقف ہو گی تم۔۔۔۔!؛" ابرش نے آنسو صاف کیے تھے۔۔

"مجھے نہیں پتہ ابرش لیکِن یہ سچ ہے بھائی ایک بار کسی کی باتوں سے ہرٹ ہوں تو دوبارہ بھروسہ نہیں کر پاتے میری مثال ہی لے لو میں مجبور تھی اُس وقت تمھارے بھائی نے دھمکی دی تھی کہ اگر میں نے ان کے ساتھ رہنے

کی حامی نہیں بھری تو وہ ضامن کو مروادیں گے میں ڈر گئی تھی میرے لیے ضامن بھائی کیا ہیں یہ آپ کے بھائی شاید کبھی نہیں سمجھ سکتے ہیں ابرش۔۔۔ آپ نے بہت غلط کیا تھا وہ سب بھائی اتنی جلدی نہیں بھول سکتے ہیں آپ کو بہت لمبا انتظار کرنا ہو گا۔۔۔" ابرش نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا ابرش کو کوئی جھوٹی تسلی یا دلاسا نہیں دے سکتی تھی۔

"ہاں مانتی ہوں عائلہ میں نے بھی وہ سب نہیں چاہا تھا نکاح کا فیصلہ ڈیڈ کا تھا مُجھے تو اندازہ بھی نہیں تھا کہ اُس دن ڈیڈ بھی وہاں آجائیں گے اتنی جلدی میں اتنے عرصے سے انتظار کر رہی ہوں۔۔۔ ضامن سرکار ویہ بہتر ہونے کے بجائے دن بادن مزید تلخ ہوتا جا رہا ہے عائلہ۔۔۔ تم کچھ بتاؤ میں کیا کروں انہیں کیا آچھا لگتا ہے مطلب کس چیز سے زیادہ خوش ہوتے

ہیں۔۔۔"ابرش کے لہجے میں تڑپ تھی عائلہ کو معلوم ہؤا کہ ابرش ملک اس کے بھائی سے بہت محبت کرتی ہے۔

"مجھے آیسے کچھ سمجھ نہیں آرہی ہے ابرش ہاں لیکن بھائی کے لیپ ٹاپ میں ایک ورلڈ فائل ہے جو اُنہوں نے اپنی لائف پہ لکھی ہوئی ہے آپ کسی طرح وہ دیکھ لیں تو بہت سی باتوں کا آپ کو معلوم ہو جائے جو آپ کے لیے بہت ہیلپ فل ثابت ہو سکتی ہیں اس سے زیادہ میں آپ کو فیور نہیں دے سکتی ہوں۔۔"ابرش کو اچھا لگا تھا عائلہ سے بات کر کے کچھ دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا تھا عائشہ سے بھی ابرش کی بات نہیں ہو پا رہی تھی۔

"اوکے اوکے میں کوشش کرتی ہوں لیکن ان کے لیپ ٹاپ کا پاس ورڈ۔۔ ؟"

"میری ڈیٹ آف برتھ ہے ابرش۔۔۔"عائلہ کو الجھن میں دیکھتے عائلہ کو نجانے کیا ہوا جو ضامن کے لیپ ٹاپ کا پاس ورڈ اسے بتا دیا۔

"بھائی مجھے بہنوں سے زیادہ بیٹیوں والا پیار دیتے ہیں آپ یقین نہیں کریں گی وہ راتوں کو میرے لیے جاگتے تھے پھر جب بابا کا مرڈر ہوا تو۔۔۔"عائلہ اچانک سے رکی تھی بھائی نے سختی سے منع کیا ہوا تھا بابا کے بارے میں کسی سے بات نہیں کرنی ہے۔۔

"مجھے آپ کے بھائی بلا رہیں ہیں ابرش بعد میں بات ہو گی۔۔۔"عائلہ نے گھبراتے فون ہی کر دیا تھا۔

وہ ابرش سے کیسے بابا کے بارے میں بات کر سکتی تھی اگر ضامن کو معلوم پڑ جاتا تو اس نے عائلہ سے مذید خفا ہو جانا تھا۔

ابرش فون کو دیکھ رہی تھی عائلہ نے اچانک سے فون کٹ کر دیا تھا لیکِن کیوں؟

ابرش کو یہ تو معلوم ہو گیا کہ عائلہ کی ڈائری میں جس انسان کی تصویریں اس نے ضامن اور عائلہ کے ساتھ دیکھی وہ عائلہ کے ڈیڈ ہیں لیکن عائلہ نے گھبراتے کال کٹ کی یہ ابرش کو پریشان کر گیا۔

خیر اسے تو اب ضامن کے لیپ ٹاپ تک رسائی تھی وہ فائل حاصل کرنی تھی اسے پاس ورڈ بھی مل گیا تھا لیکن موقع کی تلاش میں تھی وہ۔۔۔۔

کچھ دیر وہیں بیٹھی اوَر پھِر کمرے میں آ گئی تھی ضامن اب بیڈ پہ لیٹ چکا تھا شرٹ لیس اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھے اس نے تو روم کی لائٹس بھی آف کر دی گئی تھیں ابرش اندھیرے سے الجھتے اگے بڑھی تھی اور جیسے ہی بیڈ کے

قریب پہنچی اسے چکر آیا اور لڑکھڑائے ضامن عباس کے اوپری جاگری تھی وہ۔۔۔

وہ جو آنکھیں بند کیے لیٹا تھا لیکن پہلو میں ابرش کی کمی محسوس ہوئی تھی ابرش کسی سے ویڈیو کال پہ بات کر رہی تھی ضامن نے اسے ڈسٹرب نہیں کیا اور خود اپنی سائیڈ پہ لیٹ گیا تھا۔۔ نیند تو آنی نہیں تھی اسے ابرش کی عادت اسے بھی لگ چکی تھی بھلے وہ کہتا نہیں تھا لیکِن سچ تو یہی تھا کہ آگر ابرش کو اس کے بغیر نیند نہیں آتی تھی تو ضامن کو بھی ابرش کے بغیر نیند نہیں آتی تھی۔

لیکِن ضامن اظہار کے معاملے میں خاصا کمجوس تھا وہ کسی سے کھل کر کہہ نہیں پاتا اور ابرش ملک سے تو شاید ہی وہ کبھی کہہ پاتا۔

"مس ملک۔۔۔!؛" ابرش اس پہ گرتی اپنی نازکی کا احساس دلا چکی تھی رات کے اس پہر تنہائی میں ضامن کے دل میں کونسے کونسے جذبات نہیں اٹھے تھے ابرش کے وجود سے اٹھتی کستوری جیسی مہک اس کے حواسوں پہ چھائی تھی۔

وہ آنکھیں بند کیے ابرش کے بالوں کی مہک خود میں انہل کر گیا تھا رات تو حواسوں میں نہیں تھا تو ابرش ملک کے قریب چلا گیا لیکن آج وہ حواسوں میں ہوتے بھی حواسوں میں نہیں تھا ابرش ملک کا نازک وجود اسے پوری طرح سے بے خود کر رہا تھا۔

میرے رشک کمر

تو نے پہلی نظر

جو نظر سے ملائی مزا آ گیا

برک سی گر گئی

کام ہی کر گئی

آگ ایسی لگائی مزا آ گیا۔

وہ کروٹ بدلتے ابرش کو بیڈ پہ گرائے خود اس پہ جھکا تھا ابرش خاموش تھی اس کے ہونٹوں سے ایک لفظ نہیں نکلا وہ خاموشی سے ضامن کو دیکھے جا رہی تھی۔

"سو جائیں۔۔۔!؛" جزبات میں بہتے اس سے پہلے کل کی طرح خود پہ ضبط کھوتا وہ جھٹکے سے اپنی سائیڈ پہ لیٹ گیا ابرش کو یقین نہیں آیا یہ انسان پل پل بدلتا تھا۔۔۔

"نیند آرہی ہے آپ کو۔۔۔؟" ابرش ضامن کے قریب ہوئی تو ضامن نے دانت پیستے اسے دیکھا جو شاید جان بوجھ کر رہی تھی۔

"اٹس نان آف یور ہیڈ سک۔۔۔!؛" وہ تکیہ سینے پہ رکھتے آنکھیں ایک بار پھر سے موڈ گیا تھا۔

"بٹ آپ اتنے قریب آکر پلٹ گئے۔۔۔!؛"

"حواسوں میں ہوں کل رات کی طرح نشے میں نہیں۔۔۔ کل کوفی آپ نے پلائی تھی آج میں نے خود بنائی ہے فرق تو ہونا ہی تھا۔۔۔" رات کے اس پہر یہ انسان صرف طنز ہی کر سکتا تھا ابرش کو معلوم تھا وہ کچھ ایسا ہی بولے گا جس سے ابرش جل بھن جائے گی۔۔۔

"کہتے ہیں پہلو میں حسین عورت ہو تو مرد کو بنا پیے بھی بہکنے میں دیر نہیں لگتی اور میں تو پھر آپ کی بیوی ہوں۔۔۔" ابرش نے اپنی ناز کی ضامن کے چوڑے سینے پہ مسلی تھی ضامن لب بھینچ۔۔۔

"کیا لگتا ہے آپ کی یہ حرکتیں دوبارہ مجھے وہ سب کرنے پہ مجبور کریں گی بہت غلط سوچ رہی ہیں آپ۔۔۔ مُجھے آپ کے ساتھ یہ تعلق نہیں بنانا تھا اگر کل رات میں اپنے حواسوں میں ہوتا تو شاید آیسا کچھ نہیں ہوتا ہمارے درمیان۔۔۔"

"تو آپ کے کہنے کا مطلب ہے کل میں نے زبردستی مجبور کیا آپ کو۔۔۔ حالانکہ مُجھے لگتا ہے بہت اچّھا ہوا ہمارے درمیان یہ سب ہو گیا۔۔۔" ابرش کو ضامن سے باتیں کرنی تھیں اس کا دل اداس تھا۔

عائلہ کے چہرے پہ سنجیدگی تھی لیکِن اس نے نوٹ کیا تھا جب اس نے یرمان ملک کا نام لیا وہ بلش کرنے لگی یعنی یرمان اوَر عائلہ کے درمیان بھلے معاملاتِ اتنے اچھے نہیں تھے لیکن ان کے جیسے تو نہیں تھے کہ ایک دوسرے سے دو گھڑی بات بھی مشکل ہو جائے۔

"رئیلی مس ملک۔۔۔!؛" ضامن نے دانت کچکچائے تھے ابرش اس کے ضبط کو آزمارہی تھی مزید وہ باتیں کرتے تو ان کے آپسی اختلاف بڑھنے تھے لہذا ضامن نے خاموشی سے دوسری طرف چہرہ کر لیا اوَر اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔

نیند آرہی تھی اب کیوں ابرش پہلو میں جو لیٹی تھی دونوں کو ایک دوسرے کی عادت ہوتی جارہی تھی لیکِن ضامن کا تسلیم کرنے میں وقت لگنا تھا۔

ابرش نے ضامن کی پیٹھ کو گھورا تھا یہ انسان مجال ہے کبھی جو ابرش سے نارملی بات کرے۔

اس نے کچھ دیر تو ادھر اودھر دیکھا اور پھر آگے ضامن کی پشت پہ سر رکھتے اس کے گرد بازوؤں کا حصار بنایا اور اپنی آنکھیں موند لی۔۔

کچھ ہی پلوں میں اسے نیند آگئی تھی اس کی بھاری سانسیں ضامن کو اپنی پشت پہ محسوس ہوئی اور اس کے نرم ہاتھ اپنے کندھوں پہ تو وہ بے ساختہ کروٹ بدلتے ابرش ملک کو خود سے الگ کرتا کہ ابرش نے کس ہر پکڑ لیا۔

جیسے یہ ڈر ہو کہ ضامن چھوڑ جائے گا۔

اُسے فاصلوں پہ یقین کیوں بہت ہے

ہمیں دور رہنا آتا کیوں نہیں ہے۔۔۔

ضامن نے آہستگی سے ابرش کے بازو تھامے اسے اپنے حصارِ میں لے لیا اگر ابرش کو الگ کرتا تو اس کی آنکھ کھل جاتی اور پھر ان کے درمیان مزید بحث ہوتی۔۔ ابرش کا اس کے کندھے پہ رکھا ہوا تھا جب کہ اس کے بال جو اس کے شانوں پہ بکھرے ہوئے تھے ضامن نے نرمی سے ان کو سنوارا تھا۔

ابرش کے ہلکے کھلے ہونٹوں کو دیکھتے ضامن نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیری جو ان جذبات جیسے انگڑائی لیتے بیدار ہوئے تھے اس کا ضبط خود پہ ختم ہوا تو نرمی سے ابرش کے ہونٹوں کو اپنے لبوں سے چھوا تھا۔

ابرش کے چہرے پہ نیند میں بھی گلال بکھرا تھا۔

آنکھ میں تھی حیا

ہر ملاقات میں

سرخ لال ہوئے

وصل کی بات پہ

اس نے مسکرا کہ

میرے سوالات پہ

ایسے گردن جھکائی

مزا آ گیا

میرے رشک کمر

تو نے پہلی نظر

جب نظر سے ملائی

مزا آ گیا۔

ضامن صرف ہونٹوں تک نہیں رہا تھا اس کے لب دیوانہ وار ابرش کے چہرے کے دلکش نقوش پہ اپنا لمس چھوڑ رہے تھے ضامن کے ہونٹوں کا سلگتا لمس نیند میں بھی ابرش کو اپنے رخساروں ٹھوڑی اوٗر گردن پہ محسوس ہوا تھا۔

"یہ لڑکی مجھے کہیں کا نہیں چھوڑے گی۔۔۔"ضامن نے گہرا سانس بھرا ابرش کی گردن پہ اس کے ہونٹوں کے نشان بنے ہوئے تھے اس نے ابرش کے نائٹ ڈریس کی شرٹ کی زپ کھولتے اس کی گہرائیوں پہ اپنے لبوں کے نشان دیکھے دل میں ایک ہول سا اٹھا تھا۔

ان کے اتنے قربت بھرے لمحاتِ اس کو یاد ہی نہیں تھے وہ ابرش کی گہرائیوں پہ جھکتے پہلے سے بنے نشانوں پہ اپنے ہونٹ رکھ گیا ابرش ہلی تو ضامن یکدم سے پیچھے ہوا اور خود کو ڈپٹا۔

خوُد ابرش سے نفرت کے دعوے کر رہا تھا اور خوُد ہی اس کے قریب بھی جا رہا تھا۔

"آہ۔۔۔"اس کی سیاہ آنکھوں میں دکھوں کی تلخیاں تھیں وہ مسکرا بھی نہیں سکا عائلہ کو سوچتے اس کے دل و دماغ میں بھڑ پھڑے سے اُٹھنے لگے تھے۔

وہ بیڈ سے اٹھتے سائیڈ ٹیبل پہ پڑا سگریٹ کا پیکٹ اٹھاتے ٹیرس پہ چلا آیا۔

ابرش کو سموکنگ سے الرجی تھی یہ بات تو ضامن کو معلوم تھی یہی وجہ تھی کہ وہ جب بھی سموکنگ کرتا ٹیرس پہ چلا آتا تھا۔

اس وقتِ سگریٹ سلگاتے ہونٹوں میں دباتے وہ دیدم کے بارے میں سوچنے لگا کتنی بے باک لڑکی تھی دوسری ہی ملاقات میں اظہارِ محبت کر دیا وہ تو آچھا تھا کہ ضامن کے ساتھ ابرش نہیں تھی ورنہ معاملہ کتنا آگے جا سکتا تھا یہ ضامن کو اچھے سے معلوم تھا۔

فضا میں سگریٹ کے دھواں کی مہک پھیل رہی تھی ابرش جو گہری نیند میں تھی اس کی نتھوں سے یہ مہک ٹکرائی تو اس کی نیند خراب ہوئی پہلے تو اس نے تکیے میں منہ چھپایا لیکن پھر ارگرد ضامن کو نہ پاتے وہ یکدم اٹھی تھی وہ بیڈ پہ اکیلی تھی ضامن اس کے ساتھ کئیں نہیں تھا اس کے دل کو جیسے کسی

نے مٹھیوں میں بھینچ لیا وہ آس پاس دیکھنے لگی لیکِن ضامن کمرے میں نہیں تھا۔

پر سگریٹ کی سمیل سے اسے لگا کہ ضامن ہی سموکنگ کر رہا ہے وہ اٹھتے ٹیرس کی طرف چلی آئی یہاں وہ ٹیرس رینک سے ٹیک لگائے دھواں ہوا میں چھوڑ رہا تھا ابرش نے کھانستے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا اسے اتنی الرجی تھی کہ اب اس کا کھانس کھانس کے برا حال ہونا تھا۔۔

"سر۔۔۔" ابرش سانسوں کے لیے بے حال ہوئی اس کا سانس جیسے سینے میں ہی اٹکا تھا وہ بمشکل آگے بڑھ سکی تھی ضامن نے ابرش کی آواز سنتے پلٹ کر ابرش کو دیکھا اور پھر اپنے ہاتھوں میں موجود سگریٹ کو اور جو ہونٹوں میں دبایا ہوا تھا وہ الگ اس نے تیزی سے سگریٹ زمین پہ پھینکتے اپنے جوتے سے مسل دی تھی۔

"کیا کر رہی ہیں آپ یہاں۔۔۔؟" وہ اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ پھیرتے بولا تھا۔

"آپ اس ٹائم سموکنگ کیوں کر رہے تھے۔۔؟ سر یہ سونے کا ٹائم ہے سموکنگ کرنے کا نہیں۔۔۔!؛" وہ ضامن سے قدرے فاصلے پہ کھڑی تھی آگے نہیں بڑھ پا رہی تھی کیونکہ سانس جیسے سینے میں ہی آٹک چکی تھی اس کی ضامن نے آگے بڑھتے اس کے قریب کھڑے ہوتے اسے دیکھا تھا۔

"میں اس ٹائم جو مرضی کروں مس ملک آپ کو جواب دہ نہیں ہوں مَیں۔۔۔ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں آپ تو سو رہی تھیں مس ملک۔۔۔!؛" ضامن نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"آپ کو پتہ ہے مجھے سموکنگ سے الرجی ہے پھر آپ کیوں پی رہے تھے سگریٹ۔۔۔!؛" ابرش کی نظریں زمین پہ بکھرے راکھ پہ تھیں۔

"آپ کی وجہ سے میں روم میں نہیں یہاں سگریٹ پی رہا تھا لیکِن آپ کو اب اس پہ بھی اعتراض ہے آخر آپ کیا چاہتی ہیں مَس ملک۔۔۔؟!" ضامن کے سوال پہ ابرش کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

۔

"آپ کو چاہتی ہوں سر۔۔۔؟" وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔

"اس پہر آپ نے یہ بات کرنی ہیں مس ملک۔۔۔؟" اس کے چہرے کے نقوش تن گئے۔

"جب آپ اس پہر سگریٹ پی سکتے ہیں تو میں یہ نہیں کر سکتی ہوں۔۔۔" ابرش نے ضامن کی آنکھوں میں دیکھتے استفسار کیا تو ضامن اس کی آنکھوں میں زیادہ دیر دیکھ نہیں سکا تھا ان نیلی آنکھوں میں وہ زیادہ دیر تک کہاں دیکھ پاتا تھا اپنا آپ ان آنکھوں میں ڈوبتا سا محسوس ہوتا تھا۔

"آپ جو بھی کریں وہ آپ کی مرضی لیکِن اتنا خیال رکھیے گا کہ اس کا لنک میرے ساتھ نہ ہو۔۔۔"ضامن نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا ابرش کے آنے سے وہ سگریٹ تک نہیں پی پا رہا تھا اور اس بات کا اسے بے حد غصہ آیا تھا ابرش سو رہی تھی نجانے کیسے اس کی آنکھ کھل گئی۔

"آپ کی بیوی ہوں اور آپ سے پیار جتاوں گی تو آپ سے لنک تو ہو گا ڈیئر ہبی۔۔۔!؛"اس نے ضامن کے کندھوں پہ ہاتھ رکھا ابرش کو جھجھک تو محسوس ہوئی لیکن ضامن کے سامنے اسے خود کو بولڈ بھی تو شو کرنا تھا کہ ہاں وہ ضامن کے قریب جا سکتی ہے۔۔۔

"مُجھے نہیں پسند۔۔۔!؛"

"تو کیا پسند آپ کو۔۔؟" ابرش نے اس کے ہونٹوں پہ انگوٹھا پھیرا جو سگریٹ کی وجہ سے کالے ہو رہے تھے ابرش کو ان ہونٹوں پہ یہ ظلم پسند نہیں آیا۔

"آپ تو ہرگز پسند نہیں ہیں مجھے۔۔۔!؛" ضامن نے ابرش کی خوش فہمی دور کرنی چاہی۔

"یہ تو مُجھے معلوم ہے کوئی نئی بات کریں سر جی۔۔۔" وہ ضامن کے رخساروں پہ انگلیوں کا لمس چھوڑتے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اس کے قریب ہوئی تھی اور یہیں پہ ضامن کی بس ہوئی تھی ان لمحات سے بچنے کے لئے ہی تو وہ یہاں کھڑا سگریٹ پی رہا تھا اور ابرش پھر سے اس کے سامنے چکی آئی تھی اس دو تشنہ روپ میں۔

"آپ جائیں سو جائیں نیند میں ہیں آپ مس ملک۔۔۔جو ایسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔۔"ضامن کی بات پہ ابرش نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی وہ تو اب نیند سے بیدار ہوئی تھی ضامن کے اتنے قریب آکر وہ کہاں پیچھے جا سکتی تھی بھلا۔

"ابھی تو نیند سے جاگی ہوں سر۔۔۔"وہ ضامن کے رخساروں پہ ہونٹ رکھتی کہ اس سے پہلے ہی ضامن نے اسے خود سے الگ کیا ابرش کے چہرے پہ ناگواری پھیلی تھی۔۔۔

"یہ کیا بکواس کر رہی ہیں آپ مس ملک۔۔۔!؛"وہ بھڑکا ابرش کے ہونٹوں سے ایسی باتیں سن کر وہ ہمیشہ ہی اپنا ٹمپر منٹ کھو دیتا تھا ابرش کو اندازہ بھی تھا کہ ضامن کو آیسا ویسا کچھ پسند نہیں ہے لیکن وہ پھر بھی یہ بولتی تھی شاید اسے تو ضامن کو تنگ کرنے میں مزا آتا تھا۔

"سر بکواس نہیں ہے۔۔۔" وہ پھر سے نیند میں جا رہی تھی اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں تبھی وہ نیند میں ہی بہکی بہکی سرگوشیاں کر رہی تھی اور ضامن اس کی باتیں سنتا آگ بگولہ ہو رہا تھا۔

"تو پھر کیا ہے یہ سب۔۔۔؟" ضامن نے ابرو اچکائی تو وہ مسکراتے ضامن کے ہونٹوں کو ہولے سے اپنے ہونٹوں سے چھوتے اس کی گردن میں چہرہ ڈالے خود کو چھپا گئی تھی ضامن کو توقع نہیں تھی کہ ان کے درمیان جو کشیدگی چل رہی ہے اس کے باوجود ابرش اس کے ساتھ ایسی حرکت کرے گی۔

"پیار سر۔۔۔" اب وہ نیند میں جاتی کہ اسے کھانسی ہوئی ضامن کے ہونٹوں پہ ابھی تک سگریٹ کی مہک تھی ابرش نے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا لیکن فایدہ نہیں ہوا اس کی کھانسی بڑھتی ہی جا رہی تھی۔

"واٹ ربش۔۔۔!؛"ضامن دھاڑا لیکِن ابرش کی آنکھوں سے کھانسنے کی وجہ سے پانی آنے لگا تھا اس کے لیے سانس لینا تھوڑا مشکل ہوٗا تھا۔

وہ سگریٹ برداشت نہیں کر سکتی تھی ضامن کے ہونٹوں کو تو چھو لیا تھا لیکِن اب اس کی حالت خراب ہو رہی تھی ضامن نے ابرش کی حالت دیکھتے خوٗد پہ ضبط کرتے اس کے ہونٹوں کو جکڑا اوٗر اسے اپنی سانسیں دینے لگا ابرش اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں دباتے اس کی سانسیں کھینچ کر خود میں اتارنے لگی۔

جب تک وہ پوری طرح سے نارملی سانس نہیں لینے لگی ضامن نے اُس کے ہونٹوں کو آزاد نہیں کیا ابرش اس وقت اس کے حصار میں سکون سے کھڑی اس کی سانسوں کو خوٗد میں انڈھیل رہی تھی۔

کتنے لمحات گزرے درمیان سے لیکن دونوں کو کہاں ہوش تھا ابرش اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں دبائے اس کی سانسوں کو قطرہ قطرہ خود میں انڈیلتے جب نارمل سانس لینے لگی تو ہی ضامن پیچھے ہٹا تھا اور ابرش نے گہرے سانس لیے۔

ضامن اس کو چھوڑتا اس سے پہلے ہی ابرش مضبوطی سے اس کے کندھوں پہ ہاتھ رکھتے اپنی آنکھیں موند گئی تھی وہ ضامن کے ساتھ رہنا چاہتی تھی اسے ڈر تھا کہ ضامن پھر سے سگریٹ نہ پینے لگ جائے۔

"مس ملک جائیں یہاں سے۔۔۔!؛" ایک بار وہ ابرش کو کس کرتے اپنی سانسیں اس کی سانسوں میں گھلتے دیکھ چکا تھا دوبارہ سے وہ آیسا کچھ نہیں کرنے والا تھا لیکِن ابرش نے نفی میں سر ہلایا۔

"آپ لے جائیں مجھے۔۔۔!؛" وہ نیند میں جاتے ضامن کی گردن میں بانہیں ڈالے اس کی گردن میں چہرہ چھپا گئی اکثر ابرش یہی کرتی تھی اس کی گردن میں منہ چھپا لیتی تھی.

"آپ چل سکتی ہیں خوُد مس ملک جائیں یہاں سے مجھے کچھ کام ہے آپ کی طرف فری نہیں یوں میں۔۔!؛" ضامن نے اسے الگ کرنا چاہا تو ابرش نے مذید کس کر اسے پکڑا تھا۔

"کونسے کام جو آپ نے کرنے ہیں سر؟ سوائے یہ سگریٹ پھونکنے کے اوُر کیا آتا ہے آپ کو۔۔۔ چلیں آئیں روم میں اور سو جائیں۔۔۔!!" وہ ضامن کا ہاتھ پکڑتے کھینچنے لگی لیکن اس کے کسرتی وجودِ کو ایک انچ بھی نہیں ہلا سکی تھی۔

"تو آپ کو کیا مسلہ ہے آپ سو جائیں۔۔۔!؛"

"میں آپ کو لیے بغیر روم میں نہیں جاؤں گی ایسا کیا ہے اس سگریٹ میں مجھے بھی دیں پی کر دیکھوں کیسا محسوس ہوتا ہے کتنے غم اس سگریٹ کے دھوئیں کے ساتھ ہی فضا میں ملق ہو جاتے ہیں پتہ تو چلیں۔۔۔"اس نے ضامن کے ہاتھ سے سگریٹ کھینچنا چاہا لیکن ضامن شدید طیش میں آگیا تھا۔

"ہوش میں تو ہیں آپ یہ کیا کر رہی ہیں۔۔۔!؛"اس کا پارہ ہائی ابرش کے ہونٹوں سے سگریٹ کی ڈیمانڈ سن کر ابرش سگریٹ پینے والی تھی۔

"آپ بھی تو یہی پیتے ہیں۔۔۔جب آپ پی سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں پی سکتی ہوں سر۔۔۔!؛"ابرش نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔ضامن کو ابرش کے پینے سے مسلہ تھا تو وہ خود کیوں پی رہا تھا۔

"آپ اب وہ کام کریں گی جو میں کرتا ہوں؟"ضامن نے اپنی طرف انگلی سے اشارہ کیا تو ابرش نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"میں ایسا کچھ نہیں چاہتی ہوں سر بٹ آپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ صحت کے لیے ٹھیک نہیں ہے آپ کیوں پیتے ہیں یہ۔۔۔ غمِ تو ہر انسان کی زندگی میں ہوتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ آپ غموں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے یہ سگریٹ پینا شروع کر دیں۔۔۔۔!؛" ابرش نے ضامن کے ہاتھ سے سگریٹ کا پیکٹ کھینچتے دور پھینک دیا تھا۔

"میں جو بھی کروں سگریٹ پیوں یا زہر کھالوں آپ کو میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے مس ملک آپ بس اپنی یہ توجہ خود تک محدود رکھیں مس ملک اور جائیں روم میں۔۔۔!؛" ضامن دھاڑا اس کے لہجے میں سختی کا عنصر دیکھتے سرد لہریں ابرش کو اپنے وجودِ کے آر پار سرایت کرتی محسوس ہوئی تھیں۔

"میں نہیں جاؤں گی آپ کے بغیر۔۔۔" ابرش بھی ضدی تھی کہاں مانتی تھی اس نے ضامن نے کی بات انکار کرنے لگی لیکِن اس کا یہ انکار مقابل کو دہکا گیا تھا پورے وجود میں چنگاریاں سی دہکنے لگی تھیں۔

"تو ٹھیک ہیں آپ کھڑی رہیں میں ٹیرس سے تو کیا روم سے ہی جا رہا ہوں عجیب عذاب بن گئی ہے زندگی اپنی مرضی سے انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا ہے۔۔۔" ضامن خود ہی کمرے سے جانے والا تھا کہ ابرش نے اس کی کلائی تھام لی۔

"آپ نہیں جا سکتے ہیں روم سے۔۔۔ چلیں روم میں آئیں سر۔۔۔ بہت رات ہو چکی ہے۔۔" ابرش نے ضامن کی کلائی جکڑی ہوئی تھی وہ چھوڑنے کے لئے تیار ہی نہیں تھی اگر چھوڑ دیتی آگلے ہی پل ضامن نے روم سے نکل جانا تھا۔

"میں روم سے جاؤں یا گھر سے آپ مجھے روک نہیں سکتی ہیں مس ملک۔۔۔ اگر آپ نہیں چاہتی ہیں کہ میں کمرے سے جاؤں باہر تو آپ جائیں اور سو جائیں میں آجاؤں گا فحال مُجھے نیند نہیں آرہی ہے ورنہ میں کمرے میں چلا جاتا آپ کے کہنے سے پہلے ہی۔۔۔"ضامن نے نرم لہجہ اپنایا جتنا وہ روڈ ہوتا اتنا ہی ابرش نے ضد پہ اڑا تھا۔

"سر آپ روم میں آئیں بھلے جاگتے رہیئے گا لیکن آپ کو روم میں آنا ہو گا ورنہ میں بھی پھر یہیں کھڑی ہوں آپ روم میں چلیں۔۔۔۔."اس کے ہونٹوں سے بار بار روم میں جانے کی بات سن کر ضامن نے اسے گھورا تھا اور نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں جانا روم میں آپ کو سنائی نہیں دے رہا ہے مس ملک اور اب کی بار آپ نے کمرے میں جانے کا کہا تو میں کمرہ چھوڑ کر نکل جاؤں گا اور یہ آپ

بھی جانتی ہیں کہ آپ مجھے روک نہیں سکتی ہیں َمس ملک۔۔۔۔!؛" وہ اس کی گرفت سے اپنی کلائی ایک جھٹکے سے چھڑوا چکا تھا۔

ابرش نے تو بہت کوشش کی کہ وہ اس کی گرفت سے اپنی کلائی آزاد کرواتے اپنی بیرڈ سہلانے لگا۔۔

ابرش اس کی ضدی طعیبت پہ دانت پیستے پاؤں پٹختے روم میں چلی گئی ضامن کے معاملے میں ہمیشہ ابرش کو ہی لچک دکھانی پڑتی تھی ورنہ ضامن تو ایسے ضد پہ آڑ جاتا کہ پیچھے ہٹنے کا نام ہی نہیں لیتا تھا ابرش اس کے ساتھ ضد لگاتے ہمیشہ ہی ہار جاتی تھی کیونکہ ضامن اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹتا تھا۔

"مس ملک آپ نہیں سمجھ سکتی ہیں َیہ کتنا مشکل ہے۔۔۔" وہ آہ بھر گیا تھا کاش کہ ابرش سچویشن کو سمجھ پاتی۔

میں آہ بھروں

تو ہائے کرے

میں چین لکھوں

بے چین ہو تو

پھِر بے چینی کاب کاٹوں

تجھے چین زرا سا ہو

وہ ٹیرس پہ مزید رکتا تو کوئی فایدہ نہیں تھا ابرش سگریٹ پھینک چکی تھی اور ضامن چند منٹس بعد ہی روم میں واپس آگیا تھا ابرش بیڈ کے کنارے ٹانگیں نیچے لٹکائے بیٹھی تھی شاید ضامن کے انتظار میں تھی جبکہ ضامن

سوچ رہا تھا کہ وہ سو چکی ہو گی اس لئے وہ روم میں آیا ابرش کو جاگتے دیکھ کر وہ سر جھٹکتے اپنی سائیڈ لٹیتے آنکھیں بند کر گیا تھا۔

ابرش جو اس کے انتظار میں بیٹھی تھی اسے سوتے دیکھ کر وہ بھی ضامن کے ساتھ لیٹ گئی تھی جانتی تھی وہ آجائے گا روم میں کیوں کہ اس کی سگریٹ جو پھینک چکی تھی ابرش۔۔ضامن کو سوتے دیکھ کر ابرش بھی مسکراتے اس کے ساتھ سو گئی۔

••••

عائلہ اوَر یرمان اس وقتِ برلن وال میں موجود تھے۔۔۔

(برلن وال(Berlin Wall)

برلن کی تاریخ کا سب سے اہم نشان جو شہر کو مشرقی اور مغربی حصے میں تقسیم کرتا تھا۔ اب اس کی باقیات پر فن پارے اور تحریریں ہیں۔)

یہ بہت خوبصورت جگہ تھی یرمان ہر روز عائلہ کو کہیں نہ کہیں گھمانے لے جاتا تھا عائلہ خاموشی سے چلی جاتی اس کے ساتھ سرجری کے بعد یہاں عائلہ اب مکمل طور پر ٹھیک ہو چکی تھی وہیں وہ خاموش ہو گئی تھی بہت کم بولتی تھی پہلے بھی یرمان اور اس کے درمیان بہت کم باتیں ہوتی تھیں لیکن اب وہ اتنی خاموش رہتی کہ یرمان بات کرتا تو بس ہوں ہاں میں جواب دیتی۔

یرمان ملک عائلہ کی مرضی کے بغیر ایک بار بھی عائلہ کے قریب نہیں جا سکا تھا دل تو کرتا تھا لیکِن وہ خود پہ جبر کیے ہوئے تھا سرجری کو ایک ہفتہ گزر چکا

تھا عائلہ بالکل ٹھیک تھی اور وہ دونوں برلن شہر کے سارے مقامات گھوم چکے تھے۔

آج انہوں نے برلن وال کا رخ کیا تھا رات کے دس بج رہے تھے آس پاس کافی لوگوں کا رش تھا ابرش سے بات کرنے کے بعد عائلہ کو تھوڑا بہت اچھا لگا تھا ابرش کے لئے اداس بھی ہوئی حالانکہ اسے ابرش ملک نہیں پسند تھی بھابھی کے روپ میں تو بالکل بھی نہیں لیکن نجانے ابھی ابرش کے بارے میں سوچتے اسے دکھ ہوا تھا ضامن بھائی کے غصے سے بخوبی واقف تھی یعنی اس کے بھائی نے ابھی تک ابرش کو معاف نہیں کیا تھا اور عائلہ کیا کیا سوچتی رہتی تھی۔

"عائلہ کچھ خریدنا ہے۔۔۔شاپنگ کرنی ہے مزید تو چلتے ہیں مال ہماری آخری رات ہے یہاں کل صبح تو ہم واپس چلیں جائیں گے۔۔۔!؛" یرمان

نے کل صبح کی ٹکٹ بک کروالی تھی آگے ڈیڈ کا بر تھڈے تھا اسے بہت سی تیاریاں کرنی تھیں۔

"نہیں۔۔۔"عائلہ نے مختصر سا جواب دیا وہ یا تو جواب نہیں دیتی تھی اور اگر دیتی تو بہت شارٹ سا جیسے خود پہ جبر کر رہی ہو بات کرنے کا موڈ نہ ہو پھر بھی جواب دے رہی ہو۔

"ٹھیک ہو تم۔۔۔؟"یرمان نے اس کی کلائی تھامی جسے چھڑوانے کی کوشش عائلہ نے نہیں کی لیکن نظریں جھکالی تھیں۔

"جی۔۔۔"دونوں صبح گیارہ بجے نکلے تھے اور رات ہو رہی تھی سوائے بلیک کوفی کے ان دونوں نے کچھ نہیں کھایا تھا یرمان ملک کو بہت سخت بھوک لگ رہی تھی یہاں کے کافی سارے فمس ریسٹورنٹس سے وہ کھانا کھا چکے تھے

آج لاسٹ ڈے تھا یرمان چاہتا تھا کہ وہ عائلہ کے ہاتھ سے بنا کچھ کھائے اسے ابھی تک عائلہ کے ہاتھ کا بنا کھانا کھانے کا زیادہ اتفاق نہیں ہوا تھا۔

"کہیں اور جگہ چلیں۔۔۔!؛" یرمان کا مقصد اسے باتوں میں الجھانا تھا تا کہ وہ کچھ بولے اور یرمان جان سکے کہ اسے آخر مسلہ کیا ہے۔۔

"گھر بس۔۔۔" عائلہ نے یرمان کی گرفت میں نرمی دیکھی تو اس کے ہاتھ سے کلائی چھڑواتے اپنے ہاتھ کوٹ کی جیبوں میں ڈال لیے تھے۔

یرمان نے اس کی یہ حرکت دیکھتے خود پہ ضبط کیا وہ عائلہ پہ غصہ نہیں کرتا تھا جتنا کچھ پہلے ہو چکا تھا اس کے بعد وہ خود ہی بہت احتیاط کرتا تھا عائلہ نے اس کی وجہ سے کافی کچھ برداشت کیا تھا اب مزید کچھ ایسا نہ ہو اس لئے وہ بہت احتیاط کرنے لگا تھا لیکِن عائلہ کی طرف سے خاموشی مل رہی تھی اسے

"اتنی جلدی دس ہوئے ہیں مووی دیکھنے چلتے ہیں پھر گھر چلیں گے کیا کہتی ہو سنیما چلیں۔۔۔!!" یرمان نے کوٹ کی جیبوں سے ہاتھ نکالتے ایک بار پھر سے اس کی کلائی کو نرمی سے اپنی گرفت میں لیا۔.

"گھر۔۔۔" عائلہ گھر جانے کے لیے اسرار کرنے لگی تو یرمان اسے گھر لے آیا۔

"مُجھے بھوک لگ رہی ہے عائلہ۔۔۔اب تو کک بھی نہیں ہے یہاں ورنہ کچھ بنوا لیتے ہم۔۔۔!" یرمان نے چہرے پہ سنجیدگی طاری کی تھی۔

"کیا کھانا ہے آپ نے۔۔۔؟" اچانک سے عائلہ کی طرف سے پوچھے گئے سوال پہ یرمان نے پلٹتے اسے دیکھا وہ سیریس تھی لیکِن پھر بھی اس کی طرف سے یہ لمبا فقرہ بولا گیا تھا۔

"تم بناؤ گی میرے لئے عائلہ۔۔۔؟" اسے یقین نہیں ہوا کہ عائلہ سچ میں اس کے لئے کھانا بنانے والی تھی ویسے تو اس سخت بھوک کو وہ برداشت کر سکتا تھا تھوڑا مشکل لیکن اس نے برداشت کر لینا تھا پر آج نجانے کیوں وہ چاہتا تھا کہ عائلہ خود اس کے کیے کچھ بنائے وہ عائلہ کے ہاتھ کا بنا کھانا ٹیسٹ کرنا چاہتا تھا کہ وہ کس طرح کی کوکنگ کرتی ہے۔

"جی۔۔۔" عائلہ نے پھر مختصر سا جواب دیا اور ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹنے لگی یرمان ملک کہاں برداشت کر سکتا تھا ان نازک ہونٹوں پہ یہ تشدد اس کے عائلہ کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے قریب کرتے اس کے ہونٹوں پہ اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔

عائلہ کی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیلی تھیں یہ سنجیدگی عائلہ کی طرف اس لیے برتی جا رہی تھی کہ یرمان ملک اس کے قریب نہ آئے پہلی رات کا

درد وہ بھولی نہیں تھی لیکن اس کی طرف سے اتنی بے عتنائی کے باوجود یرمان ملک اس کے ہونٹوں پہ جھکتا چلا گیا تھا۔

اس کے ہونٹوں کو پوری شدّت سے اپنے ہونٹوں میں قید کیے وہ اپنی تشنگی مٹا رہا تھا عائلہ اس کے لمس میں بڑھتی شدت پہ سٹپٹا کر رہ گئی اس قدر بے باکی سے یرمان ملک اس کے ہونٹوں کو جکڑے اس کی سانسوں کو قید کرے گا عائلہ کو یقین نہیں آ رہا تھا لیکِن یرمان ملک کے لمس میں شدت تھی دیوانگیٔ تھی اسی دیوانگی سے تو وہ بچاری بچنا چاہا رہی تھی پر نازک جان کہاں جانتی تھی کہ یرمان ملک اس کے ہونٹوں کا ایڈکٹ ہو چکا تھا ان لبوں کی طلب اس کی رگ رگ میں سما چکی تھی۔

مُجھے تو تیری لت لگ گئی

زمانہ کہے لت یہ غلط لگ گئی۔

مُجھے تو تیری لت لگ گئی

روکوں جتنا اتنی بغاوت ہو

لگتا ہے ایسے حالِ دل کی

تم ضرورت ہو

مجھکو بھی تؤ ضروری

تیرے ہی نشے میں پوری

دیکھو کیسی یہ لت لگ گئی

زمانہ کہے لت یہ غلط لگ گئی۔

مُجھے تو تیری لت لگ گئی

نجانے کتنے لمحے درمیان میں معنی خیز خاموشی کی نظر ہوئے تھے عائلہ کے لیے اپنے پاؤں پہ کھڑا ہونا مشکل ہوا آپنا کوٹ جس کے بٹن وہ کھول چکی تھی اسے زمین بوس ہونے سے نہیں بچا سکی تھی۔

وہ اس کے ہونٹوں سے تشنگی مٹا رہا تھا عائلہ کی حالت دیکھتے وہ اسے ڈیپ کس نہیں کرتا تھا لیکِن اس وقتِ جذبات تھے کہ کنٹرول نہیں ہو رہے تھے وہ اس کو اوپر اٹھائے اس کی ٹانگوں کو اپنی پشت پہ لاک کرتے اس کے ہونٹوں کو نرمی سے آزاد کرتے اسے خود میں بھینچ گیا عائلہ گہرے سانس لے رہی تھی اس کی سانس دھوکی مانند تیس چل رہی تھی اوپر سے یرمان کے اتنے قریب اس کو ڈھیروں حیا آ رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس کے اتنے قریب تھی کہ دونوں کی دھڑکنوں ایک دوسرے میں گھل مل رہی تھیں یرمان ملک نے عائلہ کے بالوں کو پونی سے آزاد کرتے اس کے بالوں کی مہک خود میں انہل کی تھی۔۔

"پیچھے۔۔۔ پیچھے۔۔ہوں۔۔۔۔!؛"وہ اس کی شرٹ کا کالر مٹھیوں میں جکڑتے پھٹی پھٹی آواز میں بولی تھی اس کے چہرے پہ پسینہ تھا۔

"عائلہ ریلکس۔۔۔!؛"وہ اس کے بالوں کو نرمی سے سنوارتے اس کے رخساروں پہ ہونٹ رکھ گیا عائلہ نے اسے خؤد سے دور کرنا چاہا لیکن یہ اس کے لئے بہت مشکل تھا۔

"چھوڑیں پلیز۔۔۔!؛"وہ اس کے حصار میں مزید کچھ دیر کھڑی رہتی تو زمین بوس ہو جاتی یرمان اس کی حالت دیکھتا اپنے منہ زور جذبات پہ جیسے

تیسے ہی بند باندھ گیا اور اسے خود سے الگ گیا عائلہ نے اپنا سکارف جلدی سے ٹھیک کر گئی کوٹ اٹھاتے وہ کمرے میں جانے کی جلدی میں تھی۔۔

"میرا کھانا عائلہ۔۔۔؟" وہ عائلہ کو میں نہیں جانے دینا چاہتا تھا آگر عائلہ کمرے میں چلی جاتی تو پھر اس نے کھانا نہیں بنانا تھا اس کے لئے۔

"بناتی ہوں۔۔!؛" عائلہ کو اچانک سے یاد آیا تو بمشکل بولی ورنہ یرمان کی حرکت کے بعد وہ سرخ قندھاری ہو رہی تھی چہرے پہ یرمان ملک کی قربت کے رنگ بکھرے تھے۔۔۔

"مجھے کچھ بھی بنا دو جو تم بناؤ گی میں کھالونگا بہت بھوک لگی ہے یار عائلہ۔۔۔" وہ مسکینت سے بولتے اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا عائلہ نے بے ساختہ اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھا یہ بندہ اس کے سامنے شرٹ آیسے چینج

کرتا تھا جیسے عائلہ کے ہونے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا ہو اور عائلہ بچاری خوامخواہ ہی بلش کرتی تھی۔

"جائیں۔۔۔!؛" عائلہ کو اسے چینج کرنے فریش ہونے جانا ہے اس لیے شرٹ کے بٹن کھول رہا ہے لیکِن یرمان تو اس کے ساتھ کچن میں چلا آیا لیکن شرٹ کے بٹن ایسے ہی کھلے ہوئے تھے۔

"کیوں۔۔؟ مجھے ادھر ہی رہنا ہے عائلہ۔۔ تم اکیلے ڈر گئی تو تم پھر ویسے بھی کھانے میں تو کافی ٹائم لگے گا یار۔۔۔ تم بور ہو جاؤ گی۔۔۔" وہ ریلیکس سا کاؤنٹر سے ٹیک لگائے کھڑا تھا عائلہ جو ویجیٹبل پلاؤ بنانے کے لئے فریج سے سبزیاں نکال رہی تھی اس کی گرفت فریج کے دروازے پہ مظبوط ہوئی تھی۔

"نہیں۔۔۔" عائلہ یرمان سے زیادہ بات نہیں کرنا چاہتی تھی پہلے ہی جو حرکت وہ کر چکا تھا اس کے بعد سے تو عائلہ بہت ڈر گئی تھی لیکِن یرمان کو کچن میں ہی ڈیرے جمائے دیکھ کر اسے مذید پریشانی ہوئی تھی کیا جب تک وہ کھانا بنا رہی تھی یرمان نے یہیں رہنا تھا یہ تو پھر ٹھیک نہیں تھا۔

یرمان کسی بھی وقت اس کے قریب آ سکتا تھا جو شخص اسے سڑک پہ اتنے لوگوں کے ہجوم میں کس کر سکتا تھا وہ یہاں بھلا کیسے پیچھے رہ سکتا تھا۔

"کیا مطلب نہیں؟ تم چاہتی ہو میں کچن سے چلا جاؤں عائلہ۔۔۔؟" یرمان کو پہلے سے ہی معلوم تھا کہ اسکو کچھ ایسا ہی سننے کو ملے گا۔۔۔!؛

"ہاں۔۔۔!؛" ابرش نے سبزیاں کاؤنٹر پہ رکھی اور ان کو واش کرتے کاٹنے لگی جبکہ یرمان اسے کوکنگ کرتے دیکھنا چاہتا تھا کہ عائلہ کو کھانا بناتے دیکھے

"میں تو نہیں جا رہا۔۔۔!؛" وہ عائلہ کو پیچھے سے اپنے حصارِ میں لیتے اس کے کندھے پہ ٹھوڑی رکھتے اس کی گردن پہ ہونٹوں کی مہر ثبت کرنے لگا۔

"پلیز۔۔۔" اس کی کچن میں موجوگی کیا کم تھی جواب وہ اس کے قریب آتے اس کی گرم پہ اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے اسے مذید پریشان کر رہا تھا

۔

"عائلہ میں تنگ نہیں کر رہا ہوں تمھیں یار تم اپنا کام کرو میں بس تمھیں دیکھوں گا۔۔۔!؛" وہ اس کے کندھے پہ ٹھوڑی رکھے ہوئے تھا عائلہ کے لیے یہ ہی پریشانی کیا کم تھی۔

"نہیں۔۔۔ جائیں۔۔۔!؛" عائلہ سبزیوں سے ہٹتے یرمان ملک کی طرف ہو چکا تھا اور یرمان اس کا دھیان خود کی طرف پاتے خوش ہوا لیکن یہ خوشی بس چند لمحوں کی تھی اگلے ہی لمحے عائلہ کے ہونٹوں سے ایک دم خراش چیخ نکلی

تھی کیونکہ چھڑی اس کے ہاتھ پہ لگ چکی تھی یرمان پیچھے ہوتے اس کا ہاتھ دیکھنے لگا جس سے بہتا خون اب فرش کو داغ دار کر رہا تھا عائلہ کے ہاتھ سے خون نکلتے دیکھ کر یرمان ملک بے چین ہو گیا تھا۔

"عائلہ یہ کیا کیا ہے۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ تھامے سنک کی طرف لے جاتے اس پہ پانی بہانے لگا تا کہ خون رک جائے۔

"سسس۔۔۔" عائلہ کے ہاتھ پہ کافی گہرا کٹ لگا تھا جس سے بہتا خون رکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا بچاری عائلہ کا درد کے مارے برا حال تھا یہ پہلی تھا کہ کچن میں کام کرتے اسے چوٹ لگی تھی ورنہ پہلے ہمیشہ وہ پوری توجہ سے کھانا بناتی تھی۔۔

آج ہی یرمان ملک اس کے ساتھ تھا اور آج ہی اس کے ہاتھ پہ کٹ لگ گیا تھا۔۔

"یہ تو بہت گہرا زخم ہے عائلہ تم ادھر آؤ چھوڑو کھانے کو جہاں بیٹھو یہ سارے والے گھر میں ایک ڈاکٹر رہتی ہے میں اسے دیکھتا ہوں وہ بینڈج کرے گی تمھارے زخم پہ۔۔۔" یرمان عائلہ کو لاونج میں رکھے صوفے پہ بیٹھاتے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھتے باہر نکل گیا عائلہ کتنی ہی دیر یرمان ملک کو سوچتے رہی یرمان اس کی تکلیف پہ کتنا بے چین ہو گیا تھا۔

یرمان ملک کا جھکاؤ خود کی طرف دیکھتے عائلہ نہ چاہتے بھی خود پہ رشک کرنے لگی تھی یرمان ملک اس کے لیے جنونی تھا اور اب پوزسیو بھی ہو رہا تھا عائلہ کے ہاتھ میں شدید درد ہو رہا تھا لیکن یرمان کے لمس سے یہ درد جیسے کئیں دور بھاگ گیا تھا۔

وہ آنکھیں بند کیے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا گئی خون حد تک رک گیا تھا لیکن درد عائلہ کو پھر بھی ہو رہا تھا۔

ضامن پانچ منٹس میں ہی واپس آگیا تھا اس کے ساتھ ایک ینگ ڈاکٹر بھی تھی جو اس کے ساتھ تیزی سے آندر داخل ہوئی تھی۔

"شی از یور سسٹر۔۔۔(یہ آپ کی بہن ہیں۔۔)" یہ ڈاکٹر عائلہ کی کمر عمری دیکھتے یہ ہی اندازہ لگا پائی کہ یہ لڑکی یرمان ملک کی بہن ہو سکتی ہے۔

"نو شی از مائی وائف۔۔۔(نہیں یہ میری بیوی ہے۔۔)" وہ عائلہ کے قریب بیٹھتے اس کا ہاتھ تھامے نرمی سے سہلانے لگا جبکہ ڈاکٹر اتنے خوبصورت کپل کو دیکھ کر مسکرائی تھی۔

"واؤ سو بیوٹیفل شی از۔۔۔(بہت خوبصورت ہیں یہ۔۔۔)" ڈاکٹر نے کھلے دل سے تعریف کی تو یرمان مسکرایا تھا ان کا کپل اتنا خوبصورت تھا کہ ہر جگہ سے یرمان کو آیسے ہی کمنٹس سننے کو ملتے تھے۔

ڈاکٹر نے آگے بڑھتے عائلہ کے ہاتھ کا زخم چیک کیا کافی گہرا کٹ لگا تھا۔

"آوونو یہ تو بہت گہرا کٹ لگ چکا ہے آپ کا دھیان کہاں تھا مسز یرمان اب یہاں سٹچز لگیں گے آپ کے ہاتھ پر۔۔۔"ڈاکٹر نے اپنے ساتھ لائے بیگ سے سامان نکالا تو عائلہ نے نفی میں سر ہلایا اب اسے سٹچز سے فرد بھی ہو گا وہ یرمان کا بازو دوسرے ہاتھ سے مظبوطی سے جکڑ گئی تھی۔

"نہیں سٹچز نہیں۔۔۔ویسے بینڈج کر دیں۔۔۔!؛"عائلہ نے سٹچز سے انکار کیا.

"عائلہ کٹ گہرا لگا ہے سٹچز لگنے ضروری ہیں یار فکر نہیں کرو زیادہ درد نہیں ہو گا تم بس میری ط***رف***دیکھو ڈاکٹر کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے پھر درد بھی محسوس نہیں ہو گا۔۔"یرمان نے نرمی سے عائلہ بہلانا چاہا سٹچز کے لیے اس کے بازو کو سن کیا جانا تھا اور اس کے لیے ڈاکٹر انجکشن

لگانے والی تھی عائلہ کو انجیکشن سے کتنی چڑ تھی یہ تو سرجری کے دروان یرمان کو اچھے سے اندازہ ہو گیا تھا عائلہ کی پشت نرمی سے سہلاتے وہ اسے خود کی طرف متوجہ کر رہا تھا۔

اسی دوران ڈاکٹر نے عائلہ کے ہاتھ کی ونگز ٹٹولتے وہاں انجیکشن لگا دیا جس کی چبھن محسوس کرتے عائلہ کی دل خراش چیخ نکلی تھی رخسار آنسوؤں سے بھیگ گئے تھے وہ ملامتی نظروں سے یرمان کو دیکھنے لگی تھی جو ڈاکٹر کی پرواہ کیے بغیر اس کے رخساروں پہ موجود نمی اپنے ہونٹوں سے چن گیا عائلہ کا چہرہ قندھاری ہو اڈاکٹر کے سامنے وہ ایسا ویسا کچھ کرے گا عائلہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

"انہہ۔۔۔" وہ جھجھنا گئی ڈآکٹر تو اب اس کے ہاتھ پہ سٹچز لگاتے بینڈج کر رہی تھی اس نے یرمان کی حرکت دیکھی بھی نہیں تھی لیکن بچاری عائلہ کو شدید جھجک محسوس ہو رہی تھی۔

"کوشش کریں کہ ہاتھ کو زیادہ موو نہیں کریں ورنہ درد ہو گا باقی یہ بینڈج تین دنوں بعد چینج ہو گی یہ میڈیسن ہے اگر درد ہو تو کھا لیجیے گا۔۔۔" ڈآکٹر مزید کچھ باتیں کرتے واپس چلی گئی تو یرمان نے عائلہ کا زخمی ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے آہستگی سے سہلایا تھا۔۔

"ریسٹ کرو تم۔۔۔۔ پھر صبح نکلیں گے میری غلطی ہے مجھے تمھیں کہنا ہی نہیں چاہیے تھا کھانا ایوے تمھیں چوٹ لگ گئی۔۔۔ میں آرڈر کر لیتا تو زیادہ اچھا تھا تمھارے ہاتھ پہ چوٹ تو نہیں لگتی کم سے کم۔۔۔!؛" وہ افسردہ ہوا

عائلہ نے سر جھکایا تھا پہلی بار یرمان کے لیے کچھ بنانے والی تھی اور وہ بھی نہیں بن سکا۔

یرمان کی نزدیکی کی وجہ سے عائلہ کا دھیان بھٹکا تھا ورنہ کوکنگ میں تو اسے کافی مہارت تھی۔

"آپ۔۔۔۔۔کی۔۔۔۔۔غلطی۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔" وہ یرمان کے چہرے پہ گلٹ دیکھتے مدھم سا بولی یرمان کی اس کی تکلیف پہ اتنا کنسرن شو کر رہا تھا اور عائلہ کے لیے یہ بات بہت اہمیت رکھتی تھی۔

جس طرح سرجری کے دوران یرمان نے اس کی کیئر کی اور سب جیسے یرمان اس کے لیے پریشان ہو رہا تھا یہ عائلہ کو یرمان کی طرف کر رہا تھا وہ چاہنے کے باوجود بھی یونان کو سوچنے سے روک نہیں پاتی تھی خود کو ابھی اس کے

ہاتھ پہ کٹ لگنے سے وہ جس قدر بوکھلا گیا کوئی بھی یرمان کی حالتِ دیکھ کر کہہ سکتا تھا کہ یرمان عائلہ سے محبت کرتا ہے۔

لفظ "محبت۔۔" پہ وہ ٹھٹکی تھی یرمان اور مایا کا خیال آیا ابرش نے تو اس کے دل سے یرمان ملک کے خلاف میل نکالنے کی کوشش کی تھی۔

عائلہ نے ویسے بھی خود ہی نوٹ کیا تھا جب سے وہ دونوں یہاں تھے مایا نہ تو ان کے پیچھے یہاں آئی تھی اور نہ ہی مایا نے یرمان کو کال کی تھی۔

"کیا پتہ کرتے بھی ہوں۔۔۔ پر میرے سامنے نہ کرتے ہوں کہ کہیں مجھے پتہ ہی نہ چل جائے۔۔۔!؛" عائلہ نے دل میں سوچا یرمان اس کو سوچوں میں ڈوبا دیکھ کر اس کو بانہوں میں بھر چکا تھا۔

جب عائلہ کو معلوم ہوا تب وہ یرمان ملک کی بانہوں میں تھی اور یرمان اسے روم میں لے آیا تھا۔

"میں خود۔۔۔ چل سکتی۔۔۔۔ پاؤں پہ۔۔۔۔ چوٹ نہیں۔۔۔۔ لگی۔۔۔۔ مجھے۔۔۔!؛" یرمان کو تو موقع چاہیے تھا اسے بانہوں میں بھرنے کا وہ یہاں ملا وہ شروع ہو جاتا تھا یرمان عائلہ کے طنز پہ مسکرایا تھا۔

"لیکِن مجھے آچھا لگتا ہے۔۔۔" اسے بیڈ پہ بیٹھایا اور اس کے بالوں میں انگلیاں الجھاتے وہ عائلہ کے چہرے پہ اپنی گرم سانسوں کی تپش بکھرتے اسے پیچھے بیڈ پہ لٹائے اس پہ جھکا تھا۔

عائلہ کو اس کے ارادوں کے اچھے سے خبر تھی یقیناً وہ اسے کس کرنے والا تھا لاؤنج میں جو یرمان نے ڈیپ کس کی اس کے بعد تو عائلہ یرمان یرمان ملک کو اپنے قریب نہیں آنے دینے والی تھی۔

عائلہ نے جلد بازی میں زخمی ہاتھ ہی یرمان کے بازو پہ رکھنا چاہا لیکن ہاتھ کو موو کرنے سے اس کے ہاتھ میں درد کی ٹھیس اٹھنے لگی وہ بمشکل اپنے درد کو ضبط کرتے آنکھیں میچ گئی۔۔

"کیا ضرورت تھی اس ہاتھ کو موو کرنے کی۔۔۔؟" یرمان نے آنکھیں دکھائی تھی۔

"آپ مجھے۔۔۔!؛" اس کو بتاتے بھی اتنی جھجھک سی ہوئی تھی کیسے بتاتی کہ اسے خطرہ تھا آپ مجھے کس کرنے والے ہیں اس سے بچنے کے لیے کوشش کی تھی جو بری طرح سے ناکام ہو گئی۔

"کیا میں کرنے والا تھا۔۔۔؟" یرمان صاحب کو اپنی بیوی کی نیک سوچو کا علم نہیں تھا ورنہ اس کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔" عائلہ کے ماتھے پہ پسینے کی بوندیں چمکی تھیں جنہیں یرمان نے سائیڈ ٹیبل سے ٹیشو اٹھاتے صاف کیا تھا آؤر اس کے رخساروں کو لبوں سے سہلایا تھا عائلہ نے بھی تو صبح سے کچھ خاص نہیں کھایا تھا اب تو رات کے بارہ سے اوپر ٹائم ہو گیا تھا یرمان نے سوچا کہ اب کیا سونا کچھ گھنٹوں بعد تو ان کی فلائٹ تھی انہیں ائیر پورٹ پہنچنا تھا سو یہ وقت وہ دونوں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہی گزار سکتے تھے۔

اس نے کھانا آرڈر کیا اور چینج کرنے چلا گیا یرمان شرٹ لیس تھا جب ڈاکٹر کو بلانے گیا تیزی میں اس نے ٹی شرٹ پہنی تھی جو پھر ڈاکٹر کے جاتے ہی اس نے آتار دی تھی وہ گھر میں بہت کم شرٹ پہنتا تھا عائلہ کے سامنے تو جناب کو شرٹ لیس گھومنے کی عادت تھی۔۔۔

وہ آیسے بے شرمی سے شرٹ لیس گھومتا تھا کہ بچاری شرما جاتی تھی اور دل ہی دل میں اسے کئی ساری سلوتیں بھی دے جاتی تھی لیکِن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ یرمان ملک جب جب شرٹ لیس عائلہ کے قریب جاتا تو اس کے چہرے پہ جو رنگ بکھرتے تھے وہ یرمان ملک کو کتنے پسند تھے۔۔۔

یرمان چینج کرتے واپس آیا تو شرٹ کے بغیر ہی تھا یعنی اب جب تک وہ ائیر پورٹ کے لئے نہیں نکلتے یرمان نے ایسے گھومنا تھا اور عائلہ جانتی تھی کہ اس انسان سے کچھ بھی کہنا فضول تھا وہ اس سے کچھ وہ مزید پھیلتا تھا۔

جیسے اسے عائلہ کو تنگ کرنے میں بہت مزا آتا ہو عائلہ کو تو ایسے ہی لگتا تھا کہ یرمان ملک اسے تنگ کر کے بہت خوش ہوتا تھا۔

"آپ۔۔۔کی۔۔۔۔شرٹ۔۔۔۔!؛" عائلہ باہر جتنی خاموش رہی یرمان اس وقت اتنا ہی اسے باتیں کرنے پہ اکسا رہا تھا بار بار کچھ نہ کچھ بول دیتا کہ

عائلہ کو جواب دینا پڑتا اور اگر بولتا نہیں بھی تو کچھ نہ کچھ کر دیتا کہ عائلہ بچاری خاموش نہیں رہ پاتی تھی۔

"کیا آیسے آچھا نہیں لگ رہا۔۔۔؟" عائلہ جو بیڈ پہ بیٹھی تھی ٹانگیں پھیلائے یرمان بیڈ پہ گرتا اس کی گود میں سر رکھ گیا عائلہ گھبرائی لیکن یرمان نے اس کا ہاتھ تھامے نرمی سے سہلایا تھا۔

اور پھر ہاتھ کا ہاتھ اپنی دھڑکنوں پہ رکھا عائلہ کو یرمان ملک کی تیز دھڑکنیں اپنے ہاتھوں پہ بجتی محسوس ہوئی تھیں۔

"چھوڑیں۔۔۔" وہ بوکھلا گئی یرمان کی سانسیں اسے اپنے پیٹ پہ محسوس ہوئی تو وہ جھجکتے اس کا سر اپنی گود سے ہٹانا چاہتی تھی لیکِن یرمان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"کچھ نہیں کر رہا ہوں سو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے عائلہ۔۔۔یار بس مُجھے تُمھاری گود میں سر رکھتے اچھا فیل ہو رہا ہے۔۔۔"اس نے عائلہ کی شرٹ میں ہاتھ لے جاتے اس کے بیلی بٹن پہ اپنے ہاتھوں کا لمس چھوڑا۔

"نہیں۔۔۔"وہ کہہ بھی رہا تھا کہ کچھ نہیں کر رہا ہے لیکن اس کے ہاتھوں کی بے باکیاں بھی جاری تھیں۔

"تُمھارے قریب آتے میرا خوُد پہ اختیار نہیں رہتا عائلہ۔۔۔میں خود کو روک نہیں پاتا تمھارے قریب آنے سے۔۔۔۔نجانے تم اسے کیا سمجھو لیکِن سچ ہے یہ۔۔۔"وہ اس کی ٹھوڑی پہ ہونٹ رکھ گیا۔

عائلہ نے سانس روک لی تھی وہ قریب آتا تو عائلہ کے لیے سانس لینا دوبھر ہوتا وہ سانس تک روک لیتی تھی۔۔۔۔۔اس کے لیے یرمان ملک کی اس قدر نزدیکی برداشت کرنی بہت مشکل ہوتی تھی۔

"سانس لو وائفی۔۔۔۔!؛" وہ اس کے ہونٹوں کو سہلاتے گھمبیر لہجے میں بولا تھا جس دن یرمان ملک عائلہ کو شاپنگ پہ ہے کر گیا اُس دن عائلہ بہت مشکل سے بچی تھی واپسی پہ اس نے طعیبت خرابی کا بہانہ بنایا تھا ورنہ یرمان ملک تو اس میں سمانے کو بے تاب تھا یہ بھی اچھا تھا کہ یرمان اس کے ساتھ زبردستی نہیں کرتا تھا عائلہ کی رائے کو وہ بہت اہمیت دیتا تھا عائلہ کو آگر اس نے اپنے رویئے سے ہرٹ کیا تھا تو اب ان زخموں پہ وہ خوُد مرہم بھی رکھ رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔ آپ۔۔۔!؛" یرمان نے یرمان کے ہاتھ کی حرکت پہ خشک پڑتے ہونٹوں کو زبان پھیرتے تر کیا تھا۔

"میرے قریب رہنے کی عادت ڈال لو عائلہ۔۔۔ اب تمھیں دن رات میری قربت میں ہی میرے قریب رہنا ہے جو تمھارے لیے بہت مشکل

ہونے والا ہے یار۔۔۔"اس کی ناک سے ناک سہلائی تو عائلہ نے گہرا سانس بھرا تھا۔

دروازے پہ دستک ہوئی تو یرمان نے سائیڈ سے شرٹ اٹھاتے پہنی اور باہر نکل گیا عائلہ نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا دھڑکنیں اتنی تیز چل رہی تھیں کہ دل بس پسلیاں توڑنے باہر آنے کے لئے بے چین تھا۔

وہ اپنا سینہ مسلتے پیچھے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گئی گھڑی پہ وقت دیکھا تو رات کا ایک بج رہا تھا ان کو تھوڑی دیر بعد نکلنا تھا عائلہ کو اپنے ملک کی یاد بھی کچھ زیادہ ہی آ رہی تھی آج۔

وہ یرمان کے کمرے میں واپس آنے سے پہلے ہی چینج کرنے چلی آئی اور اپنے لیے ڈریس نکالتے اس نے پہننے کی کوشش کی لیکن ہاتھ کو موو کرنے پہ اسے شدید درد محسوس ہو رہا تھا وہ آنکھیں میچ گئی یرمان کی مدد لینا مطلب آ

بیل مُجھے مارو وہ پھر بے باکی دکھاتا لیکِن زخمی ہاتھ سے اس کے لیے شرٹ چینج کرنا بہت مشکل تھا۔

وہ بار بار کوشش کر رہی تھی لیکِن شرٹ کی سیلوز کو پکڑ ہی نہیں پائی جبکہ ہاتھ میں مذید درد ہونے لگا تھا وہ روتے وہیں کاوچ پہ بیٹھ گئی تھی۔

یرمان کھانا نکالتے ٹرے میں رکھتے کمرے میں آیا تو عائلہ غائب تھی اس کے ماتھے پہ بل پڑے اس نے یہاں وہاں دیکھا لیکن عائلہ روم میں تھی ہی نہیں

۔۔

اس نے ٹبیل پہ کھانے کی ٹرے ٹیبل پہ رکھی اوٗر باتھ روم چیک کرتا کہ باتھ روم کا دروازہ لاکڈ نہیں تھا یعنی عائلہ باتھ روم میں بھی نہیں تھی۔۔۔

اس نے ڈریسنگ روم کے بند دروازے کو دیکھا عائلہ کے ہاتھ پہ جوٹ لگی تھی وہ خود سے ڈریس چینج نہیں کر سکتی تھی پھِر بھی وہ ڈریسنگ روم میں گھس گئی مجال تھی جو یہ لڑکی اس کی بات مانتی۔۔۔

یرمان نے سوچا کہ کھانے کے بعد وہ عائلہ کو چینج کروائے گا اس کی وجہ سے عائلہ کے ہاتھ پہ کٹ لگا تھا غلطی تو اس کی تھی نہ جاتا عائلہ کے قریب اوٗر نہ لگتی اس بچاری کو چوٹ۔

وہ اندر آیا تو عائلہ کو کاوچ پہ بیٹھے روتے پایا وہ تاسف سے سر ہلاتے آگے بڑھا عائلہ کا ڈریس سائیڈ پہ پڑا تھا یعنی وہ اس کے روم سے نکلنے کے بعد ڈریس چینج کرنے آئی لیکن کر نہیں سکی۔۔۔

"عائلہ ہاتھ کو بار بار موو کیوں کر رہی ہو درد ہو گا میرا انتظار کر لیتی میں خود کرواتا تمھیں چینج۔۔۔" وہ اس کا ڈریس اوور باقی سامان اٹھاتے اس کے ساتھ کاوچ پہ بیٹھتے بولا تھا۔

"آپ۔۔۔" عائلہ اچھلتے صوفے کی پشت سے جا لگی آگر تھوڑا سا مذید آگے ہوتی تو زمین بوس ہو جاتی وہ یقینا۔۔۔ کیونکہ وہ بالکل کنارے پہ پہنچ گئی تھی یرمان نے اس کا ہاتھ پکڑتے اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

"پہلے ہاتھ پہ چوٹ لگی ہے اب مزید چوٹ لگوانے کا ارادہ ہے عائلہ۔۔۔۔ کیوں تمھیں سکون نہیں ملتا ہے میں شوہر ہوں تمھارا لیکن میرے نزدیک تم ایسے شو کرتی ہو جیسے میں کوئی اجنبی ہوں۔۔۔۔" یرمان کو اب غصہ آ چکا تھا عائلہ پہ جو اس کے قریب آنے پہ ایسا ریسپانس دیتی تھی۔

"آپ۔۔۔ بار۔۔۔ بار۔۔۔۔!؛"

"کیا بار بار۔۔۔ بار بار تمھیں اپنے بدن کا حصہ بناتا ہوں یا پھر تمھارے وجود پہ بار بار اپنے ہونٹوں سے مہر لگاتا ہوں کیا کرتا ہوں وضاحت دو گی کیا کرتا ہوں میں سوائے چھوٹی موٹی کس کرنے کے اور کیا کرتا ہوں عائلہ میں۔۔۔۔" وہ سنجیدہ ہوا تھا اس پل عاظکہ کو یرمان میں پرانے یرمان کی جھلک دکھائی تھی جو رخصتی کے وقت تھا۔

"آپ۔۔۔!؛" اس کی بے باک باتوں پہ عائلہ کو کہیں چھپنے کی جگہ نہیں ملی تھی۔

کتنی بے باکی سے یرمان وہ سب کہہ گیا جسے سنتے عائلہ کے رخساروں تپنے لگے تھے۔۔

"کیا میں عائلہ یہ بہت زیادہ ہو رہا ہے اگر میں برداشت کر رہا ہوں تو اس کا مطلب یہی ہے تم میرے لیے بہت خاص ہو بہت اہم۔۔۔۔ میری زندگی

میں تم آنے والی پہلی لڑکی بھلے نہیں ہو لیکن جس لڑکی کو میں نے اپنے جذبات کی سچائی سے چاہا وہ صرف تم ہو۔۔۔مجھے نہیں پتہ تمھیں مجھ پہ یقین کیسے آئے گا یا شائد کبھی آئے گا بھی نہیں لیکن۔۔یہ سچ ہے میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔" وہ اس کا چہرہ تھامتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں بول رہا تھا عائلہ کئی لمحے تو کچھ بول ہی نہیں سکی کیا بولتی وہ چپ چاپ بس یرمان ملک کو سن رہی تھی جو وہ کہہ رہا تھا وہ سن رہی تھی۔۔۔

محبت کے بارے میں شاید یرمان نے پہلی بار بات کی تھی یرمان ملک اگر اس سے محبت کرتا تھا تو مایا کہاں تھی اس سب میں مایا ان کے درمیان نہ ہوتے بھی ان کی زندگی میں موجود تھی عائلہ جب جب یرمان ملک کے متعلق سوچتی اس کے ذہن میں مایا کا عکس آتا اور پھر سے بدگمانی اس کے دل میں جگہ بنا لیتی تھی۔

"تم سے پہلے آج تک جتنی بھی لڑکیاں میری زندگی میں آئی وہ دوست تھی ہماری کلاس میں دوستی جس قسم کی ہوتی ہے شائد وہ تمھارے لیے برداشت کرنا مشکل ہو لیکن میں جانتا ہوں سچ کیا ہے تو مُجھے ضرورت نہیں ہے وضاحت دینے کی۔۔۔" وہ اس کی طرف سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا عائلہ نے نظریں جھکائی ہوئی تھیں لیکن پورا وجود جیسے سماعتیں بنا اس کا ہر لفظ سن رہا تھا جس وہ بول رہا تھا وہ چاہتی تھی یرمان ملک کے حوالے سے سب کلئیر کرے اور پھر وہ مایا کے متعلق سوال کرے۔

"مایا کو لیکر تک جو سوچتی ہو یہ تمھارے زہن کا فتور ہے عائلہ۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہوا ہمارے درمیان کبھی ہاں وہ دوست ہے تو اس کے ساتھ کافی آچھا تعلق ہے جو شاید تمھیں کٹکے۔۔۔" وہ عائلہ کے زہن میں چلتے سوال کا جواب دے گیا۔

"تو اُس۔۔۔ دن کلاس میں۔۔۔۔؟" جس دن عائلہ سے یرمان نے نام پوچھا تھا اور عائلہ کی طعیبت کافی زیادہ بگڑ گئی تھی عائلہ کا حوالہ اُس دن کی طرف تھا۔

"کس دن؟" یرمان ملک کو شائد یاد بھی نہیں تھا کہ اسے اور مایا کو قریب دیکھتے عائلہ کیا کیا گمان کر چکی تھی ان دونوں کے بارے میں۔

"کچھ نہیں۔۔۔!؛" عائلہ یرمان کے ہونٹوں سے مایا کا نام سنتے ہی جل بھن گئی تھی اسے احساس ہوا کہ وہ تو یرمان کے لبوں سے اپنے علاوہ کسی اور نام بھی نہیں سن سکتی ہے بیوی تھی یرمان کی اور یرمان کی طرح پوزسیو تو ہونا ہی تھا۔

یرمان اور مایا کو سوچتے ہی الجھتی تھی وہ۔

"بتاؤ کب دیکھا؟ اور کونسی ایسی سوچیں ہیں جو تمھیں میرے قریب آنے سے روکتی ہیں عائلہ مجھے سچ سچ بتاؤ جب تک بتاؤ گی نہیں ہمارے درمیان جو یہ اجنبیت کی دیوار ہے یہ گرے گی نہیں۔۔۔" وہ غصہ زیادہ دیر برقرار نہیں رکھ سکا تھا عائلہ کے معاملے میں وہ آیسا ہی تھا زیادہ غصہ نہیں دکھا سکتا تھا۔

"مُجھے۔۔۔بات نہیں۔۔۔۔کرنی۔۔۔۔!؛" وہ آپنا چہرہ دوسری طرف موڑتے آنسو صاف کرتے بمشکل بولی تھی یرمان ملک کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ کس طرح کی خوُد ساختہ سوچیں دل میں پالے ہوئے تھی۔

"کیوں بات نہیں کرنی ہے جب تک بات نہیں کرو گی ہم یہاں سے نہیں نکلیں گے مجھے سچ بتاؤ۔۔۔ میں مانتا ہوں مجھ سے بہت سی غلطیاں ہوئی ہیں یار ضامن کے حوالے سے تمھیں بلیک میل کیا اس کے لئے

معذرت۔۔۔!؛"وہ ہاتھ کا ہاتھ اپنی تھائز پہ رکھتے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

"آپ کی اس۔۔۔بلیک میلنگ کی وجہ سے۔۔۔۔ہماری رخصتی ہوئی۔۔۔ ورنہ آپ اچھے سے۔۔۔۔جانتے ہیں۔۔۔یہ کبھی نہیں ہوتا۔۔۔۔اور پھر اپنی۔۔۔۔بہن کی رخصتی۔۔۔کے لیے بھی آپ نے۔۔۔پریشر ڈالا۔۔۔۔!؛"وہ آہستہ آہستہ یرمان کو ماضی کی اس کی ساری غلطیاں بتانے لگی۔۔

"ہاں مانتا ہوں میرا طریقہ غلط تھا لیکِن جب تمھارے پیچھے حیدرآباد گیا تم سوچ نہیں سکتی ہو میری کیا حالت ہو رہی تھی مجھے لگ رہا تھا کہ میں تمھیں کھو دوں گا اگر اپنے ساتھ نہیں لے گیا اور پھر تم خود کبھی راضی نہیں ہوتی میرے ساتھ کراچی جانے کے لئے مجبوری میں ضامن کے حوالے سے

تمھیں بلیک میل کیا تھا اور پھِر جو ابرش کی رخصتی پہ ہوا وہ سب ڈیڈ نے کیا تھا میں مجبور تھا وہ ایسا چاہتے تھے عائلہ۔۔۔ مُجھے تو تب تم سے محبّت ہو چکی تھی پل بھر بھی مشکل تھا تمھارے بغیر رہنا۔۔۔" یرمان ساری باتیں کلئیر کرنا چاہتا تھا کہ عائلہ کے دل سے وہ ساری غلط فہمی دور کر سکے۔

"ہو گیا۔۔۔؟" اس نے اپنے اب تک کے سارے روئیوں کی وضاحت دی تھی لیکِن عائلہ شاید کچھ سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی یرمان نے عائلہ کو کمر سے تھامے اپنی طرف کھینچا اور اسے اپنی تھائز پہ بیٹھایا عائلہ منہ کھولے یرمان کی حرکت دیکھے گئی۔

"تمھیں میری کسی بات کا یقین نہیں ہوتا ہے۔۔۔؟" وہ بے بے بسی سے بولا تو عائلہ تلخ سا مسکرائی تھی۔

"آپ نے کبھی۔۔۔یقین کی ڈور تھمائی ہے اعتبار۔۔۔قائم ہونے میں صدیاں۔۔۔لگ جاتی ہیں۔۔۔!؛"

"تو ایسا کیا کروں کہ تمھیں یقین آجائے عائلہ میں محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔!؛"وہ عائلہ کے بالوں کو جکڑتے بولا تو عائلہ نے بمشکل سسکی روکی تھی۔۔

"بس بھائی کا اور میرا رشتہ۔۔۔۔۔پہلے جیسا ہو جائے مجھے اور کچھ نہیں چاہیے آپ وجہ بنے ہیں بھائی پہلی بار مجھ۔۔۔۔۔سے اتنا خفا ہوئے۔۔۔۔۔ ہیں آپ کی وجہ سے۔ان کی ناراضگی مجھے۔۔۔۔۔آندر سے کھوکھلا کر رہی ہے میں ٹھیک۔۔م۔۔ہوتے بھی ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔میں پہلے کبھی اتنی بیمار۔۔۔۔نہیں ہوئی نہ ہی اس بیماری۔۔۔۔۔نے کبھی اتنی ہیپ۔۔۔۔۔۔پکڑی جانتے ہیں کیوں۔۔۔بھائی نے ہمیشہ مُجھے خوش رکھا

۔۔۔۔میرے لیے وہ راتوں کو جاگتے تھے۔۔۔۔۔میری زرا سی تکلیف پہ وہ۔۔۔۔۔۔تڑپ جاتے تھے۔۔۔لیکِن آج میرے آنسو بھی ان پہ اثر نہیں کرتے ہیں۔۔۔!؛"عائلہ نے پہلی بار اتنا لمبا جملہ بولا تھا وہ اپنی تکلیف پہلی بار یرمان ملک سے شئیر کر رہی تھی آج اس کا دل بہت افسردہ تھا وہ دونوں واپس جا رہے تھے لیکِن کیا وہ ضامن سے مل پاتی۔

"تُمھارے بھائی کو اس بات کا احساس کیوں نہیں ہے وہ کیوں نہیں دل بڑا کر رہا ہے معاف کر دے تمھیں غلطی تو سب سے ہوتی ہے تم نے کونسا اپنی خوشی سے میرا ساتھ قبول کیا عائلہ تُمھارے بھائی کا اٹیٹیوڈ ہی ختم نہیں ہو رہا یے۔۔۔ابرش کتنا بدل چکی ہے خود کو تمھارے بھائی کی محبت میں لیکن تُمھارے بھائی کو کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے۔۔۔"یرمان کو ضامن کی ڈھٹائی پہ غصہ آیا جو پچھلے اتنے دنوں سے آیسے ہی ناراضگی جاری رکھے ہوئے تھا۔

"وہ اپنی جگہ۔۔۔۔ پہ ٹھیک ہیں آپ۔۔۔ کی غلطی ہے۔۔ آپ کی بہن کی غلطی ہے۔۔۔ ابرش کی وجہ سے ہوا یہ۔۔۔ سب۔۔۔۔ آپ لوگوں نے۔۔۔۔ زبردستی کی۔۔۔ بھائی کے ساتھ بھی۔۔۔ اور میرے ساتھ بھی جبکہ آپ۔۔۔ بابا اچھے سے جانتے تھے کہ۔۔۔۔ نہ تو ضامن بھائی۔۔۔ اور نہ ہی میں دونوں ہی۔۔۔۔ نکاح نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔" یرمان اپنی غلطی کے بجائے ضامن کو ہی قصوروار ٹھہرا رہا تھا ابرش پہ اسے غصہ تھا پہلے سے۔

"ہاں تو نکاحِ کے بعد تو دلوں میں گنجائش نکل ہی آتی ہے میں نے نکاح کے بعد تمھارے لیے سٹینڈ لیا تھا حالانکہ مجھے بھی تم سے کوئی دھوما دھار محبت نہیں تھی اور نکاح جن حالات میں ہوں اس وقت میں تم سے صرف نفرت کرتا تھا تو جب میں نفرت میں تمھیں ڈھونڈنے حید آباد چلا گیا تمھاری

رخصتی کروائی تو پھر تمھارا بھائی کیوں ابرش کو قبول نہیں کر سکتا ہے۔۔۔" دونوں کی بحث بہت طویل ہو رہی تھی عائلہ کو یرمان کا ضامن کے خلاف بولنا پسند نہیں تھا اسے غصہ آ رہا تھا.

"آپ۔۔۔کے ساتھ۔۔۔ نہیں ہوا۔۔۔۔وہ جو۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔کے ساتھ۔۔۔ابرش نے کیا۔۔۔۔!؛؛اگر ہوتا تو۔۔۔پھر آپ بھی کبھی قبول نہیں کرتے۔۔۔۔" وہ تلخ سا بولی تھی۔

"تُمھیں سارا قصور ابرش ہی کا کیوں لگتا ہے عائلہ ابرش کبھی اس حد تک نہیں گر سکتی کہ ضامن پہ جھوٹا الزام لگا دے۔۔۔!؛" یرمان کو ابرش پہ اتنا ٹرسٹ تھا کہ اسے لگتا تھا ابرش ایسی ویسی کوئی حرکت نہیں کر سکتی تھی.

"آپ کی بہن۔۔۔نے کیا تھا۔۔۔۔وہ سب۔۔۔۔بھلے آپ۔۔۔ مانیں۔۔۔یا نا مانیں۔۔۔۔" ابرش کے حوالے سے عائلہ اپنے مؤقف پہ

قائم تھی اسے پتہ تھا غلطی ابرش کی ہی تھی ضامن کبھی کسی لڑکی کے ساتھ ایسا کچھ کرنے کا سوچا بھی نہیں سکتا تھا۔

"ابرش اور ضامن کا یہ پرسنل میٹر ہے ہمارے رشتے میں ان دونوں کو ڈسکس کرنے کی کیا ضرورت ہے عائلہ ہم اپنے بارے میں بات کریں گے میں معافی مانگتا ہوں اُس سب کی جو میں نے کیا۔۔۔!؛" وہ اس کو خود کو بھینچتے اس کے بالوں پہ ہونٹ رکھتے بولا تھا۔۔۔ عائلہ کپکپاتے اس کے حصار سے نکلنے کی تگ و دو میں تھی لیکِن یرمان نے اس کی کوشش ناکام بنا دی اتنی بحث کا کوئی فایدہ نہیں ہوا تھا عائلہ اور اس کے آپسی اختلاف ایسے ہی موجود تھے ان کے درمیان۔

"آپ کے معافی۔۔۔ مانگنے سے۔۔۔۔ کیا سب۔۔۔ ٹھیک ہو جائے گا۔۔ کتنا آسان ہوتا ہے۔۔۔ سب کر کے۔۔۔ معافی مانگنا۔۔۔" وہ یرمان

ملک کو معاف نہیں کرنے والی تھی کچھ غلطیوں کی معافی نہیں ہوتی یرمان نے اس کے ساتھ شاید بہت برا کیا ہوتا تو بھی وہ معاف کر دیتی لیکن یہاں معاملہ ضامن کا تھا یرمان کی بلیک میلنگ کی وجہ سے اس نے ضامن کو ناراض کیا تھا۔

"نہیں آسان مشکل ہے عائلہ اگر تم یہ سمجھ رہی ہو کہ میں تمھاری بھائی کے پاؤں پکڑ کر اس سے معافی مانگوں تو سوری یہ مجھ سے نہیں ہو گا ہاں جو غلطیاں میں نے کی اس کے لیے تمھارے بھائی سے ایکسکیوز کر سکتا ہوں لیکن وہ بھی بس تُمھارے لیے کیونکہ میں تمھیں خوش دیکھنا چاھتا ہوں بس۔۔۔"ضامن بس عائلہ کے لیے اتنا ہی کر سکتا تھا۔

"آپ اور بھائی جب۔۔۔ آمنے سامنے۔۔۔ آتے ہیں۔۔۔ معاملات سلجھنے۔۔۔ کے بجائے مزید الجھا دیتے۔۔۔۔ ہیں۔۔۔۔!؛"وہ یرمان اور

ضامن کی پچھلی ملاقات کا حوالہ دے رہی تھی جب عائلہ کو وہ ضامن سے ملوانے تو لے گیا تھا لیکِن وہاں جو ہؤا اوؤر جو ضامن کے سامنے یرمان نے ہنی مون کا شوشہ چھوڑا اس نے عائلہ کو مزید پریشان کر دیا تھا۔

"تُمھارا بھائی ہی غصے کا تیز ہے۔۔۔ہاں میں مانتا ہوں ابرش کی وجہ سے تمھارے بھائی کو غصہ آتا ہے لیکن ابرش بیوی ہے ضامن کی وہ تھوڑی سی گنجائش نکال ہی سکتا ہے اپنے دل میں۔۔۔!؛"ضامن کے بارے میں شاید یرمان کی رائے بدل ہی نہیں سکتی تھی۔

"یہ تو اُن کا۔۔۔ معاملہ۔۔۔!؛"

"ہم بس اپنے معاملاتِ سلجھائیں گے عائلہ۔۔۔"وہ اس کی ٹھوڑی چومتے اس کا ڈریس پکڑتے اس کے قریب ہوا قریب تو وہ عائلہ کے پہلے بھی تھا لیکن پھر مزید قریب ہؤا تھا۔

"نہیں میں۔۔۔" یرمان کے ہاتھ میں بلیک پردہ دیکھتے وہ سرخ ہوئی تھی چہرے پہ سرخی پھیلی تھی وہ اس کے معاملے میں بہت بے باک تھا۔

"تم خود چینج کر سکتی ہوتی تو اب تک کر چکی ہوتی عائلہ۔۔۔ میں بس چینج کرواؤں گا تمھیں کچھ آور کرنے کا ٹائم نہیں ہے وہ بعد میں۔۔۔" شرارت سے آنکھ وانک کرتے وہ ڈریسنگ روم میں جلتی تمام لائٹس آف کر گیا پورا ڈریسنگ روم اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اور یرمان کے ہاتھ عائلہ کی شرٹ کی زپ پہ تھے۔

عائلہ نے آنکھیں زور سے بند کی ہوئی تھیں کہ جیسے کھولتی تو نجانے کیا ہوتا چڑ کی آواز سے زپ کھولتے یرمان ملک نے اس کی شرٹ کندھوں سے سرکائی تھی پھِر اس کی کمر بند کا ہک کھولتے اسے بھی اس کے تن سے جدا کیا تھا۔

بے ساختہ یرمان ملک کا ہاتھ عائلہ کی نازکی سے ٹکرایا تو عائلہ کو ٹھنڈے پسینے آئے جب یرمان ملک نے اس کی کالر بون کو اپنی مٹھیوں میں بھرتے دبایا تھا وہ سسکتے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ گئی یرمان نے کہا تھا وہ صرف چینج کروائے گا لیکن وہ تو ضبط کھو رہا تھا خود پہ۔۔۔

"ریلیکس عائلہ مجھے بس یہ یقین کر لینے دو کہ تم میری ہو تمھارے وجود پہ صرف میرا حق ہے یہ خوبصورتی میری ملکیت ہے جسے میں جب چاہے چھو سکتا ہوں۔۔۔" وہ اس کی دھڑکنوں پہ جھکتے اپنا لمس چھوڑتے اس کے دھڑکنوں میں چہرہ چھپا گیا عائلہ کو آپنی بیک بون میں سنسناہٹ سی ہوئی تھی۔۔۔

"بہت نازک مزاج ہو یار۔۔۔۔ نجانے فرسٹ نائٹ کیسے سہن کیا تھا تم نے وہ سب کچھ مُجھے تو یقین نہیں ہو رہا ہے یار ہم ہسبنڈ وایف ہیں اور ہسبنڈ

وایف میں اس سے زیادہ ہوتا ہے لیکن تم برداشت نہیں کر پاتی ہو میری معمولی سی شرارتیں۔۔۔"وہ اس کی گہرائیوں پہ ناک سہلا رہا تھا عائلہ نے سسکیاں بمشکل روکی تھیں جانتی تھی وہ جتنے بھی دعوے کرتا اس سے دور رہنے کے جب اس کے قریب آتا تو خود پہ لگائے ضبط کے سارے پہرے ٹوٹ جاتے تھے۔

"چھوڑیں۔۔۔!؛"اس سے بہتر تھا کہ کٹ لگے ہاتھ سے وہ خود ہی چینج کر لیتی اب تک تو درد برداشت کرتے کر بھی چکی ہوتی یہاں اس وقت یہ سب تو نہیں چل رہا ہوتا یرمان کتنی بار کہہ چکا تھا کہ اس کی مرضی کے بغیر اس کے قریب نہیں آئے گا لیکن ہر بار وہ بھول جاتا تھا جب بھی اس کے قریب آتا شدت دکھاتا تھا۔

"کروارہاہوں چینج۔۔۔!؛" اپنی نازک بیوی کی سسکیاں اسے بری طرح سے مدہوش کررہی تھیں لیکن وہ جانتا تھا کہ آگر تھوڑی دیر وہ عائلہ کے ایسے ہی قریب رہاتو یقیناً عائلہ خواس کھو دیتی اوُر ان کو ائیر پورٹ کے لیے نکلنا تھا۔

اسے چینج کروایا اور خوُد اٹھتے آپنا ڈریس نکالا تھا عائلہ خاموش تھے ڈریسنگ روم میں اندھیراہ تھا وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ نہیں پارہے تھے لیکن عائلہ کو اندازہ ہورہا تھا کہ یرمان ملک کیا کررہاہے تقریباً دس منٹس بعد وہ دونوں روم میں تھے۔

کھانا اب ٹھنڈا ہو چکا تھا لیکِن گرم کرنے کے بجائے انہوں نے ایسے ہی کھانا کھانے کا سوچا ٹائم کم تھا ائیر پورٹ انہیں آدھ گھنٹہ بعد پہنچنا تھا۔

عائلہ کے رائٹ ہینڈ پہ کٹ لگا تھا وہ خود سے کھا نہیں سکتی تھی اسے کھانے کے لئے یرمان ملک کی ہیلپ چاہیے تھی لیکن وہ یرمان سے ہیلپ لے نہیں سکتی تھی اس لیے خاموشی سے کھانے کو دیکھتی رہی تھی لیکِن بھوک چمک گئی تھی۔۔

آگر یرمان کچن میں نہیں آتا اور اس کے قریب آنے کی کوشش نہیں کرتا تو اب تک وہ خود کھانا بنا چکی ہوتی لیکن یرمان کی وجہ سے پہلی بار کھانا بناتے اسے کٹ لگا تھا۔

یرمان نے چمچ بھرتے عائلہ کے لبوں کے آگے کیا عائلہ کے بغیر وہ کیسے کھاتا عائلہ نے بھی انکار نہیں کیا آور خاموشی سے کھاتی رہی دونوں نے کھانا ساتھ ہی کھایا تھا اوَر پھِر یرمان ملک نے سامان پیک کرنے کے لیے میڈ کو

بلایا تھا اور تقریبا آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں ائیر پورٹ کے احاطے میں کھڑے تھے۔۔

ان کا کیری بیگ یرمان ملک نے پکڑا ہوا تھا۔

.....

یرمان اور عائلہ سامان کی کلئیر فیکشن کروانے کے بعد اس وقتِ آندر جہاز میں موجود تھے یرمان نے بزنس کلاس کا ٹکٹ لیا ہوا تھا تو ان کی سیٹز ہر بار کی طرح وی آئی پی تھیں وہ دونوں خاموش تھے عائلہ یہاں ایک طرف پاکستان واپس جانے پہ خوش تھی تو دوسری طرف ضامن کے بارے میں سوچتے افسردہ بھی اتنے دن ہو گئے تھے انہیں یہاں رہتے اور عیجب بے بسی تھی کہ وہ واپسی پہ بھی ضامن سے مل نہیں سکتی تھی۔

یرمان اسے واپس تو لے آیا تھا لیکِن فایدہ جب وہ ضامن سے مل ہی نہیں سکتی تھی اس کے آنسو بہنے کو بے تاب تھے وہ رونا چاہتی تھی لیکِن اس وقت خود پہ جبر کیے وہ خاموشی سے بیٹھی تھی نیند بھی بے انتہا آ رہی تھی لیکِن وہ سونا نہیں چاہتی تھی اس کی سیٹ کھڑکی کے ساتھ تھی تو وہ آسمان پہ موجود بادلوں کو دیکھ رہی تھی۔

یرمان ملک بظاہر تو فون میں مصروف تھا لیکِن اس کی نظریں اوَر دھیان عائلہ پہ تھا وہ خوش کیوں نہیں تھی یرمان کتنی مرضی کوشش کر لیتا عائلہ کو خوش رکھنے کی وہ خوش نہیں ہو رہی تھی اس کے اندر جیسی اداسی سی چھائی ہوئی تھی۔۔

انسان پہ موسم بھی تب اثر کرتے ہی وہ جب دلی طور پہ خوش ہو جب اندر سے ہی انسان اداس ہو تو پھر خوشگوار موسم بھی اس کے مزاج پہ زیادہ اچھا اثر نہیں ڈالتا۔

یرمان نے ڈیڈ کو واپسی کا نہیں بتایا تھا ویسے تو تھوڑی دیر پہلے بھی ڈیڈ سے بات ہوئی تھی لیکِن اس نے ڈیڈ کو یہ نہیں بتایا کہ وہ دونوں آ رہے تھے اسے ڈیڈ کو سرپرائز دینا تھا انہیں برتھڈے وش کر کے لیکن آگے یرمان کو کیا سرپرائز ملنے والا تھا وہ اس سے بے خبر تھا ڈیڈ نے بس اتنا بتایا تھا کہ واپسی پہ ضروری بات کرنی ہے وہ ضروری بات کیا ہو گی یہ یرمان ملک نہیں جانتا تھا۔

ان کا جہاز نے کراچی انٹرنیشنل ائیرپورٹ پہ لینڈ ہوا تھا یرمان نے عائلہ کو اپنے حصار میں لے لیا جیسے ڈر ہو کہ کہیں عائلہ کھو ہی نہ جائے۔

ڈرائیور کو وہ کال کر چکا تھا جیسے ہی وہ دونوں ائیر پورٹ سے نکلے ڈرائیور گاڑی لیے ان کے قریب آیا اور سامان پیچھے رکھتے وہ یرمان کے لئے کار کا دروازہ کھولتے اس کے بیٹھنے کا منتظر تھا۔

"تم کیب سے گھر چلے جاؤ میں ڈرائیور خود کرونگا تو تمھاری ضرورت نہیں ہے۔۔۔!؛" عائلہ کے ساتھ وہ اکیلے سفر کرنا چاہتا تھا کسی تیسرے انسان کی موجودگی وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

وہ عائلہ کو فرنٹ سیٹ پہ بٹھائے خوُد ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا عائلہ ہنوز خاموش تھے پورے سفر میں ان کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی اس کے دل میں تو عیجب سے وبال اٹھ رہے تھے ملک مینشن واپس جانے کا سوچتے۔

ملک مینشن میں جتنے دن رہی اسے کہاں آچھا لگا تھا عفت ملک سے اس کا سامنا بہت ہی کم ہوا تھا قیوم ملک اچھے تھے اُنہوں نے اس میں اور ابرش میں فرق نہیں کیا اسے بھی ابرش کی طرح بیٹی سمجھا ہمیشہ اگر پورے ملک مینشن میں اسے کوئی پسند تھا تو وہ قیوم ملک تھے جو بہت سوفٹ نیچر کے تھے

۔

"عائلہ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟" یرمان پچھلے کتنے گھنٹوں سے عائلہ کو خاموش دیکھ رہا تھا عائلہ کی یہ خاموشی اس کا دل چیر رہی تھی سرجری کے بعد وہ کچھ نارمل رہنے لگی تھی لیکِن پھر اچانک سے اسے کیا ہوا کہ اس کا رویہ بدل گیا تھا وہ پھر سے پہلے جیسی ہو گئی تھی۔

اب واپس جاتے اسے احساس ہو رہا تھا جیسے عائلہ ملک مینشن واپس نہیں جانا چاہتی تھی عائلہ کہاں جانا چاہتی تھی یہ بھی یرمان ملک کو اچھے سے معلوم تھا۔

کل ڈیڈ کی برتھڈے پارٹی ہونی تھی مینشن میں اور یرمان کو یقین تھا کہ ابرش ضرور آنے والی تھی ڈیڈ کی برتھڈے ابرش بھی کافی دھوم دھام سے مناتی تھی آگر ابرش کے ساتھ ضامن آتا تو یرمان نے اس بار ٹھنڈے دماغ سے سوچا تھا کہ وہ خود ضامن کی طرف قدم بڑھائے گا۔

"ٹھیک ہوں میں۔۔۔" لہجے میں جیسے کچھ ٹوٹے خوابوں کی کرچیاں تھیں عائلہ کو اداس دیکھ کر یرمان کا موڈ بھی آف ہوا تھا پاکستان میں اس وقت رات ہو رہی تھی مینشن پہنچتے پہنچتے انہیں تقریبا رات کے دس گیارہ بج جانے تھے۔

ڈیڈ کو سرپرائز وش کرنے کا بھی آپنا ہی مزا تھا اس نے کک کو کال کر دی تھی سیپشل کیک بیک کرنے کا آرڈر بھی دیا تھا عائلہ خاموش بیٹھی اس کی بے چینی نوٹ کر رہی تھی تقریبا آدھا گھنٹہ مذید گزرا تو وہ دونوں ملک مینشن کے وسیع و عریض کار پورچ میں موجود تھے مینشن اس وقت روشنیوں میں ڈوبا ہوا تھا ویسے تو رات کافی زیادہ ہو چکی تھی اوریرمان کو امید تھی کہ ڈید اور مام اب تک سو چکے ہونگے۔۔۔

وہ عائلہ کا ہاتھ تھامے مینشن میں انٹر ہوا جب سے عائلہ اس کی زندگی میں آئی تھی اسے رشتوں کی قدر ہونے لگی تھی وہ ڈیڈ کے کلوز بھی ہو گیا تھا کافی زیادہ پہلے جو تناؤ سا تھا اسکے اور ڈیڈ کے رشتے میں وہ ختم ہو چکا تھا اور اس کی وجہ کہیں نہ کہیں عائلہ ہی تھی۔

عائلہ کو بھی تو معلوم تھا کہ قیوم ملک کا برتھڈے ہے لہذا وہ بھی انکل کو برتھڈے وش کرنا چاہتی تھی اس کے ساتھ ہی وہ ڈیڈ کے روم میں انٹر ہوا تھا دوسری طرف قیوم ملک جو کافی پریشان تھے اور یہ پریشانی تھی اریبہ کی طرف سے اس کی کوک میں پل رہے اپنے بچے کی وہ اریبہ سے مل جھی پا رہے تھے انہوں نے سوچا تھا کہ یرمان سے بات کر کے وہ ایک ہی بار اریبہ کو یہاں لے آئیں گے لیکن یرمان واپس آتا تو پھر ہی بات ہو پاتی ان کی۔۔۔

انہیں لگا تھا کہ آج یرمان آئے گا و آپس ان کو برتھڈے وش کرے گا لیکن جب رات کے نو بجے تو وہ خاموش سے بستر پہ لیٹ گئے عفت ملک اور ان کے درمیان کے تعلقات مزید خراب ہو گئے تھے۔

یرمان نے مام ڈیڈ کے روم کا دروازہ کھٹکھٹایا تو قیوم ملک جو نیند میں جا رہے تھے وہ اپنے بلیو نائٹ گاؤن کی ڈوریاں کستے دروازے کی طرف بڑھے تھے۔

لیکِن دروازے کھولتے ان کے عنابی ہونٹوں پہ مسکراہٹ بکھری تھی یرمان سیدھا ان کے گلے لگ گیا تھا جو ان بیٹے کو دیکھتے ان کی ہمت بندھ گئی تھی وہ مسکراتے ڈیڈ کے گلے لگ گیا۔

"سالگرہ مبارک ہو ڈیڈ۔۔۔!؛" وہ ان کو سب سے پہلے برتھڈے وش کر چکا تھا ڈیڈ مسکرا بھی نہیں سکے اریبہ کو یاد کرتے وہ کتنے دنوں سے مل نہیں سکے تھے وہ ضدی تھی آگر ضد میں وہ ان کے بچے کو کوئی نقصان پہنچا دیتی تو پھر وہ کیا کرتے۔

"اسلام و علیکم انکل سالگرہ مبارک ہو انکل۔۔۔!؛" وہ یرمان سے مل رہے تھے جب ان کی سماعتوں سے عائلہ کی آواز ٹکرائی تھی۔

"کیسی ہے میری بیٹی۔۔۔۔!؛" وہ عائلہ کے سر پہ شفقت سے ہاتھ رکھ چکے تھے عائلہ کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں اپنے بابا کی بھی یاد آئی وہ جو اسے کم عمری میں ہی چھوڑ گئے تھے۔

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں۔۔۔؟" ان کی باتوں سے عفت ملک بھی ان کی طرف متوجہ ہو گئی تھیں آج ہی تو مایا ان کے ساتھ آئی تھی مایا کو وہ ساتھ لے آئی تھیں کیونکہ وہ بھی عائلہ کو یہاں مزید برداشت نہیں کر سکتی تھیں

۔

ان کو جب سے عائلہ کی سرجری کے بارے میں معلوم ہوا تھا ان کو مزید تب چڑھی تھی یعنی ان کا بیٹا اس بیمار لڑکی کے علاج پہ کروڑوں روپے لوٹا چکا تھا اور ان کے شوہر کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔

"آگر ملنا ملانا ہو گیا ہو تو یرمان اپنے کمرے میں جانے سے پہلے مایا سے مل لینا۔۔۔!؛"عفت بیگم نے رنگ میں بھنگ ڈالا تھا درمیان میں مایا کا نام لے کر۔

"مایا یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔؟"یرمان نے ایک نظر عائلہ پہ ڈالی تھی جو مایا کے نام پہ سنجیدہ ہو چکی تھی وہ اپنے شوہر کے ہونٹوں سے کیسے کسی لڑکی کا نام سن سکتی تھی۔

"ڈیڈ کے برتھڈے کا کیک کٹ کرنا ہے مام اس سے صبح مل لو نگا فحال ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔۔۔عائلہ تم ٹھیک ہو ناں۔۔۔درد تو نہیں ہو رہا ہے۔۔۔"وہ عائلہ کو حصار میں لے چکا تھا نجانے وہ عفت ملک کو کیا جتانا چاہتا تھا عائلہ پر سکون ہوئی اور لکھا سا مسکرائی تھی۔

"اپنے بچوں کے ساتھ میں کیک کٹ کرونگا اور یرمان مُجھے بات بھی کرنی ہے تم سے بیٹا۔۔۔!؛" آخری لفظوں میں ان کا چہرہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"جی ڈیڈ کیک کٹ کرتے بات کرتے ہیں۔۔۔" میڈ کیک لے آئی تھی تو یرمان نے ٹرالی کسکاتے اپنے سامنے کرتے ڈیڈ کو کیک کٹ کرنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

مایا بھی وہیں چلی آئی تھی اس نے میڈ کے ہاتھ میں کیک دیکھا تو تجسس کے مارے وہیں چلی آئی لیکن سامنے یرمان کو دیکھ کر اسے جھٹکا لگا تھا وہ کب آیا تھا اس کو معلوم نہیں تھا۔

"انکل آپ کا بر تھڈے ہے سالگرہ مبارک ہو انکل۔۔۔" مایا یرمان کے حصار میں عائلہ کو دیکھ کر سر تا پا سلگی تھی کیسے برداشت کرتی وہ یہ منظر۔

اس کی آنکھوں میں چنگاریاں سی دہکنے لگی تھیں۔ وہ یرمان ملک کو پانے کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی بھلے اس لڑکی کی جان ہی کیوں نہ لینی پڑتی اسے ویسے کتنا اچھا ہو جاتا کہ یہ لڑکی مر جاتی سرجری کے دروان ہی۔

یرمان ملک کی آنکھوں میں اس نے خود کے لیے کبھی ایسی محبت نہیں دیکھی تھی جو وہ عائلہ کے لیے دیکھ رہی تھی یرمان ملک محبت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جیسے عائلہ اس کی قیمتی متاعِ جاں ہو وہ ڈیڈ مام کا لحاظ کیے بغیر عائلہ کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"بیٹا آپ یہاں رہنے آئی خیریت۔۔۔؟" قیوم ملک کو اچھا نہیں لگا تھا مایا جوان تھی اور یہاں ان کا بیٹا اور بہو رہتے تھے یرمان کسی وقت میں مایا کے قریب رہا تھا اور پھر مرد کی فطرت سے وہ واقف تھے کب بدل جائے پتہ

نہیں چلتا تھا اور یہ لڑکی ان کے ساتھ رہنے آئی تھی انہیں تو معلوم بھی ابھی ہوا تھا جب مایا خود ان کے روم میں آئی تھی۔۔۔

"قیوم کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟ کیا مایا جہاں نہیں رک سکتی ہے میری بات ہوئی بھائی سے وہ مایا کی مام کو اپنے پاس کچھ کام کے سلسلے میں بلا رہے ہیں تو مایا کو یہاں چھوڑ گئے ہیں کیا مایا کے یہاں رہنے سے آپ کو مسلہ ہے۔۔۔؟" قیوم ملک عائلہ سے اتنے پیار کر رہے تھے اور مایا کا وجود ان کو اپنے گھر میں برداشت نہیں تھا ان کے شوہر نے بیٹے کو اچھے سے اپنی مٹھی میں کیا ہوا تھا۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا بیگم لیکن جوان بچی ہے۔۔۔ ایسے مناسب نہیں لگتا ہے۔۔" وہ بیوی کی جذباتی طعیبت سے واقف تھے ٹھہرے سے لہجے میں کہا وہ اس وقت کوئی بدمزگی نہیں چاہتے تھے۔

"تو کیا ہو گیا ہے قیوم آپ خوامخواہ بات بڑھا رہے ہیں مایا ہماری بیٹی کی طرح ہے یہاں وہ سکتی ہے۔۔۔"عفت ملک کو شوہر پہ پہلے ہی کافی غصہ آیا ہوا تھا سو اس بہانے وہ اپنا غصہ نکال رہی تھیں۔۔

"مام ڈیڈ آپ یہ بعد میں ڈسکس کر لیجیے گا فحال کیک کٹ کرتے ہیں عائلہ بہت تھک چکی ہے ہمیں ریسٹ کرنا ہے۔۔۔"یرمان عائلہ کی تھکن دیکھتے جلد از جلد روم میں جانا چاہتا تھا کیونکہ وہ فلائٹ میں بھی کافی بے آرام رہی تھی۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔!؛"وہ منمنائی تھی سب کی نظریں خود کی طرف دیکھتے جبکہ عفت ملک اور مایا کی نظروں میں رقابت تھی جلن تھا حسد تھا مایا کی نظروں میں وہ خود کے لیے نفرت دیکھتے اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا تھا۔

"ریسٹ کرنا ہے عائلہ ابھی پوری طرح سے طعیبت نہیں ٹھیک ہوئی ہے اور آگر تم اتنی دیر کھڑی رہی تو طعیبت خراب ہو سکتی ہے۔۔۔!؛" وہ اس کے بالوں کو ماتھے سے ہٹاتے اس کے کان کے پیچھے اڑستے بولا تو عائلہ نے سر ہلایا تھا قیوم ملک کو بیٹے کا یہ کیئر نگ آنداز دیکھ کر بہت خوشی ہوئی تھی۔

وہ یہی چاہتے تھے عائلہ اوُر یرمان ایک دوسرے کے ساتھ خوش رہیں۔

کیک کٹ کرتے ڈیڈ نے سب سے پہلے یرمان کو کھلایا تھا پھر عفت ملک کو یہ انہوں نے مجبوری میں کیا تھا ورنہ عفت ملک سے جس طرح کے ان کے تعلقات آج کل تھے وہ ان سے بات بھی کم کر رہے تھے۔

"ڈیڈ میں عائلہ کو روم میں چھوڑ آؤں پھر آپ سے بات کرتا ہوں آپ سٹڈی میں ہونگے۔۔۔؟" یرمان کو اچانک سے یاد آیا ڈیڈ اس سے کوئی بات کرنا چاہتے تھے۔

"ہاں جاؤ عائلہ کو روم میں چھوڑ آؤ پھر بات کرتے ہیں بہت ضروری بات ہے بیٹا۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولے تو یرمان نے سر ہلایا تھا۔

"عائلہ تم چل لو گی۔۔۔!؟"یرمان نے عائلہ کے کام میں سرگوشی کی تو اس نے فوری سر ہلایا یرمان ملک کا کوئی بھروسہ نہیں تھا کہ وہ اسے بانہوں میں بھرتے گود میں اٹھالیتا کیونکہ اس انسان کو کسی کا لحاظ نہیں تھا عائلہ کے فوری و بیشتر سر ہلانے پہ یرمان ملک کے عنابی ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی تھی جو اس نے چھپالی اور عائلہ کا ہاتھ تھامے وہ اپنے کمرے میں چلا آیا۔

کمرے کو دیکھتے بہت کچھ عائلہ کو یاد آیا تھا وہ اس وقت کمرے کے وسط میں کھڑی کمرے کی ہر چیز کو غور سے دیکھ رہی تھی۔

وہ اس کی کلائیوں ہنوز اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے تھا خاموشی حائل تھی درمیان میں لیکن یرمان کے جزبات جو اس کی آنکھوں میں جگمگا رہے تھے

وہ آج مختلف تھے پہلے جیسی سرد مہری اور نفرت یرمان ملک کے چہرے پہ ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل رہی تھی وہ اس کی کلائیوں کو اپنے ہونٹوں سے لگاتے نرمی سے چوم چکا تھا عائلہ بلش کرنے لگی۔

"میں ڈیڈ سے بات کرتے جلدی کمرے میں آنے کی کوشش کرونگا تم سو جاؤ تاکہ نیند آچھے سے پوری جائے اور کچھ الٹا سیدھا سوچنے کی ضرورت نہیں ہے آج کی رات تجلی ہوئی ہو اس لیے ریسٹ کرنے دے رہا ہوں ورنہ میرے جذبات سے تم واقف ہو۔۔۔" اس کا سکارف اتارتے یرمان ملک نے سائیڈ پہ رکھ دیا تھا عائلہ کے بالوں کو پونی سے آزاد اس نے اس کے بالوں کی مہک خود میں انہیل کیا تھا۔

"یہ خوشبو مجھے پاگل کر دے گی۔۔۔" وہ اس کی گردن پہ زبان پھیرتے بہکا سا بولا تو عائلہ نے اس کے بازوؤں کو جکڑا تھا۔

"جائیں۔۔۔۔"اس کی زو معنی باتیں عائلہ کہاں برداشت کر سکتی تھی۔

یرمان نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما اور اس کے ہونٹوں پہ اپنے ہونٹ رکھ دیے عائلہ نے آنکھیں میچ لی تھیں مقابل کے لمس میں شدت تھی وہ اس کے ہونٹوں چوستے اس کے لمس سے خود کو سیراب کر رہا تھا لمحے خاموشی کی نظر ہو رہے تھے وہ اس معنی خیز خاموشی میں عائلہ کی تیز تر ہوتی دھڑکنوں کا شور سنتا مذید جنونی ہو رہا تھا۔

وہ یہ بھی نہیں دیکھ رہا تھا کہ ان کے روم کا دروازہ بند نہیں تھا اور کوئی اپنی بھوری آنکھوں میں حسد اور رقابت لیے ان دونوں کو شعلہ برساتی نگاہوں سے گھور رہا تھا۔

"بہت نازک مزاج ہو۔۔۔!؛"یہ وہ جملہ تھا جو یرمان عائلہ سے اتنی بار کہہ چکا تھا کہ خود عائلہ کو بھی یاد نہیں تھا۔

"چلو سو جاؤ۔۔۔" وہ اس کی پیشانی چومتے کمرے سے نکل گیا تو عائلہ نے اپنے سینے پہ ہاتھ رکھا کتنا بے باک لمس تھا مقابل کا۔

ایک بار اس کے ہونٹوں سے لپٹتے وہ پلٹنا ہی بھول جاتا تھا اور عائلہ کی نازک جان مشکل میں آتی تھی عائلہ مزید کرتی تو وہ مذید جنونی ہوتا تھا عائلہ کو اتنے وقت میں یہ تو اچھے سے اندازہ ہو گیا تھا کہ یرمان ملک کو اس کا مزاحمت کرنا پسند نہیں تھا۔

.....

"ڈیڈ آپ بتائیں کیا بات ہے؟ بہت اپ سٹ لگ رہیں گے آپ سب ٹھیک ہے ناں مام اور آپ کے درمیان کوئی بات ہوئی ہے کیا؟" یرمان سٹڈی روم میں انٹر ہوا تو ڈیڈ رولنگ چیئر پہ بیٹھے آنکھوں پہ گلاسز لگائے گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے۔

"یرمان او بیٹا۔۔۔!؛" وہ یرمان کی آواز سنتے سیدھے ہوئے تھے یرمان کو پریشانی ہوئی ایسی بھی کیا بات تھی جو ڈیڈ اس قدر تیبی باندھ رہے تھے۔

"ڈیڈ آپ پریشان کر رہے ہیں مُجھے۔۔۔؟" انہیں خاموش دیکھتا وہ دوبارہ بولا تھا۔

"یرمان بیٹا جو بات میں کرنے جا رہا ہوں وہ غور سے سننا مُجھے امید ہے کہ تم میری بات کو سمجھ جاؤ گے اور میری پوزیشن بھی سمجھ جاؤ گے۔۔۔" وہ کہہ نہیں پا رہے تھے بیٹے کے باپ بننے کی عمر میں وہ خود باپ بنا رہے تھے بتاتے ہوئے جھجھک سی محسوس ہوئی اس سب میں انہیں عفت ملک کی غلطی لگ رہی تھی اگر انہیں گھر سے بیوی کا وہ سکھ ملتا تو وہ باہر اس سکھ کے لیے کیوں کوشش کرتے جو آج عفت ملک گھر پہ توجہ دے رہی تھیں وہ آگر پہلے

دے دیتی تو آج حالات اس دہرائے پہ نہیں ہوتے اور نہ ہی قیوم ملک اس وقتِ اتنے ڈیپر سڈ ہوتے۔۔۔

"ڈیڈ ایسا بھی کیا ہے آخر۔۔۔" یرمان ملک اب جتنا سوچ رہا تھا اتنا ہی الجھ رہا تھا آخر ایسا کیا تھا جو ڈیڈ کو بتانے کے لیے اتنا ٹائم لگ رہا تھا۔

"میں نے دوسری شادی کر رکھی ہے یرمان۔۔۔ یہ سب کبھی نہیں ہوتا اگر عفت شروع سے گھر پہ مجھ پہ اور بچّوں پہ توجہ دیتی تو لیکن ان کے لیے ہمیشہ سے آپنا کم اہم تھا۔۔ تمھیں پتہ ہے یرمان وہ بچوں کے حق میں نہیں تھیں نہ ہی وہ میرے ساتھ یہ تعلق بنانا چاہتی تھیں انہیں آزاد رہنا پسند تھا جب جب میں نے کوشش کی ان کے قریب جانے کی انہوں نے انکار کیا پھر ایک دن میں نے ڈرنک کی اور ان کے قریب چلا گیا اس کے بعد وہ پریگنٹ ہوئی تھی اتنا واویلا مچایا کہ وہ اس بچے کو پیدا کرنے کے حق میں نہیں ہیں میں

نے بہت مشکل سے ان کو راضی کیا تھا کہ بچہ ان کے کام میں روکاوٹ نہیں بنے گا میں خود بچے کو پال لونگا ابرش کے وقت بھی ایسا ہی ہوا پھر جب ابرش پیدا ہوئی وہ مکمل طور پر تم دونوں سے غافل ہوئی گئی تھیں جیسے بس پیدا کرنا ہی کام تھا آگے ان کی کوئی زمہداری نہیں تھی۔۔۔!؛"وہ سانس لینے کو رکے تھے یرمان ان کو سن رہا تھا خاموشی سے چہرے پہ پھیلے تاثرات سے قیوم ملک کچھ اندازہ نہیں لگا سکے تھے۔

"ابرش کی پیدائش کے بعد میڈ اوئر میں ہی تم دونوں کی دیکھ بھال کرتے تھے میں جوان تھا کچھ جذبات تھے یرمان تم سمجھ سکتے ہو بیٹا خود جوان ہو مجھے بچے اپنی جان سے زیادہ عزیز تھے لیکن وہ سکھ جو ایک شوہر کو بیوی کے وجود سے ملتا ہے وہ مجھے نہیں مل سکا۔۔۔ پھر میں نے باہر تلاش شروع کر دی جھوٹ نہیں بولوں گا یرمان۔۔۔ تم میرے بیٹے ہو اوئر میں چاھتا ہوں

تمھیں ساری باتیں معلوم ہوں۔۔۔یرمان میں نے عفت سے بہت مان سے شادی کی تھی لیکِن مَیں غلط تھا جب عفت نے مجھ سے بے عتنائی برسی تو میں نے اپنے آفس میں موجود اسسٹنٹ سے نکاحِ کر لیا۔۔۔ناجائز تعق بنانے سے بہتر سمجھا اسے اپنے نکاح میں لے لوں وہ میری بیوی ہے پچھلے کئی سالوں سے۔۔۔"وہ خاموش ہوئے اوَر یرمان نے نفی میں سر ہلایا تھا جیسے یقین نہیں کر پا رہا ہوں کہ ڈیڈ کو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سچ ہے۔۔۔

"یرمان مجھے غلط نہیں سمجھنا بیٹا میں کیا کرتا راتیں نہیں کٹتی تھیں ساری بے چینی سے کروٹیں بدلتا تھا پھر اریبہ سے نکاح کے بعد مجھے وہ سب ملا ایک شوہر کو بیوی سے چاہیئے ہوتا ہے میں نے اُس نکاح کو راز رکھا اریبہ کو بھی کوئی مسلہ نہیں تھا وہ حالات سے واقف تھی خاموش رہی۔۔۔۔لیکن اب۔۔۔وہ ماں بننے والی ہے یرمان اوَر مُجھے لگتا ہے کہ اب بھی میں نے

اریبہ کے لیے سٹینڈ نہیں لیا تو یہ اس کے ساتھ زیادتی ہو گی میرے بچے کے ساتھ زیادتی ہو گی۔۔۔" وہ اس وقت بہت مجبور تھے ان کے چہرے سے یرمان ان کے اندر چل رہی الجھنوں کو دیکھ سکتا تھا۔

"ڈیڈ جب آپ نے نکاحِ کر لیا تھا تو پھر چھپایا کیوں آپ کو بتا دینا چاہئے تھا مام کو۔۔۔ اور اگر انہیں معلوم ہوتا تو شاید وہ وقت پہ سدھر جاتی لیکن اب آپ نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے۔۔۔" اس نے ڈیڈ کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا تو وہ بے یقینی ڈے بیٹے کو دیکھنے لگے جیسے یقین نہیں آیا کہ ان کا بیٹا ان کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔

"یرمان جانتے ہو میں نے عائلہ سے نکاح کیوں کروایا تمھارا۔۔۔ کونسی ایسی مجبوری تھی حالانکہ اُس دن جو ہال میں ہم نے دیکھا ویسا کچھ بھی نہیں تھا وہ لڑکا ایسا کچھ کر ہی نہیں سکتا وہاں غلطی ہماری ابرش کی تھی بیٹا۔۔۔"

"واٹ ڈیڈ آپ کو کیسے۔۔۔؟" یرمان بوکھلا گیا تھا ضامن سے نفرت کی بڑی وجہ تو یہی تھی کہ وہ سمجھتا تھا کہ ضامن نے ابرش کی عزت پہ ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تھی۔

وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ابرش نے اُس دن جھوٹ بولا تھا اور اب ڈیڈ کے سچ بتانے پہ وہ شاکڈ ہو گیا تھا۔

"میں جانتا ہوں بیٹا ابرش نے جان بوجھ کر وہ حرکت کی تھی لیکِن وہ ویسا نہیں چاہتی تھی جیسا ہو گیا عائلہ سے میں مل چکا تھا یرمان۔۔۔!؛" وہ بیٹے کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ رہا تھا۔

"ڈیڈ کیوں شاک پہ شاک دے رہے ہیں آپ۔۔۔؟" یرمان کو حیرانگی ہو رہی تھی اب وہ یہ تو ڈیڈ کو بتانے سے رہا کہ عائلہ سے تو وہ خود بھی پہلے مل چکا تھا۔

"ہاں بیٹا ایک دفعہ یونی گیا تھا تو ملاقات ہوئی تھی عائلہ سے لیکن مُجھے نہیں لگا تھا کہ جو میں سوچ رہا ہوں وہ کبھی سچ بھی ہو سکتا ہے وہ بہت اچھی لگی مجھے۔۔۔پہلے ہی پل دل میں یہ خیال آیا کہ اگر یہ لڑکی تمھاری ذندگی میں آئے تو کتنا اچھا ہو جائے میں مایا کو ناپسند نہیں کرتا تھا یرمان لیکِن بس میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ تم مایا سے شادی کرواؤر پھِر تم دونوں کے ساتھ بھی ویسا ہی ہو جیسا عفت اور میرے رشتے میں ہؤا۔۔۔عائلہ سے تمھارا نکاح کرواتے مُجھے یہ نہیں لگا تھا کہ تم اتنی جلدی جلدی عائلہ کو قبول کر لو گے لیکن وہ ہے ہی اتنی اچھی۔۔۔۔کہ تمھارے دل میں اپنی جگہ بنالی۔۔۔وہ اپنے بھائی سے بہت اٹیچ تھی میں نے ان کے بارے میں ساری انفارمیشن نکلوائی تھی۔۔۔وہ دونوں پہلے حیدرآباد میں ہی مقیم تھے ان کا باپ وکیل تھا اؤر

قتل ہو گیا۔۔۔"وہ آہستہ آہستہ ہر راز سے پردہ اٹھا رہے تھے یرمان ملک شاکڈ ہی تو تھا۔

اتنا شاک ڈیڈ کی دوسری شادی کا سن کر نہیں لگا جتنا عائلہ کے بارے میں سن کر وہ شاکڈ تھا۔

"ڈیڈ آپ سب جانتے تھے تو مُجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔ویسے جب آپ نے ہال میں میرے اور عائلہ کے نکاح کی بات کی تھی میں سمجھ گیا تھا کہ آپ صرف اُس واقعے کو وجہ بنا رہے ہیں ارادے آپ کے کچھ اور ہیں۔۔۔"وہ بہم سا ہنسا تھا عائلہ کو سوچتے لبوں پہ یوں ہی مسکراہٹ آجاتی تھی۔

"ہاں میں چاہتا تھا تمھاری زندگی میں وہ لڑکی آئے جو سچ میں میری بہو بننے کے لائق ہو مُجھے مایا سے کوئی زاتی دشمنی نہیں ہے بیٹا۔۔۔لیکن نجانے کیوں جب جب اُسے دیکھتا عفت کا عکس دکھائی دیتا تھا عائلہ بہت اچھی لڑکی ہے

ضامن بھی بہت اچھا ہے ابرش کے لیے بہت اچّھا لائف پارٹنر ثابت ہو گا میں اب یہ چاہتا ہوں کہ تم خود ضامن سے ملو اور اس سے ایکسکیوز کرو بھلے جو ہوا سو ہوا لیکن ہماری غلطی تھی یرمان بیٹا ضامن کے کردار پہ سوالیہ نشان لگ گیا اور یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی جسے بھلایا جا سکے انسان سب بھول سکتا ہے لیکن خود کی طرف اٹھنے والی وہ نظریں نہیں۔۔۔۔" قیوم ملک کو خود سے زیادہ یرمان اور ابرش کی فکر تھی۔۔۔

"ڈیڈ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں عائلہ اب جسمانی طور پر بالکل ٹھیک ہے لیکن جب تک ضامن اور اس کے درمیان پہلے جیسا سب کچھ ٹھیک نہیں ہو گا وہ خوش نہیں ہو گی میں پہلے بھی ضامن سے ملنے گیا تھا عائلہ کو لیکر لیکِن تب مجھے یہ سچائی نہیں معلوم تھی پر اب جب ملوں گا تو سالے صاحب سے باقائدہ ایکسکیوز کرونگا آپ پریشان مت ہوں آور یہ بتائیں اپنی وائف کو

کب لائیں گے یہاں۔۔۔!؛" وہ ڈیڈ سے ان کے مسلے پہ بات کرنے لگا جس کے لیے ڈیڈ نے اسے بلایا تھا۔

"وہ ایکسپکٹ کر رہی ہے یرمان۔۔۔!؛" وہ سر جھکا گئے بیٹے سے جھجک سی محسوس ہوئی۔

"واؤ ڈیڈ بے بی۔۔۔ آپ اُنہیں کل ہی لے آئیں ناں گھر۔۔۔ مام تھوڑا بہت واویلا مچا کر خاموش ہو جائیں گی ویسے بھی وہ آپ کی بیوی ہے تو اصولاً انہیں ادھر رہنا چاہیئے آپ بس یہ سوچیں کہ آپ نے اگلے جہان میں اپنی دونوں بیوی کے بارے میں رب کو جواب دینا ہے دُنیا کیا سوچتی ہے آپ چھوڑ دیں۔۔۔" وہ ایک آچھا زمہ دار بیٹا بن چکا تھا۔

قیوم ملک کے دل میں میں کہیں نہ کہیں یہ ڈر تھا وہ اس بات کو انا کا مسلہ نہ بنا لے کہ دادا بننے کے عمر میں وہ خود باپ بننے جا رہے تھے۔

"یہی سوچ رہا ہوں کل پارٹی میں اسے سب کے سامنے انٹرڈیوس کرواؤں لیکن لوگ۔۔۔!؛"

"ڈیڈ آپ بس مام اور بے بی کے بارے میں سوچیں اور کچھ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔انہیں لے آئیں یہاں پھر آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا اب آپ ریسٹ کریں پریشان نہیں ہونا آپ نے۔۔۔"وہ ان کے ہاتھوں تھامے محبت سے بولا تو قیوم ملک مسکرائے تھے۔۔۔۔

"یہ میرا بیٹا آتنا زمہ دار کیسے ہو گیا۔۔۔!؛"وہ اسے چھیڑ رہے تھے وہ مسکرایا تھا۔

"آپ کی فیورٹ بہو کا کمال ہے۔۔۔"

"مُجھے اب بس دادا بننے کی خوشخبری سنا دو یرمان یقین مانو مجھے بہت خوشی ہو گی۔۔۔" وہ یرمان کو شرارت سے چھیڑتے مسکرائے تھے پچھلے کچھ دن ان کے جتنے ٹینشن میں گزرے تھے یرمان سے بات کرتے وہ بہت ہلکا پھلکا محسوس کر رہے تھے خود کو۔

"وہ بھی مل جائے گی ڈیڈ پہلے آپ کی بہو سے معاملات توسٹ ہو جائیں میرے قریب جانے پہ وہ کانپے لگ جاتی ہے اور آپ کو دادا بننے کی خوشخبری چاہیے۔۔۔" یرمان نے ہونٹوں کو دانتوں تلے دبایا تو قیوم ملک کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

"کچھ تنگ کرتے ہو میری بیٹی کو۔۔۔؟" انہوں نے آنکھیں دکھائی تو وہ کسک کر رہ گیا۔

"وہ مجھے تنگ کرتی ہے۔۔۔!؛" یرمان نے حساب چکتا کیا۔ قیوم ملک نے نفی میں سر ہلایا.

"اتنی معصوم ہے بچی وہ بھلا کہاں تنگ کرتی ہو گی تمھیں تم ہی اس بچاری کو تنگ کرتے ہو گے یرمان۔۔۔" قیوم ملک نے بہو کی سائیڈ لی۔

"آپ کو مجھ سے زیادہ بہو پہ یقین ہے۔۔۔!؛" وہ سنجیدہ ہوا لیکن آنکھوں میں شوخی تھی۔

"کیوں کہ مجھے پتہ ہے بچی ایسا کچھ نہیں کر سکتی ہے وہ بچاری تو تمھارے سامنے بولتی ہی نہیں ہو گی تنگ کرنا تو بہت دور کی بات۔۔۔" وہ یقین سے بولے تو یرمان نے سر ہلایا۔

"آپ بالکل ٹھیک کہہ رہیں گے ڈیڈ میں چلتا ہوں عائلہ سے بول آیا تھا کہ سو جاؤ میرا انتظار نہیں کرنا لیکِن مجھے لگتا ہے وہ جاگ رہی ہو گی۔۔۔" اسے عائلہ کا خیال آیا تو وہ بولا تھا جس پہ ڈیڈ نے اسے جانے دیا تھا اچانک سے یرمان پلٹا۔

"ڈیڈ ابرش آئے گی کل پارٹی میں۔۔۔؟" وہ قیوم ملک سے ابرش کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

"بات ہوئی تھی کچھ دن پہلے اس نے کچھ کہا تو نہیں اب دیکھتے ہیں وہ آتی ہے یا نہیں۔۔" قیوم ملک کی بات سن کر یرمان نے سر ہلایا اور ڈیڈ کو گڈ نائٹ وش کرتے وہ ان کے کمرے سے نکلتے سیڑھیاں چڑھتے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

لیکن سیڑھیاں چڑھتے جیسے ہی وہ اوپر آیا نظریں رینک سے ٹیک لگائے کھڑی مایا پہ گئی تھیں جو بلیو ہاف سلیوز شرٹ میں ملبوس تھی جبکہ یرمان کو دیکھتے وہ اس کی طرف آئی اور یرمان سے کچھ بولے بغیر وہ یرمان ملک کے گلے لگ گئی تھی۔

یہ پہلی بار نہیں تھا مایا یرمان کے گلے لگی تھی پہلے اس سے زیادہ کچھ ہو چکا تھا ان کے درمیان لیکِن آج یرمان کو مایا کا یہ ایکٹ بالکل پسند نہیں آیا تھا۔ وہ مایا کو ایک ہی جھٹکے میں خوُد سے دور کر چکا تھا مایا کا چہرہ سرخ ہوا تھا اسے یرمان سے اس قدر سنگ دلی کی امید نہیں تھی۔۔

یرمان نے تو صاف صاف کہہ دیا تھا اسے ترکی میں لیکن مایا ہی یرمان کے پیچھے پڑی ہوئی تھی اور نجانے کب اس کی جان چھوڑنے والی تھی یرمان کو اندر جانا تھا دل بے چین تھا بانہیں بے قرار تھیں عائلہ کو شود میں بھینچنے کے لیے

ڈیڈ سے اس نے پندرہ بیس منٹس بات کی تھی اور یہ چند منٹس اس کے لیے بہت بھاری تھے۔۔

"یرمان تم کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ۔۔۔ایسا میں تمھیں بتا چکی ہوں اپنی فیلنگز۔۔۔مُجھے تُمھاری دوسری بیوی بننے پہ بھی کوئی اعتراض نہیں ہے آگر تم عائلہ کو ساتھ رکھنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے رکھو لیکِن مُجھے بھی اپنی زندگی میں شامل کرلو میری محبت تمھیں میری طرف کھینچ لے گی مُجھے یقین ہے بس ایک موقع دے دو۔۔۔"وہ یرمان کے قریب ہوئی اوُر اس کے رخساروں پہ ہونٹ رکھنے چاہے۔

یرمان شادی شدہ تھا ایک عدد بیوی تھی اس کی لیکن مایا یہ بات سمجھ نہیں رہی تھی اسے بس یرمان ملک چاہیے تھا یہ مینشن قیوم ملک کی ساری جائیداد

اور یہ سب اسے اس صورت میں ہی مل سکتا تھا جب وہ یرمان ملک کی بیوی بنتی۔

"محبت مایا یہ محبت نہیں ہے۔۔۔!؛" وہ طنزیہ بولا مایا کو وہ شائد پہلے بھی بتا چکا تھا کہ اسے مایا میں دلچسپی نہیں ہے وہ اپنی بیوی کے ساتھ مخلص ہے لیکِن مایا بھی شائد اس کے معاملے میں ڈھیٹ ثابت ہو رہی تھی جو اب تک اس کی طرف سے امید لگائے بیٹھی تھی جبکہ ایسا کچھ ہونے والا ہی نہیں تھا۔

"یرمان ہم اتنا ٹائم ساتھ رہے ہیں تمھیں میرے لیے کچھ فیل ہوا جبکہ میں تمھارے اتنے قریب آئی ہوں پھر بھی تمھیں کچھ محسوس نہیں ہوُا۔۔۔!؛" وہ یرمان کے سینے پہ اپنی نیل پینٹ سے سجے ناخن رکھتے متامل سی بولی تھی۔

"مایا میں نے از ادوست ٹریٹ کیا اب تمھارے دل میں اس کو لیکر تم جو سوچتی ہوں یہ تمھاری غلطی ہے میری نہیں مجھے لگتا ہے اب تمھیں یہاں رہ کر کچھ حاصلِ نہیں ہو گا مام اور تم میری بیوی سے دور رہنا۔۔۔ورنہ رزلٹ کی زمہ دار آپ لوگ خوُد ہونگے۔۔۔عائلہ کو ایک خروش بھی آئی تو میں بہت برا کرونگا مایا اور یہ وارننگ ہے۔۔۔"وہ مایا کا یہاں رہنا مام کا مایا کی فیور کرنا سب سمجھ آرہا تھا۔

"یرمان تم کتنا نیگٹو کیوں سوچتے ہو۔۔۔!؛"وہ بس بات لمبی کر رہی تھی تا کہ یرمان ملک آندر لیٹ جائے۔

تھوڑی دیر پہلے اس نے عائلہ کو بے چینی سے کمرے میں چل کاٹتے دیکھا تھا اوُر سوچتی رہی کہ وہ یرمان کے آنے سے پہلے عائلہ سے بات کرے لیکن

پھر یہ سوچ کر آندر نہیں گئی کہ کہیں یرمان ملک وآپس آجائے تو پھر اس کی عائلہ سے باتیں نہ سن لے۔۔

"نیگیٹو نہیں سوچ رہا ہوں مایا بس وران کر رہا ہوں آور یہ وارننگ صرف وارننگ نہیں ہو گی مایا۔۔۔!؛"مایا جتنی کوشش کر رہی تھی اس کو باتوں میں الجھانے کی اتنا ہی ناکام ہو رہی تھی۔

"کیا مطلب ہے یرمان۔۔۔مام ڈیڈ نہیں تھے تو میں یہاں آگئی رہنے کے لیے نیکسٹ سمسٹر سٹارٹ ہونے والا منڈے سے تو میں مام ڈیڈ کے ساتھ نہیں جا سکتی تھی ورنہ آگر مُجھے اندازہ ہوتا کہ قیوم انکل اور تمھیں اتنا برا لگے گا میں کبھی نہیں رکتی یہاں۔۔۔!؛"وہ اپنی آنکھوں میں نہ نظر آنے والے صاف کر رہی تھی مقصد بس یرمان کو بلیک میل کرنا تھا۔

"مایا تم خود سے جو سمجھنا چاہتی ہو سمجھو لیکِن عائلہ سے دور رہنا ویسے یہاں جتنے دن بھی رہو مُجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔ آفٹر آل ہم دوست تھے۔۔۔"اس کے سابقہ دوستی کا حوالہ دیا تھا۔

"ہم اب بھی دوست رہ سکتے ہیں یرمان اگر تم چاہو تو۔۔۔ لیکِن شاید تم نہیں چاہتے ہو کہ ہماری دوستی برقرار رہے۔۔۔!!"وہ افسردہ ہوئی تھی یرمان نے لب بھینچ لیے کچھ کہا نہیں۔۔۔

"یرمان۔۔۔!!"وہ کمرے میں جاتا کہ پیچھے سے مایا نے پکارا تھا۔

"مایا رات بہت زیادہ ہو گئی ہے مجھے لگتا ہے تمھیں سو جانا چاہیے کوئی بات کرنی ہوئی تو صبح کر لیں۔۔"وہ پینٹ کی جیب میں ہاتھ پھنسائے کمرے میں چلا گیا تو مایا پاؤں پٹختے واپس کمرے میں چلی آئی عفت آنٹی نے کہا تھا ایک

کوشش کرو یرمان ملک کو خود کی طرف مائل کرنے کی وہ مرد ہے ضرور تمھاری طرف مائل ہو گا اوٗر مایا نے اپنی طرف سے کوشش کی بھی لیکِن ناکامی ملی یرمان تو عائلہ کی محبت میں پور پور ڈوب چکا تھا۔

وہ تو شاید ہی اب اس کی طرف مائل ہو تا جب تک عائلہ ان کے درمیان میں تھی شاید یہ نہیں ہونے والا تھا اسے عائلہ کا کچھ کرنا تھا کچھ ایسا کہ سانپ بھی مر جائے اوٗر لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔

وہ بہت سارے پلانز بنا رہی تھی۔

"بہت نیک پارسا بنتی ہو نہ تمھیں یرمان کی نظروں میں گرا نہ دیا تو میرا نام مایا نہیں ہے دیکھنا وہ خوٗد تمھیں دھکے مار کر اس مینشن سے باہر نکالے گا اوٗر پھِر اس سب کی مالکن میں بنوں گی۔۔۔!؛" وہ اپنے بالوں کی لٹ کو انگلیوں

سے رول کرتے قہقہہ لگا گئی تھی یرمان کو حاصل کرنے کے لیے وہ بہت گھناؤنا منصوبہ بنا چکی تھی۔

.....

یرمان عائلہ کو روم میں چھوڑ گیا تو عائلہ بے چینی سے یرمان کی واپسی کی منتظر تھی شاید اسے زیادہ فکر مایا کی وجہ سے تھی جو یہاں موجود تھی اگر مایا یہاں نہ ہوتی تو اسے فکر نہیں ہونی تھی یرمان کے لیے مایا کے دل میں جو جذبات تھے وہ عائلہ سے ڈھکے چھپے نہیں تھے اس کے سامنے تھے یرمان ملک اس کا شوہر تھا بھلے حالات ناسازگار تھے ان کے درمیان لیکِن یرمان نے آپنی کیئر اوُر محبت سے اس کے دل میں جگہ بنالی تھی صرف ضامن ہی وجہ تھا عائلہ کا یرمان سے دور ہونی کی۔

"کل بھائی بھی آئیں شاید۔۔؟" اسے پتہ تھا کہ گھر میں بہت بڑی پارٹی ہو گی یقیناً ابرش بھی آنے والی تھی تو عائلہ دعا کر رہی تھی کہ اس کا بھائی بھی آئے پارٹی میں لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اسے کل بہت بڑا سرپرائز ملنے والا تھا

۔

ریڈرز آپ کے لئے بھی سرپرائز۔۔۔ 😅

میں کیوں اتنا سوچ رہی ہوں مجھے کیوں برا لگ رہا ہے مایا کو " سوچتے۔۔۔ یرمان اب میرے سے اگر مخلص ہو کر یہ رشتہ نبھانا چاہتے ہیں تو وہ خود ہی مایا کو خود سے دور رکھیں گے۔"..عائلہ ناخون کو دانتوں سے کتر رہی تھی اور مسلسل سوچے جا رہی تھی یرمان نے سونے کا کہا تھا لیکِن اس کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور رہی تھی بے چینی سے بار بار وہ دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی۔

آ کیوں نہیں رہے ہیں۔۔۔"صرف پندرہ منٹس گزرے تھے لیکن "
اسے تو لگ رہا تھا نجانے کتنے گھنٹے ہو گئے ہیں یرمان کو کمرے سے
نکلے وہ اپنے لب کاٹتے صوفے پہ بیٹھ گئی ۔

یرمان کے پیچھے نہیں جا سکتی تھی اگر جاتی تو کیا جواز پیش کرتی وہ اپنے جانے کا
اسے تو یرمان کا نمبر بھی نہیں پتہ تھا ورنہ لینڈ لائن سے کال کر لیتی وہ۔۔۔۔
اسے یرمان نے جو سیل فون دلایا اس کو ابھی تک عائلہ نے یوز نہیں کیا تھا
ویسے ہی پڑا تھا اسے ضرورت ہی نہیں پڑی برلن میں یرمان نے اس کے
ساتھ بہت ساری تصویریں بنائی تھی اتنے پوز میں کہ عائلہ کو معلوم ہی نہیں
تھا۔

یرمان کا سیل فون ان کی تصویروں سے بھر چکا تھا پر اس کا دل نہیں بھرا تھا
عائلہ کے ایک ایک مومونٹ کو وہ کیپچر کرنا چاہتا تھا اپنے پاس سیو کرنا

چاہتا تھا عائلہ کے ذہن میں خیال آیا کہ وہ فون نکالتے ضامن بھائی کو کال کرے ان کی آواز سنے کتنے دن ہو گئے تھے بھائی سے بات کیے اب تو ان کی شدت سے یاد آ رہی تھی۔

وہ یہاں رہ تو رہی تھی لیکِن عادی نہیں تھی ان سب کی اسے بس ضامن کے ساتھ رہتے خوشی ملتی تھی اس نے دیکھا تھا یرمان اسے خوش رکھنے کی کوشش کرتا تھا لیکن ضامن کے بارے میں سوچتے اس کا دل اس قدر اداس ہوتا کہ جذبات پہ کنٹرول نہیں رہتا تھا یرمان نے تو شاید اُس وَقت جذبات میں آتے ایسا کر دیا تھا لیکن عائلہ نہیں بھول پا رہی تھی۔

عائلہ صوفے سے اٹھتے کمرے میں ٹہلنے لگی ہر گذرتے سیکنڈ کے ساتھ اس کی بے چینی میں بھی اضافہ ہو رہا تھا وہ بمشکل چل رہی تھی نیند بھی آ رہی تھی لیکِن جب تک یرمان کمرے میں نہیں آ جاتا وہ کیسے سو سکتی تھی۔

اچانک اس کی نظر کمرے کے کھلے دروازے سے نظر آتے باہر کے منظر پہ گئی وہاں کوئی تھا اور وہ کوئی اور نہیں بلکے مایا تھی اسے کب سے محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔

اس نے سنجیدگی سے دروازے کی ہرف قدم بڑھائے لیکن سیڑھیاں چڑھتے اوپر آتے یرمان پہ نظر پڑی تو وہ دروازے کی اوٹ میں چھپ گئی تھی مایا کے پاس یرمان رکا تھا عائلہ کے دل کو کچھ ہوا۔۔اسکا زخمی ہاتھ اس نے دیوار پہ رکھا تو شدید درد ہوا لیکن عائلہ کا کہاں دھیان تھا ادھر وہ تو یرمان اور مایا کو دیکھ رہی تھی۔

نہ ہی مایا جانتی تھی کہ عائلہ اسے دیکھ رہی ہے اور نہ ہی یرمان عائلہ نے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی لیکن کان لگانے کی وجہ سے اسے یرمان اور مایا کی آواز صاف صاف سنائی دی تھیں۔۔

یرمان کی بات سن کر وہ کتنی ہی دیر ایسے سن کھڑی رہی یرمان کے لیے مایا کے اگینسٹ کھڑا تھا اس کی ہر بات میں عائلہ کا حوالہ ضرور تھا اور جب مایا نے یرمان سے شادی کی بات کی تو یہاں عائلہ کی بس ہوئی وہ سننا چاہتی تھی یرمان مایا کو کیا جواب دیتا ہے لیکن ہمت نہیں ہو رہی تھی مایا بار بار یرمان ملک کو ماضی کا حوالہ دے رہی تھی عائلہ کی بلیک آنکھیں بھیگنے لگی تھیں وہ بیڈ پہ لیٹ گئی۔

اتنی تکلیف ہو رہی تھی کہ وہ لفظوں میں شاید بتا نہیں سکتی تھی اسے غصہ بھی آرہا تھا دکھ بھی ہو رہا تھا رونا بھی آرہا تھا نجانے اس کے پورے وجود میں بے چینی سے شعلے بھڑکنے لگے تھے وہ یرمان کو مایا کے ساتھ باتیں کرتے دیکھ کر ہزار بار مری تھی۔

وہ خود کی حالت پہ غور کرتی تو بہت کچھ سمجھ جاتی کہ جس انسان سے نفرت کا اظہار کرتی ہے اس وقت اس کو کسی دوسری لڑکی سے باتیں کرتے دیکھ کر کیسے بے چین ہو رہی ہے۔

اسے قدموں کی چھاپ سنائی دی تو اس نے مٹھیوں میں کمفٹر جکڑتے آنکھیں میچ لی تھیں وہ یرمان کو یہ شو کرنا چاہتی تھی کہ وہ سو رہی ہے اوٗر اس نے یرمان کا انتظار نہیں کیا ہے لیکن اس کی لمبی گھنی پلکیں لرز رہی تھیں۔

اے سی کی کولنگ کے باوجود اس کا پورا وجود پسینے میں شرابور تھا۔

یرمان کا موڈ خراب تھا مایا سے بات کرتے جیسے اس کے غصے کی رمک بڑھی تھی لیکن سامنے جب اس کی نظروں نے اپنی من پسند عورت کو دیکھا تو اس کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیلی تھیں عائلہ کو سوچتے ہی اس کے عنابی ہونٹ مسکراتے تھے۔

"عائلہ تو سو چکی ہے۔۔۔" وہ عائلہ کو کمفرٹر تانے دیکھ کر سوچنے لگا اچھا تھا عائلہ نے نیند خراب نہیں کی تھی ورنہ اسے لگا تھا کہ وہ سونے کے بجائے اس کا انتظار کر رہی ہو گی۔

کل رات اس نے سوچ لیا تھا وہ عائلہ سے دوریاں ختم کرتے اسے خود میں سمیٹ لے گا عائلہ اب اس کے نرم جذبات رکھتی تھی یہ تو یرمان ملک کو معلوم تھا کیونکہ اب اسے عائلہ کی کالی آنکھوں میں خوٗد کے لیے اجنبیت اوٗر سرد مہری نظر نہیں آتی تھی وہ اس کے قریب نہیں جا رہا تھا خود کی حالت تو خراب تھی ہی لیکن عائلہ بھی تو یہی چاہتی تھی اس کے لیے عائلہ کی مرضی زیادہ اہمیت رکھتی تھی۔

"عائلہ میری کیوٹ وائفی۔۔۔!؛" وہ بیڈ پہ دھم سے گرتے عائلہ کو اپنے چوڑے سینے پہ شفٹ کرتے اس کے بالوں میں منہ چھپا گیا عائلہ کو اپنی

ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی ہوئی اسے نیند تو آنہیں رہی تھی یرمان کو سوچتے اب جب یرمان اس کے قریب تھا تو پھر بھی اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔

"ہمم کل نہیں سونے دوں گا۔۔۔" وہ عائلہ کو سویا ہوا سمجھ کر نجانے کیا کیا بے باک سرگوشیاں کر رہا تھا جن کو سوچتے عائلہ کو مزید پسینہ آیا تھا۔

وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ عائلہ اگر زرا سا ہلتی تو یرمان ملک کو پتہ چل جانا تھا وہ جاگ رہی ہے اور عائلہ آیسا نہیں چاہتی تھی نجانے یرمان نے مایا کو کیا جواب دیا تھا کتنی بے شرم لڑکی تھی کیسے دھڑلے سے یرمان کو شادی کی آفر کر رہی تھی۔

عائلہ نے سوچ لیا کہ یرمان کو وہ اس کا حق دے گی اخر کے تک یرمان ملک برداشت کرے گا اگر اس کے علاوہ کسی اور لڑکی کے قریب چلا گیا تو پھر۔

"نہیں۔۔۔"اس کے ہونٹوں سے بے ساختہ نہیں پھسلا تھا۔۔۔۔۔۔

.....

عائلہ یہ بھول چکی تھی کہ وہ سونے کا ناٹک کر رہی تھی یرمان کے آنے سے پہلے۔عائلہ کے ہونٹوں کو ہلتے دیکھ کر یرمان چونک گیا پھر لگا شاید وہ خو آب میں ڈری ہے اس لیے لبوں سے یہ لفظ نکلا ہے۔

"عائلہ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟"یرمان نے اس کو بیڈ پہ لٹایا اور اس کے رخساروں کو تھپکتے نرمی سے پوچھا جو سختی مایا سے بات کرتے اس کے لہجے میں تھی وہ اب غائب تھی عائلہ پہ وہ غصہ نہیں کرتا تھا۔

"آپ۔۔۔"وہ بنا سوچے سمجھے یرمان کے گلے لگ گئی تھی یرمان کو جھٹکا لگا تھا وہ بھی چار سو چالیس والٹ کا عائلہ کبھی خود سے اس کے قریب آئے گی وہ

کہاں جانتا تھا عائلہ تو شاید مایا کی وجہ سے اپنے حواس میں نہیں تھی اس نے یرمان کی شرٹ کو کس کے پکڑا تھا جیسے یہ خطرہ ہو کہ وہ چھوڑ جائے گا اسے اوٗر یرمان نے نرمی سے عائلہ کی پیٹھ سہلائی تھی جو سسک رہی تھی یرمان کہاں دیکھ سکتا تھا عائلہ کو ایسی حالت میں نرمی سے اس نے عائلہ کے بالوں کو سہلایا تھا۔

"عائلہ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ تم نے کوئی برا خواب دیکھا ہے۔۔۔ جو ڈر گئی ہو میں ہوں اب روم میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" وہ اس کو کندھوں سے تھامے اپنے سامنے کرتے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا عائلہ نے پلکیں نہیں چھپکائی تھیں وہ ہنوز یرمان ملک کو دیکھ رہی تھی۔

"آپ جا۔۔۔!؛" وہ خوف کے زر اثر تھی کیا بول رہی تھی خود بھی نہیں جانتی تھی۔

"میں نے کہاں جانا ہے عائلہ۔۔۔ میرا ہر رشتہ اب عائلہ یرمان ملک تک آتا ہے صرف تمھارا ہوں۔۔۔ ہمممم" اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے وہ ہلکا سا مسکرائی تھی یہ بھی پہلی بار تھا کہ یرمان کے لمس پہ وہ مسکرائی تھی۔۔

"طعیبت ٹھیک ہے عائلہ۔۔۔۔؟" یرمان کو شبہ ہوا کیا سچ میں وہ اپنے حواسوں میں تھی عائلہ کے انداز نے اُسے چونکا دیا تھا یرمان کی آواز سن کر عائلہ ہڑبڑاتے پیچھے ہوتی کہ یرمان نے کس کر پکڑا تھا اسے۔

"چھوڑیں۔۔۔" اسے اپنی نادانی کا احساس ہوا وہ کیسے بے اختیار ہوئی اور یرمان کے گلے لگ گئی وہ کیا سوچ رہا ہو گا عائلہ نے خفت سے لب چبائے۔

"ان ہونٹوں پہ تشدد مجھے پسند نہیں ہے عائلہ جانتی ہو تم ان پہ صرف میری شدتوں کے رنگ اچھے لگتے ہیں۔۔۔ ان پہ ظلم نہ کیا کرو ورنہ مُجھے غصہ آنے میں دیر نہیں لگتی ہے اور تم جانتی ہو میرا غصہ تم برداشت نہیں کر پاتی

ہو۔۔۔"یرمان کے لہجے میں سختی کا عنصر تھا اتنی دفعہ تو وہ عائلہ کو منع کر چکا تھا لیکِن وہ سنتی پھر کیا ہی بات تھی۔

"مُجھے نیند۔۔۔!؛"وہ شدید پچھتا رہی تھی کیوں لگی وہ یرمان کے گلے اب شرمندگی الگ سے ہو رہی تھی اور یرمان کے جزبات سے الگ وہ پریشان تھی خود ہی تو آ کر لگی تھی اس کے گلے اب اس کے جزبات تو بھڑکنے ہی تھے وہ مرد تھا کب تک خود پہ ضبط کے پہرے لگاتا عائلہ جو خود سوچنا چاہئے تھا یرمان کے قریب آنے سے پہلے کہ وہ کر کیا رہی ہے۔۔

"کیوں پہلے نیند کہاں تھی اب اگر میں نہ سونے دوں تو پھر کیا کرو گی وایفی۔۔۔"اپنی بھاری کھردری انگلیاں اس کے نرم و ملائم رخساروں پہ پھیرتے وہ جذبات سے بوجھل لہجے میں بولا تو عائلہ نے نفی میں سر ہلایا تھا

اس کو اپنی بیک بون میں سنسناہٹ سی محسوس ہوئی بہت غلط کر چکی تھی وہ مقابل کے گلے لگ کر اس کے جزبات بھڑکا کر۔

"سونا ہے عائلہ کو۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" عائلہ نے جلدی سے سر ہلایا تو یرمان ملک اس کی پھرتی دیکھتے مسکرایا تھا۔

"تو پھر مُجھے کس کرو۔۔۔(لپ کس)" اس کے ہونٹوں کو سہلاتے اپنی شرط پیش کی وہ اس وقتِ اپنے جوان جذبات کو نہ تو تھپکی دے کر سہلانے کی پوزیشن میں تھا بانہوں بھرا نازک وجودِ ایک ہی جھٹکے میں اس کو گرم کرنے کا کام کر چکا تھا جس کے بعد یرمان کو بس اس وجود کی طلب تھی۔۔

"ک۔۔۔ی۔۔۔۔۔ی۔۔۔ا۔۔۔" عائلہ کی آنکھیں پوری کی پوری پھیلی تھیں حیرت کی زیادتی سے۔

"اونلی ون کس۔۔۔اور پھر تم سو سکتی ہو۔۔۔!؛" اسے اچھے سے معلوم تھا کہ عائلہ مر کر بھی اس کو کس نہیں کرنے والی تھی اتنی شرمیلی تھی۔

"نہیں۔۔۔" وہ ساتھ ساتھ وہ زور بھی لگا رہی تھی کہ یرمان کی گرفت سے نکل سکے جس میں وہ آج خود پھنسی تھی وہ بھی بری طرح سے۔

"تو پھر سوچ لو عائلہ میں نے کس کی تو بہت مشکل ہو جائے گی تمھارے لیے کیونکہ میں تو صرف ایک کس نہیں کروں گا بلکے۔۔۔" اس نے جملہ ادھورا چھوڑا لیکِن اس کی باتیں سن کر عائلہ رونا شروع کر چکی تھی یہ آنسو ہی تو اس کا ہتھیار تھے جن کو وہ استعمال کر سکتی تھی۔

"عائلہ اٹس ناٹ گڈ تم رونا کیوں شروع ہو گئی ہو یاد ایک کس پہ یہ حال اوکے سو جاؤ۔۔۔" وہ اس کو بیڈ پہ شفٹ کرتا خود بیڈ سے اُترتے ڈریسنگ روم میں گم ہؤا کمرے میں رہتا تو عائلہ کے قریب جانے کی کوشش کرتا لیکن عائلہ کی حالت ایسی نہیں تھی کہ یرمان کی قربت برداشت کر پاتی وہ خود پہ ہی تاؤ کھا کر رہ گیا۔۔ ابھی تک عائلہ اس سے اتنی اٹیچ نہیں ہوئی تھی کہ وہ اس کی یہ بے باک فرمائشیں پوری کرتی یرمان کو صبر سے کام لینا تھا۔۔

دوسری طرف عائلہ اپنے ہونٹوں کو کاٹے جا رہی تھی اس کے ہونٹ سرخی چھلکا رہے تھے وہ بمشکل اپنے آنسوؤں پہ بند باندھے ہوئے تھی جو بہنے کو بے تاب تھے کیا اسے یرمان کی خواہش پوری کرنی چاہیے تھی دل کے کسی کونے سے یہ سوال اٹھا تھا۔

وہ جانتے ہیں میں کتنی شرمیلی ہوں پھر انھیں کیا ضرورت تھی ایسی ڈیمانڈ رکھنے کی جو میں مر کر بھی پوری نہیں کر سکتی ہوں۔۔۔!؛"اس نے چھت کو گھورتے دل میں سوچا یرمان ایک گھنٹے بعد روم میں آیا تھا شرٹ لیس عائلہ کو دیکھے بغیر وہ دوسری سائیڈ پہ لیٹ گیا حالانکہ جس طرف عائلہ لیٹی تھی وہ اس کی سائیڈ تھی اور اپنی سائیڈ کے علاوہ اسے کسی کہیں پہ بھی نیند نہیں آتی تھی خیر نیند تو عائلہ کو بانہوں میں بھرے بغیر بھی نہیں آتی تھی اس نے کروٹ بدلتے تکیے میں چہرہ چھپا لیا وہ سونے کی کوشش کر رہا تھا کافی دنوں کا تھکا ہوا تھا اپنے بیڈ پہ اپنے روم میں اسے نیند آگئی تھی لیکن عائلہ جاگ رہی تھی اور اس کی پیٹھ کو گھور رہی تھی۔۔۔۔جس کی وجہ سے وہ بے چین تھی وہ خود سکون کی نیند سو گیا تھا لیکِن عائلہ کو اس کی ناراضگی بے چینی کر چکی تھی اسے تو نیند بھی نہیں آرہی تھی آنکھیں بند کرتی تو اگلے ہی پل بے چینی

سے آنکھیں کھول دیتی تھی یرمان ملک کو دیکھتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

.....

ملک مینشن میں صبح صبح ملازمین تیز تیز ہاتھ چلاتے ناشتے کی تیاریوں میں مگن تھے عفت ملک اور قیوم ملک ابھی تک اپنے روم سے نہیں نکلے تھے۔ عائلہ جس کی ساری رات ہی جاگتے گزری تھی اب اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا عائلہ پہ بناز خم شاید کچھ بہتر تھا اس نے بینڈج تبدیل نہیں کروائی تھی۔۔ عائلہ نے شاور لیتے خود ہی چینج کر لیا کیونکہ اب ہاتھ قدرے بہتر تھا۔

اس نے قیوم ملک کے لیے ناشتہ بنانے کا سوچا اُن کا برتھڈے تھا وہ کچھ سپیشل بنانا چاہتی تھی انکل کے لئے۔۔۔ یرمان ملک جاگ جاتا تو اسے کچن

میں نہیں جانے دیتا تو اس کے سوتے میں ہی وہ اٹھتے کمرے سے باہر نکل آئی تھی۔

ملک مینشن میں عائلہ بہت کم تہی تھی لہذا اس نے ابھی مینشن گھوم پھر کر دیکھا نہیں تھا کہ کیسا ہے کچن بہت خوبصورت تھا یہاں تقریبا تین چار ملازمین ناشتہ بنانے میں مگن تھے۔

"ہیلو میم آپ کو کچھ چاہیے۔۔۔؟" عائلہ کچن میں چلی آئی اسے دیکھتے میڈ اس کی طرف متوجہ ہوئی اور اس سے پوچھا عفت ملک اور ابرش کبھی ایسے کچن میں نہیں آتی تھیں جب ناشتہ بن جاتا تو ملازم انہیں اطلاع دیتا پھر سب ڈائننگ ہال میں آجاتے۔

"نہیں مجھے۔۔۔ بنانا ہے کچھ۔۔۔ بنا سکتی ہوں۔۔۔؟" عائلہ نے جھجھکتے پوچھا اس وقت وہ جس لہجے میں بات کر رہی تھی عائلہ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ملازمہ ہے اور مالکن سے بات کر رہی ہے۔

"یس میم آپ کا اپنا گھر ہے بٹ یرمان سر غصہ ہونگے آپ کو کچن میں دیکھ کر آپ کو کچھ خاص بنوانا ہے تو بتائیں میں بنواتی ہوں۔۔۔!؛" میڈ کام چھوڑتے عائلہ سے بات کر رہی تھی۔

"کس نے کہا یہ گھر اس لڑکی کا ہے۔۔۔؟ یہ میرا گھر کے عفت ملک کا گھر۔۔۔ یہاں فیصلہ بھی میرا یہ مانا جائے گا اور میں یہ نہیں چاہتی ہوں کہ یہ لڑکی کچن میں جائے یہ یرمان کی بیوی ضرور ہے لیکن اس کی حیثیت تم لوگوں جتنی ہی ہے۔۔۔ جھونپڑی سے اٹھ کر محل میں آجاتے انسان کی حیثیت نہیں بدل جاتی ہے وہ ہی رہتی ہے لڑکی یہ بات سمجھ لو

تم۔۔۔"عفت ملک تو ملازموں کا لحاظ تک نہیں کر رہی تھیں وہیں شروع ہو گئی تھیں آور عائلہ کا سر جھک گیا آنکھوں سے آنسو اس کے رخساروں کو بھگوتے چلے گئے تھے۔۔

"تم خود کو دیکھو ایک نظر کیا تم یرمان کی بیوی لگتی ہو۔۔۔بی بی تم نے میرے بیٹے کو اپنی معصومیت کے جال میں تو پھنس لیا ہے لیکِن یہ تمھاری بھول ہے کہ تم یہاں زیادہ دن رہ سکو گی۔۔۔!؛"عفت ملک کے لہجے میں نفرت کی آمیزش تھی عائلہ کے لیے اپنے قدموں پہ کھڑا رہنا مشکل ہوُا۔

تمام ملازمین خاموشی سے کھڑے تھے کسی میں بولنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی عفت ملک کے سامنے بولنا مطلب آبیل مجھے مار کے مترادف تھا۔

"جاؤ کمرے میں اوُر شوہر کو ادائیں دکھاؤ جو تم کر سکتی ہو بس۔۔۔"عفت ملک جلتے لہجے میں اس کو اس کی نظروں میں ہی گرا رہی تھیں بنا یہ سوچے

سمجھے کہ آگر قیوم ملک اوٗر یرمان ملک کو اس متعلق کچھ معلوم ہوا تو کیا ہو گا

۔

"عائلہ۔۔۔تم اتنی صبحِ صبح نیچے کیوں آگئی ہو۔۔۔؟"یرمان جو عائلہ سے رات کو تو بھرپور ناراضگی جتاتے سویا تھا مگر اٹھنے پہ عائلہ کو اپنے برابر میں نہ پاتے وہ شرٹ لیس بنا فریش ہوئے نیچے آچکا تھا یرمان کی آواز سن کر عفت ملک اوٗر ان کے ساتھ کھڑی مایا دونوں نے پلٹ کر یرمان کو دیکھا تھا

۔۔جب کہ عائلہ میں اتنی ہمت نہیں بچی تھی کہ وہ پیچھے مڑ کر دیکھتی اس میں اتنی ہمّت نہیں بچی تھی کہ وہ ملازمین سے نظریں ملا پاتی۔

اس کے لیے اس قدر زلت اوٗر شرمندگی کا مقام تھا یرمان ملک عائلہ کی حالت دیکھتا ملازمین کی پرواہ کیے بغیر تیزی سے آگے بڑھا اور اسے اپنے گلے سے لگا لیا عائلہ کے لیے اپنے حواس برقرار رکھنا بہت مشکل ہوٗا تھا

یرمان سب کے سامنے ایسی حرکت کرے گا وہ نہیں جانتی تھی پہلے کیا کم بیزتی ہوئی تھی جو اب یرمان یہاں شروع ہو گیا تھا۔

عفت ملک کی وجہ سے عائلہ یرمان سے بھی بدگمان سی نظر آئی حالانکہ اس کی ساری رات یرمان کی ناراضگی کا سوچتے بے چینی سے گزری تھی۔

"عائلہ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟روم سے باہر کیوں آئی ابھی تو بینڈج بھی کرنی ہے ہاتھ پہ۔۔۔!؛"وہ اس کے بالوں کو سہلاتے نرمی سے بول رہا تھا ملازمین جو کچھ دیر پہلے عائلہ کو ملامتی نظروں سے دیکھ رہے تھے یرمان کے گلے سے لڑکی کی حیثیت اس پل سب پہ واضح ہو چکی تھی۔

"وہ۔۔۔!؛"یرمان ملک کے گلے لگی شاید حواس کھو رہی تھی یرمان کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا تھا عفت ملک دانت پیستے یہ منظر دیکھ رہی تھیں یرمان کے

آنے سے پہلے وہ کیا بول رہی تھیں اور اب ان کے سامنے کیا منظر تھا جس کو دیکھنا ان کے لئے مشکل ہو رہا تھا عائلہ سسک رہی تھی۔

"تم ٹھیک نہیں لگ رہی ہو کیا ہوا ہے۔۔؟" عفت ملک اور مایا کی کچن میں موجو گی اس پہ کجا عائلہ کی حالت یرمان کے لیے پریشانی کا باعث بنی تھی۔

"کچھ۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔!؛" اس کے ہونٹوں سے لفظ نکلنے سے انکاری تھے پورا وجود کپکپا رہا تھا۔

"مام آپ بتائیں کیا ہوا ہے؟ آپ نے عائلہ سے کچھ کہا ہے؟ یہ بالکل ٹھیک تھی اور اب۔۔۔؟" یرمان جو بہت کم عائلہ کے سامنے غصہ کرتا تھا اس پل وہ بولا نہیں دھاڑا تھا ملازمین تک ڈر گئے اس کی آواز سن کر وہ کب اتنے غصے میں ہوتا تھا۔

"یرمان بیٹا کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔" آگر یرمان کو معلوم ہو جاتا کہ وہ اس کے آنے سے پہلے اس کی بیوی کے متعلق کیا کیا بول رہی تھیں تو یرمان نے ان کا لحاظ نہیں کرنا تھا وہ آیسا ہی تھا۔

"عائلہ کی حالتِ دیکھ کر آپ کو لگتا ہے کہ کچھ نہیں ہوا ہے سیر سیلی مام مُجھے بے وقوف سمجھ رکھا ہے آپ نے۔۔۔ تم بتاؤ کیا ہوا ہے میرے آنے سے پہلے۔۔؟" اب کی یرمان نے ملازمہ سے پوچھا جس سے عائلہ نے بات کی تھی آتے۔

"کچھ۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ سر۔۔۔۔" اس نے تھوک نگلتے بمشکل جواب دیا جبکہ روم روم کانپ رہا تھا یرمان ملک کے غصے کے ڈر سے اور اگر عفت ملک کے بارے میں کچھ بولتی تو الگ پھسنا تھا اس نے۔

"مجھ سے جھوٹ بولو گی تم۔۔۔!؛" یرمان نے عائلہ کو سائیڈ پہ کیا اور میڈ کی طرف قدم بڑھائے وہ شرٹ لیس تھا مایا کی نظریں تو اس پہ جمی ہوئی تھیں جو اتنا خوبصورت تھا کہ کسی کا بھی کرش ہو سکتا تھا اور مایا تو پھر پیار کرتی تھی اس سے۔

"سر نہیں۔۔۔ عائلہ۔۔۔ میم۔۔۔۔ کھانا۔۔۔۔ بنانا چاہتی۔۔۔ تھیں۔۔۔ بٹ میں نے منع۔۔۔۔" وہ ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولی تھی عفت ملک کا نام اس نے غلطی سے بھی نہیں لیا تھا اگر لیتی تو یرمان کے بعد عفت ملک کی ڈانٹ بھی سننے کو ملتی۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو روکنے کی۔۔۔ یہ گھر کس کا ہے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ عائلہ تم کیوں آئی کچن میں تُمھارے ہاتھ پہ زخم

ہے وایفی۔۔"اس کے لہجے میں گھلتی مٹھاس وہاں موجود سبھی لوگوں نے دیکھا۔

کچھ دیر پہلے یہاں عفت ملک عائلہ کو نیچا دکھانے کی کوشش کر رہی تھی وہیں اب یرمان نے اپنے لفظوں سے عائلہ کی حیثیت واضح کر دی تھی۔

"وہ۔۔۔انکل۔۔۔کے لئے۔۔۔ سپیشل۔۔۔"وہ یرمان کی وجہ سے کچھ سنبھلی تھی ورنہ اب تک بے ہوش ہو چکی ہوتی وہ سب کی موجودگی کی وجہ سے۔

"جب ہاتھ ٹھیک ہو جائے گا تو سارے شوق پورے کر لینا لیکن فحال تمھیں اپنا خیال رکھنا ہو گا عائلہ میں تمھاری صحت کے معاملے کوئی لاپرواہی برداشت نہیں کرونگا۔۔۔آؤ چلیں روم میں۔۔۔"وہ کسی کے لیے اتنا

سوفٹ ہو سکتا تھا عفت ملک کے لیے یقین کرنا مشکل تھا بیٹا تو اس لڑکی کے قدموں کی بچھا جا رہا تھا۔

میڈز کے سامنے اتنی شرمندگی محسوس ہوئی کیسے یرمان کے آنے سے پہلے وہ دھڑلے سے کہہ رہی تھیں کہ یہ گھر ان کا ہے لیکِن یرمان نے اپنی بیوی کی حیثیت سب پہ واضح کر دی تھی۔

اس کے لہجے میں اس لڑکی کے لیے محبت توجہ پیار چاہت اپنایت سب کچھ تھی جو کبھی عفت ملک کو قیوم ملک کی آنکھوں میں خود کے لیے نظر آتی تھی لیکِن اب قیوم ملک جیسے ان سے اکتا گئے تھے۔

"نہیں۔۔۔" عائلہ اس وقت کوئی تنہا کونا چاہتی تھی یہاں بیٹھ کر وہ رو سکے لیکن یرمان ملک اسے کمرے میں لے جانا چاہتا تھا عائلہ کو یرمان کا خوُد کے لیے بولنا اچھا لگا تھا یرمان نے مام کے بجائے اس کی سائیڈ لی۔۔۔

عائلہ چاہتی تو یرمان کو عفت ملک کے بارے میں بتا سکتی تھی لیکِن وہ ماں بیٹے میں غلط فہمی نہیں پیدا کرنا چاہتی تھی اسے برا تو حد سے زیادہ لگا تھا یرمان ملک کی مام نے ملازمین کے سامنے بیعزت کیا تھا لیکِن کسر تو یرمان نے بھی کم نہیں چھوڑی تھی۔

"کیوں چاہتی ہو میں اٹھا کر لے جاؤں عائلہ۔۔۔؟" عائلہ کے کان میں جھکتے سرگوشی کی تو وہ یکدم سے پیچھے ہٹی تھی یرمان ملک مسکرایا تھا۔

"یرمان تم کچھ زیادہ ہی نہیں آوورری ایکٹ کر رہے ہو؟ ایسا ویسا کچھ نہیں ہوا ہے ویسے بھی یہ لڑکی اتنی معصوم نہیں ہے جتنی تمھارے سامنے بنتی ہے۔۔" مایارات کی باتوں کے زر اثر تھے اوَر پھِر اس نے رات کو یرمان کو یرمان کے قریب جاتے بھی دیکھا تھا جس بے قراری سے وہ عائلہ کے

چہرے کے نقوش پہ اپنے عنابی ہونٹوں کا لمس چھوڑ رہا تھا مایا کے لیے یہ سمجھنا کافی تھا کہ یرمان کو کیوں اس کی محبت نظر نہیں آتی ہے۔۔۔

"میری بیوی کے بارے میں کچھ کہنے سے پہلے سوچ لینا تو بات کس کے بارے میں کر رہی ہو مایا میں برداشت نہیں کرونگا کوئی عائلہ سے کچھ بولے۔۔۔" وہ مایا پہ پہلے ہی غصہ تھا جو اس نے رات دوسری شادی کی بات کی۔

اب جبکہ یرمان ملک کے سامنے ضامن کا سچ بھی آچکا تھا اور ساتھ سچائی سے بھی یرمان واقف تھا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ وہ مایا یا پھر کسی دوسرے انسان کے لبوں سے کچھ سنے عائلہ کے متعلق غلط۔۔۔

عائلہ دانت کچھکا گئی مایا کی نظریں آپنے شوہر پہ دیکھتے اس کا وجود دہک سا گیا تھا یرمان کو کیا ضرورت تھی صبح صبح اپنی باڈی کی نمائش کرنے کی وہ تپ

گئی اور ساتھ ہی یرمان کے ساتھ کمرے میں جانے کا سوچا جب تک یرمان یہاں کھڑا رہتا مایا نے اس پر سے نظریں نہیں ہٹانی تھیں تو بہتر تھا کہ وہ دونوں کمرے میں چلے جاتے عائلہ کو اتنا یقین تھا کہ اگر وہ چلی جائے کمرے میں تو رہے گا یرمان بھی نہیں وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں ضرور آئے گا۔۔

عائلہ یرمان سے تھوڑے سے فاصلے پہ کھڑی تھی لہذا یرمان کی طرف دیکھتے وہ واپس مڑتے سیڑھیاں پھلانگتے کمرے میں چلی گئی اسے دیکھتے یرمان ملک بھلا کہاں روک سکتا تھا خود کو وہ بھی عائلہ کے پیچھے ہی کمرے میں چلا گیا

۔

عفت ملک اور مایا دونوں کچن سے نکلتے لاونج میں چلی آئی تھیں یہاں کوئی نہیں تھا دونوں کے دماغوں میں بس عائلہ اور یرمان کا ہی خیال تھا یرمان کیوں آیا عین ٹائم پہ۔

"آنٹی مجھے تو نہیں لگتا ہے کہ یرمان کی نظروں میں ہم عائلہ کو ڈی گریڈ کر سکیں گے میں نے رات کو ایک پلان بنایا تھا لیکن اس وقت مجھے لگتا ہے کہ یرمان جتنا عائلہ کے کلوز ہو چکا ہے میرا کوئی پلان کام کرے گا ہی نہیں ناکام ہو جائے گا۔۔"رات تو مایا نے بڑی خوشی خوشی پلان بنایا تھا اور اسے یقین بھی تھا کہ اس کا پلان کامیاب جائے گا لیکن جو صبح یرمان نے عائلہ کے کیے کیا اس کے بعد تو اس کی امیدِ ہی جیسے ختم ہو چکی تھی۔

"ابھی سے ہار مان لی مایا۔۔۔؟"وہ ابرو آچکاتے استفسار کر رہی تھیں مایا انہیں کیا بتاتی کچن والا منظر وہ بھول نہیں پا رہی تھی ساری رات یرمان کا

عائلہ کا قریب جانا نہیں بھول پائی تھی اور اب کچن کا واقعہ اس نے تو سوچا تھا کہ یہاں آکر وہ یرمان کے قریب ہونے کی کوشش کرے گا لیکن تو اسے مذید تکلیفیں مل رہی تھیں یرمان اور عائلہ کو ساتھ دیکھی تو سینے پہ سانپ ڈورتا محسوس ہوتا جو اس کا تھا وہ اب اس مڈل کلاس کے عشق میں ڈوبا تھا۔

"انٹی سارا کچھ آپ کے سامنے ہے۔۔۔!؛ ہم کچھ بھی کر لیں کوئی اثر نہیں ہو گا۔۔۔یرمان کسی بات پہ بھروسہ نہیں کرے گا کیسے اس لڑکی نے یرمان کو اپنی باتوں میں الجھایا ہوا ہے کچن میں یرمان نے تو آپ کا لحاظ بھی نہیں کیا اگر اسے معلوم ہو جاتا کہ آپ عائلہ کو کیا کچھ کہہ رہی تھیں تو مجھے پورا یقین ہے وہ بہت برا کرتا۔۔۔"مایا صوفے پہ بیٹھتے اپنے دہکتے سر کو دبا رہی تھی ساری رات تو آنکھوں میں جاگتے کٹی تھی۔

"شروع میں ایسا ہی ہوتا ہے مایا۔۔۔!وہ لڑکی خوبصورت ہے خوبصورت وجود مرد کو بہت اٹریکٹ کرتا ہے یقینا یرمان اس لڑکی کے بدن کا ذائقہ چکھ چکا ہے اب کچھ عرصہ تو وہ اس کی زلفوں میں ڈوبا کچھ نہیں سنے گا لیکن پتہ ہے محبت کی سب سے بڑی کمزروی کیا ہوتی ہے انسان محبت میں چھوٹی چھوٹی باتوں کو بہت اہمیت دیتا ہے یرمان کے سامنے ہم عائلہ تھوڑا سا ویک پوائنٹ رکھیں گے تو سب بدلتا نظر آئے گا لیکن بہت احتیاط کرنی ہو گی۔۔۔۔"وہ مایا کا ہاتھ تھامے اسے سمجھا رہی تھیں۔۔

"آنٹی یرمان عائلہ کے ساتھ ریلیشن شپ بنا چکا ہے مطلب ان کا رشتہ اب بہت مضبوط ہے ہم کیسے۔۔۔"یرمان اور عائلہ کے اس پوائنٹ کے بارے میں سنتے وہ آپنا ضبط کھو رہی تھی خود پہ۔

"مظبوط ہے تو کیا ہوا مایا۔۔۔گھر بھی کتنا مظبوط ہوتا ہے انسان اپنی طرف سے پکا کام کرتا ہے لیکن گھر گر جاتا ہے ناں ہم بھی اب آیسا وار کریں گے کہ یرمان اور اس کی بیوی سمجھ ہی نہیں سکیں گے۔۔۔بس صبر اور احتیاط سے کام لینا ہو گا جلد گاشی میں ہمیں ہی نقصان ہو گا۔۔۔"وہ مایا یرمان کے مسلے میں پڑتے قیوم ملک اور اُس لڑکی کو بھول چکی تھیں اور ان کی یہ غلطی ان کے حق میں کتنی بری ثابت ہونے والی تھی عفت ملک کو ہر گز اندازہ نہیں تھا۔

"آنٹی ہم تو مجھے لگتا ہے کچھ بھی کر لیں ناکامی ہی ہو گی یرمان اس لڑکی کے خلاف کچھ برداشت نہیں کرے گا۔۔۔"مایا کا دماغ ایک ہی نقطے پہ الجھا ہوا تھا عفت بیگم نے مذید کچھ کہنے کے بجائے خاموش رہنا بہتر سمجھا ہاں دل میں وہ بہت کچھ سوچ رہی تھیں۔

.....

یرمان عائلہ کے پیچھے روم میں آیا تھا یہاں وہ اپنے ہاتھ سے پٹی اتار رہی تھی لیکِن لبوں پہ دھیمی سی مسکراہٹ تھی کچن میں یرمان کا خوُد کے لیے بولنا اس کے دل کو لگا تھا وہ بہت خوش ہوئی تھی لیکِن یرمان کے سامنے اپنی خوشی کا اظہار کیسے کرتی سو خاموش رہی لیکن سچ تو یہ تھا کہ یرمان کی قدر اس کے دل میں ہر گذرتے دن بڑھتی جا رہی تھی وہ خود کو روک نہیں پاتی تھی یرمان کو سوچنے سے دل چاہتا تھا کہ بار بار وہ بس اسے سوچے۔

اپنے جذبات اس کی آنچ سے وہ خوُد بھی الجھ جاتی تھی پر جب ضامن کا خیال آتا تو دل ہر چیز سے چاٹ ہو جاتا اپنے بھائی کے بارے میں سوچتے اس کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں۔

"عائلہ روکو۔۔۔ میں کرتا ہوں۔۔۔!؛" وہ عائلہ کی کلائی تھامے اس کے زخم کو دیکھ رہا تھا جو اب کچھ ٹھیک تھا لیکن سٹچز ریمو کروانے انہیں ہاسپٹل جانا پڑنا تھا شام میں تو برتھڈے پارٹی تھی اس لیے یرمان نے کل عائلہ کو ہاسپٹل لے جانے کا سوچا تھا۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔!؛" عائلہ کے ہونٹوں سے خود ہی یہ لفظ پھسل گئے تھے شاید وہ یرمان کو خود کے کیے مزید پریشان نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"ہمم گڈ نیچے کیوں گئی تھی۔۔۔ تمھیں اندازہ ہے صبح تمھیں اپنے برابر میں نہ پاتے میری کیس حالت ہوئی عائلہ۔۔۔ میں مُجھے لگا تم مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہو آئیندہ یہ مذاق مت کرنا۔۔۔" وہ سنجیدہ ہوا تھا اس چہرے پہ تشوتش بھرے تاثرات دیکھ کر عائلہ نے ہونٹوں کو دانتوں سے کترا تھا۔

"وہ میں۔۔۔ مُجھے۔۔۔"

"کچھ مت بولو۔۔۔بس مُجھے دیکھو۔۔۔!؛" عائلہ کو اب جا کر اندازہ ہوا تھا کہ موصوف تو شرٹ لیس تھے اور اسی حیلے میں نیچے بھی گئے تھے کتنی ملازمون نے اسے دیکھا تھا جلن کی شدید لہر اس کے وجود میں سرایت کر گئی تھی۔۔

"آپ۔۔۔ آیسے۔۔۔ کیوں۔۔۔۔ آئے۔۔۔۔نیچے۔۔۔۔!؛" لبوں سے شکوہ پھسل گیا تھا۔

"کیا مطلب عائلہ۔۔۔!؛" یرمان عائلہ کی بات سمجھ نہیں سکا اور وہ دانت پیستے اپنے تاثرات نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی جس میں وہ بری طرح سے ناکام ہوئی تھی۔

"شرٹ۔۔۔۔ لیس۔۔۔۔!؛"

"آوو عائلہ یہ تو اتنی بڑی بات نہیں ہے میں نے صرف شرٹ نہیں پہنی تھی۔۔۔یار اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔!؛"وہ پیشانی سہلا رہا تھا۔

"پڑتا ہے۔۔۔فرق۔۔۔جیسے ایک عورت مرد۔۔۔۔۔۔سے پردا کرنا ضروری۔۔۔۔۔۔ہوتا ہے تو۔۔۔۔۔مرد کے لیے۔۔۔۔۔۔ضروری نہیں ہے۔۔۔۔۔۔کیا۔۔۔آپ۔۔۔۔کو۔۔۔۔کتنی ملازموں نے۔۔۔۔دیکھا۔۔۔۔جبکہ۔۔۔۔یہ۔۔۔۔صرف۔۔۔۔۔میرا۔۔۔۔حق۔۔۔۔ہے۔۔۔۔۔!؛"وہ جذبات میں خود بھی نہیں جانتی تھی کہ کیا بول رہی ہے۔

"تمھیں برا لگا عائلہ۔۔۔!؟میرا یوں شرٹ لیس کسی عورت کے سامنے جانا تمھیں اچھا نہیں لگا۔۔۔!؛"وہ عائلہ کے ہاتھ پہ بینڈج کر چکا تھا اب کی کلائی

تھامے اسے اپنی گود میں بیٹھایا تھا اس کا حلیہ اسے شرٹ لیس دیکھتے عائلہ کے رخسار دہکنے لگے لیکن مقابل کو کہاں فرق پڑا تھا۔

وہ تو بس اس کے چہرے پہ رنگوں کو بغور دیکھ رہا تھا پہلی بار ہوا تھا یرمان شرٹ کمرے سے نکلا تھا عائلہ کو کمرے میں نہ پاتے وہ بوکھلا سا گیا تھا عائلہ سے ایک لمحے کی دوری بھی وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا ڈیڈ کی پلاننگ تھی عائلہ کا اور اس کا نکاح کروایا۔۔۔وہ پہلے عائلہ سے مل چکے تھے یرمان کے لب مسکرائے تھے۔۔۔

"کیا۔۔۔کر۔۔۔"

"چپ رہو۔۔۔" وہ اس کی گردن پہ اپنی انگلیوں رب کرتے اس کے بالوں سے اٹھتی مہک خود میں انہل کر رہا تھا عائلہ نے صبح صبح شاور لیا تھا اس کے بال گیلے تھے جن کو اس نے جوڑے میں لپیٹا ہوا تھا۔

"پر۔۔۔"

"عائلہ وایفی۔۔اپنے ہسبنڈ کی بانہوں میں خاموش رہتے ہیں ہمممم۔۔۔۔ سوری اگر تمھیں میرا یوں شرٹ لیس باہر آنا برا لگا تو آئندہ میں پوری کوشش کرونگا ایسا کچھ نہ ہو تمھارے وجود پہ میرا حق ہے اوُر میرے وجود پہ صرف تُمھارا۔۔۔" وہ اس کی ناک سے ناک سہلاتے کھوئے سے لہجے میں بولا تھا۔

سچ تو یہ تھا کہ عائلہ کا نازک سراپا اسے خود کی طرف مائل کر رہا تھا رات ڈیڈ نے اسے اتنی سیریس بات بتائی تھی اس کے مائنڈ سے وہ بھی نکل چکی تھی بس یاد تھی تو عائلہ۔

"برا لگا۔۔۔ مُجھے بہت۔۔۔ زیادہ۔۔۔" اس نے روٹھے لہجے میں خفگی سے جواب دیا یہ سچ تھا مایا کی نظریں یرمان پہ دیکھتے وہ بہت طرح کسک کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

"سوری ناں۔۔۔ آج رات کیا تم خود کو سجاؤ گی میرے لیے اپنے ل ڈ وہر کے لیے۔۔۔!؛" اس کی سیاہ آنکھوں میں جھانکتے یرمان کے اس غیر متوقع سوال پہ عائلہ گھبرا گئی تھی پہلی بار جب وہ اس کے قریب آیا تھا وہ لمحات عائلہ بھولا نہیں پا رہی تھی۔

"درد۔۔۔ ہوتا۔۔۔۔!؛" اس نے ہونٹ لٹکائے تھے یہ تو وہ خود بھی سوچ چکی تھی کہ اسے اب یرمان ملک کی بیوی کا فرض نبھاتے اس کو اس کا حق دینا تھا بھلے عائلہ کی حالت وہ نازک لمحات سوچتے عیجب سی ہو جاتی تھی لیکن پھر بھی اسے یرمان کو یہ حق دینا ہی تھا۔۔۔

"وہ پہلی بار ہوا تھا ناں۔۔۔اب نہیں ہو گا۔۔۔!؛"وہ عائلہ کی باتوں سے سمجھ گیا وہ کیوں جھجھک رہی تھی۔۔۔۔

"ڈریس کونسا پہننا ہے پارٹی کے لیے۔۔۔۔؟"یرمان کے لئے رات کا انتظار بہت مشکل تھا آج وہ اپنی ساری بے قراریاں اور بے چینیاں اس نازک وجود میں انڈیلتے اسے خود میں قید کرنے والا تھا۔۔

"نہیں پتہ۔۔۔!؛"یہ ڈریس سلیکٹ کرنا تو ہمیشہ سے ہی اس کے لیے بہت مشکل ٹاسک رہا تھا اسے کہیں جانا ہوتا کوئی فنکشن ہوتا وہ کنفیوز ہو جاتی کہ کیا پہنے اور پھر ضامن ہی اس کے لیے ڈریس نکالتا کہ عائلہ آپ یہ پہن لو۔

"میں نکالتا ہوں۔۔۔ چینج بھی خود کرواؤں گا۔۔۔"ساتھ بے باک فرمائش بھی آگئی تھی عائلہ نے فوری انکار کیا چینج کرواتے کتنا بے باک ہو جاتا تھا وہ عائلہ اچھے سے جانتی تھی پہلے ہی انکار کیا۔

"میں تو کرواؤں گا۔۔۔پہلے ناشتہ کرتے ہیں میں جب تک فریش نہ ہو جاؤں عائلہ تم روم سے نہیں نکلوں گی سمجھی ہم ساتھ جائیں گے۔۔۔ میرے لیے کوئی ڈریس نکال دوں کیجول سا۔۔۔"اس کے رخساروں کو سہلاتے وہ باتھ روم میں جابند ہوا۔

عائلہ نے اپنی دھڑکنوں پہ ہاتھ رکھتے خود کو کمپوز کیا اس کا دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے سینے کی حدودیں توڑتے باہر نکل آئے گا۔

عائلہ نے یرمان کے لیے ڈریس نکالا اور خود بیڈ کو رٹھیک کرتے بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی تھی۔

یرمان کے بغیر اب وہ خود بھی روم ہر گز نہیں نکلنے والی تھی پہلے جو ہو چکا تھا وہ بھول نہیں سکتی تھی وہ تو یرمان کے آنے سے بچت ہو گئی تھی ورنہ عفت بیگم کے تیور اسے بہت خطرناک لگ رہے تھے۔

یرمان باتھ لیتے روم میں آیا تو وائٹ ٹاول میں ملبوس تھا چہرے اور گردن پہ پانی کی بوندیں تھیں جن کو اس نے صاف کرنے کی زحمت ہر گز نہیں کی تھی عائلہ کی نظر یرمان پہ پڑی تو اس نے سٹپٹا کر چہرہ جھکا لیا تھا یرمان کی بے باکی پہ وہ بس دانت کچھکا کر رہ گئی تھی جو اس معاملے میں کچھ زیادہ ہی بے شرم واقع ہوا تھا۔

عائلہ کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے یرمان ملک کے لیے آپنا قہقہہ روکنا محال ہوا تھا وہ اتنی کیوٹ لگ رہی تھی کہ یرمان کہ دھڑکنیں بے قابو ہوئی تھیں بہت مشکل تھا رات کا انتظار۔

"ریلکس مسز یرمان۔۔۔ یہ شرمانا سنبھال کر رکھیں آپ کے کام آئے گا۔ رات جب آپ میری بانہوں میں لونگی تو جی بھر کر شرمایئے گا۔۔۔" وہ بے باکی سے بولتا اپنا ڈریس اٹھاتے چینج کرنے لگا۔

"آپ جہاں۔۔۔۔ کیوں چینج۔۔۔؟" وہ ہڑبڑا گئی یرمان تو اس کے سامنے چینج کرنے والا تھا۔

"ہاں تو کیا کمرے سے باہر نکل جاؤں۔۔۔؟" یرمان نے اپنی جینز ہاتھ میں پکڑی تھی۔

"اندر۔۔۔ جائیں۔۔۔!؛" عائلہ نے چینجنگ روم کی طرف اِشارہ کیا تو سر خم کرتے آندر گھس گیا عائلہ نے اس کی چوڑی پیٹھ کو گھورا۔

"بے شرم۔۔!؛" زرلب بڑبڑاتے وہ یرمان کو سلوتوں سے نوازتے بیڈ کور پہ انگلیوں سے لیکر کھینچنے لگی۔۔

کچھ دیر بعد یرمان روم میں واپس آیا تو وائٹ جینز پہ وائٹ ٹی شرٹ میں ملبوس تھا اب ماتھے پہ چپکے اڈے مزید خوبصورت بنا رہے تھے۔

یرمان نے بالوں میں برش کرتے عائلہ کو دیکھا جس کی نظریں اس پہ ہی تھیں خیر وہ لگ بھی خاصا ہنڈسیم رہا تھا۔۔

یرمان تیار ہوتے عائلہ کو اپنے حصارِ میں لیتے اس کے شولڈر پہ اپنی ٹھوڑی ٹکائے اس کے گرد بازوؤں کا حصار بنا گیا عائلہ کی پشت اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی اور وہ پوری طرح سے یرمان کے حصار میں قید ہو گئی وہ جو یرمان کو دیکھنے میں اس قدر مگن تھی کہ اس کا قریب آنا بھی نوٹ نہیں کر سکی اب اس کا حصار خود کے گرد دیکھا تو وہ ہڑبڑاتے ہوش میں آئی تھی لیکن اب دیر ہو چکی تھی۔

یرمان کے کولون کی مہک اس وقت پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔۔

"آپ کا ہی ہوں جیسے مرضی چاہیں دیکھ سکتی ہیں اور یہ حق بس مسز یرمان کو ہی حاصل ہے تو چوری چُھپے دیکھنے کے بجائے آپ جی بھر کر دیکھ سکتی ہیں

اپنے ہسبنڈ کو۔۔۔!؛"یرمان نے جیسے عائلہ کی چوری پکڑلی تھی وہ سر جھکائے لب کاٹنے لگی۔

"نو عائلہ تمھیں پتہ بھی ہے مجھے نہیں پسند۔۔۔پھر بھی کرتی ہو یہ۔۔۔ان پنکھڑیوں پہ بس میرا حق ہے جن کی مجھے لت لگ چکی ہے۔۔۔!؛"وہ اس کی ٹھوڑی نرمی سے چومتے بوجھل لہجے میں بولا۔

ہے یہ نشہ یا ہے زہر

اس پیار کو ہم کیا نام دیں

کب سے ادھوری ہے اک داستان

آجا آج اسے انجام دے

میں تمھیں بھولوں کیسے

میری خوش نما صبح تم ہو

میں جو جی رہا ہوں وجہ تم ہو۔۔

وہ اس کے کان میں دھیرے دھیرے گنگنا رہا تھا اس کی آواز بہت پیاری تھی عائلہ تو لفظوں کے سحر میں جکڑ گئی تھی۔

کیا جانے تو میرے ارادے

لے جاؤں گا سانسیں چرا کے

دل کہہ رہا ہے گنگار بن جا

بڑا چین ہے ان گناہوں سے آگے

میں تمھیں بھولوں کیسے

میری خوش نما صبح تم ہو

میں جو جی رہا ہوں وجہ تم ہو۔

"پلیز۔۔۔" وہ اس کی گردن سے بال ہٹاتے جا بجا اس کی گردن کو اپنے ہونٹوں سے جا منی کر رہا تھا عائلہ کے لیے یرمان کے حصار میں کھڑا رہنا مشکل ہو ا تھا۔

وہ اس کے قریب آتے سب بھول جاتا تھا اس وقت عائلہ کی قربت کا نشہ اس کے سر پہ چڑھ کر بول رہا تھا خود پہ تو جیسے اختیار ہی نہیں رہا اس کا۔

"چلو ناشتے کے لئے سب ویٹ کر رہے ہونگے۔۔۔" یرمان نے خود کے منہ زور جذبات پہ ضبط کرتے اسے اپنے حصار سے آزاد کیا تھا۔

وہ اسے لیے باہر آیا اور ناشتہ سب کے ساتھ کیا ناشتے کے دوران بھی یرمان نے عائلہ کو بہت سپیشل ٹریٹ کیا تھا مایا اور عفت ملک تو کسلتی رہی تھیں جبکہ یرمان کو کہاں فرق پڑتا تھا۔

قیوم ملک مسکراتے بیٹے کو خوش دیکھ رہے تھے جو بیوی کے ساتھ بہت خوبصورت لگ رہا تھا انہوں نے دل سے دعا کی کہ ان کا بیٹا ہمیشہ خوش رہے

۔

شام کے قریب پارٹی تھی تو یرمان کو تیاری بھی کروانی تھی عائلہ کو اپنا خیال رکھنے کا کہتے وہ باہر چلا گیا تھا۔

••••••

ابرش اور ضامن یونیورسٹی میں موجود تھے ابرش ان یونی آنا تو نہیں چاہتی تھی لیکِن اسے ضامن سے معافی مانگنی تھی اسے پوری یورنیورسٹی کے سامنے ضامن سے معافی مانگنی تھی اوُر ضامن کو یہ بتانا تھا کہ وہ غلط تھی پر اب اسے اپنی غلطی کا احساس تھا ضامن اس کے قریب پھر نہیں آیا تھا اُس رات کے بعد یہ بات ابرش سے برداشت نہیں ہو رہی تھی بیوی تھی ضامن کی کیسے برداشت کرتی اس کے آندر بھی طلب جاگتی تھی اپنے شوہر کی۔۔

ضامن اسے چھوڑ کر سٹاف روم میں بیٹھا تھا جب مائیک پہ کچھ اعلان ہوا مائیک ہال میں لگا ہوُا تھا جب ساری یورنیورسٹی کے سٹوڈنٹس کو ہال میں اکھٹا کر کے کوئی ضروری بات بتانی ہوتی پھر ہی مائیک کا استعمال کیا تھا۔۔ اواز سن کر تقریباً سارے لوگ ہی ہال میں جمع ہو چکے تھے۔۔

ابرش جانتی تھی اس کے یہ سب کرنے کے بعد شاید وہ ضامن کی نظروں میں اپنی اہمیت کھو دے لیکن دل سے وہ یہ بوجھ ہٹانا چاہتی تھی.

"آپ سب کے یہاں آنے کا بہت بہت شکریہ۔۔۔" ایک سٹوڈنٹ نے مائیک آٹھایا اور بولی اس کے ساتھ ابرش کھڑی تھی اگر ابرش خوُد انوسمنٹ کرتی تو شاید ضامن آتا ہی نہیں اس لیے اس لڑکی سے ہیلپ لی تھی ابرش نے۔

"ابرش بیٹا آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟" پرنسپل صاحب ابرش کو دیکھتے اس کیطرف چلے آئے تھے۔

"انکل مُجھے کچھ کہنا ہے۔۔۔!؛" ابرش نے ضامن کو دیکھا جواب شائد واپس پلٹنے والا تھا ابرش کو دیکھ کر اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ ابرش ہی کچھ کہنے والی ہے لیکِن کیا یہ وہ ہر گز نہیں جانتا تھا۔

"بیٹا آساری یورنیورسٹی کے سامنے کیا بات کرنی ہے آپ نے؟ اگر کوئی مسلہ ہے تو مجھ سے شئیر کریں آپ۔۔۔ یہ آپ مائیک کیوں تھامے کھڑی ہیں۔۔۔" پرنسپل صاحب نے اپنی پیشانی سہلائی ابرش آئے دن ہی کوئی نہ کوئی حرکت کرتی رہتی تھی لیکن جب سے ضامن کے ساتھ ابرش کا نکاح ہوا تھا ابرش بہت بدل گئی تھی اب پہلے جیسی نہیں رہی تھی۔

"آنکل مُجھے سب کے سامنے کچھ کنفیس کرنا ہے۔۔۔!؛" ضامن کے دماغ میں کچھ کلک ہوا اگر تو جو وہ سوچ رہا تھا آیسا تھا تو یہ غلط تھا ایک بار ابرش نے یوں ہی بھرے مجمعے میں اس کی عزت پہ کیچڑ اچھالا تھا اب دوبارہ یہ سب کرنے کا مطلب کیا تھا وہ دوبارہ کوئی ایسی ویسی حرکت کرنے والی تھی۔

سٹوڈنٹس اوئر سٹاف ممبرز تو ابرش کے بولنے کے منتظر تھے لیکن ضامن نہیں چاھتا تھا کہ ابرش کچھ بھی بولے وہ ابرش سے مائیک چھین لینا چاہتا تھا لیکن ابرش آج ہر حال میں سب کچھ کلئیر کرنا چاہتی تھی۔

"میں نے اُس دن جو کچھ بھی کہا وہ سب جھوٹ تھا ایسا کچھ نہیں ہوا تھا اوئر۔۔۔" وہ اپنی آنکھیں رگڑتے ایک نظر ضامن پہ ڈالنا نہیں بھولی جس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا ابرش کیونکر دوبارہ وہ واقعہ یاد کر رہی تھی جس کی وجہ سے اتنا کچھ ہو گیا اس کی زندگی میں۔

"کیا مطلب ہے آپ ابرش ملک؟ آپ کہنا کیا چاہتی ہیں؟ کھل کر بتائیں اُس دن آپ نے کہا تھا۔۔۔!؛"

"جھوٹ بولا تھا میں نے آیسا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔" ابرش کے ہاتھ سے مائیک چھوٹ گیا تھا اس کے چہرے پہ آنسو پھسلتے چلے جا رہے تھے۔

"مس ملک اٹس انیف۔۔۔ پلیز۔۔۔!!" ضامن تیر کی تیزی سے ابرش کے قریب پہنچا تھا جو اپنے گالوں پہ پھسلتے آنسوؤں کو صاف کرتے نیچے سے مائیک اٹھانے والی تھی یعنی اسے ابھی کچھ اور بولنا تھا۔

ضامن نہیں چاہتا تھا اب اس واقعے کے بارے میں مزید بولے کیونکہ اس کو اچھے سے معلوم ہو چکا تھا یہ سب ابرش کیوں کر رہی تھی یقیناً ابرش ضامن کا دل صاف کرنا چاہتی تھی اپنی طرف سے۔

ہاں ابرش کی حرکت پہ ضامن کے دل میں جو کچھ تھا وہ سب جھاگ کی مانند بہہ نکلا تھا ابرش مزید خود پہ کوئی بات لائے ضامن کو گوارہ نہیں تھا۔

"نہیں سر مُجھے سچ بولنا ہے سب کو بتانا ہے اُس دن میری غلطی تھی۔۔ میں نے آپ۔۔۔۔"

"مس ملک میں آپ سے کچھ کہہ رہا ہوں سنائی نہیں دے رہا ہے آپ کو اپنی ہی کہے جا رہی ہیں آپ جب میں کہہ رہا ہوں آپ مذید کچھ نہیں بولیں گی پھر سمجھ میں کیوں نہیں آ رہا ہے آپ کے۔۔۔!؛"ضامن دھاڑا تھا اس کے غصے کا اثر ہی ہوتا تھا ابرش ملک پہ۔

"پروفیسر ضامن آپ کو تو خوش ہونا چاہیے یہ بات مس ملک نے خوُد ہی کلئیر کر دی آپ کا کردار جو سب کے سامنے مشکوک ہوا تھا اب پوری بات سامنے آ چکی ہے اوُر یہ بھی کہ مس ملک نے یہ سب جان بوجھ کر کیا تھا آپ کو تو مس ملک کو چھوڑ دینا چاہیے اصولاً۔۔۔کیونکہ نکاح جس وجہ سے ہوا تھا وہ وجہ ہی اب ختم ہو چکی ہے تو پھر یہ نکاح برقرار رکھنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔!؛"میم انعم سب سے زیادہ خوش ہوئی تھیں پروفیسر ضامن ابرش کو چھوڑ دے یہ تو ان کی خواہش تھی۔

"مس انعم یہ ہمارا پرسنل معاملہ ہے ہم خود دیکھیں گے آپ کو ہمیں مشورے دینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ایوری ون معذرت آپ کا ٹائم ضائع ہوا آپ سب لوگ جاسکتے ہیں معذرت۔۔۔!؛" ابرش کی حالت دیکھتا ضامن پریشان سا اس کے قریب ہوا تھا سب لوگ ہال سے نکل گئی تھے سوائے میم انعم کے وہ ڈھیٹ بنتے وہیں کھڑی رہی تھیں۔۔

"مس ملک۔۔۔ یہ کیا تھا۔۔۔؟" ضامن کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ابرش ایسی کوئی حرکت کرے گی ورنہ وہ ابرش کو روک لیتا یونیورسٹی میں یہ واقعہ سب بھول چکے تھے لیکن ابرش نے پھر یاد کروادیا اور وہ جانتا تھا اب مذید کتنے ہی دن اس ٹاپک میں گوسپس چلتی رہے گی۔

"آپ کے بارے میں سب کو بتانا تھا کہ جو میں نے کہا وہ سب جھوٹ تھا آپ کی پوزیشن کلیئر کرنی تھی سب کے سامنے میری وجہ سے آپ کی عزت

پہ داغ ہوا وہ تو نہیں مٹ سکتا لیکن میں اتنا تو کر سکتی تھی ناں۔۔۔" وہ ضامن کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑتے سسکی تھی ضامن نے لب بھینچ لیے۔۔۔ ابرش ملک ضدی تھی لیکِن اس کی محبت میں اتنا کرے گی یہ ضامن کو یقین نہیں ہو رہا تھا ضامن نے کئی بار اشاروں میں ابرش کو بتایا تھا کہ ابرش کی وجہ سے اس کے ساتھ اتنا کچھ ہوا اور ابرش یوں بھرے مجمعے میں اپنی غلطی تسلیم کر چکی تھی۔

"مس ملک آپ کو نہیں لگتا آپ سے بیوقوف اوَر کوئی نہیں ہے پہلے آپ نے سرعام پروفیسر ضامن کی عزت اچھالی اور اب یوں معصوم بن کر شاید اپنی غلطی چھپانا چاہ رہی ہیں لیکن آپ جانتی ہیں عزت بہت نازک شے۔۔۔"

"مس انعم آپ جائیں یہاں سے ہم بات کر رہے ہیں آپ کو بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔!؛" ضامن کو قطعی اچھا نہیں لگا تھا انعم ابرش کو برا بھلا کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

"پروفیسر ضامن لگتا ہے آپ پر ابرش کی اس حرکت کا اثر ہو گیا ہے یقین مانیں یہ اس لڑکی کی چالاک ہے آپ کو سمجھ جانا چاہیے۔۔۔!؛" انعم کے تو سر پہ لگے تلوے پہ بجھی ضامن اسے جانے کا کہہ رہا تھا۔

"میری بیوی ہیں َجیسی بھی ہیں آپ کو کیا مسلہ ہے انعم آپ جا سکتی ہیں۔۔۔!؛" آج کی ابرش کی کوشش ان کے رشتے کے درمیان حائل اجنبیت گرانے کی خاصی کامیابی ہوئی تھی ضامن پہ اچھا خاصا اثر پڑا تھا ابرش کی اس حرکت کا۔

اتنی بیزتی کے بعد وہ رکی نہیں تھیں ہال سے باہر چلی گئی ہال میں ابرش اور ضامن رہ گئے تھے ابرش ضامن کی طرف دیکھ تک نہیں رہی تھی جب کہ ضامن کی نظریں ابرش پر سے ہٹ نہیں رہی تھیں۔

"گھر چلنا ہے یا یہیں کھڑے رہنے کا ارادہ ہے۔۔؟" ضامن کے لب و لہجے سے ابرش کو کہیں سے بھی میسر نہیں ہوا کہ ضامن پہ اس کی بات نے کوئی اثر کیا ہے وہ سسکتے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھ چکی تھی۔۔

"مس ملک چلیں۔۔۔" ضامن اپنی جیکٹ کندھے پہ ٹکائے ہال سے نکلتے پارکنگ کی طرف بڑھ گیا مطلب صاف تھا کہ وہ مذید انتظار کرنے والا نہیں تھا۔

ابرش کے ہونٹوں سے سسکیاں نکلتا ہال میں ہی کہیں گم ہو رہی تھیں ضامن اس کو کم سے کم تھوڑا بہت تو سر اسکتا تھا۔

"کیا سر مجھے چھوڑ دیں گے۔۔۔؟" بے ساختہ اس کے زہن میں یہ سوچ آئی اگر ایسا ہوا تو ابرش کیسے جی سکے گی ضامن عباس کے بغیر جس کے بغیر رہنے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی جس کی محبت اب اس کے وجود میں بس چکی تھی۔۔

جس کی چند لمحے کی دوری ابرش سہن نہیں کر سکتی تھی زندگی بھر کے لیے کیسے برداشت کرتی ضامن اسے پارکنگ میں آنے کا بول گیا تھا لیکِن ابرش کے پاؤں میں جیسے جان ہی نہیں بچی تھی بمشکل خود کے ٹھنڈے پڑتے وجود کو گھسٹتے وہ پارکنگ میں آئی ضامن اس کے انتظار میں ہی بیٹھا تھا دونوں کے درمیان آپس میں کوئی بات نہیں ہوئی۔۔۔

•••••

گھر پہنچتے وہ دونوں خاموش تھے ابرش اور ضامن کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی ابرش کو ڈیڈ کے برتھڈے پہ جانا تھا رات بھی وہ ڈیڈ کو وش نہیں کر سکی تھی اور اب ضامن کیا اس کے ساتھ جانے والا تھا ہال میں جو اس نے کہا سب سے اسکو کوئی پچھتاوا نہیں تھا جو بھی تھا اس نے اپنے آندر موجود بوجھ کو ختم کر دیا تھا اب وہ مطمئن تھی ضامن کا کردار سب کی نظروں میں مشکوک تھا وہ اب نہیں رہا تھا اور اس سے زیادہ ابرش کچھ چاہتی بھی نہیں تھی۔۔

وہ تیار تھی اس نے بلیک کلر کی میکسی پہنی تھی بالوں کو کرل کرتے اس نے پشت پہ چھوڑ دیا تھا اور ہلکی سے لپسٹک لگائی تھی تیاری تو اس نے آدھے گھنٹے میں کر لی تھی لیکِن اب مسلہ یہ تھا کہ ضامن سے کیسے بات کرتی اور کیا ضامن اس کے ساتھ جاتا وہاں اس کے ساتھ۔۔

ضامن باہر لاونج میں موجود تھا اور ابرش تیار تھی کنفیوز سی وہ اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی شاید ہی وہ کسی سے بات کرتے اتنے نروس ہوتی تھی جتنی ضامن سے بات کرتے وہ بچاری ہو جاتی ضامن کا سرد انداز اس سے سہن نہیں ہوتا تھا۔

"بات تو کرنی پڑے گی وہاں پارٹی شروع ہو چکی ہو گی ڈیڈ اور باقی سب ویٹ کر رہے ہوں گے۔۔۔" ابرش نے بیڈ پہ پڑی اپنی شال اُٹھاتے اپنے شانے کے گرد پھیلائی تھی کوئی اور موقع ہوتا تو شائد ابرش اتنی کنفیوز نہیں ہوتی لیکن ہال میں جو کچھ بول آئی تھی اُس کے بعد سے بہت نروس ہو رہی تھی۔۔۔

ضامن جو اپنی پیشانی سہلا رہا تھا اندر ایک وبال سا آٹھا تھا آخر کیا ضرورت تھی ابرش کو سب کچھ بتانے کی اب تو ضامن بھول رہا تھا اُس واقعے کو۔

"کہیں جانا ہے آپ نے۔۔۔؟" ضامن کی نظر یکدم سے ابرش پہ گئی جو تیار تھی جانے کے لیے ضامن نے اپنے ذہن پہ زور ڈالا تو اسے کچھ یاد نہیں آیا اوٗر نہ ہی اس نے ابرش سے ایسی کوئی کمیٹمنٹ کی ہوئی تھی ابرش نے لب چبائے۔

"وہ ضامن سر آج ڈیڈ کا برتھڈے ہے۔۔۔ آپ مجھے لے جائیں پلیز پارٹی شروع ہو چکی ہو گی۔۔۔؟" ابرش نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں سختی سے پیوست کیا تھا ضامن جھٹکے سے صوفے سے اٹھا تھا وہ تو موقعے کی تلاش میں تھا اسے عائلہ سے ملنا تھا اپنی بہن کو دیکھنے کے لئے وہ ترس گیا تھا آنکھیں بے ساختہ سرخ ہوئی تھی۔

"آپ کو کیوں لگتا ہے کہ میں آپ کو وہاں لے جاؤنگا اُس گھر سے میری بہت بری یادیں جوڑی ہیں۔۔!" ضامن نے جانا تو تھا ہی لیکن ابرش کو تنگ

کرنے کا بھی آپنا ہی مزا تھا ابرش کے چہرے پہ زردیاں سی گھل گئی ضامن کی بات سن کر۔

"سر میں مانتی ہوں جو پاسٹ۔۔۔۔"

"مس ملک آپ کو آچھا لگتا ہے بار بار اس سب کو ڈسکس کرنا میں کتنی بار کہہ چکا ہوں آپ سے لیکن شائد آپ پہ کسی بات کا اثر ہی نہیں ہوتا ہے انتہائی ڈھیٹ ہیں آپ۔۔۔!؛"ضامن کا موڈ سخت خراب ہوا اسے وہ سب یاد آرہا تھا جب عائلہ نے ضامن کو چھوڑ کر یرمان کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔

"نہیں سر میں بس ائم سوری آپ کو برا لگا تو۔۔۔!؛"ابرش نے ضامن کی کلائی تھامی یہ سب اچانک سے ہوا تھا ابرش کو خوُد بھی احساس نہیں ہوا اس بات کا کہ وہ ضامن کی کلائی تھام چکی ہے جب ہوا تو اس نے ضامن کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"مس ملک آپ شاید جان بُوجھ کر کرتی ہیں یہ سب۔۔" ضامن بھی پھر ضامن تھا اس نے خوب جلایا تھا ابرش کو ابرش نے آنکھیں سکیڑتے بمشکل خود پہ ضبط کیا وہ کچھ ایسا ویسا بول کر ضامن کو مزید ناراض نہیں کر سکتی تھی۔

"سر آپ کچھ زیادہ ہی نیگٹو سوچتے ہیں ایسا کچھ نہیں ہے میرے لبوں سے پھسل گیا آپ لے کر جا رہے ہیں مُجھے مینشن یا پھر میں ڈرائیور کو کال کروں۔۔۔!؛" ابرش مزید وقت نہیں ضائع کر سکتی تھی پہلے ہی بہت دیر ہو چکی تھی۔

اسے جلد از جلد گھر پہنچنا تھا یہ ہی نہ ہو کہ اس کے جانے تک کیک ہی کٹ ہو چکا ہو۔

"واٹ؟ ڈرائیور۔۔۔؟" ضامن کا دماغ گھوما تھا ابرش کے ہونٹوں سے ڈرائیور کا نام سن کر۔

"ہاں تو آپ نہیں لے کر گئے تو مجبوراً مجھے ڈرائیور کو کال کرنی پڑے گی۔۔۔!؛" ابرش ضامن کے چہرے کے تاثرات کو بغور دیکھ رہی تھی آیا کہ وہ مان رہا ہے یا نہیں لیکن وہ کچھ اندازہ نہیں لگا پائی۔

"آپ کی ہمت کیسے ہوئی ڈرائیور کا نام بھی لینے کی مس ملک؟ آپ میری بیوی ہیں َآپ کے ساتھ ہر جگہ میں جاؤں گا کوئی اور کیسے جا سکتا ہے۔۔۔!؛" وہ دھاڑا ابرش نے سہمتے دیوار کے ساتھ لگتے اپنے سینے پہ ہاتھ رکھا تھا نجانے غصہ کیوں آیا تھا ضامن کو اس قدر حالانکہ اس نے جنرل بات کی تھی اگر ضامن نہیں جا رہا ہے تو وہ ڈرائیوروں کے ساتھ چلی جائے گی۔

"آپ مان نہیں۔۔!؛"

"میں انکار کرونگا تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ آپ کی بھی ایرے غیرے کے ساتھ منہ اٹھا کر چل پڑیں گی آئندہ ایسا کچھ بولنے سے پہلے سوچ لیجیے گا ویٹ کریں آرہا ہوں میں۔۔۔!؛" وہ جو ابرش کو زچ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا ابرش کی باتوں سے اس کا خوُد کا خون جل رہا تھا۔

"آپ ساتھ میں میرے ساتھ جائیں گے۔۔۔؟" ابرش کو یقین نہیں ہوا تو کنفرم کرنا چاہا لیکن ضامن کی آنکھوں میں چھلکتی سرخی سے نظریں چرا کر وہ پیچھے ہو گئی ضامن کمرے میں چلا گیا۔

وآپس آیا تو بلیک کلر کی جینز پہ وائٹ ٹی شرٹ پہنے ہاتھ میں فون تھامے تیار تھا ابرش کی نظر اس پہ پڑی تو پلٹنا ہی بھول گئے وہ خوبصورت لگ رہا تھا ابرش تو پہلے ہی اس کی دیوانی تھی۔

اس پر سے نظریں ہٹانا مشکل ہو گیا تھا ضامن اس کی بے خودی نوٹ کر چکا تھا۔۔۔

ابرش اس پر سے نظریں نہیں ہٹاتی تھی اسے کتنے ہی لمحے دیکھتی رہتی تھی اور ضامن اس لڑکی کی دیوانگیٔ خود کے لیے دیکھتا یقین نہیں کر پاتا تھا کہ کوئی انسان اس کو اتنا پیار بھی کر سکتا ہے ابرش نے بھلے آج ماضی کے زخم ادھیڑ دیئے تھے لیکن جو اس نے ہال میں کہا وہ کہیں نہ کہیں ضامن کے دل پہ لگا تھا وہ جانتا تھا ابرش اس کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گی۔۔۔

شاید ضامن بھی نہیں چھوڑتا لیکن عائلہ۔۔۔؟ عائلہ کو سوچتے ضامن مجبور ہو جاتا تھا عائلہ اس کی بہن یرمان جیسے انسان کے ساتھ رہے یہ ضامن کو کہاں گوارہ تھا ضامن ابرش کے ساتھ جا رہا تھا لیکِن دل میں بس یہ تھا کہ وہ صرف عائلہ سے ملے گا۔

"مس ملک آپ کا معائنہ ہو گیا ہو تو چلیں۔۔۔؟!" ضامن نے اپنی گھنی بیرڈ پہ انگلیاں سہلاتے ابرش کو دیکھا جو اب شال سر پہ بھی اوڑھ چکی تھی۔

ابرش میں جو تبدیلیاں آ رہی تھیں وہ کافی خوش آئند تھیں ضامن ایسی ہی لائف پارٹنر تو چاہتا تھا۔

ضامن اور ابرش کے درمیان مذید راستے میں کوئی بات نہیں ہوئی اب تو شام ہونے والی تھی ابرش اور ضامن جب ملک مینشن پہنچے تو پورا مینشن برقی قمقموں سے سجا ایک الگ ہی منظر پیش کر رہا تھا۔

پارٹی عروج پہ تھی ضامن کے ساتھ آندر آتے ابرش کے ہونٹوں پہ بے ساختہ مسکراہٹ آئی ضامن اس کے ساتھ تھا اور کیا چاہیئے تھا ابرش کو۔

پارٹی کے لئے ارنجمنٹ باہر لان میں کروا گیا تھا ضامن کی نظریں عائلہ کو ڈھونڈ رہی تھی سب سے بڑا جھٹکا تو ضامن کو اس وقت لگا جبکہ یرمان ملک اس کے سامنے آ کر رہا اور اس کے سامنے اپنا ہاتھ کیا آج یرمان کے چہرے کے تاثرات ہی مختلف تھے۔

ضامن کے لیے یرمان کا یہ رویہ برداشت کرنا مشکل ہو ایرمان بدل گیا تھا یا پھر بدلنے کا ناٹک کر رہا تھا لیکن اس انسان پہ ضامن اتنی جلدی بھروسہ نہیں کر سکتا تھا یرمان خصوصی کھڑا تھا ابرش اور ضامن کو ریسیو کرنے کے لیے۔

عائلہ اندر ڈیڈ اور مام کے ساتھ تھی ڈیڈ نے اُسے روک لیا کہ اُن کی بیٹی اُن کی تیاری میں ہیلپ کرے گی باہر چونکے مہمان آنے شروع ہو گئے تھے یرمان باہر آ گیا تھا یہاں پہلا ٹکراؤ ہی یرمان کا مایا سے ہؤا تھا جو سیلوز لیس

میکسی پہنے میک اپ میں خاصی پیاری لگ رہی تھی لیکِن یرمان کی نظروں کے آگے سے تو عائلہ کا حسین روپ نہیں جاتا تھا وہ کسی اور کی طرف دیکھتا کیسے۔

"ولیکم ضامن۔۔۔ آبی کیسی ہو میرا بچہ۔۔۔۔؟" ضامن سے کہتے یرمان نے ابرش کو اپنے گلے سے لگایا جس کو پہلی بار یرمان نے شال اوڑھے دیکھا تھا۔

اسے ابرش کے اندر آتی یہ تبدیلیاں بہت پسند آئی تھیں یقیناً یہ ضامن کے ساتھ کا اثر تھا ابرش بہت بدل گئی تھی۔

پہلے ایسی ڈریسنگ نہیں ہوتی تھی نہ ہی ابرش نے کبھی دوپٹے کے بارے میں سوچا اپر کلاس سے تھی یہ چیزیں شروع سے سیکھائی جاتی تو پھر اس کے آندر یہ خوُد ہی خیال پیدا ہونا تھا۔

"بھائی آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟" ضامن کے ساتھ یرمان کا اتنا آچھا توجہ ابرش سے برداشت نہیں ہوا تو پلٹتے یرمان سے پوچھا جس نے مصنوعی آنکھیں دکھائی تو ابرش کھل کھلائی تھی۔

"عائلہ کہاں ہے بھائی۔۔۔؟" ابرش نے ضامن کو یہاں وہاں دیکھتے پایا تو خوُد ہی یرمان سے عائلہ کے متعلق پوچھا جس پہ یرمان نے ایک نظر ضامن پہ ڈالی تھی۔

"وہ آندر ہے مام ڈیڈ کے ساتھ آپ جاؤ مل لو۔۔۔" یرمان کو ضامن سے بات کرنی تھی ابرش کو آندر بھیج دیا۔۔

"ضامن مُجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔!؛" ضامن کے ساتھ کھڑے ہوتے یرمان نے اپنے سینے پہ بازو باندھے تھے۔۔

"مجھ سے سالے صاحب کیا بات کرنی ہے تم نے۔۔۔!" ضامن نے حیرت کا اظہار کیا۔

"بہنوئی بھی لگتا ہوں ضامن۔۔۔" یرمان نے جتایا اور اس رشتے کا حوالہ ہی تو ضامن کو پسند نہیں تھا وہ اپنی بہن سے بات کرنے کو ترس گیا تھا۔

"تو پھر۔۔!؛" ضامن نے اپنی سائیڈ گردن رب کی یہ وہ تبھی کرتا جب اس نے اپنی گھبراہٹ اور اکتاہٹ پہ ضبط کرنا ہوتا تھا۔

"ائم سوری ضامن جو کچھ ہوا اس کے لیے معذرت۔۔۔۔ یقین مانو مجھے زرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ ابرش وہ سب۔۔۔!!"

"مسٹر یرمان یہ ہمارا پرسنل معاملہ ہے میں اسے کسی کے ساتھ ڈسکس نہیں کرنا چاہتا ہوں اُمید ہے آپ سمجھ گئے ہونگے۔۔۔!؛" کسی اور کے ہونٹوں

سے وہ سب سنتے ضامن کو شعلے سے اپنے وجود میں دہکتے محسوس ہوئے تھے آنکھیں سرخ ہوئی تھیں۔

"مجھے عائلہ کے بارے میں بھی کچھ بتانا ہے مُجھے پتہ ہے تم عائلہ کو غلط سمجھتے ہو کیونکہ عائلہ نے میڈے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا تھا لیکِن میں نے اُسے بلیک میل کیا تھا۔۔۔اگر نہیں کرتا تو شاید وہ میرے ساتھ رہنے کے لیے کبھی راضی نہیں ہوتی کبھی لیکن مُجھے وہ اپنے ساتھ چاہیے تھی تم جو بھی سمجھو لیکِن میں عائلہ سے بہت محبت کرتا ہوں مانتا ہوں جو ہوا بہت غلط ہوا لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔۔!؛" اسے ضامن کی غلط فہمی عائلہ کے لیے جو ضامن کو تھی اسے دور کرنا تھا۔

"تمھیں اب احساس ہو رہا ہے شرم نہیں آتی تمھیں یہ سب بتاتے ہوئے عائلہ کی حالت کے بارے میں شاید تم نہیں جانتے ہو وہ چھوٹی سی بات کی

ٹینشن لے تو اُس کی طعیبت شدید بگڑ جاتی ہے لیکن تم نے جو کیا اُس پہ اب افسوس ہو رہا ہے کیا فایدہ۔۔۔؟" ضامن نے آگے جگمگاتی لائٹس کو دیکھا۔

"میں جانتا ہوں آور یقین مانو بہت افسوس بھی ہے لیکِن اب عائلہ ٹھیک ہے اوُر ایک اوُر بات ہم ہنی مون پہ نہیں گئے تھے بلکے۔۔۔!؛" وہ مذید کچھ بولتا کہ مایا وہاں آگئی تھی اس لڑکی کو دیکھ کر ضامن نے لب بھینچ لیے۔

"مایا میں بیزی ہوں۔۔" درمیان میں ڈسٹرب کیے جانے پہ یرمان بمشکل خود کے غصے کو کنٹرول کر سکا تھا۔

"یرمان مُجھے بات کرنی ہے ان سے تم بعد میں بھی بات کر سکتے ہو ویسے بھی یہ اتنے خاص تو نہیں ہیں تمھارے لیے جو یہ تھوڑی دیر انتظار نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔!؛" مایا صبح سے جل بھن چکی تھی پہلے یرمان کا عائلہ کو امپورٹنٹس

دینا اور جب مایا نے عفت ملک سے کہہ کر عائلہ کو ان کے ساتھ بھجوایا تو پھر بھی یرمان اس کے ہاتھ نہیں لگ رہا تھا۔

"مایا جاؤ میں بیزی ہوں۔۔۔!؛" اب کی لہجے میں کچھ آیسا تھا کہ مایا مذید وہاں کھڑی نہیں رہ سکی اور ضامن پہ ایک نفرت بھری نظر ڈالی اور وآپس چلی گئی پہلے اس کی نفرت کی لسٹ میں صرف عائلہ تھی لیکِن اس لسٹ میں ضامن عباس کا بھی اضافہ ہو گیا تھا مایا کے ہاتھ سے سب پھسل رہا تھا کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا ورنہ اس کے لئے بہت مشکلات پیدا ہونے والی تھیں۔۔۔

"کہاں تھے ہم۔۔۔؟" مایا کے چکر میں یرمان اپنی بات بھول چکا تھا دوسری طرف ضامن کا دل جیسے کسی نے مٹھیوں میں بھینچ لیا عائلہ کی بیماری کے بارے میں سن کر وہ اتنی تکلیف میں رہی اور ضامن۔ اپنی انا کے مارے اس کے بارے میں معلوم ہی نہیں کر سکا کہ وہ کس حال میں ہے۔

"عائلہ۔۔۔!؛"ضامن نے یرمان کی بات کہاں سنی تھی اس کی نظریں تو سامنے سے آتی عائلہ پہ تھیں جو بمشکل قیوم ملک سے اجازت لیتے باہر آئی تھی جب ابرش آندر گئی تو اسے یقین ہو گیا کہ ضامن بھائی بھی آئے ہونگے ورنہ ابرش اکیلی کیسے آسکتی تھی تو قیوم ملک سے اجازت لیتے وہ یہاں آئی تھی۔

ضامن کو دیکھتے اس نے اپنا سینہ مسلا تھا ضامن نے اسے آواز دی تھی وہ بے یقین تھی آگے بڑھنے کی سکت ہی جیسے خود میں ختم ہو گئی تھی ضامن نے آگے بڑھتے اسے اپنے گلے لگایا اور اس کے بالوں پہ نرمی سے بوسہ دیا عائلہ کی کالی آنکھیں نم تھیں۔

"بھیا۔۔۔!؛" وہ ضامن کی شرٹ تھامے سسکی تھی اس کا ہر آنسو یرمان ملک کو اپنے دل پہ گرتا محسوس ہو رہا تھا اس نے مٹھیاں بند کی تھیں کوئی اور موقع ہوتا تو شائد وہ عائلہ کو ضامن کے گلے نہیں لگنے دیتا لیکن اس وقت جس قدر عائلہ پریشان تھی جتنا وہ ضامن کو یاد کرتی تھی یرمان ملک یہ نہیں کر سکا تھا وہ بس عائلہ کے آنسو پونچھ لینا چاہتا تھا۔

لیکن عائلہ اپنے بھائی کے گلے لگتے کچھ زیادہ ہی ایموشنل ہو رہی تھی ضامن نے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا کتنی تکلیف سی گزری ہو گی وہ سرجری کے دروان اور ضامن کیا کیا فضول باتیں سوچتا رہا خیر اس میں قصور بھی تو یرمان ملک کا تھا کیا ضرورت تھی اسے ضامن سے جھوٹ بولنے کی۔

"گڑیا بس رونا نہیں ہے مزید۔۔۔" ضامن اس کے آنسوؤں کو انگوٹھے سے پونچھ رہا تھا لیکن عائلہ اپنے آنسوؤں پہ پل باندھ ہی نہیں پا رہی تھی اتنے

عرصے بعد ضامن کا نرم رویہ دیکھتے وہ فل میں موجود سارا غبار ان آنسوؤں کی صورت میں باہر نکال دینا چاہتی تھی اپنے بھائی کے سینے سے لگتے وہ سب بھول جانا چاہتی تھی۔۔۔

"بھیا مُجھے معاف۔۔۔۔!؛"

"عائلہ اس بارے میں کچھ نہیں کہنا جو ہو گیا ہے بھول جاؤ میرا بچہ آپ ٹھیک ہو ناں۔۔۔!؛" عائلہ سمپل سی سادگی میں بھی یرمان کے دل میں اتر رہی تھی عفت ملک اور مایا کو تیار کرنے کے لیے یرمان نے عائلہ کو بہت کہا کہ تم بھی تیار ہو جاؤ لیکن عائلہ نے منع کر دیا اسے عادت بھی نہیں تھی تیار ہونے کی۔

اس نے بس ڈریس بدلا تھا وہ بھی یرمان نے ہی آرڈر کیا تھا اور ساتھ باقی سامان عائلہ نے پنک کلر کا سکارف کیا ہوا تھا جس میں وہ یرمان کو بہت پیاری لگی تھی۔

"بھیا آپ مجھے۔۔۔"

"عائلہ سٹاپ کرائینگ۔۔۔!؛" یہی تک تھی یرمان ملک کی برداشت وہ کب سے روتے اس کا ضبط آزما رہی تھی یرمان نے عائلہ کو کھینچ کر سینے سے لگایا تو یرمان کی اس حرکت پہ ضامن دانت کچکچا کر رہ گیا ہاں ضامن کے دل میں موجود گلٹ بھی بڑھ گیا تھا عائلہ سے رکھا آپنا سلوک یاد آیا یرمان پہ جی بھر کر غصہ بھی آیا جس نے اپنی رخصتی کروانے کے لیے اس کی معصوم بہن کا استعمال کیا ورنہ ضامن کو معلوم تھا کہ جس قدر نکاح سے عائلہ خوفزدہ تھی

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ وہ یرمان کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کرے اس فیصلے کے پیچھے چھپی وجہ تو اب ضامن کے سامنے آئی تھی۔۔

آج کے دن اس کو دو شاکنگ نیوز ملی تھیں پہلی ابرش نے ہال میں سب کے سامنے اس کو بے قصور کہہ دیا اور اب یرمان نے اس کی غلط فہمی دور کر دی عائلہ کی حوالے سے۔

"عائلہ تمھارا بھائی سب بھول چکا ہے اب تم بھی بھول جاؤ ویسے بھی ماضی کو یاد رکھنے سے کچھ حاصلِ نہیں ہوتا ہے یار۔۔۔" ضامن کی طرف دیکھتے یرمان نے عائلہ کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے تھے یہ حرکت یرمان ملک نے جان بوجھ کر کی تھی اور اس کی یہ حرکت ضامن عباس کو سلگا گئی تھی۔۔

"بھیا آپ کو۔۔۔ کیسے۔۔۔" عائلہ بے یقینی سے ضامن کو دیکھ رہی تھی یعنی اس کے بھائی کے سامنے ساری سچائی آچکی تھی اب آگے کیا ہونے والا تھا۔

"گڑیا آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ اپنی مرضی سے جو بھی فیصلہ کرو گی وہ سب کو قبول کرنا پڑے گا ورنہ ہم دوسرا راستہ اپنائیں گے۔۔۔!؛" وہ عائلہ کو بازو سے تھامے اپنی طرف کھینچ چکا تھا یرمان ملک سالے کی یہ حرکت بمشکل برداشت کر سکا تھا کیونکہ جو انسان اس کے اور عائلہ کے درمیان آئے وہ انسان یرمان ملک کو کہاں پسند تھا۔

"کیا مطلب ہے تمھارا ضامن؟ عائلہ میری بیوی ہے اور یہی رائٹلی ہے اب کیا فیصلہ کرے گی عائلہ۔۔۔!" یرمان نے کسکتے پوچھا تھا اپنے منہ سے ساری سچائی کا اعتراف تو کر چکا تھا لیکِن عائلہ کی دوری کے خیال سے جان ہوا ہوئی تھی۔

"تم نے خود بتایا عائلہ کو تم نے بلیک میل کیا تھا تو پھر اب عائلہ ہی فیصلہ کرے گی کہ اسے تُمھارے ساتھ رہنا ہے یا نہیں۔۔۔ تم زبردستی میری

بہن کے سر پہ مسلط نہیں ہو سکتے ہو یرمان۔۔۔"ضامن کی باتوں کو سن کر یرمان کے تو سر پہ لگے تلوے پہ بجھی تھی۔۔۔۔عائلہ کی دوری کے خیال نے دل میں شدت پکڑی تھی۔

وہ عائلہ کو کسی قیمت پہ خوُد سے دور نہیں کر سکتا تھا یہ بہت مشکل تھا ضامن کو سمجھنی پڑے گی یہ بات کہ میں کبھی عائلہ کو خود سے الگ نہیں کرونگا۔۔۔۔!؛"

عائلہ کو وقت چاہیے تھا اگر تو وہ وقت دینے کے لیے تیار تھا لیکن دوری برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

ضامن عائلہ کی مرضی کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا تھا ہاں اِسے ساری سچائی معلوم ہو چکی تھی لیکن وہ عائلہ کی مرضی جاننا چاہتا تھا کہ وہ کیا چاہتی ہے۔۔۔

"وہ تو اب ماضی کا حصّہ بن گیا ہے یہاں غلطیاں ہوئی ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عائلہ مجھے چھوڑ دے۔۔۔ میں یہ نہیں ہونے دوں گا عائلہ۔۔" یرمان کا غصہ بڑھ رہا تھا عائلہ کی دوری ہمیشہ ہی اس کے اعصابوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتی تھی۔

"بھیا نہیں مجھے۔۔۔ نہیں رہنا۔۔۔ ان کے ساتھ۔۔۔" عائلہ پل بھر میں ہی ضامن کے سامنے یرمان کے ساتھ رہنے سے انکار کر چکی تھی یرمان کی اتنی محبتوں کا صلہ اِسے اِس صورت میں مل رہا تھا عائلہ سے اتنی بے حسی کی توقع نہیں تھی اُسے۔

"نہیں عائلہ خبر دار جو ایسا کچھ بھی دوبارہ اپنے ہونٹوں سے نکالا تو میں برداشت نہیں کر سکوں گا۔۔۔!؛" وہ بھڑکا تھا آس پاس موجود مہمان بھی ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

یرمان نے اپنی بیرڈ پہ ہاتھ پھیرتے مٹھیاں بھینچ لی تھیں لیکن شعلہ برساتی نظریں عائلہ پہ تھیں جو اپنے بھائی کے ملتے ہی شیرنی بن رہی تھی۔

"بھیا۔۔۔"عائلہ کو اِس وقت کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اِسے بس یرمان سے دور رہنا تھا جتنا کچھ ہو چکا تھا ہاں بھلے اس کے دل میں یرمان کے لئے نرم گوشہ پیدا ہو چکا تھا لیکن پھر بھی اِسے تھوڑا وقت چاہیے تھا۔

"یرمان سر آپ کو قیوم سر بلا رہے ہیں۔۔!؛"یرمان کو میڈ نے قیوم ملک کا پیغام دیا تو وہ عائلہ کی کلائی تھامنے کی کوشش کرتے اِسے اپنے ساتھ لے جانے لگا مانو یہ خدشہ ہو کہ وہ اندر جائے گا تو عائلہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو جائے گی۔

"بھیا۔۔۔"عائلہ نے پھرتی دکھاتے خود کو ضامن کے پیچھے چھپایا تھا وہ جانتی تھی کہ مہمانوں کے سامنے یرمان زیادہ ایشو نہیں بنائے گا۔

یہی ہوا بھی تھا وہ عائلہ پہ ایک کٹیلی نگاہ ڈالتے آندر چلا گیا۔

"گڑیا یہاں آؤ۔۔۔!؛"ضامن نے عائلہ کو چیئر پہ بیٹھایا اور خوُد بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا اسے عائلہ سے بات کرنی تھی۔

"میرا بچہ بس رونا بند کرو کچھ نہیں ہو گا آپنے بھائی پہ بھروسہ ہے ناں میری گڑیا کو۔۔۔!؛"ضامن سے عائلہ کا رونا برادشت نہیں ہو رہا تھا۔

"بھیا مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے۔۔۔ آپ واپسی پہ مجھے ساتھ لے کر جائیں گے ناں۔۔؟"وہ سہمی سی اس پل ضامن کو وہ عائلہ نہیں لگ رہی تھی جو

ضامن کے سامنے اپنی ہر پریشانی چھپاتی تھی لیکن اج عائلہ کا یوں رونا ضامن کی برداشت آزما رہا تھا۔

"کیا یرمان کا رؤیہ آپ کے ساتھ نہیں ہے؟ وہ شاوٹ کرتا ہے آپ پہ؟ یا پھر کوئی پرابلم ہے بتاؤ مجھے گڑیا۔۔۔؟"

"بھیا وہ بہت اچھے ہیں بہت خیال رکھتے ہیں میرا پر مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے۔۔۔!؛" وہ ضامن کو یہ نہیں بتا سکتی تھی کہ اتنے عرصے بعد اِسے بھائی ملا تھا پہلے والا ضامن ملا تھا وہ ضامن کو کھونا نہیں چاہتی تھی کسی قیمت پہ بھی

۔

وہ یہ تک بھول چکی تھی اِس مینشن میں مایا بھی رہ رہی تھی جس کی نظریں اس کے شوہر پہ تھیں۔

"گڑیا پاسٹ میں جو ہوا وہ بالکل بھی اچھا نہیں ہوا لیکن جو انسان کی تقدیر میں لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو ساتھ لے کر جاؤں گا آنسو نہیں دیکھ سکتا ہوں آپ کی آنکھوں میں جانتی ہو ناں۔۔۔"ضامن نے اپنے انگوٹھے سے اس کے رخساروں پہ بہتے آنسوؤں کو صاف کیا تو وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔۔

"گڈ گرل پریشان نہیں ہونا ہے۔۔۔"ضامن نے اسکے رخساروں کو سہلایا دونوں اندر نہیں گئے تھے حالانکہ ابرش نے میڈ کو بھیجا بھی تھا کہ ضامن کو آندر بلا کر لاؤ لیکن ضامن نے انکار کر دیا۔

•••••

"ڈیڈ ریلکس کچھ نہیں ہو گا۔۔۔!؛"پارٹی اپنے عروج پہ تھی کیک کٹ کیا جا چکا تھا اریبہ پہنچ چکی تھی مینشن کے قریب قیوم ملک کو ڈرائیور نے بتایا تھا

یرمان اِن کے ساتھ تھا ہاں پر نظریں اِس کی عائلہ پہ تھیں جو ضامن کے ساتھ بیٹھی تھی کیک کٹ کرتے ٹائم بھی وہ سٹیج پہ نہیں آئی تھی حالانکہ اسے بلایا بھی تھا یرمان اور ابرش نے۔

ضامن اوَر عائلہ دونوں نے انکار کر دیا تھا یرمان ڈیڈ کی وجہ سے اپ سٹ تھا اُس کی طعیبت نہ خراب ہو جائے اِس لئے وہ اُنہیں اکیلا نہیں چھوڑ رہا تھا۔

جانتا تھا مام اتنی آسانی سے یہ سب قبول نہیں کریں گی اور پھر بات اگر دوسری بیوی تک ہوتی تو پھر بھی ٹھیک تھا لیکِن ڈیڈ کی دوسری بیوی پریگنٹ تھی وہ ماں بننے والی تھی جانتا تھا یہ سب ہینڈل کرنا مشکل ہو گا لیکن اب یہی حقیقت تھی۔

عفت ملک شوہر کو پورا پورا وقت دے رہی تھی سکن کلر کی ساڑھی میں ملبوس بالوں کا جوڑہ بنائے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔

پہلی بار تھا وہ پوری پارٹی میں قیوم ملک کے ساتھ رہی تھیں ورنہ پہلے تو ہر بس چند لمحوں کے لیے پارٹی میں آتی تھیں اور پھر واپس چلی جاتی تھیں لیکن اب تو وہ بدل چکی تھیں۔

پر وہ یہ نہیں جانتی تھیں کہ اب اُنہیں اس بدلنے کا کوئی فایدہ نہیں تھا کیونکہ قسمت ان کے حصے میں خسارہ لکھ چکی تھی۔

"قیوم آپ پریشان لگ رہے ہیں۔۔۔!؛" وہ کب سے شوہر کو پریشان دیکھ رہی تھیں لیکن اب ان کی بس ہوئی تھیں وہ قیوم ملک کے قریب ہوتے پوچھ رہی تھیں مایا ان کے اوُر قیوم ملک کے ساتھ تھی۔

عائلہ کو تو اِنہوں نے کسی مہمان سے نہیں ملوایا تھا وہ اسے اپنی بہو ہی نہیں مانتی تھیں تو پھر ملوانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

"آپ کا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔!؛" قیوم ملک آگے ہی پریشان تھے مذید عفت ملک کے سوال پوچھنے پہ انہیں مزید غصہ آیا جب کہ ان کے اتنے خشک لہجے پہ عفت ملک نے آس پاس دیکھا کوئی بھی مہمان ان کی طرف متوجہ نہیں تھا انہوں نے شکر ادا کیا۔

"قیوم کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ ہم پارٹی میں کھڑے ہیں اِس بات کا لحاظ ہی کر لیں۔۔ کم سے کم مہمان کیا سوچیں گے ہمارے بارے میں۔۔۔!" وہ افسوس سے بولی تھی۔۔ تو قیوم ملک طنزیہ ہنسے۔

"خود پہ آئی تو کتنی فکر ہو رہی ہے آپ کو۔۔ کبھی یہ سوچا ایسی کتنی ہی پارٹیز میں نے اکیلے اٹینڈ کی وہاں بھی اتنی ہی باتیں بنی میری بیوی کی غیر موجودگی پہ۔۔۔ آپ کو کبھی احساس ہوا۔۔؟" وہ ملامت زدہ سے ہوئے آگر عفت ملک اپنی زمہ داریاں پوری کرتی تو آج ان کی زندگی میں شاید اریبہ ہوتی ہی

نہیں لیکن اب وہ یوں ایسے مقام پہ آکر اریبہ کو چھوڑ نہیں سکتے تھے وہ ان کے بچے کو جنم دینے والی تھی ان کے بچے کی ماں بننے والی تھی۔

"قیوم میں شرمندہ ہوں میں ایک اچھی بیوی نہیں بن سکی ہوں لیکن آپ بار بار یہ احساس دلا کر مجھے شرمندہ کیوں کرتے ہیں۔۔۔!؛"ان کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں وہ قیوم ملک کی بے رخی نہیں سہ سکتی تھیں۔۔

-

"آپ کاش پہلے سمجھ جاتی تو آج یہ سب نہیں ہوتا میں شرمندہ ہوں آپ سے معاف کر دیجیے گا۔۔۔!؛"اریبہ اب مینشن کے آندر داخل ہو چکی تھی گارڈز انہیں منٹ منٹ کی خبر دے رہا تھا وہ عفت ملک کا مجرم سمجھ رہے تھے خود کو کاش کہ ماضی میں جو ہؤا وہ نہ ہوتا آج جیسے عفت ملک ان کی

بچوں کی فکر کر رہی ہیں ماضی میں بھی کرتی ایک بیوی ہونے کا فرض نبھاتی تو ان کی لائف صرف عفت ملک ہوتی کوئی دوسری عورت نہیں۔

"کیا مطلب ہے آپ کا قیوم۔۔۔!؛" ان کے معافی مانگنے پہ وہ الجھ چکی تھیں قیوم ملک کا رویہ ان کی سمجھ سے باہر تھا عفت ملک کی نظر جیسے ہی سامنے کی اٹھی اریبہ کو دیکھ کر ان کی نظروں میں حیرت ابھری تھی وہ کون تھی شائد کوئی مہمان۔۔۔!؛

لیکن وہ سٹیج کی طرف کیوں آ رہی تھی اُس لڑکی کی نظریں اِن کے شوہر پہ کیوں تھیں۔

اریبہ نے ایک بہت ہی خوبصورت شال سے اپنا بھرا بھرا وجود چھپایا ہوا تھا وہ ڈھیلی ڈھالی سی وائٹ کلر کی فراک میں ملبوس تھی۔۔۔

"لڑکی کون ہو تم۔۔۔؟" اریبہ قیوم ملک کے سامنے آکر رکی تھی وہ تو حیران تھی اِسے جب ملازمہ نے بتایا کہ قیوم سر نے آپ کو مینشن میں بلایا ہے کئی لمحے تو وہ یقین نہیں کر پائی تھی۔

اِس نے خوابوں میں بھی کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ کبھی ملک مینشن جائے گی وہ بھی قیوم ملک کی بیوی کی حیثیت سے۔

ہاں قیوم ملک کی اسسٹنٹ کے طور پہ اِس نے بہت سی پارٹیز اٹینڈ کی تھیں لیکن آج یہاں وہ پہلی بار آئی تھی یرمان نے بھی اریبہ کو دیکھ لیا تھا۔

ابرش ضامن اور عائلہ کے ساتھ بیٹھی تھی کیک کٹ کرتے وہ نیچے چلی آئی تھی یرمان البتہ وہیں موجود تھا۔۔ وہ مائیک اٹھائے قیوم ملک کی طرف بڑھا تھا ہاں یہ انوسمنٹ وہ بھی کر سکتا تھا لیکِن وہ چاہتا تھا کہ ڈیڈ خوُد سب کو بتائیں اپنی بیوی کے بارے میں۔۔

یرمان نے کوشش کی تھی کہ وہ ابرش سے اِس بارے میں بات کر لے پارٹی سے پہلے لیکن نہیں کر سکا۔

"یرمان تم جانتے ہو اِس لڑکی کو؟ کون ہے یہ؟ قیوم انکل کے قریب۔۔۔؟" مایا اریبہ کو قیوم ملک کے سامنے دیکھتے پوچھنے لگی تھی یرمان نے دانت کچکچائے تھے وہ مایا کے کسی فضول سوال کا جواب نہیں دینا چاہتا تھا اسے ڈیڈ کی فکر ہو رہی تھی۔

"یرمان خاموش کیوں ہو؟" مایا نے پھر پوچھا قیوم ملک کے ہاتھ میں مائیک تھا اریبہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا بولنے والے ہیں یرمان کو وہ جانتی تھی آفس میں جاتا تو دیکھتی تھی وہ اُسے۔

"لیڈیز اینڈ جینٹلمنٹس۔۔۔ اٹینشن پلیز۔۔۔!؛" قیوم ملک کی چنگارتی آواز نے پارٹی میں موجود تمام افراد کو ان کی طرف متوجہ کیا تھا۔

سٹیج پہ عفت ملک یرمان ملک اوُر مایا کے ساتھ کسی انجان لڑکی کو دیکھ کر تقریباً سبھی لوگوں کی آنکھوں میں حیرت ابھری تھی۔

"قیوم یہ سب کیا۔۔۔؟"

"مام خاموش رہیں آپ۔۔۔!؛"عفت بیگم کو یرمان نے خاموش کروادیا تھا ڈیڈ کی طعیبت کے پیشِ نظر وہ نہیں چاہتا تھا کہ کچھ الٹا سیدھا ہو۔

"بھائی یہ سب کیا ہے۔۔۔؟"ابرش سٹیج پہ آگئی تھی اُسے بھی لگ رہا تھا کہ کچھ ہے جو وہ مس کر رہی ہے اوُر ضامن کی موجودگی آگر کچھ آیسا ویسا ہو گیا تو کیا ہو گا۔

"میٹ مائی وایف اریبہ قیوم ملک۔۔۔!؛" قیوم ملک نے گہرا سانس بھرتے اریبہ کی کلائی تھامے اریبہ کو اپنے قریب کیا عفت ملک کے پاؤں سے زمین

کسکی تھی یہ محض ایک فقرہ نہیں تھا اُن کی پوری دنیا اجڑ چکی تھی قیوم ملک کسی اوٗر کے ساتھ۔

ابرش بھی پیچھے کو لڑکھڑائی تھی شرمندگی ہوئی اسے بھرے مجمعے میں ڈیڈ کی عمر تھی بھلا دوسری شادی کرنے کی اوٗر تو اوٗر اُس لڑکی سے تو شدید نفرت محسوس ہوئی جو اس کے ڈیڈ کے اتنے قریب کھڑی تھی۔۔

ضامن اور عائلہ کی حالتِ بھی ابرش سے مختلف نہیں تھی ضامن کو شدید حیرت ہوئی یہ پورا خاندان ہی اس قسم کا تھا عائلہ کو اب تو یہاں چھوڑنے کا رسک وہ لے ہی نہیں سکتا تھا....

اس کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اس عمر میں آکر اس کا سسر دوسری شادی کر چکا ہے مہمانوں میں چغل مگوئیاں شروع ہو گئی تھیں یرمان نے بے ساختہ قیوم ملک کو سہارا دیا تھا۔

جانتا تھا یہ مشکل وقت تھا ڈیڈ سب کچھ فیس نہیں کر سکتے تھے ہاں اسے بھی برا لگا تھا لیکِن وہ ٹیپکل بیٹے کی طرح اپنے ڈیڈ کے خلاف نہیں جا سکتا تھا نہ ہی وہ یہ چاہتا تھا کہ ڈیڈ کو فیل ہو کہ وہ اکیلے ہیں۔

"ڈیڈ آپ کی طعیبت ٹھیک ہے۔۔۔!؛" اریبہ کا ہاتھ قیوم ملک کے ہاتھ میں تھا لیکن قیوم ملک کی بگڑتی طعیبت کے پیشِ نظر یرمان نے ڈیڈ کو روم میں بھیجنے کا سوچا۔

"یہ آپ کیسے کر سکتے ہیں قیوم۔۔۔؟" عفت ملک صدمے میں تھی پہلے تو کتنی ہی دیر خاموش رہی لیکن اب ہوش میں آتے وہ قیوم ملک کا گریبان جکڑ چکی تھیں کہاں سوچا تھا یوں بھرے مجمعے میں اتنی زلت کا سامنا کرنا پڑے گا انہیں یہ تو شکر تھا کہ میڈیا پارٹی میں انوائیٹڈ نہیں تھا ورنہ سچویشن مزید گھمبیر ہو جاتی۔

"مام ڈیڈ کی طعیبت کا تو لحاظ کر لیں آپ۔۔۔!؛" یرمان کی سپورٹ اس وقت قیوم ملک کو حاصل تھی۔

"تم بھی اپنے ڈیڈ کے ساتھ ملے ہوئے ہو یرمان تمھیں ایک بار بھی اپنی مام کا خیال نہیں آیا کیوں کیا آپ نے ایسا۔۔۔ میرے سر پہ سوتن جیسا عذاب مسلط کر دیا قیوم میں مانتی ہوں میں اپنی زمہ داریاں نہیں نبھا سکی لیکن آپ۔۔۔" وہ منہ پہ ہاتھ رکھتے سسکی تھیں قیوم ملک طنزیہ ہنسے اب جا کر احساس ہو رہا تھا عفت ملک کو جبکہ اب کوئی فایدہ نہیں تھا۔

مہمان آہستہ آہستہ جا چکے تھے اب فیملی کے لوگ ہی بچے تھے۔

مہمانوں میں ہی عائلہ اور ضامن بھی نکل گئے تھے یرمان جو ڈیڈ کے ساتھ تھا اُس نے شائد دیکھا نہیں وہ تو اب نظر پڑی تھی اور عائلہ ضامن غائب

تھے وہ تیزی سے سٹیج سے اترتے نیچے آیا ویٹر سے معلوم کیا تو ویٹر نے بتایا سب لوگ جا چکے ہیں۔

ابرش کو ضامن کا ہوش بھی نہیں رہا تھا وہ ایک طرف کھڑی خالی خالی نظروں سے اپنے ڈیڈ کو دیکھ رہی تھی اتنی سبکی فیل ہو رہی تھی سب کے سامنے۔۔۔۔۔۔وہ ڈیڈ سے خفا ہو چکی تھی پوری طرح سے اور اب اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ملک مینشن واپس نہیں آئے گی۔۔۔

"ابرش۔۔۔!؛" قیوم ملک کو عفت ملک کی فکر نہیں تھی اُنہیں بس اپنے بچوں کی فکر تھی اریبہ بیوی تھی تو ابرش بیٹی۔۔ان کے بچوں کے ساتھ پہلے ہی بہت برا ہو چکا تھا۔

"پاڈ مت آئیں آپ میرے۔۔۔!؛" وہ پیچھے ہوئی تھی اریبہ نے پہلی بار ابرش کو دیکھا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں خوُد کے لئے نفرت دیکھ کر اس

کے دل کو کچھ ہوا ابھی تو فکر عفت ملک کی طرف سے ہو رہی تھی یہ عورت اتنی آسانی سے خاموش بیٹھنے والوں میں سے نہیں تھی کچھ نہ کچھ تو کرنے والی تھیں۔

"آبی میری جان۔۔۔میری پوزیشن۔۔۔سمجھے کی کوشش۔۔۔"

"کیا پوزیشن سمجھنے کی کوشش کروں ڈیڈ۔۔۔نانا دادا بننے کی عمر میں آپ باپ بن رہے ہیں۔۔۔مام کا خیال بھی نہیں آیا آپ کو۔۔۔ہاں مام نے بہت سی غلطیاں کی ہیں لیکن اس کا یہ مطلب تو ہر گز نہیں تھا کہ آپ ان کے سر پہ سوتن ہی مسلط کر دیں۔۔۔"ابرش چلائی تھی اس کا گلہ خشک ہو گیا تھا۔

ایک عورت تھی اپنی مام کا درد سمجھ سکتی تھی جب وہ ضامن کے قریب کسی دوسری لڑکی کو برداشت نہیں کر سکتی تھی تو پھر مام کیسے ڈیڈ کے آس پاس کسی دوسری عورت کو برداشت کر سکتی تھیں۔

"ابرش آپ لوگوں کے سامنے ہے سب کچھ۔۔۔" قیوم ملک کو افسوس ہوا تھا ابرش ان کو سمجھ ہی نہیں رہی تھی حالانکہ انہیں لگا تھا یرمان کو سمجھانا مشکل ہو گا پر یہاں تو ابرش ان کے خلاف ہو گئی تھی.

"میں جا رہی ہوں کبھی نہیں آؤں گی یہاں۔۔۔!؛" وہ ڈیڈ سے ناراض ہی وہاں سے نکل آئی تھی۔

ضامن اور عائلہ نہیں تھے یعنی وہ جا چکے تھے اسے ضامن سے اتنی بے حسی کی توقع نہیں تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ ایسی صورتحال میں ضامن اسے اکیلا چھوڑ دے گا۔

وہ اپنے آنسو ضبط کرتے ایک شکوے بھری نظر ڈیڈ پہ ڈالتے آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

"آپ کا یہ دھوکا میں بھولوں گی نہیں۔۔۔" عفت ملک سسکتے ان کی شرٹ کا کالر مٹھیوں میں جکڑ چکی تھیں مایا کا منہ ابھی تک کھلا ہوا تھا وہ عفت ملک کی وجہ سے یہاں موجود تھی اسے لگا تھا کہ عفت آنٹی اس کی ہیلپ کریں گی لیکن عفت ملک خود اتنی مشکلات میں پھنس چکی تھی۔

یہ لڑکی اریبہ مایا کو دیکھی دیکھی لگ رہی تھی لیکِن ذہن پہ بہت زیادہ زور دیتے بھی اسے یاد نہیں آرہا تھا کہ اس نے کہاں دیکھا ہے اسے۔

"بیگم آپ نے بہت سی غلطیاں کی۔۔۔ شاید یہ سب آپ کی غلطیوں کا نتیجہ ہے۔۔۔" قیوم ملک کیسے بتاتے کس سچویشن میں اُنہوں نے فیصلہ کیا تھا اریبہ سے نکاحِ کرنے کا.

"میری غلطیوں کا یا آپ کی عیاشیوں کا۔۔۔ ایک بیوی کے ہوتے دل نہیں بھرا آپ کا۔۔۔ جو ایک جوان لڑکی کے پہلو میں ڈھے گئے آپ۔۔۔!؛" وہ

سسکی تھیں ہاں وہ اپنے فرائض ادا نہیں کر پائی تھیں لیکن انہوں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ قیوم یہ سب کریں گے۔۔

"بیوی۔۔۔!؛بیوی مجھے میسر ہی کب تھی۔۔۔کب دیا آپ نے مجھے میرا حق۔۔۔کب آنے دیا مُجھے آپنے قریب۔۔۔آپ کی قربت کے لیے راتوں کو ترستا تھا کیا کرتا ایک مرد تھا جس کے کچھ جزبات ہوتے ہیں آپ تو نکل جاتی تھیں پارٹیز میں کبھی یہ سوچنے کی کوشش کی کہ شوہر کی بھی کچھ ضروریات ہیں جن کو پورا کرنا آپ کا فرض ہے۔۔۔" قیوم ملک نے ہمیشہ عفت ملک رویئے کو نظر انداز کیا۔

لیکن اج وہ عفت ملک کو یہ بتانا چاہتے تھے کہ آگر آج ان کے درمیان کوئی تیسرا وجود آیا تھا تو اُس سب میں اکیلے قصوروار وہ نہیں تھے عفت ملک بھی برابر کی شریک تھیں۔

اگر عفت ملک ان کے حق پورے کرتی تو شاید یہ نوبت ہی نہیں آتی۔

"یوں کہے ناں اپنے بھڑکتے جذبات نہیں قابو میں آرہے تھے آپ سے۔۔" وہ اپنے بال جھنجوڑ چکے تھے پارٹی شروع ہونے پہ وہ جتنی خوش اور مطمئن لگ رہی تھیں اب ان کا حلیہ اتنا ہی بکھر چکا تھا۔

"ہاں کیا غلط ہے اس میں نکاح کیا اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے۔۔۔" قیوم ملک کو کوئی ملال یا افسوس نہیں تھا کہ انہوں نے کچھ غلط کیا ہے۔

"میرے ساتھ کیوں کیا آپ نے یہ سب۔۔۔!؛" وہ اپنے آنسوؤں کو رخساروں پہ رگڑتے غمگین ہوئی تھیں۔

"آپ نے کبھی سوچا جو آپ کرتی آئی آج تک۔۔۔ ابرش اور یرمان پہ کب آپ نے دھیان دیا۔۔۔ بلکے بچے تو آپ شروع سے چاہتی ہی نہیں تھیں۔۔۔ عفت میں مانتا ہوں میں نے آپ پہ شادی کے بعد پریشر ڈالا لیکن آج ہم جس سٹیج پہ کھڑے ہیں وجہ کہیں نہ کہیں آپ ہی ہیں۔۔۔!؛" وہ تھکے سے بوجھل لہجے میں گویا ہوئے۔

"میں وجہ ہوں ناں اس سب کی۔۔۔ تو ٹھیک ہے یہ وجہ ہی میں ختم کر دیتی ہوں قیوم ملک۔۔۔۔ کیونکہ کسی اور کے ساتھ آپ کو بانٹنا بہت مشکل ہے میرے لیے لیکن آپ تو کسی اور کے ساتھ تعلق بنا چکے ہیں۔۔۔" وہ اریبہ کے بھرے بھرے وجود کو دیکھتے سلگ گئی تھیں۔

ٹیبل پہ پڑی نائف جس سے تھوڑی دیر پہلے کیک کٹ کیا گیا تھا وہ اٹھاتے اپنی کلائی پہ رکھ چکی تھیں۔

یرمان جو کب سے کھڑا عائلہ کے متعلق سوچ رہا تھا اُس کی نظر عفت ملک پہ پڑی تو تیزی سے عفت ملک کی طرف بڑھا تھا جو بھی تھا ماں تھیں کیسے دیکھ سکتا تھا وہ انہیں تکلیف۔

"مام چھوٹیں یہ کیا کر رہی ہیں آپ۔۔۔؟" قیوم ملک یرمان کی آواز سنتے ہوش میں لوٹے تھے ان کے قدم جیسے زمین میں جکڑے تھے عفت ملک سے کبھی انہیں دھوما دھار محبت تھی ہاں من پسند عورت تھی ان کی لیکن آج زندگی میں اتنی الجھنیں آچکی تھیں اتنے فاصلے پیدا ہو چکے تھے جو شاید کبھی ختم نہیں ہو سکتے تھے۔

اب تو قیوم ملک کو عفت ملک کی حالت دیکھ کر پل بھر کے لیے برا لگا تھا لیکِن پھر جب اپنا راتوں کو بے چینی سے کروٹیں بدلنا رات رات بھر اپنے جذبات سے لڑنا یاد آیا تو وہ خوُد پہ بے حسی کا خول چڑھا گئے تھے جانتے تھے کہ اگر وہ

عفت ملک کے قریب گئے تو انہوں نے مذید بھڑک جانا تھا تو بہتر تھا کہ انہیں یرمان ہی ہینڈل کرتا۔

"میں جان لے لوں گی اپنی۔۔۔بہت بری ہوں میں۔۔۔!؛" وہ سسکتے اپنی کلائی پہ گرفت مضبوط کر چکی کر تھیں مایا نے آگے بڑھتے انہیں روکنا چاہا لیکن وہ کسی کی سن ہی کہاں رہی تھیں۔

ان کی نظریں تو قیوم ملک پہ تھیں درد کی لہریں پورے وجود میں سرایت کر رہی تھیں یہ سوچتے کہ قیوم ملک نے اس لڑکی کے ساٹھ تعلق بنایا اس کے قریب گئے۔

وہ ایک ان دیکھی آگ میں جلتا محسوس کر رہی تھیں خوُد کو ایسی آگ جو سب کچھ جلا کر راکھ کر دیتی ہے وہ نہیں دیکھ سکتی تھیں مزید یہ سب کچھ بہت مشکل تھا قیوم ملک نے سب کے سامنے اعلان کیا تھا اس کا مطلب یہ

ہی تھا کہ یہ لڑکی اب یہیں رہنے والی تھی اس مینشن میں وہ بھی ان کی سوتن کے روپ میں۔

یہ ان کے لیے بہت کرنا بہت مشکل تھا ان کے شوہر نے ان کے برابر کسی اور کو لا کھڑا کیا تھا ان کا تو پورا وجودِ ہی سلگ رہا تھا۔

"نہیں مام یہ کیا پاگل پن ہے یہ مجھے دیں۔۔۔" قیوم ملک خاموش تھے یرمان اپنے طور پوری کوشش کر رہا تھا کہ وہ مام سے چھڑی لے سکے لیکن وہ اس قدر جذباتی ہو رہی تھیں کہ کوئی بعید نہیں تھی وہ کلائی ہی کاٹ دیتی۔

"ہاں ہو چکی ہوں میں پاگل۔۔۔ یرمان تمھارے باپ نے مجھے پاگل کر دیا ہے میں مار ڈالوں گی خود کو۔۔" وہ یرمان سے سنبھالی نہیں جا رہی تھیں۔

قیوم ملک نے آگے بڑھتے اُنہیں اپنے حصار میں لیا تو ان کا مزاحمت کرتا ہلتا وجود ساکت ہوا تھا۔

"آپ میرے ہیں۔۔۔!!" وہ ایک پل کے لیے جیسے سب بھولتے ان کی گردن میں منہ دیتے ان کے گرد حصار بنا چکی تھیں۔

جیسے یہ ڈر ہو کہ اریبہ قیوم ملک کو چھین لے گی ان سے۔

قیوم ملک کا وجود آندھیوں کی زد میں آیا تھا کہاں دیکھا تھا اتنا جزباتی پن عفت ملک کا اور اریبہ وہ سلگ گئی تھی عفت ملک اور قیوم ملک کو ایک دوسرے کے قریب دیکھ کر۔

اس کا شوہر تھا وہ بھی بیوی تھی کیسے برداشت کر سکتی تھی کہ قیوم عفت ملک کو بانہوں میں بھرے اس کی نظریں یرمان پہ تھیں وہ چاہتی تھی کہ یرمان کی

سپورٹ جیسے اب تک قیوم ملک کو حاصل ہے آگے بھی قیوم ملک کو ہی حاصل رہے عفت ملک کو اگر بیٹے کی سپورٹ مل جاتی تو عفت ملک کے قدم ملک مینشن میں مزید مظبوط ہو جانے تھے۔

وہ قیوم ملک کو پا نہیں کھونا چاہتی تھی قیوم ملک کو پانے کے لیے بہت کچھ کھویا تھا قیوم ملک کو کسی قیمت پہ نہیں کھو سکتی تھی۔

فحال تو یہ ہی کافی تھا کہ وہ ملک مینشن میں آچکی تھی لیکِن اس کے پاس پلان بی ہمیشہ سے موجود تھا ضرورت پڑنے پہ وہ پلان بی ہی استعمال کرنے والی تھی۔۔۔

وہ اپنی گردن سہلاتے اپنے آندر اٹھتے لاوے کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی قیوم ملک واقف تھے کہ اریبہ ان کے لیے پوزسیو ہے پھر وہ کیوں عفت ملک کو اپنے قریب کیے ہوئے تھے۔۔۔

اریبہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے وہ رونا چاہتی تھی ہاں خوشی ملی تھی کہ قیوم ملک نے پوری دنیا کے سامنے اپنی بیوی تسلیم کیا تھا لیکن اب۔۔۔

••••••

"عفت آنٹی پلیز یہ چھڑی پھینک دیں۔۔!؛" مایا نے اپنی طرف سے کوشش کی لیکن عفت ملک کہاں سن رہی تھیں وہ تو اس وقت قیوم ملک کو اتنی مضبوطی سے جکڑے ہوئے تھیں کہ جیسے انھیں خطرہ تھا کہ یہ لڑکی ان کے شوہر کو چھین لے گی۔۔

"عفت اندر جائیں۔۔۔!؛" قیوم ملک نے خود کو سنبھالا وہ نہیں چاہتے تھے کہ اریبہ کو ٹینشن لے جس کا اثر ان کے بچے پہ پڑے۔

"آپ اس لڑکی کے لیے مُجھے بھیج رہے ہیں نہیں۔۔۔ نہیں میں۔۔۔ نہیں جاؤں گی۔۔!؛"وہ مزید قیوم ملک کے قریب ہو گئی تھیں۔

"مام پلیز سبھنالیں خوُد کو اب آپ اکیلی نہیں ہیں ڈیڈ کی وائف کوئی اور بھی ہے آپ کو اس بات کو تسلیم کرنا ہو گا مام ورنہ ہم سب کے لیے بہت مشکل ہو جائے گا یہاں ایک ساتھ رہنا۔۔!؛"اریبہ کی حالت دیکھتے یرمان نے بھی عفت ملک کو سمجھانے کی کوشش کی تھیُ۔۔

"یرمان تم میرے بیٹے ہو۔۔۔ لیکِن طرف داری اس لڑکی کی کر رہے ہو تمھیں میرا ساتھ دینا چاہیے۔۔۔ میرے ساتھ ذیادتی ہوئی ہے تمھارا باپ میرے سر پہ سوتن مسلط کر چکا ہے اوُر تم۔۔۔!؛" بیٹے کے رویئے نے عفت ملک کو مزید توڑ دیا تھا۔

"آپ اپنی حرکتوں پہ بھی تو غور کریں مام۔۔۔کاش کہ جو کنسرن آپ آج شو کر رہی ہیں وہ پہلے کرتی تو آج ہماری زندگی نارمل ہوتی ڈیڈ غلط نہیں ہیں غلط آپ تھیں ہمیشہ سے۔۔۔!؛" وہ جزباتی ہو اڈیڈ کی زبانی سن چکا تھا کہ مام نے کیسے ماضی میں اپنے کام کو شوہر اور اولاد سے زیادہ اہم سمجھا۔

"تم میرے بیٹے نہیں ہو یرمان۔۔" وہ چیخی تھیں اریبہ اور مایا خاموش کھڑی تھیں یہ الگ بات تھی کہ اریبہ کے دل میں وبال اٹھ رہا تھا قیوم ملک کی بانہوں میں عفت ملک کو دیکھ کر۔

"مام آپ نے کبھی اولاد کو وقت دیا۔۔۔؟" وہ عفت ملک کو آئینہ دکھا رہا تھا تلخ حقیقت بتا رہا تھا عفت ملک نے بے ساختہ قیوم ملک کے حصار سے نکلتے بیٹے اور شوہر کو دیکھا یرمان کی باتوں سے وہ شرمندگی میں گڑ رہی تھیں۔

"آپ نے میرے بیٹے کو میرے خلاف کیا ہے ناں قیوم۔۔ تاکہ آپ کی یہ دوسری اس مینشن میں رہ سکے۔۔۔ لیکن آپ کی بھول ہے یہ میرا گھر ہے عفت ملک کا میرے گھر میں وہی رہے گا جسے میں دکھوں گی سمجھے آپ۔۔۔ نکال باہر کروں گی میں اس لڑکی کو۔۔!؛" وہ جارحانہ تیور لیے اریبہ کی طرف بڑھی تھیں لیکن ان کے اریبہ کے قریب جانے سے پہلے ہی قیوم ملک اریبہ کو اپنے حصار میں لے چکے تھے اریبہ ان کے سینے سے لگتے سسکی تھی۔

"آپ صرف میرے ہیں اسے دور کریں خود سے۔۔" عفت ملک کے پورے وجودِ میں شعلے سے بھڑکے تھے قیوم ملک کے معاملے وہ ہمیشہ سے جذباتی رہی تھیں اور ان کو غلط فہمی تھی کہ قیوم ملک ان کے علاوہ کبھی کسی دوسری عورت کی طرف دیکھیں گے بھی۔

"اریبہ میری بیوی ہے عفت آپ بھی میری بیوی ہیں مَیں دونوں بیویوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرونگا لیکن اس گھر میں کوئی بدمزگی نہیں ہو گی میں پہلے بتا رہا ہوں آپ کو اریبہ کو قبول کرنا ہو گا۔۔" قیوم ملک نے اپنی بیرڈ سہلائی معاملہ مزید گھمبیر ہوتا جا رہا تھا اُنہیں کچھ نہ کچھ کرنا تھا۔

"کتنی آسانی سے آپ نے کہہ دیا کہ آپ کی بیوی ہے یہ لیکن میں برداشت نہیں کر سکتی ہوں نہ ہی برداشت کروں گی یہ لڑکی یہاں نہیں رہے گی۔۔!؛" وہ اریبہ کو کسی صورت ملک مینشن میں رکھنے کے لئے راضی نہیں تھیں۔

"مام یہ یہیں رہی گی آپ کو یہ بات قبول کرنی ہو گی ڈیڈ آپ انہیں آندر لے جائیں ان کی طعیبت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے اتنی دیر کھڑا رہنا ان کے لیے ٹھیک نہیں ہے مام کو میں سنبھال لونگا۔۔۔!؛" قیوم ملک کو اریبہ کو آندر

لے جانے کا کہتے یرمان عفت ملک کو اپنے حضور میں لے چکا تھا جو تیزی سے اریبہ اور قیوم ملک کی طرف بڑھ رہی تھی۔

کوشش جیسے انہیں آندر جانے سے روکنی کی تھی۔

"میں نہیں برداشت کر سکتی ہوں۔۔یرمان بہت مشکل ہے یہ تم سمجھاؤناں اپنے ڈیڈ کو۔۔۔۔"عفت بیگم نے اپنا ماتھا مسلا تھا۔

"مام اب یہی حقیقت ہے آپ کو قبول کرنی پڑے گی آپ چاہتی ہیں ناں آپ کا بیٹا آپ کے ساتھ رہے۔۔؟"اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا تو عفت ملک نے سر ہلایا تھا وہ یرمان کو نہیں کھو سکی تھی شوہر تو پہلے ہی کھو چکی تھی اب بیٹا بھی ان کے خلاف ہو جاتا تو پھر ان کا یہاں رہنا مشکل ہو جانا تھا۔

"تو پھر آپ کو میری بات ماننی ہو گی مام۔۔۔ آپ بس یہ سوچیں کہ آپ کا بیٹا آپ کے ساتھ ہے وہ لڑکی ڈیڈ کی بیوی ہے اسے بھی اس کا حق ملنا چاہیے۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا تو عفت ملک نے نفی میں سر ہلایا تھا یہی تو برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔

"بہت مشکل ہے یرمان۔۔۔" وہ سسکی تھیں۔

"آپ کوشش کریں گے کہ ڈیڈ کو مزید پریشان نہیں کریں آپ کو ماننا پڑے گا کہ ڈیڈ آپ سے دور ہوئے کسی اور لڑکی میں انوالو ہوئے تو آپ کی وجہ سے اگر آپ ڈیڈ کی ضرورتوں کا خیال رکھتی تو آج یہ سب نہیں ہوتا آپ ڈیڈ کی محبتوں کی اکیلی وارث ہوتی لیکن آپ نے تو اپنی اولاد کو نظر انداز کیا۔۔۔" شکوہ وہ پھر بھی کر گیا تھا عفت ملک نے آپنے ہونٹوں پہ یا تھ رکھتے اپنی سسکی روکی تھی۔۔

"مانتی ہوں بہت غلط کیا میں نے ماضی میں لیکن تمھارے ڈیڈ جو کر رہے ہیں وہ ٹھیک ہے کیا۔۔۔؟" وہ رونے لگی تھیں۔

"آپ ڈیڈ کو آگر کھونا نہیں چاہتی ہیں تو جو ہو رہا ہے اسے قبول کر لیں ڈیڈ آپ کے اس ایکٹ سے شاید متاثر ہوں۔۔۔مام اب یہی رئٹلی ہے آپ جتنا مرضی واویلا مچا لیں بدل نہیں جائے گی حقیقت۔۔۔" وہ عفت ملک کو مزید کچھ کرنے سے روک رہا تھا۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ عفت ملک کچھ غلط کریں اور پھر ڈیڈ اور مام کے درمیان کے فاصلے مزید بڑھ جائیں آیسے میں مام اور ڈیڈ کا ساتھ رہنا بہت مشکل ہو جانا تھا۔

"میں نہیں بانٹ سکتی ہوں اُنہیں کسی کے ساتھ بہت مشکل ہے کیوں نہیں سمجھ رہے ہیں وہ میری حالت دیکھتے بھی اُس لڑکی کے ساتھ چلے

گئے۔۔۔"یہ دکھ ہی تو سب زیادہ کھائے جا رہا تھا کہ وہ لڑکی ان کے شوہر کو اپنی مٹھی میں کر چکی تھی اور تو اور بچہ بھی پیدا کرنے والی تھی۔

"مام آپ کو کچھ سمجھانا فضول ہے۔۔"یرمان کی بس ہوئی ابرش بھی ناراض ہو کر چلی گئی تھی عائلہ بھی غائب تھی۔

"ابرش عائلہ اور ضامن کے ساتھ گئی ہو گی۔۔"وہ بات تو عفت ملک سے کر رہا تھا لیکن سوچ میں بس عائلہ تھی اسے عائلہ سے ملنا تھا عائلہ سے دوری بہت مشکل تھی وہ آج رات عائلہ کو یہ واضح کرنے والا تھا کہ دوری وہ برداشت نہیں کر سکتا ہے۔

"میرا بیٹا میرا نہ رہا میرا شوہر میرا نہ رہا میں تو خالی ہاتھ ہوں جس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔"وہ آندر چلی گئی تھیں اپنا شوہر تو اُنہیں واپس حاصل

کرنا ہی تھا اس لڑکی کا کوئی نہ کوئی بندوبست کر کے قیوم ملک صرف ان کے تھے کسی اور کے ساتھ بانٹ نہیں سکتی تھیں۔

.....

قیوم ملک اریبہ کو روم میں لے آئے یہ روم بھی انھوں نے میڈ سے کہہ کر ریڈی کروایا تھا جس روم میں وہ خود رہتے تھے وہاں تو عفت ملک رہ رہی تھیں اور وہاں وہ اریبہ کو رکھ بھی نہیں سکتے تھے نجانے کیوں عفت ملک کی حالت دیکھ کر ان کو ترس سا آیا تھا عفت ملک پہ لیکن پھر کے لگے گھاؤ بھی تو گہرے تھے وہ اریبہ کو بیڈ پہ لٹائے خوُد پیچھے ہوتے کہ اریبہ نے ان کی کلائی پکڑی۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟" وہ عفت ملک کی وجہ سے شاید خوفزدہ تھی نہیں چاہتی تھی کہ قیوم ملک اس کو چھوڑ کر جائیں۔

"میں یہاں ہوں کہیں نہیں جا رہا ہوں تم پریشان مت ہو پہلے ہی طعیبت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔" وہ اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئے تو اریبہ نے ان کے کندھے پہ سر رکھ دیا تھا وہ اس کی پیٹھ سہلانے لگے۔

"آپ کو نہیں لگتا عفت ہمارے رشتے کو کبھی قبول نہیں کریں گی۔۔۔ وہ آپ کے لیے جنونی ہو رہی تھیں خوُد کے لئے اُن کی آنکھوں میں نفرت دیکھی قیوم ہمارا بچہ۔۔۔ مُجھے بہت ڈر لگ رہا ہے آپ مجھے واپس بھیج دیں۔۔۔ میں یہاں نہیں رہنا چاہتی ہوں۔۔۔!؛" وہ اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے سسکتے بولی تھیں۔

"وہ کچھ نہیں کریں گی بس وقتی غصہ ہے وہ بھی اتر جائے گا اریبہ تم پریشان مت ہو یہ بتاؤ کچھ کھاؤ گی کیا منگواں تُمھارے لیے۔۔۔" وہ اس کو ٹینشن میں مبتلا نہیں دیکھ سکتے تھے اس کا اثر ان کے بچے پہ بھی پڑتا۔

"نہیں آپ نہیں جانتے ہیں میں نے دیکھی ہے نفرت۔۔وہ نہیں چھوڑیں گی مُجھے قیوم۔۔۔!؛"اریبہ کی حالت دیکھ کر قیوم ملک کا دل ٹوٹا تھا تھی تو اریبہ بھی ان کی بیوی عفت ملک کے لئے دل میں پنپتے رقابت کے جزبات مزید شدت اختیار کر گئے تھے۔

"اریبہ بس مزید مجھے اپنے درمیان عفت کا نام نہیں پسند تمھیں پتہ ہے ناں جب ہم دونوں ہوں تو مطلب صرف ہم دونوں کوئی تیسرا نہیں۔۔۔"قیوم ملک نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے یہ لفظ ادا کیے تھے۔

"عفت ہمارے درمیان موجود ہے قیوم۔۔۔آپ کی بیوی ہے آپ بھلے یہ بھول سکتے ہیں لیکن میں نہیں۔۔۔مجھے بہت ڈر رہا ہے آگر ہمارے بچے کو کچھ ہو گیا تو پھر میں کیا کروں گی۔۔۔"وہ رونے لگی تھی۔

"اریبہ تم کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہو آیسا کچھ نہیں ہو گا فریش ہو جاؤ میں کھانا بھیجواتا ہوں۔۔۔" وہ اریبہ کو خود سے الگ کرتے کمرے سے نکل گئے تھے۔

اریبہ ان کی پشت دیکھ رہی تھی وہ جلدی میں باہر کیوں نکلے وہ جانتی تھی عفت ملک کے پیچھے گئے ہوں گے تھی تو وہ قیوم ملک کی محبت بھلے وہ قیوم ملک کو اپنی مٹھی میں کر چکی تھی لیکِن پھر بھی دل کو یہ ہی خطرہ لگا رہتا کہ کئیں عفت ملک اسے قیوم ملک کی زندگی سے نکال باہر نہ کریں وہ اتنی سٹرونگ تھیں کہ وہ ایسا کر سکتی تھیں۔

وہ بیڈ سے اٹھتے فریش ہونے چلی گئی کھانا کھانے کا دل نہیں تھا لیکن آگر قیوم خؤد ملازمہ کے ساتھ کھانا لے کر آتے تو پھر اسے کھانا پڑنا تھا۔

وہ فریش بیڈ کے کنارے ٹک گئی جب آدھے گھنٹے بعد میڈ کھانے کی ٹرے لیے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

"میم یہ آپ کا کھانا قیوم سر نے بھیجوایا ہے۔۔۔" میڈ نے کھانا کمرے میں رکھے ٹیبل پہ رکھ دیا اور وآپس جاتی کہ اریبہ نے اُسے روکا۔

"قیوم کہاں ہیں۔۔۔؟" دھڑکتے دل پہ ہاتھ رکھتے پوچھا ورنہ جانتی تو تھی کہ وہ عفت ملک کے ساتھ ہونگے اتنی عجلت میں کمرے سے نکلے ہی عفت ملک کی وجہ سے تھے۔

"وہ عفت میم کے روم میں ہیں۔۔۔!؛" میڈ نے مختصر سا جواب دیا اور کمرے سے نکل گئی جبکہ اریبہ نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں وہ عفت کے کمرے میں کیوں گئے یقیناً عفت کی پرانی محبت جاگ گئی ہو گی۔

"عفت اتنی بدل چکی ہے مُجھے لگا تھا پہلے والی عفت ہو گی جسے اپنے شوہر اوُر اولاد سے زیادہ اپنی این جی او میں دلچسپی ہو گی لیکن یہاں تو معاملہ ہی الگ ہے۔۔۔" نظروں کے سامنے بات بار وہ منظر آ رہا تھا جب عفت ملک قیوم ملک کے گلے لگی تھیں۔

"میں کیا کروں۔۔۔؟ وہ بھی تو قیوم کی بیوی ہے اُن کے بچوں کی ماں۔۔۔!؛ اُن محبت۔۔۔" وہ جھجنھا سی گئی تھیں دل و دماغ میں بھڑ پھڑے سے بھرے تھے قیوم کو عفت کے ساتھ سوچتے۔

وہ آپنی آنکھیں رگڑتے کچھ دیر تو کمرے کی دیواروں کو گھورتی رہی پھر کچھ سوچ کر اٹھتے وہ کمرے سے نکلی تھی۔

.....

قیوم ملک اریبہ کے کمرے سے نکلتے میڈ کو اریبہ کے لیے کھانے کا کہتے وہ عفت کے کمرے میں چلے آئے دل بے چین تھا حالانکہ اریبہ قریب ہوتی تھی تو وہ سب بھول جاتے تھے انہیں کچھ یاد نہیں رہتا تھا لیکن آج ان کا دل بے چین تھا بار بار عفت کا خیال آ رہا تھا وہ نہیں جانتے تھے کہ کیوں آج دل عفت کی طرف کھینچا چلا جا رہا تھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوئے تو عفت ملک بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹے سسکی رہی تھیں۔

ساڑھی ان کے وجود پہ بے ترتیب ہو چکی تھی بلاؤز بیک لیس تھا جسے محض ڈوریوں سے باندھا گیا تھا عفت ملک کو ساڑھیاں پسند تھیں میری بھی بہت اچھے سے کرتی تھیں پوری پارٹی میں وہ اور قیوم ملک لوگوں کی نظروں کا مرکز بنے رہے تھے۔

عفت ملک جو پوری طرح سے رونے میں مشغول تھیں ان کو قیوم ملک کی آمد کا پتہ ہی نہیں چل سکا جبکہ قیوم ملک کی نظریں ان کی دودھیا پشت پہ تھیں جو عیاں ہو رہی تھیں وہ آگے بڑھتے بیڈ کے کنارے گھٹنہ ٹکائے عفت ملک پہ جھکے تھے۔۔

"کیوں آئے ہیں یہاں۔۔؟ رہیں اُسی کے پاس۔۔۔!؛" قیوم ملک کے کولون کی مہک نتھوں سے ٹکرائی تو وہ ہنوز آنکھیں بند کیے بولی تھیں۔۔

"یہ کیا طریقہ ہے عفت۔۔؟ آپ ٹین ایجر جیسا بیہو کیوں کر رہی ہیں ساری صورتحال آپ کے سامنے ہے پھر بھی آپ کا رویہ۔۔۔؟" وہ غرائے تھا۔

"مُجھے یقین تھا عفت ملک کو پوری دنیا دھوکا دے سکتی ہے لیکن قیوم ملک نہیں۔۔۔ مُجھے لگتا تھا میں بہت خوش قسمت ہوں مجھے قیوم ملک جیسا چاہنے والا انسان ملا لیکن اب لگتا ہے میں سب سے بد قسمت عورت ہوں۔۔۔" وہ

اپنی آنکھیں رو رو کر سرخ کر چکی تھیں آنکھوں سے آنسو نکلتے ان کی کنپٹیوں میں جذب ہو رہے تھے۔

"آپ کے بارے میں میرا ابھی یہی گمان تھا لیکِن عفت آپ نے کبھی غور کیا آپ کے شوہر کو آپ کی ضرورت ہوتی تھی یرمان کی دفعہ تو میں حواسوں میں ہی نہیں تھا جب ہمارے درمیان کے فاصلے سمٹے تھے میری ضرورتیں تھیں جزبات تھے جو مجھے بے چین کیے رکھتے تھے۔۔۔ میں نے بہت کوشش کی لیکن کیا کرتا مرد تھا نہیں رکھ سکا یار خوُد پہ کنٹرول کر لیا اریبہ سے نکاح۔۔۔ آپ اپنی جگہ پہ ٹھیک ہیں لیکن جو غلطیاں آپ نے کی یہ اُن کی ہی سزا ہے۔۔۔!؛" وہ اپنی آستین سے اپنی آنکھیں رگڑتے عفت ملک کو بازوؤں سے تھامے سیدھا کر چکے تھے۔

"ہاں مانتی ہوں میں نے بہت کچھ ایسا کیا جو مُجھے نہیں کرنا چاہیے تھا آپ نے بھی تو اچھا نہیں کیا آپ جانتے ہیں آپ کو کسی کے ساتھ شئیر نہیں کر سکتی ہوں آور آپ اریبہ کے قریب گئے اتنے قریب کہ درمیان میں کوئی پردہ نہیں رہا ہو گا سچ بتائیں مجھے سے زیادہ خوبصورت ہے وہ۔۔۔" عفت ملک نے ساڑھی کا پلو کندھے سے سرکا دیا وہ شائد حواسوں میں نہیں لگ رہی تھیں۔۔۔ قیوم ملک کی نظریں ڈیپ بلاؤز نیگ پہ تھیں یہاں ابھاروں کی لکیر واضح ہو رہی تھیں۔

ان کے وجود سے اٹھتی مہک وہ پل بھر کے لیے خود پہ ضبط کھوتے ان کی جبین چومتے کہ عفت ملک نے چہرہ بے رُخی سے پھیر لیا تھا۔

"میری کیا ضرورت آپ کو۔۔۔ مل تو چکی ہے وہ لڑکی جو بچہ بھی پیدا کرنے جا رہی ہے۔۔۔!؛" وہ ان کے پاس آئے تھے اریبہ کو چھوڑ کر عفت ملک کے دل میں مٹھا سا درد آٹھا تھا۔

دل کو کچھ ہؤا یہ سوچتے کہ آج بھی وہ قیوم ملک کے لیے اہم تھیں اتنی اہم کہ وہ اریبہ کو چھوڑ کر ان کے پاس آئے تھے لیکن لڑکی تھی ہی کیوں ان کے درمیان یہ وہ برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔

"بیوی ہیں َمیری آپ۔۔۔ ویسے بھی آپ نے میری ضرورتوں کا خیال رکھ ہی کب۔۔۔ جو آپ کے آپ آؤں گا اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے۔۔۔" وہ تلخی سے بولے تو عفت ملک نے لب کاٹے۔۔

"آگر میں آپ کو آپ کا حق دوں تو پھر۔۔۔!؛" وہ نہیں جانتی تھیں کہ وہ کیا بول رہی ہیں ان کو تو بس آج کی رات اپنے شوہر کو اپنے آپس روکنا تھا تاکہ وہ اریبہ کے پاس نہ جا سکیں۔

"اب کیا فایدہ۔۔۔!؛"

"مجھ سے زیادہ خوبصورت جوان لڑکی مل چکی ہے جو یقینا مجھ سے زیادہ آپ کو ادائیں اور جلوے دکھا چکی ہے تو پھر میرا وجود اب آپ کے کسی کام کا نہیں ہے ناں۔۔۔" وہ سوالیہ لہجے میں پوچھتے اب کی بار کمرے میں کچھ تلاش کر رہی تھیں۔

"عفت دوبارہ ایسی کوئی حرکت مت کیجیے گا آپ میری بچوں کی ماں ہیں میرے لیے اہم ہیں اس حوالے سے۔۔۔!؛"

"صرف اس حوالے سے۔۔۔میں صرف بچوں کی ماں کے حوالے سے اہم ہوں اور بیوی۔۔۔؟" وہ انگلی قیوم ملک کی دھڑکنوں پہ رگڑتے چیخی تھی۔

"بیوی کے حقوق پورے کرنے کی کوشش کرونگا۔۔۔میں کوشش کرونگا کہ آپ میں اوَر اریبہ کے درمیان بیلنس رکھ سکوں۔۔۔" وہ عفت ملک کے رخساروں کو انگلیوں سے سہلاتے بس انہیں اتنی ہی تسلی دے سکے تھے۔

"قیوم اگر میں آپ کی لائف سے دور۔۔۔!؟"

"ایسا سوچیئے گا بھی مت۔۔" وہ ان کی بات درمیان میں ہی کاٹ گئے تھے۔

"میں یہاں رہ کر پل پل نہیں مر سکتی ہوں نہ ہی آپ کو کسی دوسری عورت کے ساتھ دیکھنے کا ظرف ہے مجھ میں قیوم میں بھی ایک عورت ہوں مشکل

ہے میرے لیے آپ کو اریبہ کے قریب نہیں دیکھ سکتی ہوں۔۔۔ ہمارے درمیان کوئی تیسرا کیسے آ گیا۔۔۔۔"وہ خود کو کوس رہی تھیں غلطی تو ان کی اپنی تھی کہ شوہر کو خود سے دور رکھا تو اس نے باہر ہی دوسری عورت ڈھونڈ لی۔

"عفت آپ کو ماننا پڑے گا حالات سے سمجھوتا کرنا پڑے گا کیونکہ آپ کے بار بار انکار کرنے پہ سچائی نہیں بدل جائے گی آپ میری بیوی ہیں اور اریبہ بھی میری بیوی۔۔۔"

"بس کریں میرا دل پھٹ جائے گا میں نہیں برداشت کرتی ہوں یہ زہریلے لفظ آپ صرف میرے شوہر ہیں کسی اور کے نہیں ہو سکتے ہیں سمجھے آپ۔۔"وہ تو جنونی ہو رہی تھیں۔

"کسی اور کے تو ہو چکے ہیں کسی کے ساتھ تعلق بھی بنا چکے ہیں قیوم آپ نے مجھے جیتے جی مار دیا میں اندر سے مر چکی ہوں۔۔۔" وہ اپنے لفظوں سے اپنی اندرونی ازیت بیان کر رہی تھیں قیوم ملک نے لب بھینچتے مدھم سانس بھری تھی۔

"عفت آپ کیوں بار بار خود کو ازیت دے رہی ہیں جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے مان لیں قسمت میں لکھا تھا۔۔" وہ انھیں کندھوں سے تھامے اپنے قریب کر گئے تھے نجانے کیا تھا وہ آج ان کے چہرے سے نظریں نہیں ہٹا پا رہے تھے دل عیجب سی بے چینی کا شکار ہوا تھا وہ انھیں اس ازیت میں نہیں دیکھ سکتے تھے کہاں اندازہ تھا ایسا کچھ بھی ہو گا۔

"آپ کے لیے کہنا بہت آسان ہے۔۔" وہ ان کے سینے پہ مکے مارتے چیخی تھیں ان کی چیخیں اور سسکیاں اس کمرے ہی دب رہی تھیں۔

"ہاں جانتا ہوں بہت مشکل ہے لیکن میں جانتا ہوں آپ کو یہ بات ایکسپٹ کرنے میں وقت لگے گا لیکن پھر آپ کو خود ہی احساس ہو جائے گا کہ آپ کو اب آیسے ہی جینا ہے۔۔" وہ بیڈ سے اٹھتے کہ عفت ملک نے ان کی گردن میں بانہیں ڈالتے اُنہیں اٹھنے نہیں دیا تھا عفت ملک دروازے سے تھوڑا سا پیچھے کھڑی اریبہ کو دیکھ چکی تھیں یقیناً وہ قیوم ملک کے ایسے ان کے پاس آنے پہ بے چینی ہوتی چلی آئی تھی دیکھنے۔

"قیوم مجھے ضرورت ہے آپ کی۔۔۔" انھوں نے اتنے مدھم لہجے میں کہا کہ قیوم ملک بمشکل سن سکے تھے وہ جو عفت کے سونے کے بعد کمرے سے جانے کا ارادہ رکھتے تھے ان کی آواز سنتے چھبن زدہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگے۔

"کیا ہوا۔۔؟" عفت ملک نے ان کی بیرڈ پہ انگلیاں سہلائی وہ حیران تھے اچانک سے عفت ملک کو ہوا کیا تھا وہ کیوں ایسے بیہو کر رہی تھیں۔

"مُجھے آپ کی ضرورت ہے آج کی رات مجھے چھوڑ کر نہ جائیں میرے پاس رہیں میرا حق تو کسی اور پہ لوٹا ہی چکے ہیں کم سے کم آج کی رات میرے پاس رہیں۔۔۔" وہ ان کی گردن پہ اپنی سانسوں کا لمس چھوڑتے آہستگی سے بولی تھیں بس وہ یہ چاہتی تھیں کہ قیوم ملک کی نظر اریبہ پہ نہ پڑے۔

اور یہی ہوا تھا قیوم ملک اور عفت کو اتنے قریب دیکھ کر اریبہ کا تن بدن جیسے شعلوں کی لپیٹ میں آیا تھا قیوم ملک کو وہ پوری سے اپنی خوبصورتی کے جال میں پھنس چکی تھی پھر کیوں وہ اپنی پہلی بیوی کے قریب بیٹھے تھے۔

وہ واپس کمرے میں چلی آئی مذید کچھ نہیں دیکھ سکتی تھی عفت ملک نے اُسے جاتے دیکھا تو مسکرائی تھیں۔

"تُمھیں میں ایسے قیوم کی زندگی سے نکال باہر کروں گی کہ تُو بس دیکھتی رہے گی اریبہ یہ میرے ہیں۔۔"وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھیں۔

"عفت آپ فریش ہوتے سو جائیں۔۔۔بہتر فیل کریں گی مُجھے۔۔۔!؛"

"آپ کو اریبہ کے پاس جانا ہے رائٹ۔۔؟"عفت ملک نے ان کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی۔

"ہاں تو اُس کا پہلا دن ہے یہاں عفت وہ بہت ڈری ہوئی تھی پلیز کچھ ایسا مت کیجئے گا کہ آپ میری نظروں میں گر جائیں۔۔."عفت ملک کچھ بہتر فیل کر رہی تھیں تو قیوم ملک نے سنجیدگی سے ان کو وران کیا تھا اریبہ کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ کوئی ٹینشن برداشت کر پاتی۔

"میں کیا کروں گی بس آپ میرے ساتھ رہیں میں کچھ بھی نہیں کرو نگی قیوم۔۔۔ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا آپ اریبہ کے قریب بھی جائیں۔۔۔"وہ آپنا گلہ جکڑ چکی تھیں۔

"عفت آپ کو شیئرنگ کی عادت ڈالنی پڑے گی اور اب آپ بہتر ہیں تو سو جائیں۔۔۔"

"میں نے آپ سے کچھ کہا ہے قیوم آج رات آپ یہیں رہیں گے میرے پاس۔۔۔!؛"ان کو مزید زور سے پکڑا معاوہ روم سے ہی نہ چلیں کئیں۔

"پہلے بھی تو اکیلی رہتی تھیں آپ۔۔۔ آج کیوں روک رہی ہیں مجھے۔۔۔؟"قیوم ملک اُنھیں خود سے الگ کرتے بیڈ سے اٹھتے کھڑے ہوئے تھے۔

"پہلے مجھے یہ ڈر نہیں تھا کہ میرا شوہر دوسری بیوی کے پاس جائے گا لیکن مُجھے کیا معلوم تھا کہ میرا شوہر تو دوسری بیوی کے پہلو میں ہوتا تھا۔۔" وہ بیڈ سے اٹھتے قیوم ملک کے سامنے آئی تھیں بکھری ساڑھی میں ان کا حسین سراپا دھمک رہا تھا۔

"ہاں۔۔۔ جاتا تھا اریبہ کے پاس لیکن کیوں یہ سوچنے کی ضرورت محسوس کی آپ نے عفت۔۔۔!" وہ طنزیہ بولتے باتھ روم چلے گئے وہیں کھڑے رہتے تو ان کے درمیان تلخ کلامی مزید بڑھ جاتی۔

"نہیں جانے دوں گی آپ کو اُس کے پاس قیوم آپ یہیں رہیں گے میرے پاس۔۔۔" وہ ڈریس چینج کرنے چلی گئی تھیں لیکن دل و دماغ میں صرف اور صرف اریبہ تھی جسے کچھ بھی کر انہوں نے اس مینشن سے نکالنا تھا بیٹا

اوَر شوہر دونوں ہی انکے خلاف تھے یہ تھا تو بہت مشکل لیکن وہ بھی عفت ملک تھیں اتنی آسانی سے ہار ماننا نہیں سیکھا تھا.

.....

ضامن اوَر عائلہ گھر واپس آ چکے تھے دونوں ہی اپنی جگہ خاموش تھے سوچو میں قیوم ملک تھے وہ دوسری شادی کر چکے تھے عائلہ کے لئے یقین کرنا مشکل تھا ضامن سارے راستے ابرش کے بارے میں سوچتا آیا دل نہیں مان رہا تھا اُسے اکیلا چھوڑنے کے لیے وہ اپ سٹ تھی اپنے ڈیڈ کے اس ایکٹ نے یقینا ابرش کو ہرٹ کیا تھا۔

ضامن عائلہ کو حصار میں لاؤنج میں صوفے پہ بیٹھا تھا سامنے ایل سی ڈی چل رہی تھی اوَر عائلہ خاموشی سی ایل سی ڈی کی سکرین کو دیکھ رہی تھی وہ اُس

وَقت جب واپس آ رہے تھے چاہتی تھی کہ ضامن ابرش کو بھی ساتھ لے آئے۔

ابرش کے لیے اس کے دل میں نرم گوشہ ابھر چکا تھا ہاں وہ سب بھولنے لگی تھی ضامن کے سامنے تو یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اسے ضامن کے ساتھ جانا ہے لیکن یرمان کی فکر ہو رہی تھی وہ کہاں رہتا تھا اس کے بغیر پہلے نکاح کے بعد وہ چوری آیا تھا اس سے ملنے آج آگر پھر چلا آیا تو کیا کرے گی عائلہ۔

کہیں نہ کہیں عائلہ چاہتی تھی کہ وہ نہ آئے۔

"عائلہ گڑیا آپ زیادہ مت سوچو طعیبت خراب ہو جائے گی۔۔۔ میں جانتا ہوں آپ یرمان کے ساتھ خوش نہیں تھی تبھی میرے ساتھ آنے کا فیصلہ کیا اب اگر آپ چاہو تو یرمان سے طلاق۔۔۔!؛"

"نہیں بھائی میں ایسا نہیں چاہتی۔۔۔!؛"اس کے لبوں سے اچانک سے پھسلا کہاں رہ سکتی تھی یرمان ملک سے دور یہ ممکن ہی نہیں تھا اس کے لیے۔

"تو گڑیا پھر میرے ساتھ کیوں آئی آپ۔۔؟"ضامن سنجیدہ تھا وہ عائلہ سے بات کر لے اس معاملے کو کلیئر کرنا چاہتا تھا۔

ابرش کو تو ضامن کسی قیمت پہ نہیں چھوڑ سکتا تھا اب جبکہ ابرش نے پوری یورنیورسٹی کے سامنے قبول بھی کر لیا تھا کہ اُس دن غلطی ابرش کی تھی ضامن نے کچھ نہیں کیا تھا۔

"بھیا مجھے اُن کے ساتھ ہی رہنا ہے وہ بہت اچھے ہیں میرا بہت خیال رکھتے ہیں اور آپ کو پتہ ہے اتنی مہنگی سرجری تھی جو میری ہوئی جرمنی میں۔۔۔ وہ ہر پل ہر لمحہ میرے ساتھ رہے۔۔۔ یہاں تک کہ جتنے دن ہم ہاسپٹل میں رہے اُنہوں آرام بھی نہیں کیا بھیا وہ بہت اچھے ہیں میرا بہت خیال رکھتے

ہیں اُن کا ماضی جیسا بھی تھا مجھے اس بات سے فرق نہیں پڑتا ہے لیکِن وہ میرے ساتھ مخلص ہیں آپ کو پتہ صبحِ میرے لئے اپنی مام سے بھی الجھ پڑے۔۔۔ بھیا یہ میری رائے ہے بٹ میرے لئے سب سے اہم آپ ہو جو آپ بولو گے وہ ہی کروں گی آگر آپ کو یہ رشتہ نہیں پسند تو ٹھیک ہے میں۔۔۔"

"نہیں گڑیا مجھے کوئی مسلہ نہیں ہے ہاں مجھے خوشی ہے یرمان ملک آپ کی وجہ سے خود کو کافی بدل چکا ہے وہ پہلے والا یرمان ملک نہیں رہا ہے بہت بدل گیا ہے اوُر جیسا کہ آپ بتا رہی ہو وہ آپ کا اتنا خیال رکھتا ہے تو پھر میں کیسے آپ کو یہ رشتہ ختم کرنے کا کہہ سکتا ہوں۔۔۔ آپ خوش ہو تو میں بھی خوش ہوں گڑیا۔۔۔" ضامن نے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا تو وہ مسکرائی تھی

۔

"بھیاوہ بہت خیال رکھتے ہیں بالکل آپ کی طرح۔۔۔!؛"عائلہ کے چہرے پہ یرمان کو یاد کرتے کئی رنگ پھیلے تھے جنھیں ضامن نے بغور دیکھا تھاوہ خوش تھی یہ اس کی باتوں سے صاف پتہ چل رہا تھااور جب وہ خوش تھی تو ضامن بھی خوش تھا۔

"مطلب آپ کو یرمان ملک کا ساتھ قبول ہے۔۔ آپ کو اُس کے ساتھ ہی رہنا ہے رائٹ۔۔۔؟"ضامن نے کنفرم پوچھاتو عائلہ نے سر ہلایا۔

"پھر چھوڑ آؤں آپ کو۔۔؟"

"نہیں نہیں بھیا مجھے کچھ دن آپ کے ساتھ رہنا ہے آپ کے پاس پھر چلی جاؤں گی آپ تو شادی کے بعد مجھے پرایا ہی کر چکے ہیں واپس بھیجنے کی بڑی جلدی ہے آپ کو۔۔۔؟"عائلہ نے مصنوعی ناراضگی دکھائی تھی ضامن عائلہ کو دیکھے گیا شادی کے بعد بہت بدل گئی تھی وہ۔

"نہیں گڑیا یہ آپ کا آپنا گھر ہے آپ جب تک چاہے یہاں رہو مُجھے بھلا کیا پرابلم ہو گی بلکے مجھے تو خوشی ہو گی میرے گڑیا یہاں ہو گی میرے پاس۔۔۔"ضامن کے لہجے میں محبت ہی محبت تھی۔

"بھیا میں آپ کے کھانا بناؤں پلیز منع مت کیجئے گا یرمان مُجھے کچن میں نہیں جانے دیتے نہ ہی کچھ کرنے دیتے ہیں میں بور ہو جاتی ہوں آپ کے لیے ڈنر بناؤں پلیز پلیز بھیا۔۔۔"وہ ضامن کا بازو تھامے منت کر رہی تھی ملک مینشن میں تو نوکروں کی فوج تھی وہاں اسے کام کرنے ہی نہیں دیا جاتا تھا۔

"آپ مہمان ہو کھانا میں بناتا ہوں۔۔۔!؛"ضامن کو اب عائلہ سے کام کروانا اچھا نہیں لگا تھا ہاں پہلے کی بات اور تھی لیکن عائلہ مہمان تھی جتنے دن بھی رہتی و آپس تو اس نے جانا ہی تھا۔

"نہیں یہ میرا گھر ہے اور آپ کے لئے کھانا بنا کر مُجھے خوشی ہو گی بھیا پلیز۔۔۔ میں نے ناراض ہو جانا آپ سے آگر آپ نے انکار کیا تو۔۔۔" وہ دوسری طرف منہ کر کے باقاعدگی ناراضگی ظاہر بھی کر رہی تھی ضامن مسکرایا تھا ایسے ہی نخرے دکھاتی تھی وہ بچپن سے جانتی تھی کہ ضامن اس کے نخرے اٹھائے گا بھی ضامن نے اس کے بالوں پہ بوسہ دیا۔

"زیادہ کچھ بنانے کی ضرورت نہیں ہے عائلہ بس لائٹ سا کچھ بنا دو اتنا دل بھی نہیں ہے کچھ کھانے کا۔۔۔ میں تو کہتا ہوں فوڈ پینڈا سے آرڈر کر لیتے ہیں جو آپ نے کھانا ہے۔۔۔!؛" ضامن عائلہ کو کچن میں نہیں جانے دینا چاہتا تھا عائلہ نے ضامن کو آنکھیں دکھائی تھیں۔

"آپ کو ابرش کی یاد آ رہی ہے ناں۔۔ بھائی آپ سے کچھ پوچھوں۔۔۔؟" وہ نروس ہوئی لیکن وہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ ضامن ابرش کے لیے کیسا فیل کرتا ہے۔

"پوچھو گڑیا۔۔۔!؛" ضامن نے عائلہ سے نظریں چرائی تھیں ہاں یہ سچ تھا اسے ابرش کی بات شدت سے آ رہی تھی دل چاہا رہا تھا وہ پاس ہو اور اسے بانہوں میں بھرتے اس کے آنسو اپنے لبوں سے چن لے۔

"آپ ابرش کے ساتھ خوش ہیں میں جانتی ہوں بھیا ابرش جیسی لڑکی آپ کی آئیڈیل نہیں رہی کبھی لیکن بھیا مجھے لگتا ہے۔ ہم نے ابرش کو جاننے میں غلطی کی ہے وہ ویسی نہیں ہے جیسی ہم سمجھتے ہیں آپ کو ابرش پسند ہے بیوی کے روپ میں یا پھر آپ ابھی تک کمپرومائز کر رہے ہیں مجھے سچ سچ

بتائیں۔۔۔" وہ چپ ہوئی تو ضامن کے چہرے کی طرف دیکھا جو سرخ ہوا تھا۔

یعنی وہ ابرش کے بارے میں بات ہی نہیں کرنا چاہتا تھا پر عائلہ کو کرنی تھی اسے ضامن سے جاننا تھا ابرش کے بارے میں وہ ابرش کے بارے میں کیا محسوس کرتا ہے کیا وہ ابرش کے ساتھ اس رشتے کو آگے بڑھانا چاہتا ہے یا نہیں۔

"آئی لائک ہر۔۔۔!؛" عائلہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں ضامن ابرش کو پسند کرتا تھا یہ یقین کرنا اس کے لیے بہت مشکل تھا لیکِن خوشی بھی ہوئی کہ آچھا کے ابرش اور ضامن دونوں ساتھ رہیں گے۔

"بھیا۔۔۔ آپ سچ کہہ رہے ہیں پھر آپ ساتھ کیوں نہیں لیکر آئے ابرش کو سوری بھابھی میں آج کے بعد بھابھی بولوں گی ابرش کو۔۔"وہ مسکرائی تو ضامن کے ہونٹوں کو بھی ہلکی سی مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

"وہ آپ کی اتیج کی۔۔۔"ضامن کے ہونٹوں کو بریک لگی جب نظر سامنے کھڑی ابرش پہ گئی تھیں وہ واپس آچکی تھی کب سے کھڑی تھی ضامن نہیں جانتا تھا۔

ضامن کے اچانک سے خاموش ہونے پہ عائلہ نے بھی مڑتے پیچھے دیکھا تھا اوٗر ابرش کو دیکھ کر وہ صوفے سے اٹھتے ابرش کی طرف بڑھی۔

"ابرش آپ ٹھیک ہیں۔۔۔!؛"وہ پریشان ہوئی پارٹی میں جو کچھ ہوا یقیناً وہ ابرش کے لئے برداشت کرنا آسان نہیں تھا وہ پریشان تھی شکل سے ہی لگ

رہی تھی اور ضامن کو بھی تشویش ہوئی کہ آخر کیوں وہ ابرش کو چھوڑ کر آ گئے تھے اسے ابرش کو ساتھ لانا چاہیئے تھا۔

"ٹھیک ہوں۔۔!؛" ابرش کے حلق میں آنسوؤں کا گولا سا اٹکا تھا وہ بمشکل اپنے آنسوؤں پہ ضبط کیے کھڑی تھی ڈیڈ سے بالکل بھی توقع نہیں تھی کہ وہ ایسا ویسا کچھ کریں گے۔۔

"بھائی آپ ابرش کو روم میں لے جائیں ان کی طعیبت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے میں چائے بناتی ہوں آپ لوگوں کے لئے۔۔۔" عائلہ کو لفظ نہیں ملے کہ وہ کیسے ابرش کو تسلی دے تو یہ کام ضامن کو سونپ دیا۔

دوسری طرف کو پریشانی اس بات کی تھی کہ کہیں ابرش نے اس کی اور عائلہ باتیں تو نہیں سن لی خیر ابرش کے چہرے سے وہ کچھ اندازہ نہیں لگا سکا کہ آیا ابرش اس بارے میں کچھ جان چکی ہے یا نہیں۔

"ابرش آجائیں۔۔۔پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"وہ ابرش سے کہنا چاہتا تھا کہ اس کے ڈیڈ نے یقینا کچھ سوچ کر ہی یہ سٹیپ لیا ہو گا آسے اپنے ڈیڈ سے کم سے کم ایک بات تو بات کرنی چاہیے تھی۔۔لیکن ابرش کی خاموشی اسے پریشان کر رہی تھی۔

ضامن کا نرم رویہ ابرش دیکھ کر ابرش تیزی سے اس کے سینے سے آگئ تھیں آنسو بے اختیار رخساروں پہ پھسلتے بہنے لگے تھے وہ بوکھلا گیا عائلہ ان دونوں کو چھوڑتے کچن میں چلی گئ تھی۔

"مس ملک۔۔۔"ضامن کو سمجھ نہیں آئی وہ کیسے تسلی دے ابرش کو جتنی وہ اپ سٹ لگ رہی تھی یقیناً ابرش کے لئے یہ معمولی بات نہیں تھی۔

"سر میرا دل پھٹ جائے گا۔۔۔" وہ ضامن کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑتے سسکی تھی اس نے وہیں ڈریس پہنا ہوا تھا جو ضامن کے ساتھ جاتے وقت پہنا تھا شال بھی لی ہوئی تھی۔

"ریلیکس زیادہ زور نہیں ڈالیں زہن پہ۔۔۔" وہ نرمی سے اس کی پشت سہلا رہا تھا ابرش نے اپنی ہتھیلی سے آنسو صاف کیے اسے چکر سا آیا بھوک اور خالی پیٹ ہونے کی وجہ سے اس کو شدید نقاہت محسوس ہوئی۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔ مس ملک دیکھیں جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے آپ پریشان نہیں ہوں اور ایک بار اپنے فادر سے بات کریں کیا پتہ وہ آپ سے کچھ شئیر کریں۔۔۔" وہ اسے لیے کمرے میں چلا آیا ابرش کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ زیادہ دیر تک کھڑی رہتی۔

"مجھے اُن سے بات نہیں کرنی ہے بہت غلط کیا ہے اُنھوں نے میرے ساتھ کم سے کم میرے بارے میں تو سوچ لیتے میں تو آپ کو فیس نہیں کر پا رہی ہوں آپ بھی کیا سوچتے ہونگے کس قسم کا خاندان ہے۔۔۔"وہ ضامن کا ہاتھ تھام گئی اوٗر حیرت کی بات تھی کہ آج ضامن نے اس کے ہاتھ سے اپنی ہاتھ کھینچا نہیں تھا بلکے وہ خاموشی سے ابرش کو دیکھ رہا تھا جس کی آنکھیں نم تھیں۔

اس کی نیلی آنکھیں جن میں ہمیشہ ضامن اپنا عکس دیکھتا تھا وہ آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

"میں کچھ نہیں سوچتا ہوں آپ کو بھی زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے فریش ہو جائیں۔۔۔اور ایک بار اپنے ڈیڈ سے بات کر لیں آپ۔۔۔!؛"وہ

اُسے بار بار یہی مشورہ دے رہا تھا کہ وہ اپنے ڈیڈ سے بات کر لے کم سے کم سچائی تو معلوم ہو گی.

"نہیں مجھے اُن سے بات نہیں کرنی ہے اور پلیز دوبارہ مُجھے فورس مت کیجئے گا۔۔۔"وہ اپنے بال جھنجوڑ رہی تھی ضامن سے ابرش کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی وہ کہاں دیکھ سکتا تھا ابرش کو ایسے روتا اب تو فیلنگز بھی بدل چکی تھیں۔

"نہیں کروں گا فورس۔۔۔۔میں بس یہ چاہتا تھا کہ آپ اپنے ڈیڈ سے بات کریں کم سے کم آپ کو کچھ پتہ تو چلے کہ وہ یہ سب کر کیوں رہے ہیں۔۔۔"ضامن ابرش کے قدموں میں بیٹھا ہوا تھا اس کے ہاتھ ابرش کے نازک ہاتھوں میں قید تھے۔

انہیں دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ کل تک ضامن ابرش ملک سے شدید نفرت کرتا تھا اس پل تو وہ ابرش کی فکر کرتا نظر آرہا تھا۔

"آپ یہ ٹاپک بند کریں۔۔۔" ابرش نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھا جیسے کوئی انجانی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکراتے جارہی تھی۔

"اچھا نہیں کرتا اس بارے میں بات آپ فریش ہو جائیں۔۔۔ پھر کھانا کھاتے ہیں۔۔۔" ضامن نے بات ہی ختم کر دی جب ابرش اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی تھی تو پھر ضامن نے بھی ٹاپک کو مذید کریدا نہیں ویسے بھی کچھ حاصل تو ہونے والا نہیں تھا۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔!؛" ابرش کے حلق سے ایک نوالہ نہیں اترنا تھا وہ کیسے کچھ کھاتی۔

یرمان پہ اسے حیرت ہو رہی تھی وہ ڈیڈ کو فیور کر رہا تھا اور مام...!!

ہاں مام نے اپنی زمہ داری کبھی نہیں نبھائی یرمان اور وہ بھی تو نوکروں کے ہاتھوں میں پلے بڑھے تھے لیکن جیسی بھی تھیں ڈیڈ کی بیوی تھیں پھر اُنھیں بھلا کیا ضرورت تھی شادی کرنے کی۔

اور اگر کرنی ہی تھی تو کم سے کم ان سے بات تو کرتے پہلے چھپ کر نکاح کر لیا اور پھر یوں سب کے سامنے اعلان بھی کر دیا۔

ابرش کو مینشن سے نکلتے مام کا خیال نہیں تھا جانتی تھی وہ برداشت نہیں کر سکیں گے یہ دھوکا۔

"کھانا تو کھانا پڑے گا آپ کو وہ بھی عائلہ کے ہاتھ کا بنا وہ بہت مزے کا کھانا بناتی ہے آپ ریسٹورنٹ کا کھانا بھول جائیں گی۔۔۔"وہ مسکرایا تھا۔

"آپ خوش ہیں عائلہ کو ساتھ لے آئے ہیں۔۔۔؟"ابرش کو ضامن خوش لگ رہا تھا۔۔۔

"بھیا آجائیں میں نے جلدی میں کھانا بنالیا ہے کافی لیٹ ہو گئی تھی اس لئے کچھ خاص نہیں بنا سکی ورنہ بھابھی کے لیے تو سپیشل بناتی میں آجائیں میں نے ٹیبل پہ لگا دیا ہے کھانا۔۔۔"عائلہ نوک کرتے آندر آئی ابرش اور ضامن سے کھانے کا کہا۔

"بھابھی۔۔"ابرش ریرِلب بڑبڑائی تھی۔

"آرہے ہیں گڑیا۔۔۔"ضامن نے مسکراتے جواب دیا تو عائلہ واپس چلی گئی۔

ضامن اور ابرش تقریباً دس منٹس بعد روم سے نکلے اور کچن میں آئے یہاں عائلہ ان دونوں کے انتظار میں تھی کھانے میں اس نے چکن کو بیک کیا تھا ساتھ پلاؤ اور پیسٹری جو وہ بہت جلدی بیک کر لیتی تھی سلاد اسے تو یہ کم ہی لگ رہا تھا لیکن اگر بناتی تو ضامن سے ڈانٹ پکی تھی۔

"عائلہ اتنے کم ٹائم میں نے اتنا کچھ بنالیا۔۔" ابرش عائلہ کی کوکنگ سے امپریس ہوئی تھی۔

"یہ تو بہت کم ہے ورنہ میں نے آپنی بھابھی کے لئے بہت کچھ سوچا ہوا تھا کہ فرسٹ ٹائم جب اُن کے لیے کھانا بناؤں گی تو بہت ساری ڈشز ریڈی کرونگی بٹ ارجنٹ یہی بنا سکی ہوں۔۔۔" عائلہ نے اپنے پلاؤ پلیٹ میں نکالتے مسکراتے کہا تو ابرش کے ہونٹوں سے آوو نکلا۔

"بہت ٹیلنٹڈ ہو تم۔۔۔ میرے بھائی کی تو موجیں ہیں بھئی وہ تو بہت لکی ہوئے پھر۔۔۔" ابرش کا موڈ اچھا ہو رہا تھا ضامن اور عائلہ سے باتیں کر کے۔۔

یرمان کے نام پہ عائلہ کے دن نے بیٹ مس کی تھی وہ ستمگر شدت سے یاد آ رہا تھا۔

"تھینکس۔۔۔ آپ لیں ناں۔۔۔" عائلہ اور ابرش باتیں کر رہی تھیں آور ضامن خاموشی سے ان دونوں کو سن رہا تھا ساتھ ساتھ عائلہ کے ہاتھ کا بنا کھانا انجوائے کر رہا تھا جو کتنے عرصے بعد اس نے کھایا تھا۔

"بھائی میرا ہو گیا میں روم میں جا رہی ہوں آپ پھر مُجھے بتا دیجئے گا کوفی بنا لونگی سب کے لیے۔۔۔" عائلہ کا ارادہ ضامن اور ابرش کے ساتھ کوفی پینے

کا تھا ابرش کے ساتھ اسے اجنیت محسوس نہیں ہو رہی تھی شائد یرمان ملک کی وجہ سے۔

"ہمیں کمپنی دوناں عائلہ۔۔۔" ابرش نہیں چاہتی تھی کہ عائلہ جائے آندر

۔

اور عائلہ ضامن ابرش کو تھوڑی سی سپیس دینا چاہا رہی تھی کہ دونوں آرام سے کھانا کھالیں اس کا ویسے بھی کچھ کھانے کا دل نہیں کر رہا تھا یرمان کی یاد ستا رہی تھی اُس کی شدتیں یاد کرتے سرد لہر جیسے اپنے وجود میں سرایت کرتی محسوس ہوئی تھی وہ یقیناً آیسے ضامن کے ساتھ آنے پہ خفا ہوا ہو گا لیکن ضامن کے آگے عائلہ کو کہاں کوئی نظر آتا تھا۔۔۔ وہ اپنے بھائی کے لئے کچھ بھی کر سکتی تھی۔

"نہیں مجھے فریش ہونا ہے یہ ڈریس بھی چینج کرنا ہے تھوڑا ٹائم لگ جائے گا آپ لوگ کھائیں۔۔۔"وہ رکی نہیں بلکے کمرے میں چلی گئی اور پیچھے ضامن ابرش اکیلے رہ گئے تھے دونوں خاموش تھے کوئی بھی نہیں بول رہا تھا۔

ابرش چاہتی تھی ضامن بات کرے وہ سننا چاہتی تھی اسے اس کی آواز کے سحر میں جکڑنا چاہتی تھی ضامن نے جیسے اسے سبھنالا وہ یاد کرتے اس کے دل میں گدگدی ہوئی تھی۔

"کھانا اچھا بنا ہے۔۔"کچھ دیر تو درمیان میں خاموشی حائل رہی نہیں لیکن پھر اس خاموشی سے اکتائے ابرش نے بات کا آغاز کیا۔

"ہمم عائلہ کی کوکنگ کا میں فین ہوں۔۔۔"وہ مسکرایا عائلہ کے نام پہ وہ ایسے ہی مسکراتا تھا ابرش نے کتنی بار نوٹ کیا تھا۔

"اوچ۔۔۔" ابرش بے دھیانی میں کھا رہی تھی ہونٹوں پہ دانت لگ گیا تھا وہ سلگی تھی۔۔۔

"کیا کرتی ہیں دَھیان کہاں تھا۔۔۔" اس کے ہونٹوں پہ زخم بن گیا تھا شاید کٹ لگ گیا وہ کہاں خوُد پہ دھیان دے رہی تھی اس کی نظریں ضامن پہ تھیں وہ ضامن کو دیکھ رہی تھی ضامن کے چہرے پہ پھیلی مسکراہٹ کو دیکھ رہی تھی۔

"پلیز رہنے دیں۔۔۔!؛" ضامن ابرش کے قریب ہوتے اس کے ہونٹوں کو ٹیشو سے صاف کرنے لگا اس کی بھاری انگلیاں ابرش کے رخساروں کو چھو رہی تھیں وہ گھبرا گئی جبکہ ضامن نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں۔

"آرام سے۔۔۔"ضامن نے نرمی سے اس کے ہونٹوں کو صاف کیا تھا

ضامن کا رویہ بدل رہا تھا کیا ضامن یہ سب ہمدردی میں کر رہا تھا یا ابرش کے لئے ضامن کے دل میں جذبات بیدار ہو رہے تھے۔

"سس۔۔۔"ابرش کو شدید جلن ہو رہی تھی کٹ لگنے سے اب ہونٹوں پہ وہ کوئی ٹیوب وغیرہ بھی نہیں لگا سکتے تھے سنسٹو پارٹ تھا۔

"میری طرف دیکھنے کے بجائے آگر آپ کھانے پہ توجہ دیتیں تو زخم نہیں لگتا۔۔۔"آہ ضامن اپنی ازلی روپ میں واپس آیا تھا اس نے طنز کیا ابرش کب سے یہی سوچ رہی تھی وہ کب اپنے ازلی انداز میں لوٹے گا۔

"نہیں میں تو نہیں۔۔۔"ابرش گھبرا گئی یعنی ضامن اس کی نظریں خود پہ نوٹ کر چکا تھا اسے شدید سبکی ہوئی تھی لیکن ضامن اس کا شوہر تھا۔

وہ دیکھ سکتی تھی بھرے مجمے میں بھی ضامن کو دیکھنے کا حق صرف ابرش ملک کے پاس تھا۔

"کیا آپ مجھے نہیں دیکھ رہی تھیں۔۔۔"ضامن نے جیسے اس کی چوری پکڑی تو وہ خود میں سمٹ گئی اسے سبکی بھی فیل ہوئی تھی۔

"آپ کو نہیں دیکھ سکتی ہوں کیا۔۔۔؟"ابرش نے الٹا سوال کیا تو ضامن نے ابرش کو گھورا جیسے پہلے ابرش کے سوالوں کو ضامن اگنور کرتا تھا ابرش اب یہ کام کر رہی تھی اس کے سوالوں پہ اسے ہی سوال کر دیتی تھی جس پہ وہ لب بھینچ کر رہ جاتا تھا۔

"دیکھنے سے بہتر تھا کہ کھانے پہ فوکس کرتی آپ۔۔"ضامن کھانا ختم کر چکا تھا مزید بیٹھنے کے بجائے وہ کمرے میں چلا گیا تھا۔

•••••

عائلہ اپنے کمرے میں موجود تھی ضامن اور ابرش کے ساتھ کوفی پیتے تھوڑا ٹائم سپینڈ کرتے وہ واپس کمرے میں آئی تھی اس نے روم کے دروازے کو نوک کیا اور اپنا نائٹ ڈریس نکالتے باتھ روم چلی گئی دل بے چین تھا ہاں ضامن کے ساتھ تو چلی آئی تھی لیکِن اب دل کر رہا تھا کہ یرمان کے پاس چلی جائے اُس کی جیسے عادت سی ہو گئی تھی۔

وہ باتھ لیتے فریش ہو کر اپنا پنک کلر کا نائٹ ڈریس پہنتے باتھ روم سے نکلی تو ٹھٹھک کر رکی یرمان ملک اس کے بیڈ پہ براجمان اپنے سر کے نیچے بازو رکھے شعلہ برساتی نظروں سے عائلہ کو گھور رہا تھا عائلہ کی رنگت میں زردیاں سی گھلنے لگی تھیں۔

یرمان کی آمد کی توقع نہیں تھی اسے کہاں سوچا تھا جسے سوچتے دل بے چین تھا وہ یوں سامنے ہو گا۔

وہ گیلے بالوں کو ٹاول میں لپیٹے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی تھی آگے بڑھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی پاؤں جیسے زمین میں جکڑے تھے۔

یرمان کی نظریں اس کے نازک وجود کا طوافِ کر رہی تھیں پنک کلر میں وہ کوئی نکھرا سا گلاب لگ رہی تھی لب بے چین ہوئے مقابل کی گہرائیوں میں سمائے کو وہ عائلہ کو انگلی کے اشارے سے اپنے پاس بلانے لگا تھا عائلہ نے انکار کیا وہ کیسے جا سکتی تھی شیر کے گچھے میں۔

"ڈارلنگ کم آگر میں آیا تمھارے پاس تو بہت مشکل ہو جائے گی میری وایفی کے لئے۔۔۔!؛" وہ پاؤں جھولا رہا تھا جب کہ چہرے پہ پھیلی سنجیدگی عائلہ کے لیے برداشت کرنی بہت مشکل تھی۔

"نہیں۔۔۔ جائیں۔۔۔۔ پلیز۔۔۔" آگر غلطی سے ضامن آجاتا اس کے روم میں پھر کیا ہوتا یہ انسان تو بنا انجام کی پرواہ کیے ہی چلا آیا تھا اُس دن جب یرمان عائلہ سے ملنے آیا تھا وہ ملاقات ہی عائلہ نہیں بھولی تھی کجا کہ وہ دوبارہ سامنے موجود تھا۔

"عائلہ لگتا ہے تم خوُد مس کر رہی ہو میرے جنونی رومانس کو۔۔۔ خود چاہتی ہو کہ میں تمھارے قریب آؤں اوُر تمھیں خوُد میں سمولو رائٹ۔۔۔" اس کی بے باک باتوں پہ عائلہ کو اپنے کانوں سے دھواں سا اٹھتا محسوس ہوا ہاں لیکن قدم آگے بڑھانے مشکل تھے۔

"نہیں۔۔" عائلہ نے لبوں پہ ہاتھ رکھا بالوں سے گرتا پانی اس کی گردن سے ہوتے گہرائیوں میں جذب ہو رہا تھا اس کی بھیگی گہرائیاں یرمان ملک کے لیے ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا وہ عائلہ کو ہرٹ نہیں کر سکتا تھا.

"میں نہیں چاہتا تمھیں ہرٹ کروں۔۔۔بے بی آؤ میری بانہوں میں۔۔۔ مُجھے اوَر مت تڑپاو۔۔۔" وہ بانہیں پھیلائے نظریں اس پہ گاڑ چکا تھا۔

عائلہ بھولی نہیں تھی وہ رات جب یرمان نے اسے اپنے بدن کا حصہ بنایا تھا کتنی شدت تھی اُس دن یرمان ملک کے ہر ایکٹ میں۔

"بال بال۔۔۔۔بنانے ہیں۔۔۔۔!؛" عائلہ نے بالوں کی طرف اِشارہ کیا تو یرمان نے اُسے گھورا اوَر بیڈ سے اٹھتے سیدھا ہو کر بیٹھ کر اس کے اٹھنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ عائلہ بھاگتے اس کی بانہوں میں سمائی تھی۔

یرمان نے قیمتی متاعِ کی طرف اسے خوَد میں سمٹا تھا وہ تڑپتے سسکی تھی یرمان کے ہاتھ اس کی پشت کو سہلا رہے تھے اس کے سینے سے لگتے وہ یرمان کو اپنی ناز کی کا احساس دلا گئی تھی۔

اس کی مخملی گہرائیاں اس کے بدن سے اٹھتی کستوری مہک یرمان کے حواس جیسے سن ہوئے تھے وہ عائلہ کے کو سختی سے خود میں بھینچتے اس کے نائٹ ڈریس کے آندر ہاتھ لے جاتے اس کی بل کھاتی کمر کو سہلانے لگا تھا۔

عائلہ کو یرمان کی انگلیاں اپنے بیلی بٹن میں سرسراتی محسوس ہوئی تو تڑپ کر رہ گئی یرمان نے اس کے انر کے ہک پہ ہاتھ رکھتے اسے کھولتے عائلہ کی گہرایوں پہ حق جتایا تھا.

"کیوں آئی مینشن سے۔۔۔"بہت سے حساب کتاب باقی تھے جو عائلہ سے کرنے تھے وہ عائلہ کی شرٹ کے فرنٹ پہ لگے بٹنوں کو کھوتے اسے شرٹ کی قید سے آزاد کرتے اس کی گردن کو اپنے ہونٹوں سے جامنی کرنے لگا ان کچھ ہی گھنٹوں میں پل پل مرا تھا لیکِن مقابل کو کہاں احساس اس کی حالت کا۔

"وہ۔۔۔وہ میں۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔"عائلہ کے ہونٹوں سے لفظ نہیں نکل گئے تھے یرمان کی اس قدر نزدیکی پہ اس کا پورا وجود پسینے میں بھیگ چکا تھا آنکھوں سے آنسو نکلتے کنپٹی میں جذب ہو رہے تھے۔

"بھائی کے ساتھ آنا تھا تو مُجھے تو بتاتی۔۔۔جانتی ہو مجھے تمھاری کتنی ضرورت تھی اوٗر تم مجھے اکیلا چھوڑ کر چلی آئی بہت غلط کیا تم نے عائلہ جانم۔۔۔"وہ اس کے کان کی لو کو دانتوں سے دباتے اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا عائلہ نے سہمتے اسے دیکھا عائلہ کے سیاہ نین کٹوروں میں یرمان کو اپنا آپ ڈوبتا محسوس ہوا وہ اس کی بھیگتی آنکھوں پہ ہوٗلے سے لب رکھ چکا تھا وہ سسکی تھی۔

"مُجھے۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔" وہ یرمان کے حصار میں سانس بھی نہیں لے پا رہی تھی یرمان کی گرفت اس کے گرد بہت سخت تھی جیسے وہ کچھ گھنٹوں کی دوری کے بعد عائلہ کو کھونے سے ڈر چکا تھا۔

"نہیں چھوڑ سکتا ہوں عائلہ نہیں چھوڑ سکتا ہوں اگر دوبارہ مُجھ سے دور جانے کی یا پھر مُجھے چھوڑنے کی بات کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھی میں نرمی سے ڈیل کر رہا ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم مجھے اٹیٹیوڈ دکھاؤ۔۔۔" وہ اس کو گدی سے پکڑتے اس کا چہرہ اوپر اٹھائے اس کے ہونٹوں پہ جھکتے انہیں اپنے ہونٹوں میں قید کر چکا تھا۔

لمس میں شدت تھی جنونیت تھی ایک ان چاہی تپش تھی عائلہ کی آنکھیں بے ساختہ بھیگنے لگی وہ یرمان سے اتنی شدت کی توقع نہیں کر رہی تھی وہ

کہاں اسے ہرٹ کرتا تھا بہت نرمی سے اس کے لبوں سے لپٹتے اپنی ضرورت پوری کرتا تھا۔

یرمان جس کے پچھلے چند گھنٹے جس اذیت میں گزرے میں تھے وہ بس وہی جانتا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے وجود سے کوئی سانسیں کھینچ رہا ہو عائلہ کو معلوم ہی نہیں تھا یرمان ملک اسے لیکر کتنا پوزسیو اور جنونی ہو چکا تھا۔

وہ اس کی ذرا سی دوری نہیں برداشت کر سکتا تھا عائلہ تو اتنے گھنٹے اس سے دور رہتے اس کے اندر کے جنونی انسان کو جاگا چکی تھی یرمان کتنا پوزسیو تھا یہ عائلہ جانتی ہی نہیں تھی ورنہ اب تک وہ یرمان کی نیچر کو جان جاتی تو کبھی ضامن کے ساتھ آنے کی غلطی نہیں کرتی۔

یرمان نے عائلہ کی سٹرپ میں انگلیاں پھنساتے اس کی ناز کی کو مسلا تو یرمان کی شدت پہ عائلہ سسکی تھی وہ عائلہ کے ہونٹوں پہ کٹس لگاتے اس کی گہرائیوں کو اپنے ہاتھوں سے سہلاتے جیسے عائلہ کو خود میں قید کر رہا تھا۔

عائلہ کی سانسوں کو پیتے وہ جیسے بھولتا جا رہا تھا وہ نازک جان اس کی اتنی شدتیں برداشت نہیں کر پاتی ہے ہمیشہ ہی سہم جاتی تھی۔

یرمان نے کتنے ہی لمحے اس کی سانسوں کو قید کیے رکھا اور پھر اس کے بھیگے ہونٹوں کو آزاد کیا تو اپنے ہونٹوں کی پیاس جیسے مزید بڑھ گئی تھی وہ ایک بار پھر سے اس کے ہونٹوں کو قید کرتا کہ عائلہ نے اس کے عنابی ہونٹوں پہ اپنی انگلی رکھ دی وہ مسکرایا تھا یہ مسکراہٹ بھی پر اسرار تھی۔

"آئیندہ مجھ سے دور جانے کی غلطی مت کرنا مسسز ملک میں سہن نہیں کر سکتا ہوں۔۔۔" وہ اس کے بالوں سے ٹاول نکالتے دور اچھالتا اس کے بالوں

میں چہرہ چھپائے اسے سختی سے خود میں بھینچ گیا جبکہ یرمان کی اتنی شدت پہ عائلہ کو اس کی انگلیاں اپنے گوشت میں پیوست ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔

"نہیں۔۔۔پلیز۔۔۔۔" یرمان کی قربت میں ہمیشہ ہی عائلہ کے ہونٹوں سے لفظ غائب ہو جاتے تھے وہ شدت ہی اتنی دکھاتا تھا کہ عائلہ کے لیے برداشت کرنی مشکل ہوتی تھی وہ اسے اپنے قریب کرتے اس کی موجودگی کا احساس دلا رہا تھا خود کو کہ عائلہ اس کے پاس ہے جبکہ اس کی گرم سانسوں سے عائلہ کو اپنی گردن جھلستی محسوس ہوئی تھی۔

"کتنی دفعہ کہہ چکا ہوں میری پناہوں میں یہ لفظ نہیں بولا کرو تمھارے ان ہونٹوں سے یہ لفظ زہر لگتا ہے مُجھے عائلہ۔۔۔میری بیوی میری پناہوں سے بھاگتی ہے رائٹ۔۔۔اسے میرا لمس نہیں پسند۔۔۔!؛" اس نے عائلہ کا چہرہ اپنے سامنے کیا جبکہ اس کے گیلے بالوں میں انگلیاں پھنساتے وہ اس کا چہرہ

اپنے قریب کر چکا تھا عائلہ نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا تھا ایسا تو نہیں تھا ہاں گھبرا جاتی تھی یرمان ملک کی شدتوں پہ لیکن یہ تھا کہ اسے یرمان کا لمس آچھا نہیں لگتا تھا۔۔۔۔۔

"تو پھر کیوں دور بھاگتی ہو عائلہ۔۔۔!؟" یہ سوال تو وہ نجانے کتنی بار کر چکا تھا عائلہ سے لیکن جواب نہیں مل پایا تھا عائلہ کی گھبراہٹ اس کی جھجھک کو وہ عائلہ کی گریز سمجھتا تھا جیسے اسے لگتا ہو عائلہ کو اس کا قریب آنا پسند نہیں ہے۔

"مُجھے ڈر۔۔۔"

"مجھ سے ڈر لگتا ہے۔۔۔ شوہر سے ڈر لگتا ہے۔۔۔" وہ جیسے یقین نہیں کر پایا عائلہ کا محرم تھا کوئی غیر نہیں جس سے وہ ڈر رہی تھی۔

"آپ بہت۔۔۔بے باک۔۔۔"عائلہ سے بولا نہیں گیا کیسے بتاتی اسے یرمان ملک کی شدتوں سے ڈر لگتا تھا وہ ڈر جاتی تھی جب یرمان ملک سب بھولتے اسے خود میں قید کر لیتا تھا وہ اس کے حصار میں قید اس کی شدتوں کو سہتی تھی۔

"ہاہاہا۔۔۔تو بیوی کے ساتھ ہی تو بے باکیاں کی جاتی ہیں ناں جانان۔۔۔۔ میری بیوی ہو تم اب اتنا شریف نہیں ہوں کہ بیوی بانہوں میں ہو اور میں خود پہ ضبط کر لوں یہ بہت مشکل ہے میرے لئے۔۔۔"وہ عائلہ کی سٹرپ کندھے سے سرکاتے اس کو پیچھے تکیے پہ لٹائے خود پہ جھکا تھا۔

"مُجھے بال۔۔۔بنانے ہیں۔۔۔"اسے نم بالوں سے الجھن ہوئی تھی ہمیشہ بال جلدی خشک کرنے کی عادت تھی۔

"اکھٹے خشک کر لینا۔۔۔"اِشارہ جس طرف تھا عائلہ نے سمجھتے آنکھیں بند کر لی تھیں۔

"ہم آپنے۔۔۔کمرے میں نہیں ہیں۔۔۔"احساس دلایا کہ یہاں اپنی فیلنگز پہ قابو رکھو لیکِن یرمان کہاں سننے والا تھا وہ کمرے میں تھے چاہے پھر کمرہ عائلہ کا ہو یا پھر یرمان ملک کا۔

"سوواٹ۔۔۔؟"اس کے اعترض کو سرے سے نظر انداز کر دیا عائلہ نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا تو یرمان نے عائلہ کی آنکھوں پہ آپنے ہونٹ رکھے تھے۔

"وہ آپ کے ڈیڈ۔۔۔دوسری بیوی۔۔۔"عائلہ کو سمجھ نہیں آئی وہ یرمان سے یہ سوال کیسے کرے وہ یرمان سے پوچھنا چاہتی تھی لیکِن عجیب بھی لگا تھا آ

"کیا جاننا چاہتی ہو عائلہ۔۔۔؟" یرمان کے چہرے پہ جو شرارت شوخی تھی وہ غائب ہوئی اب اس کی جگہ سنجیدگی نے لے لی تھی۔

"آپ کو برا۔۔۔ نہیں لگا۔۔۔ مطلب آپ۔۔۔ کی مام۔۔۔!؛" عائلہ نے انگلیاں چٹخاتے پوچھا۔

"برا بہت برا لگا لیکن عائلہ مجھے لگتا ہے ڈیڈ ٹھیک ہیں اُنھوں نے بہت کچھ فیس کیا مام کبھی اپنی ذمہداریاں نہیں نبھا سکی نہ بیوی کے طور پہ نہ ماں کے طور پر ڈیڈ بہت اکیلے پڑ گئے تھے اور جب مرد کی ضرورت بیوی سے پوری نہ ہو تو وہ دوسرے طریقے ڈھونڈتا ہے ڈیڈ نے بھی یہی کیا۔..." عائلہ وہ واحد انسان تھی جس سے یرمان سب کچھ ڈسکس کر سکتا تھا ورنہ اس موضوع پہ یرمان کسی سے بات نہیں کرنے والا تھا۔

"کیا مطلب۔۔۔؟" عائلہ کو کچھ سمجھ نہیں آئی تھی یرمان کی باتوں پہ وہ الجھی تھی عفت ملک کا رویہ تو اسے عجیب لگتا ہی تھا لیکن پھر بھی اسے لگا نہیں تھا کہ قیوم انکل دوسری شادی کر لیں گے۔

"مام ڈیڈ سے زیادہ اپنی این جی او پہ توجہ دیتی تھی ڈیڈ سے میری بارے میں بات ہوئی ہے اُنھوں نے مجھ سے سب ڈسکس کیا ہے اور اُنسے بات کرنے کے بعد مجھے لگتا ہے کہ وہ حق پہ ہیں ویسے بھی دوسری شادی کرنے کا حق اُن کے پاس تھا تو اُنھوں نے استعمال کر لیا۔۔۔" یرمان کی باتوں پہ عائلہ حیران ہوئے جا رہی تھی یعنی یرمان اپنی ماں سے زیادہ اپنے باپ کو سپورٹ کر رہا تھا۔

"آپ آپ کو آپنی۔۔۔مام کی فکر نہیں۔۔۔" عائلہ سے رہا نہیں گیا تو پوچھ لیا یرمان کے چہرے پہ کرب سا چھایا مام نے کب ان کو وقت دیا۔

"میری مام نے نہ کبھی ہماری فکر کی نہ ڈیڈ کی۔۔۔ڈیڈ کو جب جب اُن کی ضرورت محسوس ہوئی وہ اُن کے پاس نہیں تھیں تو پھر وہ کیا کرتے۔۔۔!؛" یرمان نے عائلہ سے سوال کیا۔

"تو اس کا یہ مطلب۔۔۔ نہیں تھا کہ آپ۔۔۔کے ڈیڈ دوسری۔۔۔شادی کر لیتے۔۔۔" عائلہ کے ساتھ عفت ملک کا رویہ بالکل بھی اچھا نہیں تھا کب پیار سے بات کی تھی عفت ملک نے اس کے ساتھ لیکن پھر بھی ایک عورت ہونے کے ناتے عائلہ محسوس کر سکتی تھی اُن کا درد کہ دوسری عورت کا غم کیا ہوتا ہے۔

"کیوں نہیں کرتے مام نے کبھی بیوی ہونے کا فرض نبھایا ہی نہیں اُنہیں کام ہی ہمیشہ سے اہم لگتا تھا تو اب مُجھے لگتا ہے ڈیڈ نے اُنہیں خود ہی سیپس دے دی ہے وہ جو چاہیں کریں۔۔۔" وہ اتنا بے حس کیسے ہو سکتا تھا وہ اپنی مام کا

ساتھ کیوں نہیں دے رہا تھا آگر عائلہ اور یرمان کے درمیان کبھی فاصلے بڑھتے تو کیا یرمان بھی اس کے ساتھ یہ سب کرے گا۔۔

"یعنی آپ کے نزدیک۔۔۔ آپ کے ڈیڈ نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔؟" عائلہ کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں۔

"عائلہ مجھے اس بارے میں بات نہیں کرنی ہے تم پلیز اس ٹاپک کو کلوز کر دو۔۔۔" وہ جھنجھنایا تھا۔

"آگر کبھی ہمارے درمیان۔۔۔ بھی اختلافات آگئے۔۔۔ یا پھر میں آپ سے۔۔۔ ناراض ہوئی تو۔۔۔ کیا آپ بھی۔۔۔۔ دوسری شادی۔۔۔"

"عائلہ۔۔۔!؛" یرمان کا ہاتھ اٹھا تھا لیکِن وہ عائلہ کو تھپڑ نہیں مار سکا تھا اس کا چہرہ سرخ ہوا تھا عائلہ ایسی بکواس بھی کیسے کر سکتی تھی۔

"آج کے بعد ایسی بکواس کی تو تم مجھ سے برا کوئی نہیں سمجھی تم۔۔۔!؛" وہ دھاڑا تھا ان کی آوازیں اب کچھ زیادہ ہی بلند ہو رہی تھیں۔

"عائلہ رونا بند کرو اپنی باتوں پہ بھی تو غور کرو۔۔۔ کیا بکواس کر رہی تھی تم۔۔۔ میں تمھیں کبھی نہیں چھوڑوں گا نہ ہی کسی اور کے بارے میں سوچو گا سمجھی تم۔۔۔" وہ اُسے کندھوں سے پکڑے جھنجوڑ چکا تھا عائلہ کی آنکھیں بھیگتی جا رہی تھیں۔

"سوچا تو پہلے تھا آپ نے کسی کو۔۔۔!؛" اِشارہ مایا کی طرف تھا شادی سے پہلے مایا کے قریب تو تھا وہ۔

"تمھیں ماضی یاد ہے اور حال کیوں نہیں سوچ رہی ہو جو کچھ پاسٹ میں تھا وہ بدل چکا ہے تمھارا شوہر ہوں میں اور ہمیشہ تمھارا رہوں گا۔۔۔" وہ اس

کے ماتھے سے ماتھا جوڑ گیا صد اشکر کہ اس نے عائلہ پہ ہاتھ نہیں اُٹھایا تھا ورنہ کیسے سامنے کرتا عائلہ کا۔

"مجھے ڈر لگ رہا۔۔۔ہے آپ سے۔۔۔"عائلہ نے بیڈ سے اترنا چاہا لیکن جیسے ہی نظر اپنے حلیے پہ گئی اس کے چہرے کا رنگ بدلا تھا اس کے وجود پہ موجود نازک پردہ بے ترتیب تھا جبکہ شرٹ۔

وہ خود میں سمٹی تھی یرمان کر ہونٹوں پہ مسکراہٹ بکھری تھی جتنا ٹنس وہ یہاں آنے سے پہلے تھا عائلہ کی قربت میں وہ سب بھولتا جا رہا تھا۔

"مجھ سے ڈر کیوں لگ رہا ہے۔۔۔؟"یرمان نے کھینچ کر اسے بانہوں میں بھرا۔

"آنکل اتنے۔۔۔۔اچھے تھے۔۔۔۔پھر بھی۔۔۔۔۔اُنھوں۔۔۔۔۔نے شادی۔۔۔۔۔۔کرلی۔۔۔۔۔آگر۔۔۔اپ۔۔۔"یہ ڈر جیسے اس کی رگ رگ میں سرایت کر رہا تھا یرمان کو کھونے کا سوچتے اس کا دل بند ہونے لگا تھا وہ اب ماننے لگی تھی اسے یرمان ملک سے محبت ہو چکی تھی یرمان جیسے اس کا خیال رکھتا تھا وہ سب عائلہ کے دل میں موجود نفرت کو جھاگ کی طرح بہا لے گیا تھا۔

"عائلہ تم کیوں انسکیورٹی فیل کر رہی ہو میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔ہمارے درمیان آگر کوئی آیا تو وہ ہماری اولاد ہو گی یقین کرو میں تمھارا ہوں اور تمھارا ہی رہوں گا خود کو پریشان مت کرو فضول کی باتوں کو سوچتے۔۔۔بس میرے بارے میں سوچو۔۔۔"وہ اس کی شرٹ کے بٹنس بند کر رہا تھا۔۔

"اتنا کچھ بول دیا میں نے کچھ تم بھی بولو۔۔۔" یرمان نے بیڈ کروان سے ٹیک لگاتے عائلہ کو اپنے حصار میں لیتے اس کا سر اپنے کندھے پہ رکھا تھا عائلہ نے نم بال قدرے خشک ہو چکے تھے۔

ان سے اٹھتی شمپو کی مہک یرمان نے سانسوں کے راستے خود میں اتاری تھی

۔

"کیا بولو۔۔۔!؟" عائلہ نے منہ بنایا حالانکہ یرمان کے اظہارِ محبت پہ اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ بکھری تھی جسے وہ چھپا گئی۔

"کچھ بھی جو تمھارے دل میں ہے۔۔۔!؟" اس کے ہاتھ عائلہ کے پیٹ پہ تھے وہ عائلہ کی دھڑکنوں پہ اپنا حق جتاتے اسے خود میں بھینچ گیا تھا۔

"سونا ہے۔۔۔مجھے۔۔۔"وہ منمنائی تھی یرمان کی نظروں میں چھپی طلب اوراس کے ارادوں سے نظریں چراتے اس نے نیند کا بہانہ بنایا تھا۔

"میں جاگ رہا ہوں تمھیں بھی میرے ساتھ جاگنا ہو گا ڈیئر وائفی۔۔۔اور میں تو تمھیں ساتھ لیکر جاؤں گا یہاں نہیں رہنے دے سکتا ہوں میرا تمھارے بغیر گزرا نہیں ہوتا ہے۔۔۔"وہ اس کو یہاں نہیں رہنے دے سکتا تھا اسے عائلہ کو واپس اپنے ساتھ لے کر جانا تھا۔

"نہیں مجھے یہاں رہنا ہے۔۔"عائلہ ایک ہفتہ تو اپنے بھائی کے پاس رکنا چاہتی تھی یہاں سے جانا نہیں چاہتی تھی لیکن یرمان جس قدر سنجیدہ تھا عائلہ کو بے ساختہ لگا جیسے یرمان اسے ساتھ لیکر ہی جائے گا یہاں چھوڑے گا نہیں

۔

"واٹ ایک ہفتہ ؟"

"بھیا سے اتنے ٹائم بعد۔۔۔۔ ملی ہوں تو اتنی۔۔۔۔۔ جلدی واپس نہیں آؤں گی۔۔۔ آپ کو اعتراض نہیں کرنا۔۔۔۔ چاہیے میرے یہاں رہنے پہ۔۔۔۔" عائلہ نے اس کی شرٹ کے بٹن پہ انگلیاں گھماتے منہ بنایا تھا۔

"نووے تم میرے ساتھ جاؤں گی آگر بولو گی تو روز صبح چھوڑ جاؤں گا لیکن رات تمھیں میرے ساتھ ہی رہنا ہو گا عائلہ میں تمھیں یہاں نہیں رہنے دے سکتا ہوں تم ایک لمحے کے لیے مجھ سے الگ ہو میری سانس رکنے لگ جاتی ہے اوُر تم یہاں ایک ہفتہ رہنے والی ہو نہیں یہ نہیں ہو سکتا ہے عائلہ۔۔۔" یرمان نے صاف صاف انکار دیا عائلہ نے غصے میں یرمان کی بیرڈ کے بال کھینچے تو وہ کڑایا تھا۔

"افففففف لڑکی۔۔۔" وہ اُسے گھورنے لگا عائلہ کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ در آئی یہ پہلی بار تھا وہ یرمان ملک کے سامنے یوں مسکرائی تھی یرمان نے

پھرتی سے اس کے ہونٹوں کو قید کیا تو عائلہ کی مسکراہٹ تھم گئی تھی لیکن ہونٹوں پہ یرمان کی گرفت بڑھتی جا رہی تھی وہ اس کے ہونٹوں کو قید کرتے کرتے اس کی انگلیوں کو اپنی انگلیوں میں الجھاتے انہیں پیچھے لاک کرتے شدت سے اس کی سانسوں کو پینے لگا تھا۔۔۔

عائلہ کو اگر زرا سا بھی اندازہ ہوتا کہ اس کے ہلکا سا مسکرانے پہ مقابل اتنا جنونی ہو جائے گا تو وہ مسکرانے کا رسک کبھی نہیں لیتی۔

وہ اس کے لبوں کو چومتے مدہوشی سے اس کے لبوں کا جام پی رہا تھا

دروازے پہ دستک ہوئی عائلہ کرنٹ کھاتے پیچھے ہوتی کہ یرمان نے اس کی یہ کوشش ناکام بنا دیتی اگر وہ عائلہ کے ہونٹوں کو آزاد کرتا تو عائلہ بولتی جو وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا۔۔

دروازے پہ مسلسل دستک ہو رہی تھی لیکن یرمان ملک عائلہ کے ہونٹوں کو قید کیے ہنوز اسے اپنے حصارِ میں لیے ہؤا تھا جبکہ دروازے پہ ضامن یا ابرش میں جو کوئی بھی تھا وہ شاید عائلہ کو سویا سمجھ کر واپس چلے گئے تھے۔۔۔

جب دروازے پہ دستک بند ہوئی تو یرمان پیچھے ہٹا تھا عائلہ کے ہونٹ خون کی طرح سرخ ہو رہے تھے جیسے خون رس رہا ہوں عائلہ نے دانت پیستے یرمان کو دیکھا جو اپنے ہونٹوں کو سہلا رہا تھا.

"بھیا کیا سوچ رہے ہونگے۔۔۔!" اسے ضامن کی فکر ہوئی یقیناً ضامن ہی آیا تھا اس کے کمرے میں لیکن یرمان نے اسے کچھ دیکھنے ہی کہاں دیا وہ تو اسے خود میں قید کرتا چلا گیا تھا۔

"وہ کیوں آئے گا۔۔۔ تمھارے روم میں وہ تو اپنے روم میں ہو گا۔۔۔ اپنی بیوی کے ساتھ۔۔۔" یرمان کو معلوم ہو چکا تھا کہ ابرش یہیں آئی تھی ڈیڈ سے ناراض ہو کر وہ ابرش سے بات کرنا چاہتا تھا ڈیڈ ابرش کی وجہ سے پریشان تھے وہ چاہتا تھا کہ ابرش ڈیڈ کی پوزیشن کو سمجھنے کی کوشش کرے۔

"آپ کی طرح نہیں ہیں وہ۔۔۔" عائلہ یرمان کے حصار سے نکلنا چاہتی تھی پر وہ تھا کہ گرفت سخت کر رہا تھا کہ عائلہ چاہا کر بھی اس کے حصار سے نکل نہیں پا رہی تھی۔

"میری طرح نہیں ہے کیا مطلب؟"

"ہر وقت۔۔ یہ سب نہیں کرتے۔۔۔"

"کیا نہیں کرتا وہ۔۔۔؟" یرمان اس کی باتوں کو سمجھ نہیں پا رہا تھا وہ کہنا چاہتی تھی۔

"رومانس نہیں کرتے ہر وقت۔۔۔" دانت پیستے جواب دیا تو یرمان کا قہقہہ بے ساختہ تھا عائلہ نے تیزی سے یرمان کے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا تھا اس کے ساتھ ہی ضامن کا روم تھا اگر وہ یہ آواز سن لیتا تو پھر۔

"کیا کرتے ہیں آپ۔۔۔؟" عائلہ نے آنکھیں دکھائی تو یرمان کی آنکھوں کی چمک بڑھی تھی آج عائلہ اسے اپنے بہت قریب لگی تھی۔

"عائلہ تم کیا پڑھتی ہو وہ۔۔۔ جن کے بارے میں تم نے مجھے بتایا تھا۔۔۔؟" یرمان کو لفظ ٹھیک سے یاد نہیں تھا لیکِن عائلہ نے اسے بتایا تھا وہ کوئی کتابیں پڑھتی ہے جن سے اسے کافی انفارمیشن ملتی ہے۔

"ناولز۔۔۔" عائلہ نے سائیڈ ٹیبل پہ پڑا اجنونیت ناول دیکھا جو اس نے شادی سے پہلے شروع کیا تھا لیکِن پھر درمیان میں اتنا کچھ ہو گیا کہ اسے پڑھنے کا موقع ہی نہیں مل سکا۔

"ہاں آج میرے ساتھ پڑھو۔۔۔" ایسے ہی لیٹے ہوئے یرمان نے سائیڈ سے ناول اُٹھاتے عائلہ کے ہاتھ میں دیا تھا عائلہ اس کے کندھوں پہ ہاتھ رکھتے اٹھنے لگی یرمان کے ساتھ کم سے کم وہ رومانٹک ناول تو ہر گز نہیں پڑھنے والی تھی کیا سوچتا وہ اس کے بارے میں کہ کس قسم کے ناولز پڑھتی ہے عائلہ۔

"نہیں نہیں۔۔۔مجھے نیند آ۔۔۔رہی ہے۔۔۔" عائلہ نے پٹ سے آنکھیں بند کر لی تھیں۔

"تو میں اپنے طریقے سے تمھاری نیند کا علاج کروں یا پھر تم خود ہی مجھے پڑھ کر سناؤ گی۔۔۔" یرمان بھی اپنے نام کا ایک اسے بہت مزا آرہا تھا عائلہ کو تنگ کر کے۔

"یہ بہت وہ۔۔۔" وہ یرمان کو کیسے بتاتی یہ ناول آیسا نہیں تھا کہ وہ یرمان کے سامنے پڑھتی اگر کوئی دُوسرا ناول ہوتا تو پھر بھی عائلہ پڑھ لیتی لیکن یہ ناول بہت رومانٹک تھا۔

"لگتا ہے تم چاہتی ہو میں تمھارے ساتھ رومانس کروں تو جانم ٹھیک ہے میری بھی یہی خواہش ہے قسم سے۔۔" عائلہ کے ہونٹوں کو سہلاتے وہ ایک بار پھر سے عائلہ پہ سایہ سا بنا گیا تھا عائلہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"میری طعیبت نہیں ٹھیک ہے آپ۔۔۔۔ نہیں کر سکتے ہیں یہ پلیز۔۔۔ مُجھے سونے دیں۔۔۔!؛"وہ روہانسی ہوئی یرمان تو آیسے ریلیکس ہو کر لیٹا تھا جیسے یہ اس کا اپنا بیڈ روم ہو اور رات اس نے ادھر ہی رہنا ہو۔

"جانم فضول کے بہانے بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمھاری طعیبت بالکل ہے میں جانتا ہوں۔۔۔"یرمان نے جیسے اس کی چوری پکڑی تھی۔

"بٹ یہ سب نہیں۔۔۔!؛"وہ شاید کمٹیبل نہیں تھی۔

"کیا تم یہ سب نہیں چاہتی ہو کیا تم نہیں چاہتی ہو میں تمھارے قریب آؤں بتاؤ عائلہ۔۔۔"وہ عائلہ کو شانوں سے تھامے اپنے سامنے بیٹھائے اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا عائلہ نے سہم کر اسے دیکھا تھا۔

"نہیں۔۔۔!؛" سر جھکاتے جواب دیا حالانکہ مقابل کے وجود کی حدت سے صاف معلوم ہو رہا تھا وہ اس پل اپنے جوان جذبات سے لڑ رہا ہے مقابل کے پہلو میں اس کی بیوی تھی صبر تو پھر بہت مشکل تھا۔

"کیوں میرا قریب آنا اچھا نہیں لگتا ہے۔۔۔؟" وہ سنجیدہ تھا عائلہ کی مرضی کے بغیر وہ اس کے قریب نہیں جا سکتا تھا یہ بات عائلہ سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہی تھی اگر سمجھ جاتی تو پھر سب اچھا ہوتا۔۔

"نہیں وہ میں۔۔۔"

"عائلہ پلیز اٹکے بغیر جواب دو۔۔۔ اگر تمھیں میرا لمس میرا قریب آنا پسند نہیں ہے تو ٹھیک ہے میں آج کے بعد تمھارے قریب نہیں آؤں گا۔۔۔ تم بیوی ہو کر جب میری طلب کو ہی نہیں سمجھ رہی ہو تو تمھارے وجود کی طلب نہیں ہے مُجھے۔۔۔ جانتی ہو اس رشتے کی خوبصورتی کیا ہے۔۔۔؟" وہ

عائلہ کا رویہ سمجھ سکتا تھا یقیناً یرمان کی قربت سہن کرنا اس نازک جان کے لیے مشکل تھا لیکن وہ یہ کیوں نہیں سمجھتی تھی کہ یرمان مرد تھا اور پھر جب اس کے پاس اس کی بیوی تھی تو کیسے وہ خود کو روکتا بیوی کے قریب آنے سے۔

"پلیز خفا نہیں ہوں۔۔۔" وہ سسکتے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی تھی یرمان کی ناراضگی بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی اور یرمان کی نزدیکی بھی نہیں سہن ہوتی تھی وہ تو خود ہی اپنی حالت پہ جھنجھنا گئی تھی کسی اور سے کیا کہتی کچھ۔

"عائلہ میں خفا نہیں ہوں تم سے بس تم بتاؤ تم کیا چاہتی ہوں کیا میرا قریب آنا اچھا نہیں لگتا ہے تمھیں۔۔۔ یا پھر تمھیں پسند نہیں ہے یا تم یہ سب چاہتی ہی نہیں ہو۔۔۔ دیکھو جو بھی تمھارے دل میں شئیر کرو میں بہت اپ سٹ ہوں تمھاری قربت میں سب بھولنا چاہتا ہوں کہ مجھے کچھ بھی یاد نہ

رہے۔۔"یرمان کی حالت دیکھ کر عائلہ نے لب کاٹے تھے وہ جانتی تھی یرمان کا مطالبہ غلط نہیں تھا وہ بالکل ٹھیک تھا اپنی جگہ پہ۔

"عائلہ کیا چاہتی ہو آخر۔۔۔"وہ عائلہ کو کندھوں سے تھامے جھنجھوڑتے غرایا تھا وہ خاموش کیوں تھی کچھ بولتی کچھ تو بتاتی اسے۔

"مُجھے خوُد نہیں۔۔۔پتہ میں کیا چاہتی ہوں۔۔۔۔آپ میرے پاس رہیں۔۔۔مُجھے نہیں پتہ یہ کیا ہے۔۔۔لیکن آپ۔۔۔کے ساتھ۔۔۔"وہ یرمان کے گلے لگ گئی تھی شاید وہ اظہار کے معاملے میں کمزور تھی اسے اظہار کرنا نہیں آتا تھا۔

"میں پاس رہوں تو کیسا لگتا ہے۔۔۔."عائلہ نے چند جملوں میں ہی بتا دیا تھا کہ یرمان اس کے لیے کیا ہے وہ تو جیسے ہواؤں میں اڑ رہا تھا۔

"آچھا لگتا ہے۔۔۔جب آپ۔۔۔مایا سے۔۔۔۔بات کرتے۔۔۔ہیں تو۔۔۔دل کو۔۔۔کچھ ہوتا۔۔۔۔ہے۔۔۔"وہ اپنی آنکھیں رگڑتے جذبات کی رو میں بہتے آج یرمان کو بتا چکی تھی کہ وہ اس کے بارے میں کیا جذبات رکھتی ہے۔

"میں صرف عائلہ یرمان ملک کا ہوں یہ کبھی مت بھولنا عائلہ۔۔۔میری بیوی تم ہو مایا کے ساتھ جو کچھ تھا وہ اب ماضی کا حصّہ بن چکا ہے۔۔۔"وہ عائلہ کے ماتھے پہ ہونٹ رکھتے جذبات کے عالم میں بولا تھا۔

اسے واپس جانا تھا ڈیڈ کی طعیبت خراب تھی وہ پریشان تھے یرمان انہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا عائلہ کو چھوڑ کر جانے کا بھی دل نہیں کر رہا تھا۔۔

ابرش سے بھی ملنا تھا وہ چاہتا تھا تھوڑا وقت عائلہ کی قربت میں گزار لے۔

"مجھے واپس جانا ہے عائلہ کیا تھوڑی دیر۔۔۔!؛"اس کی طلب جانتے عائلہ خود میں سمٹی تھی وہ قربت کے چند پل مانگ رہا تھا عائلہ جانتی تھی کہ انکار کر دے گی تو وہ اس کے ساتھ زبردستی نہیں کرے گا واپس چلا جائے گا لیکن وہ اسے ناراض نہیں بھیجنا چاہتی تھی۔اپنے دھڑکنے دل پہ ہاتھ رکھتے اس نے گہرا سانس اوڑ یرمان کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔

وہ مسکرایا تھا اوڑ عائلہ کو بانہوں میں بھرتے اس کی شہ رگ پہ ہونٹ رکھے وہ خود میں سمٹ گئی۔۔

ایک گھنٹے بعد۔۔۔

عائلہ نیند میں چلی گئی تھی یرمان اس کے سرہانے بیٹھا اس کے الجھے بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلا رہا تھا عائلہ نے کمفڑ میں منہ چھپایا ہوا تھا اس کے

بدن سے اترے پردے زمین پہ پڑے تھے جبکہ یرمان مسکراتے اس کے چہرے پہ کھلتے رنگوں کو دیکھ رہا تھا وہ نیند میں بھی بلش کر رہی تھی۔

اس کے حصار میں وہ خاموشی سے اس کی شدتیں سہتی رہی عائلہ اب بدل رہی تھی یرمان نے اس کے رویئے سے اندازہ لگایا تھا اس کی باتوں سے کہ وہ بھی یرمان سے محبت کرنے لگی تھی۔

وہ تب سے خود کو بہت خوش قسمت سمجھ رہا تھا اب تک یہی لگتا تھا کہ اس کا پیار ایکطرفہ ہے عائلہ سمجھوتے بھری زندگی جی رہی ہے محبت تو درمیان میں کہیں ہے ہی نہیں لیکن آج اس کا یہ خیال غلط ثابت ہوا تھا۔

عائلہ کی خوشی اگر یہاں رہنے میں تھی تو وہ عائلہ یہاں ہی رکنے دینے والا تھا لیکن ہر رات اس کی اس کمرے میں گزرنی تھی۔

وہ عائلہ کے کمرے کو اب غور سے دیکھ رہا تھا اس کا روم سمپل سا تھا زیادہ تصویریں تو عائلہ نے ضامن کی لگائی ہوئی تھیں کچھ تو ان کی بچپن کی تصویریں تھیں۔۔

یرمان نے عائلہ کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے اور اس کے کان میں سرگوشی کی۔

"یہ لمحے میرے لیے سب خاص تھے تھینکس میری محبت پہ یقین کرنے کے لیے یرمان ملک تمھاری محبت کا بھرم کبھی نہیں ٹوٹنے دے گا۔۔۔!؛" وہ اٹھتے ورڈرواب سے عائلہ کے لئے بلیک نائٹی نکال کے لایا اور عائلہ کو بانہوں میں بھرتے اسے نائیٹی پہنائی تھی جانتا تھا وہ صبح خود کو اس نائٹی میں دیکھے گی تو کتنا بلش کرے گی اس کا دل چاہا وہ عائلہ کو جگائے اس کے چہرے پہ پھیلے اپنے قربت کے رنگوں کو دیکھے۔

لیکن وہ اتنی گہری نیند میں تھی کہ یرمان نے اس کی نیند خراب نہیں کی ہاں ایک شدت بھری گستاخی ضرور کی کہ عائلہ نیند میں بھی شرمائی تھی۔

"لویو۔۔۔مائی لائف۔۔۔!؛" یرمان نے جیب سے موبائل نکالتے سائیڈ ٹیبل پہ رکھا کب سے اس نے عائلہ کو سیل فون لے کے دیا ہوا تھا پر عائلہ نے استمال کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی کبھی۔

یرمان کو تو ضرورت تھی اسے تو عائلہ سے بات کرنی تھی فون کے ساتھ اس نے ایک چھوٹا سا نوٹ بھی لکھا اور اپنی جیکٹ اٹھاتے پہن کر ایک نظر کمرے پہ ڈالی اور کھڑکی سے کود آیا چاہتا تو دروازے کے راستے بھی جا سکتا تھا لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ عائلہ کو صبح دروازہ کھلا ہوا ملے اور وہ پریشان ہو جائے کہ کہیں ضامن نے تو نہیں دیکھا کچھ بھی۔

ویسے بھی عائلہ کے چہرے پہ اس کی قربت کے رنگ پھیلے ہوئے تھے وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ اسکی وایفی کو کوئی اوٗر دیکھے۔

دل بار بار کہہ رہا تھا عائلہ کو ساتھ لے جاؤ لیکن وہ جذبات پہ پل باندھتے آگے بڑھ گیا تھا۔

لیکِن جانے سے پہلے اس نے ایک کام ضرور کیا تھا جو کرنا بہت ضروری تھا جاتے اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی آگے ان کی زندگی میں کیا طوفان آنے والا تھا اس سے بے خبر وہ مسکراتے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا۔

.....

عائلہ کی آنکھ کھلی تو نجانے کونسا وقت تھا شائد فجر کی اذان ہو چکی تھی اس نے نماز پڑھنی تھی نماز کے ٹائم پہ اس کی آنکھ ویسے ہی کھل جاتی تھی عادت

تھی اس نے کمفٹر ہٹایا اور ایک انگڑائی لی نیند شاید ابھی تک پوری نہیں ہوئی تھی جو آنکھیں کھل ہی نہیں رہی تھی اس نے ایک نظر خود پہ ڈالی تو وہ بلیک نائٹی میں تھی اسے کرنٹ لگا تھا۔

نائٹی میں کہاں تھی وہ سوتے وقت تو اس نے پنک ڈریس پہن رکھا تھا پھر یاد آیا رات اس کے ساتھ یرمان ملک بھی تھا اور ان کے درمیان۔۔۔۔!؛"

اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی تھی یقین نہیں آرہا تھا کہ یرمان واپس چلا گیا جتنا بے قرار وہ لگ رہا تھا امید تھی کہ وہ رات بھر اسے چھوڑے گا نہیں لیکن بچت ہو گئی تھی۔۔۔

اس نے ٹائم دیکھا تو چار تھے فجر کی اذان ہو چکی تھی اس نے فریش بھی ہونا تھا سو کمفٹر ہٹاتے وہ باتھ روم میں گھس گئی واپس آئی تو پشت پہ نم بال بکھرے ہوئے تھے جبکہ چہرے پہ بھی پانی کے قطرے تھے جائے نماز

بچھاتے اس نے فجر کی نماز ادا کی تھی اور اپنے اللہ سے ڈھیروں دعائیں مانگی تھیں۔

اللہ تعالیٰ سے وہ ڈھیروں باتیں کرتی تھی اپنی ہر چھوٹی سے چھوٹی بات بھی جو اس کے دل میں ہوتا وہ سب کہہ دیتی تھی۔۔

بے شک وہ رب اپنے بندے کی دعا سنتا ہے۔

وہ نماز کے بعد تلاوت کرنے لگی کتنے عرصے بعد لگ رہا تھا پہلے والی روٹین ہے یہاں اس کے ہر دن کی شروعات ایسے ہی نماز اوٗر تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوتی تھی۔۔۔

تلاوت کرتے قرآنِ پاک عقیدت سے چومتے الماری میں رکھتے جائے نماز ٹیبل پہ رکھا اوٗر بیڈ پہ بیٹھتی کہ نظر سائیڈ پہ رکھے فون پہ گئی۔

اسے لگا یرمان اپنا فون بھول گیا ہے اُس کا فون بھی سیم ٹو سیم ایسا ہی تھا آئی فون کا لیٹسٹ ماڈل۔

لیکن ساتھ نوٹ دیکھتے اس نے اٹھاتے پڑھا تھا۔

"یہ تمھارا سیل فون ہے عائلہ آج سے یوز کرو میرے ہر میسج ہر کال کا رپلائی کرو گی۔۔۔اگر مجھے اگنور کیا تو مجھے اپنے سامنے پاؤ گی پھر تمھاری نازک جان مُجھے برداشت نہیں کر سکے گی۔۔۔"

وہ نوٹ مٹھیوں میں جکڑتے اسے گھورنے لگی جیسے سارا قصور بچارے نوٹ کا ہی ہو۔

فون کی ضرورت نہیں پڑی اسے لیکن اب دھمکی مل چکی تھی تو یوز کرنا ہی تھا

۔

اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے اپنے روم میں بیٹھے یرمان کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ پھیلی تھی جس نے لیپ ٹاپ سامنے رکھا ہوا تھا۔

عائلہ کے کمرے میں اس نے خفیہ کیمرے لگا دیئے تھے تاکہ وہ اپنی بیوی کی ہر حرکت دیکھ سکے۔

اٹھتے جب عائلہ نے اسے کمرے میں تلاشا تو یرمان کو اپنی وائفی پہ ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔

"مسسز یرمان ملک بھی محبت کرنے لگی ہیں۔۔۔" وہ لیپ ٹاپ سکرین پہ ہاتھ رکھتے بولا۔

عائلہ کے نماز ادا کی وہ اُسے ہی دیکھتا رہا عائلہ کے تاثرات دیکھتے وہ قہقہہ لگا گیا تھا۔

پھر اس نے سوچا کیوں نہ اپنی بیوی کو تنگ کیا جائے سائیڈ سے فون اٹھاتے اس نے عائلہ کو میسج کیا۔۔۔۔۔

"گڈ مارننگ جاناں۔۔۔"ساتھ کس کرتی ایموجیز عائلہ جس نے ہاتھ میں فون پکڑا ہوا تھا فون پہ میسج کا نوٹیفیکیشن آیا تو اس نے دیکھا ہسبنڈ کے نام سے نمبر یرمان نے اپنا خود ہی سیو کیا تھا۔

پروفائل فوٹو پہ یرمان کی سٹائلش سی پک لگی ہوئی تھی یرمان عائلہ کو دیکھ رہا تھا۔

"انہیں کیسے پتہ چلا میں جاگ گئی ہوں۔۔؟"عائلہ نے اپنے ننھے سے دماغ پہ زور دیا تھا۔

یرمان نے لیپ ٹاپ سکرین کو گھورا ایک تو یہ لڑکی سوچتی بہت زیادہ تھی۔

"جواب تو دو۔۔۔!؛" وہ میسج سین کر چکی تھی لیکِن جواب نہیں دیا تھا تبھی یرمان نے دوبارہ میسج کیا تھا عائلہ نے جواباً گڈ مارننگ کا میسج بھیجا۔

"اتنی روکھی سوکھی گڈ مارننگ نہیں چاہیے مجھے وائفی۔۔۔!؛" ساتھ ناراضگی ظاہر کرتا ایموجی بھی تھا جسے دیکھتے عائلہ کے ماتھے پہ بل پڑے۔

"اتنی دور سے بس ایسی ہی وشز مل سکتی ہیں۔۔" وہ کونسا پاس تھا جو عائلہ جھجکتی۔

"اس کا مطلب ہے پاس آکر سپیشل والی گڈ مارننگ لوں۔۔۔ پھر یہ نہ ہو میں پاس آؤں تم مکر جاؤ۔۔۔!؛" یرمان نے وائس نوٹ بھیجا جسے سنتے عائلہ گھبرائی تھی وہ یہاں آ بھی سکتا تھا عائلہ کو اس انسان سے کسی اچھے پن کی امید ہرگز نہیں تھی۔۔

"نہیں نہیں۔۔ آیسے ہی ٹھیک ہے میں کچھ میں جارہی ہوں ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔۔!؛" عائلہ میسج ٹائپ کرتے بھیجا وائس نوٹ کرنا اسے پسند نہیں تھا کسی کو وائس نوٹ نہیں کرتی تھی۔

اس کے پاس فزا کا نمبر نہیں تھا ورنہ ضرور بات کرتی اپنی دوست سے اسے فزا بہت یاد آتی تھی ایک ہی تو دوست بنائی تھی وہ بھی نہیں رہی۔

فزا کو سوچتے وہ اداس ہو گئی یہ بھی نہیں سوچا کہ وہ تو یرمان سے بات کر رہی تھی۔

"ضامن بھیا کے پاس ہو گا فزا کا نمبر اُن سے لو نگی۔۔" اس نے دل میں سوچا

۔

"کچن میں کیوں۔۔؟" یرمان اسے کچن میں نہیں جانے دینے والا تھا وہ کام کرے یرمان کو نہیں پسند تھا۔

"بھائی اوَر ابرش کے لیے سپیشل ناشتہ بنانا ہے۔۔۔" وہ یرمان سے یہ نہیں کہہ سکتی تھی آپ بھی آجائیں آپ کے لیے بھی بناؤں گی ناشتہ۔

"نہیں تم کچن میں نہیں جاؤ گی عائلہ۔۔۔!؛" یرمان نے وائس کی تھی عائلہ نے فون کو مٹھیوں میں مزید سختی سے جکڑا تھا۔

"کال ریسیو کرو۔۔۔!؛" یرمان نے عائلہ کو کال ملائی جو عائلہ نے ریسیو نہیں کی تو پھر یرمان نے میسج کیا تھا عائلہ کال پہ بات بہت کم کرتی تھی عادت جو نہیں تھی اسے۔

"آپ کو کیا بات کرنی۔۔۔"اس نے میسج ہی بھیجا میسج تو پھر بھی بات کر رہی تھی کال پہ کیسے کرتی یرمان سے جھجھک ابھی تک ایسی ہی محسوس ہوتی تھی۔

"پک اپ دی فون۔۔۔"یرمان کا غصہ آؤٹ آف کنٹرول ہو رہا تھا اس نے ویڈیو کال تو نہیں کی تھی جو وہ اتنی سوچ بچار کر رہی تھی۔

عائلہ کو اس کی کال ریسیو کرنی پڑی تھی۔

"کیا بات کرنی ہے آپ نے۔۔۔؟"عائلہ نے کپکپاتے ہونٹ سے بمشکل چند الفاظ نکالے تھے ورنہ یرمان کا غصہ تو اس کی جان لبوں پہ لے آیا تھا۔

"کچن میں نہیں جاؤ گی نہ ہی کوئی کام کرو گی آگر میری بات نہ مانی تو نتائج کی زمہ دار تم خود ہو گی سمجھی تم۔۔۔"وہ خاصا غصے میں لگ رہا تھا نجانے اچانک سے کیا ہو گیا تھا۔

"کیوں۔۔۔؟پہلے بھی کرتی تھی۔۔۔؟اب کیوں نہیں کر سکتی ہوں میں۔۔۔؟"عائلہ نے خشک ہونٹوں پہ زبان پھیرتے ترکی وہ کیوں کر منع کر رہا تھا عائلہ کو۔

"پہلے کی بات اور تھی اب تم مسز یرمان ملک ہو میری بیوی۔۔۔اور وہاں تو تم مہمان ہو سالے صاحب کو شرم نہیں آتی تم سے کام کرواتے ہوئے عائلہ میں وران کر رہا ہوں کمرے سے نہیں نکلو گی تم۔۔۔!؛"یرمان سنجیدہ تھا عائلہ نے ہونٹوں کو دبایا دانتوں سے۔

"مُجھے تپ چڑھتی ہے تمھاری اس حرکت پہ عائلہ کتنی دفعہ کہوں یہ نہیں کیا کرو لیکن تمھاری سمجھ میں میری بات آتی ہی نہیں ہے۔۔۔!؛"یرمان کو بالکل پسند نہیں آیا تھا عائلہ کا اپنے ہونٹوں پہ تشدد کرنا وہ برداشت نہیں کر

پاتا تھا یہ ہونٹ ان کا اسے نشہ تھا وہ عائلہ کو یہ اجازت نہیں دیتا تھا کہ وہ خوُد کو زرا سا بھی نقصان پہنچائے۔

"آپ۔۔۔ آپ کو۔۔۔ کیسے۔۔۔۔ پتہ۔۔۔۔۔!؛" وہ یہاں وہاں دیکھنے لگی بھلا یرمان کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ اپنے ہونٹ کاٹ رہی ہے عائلہ کے ننھے سے دماغ میں یہ سوال گردش کر رہا تھا۔

"اِدھر اُدھر دیکھنے کے بجائے اپنے دل میں جھانکو عائلہ میڈم میں تمھارے بہت قریب ہوں۔۔۔ بس میری وارننگ یاد رکھنا اوُر میری مارننگ میٹھی بنانے کی کوشش کرو زرا۔۔۔" وہ اب اسے تنگ کر رہا تھا اتنا تو یقین تھا کہ اس کی وارننگ کو عائلہ نظر انداز نہیں کرے گی اب کچن کا رخ نہیں کرے گی جبکہ اس بات سے وہ بے خبر تھا کہ عائلہ رات کو سب کے لیے کھانا بنا چکی تھی۔

"نہیں نہیں۔۔۔ میں گڈ مارننگ۔۔۔ کہہ چکی ہوں۔۔۔!؛" اس کی بے باکیاں شروع ہو چکی تھیں۔

"عائلہ جاناں مجھے کس کرتی ایموجی بھیجو۔۔۔!؛" وہ کال پہ بھی باز نہیں آرہا تھا عائلہ نے اپنے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کیا اس کی حالت دیکھ کر یرمان نے تاسف سے سر ہلایا تھا کچھ زیادہ ہی ہو رہا تھا اب۔

"نہیں۔۔۔ آپ کیسی بات کر رہے ہیں۔۔۔!؛" عائلہ نے آنکھیں پھیلائی تھیں کتنا اچھا ہوتا کہ کاش عائلہ فون ہی نہیں دیکھتی نہ اس مصیبت میں پڑتی وہ۔

"اگر مُجھے ایموجی سینڈ نہیں کی تو پھر میں نے تمھیں ویڈیو کال کر لینی ہے عائلہ وہ زیادہ مشکل ہو جائے گا تمھارے لیے۔۔۔" یرمان نے دھمکی لگائی عائلہ نے بمشکل اپنی سسکی روکی اسے رونا آرہا تھا۔

"عائلہ یار رو کیوں رہی ہو تم۔۔۔!؛" وہ جھنجھنایا اتنا بھی کوئی مشکل ٹاسک نہیں دیا تھا اس نے جو وہ رونے ہی لگ گئی تھی۔۔

رات فاصلے سمٹے تھے وہ عائلہ کے قریب تھا پھر بھی عائلہ اسے ایک کس تک نہیں دے پا رہی تھی یہ تو یرمان کو زیادتی لگ رہی تھی یا پھر عائلہ کو مذید اپنے قریب کرنے کی ضرورت تھی۔

"آپ مجھے پریشان کر رہے ہیں۔۔۔" قمیض کی آستین سے اپنی آنکھیں رگڑی اس پل یرمان کو وہ بہت کیوٹ معصوم سی لگی تھی وہ مسکرایا تھا۔

"کہاں پریشان کر رہا ہوں میں سامنے تو نہیں بیٹھا ہوں جو اتنا جھجک رہی ہو تم۔۔۔!؟" اس نے ہونٹ دانتوں تلے دباتے سوال کیا تو عائلہ پہلو بدل کر رہ گئی تھی یہ انسان اور اس کے بے باک تبصرے۔

"سامنے نہیں بیٹھے ہیں لیکن۔۔۔۔ تنگ تو کر رہے ہیں۔۔۔" اس نے منہ بسورا تھا۔

"تو تم بھیج دوناں ایموجی۔۔۔" یرمان بھی ضد کا پکا اپنی کس تولے کے رہنے والا تھا۔

"نہیں مل رہی ہے مُجھے۔۔۔" اس نے ڈھونڈی ہی نہیں تو ملنی کیسے تھی یرمان اس کی چالاکیاں دیکھ رہا تھا۔

"ڈھونڈو مل جائے گی میں انتظار کر رہا ہوں جب تک تم مجھے ایموجی نہیں بھیجو گی میں کام بند نہیں کروں گا تمھیں مجھ سے بات کرنی ہو گی اب یہ فیصلہ تم کرو کہ تمھیں کیا کرنا ہے۔۔۔" وہ ریلکس بیٹھا تھا اسے آفس جانا تھا لیکِن ابھی تھوڑا ٹائم تھا اس کے پاس نہیں بھی ہوتا تو اپنی وائفی کے ٹائم وہ نکال ہی سکتا تھا۔

"واٹ!؛ آپ نے اوَر۔۔۔ کوئی کام نہیں۔۔۔ کرنا۔۔۔۔؟" عائلہ کو تو لگا تھا کہ باتوں میں وہ بھول جائے تھا لیکن یرمان کو تو یہ بات بھولنے والی نہیں تھی۔۔

"میرے لئے اس وقت "کس" سب سے زیادہ اہم ہے!؛" وہ تکیہ سینے پہ رکھتے عائلہ کو دیکھ رہا تھا جس کے ہونٹوں پہ نظریں تھیں آور ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں وہ بار بار ان گلابی ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا رات کتنی بار اس نے ان ہونٹوں کا جام پیا تھا لیکن دل تھا کہ بھرا ہی نہیں تھا لب تھے ابھی تک پیاسے تھے "کس" ایموجی سے ہونا تو کچھ نہیں تھا لیکن وہ نجانے کیوں چاہتا تھا کہ عائلہ اسے یہ ایموجی بھیجے ایموجی وہ سینڈ نہیں کر پا رہی تھی آگر وہ عائلہ سے کس مانگ لیتا تو پھر عائلہ کیا کرتی خیر اسے امید تھی کہ عائلہ کو اپنے اتنے قریب کر لے گا کہ وہ خوُد ہی اس کی باتیں مانے گی۔

"آواز نہیں آرہی آپ کی۔۔۔!؛"عائلہ نے فون کان سے ہٹاتے تھوڑادور کیایرمان تو غش کھاگیایہ لڑکی اتنی معصوم تھی نہیں جتنی بنتی تھی وایفی سے ایک ملاقات ضروری تھی وہ مسکراتے فون سکرین کو دیکھ رہاتھاکال بند ہو چکی تھی۔

یرمان ملک نے آنکھیں بند کرتے عائلہ کے حسین سراپے کو نظروں کے فوکس میں رکھاعائلہ کی بیوٹی بون پہ ایک چھوٹاساکالا تل تھاجو عائلہ کونائٹی پہناتے اس نے دیکھا تھا آپنار قیب لگاوہ تل۔۔

عائلہ کی گہرائیوں پہ صرف یرمان ملک کا حق تھاوہ پوزسیو ہو رہاتھاعائلہ کے لئے۔

.....

ابرش روم میں موجود تھی ضامن کال پہ کسی سے بات کر رہا تھا لیکن نظروں کے حصار میں ابرش ہی تھی وہ ابرش سے بات کرنے والا تھا بلآخر اتنی ساری مشکلات اوٗر آزمائشوں کے بعد ان کے رشتے میں سلجھاؤ آگیا تھا ضامن اس رشتے کو دل سے قبول کر چکا تھا ابرش کی محبت تو ضامن سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔

ضامن جانتا تھا ابرش نے جو حرکت کی تھی وہ شاید جذبات میں بہتے کی تھی لیکن ابرش اس کی محبت میں اب کافی آگے نکل چکی تھی اوٗر ہی راہوں کی مسافر بن چکی تھی ابرش کی محبت میں اسے رشک آتا تھا وہ ابرش کی محبت کے سامنے ہار چکا تھا شاید کتنے دعوے سے کہتا تھا ابرش ملک میں نفرت کرتا ہوں آپ سے بہت جلد ہمارا رشتہ ختم ہو جائے گا لیکن آج تو ان کا رشتہ بہت مظبوط تھا۔

اُس رات جب ابرش کا اور اِس کا رشتہ مکمل ہوا ضامن کو کچھ یاد نہیں تھا غصہ بھی کیا تھا اِس نے اُس پہ اُس حرکت کے لیے لیکن آج اِس کا اپنا ہمک ہمک کر ابرش کی قربت کی خواہش کر رہا تھا۔

اپنے جذبات سے وہ پل بھر کے لیے ڈر گیا تھا آیسا لگ رہا تھا ابرش کے قریب گیا تو اُسے کہیں ہرٹ ہی نہ کر دے یونیورسٹی سے کال تھی جسے سننے کے لئے وہ کھڑکی کی طرف آیا تھا۔

عائلہ کو نیکسٹ سمسٹر میں پروموٹ کر دیا تھا یقیناً یرمان نے پرنسپل سے بات کی تھی عائلہ کے لئے۔

یہ تھا تو غلط ضامن اس حق میں نہیں تھا لیکِن عائلہ کی غلطی نہیں تھی نہ ہی عائلہ نے جان بوجھ کر پیپرز چھوڑے تھے اُس کی مجبوری تھی ویسے بھی

عائلہ کوئی نالائق سٹوڈنٹ تو تھی نہیں جو نیکسٹ سمسٹر میں اچھے سے چیزیں کوراپ نہیں کر پاتی وہ بہت لائق سٹوڈنٹ تھی۔۔

ضامن نے پرنسپل سے بات کرتے فون بند کرتے واپس پلٹتے ابرش کو دیکھا جو بیڈ پہ بیٹھی پاؤں نیچے لٹکائے اُنہیں ہلا رہی تھی خاموش تھی یقیناً اپنے ڈیڈ کے بارے میں سوچ رہی تھی یہ بات معمولی تھی بھی نہیں جسے وہ نظر انداز کر دیتی۔

وہ تو بات بھی نہیں کرنا چاہا رہی تھی اس بارے میں حالانکہ ضامن چاھتا تھا ابرش اپنے باپ سے بات کرے۔

"کس کی کال تھی۔۔۔؟" ابرش کا لہجہ خالصتاً بیویوں والا تھا اور ضامن پہ تو ابرش خاصی گہری نظر رکھتی تھی کہ وہ کب کیا کرتا ہے کس سے بات کرتا ہے محبت میں انسان چھوٹی چھوٹی باتوں پہ ایسے ہی دھیان دیتا ہے شاید۔

"کچھ خاص نہیں۔۔۔!؛"ضامن نے سرسری سا جواب دیا اور اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے اسے اتارتے سائیڈ پہ رکھا ارادہ باتھ لینے کا تھا روم میں اے سی چل رہا تھا اچھا خاصا ٹھنڈا روم تھا پر گرمی کی حدت کچھ زیادہ ہی تھی۔

"خاص نہیں تھا تو آپ بات کیوں کر رہے تھے اتنی دیر سے۔۔۔ایک منٹ میں بات ختم ہو سکتی تھی۔۔۔"ابرش ضامن کے سامنے آئی تو ضامن نے بغور اُسے دیکھا جو دوپٹے کے بغیر تھی اُس کی شرٹ کا گلہ گہرا تھا ضامن نے بمشکل نظروں کو بدلا ورنہ دل تو پاگل سا ہوا تھا۔۔۔

آج دل کسی الگ ہی لے پہ چل رہا تھا اس نازک وجود کی گہرائیوں ماپنے کو بے قرار سا ہو رہا تھا ضامن کو لگ رہا تھا آج بہت مشکل ہے خود پہ ضبط کرنا اس نے ابرش کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اُسے اپنے حصار میں لے لیا ابرش ضامن کے سینے سے لگی اِس کی دھڑکنوں کو سن رہی تھی۔

"اتنی تفتیش کیوں کرتی ہیں آپ۔۔۔؟ جانتی ہیں ناں میں آپ کا ہوں صرف آپ کا۔۔۔؟" ضامن کی سیاہ آنکھوں میں آج جزبات کی تپش ہی الگ تھی جن آنکھوں میں اک عرصہ ابرش نے نفرت دیکھی بے رخی دیکھی آج ان آنکھوں میں کچھ الگ ہی تھا نفرت نہیں تھی بے رُخی بھی نہیں تھی بلکے ایک ان چاہی تپش تھی کچھ آیسا جو ابرش کی سمجھ سے باہر تھا۔

ضامن کے لفظوں کو سنتے اس کی آنکھوں کی پتلیاں پھیلی تھیں کب دلایا تھا ضامن نے اِسے یہ یقین کہ ضامن عباس صرف ابرش ملک کا ہے۔۔

"بیوی ہوں آپ کی۔۔۔ اور آپ کونسا مجھ سے محبت کرتے ہیں مجھ پر وقت خطرہ لگا رہتا ہے نجانے کب آپ کوئی آیسا فیصلہ کر دیں جو میں برداشت نہیں کر سکوں کہیں آپ کی اور میری راہیں الگ نہ ہو جائیں کہیں آپ مجھ سے دور نہ ہو جائیں نہیں رہ سکتی ہوں میں آپ کے بغیر۔۔۔" مام اور ڈیڈ کا

اتنے برسوں کا ساتھ تھا ڈیڈ نے پھر بھی دوسری عورت کو اپنی زندگی میں شامل کر لیا۔

نینسی (ملازمہ جس کو قیوم ملک نے یرمان اور ابرش کے لئے رکھا ہوا تھا۔۔۔) بتاتی تھی کہ قیوم ملک نے عفت ملک سے پسند کی شادی کی اپنی فیملی کو بہت مشکل سے منایا تھا شادی کے لئے۔

اتنی محبت کے باوجود ڈیڈ جب دوسری عورت میں دلچسپی لے سکتے تھے تو ضامن کو تو ابرش سے محبت بھی نہیں تھی وہ کیوں ابرش کو نہ چھوڑتا۔

"آپ کو لگتا ہے اب بھی یہ ممکن ہے۔۔۔؟" کل تک ابرش دعوے سے کہتی تھی کہ ضامن اور ابرش کا رشتہ اتنا کمزور نہیں ہے کہ آسانی سے ٹوٹ جائے اور آج وہ خود ایسی باتیں کر رہی تھی۔

"آپ کے رویئے سے تو یہی لگتا ہے۔۔۔یقین کریں بہت محبت کرتی ہوں آپ سے یار ہو گئی تھی اُس دن غلطی۔۔مُجھے پتہ ہے آپ نہیں بھول سکتے ہیں جو ہوا تھا لیکِن میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں سر۔۔۔"وہ ضامن کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے ضامن کی سیاہ آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

ضامن کو نجانے کیوں آج ابرش کے ہونٹوں سے یہ باتیں سن کر بہت اُبھس لگ رہا تھا دل میں پنپتی ابرش کے لئے محبت مزید گہری ہو رہی تھی۔۔

"آپ مجھے چھوڑیں گے نہیں تو ڈیڈ کی طرح کسی اور کو تو ضرور شامل کریں گے اپنی لائف میں۔۔مے بی اپنی گرل فرینڈ کو۔۔۔!؛"

"واٹ! گرل فرینڈ۔۔۔؟" ضامن نے اپنی بیرڈ سہلائی اس کی لائف میں تھی کون اور یہ گرل فرینڈ یہ کیا چکر تھا وہ تو خود اپنی اِس گرل فرینڈ سے انجان تھا جسکا نام ابرش لے رہی تھی۔

"جی آپ کی گرل فرینڈ۔۔ جس میں آپ شاید انٹرسٹڈ بھی تھے نکاح سے پہلے۔۔۔ لیکن میں کبھی نہیں کرنے دوں گی آپ کو آیسا کچھ میری نہیں برداشت کرتی آپ کسی اور سے بات بھی کریں میرے دل کو کچھ ہونے لگتا ہے میری سانس رکنے لگتی ہے۔۔۔" وہ ضامن کے ہونٹوں پہ ہونٹ رکھ چکی تھی۔

یہ پہلی بار نہیں تھا وہ ضامن کے ہونٹوں کو چوم رہی تھی لیکِن عمل میں شدت پہلی بار ضامن نے دیکھی تھی اوَر حیرت کا جھٹکا تو ابرش کو تب لگا جب ضامن نے ابرش کے ہونٹوں کو بے قراری سے قید کیا تھا پہلے پہلے

جب ابرش نے یہ ایکٹ کیا یکطرفہ رہا ضامن اُسے کس تو کرنے دیتے تھا لیکِن کوئی رسپانس نہیں دیتا تھا۔

مگر آج اس کے جزبات جو کب سے اِسے بے چین کیے ہوئے تھے وہ خوُد پہ ضبط نہیں کر سکا اوُر ابرش کے ہونٹوں پہ اپنی شدتیں بڑھانے لگا ابرش تو چند پل ہی سہ سکی تھی اُس کی یہ شدت اتنی شدت تو ضامن نے اُس وَقت بھی نہیں دکھائی تھی جب وہ نشے میں تھا ابرش نے بے ساختہ ضامن کے کندھوں میں ناخن چھبو دیئے تھے وہ پھر بھی پیچھے نہیں ہوا بلکے مزید شدت سے ابرش کے ہونٹوں کو چوسا تھا۔

ابرش کا سر چکرانے لگا اتنی سٹرونگ اور پشینیٹ کس وہ کہاں توقع کر رہی تھی ضامن سے۔

ابرش کو خود میں بھینچتے وہ جیسے اس کے ہونٹوں کا سارا رس پی جانا چاہتا تھا ابرش کی سانس بھول چکی تھی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگا ضامن نے بمشکل خود کے منہ زور جذبات پہ بند باندھا اور ابرش کے ہونٹوں کو آزاد کرتے اس کے چہرے کے نقوش کو اپنے ہونٹوں سے سہلاتے وہ ابرش کی جبین چومتے اس کے کندھے پہ ٹھوڑی ٹکائے مسکرایا تھا۔

مسکراہٹ محض چند سیکنڈز کی تھی کہ ابرش نہیں دیکھ سکی تھی وہ تو ضامن کے ایکٹ سے نہیں سنبھلی تھی کہاں دیکھتے ضامن کی طرف۔

ہونٹوں پہ شدید جلن ہو رہی تھی ضامن کے جلتے ہونٹوں اس کی گرم سانسوں کی تپش سے اِسے اپنا چہرہ جھلستا محسوس ہو رہا تھا۔

"ریلیکس ہو جائیں میں باتھ لے لو پھر بات کرتے ہیں۔۔۔"ضامن تھوڑا شرمندہ ہوا ابرش کی حالت دیکھ کر پہلی بار خود سے ہوش و حواس میں کس کی اور اِس ایک کس سے ابرش کی یہ حالت ہو گئی کہ وہ اس کی طرف دیکھ تک نہیں رہی تھی۔

ابرش پیچھے بیڈ پہ بیٹھی اور پیچھے لیٹ گئی یقین کرنا مشکل ناممکن تھا یہ ضامن ہی تھا۔

ضامن باتھ روم جا چکا تھا ابرش نے کروٹ ڈریسنگ مرر میں خود کا عکس دیکھا چہرے پہ گلال بکھرا ہوا تھا ضامن کو سوچتے اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ۔

اس نے اتنا کچھ کہا اپنی فیلنگز لفظوں میں بیان کی لیکن ضامن اُس نے لفظوں کے بجائے اپنے عمل سے بتایا کہ وہ کتنی محبت کرتا ہے۔۔۔

"نہیں مجھے کوئی خوش فہمی نہیں پالنی ہے وہ مجھ سے محبت نہیں کرتے ہیں۔۔۔" جتنا سرد رویہ ابرش ضامن کا دیکھ چکی تھی اُس کے بعد ضامن کے رؤیہ پہ بھی یقین کرنا مشکل تھا۔

وہ ابھی تک دم سادھ تھی ضامن کی حرکت پہ جبکہ دوسری ضامن باتھ ٹب میں لیٹا اپنے آنکھیں بند کیے ابھی تک اپنے ہونٹوں پہ ابرش کے ہونٹوں کا لمس محسوس کرتا مسکرا رہا تھا۔

اس نے کچھ زیادہ ہی شدت دکھائی تھی ابرش ہے ہونٹوں کو دیکھتے اُس وقت ضامن کو ملال بھی ہوا تھا لیکن وہ کیا کرتا جب تک ابرش سے محبت نہیں ہوئی تھی وہ خوُد پہ ضبط کر لیتا تھا اب یہ بہت مشکل تھا ابرش سے دوری اب اِسے لگ رہا تھا ابرش کی طلب اس کے پورے وجودِ میں سرایت کر چکی ہے جو شائد ہی کبھی ختم نہیں ہو گی۔

"مس ملک اب دیکھتے ہیں کتنا برداشت کر پاتی ہے آپ مجھے۔۔۔ محبت کے دعوے تو کرتی ہیں آپ۔۔۔" وہ باتھ گاؤن پہنتے آئینے کے سامنے کھڑا ہوا بازوؤں پہ جلن ہو رہی تھی ابرش کے ناخنوں نے اپنا کام دکھایا تھا جب اس نے شدت بڑھائی تھی ابرش نے اس کے بازوؤں میں ناخن چبھو دیئے تھے۔

ابرش کو لگتا تھا ضامن پہ پہلا تاثر ہی اِس کا بہت غلط پڑا ہے۔۔ وہ اُسے سخت ناپسند کرتا ہے لیکن حقیقت کچھ اور تھی وہ آگے کھلے گی۔

ضامن ٹاول سے اپنا چہرہ پونچھتے باہر آیا تو ابرش کمرے میں نہیں تھی شاید وہ ڈریسنگ روم میں تھی ضامن کو چینج کرنا تھا اور تھوڑا سا اپنی وائفی کو تنگ بھی کرنا تھا تو وہ آندر چلا آیا ابرش نائٹی کی سٹرپ سے الجھی ہوئی تھی۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے مرتے پیچھے دیکھا تھا ضامن سے ایسی حرکت کی توقع نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔وہ اس کے پیچھے کیوں آیا وہ تو شکر تھا کہ چینج کر چکی تھی ورنہ وہ کیا کرتی اس کی تو کس ہی نہیں بھول پائی تھی وہ اور ضامن دوبارہ ابرش کے چہرے پہ سرخی پھیلی۔

"آوو آپ یہاں۔۔۔؟"وہ چوکنے کی اداکاری خوب اچھے سے کر رہا تھا ابرش اسے گھور بھی نہیں سکی تھی۔

"آپ چینج کر لیں۔۔۔"وہ سائیڈ پہ ہوتے آگے بڑھتی کہ اس کا پاؤں مڑا تھا اور وہ دھڑم سے نیچے گرتی کہ ضامن نے اُسے تھام لیا تھا دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

وہ اس کی آنکھوں میں مچلتی شرارت نہیں دیکھ پائی تھی ضامن بدل چکا تھا لیکِن ابرش سے برداشت نہیں ہو رہا تھا ہاں اس نے ساری یونیورسٹی کے سامنے اپنی غلطی تسلیم کی تو اسے نہیں لگا تھا کہ اس کا ایسا رزلٹ نکلے گا۔

"سر۔۔۔" ابرش نے ضامن کے ہاتھ اپنی پشت سے ہٹانے چاہے لیکِن یہ بھی کہاں ممکن تھا مقابل جیسے اسے خود میں قید کر رہا تھا۔

"دیکھ کر نہیں چل سکتی ہیں آپ۔۔۔" ضامن کے ہاتھ ابرش کی پیشت پہ تھے ابرش کو آج ضامن کا ہر ایکٹ بہت عجیب لگ رہا تھا ضامن نے ابرش کی خوبصورتی سے بمشکل نظریں چرائی تھیں۔

نائٹی کا گلہ گہرا تھا یہ کچھ ڈریسز ابرش نے اُس وَقت منگوائے تھے جب اسے ضامن کو آپنی طرف مائل کرنا تھا۔

"سر مجھے سمجھ ہی نہیں لگی۔۔۔" ابرش نے جھجھکتے وضاحت دی ضامن کی نظریں ان نازک پنکھڑیوں پہ تھیں جن کو ایک بار چھونے کے بعد طلب مزید بڑھ گئی تھی ابرش کو ضامن سے بات کرنی تھی ضامن نے کہا تھا وہ کچھ کہنا چاہتا ہے۔

ضامن نے ابرش کو چھوڑا تو وہ جانے کے بجائے وہیں کھڑی رہی ضامن نے اپنے لیے ٹروزار نکالا اور ابرش کی طرف دیکھتا مسکرایا۔

"اوو تو آپ چاہتی ہیں َمیں آپ کے سامنے ہی۔۔۔" اس کی طرف جھکتے بے باک سرگوشی کی تو ابرش سٹپٹا کر رہ گئی تھی۔

"نہیں۔۔۔" ابرش تیزی سے باہر کمرے کی طرف نکل گئی تھی ضامن نے اپنا قہقہہ بمشکل روکا تھا اور بلیک ٹروزار میں ملبوس اپنے بالوں کو انگلیوں سے سنوارتے واپس آیا تو ابرش بیڈ پہ لیٹ چکی تھی۔

اس کی نیٹ کی نائٹی جو بمشکل اس کی تھائز تک آ رہی تھی باریک گاؤن میں جیسے وہ مزید خوبصورت لگ رہی تھی ابرش کے قریب جاتے ضامن اپنی سائیڈ پہ لیٹ گیا تھا۔

ابرش کو اپنی طرف کھینچتے اس نے اسے اوپر گرایا تھا ابرش ہڑبڑا گئی لیکن جب تک کچھ سمجھ پاتی ضامن کی بانہوں میں قید اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی ضامن نے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے۔

"ہمممم تو آپ کو مجھ سے محبت ہے۔۔۔"اس کے ماتھے پہ انگلی سے انگلی سے لکیر کھینچتے وہ ناک اور پھر لبوں تک آیا اور ابرش کے نازک بھرے بھرے ہونٹوں کو اپنی انگلیوں سے سہلایا تھا۔

"ہاں بہت محبت کرتی ہوں آپ سے۔۔۔" ابرش اس کے شرٹ لیس سینے پہ اپنی مخروطی انگلیاں سہلاتے اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھتے بولی تو ضامن کے عنابی ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی تھی۔

"آچھا کتنی محبت ہے آپ کو مجھ سے؟ اور اگر کبھی آپ مجھ سے جدا ہو گئی تو پھر کیا کریں گی آپ۔۔" ضامن نے کچھ دیر پہلے تو ابرش کو یہ یقین دلایا تھا کہ ضامن کی زندگی میں ابرش کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے لیکن نجانے اسے کیا ہوا تھا کہ دل چاہا دوبارہ ان ہونٹوں سے اظہار سنے۔

"کیسے ثابت کروں اپنی محبت۔۔؟" ابرش نے ضامن کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما اس کے لمس پہ وہ جیسے سرشار سا ہوتا اس کے ہونٹوں کو چھونے کے لیے بے تاب ہوا۔

"ہمم زیادہ مشکل نہیں ہے آپ کو کچھ ایسا کرنا ہو گا جس سے مُجھے واقعی لگے کہ آپ مجھ سے اتنی محبت کرتی ہیں۔۔۔مُجھے معلوم ہو سکے کہ ان دھڑکنوں سے میں بس میں ہوں۔۔۔"اس کی دھڑکنوں پہ اپنے ہاتھوں سے حق جتایا تو ابرش کو سرد لہریں اپنے وجود میں سرایت کرتی محسوس ہوئی تھیں۔

ضامن کے ہاتھ نائٹی کے آندر جاتے اس کی دھڑکنوں کو اپنی مٹھیوں میں بھرتے اس کی نازکی کو مسلنے لگے تھے۔

ابرش کی بلیک کلر کے بلاؤز کی سٹرپ کو انگلیوں میں الجھاتے وہ ابرش کی کالر بون پہ آپنا لمس چھوڑ رہا تھا ابرش مسکراتے ضامن کے ہونٹوں پہ جھکی تھی آنکھوں میں الوہی چمک تھی جیسے دنیا فتح کی ہو ضامن کی قربت میں تو وہ اپنا سب کچھ وارنے کے لئے تیار تھی ثابت کرنا کونسا مشکل تھا۔

ضامن کے عنابی ہونٹ جو سگریٹ پینے کی وجہ سے ہلکے ہلکے کالے ہو چکے تھے اپنی انگلیوں سے سہلاتے ابرش نے ضامن کی گردن میں بانہیں ڈالی کچھ اس انداز سے کہ ابرش کی نازکی ضامن کے چوڑے سینے سے مس ہوئی تو ایک برقی لہر ضامن کے وجود میں ڈور گئی اس کے جزبات بھڑک گئے۔

"ڈویو لائک بلیک کلر۔۔۔۔!؛" ابرش کو گاؤن کی قید سے آزاد کرواتے وہ اس کی نائٹی کی سٹرپ بھی کندھوں سے سرکا چکا تو نظریں ابرش کے دودھیا کندھوں میں پھنسی بلاؤز کی سٹرپ پہ تھیں۔

"آپ کو نہیں پسند۔۔۔" ابرش نے ابرو اچکائی تو ضامن مسکرایا تھا۔

"آپ کے اس خوبصورت وجود پہ قیامت خیز لگ رہا ہے اتنی خوبصورت کیوں ہیں آپ۔۔!؛" رات کا اندھیرا اور مقابل کی قربت کا نشہ ضامن کے سر پہ چڑھ کر بول رہا تھا وہ بھول چکا تھا اسے ابرش سے کیا کچھ کہنا تھا ہاں بس

یہ یاد تھا کہ اس نازک وجود کو آج وہ اپنے ہوش و حواس میں ہوتے اپنے وجود کا حصہ بنانے والا تھا۔

"آپ مانتے ہیں میں خوبصورت ہوں۔۔۔؟" وہ ضامن کے ہونٹوں سے اظہار کروانا چاہتی تھی وہ بھلے پھر کسی بھی طریقے سے ہو۔

"بہت خوبصورت۔۔۔" بلاؤز کا لاک وہ کھول چکا تھا لہذا ابرش کو اس قید سے بھی آزاد کروایا تو وہ خود میں سمٹی تھی ضامن نے لائٹس آف کر دی روم مکمل اندھیرے میں ڈوبا تھا۔

"نہیں۔۔۔ آیسے نہیں۔۔۔" ضامن ابرش کی گہرایوں پہ جھکتے اپنا سلگتا لمس چھوڑتا کہ ابرش نے اس کے ہونٹوں پہ آپنا ہاتھ رکھ دیا ضامن جس کے لیے بہت مشکل تھا ابرش سے اس پل دور رہنا اس کا پورا وجود گرم ہو چکا

تھا ابرش کا ٹوکنا اس کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا وہ ابرش کے بالوں کو گدی سے پکڑتے کھینچ چکا تھا ابرش کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی۔

"کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔؟ آپ مجھے روک رہی ہیں مس ملک کیوں؟ آپ جانتی ہیں ہمارے درمیان جو مس انڈر اسٹینڈنگ تھی وہ کلئیر ہو گئی ہیں پھر اس گریز کی وجہ کیا میں یہ سمجھوں آپ جان بُوجھ کر پہلے میرے جذبات سے کھیلتی ہیں پھر آپ کو ایسا ویزا کچھ نہیں کرنا ہوتا ہے۔۔۔" ضامن تو بارود کا گولا بنا تم بدن میں جیسے شعلے بھڑکتے اس کے پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے چکے تھے۔

"نہیں آپ کو لگتا ہے آپ سے اتنی محبت کے باوجود آپ سے دوری چاہتی ہوں ارے میں نے تو آپ کی قربت پانے کے لیے آپ کو وہ میڈیسن دی اوئر میں جانتی تھی اُس کے بعد آپ غصہ کریں گے لیکن میں * کیا کرتی سر

میں ڈر گئی تھی* مجھے لگا تھا آگر ہمارا رشتہ مظبوط نہیں ہو گا تو میں آپ کو کھو دوں گی سانسوں میں بستے ہیں آپ۔۔۔ آپ سے دوری میری جان لے گی آپ نہیں جانتے ہیں آپ میرے لیے کیا ہیں ضامن آپ کو پانے کے لیے جو طریقہ اپنایا وہ غلط تھا بہت غلط۔۔۔ لیکن میری آپ کے لئے محبت سچی ہے سر میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔" وہ ضامن کی آنکھوں پہ اپنا لمس چھوڑتے سسکی تھی۔

ضامن جانتا تھا ابرش اس کو لیکر پوزسیو ہے اور وہ یہی پوزسیونس دیکھنا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کہ ابرش اظہار کرے کھل کر بتائے اپنی فیلنگز۔

ہاں اس نے ابرش کو بہت ہرٹ کیا تھا کبھی کبھی تو اسے بہت سے غلط لفظ بھی بولے جو نہیں بولنے چاہیے تھے ضامن کو احساس تھا اسے ابرش سے

ایکسکیوز بھی کرنا تھا لیکن انا اڑے آ رہی تھی کیسے کرتا اپنی غلطی تسلیم کر چکا تھا لیکِن ابرش کے سامنے کیسے معافی مانگتا سو خاموش تھا۔

"میں نے آپ سے کہا کہ مجھے آپ کی محبت پہ بھروسہ نہیں ہے۔۔۔ مس ملک آپ رونا تو بند کریں۔۔۔" ابرش کے آنسوؤں سے وہ جھنجھنایا تھا ان آنکھوں میں وہ آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"آپ کو کونسا میرے آنسوؤں کی فکر ہے ضامن سر آپ کونسا مجھ سے محبت کرتے ہیں ضامن سر۔۔۔ اگر کرتے ہوتے تو اب تک آپ کا بیہو ہر بدل چکا ہوتا۔۔ لیکِن مجھے لگتا ہے آپ کو سچائی معلوم ہو گئی ہے یہ بھی پتہ چل چکا ہے کہ غلطی میری ہی تھی پھر بھی آپ میرے ساتھ نارمل نہیں ہونا چاہتے ہیں۔۔" ابرش نے جان بوجھ کر یہ سارا مس ہیپ کریٹ کیا تھا ضامن کی

بے قراریاں تو اس کے سامنے تھیں بس وہ چاہتی تھی کہ ضامن بھی اظہار کرے۔

جیسے اس نے لفظوں میں اپنے جذبات کا اظہار کیا ابرش بھی کرے۔

"نارمل نہیں ہونا چاہتا کیا مطلب ہے آپ کا مس ملک؟" ابرش کا یہ اوٹ پٹانگ سوال ضامن کو پسند نہیں آیا تھا اس کے لہجے میں چھپی محبت ابرش کو نظر نہیں آرہی تھی کیا ضرورت تھا کہ ضامن آپنے ہونٹوں سے ہی وہ تین لفظ بولتا پھر ہی ابرش کو یقین آنا تھا۔

"ہاں کیوں کہ آپ نے ایک بار بھی کھل کر اظہار نہیں کیا نفرت کا اظہار تو بہت بار کیا لیکن محبت۔۔۔!؛ محبت کے بارے میں آپ نے کچھ نہیں بتایا سر۔۔۔" ابرش نے جھنجھناتے کہا ضامن ناراض ہو وہ یہ نہیں چاہتی تھی ہاں وہ چاہتی تھی کہ ضامن اپنے ہونٹوں سے اظہار کرے۔

"آپ سے کس نے کہا میں آپ سے محبت کرتا ہوں مس ملک۔۔۔ میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا آپ سے۔۔!؛" اس کی چنگارتی آواز ابرش کے ہاتھوں کی گرفت ضامن کے گرد نرم پڑی تھی۔

ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا ابرش نے خوُد سے ہی سپوز کر لیا تھا کہ ضامن بھی محبت کرتا ہے حالانکہ ضامن نے تو ایسا ویسا کچھ نہیں کہا ابرش نے آنکھیں میچ لی تھیں اسے ضامن کا سامنا کرنے کی ہمت اپنے اندر کم پڑتی محسوس ہوئی تو آنکھیں میچ لی۔

"ہاں میں نے خوش فہمی پال لی جبکہ میں اچھے سے جانتی ہوں کہ دنیا ادھر کی ادوھر ہو سکتی ہے آپ کو مجھ سے محبت نہیں ہو سکتی ہے میری وجہ سے آپ کی بہن کی لائف برباد ہوئی۔۔۔" ابرش بیڈ پہ لیٹتے کروٹ بدل چکی تھی اس کے بدن سے اترے پردے نجانے کمرے کے کس کونے میں پڑے تھے۔

کمفٹر کھینچتے خود پہ اوڑھتے سسکی تھی اسے تو لگا تھا کہ اب سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے لیکن وہ غلط تھی ہاں پر ہارنے والوں میں سے نہیں تھی ضامن کو اپنی طرف تو مائل کرنا ہی تھا۔

"کہیں یہ سب سر کسی اور کے لیے تو نہیں کر رہے ہیں کہیں سر نے مجھ سے جھوٹ تو نہیں بولا اپنی گرل فرینڈ کے بارے میں یہی ریزن ہو سکتی ہے ورنہ کیوں رہتے مجھ سے دور تھوڑی دیر پہلے تو اتنی سٹرونگ کس کی اور اب کیسے مُجھے کہہ رہے ہیں کہ میں نے آپ سے کہا میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔۔۔!؛" ابرش نے آنکھیں میچتے اپنی سسکیاں روکی تھیں۔۔۔

ضامن نے اپنے بند ہاتھ کا مکا بیڈ کراؤن پہ مارا تھا خود پہ شدید طیش آیا ابرش کو وہ ایک بار پھر سے ہرٹ کر چکا تھا جتنی کوشش کرتا تھا سب ٹھیک ہو

جائے خود ہی اپنے ہونٹوں سے کوئی ایسی بات کر دیتا کہ ابرش کو برا لگ جاتا

۔

وہ ابرش کی طرف جھکتے اسے اپنے حصار میں لیتے اس کی پشت اپنے سینے سے لگا گیا وہ کچھ نہیں بولی تھی خاموشی سے آنسو بہاتی رہی۔

"مس ملک۔۔۔" اس کے کندھے پہ ہونٹ رکھتے نرمی سے پکارا ہاں یہ ہی تو اندازہ تھا ضامن عباس کا پہلے نرمی سے ڈیل کرنا پھر نفرت سے دھتکار دینا۔

"نیند آ رہی ہے مُجھے۔۔۔" ضامن کے ہاتھ جو اس کے پیٹ پہ بندھے ہوئے تھے ہٹانا چاہا لیکن ضامن نے ایک جھٹکے سے اسے مزید خود کے قریب کیا۔

"سوری۔۔۔" ضامن کے ہونٹوں سے سوری سنتے ابرش کو چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا تھا ضامن سے سب کچھ ایکسپکٹ کر سکتی تھی لیکن سوری نہیں وہ کیوں کر بھلا اسے سوری بولتا۔

"آپ ہرٹ ہوئی آپ کو برا لگا میں معزرت کرتا ہوں۔۔۔ لیکن مس ملک۔۔۔"

"یار سر پہلے یہ مس ملک کہنا بند کریں۔۔۔" ابرش نے کروٹ بدلتے ضامن کے کندھے پہ سر رکھا تھا قربت کے اس قدر نزدیکی لمحاتِ میں بھی وہ مس ملک کہنے سے باز نہیں آیا تھا۔

"تو پھر اور کیا بولوں آپ کو؟" ابرش کا درمیان میں ٹوکنا ضامن کو پسند نہیں آیا تھا لیکن وہ پھر بھی نرمی سے پوچھنے لگا۔

"اُس رات پتہ ہے آپ مجھے کیا کہہ رہے تھے۔۔۔؟" حوالہ جس رات کی طرف تھا ضامن سمجھ گیا تھا۔

"کیا کہا میں نے۔۔۔؟" وہ ابرش کے بالوں میں انگلیاں پھنساتے اسے اپنے قریب کرتے پوچھنے لگا۔

"وایفی۔۔۔" وہ اُن حسین لمحوں میں کھو گئی تھی جب ضامن اس کی گہرائیوں میں اترتے سارے فاصلے مٹاتے اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔

"مُجھے نہیں پسند آیا۔۔۔ ہمم جانم۔۔۔!؛ بیسٹ رہے گا۔۔" ابرش کی ناک سے ناک سہلایا۔۔

"کلاس میں بھی جانم ہی کہنا پڑے گا۔۔" ابرش نے شرارت سے چھیڑا تو وہ مسکراتے سر ہلا گیا۔

"آپ کیا کہہ رہے تھے۔۔!؛"وہ کوئی بات کر رہا تھا جب ابرش نے اسے درمیان میں ٹوکا تھا شاید کچھ بہت امپورٹنٹ۔

"ہاں میں یہ کہہ رہا تھا ضروری نہیں ہے ہر بات لفظوں میں کی جائے کچھ باتیں بن بولے بھی سمجھ آجاتی ہیں جانم۔۔۔"وہ اس کی شہ رگ میں ہونٹوں کی مہر ثبت کرتے خماری سے گویا ہوا۔

"آج رات کے میرے ہر ایکٹ سے آپ کو سمجھنا پڑے گا ضامن عباس آپ سے کتنی محبت کرتا ہے میں نہیں جانتا ہوں یہ سب کیا ہے لیکِن آپ سے نفرت کا دعوا کرتے کب آپ کے بارے میں سوچتے آپ کو چاہنے لگا نہیں جانتا ہوں لیکن یہ سچ ہے جب سے آپ محرم بنی ہیں آپ کے علاوہ کسی اور نہیں سوچا ہے میں نے۔۔۔ مس ملک میں شاید اتنا ایموشنل نہیں ہوتا اگر اس سارے معاملے میں عائلہ نہیں ہوتی عائلہ کو لیکر میں بہت احساس

ہوں میری بہن نہیں بیٹی ہے وہ اُس کے ساتھ برا ہوا۔۔۔" وہ لمحے بھر کو رکا تھا۔

جتنی کوشش کرتا تھا ان کے درمیان سے یہ واقعہ نکل جائے پھر کچھ نہ کچھ ہو جاتا اور وہ دونوں اس بارے میں ہی بات کرنے لگ جاتے۔

"میں جانتی ہوں عائلہ کے لیے بہت برا لگا تھا مُجھے یقین مانیں وہ سب کچھ جیسے ہوا میں ویسے نہیں چاہتی تھی نہ ہی آپ کے ساتھ جو ہؤا وہ ہو یہ چاہتی تھی میں اوَر پھِر عائلہ۔۔۔" ابرش عائلہ کو سوچتے افسردہ ہوئی۔

"عائلہ خوش ہے یرمان کے ساتھ۔۔۔!؛ میں نے عائلہ سے بات کی ہے وہ خود یرمان کے ساتھ رہنا چاہتی ہے میں عائلہ کی خوشی کو ہر چیز پہ مقدم رکھوں گا مس ملک جو چاہتی ہے وہ ہی ہو گا اوَر عائلہ کو یرمان کا ساتھ چاہیئے۔۔۔" ضامن عائلہ کے حوالے سے اب فکر مند نہیں تھا عائلہ اوَر

یرمان ساتھ خوش تھے عائلہ نجانے یہاں کتنے دن رہنا چاہتی تھی لیکن ضامن نے سوچ لیا تھا کہ وہ ابرش کو یہاں زیادہ دن نہیں رکھ گا واپس بھیج دے گا بہنیں اپنے گھروں میں خوش ہی اچھی لگتی ہیں۔

"بھائی بہت اچھے ہیں۔۔۔ میں مانتی ہوں کہ بھائی میں وہ ساری کوالٹیز ہیں جو ایک اچھے ہسبنڈ میں ہونی چاہیے۔۔ پہلے وہ ایسے نہیں تھے عائلہ جب سے اُن کی لائف میں آئی ہے وہ بہت چینج ہو گئے ہیں۔۔۔" ابرش اپنے بھائی کو یاد کرتے ضامن کو یہ واضح کرنا چاہتی تھی کہ عائلہ نے آگر یرمان کا انتخاب کیا ہے تو بہت اچّھا کیا ہے یرمان عائلہ کا ہمیشہ خوُد سے زیادہ خیال رکھے گا۔

"میں جانتا ہوں یرمان کی آنکھوں میں عائلہ کے لیے محبت دیکھی ہے آپ کو لگتا ہے مُجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے مجھے خوشی ہے کہ عائلہ کی زندگی میں یرمان جیسا انسان آیا ہے ہاں ماضی کسی کا بھی صاف نہیں ہوتا ہے اور انسان

تو ہے ہی غلطی کا پتلا غلطی نہ کرے تو انسان کیسے کہلائے۔۔۔"وہ ابرش کے بالوں کو ہنوز سہلا رہا تھا۔

"آپ کو میں کیسی لگتی ہوں۔۔؟"یرمان اور عائلہ عائلہ کے بارے میں بات کر چکی تھی اب زرا خود کے بارے میں ابرش نے ضامن کی رائے جاننے کی کوشش کی کہ ضامن اس کے بارے میں کیا سوچتا ہے۔

"کیسا سوال ہے بھلا۔۔۔؟"ضامن سنجیدہ ہوا ابرش نے دانت پیستے اسے دیکھا جو ساری باتیں آرام سے کر لیتا تھا لیکن جب معاملہ ابرش کا ہوتا وہ آیسے ہی انجان بنتا تھا۔

"کیا مطلب کیسا سوال ہے آپ بتائیں آپ کو میں کیسی لگتی ہوں سر۔۔۔؟"وہ اس کی بیرڈ پہ انگلیاں سہلانے لگی اس کے نرم لمس پہ ضامن مسکرایا۔

"کس حوالے سے پوچھ رہی ہیں سٹوڈنٹ کے حوالے سے یا پھر بیوی کے حوالے سے۔۔؟" ضامن مسکرایا لیکن اندھرے میں مسکراہٹ ابرش نہیں دیکھ پائی۔

"پہلے تو یہ بتائیں کہ سٹوڈنٹ کیسی لگتی ہوں آپ کو بیوی پہ پھر بعد میں بات ہو گی۔۔۔"

"اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ آج ساری رات آپ نے باتوں میں ہی گزار دینی ہے۔۔۔؟" ضامن نے اسے دوبارہ اپنے اوپر گرایا اور اب کی بار حصار تھوڑا سخت تھا ابرش سکون سے آنکھیں موند گئی۔۔

"ہاں تو اور کیا کرنا ہے آپ نے سونے نہیں دوں گی میں آپ کو۔۔۔ آپ نے جاگ کر باتیں کرنی ہیں مجھ سے اور مجھے میرے سارے سوالوں کے

جواب دینے ہیں۔۔" وہ اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھتے بولی تو ضامن نے اسے گھورا۔

"باتیں بعد میں پہلے۔۔!؛" وہ معنی خیزی سے بات اُدھوری چھوڑتا ابرش کی پشت پہ انگلیوں کا لمس چھوڑتے اس کے بالوں کو دائیں کندھے پہ ڈالے اس کی دودھیا پشت پہ ہونٹوں کی مہر ثبت کی تو ابرش خود میں سمٹ گئی تھی۔

"یہ چیٹنگ ہے پہلے بتائیں آپ میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں سر۔۔۔!؛" وہ اس کی پشت پہ ناخن گاڑ گئی تھی اس کے نیلز بڑھے ہوئے تھے ضامن کی پشت زخمی کر گئے تھے۔

"پہلی فرصت میں یہ نیلز کاٹنے ہیں آپ نے۔۔۔" وہ ابرش کے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیتا بولا تو ابرش نے قہقہہ لگایا۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے سر۔۔۔" ابرش اس کے ہونٹوں سے دوبول تعریف کے سننا چاہتی تھی لیکن مجال ہے یہ انسان جو ہونٹوں سے ایک لفظ بھی نکالے تو۔ جیسے ابرش کے بارے میں کچھ بولتے اُسے کچھ ہو جاتا ہے۔۔

"کیا چاہتی ہیں۔۔۔!؛" ضامن جھنجھنایا جذبات تھے کہ بے لگام ہو رہے تھے ابرش باتوں میں وقت ضائع کر رہی تھی۔

"بتائیں کیسی لگتی ہوں۔۔۔" اس کے سینے پہ موجود بھورے بالوں میں انگلیاں پھنسائی ضامن نے اس کے کان کے پاس لب لے جاتے سرگوشی کی۔

"اس وقتِ تو بہت ہاٹ لگ رہی ہیں آپ کی یہ مخملی گہرائیاں مجھے ہر حد توڑنے پہ مجبور کر رہی ہیں بس اتنا جان لیں کہ ضامن عباس بھی ابرش ملک

کے بغیر نہیں رہ سکتا ہے اب آواز نہیں آئے آپ کی۔۔۔"وہ کروٹ بدلتے ابرش کو بیڈ پہ منتقل کرتا اس پہ جھکتے اس کے اور اپنے درمیان حائل باقی پردے بھی گراتے اس کی ٹانگوں کو اپنی کمر پہ لاک کیا تھا۔

ابرش ضامن کے قریب ہو چکی تھی اتنی کہ دونوں کی سانسیں ایک دوسرے کے چہرے پہ پڑ رہی تھی ابرش کو بے ساختہ ضامن سے جھجک سی محسوس ہوئی وہ اس کے ہونٹوں کو قید کرتے اس پہ گرفت مضبوط کر چکا تھا۔

لمس میں شدت تھی ابرش تو اس کے لفظوں کے سحر میں جکڑی ہوئی تھی ضامن نے کوئی لمبا چوڑا اظہار نہیں کیا تھا بلکے اس کے ان چند لفظوں نے ابرش ملک کو کتنا سپیشل فیل کروایا تھا یہ ابرش ضامن کو نہیں بتا سکتی تھی ضامن کے ہونٹوں کا نشانہ ابرش کا نچلا ہونٹ تھا جسے اپنے ہونٹوں میں لیتے وہ اس کو اپنی شدتوں سے جا منی کر چکا تھا۔

ابرش نے ضامن کی پیٹھ پہ ناخن گاڑ دیئے وہ جنونی ہو رہا تھا ابرش کے لئے ضامن کی بڑھتی شدت سہن کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔

ضامن نے ابرش کے کالر بون پہ اپنا حق جتایا ہونٹوں کو چھوڑتے وہ ابرش کی ٹھوڑی پہ ہونٹ رکھتے اس کی گہرایوں پہ اترا تا چلا گیا ابرش کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے وجود کو کسی نے آرے سے کاٹ دیا ہوں ضامن اسے اپنے بدن کا حصّہ بنائے اس کی گہرائیوں پہ اپنے ہونٹوں کی مہر لگا رہا تھا۔

ابرش کی دھڑکنوں تیز ہو رہی تھیں ضامن کی شدتیں سہتے آنکھوں سے اشک ٹوٹتے اس کی کنپٹیوں میں جذب ہوئے تھے وہ خود ہی تو یہ چاہتی تھی ضامن کی محبت اس کی توجہ اس کا لمس۔

پر اب یہ سہن کرنا مشکل ہو رہا تھا جس رات ضامن نشے میں تھا اتنی شدتیں تو اس کی اُس رات نہیں تھی جتنی شدت آج اس کے عمل میں تھی۔

ابرش کی پسینے سے بھیگی لٹیں جو اس کے رخساروں سے چپکی ہوئی تھیں پیچھے کرتے ضامن نے اس کے رخساروں کو چوما۔

"آپ بلش کرتی بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی ہیں مقابلہ کریں پھر پتہ چلیں آپ مسز ضامن عباس ہیں۔۔"ضامن نے ابرش کے رخساروں پہ دانت گاڑ دیئے ابرش نے آنکھیں پھیلائی یعنی ضامن اسے انڈر اسٹیمنٹ کر رہا تھا وہ اوپر ہوتے ضامن کے رخساروں پہ دانت گاڑ گئی۔

ضامن نے اس کی گردن پہ ہونٹ رکھے ابرش خود میں سمٹی پر مقابلہ تو کرنا ہی تھا سو وہ بھی اس کی گردن پہ دانت گاڑتے مسکرائی تھی۔

"اممممم امپرسو۔۔۔"ضامن نے اس کی دھڑکنوں پہ ہونٹ رکھے ابرش کا چہرہ سرخ ہوا وہ جان بُوجھ کر ابرش کو اکسا رہا تھا ابرش نے دانت گاڑ دیئے اس کی دھڑکنوں پہ۔

ضامن نے ابرش کے بیلی بٹن پہ زبان کی نوک پھیری یہیں بس ہوئی ابرش کی وہ ہنوز اس کے بدن کا حصہ بنا ہوا تھا ابرش نے ضامن کے بازوؤں کو سختی سے جکڑا تھا۔

"پلیز۔۔۔ضامن۔۔۔۔!؛" ابرش اس کی شدت پہ رو دینے کو تھی ضامن نرمی سے الگ ہؤا اور ابرش کو حصار میں لیتے اس کے بالوں پہ ہونٹ رکھے ابرش کو اپنی گہرائیاں جلتی سی محسوس ہوئی ضامن کا پورا وجود انتہائی گرم تھا شاید ابرش کے لمس کا اثر تھا۔۔

ضامن نے ابرش کی ٹھوڑی چومی ابرش نے بھی ضامن کی بیرڈ سہلائی تھی۔

"اتنی جلدی چھوٹ نہیں ملے گی آپ کو۔۔" ابرش پہ ایک بار پھر سے اپنی گرفت جماتے وہ ابرش کو اپنے وجود کا حصہ بناتے اپنی شدتیں بڑھا گیا۔

•••••

صبح صبح ابرش کی آنکھ کھلی تو وہ ضامن کی بانہوں میں قید تھی اس کی پشت ضامن کے سینے سے لگی ہوئی تھی جبکہ ضامن کا ہاتھ اس کے پیٹ پہ تھا کمفٹر میں چھپے وہ دونوں قربت کے رنگوں میں رنگے ہوئے ایک دوسرے کی سانسوں کے قریب تھے ابرش کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ پھیلی ضامن کی شدتیں یاد آئی تو چہرے پہ پھیلے رنگوں میں اضافہ ہوا ابرش نے ہونٹ کاٹے وہ باتھ لینا چاہتی تھی لیکن اس کا ڈریس ضامن نے رات کو نکالنے کہاں پھینکا تھا۔

وہ خوُد بھی تو بے لباس اسے بانہوں میں بھرے سو رہا تھا ابرش نے ہولے سے رخ پلٹتے ایک نظر ضامن پہ ڈالی جو پر سکون نیند سو رہا تھا۔

ابرش نے کندھوں تک کمفٹر اوڑھا ضامن کی شرٹ زمین پہ پڑی تھی وہ شرٹ اٹھانے کے لیے جھکتی تو ممکن تھا کہ ضامن کی آنکھ کھل جاتی لیکن آگر وہ جاگ جاتا تو ایک بار پھر سے اس کے اندر جن گھس جانا تھا ابرش کے رخسار سک کر رہے تھے ضامن کی بے باک سرگوشیاں یاد کرتے۔

اس نے آہستگی سے ہاتھ بیڈ سے نیچے بڑھاتے ضامن کی شرٹ اٹھاتے پہن لی تھی۔

ضامن ہلکا سا ہلا لیکن پھر سو گیا ابرش تکیے پہ ہاتھ رکھے اُس پہ سر ٹکائے ضامن کو دیکھ رہی تھی جو اس کے دل کا قرار اس کی دھڑکنوں میں بستا تھا۔

ضامن کی بیرڈ بڑھی ہوئی تھی رات جب ضامن نے اس کی اس کی دھڑکنوں پہ اپنی بیرڈ رگڑی ابرش کو گدگدی سی ہوئی تھی۔

"آپ نے اتنا عرصہ کیسے صبر کیا۔۔۔؟" وہ اس کے کان کے قریب جھکے بولی لیکِن آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیلی جب ضامن نے اسے اپنی طرف کھینچتے اسے کمفرٹر میں چھپایا یعنی وہ جاگ رہا تھا۔

اوَر اسے دیکھ چکا تھا ابرش کے چہرے پہ سرخی پھیلی تھی اتنی جھجھک اسے ضامن سے محسوس ہوئی تھی اس پل کاش کہ اٹھتی ہی نہیں۔

"ضامن سر چھوڑیں مُجھے۔۔۔!؛" اس نے شرٹ کے بٹن بھی آدھے ادھورے بند کیے ہوئے تھے ضامن کی نظریں اس کی دلکشوں سے الجھ رہی تھیں مکمل خوبصورتی اس کی نگاہوں کے سامنے تھی جس سے وہ رات بھر سیر اب ہوا تھا۔

"چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوا جانم۔۔۔!؛" وہ اس کے ہونٹوں کے کنارے بنے کٹ پہ لمس چھوڑتا مسکرایا اوَر ابرش کی شرٹ کندھوں سے

سر کائی تھی ابرش ہڑبڑا گئی ایک بار پھر سے نہیں ابرش نے بے ساختہ انکار کیا لیکن اس کے انکار کا مقابل پہ کیا ہی اثر ہونا تھا وہ تو ابرش کے وجود سے اٹھتی اپنی سانسوں کی مہک پہ ہی پاگل سا ہوا تھا۔

"مُجھے فریش۔۔۔"

"اکھٹا ہو لیجیے گا بچت ہو گی آپ کی۔۔۔!؛" آنکھ وانک کرتے اس کے کچھ کہنے کے لیے کھلتے ہونٹوں کو قید کیا ابرش نے اپنے ہاتھوں سے ضامن کے سینے پہ مکے مارے مگر ضامن پہ خاص اثر نہیں ہوا بلکے اس کی شدت بڑھ گئی اور ضامن کی بڑھتے شدتوں پہ ابرش رونے کو ہوئی تھی اس کو شدید بھوک لگ رہی تھی سر بھی بھاری سا ہو رہا تھا۔

"ایک ہی رات میں مجھے ان کی لت لگ گئی ہے لگتا ہے اب گزرا ممکن نہیں ہے ان کے بغیر۔۔۔"اس کے بھیگے لب سہلاتے بے باکی سے اس کے ہونٹوں کو دیکھتے وہ مدھم سا بولا۔

"سس۔۔۔"ابرش کو اتنی جلن ہو رہی تھی اپنے ہونٹوں پہ رات کو ضامن کی شدتیں کیا کم تھیں جو وہ مزید اس کے ہونٹوں سے لپٹ رہا تھا۔

"کیا ہوا۔۔۔"

"آپ نے میرے لپس ہی زخمی کر دیئے ہیں اتنی جلن ہو رہی ہیں میں آپ سے ناراض ہوں آپ اتنے جنونی ہوں گے مجھے اندازہ نہیں تھا آپ کا بس چلے تو وہ مجھے کھا جائیں۔۔۔!؛"وہ شکوہ کر گئی ضامن کا قہقہہ کمرے میں گونجا تھا وہ اپنی ہنسی روک نہیں سکا ابرش کو ضامن پہ شدید غصہ آیا اب اس نے جوک تو نہیں سنایا تھا جو وہ ایسے ہنس رہا تھا۔

"ضامن سر۔۔۔" ابرش نے ضامن کے بالوں میں مٹھیوں میں پکڑے کھینچا تو ضامن کو یوں محسوس ہوا جیسے بال کسی نے جڑوں سے اکھیڑ لیے ہوں

۔

"مس ملک۔۔۔" اس نے ابرش کے ہاتھوں کو تھامنا چاہا لیکن ابرش نے اپنے ہونٹوں کا بدلا اس کے بالوں سے لینا چاہا تھا جتنی جلن اسے لبوں پہ ہو رہی تھی تھوڑی بہت تو ضامن بھی برداشت کرتا۔

"اب پتہ چلا۔۔۔ ساری رات آپ نے میرے لبوں کو نہیں چھوڑا اب صبح پھر سے آپ کا رومانس والا کیڑا جاگ گیا ہے اتنا رومانس کر کے دل نہیں بھرا آپ کا۔۔۔!؛" ابرش نے اپنے ہونٹوں کو انگوٹھے سے سہلایا اتنی جلن پہلے کچھ کھانے کے دروان لگنے والا کٹ کا اثر تھا باقی کا ضامن کے ہونٹوں کا کمال تھا۔

اک جگہ پہ کبھی رکا نہیں

اک جگہ پہ کبھی ٹکا نہیں

جیسا میں نے چاہا ویسا

مجھے کوئی دکھا نہیں

پر جب سے دیکھا تجھے

جو ہوا نہیں وہ ہونے لگا

میرا دل مجھے جگا کہ

خوُد سونے لگا

میری فطرت بدل رہی ہے

جیسے برکت کوئی ہوئی ہے

اب تو یہی دعا ہے دل سے

کبھی نہ اترے کبھی نہ اترے

ہینگ اوور تیری باتوں کا

ہینگ اوور تیری یادوں کا۔۔

ضامن کی آواز بہت پیاری تھی پہلی بار اس نے پارٹی میں گانا گایا تھا ابرش تو اُس ٹائم سے ہی ضامن کی فین تھی اوَر آج قربت کے لمحات میں ضامن نے اس کے لیے یہ گایا ابرش کو یہ گانا بہت پسند تھا۔

ویسے تو زیادہ آنگلش موویز دیکھتی تھیں لیکن سونگز اسے اولڈ بہت پسند تھے۔۔

"کیا ہوا ہے مس ملک۔۔۔!؟" ضامن کو اچھے سے یاد تھا ابرش نے اُس دن اس کے گانے بہت شوق سے سنے تھے مگر اس وقت ابرش کی آنکھوں میں نمی تھی ضامن کو عجیب فیل ہوا وہ کیوں رو رہی تھی۔

"ضامن سر۔۔۔ آپ بدل تو نہیں جائیں گے۔۔۔؟" ضامن کا اتنا اچھا رویہ وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ زندگی اتنی خوبصورت ہو چکی تھی۔

"آپ کو کیا لگتا ہے مس ملک آپ کی محبت نے میری نفرت کو بدل دیا تو پھر یہ محبت مجھے بدلنے دے گی دوبارہ میں اب صرف آپ کا ہوں۔۔۔" اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا ابرش اس کے کندھے پہ سر رکھ گئی۔

"مجھے خوشیاں راس نہیں آتی ہیں۔۔ مُجھے ڈر لگ رہا ہے کہیں کچھ ہو ہی نہ جائے۔۔۔" اس کے بازوؤں کو جکڑے اپنے اندر وہموں کو وہ ضامن سے شئیر کرنے لگی تھی ضامن نے اسے آنکھیں دکھائی تھی۔

"اللہ تعالیٰ پہ بھروسہ رکھیں ہمیں رب کے سواہ کوئی الگ نہیں کر سکتا ہے۔۔۔زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے چلیں ساتھ باتھ لیتے ہیں نماز کا وقت نکالا جارہا ہے مذید باتیں نہیں کرتے ہیں۔۔۔"ضامن نے اسے بانہوں میں بھرا تو ابرش اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی ضامن مسکرایا تھا اس کا یہ شرمایا روپ ضامن کے لیے نیا تھا ضامن کو ابرش نے نکاح کے بعد کس کی تھی۔

پھِر کتنے ہی موقعے آئے دونوں قریب تھے ابرش کی جھجک آج اس نے پہلی بار دیکھی تھی۔

جیسے وہ نئی نویلی دلہن ہو۔

"میں اکیلے لے لوں گی آپ بعد میں۔۔۔"

"انکار کی گنجائش نہیں ہے جانم میں تنگ نہیں کرونگا آپ کو کیونکہ ٹائم کم ہے۔۔۔"وہ ابرش کو باتھ روم کے فلور پہ کھڑا کرتا اس کو کندھوں سے تھامے بولا تھا۔

"پر۔۔۔"ابرش نے ہونٹ کاٹے تو ضامن نے آنکھیں دکھائی تھیں پہلے ہی ہونٹوں پہ کٹ لگا ہوا تھا ابرش مزید انہیں زخمی کر رہی تھی۔

"نہیں کریں پہلے اتنے زخمی ہیں یہ۔۔"ہونٹوں کو دانتوں کی گرفت سے آزاد کروایا اور ساتھ ہی ابرش کو وارن بھی کیا وہ ناک سکیڑتے باتھ ٹب کی طرف بڑھی۔

"آپ ہی نے کی ہے ان کی یہ حالت۔۔۔"وہ باتھ ٹب میں لیٹتے آنکھیں موند گئی ضامن بھی چلتے اس کے قریب آیا باتھ ٹب کے کنارے پہ گھٹنا ٹکائے وہ ابرش کے کندھے پہ ٹھوڑی رکھ گیا۔

.....

عائلہ یرمان کی کام کٹ کرتے کچھ دیر تو کمرے میں بیٹھی رہی پھر اس نے سوچا کہ یرمان کو کیا معلوم وہ کمرے میں ہے یا کچن میں چلی گئی ہے تو وہ کمرے سے نکل آئی تھی اس کی اس حرکت پہ یرمان نے لب بھینچ لیے تھے یہ لڑکی ہمیشہ ہی یرمان کی بات رد کر دیتی تھی۔

خیر اپنی طرف سے تو بچاری یہ کوشش کر رہی تھی کہ یرمان کو معلوم نہ لیکن یہ الگ بات تھی کہ یرمان تو اسے دیکھ رہا تھا عائلہ کی اس حرکت پہ غصہ بھی بہت زیادہ آیا تھا لیکن ضبط کر گیا۔

اب اسے لگ رہا تھا کہ عائلہ کو اسے ضامن کے گھر چھوڑنا ہی نہیں چاہیے تھا بلکے اپنے ساتھ واپس لانا چاہیئے تھا دیر تو اب بھی نہیں ہوئی تھی آفس سے واپسی پہ اس کا ارادہ ضامن سے بات کرنے کا تھا۔

گھر کا ماحول بہت ٹنس تھا مام کی حالت وہ سمجھ سکتا تھا یقیناً یہ سب برداشت کرنا اُن کے لیے آسان نہیں تھا لیکن غلطی بھی تو مام کی ہی تھی۔

وہ آفس کے لئے تیار ہوتے باہر آیا تو اسے روم سے نکلتے ہی مایا مل گئی تھی جو شاید واپس جا رہی تھی عفت ملک کی سپورٹ پہ وہ یہاں رہنے آئی تھی لیکِن عفت ملک خوُد اتنی ساری پرابلمز میں پھنس چکی تھیں وہ کیا ہی اس کا ساتھ دیتی۔

عائلہ رات کو اپنے بھائی کے ساتھ جا چکی تھی مایا کو یہ بات معلوم تھی اب اسے آج ہی عائلہ کو کسی طرح کڈنیپ کروانا تھا۔

قیوم ملک کی بہو تھی ایک رات گھر سے باہر رہتی تو اسے یقین تھا کہ یرمان کبھی اسے اپنے ساتھ نہیں رکھتا اس معاملے میں وہ بہت جنونی تھا۔

"یرمان کہاں جارہے ہو۔۔!؟" وہ خوش ہوئی کم سے کم یرمان ملک سے بات کرنے کا موقع تو ملا اس نے رات بھی کوشش کی تھی کہ اس کی یرمان سے بات ہو جائے لیکن یرمان کمرے میں تھا ہی وہ دو بار گئی تھی لیکِن ناکام لوٹی۔

اسے امید نہیں تھی کہ گھر کے اتنے افسردہ ماحول کو چھوڑ کر یرمان کئیں جائے گا۔

"مایا تم ابھی تک یہاں ہو۔۔؟" عائلہ کی وجہ سے یرمان کا موڈ آف تھا مذید مایا کو دیکھ کر اسے اچھا نہیں لگا تھا کبھی اس کی اوُر مایا کی بہت اچھی دوستی تھی لیکِن اب عائلہ کے ہوتے وہ کسی دوسری لڑکی کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

"کیا مطلب ہے یرمان میں نہیں رہ سکتی ہوں یہاں؟ تمھیں برا لگ رہا ہے کیا؟ ویسے مجھے تم سے امید نہیں تھی کہ تم اس سارے معاملے میں عفت آنٹی کے بجائے قیوم انکل کا ساتھ دو گے آنٹی کتنی اپ سٹ ہیں تمھیں اندازہ نہیں ہے شاید۔۔۔" اسے بس یرمان ملک سے بات کرنے کا بہانہ چاہیے تھا وہ مل چکا تھا۔

"مایا اٹس آور پرسنل ایشوز تم اپنے گھر چلی جاؤ میں نہیں چاہتا ہوں کہ یہاں ہو رہے واقعات کا اثر تم پر بھی پڑے۔۔۔!؛" وہ مایا کو صاف صاف لفظوں میں گھر سے جانے کا کہہ رہا تھا.

"یرمان عفت آنٹی نے مجھے اپنی بیٹی کی طرح سمجھا ہے میں اُنہیں کیسے اکیلا چھوڑ دوں عائلہ نے بہت غیر مناسب حرکت کی ہے تمھاری مام کو ضرورت تھی اس وقتِ ابرش تو چلو انکل سے ناراض ہو کر گئی ہے اُس کی ناراضگی بنتی

بھی ہے لیکن عائلہ وہ تو جان بُوجھ کر چلی گئی شائد اُسے آپ کی فیملیز پرابلمز میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔!؛"مایا کے دماغ نے تیزی سے پلان بنایا یہ اچھا موقع تھا وہ یرمان کو عائلہ کے خلاف کر سکتی تھی۔

"میری بیوی کو درمیان میں لانے کی ضرورت نہیں ہے مایا وہ جو مرضی کرے تمھیں اس بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"یرمان نے اپنی بھونیں اچکائی تھیں مایا تلملا گئی کتنی چالاک تھی یہ لڑکی کیسے یرمان کو اپنی مٹھیوں میں کیا ہوا تھا کہ یرمان اس کے خلاف کوئی بات سن ہی نہیں رہا تھا۔

"یرمان شاید تم پہ وہ لڑکی کوئی جادو ٹونا کروا چکی ہے ایسی لڑکیاں بہت چالاک ہوتی ہیں بہت سے لڑکوں کے ساتھ۔۔۔"

"مایا۔۔۔!؛" یرمان کا ہاتھ اٹھا تھا دل تو چاہا کہ مایا کی اس بکواس پہ اسے الٹے ہاتھ کی لگا دے لیکن پھر اس نے ہاتھ نیچے کر لیا عورت پہ ہاتھ اٹھانا وہ مردانگی کی توہین سمجھتا تھا۔

"یرمان۔۔۔" یرمان نے تھپڑ نہیں مارا تھا مایا نے پھر بھی اپنے گال پہ ہاتھ رکھ لیا تھا وہ بے یقینی سے یرمان کو دیکھ رہی تھی وہ عائلہ کے کیے اسے تھپڑ مارنے والا تھا اس کے تن بدن میں آگ لگی تھی یہ لڑکی اب اس کے لیے مذید خطرہ بنتی جا رہی تھی۔

"کیا یرمان مایا تمھاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کے بارے میں ایسی بکواس کرنے کی۔۔۔۔ میں چاہتا تو تمھیں تھپڑ مار سکتا تھا کہ میں اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسری عورت کو چھونے کا سوچ بھی نہیں سکتا ہے چلی جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کہ اپنے اوپر میرا ضبط ختم ہو جائے اور میں تم سے جو بچا کچا

تعلق ہے وہ بھی ختم کر دوں۔۔۔" یرمان نے دیوار پہ مکا تھاما یا کا رنگت فق ہوئی چہرے پہ پسینے کی بوندیں چمکی تھیں وہ اپنی آنکھیں رگڑتے ایک شکوے بھری نظر یرمان پہ ڈالتے باہر نکل گئی تھی۔

اس نے تو اپنی طرف سے کوشش کی تھی کہ یرمان کے دل میں مایا کے لئے شک ڈال سکے لیکن یرمان مایا کے خلاف ایک لفظ بھی سننے کے لیے تیار نہیں تھا۔

یرمان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور گہرے سانس بھرے خون خول رہا تھا مایا کی اس بکواس پہ۔

"یرمان ٹھیک ہو تم۔۔۔؟" قیوم ملک کمرے سے نکلے تو یرمان کو دیکھا جس کے چہرے پہ پھیلی سنجیدگی اُنہیں پریشان کر گئی تھی۔۔

جبکہ ڈیڈ کو مام کے کمرے سے نکلتے دیکھ کر یرمان حیران ہؤا اسے امید نہیں تھی ڈیڈ رات مام کے روم میں تھے اریبہ کو چھوڑ کر۔

"ڈیڈ آپ مام کے ساتھ تھے۔۔۔" اس نے ڈیڈ سے پوچھ لیا وہ سر ہلا گئے تھے.

"اُن کی طعیبت ٹھیک نہیں تھی میں اُنھیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا یرمان۔۔۔ اریبہ میری دوسری بیوی ہے اور عفت پہلی۔۔۔۔ میں نے آخرت میں دونوں بیویوں کے حق کا حساب دینا ہے میں چاہتا ہوں دونوں میں برابری رکھ سکوں۔۔۔" وہ شرمندہ سے تھے۔

"ڈیڈ مام کے ساتھ پچھلے اتنے سالوں سے ہیں جبکہ اریبہ کو اس کنڈیشن میں آپ کی ضرورت ہے ڈیڈ ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ۔۔۔" وہ عفت ملک کا بیٹا تھا لیکِن حمایت وہ اریبہ کی کر رہا تھا۔

"بیٹا مُجھے معلوم ہے لیکِن عفت کی جزباتی طعیبت سے تم واقف نہیں ہو اگر میں اُنہیں اکیلا چھوڑ دیتا تو وہ خوُد کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتی۔۔۔" وہ عفت ملک کے ساتھ زندگی کے اتنے ماہ وسال گزار چکے تھے بھلے اتنی اچھی انڈر اسٹینڈنگ نہیں رہی لیکن وہ بیوی کے موڈ سونگز سے واقف تھے۔

"آپ کو آج بھی عفت کی فکر ہے قیوم میں اوُر میرا بچہ کہاں ہیں۔۔۔ آپ بات کر رہے ہیں حقوق کی تو میرے حق کب پورے کیے آپ نے۔۔۔" یرمان اور قیوم ملک کی طرف دیکھتے بولی تھی وہ نجانے کب وہاں آئی اوُر اُن کی باتیں سن رہی تھی.

"اریبہ ہم روم میں چل کر بات کرتے ہیں۔۔۔" یرمان کے سامنے وہ اریبہ سے بات نہیں کرنا چاہتے تھے نہیں چاہتے تھے کہ یرمان ان کے آپسی معاملات کے بارے میں جانے۔

"روم میں چل کر تا کہ مجھے روم میں چھوڑ کر آپ پھر عفت کے پاس چلے جائیں قیوم میں کل سے بھوکی ہوں کچھ نہیں کھایا ہے آپ نے تو کھانا بھجوایا اوٗر چلے گئے آکر یہ بھی نہیں پوچھا کہ میں نے کھانا کھایا بھی ہے یا نہیں۔۔۔" وہ شاید جان بُوجھ کر یرمان کے سامنے سب کچھ بول رہی تھی۔

"اریبہ تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا۔۔۔؟" قیوم ملک کو بچے کی فکر ہوئی وہ ساری رات بھولی رہی تو اس کا مطلب یہ تھا کہ اس نے رات کو میڈیسن بھی نہیں لی ہو گی آگر اس کی طعیبت خراب ہو جاتی تو پھر۔

"آپ کو لگتا ہے میرے حلق سے نوالہ اتر سکتا ہے آپ اتنے عرصے بعد ملے وہ بھی میرے ہو کر نہیں کتنی بد نصیب ہوں ناں میں۔۔۔" وہ جیسے خود پہ ہنس رہی تھی۔۔۔

یرمان انہیں چھوڑتے آگے بڑھ کر گیا ان کے پرسنل معاملات کے بارے میں جاننے کے حق میں وہ نہیں تھا اریبہ نے اس کی پشت دیکھی وہ قیوم ملک کی کاپی تھا یقیناً ماضی میں بھی قیوم ملک بھی اس کے جیسے ہی دکتے ہونگے وہ سوچ سکی۔

"اریبہ کیا ضرورت تھی یرمان کے سامنے بات کرنے کی ایک بات میری بات کان کھول کر سن لو آج کے بعد ہمارے یہ معاملاتِ بیڈ روم تک ہی محدود رہیں گے۔۔۔" وہ ان کی کلائی تھامتے کمرے میں چلے آئے کتنی سبکی فیل ہو رہی تھی یرمان کے سامنے۔

"قیوم میں رات بھر ایک پل کے لئے بھی پر سکون نہیں ہوئی آپ نے اگر یہ سب ہی کرنا تھا تو مُجھے کیوں یہاں بلایا آپ عفت کے کمرے میں رہے میں یہاں جلتی رہی ساری رات۔۔۔ اور ستم یہ کہ میں شکوہ بھی نہیں کر سکتی

ہوں۔۔۔"وہ رونے لگی بیڈ کے کنارے بیٹھتے اس نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپالیا تھا۔۔اس نے شال لی ہوئی تھی لیکِن بھرا بھرا وجود واضح ہو رہا تھا اس کا آٹھواں مہینہ ختم ہونے والا تھا۔

"اریبہ میں جانتا ہوں تمھارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے لیکِن عفت بھی میری بیوی ہیں میں اُن سے منہ نہیں پھیر سکتا ہوں۔۔۔وہ بہت جذباتی نیچر کی ہیں میں آگر اُن کے پاس نہیں جاتا تو وہ خود کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتی۔۔۔پھر آگر کچھ ہو جاتا تو۔۔"وہ سنجیدگی سے پوچھ رہے تھے۔

"کتنی فکر ہے آپ کو عفت کی۔۔۔۔ساری رات جو میں نے ٹینشن میں گزاری اگر اس کا اثر ہمارے بے بی پہ پڑتا اگر مجھے یا بچے کو کچھ ہو جاتا تو پھر۔۔۔۔آپ کے لئے شاید اہم عفت ہی ہے۔۔۔"وہ جلتے کڑاتے پوچھ رہی تھی یعنی اتنی کوششوں کے بعد بھی قیوم کے دل میں عفت ہی تھی

اریبہ تو شاید اب مجبوری بن چکی تھی اگر اس کی کوک میں قیوم ملک کا بچہ نہیں ہوتا تو شاید اب تک قیوم ملک اسے چھوڑ چکے ہوتے۔۔

"اریبہ یہ کیسی باتیں کر رہی ہو تم۔۔۔!؛" انہوں نے اریبہ کی کلائی تھامنے کی کوشش کی لیکن اریبہ نے اُن کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"اریبہ میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں مجھے مزید پریشان مت کرو تم۔۔!؛" وہ تھکے سے اریبہ کے قدموں میں بیٹھے تھے ایک پل کے لیے جیسے پیروں سے زمین کسکی تھی اریبہ کی دل دہلا دینے والوں باتوں سے۔

"میں پریشان کرتی ہوں آپ کو؟ میں نے کب پریشان کیا آپ کو؟ میں آپ کے لیے اتنی اہم ہوں کہ آپ میرے لیے پریشان ہوں۔۔۔" وہ تلخی سے بولی۔

"اریبہ تم میرے لیے بہت اہم ہو تم جانتی ہو لیکن شاید جان کر انجان بن رہی ہو تم۔۔۔ہاں میں نے رات کا کوشش کی تھی واپس تُمھارے پاس آنے کی لیکن عفت کی طعیبت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔مُجھے اُن کے پاس رکنا پڑا اریبہ۔۔۔مُجھے لگا تم اس بات کو سمجھ جاؤ گی لیکن تم تو الٹا مجھے پریشان کر رہی ہو۔۔۔!؛"وہ اس کی کلائی اپنے ہاتھوں میں تھامے بولے تو اریبہ نے تلخی سے انہیں دیکھا یعنی ہر بار اریبہ کو ہی سمجھنا تھا وہ کیوں نہیں سمجھتے تھے کہ اریبہ کی بھی خواہشات تھیں۔

"میں ہی کیوں۔۔کل کو بولیں گے تم سمجھاؤ ہمارے بچے کو مجھے تو لگتا ہے جیسے میری آپ کی زندگی میں کوئی اہمیت نہیں ہے آیسے ہی میرے بچے کی بھی آپ کے زندگی میں کوئی اہمیت نہیں ہو گی۔۔۔"ان کی گرفت سے اپنی کلائی چھڑواتے اس نے اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھا وہ لب بھینچ گئے۔

"ناشتہ منگوا رہا ہوں فریش ہو جاؤ ناشتہ کروا تنی دیر تک بھوکا رہنا ٹھیک نہیں ہے تمھارے لیے۔۔۔" وہ اپنی بیرڈ مسلتے باتھ روم چلے گئے تھے۔

"مجھے کچھ کرنا ہو گا اس مینشن تک آ گئی ہو آگے بھی کچھ نہ کچھ کر کے عفت ملک کا بندوست کر ہی ہو نگی میں۔۔۔!؛" وہ ناخنوں کو دانتوں سے کترتے سوچ رہی تھی قیوم ملک فریش ہوتے بالوں میں برش کرتے میڈ کو ناشتے کا کہہ چکے تھے دونوں کے درمیان خاموشی حائل تھی آگر اریبہ نے بات کرنے کی کوشش نہیں کی تو قیوم ملک بھی خاموش ہی رہے۔

ناشتہ کرواتے وہ آفس کے لیے نکل گئے تھے اریبہ کو اکیلا چھوڑ کر جانے کا دل نہیں تھا لیکِن بہت امپورٹنٹ میٹنگ تھی جس کی فائل پہ آج کے سائن ہونے تھے چونکے پاؤر آف اٹارنی ان کے پاس تھی تو ہر فائل پہ ان کے سائن لازمی ہوتے تھے۔۔

اریبہ کو انہوں نے اپنا ڈھیر سارا خیال رکھنے کی خاص تاکید کی تھی جو اریبہ نے ایک کان سے سنتے دوسرے کان سے نکال دی تھی۔

قیوم نے اسے منع کیا تھا کہ میری غیر موجودگی میں کمرے سے باہر نہیں نکلنا اگر باہر لان میں جانا ہو تو میں لے جاؤں گا میری واپسی جلدی ہو جائے گی لیکن اریبہ نے ان کی ساری باتوں کو پسِ پشت ڈالتے شال اچھی طرح خود پہ اوڑھی اور کمرے سے باہر نکل آئی تھی۔۔

•••••

"میم آپ کو کچھ چاہئے۔۔۔؟" وہ باہر آئی تو ہال میں موجود میڈ اس کی طرف چلی آئی اس نے منع کر دیا قیوم ملک اس کے منع کرنے کے باوجود اسے ہیوی ناشتہ کروا کر گئے تھے کہ اس کا پیٹ فل تھا کچھ بھی کھانے کی حاجت نہیں تھی اس نے اوپر دیکھا تو سکینڈ منزل پہ اسے عفت ملک نظر

آئی وہ سیڑھیاں چڑھتے اوپر آگئی حالانکہ اس کی ایسی کنڈیشن نہیں تھی کہ وہ سیڑھیاں چڑھتی۔۔۔

وہ آخری سیڑھی پہ رک گئی عفت ملک کی نظر بھی اس پہ پڑ گئی تھی وہ اس کے قریب چلی آئی تھیں اب دونوں آمنے سامنے کھڑے تھیں۔

"تم جیسی لڑکیاں کو میں اچھے سے جانتی ہوں یہاں امیر آدمی دیکھا نہیں وہیں اُسے پھنسالیا لیکن قیوم صرف مجھ سے محبّت کرتے ہیں رات یہ اندازہ تو ہو ہی گیا ہو گا کہ تمھیں اس کنڈیشن میں اکیلا چھوڑ کر وہ میرے پاس چلے آئے۔۔۔!؛"عفت ملک سے اس لڑکی کا وجود اپنے گھر میں برداشت کرنا بہت مشکل تھا وہ تو مایا سے بات کرنے اوپر آئی تھیں لیکن مایا کمرے میں تھی ہی نہیں۔

"بڑی خوش فہم عورت ہیں آپ۔۔۔!؛ آپ کو لگتا ہے قیوم آپ سے محبت کرتے ہیں سچ میں۔۔؟ اگر ایسا ہے تو میری کوک میں پل رہا بچہ کس کا ہے بتائیں۔۔ قیوم تو آپ سے محبت کرتے ہیں مجھ سے تو کرتے ہی نہیں ہیں تم پھر یہ بچہ کیسے اس دُنیا میں آ رہا ہے دو بچے پیدا کیے ہوئے ہیں آپ نے۔۔۔ جانتی تو ہو نگی سب کچھ خیر وہ الگ بات ہے کہ آپ قیوم کو اپنے قریب نہیں آنے دیتی تھیں۔۔۔!؛" اریبہ نے چن کر وار کیا تھا عفت ملک کے چہرے پہ پھیلی سنجیدگی اسے پتہ دے رہی تھی کہ اس کا تیر نشانے پہ لگا ہے۔۔۔۔۔۔

"تم جیسی چالاک لڑکیاں ہوتی ہیں جو مردوں کو اپنے حسن کے جال میں پھنساتی ہیں اُنہیں ادائیں دکھاتی ہیں اور پھر مرد تم جیسی لڑکیوں کے حسن

کے جال میں پھنستے اپنا سب کچھ وار دیتے ہیں۔۔۔" وہ جل گئی تھیں اریبہ کی باتوں سے جیسے منہ پہ کسی نے تماچا مارا تھا۔

"آگر آپ جیسی عورتیں اپنے کیریئر کے چکر میں اپنے شوہروں سے دور رہیں گی تو پھر میرے جیسی عورتیں تو اس موقعے کا فایدہ اٹھائیں گی ناں آپ کے شوہر اوُر بچوں کو جب جب آپ کی ضرورت محسوس ہوئی آپ نہیں تھیں۔۔ کیا لگتا ہے مرد باہر ایسے ہی منہ مارنے لگ جاتا ہے نہیں عفت ملک جب مرد کو اپنے جذبات کی تسکین کے لیے بیوی کا وجود نہ ملے پھر وہ باہر منہ مارتا ہے آپ نے کب قیوم کو اُن کا حق دیا یرمان کی دفعہ وہ نشے میں تھے۔۔۔ اور پھر ابرش۔۔۔"

"شٹ اپ لڑکی خبردار جو مزید کوئی بکواس کی تو میں جان لے لونگی تمھاری۔۔۔" لفظوں کا تماچا اتنا سخت تھا کہ عفت ملک بلبلا اٹھی تھیں سچائی

برداشت نہیں ہوئی سب سے بڑھ کر غصہ تو اس بات پہ آرہا تھا کہ یہ لڑکی ان کے پرسنل معاملات کے بارے میں بھی سب کچھ جانتی تھی یعنی ان کا شوہر اپنا سارا وقت اس لڑکی کو دیتا تھا۔

"کیا ہوا سچائی برداشت نہیں ہوئی ایک بات بتائیں یرمان اور ابرش آپ کے بچے تھے کبھی اُنہیں وقت دیا چلو شوہر کو تو متبادل مل گئی جس سے وہ اپنی طلب پورے کرنے لگے لیکن آپ کے بچے کبھی سوچا ہے کہ آپ کے بچوں نے کب کب آپ کو یاد کیا ہو گا ایک بچے کے لیے ماں کا سہارا سب سے اہم ہوتا ہے لیکن آپ تو اتنی غافل رہی آپنے بچوں سے کہ کبھی جاننے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔۔۔اب احساس ہو رہا ہے لیکن اب کیا فایدہ۔۔۔" اریبہ بولنے پہ آئی تو بولتی ہی چلی گئی عفت ملک کے بس سے

باہر ہوا تھا یہ سب کچھ آگر یہ لڑکی ماں نہ بننے والی ہوتی تو وہ اس کے ساتھ ضرور کچھ کرتی۔

"تمھیں ہمارے معاملوں میں بولنے کی ضرورت نہیں ہے تم بس یہ یاد رکھو کہ اس مینشن میں تمھیں میں زیادہ دن رہنے نہیں دوں گی۔۔"عفت نے انگلی اٹھا کر وران کیا تو اریبہ نے قہقہہ لگایا۔

"دیکھتے ہیں اس مینشن سے سب سے پہلے کون نکلتا ہے آپ یا میں۔۔۔!؛"وہ جیسے عفت ملک کو چیلنج دے رہی تھی اور عفت ملک کے تو مانو سر پہ لگی تلوے پہ بجھی تھی۔

"تُمھاری اتنی حیثیت ہے کہ تم مجھے میرے ہی میرے ہی گھر سے نکالنے کی بات کرو میں تمھیں چھوڑوں گی نہیں ڈائن کہیں کی پہلے میرا شوہر چھین لیا

اب میرے گھر سے نکلنا چاہتی ہو مجھے۔۔۔"عفت ملک کا غصہ خطرناک حد تک بڑھا تھا۔

"میں نے نہیں چھیننا ہے وہ کوئی کھلونا تو نہیں ہیں جو آپ سے چھین لونگی آپ نے اپنی زمہ داری ٹھیک سے نہیں نبھائی خوُد سے پوچھیں کیا آپ نے شوہر کی ضرورتوں کا خیال رکھا۔۔۔اگر آپ اپنے شوہر کے ساتھ مخلص ہوتی تو آج آپ کے شوہر آپ کے ساتھ ہوتے میرے ساتھ نہیں۔۔۔جتنے اکیلے وہ اُس وَقت تھے میں نہ ہوتی تو کوئی بھی لڑکی آسانی سے اُنہیں اپنی طرف مائل کر سکتی تھی۔۔۔!؛"اریبہ عفت ملک کو بس یہ احساس دلانا چاہتی تھی کہ انھوں نے بہت غلط کیا اپنے شوہر کے ساتھ۔

"شٹ اپ۔۔۔چلی جاؤ یہاں سے میں تمھیں چھوڑوں گی نہیں تم کیوں میرے ضبط کا امتحان لے رہی ہو ہاں کیا چاہتی ہو لحاظ بھول جاؤں

میں۔۔۔!؛"وہ آپے سے باہر ہو رہی تھیں بھلے یہ سچ تھا لیکِن وہ یہ تلخ سچ بھی تو برداشت نہیں کر پا رہی تھیں۔

"میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ سوچیں آپ نے کیا کیا گنوا دیا اہمیت انسانوں کی ہوتی ہے چیزوں کی نہیں آپ نے اپنے فائدے کے لیے اتنے قیمتی انسان کو کھو دیا اب آپ کے پاس پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں بچا ہے قیوم ملک آپ سے صرف ہمدردی کر سکتے ہیں۔۔۔!؛"وہ قیوم ملک سے تو ناراض تھی لیکن عفت ملک کو باتیں سنانے سے باز نہیں آ رہی تھی۔

"آچھا تو تمھیں لگتا ہے رات بھر وہ میرے کمرے میں ہمدردی کی وجہ سے رہے کیا ہمدردی محبت پہ غالب آ گئی بقول تمھارے وہ تم سے محبت کرتے ہیں تو پھر اصولاً اُنہیں تُمھارے پاس ہونا چاہیے تھا میرے کمرے میں کیوں تھے وہ۔۔ ہمدردی میں کوئی کسی کے پاس پوری رات نہیں گزر

دیتا۔۔۔!؛"وہ اریبہ کے قریب آئی تھیں انہوں نے سیڑھیوں پہ لگی گیرل کو تھاما تھا اریبہ ابھی تک آخری سیڑھی پہ ہی کھڑی تھی.

"آپ سے ہمدردی سے زیادہ آپ کے پاگل پن سے ڈر گئے تھے کہ کہیں آپ خود کو کوئی نقصان نہ پہنچالیں اس لیے رات بھر وہ آپ کے کمرے میں رہے صبح ہوتے ہی آپ کو سوتا چھوڑ کر وہ کمرے میں آئے کیوں کہ اُنہیں میری فکر تھی۔۔۔"وہ ریلکس کھڑی تھی لیکِن عفت ملک سلگ رہی تھیں اس کی باتوں سے.

"پاگل پن میں تمھیں پاگل نظر آتی ہوں۔۔!؛"اس کے ہونٹوں سے لفظ پاگل سنتے تو وہ اہتھے سے اکھڑ گئی تھیں پتہ نہیں یہ لڑکی جھوٹ بول رہی تھی یا پھر قیوم نے واقعی اس سے یہ سب کہا تھا وہ نہیں جانتی تھیں لیکن قیوم ان کے بارے میں کبھی ایسے نہیں بول سکتے تھے۔

ہاں وہ غلط تھیں احساس تو بہت پہلے ہی ہو گیا تھا تبھی تو کوشش کر رہی تھیں شوہر کو اپنی طرف مائل کرنے کی لیکن کاش کہ یہ احساس تھوڑا پہلے ہو جاتا تو شاید ان کی زندگی میں اتنے فاصلے نہیں آتے۔

"نظر تو نہیں آتی ہیں لیکن حرکتیں تو آپ کی پاگلوں کی جیسی ہیں آپ نے قیوم کو زبردستی روکا اپنے پاس۔۔۔"

"آوو تو تم دیکھنے آئی تھی جب قیوم تم سے محبّت کرتے ہیں میرے پاگل پن کی وجہ سے میرے کمرے میں آئے تو پھر تمھیں اتنی انسکیورٹی کیوں محسوس ہوئی کہ تم اُن کے پیچھے پیچھے ہی چلی آئی ڈر گئی تھی کہ کہیں قیوم میرے قریب۔۔۔ کیونکہ وہ تھے تو میرے ہی۔۔۔ تم نے چھیننا ہے اُن کو مجھ سے۔۔۔" وہ دھاڑی تھیں شکست کا احساس رگ وروپ میں سرایت

کرتا جارہا تھا پہلی بار اس لڑکی کی باتوں سے وہ دل سے خود کو ہارتا محسوس کر رہی تھیں۔

"مُجھے آپ جیسی عورت پہ بالکل بھی بھروسہ نہیں ہے کچھ بھی کر سکتی ہیں آپ۔۔!؛"اریبہ کی بات پہ عفت ملک نے قہقہہ لگایا تھا ان کا قہقہہ دیکھ کر وہ اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھ گئی دل میں درد سا اٹھ رہا تھا۔۔۔

"رئیلی میں بہت کچھ کر سکتی ہو تم سوچ نہیں سکتی ہو آگر میں تمھیں برداشت کر رہی ہوں تو تمھیں بھی اپنی اوقات میں رہنا چاہیے۔۔۔"عفت ملک مسکرائی تھی۔

"دیکھتے ہیں کون کس کو برداشت کرتا ہے اور قیوم کس کے حصے میں آتے ہیں۔۔۔"اریبہ نے شانے آچکائے تھے۔۔۔

"وہ تمھیں اس گھر میں صرف اور صرف اس بچے کی وجہ سے لائے ہیں ورنہ اتنے سال تک یہ نکاحِ خفیہ نہیں رکھتے بلکے تمھیں بہت پہلے ہی اس مینشن میں لے آتے اگر اُنہیں تم سے محبّت ہوتی تو۔۔۔!؛" اس کے چہرے کے بدلتے رنگوں کو عفت ملک بغور دیکھ رہی تھی سچویشن تبدیل ہوئی پہلے اریبہ اپنی باتوں سے عفت ملک کو جلا رہی تھی اب عفت ملک اپنی باتوں سے اریبہ کو جلا رہی تھیں۔

"اُن کی مجبوری تھی بچے چھوٹے تھے اور میں نے اُنھیں کبھی کہا بھی نہیں کیونکہ میرے لیے اُن کی محبت ہی کافی تھی وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں آپ مانیں یا نہ مانیں آپ کے ساتھ رشتہ بھلے اُنھوں نے محبت سے جوڑا تھا لیکِن آپ کی طرف سے ملنے والی دھتکار نے اُنھیں آپ سے بہت دور کر دیا تھا اور میرے قریب۔۔۔ وہ میرے قریب خوش رہتے ہیں مسکراتے ہیں

کیا آپ نے اپنے شوہر کو کبھی مسکراتے دیکھا ہے کبھی یہ جاننے کی کوشش کی انھیں کیا آچھا لگتا ہے کونسا کھانا اُن کا پسندیدہ ہے کونسا پھول پسند ہے اپنے شوہر کی پسند ناپسند کے بارے میں آپ نے جاننے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی یا پھر شاید آپ کے پاس اتنا وقت ہی نہیں تھا کبھی کہ آپ اپنے شوہر کے بارے میں کچھ جان لیتی۔۔۔ اوٗر آپ کو تو یہ احساس شاید آج بھی نہیں ہوتا آگر آپ کو یہ محسوس نہیں ہوتا کہ آپ کے شوہر کسی اوٗر لڑکی میں انوالو ہیں۔۔۔" اریبہ عفت اوٗر قیوم ملک کے آپسی اختلاف کے بارے میں سب کچھ جانتی تھی اور جو وہ کہہ رہی تھی بالکل سچ کہہ رہی تھی۔

"تمھیں کیوں فکر ہو رہی ہے میں قیوم کے بارے میں کتنا کچھ جانتی ہوں یہ تمھیں کیوں بتاؤں ہاں لیکن تم جیسی لڑکیوں کو میں اچھے سے جانتی

ہوں۔۔۔"عفت ملک کو غصہ تو بہت زیادہ آ رہا تھا اریبہ کے لفظوں کو سنتے جیسے دل کو کسی نے مٹھیوں میں مسلا تھا۔۔۔۔۔۔

"مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ میرے بارے میں کیا جانتی ہیں آپ اپنے شوہر کے بارے میں کیا جانتی ہیں یہ معلوم ہونا چاہیے آپ کو لیکِن آپ کے لیے یہ اہم ہی نہیں کہ آپ کے شوہر کو کیا پسند ہے اوَر کیا نہیں۔۔"اریبہ اسی پوائنٹ پہ اٹکی ہوئی تھی عفت ملک نے لبوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیا تھا۔

"تم کیوں بار بار ایک ہی بات ہی بات کر رہی ہو جیسے تُمھارے پاس کرنے کو اوَر کچھ نہیں ہے لیکن جلاتی رہو آپنا دل مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے سنا تم نے۔۔۔ہاں تم اگر خوش فہمی میں جینا چاہتی ہو تو تمھاری

مرضی۔۔۔"عفت بیگم نے کندھے آچکائے بظاہر تو خود کو نارمل شو کر رہی تھیں لیکن دل میں جو وبال اٹھ رہے تھے وہ ہی جانتی تھیں۔

"خوش فہمی!؛ مجھے کوئی خوش فہمی نہیں ہوہے آپ کو نہیں معلوم قیوم مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں آپ کے قریب تو بس وہ گنی چنی بار گئے لیکن میرے قریب۔۔۔ آپ سوچ سکتی ہیں وہ میرے کتنے قریب ہونگے۔۔۔"لبوں پہ دل جلانے دینی مسکراہٹ تھی جبکہ وہ اپنی باتوں سے عفت ملک کا دل چھنی کر رہی تھی۔۔۔

"مام۔۔۔!؛"دونوں کوئی اور بات کرتی کہ عفت ملک کی سماعتوں سے ابرش کی آواز ٹکرائی تھی۔وہ یہاں تھی عفت ملک کو یقین نہیں آیا وہ کل ناراض ہو کر چلی گئی تھی قیوم ملک۔

ابرش کے ساتھ ضامن بھی تھا عفت ملک نے ایک نظر بیٹی کو دیکھا جبکہ اواز کے تعاقب میں اریبہ نے بھی مڑتے پیچھے دیکھنا چاہا لیکن اس کا پاؤں پھسلا اور وہ سیڑھیوں سے گرتی چلی گئی۔

عفت ملک کے ساتھ ساتھ ابرش اور ضامن کی آنکھیں بھی پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں گرتے ساتھ ہی اریبہ کا وجود خون سے تر ہوا تھا وہ سب سے آخری سیڑھی پہ کھڑی تھی تو گرتے نقصان زیادہ ہوا تھا۔

قیوم ملک جن کا دل بے چین ہو رہا تھا وہ بمشکل آدھا گھنٹہ ہی آفس میں ٹک پائے تھے عفت ملک اور اریبہ دونوں گھر میں اکیلی تھیں وہ اُنھیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتے تھے۔

عفت ملک غصے کی بہت تیز تھیں قیوم ملک آدھے گھنٹے بعد ہی واپس آ گئے تھے لیکن سامنے کا منظر دیکھتے ان کے پاؤں سے زمین کسکی تھی اریبہ خون

میں لت پت نیچے گری پڑی تھی ابرش پہ ان کی نظر ہی نہیں گئی اُنہیں اس پل بس اریبہ کی فکر کھائے جا رہی تھی وہ تیزی سے آگے بڑھتے کہ ان کی نظر اوپر کھڑی عفت ملک پہ گئی یعنی اریبہ کو عفت ملک نے دکھا دیا تھا۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ عفت اتنی گر جائیں گی کم سے کم یہ لحاظ تو کر لیتی کہ وہ ماں بننے والی تھیں لیکن اس وقت اریبہ کی کنڈیشن ایسی نہیں تھی کہ وہ عفت سے بحث کرنے لگ جاتے انہوں نے اریبہ کو بانہوں میں بھرا تھا.

"ڈیڈ میں آپ کے ساتھ آتی ہوں۔۔۔" قیوم ملک کی اپنی طعیبت ٹھیک نہیں تھے ہاتھ پاؤں ساتھ چھوڑ رہے تھے وہ کیسے لے جاتے اریبہ کو بھلے ابرش قیوم ملک سے سخت خفا تھی لیکِن وہ پھر بھی اُنہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکی تھی۔

"چلو۔۔۔" وہ الجھے سے باہر آئے ابرش اور ضامن بھی ان کے ساتھ تھے ضامن نے بھی فحال بحث نہیں کی ڈرائیونگ سیٹ پہ ضامن بیٹھا جبکہ پچھلی سیٹ پہ ابرش اور قیوم ملک بیٹھ گئے جن کی گود میں اریبہ کا خون سے بھرا وجود تھا وہ بے ہوش ہو چکی تھی اس کی بلیڈنگ تھی کہ رک ہی نہیں رہی تھی۔

ابرش کو ضامن نے راضی کیا تھا کہ کم سے کم ایک بار اپنے ڈیڈ سے مل لو پہلے تو ابرش نے انکار کیا لیکن پھر ضامن کے بار بار کے انسسٹ کرنے پہ اسے ماننا پڑا تھا۔

عائلہ گھر پہ ہی تھی ضامن عائلہ کو ساتھ نہیں لایا تھا عائلہ نے خود بھی انکار کر دیا تھا فحال ضامن بس یہ چاہتا تھا کہ ابرش آرام و سکون سے اپنے ڈیڈ سے بات کرے تاکہ آپسی رنجشیں کچھ کم ہوں۔

ابرش کو ہر گز اندازہ نہیں تھا کہ ادھر آتے اسے ایسی سچویشن کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ہاسپٹل کی پارکنگ میں گاڑی روکتے ضامن نے وہاں کام کرتے ملازموں کو کہہ کر سٹریچر منگوایا اور کچھ ہی دیر میں اریبہ کو ایمرجنسی میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔ لیکن اس کی کنڈیشن بہت سیریس تھی ڈاکٹر نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ ماں اور بچے میں سے کسی ایک کی جان بچ سکتی ہے۔

قیوم ملک کے سامنے اس وقتِ پیپرز پڑے تھے جن پہ انہوں نے سائن کرنے تھے۔

ان کی آنکھیں بھیگ گئی اریبہ کو بچے کتنے پسند تھے وہ اچھے سے جانتے تھے جب سے اریبہ کو ماں بننے کی خوشخبری ملی تھی وہ کتنی خوش تھی ہاں بس کبھی

کبھار ان سے بہت زیادہ بحث کرتی تھی ورنہ وہ قیوم ملک کے لیے بہت اچھی بیوی ثابت ہوئی تھی۔

"ڈیڈ تسلی رکھیں۔۔۔!؛" ابرش اور ضامن ایک طرف خاموشی سے کھڑے تھے ضامن نے ابرش کو اشارہ کیا کیونکہ قیوم ملک کی طعیبت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی اس وقت انہیں جزباتی سہارے کی سخت ضرورت تھی۔۔۔۔اور ابرش کو چاہیے تھا کہ اس وقت وہ اپنی ذاتی اختلافات بھولا کر اپنے ڈیڈ کو تسلی دیتی۔

ابرش نے ڈیڈ کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے آنکھوں ہی آنکھوں میں ڈیڈ کو تسلی دی وہ ابرش کو سینے سے لگا گئے تھے۔

اس کی ناراضگی کو سوچتے وہ رات بھر پریشان رہے کالز بھی کی ابرش کو لیکن ابرش نے ان کی کال ریسیو نہیں کی ورنہ وہ ابرش سے ایکسکیوز کر لیتے یرمان

نے اس معاملے میں سمجھداری کا ثبوت دیا تھا وہ قیوم ملک کی باتیں سمجھ گیا تھا لیکن ابرش ایموشنل ہو گئی تھی۔

"میرا بچہ۔۔۔" انہوں نے ابرش کے ماتھے پہ بوسہ دیا لیکن عفت ملک پہ ان کو بلا کا غصہ آیا تھا وہ بنا تحقیق کیے ہی سمجھ چکے تھے کہ اریبہ کو سیڑھیوں سے عفت ملک نے گرایا ہے۔

"مسٹر قیوم ملک۔۔۔!؛" تقریباً تین گھنٹوں بعد ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر نکلتے اپنے چہرے سے ماسک اتارتے ان کی طرف آئی تھی۔

کہیں نہ کہیں قیوم ملک کے دل میں یہ امید تھی کہ شاید ان کا بچہ بچ جائے وہ ڈاکٹر کی بات نہیں سننا چاہتے تھے ان میں اتنی ہمّت نہیں تھی کہ وہ کوئی بری خبر برداشت کر پاتے۔

وہ چاہتے تھے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھ لیں تاکہ ان کو کچھ سنائی نہ دے لیکن یہ کیسے ممکن تھا ڈاکٹر ان کے بالکل قریب آچکی تھی ابرش اپنے ڈیڈ کی حالت دیکھ کر خود بھی بہت پریشان ہوئی تھی۔

"سوری مسٹر قیوم ملک ہم بے بی کو نہیں بچا پائے آپ کی وائف بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔ آپ میرے ساتھ آئیں مُجھے آپ سے کچھ اور ڈسکس کرنا ہے۔۔۔" مزید کیا باقی رہتا تھا قیوم ملک ڈھے سے گئے تھے۔

عفت ملک کی طرف سے ملنا والا یہ گھاؤ تابوت میں کیل ٹھوکنے کے مترداف ثابت ہوا تھا وہ سوچ چکے تھے کہ اب جو مرضی ہو جائے وہ عفت ملک کو اپنی زندگی میں نہیں رکھیں گے۔

"ڈیڈ آپ جائیں ڈاکٹر کے ساتھ۔۔۔" ابرش نے ڈیڈ کا ہاتھ تھاما تو وہ سر ہلاتے ڈاکٹر کے کیبن میں چلے گئے دل بوجھل سا تھا نجانے ایسی کیا بات تھی

جو ڈاکٹر نے ضامن اور ابرش کے سامنے کرنے کے بجائے انھیں اکیلے بلایا تھا ابرش دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی تھی ضامن اس کے قریب آتے اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا وہ مسکرائی تھی۔

.....

قیوم ملک ڈاکٹر کے کیبن میں انٹر ہوئے تو وہ اپنی چیئر پہ بیٹھے لیپ ٹاپ پہ جھکے کچھ نوٹ کر رہی تھی انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ بہت افسردہ نظر آرہے تھے ظاہر ہے حارثہ ہی اتنا بڑا ہوا تھا وہ سنبھل جاتے لیکن وقت لگنا تھا۔

"ڈاکٹر کیا بات ہے کیا کچھ زیادہ سیریس ہے اریبہ کیسی ہے؟ وہ ٹھیک تو ہے ناں۔۔۔؟" وہ بے چینی سے ڈاکٹر سے سوالوں کی بوچھاڑ کر چکے تھے۔

"مسٹر قیوم آپ کی وائف بالکل ٹھیک ہیں لیکن یہ اُن کی رپورٹس مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے وہ دوبارہ کنیسو نہیں کر سکیں گی۔۔۔۔" وہ ان کے سامنے اریبہ کی رپورٹس رکھ چکی تھی قیوم ملک نے بے ساختہ اپنے سینے کو مسلا ایک ہی دن میں ایک ساتھ دو دو بیڈ نیوز ملی تھیں۔

"اُن کی کنڈیشن بہت سیریس تھی اُن کی جان بچانے کے لیے آپریٹ کرنا بہت ضروری تھا ورنہ آپ اُنہیں بھی کھو دیتے اب وہ بلکل ٹھیک ہیں آپ کوشش کیجیے گا کہ یہ نیوز اُنہیں کچھ عرصہ پتہ نہ چلے وہ ہی بہت بڑے ٹراما سے گزر رہی ہیں مزید ایسی بیڈ نیوز ان کی مینٹل ہیلتھ پہ بہت برا اثر ڈالے گی اوَر پھِر شائد وہ پینک ہو جائیں آپ کو بہت نرمی سے ٹریٹ کرنا ہو گا اُنہیں۔۔۔!؛" ڈاکٹر اریبہ کو پہلے سے جانتی تھی وہ ان کے پاس ہی آتی

میڈیسن لینے کے لیے تو قیوم ملک کے ساتھ ایزی ہوتے وہ سب کچھ ڈسکس کر رہی تھیں۔

"میں کوشش کرونگا لیکن یہ بات چھپانے والی نہیں ہے ڈاکٹر اریبہ کو پتہ تو چل ہی جائے گا اس بارے میں۔۔" قیوم ملک نے پیشانی مسلی تھی۔

"آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن اس وقتِ اُن کی کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے۔۔۔بعد میں معلوم ہو جائے بھی تو زیادہ مسلہ نہیں بنے گا لیکن اس وقتِ اُن کا ٹینشن لینا ٹھیک نہیں ہے اُن کی طعیبت خراب ہو سکتی ہے آپ کو کچھ میڈیسن میں بتاؤں گی وہ آپ نے ایک ویک کے بعد شروع کرنی ہیں۔۔۔"ڈاکٹر ایسی ہی کچھ مزید باتیں کرتی رہی پھر قیوم ملک اٹھ کر باہر چلے آئے ابرش اور ضامن دونوں ہی ان کی واپسی کے منتظر تھے۔۔۔

"ڈیڈ کیا ہوا۔۔؟" ابرش اس لمحے جیسے ناراضگی تو بھول ہی چکی تھی ویسے بھی اریبہ کی ایسی کنڈیشن میں وہ ناراضگی یاد بھی کہاں رکھ سکتی تھی۔

ڈیڈ کو اس کی ضرورت تھی وہ اس وقت بس ایک بیٹی بن کر سوچ رہی تھی آگر چاہتی تو عفت ملک کے ساتھ گھر پہ بھی رکھ سکتی تھی لیکِن ابرش نے ڈیڈ کے ساتھ آنا ہی مناسب سمجھا تھا۔

"کچھ نہیں وہ بس اریبہ کی میڈیسن اوَر ہیلتھ کے بارے میں ڈآکٹر نے کچھ ڈسکس کرنا تھا آپ پریشان مت ہوں سب ٹھیک ہے۔۔۔" وہ ابرش کے سر پہ ہاتھ رکھتے بولے تو ابرش نے سر ہلایا تھا۔

کچھ ہی دیر میں اریبہ کو ہوش آچکا تھا اوَر نرس نے قیوم ملک کو اریبہ سے ملنے کی اجازت دی تو وہ آندر چلے گئے تھے۔

"آپ کچھ کھائیں گی۔۔۔" صبح ناشتہ کرتے وہ گھر سے نکلے تھے اب شام ہونے والی تھی ضامن کو ابرش کی فکر ہوئی تو اس کے رخساروں پہ ہاتھ رکھتے پوچھا ابرش نے نفی میں سر ہلایا اس پل ٹینشن میں اس کے حلق سے نوالہ نہیں اترنا تھا۔

"نہیں مجھے بلکل بھوک نہیں ہے بس مام کی فکر ہو رہی ہے سر مام کیسے برداشت کر رہی ہونگی یہ سب کچھ میں نے اس وقت ڈیڈ کو اکیلا نہیں چھوڑا ان کے ساتھ چلی آئی لیکن مُجھے مام کی بہت فکر ہو رہی ہے نجانے وہ کس حال میں ہونگی۔۔۔" ابرش خوُد بیوی بن چکی تھی مام کے دکھ اور تکلیف کا اندازہ لگا سکتی تھی خوُد کہاں برداشت کر پاتی تھی ضامن کو کسی کے قریب یہ بہت مشکل تھا ابرش کے لیے۔

پھر مام اور ڈیڈ کا تو اتنے برسوں کا ساتھ تھا اچانک سے اس موڑ پہ آ کر آپ کو ایسی خبر ملے تو انسان آندر سے ٹوٹ تو لازمی جاتا ہے۔

"پریشان نہیں ہوں اگر آپ کہتی ہو تم ہم چلتے ہیں آپ اپنی مام سے مل لیجیے گا پھر گھر واپس جائیں گے عائلہ اکیلی ہے اب رات ہونے والی ہے وہ اندھیرے سے ڈرتی ہے بہت۔۔۔!؛" ضامن کو عائلہ کی فکر تھی کبھی اسے ایسے اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔

وہ ڈرتی تھی آگر ابرش کی مجبوری نہیں ہوتی تو عائلہ کو اکیلے چھوڑنے کا رسک نے نہیں لینا تھا آگر ابرش اور اس کی فیملی اس وقت جن حالات سے گزر رہی تھی ضامن کو اچھا نہیں لگا تو ابرش کو لے آیا تھا گھر لیکِن وہاں تو الگ ہی منظر تھا۔

"ہاں عائلہ میرے ذہن سے ہی نکل گیا عائلہ اکیلی ہے آپ مجھے مام کی طرف چھوڑیں دیں پھر آپ گھر چلے جایئے گا میں آپ کو بعد میں کال کر لوں گی یا پھر یرمان بھائی سے کہہ دوں گی وہ مجھے چھوڑ آئیں گے۔۔۔" ابرش نے اپنی شال شانوں پہ ٹھیک کی۔

عادت نہیں تھی تو بہت مشکل سے کیری کر پاتی ہاں لیکِن کر لیتی تھی۔

"اکیلے کیسے چلتے ہیں مام سے مل کر واپس جائیں گے ہم۔۔" ضامن کا دل نہیں چاہا ابرش کو اکیلا چھوڑنے کا وہ اسے ساتھ ہی لے کر جانا چاہتا تھا۔

"سر مجھے تھوڑی دیر مام کے پاس رکنا ہے وہ بہت اپ سٹ تھیں میں بیٹی ہوں میرا فرض بنتا ہے اُن کا خیال رکھنا آپ پریشان نہیں ہوں میں آپ کو کال کروں گی چلیں ڈیڈ کو میسج کر دیا ہے۔۔" وہ اپنا سیل فون بیگ میں اڑستے

بولی تو ضامن نے سر ثبات میں ہلایا کچھ ہی دیر میں وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے تھے ابرش تھک چکی تھی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔

ضامن نے ڈرائیو کرتے ابرش پہ ایک نگاہ ڈالی اور گاڑی قدرے سائیڈ پہ روکتے ابرش کو اپنی گود میں شفٹ کیا وہ حیران سی اس کی یہ حرکت دیکھنے لگی جو اس کے گرد حصار بنائے اس کی آنکھوں پہ ہونٹ رکھ چکا تھا۔

"یہ کیا۔۔۔؟" وہ مسکرائی۔۔

"ہمم بتا دیا تو ہم گاڑی میں ہی۔۔" بے باک سرگوشی کی ابرش نے اسے آنکھیں دکھائی تو وہ مسکراہٹ ضبط کر گیا ابرش نے اس کے گالوں پہ دانت گاڑ دیئے تھے ابرش کے ہونٹوں پہ ضامن کے دانتوں کا لگا کٹ ابھی تک موجود تھا۔

"چلیں گاڑی چلائیں ہم لیٹ ہو جائیں گے۔۔۔!؛"ابرش نے ضامن کے بالوں کو بکھرا۔

"آپ پریشان ہیں ناں۔۔۔!؛"ضامن کے ابرش کی ٹھوڑی اپنی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان میں لیتے ہلکی سی سہلائی تھی۔

"نہیں نہیں بس بہت عجیب فیل ہو رہا ہے۔۔۔"ابرش نے نظریں چرالی تھیں۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو پریشان ہونے کی ابرش۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"ضامن نے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے تو وہ اس کے سینے پہ سر رکھ گئی تھی۔

"کیا کرتے ہیں ایسے ہی رہنے دیں ناں۔۔" ضامن نے ابرش کو سیٹ پہ بیٹھنا چاہا تو ابرش نے انکار کر دیا تھا اُسے ایسے ہی ضامن کی گود میں بیٹھنا تھا۔

"میرے قریب جب آپ آتی ہیں تو میری دھڑکنیں تیز ہوتی ہیں آپ کو لگتا ہے آپ میرے اتنے قریب ہو نگی تو میں ڈرائیو کر سکوں گا۔۔" ضامن نے اس کے کان میں ہلکی سی سرگوشی کی تو ابرش نے آنکھیں بند کر لی تھیں ۔۔ضامن کی رات کی بے باکیاں یاد آئی تو سارا خون چہرے پہ سمٹا تھا۔

"آپ کے جزبات آپ کے کنٹرول میں نہیں رہتے ہیں سر جی اور بیلیم آپ مجھے کر رہے ہیں۔۔" ابرش نے منہ بسورا ضامن نے ابرش کو سیدھا کیا اور آیسے ہی ڈرائیو کرتے گاڑی ملک مینشن کے اندر روکی تھی۔

"آپ آندر نہیں آئیں گے۔۔۔" وہ ابرش کو چھوڑ کر واپس جانے والا تھا ابرش چاہتی تھی کہ ضامن مام سے مل لے۔۔

"ہاں میں واپس جارہاہوں آپ اپناخیال رکھیے گا۔۔"ضامن کادل نجانے کیوں بے چین ساہورہاتھاجیسے کچھ براہونے والاہو۔

"اتنی جلدی دومنٹ بات کرلیجیے گامام سے۔۔"ابرش اسے آندرلے جانا چاہتی تھی۔

"پھر کبھی آپ بس جلدی آیئے گا۔"ضامن نے ابرش کوحصار میں لیااوٗر اس کے ہونٹوں پہ اپنے ہونٹ رکھ دیئے ابرش کے چہرے پہ سرخی سی پھیلی وہ دونوں پارکنگ میں کھڑے تھے آس پاس کوئی ملازم نہیں تھالیکِن ابرش کوشدید جھجھک سی محسوس ہوئی لیکن ضامن دیوانوں کی طرح اس کے ہونٹوں کو جکڑے اپنی پیاس بجھانے میں مصروف اردگرد کاہوش بھول چکاتھاان ہونٹوں کاذائقہ چکھتے ان ہونٹوں کالمس پاتے اسے کہاں کچھ یادرہا تھا۔

وہ بس اس کے ہونٹوں کو اپنی شدتوں سے جامنی کر رہا تھا ابرش نے ضامن کی شرٹ کا کالر پکڑتے اسے جھنجھوڑا تو ضامن ہوش میں لوٹتے اس کے ہونٹوں کو آزاد کرتے پیچھے ہوا تھا۔

ابرش نے رخ بدلتے ضامن کی طرف پیٹھ کرتے اپنے ہونٹوں کو مسلا اس کے ہونٹوں پہ لگی ہلکی سی لپ سٹک ضامن کے پیٹ میں جا چکی تھی۔

"خیال رکھیے گا۔۔۔" ضامن نے اسے پیچھے سے ہگ کیا تھا ابرش کو ضامن سے اس قدر بے باکی کی توقع نہیں تھی وہ بھی یوں کھلے عام۔

"جائیں اب لیٹ نہیں ہو رہا ہے آپ کو۔۔۔" ابرش نے خود کو کمپوز کیا اور رخ موڑتے ضامن پہ ایک چور نگاہ ڈالی تھی۔

"نہیں آپ کے ساتھ وقت کا احساس کہاں ہوتا ہے۔۔۔"اس کی ناک سے ناک رگڑی۔۔

"ڈائیلاگ اچھا تھا۔۔"ابرش ہنسی ضامن اسے دوبارہ سے پکڑتا کہ وہ بھاگ کر اندر چلی گئی جاتے جاتے اس نے ضامن کی طرف مسکراہٹ اچھالی تھی۔

عفت ملک سے ضامن خود ہی نہیں ملنا چاہتا تھا عفت ملک سے ہوئی پچھلی ملاقات کوئی زیادہ اچھی نہیں تھی۔۔۔وہ پچھلی بار شاید اُن سے تب ملا تھا جب قیوم ملک عفت ملک اوُر یرمان ان کے گھر آئے تھے۔

ابرش اسرار بھی کرتی تو ضامن نے نہیں جانا تھا ضامن کو اگر اندازہ ہوتا کہ یہاں آتے اسے ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑے گا تو وہ ابرش کو منا کر لاتا ہی

نہیں ابرش بھی آپنی جگہ پہ ٹھیک تھی یہاں اس کی مام کے ساٹھ زیادتی ہوئی تھی۔

قیوم ملک کا یہ فیصلہ ضامن کو پسند نہیں آیا تھا لیکن خیر اُن کی زندگی تھی ضامن کیا کہہ سکتا تھا۔۔وہ مزید سوچو میں گھیر جاتا کہ اسے عائلہ کا خیال اوٗر اب تورات کی سیاہی بھی پھیلتی جارہی تھی وہ ساری سوچو جو جھٹکتے گاڑی میں بیٹھتے گھر کی طرف موڑ چکا تھا گاڑی کو۔

سارے راستے وہ ابرش کو سوچتا آیا ابرش کا خیال اس کے دل و دماغ سے نکل ہی نہیں رہا تھا۔

.....

عائلہ نے ضامن اور ابرش کے ساتھ ناشتہ کیا تھا ابرش نے اسے کہا تھا ہمارے ساتھ چلو مل لیناڈیڈ سے ویسے بھی ابرش جانتی تھی کہ عائلہ کی قیوم ملک کے ساتھ بہت بنتی تھی لیکن عائلہ نے منع کر دیا تھا ویسے تو شاید وہ چلی جاتی لیکن رات یرمان کی جان لیوا قربت سہنے کے بعد وہ تیار نہیں تھی جانے کے لیے وہاں جاتی تو یرمان نے اسے کہاں واپس آنے دینا تھا تو جانے سے ہی انکار کر دیا۔

یرمان کی بے قراریاں رات اس نے مشکل سے برداشت کی تھیں مزید ہمت نہیں تھی کہ اس کی شدتیں سہتی وہ نرم ہوتا تو بھی عائلہ برداشت نہیں کر سکتی تھی اس کے ہاتھ عائلہ کی گہرائیوں پہ حق جتاتے تھے اور ہونٹ وہ تو جیسے عائلہ کو اپنے پور پور پہ رینگتے محسوس ہوتے تھے عائلہ کے ہونٹوں پہ یرمان کے ہونٹوں کے نشان موجود تھے۔

صبح ناشتے پہ ابرش نے بھی نوٹ کرتے عائلہ سے پوچھا تو عائلہ نے بمشکل بات کو سنبھالا اسے اندر ہی اندر ڈر تھا کہ کہیں ابرش کو شک نہ ہو جائے کہ رات کو اس کا بھائی آیا تھا۔۔۔

ابرش کی گردن پہ ضامن کی شدتوں کے نشان تھے ابرش کو دیکھتے عائلہ مسکرائی تھی۔۔۔

یرمان سے ویسے تو عائلہ کو کوئی مسلہ نہیں تھا لیکِن یرمان کی بے باکیاں نہیں سہہ سکتی تھی تبھی کچھ دن یہاں رہنے کا سوچا تھا۔۔۔۔

یرمان کے قریب رہتی تو اس کے لیے مشکل ہی ہونا تھا عائلہ سے دوری بنا کر رکھنا جتنا وہ رومانس کے لیے ترسا ہوا تھا اُس کا بس چلتا تو چوبیس گھٹنے رومانس ہی کرتا عائلہ کو کبھی خود سے ایک پل کے لیے الگ نہیں کرتا۔

ضامن نے بھی اسرار تو کیا لیکن عائلہ نے انکار ہی کرنا تھا تو اس کا انکار ہی رہا اقرار میں نہیں بدلا وہ اکیلی تھی ابرش اور ضامن چلے گئے تھے۔

وہ جو ضامن اور ابرش کو لیکر پریشان تھی دونوں کو ساتھ خوش دیکھ کر مطمئن ہو گئی کہ اب اُن کے درمیان سب ٹھیک تھا۔

وہ ضامن اور ابرش کے جانے کے بعد کچن کے کام سمیٹ کر لاونج میں بیٹھے تھوڑی دیر تو تو مار ننگ شو دیکھتی رہی لیکن پھر بور ہونے لگی تو اس نے ریموٹ ٹیبل پہ رکھا اور پاؤں صوفے پہ رکھتے سکون سے بیٹھتے ناول پڑھنے لگی جو رات اسے یرمان نے کہا تھا پڑھنے کو لیکن اس نے انکار کر دیا۔

اس کا ناول بہت اچھے اور انٹرسٹنگ موڑ پہ آ چکا تھا تو اس نے جلد از جلد اگلی قسطیں پڑھنی تھیں وہ پوری طرح سے ناول میں کھوئی ہوئی تھی جب اسے

اپنے پیچھے کسی کا احساسِ ہوا پہلے تو اس نے نظر انداز کیا لیکن وہ جو کوئی بھی تھا اس کے بے حدّ قریب تھا۔

عائلہ کی سانس جیسے سینے میں اٹکی تھی ایک پل کے لیے لگا جیسے وہ یرمان ہے لیکن وہ یرمان نہیں تھا اُس کی کے کولون کی مہک یرمان کے کولون کی مہک نہیں تھی نہ ہی عائلہ کو ویسا کچھ فیل ہؤا جیسا ضامن کے ساتھ ہوتا تھا وہ پریشانی سے پیچھے مڑتے دیکھنے لگی اس کے ہونٹوں سے دل خراش چیخ نکلی تھی۔

"تو آخر تم ہاتھ آگئی ہو ہمارے۔۔۔" وہ اکیلا نہیں تھا اُس کے تین چار اور بھی لڑکے تھے عائلہ نے دروازہ بند کیا ہوا تھا پھر وہ گھر کے اندر کیسے آئے عائلہ کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں اس نے نیٹ کا دوپٹہ اوڑھا ہؤا تھا جو اکثر وہ گھر میں استعمال کرتی تھی۔

"کون ہو تم۔۔۔" عائلہ کے ہونٹ پھڑ پھڑائے لیکن مقابل نے آگے بڑھتے عائلہ کے ہونٹوں پہ رومال رکھا جس میں بے ہوشی والا سپرے کیا ہوا تھا عائلہ کے حواس سنا ہونا شروع ہوئے اور کچھ ہی لمحوں میں وہ مقابل کی بانہوں میں جھول گئی تھی۔

"میڈم نے مال تو اچھا بتایا تھا۔۔۔" اس آدمی کا ایک ساتھی خباثت سے عائلہ کے نازک وجود پہ اپنی نظریں گاڑے اپنے گلے میں موجود چین کو گھوما رہا تھا۔

"مایا میڈم نے جو ایڈریس دیا تھا گاڑی اسی طرف موڑو پہلے ہم میڈم سے ملیں گے اُن سے پیسے لیں گے پھر اس لڑکی کے ساتھ جو کرنا ہوا کر لینا۔۔۔ ویسے بھی میڈم بس اسے پکڑوانا چاہتی تھی۔۔" جس نے عائلہ کو

بے ہوش کیا تھا وہی عائلہ کو کندھے پہ اٹھائے گاڑی میں ڈالتے سنجیدگی سے بولا تو اس کے ساتھیوں نے منہ بسورا۔

وہ آیسا ہی تھا جذبات سے عاری انسان اس کے لیے صرف پیسہ اہم تھا وہ پیسوں کے لیے کسی کا کوئی بھی کام کر دیتا بدلے میں بھاری رقم کا مطالبہ کرتا مایا نے بہت ڈھونڈا کہ عائلہ کو کڈنیپ کروانے کا کام کس کے ذمے لگائے اسے اس کی دوست نے اس لڑکے کے بارے میں بتایا تو وہ پہنچ گئی اس کے پاس اور ایڈوانس میں بھاری رقم ادا کی تھی اُس نے اس انسان کو۔۔۔

جواب عائلہ کو کڈنیپ کر چکا تھا عائلہ بچاری تو جانتی بھی نہیں تھی کہ وہ کس مصیبت میں پھنس چکی تھی اُس لڑکی کی نظریں عائلہ کے چہرے پہ تھیں یہ پہلی بار تھا وہ یوں بے اختیار ہو رہا تھا پہلی بار تھا دل کسی صنفِ نازک کی

طرف کھینچ رہا تھا وہ لوگ تقریبا پانچ گھنٹوں کا سفر کرتے کراچی سے کئی میل کے فاصلے پہ بنے ایک سنسان سے کچے سے علاقے میں آئے تھے۔۔۔

مایا پہلے سے وہاں موجود تھی اس کے مام ڈیڈ تھے نہیں تو وہ کافی آرام سے اپنا کام کر رہی تھی۔۔

رات اب ڈھلنے والی تھی بس یہ ایک رات گزر جاتی تو پھر اس لڑکی کی عزت پہ ایسا دھبہ لگ جاتا کہ وہ خود ہی شاید موت کو گلے لگا لیتی۔

"میں اتنا نہیں گرنا چاہتی تھی یرمان ملک۔۔ میں ایک عورت ہو کر دوسری عورت کے ساتھ یہ سب کر رہی ہوں صرف تُمھارے لیے تم سے بہت محبت کرتی ہوں یرمان میری محبت ہو تم اور تمھیں پانے کے لیے میں کچھ بھی کروں گی یہ معمولی سی لڑکی تمھیں مجھ سے چھین نہیں سکتی ہے۔۔۔" وہ ایک طرف رکھی کرسی پہ بیٹھی ٹانگ پہ ٹانگ رکھے اطمینان سے بیٹھی تھی۔

وہ اسے میسج کر چکے تھے کہ عائلہ کو کڈنیپ کرتے وہ کراچی شہر کی حدود سے نکل چکے تھے۔

"اب یرمان کو یہاں پہنچتے پہنچتے بھی خاصا وقت لگے گا اور تب تک یرمان کی معصوم سی بیوی اپنی عزت کھو چکی ہو گی۔۔۔!؛" وہ بالوں کی لٹوں کو انگلی پہ رول کرتے زہریلی ہنسی اپنے ہونٹوں سجائے قہقہہ لگا چکی تھی اس پل وہ کوئی پاگل ہی معلوم ہو رہی تھی جو اکیلی بیٹھی ہنس رہی تھی پاگلوں کی طرح۔

اس نے کراچی سے بہت دور یہ جگہ اس لیے بھی سلیکٹ کی کہ اگر کراچی میں ہوتی تو یرمان اپنے سارے سروسز کا استعمال کرتے بہت جلدی ڈھونڈ لیتا عائلہ کو اور وہ یہ ہی تو نہیں چاہتی تھی۔

وہ چاہتی تھی یرمان کو عائلہ کبھی نہیں ملے جیسے مایا یرمان کے دھوکے سے تڑپ رہی ہے ویسے ہی یرمان ملک بھی تڑپے گا جب اسے معلوم ہو گا اپنی بیوی کے بارے میں۔

"کہاں رہ گئے یہ لوگ۔۔۔!؛" وہ اب چیئر سے اٹھتے کمرے میں چکر کاٹنے لگی جب باہر گاڑی کی آواز سنائی دی وہ پرس اور فون وہیں پہ رکتے باہر آئی تھی مایا اس وقت بلیو کلر کی ٹائیٹس پہ وائٹ ٹی شرٹ میں ملبوس تھی۔۔

ٹائٹس گھٹنوں سے پھٹی ہوئی تھی جسے امیروں کی زبان میں فیشن کا نام دیا جاتا ہے۔

وہ باہر آئی تو عائلہ کی حالتِ دیکھ کر دل چاہا قہقہہ لگاتے خیر یہ تو عائلہ کی سزا تھی یرمان کی بیوی بننے کی وہ لڑکا عائلہ کو اندر لے آیا وہ بے ہوش تھی کچھ گھنٹوں تک ہوش ہونا تھا اسے۔

"واؤزبردست تم نے بہت اچّھا کام ہے تمھاری باقی کی پیمنٹ تمھارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو جائے گی تھوڑی دیر تک باقی ساتھیوں کو بولو وہ باہر ہی رک جائیں تم یہاں رہو گے اس لڑکی کے ساتھ وہ بھی پوری رات اؤر ابھی ایک اؤر کام بھی کرنا ہے تم نے۔۔!؛"مایا عائلہ نے بے سدھ پڑے وجود پہ ایک نفرت بھری نگاہ ڈالتی تھی۔

"مزید کوئی کام کیا تو اس کے ایکسٹرا سے چارجز لونگا۔۔۔لڑکی کڈنیپ کروانے تک ہی ڈیل ہوئی تھی ہماری مزید کچھ نہیں کرنے والا ہوں میں۔۔۔"وہ عائلہ کے دل کش نقوش کو نہارتے بولا عائلہ کی سادگی اسے اٹریکٹ کر رہی تھی پہلی بار کوئی لڑکی دیکھی تھی جسے دیکھتے دل دھڑکنا بھول گیا تھا وہ نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا عائلہ کے چہرے سے۔۔

عائلہ کو نیچے زمین پہ لٹایا ہوا تھا اس کھنڈرات نما جگہ پہ بس ایک کرسی پڑی تھی جس پہ تھوڑی دیر پہلے مایا بیٹھی تھی۔

"پیسے مل جائیں گے تمھیں پہلے ان لڑکوں کو باہر بھیجو تم۔۔۔اندر بس تم رہو گے اور کوئی آندر نہیں آئے گا تمھارے علاوہ۔۔۔؛"اس کے ساتھی جتنی عیجب وحشت بھری نظروں سے مایا کو دیکھ رہے تھے مایا کو اپنے وجود میں سنسناہٹ سی محسوس ہوئی تھی۔

"ہم کہیں نہیں جا رہے ہیں میڈم اس لڑکی کو چھوڑ کر کون کمبخت باہر جائے گا یہ تو ہیرا ہے خیر کم تو وہ بھی نہیں ہیں آگر چاہیں۔۔۔"

"شٹ اپ گیٹ لاسٹ۔۔۔"وہ دھاڑی تھی اس لڑکے نے باقی ساتھیوں کو اشارے سے باہر نکلنے کا کہا وہ اس وقت کوئی نقصان افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔

"یہ کس قسم کے ساتھی ہیں تمھارے۔۔۔!!" وہ لڑکا خود بہت الگ تھا اُن سے اس نے ایک بار بھی مایا کو گھورا نہیں بلکے عائلہ پہ بھلے وہ نظریں گاڑے رکھتا مایا کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

"میڈم ہمارا آیسا ہی ہے لگتا ہے آپ اس بارے میں کچھ نہیں جانتی ہیں خیر اب یہ بتائیں کہ مجھے میرے پیسے کب ملیں گے۔۔۔" اس کی سوئی پیسوں پہ ہی اٹکی ہوئی تھی۔

"ابھی میسج کیا ہے ہو جاتے ہیں ٹرانسفر۔۔۔ تم پہلے اسے ہوش میں تو لانے کی کوشش کرو پھر اس کی تصویریں بھی بنانی ہیں وہ بھی ایسی حالت میں کہ یہ خود دیکھے تو مرنے کی دعائیں کرے اور اس کا شوہر دیکھے تو ایک سکینڈ نہ لگائے طلاق دینے میں سمجھ رہے ہو ناں میری بات۔۔۔!؛" وہ نفرت بھری نظر عائلہ کے خوبصورت سراپے پہ ڈالتے پھنکاری تھی۔

"شوہر یہ لڑکی شادی شدہ ہے۔۔۔" اس کے دل میں چھن سے کچھ ٹوٹا تھا مایا نے اس کے چہرے کے بدلتے رنگ بغور دیکھے تھے مایا نے اُسے بتایا بس عائلہ کی تصویر دکھائی تھی اور کہا کہ اسے کڈنیپ کرنا ہے مزید کچھ نہیں بتایا کہ وجہ کیا ہے اس کڈنیپنگ کے پیچھے کیوں وہ عائلہ کو کڈنیپ کروانا چاہتی ہے۔

"ہاں اس کی شادی مشہور بزنس مین قیوم ملک کے بیٹے سے ہوئی ہوئی ہے آگر تم تصویریں بناؤ تو اسے بلیک میل کر کے اچھی خاصی رقم کما سکتے ہو وہ دیوانہ ہے اس لڑکی کے پیچھے کبھی نہیں چاہے گا کہ اُس کی بیوی کی تصویریں کسی دوسرے انسان کے پاس ہوں میں تو ان تصویروں کو کسی اور ہی مقصد کے لیے استعمال کروں گی لیکن تم پیسے کے لئے کر سکتے ہو۔۔۔ میں باہر جا رہی ہوں کیمرہ یہاں لگا دیا ہے ویڈیو بھی ریکارڈ ہو گی تم نے اس لڑکی کی

تصویریں ہر اینگل سے لینی ہیں میں ایک کال کرنے جا رہی ہوں جلدی مکمل کرو یہ کام ویسے زیادہ جلدی بھی نہیں ہے پوری رات پڑی ہے یہ سب کرنے کے لئے لیکِن پہلے اس کی بے ہوش ہوئی ہوئی کی تصویریں بنالوں تھوڑا کلوز جا کر۔۔۔"مایا اپنا سیل فون ہاتھ میں پکڑتے باہر چلی گئی اسے کال کرنی تھی اپنی دوست کو جس نے اس کا پلان سنتے اسے اوکے کا اِشارہ دیا تھ۔

"یہ لڑکی آخر چاہتی کیا ہے یہ شادی شدہ ہے اوَر۔۔۔"وہ لڑکا اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھولتا عائلہ کی طرف بڑھا اپنا فون نکالتے سب سے پہلے اس نے عائلہ کی تصویریں بنانے کی کوشش کی تو فون کی بیٹری ہی ڈیڈ تھے یہ بھلا کیسے ممکن ہے اس نے تو فل چارج کیا تھا فون پھر بیٹری کیسے ڈیڈ ہو گئی اس کا فون بالکل نیو تھا تھوڑے دن پہلے ہی اس نے لیا تھا تھوڑا بہت چیک کیا پھر

بھی کچھ سمجھ نہیں لگی مایا بھی باہر جا چکی تھی وہ مذید ٹائم ویسٹ نہیں کر سکتا تھا۔

اسے بس پیسے سے مطلب تھا اس لڑکی کی تصویروں سے وہ بہت سارا پیسا کما سکتا تھا کیا کرتا وہاں سنگز کا بھی مسلہ تھا دوسرا فون اس کے پاس نہیں تھا۔

جبکہ دوسری طرف عائلہ ہوش میں آنے لگی تھی اس کا سر بھاری تھا وہ اپنے دہکتے سر کو ہلاتے اٹھنے کی کوشش کرتی کہ اِس لڑکے کی نظر بھی پڑ گئی تھی عائلہ پہ وہ چلتے عائلہ کے قریب آیا عائلہ پیچھے دیوار میں سمانے کی کوشش کرتے پوری طرح سے پیچھے ہو چکی تھی۔

رنگت سرخ تھی وہ بمشکل سانس لے پا رہی تھی مارے بے بسی کے اس کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں وہ پوری طرح سے پسینے میں بھیگتی اس پل انتہائی قابلِ رحم حالت میں تھی جس کی آنکھیں جیسے باہر ابلنے کو تھی۔

"دور دور۔۔۔ رہیں۔۔۔۔ آپ۔۔۔!؛" یہ انسان اس کے ارادے عائلہ کو بالکل بھی نیک نہیں لگ رہے تھے عائلہ کو اپنی غلطی کا احساس شدت سے ہو رہا تھا کاش بھائی اور ابرش کے ساتھ چلی جاتی۔

یرمان۔۔۔!؛

بے ساختہ اسے یرمان کا خیال آیا وہ اسے نہ پا کر کیا کرے گا اگر یرمان نے اسے ہی قصوروار سمجھا تو پھر کیا کرے گی عائلہ اس کے ہاتھ باندھے ہوئے تھے کہ ہوش میں آنے پہ مزاحمت کرے بھی تو یہاں سے بھاگنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

"اتنی خوبصورت لڑکی سے دور کیسے رہ سکتا ہوں میں تمھاری خوبصورت کو آج قریب سے دیکھوں گا۔۔" عائلہ کے ہاتھ کھولتے وہ عائلہ کے قریب ہوا تھا وہ جانتا تھا کیمرے میں ان کی ویڈیو ریکارڈ ہو رہی تھی اور وہ شاید جان

بُوجھ کر عائلہ کے قریب جارہا تھا عائلہ کی سیاہ آنکھیں پانیوں سے بھیگی مقابل کو ان میں آپنا آپ ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔" عائلہ کو اتنا ڈر یرمان ملک سے کبھی نہیں لگا جتنا اس انسان سے لگ رہا تھا کہ سربری طرح سے دکھ رہا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

"اگر تم مجھے وہ کرنے دو گی جو میں چاہتا ہوں تو اسی میں تمھارا فایدہ ہے ورنہ آگر میں نے زبردستی کی تو تم مجھے برداشت نہیں کر سکو گی۔۔۔" وہ عائلہ کا دوپٹہ کھینچتا کہ عائلہ نے دوپٹہ تیزی سے اپنے گرد اچھے سے اوڑھ لیا جیسے اس انسان سے چھپنے کی کوشش کر رہی ہو۔

"پلیز دور۔۔۔۔رہیں۔۔۔!؛" آنکھوں کو رگڑتے وہ ہاتھ جوڑ گئی تھی اپنی عزت کے لیے اسے اِس انسان کے پاؤں بھی پکڑنے پرتے تو وہ پکڑنے کے لیے تیار تھی۔

"ہاہاہا مسز یرمان ملک۔۔۔" مایا کمرے میں داخل ہوئی تو سامنے لا منظر دیکھ کر اسنے قہقہہ لگایا یرمان کی بیوی ایک غیر انسان کے اتنے قریب۔

"ویسے اگر تمھارے شوہر کو معلوم ہو جائے کہ تم اس انسان کے اتنے قریب ہو تو وہ کیا کرے گا عائلہ۔۔اُس کے غصے کا اندازہ تو ہے تمھیں وہ تو ایک سیکنڈ نہیں لگائے گا تم سے رشتہ ختم کرنے میں۔۔۔" مایا کی باتوں نے جلتی پہ تیل کا کام کیا عائلہ کو اسی بات کی فکر تو کھائے جا رہی تھی کہ یرمان کو جب معلوم ہوا تو کیا ہو گا۔

"تمھاری آدھی سے زیادہ رات گھر سے باہر گزر چکی ہے باقی بھی گزری تو تمھارا چیپٹر ختم عائلہ عباس بہت کرلی تم نے عیاشی بہت رہ لیا تم نے یرمان کے ساتھ اب یرمان میرا ہو گا۔۔۔"مایا تو پلان کے کامیاب ہونے پہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی بس نہیں چل رہا تھا کہ خوشی سے چیخے۔

"تم نے اس کی تصویریں بنالی ہیں۔۔!؛"تصویروں کے نام پہ تو عائلہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے کیا اس کی بے ہوشی کا فایدہ اٹھایا جا چکا تھا کیا اس کی آبرو۔۔۔!؛عائلہ نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھاما اس کے سر میں درد کی ٹھیس اٹھتے اس کے وجود میں سرایت کر رہی تھیں۔

عائلہ کی بھیگتی آنکھوں پہ ایک طنزیہ نظر ڈالتے مایا عائلہ کے قریب آئی اور اس کا جبڑہ اپنی گرفت میں دبوچا عائلہ کے ہونٹوں کو اپنے انگوٹھے سے مسلا ۔وہ منظر یاد آیا جب یرمان نے عائلہ کے ہونٹوں کو چوما تھا وہ پھر عائلہ کے

ہاتھوں کو اپنے ناخنوں سے کھرچنے لگی عائلہ کی دل خراش چیخیں اس سنسان کھنڈرات میں دبی رہی تھیں.

"یرمان تم سے نفرت کرتا ہے۔۔۔"مایا عائلہ کے دل میں یرمان کے لئے بدگمانی ڈالنا چاہتی تھی کہ جب عائلہ یرمان سے ملے تو اسے یرمان سے نفرت ہو۔

"انہہہ آپ کو لگتا ہے میں آپ کی باتوں پہ یقیں کرونگی بھول ہے آپ کی۔۔ وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں تم یہ اوچھے ہتھکنڈے جتنی مرضی آزمالو جیتنی مرضی پلاننگ کرلو تمھیں کچھ حاصل نہیں ہوگا مایا۔۔۔ویسے بھی اُن کا ساتھ میرے نصیب میں لکھا ہوا تھا آپ کی کوششوں کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا وہ آج بھی میرے ہیں۔۔۔"یرمان کو سوچتے ہی عائلہ کے وجود میں بے چینی سی بھر رہی تھی ہاں وہ جانتی تھی کہ یرمان اس پہ بھروسہ کرتا ہے۔

مایا کے سامنے تو خود کو محفوظ ظاہر کر رہی تھی لیکِن دل میں جو وبال اٹھ رہے تھے اُن کا کیا کرتی وہ۔۔۔ تصویروں کا سوچتے ہی کچھ ہو رہا تھا یرمان کی غیرت یہ کہاں گوارہ کر سکتی تھی کہ اس کی تصویریں کسی اوَر کے پاس ہوں

۔

"اب تک تمھارا شوہر تھا لیکِن اب نہیں رہے گا عائلہ میڈم جب تم پوری رات گھر سے غائب رہو گی تو وہ کیا تمھارا بھروسہ کرے گا اوَر رہی سہی کسر یہ تصویریں پورا کریں گی جن میں تم کسی اوَر کی بانہوں میں سمجھ تو گئی ہی ہو گی کس بارے میں بات کر رہی ہوں میں۔۔۔ اب اتنی بھی بچی نہیں ہو یرمان تمھارے قریب آتا ہے تمھارے وجود کا ذائقہ چکھ چکا ہے۔۔۔ لیکن بچارے پہ کیا گزرے گی جب اُسے معلوم ہو گا کہ تم تو کسی اوَر کے ساتھ۔۔۔ جانتی ہو وہ مرد ہے وہ یہ نہیں جاننے کی کوشش کرے گا کہ کیا

سچ ہے اوَر کیا جھوٹ وہ بس فیصلہ کرے گا۔۔۔"لوہا گرم تھا مایا خوب وار کر رہی تھی۔۔

"میرے وہ بہت قریب رہ چکا ہے۔۔ اتنا تو شاید تُمھارے قریب بھی نہیں آیا ہو گا لیکِن پھر جب تم اُس کے نکاح میں آئی تو تمھارے قریب آتے وہ مجھ سے دور ہو گیا لیکن اب دوبارہ وہ میرے قریب آئے گا تمھاری طرف سے ملنے والے دھوکے کے بعد کوئی تو چاہیے ہو گا ناں جو اُسے سنبھالے گا تو ڈونٹ وری یہ کام میں کروں گی آفٹر آل وہ میرا بوائے فرینڈ ہے بھلے تمھیں وہ کتنی ہی وضاحتیں دے لے کہ ہمارے درمیان ایسا ویسا کچھ نہیں رہا ہم بس دوست تھے لیکن سچائی تو اپنی جگہ پہ قائم ہے ناں۔۔۔ یہ دیکھو۔۔۔"مایا کے پاس اپنی اوَر یرمان کی تصویریں تو پہلے سے موجود گی

تھیں اس نے اُن تصویروں کو ایڈٹ کرتے کچھ ایسا بنوا دیا کہ دیکھنے والا مان ہی نہیں سکتا تھا کہ وہ دوست ہیں صرف۔

"اور دیکھو ہمارے بہت سے یادگار لمحات قید ہیں اس میں۔۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ قسمت یوں مہربان ہو گی مجھ پر کہ یرمان جیسا چاہنے والا انسان میرا ہو گا۔۔۔ وہ جرمنی میں تمھارے ساتھ تھا لیکن رابطہ اس کا مجھ سے رہا وہ تمھیں دھوکا دیتا رہا اور تم دھوکا کھاتی رہی وہ بھلا تم جیسے مڈل کلاس لڑکی سے محبت کرے گا۔۔۔ نو نیور۔۔۔" مایا تو جو شروع ہوئی چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی یہ بھی نہیں دیکھا کہ عائلہ کی حالت کیا ہو چکی تھی اس کا چہرہ پیلا زرد ہو چکا تھا جبکہ وہ ٹھیک سے سانس بھی نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔

"کہاں نکل گئے تھے تم اب تک اپنا کام کرو۔۔۔" عائلہ اور مایا کی باتیں سننے کے بجائے وہ لڑکا باہر چلا گیا تھا اور اب اندر آیا تو مایا نے اسے باتیں سنائی جس پہ وہ مایا کو غصے سے گھورتا عائلہ کی طرف بڑھا تھا عائلہ نے دوپٹہ مٹھیوں میں بھینچ لیا جبکہ وہ انسان عائلہ کا دوپٹہ اپنے ہاتھوں سے کھینچتے اسے عائلہ کے وجود سے الگ کر چکا تھا۔

عائلہ مذید نہیں دیکھ سکی اس کا سانس جیسے رک گیا تھا وہ صبح سے ویسے بھی بیٹر فیل نہیں کر رہی تھی جیسے وامنٹنگ سی ہو رہی تھی اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرہ سا چھا گیا تھا وہ پیچھے لڑکھڑا سی گئی تھی۔۔۔

.....

یرمان بے چینی سے ہاسٹپل کے ویٹنگ ایریا میں ادھر اودھر ٹہل رہا تھا عائلہ کی حالت بہت سیریس تھی وہ زندگی اور موت سے لڑ رہی تھی یرمان وقت پہ پہنچا تھا اگر ایک لمحے کی بھی تاخیر کرتا تو وہ عائلہ کو اب تک کھو چکا ہوتا۔

ہوا یوں تھا کہ آفس سے نکلتے یرمان کا ارادہ سیدھا گھر جانے کا تھا مام سے بات کرتے پھر رات کو عائلہ سے بھی پوچھ گچھ کرنی تھی وہ گھر ہی جانا چاہتا تھا لیکن دل اتنا بے چین ہوا کہ اسے بے ساختہ گھٹن کا احساس ہوا اس نے آپنا گلہ جکڑا ایسا لگ رہا تھا جیسے عائلہ مشکل میں ہو وہ گھر نہیں جا سکا بہت کوشش کے باوجود بھی وہ سیدھا ضامن کے گھر چلا آیا اسے عائلہ کو دیکھنا تھا کیوں دیکھنا تھا وہ نہیں جانتا تھا ہاں بس اسے دیکھنا تھا۔

اس نے گاڑی گھر کے باہر ہی روک دی ارادہ جلدی واپس جانے کا تھا وہ گھر کا گیٹ کھلا ہوا دیکھ کر حیران ہوا گیٹ تو ہمیشہ بند رہتا تھا اکثر تو یرمان دیوار

پھلانگ کر آندر جاتا تھا لیکن آج گیٹ ہی کھلا تھا وہ آندر آیا تو اسے غیر معمولی خاموشی کا احساس ہوا وہ عائلہ کے کمرے میں جانا چاہتا تھا کیونکہ لاؤنج تو سنسان پڑا تھا وہ آگے بڑھتا کہ اس کے پاؤں سے کوئی چیز ٹکرائی اس نے نیچے زمین پہ دیکھا تو اسے عائلہ کی ائیر رنگز نظر آئی وہ رات یہی ہی ائیر رنگز پہنے ہوئے تھی یرمان نے بیرڈ پہ ہاتھ پھیرا دل کچھ غلط ہونے کی گواہی دے رہا تھا وہ عائلہ کا روم چیک کر آیا لیکن کچھ پتہ نہیں چل سکا عائلہ کا سیل ٹرائے کیا تو وہ وہ لاؤنج میں بجا۔

"شٹ۔۔۔!؛" وہ دیوار پہ مکا مارتا گھر سے نکل آیا تھا ضامن یا ابرش سے بات کرنے کا مطلب تھا وقت ضائع جو وہ بالکل افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔

اس نے سب سے پہلے عائلہ کے بریسلٹ میں موجود چیپ دیکھی جو ایکٹو تھی مطلب بریسلٹ ابھی تک عائلہ کے ہاتھ میں تھا۔

یہ بریسلٹ بھی اس نے رات کو جاتے ہوئے عائلہ کو پہنایا تھا تاکہ اگر کبھی ضرورت پڑے تو اسے عائلہ کی لوکیشن ڈھونڈنے میں مشکل نہ ہو۔

اس نے لوکیشن چیک کی تو کراچی سے تقریبا پانچ گھنٹے کی دوری پہ ایک علاقے کی شو ہو رہی تھی۔

اتنا تو یرمان جان گیا تھا کہ عائلہ کو کڈنیپ کیا گیا ہے ورنہ وہ خود کراچی سے اکیلی کیسے باہر نکلتی اس سارے چکر میں وہ قیوم ملک سے بات کرنا بھی بھول گیا تھا۔

اسے بس عائلہ کی فکر تھی کسی طرح بو عائلہ تک پہنچنا تھا وہ ریش ڈائیو کر رہا تھا کتنی بار تو اس نے اشارے بھی توڑے جرمانہ وہ بھر سکتا تھا لیکن آگر عائلہ کو کچھ ہو جاتا تو کیا کرتا وہ بہت معصوم تھی نجانے کس حال میں ہو گی وہ۔

وہ ڈرائیو کرتے بھی مسلسل عائلہ کے بارے میں سوچ رہا تھا دل و دماغ سے وہ نکل ہی نہیں سکتی تھی وہ سٹرانگ پہ زور سے مکا مارتے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے لگا کاش کہ کل عائلہ کو اپنے ساتھ لے جاتا تو آج اتنی بڑی مصیبت میں نہیں پھنسی ہوتی وہ۔

یرمان کے زہن میں دور دور تک یہ خیال نہیں گزرا کہ اس سب میں مایا کا ہاتھ بھی ہو سکتا ہے۔

اس کا سیل بجا کال ابرش کی تھی وہ اگنور نہیں کر سکا تو اٹھالی۔

"ہیلو عائلہ آپ کے ساتھ ہے کیا۔۔؟" وہ ہانپ رہی تھی ابھی ابھی اسے ضامن کی کال آئی تھی عائلہ گھر سے غائب تھی اب تو رات ہو چکی تھی ابرش کو چھوٹی سی تسلی تھی کہ شاید عائلہ یرمان کے ساتھ ہو گی۔

"بھائی آپ سن رہے ہیں عائلہ آپ کے ساتھ ہے؟" ابرش نے دوبارہ پوچھا یرمان اس علاقے کی حدود میں داخل ہو چکا تھا یہاں سنگز پر ابلم تھی یرمان کو ابرش کی آواز ہی نہیں آ رہی تھی اس نے ابرش کو جواب دینے کی کوشش کی لیکن کال کٹ ہو گئی۔

"شٹ۔۔۔" وہ کچھ ہی دیر میں اس جگہ پہنچ چکا تھا یہاں کی لوکیشن شور ہی تھی اتنی عجیب اور سنسان جگہ یرمان گاڑی سے اترتے اپنے کوٹ کے بٹن لگاتے آگے بڑھ رہا تھا وہ لڑکا جس نے عائلہ کو کڈنیپ کیا تھا وہ یرمان ملک کو دور سے ہی دیکھ چکے تھے اُن میں سے ایک بھاگا تھا تاکہ اپنے ساتھی کو بتا سکے۔

یرمان سے غلطی یہ ہوئی تھی کہ وہ اکیلا ہی چلا آیا اس نے تو ساتھ گارڈز کو بھی نہیں لیا اکیلا تھا۔

وہ آگے بڑھ رہا تھا جیسے اسے کسی خطرے کا احساس ہوا پیچھے سے اس پہ کسی نے حملہ کیا تھا وہ تو شکر تھا کہ اس نے بروقت قدموں کی چھاپ سن لی تھی ورنہ اس کے سر پہ وہ کسی ڈنڈے سے ضرب لگانے والا تھا۔

یرمان نے اسے زمین پہ گراتے اس پہ لاتوں اور مکوں کی بوچھاڑ کر دی اس وقتِ وہ بھرا ہوا شیر لگ رہا تھا جس کا بس چلتا ان سب کو جان سے مار دیتا۔

فخال یرمان کے سامنے صرف ایک ہی لڑکا آیا تھا جس کی وہ اچھی خاصی دھلائی کر چکا تھا۔

آگے بڑھتا کہ اندر سے اسے عائلہ کی چیخوں کی آوازیں سنائی دی اس کی دھڑکن جیسے ایک لمحے کے لئے رکی تھی۔

وہ عائلہ کی ہی آواز تھی یہ وہ آواز تھی جو یرمان ملک ہزاروں آوازوں میں بھی پہچان سکتا تھا وہ تیزی سے آگے بڑھا کوئی عیجب سی جگہ تھی یہاں اب اندھیرا سا تھا اندر کچھ روشنی تھی اسی روشنی میں یرمان آگے بڑھا تھا اور پھر جو منظر اس نے دیکھا وہ اس کے پاؤں سے زمین کھینچنے کو کافی تھا عائلہ کی حالت دیکھ کر اس کا کلیجہ منہ کو آیا تھا وہ کتنی تکلیف میں تھی۔

یرمان بنا دیر کیے تیزی سے اُس انسان کو گریبان سے پکڑتے عائلہ سے دور کر چکا تھا اس وقت یرمان کو نہیں پتہ تھا وہ کیا کر رہا اُسے بس یہ معلوم تھا اس انسان نے اس کی بیوی پہ بری نظر ڈالی ہے مایا جو ایک طرف کونے میں کھڑی تھی اس کا ارادہ اپنے فون میں عائلہ کی تصویریں بنانے کا تھا یرمان کو دیکھ کر اس کے قدم لڑکھڑائے تھے کہاں سوچا تھا اس نے یرمان اتنی جلدی ڈھونڈ لے گا عائلہ کو۔

اوپر سے یرمان کا غصہ وہ اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتے اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹ گئی آگر یرمان کو بھنک بھی پڑ جاتی کہ وہ یہاں موجود تھی یا آگر تو یرمان کو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس سب کے پیچھے مایا کا ہاتھ ہے تو مایا کے لئے یہاں سے نکلنا بہت مشکل تھا۔

وہ کسی طرح یرمان کی نظروں میں آئے بغیر یہاں سے نکلنا چاہتی تھی اس کا پلان تو ناکام ہو گیا تھا آعائلہ کو کڈنیپ کرواتے تو اس کے دل میں بس یہی تھا وہ عائلہ کو رات بھر یہاں روکے گی لیکن اب ایسا نہیں ہو پایا تھا اسے تو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ یرمان کو اتنی جلدی معلوم کیسے ہوا عائلہ کے بارے میں

۔

یرمان اس لڑکے کو بری طرح سے پیٹ چکا تھا وہ زمین پہ گرا کھانس رہا تھا مقابلہ کرنے کی اُس نے بہت کوشش کی لیکن ناکام رہا یرمان کو نجانے کونسا

جنون چڑھا تھا جو وہ مسلسل لاتوں سے اسے مار رہا تھا عائلہ بے ہوش ایک طرف پڑی تھی۔

یرمان نے اُس لڑکے کو ایک زور دار تھپڑ رسید کیا ابھی تک یرمان کو یہ نہیں معلوم تھا کہ اس لڑکے نے عائلہ کو کتنا ٹارچر کیا تھا یہ مار تو بس اس کی بیوی پہ نظر ڈالنے کی تھی۔

وہ اسے ایک طرف پھینکتے عائلہ کی طرف بڑھتا کہ اسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔

مایا جو یرمان کو مصروف دیکھ کر وہاں سے نکلنے والی تھی اس کا پاؤں ٹکرایا تھا وہاں رکھی چیئر سے اور وہ دھڑم سے نیچے گری۔

اوٗر یرمان کی نظر مایا پہ پڑ گئی وہ جو عائلہ کی طرف بڑھنے والا تھا مایا کو دیکھ کر اس کا غصہ انتہا پہ پہنچ گیا تھا مایا ایسی گھٹیا حرکت کرے گی یرمان سوچ بھی نہیں سکتا تھا اسے مایا پہ شدید غصہ آیا۔

غصے میں تو وہ پہلے ہی تھا مزید مایا کو دیکھ کر اس کا خون خولنے لگا آگے بڑھتے اس نے مایا کو بازوؤں سے گھسیٹتے اپنے سامنے کرتے اس کے رخساروں پہ ایک ساتھ کئی سارے تھپڑ دے مارے تھے مایا کی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا گیا یرمان کا یہ جنونی انداز اس کے تھپڑ کی شدت کو نہ سہتے وہ ایک بار پھر سے زمین پہ گری تھی اوٗر سسکنے لگی۔

"میں پہلے کیوں نہیں سوچ سکا کہ تُمھارے علاوٗہ یہ گھیٹا حرکت اوٗر ہوئی بھی نہیں کر سکتا ہے تمھارے ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو اغواہ کروانے

کی۔۔۔"اسے اس پل جتنا غصہ آیا ہوا تھا آپنا سارا غصہ وہ مایا پہ نکال دینا چاہتا تھا۔

"یرمان میری بات۔۔۔!؛"وہ اس کو مزید ایک تھپڑ مارتے خاموش کروا چکا تھا۔

مایا کو کچھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے یرمان کا غصہ دیکھ کر اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے کہاں سوچا تھا اس نے اچانک سے یرمان پہنچ جائے گا یہاں وہ تو اپنی طرف سے بہت بڑی پلاننگ کر کے عائلہ کو یہاں لائی تھی لیکن یرمان کے آگے اس کی پلان فلاف ہو گئی اب مایا خود یرمان کے سامنے بیٹھی یہ نہیں جانتی تھی کہ یرمان اس کے ساتھ کیا کرنے والا ہے۔

"تمھیں لگتا ہے تمھاری کوئی بھی وضاحت کام آسکتی ہے مایا جو تم کر چکی ہو اُس کی سزا تو تمھیں ملے گی اور تم ہمیشہ یاد رکھو گی کہ تم نے پنگا کس سے لیا

تھا۔۔!؛"یرمان پاس پڑی رسی سے مایا کے دونوں ہاتھ باندھتے اس کو پیچھے پھینک چکا تھا مایا کی آنکھیں خوف سے پھیلی تھیں۔

"نہیں یرمان تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے ہو۔۔میں تو یہاں عائلہ کے پیچھے آئی تھی میں نے دیکھا کچھ لوگوں عائلہ کو بے ہوش کر کے یہاں لا رہے تھے میں اُن کے پیچھے پیچھے یہاں چلی آئی میں بس عائلہ کی ہیلپ کرنا چاہتی تھی اور تم نے مُجھے ہی پکڑ لیا ہے پلیز کھولو مجھے۔۔۔"مایا گرگٹ کی طرح رنگ بدل رہی تھی اسے امید تھی کہ یرمان اس کے جھوٹ پہ یقین کرے گا ویسے عائلہ تو بے ہوش تھی پھر کون بتاتا یرمان کو سچ۔

"شٹ اپ مایا کسے بیوقوف بنا رہی ہو تم عائلہ کو بچانے یہاں آئی واؤ سننے میں ہی کتنا فنی لگ رہا ہے تمھیں اچھے سے جانتا ہوں میں تم یہاں کیا کر رہی تھی تم نے بہت غلط کیا مایا میں اپنی بیوی کے مجرموں کو اتنی آسانی سے معاف

نہیں کر سکتا ہوں تمھیں اپنے کیے کی سزا سہنی ہو گی۔۔۔"وہ مایا کے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑتے ان پہ گرفت مضبوط کر گیا مایا کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی۔

"یرمان چھوڑو مجھے۔۔۔!؛"مایا کو فرار کا راستہ نہیں مل رہا تھا یرمان کی موجودگی میں مایا کا یہاں سے بھاگ ہونا بہت مشکل تھا۔

یرمان جو مایا کی طرف متوجہ عائلہ کو بھول چکا تھا کہ اچانک سے یرمان کی نظر عائلہ پہ گئی تھی وہ مایا کو چھوڑتے عائلہ کی طرف بڑھا مایا بھاگ نہیں سکتی تھی ہاتھ باندھے ہوئے تھے۔

یرمان عائلہ کے قریب جاتے اس کا سر اٹھاتے اپنی گود میں رکھ چکا تھا وہ اس وقتِ یرمان کو بہت قابلِ رحم حالت میں لگی تھی۔

جس کا دوپٹہ اس کے وجود سے اتار چکا تھا یرمان کو نئے سرے سے غصہ آیا عائلہ کی حالت دیکھ کر اس نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔وہ تیزی سے آپنا کوٹ اُٹھاتے عائلہ کو پہنا گیا عائلہ کی شرٹ بھی پھٹ چکی تھی۔

وہ بے ہوشی میں سسک رہی تھی یرمان کو خوُد سے دور کر رہی تھی یقیناً وہ یرمان کو بھی وہی انسان سمجھ رہی تھی جو اس کے قریب آیا تھا مایا عائلہ کی حالت دیکھ کر لب بھینچ گئی یرمان کے غصے کی حدت سے تو بخوبی واقف تھی لیکِن اپنے پلان کے ناکام ہونے پہ اس کا غصہ تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا وہ روتے جا رہی تھی روتے روتے اپنے ہاتھوں کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی لیکِن یرمان نے کافی سختی سے اس کے ہاتھ باندھے تھے۔

"میں چاہوں تو تمھیں پولیس کے حوالے کر سکتا ہوں میں لیکن وہ کیا ہے ناں کی پولیس جو کرے گی وہ کم ہو گا تمھیں میں خود دیکھوں گا۔۔۔" یرمان نے اپنے گارڈز کو میسج کر دیا تھا مایا وہ اس کے فارم ہاؤس پہنچانے والے تھے۔

"یرمان پلیز مجھے معاف کر دو پلیز۔۔۔" مایا یرمان کے پیچھے آتی کہ یرمان تیزی سے آگے بڑھ گیا اس نے عائلہ کو اپنا کوٹ پہنایا تھا عائلہ کی حالت دیکھ کر وہ ہارا تھا وہ ہچکولے لیتے اسے خوُد سے دور کر رہی تھی یرمان ملک کیسے برداشت کرتا اس نے عائلہ پہ جھکتے عائلہ کے ہونٹوں پہ ہونٹ رکھ دیئے عائلہ کے زخمی ہونٹوں کو نرمی سے اپنے ہونٹوں میں دباتے وہ اس کے ہونٹوں کو سہلا رہا تھا عائلہ کے وجود میں کوئی ہلچل نہیں ہوئی۔

یرمان نے بہت احتیاط سے عائلہ کو فرنٹ سیٹ پہ آرام دہ حالت میں لٹایا اوُر خوُد ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی وہ جلد از جلد ہاسپٹل پہنچ جانا چاہتا تھا اسے دھڑا

دھڑ سب کے میسیجز اوُر کالز آ رہی تھیں وہ سب اگنور کر رہا تھا فحال اسے کسی طرح عائلہ کو ہاسٹپل پہنچانا تھا ورنہ دیر ہونے کی صورت میں نا قابلِ تلافی نقصان ہو جاتا۔۔وہ تقریباً پانچ گھنٹوں بعد کراچی شہر کی حدود میں داخل ہوا بار بار نظریں عائلہ کے وجود پہ جا رہی تھی۔

ہاسٹپل کی پارکنگ میں گاڑی روکتے وہ عائلہ کو بانہوں میں بھرے میں اندر داخل ہوا پیشنٹ کی اتنی خراب حالت دیکھ کر نرس نے وارڈ بوائے کو سٹریچر لانے کو کہا اور عائلہ ایمرجنسی وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا یرمان باہر کھڑا دعائیں مانگ رہا تھا اگر عائلہ کو کچھ ہو جاتا یرمان کیا کرتا اس کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں وہ لمحات نظروں کے سامنے سے ہٹ ہی نہیں رہے تھے عائلہ کا سہا وجود اسے خود پہ بے انتہا غصہ آیا تھا عائلہ کو اکیلا چھوڑنے پہ۔

اس کی جیب میں پڑا فون بچارا کب سے بج رہا تھا اب جا کر یرمان نے اٹھایا تھا کال ضامن کی تھی پہلے جاتے ہوئے ابرش نے کال کی اب ضامن کر رہا تھا آ ضامن کی کال اس نے پک کر لی۔

"ہیلو یرمان عائلہ تمھارے ساتھ ہے وہ کہیں نہیں مل رہی ہے ہم نے پورا گھر چھان مارا ہے۔۔" ضامن کی حالتِ بہت خراب تھی۔

وہ عائلہ کو سوچتے جیسے کرنے کو تھا ابرش بھی واپس آ چکی تھی ضامن کو تسلی دے رہی تھی لیکن اس کی تسلیاں ناکافی ثابت ہو رہی تھیں عائلہ سے ضامن کی محبت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔

"ہاسپٹل آ جاو۔۔۔" یرمان سے بات نہیں ہو پائی ہاتھ کانپ رہے تھے ضامن مزید کتنے ہی سوال کرتا لیکن ضامن کسی سوال کے جواب دینے کی

پوزیشن میں نہیں تھا اس نے فون بند کر دیا اور ضامن کو ہاسپٹل کا ایڈریس دیا۔

خود ایمرجنسی وارڈ کے دروازے سے ٹیک لگائے اور آنکھیں موندلی رات کے حسین لمحات نظروں کے سامنے گھوم گئے اگر اس نے رات عائلہ کے ہاتھ میں بریسلیٹ نہ پہنایا ہوتا تو کیسے ٹریس کرتا وہ عائلہ کی لوکیشن یرمان جتنا سوچتا اس کے وجود میں بے چینی بڑھتی۔

"سر آپ کے کہنے کے مطابق مایا میڈم کو ہم نے فارم ہاؤس شفٹ کر دیا ہے سکیورٹی کو بھی الرٹ کر دیا ہے۔۔۔" گارڈز نے کال کرتے یرمان کو مایا کے متعلق بتایا جسے سنتے یرمان نے لب بھینچے یہ تو صاف تھا کہ اتنی آسانی سے وہ مایا کو چھوڑنے والا ہرگز نہیں تھا جس نے اس کی بیوی کے ساتھ اتنا کچھ کروایا۔

یرمان کا کبھی شک نہیں جاتا مایا کی طرف اگر وہ خود مایا کو وہاں نہیں دیکھتا۔

مایا خود وہاں موجود تھی پھر شک کی کوئی گنجائش نہیں باقی رہتی تھی یرمان نے شیشے کی وال سے اندر جھانکا تو عائلہ کے منہ پہ آکسیجن ماسک لگا یا رہی تھی نرس۔

یرمان کی آنکھوں سے ایک آنسو بے مول ہوتا اس کی بیرڈ پہ جذب ہوا تھا وہ عائلہ کو پروٹیکٹ کرنے میں ناکام ہؤا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ مایا عائلہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گی ورنہ یرمان عائلہ کو اپنے ساتھ رکھتا۔

وہ عائلہ کو اکیلا چھوڑ کر پچھتا رہا تھا ساتھ ہی ساتھ ابرش اور ضامن پہ بھی شدید غصہ آرہا تھا جو خود نجانے کہاں گئے تھے عائلہ کو اکیلا چھوڑ کر آگر

کہیں جا رہے تھے تو عائلہ کو بھی ساتھ لے کر جاتے اگر عائلہ ضامن اور ابرش کے ساتھ ہوتی تو شاید اتنا بڑا حادثہ ہوتا ہی نہیں۔

"بھائی کیسی ہے عائلہ۔۔۔؟" ضامن اور ابرش تقریبا بیس پچیس منٹس میں ہی اس کے بتائے ہوئے ایڈریس پہ پہنچ گئے تھے۔

"کیوں چھوڑا اکیلا عائلہ کو؟ اگر کہیں جانا بھی تھا تو اسے بھی ساتھ لے جاتے اکیلا چھوڑ کر کیوں گئے تم دونوں۔۔؟ عائلہ کی اس حالت کے زمہ دار تم دونوں ہو اگر عائلہ کو کچھ بھی ہوا میں تم دونوں کو چھوڑوں گا نہیں۔۔۔" یرمان ضامن کا گریبان پکڑ چکا تھا ابرش چیخی تھی۔

"بھائی یہ کیا کر رہے آپ؟ ہم ہاسپٹل میں کھڑے ہیں اور عائلہ کو کیا ہوا ہے پلیز بتائیں وہ ٹھیک ہے ناں۔۔؟" ابرش نے ضامن اور یرمان کے درمیان میں آتے ضامن سے پوچھا جو ضامن کو خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔

"عائلہ کڈنیپ ہو گئی تھی اور مجھے بہت بری حالت میں ملی ہے ڈاکٹرز چیک کر رہے ہیں دعا کرو۔۔۔"وہ ضامن پہ شدید غصہ کر رہا تھا۔

"واٹ کڈنیپ۔۔۔؟بھائی ہم مام سے ملنے گئے تھے عائلہ سے کافی کہا کہ ہمارے ساتھ چلو لیکن اُس نے انکار کر دیا کہ وہ گھر پہ رہے گی ہمارے ساتھ نہیں جائے گی کڈنیپ کون کروا سکتا ہے عائلہ سے کسی کو کیا دشمنی۔۔۔!؛"کڈنیپنگ کا سنتے ضامن کے کان بھی کھڑے ہوئے تھے یرمان کا غصہ جائز تھا عائلہ بیوی تھی یرمان کی اگر یرمان کے جگہ وہ خود ہوتا تو اب تک نجانے کیا کر چکا ہوتا۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا اس کی بہن پچھلے کچھ گھنٹوں سے کتنی ازیت سہ رہی تھی عائلہ کی تکلیف کا سوچتے اس کا سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔

"مایا نے کروایا تھا عائلہ کو کڈنیپ وہ تو اچھا ہوا کہ میں وقت پہ پہنچ لیکن عائلہ کی حالت بہت خراب ہے وہ ڈر چکی ہے بہت زیادہ۔۔۔" یرمان کے لہجے میں کچھ تھا ضامن ٹھٹھک کر رکا ایسا ہی انسان تو وہ عائلہ کے لیے چاہتا تھا جو عائلہ سے اتنی محبت کرے۔

"واٹ مایا وہ اتنی کیسے گر سکتی ہے بھائی اریبہ سیڑھیوں سے گر گئی تھی اُس کا بے بی نہیں رہا ہے ڈیڈ اریبہ کے ساتھ ہاسٹپل میں ہیں۔۔ ہم وہیں تھے عائلہ گھر پہ تھی یہ مجھے چھوڑ کر گھر گئے تو پتہ چلا کہ عائلہ گھر پہ نہیں ہے کہ میں نے آپ کو کال کی لیکن آپ نے ریسیو کرتے کٹ کر دی پچھلے یہ چھ سات گھنٹے ہمارے بہت مشکل سے گزرے ہیں۔۔۔" ابرش یرمان کے کندھے پہ سر رکھتے بولی یرمان نے اُسے اپنے حصار میں لیا۔

"ڈیڈ ٹھیک ہیں ناں یہ سب کیسے ہوا۔۔؟ مام۔۔۔۔" اس کے ہونٹوں سے بے اختیار مام پھسلا۔

"نہیں مام نے کچھ نہیں کیا بھائی ہم وہیں تھے جب اریبہ گری تھی غلطی اریبہ کی اپنی تھی مام نے کچھ نہیں کہا ہے آپ کو مام پہ شک ہو رہا ہے!" ابرش نہیں چاہتی تھی کہ یرمان مام پہ شک کرے اس بار یہ واقعہ ابرش کی آنکھوں کے سامنے ہوا تھا تو وہ سچ جانتی تھی ورنہ تو شائد یرمان کی طرح وہ بھی مام پہ شک کرتی۔

"ڈیڈ کیسے تھے۔۔۔؟" یرمان کو ڈیڈ کی فکر ہوئی ضامن بے اختیار عائلہ کو سوچنے لگا اور کتنی آزمائشیں اس کی بہن کے نصیب میں لکھی ہوئی تھیں۔

"وہ ٹھیک تھے ہم نکل آئے تھے ہاسٹپل سے۔۔۔" ضامن کو دیکھتے ابرش ضامن کے قریب آئی تھی۔

"سر عائلہ ٹھیک ہو جائے گی فکر مت کریں۔۔۔" ابرش ضامن کو پریشان نہیں دیکھ سکی تھی ضامن نے اُسے کھینچتے آپنے سینے سے لگایا یرمان کے سامنے ضامن کی اس حرکت پہ ابرش بلش کرنے لگی لیکِن یرمان کا دھیان ان کی طرف نہیں تھا وہ تو عائلہ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

"عائلہ نے کبھی کسی کے ساتھ غلط نہیں کیا پھر اس کے ساتھ اتنا برا کیوں ہو رہا ہے بھلا۔۔۔" وہ اپنی آنکھیں رگڑتے غمگین سا بولا ابرش کو اس کے لیے بہت برا لگا عائلہ واقعی بہت معصوم تھی۔۔

مایا پہ ابرش کو شدید غصہ آیا کتنی مطلبی لڑکی تھی یرمان نے کبھی اسے ایسا کوئی اشارہ نہیں دیا ہاں وہ جس کلاس سے تعلق رکھتے تھے وہاں لڑکے لڑکی کی دوستی بہت عام تھی۔

"جو اچھے لوگ ہوتے ہیں اُن کے ساتھ ہی سب سے برا ہوتا ہے آپ پریشان مت ہوں عائلہ بالکل ٹھیک ہو جائے گی سر آپ خود کو اتنا پریشان نہیں کریں۔۔۔"وہ ضامن کے ہاتھوں تھامتے بولی تو ضامن نے سر ہلایا تھا وہ عائلہ کے ہوش میں آنے کی دعا مانگ رہا تھا عائلہ کی طعیبت خراب تھی بہت زیادہ ورنہ اب تک تو ہوش میں آ ہی جاتی وہ۔

"انشا اللہ وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔!؛"نرس باہر نکلی تو یرمان تیزی سے نرس کی طرف بڑھا تا کہ عائلہ کے بارے میں معلوم کر سکے کہ وہ کسی ہے۔

.....

یرمان تیزی سے نرس کی طرف بڑھا تھا اسے عائلہ کے متعلق پوچھنا تھا کوئی اوئر موقع ہوتا اریبہ کے بارے میں سنتے وہ بھاگا چلا جاتا ڈیڈ کے ساتھ لیکن

اس وقتِ سب سے اہم عائلہ تھی جس کو سوچتے یرمان کو کچھ ہو رہا تھا عائلہ کو آگر کچھ ہوتا تو یرمان نے خود کے ساتھ کچھ کر لینا تھا۔

"نرس میری وایف کیسی ہے۔۔۔؟" وہ بے قراری سے پوچھ رہا تھا اس کے پیچھے ضامن اور ابرش بھی نرس کی طرف آئے تھے۔

"اُن کی کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے آپ دعا کریں اُنھیں جو نشے کی دوا بے ہوش کرنے کے لیے دی گئی تھی وہ بہت ڈینجیرس تھی اُن کی پوری باڈی میں پھیل چکی ہے کوشش کر رہے ہیں ہم باقی جو رب کو منظور۔۔" نرس نے انہیں کوئی خاطر خواہ خوش خبری نہیں بتائی تھی وہ جیسے انہیں مزید پریشان کر گئی تھی پچھلے اتنے گھنٹوں سے تو آپریشن چل رہا تھا عائلہ کا لیکن نرس کچھ بتانے کے بجائے مزید یہ سب بول کر چلی گئی یرمان نے اپنی بیرڈ پہ ہاتھ مسلا دل چاہا رہا تھا بھاگ کر آندر چلا جائے اور اس نے آیسا ہی کیا تھا ابرش اور ضامن

نے یرمان کو روکنے کی کوشش کی لیکن وہ کہاں ان کے کنٹرول میں آسکتا تھا آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھولتے آندر آیا تو ڈاکٹر نے پیچھے پلٹتے اسے دیکھا جیسے یقین نہیں کر پائی ہو کہ سامنے نرس کے علاوہ کوئی اور کھڑا ہو۔۔

"کون ہیں آپ؟ اندر کیسے آئے آپ۔۔!؛" وہ ایک نہیں دو تین ڈاکٹرز تھیں یرمان کہاں ان کی بات سن رہا تھا اس کی نظریں تو عائلہ پہ تھیں وہ ڈاکٹر کی باتوں کو ان سنا کرتا عائلہ کے قریب آتے اس کے ڈرپ لگے ہاتھوں کو تھامے ہونٹوں سے لگا چکا تھا۔۔

"مسٹر آپ پریشان مت ہوں آپ کی وائف کی کنڈیشن بھلے سیریس ہے لیکن دعا کریں آپ کی وائف ٹھیک ہو جائے گی دعاؤں میں دوائوں سے زیادہ طاقت ہے۔۔۔" ڈاکٹر یرمان کا پیار عائلہ کے لیے دیکھتے ایموشنل ہو گئی تھی۔

"دعائیں تو ہم کر رہے ہیں لیکن آپ لوگ بھی تو کوشش کریں ناں اتنے گھنٹے ہو گئے ہیں لیکن یہ ابھی تک ہوش میں نہیں آئی ہے۔۔۔" یرمان نے ڈاکٹر کی موجودگی کی پرواہ کیے بغیر عائلہ کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے تھے آگر عائلہ جاگ رہی ہوتی تو یرمان کی اس حرکت پہ ضرور بے ہوش ہوتی۔

یرجان سے اس قدر بے باکی کی توقع شائد وہ نہیں کر سکتی تھی لیکِن یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھی کہ یہ انسان کبھی بھی کہیں پہ بھی اس کے لبوں سے لپٹ جاتا تھا۔

"ہم نے ان کا معدہ واش کر دیا ہے۔۔۔ اب یہ پیشنٹ پہ ڈیپینڈ کرتا ہے انہیں کب تک ہوش آتا ہے۔۔۔" ڈاکٹر عائلہ کا بی پی چیک کر رہی تھی عائلہ کی بینڈج وغیرہ وہ کر چکی تھیں۔

ڈاکٹرز اپنا کام ختم کرتے اب یرمان کے باہر نکلنے کے منتظر تھے جب تک عائلہ کو ہوش نہیں آتا وہ کسی کو بھی عائلہ سے ملنے کی اجازت نہیں دے سکتی تھیں لیکن یرمان تو اتنے آرام سے عائلہ کا ہاتھ تھامے بیٹھا تھا جیسے آپریشن روم نہیں بلکے کوئی عام سا کمرہ ہو۔

"مسٹر آپ باہر جائیں پیشنٹ کو ڈسٹرب نہیں کریں پہلے ہی آپریشن روم میں کسی کے الاؤنہ ہونے کے باوجود ہم نے آپ کو آندر آنے دیا اب اگر ہاسپٹل اٹھارٹی کو پتہ چلا تو آچھا نہیں ہوگا آپ جائیں باہر پلیز جب اپنی بیوی کو ہوش آئے گا آپ کو بتا دیا جائے گا۔۔۔۔"ڈاکٹر یرمان کو آپریشن تھیٹر میں نہیں رکنے دے سکتی تھیں۔

"دیکھیں آپ کی ہاسپٹل اٹھارٹی سے میں خود بات کر لونگا آپ جائیں یہاں سے اپنی بیوی کے پاس میں رہوں گا اور بہت جلدی یہ ہوش میں آجائے

گی۔۔۔"یرمان عائلہ پہ جھکتے اس کے چہرے کے نقوش کو نہارتے بولا تو ڈاکٹر سٹپٹا کر رہ گئی مجال ہے جو انسان یہ لحاظ کر لے کہ وہ کھڑا کہاں ہے۔

"دیکھیں آپ سمجھ نہیں۔۔۔"

"ڈاکٹر صاحبہ آپ میری باتوں کو نہیں سمجھ رہی ہیں آپ مُجھے نہیں جانتی ہیں میں کون ہوں ایک فون کال پہ آپ کا یہ ہاسپٹل خرید سکتا ہوں۔۔۔"یرمان ڈاکٹر کو گھورنے لگا اسے عائلہ کو اپنے طریقے سے جگانا تھا لیکِن یہ ڈاکٹر زباہر جانے کے بجائے بحث کیے جا رہی تھیں۔

"مسٹر۔۔۔"

"مسٹر یرمان ملک۔۔۔ملک گروپ اور انڈسٹری کے اونر قیوم ملک کا بیٹا۔۔۔میرے خیال میں یہ تعارف کافی ہو گا۔۔۔اب آپ عائلہ کو روم

میں شفٹ کروادیں۔۔!؛"یرمان ڈاکٹر کو سلگتی نگاہوں سے گھور رہا تھا ڈاکٹر نے کچھ ہی دیر میں عائلہ کو روم میں شفٹ کروادیا تھا یرمان عائلہ کے ساتھ ہی ساتھ اس نے ایک لمحہ کے لیے بھی عائلہ کو اکیلا نہیں چھوڑا۔

وہ عائلہ کے قریب بیٹھا اس کے چہرے پہ نظریں ٹکائے ہوئے تھا عائلہ کے چہرے پہ انگلیوں کے نشان تھے یقیناً اس پہ ہاتھ اٹھایا تھا کسی نے۔

یرمان کے تن بدن میں آگ لگی تھی اتنی آسانی سے مایا کو وہ چھوڑنے والا نہیں تھا اسے عائلہ کے ہر آنسو ہر تکلیف کا بدلا لینا تھا اس لڑکی سے۔

"عائلہ جاناں اٹھ جاؤ۔۔۔"اس کے بالوں کو نرمی سے سہلاتے یرمان اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھ چکا تھا اس کے لمس سے عائلہ نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولنا شروع کی لیکن یرمان کے پرفیوم کی مہک اپنے ارگرد محسوس کرتے اس نے آنکھیں میچ لی تھیں جیسے وہ یرمان سے خفا تھی۔

یرمان نے عائلہ کے ہونٹوں کو دیکھا تو حلق تر کیا ہونٹ بے ساختہ خشک سے محسوس ہوئے جن کو اس پل عائلہ کے ہونٹوں کے لمس کی شدید طلب ہو رہی تھی وہ عائلہ کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا عائلہ کی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیلی تھیں یرمان ہاسپٹل میں بھی اس کو چھونے سے باز نہیں آ رہا تھا لمس میں نرمی تھی لیکن عائلہ کو یرمان کا اپنے قریب آنا پسند نہیں آیا تھا۔

بے ساختہ دھیان مایا کی باتوں کی طرف جا رہا تھا وہ تصویریں وہ یرمان اور مایا کی نزدیکیوں بھرے لمحات سب نظروں کے سامنے گھوم رہے تھے آنکھوں سے آنسو بہتے اس کے رخساروں کو بھگوتے چلے گئے یرمان جو نرمی سے عائلہ کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں دبائے ہوئے تھا عائلہ کے آنسوؤں کی نمی اس کے رخساروں پہ محسوس کرتا بے ساختہ پیچھے ہوا تھا۔

"عائلہ تم ٹھیک ہو۔۔؟" وہ اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

عائلہ کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ ہاسپٹل کیسے پہنچی جب اُس انسان نے عائلہ کا دوپٹہ کھینچا تھا عائلہ حواس کھو بیٹھی تھی اب اسے لگ رہا تھا جیسے وہ اپنی عزت۔۔۔!؛

یرمان کیسے پہنچا کیا یرمان مایا کے ساتھ ملا ہوا تھا مایا کی باتیں عائلہ کے دماغ پہ بہت برا اثر ڈال چکی تھیں وہ ساری باتیں سوچتے عائلہ کا دماغ پھٹنے لگا تھا جرمنی میں یرمان اس کے ساتھ ہوتے بھی مایا سے رابطے میں تھا۔

عائلہ نے بے ساختہ یرمان کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے دھکا دیا تھا وہ جو عائلہ پہ جھکا فکر مندی سے عائلہ سے اس کی خیریت پوچھ رہا تھا اچانک سے دھکا لگنے سے وہ پیچھے کو لڑکھڑایا تھا۔

"عائلہ!؛" عائلہ سے ایسی حرکت کی توقع نہیں تھی یرمان کو اس کی آنکھوں میں نفرت تھی یرمان کے لیے یہ پہلی بار تھا یرمان نے ان آنکھوں میں خوُد کے لیے نفرت دیکھی تھی غصہ دکھ ایک طرف یہ نفرت تھی جو وہ عائلہ کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

"دور رہیں مجھ سے۔۔۔!؛" وہ چیخی تھی گلے میں خراشیں پڑ چکی تھیں وہ اپنا گلہ جکڑے سسکنے لگی اسے تو یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ وہ پہلے جیسی ہے یا پھر برباد ہو چکی ہے۔

"عائلہ تم بالکل ٹھیک ہو محفوظ ہو۔۔۔!؛" یرمان عائلہ کی پینک ہوتی حالت دیکھتا گھبرا گیا وہ تو اسے خوُد کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دے رہی تھی مسلسل خود سے دور کر رہی تھی یرمان یہ دوری کیسے برداشت کر سکتا تھا وہ عائلہ کی

کلائیوں کو اپنی گرفت میں لیتے اس پہ جھکتا اس کی سیاہ آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑ گیا تھا۔

"کیوں کر رہی ہو ایسا؟ کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔!؛" وہ عائلہ کو یہ احساس دلانا چاہتا تھا کہ آگر وہ کچھ الٹا سیدھا سوچ رہی ہے تو یہ فضول ہے یرمان کی اپنی بیوی کی حفاظت کے لیے اپنی جان بھی گنوا سکتا تھا۔

"کچھ۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ ہوا۔۔۔ وہ انسان۔۔۔ میرے قریب۔۔۔۔ آیا تھا میرا۔۔۔۔ دوپٹہ کھینچا۔۔۔۔۔ میری۔۔۔۔۔ تصویریں بنائی تھیں مجھے۔۔۔۔۔ چھونے کی۔۔۔۔۔۔ کوشش کی۔۔۔۔۔ اور آپ کہہ۔۔۔۔۔ رہے ہیں۔۔۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔ ہوا۔۔۔۔۔۔۔ ہے آپ کی۔۔۔۔۔ وہ گرل فرینڈ۔ جو آپ سے۔۔۔۔۔ محبت کرتی۔۔۔۔۔ ہے اور جس۔۔۔۔۔ سے آپ محبت۔۔۔۔۔ کرتے ہیں۔۔۔ وہ آپ

کی۔۔۔۔مرضی کے۔۔۔۔بغیر آیسا قدم اٹھاہی۔۔۔۔۔نہیں سکتی ہے۔۔۔۔"عائلہ کے دل میں یرمان کے لیے جو بد گمانی پیدا ہو چکی تھی وہ اب اتنی آسانی سے ختم نہیں ہو سکتی تھی۔

"عائلہ تم اپنے حواص میں ہو کیا بکواس کر رہی ہو مایا نے کچھ کہا ہے تم سے بتاؤ مجھے۔۔۔!؛"یرمان آپے سے باہر ہوا عائلہ کے رویئے سے وہ سمجھ چکا تھا کہ مایا نے ضرور عائلہ سے ایسی ویسی کوئی بکواس کی ہے جو عائلہ اتنا اپ سٹ لگ رہی ہے کہ اس کی آنکھیں بھیگتی جا رہی تھیں۔

"اُسی سے پوچھیں۔۔۔آپ میں۔۔۔کیا بتاؤں۔۔۔"عائلہ کے پیٹ میں شدید درد ہو رہا تھا۔

"سسس۔۔۔!؛"وہ سسکی تھی یرمان عائلہ کی تکلیف پہ تڑپ اٹھا تھا اس کے پیٹ پہ ہاتھ رکھنا چاہا عائلہ نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا یرمان نے مٹھیاں بھینچ لی

عائلہ اب کچھ زیادہ ہی کر رہی تھی آگر وہ عائلہ کی باتوں کو چپ چاپ سن رہا تھا تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا کہ وہ خاموش ہی رہتا۔

"عائلہ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟" وہ اُسے اپنے پاس نہیں آنے دے رہی تھی لیکن درد سے سسک رہی تھی یرمان کی برداشت کی انتہا ہوئی یہ لڑکی کیوں نہیں سمجھ رہی تھی یرمان سب کچھ کھو سکتا تھا لیکن عائلہ کو نہیں مایا پہ نئے سرے سے غصہ آیا جو عائلہ کو نجانے کون کون سی باتیں بتا کر اس کے خلاف کر چکی تھی عائلہ تو یرمان کی طرف دیکھ تک نہیں رہی تھی اس نے اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

واٹنگ بھی فیل ہو رہی تھی لیکن ٹانگیں زمین پہ رکھنا محال ہو رہا تھا۔

وہ ہل تک نہیں پا رہی تھی یرمان نے اُس کے قریب جاتے اُسے کندھوں سے پکڑا وہ سہم سی گئی تھی یرمان کے جارحانہ تیور دیکھ کر۔

"عائلہ مجھے بتاؤ کیا بکواس کی ہے مایا نے تم سے مایا کو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔"یرمان کے یہ لفظ "مایا کو میں چھوڑوں گا نہیں "عائلہ کے دل میں خنجر کی طرف پیوست ہوئے تھے۔

مایا یرمان کی محبت تھی اور عائلہ شائد ایک وقتی کشش جس کے وجود کی طلب یرمان کو اس کی طرف کھینچتی تھی۔

"اُسے۔۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔۔یانہ۔۔۔۔ چھوڑیں لیکِن۔۔۔۔۔مُجھے اپ کے۔۔۔۔۔ساتھ نہیں۔۔۔۔۔رہنا ہے۔۔۔ چھوڑ دیں۔۔۔۔۔مُجھے۔۔۔۔"عائلہ کی باتوں سے یرمان کا پارہ ہائی ہوُا تھا۔

"کیا بکواس کر رہی ہو تم۔۔۔؟ اندازہ ہے بول کیا رہی ہو عائلہ۔۔۔ تمھیں آگر نرمی سے ٹریٹ کر رہا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ تم ایسی

بکواس کرتی رہو گی اور میں خاموشی سے سنتا رہو نگا۔۔۔"وہ عائلہ کے شانوں پہ دباؤ بڑھا گیا عائلہ کی آنکھیں ضبط کے باوجود بھیگنے لگی تھیں۔

"نہیں رہنا۔۔۔بس۔۔۔"وہ اپنی ہتھیلی سے اپنے رخساروں کو سہلا رہی تھی یہ فیصلہ بہت مشکل تھا ہاں اتنا کچھ ہو جانے کے باوجود اس نے یرمان کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا تھا مگر آج یرمان کے بارے میں مایا سے جو باتیں اسے پتہ چلا وہ سنتے عائلہ کی مذید ہمت نہیں ہو رہی تھی کچھ سہنے کی۔

"کیوں نہیں رہنا۔۔۔"یرمان کا بس نہیں چل رہا تھا اس لڑکی کو ایک الٹے ہاتھ کی لگا دے لیکن وہ چاہا کر بھی عائلہ کو تکلیف نہیں دے سکتا تھا شائد یہ اس کے بس میں نہیں تھا۔

عائلہ کی باتوں کو وہ پی جاتا تھا ہاں تکلیف ہوتی تھی دل بھی دکتا تھا لیکِن عائلہ کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا اور یہ بھی سچ تھا کہ آج عائلہ کی باتوں نے اس کا دل چھنی کر دیا تھا۔

"نہیں رہنا بھائی کے پاس جانا بس۔۔" عائلہ کی باتوں پہ یرمان کا دل جیسے کسی نے مٹھیوں میں بھینچا تھا وہ چاہا کر بھی خود پہ ضبط نہیں کر پایا اور عائلہ کے قریب جاتے اس کی بیماری کی پرواہ کیے بغیر اسے اتنی سختی سے خود میں بھینچا کہ عائلہ کو لگا اس کی ہڈیاں ہی ٹوٹ جائیں گی۔

"چھوڑیں مُجھے۔۔۔"

"شٹ آپ مزید مجھ سے دور جانے کی بات کی تو بہت بری طرح سے پیش آؤں گا میں عائلہ تم میرے لئے کیا ہو شاید تم خود بھی نہیں جانتی ہو یہ بات۔۔ تمھیں اچھا لگتا ہے مجھے ہرٹ کر کے۔۔۔" وہ اس کی گردن پہ

ہونٹوں کی مہریں جابا جا ثبت کر رہا تھا اس کے جلتے ہونٹوں کا لمس عائلہ کو جیسے بچھو کی طرح ڈس رہا تھا۔

کل تک وہ یرمان کے بارے میں کتنا پوزیٹو سوچتی تھی لیکن اس حادثے کی وجہ سے عائلہ اور یرمان میں پہلے سے زیادہ دوریاں آچکی تھیں عائلہ یرمان سے پہلے سے زیادہ دور ہو چکی تھی۔

"سس۔۔۔" عائلہ نے کتنے عرصے بعد دیکھا تھا یرمان کا غصہ چہرے پہ وہی سختی جس سے عائلہ کی جان جاتی تھی عائلہ نے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا سانس جیسے بند ہو رہی تھی۔

"عائلہ کیا ہوا۔۔۔؟" یرمان کا غصہ تو عائلہ کا لمس ہی کم کر دیتا تھا عائلہ کی حالت دیکھ کر یرمان کو کچھ ہوا تھا وہ اس کے چہرے کو تھامے پوچھنے لگا چہرہ نے چہرہ پھیر لیا۔

"مُجھے فریش ہونا ہے۔۔۔!؛" عائلہ نے یرمان نے نظریں چرائی۔

"نہیں نہیں جانا۔۔۔" اس نے یرمان کے اٹھانے پہ انکار کر دیا دروازے پہ دستک ہوئی تو عائلہ کی نظر ضامن پہ گئی تھی وہ اوَر ابرش آئے تھے۔

"بھیا۔۔!؛" ضامن کو دیکھتے اس کو ساری تکلیفیں پھر سے یاد آئی تھیں کاش کہ ضامن اور ابرش کی بات مان لیتی تو اتنا بڑا حادثہ اس کے ساتھ نہیں ہوتا اوَر آج وہ پہلے جیسی ہوتی۔

"میرا بچہ کیا ہوا طعیبت ٹھیک ہے۔۔۔؟" وہ آگے بڑھتے عائلہ کو اپنے حصار میں لے گیا یرمان نے ہونٹوں کو سکڑتے یہ حرکت برداشت کی تھی وہ بھی صرف اس وجہ سے کہ عائلہ کی طعیبت ٹھیک نہیں تھی۔

بھیا مجھے گھر جانا ہے۔۔۔!؛"عائلہ نے ضامن کی شرٹ کو مظبوطی سے مٹھیوں میں جکڑا کہ کہیں ضامن اسے یرمان کے ساتھ چھوڑ کر چلا ہی نہ جائے۔

"عائلہ تم میرے ساتھ جا رہی ہو مینشن اب سے تم وہیں رہو گی تمھاری ہیلتھ میں کوئی رسک نہیں لے سکتا ہوں امید ہے ضامن تم سمجھ گیے ہو گے۔۔۔"ضامن پہلے تو شاید انکار کرتا لیکن اس حادثے کے بعد ضامن کی ہمت نہیں ہو پا رہی تھی انکار کرنے کی ویسے بھی عائلہ یرمان کی بیوی تھی ۔۔

"نہیں جانا بھائی کے ساتھ رہنا ہے۔۔۔!؛"عائلہ نے تیزی سے جواب دیا ضامن حیرانگی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا عائلہ اچانک سے یہ فیصلہ کیوں کر رہی تھی رات اس نے خوُد کہا تھا اسے یرمان کے ساتھ رہنا ہے۔

"ضامن میرے ساتھ آنا پلیز پانچ منٹس اب کچھ ارجنٹ ڈسکس کرنا ہے۔۔۔"ضامن یرمان کے ساتھ باہر نکل گیا ابرش عائلہ کے ساتھ بیٹھ گئی جس کی آنکھوں کے کنارے بھیگے ہوئے تھے۔

"عائلہ کیا ہوا ہے بھائی سے تمھارا کسی بات پہ جھگڑا ہوا ہے تم ایسے بیہو کیوں کر رہی ہو یار بھائی اس حادثے کی وجہ سے شاید تھوڑا انسکیور فیل کر رہے ہیں مُجھے لگتا ہے ایسی حالات میں تمھیں مینشن میں رہنا چاہیے۔۔۔"ابرش کمرے میں رکھے صوفے پہ بیٹھ گئی تھی اسے عائلہ سے بات کرنی تھی آگر کوئی پرابلم تھی تو عائلہ کو ڈسکس کرنی چاہیے۔

"بھابھی آپ اس وقت میرے سامنے ضامن بھائی کی بیوی بن کر بیٹھی ہیں نہ کہ میری نند مُجھے نہیں جانا ہے اُن کے ساتھ اپنے گھر جانا ہے مجھے کڈنیپ مایا نے کروایا تھا آپ کے بھائی کے لیے۔۔اُس کو دوبارہ موقع ملے گا تو وہ پھر

سے ایسی حرکت کرے گی لیکن مجھے لگتا ہے اب اس کی ضرورت نہیں رہے گی کیونکہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے بھابھی۔۔۔" عائلہ بظاہر خود کو مظبوط ظاہر کر رہی تھی لیکن لہجے کی لرزش اور کپکپاہٹ واضح تھی جیسے یہ فیصلہ دل کا نہیں دماغ کا ہو۔

"واٹ عائلہ تم اپنے حواسوں میں ہو کیا کہہ رہی ہو میں مانتی ہوں مایا نے یہ حرکت بالکل بھی اچھی نہیں کی ہے لیکن اس سب میں بھائی کا کیا قصور ہے وہ تم سے محبت کرتے ہیں عائلہ۔۔۔" ابرش سیدھی ہوئی تھی عائلہ سے ایسی بیوقوفہ باتوں کی توقع نہیں تھی ابرش کو وہ عائلہ کو سمجھانا چاہتی تھی لیکِن عائلہ کے لیے تو کچھ اور ہی آرادے تھے۔

"مُجھے اُن کی ایسی محبت نہیں چاہیے جس کی وجہ سے مجھے اپنی عزت گنوانی پڑی بھابھی میں تو خوُد کی نظروں میں گر گئی ہوں۔۔ اُن سے تو کبھی نظریں

نہیں ملا سکوں گی میں۔۔۔" یہ غم ہی تو اسے آندر سے کھائے جا رہا تھا کہ یرمان نہیں جانتا تھا وہاں کیا ہوا تھا اس کا دوپٹہ چھینا گیا تھا اس کی تصویریں بنائی گئی تھیں یقیناً آگے جا کر مایا اُن تصویروں کو استعمال کرنے والی تھی آگر آیسا ویسا کچھ ہو گیا تو عائلہ تو خوُد کی نظروں سے گر جائے گی یرمان سے نظریں ملانا تو بہت دور کی بات تھی۔

"عائلہ یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔۔۔؟" ابرش صوفے سے اٹھتے عائلہ کے قریب آئی تھی عائلہ کی باتوں نے اس کا دل ہلا دیا تھا کیا کہنا چاہتی تھی وہ آخر کیا ہوا تھا ایسا جو وہ اس قدر بد گمان ہو چکی تھی.

"بھابھی پلیز مجھے بات نہیں کرنی ہے مُجھے واٹنگ ہو رہی ہے۔۔۔" عائلہ نے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا یہ اس کا راز تھا یہاں تک ممکن تھا اسے اس راز کو راز ہی رکھنا تھا۔

"ٹھیک ریلیکس۔۔۔مجھے بتاؤ کونسی باتیں اتنا ڈسٹرب کر رہی ہیں۔۔کیا سوچ کر خود کو پریشان کر رہی ہو؟ کیا ہوا ایسا؟ اُس مایا نے کچھ ایسا ویسا کہا۔۔؟ خدایا جو بھی دل میں ہے مُجھے بتاؤ شئیر کرو مجھ سے دوست سمجھ کر شئیر کرو۔۔۔" ابرش نے اس کی پیشانی سے بال ہٹائے تھے عائلہ سسکی تھی۔

"بھابھی اُسنے میرا دوپٹہ کھینچا تھا۔۔۔اور میرے میرے قریب۔۔۔ اہہہہ۔۔۔" وہ زور سے چیخی تھی جیسے وہ سارے لمحات پھر سے نظروں کے سامنے آرہے تھے اس کی حالت بگڑنے لگی ابرش نے اس کا چہرہ تھپکتے اسے تسلی دینے کی کوشش کی لیکن ناکام وہ ہاتھ پاؤں ہلا رہی تھی۔

"عائلہ پلیز سنبھالو خود کو۔۔!؛" عائلہ کی حالت دیکھتے ابرش کو رونا آیا عائلہ کا وہم اس کے خدشے سب درست تھے وہ یقیناً جو سوچ رہی تھی بلکل ٹھیک سوچ رہی تھی۔

"تم ان سوچو کو خود پہ حاوی کر رہی ہو اگر ایسا ویسا کچھ ہوتا تو تُمھاری رپورٹوں سے پتہ چل جاتا عائلہ بھائی وہاں پہنچ گئے تھے ہمیں تو معلوم بھی نہیں تھا کہ اصل میں تم ہو کہاں بھائی نے تمھیں ڈھونڈا وہ ہی تمھیں ہاسپٹل لے کر آئے ہمیں تو کال کرنے پہ معلوم ہوا اور بھائی جانتے ہیں کہ مایا کے ساتھ کیا کرنا ہے تم خوامخواہ ہی خوُد کو پریشان کر رہی ہو میری جان مت سوچو۔۔۔" عائلہ کی حالت کے پیشِ نظر ابرش نے اسے تسلی دی لیکن یہ تسلیاں ناکامی ثابت ہو رہی تھیں۔

"نہیں بھابھی میں نہیں۔۔۔"عائلہ کا سر پیچھے کی طرف ڈھلک گیا تھا ابرش کے ہونٹوں سے چیخ نکلی عائلہ کی حالت دیکھ کر اس نے تیزی سے ڈاکٹر کو بلایا جس نے عائلہ کا چیک اپ کیا اور غصے سے ابرش کو دیکھا تھا۔

"ان کا بی پی لو ہے بہت زیادہ ان کی طعیبت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے اوپر سے یہ ٹینشن لے رہی ہیں۔۔۔جو کہ ان کی صحت کے لیے بالکل بھی اچھا نہیں ہے ان کی رپورٹس تھوڑی تک آجائیں گی میں آپ کو دکھادوں گی لیکن کائنڈلی آپ پیشنٹ سے ایسی باتیں مت کریں جو ان کی صحت پہ برا اثر ڈال سکتی ہیں۔۔۔"ڈاکٹر پیشہ وارنہ انداز میں بولی اور عائلہ کا مزید چیک اپ کیا تھا۔

"کونسی رپورٹس ڈاکٹر۔۔۔؟"ابرش کو یکدم سے پریشانی نے آن گھیرا تھا۔

"ان کے کچھ ٹیسٹ کیے تھے بس اُن کی رپورٹس کیونکہ مُجھے لگتا ہے یہ ایکسپکٹ کر رہی ہیں کنفرم تو رپورٹس آنے کے بعد ہی بتاؤں گی لیکن مجھے شک ہے یہ پریگنٹ ہیں بٹ ان کی اتج کم ہے تو بہت احتیاط کرنی پڑی گی ان کے ہسبنڈ کو ویسے آپ کیا لگتی ہیں ان کی۔۔۔ان کے ہسبنڈ ان سے بہت محبت کرتے ہیں ہم نے کتنی کوشش کی ان کو آپریشن روم سے نکالنے کی لیکن وہ نہیں گئے ان کے پاس ہی بیٹھ رہے۔۔۔"ڈاکٹر عائلہ کو دیکھتی مسکرائی تھی یقیناً یہ لڑکی بہت خوش قسمت تھی جو اسے اتنا چاہنے والا انسان ملا تھا۔

"یہ میری نند بھی ہے اور بھابھی میرے بھائی کی بیوی اور بھائی اس سے بہت محبت کرتے ہیں میں بہت خوش ہوں ان دونوں کے لئے۔۔۔کب تک آئیں گی رپورٹس کب تک آپ کنفرم کریں گی۔۔۔"ابرش نے عائلہ

کا ہاتھ تھاما تھا عائلہ اتنی بڑی خوش خبری دے رہی تھی بھائی کو معلوم پڑتا تو وہ تو خوشی سے پاگل ہو جاتے ابرش کو بچوں سے خاص لگاؤ تو نہیں تھا لیکِن یہ بچہ اس کے بھائی کا تھا اس سے تو ابرش نے محبت کرنی تھی۔

"ڈاکٹر یہ عائلہ کی رپورٹس۔۔۔!؛"نرس اسی وقتِ روم میں انٹر ہوئی جس کے ہاتھ میں عائلہ کی رپورٹس تھیں وہ ڈاکٹر کو پکڑاتے باہر نکل گئی ابرش کی نظریں رپورٹس پہ تھیں وہ ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں مروڑتے ڈاکٹر کی طرف سے کچھ بولنے کی منتظر تھی جو رپورٹس ریڈ کر رہی تھی۔

"بہت بہت مبارک ہو ان کی رپورٹس پوزیٹو ہیں یہ ون ویک پریگنٹ ہیں۔۔۔ان کے ہسبنڈ سے مُجھے کچھ ڈسکس کرنا ہے جب وہ آئیں اُنہیں میرے کیبن میں بھیج دیجیے گا اور پلیز ان کا آپ نے بہت خیال رکھنا ہے یہ ٹینشن سے دور رہیں ورنہ ماں اور بچے دونوں پہ اثر پڑے گا۔۔۔"ڈاکٹر

رپورٹس ابرش کو دیتے واپس چلی گئی جبکہ ابرش کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی وہ پھپھو پلس ممانی بننے والی تھی۔

.....

"ہاں بولو یرمان کیا بات کرنی ہے۔۔۔؟" ضامن یرمان کے ساتھ کوریڈور کی طرف چلا آیا جہاں رش قدرے کم تھا وہ بھی یرمان سے بات کرنا چاھتا تھا عائلہ کے بارے میں اس حادثے کے بارے میں اس حادثے کو وہ آیسے ہی نہیں جانے دے سکتا تھا اگر عائلہ کو کچھ ہو جاتا تو وہ کیا کرتا۔

"ضامن عائلہ کو میں اپنے ساتھ مینشن لے جاؤں گا اب عائلہ کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا ہوں مایا نے جو حرکت کی ہے وہ تو معمولی نہیں ہے لیکِن اتنی آسانی سے اُسے چھوڑوں گا نہیں پر عائلہ کو اب میں خوُد سے دور نہیں رکھ سکتا ہوں بہت مشکل ہے میرے لیے مجھے امید ہے تم مجھے انکار نہیں کرو

گے۔۔۔۔"یرمان نے پیلر سے ٹیک لگائی تھی اب صبح ہو چکی تھی ان کی ساری رات ہاسپٹل میں ہی گزر گئی تھی۔

اس کا چہرہ تھکن بھرے تاثرات لیے ہوا تھا پہلے اس نے پانچ گھنٹے جاتے ہوئے ڈرائیور کی پھر پانچ گھنٹے آتے ہوئے اور رات سے یہاں ہاسپٹل میں بھی تھا اسے بس عائلہ کی فکر کھائے جا رہی تھی اوپر سے عائلہ کا رویہ اس کو مزید ڈسٹرب کر رہا تھا۔

"میں تو منع نہیں کر رہا ہوں عائلہ کو تُمھارے ساتھ جانے سے وہ خود انکار کر رہی ہے کہ اسے تُمھارے ساتھ نہیں جانا ہے نجانے کیا ہوا ہے ایسا۔۔۔تم بتاؤ آخر کب نکلے گی وہ لڑکی تُمھاری لائف سے

یرمان۔۔۔"ضامن سنجیدہ تھا یہ سنجیدگی عائلہ اور ضامن کے رشتے کو جاننے کے لئے بہت ضروری تھی۔

"وہ میری لائف میں کہیں نہیں ہے ضامن ہاں وہ میری دوست تھی اب تو دوستی بھی ختم ہو چکی ہے لیکن وہ میرا پیچھا نہیں چھوڑ رہی ہے۔۔۔" یرمان نے پیشانی سہلائی تھی مایا کی حرکتیں برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

"لیکن وہ تُمھاری لائف میں نہ ہو کر بھی تُمھاری لائف میں موجود ہے یرمان نے اُس نے عائلہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی اگر تم وقت پہ نہ پہنچ پاتے یا تُمھیں عائلہ کے بارے میں معلوم نہیں ہوتا تو پھر کیا کرتے ہم دیکھو جو کچھ ہو چکا ہے وہ ماضی کا حصہ بن چکا ہے مگر حال میں مُجھے عائلہ کے بارے میں سوچنا ہے وہ کیا چاہتی ہے یہ میرے لئے جاننا بہت ضروری ہے کل رات میں نے عائلہ سے بات کی تو جانتے ہو اُس نے کیا جواب دیا۔۔۔؟" ضامن لمحے بھر کو خاموش ہوا۔

"کیا کہا عائلہ نے۔۔۔؟" وہ ضامن کے منہ سے سننا چاہتا تھا عائلہ کے بارے میں اس کے فیصلے کے بارے میں۔۔

"وہ تُمھارے ساتھ رہنا چاہتی ہے لیکن اس حادثے نے اُسے تُمھارے خلاف کر دیا ہے۔۔۔ میں عائلہ کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا ہوں اُس کا جو بھی فیصلہ ہو اتمھیں تسلیم کرنا پڑے گا۔۔۔" ضامن نے مزید لچک نہیں دکھائی عائلہ کی پوری لائف کا سوال تھا۔

"واٹ!؛ اگر عائلہ نے یہ کہہ دیا کہ وہ میرے ساتھ نہیں جائے گی جیسے کہ وہ انکار کر رہی ہے تم پھر کیا تم عائلہ کو ساتھ لے جاؤ گے ضامن۔۔۔؟ نہیں ضامن میں عائلہ کو مینشن میں رکھوں گا وہاں کی سکیورٹی سخت ہے اور عائلہ کو آخر ساری زندگی اُدھر ہی تو رہنا ہے۔۔۔" ضامن کو قائل کرنے کی کوشش کی یرمان نے ضامن کا انکار ہی تھا۔

"ہاں وہ رہے گی لیکن میں نہیں چاھتا عائلہ کسی دباؤ میں آکر کوئی فیصلہ کرے اگر تو عائلہ کو وقتی غصہ ہے تو وہ وقت کے ساتھ اتر جائے گا اور وہ پہلے جیسی ہو جائے گی نہیں تو پھر دیکھتے ہیں آگے کیا ہوتا ہے یرمان۔۔۔"ضامن نے یرمان کے کندھے پہ ہاتھ رکھا عائلہ کا فیصلہ یرمان کے سامنے تھا وہ تو صاف صاف کہہ چکی تھی کچھ بھی ہو جائے وہ نہیں جائے گی یرمان کے ساتھ

۔

"عائلہ کو میں خود قائل کر لونگا۔۔۔"یرمان کے لیے یہ زیادہ مشکل نہیں تھا ہاں عائلہ کو اکیلا چھوڑنے کا رسک لینا خطرے سے خالی نہیں تھا۔

"زور زبردستی نہیں چلے گی یرمان عائلہ اس وقت منٹلی بہت اپ سٹ ہے تمھارا سخت رویہ اسے مذید تمھارے خلاف کر دے گا یہ بات زہن میں رکھنا اسے اس پل پیار اور نرمی کے ساتھ بہلانے کی ضرورت ہے۔۔۔وہ

بہت سنسٹو ہے بہت سی چیزوں پہ ایسے ہی ری ایکٹ کرتی ہے جب میری کسی بات پہ برا منا جاتی یا اُسے پسند نہیں آتی تو وہ خاموش ہو جاتی تھی وہ ناراضگی خاموشی کی صورت میں ظاہر کرتی ہے تمھیں عائلہ کے مزاج کے رنگوں کو سمجھنے کی کوشش کرنی ہو گی۔۔"ضامن نے یرمان کو عائلہ کے بارے میں بتایا جو شاید وہ نہیں جانتا تھا عائلہ کے بارے میں۔

"واٹ؟"اسے یقین نہیں آیا آیسا کیسے ہو سکتا ہے۔

"یہ سچ ہے یرمان وہ ایسی ہی ہے تمھیں عائلہ کو سمجھنا ہو گا میں روم میں جا رہا ہوں ابرش اور عائلہ اکیلی ہیں آ جاؤ تم۔۔۔"ضامن واپس چلا گیا تو یرمان بھی اس کے پیچھے ہی روم میں واپس آیا ضامن کو دیکھتے ابرش نے سمائل پاس کی جب کہ ضامن اس کی مسکراہٹ کا مسکراہٹ کے ساتھ جواب نہیں دے سکا تھا۔

"بھائی بہت بہت بہت مبارک ہو۔۔۔" یرمان کے گلے میں جھول گئی جبکہ مبارک باد دینے پہ یرمان اور ضامن دونوں نے نا سمجھی سے ابرش کو دیکھا تھا

۔

"یہ رپورٹس دیکھیں بھائی آپ پاپا بننے والے ہیں عائلہ پریگنٹ ہے آپ دونوں کے پاس ایک ننھا سا مہمان آنے والا ہے بھائی میں پھوپھو بننے والی ہوں۔۔۔" ابرش پرجوش سی بولی تو ضامن اور یرمان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا گویا ابرش کی بات پہ دونوں کو یقین نہیں آیا ہو۔

"کیا ہوا آپ لوگ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں کیا یقین نہیں آرہا ہے آپ لوگوں کو یہ رپورٹس پڑھ سکتے ہیں بھائی آپ خوش نہیں ہیں۔۔۔" ابرش نے یرمان کا بازو ہلایا جو عائلہ کو دیکھ رہا تھا۔

"ابرش آپ سچ کہہ رہی ہیں۔۔۔؟" ضامن ابرش کے سامنے آیا تھا ابرش نے سر ہلایا۔

"میں پھوپھو بننے والی ہوں سر میں بہت خوش ہوں عائلہ اور بھائی کا بے بی۔۔۔" ابرش کا دل کر رہا تھا خوشی سے ناچنے کا۔

"عائلہ جانتی ہے اس بارے میں۔۔۔؟ کیا ڈاکٹر نے عائلہ کے سامنے تمھیں یہ رپورٹس دی ابرش۔۔۔؟" ضامن کو اگنور کرتے یرمان نے ابرش سے پوچھا تو ابرش نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں بھائی عائلہ اس بارے میں نہیں جانتی ہے لیکن ڈاکٹرز کہہ رہے ہیں کہ عائلہ کے لیے ٹینشن لینا ٹھیک نہیں ہے اس کی صحت پہ نیگٹو اثر پڑے گا ہمیں عائلہ کسی بھی قسم کی ٹینشن والی بات سے دور رکھنا ہے اور آپ ڈاکٹر

سے مل لیں وہ آپ سے کچھ ڈسکس کرنا چاہتی ہے۔۔۔"ابرش کو ڈاکٹر کی بات یاد آئی تھی۔۔ڈاکٹر نے کہا تھا وہ عائلہ کے ہسبنڈ سے ملنا ہے۔

"عائلہ بہت پینک ہو رہی تھی بے ہوش گئی بھائی مجھے لگتا ہے مایا نے ضرور عائلہ سے کچھ کہا ہے جو وہ آپ سے اتنی نفرت کرنی لگی ہے عائلہ کی حالت دیکھتے میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ عائلہ کو تھوڑی سپیس دیں آپ نے اگر زبردستی عائلہ کو اپنے ساتھ رکھنے کی کوشش کی تو رزلٹ یہی نکلے گا آپ سے مزید متنفر ہو جائے گی وہ۔۔۔"ابرش چاہتی تھی کہ عائلہ اور یرمان کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے لیکن عائلہ کی حالت دیکھتے وہ یہ بھی نہیں چاہتی تھی کہ یرمان عائلہ کے ساتھ زبردستی کرے اس کا نقصان بھی عائلہ کو ہی ہونا تھا.

"مُجھے پتہ ہے مایا نے ہی عائلہ کے دل میں غلط فہمی پیدا کرنے کے لئے کچھ کہا ہے میں عائلہ کو سنبھال لونگا لیکن عائلہ رہے گی میرے ساتھ اسے تم لوگوں کے ساتھ نہیں بھیج سکتا ہوں میں۔۔"ضامن نے یرمان کو گھورا جو ضد پہ قائم تھا۔

"مجھے لگتا ہے یہ فیصلہ عائلہ ہی کرتی تو بہتر تھا اب جبکہ وہ اتنے نازک وقت سے گزر رہی ہے اسے منٹلی پر سکون رہنے کی ضرورت ہے

یرمان۔۔۔!؛"ضامن نے عائلہ کے ماتھے پہ بوسہ دیا وقت کتنا تیزی سے گزرتا ہے کل ہی تو بات تھی وہ عائلہ کو گود میں کھیلاتا تھا اور آج عائلہ خود ماں بننے والی تھی۔

"عائلہ انکار کرے گی ضامن وہ اس وقت غلط فہمی کا شکار ہے یار میں اسے سمجھالونگا۔۔۔"یرمان تو اس گڈ نیوز کو سلیبریٹ کرنا چاہتا تھا یقیناً عائلہ بھی نہیں جانتی تھی اس بارے میں۔

"ابرش عائلہ کو اس بارے میں نہیں بتانا میں خود عائلہ کو بتاؤں گا گڑیا آپ لوگ بیٹھو میں ڈاکٹر سے مل کے آتا ہوں۔۔"ابرش کے سر پہ ہاتھ رکھتے یرمان کمرے سے نکل گیا۔۔

"آپ کو خوشی نہیں ہوئی آپ ماموں بننے والے ہیں ایسے منہ کیوں بنایا ہوا ہے آپ نے پلیز پریشان نہیں ہوں بھائی سنبھال لیں گے عائلہ کو وہ عائلہ سے بہت محبت کرتے ہیں مایا کہیں بھی نہیں ہے اُن کی لائف میں۔۔"ابرش نجانے کیوں اپنے بھائی کی پوزیشن واضح کرنا فایدہ تھی

ضامن مسکرایا تھا اور ابرش کو بانہوں میں بھرتے صوفے پہ بیٹھ گیا ایسے کہ ابرش کو اس نے اپنی تھائز پہ بٹھایا تھا وہ بلش کرنے لگی۔

"بہت خوش ہوں میں جانم عائلہ میری بہن نہیں بیٹی ہے اور آج اتنی بڑی ہو گئی۔۔۔ کہ ماں بننے جا رہی ہے مُجھے عائلہ کی فکر ہے وہ یرمان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ہے یہ بات یرمان کو سمجھنی ہو گی۔۔۔ ورنہ عائلہ کے دل میں یرمان کے لئے مزید بد گمانی پیدا ہو جائے گی وہ پہلے ہی یرمان کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی ہے مزید آگر یرمان اس کے سامنے رہا تو عائلہ کا غصہ بڑھے گا۔۔۔" ضامن کو پریشانی اس بات کی تھی۔۔۔

ہاں عائلہ کو نارمل ہونے میں وقت لگتا تھا ابھی حادثے کا اثر تازہ تھا یرمان تھوڑا عرصہ اگر عائلہ سے دور رہتا تو ممکن تھا کہ یرمان کے لئے عائلہ کے

دل میں جو بد گمانی تھی اس کے بادل جھٹ جاتے لیکن یہاں تو یرمان اپنی ضد سے پیچھے ہی نہیں ہٹ رہا تھا وہ عائلہ کو ساتھ لے جانے کی بضد تھا۔

"آپ ایک بار بھائی کو عائلہ سے بات کرنے دیں اگر عائلہ نہیں مانی تو پھر دیکھیں گے کہ کیا کرنا ہے۔۔۔" ابرش نے ضامن کے گرد حصار بنایا ہوا تھا جس سے وہ ضامن کے قریب بیٹھی تھی کہ ضامن کی گرم سانسیں اسے اپنی گردن پہ محسوس ہو رہی تھیں۔

"ہمم مجھے نہیں لگتا ہے کہ عائلہ یرمان کی بات سمجھے گی الٹا ٹینشن لے گی۔۔۔" ابرش ضامن سے شئیر نہیں کر سکی کہ عائلہ نے نجانے کون کون سی خون ساختہ سوچیں پال رکھی تھیں اپنے دل میں۔

"لیکِن ہم کوشش کر سکتے ہیں سر آپ کو نہیں پتہ لیکن عائلہ کے لیے یہ ہی ضروری ہے بھائی بہت اچّھا خیال رکھیں گے عائلہ کا۔۔۔ اور مینشن میں وہ

سیف بھی رہے گی آپ عائلہ سے بات کریں ناں۔۔۔"ابرش اس کی شرٹ کے بٹنوں پہ انگلیوں سے لائن بنا رہی تھی۔

"آپ چاہتی ہیں کہ عائلہ یرمان کے ساتھ رہے؟"ضامن نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"کیا آپ ایسا نہیں چاہتے ہیں۔۔۔!"

"چاہتا ہوں لیکن عائلہ کی ضد آپ کے سامنے ہیں آپ کو پتہ ہے عائلہ نے کبھی ضد نہیں کی وہ ہمیشہ میری بات مانتی تھی جو میں کہتا وہ کرتی تھی لیکن اب اس کی ایسی حالت ہے آپ کے بھائی کو سمجھنی ہو گی یہ بات کہ اب یہاں زور زبردستی نہیں چلے گی عائلہ کو پیار سے ہینڈل کریں تو زیادہ اچھا ہے اب اگر یرمان عائلہ سے بات کرے گا تو یہ زیادہ ٹینشن لے گی اور پھر اس کی طعیبت خراب ہو جائے گی۔۔۔!؛"ضامن کی نظریں عائلہ پہ تھیں۔

"طعیبت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے عائلہ کی اوپر سے ٹینشن لے گی تو مذید برا ہو گا آپ سمجھئیے ناں عائلہ کو میں بھائی اوٗر عائلہ کو ایک ساتھ خوٗش دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔!؛" ابرش کی یہ اولین خواہش تھی یرمان اوٗر عائلہ سب خوش رہتے وہ خوش تھے بھی لیکن درمیان میں جو یہ حادثہ ہوا اس کی وجہ سے عائلہ اوٗر یرمان کے درمیان غلط فہمیاں جنم لے چکی تھیں جواب نجانے کیسے ٹھیک ہوتی۔

"انشااللہ وہ دونوں ساتھ خوٗش رہیں گے آپ ذرا اپنے ہسبنڈ پہ توجہ دیں۔۔۔ دیکھیں میں ماموں بننے والا ہوں تو ہمارا فرض بنتا ہے کہ آپ کے بھائی کا رینک بڑھائے جائے ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیئے۔۔۔!؛" ضامن کا موڈ یکدم سے بدلا تھا وہ ابرش کے کان میں سرگوشی نما انداز میں بولتا اس

کے کان کی لو کو اپنے دانتوں تلے دبا گیا ابرش کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی مقابل کے لمس میں شدت تھی۔

"ہم ہاسپٹل میں ہیں۔۔۔!؛" ابرش ضامن کو گھور بھی نہیں سکی دروازہ تو روم کا لاکڈ تھا لیکن عائلہ بھی تھی کمرے میں جو کبھی بھی ہوش میں آسکتی تھی ضامن کی بے باکیاں بڑھنے لگی تو ابرش نے اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے آنکھیں دکھائی تھیں۔

ضامن نے آنکھ وانک کرتے اس کی گردن پہ ہونٹوں کی مہر ثبت کرتے اس کی شرٹ کا فرنٹ بٹن کھولتے اس کی گہرائیوں پہ سلگتی سانسیں چھوڑی تو ابرش نے گہرا سانس بھرا تھا۔

"ضامن سر پلیز یار ہم روم میں نہیں ہیں اپنے کنٹرول کریں آپ کی بہن بھی موجود ہے روم میں۔۔۔" ابرش ضامن کے دونوں شانوں کو اپنے

ہاتھوں سے جکڑتے بولی جبکہ اس نے اپنے ہاتھوں سے ہلکے سے مکے ضامن کے شانوں پہ مارے جن کا ضامن پہ تو کوئی اثر نہیں ہوا۔

"ہم روم میں تو ہیں ناں یہ کافی ہے۔۔۔اوئر کچھ نہیں کر رہا ہوں میں ریلکس رہیں یار بس تھوڑی دیر۔۔۔"وہ ابرش کی ٹھوڑی پہ ہونٹ جما گیا ابرش نے گہرا سانس بھرا ورنہ یہاں ضامن کے عمل کو سوچتے ابرش کو کچھ ہوا تھا۔

"یہ سب کچھ تو اپنے روم میں ہوتا ہے ناں۔۔۔"ضامن کا لمس اپنے ٹھوڑی کے بالکل محسوس ہوا تو ابرش نے سسکی لی تھی وہ مسکرایا اوئر اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کیا ابرش نے آنکھیں بند کر لی جو بھی تھا وہ خود اس لمس کی عادی ہوتی جا رہی تھی گزارہ مشکل تھا اگر ضامن کا لمس نہیں ملتا وہ بوکھلا جاتی تھی ضامن اس کے ہونٹوں کو چوستے اس کی گہرائیوں پہ حق جتا رہا تھا۔

ابرش کی سانسیں تیز ہو رہی تھیں وہ ضامن کا لمس برداشت کرتے نڈھال سی ہوئی اور جان تو تب ہوا ہوئی جب ضامن کے ہاتھ اپنے انر کے آندر بیوٹی بون کو سہلانے لگے ابرش نے ضامن کے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھنا چاہا لیکن وہ اس کے انر کی سٹرپرز کو کندھوں سے نیچے سرکاتے اس کے ہونٹوں کو آزاد کرتے اس کی بیوٹی بون پہ یونٹس کی مہر ثبت کر گیا۔

"سر۔۔۔!؛" ابرش نے اپنے ہونٹوں کو سہلاتے اسے پکارا جو اس پل ابرش سے کی ہوئی اپنی بات کو پس پشت ڈالتے اس کے لمس میں کھونے لگا تھا۔

"ایک تو آپ کے یہ بدلتے رنگ۔۔۔ کبھی اپنی مرضی سے یہ سب کرنا ہوتا ہے اور کبھی مجھے بھی نہیں کرنے دیتی ہیں آپ۔۔۔" ضامن نے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے ساتھ ہی اس کے انر کی سٹرپ کندھوں پہ واپس ٹکاتے اس کی شرٹ کے بٹنس بند کر دیئے۔

ابرش نے سکون کا سانس خارج کیا لیکن ضامن کی گھوروں پہ اس نے ہونٹوں کو دانتوں تلے دبایا۔

"گھر جا کر۔۔۔ کر لیجیے گا آپ نے جو کرنا ہوا لیکِن یہ جگہ صحیح نہیں ہے سر کوئی بھی آ سکتا ہے اور پھر مُجھے ایسے اچھا نہیں لگا۔۔۔" ابرش نے ضامن کے گلے میں ایک بار پھر سے بانہیں حائل کی جبکہ ضامن نے اس کی جبین چومی تھی۔

"لگتا ہے آپ کو ڈسٹربنس نہیں پسند ہے ویسے آپ کا یہ ایکٹ مجھے بھی پسند آیا میں سوچ رہا ہوں جب تک باقاعدہ کلاسز سٹارٹ نہیں ہوتی ہیں ہم ہنی مون پلان کر لیں۔۔۔" ضامن کو اس وقتِ نجانے کہاں سے ہنی مون کا خیال آیا تو ابرش سے شئیر کیا.

"تھینک گاڈ آپ کو بھی ہنی مون کا خیال تو آیا ورنہ مجھے لگ رہا تھا کہ میں کبھی نہیں جاؤں گی ہنی مون کے لئے۔۔۔" ابرش نے مٹھا سا طنز کیا تو ضامن مسکرایا۔

"کہاں جانا ہے آپ نے۔۔۔!" ضامن نے مذید پوچھا تو ابرش سوچنے لگی ویسے تو ضامن کے ساتھ وہ کہیں بھی چلی جاتی اس کو آچھا ہی لگنا تھا کیونکہ اس کا ماننا تھا کہ جگہ سے زیادہ پارٹنر ضروری ہوتا ہے ضامن کے ساتھ وہ خوش رہتی وہ یہاں بھی لے جاتا۔

"یہاں آپ لے جائیں۔۔۔" ابرش کے اتنے رومانٹک جواب پہ ضامن مسکراتے اس کے ہونٹوں کو دوبارہ قید کر گیا لیکن اب کی بار ابرش نے ضامن کے ہونٹوں پہ دانت گاڑے اور یہ کرتے اس کے دل میں میٹھی سی گدگدی ہوئی ضامن ابرش کے اس ایکٹ پہ تلملایا اور پھِر اس نے جو

شدت ابرش کے ہونٹوں پہ دکھائی ابرش کو دن میں تارے نظر آ گئے تھے

۔

وہ اس کی مزاحمت کو کسی خاتے میں نہیں لا رہا تھا مسلسل کتنے ہی منٹوں سے وہ ابرش کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں جکڑے اسے کس کیے جا رہا تھا ابرش کی دھڑکنیں تیز ہوئی ہونٹوں پہ ہاتھ ضامن کی بیرڈ کی جلن مذید گہری ہو رہی تھی۔

جزبات میں وہ حرکت تؤ کر دی تھی لیکِن ضامن کی بڑھتی شدتوں نے اسے بوکھلانے پہ مجبور کر دیا تھا وہ ضامن کی شرٹ کا کالر جھنجوڑ چکی تھی اس کے ہونٹوں کے لمس پہ اس کے ہونٹ جل رہے تھے۔

یہ پہلی بار تھا ضامن نے اسے اتنی لانگ کس کی تھی۔۔۔۔

کی کہاں تھی وہ کر رہا تھا ابھی بھی ابرش کے ہونٹوں کو کہاں چھوڑ رہا تھا وہ ابرش کی مزاحمت کے باوجود اس کے ہونٹوں کو اس نے قید کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

ابرش کی رکتی سانسیں اس کا ڈھیلا پڑتا وجود اس کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کا ذائقہ جب ضامن کو محسوس ہوا تو نا چاہتے بھی اسے ابرش کے ہونٹوں کو آزاد کرنا پڑا تھا۔

"اتنی ڈیپ کس۔۔۔؟" ابرش نے اپنے ہونٹوں کو بے دردی سے رگڑا اس کی بڑھی بیرڈ کی چبھن اور اس کے ہونٹوں کے جلتے لمس سے ابرش کے ہونٹ خون کی طرح سرخ ہو رہے تھے ابرش کو ضامن پہ شدید غصہ آیا جب کہ مقابل کا غصہ تو الگ ہی تھا جب ابرش کو اپنے ہونٹوں کو رگڑتے دیکھا یعنی ابرش کو اپنے ہونٹوں پہ ضامن کا لمس گوارہ نہیں تھا۔

"آپ کو میرا لمس پسند نہیں آیا جو مٹا دیا یا پھر میرا قریب آنا ہی آپ کو پسند نہیں آیا مس ملک۔۔۔" آہ وہ غصے میں آیا تو ہمیشہ کی طرح ہونٹوں سے مس ملک نکلا ابرش نے جھٹکے سے سر اٹھاتے اسے دیکھا جیسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہو۔

"آپ کو کیا لگتا ہے سر؟" وہ تلخی سے پوچھنے لگی ضامن اس پہ جھکا وہ پہلے ہی ضامن کی گود میں بیٹھی تھی مزید اس کے قریب ہونے پہ ابرش کو ضامن کی سانسیں اپنے چہرے پہ پڑتی محسوس ہوئی۔۔۔۔

"مُجھے لگتا ہے نہ آپ کو میرا قریب آنا پسند آیا ہے اوٗر نہ آپ کے ہونٹوں پہ ڈیپ کس کی یہ پسند آیا ہے آپ کو آپ نے کیوں کٹ لگایا میرے ہونٹوں پہ اور آپ سے میرا لمس برداشت نہیں ہوتا تو بتا دیں میں آپ کے قریب نہیں آوٗں گا اب دوبارہ۔۔۔!؛" وہ ابرش کو اپنی تھائز سے ہٹاتے اسے

صوفے پہ بیٹھاتے اپنی شرٹ ٹھیک کرنے دونوں کے درمیان جو نزدیکی بھرے لمحاتِ تھے اس کا اثر دونوں کے چہروں پہ تھا۔

"آپ کو احساس ہے آپ نے مجھے کتنی ڈیپ کس کی ہے میرے ہونٹوں کا حال دیکھیں آپ تو بھول گئے کہ میرے ہونٹوں کو آزاد بھی کرنا ہے سر میں آپ کی شدتوں کو سہ سکتی ہوں مگر آپ کی بے رخی نہیں بس یہاں ہاسپٹل میں کمٹیبل نہیں فیل ہوا لیکن آپ۔۔"ابرش کی آنکھیں بھیگ گئ یہ تو سچ تھا کہ وہ ضامن کی بے رخی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

"مس ملک!؛"

"سب سے پہلے تو مجھے یہ مس ملک کہنا بند کریں قسم سے زہر لگتا ہے آپ کے ہونٹوں سے یہ نام سن کر بیوی ہوں میں آپ کی۔۔۔"ابرش نے اس

کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی کیونکہ اسے حد سے زیادہ تپ چڑھی تھی یہ الفاظ سنتے۔

.....

"جب آپ مجھے خود سے دور جھٹکتی ہیں تو مُجھے زہر لگتی ہیں آپ۔۔۔اوُر ویسے بھی میری بیوی ہیں آپ کو جب میرا دل کرے میں کس کر سکتا ہوں اور آپ کو صرف مجھ پہ دھیان دینا چاہیے کسی اور کے بارے میں سوچنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔کوئی کچھ بھی سوچے آپ کو اس بات کو سرے سے نظر انداز کرنا ہے مس ملک۔۔۔!؛" وہ دوبارہ اسے مس ملک ہی کہہ رہا تھا جب جب غصہ کرتا مس ملک ہی کہتا تھا ابرش بس تلملا کر رہ گئی تھی۔

"بٹ لوگوں کا بھی تو لحاظ کرنا پڑتا ہے سر جی۔۔؛؛" وہ ضامن کے سنجیدہ تاثرات پہ دل ہی دل میں خوُد کو اپنے اُس ایکٹ کے لئے کوس چکی تھی کیا ضرورت تھی اسے ضامن کے ہونٹوں پہ کٹ لگانے کی نہ کٹ لگاتی نہ یہ سب ہوتا ضامن کو لیکر ابرش بہت سینسٹو ہو چکی تھی پوزسیو تھی ایموشنل ہو جاتی تھی ضامن کی زرا سی بے رخی نہیں برداشت کر پاتی تھی یہاں تو وہ ناراض ہو چکا تھا۔

"آپ کو میرے علاوہ باقی سب کی فکر ہے۔۔۔" ابرش کو پریشان دیکھتے ضامن کا غصہ خود بخود ہی جیسے ختم ہو گیا تھا وہ مسکراتے اس کی ٹھوڑی پہ ہونٹ رکھ گیا لہجے میں شکوہ تھا۔

"صرف آپ کی فکر ہے مجھے سر۔۔۔" ضامن بھی کہاں برداشت کر پاتی تھی ضامن کی ناراضگی جان نکل جاتی تھی جب وہ ناراض ہوتا تھا۔

"رئیلی اگر میری فکر ہوتی تو آپ مجھے خود سے دور نہیں رکھتی جبکہ آپ یہ بات آچھے سے جانتی ہیں آپ سے دور نہیں رہ سکتا ہوں میں بہت مشکل ہے میرے لیے۔۔۔مجھے یہ فرق نہیں پڑتا کہ لوگ کیا سوچتے ہیں لوگوں کا کام ہی کیا ہے سوائے سوچنے کے۔۔۔جو ہمارے ساتھ ہنس نہیں سکتے جو ہمارے غم میں ہمارے ساتھ رو نہیں سکتے ہیں اُن کے بارے میں ہم سوچ کر کیوں خوُد کو پریشان کریں بھلا۔۔۔!؛"ضامن ابرش کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے بولا تو ابرش نے سر ہلایا۔

"آج کے بعد کسی کی بھی ریزن کی وجہ سے مُجھے خود سے دور مت کیجئے گا جانم۔۔۔"وہ ابرش کو مس ملک کہنے کے بجائے اب جانم کہہ چکا تھا ابرش کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔

"آپ غصہ نہیں کیا کریں مجھے بہت برا لگتا ہے آپ کا یہ غصہ برداشت نہیں ہوتا ہے مجھ سے۔۔۔"ابرش نے منہ بنایا تو ضامن کو ہنسی آئی اپنی باتوں میں وہ عائلہ کو تو بھول ہی چکے تھے جو اب ہوش میں آرہی تھی ضامن کا دل چاہا وہ عائلہ کو گلے لگاتے اس خوش خبری کی مبارکباد دے لیکن یرمان نے انہیں منع کیا تھا وہ عائلہ کو خود یہ نیوز بتانا چاہتا تھا شاید کسی اور طرح سے تو ضامن نے بھی ان کا پلان خراب کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

"عائلہ ہوش میں آرہی ہے۔۔۔!؛"ضامن عائلہ کے قریب آیا ابرش نے لب چباتے عائلہ کو دیکھا اگر عائلہ نے ضامن کے سامنے وہ سب کچھ بول دیا جو وہ ابرش سے کہہ رہی تھی تو ضامن کے دل پہ کیا گزرتی ابرش سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

عائلہ کی ساری رپورٹس کلئیر تھیں عائلہ بس خوف اور ٹینشن کی وجہ سے بیمار تھی ورنہ اسے کوئی چوٹ وغیرہ نہیں لگی تھی وہ بالکل ٹھیک تھی۔

"عائلہ میرا بچہ آپ اب کیسا فیل کر رہی ہو ٹھیک ہو۔۔؟ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے بیٹا۔۔۔ء" ضامن نے اس کا سر آپنے سینے پہ رکھا وہ اٹھتے بیٹھ گئی ضامن کے سینے سے لگتے وہ سسکی تھی۔

"بھیا۔۔۔" وہ رونے لگی نجانے کیوں اس کا دل چاہا رہا تھا وہ کہیں غائب ہو جائے اسے لگا تھا آنکھیں کھولتے سب سے پہلے یرمان کو دیکھے گی لیکن وہ روم میں کہیں نہیں تھا عائلہ چاہتی تھی یرمان اس کے پاس رہے ہاں وہ یرمان کے ساتھ جانا نہیں چاہتی تھی لیکِن پھر بھی اسے یرمان کی موجودگی سے اچھا لگتا تھا۔

کم سے کم یہ تسلی تو ہوتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ ہے اُس مایا کے ساتھ نہیں

۔

بار بار نظروں کے سامنے وہ تصویریں گھوم رہی تھی اتنی بولڈ تھیں وہ یرمان مایا کے بے حد قریب عائلہ نے بھی تو دیکھا تھا اُس دن مایا اور یرمان کو کلاس روم میں لیکن جو کچھ تصویریں بیان کر رہی تھیں وہ تو بہت مختلف تھا۔

عائلہ کے پیچھے یرمان گیا تھا تو عائلہ کو یہ بھی یرمان اور مایا کی پلاننگ لگ رہی تھی کہ وہ دونوں کسی پلاننگ کے تحت اس کو یوز کر رہے تھے۔

یرمان کے لیے جو بدگمانی کا بیج اس کے دل میں جنم لے چکا تھا اب اس نے تناور درخت کی صورت اختیار کر لینی تھی۔

"عائلہ کیا ہوا ہے میرا بچہ۔۔۔؟" عائلہ کے رونے پہ وہ تڑپ اٹھا تھا وہ اپنی حالت سے بے خبر آنسو بہائے جا رہی تھی آنسو تھے کہ خشک ہی نہیں ہو رہے تھے نہ ہی وہ تصویریں نظروں کے سامنے سے ہٹ رہی تھیں۔

"بھائی مُجھے گھر جانا ہے۔۔۔" وہ ہاسپٹل میں پہلے بھی کافی دن رہی تھی لیکِن اب اس کا دل گھبرا رہا تھا بے ساختہ سانس لینے میں دکت ہوئی تھی۔

اس نے اپنا گلہ جکڑا یرمان نے پانی کا گلاس اٹھاتے اس کے ہونٹوں سے لگایا اپنی بہن کی یہ حالت دیکھ کر ضامن کو بے انتہا غصہ آیا یرمان پہ۔

"بیٹا ہم شام تک جائیں گے آپ کچھ کھاؤ گی؟" ابرش خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی عائلہ کی حالت ایسی نہیں تھی کہ یرمان اس کے سامنے آتا وہ اتنا رو رہی تھی جبکہ ایسی کنڈیشن میں رونا اس کے لئے ٹھیک نہیں تھا اس کے بچے پہ برا اثر پڑ سکتا تھا۔

"نہیں بھائی ابھی لے چلیں مجھے۔۔!؛"بضد تھی اسے واپس جانا ہے ضامن نے ایک نظر ابرش پہ ڈالی جو چاہتی تھی عائلہ یرمان کے ساتھ جائے یہاں عائلہ کی حالت دیکھ کر لگ نہیں رہا تھا کہ وہ یرمان کا نام بھی سننا پسند کرے گی کجا کہ اُس کے ساتھ جانا۔

"یہ ڈسچارج پیپرز میں عائلہ کو گھر لے کر جا رہا ہوں ضامن اب تم بھی ابرش کو لے کر گھر چلے جاؤ رات سے یہیں ہو تھک گئے ہو گے تم دونوں۔۔

"ضامن عائلہ کو جواب دیتا کہ یرمان اندر آیا جس کے ہاتھ میں ڈسچارج پیپرز تھے عائلہ کی میڈیسن وغیرہ سے متعلق اس نے ڈاکٹر سے تفصیلی بات کی تھی۔۔

ڈسچارج کے لئے ڈاکٹر راضی نہیں تھی جیسی عائلہ کی کنڈیشن تھے اسے مزید ہاسپٹل میں روکنا ہی ٹھیک تھا لیکِن یرمان کی ضد تھی کہ وہ مزید عائلہ کو کسی ٹینشن میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"بھائی مجھے ان کے ساتھ نہیں جانا ہے۔۔" پہلے دل بے چین تھا کہ یرمان اس کے پاس کیوں نہیں ہے اب جبکہ وہ اس کے سامنے تھا تو عائلہ نے یرمان کی نظروں سے بچنے کے لئے ضامن کے سینے میں منہ چھپایا گویا یرمان سے بچنے کی کوشش کی ہو۔

عائلہ کی اس حرکت میں یرمان سلگ گیا کہاں برداشت کر سکتا تھا وہ عائلہ کو ضامن کے قریب بھی عائلہ تو اپنی بانہوں میں چاہئے تھی اپنے قریب۔۔

"عائلہ گڑیا آپ کی طعیبت ٹھیک نہیں ہے ریلکس رہو جو آپ بولو گی وہ ہی ہو گا کوئی زور زبردستی نہیں ہو گی آپ کے ساتھ کیا آپ چاہتی ہو کہ آپ

ہمارے ساتھ اپنے شوہر کے ساتھ نہیں جانا آپ کو۔۔۔"ابرش آنکھوں ہی آنکھوں میں یرمان کو اشارہ کر رہی تھی عائلہ کی حالت دیکھ لیں پلیز تھوڑا کمپرومائز کر لیں آپ کچھ دنوں تک۔

عائلہ آگر راضی نہیں تھی یرمان کے ساتھ جانے کے لیے تو زبردستی کرنے کا کوئی فایدہ نہیں تھا ویسے بھی عائلہ کی کنڈیشن ایسی نہیں تھی کہ یرمان عائلہ پہ سختی کرتا۔

"میں عائلہ کو اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں اور بس بات ختم عائلہ اور میرے درمیان میں جو بھی اختلافات ہیں ہم خود حل کر لیں گے۔۔۔تم لوگوں کو اب یہاں سے جانا چاہیے۔۔"وہ اگر نرمی برتتا تو عائلہ نے صاف صاف انکار کرنا تھا یرمان اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد کوئی نقصان مذید برداشت نہیں

کر سکتا تھا اور اب تو عائلہ کے ساتھ اس کی ننھی سی جان بھی جڑی ہوئی تھی۔

"نہیں آپ۔۔ کیوں نہیں سمجھ۔۔۔

رہے۔۔۔ مجھے۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ رہنا۔۔۔۔

آپ۔۔۔ کے۔۔۔۔ ساتھ۔۔۔۔ اُس۔۔۔۔ کے۔۔۔۔ ساتھ۔۔۔" عائلہ کے ہونٹوں سے الفاظ نہیں نکل رہے تھے ضامن یرمان کی اس ہٹ دھرمی پہ تلملایا عائ** لہ ک** وپیار سے ہینڈل کرنے کی ضرورت تھی لیکِن وہ اپنی ضد پہ آڑ چکا تھا یرمان کی یہ حرکت ضامن کو بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی یہ غلط تھا عائلہ ایسے مزید متنفر ہو جاتی یرمان سے ان کے رشتے میں مزید تلخیاں جنم لیتی۔

"مُجھے صرف ایک ہی لڑکی کا ساتھ پسند ہے جو میری سانسوں میں بستی ہے جس کے بغیر یرمان ملک سانس بھی نہیں لے سکتا وہ مسز یرمان ملک ہے تمھاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا ہے عائلہ۔۔۔" یرمان عائلہ کے قریب جاتے ضامن کے موجوگی کی پرواہ کیے بغیر ہاتھ کو کلائی سے پکڑتے اپنی طرف کھینچتا اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھ گیا۔

عائلہ یرمان کی اس حرکت پہ سرخ پڑتے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اُسے خوُد سے دور کرنے لگی ضامن کی طرف دیکھنا مشکل ہوا وہ کیا سوچ رہا ہو گا یرمان کی باتیں کیا کم تھیں جو وہ اس کے ہونٹوں کا لمس اس کے ماتھے پہ چھوڑ رہا تھا۔

"مجھ سے دور جانے کی بات مت کیا کرو سانسیں رکنے لگتی ہیں یہ اتنے گھنٹے جو تم سے دور رہا کس عذاب میں گزرے تم اندازہ نہیں لگا سکتی ہو

عائلہ۔۔۔مجھے احساس ہو چکا ہے میں تمھارے بغیر کچھ نہیں ہوں یرمان ملک تو یرمان کے بغیر۔۔۔"

"پلیز۔۔۔!؛"عائلہ کو یرمان کے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتے اُسے چپ کروانا پڑا کیونکہ وہ تو روانی سے بولے جا رہا تھا یہ بھی نہیں سوچا کہ ان دونوں کے علاوہ ضامن اور ابرش بھی موجود تھے وہاں۔

"مُجھے سپیس۔۔۔چاہیے کچھ۔۔۔دن۔۔۔"عائلہ کا مطلب صاف تھا وہ آج کسی صورت یرمان کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی چاہے کچھ بھی ہو جاتا.

"پوری سپیس دوں گا تم بولو گی تو کمرے میں نہیں آؤں گا تمھارے سامنے نہیں آؤں گا لیکن رہنا تمھیں میرے ساتھ ہے تم میرے ساتھ جاؤ گی عائلہ۔۔۔"وہ بھی یرمان ملک تھا ضدی اور غصے کا تیز۔۔

"نہیں۔۔۔"عائلہ جانتی تھی فخال وہ یہ سب اسے کنوینس کرنے کے لیے کہہ رہا ہے بعد یہ سارے دعوے اس کے ختم ہو جائیں گے وہ پھر اس کے قریب آئے گا کیسے رہ سکتا تھا وہ اس کے بغیر۔

"عائلہ پلیز بھائی کی بات سمجھنے کی کوشش کرو وہ کہہ رہے ہیں تمھیں سپیس دیں گے لیکن تمھیں ساتھ لے جائیں گے وہ۔۔۔!؛"ابرش نے یرمان کی طرف داری کی لیکن عائلہ نے پھر بھی نفی میں سر ہلایا مایا کی وجہ سے دل میں جو خلش آچکی تھی وہ اب ختم ہونے میں ٹائم لینے والی تھی۔

"یرمان مجھے لگتا ہے عائلہ کا ہمارے ساتھ جانا ہی بہتر ہے وہ بہتر فیل کرے گی تو میں خود چھوڑنے آؤں گا اسے میرا یقین کرو فخال تم عائلہ کو وہ کرنے دو جو عائلہ چاہتی ہے یہ ہی ٹھیک رہے گا۔۔۔!؛"یرمان کی ضدی الگ لیکن عائلہ بھی صاف صاف انکار کر رہی تھی وہ تھوڑی بہت لچک دکھائی تو ضامن

اسے قائل کر لیتا لیکن وہ تو بس ایک ہی بات بات بولے جا رہی تھی اسے ضامن کے ساتھ جانا ہے یرمان کے ساتھ جانا ہی نہیں ہے شاید نہ آج نہ کل اور نہ کبھی آنے والے کل میں۔

"آگر آج تم میرے ساتھ نہیں گئی تو یاد رکھنا عائلہ یہ شاید ہمارے رشتے کو آخری دن ہو گا میں آگر لچک دکھا رہا ہوں تو تمھیں تھوڑا کمپرومائز کرنا پڑے گا اگر آج نہیں آئی میرے ساتھ تو میں لینے کبھی نہیں آؤں گا یاد رکھنا تم مجھے ہمیشہ کے لیے کھو دو گی اب فیصلہ سوچ سمجھ کر نا۔۔۔"وہ لمحوں یہ کیا فیصلہ کر چکا تھا ابرش کے ساتھ ضامن بھی بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا وہ یہ رشتہ ختم کرنے کی بات کر رہا تھا اس کی محبت بھلا کہاں کسی سے ڈھکی چھپی تھی۔

"بھائی آپ کیا۔۔۔!؛"

"ابرش پلیز درمیان میں مت بولو میں اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں عائلہ جواب دو مجھے۔۔۔"اس پل وہ عائلہ کے انکار پہ یہ بھی بھول چکا تھا کہ عائلہ کی کوک میں اس خون پل رہا تھا۔

وہ بھول چکا تھا عائلہ کے لیے ٹینشن لینا خطرناک ثابت ہو سکتا تھا وہ تو بس کسی طرح عائلہ کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا اس کے لیے اسے جو بھی کرنا پڑتا وہ کرنے کو تیار تھا۔۔

"آپ۔۔۔کیسے۔۔۔!؛"عائلہ کو لگا اس کا پورا وجود جیسے کسی نے آرے سے کاٹ دیا ہو یرمان کے لئے اتنا آسان تھا یہ رشتہ ختم کرنا کہاں وہ محبت کے دعوے کرتا اور اب اتنی آسانی سے وہ عائلہ کو صاف صاف کہہ گیا کہ آگر عائلہ اس کے ساتھ نہیں گئی تو وہ عائلہ کو چھوڑ دے گا۔

یرمان کے غصے سے عائلہ اچھے سے واقف تھی وہ جو بول دیتا وہ کر بھی دیتا آگر یرمان نے غصے میں آتے کوئی سخت قدم اٹھالیا تو پھر کیا کرے گی عائلہ کیا یرمان کے بغیر رہ پاتی۔

غصہ ناراضگی اپنی جگہ لیکن یہ بہت مشکل تھا اسے تو عادت ہو چکی تھی یرمان ملک کی۔

لیکن جو ہؤا اگر اُس کے بارے میں یرمان کو بھنک لگ جاتی وہ چھوڑ دیتا عائلہ کو۔

پھر عائلہ کیا کرے گی یرمان کو جب یہ معلوم ہو گا کہ عائلہ کو اُس لڑکے نے چھوا اس کا دوپٹہ کھینچا اس کی تصویریں تک بنالی بھلے اُس لڑکے نے جھوٹ بولا تھا لیکن عائلہ کے دو دماغ سے یہ ساری باتیں نہیں نکل رہی تھیں وہ بار

باران کو سوچ رہی تھی تو دل ڈوبتا جا رہا تھا یرمان کی محبتوں کی عادی تھی اس کی بے رخی سہ لیتی۔

اگر یرمان کے ساتھ نہیں جاتی وہ غصہ کرتا لیکن جب اُس بھیانک کے سچائی سے متعلق یرمان کو معلوم ہو گا تو وہ کیسے یرمان کے سامنے سر اٹھائے گی۔

"تمھیں ذرا بھی احساس نہیں ہو رہا ہے عائلہ میں مر رہا ہوں مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میرے وجود پہ کوئی تیز دھار چھڑیاں چلا رہا ہے مُجھے کوئی آندر سے کاٹ رہا ہے یہ سوچتے کہ میری بیوی مجھ سے زیادہ کہیں اور کمفیٹبل رہتی ہے اُسے مُجھے سے زیادہ کسی اور کے ساتھ اپنا آپ محفوظ لگتا ہے۔۔۔"عائلہ اور یرمان کے بات کرنے کے دروان ابرش اور ضامن باہر نکل گئے تھے نجانے کیوں ضامن کو لگ رہا تھا اگر عائلہ نہیں مانی تو یرمان اور عائلہ کا رشتہ ٹوٹ جائے گا وہ بھلے یرمان سے اس حرکت کی توقع نہیں کر

رہا تھا لیکِن پھر بھی دل میں ایک خوف سا بیٹھ گیا تھا بہتر تھا یہی تھا کہ وہ دونوں آپس میں بات کر لیتے تا کہ معاملات تھوڑے سلجھ جاتے۔

"آپ آپ میرے۔۔۔!؛ نہیں۔۔۔" یرمان کے قریب آنے پہ عائلہ پیچھے کو کسکی تھی یرمان کو کیسے بتاتی یہ فیصلہ لینا کتنا مشکل تھا اس کے لئے لیکِن یہ بہت ضروری تھا ان کے لیے۔

"آگر آج تم نے یہ فیصلہ کیا تو تمھارے قریب آنے کی ہر وجہ ختم کر دوں گا خود کو مار دوں گا لیکن تمھارے قریب نہیں آؤں گا عائلہ۔۔۔ نجانے کونسی فضول باتیں ہیں جن کو تم سینے سے لگائے ہمارے درمیان موجود دوریوں کو مزید ہوا دے رہی ہو۔۔۔" یرمان عائلہ کے ساتھ بیٹھتے اس کو اپنے حصار میں لیتے اس کو اپنے سینے لگاتے بولا تو عائلہ نے ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیا۔

وہ کوئی ایسی بات یرمان سے نہیں کرنا چاہتی تھی جس سے یرمان کو اس واقعے کے بارے میں کچھ پتہ چلے۔

"مُجھے۔۔۔ سپیس۔۔۔"

"کہہ رہا ہوں نہ سپیس دوں گا عائلہ لیکِن دوری نہیں برداشت کر سکتا ہوں کھو دو گی مُجھے شاید کل مُجھے مرا۔۔۔"

"اللہ نہ کرے کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔!؛" وہ یرمان کے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھ دل جیسے کانپ سا گیا یرمان کے ہونٹوں سے مرنے کی بات سن کر۔۔۔۔

"میں مر جاؤں گا عائلہ۔۔۔!؛" وہ اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکا گیا عائلہ سسکی تھی۔

"مُجھے نہیں لگتا ہے تم سے دور رہوں گا تو مر جاؤں گا پلیز رحم کرو مجھ پر۔۔۔"اس کی سلگتی سانسوں کو اپنے چہرے پہ محسوس کرتے وہ جیسے سانس روک گئی تھی۔

"عائلہ کچھ بولو۔۔۔"وہ خاموشی سے اس کے چہرے پہ نظریں ٹکائے ہوئے تھی ہونٹوں سے ایک لفظ نہیں نکل رہا تھا بس خالی خالی سی یرمان ملک کو دیکھ رہی تھی یرمان کی باتوں سے وہ ڈر گئی تھی آگر یرمان کے ساتھ نہ جاتی اوُر وہ خوُد کو نقصان پہنچا دیتا پھر کیا کرتی وہ۔

"آپ۔۔۔ آپ ہمارے ساتھ۔۔۔ آجائیں۔۔۔۔"اس نے آسان سا حل بتایا ملک مینشن میں جانے سے بہتر تھا وہ یرمان کو اپنے گھر لے جاتی۔

"نہیں عائلہ تمھیں آنا ہے میرے ساتھ۔۔۔" وہ مینشن ہی جانا چاہتا تھا عائلہ کو ایک بار وہ مینشن پہنچ جاتی پھر مایا سے تو یرمان خود بھی اگلوا سکتا تھا کہ آخر اُس نے ایسی کیا بکواس کی عائلہ سے جو عائلہ اتنی ڈسٹرب ہو چکی ہے۔

"میں نہیں۔۔۔" عائلہ کی سوئی وہیں اٹکی ہوئی تھی وہ مسلسل انکار کر رہی تھی۔

"سمجھو تم نے مجھے کھو دیا عائلہ۔۔۔!؛ میں مر گیا تو میرا چہرہ دیکھنے کی اجازت نہیں ہو گی تمھیں۔۔۔" وہ سفاکیت کی انتہا پہ تھا عائلہ تیزی سے بیڈ سے اتری تھی وہ سچائی تو نجانے کب یرمان کو معلوم ہوتی لیکن آج اگر وہ چلا جاتا تو ان کا رشتہ آج ہی ختم ہو جانا تھا۔

کیا اس سے بہتر نہیں تھا کہ عائلہ خود ہمت کرتے یرمان کو سچائی بتاتی جو کچھ اس کے ساتھ ہوا اِس سب میں عائلہ کا کیا قصور تھا وہ تو بے قصور تھی۔۔

"رک جائیں۔۔۔!؛" وہ نجانے کتنی ہمت لائی تھی اپنے آندر یہ دو لفظ کہنے کے لیے یرمان کے عنابی ہونٹوں کے گوشے مسکراہٹ میں ڈھلے تھے وہ جانتا تھا عائلہ جتنی مرضی خفا ہو جائے کبھی اس سے دوری برداشت نہیں کرے گی یہی ہوا تھا وہ بھاگتے اس کے سینے سے لگ گئی تھی فیصلہ تو ہو چکا تھا وہ اس کا انتخاب کر چکی تھی۔

"میری جان۔۔!؛" وہ عائلہ کی بھیگی آنکھوں پہ نرمی سے ہونٹ رکھتا اسے خود میں بھینچ گیا تھا۔

وہ اس کو ساتھ لے جانے کے لیے راضی کر چکا تھا وہ مسکراتے عائلہ کو خود میں بھینچتے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے تھے۔

"آپ مجھ سے۔۔۔ دور رہیں گے۔۔۔" وہ یرمان سے الگ ہوئی اگر ساتھ جانے کے لئے راضی ہوئی تھی تو اس کی کچھ شرطیں بھی تھیں جو اگر یرمان مانتا تو ٹھیک تھا ورنہ تو اسے یرمان سے امید نہیں تھی۔

"واٹ؟" وہ حیرانگی سے عائلہ کو دیکھ رہا تھا جو اب اس سے کچھ قدم کے فاصلے پہ کھڑی اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"ہاں یہ میری شرط۔۔۔ ہے اوَر آپ روم سے۔۔۔ بھی دور رہیں گے۔۔۔ مجھے تنگ۔۔۔ نہین۔۔۔۔ کریں گے۔۔۔" وہ اٹکتے اپنی شرطوں کے بارے میں بتا رہی تھی۔

یرمان مسکرایا لیکن مسکراہٹ ہونٹوں کے گوشے میں ہی ضبط ہو گئی تھی کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ بنی بنائی بات خراب ہو اوَر عائلہ جو جانے کے لیے

راضی تھی وہ انکار کر دیتی فحال یرمان کا مین ٹارگٹ یہی تھا کہ وہ اسے ساتھ لے جاتا۔

"مُجھے تمھاری شرطیں منظور ہیں عائلہ بس تم مینشن میں رہو اوُر کچھ نہیں چاہیے مجھے۔۔۔!؛" عائلہ کو کچھ سکون ملا تھا کہ کچھ تو اس کی شرطیں اثر کرتی یرمان ملک پہ۔

"بھائی آپ لوگوں کا مسلہ حل ہو گیا۔۔۔" ابرش آندر آئی تھی ضامن بھی دروازے میں کھڑا تھا اوُر عائلہ نے یرمان کو دیکھا۔

"ہاں میرا بچہ آپ کی بھابھی میرے ساتھ جا رہی ہے اوُر آپ اپنے ہسبنڈ کے ساتھ جاؤ گی۔۔۔" یرمان سنجیدہ تھا ورنہ دل روخوشی سے جھوم رہا تھا لیکِن وہ اپنی خوشی کا اظہار نہیں کر سکتا فحال تو سنجیدگی کا لبادہ اوڑھ لیا اس نے۔

"عائلہ گڑیا آپ کا فیصلہ ہے یہ۔۔۔!؛" ضامن نے عائلہ سے کنفرم کرنا ضروری سمجھا جبکہ یرمان نے اپنے سالے کی اس حرکت پہ دانت پیس لیے یعنی ضامن کو اس کی بات پہ یقین نہیں تھا جو وہ عائلہ سے کنفرم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"جی بھائی یہ میرا فیصلہ ہے۔۔۔!؛" وہ ضامن کو یہ بتانے سے رہی کہ یرمان نے خود کو جان سے جوڑنے کی دھمکی دی ہے اور جتنا سر پھرا وہ تھا۔

اسے یرمان سے کسی بھی حد تک کہ پاگل پن کی امید تھی وہ اس کے انکار میں کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔۔

"بہت اچّھا فیصلہ ہے یہ عائلہ مجھے امید ہے تمھیں پچھتاوا نہیں ہو گا اپنے فیصلے پہ اور ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے نہ ہی انسے دبنے کی ضرورت ہے

آپ کا اپنا گھر ہے وہ آپ جب چاہے آسکتی ہو کوئی مسلہ نہیں ہے۔۔۔"ابرش نے عائلہ گلے لگایا۔

"گڑیا اپنا خیال رکھنا ہے فضول کی کوئی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے میرا بچہ بس خود کا بہت زیادہ خیال رکھنا ہے آپ نے۔۔۔اور جب چاہے آپ ہم سے ملنے آسکتی ہو۔۔۔"ضامن نے عائلہ کو حصار میں لیتے ماتھے پہ بوسہ دیا تو وہ سر ہلا گئی۔

تقریباً دن کے بارہ بج چکے تھے ڈسچارج بھی مل چکا تھا ضامن اور ابرش چلے گئے یرمان نے عائلہ کو بیڈ پہ بیٹھایا اور خود اس کے لئے ضروری سامان آرڈر کیا اور پھر چیزیں سمیٹتے وہ عائلہ کو چینج کروا چکا تھا عائلہ سر جھکائے بیٹھی اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی وہ پریگنٹ تھی لیکِن ابھی تک اس نے خود کی

رپورٹس نہیں دیکھی تھیں نہ ہی وہ اپنی پریگنینسی کے بارے میں جانتی تھی

۔

یہ بہت بڑی گڈ نیوز تھی یرمان بہت اچھے سے منانا تھا عائلہ کو بھی وہ بہت اچھے سے رومانٹک انداز میں یہ نیوز دینا چاھتا تھا اگر عائلہ کو پہلے معلوم نہیں ہوا تو۔

"عائلہ جاناں ٹھیک ہو ناں چکر تو نہیں آرہے ہیں اگر طعیبت ٹھیک نہیں ہے تو رک۔۔۔"

"نہیں نہیں میں بلکل ٹھیک ہو آپ لے چلیں مُجھے۔۔" وہ تیزی سے بیڈ سے اٹھی تھی اس کی پھرتی دیکھتے یرمان نے تیزی دے اسے بانہوں میں بھر ا اس کے ایسے اٹھنے پہ اس کا اثر بچے پہ بھی پڑ سکتا تھا۔۔۔

"عائلہ آرام سے۔۔۔" یرمان نے ٹوکا ورنہ عائلہ بار بار ایسی بے احتیاطی کرتی جو ان کے بچے کے لیے نقصان دہ ہو سکتی تھی یرمان کے ہاتھ عائلہ کے پیٹ پہ تھے وہ اپنے بچے کے احساس کو محسوس کرنا چاہتا تھا عائلہ کو بانہوں میں بھرتے اپنی خوشی کا اظہار کرنا چاھتا تھا۔

"میں ٹھیک۔۔۔!؛" یرمان بچے کے لیے اسے منع کر رہا تھا ورنہ عائلہ کو کبھی نہیں ڈانٹتا وہ۔۔

"چلو۔۔۔" پچھلی بار کی طرح اس بار بھی یرمان نے عائلہ کو بانہوں میں اٹھایا تھا عائلہ نے احتجاج کیا وہ اسے باہر بھی ایسے ہی لے کر جانے والا تھا عائلہ کے انکار پہ یرمان نے اسے گھورا وہ منہ بنا گئی۔۔۔۔

"اگر نہیں چاہتی ہو کہ میں تمھیں کس کرتے ہی پارکینگ تک لے جاؤں تو خاموش رہو۔۔۔" دھمکی کافی کارآمد ثابت ہوئی تھی عائلہ کی خاموشی پہ وہ

مسکراتے اسے ہاسپٹل سے لے کر نکلا تھا عائلہ نے ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیا یرمان کی یہ حالت اس کو بلش کرنے پہ مجبور کر چکی تھی وہ جانتی تھی کہ اگر کچھ بولنے کی کوشش کرے گی تو یرمان اس کے ہونٹوں کو قید کر لے گا اور پھر چھوڑے گا بھی نہیں۔

یرمان عائلہ کو خاموشی سکون سے چلتے گاڑی تک آیا تھا عائلہ کے لیے پریشان اس کی ڈیڈ سے بات نہیں ہو سکی تھی عائلہ کو گھر چھوڑ کر ڈیڈ سے بات کرنے کے بعد یرمان کا ارادہ اپنے فارم ہاؤس میں جانے کا تھا تاکہ مایا سے پوچھ گچھ کر سکے۔

.....

اریبہ کو آج ڈسچارج کیا جانا تھا قیوم ملک اس کے ساتھ تھے وہ خاموش تھی جیسے کچھ بولنا ہی اس کے لئے مشکل ہو وہ قیوم ملک سے شکوہ کرتی تو کس منہ

سے وہ تو اسے منع کر کے گئے تھے کہ روم سے نکلنا مت لیکن اریبہ نہ صرف باہر نکلی بلکے عفت سے بات بھی کی جس کی وجہ سے یہ سب ہوا اریبہ نہیں جانتی تھی کہ ضامن اور ابرش وہاں جب آئے اُنہوں نے کون کون سی باتیں سنی ہیں ان کی۔

"اریبہ میں آگر اتنی دیر سے خاموش ہوں تو اسکا مطلب یہ ہے کہ مُجھے تمھارے بولنے کا انتظار ہے بتاؤ مجھے یہ سب کیا ہے۔۔۔؟" وہ جو کب سے خاموش بیٹھے تھے اب ان کی ہمت جواب دے گئی تھی۔

وہ کب تک برداشت کرتے انہیں اریبہ سے ساری بات پوچھنی تھی کہیں نہ کہیں ان کو لگتا تھا اس سب کے پیچھے عفت ملک کا ہاتھ ہے اپنی بیوی کے مزاج سے اچھے سے واقف تھے جانتے تھے وہ ان کو کسی دوسری عورت کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی تھیں۔

"قیوم میری حالت دیکھ رہے ہیں آپ؟ اور آپ مجھ پہ غصہ کر دیے ہیں۔۔۔ میں نے اپنا بچہ کھویا ہے اور آپ مجھے تسلی دینے کے بجائے سوال و جواب کر رہے ہیں سوچیں اگر میرے بچے کے ساتھ مُجھے کچھ ہو جاتا تو کس سے سوال و جواب کرتے آپ۔۔۔" وہ ان کے سوالوں کی نوعیت جانتی تھی وہ کیا پوچھنا چاہتے تھے۔۔۔

"مجھے بس یہ جاننا ہے کیا ہوا تھا تم کمرے میں تھی جب میں گھر سے نکلا تھا میرے پیچھے کیا ہوا تھا سب بتاؤ مجھے کیا عفت ائی تھی تم سے ملنے یا پھر عفت نے کچھ کہا تم کیسے گری سب بتاؤ مجھے۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ تھام گئے اریبہ نے لب کاٹے تھے یہ بہت مشکل تھا لیکن وہ آگر خاموش ہو جاتی تو اس کی پوزیشن کمزور ہو جانی تھی۔

بچے کے لئے قیوم ملک نے اسے مینشن میں رکھنے کا فیصلہ کیا پوری دنیا کے سامنے اسے اپنی بیوی تسلیم کیا اب اریبہ خالی ہاتھ تھی بچہ نہیں رہا تھا اس کا ۔۔۔۔عفت ملک سے بات ہی نہیں کرتی تو یہ ہوتا ہی نہیں وہ قیوم ملک کے کندھے سے لگتے اپنا غم ہلکا کرنا چاہتی تھی۔

"مُجھے عفت نے بلایا وہ مجھ سے بات کرنا چاہتی تھیں مُجھے کیا پتہ تھا وہ مجھے سیڑھیوں سے دھکا دے دیں گی قیوم میرا یقین کریں مُجھے زرا بھی اندازہ ہوتا میں اُن کی بات ہی نہیں سنتی آپ مجھے بول آئے تھے کہ میں کمرے سے نہ نکلوں لیکِن مُجھے لگا کہ اگر میں نے اُن سے بات نہیں کی تو اُن کو غصہ آئے گا لیکن یہ اندازہ نہیں تھا کہ اُنسے بات کرنے کا یہ نتیجہ نکلے گا۔۔۔"اریبہ نے اپنی طرف سے جھوٹ بول دیا تھا قیوم ملک کیا کرتے ہیں

وہ دیکھنا چاہتی تھی وہ چاہتی تھی کہ غصے میں آکر قیوم ملک عفت ملک کو اس گھر سے ہی نکال دیں۔

"یہ سب عفت نے جان بوجھ کر کیا؟" وہ جو پہلے ہی شک میں تھے اب ان کا شک یقین میں بدل گیا تھا کہ اس سب کے پیچھے عفت ملک کا ہی تھا ویسے بھی وہ عفت ملک کو دیکھ تو چکے تھے۔

جانتے تھے وہ اریبہ سے کتنی نفرت کرتی ہے اور اسی نفرت میں اُنھوں نے ان کے بچے کی جان لی۔

"آپ کو لگتا ہے میری محبت میں کیا ہے یہ سب؟ سارے حالاتِ آپ کے سامنے ہیں قیوم وہ مجھے کیسے برداشت کر سکتی ہیں میں اُن کی سوتن ہوں وہ تو یہ کبھی نہیں چاہیں گی کہ میرا بچہ اس دُنیا میں آئے اور ان کے بچوں کی

طرح جائیداد کا وارث بنے۔۔۔" جس بات کا سب سے زیادہ دکھ تھا وہی بات ہونٹوں پہ آچکی تھی وہ دولت ہی تو حاصل کرنا چاہتی تھیں۔

"لیکن عفت اتنی کیسے گر سکتی ہیں۔۔۔؟" وہ شاید اریبہ کی بتائی گئی بات پہ یقین نہیں کر پائے اگر ایسا ویسا کچھ ہوتا تو ابرش نے ان کو ضرور کچھ نہ کچھ بتانا تھا کہ اُس نے وہاں کیا دیکھا۔

"آپ بس یہی سوچتے رہیں کہ عفت اتنا کیسے گر گئی کل کو وہ مجھے جان سے مار دیں گی تو پھر بھی یہی سوچتے رہیے گا آپ کہ عفت تو ایسا کچھ نہیں کر سکتی ہیں۔۔۔!؛" وہ چیخی تھی قیوم کیوں عفت کے خلاف کچھ بول نہیں رہے تھے وہ ابھی تک شاید الجھے ہوئے تھے۔

"اریبہ بیہویور سیلف عفت سے بات کرنے کا وقت آگیا ہے اب میں مزید خاموش رہا تو دیر ہو جائے گی یہاں معاملہ تمھارا نہیں بلکے میرے بچے کا ہے

جس کی جان لی ہے عفت نے میں اُنہیں کبھی معاف نہیں کرونگا

اریبہ۔۔۔"وہ مٹھیاں سختی سے آپس میں پیوست کر گئے تھے اریبہ کو بے ساختہ ڈر سا لگا اگر ساری سچائی کھل کر سامنے آگئی تو پھر وہ کیا کرے گی۔

حالانکہ سچ تو یہی تھا کہ اریبہ خود سیڑھیاں چڑھتے اوپر آئی تھی عفت ملک سے بات کرنے ورنہ اسے کسی نے کہا تو نہیں اور سب سے بڑھ کر اس کا پاؤں پھسلا تھا اسے کسی نے دھکا نہیں دیا تھا جو وہ گری بلکے اپنی غلطی کی وجہ سے گری لیکن قیوم کے سامنے اپنی غلطی کیسے ماننا سکتی تھی۔

"مجھے بچے کا دکھ ہو رہا ہے عفت کو مسلہ مجھ سے تھا تو مجھ تک کی محدود رکھتی اس معصوم کے ساتھ اتنا بڑا ظلم کیسے کیا۔۔۔" قیوم ملک کے غصے کو ہوا دینے کے لئے جو اس کے منہ میں آرہا تھا وہ بولتی چلی جارہی تھی قیوم ملک کا بس چلتا تو پہلی فرصت میں پہنچ جاتا گھر اور عفت ملک سے دوٹوک بات کرتا

لیکن اریبہ کو وہ اکیلا نہیں چھوڑ سکتے تھے یرمان سے ان کا رابطہ نہیں ہو سکا ورنہ اگر وہ یہاں ہوتا تو پھر قیوم ملک کئیں بھی جا سکتے تھے۔۔۔ لیکِن اریبہ کو یوں ہاسپٹل میں چھوڑ کر وہ کہیں نہیں جا سکتے تھے تو خاموشی سے اریبہ کو دیکھنے لگے جو بہت گھبرائی ہوئی تھی۔

قیوم ملک سے اتنا بڑا جھوٹ بولا تھا اس نے آگر سچائی قیوم ملک کے سامنے آ جاتی تو بہت برا ہونا تھا اس کے ساتھ۔

ایک تسلی اریبہ کو یہ تھی کہ یرمان قیوم ملک کی سائیڈ پہ تھا وہ اپنی مام کے ساتھ نہیں ڈیڈ کے ساتھ کھڑا تھا اور اب تو معاملہ بھی ایسا تھا جس میں وہ اپنے ڈیڈ کا ہی ساتھ دینے والا تھا۔

"آہ۔۔۔" اریبہ اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے کراہی اسے شدید درد محسوس ہوا تھا سٹچز پہ قیوم ملک جو اریبہ سے بات نہیں کر رہے تھے خاموشی سے بیٹھے

تھے اسے روتے دیکھ کر وہ بے چین ہو گئے تھے وہ درد سے سسکی لے رہی تھی۔

بیوی تھی ان کی کیسے سخت دل ہو سکتے تھے وہ تو عفت ملک کی اتنی غلطیوں کو نظر انداز کر جاتے تھے انہیں بس اریبہ پہ غصہ اس بات کا تھا کہ اسے کمرے سے نہیں نکلنا چاہیے تھا ان کی غیر موجودگی میں۔۔

"ڈاکٹر کو بلاؤں میں۔۔۔؟" قیوم ملک اس کے قریب آئے وہ ان کی توجہ ہی تو چاہتی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ صوفے پہ بیٹھے عفت ملک کے بارے میں سوچ رہے تھے اریبہ چاہتی تھی کہ قیوم ملک کے آس پاس ان کے دل و دماغ میں بس وہ رہے عفت ملک کہیں بھی نہ ہو قیوم ملک کی زندگی میں۔

اس کے لیے ضروری تھا کہ عفت ملک "ملک مینشن" چھوڑ کر جاتی اگر ان کا بچہ پیدا ہوتا تو پھر حالات مختلف ہو جانے تھے عفت ملک کو نکالنا اس کے لیے بہت آسان ہو جانا تھا۔

"نہیں۔۔۔گھر چلیں۔۔۔!؛" وہ جلد از جلد گھر پہنچ کر عفت ملک اور قیوم ملک کے بات کرنے کی منتظر تھی وہ جاننا چاہتی تھی عفت ملک کے ساتھ کیا ہوتا ہے کتنی اہمیت تھی ان کے بچے کی قیوم ملک کے نزدیک۔۔۔۔۔۔

"جا رہے ہیں ڈرائیور بس پہنچنے والا ہے۔۔!؛" قیوم ملک واپس صوفے پہ بیٹھ گئے اریبہ نے دانتوں کو پیستے ان کو گھورا کیا ہی آچھا ہوتا کہ قیوم ملک اس کے ساتھ بیٹھ جاتے اُس رات عفت ملک کے تو اتنے قریب بیٹھے تھے اس کے قریب کیوں نہیں آتے تھے۔

"مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے قیوم کوئی بات کریں مجھے وحشت سی ہو رہی ہے میرا سر پھٹ جائے گا ہمارا بچہ کتنے خوش تھے ہم ہمارا رشتہ مکمل ہونے جا رہا تھا لیکِن سب ختم ہو گیا صرف عفت کی وجہ سے آپ کی بیوی کی وجہ سے۔۔۔!؛"عفت ملک کا زکر تو ان کے درمیان سے جا ہی نہیں رہا تھا وہ جتنی کوشش کرتی کہ عفت کو قیوم ملک سے دور رکھنے کی اس کی باتوں میں اتنا ہی عفت ملک کا ذکر ہوتا تھا۔

"اریبہ بار بار اس بات کو دہرانے سے تکلیف کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہو گا پلیز ریلیکس رکھو خوُد کو تُمھاری طعیبت خراب ہو جائے گی۔۔۔"قیوم ملک کیا بات کرتے آیسا لگ رہا تھا ان کے پاس لفظ نہیں ہیں کچھ بولنے کے لئے۔

"ریلیکس۔۔۔ سیریسلی۔۔۔ اتنا سب ہو جانے کے بعد میں ریلیکس کیسے وہ سکسی ہوں میرے آندرو بال اٹھ رہے ہیں قیوم میرا دل بھاری ہو رہا ہے مجھے سانس نہیں آ رہی ہے مجھے ایسا لگتا ہے میری سانس رک جائے گی اور میں جان سے چلی جاؤں گی۔۔۔" وہ اپنا گلہ جکڑے چیخی تھی اس کی سسکیوں کی آواز پورے کمرے میں سنائی دے رہی تھی۔

قیوم ملک اس کے قریب ہوئے اور نرمی سے اسے شانوں سے تھاما وہ بھیگی آنکھیں ان کے چہرے پہ گاڑ گئی تھی۔

"میں جانتا ہوں یہ غم چھوٹا نہیں ہے اریبہ لیکن تمھیں خود کو سنبھالنا ہو گا اریبہ۔۔۔" وہ اس کے چہرے کو دیکھتے بولے تو وہ محض سر ہلا سکی کتنی آسانی سے وہ کہہ چکے تھے صحیح کہا ہے کسی نے جس پہ بیتتی ہے وہ ہی جانتا ہے۔۔۔"

"میں کیسے سنبھالوں خود کو میرے اختیار میں نہیں ہے کچھ بھی بس میرے دل پہ بھاری بوجھ ہے آیسا بوجھ جس کے نیچے میرا دل بند ہو جائے گا میں مر جاؤں گی قیوم میں مر جاؤں گی۔۔۔" وہ ہزیائی ہوتے چیخی تھی اور قیوم ملک نے اس کا سر اپنے سینے پہ رکھا وہ ان کے کندھے سے لگتے سسکنے لگی بھلے خود کو محفوظ بنایا تھا لیکن قیوم ملک کا سہارا ملتے ہی وہ جیسے ٹوٹ کر بکھری تھی۔

"اریبہ رونا بند کرو۔۔۔" وہ اسے روتے نہیں دیکھ سکتے تھے اس کی پیٹھ سہلاتے اسے خاموش کروایا لیکن وہ کہاں چپ کر رہی تھی اس کی ہچکیوں اور سسکیوں میں اضافہ ہو رہا تھا۔

"اریبہ۔۔" اب کی آواز خاصی سخت تھی وہ جانتے تھے جتنا نرمی سے وہ اسے ٹریٹ کرتے اس نے اتنے ہی نخرے دکھانے تھے۔

"میں مر رہی ہوں اور آپ کا غصہ ہی نہیں کم ہو رہا ہے قیوم۔۔۔ کیا وہ صرف میرا بچہ تھا۔۔۔ آپ کا اُس بچے سے کوئی رشتہ نہیں تھا آپ کیسے اتنے مطمئین ہو سکتے ہیں قیوم کیسے۔۔۔" وہ ان کی شرٹ کا کالر جکڑ چکی تھی

۔

"اریبہ میں کیا کروں یہاں ہاسپٹل میں شور مچانا شروع کر دوں یا تمھاری طرح رونے بیٹھ جاؤں میں پتہ لگا رہا ہوں ناں گھر جا کر ساری بات معلوم ہو جائے گی تم کیوں مجھے بار بار طنز کر رہی ہو۔۔۔" قیوم ملک نے جھٹکے سے اسے خود سے الگ کیا وہ بھیگی آنکھوں سے اُنہیں دیکھ رہی تھی۔

"آپ کو کیا افسوس۔۔۔ آپ کے پاس تو پہلے بھی دو بچے ہیں بیٹا ہے جو آپ کے اس بزنس امپائر کا مالک ہے غریب تو میں ہوئی ہوں اولاد تو میں نے

کھوئی ہے اپنی قیوم۔۔۔" وہ اپنا چہرہ سے رگڑ رہی تھی قیوم ملک کو اس پل جیسے اریبہ پہ ترس سا آیا ہاں وہ ماں تھی اپنی فیلنگز پہ کیسے کنٹرول کرتی۔

وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ گلٹ تھا اریبہ کا جو اپنی ہی اولاد کو کھونے کا تھا آپنی غلطی کی وجہ سے اور ایک خوف اندر تھا کہ قیوم ملک کو معلوم ہو گیا تو کیا ہو گا عفت ملک آیسے ہی تو نہیں جانے دینے والی تھیں اپنے اوپر لگے الزام کو وہ جسٹیفائی تو وہ ضرور کرنے والی تھیں۔

"ہاں ہے میرے پاس بیٹا اور کافی ہے میرے لیے وہ بیٹی بھی ہے تو مُجھے کیا ضرورت تھی اوُر اولاد کی۔۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو اریبہ۔۔۔" اسے اریبہ کی سوچ پہ افسوس ہوُا وہ اتنا کچھ کر رہے تھے اوُر اریبہ بدلے میں یہ صلہ دے رہی تھی انہیں۔

"قیوم۔۔۔" ان کے اعتراف پہ وہ کتنی ہی دیر کچھ بول نہیں سکی تھی۔

"اریبہ چلو اٹھو چینج کر کے ڈریس پہنو ڈرائیور آ گیا ہے ہم نے گھر جانا ہے۔۔۔" ان ک گھر جانے والی بات سن کر اریبہ نے حلق تر کیا یہاں دل میں یہ امید تھی کہ عفت ملک کو گھر سے نکال دیا جائے گا وہیں دل میں یہ ڈر بیٹھا ہوا تھا کہ کہیں قیوم ملک کو سچائی نہ معلوم ہو جائے اس کی۔

"آرام سے اترو۔۔۔" وہ اٹھنے لگی تو اس کے سٹچز پہ کھنچاؤ پڑا تھا قیوم ملک نے آگے بڑھتے اسے سہارا دیا تھا اور خود باتھ روم لے گئے کہ وہ چینج کر سکے وہ اس وقت ہاسپٹل کے ڈریس میں موجود تھی۔

قیوم ملک اسے نظر انداز نہیں کر پا رہے تھے وہ تکلیف میں تھی جو اس کے چہرے سے عیاں تھی وہ قیوم ملک کی توجہ چاہتی تھی وہ چاہتی تھی کہ قیوم ملک اس کے علاوہ کسی اور کو نہ سوچیں لیکن وہ الجھے ہوئے تھے سوچ میں عفت ملک تھی ہاں وہ جتنی کوشش کر رہے تھے کہ عفت ملک کو نہ سوچیں

وہ اتنا ہی اُنہیں سوچ رہے تھے پاس تو اریبہ کے تھے لیکن دل و دماغ میں اریبہ نہیں تھی۔۔

"آپ کو احساس ہے میری تکلیف کا۔۔؟" وہ تلخی سے بولی تھی قیوم ملک اس کے ساتھ ہو کر بھی اس کے ساتھ نہیں تھے جانتی تھی وہ کیا سوچ رہے ہونگے اوٗر اریبہ خود بھی تو ان سوچوں سے پیچھا نہیں چھڑا پا رہی تھی وہ خوٗد بھی تو الجھی ہوئی تھی۔

جو آگے ہونے والا تھا اس میں انہیں سو فیصد گارنٹی نہیں تھی کہ وہ ہی یعنی والا ہے جو وہ چاہتی ہے۔

اس نے باتھ روم جاتے بمشکل ڈریس چینج کیا اور اپنے پہلو میں اٹھتے درد پہ ضبط کیا قیوم ملک اسے لیے گاڑی میں بیٹھ چکے تھے ڈرائیور گاڑی چلا رہا تھا

قیوم ملک خاموش تھے خاموش تو اریبہ بھی تھی دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

"آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔؟" اتنی دیر درمیان میں خاموشی حائل رہی لیکن پھر اریبہ اس خاموشی سے اکتا گئی تھی وہ قیوم ملک کے ہاتھ پہ نرمی سے آپنا ہاتھ رکھ چکی تھی۔

وہ آہستگی سے اس کا ہاتھ تھام گئے وہ تکلیف میں تھی قیوم ملک کو اندازہ تھا لیکِن اریبہ کی باتوں سے وہ دکھی ہوئی تھی کہاں اریبہ نے کبھی ان سے مس بیہو کیا وہ تو ہمیشہ بہت سوفٹلی نرمی سے بات کرتی تھی لیکِن اب اریبہ کی شخصیت کے بہت سے پہلو ان کے سامنے آرہے تھے۔

"آرام سے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگالو اریبہ تھک جاؤ گی اتنی دیر بیٹھے رہنا تمھارے لیے ٹھیک نہیں ہے۔۔۔" انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میرے کندھے پہ سر رکھ لو یہ بات اریبہ کو چبھی تھی۔

"اگر میرے بجائے عفت ہوتی یہاں تو آپ اُن سے بھی یہی کہتے کہ سیٹ سے ٹیک لگالیں یا اُنہیں اپنے حصار میں لیتے۔۔۔" اریبہ کی آنکھوں کے سامنے رات کا منظر آیا یہاں قیوم ملک عفت ملک کو اپنے حصار میں لیے ہوئے تھے۔

"یہ کس قسم کا سوال ہے؟" وہ حیرانگی سے بولے شاید اریبہ سے ایسے سوال کی توقع نہیں تھی اُنہیں۔

"سادہ سا سوال ہے قیوم۔۔۔ آپ کا رویہ بدل رہا ہے ایسا لگتا ہے میرا خیال صرف بچے کے لئے رکھتے تھے وہ ہی اب نہیں رہا ہے تو میں اہم نہیں رہی

ہوں۔۔ورنہ تو پلکوں پہ بٹھائے رکھتے تھے آپ مجھے۔۔"اریبہ کی آنکھیں پانیوں سے بھری تھیں۔

"گرنے کا اثر تمھارے دماغ پہ ہو گیا ہے اریبہ ایسا ویسا کچھ نہیں ہے تم میری بیوی ہو اور میرے لیے بہت اہم ہو یہ بات تمھاری سمجھ میں نہیں آتی ہے اور مُجھے لگتا ہے تمھاری شخصیت کے جو پہلے اب میرے سامنے آرہے ہیں حقیقتاً تم یہی ہو پہلے جو ظاہر ہوتا تھا وہ سچ نہیں تھا۔۔"وہ طنز نہیں کر دیے تھے نہ ہی غصہ کر رہے تھے ہاں ان کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ اریبہ پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔

"قیوم آپ مجھ سے بیزار ہو رہے ہیں بہانے بنانا بند کریں آپ کو آگر مجھ سے بات نہیں کرنی ہے تو ٹھیک ہے نہ کریں لیکن کم سے کم اس معاملے میں قصوروار ٹھہرانے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔"وہ اپنے چہرے کو

ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی گاڑی روڈ پہ رواں دواں تھی

اریبہ کی باتوں پہ قیوم ملک نے ایک سلگتی نگاہ اس کے روتے بلکتے وجود پہ ڈالی

وہ اپنی خامی چھپانے کے لیے ان پہ الزام لگا رہی تھی وہ جانتے تھے لیکن

انہوں نے اس کے سوال کا جواب ہی نہیں دیا وہ خاموش ہو گئے۔

کچھ کہتے تو بات مزید بڑھ جاتی جو وہ نہیں چاہتے تھے لہذا خاموشی ہی بہتر تھی

اریبہ ان کے جواب نہ دینے پہ اپنی بھیگی آنکھیں صاف کرتے سیٹ سے

پشت ٹکائے خاموشی سے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی نجانے ان لکیروں

میں کیا لکھا تھا کل تک اریبہ کو لگ رہا تھا کہ اس نے سب کچھ پا لیا ہے لیکن

آج۔۔

آج وہ خالی ہاتھ تھی بچے کھو دیا تھا تو لگ رہا تھا جیسے سب کچھ ان کے ہاتھ سے پھسل گیا ہے وہ بس خالی نظروں سے روڈ پہ چلتی گاڑیوں کو دیکھ رہی تھی گاڑی جب ملک مینشن کے کار پورچ میں آ کر رکی تو وہ چونکتے سیدھی ہوئی۔

قیوم ملک کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے وہ پتھریلے تاثرات لیے گاڑی سے اترے تھے اور اریبہ کا ہاتھ تھاما اس میں اتنی ہمّت نہیں بچی تھی کہ وہ ان کا ہاتھ جھٹک دیتی۔

شام کا وقت تھا جانتی تھی لاونج میں عفت ملک تو ضرور موجود ہو گئیں اس نے اپنی پیشانی پہ چمکتے پسینے کے قطرے اپنی ہتھیلی سے صاف کیے.

قیوم ملک اور اریبہ جیسے ہی ہال میں داخل ہوئے عفت ملک ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر صوفے سے اٹھی تھیں اریبہ کا ہاتھ قیوم ملک کے ہاتھ میں

دیکھتے وہ سر تا پا جلی تھیں کل سے وہ مینشن میں اکیلی تھی ابرش بھی تھوڑی دیر کے لیے آئی تھی اور پھر چلی گئی۔

.....

عفت ملک کے لئے یہ منظر نا قابلِ برداشت تھا جس انسان پہ ہمیشہ اپنا حق جتایا اس کے ہاتھ میں کسی اوَر کا ہاتھ دیکھ کر ان کا پورا وجود بھڑ بھڑوں کی زد میں آیا تھا ان کا بس چلتا تو اس لڑکی کو جان سے مار دیتی۔

عفت ملک کل سے تنہا تھیں مایا جا چکی تھیں انہیں امید نہیں تھی کہ ایسے مشکل وقت میں وہ اُنہیں چھوڑ کر جائے گی یرمان بھی کل کا نکلا ہوا تھا ابرش نے انہیں بتایا تھا کہ یرمان کی بیوی کو کسی نے کڈنیپ کر لیا ہے۔

عفت ملک کو ہمیشہ سے یرمان کی زندگی میں اُس لڑکی کو برداشت نہیں کرتی آئی تھیں یہ خبر سن کر ان کو نجانے کیوں اچھا نہیں لگا تھا ان کا بیٹا پریشان تھا اُس لڑکی کے لیے۔

انہوں نے کافی کالز بھی کی یرمان کو لیکن اس نے ان کی کال ریسیو نہیں کی وہ ابرش کو بھی ملاتی رہی لیکن وہ بھی شاید مصروف تھی جو انہیں کال بیک نہیں کیا یرمان ان کا نہیں قیوم ملک کا سپوٹر تھا وہ ان کی سائیڈ لیتا تھا لیکن عفت کو لگ رہا تھا کہ یرمان کو یہاں ہونا چاہیے کم سے کم وہ اپنی مام کے حق میں کچھ تو بولے گا۔

"آپ نے کب تک اس لڑکی کا ہاتھ پکڑے رکھنا ہے۔۔!" عفت ملک کی برداشت نے جواب دیا تو وہ قیوم ملک کے مقابل آ کھڑی ہوئی تھیں جن

کے ہاتھ میں ابھی تک اریبہ کا ہاتھ قید تھا جسے وہ شاید چھوڑنا نہیں چاہا رہے تھے۔

"ساری زندگی پکڑے رکھنا ہے میں نے یہ ہاتھ!؛ لیکن آپ نے ایسا کیوں کیا؟" وہ اب مدعے پہ آئے تو عفت ملک چونک سی گئی وہ آخر کس بارے میں بات کر رہے تھے کیا کیا تھا عفت ملک نے ایسا۔

"کیوں کیا بتائیں مُجھے۔۔۔؟" وہ اریبہ کو چھوڑتے عفت ملک کے سامنے آئے تھے جو ان کو چھبن بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی ان کے سوالوں کی نوعیت وہ سمجھ نہیں پا رہی تھیں۔

"کیا کیا ہے میں نے؟" وہ اپنی طرف انگلی سے اشارہ کر رہی تھی قیوم ملک نے تاسف سے سر ہلایا یعنی ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری وہ ماننے کے لیے بھی تیار نہیں تھیں کہ انہوں نے یہ سب کیا کیا ہے اریبہ کے پورے

وجود میں درد کی ٹھیس اٹھ رہی تھی اس سے کھڑا رہنا مشکل ہؤا تو صوفے پہ بیٹھ گئی آندر نہیں جا سکتی تھی اسے یہیں رہنا تھا اگر آندر جاتی تو پیچھے کچھ بھی ہو سکتا تھا کچھ بھی ایسا جو وہ برداشت نہیں کر پاتی۔

"آپ کتنی بے حس عورت ہیں ایک بار بھی دل نہیں کانپا آپ کا۔۔۔ آپ نے ایک معصوم کی جان لی ہے اوریوں بننے کا ناٹک کر رہی ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہے یہ بہت آسان ہے آپ کے لئے۔۔۔!؛" وہ اُنہیں کندھوں سے تھام چکے تھے عفت ملک کے حواسوں جیسے گم سے ہوئے وہ بے یقینی سے قیوم ملک کے ہونٹوں سے نکلے لفظوں کو سن رہی تھی۔

"آپ کو لگتا ہے یہ سب میں نے کیا ہے۔۔۔!؟" ابرش نے انہیں بتایا تھا اریبہ کے بارے میں کہ اس کا بچہ دنیا میں آنے سے پہلے ہی مر گیا ہے۔

غلطی اریبہ کی تھی اسے اس ایسی حالت میں سیڑھیاں چڑھنے کی کیا ضرورت تھی لیکن افسوس عفت ملک کو اپنے شوہر کی سوچ پہ ہو رہا تھا۔

وہ انہیں اتنا گرا ہوا سمجھ رہے تھے ہاں انہیں اریبہ نہیں پسند تھی سوتن تھی کیسے پسند آتی وہ اور اس کا بچہ بھی انہیں کہاں پسند آنا تھا لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ وہ اس حد تک گر جاتی کہ ایک معصوم کی جان لے لیتی

۔

"ہاں یہ سب آپ نے کیا کیا ہے آپ نے اریبہ کو سیڑھیوں سے دھکا دیا اور اس کی حالت اتنی خراب ہوئی افسوس ہو رہا ہو گا آپ کو کہ اریبہ کیسے زندہ بچ گئی۔۔۔" وہ بولتے ہوئے نجانے کیا کیا بول چکے تھے خود احساس نہیں تھا

۔

"میں نے دھکا دیا۔۔۔؟" ان کی آنکھوں میں واضح حیرت پھیلی تھی یعنی اس لڑکی نے قیوم ملک کو یہ بتایا تھا کہ وہ سیڑھیوں سے گری نہیں اسے گرایا گیا ہے اور گرانے والی کوئی اور نہیں بلکے عفت ملک ہیں۔

"آپ کیوں انجان بن رہی ہیں عفت آپ نے ہی مجھے بلایا شاید آپ کا پلان تھا میں سمجھ نہیں سکی اور اپنے بچے کو کھو دیا آپ نے بہت غلط کیا دشمنی مجھ سے تھی آپ کی۔۔۔ لیکن آپ نے بدلہ کس سے لیا اپنے شوہر کے بچے سے۔۔۔ آپ نے ایک بار بھی نہیں سوچا اس کا قیوم پہ کیا اثر پڑے گا آپ بہت خود غرض ہیں نہ کل آپ کو قیوم کا احساس تھا اور نہ اج۔۔۔ آپ کبھی نہیں بدل سکتی ہیں۔" اریبہ جان بُوجھ کر ماضی درمیان میں لے آئی تاکہ قیوم ملک کے زخموں پہ نمک چھڑک سکے۔

"تم چپ رہو میں اپنے شوہر سے بات کر رہی ہوں اور یہ ہمارا آپسی معاملہ ہے تمھیں درمیان میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے اس سب میں۔۔۔۔" وہ بھڑکی تھیں اریبہ کا درمیان میں بولنا انہیں ایک آنکھ نہیں بھایا تھا وہ کیا سوچ کر درمیان میں بولی۔

"عفت آپ حد سے بڑھ رہی ہیں اریبہ کا نقصان ہوا ہے اور آپ نے یہ جو حرکت کی ہے اس کے بعد میں آپ کو اس گھر میں نہیں رکھ سکتا ہوں آپ پہ اب بھروسہ کرنا بہت مشکل ہے۔۔۔" وہ ہارے سے لگ رہے تھے جیسے صدیوں کا کھٹن سفر کیا ہو اور اب بھی منزل کا کچھ معلوم نہیں ہے کہ کہاں ہے۔

"گھر میں نہیں رہ سکتی کیا مطلب ہے آپ کا؟" وہ چلائی تھیں ملازمین اپنے کاموں میں لگے ہوئے تھے کسی کو درمیان میں بولنے کی بات کرنے یہاں تک کہ اس طرف دیکھنے کی بھی اجازت نہیں تھی۔

"مطلب بہت صاف ہے آپ کو مینشن چھوڑ کر بنگلے میں شفٹ ہونا پڑے گا یہاں اب سے اریبہ رہے گی آپ کی غلطی کی یہ سزا ہے آپ اکیلی رہیں۔۔۔" وہ عفت ملک کو دوسرے بنگلے میں شفٹ کروا رہے تھے وہ بنگلہ قیوم ملک نے عفت ملک کے لیے بنوایا تھا وہ بہت خوبصورت تھا۔

لیکِن عفت ملک بہت کم وہاں گئی تھیں انہیں مینشن سے سب سے زیادہ لگاؤ تھا جب سے شادی ہوئی تھی یہیں رہتی تھیں قیوم ملک کے فیصلے کو وہ کسی صورت نہیں مان سکتی تھیں ان کو اگر لگ رہا تھا کہ یہ سزا دے کر وہ بات ختم کر دیں گے تو ایسا کچھ نہیں ہونے والا تھا۔

"آپ نے خود سے ہی سوچ لیا سب کچھ مجھ سے پوچھا آپ نے کہ سچ کیا ہے آپ کو اس نے بتایا کہ میں نے اسے دھکا دیا اور آپ نے مان بھی لیا لیکن سچ کیا ہے یہ جاننے کی کوشش آپ نے خود کیوں نہیں کی ہے قیوم۔۔۔ آپ نے میرے ساتھ زندگی کے اتنے سال گزار دیئے ہیں اور اب تک آپ مجھے جان نہیں سکے ہیں۔" لہجے میں افسوس تھا بے بسی تھی کیا یہ کم تھا کہ قیوم ملک نے ان کی جگہ کسی اور کو دی اب تو حد ہی ہو گئی وہ انہیں اس مینشن سے نکالنے کے لیے بضد تھے۔

"ہاں تو سچ سامنے ہے اس مینشن میں آپ کے علاوہ کوئی نہیں تھا آپ ہی واحد دشمن ہیں اریبہ کی یہ بھی آپ اچھے سے جانتی ہیں تو پھر اب کیا سچ جاننا باقی رہ گیا ہے۔۔۔" قیوم ملک نے شرٹ کے اوپری بٹن کھولتے گہرا سانس خارج کیا وہ بہت تھک چکے تھے زندگی کی اس بھاگ دوڑ سے۔

"آپ نے تو پہلے ہی سوچا ہوا ہے کہ یہ سب میرا کیا دھرا ہے تو پھر تو آپ پہ میری کوئی دلیل اثر نہیں کرے گی کوئی وضاحت اثر نہیں کرے گی اب فضول ہے۔۔۔ قیوم آج پہلی بار مُجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں آپ پہ بھروسہ کر کے زندگی کی سب سے بڑی غلطیٔ کی ہے ہاں مجھ سے بہت سی غلطیاں ہوئی ہیں مَانتی ہوں اگر مجھے ماضی میں واپس جا کر اپنی غلطیوں کو درست کرنے کا موقع ملے تو آپ کے ساتھ کے علاوہ میں اپنی ہر غلطی کو سدھارنے کی کوشش کروں گی۔۔۔"ان کی سمجھو میں نمی سی آگئی تھی پہلی بار ایسا ہوا تھا انہیں محسوس ہو رہا تھا کہ قیوم ملک کے ساتھ شادی ان کا اچھا فیصلہ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

"آپ کو قیوم سے شادی کا پچھتاوا ہے۔۔۔؟!"اریبہ کہاں خاموش رہ سکتی تھی اتنی مشکل سے موقع ملا تھا وہ عفت کا پتہ کٹ ہی کر دینا چاہتی تھی۔

"اریبہ پلیز خاموش رہو تم یہ ہمارا آپسی معاملہ ہے۔۔!؛" قیوم ملک کے لہجے میں سرد مہری کا عنصر نمایاں تھا وہ اریبہ کو ڈانٹ چکے تھے۔

اریبہ کے لئے یقین کرنا مشکل ہوا قیوم ملک عفت ملک کے لیے اسے ڈانٹ رہے تھے اتنی مشکل سے اس نے قیوم ملک کو قائل کیا تھا عفت ملک کے خلاف کیا تھا اوٗر عفت ملک کے چند آنسوؤں نے اسے یہ احساس بخوبی دلایا تھا کہ عفت ملک قیوم ملک کے لیے کیا ہیں ہاں قیوم ملک عفت ملک کے آنسوؤں سے پگھل گئے تھے۔

"آپ پچھتا رہی ہیں مجھ سے رشتہ جوڑ کر۔۔۔؟" یہ ایسی کاری ضرب تھی جو ان کے اعصابوں پہ لگی تھی عفت ملک نے قیوم ملک کی آنکھوں میں دیکھا دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

عفت ملک کی نظروں میں کچھ تھا ہاں آج تک قیوم ملک کو شکوے رہے تھے عفت ملک سے لیکن عفت ملک کی نظروں میں کچھ تھا جو وہ نظریں چرانے پہ مجبور ہو گئے تھے۔

وہ جذبات کے عالم میں عفت ملک کے رخساروں کو اپنی انگلیوں سے سہلاتے کہ عفت ملک دو قدم پیچھے ہوئی تھیں کیسے بھول گئی وہ کہ قیوم ملک نے اُنہیں مینشن سے نکال دیا ہے۔

"مام ڈیڈ یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟" یرمان عائلہ کو لیے اسی وقت اندر آیا تھا وہ ہاسپٹل سے تو جلدی نکل آئے تھے لیکن راستے میں انہیں دیر ہو گئی عائلہ یرمان کی بانہوں میں تھی اور عفت ملک قیوم ملک کے سامنے عائلہ کو اچھی خاصی سبکی محسوس ہو رہی تھی وہ قیوم ملک کے سامنے یرمان سے ایسی حرکت کی توقع نہیں کر رہی تھی۔

"نیچے اتاریں۔۔۔مجھے۔۔۔"عائلہ نے یرمان سے کہا تھا وہ مینشن اس کے ساتھ جاتو رہی ہے لیکن وہ اس سے دور رہے گا لیکن یرمان تو یہ شرط پوری نہیں کر رہا تھا اسے بانہوں میں بھرتے وہ آندر لایا تھا۔

عائلہ ویک تھی دوسرا اس کی طعیبت ٹھیک نہیں تھی وہ سمجھ سکتا تھا اس لیے وہ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا اس کا ارادہ عائلہ سے ساری باتیں کلئیر کرنے کا تھا لیکن اس سے پہلے مایا سے بات کرنی بہت ضروری تھی جو نجانے کیا کیا بکواس کر چکی تھی عائلہ سے۔

"عائلہ۔۔۔کیسی طعیبت ہے۔۔۔؟"اریبہ پہلی بار مل رہی تھی عائلہ سے لیکن ایسا لگ کہیں سے بھی نہیں رہا تھا جتنی محبت اس کے لہجے میں عائلہ کے لیے تھی وہ وہاں موجود سبھی افراد کو چوکنا گئی تھی عائلہ سے عفت ملک کا رویہ کتنا روڈ تھا یہ بات تو ہر کوئی جانتا تھا اور کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی

لیکن اریبہ کا اچھا رویہ دیکھ کر یرمان کو خوشی ہوئی ایک شکوے سے بھری نگاہ اپنی مام کی طرف ڈالی کہ دیکھیں کتنا فرق ہے آپ دونوں میں ایسے ہی تو نہیں ڈیڈ نے دوسری شادی کی ہے۔

"میں ٹھیک۔۔۔" یرمان عائلہ کی حالت دیکھتا نرمی سے اسے اپنی بانہوں سے اتارتے زمین پہ کھڑا کر دیا تھا جتنی نروس وہ ہو رہی تھی کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ کچھ دیر اسے بانہوں میں بھرے رکھتا تو وہ بے ہوش ہو جاتی۔

"عائلہ کو روم میں چھوڑ آؤ یرمان اس کی طعیبت ٹھیک نہیں ہے پھر بات کرتے ہیں۔۔۔!؛" قیوم ملک نہیں چاہتے تھے کہ عائلہ کو کچھ معلوم ہو اس بارے میں عفت ملک بہت غلط کر چکی تھیں۔

"کیا بات کریں گے آپ مزید۔۔۔؟ میری بات آپ اپنے ذہن میں بیٹھا لیں میں کہیں نہیں جاؤں گی اگر کسی کو اعتراض ہے تو وہ جا سکتا ہے اس

مینشن سے۔۔۔" آگر ایک بار وہ اس مینشن سے نکل جاتی تو دوبارہ یہاں وآپس آنا ان کے لیے بہت مشکل ہو جانا تھا۔

"مام ڈیڈ اب یہ کیا سین ہے آپ لوگ کبھی نارمل بیہیو نہیں کر سکتے ہیں بچپن سے آپ دونوں کی یہ لڑائی دیکھتے میں اوور ابرش بڑے ہوئے ہیں کیا کبھی آپ دونوں نے یہ سوچا کہ آپ کی اس لڑائی روز روز کی بحث کا ہم دونوں پہ کیا اثر پڑتا ہے ہمیں کتنا برا لگتا ہے لیکن آپ دونوں نے کبھی نہیں سوچا اب جو اپنا دل کرتا ہے وہیں کرتے ہیں دونوں۔۔۔" یرمان پھٹ پڑا ایک تو عائلہ کی وجہ سے ٹینشن میں تھا اوپر سے گھر کا ماحول۔

"یرمان تم نہیں جانتے ہو تمھاری مام نے کیا کیا ہے انہوں نے مُجھے سیڑھیوں سے دھکا دیا۔۔۔!؛" اریبہ نے یرمان کی ہمدردی سمیٹنے کی کوشش کی۔

"نہیں مام آیسا نہیں کر سکتی ہیں۔۔" ابرش نے یرمان کو اریبہ کے بارے میں بتایا تھا لیکن ایسا کچھ نہیں بتایا تھا جو اریبہ بتا رہی تھی۔۔

"تمھیں لگتا ہے یرمان اریبہ جھوٹ بول رہی ہے تمھاری مام کی نفرت سامنے ہے پھر بھی تمھیں لگتا ہے کہ ایسا نہیں ہوا ہے یعنی تمھارے کہنے کا مطلب ہے اریبہ خود جان بُوجھ کر گری ہے اوُر اس کی غلطی کی وجہ سے بچے کی جان چلی گئی۔۔۔؟" قیوم ملک کو بیٹے کی باتوں سے دکھ ہوا اریبہ کی طرف وہ دیکھ نہیں پا رہے تھے جو رو رہی تھی۔

"ڈیڈ مام کی نفرت اپنی جگہ لیکن وہ اتنا نہیں گر سکتی ہیں َآپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ مام نے دھکا دیا تھا ان کو۔۔۔ کوئی ثبوت ہے تو سامنے لائیں۔۔ ورنہ مام پہ الزام نہیں لگا سکتے ہیں آپ۔۔۔" اریبہ کی باری تھی گھبرانے کی

قیوم ملک کو تو جیسے تیسے کر کے اس نے یہ یقیں دلایا تھا کہ یہ سب کچھ عفت ملک نے کیا ہے لیکِن یرمان وہ ثبوت مانگ رہا تھا۔۔

اریبہ کو تو یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ ابرش نے کیا دیکھا تھا وہ ابرش کو یہاں بلانے کا رسک نہیں لے سکتی تھی کہیں لینے کے دینے نہ پڑ جاتے۔

"ثبوت! کہاں سے آئے گا بھلا۔۔؟" یہ بات قیوم ملک کو بھی کٹھکی تھی ثبوت تو ان کے پاس بھی نہیں تھے۔

"کسی نے تو دیکھا ہو گا ابرش اور ضامن یہاں آئے تھے وہ یقیناً جانتے ہوں گے اس بارے میں۔۔۔ میں ابرش کو بلا رہا ہوں ابرش کیا کہتی ہے پھر ہی کوئی فیصلہ ہو گا۔۔۔۔" عفت ملک کی آنکھیں نم ہوئی تھیں شوہر کے سامنے وہ اپنی پوزیشن کلئیر نہیں کر پائی تھیں لیکن بیٹا یہ کام بخوبی کر رہا تھا۔

ہاں وہ قصوروار تھیں ابرش اور یرمان کی انہوں نے لاپرواہی برتی ان کے بچوں کو ان کی ضرورت تھی اوُر انہوں نے وہ وقت اپنے کام کو دیا۔

آج ان کے بچے ان سے بہت دور ہو چکے تھے اتنے دور کہ یہ فاصلے شاید کبھی ختم نہیں ہونے والے تھے۔

"ابرش اور ضامن آئے تھے اُسی وقت یہ گری تھی ابرش تو جھوٹ نہیں بولے گی آپ لوگوں سے بلالیں ابرش کو۔۔۔یہ خود آئی تھی مجھ سے بات کرنے میں نے دعوت نامہ نہیں بھیجا تھا اسے کہ آکر مجھ سے بات کرو۔۔۔ آگر اپنی طعیبت کا احساس کر لیتی تو آج اتنا بڑا نقصان نہ ہو چکا ہوتا اس کا۔۔"عفت ملک طنزیہ بولی اریبہ پہلو بدل گئی تھی۔

ابرش ویسے بھی اُس دن اسے دیکھ کر قیوم ملک سے ناراض ہو کر چلی گئی تھی یقیناوہ اپنی مام کا ساتھ دیتی تو پھر وہ کیا کرتی اس کی پیشانی پسینے سے بھیگنے لگی تھی۔۔

"آپ نے بات کی تھی مجھ سے۔۔۔!؛"اریبہ نے بے ضرڈی دلیل دی تھی

۔

"تو۔۔۔"

"مام پلیز خاموش رہیں آپ۔۔۔"وہ دونوں ایک بار پھر سے بحث کرتی کہ یرمان نے روک دیاوہ اس مسلے میں الجھایہ تک بھول چکا تھا کہ عائلہ کے لیے اتنی دیر کھڑے رہنا ٹھیک نہیں تھا اس کی طعیبت خراب تھی وہ بھی خاموشی سے کھڑی تھی۔

عفت ملک سے ڈرتی تھی وہ عفت ملک اسے پسند نہیں کرتی تھی مگر اسے یقین تھا کہ عفت ملک ایسی کوئی حرکت نہیں کر سکتی ہیں کوئی اتنا نہیں گر سکتا ہے کہ کسی دوسرے کے بچے کو جان سے مارنے کی کوشش کرے۔

"ابرش کال نہیں اٹھا رہی ہے۔۔۔" وہ بار بار ابرش کا نمبر ملا رہا تھا لیکن جواب نہیں مل رہا تھا۔

"اس مسلے کو حل کرنا ضروری ہے تا کہ یہ تو پتہ چلے کہ غلطی کس کی ہے۔۔۔۔" قیوم ملک وہیں صوفے پہ بیٹھ گئے یرمان کی نظر عائلہ پہ پڑی تو خود کو سا وہ بمشکل کھڑی تھی۔

"عائلہ چلو روم میں۔۔۔" یرمان نے اس کے ہاتھ پہ ہلکا سا دباؤ دیا تو وہ یرمان کی طرف دیکھنے لگی یرمان کا دل چاہا وہ سب کو بتائے کہ وہ باپ بننے والا ہے

ان کا بچہ دنیا میں آنے والا ہے لیکن ابھی تک عائلہ اس بارے میں نہیں جانتی تھی اور عائلہ کو بتائے بنا وہ کسی اور کو کیسے بتا سکتا تھا۔

"لیکن یہ مسلہ۔۔!؛"

"یہ تمھارا مسلہ نہیں ہے عائلہ۔۔!؛ڈاکٹر نے تمھیں آرام کرنے کا کہا تھا کوئی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے پہلے ہی طعیبت خراب ہے اور اب تو ایکسٹرا کیئر کی ضرورت ہے تمھیں۔۔۔ چلو آؤ ریسٹ کرو یہ معاملہ ہم دیکھ لیں گے تمھیں اس بارے میں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے

زیادہ۔۔۔" یرمان اسے بازوؤں کے حلقے میں لیے کمرے میں چلا گیا۔

"تمھیں بھی آرام کرنا چاہیے اریبہ تمھاری طعیبت ٹھیک نہیں ہے

اریبہ۔۔۔" قیوم ملک نے اریبہ کو بھی اس کے کمرے میں بھیجنا چاہا اریبہ

نے جانے دے انکار کر دیا سچویشن ہی اتنی مشکل بن چکی تھی اس کے لئے اس نے جیسا سوچا تھا سب الٹ ہو رہا تھا۔

وہ تو اچھا تھا کہ ابرش نے یرمان کا فون نہیں اُٹھایا ورنہ آگر ابرش یہاں آ جاتی تو قیوم ملک کو سب پتہ چل جانا تھا اور اریبہ کا جھوٹ بھی ان کے سامنے آ جاتا پھر صورتحال نجانے کون سا رخ اختیار کرتی۔

"اریبہ کب تک یہاں بیٹھی رہو گی ابرش کو بلاؤں گا میں جیسے ہی وہ کال اٹھاتی ہے پھر سب کلیئر ہو جائے گا تم پریشان مت ہو۔۔۔" وہ تو یہیں سمجھ رہے تھے کہ اریبہ بارے میں سوچتے ہی پریشان ہے اور یہ سچ ہی تھا کہ وہ پریشان تو اس واقعے کی وجہ سے ہی تھی لیکن اپنے جھوٹ کے پکڑنے جانے پہ۔

"آپ میرے ساتھ چلیں مُجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"وہ سہمتے عفت ملک کو دیکھتے قیوم ملک کے بازو کے ساتھ چپک گئی جیسے آگر زرا سا بھی الگ ہوئی تو قیوم ملک اسے چھوڑ دیں گے۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اریبہ یہ گھر تمھارا بھی ہے جتنا ان کا ہے تم بھی میری بیوی ہو۔۔"وہ اس کی پیشانی پہ بوسہ دے گئے۔

"میرا گھر ہے یہ صرف میرا۔۔!؛"عفت ملک کے تو مانو سر پہ لگی تلوے پہ بجھی تھی۔

"خاموش رہیں آپ۔۔۔"قیوم ملک اریبہ کے ساتھ آندر چلے گئے وہ مزید رکتے تو ضرور عفت ملک اوُر ان کے درمیان تلخ کلامی بڑھ جاتی۔

"انہہ جب یہ معلوم ہو گا کہ غلطی کس کی تھی تو پھر یہ لڑکی آپ کے قریب نہیں رہے گی قیوم۔۔۔ لیکن تب تک آپ مجھے کھو چکے ہونگے۔۔" وہ وہیں صوفے پہ بیٹھتے سر ہاتھوں میں گرا چکی تھیں.

انہوں نے فون اٹھاتے ابرش کا نمبر ملایا لیکن اس نے کال نہیں اٹھائی شاید کہیں مصروف تھی ورنہ یرمان کی کام تو وہ اٹھاتی تھی۔

وہ ابرش کو یہاں بلانا چاہتی تھیں وہ چاہتی تھیں کہ قیوم ملک کو سچائی پتہ چلے اُنہیں معلوم ہو کہ ہر بار غلط عفت ملک ہی نہیں ہوتی تھیں اس بار غلط یہ لڑکی تھی آخر یہ لڑکی چاہتی کیا تھی۔

وہ اس سوچ میں پڑ گئی تھیں غلطی تو اریبہ کی تھی وہ خوُد گری تھی پھِر قیوم ملک کے سامنے عفت ملک کو گہنگار بنا کر وہ کیا ثابت کرنا چاہتی تھی۔

"کہیں اس لڑکی کی کوئی پلاننگ تو نہیں ہے ورنہ وہ کیوں اپنے سے بڑی عمر کے مرد سے شادی کرتی بھلا۔۔"عفت ملک جتنا سوچ رہی تھیں اتنا ہی الجھ رہی تھیں اریبہ کے دماغ میں کچھ نہ کچھ تو چل رہا تھا کچھ ایسا جو ان کی فیملی کے لیے ٹھیک نہیں تھا۔۔۔

عائلہ ان کے دل و دماغ سے نکل چکی تھی کل تک ان کا مین مقصد عائلہ کو اس گھر سے نکلوانا تھا مگر آج ان کو خود یہ فکر ستائے جا رہی تھی کہ وہ کیسے اس لڑکی کے بارے میں معلوم کریں۔

ٹھیک ہی کہتے ہیں لوگ جو دوسروں کے لیے گڑھا کھودتے ہیں خوُد اس گڑھے میں گرتے ہیں۔۔۔"

.....

ابرش اور ضامن ہاسپٹل سے نکلتے گھر جانے کے بجائے ایک ریسٹورنٹ میں چلے آئے عائلہ کی پریشانی میں انہوں نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا ابرش چاہتی تھی کہ وہ دونوں گھر جائیں اور وہ خوُد کھانا بنالے گی لیکن ضامن نے کہہ دیا کہ وہ لوگ لنچ کر کے جاتے ہیں ساتھ گروسری اوُر شاپنگ بھی کر لیں گے ویسے یورنیورسٹی دوبارہ سے اوپن ہوتی اس سے پہلے ہی وہ ہنی مون پلان کرنا چاھتا تھا۔

عائلہ کی حالت کے پیشِ نظر وہ آوُٹ آف کنٹری نہیں جاسکتے تھے لیکن سوات اوُر کالام جاسکتے تھے ایک ہفتے کے لیے۔

فحال یہ پلاننگ وہ اپنے تک محدود رکھے ہوئے تھا ارادہ ابرش کو سرپرائز دینے کا تھا تاکہ وہ ابرش کے تاثرات دیکھ سکے کہ وہ کیساری ایکشن دیتی ہے ابرش کی محبت میں دن بادن اضافہ ہو رہا تھا ہاں ضامن کو بھی ابرش سے

محبت تھی لیکن ابرش کی محبت کا مقابلہ وہ نہیں کر سکتا تھا ابرش تو دیوانہ کی طرح چاہتی تھی ضامن کو۔

"کیا سوچ رہے ہیں آپ۔۔۔؟" ابرش ضامن کے ساتھ ہی بیٹھی تھی کھانے کا مینو دیکھتے وہ آرڈر دے چکے تھے ویٹر کو۔

"کچھ نہیں آپ بتائیں کیا کہہ رہی تھیں۔۔!؛" ضامن ابرش کی بات نہیں سن سکا وہ کیا بول رہی تھی ضامن نہیں جانتا تھا تو دوبارہ پوچھا۔

"نہیں آپ بتائیں کونسی سوچیں چل رہی ہیں آپ کے دماغ میں۔۔؟ میرے علاوہ کسے سوچ رہے ہیں آپ۔۔" وہ ضامن کا بازو تھام گئی باتوں ہی باتوں میں وہ اکثر ضامن کا بازو تھام لیتی تھی.

"آپ کے علاوہ کسے سوچ سکتا ہوں بھلا۔۔۔؟" اس کی ٹھوڑی اپنی انگلی اور انگوٹھے میں جکڑے اوپر اٹھاتے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"آپنی گرل فرینڈ کو۔۔۔!؛" ابرش کبھی کبھی جان بوجھ کر درمیان میں ضامن کی گرل فرینڈ کا زکر ضرور کرتی تھی ضامن بس مسکرا دیتا۔

"ہمممم آئیڈیا برا نہیں ہے اُسے بھی سوچا جا سکتا ہے آپ کو سوچنے کے بجائے میں اسے بھی سوچا جا سکتا ہے مس ملک۔۔۔۔" ضامن نے اُسے چڑایا تھا وہ آنکھیں چھوٹی کیے ضامن کو دیکھ رہی تھی۔

"آپ میرے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچ کر تو دکھائیں بھلا۔۔" وہ ضامن کا ہاتھ پرے جھٹکا ضامن نے لب بھینچے اس کو ابرش کی یہ حرکت بالکل پسند نہیں آئی تھی۔

"اتنی پوزسیونس اچھی نہیں ہوتی ہے مس ملک۔۔اور انسکیورٹی بھی۔۔۔ جب محبت کی ہے تو بھروسہ کرنا بھی سکھیں آپ۔۔۔کل کو اگر مجھے کسی دوسری لڑکی سے بات کرنے کی ضرورت پڑی تو آپ تو نجانے کیا کریں گی۔۔۔۔"ضامن سنجیدہ ہؤا ابرش کے چہرے پہ تشوتش پھیلی تھی ضامن کیوں پریشان کر رہا تھا اسے۔۔۔۔

"آپ کو لگتا ہے مُجھے آپ پہ ٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔؟"اس کی نیلی آنکھیں ضامن کی سیاہ آنکھوں سے ٹکرائی تھیں نظروں کا تصادم ہوا تھا۔

"میں نے یہ نہیں کہا ہے کسی بھی رشتے کی مظبوطی کے لیے اس رشتے میں بھروسہ اوٗر اعتبار کا ہونا ضروری ہوتا ہے یہاں آپ کو اپنے پارٹنر پہ پورا بھروسہ ہو کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے یہ انسان آپ کا بھروسہ نہیں توڑے

گا کچھ بھی ہو کیسے بھی حالات ہوں آپ کا بھروسہ برقرار

رہے۔۔۔"ضامن ابرش کو دیکھنے کے بجائے سامنے ٹیبل کو دیکھ رہا تھا۔

"مم۔۔۔میں کرتی ہوں۔۔۔"ابرش کی زبان لڑکھڑائی تھی یہ لفظ ادا

کرتے بھروسہ وہ کرتی تھی ضامن پہ جب اس کے اور ضامن کے درمیان

کچھ ٹھیک نہیں تھا تب ضامن نے اس کے علاوہ کسی دوسری لڑکی کی طرف

دیکھا تک نہیں اور سب تو ابرش کی محبت میں وہ گوڈے گوڈے ڈوبا ہوا تھا۔

ابرش کو جب سے ڈیڈ کی شادی کے بارے میں پتہ چلا تھا وہ خاصی ٹچی ہو گئی

تھی ضامن کے بارے میں تو کچھ زیادہ ہی انسکیور تھی جیسے یہ خطرہ ہو کہ

ضامن اسے چھوڑ دے گا۔

"کتنا کرتی ہیں بھروسہ آپ مجھ پہ۔۔۔!؛" ضامن نے دلچسپی سے یہ سوال کیا ابرش نے آنکھیں پھیلائے ضامن کو دیکھا وہ کتنا بھروسہ کرتی تھی ضامن عباس پہ وہ یہ لفظوں میں تو نہیں بتا سکتی تھی۔

"سر یہ کیسا سوال ہے۔۔۔؟" نظریں چراتے سوال کیا ضامن کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ پھیلی اسے نظریں چرائے دیکھ کر یقیناً وہ اس سوال کا جواب نہیں سکتی تھی۔

"سوال ہے سادہ سا بتائیں کتنا ٹرسٹ کرتی ہیں آپ مجھ پر۔۔۔؟" ضامن نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا تھا ابرش خاموش وہ کیا بولتی بھلا۔

"میں خود سے زیادہ آپ پہ بھروسہ کرتی ہوں ضامن سر مجھے لفظوں میں اظہار کرنا نہیں آتا ہے لیکن آپ میری زندگی میں آنے والے وہ پہلے مرد ہیں جس پہ ابرش ملک کو خود سے زیادہ بھروسہ ہے بس ڈر لگتا ہے آپ کو کھو

نہ دوں میں نہیں رہ پاؤں گی آپ کے بغیر۔۔ آپ سے دوری میری جان لے لے گی۔۔۔"کہاں وہ کچھ بول نہیں رہی تھی اور جب بولنے پہ آئی تو بولتی ہی چلی گئی ضامن پلکیں چھپکائے اسے دیکھ رہا تھا جس کے لفظوں کے سحر سے وہ نکل نہیں پا رہا تھا۔

مزید دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی کیونکہ ویٹر کھانا ٹیبل پہ رکھ چکا تھا۔

ابرش کو خود پہ حیرت ہو رہی تھی یہ ساری باتیں اس نے بولی ہیں ضامن کو جب سمجھ آئی تو وہ مسکرائی تھی۔

"کھانا کھائیں۔۔!؛"ابرش جو ضامن کے ہونٹوں سے کچھ اور ہی سننے کی منتظر تھے اسا کا کھانے سے متعلق کہنا ابرش کا دہکا گیا اس نے پلیٹ دور کسکائی تھی۔

"کھانا بعد میں پہلے مجھے بتائیں جو اتنی لمبی بات میں نے کی آپ کو کیا سمجھ آیا آپ بھی کچھ بولیں بتائیں آپ نے مجھ سے تو پوچھا اب ذرا مُجھے بتائیں آپ مجھ پہ کتنا بھروسہ کرتے ہیں۔۔۔"ابرش اتنی آسانی سے تو ضامن کو ٹاپک چینج نہیں کرنے دینے والی تھی اسے ضامن کا جواب تو اچھے سے معلوم تھا لیکِن وہ پھر بھی ان عنابی ہونٹوں سے جواب سننا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

"جلدی کھانا ختم کریں پھر بیچ پہ چلتے ہیں تفصیل سے بات وہیں پہ کریں گے۔۔۔"ابرش کے ساتھ ضامن پہلی بار بیچ پہ جانے والا تھا۔

"بیچ کی طرف کیوں۔۔۔؟"ابرش فیمیلی کے ساتھ تو بیچ پہ کبھی نہیں گئی ہاں دوستوں کے ساتھ جاتی رہتی تھی ضامن کا اچانک سے بیچ پہ جانے کی بات کرنا اسے عجیب لگا تھا۔

"کیوں ہر بات پہ بحث کرنے کی عادت پڑتی جا رہی ہے آپ کو مس ملک۔۔۔ مُجھے سوالوں جوابوں سے بہت الجھن ہوتی ہے۔۔" وہ جھنجھنایا ابرش کے فضول سوالوں پہ ابرش کو ضامن کا یہ اندازہ پسند نہیں آیا تو گھورتے وہ کھانے کی پلیٹ اپنے سامنے کر گئی تھی اب ناراضگی اس کی کھانے سے تو ہر گز نہیں ہو سکتی تھی۔

"میں نے صرف پوچھا ہے مجھے تو ایسا لگتا ہے میری یہاں موجودگی ہی آپ سے برداشت نہیں ہو رہی ہے ضامن آپ مجھ سے اکتا گئے ہیں ناں۔۔" وہ کبھی کبھی بچوں جیسا بیہو کرتی تھی اور ضامن نہیں جانتا تھا کہ اسے ابرش کے موڈ سونگز برداشت کرنے ہونگے۔

"مس ملک کیا مطلب ہے آپ کی بات کا۔۔؟ ایسا کچھ نہیں کہا ہے میں نے آپ سے۔۔۔" ضامن کے لب ولہجہ پہ ابرش نے اپنے آنسوؤں کو بمشکل

واپس اندر دھکیلا وہ لوگ پبلک پلیس پہ تھے یہاں وہ کوئی تماشہ نہیں لگانا چاہتی تھی۔

کھانا اس نے تھوڑا بہت ہی کھایا تھا وہ دونوں اٹھتے کہ اچانک سے پیچھے سے کسی کی آواز نے ابرش اور ضامن کو پیچھے دیکھنے پہ مجبور کر دیا وہ آواز تھی دیدم کی۔

ابرش کو اس لڑکی سے ہوئی ملاقات اچھے سے یاد تھی اور ضامن تو دیدم سے بیچ پہ بھی مل چکا تھا لہذا دونوں ہی اسے پہنچ گئے تھے۔۔

"ضامن سر کیسے ہیں آپ۔۔؟" اتنے دنوں بعد ضامن کو دیکھ کر اس کی تو عید ہو گئی تھی جیسے۔

"ایکسکیوزمی مس۔۔۔!؛"ضامن نے بے ساختہ ابرش کو دیکھا یہ لڑکی کتنی چپکو تھی ضامن کو اچھے سے اندازہ تھا ابرش چپ نہیں رہ سکتی تھی ضامن کو جلد از جلد ابرش کے ساتھ یہاں سے نکلنا تھا۔

"سر میں دیدم آپ مجھے بھول نہیں سکتے ہیں۔۔ بھلے ہماری پچھلی ملاقات کوئی زیادہ خوشگوار نہیں رہی لیکن پھر بھی مجھے امید ہے آپ کو میں یاد ہوں گی اُس دن۔۔۔"

"مس دیدم میرے کافی سٹوڈنٹس ہیں میں ہر کسی کو یاد نہیں رکھ سکتا ہوں اور نہ ہی رکھنا چاہتا ہوں آپ کنٹینو کریں ایکسکیوزمی۔۔۔"ابرش اور دیدم کے درمیان بحث چھڑتی اس سے پہلے ہی ضامن نے بات کرنا مناسب سمجھا وہ ابرش کے ساتھ تھوڑا ٹائم سپینڈ کرنا چاہتا تھا ویسے بھی عائلہ کے حوالے

سے اب کہیں جا کر ضامن کی پریشانی ختم ہوئی تھی یرمان سے امید تھی کہ عائلہ کا خیال وہ اب خوُد سے بڑھ کر رکھنے والا تھا۔

"سر آپ اتنی جلدی کیسے جاسکتے ہیں جوائن کریں ہمیں ہم یہاں لنچ کے لئے آئے تھے آپ ہمارے ساتھ لنچ کریں گے تو ہمیں بہت خوشی ہو گی بیوی کے ساتھ تو روز ہی کرتے ہیں اج زرا اپنے سٹوڈنٹس کے ساتھ بھی کر لیں۔۔ہم آپ کو بور نہیں ہونے دیں گے۔۔۔۔"دیدم کی دوستوں میں سے ایک لڑکی کی آواز آئی تھی۔

"سوری ڈیئر سٹوڈنٹس ہم پہلے ہی لنچ کر چکے ہیں ورنہ آپ کو جوائن کرتے آپ کنٹینو کریں۔۔۔"ضامن ان کی سنے بغیر ابرش کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا ابرش اس کے ساتھ کھینچتی چلی جا رہی تھی۔

ضامن کا صرف دیدم سے چند لمحے بات کرنا ہی ابرش کو سلگا گیا تھا وہ ابرش ملک جسے ایسی باتوں سے فرق نہیں پڑتا تھا اب ضامن کو لیکر وہ اس قدر جنونی ہو چکی تھی کہ وہ کسی سے بات کرے یہ پسند نہیں تھا ابرش کو۔

حالانکہ ضامن اور اس کی بحث بھی تو اسی بات پہ ہو رہی تھی ابرش کا موڈ خراب ہوا وہ ضامن کو گھورتے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا گئی مطلب صاف تھا وہ ضامن سے ناراض ہو چکی تھی ضامن نے بھی بات کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

ہاں محبت اپنی جگہ پہ لیکن وہ بار بار ابرش کو یہ صفائیاں پیش نہیں کر سکتا تھا۔

ابرش کو ضامن کے پروفیشن کا بھی تو خیال رکھنا چاہیے کہ ضامن کو آئے اپنی سٹوڈنٹس کو ڈیل کرنا تھا پر ابرش سمجھ پاتی پھر کیا ہی بات تھی اب یہاں غلطی ضامن کی تو نہیں تھی جو وہ منہ بنا کر بیٹھ گئی تھی۔

"مجھے گھر جانا ہے بس۔۔۔" ضامن نے گاڑی دوسرے راستے کی طرف موڑی تو ابرش نے احتجاج کیا لیکن ضامن نے اس کی بات نظر انداز کر دی وہ ویسے ہی دیدم کی وجہ سے خاصے غصے میں تھا مزید ابرش کا بیچ پہ جانے سے انکار کرنا اسے بلکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

"کچھ کہا ہے میں نے آپ سے ضامن سر۔۔۔" ابرش نے ضامن کے بازو پہ مکا مارا شاید وہ ضامن کی توجہ چاہتی تھی لیکِن ضامن نے گاڑی کی سپیڈ کم کرتے ابرش کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنی گود میں شفٹ کیا ابرش تو ضامن کی بے باکی پہ سرخ ہوئی کہاں امید تھی ضامن سے ایسی بے باکی کی۔

"یہ کیا کر رہے ہیں مُجھے واپس سیٹ۔۔"

"اگر نہیں چاہتی ہیں آپ کہ میں کچھ ایسا کروں جس کا نقصان صرف آپ کو ہو تو مجھ سے باتوں میں ٹائم ویسٹ کرنے کے بجائے سکون سے بیٹھ جائیں۔۔" ابرش نے ضامن کے سینے پہ سر رکھ دیا۔۔۔

وہ غصے میں تھا ایک ضامن کا غصہ ہی تھا جو ابرش برداشت نہیں کر سکتی تھی ضامن زرا سا سختی سے بات کرتا تو وہ سہم جاتی تھی ویسے تو بڑی بولتی تھی لیکن یہ سچ تھا کہ ضامن کا غصہ اس پہ بڑا جلدی اثر کر جاتا تھا۔

"ہم گھر جاتے تو اچھا تھا۔۔!؛" ابرش کا موڈ خراب تھا اس نے کیا خاک انجوائے کرنا تھا بیچ پہ تو اس کے گھر جانا ہی بہتر سمجھا تھا لیکن ضامن اسے گھر لے کر جاتا تو پھر کیا بات تھی وہ انکار گیا کر چکا تھا۔۔۔ اب انہیں بیچ پہ ہی جانا تھا۔

"مس ملک پلیز مجھے آپ کی بولتی بند کرتے بالکل بھی برا نہیں لگے گا کیونکہ وہ میں اپنے انداز میں بند کروں گا۔۔۔لہذا اگر نہیں چاہتی ہیں کہ میں آپ کو ڈیپ کس کروں تو خاموش رہیں آپ۔۔"ضامن کی یہ دھمکی کارآمد ثابت ہوئی تھی ابرش نے مزید بولنے کی غلطی نہیں کی تھی وہ خاموشی سے ضامن کی دھڑکنوں کو سن رہی تھی۔

ضامن سکون سے ڈرائیور کر رہا تھا ابرش اُس لڑکی کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی آخر وہ کیسے ضامن کے بارے میں اتنا کچھ جانتی تھی اور تو اور اُس کی دوستیں بھی جانتی تھیں یہاں تک کہ ضامن کو اُس کا نام بھی پتہ تھا اب یہ ساری باتیں تو اتفاق نہیں ہو سکتی تھیں۔

ضامن کا سکون ابرش سے ہضم نہیں ہوا تو اس نے ضامن کی شرٹ کا بٹن کھولتے اس کی شہ رگ پہ ہونٹ رکھ دیئے ضامن نے ایک جھٹکے سے گاڑی

روکی تھی ابرش کے نوکیلے دانت اس کی گردن پہ اپنی مہر لگا چکے تھے لیکن ضامن کی رومانٹک رگ پھڑ پھڑا چکی تھی برا نہیں تھا کہ وہ کار رومانس کرتے

۔

"لگتا ہے آپ مس کر رہی ہیں ہمارے رومانس کو۔۔" اس کے گلابی ہونٹوں پہ اپنی انگلی مسلتے وہ ابرش کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ابرش نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا جذبات میں پنگا تو لے لیا تھا لیکن اب لگ رہا تھا کہ اس نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔

"نہیں نہیں سر آپ نے گاڑی کیوں روک دی۔۔۔" ابرش ضامن کے بازوؤں میں مچلی تھی لیکن گرفت سے رہائی ممکن نہیں تھی وہ اس کے پھڑ پھڑاتے وجودِ کو خود میں قید کر چکا تھا۔

"میں گاڑی جس کام کے لئے روکی ہے آپ کو بخوبی معلوم ہو جائے تو ابھی تھوری دیر تک وایفی۔۔۔" وہ اس کے ہونٹوں کو قید کر گیا ان کی گاڑی سائیڈ پہ کھڑی تھی پاس ہی سڑک پہ ٹریفک کی روانی جاری تھی ضامن کی گاڑی کے شیشے بلیک تھے باہر سے ہوئی انہیں نہیں دیکھ سکتا تھا مگر ضامن کی یہ حرکت وہ بھی گاڑی میں ابرش سے سہن نہیں ہوئی تھی وہ کیوں بھول رہا تھا کہ وہ دونوں اپنے بیڈ روم میں نہیں بلکے گاری میں بیٹھے تھے۔

اسے اپنے ہونٹوں پہ شدید جلن محسوس ہوئی جب جب ضامن غصے میں ہوتا وہ آیسے ہی ابرش کے ہونٹوں پہ شدت دکھاتا تھا ابرش چاہنے کے باوجود بھی روک نہیں پاتی اسے بس اس کا لمس سہن کرتی جس میں گزرتے لمحے کے ساتھ شدت بڑھتی ہی جاتی تھی۔۔۔۔

"یہ ہونٹ کچھ زیادہ ہی گستاخیاں کرنے لگے ہیں۔۔۔"ضامن ابرش کے ہونٹوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلا رہا تھا ابرش نے ضامن سے دور ہونا چاہا لیکن ضامن نے اُسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا وہ اسے اپنے سینے سے لگاتے اس کی گردن پہ ہونٹ رکھ چکا تھا۔

"ہم جا رہے تھے سر۔۔۔"ابرش نے احساس دلایا مگر یہاں پرواہ کسے تھی وہ تو مدہوشی سے اس کی دودھیا گردن پہ اپنے جنون کی مہر لگاتے اس کے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں جکڑتے اس کے چہرے پہ اپنی سلگتی گرم سانسیں چھوڑتے اس کی شہ رگ پہ دانت گاڑ گیا ابرش کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی۔

ابرش کے ہونٹوں سے نکلتی سسکیاں ضامن کو مزید بھڑکا رہی تھیں وہ اس کے قریب آتا تو بے بس ہو جاتا خود پہ ضبط کرنا مشکل ہی نہیں ممکن رہتا تھا

اس وقت بھی وہ ہر چیز لحاظ بھولے اس کے نازک وجود کی گہرائیوں میں سمانے کو بے تاب تھا۔

"کیا ضرورت ہے کچھ بھی کرنے کی۔۔۔" جزبات کے عالم میں وہ بولا اور ابرش کو اپنی گود میں سیدھا کرتے وہ گاڑی و آپس گھر کی طرف موڑ چکا تھا اب درمیان یہ جو وقت تھا اس کے لئے گزارنا بہت مشکل تھا اس کے جوان جذبات اس پل جیسے اس کے پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے چکے تھے۔

سکون مقابل کی قربت میں ہی ملنا تھا گاڑی کی رفتار وہ خاصی تیز کر چکا تھا تقریبا آدھے گھنٹے بعد ہی وہ دونوں گھر پہنچ چکے تھے۔

ضامن نے ابرش کو اپنی بانہوں میں اٹھالیا اور روم کی طرف قدم بڑھائے ابرش کو اگر اندازہ نہیں تھا ضامن اس کے ایک چھوٹے سے ایکٹ سے اتنا

بے قرار ہو جائے گا کہ کہیں بھی جانے کا ارادہ کینسل کرتے وہ اسے بیڈ رُوم میں لے آئے گا۔

ضامن اس کو سینے سے لگائے آندر آیا ابرش کی نازکی اسے اپنے سینے پہ محسوس ہوئی تو جذبات مذید بھڑکے تھے۔

"سر ہم نے شاپنگ۔۔۔!" ضامن نے اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھ دی اس پل وہ کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا تھا اس پل بس اسے ابرش اپنے قریب چاہیے تھی اوُر وہ بس اس کا ہو کر رہ جانا چاہتا تھا۔

ابرش نے جھرجھری سی اس پل ضامن کے بے لگام ہوتے جذبات دیکھتے اس کو اپنے پورے وجود میں سرد لہر سرایت کرتی محسوس ہوئی تھی ضامن نے اس کے نازک وجود کو نرمی سے بیڈ پہ لٹایا اور خوُد اس کے قدموں میں بیٹھ گیا ابرش سانس روک گئی ضامن ابرش کے قدموں میں بیٹھا اُس کے

پاؤں میں موجود سینڈل کو نرمی سے اتارتے اس کی پنڈلیوں پہ اپنا لمس چھوڑتا کہ ابرش نے آپنا پاؤں کھینچ لیا وہ یہ تو کبھی نہیں چاہتی تھی کہ ضامن اس کے پاؤں کے قریب بیٹھے۔

"کیا کر رہے ہیں۔۔۔!؛" ضامن کے لمس سے ابرش کو گدگدی ہوئی جبکہ ضامن اٹھتے ڈریسنگ ٹیبل سے ایک باکس اٹھاتے ابرش کے قریب بیٹھا جو اب خود بھی اٹھتے بیٹھ چکی تھی۔

"آپ کا گفٹ۔۔۔!؛" اس نے خوبصورت سی نفیس سی پائل نکالتے ابرش کے سامنے کی جیسے پوچھنا چاہا رہا ہو اجازت ہے آپ کو پہنا دوں۔

ابرش کو ضامن سے ایسے کسی گفٹ کی توقع نہیں تھی وہ بھی پائل جو بہت خوبصورت تھی اس کے لیے تحفہ اس لیے بھی خاص تھا کہ یہ گفٹ ابرش کو ضامن دے رہا تھا ضامن نے ابرش کا پاؤں پکڑتے اپنی گود میں رکھا اور

ابرش کو پائل پہنائی جو اس کے دودھیا سفید پاؤں میں خوب پھچ رہی تھی کہ جھکتے ضامن نے اس پائل پہ اپنا سلگتا لمس چھوڑا۔

ابرش بیڈ شیٹ مٹھیوں میں جکڑ گئی ضامن اسے پیچھے لٹائے اس پہ گھٹا بنتے چھایا تھا باہر موسم بہت سہانا تھا آسمان پہ یکدم سے بادلوں نے ڈھیرے جمائے جولائی اوَر اگست مون سون کے مہینوں میں کبھی بھی بادل برسنے شروع ہو جاتے تھے۔

اور آج تو ضامن کا بھی بن بادل برسات کی طرح برسنے کا اِرادہ تھا وہ ابرش کی کلائیوں کو نرمی سے سہلا رہا تھا۔

ابرش ضامن کے لمس کے سحر میں جکڑ رہی تھی جو اس کے ڈریس کے فرنٹ بٹنس کھولتے اس کی گردن پہ اپنے ہونٹوں کی مہریں ثبت کر رہا تھا

ابرش اس کی سلگتی سانسوں کو اپنی دھڑکنوں پہ محسوس کرتے خود میں سمٹی تھی۔

"یور آر ویری بیوٹیفل۔۔۔" وہ جذبات کی رو میں بولتا ابرش کی شرٹ کندھوں سے سرکاتے اپنے جنون کی مہریں اس کے دودھیا کندھوں پہ لگا رہا تھا ابرش اب تو اعتراض بھی نہیں کر سکتی تھی۔

اس وقت وہ ہاسپٹل روم میں نہیں بلکے بیڈ روم میں تھے پہلے بھی تو ابرش نے یہ سوال اُٹھایا کہ وہ لوگ اپنے بیڈ روم کی نہیں ہیں۔

"سر مجھے۔۔۔ چینج کرنا ہے۔۔۔!؛" ابرش کے ہونٹوں سے لفظ ٹوٹ پھوٹ کر ادا ہوئے ضامن اس کی شرٹ سرکاتے اس کی دھڑکنوں کو نازک پردے کی قید سے بھی آزاد کر چکا تھا ابرش نے سرخ پڑتے کروٹ بدل لی

اس پل ضامن سے اتنی جھجک سی ہوئی تھی لیکن ضامن تو جیسے سب بھولے دیوانوں کی طرح اس کو خود میں قید کرنا چاہتا تھا۔

"ٹائم ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے جانم۔۔ یہ کام میں خوُد بھی کر سکتا ہوں جانتی ہیں اوُر آدھے سے زیادہ تو کر چکا ہوں سو مُجھے تنگ مت کریں آپ۔۔۔" یرمان اس کے کالر بون پہ جھکتے ہونٹوں کی جنون خیزیاں رقم کرتے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا جو اس پل خود میں سمٹ سے گئی تھی۔

"آپ آپ تنگ کر رہے ہیں َ۔۔۔" ابرش نے اجتجاج کیا ضامن کے عنابی ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا وہ اس کے ہونٹوں کو قید کر گیا۔

ضامن اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں دباتے نرمی سے ابرش کی سانسوں کو قطرہ قطرہ خوُد میں انڈھیل رہا تھا ابرش نے ضامن کی شرٹ کے

کالر کو مٹھیوں میں دبوچا اس کی سانس رکنے لگی تھی لیکِن ضامن کو کہاں فرق پڑ رہا تھا وہ تو بس ان سانسوں کو پی رہا تھا جو اس کی طلب تھی۔

جن کا وہ عادی ہوتا جا رہا تھا ابرش کی عادت ہو چکی تھی اسے لگ رہا تھا کہ آگر ابرش ایک پل کے لئے بھی اس سے دور ہوئی تو اس کی سانسیں رک جائیں گی۔

"اہہہہ۔۔۔" ضامن کی بڑھتی شدت پہ ابرش کے ہونٹوں سے سسکیاں نکل رہی تھی جتنا وہ ضامن کو خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ جنونی ہوتا جا رہا تھا ابرش کی سانسیں رکتی محسوس کی تو وہ پیچھے ہوا ابرش نے کھانستے اپنے سینے پہ ہاتھ رکھا ضامن سے اتنی شدت کی توقع نہیں تھی اُسے

۔

وہ کہاں اس کی مزاحمت کو کسی کھاتے میں لایا تھا بس اپنی کرتا اس کی ہر آتی جاتی سانس کو جیسے پی جانا چاہتا تھا ضامن ابرش کی حالت دیکھتا تھوڑا ملامت کرنے لگا خود کو کہ آخر کیوں دکھائی اس نے اتنی شدت۔

"جانم۔۔۔"اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے نرمی سے اس کے رخساروں کو سہلایا ابرش نے غصیلی نگاہ اس پہ ڈالی وہ مسکرایا تھا۔۔۔

.....

مایا کو یرمان کے فارم ہاؤس میں ایک کمرے میں بند کیا گیا تھا باہر بس ایک ملازمہ تھی جو اس کی نگرانی کے لیے رکھی گئی تھی ورنہ یہاں سارا ملازمین کا سٹاف میل تھا یرمان کبھی کبھار فارم ہاؤس کا چکر لگاتا تھا۔

مایا نے بھرپور کوشش کی یہاں سے فرار ہونے کی لیکن ناکام رہی دروازہ باہر سے لاکڈ تھا یرمان کا سوچتے اسے ٹھنڈے پسینے آرہے تھے کاش کہ یرمان کو دیکھتے ہی وہ وہاں سے ہٹ جاتی تو یرمان کے سامنے نہیں آتی یرمان کے غصے سے بخوبی واقف تھی اب نجانے کیا ہونے والا تھا اس کے ساتھ۔

جزبات میں عائلہ کو کڈنیپ کروانے کا قدم تو اٹھالیا تھا اب شدید پریشانی سے آن گھیرا تھا وہ کمرے میں ادھر اُدھر چکر کاٹ رہی تھی دو دن سے وہ یہاں تھی یہ تو آچھا تھا کہ مام ڈیڈ نہیں تھے ورنہ بہت پرابلم بن جاتی۔

آہل سے بھی ناراضگی چل رہی تھی پچھلی بار کی ہوئی تلخ کلامی کے بعد وہ مایا سے ملا ہی نہیں ہاں معافی مایا مانگ چکی تھی اور وہ معاف بھی کر چکا تھا لیکن پہلے جیسا کچھ نہیں رہا تھا ان کے درمیان۔

"یا اللہ یرمان بیوی میں اتنا الجھا رہے کہ اُسے یہاں آنے کا ٹائم ہی نہیں ملے۔۔۔"مایا دل ہی دل میں دعا گو تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ یرمان اس کے ساتھ کچھ برا کرے۔

"یرمان کیوں میرا نہیں ہو سکا۔۔"یہ شکوہ بے ساختہ ہونٹوں سے پھسلا تھا اُس یرمان کی دیوانگی بے چین فکر مندی سب اُس عائلہ کے لیے تھا وہ کتنا پریشان ہوا عائلہ کے لیے کبھی مایا سوچتی تھی کہ یرمان اس سے محبت کرتا ہے لیکن ایسا نہیں تھا یہ مایا کی خوش فہمی تھی وہ تو صرف دوستی نبھا رہا تھا حد سے آگے تو مایا بڑھی تھی جس نے اُسے اپنا سب کچھ مان لیا اور آج خالی ہاتھ تھی۔۔

وہ دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی ملگجے سے حلیے میں ڈریس وہ ہی دونوں والا پرانا ہی تھا جو پہن کر فارم ہاؤس گئی تھی اور آنکھیں بھی رونے کی وجہ سے سوجھ چکی تھیں۔

فون پاس ہوتا تو کسی سے رابطہ کر لیتی یرمان سے بات کر لیتی لیکن یہاں تو وہ قید ہو چکی تھی۔

"مجھے یہاں بیٹھے رہنے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہو گا۔۔"مایا دل میں سوچنے لگی یرمان اگر ایک مہینے تک بھی نہیں آیا تو کیا وہ یرمان کے انتظار میں ادھر بیٹھی رہے گی نہیں یہ تو نہیں کر سکتی تھی وہ۔۔

اس نے سوچ لیا اب جب وہ عورت اسے کھانا دینے آئے گی اس کے ساتھ ہی بات کرے گی کیا پتہ وہ عورت ہو کر اس کی بات سمجھ جائے۔

دوسری طرف یرمان ملک کی گاڑی فارم ہاؤس میں انٹر ہوئی تو چہرے کے تنے نقوش مذید تن گئے مایا کی وجہ سے عائلہ اس کی شکل دیکھنے کی بھی روادار نہیں تھی وہ یرمان سے دور رہنا چاہتی تھی کل تک کیسے ان کے درمیان سب کچھ آچھا تھا لیکِن آج۔

آج مایا کی وجہ سے عائلہ یرمان سے بد گمان ہو چکی تھی ایسی کیا بکواس کی تھی مایا نے عائلہ سے یرمان جتنا سوچتا اتنا الجھتا ڈیڈ نے کہا بھی کہ وہ مسلہ سلجھنا ہے عفت ملک کے بارے میں پتہ کرنا ہے کہ اریبہ واقعی میں سچ بول رہی ہے یا پھر معاملہ کچھ آور ہے لیکن یرمان اُن سے ایکسکیوز کر کے فارم ہاؤس آیا تھا صرف اور صرف عائلہ کے لیے۔

عائلہ کو اس کنڈیشن میں وہ کسی قسم کی ٹینشن نہیں دے سکتا تھا جانتا تھا مایا کو سوچتے وہ اپنی طعیبت خراب کر لے گی مایا سے بات کرنا بہت ضروری تھا۔

مایا کو آج وہ بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا تقریباً ایک گھنٹہ لگا تھا اسے فارم ہاؤس میں پہنچے میں ملازمین نے اسے سلام کیا وہ سیدھا اندر آیا۔

"ایوری تھنگ اوکے۔۔۔؟" اس نے ملازمہ سے پوچھا جو مایا کے لیے ہائیر کی ہوئی تھی۔

"یس سر وہ بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔" یرمان آگے بڑھ گیا اس وقت وہ بلیو جینز پہ وائٹ ٹی شرٹ میں ملبوس ہاتھوں کو جینز کی جیبوں میں پھنسائے سنجیدہ سا آگے بڑھا تھا دروازے کو فنگر سے ان لاک کیا اور اندر آیا مایا تیزی سے کھڑی ہوئی یرمان ملک کو دیکھ کر اس کے دل کو کچھ ہوا یرمان کا غصہ عائلہ کی حالت سب اس کے سامنے تھی۔

یرمان اب اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا وہ یرمان کے جارحانہ تیوروں سے گھبراتے پیچھے دیوار میں سمانے لگی جب یرمان نے ایک ہی جسارت میں اسے اپنے سامنے کیا اور مایا نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔

"یوں آنکھیں بند کر کے تمھیں لگتا ہے تم بچ جاؤ گی تو یہ تمھاری بہت بڑی غلط فہمی ہے مایا مجھے سب سچ سچ بتاؤ کیا بکواس کی ہے تم عائلہ سے ورنہ تمھیں شوٹ کرتے مجھے ایک سکینڈ نہیں لگے گا۔۔" وہ دھاڑا مایا کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے اس نے بے یقینی سے یرمان ملک کو دیکھا۔

جیسے اسے یقین نہیں آیا کہ یرمان اتنی سی بات پہ اسے شوٹ کرنے کی بات کر سکتا ہے یرمان نے مایا کے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں جکڑا تھا وہ سسکتے اس کی گرفت سے نکلنے کے لیے مچلنے لگی مگر یرمان ملک کی گرفت تھی اتنی ہلکی

کیسے ہو سکتی تھی یرمان نے جھٹکے سے اسے زمین پہ پھینکا وہ اوندھے منہ فرش پہ گری تھی۔۔

اس کی خاموشی یرمان کے طیش میں اضافہ کر رہی تھی اور مایا جو پہلے یرمان کے آنے کی دعا مانگتی تھی اُسے سامنے دیکھ کر اس نے خود کے یہاں سے غائب ہونے کی دعا کی تھی۔

اتنی شرمندگی ہو رہی تھی یرمان کا رویہ اور سب سے بڑھ کر وہ یہ سب کچھ عائلہ کے لئے کر رہا تھا یہ بات برداشت کرنی اس کے مشکل تھی۔

"جواب دو مجھے۔۔۔" یرمان ملک اس پہ جھکا تھا اور مایا کو سمجھ نہیں آئی وہ کیا بتائے اور کیا نہیں بتائے جو اس نے سوچا تھا ویسا تو کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔۔۔

"میں نے کچھ۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔ یرمان۔۔۔۔" وہ مکر گئی یرمان کے سامنے آیسا کوئی اعتراف وہ نہیں کرنا چاہتی تھی جس سے یرمان کے دل میں عائلہ کی محبت بڑھے۔

"واٹ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں سب جانتا ہوں اُس لڑکے کو پیسے تم نے دیئے عائلہ کو کڈنیپ کروانے کے اُس کے ساتھ تو جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے تمھارے ساتھ جو ہو گا وہ تم ہمیشہ یاد رکھو گی مجھے بس یہ بتاؤ کہ عائلہ سے تم نے کیا کہا ہے جو وہ میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی ہے کیا بکواس کی ہے تم نے عائلہ سے۔۔۔ مایا مُجھے غصہ دلانے کی کوشش مت کرو تمھارا فرار یہاں سے ناممکن ہے جب تک میں خوُد تمھیں یہاں سے نکلنے کا نہ کہہ دوں۔۔۔ تو فضول میں وقت ضائع کرنے کے بجائے مجھے میرے

سوال کا جواب دو۔۔۔!؛"وہ غرایا مایا کی نوٹنکی وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا سر پہلے ہی درد سے پھٹ رہا تھا۔

عائلہ کا روئیہ جیسے اس کے آندر بھڑ بھڑے سے بھر گیا تھا وہ عائلہ کی آنکھوں میں خود کے لیے اجنبیت نہیں دیکھ سکتا تھا عائلہ کو روم میں چھوڑتے وہ اُسے ریسٹ کرنے کا کہتے خود چلا آیا یہاں۔

حالانکہ جانتا تھا کہ ایسے نازک وقت میں عائلہ کو اس کی ضرورت تھی اور وہ یہاں بیٹھا اس لڑکی سے الجھ رہا تھا جس سے الجھنے کا اسے کوئی فایدہ نہیں تھا لیکن عائلہ کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے یرمان کچھ بھی کر سکتا تھا۔

"میں نے کچھ نہیں کہا۔۔۔ایون میری تو بات بھی نہیں۔۔۔ہوئی عائلہ سے۔۔۔میں نے بس۔۔۔عائلہ کو اُس لڑکے ساتھ۔۔۔دیکھا تو اُن کا پیچھا

کیا۔۔۔ کیونکہ میں سچ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ کہیں عائلہ تمھیں دھوکا تو نہیں دے رہی۔۔۔ اور یہ سچ تھا یرمان۔۔۔ وہ اُس لڑکے۔۔۔"

"چٹاخ!!" اس کے لفظ حلق میں ہی آٹک گئے جب ایک زوردار تھپڑ اس کے رخساروں پہ پڑا جس کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ عائلہ کو اپنے رخسار تپتے محسوس ہوئے یرمان ملک کو اچھے سے اندازہ ہو گیا تھا مایا یہ سب کیوں کہہ رہی تھی یقیناً اس نے عائلہ سے بھی ایسی ہی بکواس کی ہوئی تھی۔

"یرمان تم نے مجھ پہ ہاتھ آٹھایا۔۔۔" وہ اپنے رخساروں پہ ہاتھ رکھتے بے یقینی سے بولی اس کے رخساروں پہ بہتے آنسو اس کی ٹھوڑی سے نیچے گر رہے تھے لیکن جو تھپڑ یرمان سے کھا چکی تھی اس کا دل جیسے پھٹنے کو تھا۔

کہاں تھا کہ کبھی زندگی میں ایسا موقع بھی آئے گا کہ یرمان ملک اس پہ ہاتھ اٹھائے گا وہ بھی عائلہ کے لیے۔۔۔جو مایا کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھی۔۔

"ہاں میں نے مارا تمھیں تھپڑ۔۔۔اور ایسے کئی تھپڑ تمھیں ماروں گا جب تک تم مجھے سوالوں کے جواب نہیں دو گی وہ بھی بالکل سچ۔۔۔جیسے مجھے عائلہ سے بدگمان کرنے کی کوشش کر رہی تھی ویسے ہی عائلہ کو بھی مجھ سے بدگمان کرنے کے لیے بکواس کی ہو گی تم نے یقیناً۔۔۔"وہ مایا کی طرف دیکھتا غرایا تھا مایا نے نفی میں سر ہلایا۔

"وہ آپ سے بدگمان اس لیے ہے کہ وہ اپنے پلان میں کامیاب نہیں ہو سکی۔۔۔وہ اپنے عاشق۔۔۔"

"مایا۔۔!؛" یرمان نے دوبارہ ہاتھ اٹھایا تھا لیکِن اس بار وہ مایا کو تھپڑ نہیں مار سکا تھا.

"یہی سچ ہے۔۔۔" وہ اتنی کریٹیکل حالت میں بھی اپنی زبان کھولنے کے لئے تیار نہیں تھی اسے بس اتنا پتہ تھا کہ یرمان آگر اس کا نہیں تو عائلہ کا بھی نہیں ہو سکتا ہے۔۔

"بکواس کر رہی ہو تم۔۔ اب تم دیکھو میں کیا کرتا ہوں تمھارے ساتھ تم نرمی کے قابل ہی نہیں ہو۔۔۔" یرمان نے اُسے بازوؤں سے پکڑتے گھسٹا تو مایا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں وہ کیا کرنے والا تھا۔

"ہاں پہنچ جاؤ تم یہاں۔۔ اور جو انتظامات میں نے کرنے کا کہا تھا وہ گئے ہیں ناں۔۔۔!؛" وہ کسی سے فون پہ بات کر رہا تھا آگے سے نجانے کیا جواب ملا کہ اس نے فون ہی کاٹ دیا اور شعلہ بار سلگتی نظروں سے مایا کو گھورنے لگا وہ

اس کی سرد نظروں سے اوجھل ہو جانا چاہتی تھی کیا کرنے والا تھا یرمان ملک وہ بالکل بھی نہیں جانتی تھی لیکن یرمان کے ارادے اسے بالکل نیک نیک نہیں لگ رہے تھے۔

"تم نے میری بیوی کے ساتھ یہ سب کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے مایا۔۔۔ میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں لیکن یہ نہیں۔۔" یرمان نے ایک جھٹکے سے اسے پیچھے پھینکا وہ کسک کر رہ گئی۔

اتنی تکلیف وجود میں اٹھتے درد سے نہیں ہوئی تھی جتنی تکلیف یرمان ملک کے لفظوں سے ہوئی تھی۔

"میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔" وہ اپنے مؤقف پہ قائم تھی وہ ماننے کے لئے تیار ہی نہیں تھی کہ جو کچھ ہؤا وہ اس کی پلاننگ تھی بلکے وہ تو اس واقعے کو

کوئی اور ہی رنگ دینا چاہتی تھی۔ مگر یہ نہیں جانتی تھی یرمان ملک کو خود سے زیادہ عائلہ پہ بھروسہ تھا مایا کی کسی چال کا شکار وہ نہیں بننے والا تھا۔

"تم نے یہ سب کیا ہے اور کتنی ڈھیٹ ہو اتنا سب کر کے بھی مکر رہی ہو کہ میں نے کچھ نہیں کیا ہے شکر کرو کہ عائلہ ٹھیک ہے ورنہ اگر عائلہ جو کچھ ہو جاتا تو پھر تم سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میں تمھارے ساتھ کیا کرتا۔۔۔وہ میری زندگی ہے میری محبت میری چاہت میری بیوی۔۔۔" یرمان کے لہجے میں محبت سمٹ آئی عائلہ کا نام لیتے۔

مایا نے آنکھیں رگڑی تھیں وہ خواہش مند تھی ان ہونٹوں سے کبھی اتنی محبت سے اس کا نام بھی ادا ہو لیکن خواہش کہاں پوری ہوتی ہیں ہمیشہ ادھوری رہتی ہیں اور ادھوری خواہشوں کا بوجھ اٹھاتے انسان تھک جاتا ہے

"مُجھے کیوں بتا رہے ہیں۔۔۔!؛"مایا نے نظریں چرا لی وہ طنزیہ ہنسا جانتا تھا وہ برداشت نہیں کر سکے گی اس کی باتیں۔۔۔

"تاکہ تمھارے دل جو غلط فہمیاں ہیں وہ تم نکال دو۔۔۔تم میری محبت کبھی نہیں رہی ہو مایا۔۔۔"وہ کچھ لمحے کے لیے خاموش ہوا۔

"محبت نہیں رہی ہوں تو جو میرے قریب آتے تھے وہ کیا تھا تم نے مُجھے کبھی یہ احساس کیوں نہیں دلایا کہ تم مجھے صرف دوست سمجھتے ہو اس سے زیادہ کچھ نہیں مجھے بتاتے میں اپنے قدم روک لیتی۔۔۔لیکن نہیں تب تو مجھ سے دل بہلاتے۔۔"

"مایا بکواس بند کرو۔۔۔"وہ بلبلایا تھا مایا کی باتیں جیسے دل میں خنجر کی طرح پیوست ہوئی تھیں دل میں۔

"بکواس نہیں ہے یہ سچ ہے یرمان۔۔۔ تم جب جب مجھے سیپشل فیل کرواتے مجھے لگتا تمھارے دل میں میرے لیے کچھ ہے میں سوچتی تھی ہماری شادی ہو گی میں تمھاری بیوی بنوں گی۔۔۔" وہ تلخی سے اپنے آنسوؤں کو اندر دھکیل چکی تھی۔۔۔

"تا کہ تم میری بیوی بن کر ملک مینشن اور پورے بزنس امپائر کی اونر بن سکو یہ سوچیں تُمھارے دماغ میں تھیں مایا تمھیں مجھ سے محبّت کبھی نہیں ہوئی یہ تو میری دولت تھی جس تمھیں میری طرف کھینچتی تھی ورنہ سچی محبت کیا ہوتی ہے تم اس لفظ سے بھی آشنا نہیں ہو۔۔۔ محبتیں قربانیاں مانگتی ہیں محبت میں اپنی خوشی سے زیادہ دوسرے کی خوشی کو ترجیح دی جاتی ہے لیکن تم نے کیا کیا۔۔۔" وہ مایا سے فاصلے پہ کھڑا تھا مایا اس کی طرف دیکھ رہی تھی لیکن یرمان مایا کی طرف دیکھنے کے بجائے سامنے دیوار کو گھور رہا تھا۔

"تمھیں لگتا ہے میں تمھاری دولت کے پیچھے تھی۔۔۔!؛" وہ یرمان کے اتنے ٹھیک سے اندازہ لگانے پہ پل بھر کو گھبرا گئی تھی مام ڈیڈ بھی تو یہی چاہتے تھے قیوم ملک کی بہو بنے ان کی بیٹی تاکہ قیوم ملک کے ساتھ اُن کے بزنس روابط مذید مضبوط ہو جائیں یرمان یہ سب جانتا تھا۔

"ہاں یہ دولت کی کشش تھی محبت نہیں۔۔۔ اوُر تمھیں پتہ ہے سچی محبت روح سے کی جاتی ہے جو میں نے کی ہے عائلہ یرمان ملک سے۔۔۔" وہ عائلہ کو سوچتے مسکرایا تھا جب جب عائلہ کے بارے میں سوچتا لبوں میں مسکراہٹ آتی تھی۔۔۔

"سر باہر کوئی آہل صاحب آئے ہیں آپ کا پوچھ رہے ہیں اُنہیں کیا کہوں۔۔۔" میڈ اندر آئی اوُر یرمان سے کہنے لگی جبکہ آہل کی آمد کا سنتے مایا نے بے ساختہ یرمان کو دیکھا بھلا آہل یہاں کیا کر رہا تھا۔

"اسے اندر بلاؤ۔۔۔" یرمان نے اپنی بیرڈ پہ ہاتھ پھیرا جو وہ کرنے والا تھا نجانے اس کا کیا رزلٹ نکلتا لیکِن اسے یہی سب سے بیسٹ سلوشن لگا تھا۔

"آپ نے آہل کو یہاں بلایا؟؟" مایا باہر جانے لگی اسے آہل سے ملنا تھا لیکِن یرمان نے اسے روک دیا۔

"پانچ منٹس بعد تمھارا نکاح ہے آہل کے ساتھ۔۔ اوَر خبردار جو کوئی ہوشیاری دکھائی تو نتائج کی زمہ دار تم خود ہو گی سمجھی۔۔" یہ الفاظ تھے یا کوئی دھماکا مایا اوَر آہل کا نکاح نہیں وہ یہ کیسے کر سکتی تھی مام کو پتہ چلتا تو پھر کیا ہوتا مام تو شدید نفرت کرتی تھیں آہل سے۔

"آپ حواسوں میں تو ہیں یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ ایسا نہیں ہو سکتا ہے آہل اور میں۔۔ ہمارا نکاح۔۔۔ نہیں نہیں یہ نہیں ہو سکتا ہے۔۔۔" مایا نے اپنے

بال جھنجھوڑ ڈالے وہ نہیں کر سکتی تھی یہ نکاح یرمان کو سوچا یرمان ملک کو چاہا تھا کیسے یرمان کی جگہ کسی اور کو دے سکتی تھی یہ ممکن ہی نہیں تھا۔

"ہو گا یہ نکاح مایا اور پانچ منٹس بعد ہو گا یہ نکاح تم انکار کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہو۔۔یاد رکھو تم اس وقت میری مجرم بن کر کھڑی ہو۔۔"مایا سے اسے ایسے ہی جواب کی توقع تھی وہ جانتا تھا اتنی آسانی سے یہ لڑکی کبھی نہیں ماننے گی اس نکاح کے لئے۔۔۔

"نہیں میں نہیں کروں گی تم جو مرضی کر لو یرمان میں آہل سے نکاح نہیں کروں گی یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔۔۔"مایا کے یہ الفاظ آندر آتے آہل نے بھی سنے تھے وہ مٹھیاں بھینچ گیا اگر یرمان ملک نے اسے دھمکی نہیں دی ہوتی تو وہ شاید کبھی نہیں آتا مایا سے نکاح کرنے کے لیے۔

"تم نہیں جانتی ہو تمھاری بچت ہو رہی ہے اس نکاح کی وجہ سے ورنہ اب تک تم یہاں نہیں بلکے کہیں اوٗر ہوتی اوٗر ساری زندگی وہیں پڑی رہتی۔۔" یرمان ملک اپنے مجرموں کو آسانی سے معاف نہیں کرتا تھا اوٗر یہاں تو سامنے کھڑی لڑکی نے اس کی بیوی کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کی تھی۔

"کیا مطلب ہے تمھارا یرمان۔۔۔" وہ گھبرائی یرمان کے تیور دیکھ کر اسے کچھ ہوا تھا وہ مسلسل انکار تو کر رہی تھی لیکن دل میں جو وبال اٹھ رہے تھے وہ ہی جانتی تھی۔

"مولوی صاحب آ چکے ہیں چپ چاپ خاموشی سے تین بار قبول ہے قبول بول دینا ورنہ بہت برا ہو گا۔۔۔" وہ باہر نکل گیا مایا نے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپایا اوٗر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

آہل بھی باہر نکل گیا تھا کچھ ہی دیر میں مولوی صاحب اس کے سامنے بیٹھے تھے یرمان کی دی گئی دھمکی کا اثر تھا وہ خوُد پہ ضبط کرتے اپنی رضامندی دے چکی تھی کچھ ہی لمحوں کا کھیل تھا وہ مایا آہل زمان بن چکی تھی۔۔

آہل کے دل میں اس کے لئے جذبات تھے یا نہیں وہ ہر گز نہیں جانتی تھی ہاں لیکن اس کے دل میں آہل کے لیے کچھ نہیں تھا وہ یہاں آیا ہی کیوں یہ سوُال اس کے دل میں مچل رہا تھا لیکن جواب نہیں مل رہا تھا وہ وہیں بیٹھی تھی یرمان اوُر آہل میں کوئی ابھی تک آندر نہیں آیا تھا۔

یرمان کبھی ملا ہی نہیں آہل سے نہ وہ آہل کے بارے میں جانتا تھا تھا کچھ پھر یرمان نے اُسے یہاں کیسے بلایا اور آہل تو جیسے پہلے تیار بیٹھا تھا نکاح کے لیے ۔۔۔وہ سوچتے سوچتے الجھی تھی اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھنے لگی جن میں یرمان ملک کا ساتھ شاید لکھا ہی نہیں ہوا تھا۔

"نہیں رہوں گی میں آہل کے ساتھ۔۔۔" وہ اپنے آنسو صاف کرتے دل ہی دل میں پکا ارادہ کر چکی تھی وہ آہل سے یہ نکاح ختم کرنے کی بات کرے گی۔

.....

آہل اور یرمان دونوں باہر لاؤنج میں بیٹھے تھے مولوی اور باقی لوگ جا چکے تھے وہ دونوں خاموش تھے آہل یرمان کی طرف سے دی گئی دھمکی کی وجہ سے یہاں آیا تھا ورنہ یہ بات تو وہ اچھے سے جانتا تھا کہ مایا کے دل میں اس کے لیے کوئی فیلنگز نہیں تھیں وہ یرمان ملک سے محبّت کرتی تھی اس نے بھی تو کبھی مایا کو بتانے کی کوشش نہیں کی ہاں جب بھی کرتا مایا اس کی باتوں کو سمجھ ہی نہیں پاتی وہ خود کسی اور کی محبت میں مبتلا تھی اسکے جذبات کیسے سمجھ پاتی۔

"مُجھے لگتا ہے تمھیں میرے اور مایا کے نکاح کا فیصلہ نہیں لینا چاہئے تھا تم نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا یرمان۔۔مایا کے دل میں تُمھارے لیے جذبات ہیں یہ تم آچھے سے جانتے ہو۔۔۔" آہل کو بار بار مایا کا بولا گیا جملہ جو اس نے انڈر داخل ہوتے سنا تھا یاد آرہا تھا۔۔

"میں نے تمھارے سامنے دو آپشن رکھے تھے تم چاہتے تو انکار کر سکتے تھے نکاح کی حامی تم نے خود بھری تھی آہل شاید مایا کی نفرت کے باوجود بھی تم اپنی محبت سے دستبردار نہیں ہو سکے کبھی۔۔۔" یرمان نے آہل کے بارے میں انفارمیشن نکلوائی تھی اور پھر آہل لے افس پہنچ گیا وہ مایا کو آزاد نہیں چھوڑ سکتا تھا جانتا تھا کہ آگر مایا کو آزاد چھوڑ دیا تو پھر سے دوبارہ وہ ایسی حرکت کرے گی۔

آہل کے سامنے جان بوجھ کر یرمان نے دو آپشن رکھے تھے کہ یا تو مایا کو بچالو اس سے نکاح کر لو یا پھر مایا کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بھول جاؤ کیونکہ جو کچھ وہ کر چکی ہے میں اسے کبھی آزاد نہیں کروں گا ہمیشہ وہیں پڑی رہے گی اور اگر یرمان کو لگا کہ اس کی یہ سزا بھی کم ہے تو میں مایا کو پولیس کے حوالے بھی کر سکتا ہوں الزام تو ویسے بھی مایا پہ ہی تھا عائلہ کی کڈنیپنگ کا۔۔

آہل ڈر گیا تھا جو بھی تھا وہ مایا سے محبت کرتا تھا جانتا تھا کہ آگر یرمان نے مایا کو پولیس کے حوالے کر دیا تو پھر مایا کی سزا پکی تھی اور آہل کی غیرت یہ گوارہ نہیں کر سکتی تھی کہ اس کی کزن اس کی محبت جیل میں رہے یہیں پہ وہ کمزور ہوا اور نکاح کے لئے راضی ہو گیا تھا۔

مایا کی نفرت اس کا کا نکاح سے انکار کرنا اب اسے پچھتاوے میں ڈال رہا تھا۔

"تمھیں لگتا ہے کہ میں مایا کو جیل میں جاتا دیکھتا اور خاموش رہتا میری محبت مجھے یہ سب کرنے کی اجازت نہیں دیتی ہے یرمان۔۔۔" وہ بے بس ہوا تھا یرمان تلخی سے مسکرایا تھا اس کی محبت کے ساتھ بھی اتنا برا کیا مایا نے۔

"تو پھر کیا مسلہ ہے بچ گئی ہے وہ اوُر چاہو تو اُسے ساتھ بھی لے کر جا سکتے ہو لیکن یہ یاد رکھنا کی اگر مایا نے دوبارہ میری بیوی کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔ تم محبت کرتے ہو مایا سے اس کے ساتھ رہو گے تو اُس کے دل میں بھی تمھارے لیے محبت پیدا ہو ہی جائے گی۔۔" یرمان کو معلوم تھا کہ یہ بہت مشکل تھا لیکِن نکاح کے بعد ساتھ رہتے محبت تو ہو ہی جاتی ہے۔

اس نے بھی تو عائلہ کی محبت پانے کے لیے اتنا کچھ کیا اور پھر بھی ابھی تک عائلہ مکمل بھروسہ نہیں کر پاتی تھی اس پہ ہاں لیکن پہلے کی طرح اب ان کے رشتے میں وہ اجنبیت نہیں تھی۔

"مایا شاید ہی کبھی خود کو بدلے وہ جان بوجھ کر اب مجھ سے دور بھاگے گی محبتیں بھولنا آسان نہیں ہوتا ہے یرمان انسان کی عمریں کٹ جاتی ہیں چند روز کی محبت کو بھولنے میں۔۔۔!؛" آہل مایا کو ساتھ تو لے جانے والا تھا لیکن نجانے کیا ہونے والا تھا۔

"ہاں لیکِن وہ مایا محبت نہیں کرتی تھی مجھ سے محبت میں انسان خود کا کہاں سوچتا ہے وہ مجھ سے نہیں میری دولت سے محبت کرتی تھی اور وہ مانے یا نہ مانے لیکن یہی سچ ہے کہ وہ ایک سیر اب کے پیچھے بھاگ رہی تھی اب تک۔۔۔" یرمان مایا کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا مایا کی وجہ سے

اس کے ساتھ اتنا کچھ ہو رہا تھا لیکن ان دونوں کی باتیں مایا سے شروع ہو کر مایا پہ ہی ختم ہو جاتی تھیں۔

"کاش کہ یہ بات وہ بھی سمجھ سکے۔۔۔" وہ گہرا سانس بھرتا اپنا سینہ مسلنے لگا

۔

"تم محبت اور توجہ دو گے تو وہ مجھے بھول جائے گی اسے محبت کے معنی بھی تبھی معلوم ہونگے جب تم اسے اپنی محبت کے بارے میں بتاؤ گے۔۔۔" یرمان کا سیل بجا تو اس نے سائیڈ پہ پڑا اپنا فون اٹھایا کال ڈیڈ کی تھی اب تو فجر ہونے والی تھی یقیناً ڈیڈ نے ساری رات اس کا انتظار کیا ہو گا اور اب اسے کال کر رہے ہیں شاید اس کی خیریت معلوم کرنا چاہتے تھے یرمان نکلا بھی کافی حجلت میں تھا گھر سے۔۔

"ڈیڈ کیسے ہیں آپ۔۔؟" یرمان آہل سے معذرت کرتے سائیڈ پہ ہوا اور ڈیڈ سے بات کرنے لگا۔۔

"کب تک آنے کا ارادہ ہے بیٹا عائلہ اکیلی ہے اور پھر عفت والا معاملہ بھی تم جلدی واپس آؤ بیٹا۔۔۔" وہ ساری رات یرمان کا انتظار کرتے رہے اور اب تھوڑی دیر بعد فجر کی اذان ہونے والی تھی اب انہیں زیادہ پریشانی ہوئی تو یرمان کا نمبر ملایا تاکہ بات کر سکیں معلوم کر سکیں کہ وہ کہاں ہے۔

"ڈیڈ مجھے ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔۔۔ آپ ریسٹ کریں عائلہ سو رہی ہو گی ڈاکٹر نے جو میڈیسن دی تھی اُسے نیند زیادہ آنی تھی میرے آنے تک وہ سو رہی ہو گی آپ بھی آرام کریں میں جلدی آنے کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔" وہ ڈیڈ کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا نہ ہی اُنہیں یہ بتا سکتا تھا کہ اس وقت کہاں پہ ہے وہ۔

"بیٹا آیسا بھی کیا ضروری کام کہ تمھاری پوری رات لگ گئی اب تو فجر ہونے والی ہے جلدی واپس آؤ۔۔۔" وہ اب دبی دبی آواز میں دھمکی دے رہے تھے ڈیڈ کی فکر مندی وہ سمجھ چکا تھا وہ اریبہ والے مسلے کے لیے الجھے ہوئے تھے۔

"ڈیڈ میں کہہ چکا ہوں ایک گھنٹے تک آجاؤں گا اور ویسے بھی آپ ابرش سے بات کریں وہ جو کچھ بتائے گی اُس پہ ہی ڈیپینڈ کرتا ہے آگے کیا کرنا ہے۔۔۔" یرمان زیادہ لمبی بات نہیں کر سکتا تھا وہ آہل سے بات کر رہا تھا اگر کسی اور کی کال ہوتی تو وہ شاید اگنور کر دیتا لیکن ڈیڈ کی کال وہ اگنور نہیں کر سکا اور ریسو کر لی۔۔

"یرمان بیٹا مُجھے تُمھاری پریشان ہو رہی ہے یہ معاملہ تو بعد میں بھی حل ہو سکتا ہے بیٹا عائلہ کی طعیبت رات کو ہی ٹھیک نہیں نہیں لگ رہی تھی اس

لیے آپ کو بلا رہا ہوں۔۔۔!؛" قیوم ملک یرمان کی باتوں میں چھپا طنز سمجھتے بولے۔

"ڈیڈ جلدی پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔" یرمان نے کال کٹ کر دی اور آہل کی طرف بڑھا جو اس کے انتظار میں بیٹھا تھا۔

جب یرمان نے مایا کے حوالے سے بات کی تب تو وہ انکار نہیں کر سکا لیکن اب اسے لگ رہا تھا کہ اُس وَقت اسے جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے تھا مایا کا رَوَیہ اسے ہرٹ کر رہا تھا۔

"وہ بھول گی نہیں بلکے مجھ سے چھٹکارہ پانے کی کوشش کرے گی اور جب اس کے مام ڈیڈ کو معلوم ہو گا تو مزید پرابلم بڑھے گی یرمان۔۔۔" وہ خاصا نا امید ہو چکا تھا مایا کا رَوَیہ دیکھ کر۔

"تو یہ تو تم پہ ہے کہ تم کیسے اسے اپنی طرف مائل کرتے ہو آہل محبت کرتے ہو تو ثابت بھی کرو یہ کیسی محبت ہے تمھاری پہلے ہی امتحان میں تُمھارے قدم لڑکھڑا گئے ہیں آیسا تو نہیں چلے گا۔۔۔" یرمان نے طنز کیا وہ خاموش رہا

۔

"یکطرفہ محبت میں سکون نصیب نہیں ہوتا ہے بس خواری ہوتی ہے مُجھے لگتا ہے میں اپنا بیسٹ بھی دے دوں تو پھر بھی مایا کے دل میں میرے لیے محبت پیدا نہیں ہو گی اس کا رویہ دیکھ چکے ہو تم۔۔۔" آہل نے پیشانی مسلی تھی۔

"یکطرفہ محبت کو دو طرفہ محبت میں تبدیل کیا جا سکتا ہے آہل میں بھی تو محبت کرتا ہوں اپنی بیوی سے جو پہلے میری شکل دینے کی روادار نہیں تھی لیکِن اب وہ مجھ سے محبت کرتی ہے میں بہت خوش ہوں تمھیں۔ معلوم ہے

اگر مایا کی جگہ کوئی اور ہوتی تو اب تک بچ نہ چکی ہوتی۔۔۔" یرمان کی باتوں پہ آہل نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"تمھاری بیوی کے دل میں پہلے سے کوئی نہیں تھا تو تمھاری محبت نے اُس کے دل میں گھر کر لیا مایا اپنے حصے کی محبت دے چکی ہے تمھیں وہ مجھ سے دور ہی بھاگے گی یرمان۔۔" وہ اپنی بات پہ قائم تھا یرمان نے دانت پیستے اسے دیکھا اور آپنا فون جیب میں ڈالا عائلہ کو دیکھنے کے لیے من مچل رہا تھا وہ مذید تاخیر نہیں کر سکتا تھا اسے اگلے کچھ ہی منٹوں میں واپس مینشن پہنچنا تھا۔

"یہ تمھارا مسلہ ہے جسے مرضی حل کرو لیکن ایک بات میں بتا رہا ہوں عائلہ کو مزید مایا نقصان نہ پہنچائے یہ یاد رکھنا۔۔۔" یرمان نے انگلی اٹھ کر وارن کیا تو وہ محض سر ہلا سکا۔

آہل آندرمایا کے پاس آیا وہ جیسے ہی آندر داخل ہوا اس کا استقبال کشن نے کیا تھا جو سیدھا اس کے ماتھے پہ جا لگا تھا وہ اپنا ماتھا سہلاتے مایا کو دیکھ رہا تھا جس کے چہرے کے پتھریلے اور تنے نقوش اسے پریشان کر گئے تھے یرمان جا چکا تھا اگر یہاں ہوتا تو شاید مایا کو سنبھال لیتا لیکن اب مایا کا غصہ آہل بچارے نے برداشت کرنا تھا۔

"کیوں آئے یہاں؟ مجھ سے نکاح کرنے کے لیے؟ میں مر بھی جاتی میرے پیچھے نہیں آنا چاہیے تھا آہل تمھیں۔۔۔ میں تم سے محبّت نہیں کرتی ہوں میں یرمان سے محبت کرتی ہوں سنا تم نے۔۔۔" وہ جان بوجھ کر آیسے لفظ لبوں سے نکال رہی تھی تاکہ آہل کو خوُد سے متنفر کر سکے۔

"مایا تمھارا ماضی جو بھی تھا مُجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے لیکن اب تم میری بیوی ہو اور تمھارے ہونٹوں سے میں مزید کسی کا نام نہ سنوں یرمان

ملک کا تو بلکل بھی نہیں ورنہ تم نہیں جانتی ہو میں کیا کرونگا مایا۔۔۔"مایا کے ہونٹوں سے نفرت بھرا اظہار سن کر وہ تلملا اٹھا مایا اب اس کی بیوی تھی کیسے برداشت کرتا وہ مایا کے ہونٹوں سے کسی اوَر کا نام وہ بھی اس یرمان ملک کا تو ہرگز نہیں۔

"کیا کروگے تم میں نے تمھاری منت سماجت نہیں کی کہ آؤ مجھ سے نکاح کرو تم نے خود کیا ہے مجھ سے نکاح سنا تم نے۔۔۔اب اسے ختم۔۔۔!؛"باقی کے لفظوں کو آہل نے ہونٹوں میں دبا لیا وہ شدت سے مایا کے ہونٹوں پہ اپنی گرفت مضبوط کرتا اس کی سانسوں کو قطرہ قطرہ خود میں انڈھیلنے لگا مایا اس کی گرفت میں تڑپ اٹھی تھی وہ اس کے سینے پہ مکے مارتے اسے خوَد سے الگ کرنے لگی لیکِن مقابل کی گرفت میں بلا کی سختی تھی وہ پوری شدت سے اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھا چکا تھا۔

کیا جانے تُو میرے ارادے

لے جاؤں گا سانسیں چرا کہ۔

دل کہہ رہا ہے گنہگار بن جا

بڑا چین ہے ان گناہوں سے آگے

میں گمشدہ سی رات ہوں

میری خوش نما صبح تم ہو۔۔۔

وہ اس کے ہونٹوں کو آزاد کرنے کے موڈ میں نہیں تھا مایا کی کوئی مزاحمت کام نہیں کر رہی تھی وہ اس کی سانسوں کو پیتے اسے پیچھے دیوار کے ساتھ پن کرتے اس کی کلائیوں کو اپنی گرفت میں لیتا اس کے نچلے ہونٹ پہ دانت گاڑ چکا تھا۔

مایاماہی بے آب کی طرح تڑپی تھی ہونٹوں پہ پھیلتی جلن کا احساس اب جیسے رگ وروپ میں سرایت کر چکی تھی وہ آہل کی گرفت سے اپنی کلائیاں آزاد کروانا چاہتی تھی پوری کوشش بھی کر رہی تھی لیکن مقابل پہ کہاں اس کی کوششوں کا اثر ہونا تھا وہ اس کی طرف سے ہوتی مزاحمت دیکھ کر مزید جنونی ہوتا اس کی سانسوں کو شدت سے پی رہا تھا۔

مایا کا ٹھنڈا پڑتا وجود دیکھ کر وہ بمشکل آپنے جزبات پہ بن باندھتے پیچھے ہوا تھا اور مایا اس کی گرفت سے ایک جھٹکے میں پیچھے ہوتی کہ آہل نے اُسے ایک بار پھر سے اپنے حصار میں لے لیا۔

"تم تم۔۔۔" مایا کے پاس جیسے لفظ ہی نہیں بچے تھے پہلی بار آہل سے اتنی جھجھک محسوس ہو رہی تھی ورنہ تو دونوں دوست تھے کوئی بھی بات کر لیتے

لیکن درمیان میں رشتہ بدل گیا تھا تو مقابل کے انداز بھی بدل چکے تھے

اب۔

"میں بہت کچھ کر سکتا ہوں مایا اس کا اندازہ تو تمھیں ہو ہی گیا ہو گا لہذا چپ چاپ میرے ساتھ چلو میرے گھر کیونکہ تمھارے نام ڈیڈ تو ہیں نہیں اور کسی دوسری جگہ میں تمھیں جانے نہیں دوں گا۔۔۔" وہ مایا کی کلائی تھامے اسے وہاں سے لے جانے لگا لیکن مایا کی مزاحمت بڑھتی ہی گئی۔

"میں نہیں جاؤں گی آپ کے گھر میں اپنے گھر جاؤں گی یہ بھول ہے تمھاری کہ نکاح ہو گیا اور اب تم مجھ پہ حق جتاو گے یہ میں کبھی نہیں ہونے دوں گی۔۔" وہ تو غرائی پہلے مقابل کی کی گئی حرکت اور اب اس کا یوں گھر جانے کی بات کرنا مایا کے لئے برداشت کرنا بہت مشکل تھا۔

"تمھیں میرے ساتھ جانا پڑے گا مایا ورنہ انکار کی صورت میں نقصان تُمھارا ہو گا۔۔" وہ بہت پیار سے نرمی سے اسے ٹریٹ کر رہا تھا لیکِن اس لڑکی پہ اس کے محبت بھرے انداز کا کوئی اثر ہوتا پھر کیا ہی بات تھی وہ تو الٹا ضد پہ آڑ چکی تھی۔

"کیا کرو گے آہل۔۔۔ میں اپنی مرضی کی مالک ہوں نہیں جاؤں گی تمھارے گھر ویسے بھی تم نے میری مجبوری کا فایدہ اٹھایا ہے مجھے پورا یقین ہے یہ نکاح کرنے کا آئیڈیا تمھارا ہو گا۔۔۔" وہ اپنے آنسو صاف کرتے تاسف سے بولی یرمان بھلا کیوں نکاح کروائے گا اس کا آہل کے ساتھ۔

"آگر میں تم سے نکاح نہیں کرتا تو یرمان ملک تمھیں پولیس کے حوالے کر دیتا اور الزام تھا کہ تم نے یرمان ملک کی بیوی کو کڈنیپ کروایا اور یرمان کی پوزیشن سے تو تم واقف ہو وہ تمھیں چھوڑتا نہیں۔۔۔" آہل مایا کی باتوں پہ

جیسے اندر سے ٹوٹ چکا تھا مایا کو کیوں اس کی محبت نظر نہیں آتی تھی مایا کا بیہو ہر ٹھیک ہوتا تو پھر کوئی مسلہ نہیں تھا بھلے وہ محبت نہ کرتی لیکن جو اس کا یہ بد تمیزی بھلا رویہ تھا وہ ہی برداشت کرنا آہل کے لیے بہت مشکل تھا۔

"نہیں یرمان نہیں کر سکتا آیسا۔۔۔"مایا بے یقینی سے آہل کو دیکھ رہی تھی جیسے یقین کرنا مشکل ہو جو آہل کہہ رہا ہے وہ سچ ہے یا جھوٹ۔

یقیناً سچ ہی تھا یرمان جیسے عائلہ کے پیچھے پاگل ہوا ہؤا تھا اسے تو یہ سب سچ ہی لگ رہا تھا۔

"یرمان نے مجھے بلیک میل کیا ورنہ مُجھے اپنی عزت نفس بہت پیاری تھی تمھاری مرضی کے بغیر میں تم سے کبھی نکاح نہیں کرتا کیا ہوتا آگر میں تم سے نکاح نہیں کرتا اور یرمان ملک تمھیں جیل بھیجوا دیتا پھر ساری زندگی

جیل میں سڑتی رہتی تم۔۔۔ چلو میرے ساتھ وقت نہیں ہے میرے پاس جو ضائع کروں۔۔۔" وہ دھاڑا تھا۔

مایا خوف سے کپکپاتے دیوار میں سمائی پہلی بار اسے آہل سے خوف محسوس ہوا تھا رشتہ بدل گیا تھا وہ بھلے نہیں مانتی لیکن یہ سچ تھا آہل اس کا شوہر تھا وہ نفی میں سر ہلانے لگی اسے آہل کے ساتھ نہیں جانا تھا کسی قیمت پہ بھی نہیں آہل کے ساتھ جانے سے بہتر تھا وہ ادھر ہی قید رہتی اس نے اس قید سے رہائی تو چاہی تھی لیکِن آہل کے ساتھ نہیں رہنا تھا اسے۔

"تم کیوں وقت ضائع کر رہی ہو مایا۔۔۔؟" غصہ پیار نرمی وہ اپنی سائیس شو کر چکا تھا لیکِن مایا نہیں مان رہی تھی وہ بے بس ہوا اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ یہ لڑکی اسے کافی ٹف ٹائم دے گی۔

محبت میں ہمیشہ سامنے والی کی مانی جاتی تھی ہاں وہ ماننے کے لیے تیار بھی تھا لیکِن بد تمیزی وہ بر داشت نہیں کر سکتا تھا۔

"مجھے نہیں جانا ہے تمھیں سمجھ نہیں آ رہی ہے میری بات زبر دستی مسلط ہونے کی کوشش کر رہے ہو تم آہل اور یقین جانو یہ سب کر کے تم میرے دل میں اپنی نفرت میں اضافہ کر رہے ہو اوٗر کچھ حاصل نہیں ہو گا تمھیں۔۔۔"وہ رو رہی تھی اپنے بالوں کو نوچتے وہ اس پل اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

"تم جا مرضی بولو مُجھے فرق نہیں پڑتا ہے مایا میری بیوی ہو تم میرے ساتھ ہی رہنا پڑے گا ورنہ میں۔۔"

"ورنہ کیا۔۔۔"

"یہ کیا کر رہے ہو تم آہل۔۔۔" ان کی بحث لمبی ہوتی کہ آہل نے آگے بڑھتے مایا کو اپنی بانہوں میں اٹھالیا وہ احتجاج کر رہی تھی لیکِن مقابل پہ اس کے احتجاج کا کیا ہی اثر ہونا تھا وہ تو ایک بار پھر سے اس کے ہونٹوں پہ جھکنے والا تھا لیکِن مایا نے چہرہ پھیر لیا تھا۔

مایا کی اس حرکت پہ آہل کو جی بھر کر غصہ آیا وہ نظر انداز کرتی تو شاید وہ برداشت کر لیتا لیکن مایا کا یہ رویہ اس کے تن بدن میں چنگاریاں سی دہکنے لگی بیوی تھی وہ آہل کی آخر مایا اس بات کو تسلیم کیوں نہیں کر رہی تھی وہ لب بھینچتے مایا کو اپنے قریب کر لیا روم سے وہ لوگ نکل آئے تھے آہل کا رخ اپنی گاڑی کی طرف تھا وہ اب زبردستی ہی سہی لیکن اسے ساتھ لے کر جانے والا تھا۔

مایا مزاحمت کر رہی تھی تھوڑی دیر پہلے جو آہل نے اسے ڈیپ کس کی وہ بھولی نہیں تھی ہونٹوں پہ ابھی تک اس کے سلگتے لبوں کا لمس محسوس ہو رہا تھا وہ یکدم سے جھکتے آہل لے کی گردن پہ زور سے دانٹ گاڑ چکی تھی اس کی گرفت جیسے ہی مایا کے گرد ہلکی ہوئی مایا بھاگنے لگی۔

آہل تلملایا مایا یہ سب کر کے کیا ثابت کرنا چاہتی تھی کہ وہ بچ جائے گی یہ بہت بڑی غلط فہمی تھی مایا کی وہ مایا کے پیچھے بھاگا جو لان کی طرف چلی گئی اور پودوں کے درمیان میں چھپنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

آہل کو اس طرف آتے دیکھ کر وہ سانس روک چکی تھی ایک بار آہل کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی پھر اسے مسلہ نہیں تھا آگے تو سب سٹ ہو ہی جانا تھا وہ آہل کے قدموں کی چھاپ محسوس کر رہی تھی۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ آہل کو معلوم ہو وہ یہاں ہے اور آہل اسے ڈھونڈ لے لہذا وہ خاموش تھی اور آہل آس پاس ہر جگہ اسے دیکھ رہا تھا اور چہرے پہ چھائے پتھریلے تاثرات یہ بتا رہے تھے کہ اس وقت وہ بہت غصے میں تھا مایا کو چھوڑنے والا ہرگز نہیں تھا وہ مایا کے بالکل قریب جا کر کھڑا ہو گیا وہ جو آگے دیکھ رہی تھی اگر اپنے پیچھے دیکھ لیتی تو معلوم پڑ جاتا کہ جس سے بچنے کی کوشش کر رہی ہے وہ اس کے بالکل قریب آن کھڑا ہوا ہے۔

"آہل بہت جلد مام ڈیڈ یہ نکاح ختم کروا دیں گے جو تم ہواؤں میں اڑ رہے ہو پٹخ سے زمین پہ آ گرو گے بس دیکھتے جاؤ تمھارے ارادے اچھے سے سمجھ رہی ہوں میں تمھیں کیا چاہیے لیکن یہ تمھاری بھول ہے کہ میں آیسا کچھ ہونے دوں گی۔۔۔" وہ اپنے ہونٹوں کو رگڑتے جیسے اس کا لمس مٹانے کی کوشش کر رہی تھی مقابل اس کی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔

مایا کے ساتھ نکاح تو ہو چکا تھا لیکِن رشتہ ابھی تک اتنا مضبوط نہیں تھا۔

اسے مایا کے ساتھ اپنے رشتے کو مکمل کرنا تھا ہاں پہلے تو شاید اس نے تسلیم کر لیا تھا کہ مایا اس کی نہیں ہے لیکن اب جب دوبارہ قسمت نے ملا دیا تو اب وہ یہ موقع ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔

مایا کا دماغ تبھی درست ہو سکتا تھا جب ان کے درمیان رشتہ مکمل ہو تا وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ مایا کیا کرتی ہے لہذا خاموشی سے وہ مایا کے پیچھے کھڑا رہا تقریباً کوئی پانچ دس منٹس تو درمیان سے گزر ہی گئے لیکن آہل کو نہ آتے پا کر وہ کچھ ریلیکس ہوئی اور اپنے بالوں کو پیچھے کرتے وہ اٹھی جیسے ہی وہ زمیں سے اٹھی اسکی پشت کسی کے چوڑے سینے سے ٹکرائی اس کے ہونٹوں سے بے ساختہ چیخ نکلی جیسے ہی پیچھے مڑ کر دیکھا وہ کوئی اور نہیں بلکے آہل زمان کھڑا تھا۔

اس کی آنکھوں میں بے یقینی سی ابھری وہ کیا سمجھ رہی تھی کہ آہل چلا گیا ہو گا لیکن آہل تو اس کے پیچھے کھڑا تھا نجانے کب سے اور اس کی باتیں بھی شائد اس نے سن لی تھی کیونکہ مایا کی عادت تھی جو وہ سوچ رہی ہوتی اس کے ہونٹوں سے بھی وہ لفظ نکلتے تھے۔

"تم تم گئے نہیں۔۔۔!؛" وہ گھبرائی تھی ماتھے پہ پسینے پے پسینے کے قطرے بھی ابھرے تھے۔

"تمھیں لیے بغیر تو ہرگز نہیں جاؤں گا۔۔۔" آہل نے مایا کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے قریب کیا کہ کہیں وہ دوبارہ سے بھاگنے کی کوشش ہی نہ کرے۔

"نہیں جانا ہے مجھے آہل تُمھارے ساتھ تمھیں کیوں میری بات سمجھ نہیں آ رہی ہے پلیز۔۔۔ میں نہیں رہ سکتی ہوں تمھارے ساتھ۔۔۔ دیکھو تم نے میری ہیلپ کے لیے یہ نکاح کیا تھا لیکِن اب آگے۔۔۔"

"مایا مزید بکواس کی تو میں برداشت نہیں کرونگا۔۔۔"وہ غرایا مایا کتنی آسانی سے ان کے رشتے کو ختم کرنے کی بات کر دیتی تھی کیا یہ بہت آسان تھا مایا کے لیے۔۔۔

"مُجھے نہیں رہنا ہے تمھارے ساتھ۔۔۔"وہ آہل کے سینے پہ مکے مارتے رونے لگی آہل نے ایک بار پھر سے مایا کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں قید کرتے اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں سے الجھایا مایا کی آنکھوں کی پتلیاں حیرت کی ذیادتی سے پھیلی تھیں۔

لان میں آہل سے اس قدر بے باکی کی توقع نہیں تھی بھلے لان میں کوئی بھی نہیں تھا لیکن پھر بھی یرمان کی بے قراریاں سہنے کا حوصلہ نہیں تھا مایا کے آندر وہ اس کے ہونٹوں کا لمس اپنے ہونٹوں پہ بمشکل سہن کر پا رہی تھی۔۔

یہ کس کا دورانیہ بڑھنے لگا اور مایا کی برداشت سے باہر ہوا آہل کا یہ عمل برداشت کرنا تو اس نے آہل کے ہونٹوں پہ اپنے دانتوں سے کٹ لگایا جو اچھا خاصا گہرا لگ گیا کہ آہل کے ہونٹوں سے خون رسنے لگا وہ مایا سے ایسی حرکت کی توقع نہیں کر رہا تھا اپنے ہونٹوں پہ شدید جلن محسوس ہوئی لیکن مایا کے لبوں کو آزاد کرنے کے بجائے وہ مزید شدت دکھانے لگا۔ مایا کو اپنے حلق مین عجیب سا ذائقہ محسوس ہؤا تو وہ آہل کی شرٹ کا کالر پکڑتے جھنجھوڑنے لگی۔

وہ پیچھے ہوتے اپنے زخمی ہونٹوں کو اپنی آستین سے سہلانے لگا مایا نے رخ پھیر لیا وہ جتنی نفرت کا اظہار کر رہی تھی مقابل پہ تو جیسے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا وہ اس کے ہونٹوں سے لپٹے اپنی ضرورت پوری کر رہا تھا۔

"یہ نکاح تو بس فرضی کاروائی تھی تمھیں تو میرا وجودِ چاہیئے تاکہ تم اپنی جسمانی خواہشات پوری کر سکو میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی آہل تم آیسے نکلو گے جب جانتے ہو کہ میری مرضی شامل نہیں ہے اس سب میں پھر بھی تم میرے قریب آرہے ہو۔۔۔"وہ سسکی آہل کے ارادے جانتے اب صحیح معنوں میں اس کے پسینے چھوٹ گئے تھے۔

آگر آہل کو غصہ آجاتا تو پھر وہ دونوں اس فارم ہاؤس میں اکیلے تھے جیسے وہ اس کے ہونٹوں سے لپٹا ایسے ہی اگر وہ اپنا حق لینے لگ گیا تو مایا کہاں تک مزاحمت کر سکتی تھی۔

"بیوی ہو میری اور ایسے تو ایسے ہی سہی اب یہیں اسی جگہ پہ تم میری بیوی ہونے کا حق ادا کرو گی مُجھے روک نہیں سکو گی تم۔۔۔"وہ اس کی کلائیوں کو پکڑتے اس پہ حاوی ہونے لگا۔

"نہیں آہل گھر چلتے ہیں۔۔۔" وہ جو پہلے آہل کے ساتھ جانے سے انکار کر رہی تھی اب خود ہی اسے جانے کا کہہ رہی تھی آہل کے گھر سے پھر بھی اس کے لئے بھاگنا آسان ہوتا یہ فارم ہاؤس تو آبادی سے الگ تھلگ تھا یہاں سے تو وہ بھاگ بھی نہیں سکتی تھی۔

"کونسے میرے گھر جانے سے تو تم صاف صاف انکار کر چکی ہو مایا۔۔" آہل اسے لائن پہ آتے دیکھ کر بہت خوش ہوا مسکراتے اس کی ناک سے ناک سہلائی تو وہ بمشکل اپنے آندر اٹھتے طیش پہ ضبط کر سکی۔

اسے آہل کو کسی بھی طرح یہاں سے نکلنے کے لئے راضی کرنا تھا ورنہ یہاں تو آہل کچھ بھی کر سکتا تھا جو وہ شائد برداشت نہیں کر پاتی۔

"مُجھے یہاں سے نکلنا ہے آہل۔۔۔" آنکھوں میں آنسو آ گئے جھوٹ موٹ کے اور اور یہ آنسو ہی تو آہل کی کمزوری تھے وہ ساری دُنیا سے لڑ لیتا لیکن ان آنسوؤں کے آگے بے بس ہو جاتا۔۔

"میرے گھر جائیں گے ہم جب تک تمھارے مام ڈیڈ نہیں آ جاتے۔۔ آؤ اب تو دوپہر ہونے والی ہے۔۔" بحث میں انہیں آچھا خاصا وقت لگ گیا تھا مایا نے مذید انکار نہیں کیا نہ ہی مزاحمت کی وہ انکار کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھی آگے کنواں تھا تو پیچھے کھائی یہاں جاتی گرنا ہی تھا۔

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے اور مایا نے ایک نظر اس بڑے سے فارم ہاؤس کی عمارت پہ ڈالی تھی وہ جو کل تک یرمان ملک سے شادی کے سپنے سجائے بیٹھی تھی آج آہل کی بیوی بن چکی تھی۔۔

"یرمان تم نے میرے ساتھ آچھا نہیں کیا۔۔" آہل کوشش کر رہا تھا مایا سے بات کرے لیکن وہ آنکھیں موند خاموشی سے بیٹھی تھی جانتا تھا وہ کیا سوچ رہی ہو گی لیکن وہ مجبور تھا۔۔

مایا کو خود ہی سوچنا چاہیے تھا یرمان کے پیچھے بھاگنے سے اسے کچھ حاصل نہیں ہونے والا تھا وہ اپنی بیوی سے بہت محبت کرتا تھا۔

کیا کبھی مایا اس سے محبت کر پائے گی کیا کبھی ان کے درمیان سب ٹھیک ہو پائے گا۔۔۔!؛

اس سوال نے اس کے دل میں جنم لیا تھا لیکن اس سوال کا جواب شاید اس کے پاس نہیں تھا وہ بار بار ڈرائیو کرتے مایا کو دیکھ رہا تھا جو اس کی نظروں کی تپش محسوس کرتے بھی انجان بن رہی تھی۔

وہ آہل کی خوش فہمی دور کر دینا چاہتی تھی وہ اسے بتا دینا چاہتی تھی کہ اس کے پاس کچھ نہیں تھا آہل کو دینے کے لیے ہاں بس خالی وجود تھا جسے وہ حاصل کر بھی لیتا تو کیا فایدہ ہوتا اسے جب مایا کے دل سے ہی وہ سارے احساسات ختم ہو چکے تھے یرمان کی محبت بھی شاید ختم ہو چکی تھی جو آج یرمان نے کیا اس کے بعد وہ کیسے یرمان سے محبت کر سکتی تھی۔

"مایا تم ٹھیک ہو۔۔؟" وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہوا مایا کی حالت دیکھ کر وہ آندر سے پریشان ہو چکا تھا نکاح تو ہو گیا تھا لیکن مایا کی حالت ٹھیک نہیں تھی مایا نے بس سر ہلایا اس پل اسے تنہائی چاہیے تھی خاموشی چاہیئے تھی وہ بس تنہا رہنا چاہتی تھی لیکن آہل اسے اب کبھی اکیلا نہیں چھوڑنے والا تھا۔

ہمیشہ اس کے ساتھ رہنے والا تھا کہ مایا کے دل میں خود ہی آہل کے لئے نرم گوشہ پیدا ہو جائے وہ آہل کے جذبات کو سمجھنے لگ جائے۔

.....

عائلہ تقریباً ساری رات سوتی رہی یرمان اسے سلا کر گیا تھا اس کی میڈیسن میں نیند کی گولیاں تھیں جن کی وجہ سے اس کی نیند ہی ختم نہیں ہو رہی تھی اب تو فجر کی اذان بھی ہو چکی تھی لیکن اس کی آنکھ نہیں کھل رہی تھی۔۔

یرمان ملک واپس آ چکا تھا ڈیڈ سے ملتے وہ سیدھا کمرے میں آیا تھا دوبارا گین اس نے ابرش کا نمبر ٹرائے کیا لیکن سیل فون آف تھا اب تو یرمان کی پریشانی بڑھ گئی ابرش کہیں کسی مشکل میں تو نہیں جو اس کا سیل فون آف ہے یرمان نے سوچا اور پھر ضامن کے نمبر پہ کال ملائی جو دوسری بیل پہ اٹھائی گئی تھی ضامن بھی شاید ریسیو نہیں کرتا لیکن عائلہ کی وجہ سے اس نے اٹھائی کہ کیا پتہ عائلہ کی طعیبت ٹھیک نہ ہو۔

"ضامن ابرش کہاں ہے وہ ٹھیک ہے؟" یرمان نے بے چینی سے ابرش کے بارے میں پوچھا اس کی بے چینی ابرش کے لیے دیکھ کر یرمان مسکرایا تھا۔

"وہ سو رہی ہیں کوئی کام ہے۔۔۔؟" ضامن کی نظریں ابرش کے حسین سراپے سے الجھ رہی تھی وہ کمفٹر کندھوں تک اوڑھے سو رہی تھی اور اس کے دودھیا کندھے ضامن کو اپنی طرف اٹریکٹ کر رہے تھے۔

وہ جھکتے ابرش کے گردن پہ ہونٹ رکھ گیا ابرش نے نیند میں برا سا منہ بنایا جیسے آپنی نیند میں یہ خلل پسند نہ آیا ہو۔۔

"ابرش کو تم صبح مینشن لے آؤ گے پلیز۔۔۔" یہ سب لگ تو بہت عجیب رہا تھا لیکِن یہ ضروری تھا تاکہ معلوم تو ہو تاکہ اریبہ کے ساتھ وہ حادثہ کس کی وجہ سے ہؤا کیا اُس میں عفت ملک کا ہاتھ تھا۔

"کیا ہوا سب خیریت ہے؟" ضامن کو پریشانی نے آن گھیرا اچانک سے ابرش کا مینشن بلوایا جانا کسی اچھے اشارے کی امید نہیں تھی ضامن کو۔

"ہاں سب ٹھیک ہے بس کچھ ڈسکس کرنا ہے اور معذرت میں نے ڈسٹرب کیا تمھیں۔۔۔" ضامن کی آواز سے لگ رہا تھا جیسے وہ سویا ہوا تھا۔

"نہیں اس میں ڈسٹرب کرنے والی کیا۔۔۔ عائلہ کیسی ہے تمھاری بات ہو گئی عائلہ سے۔۔!؟" ضامن کو اپنی بہن کی فکر ستانے لگی۔

"ہاں بالکل ٹھیک ہے سو رہی ہے میں فون رکھتا ہوں ابرش کو لازمی لے کر آنا یہ بہت ضروری ہے فون پہ نہیں بتا سکتا ہوں جب ابرش یہاں آئے گی تو معلوم ہو جائے گا کہ کیا معاملہ ہے۔۔۔" یرمان کی نظریں عائلہ پہ تھیں جو ہلکا ہلکا کسمکا رہی تھی یعنی اسے ہوش آ رہا تھا۔

ضامن سے مزید چند باتیں کرتے اس نے سیل فون آف کرتے سائیڈ پہ رکھا اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے اسے دور پھینکتے وہ بیڈ پہ چڑھتے عائلہ کے ساتھ لیٹ گیا اس کے کولون کی مہک اپنے ارد گرد محسوس کرتے عائلہ کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔

"اووو تو میری وایفی نیند میں بھی پہچانتی ہے مجھے۔۔۔ناٹ بیڈ آپ تو مجھ سے محبت کرنے لگی ہو وایفی۔۔بس ذرا سا اظہار بھی کر دو۔۔۔"

مکمل عشق ہو میرا

زرا سا پیار تو دے

فلک قدموں پہ آ جھکے

حسین لمحات وہ دے دے۔

وہ عائلہ کے ہونٹوں کو سہلانے لگا یکدم سے دماغ میں مایا کی باتیں گونجنے لگی کتنی بے شرم لڑکی تھی کیسے اس نے پلان بنایا پھر عائلہ کو کڈنیپ کرواتے اس کے دل میں یرمان کے لیے بدگمانی پیدا کرنے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب ہو چکی تھی عائلہ کا ہاسٹپل والا رویہ یرمان کے سامنے تھا۔۔

"عائلہ واک اپ صبح ہو چکی ہے۔۔۔" یرمان نے اس کے رخساروں کو تھپتھپایا لیکِن وہ نیند کی اتنی پکی آنکھیں کھولتے پھر کروٹ بدل گئی۔

"عائلہ اٹھ رہی ہو یا میں اپنا طریقہ استعمال کروں جس کے بعد تم ایک سیکنڈ نہیں لگاؤ گی اٹھنے میں۔۔" وہ اُسے دھمکی دے رہا تھا مگر عائلہ بھی نیند کی پکی نکلی وہ پہلی بار اتنی آوازیں دینے پہ بھی نہیں اٹھ رہی تھی ورنہ تو اس کی نیند اتنی گہری نہیں ہو گی تھی وہ تو اپنے ٹائم پہ اٹھ جاتی تھی۔

یرمان نے دوبار ہی آواز دی اور پھر اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کیا۔

اس نے بعد عائلہ کو واقعی ایک سکینڈ لگا تھا اٹھنے میں اس کی نیند تو یوں دور بھاگی جیسے کبھی تھی ہی نہیں لیکن تب تک یرمان اس کی سانسوں پہ قبضہ جما چکا تھا وہ عائلہ کی سانسوں کو پی رہا تھا لمحے معنی خیز خاموشی کی نظر ہو رہے تھے یرمان کے ہاتھ عائلہ کی نائٹ شرٹ کی ڈوری پہ تھے۔

عائلہ کے زہن میں مایا کی باتیں گونج رہی تھیں یرمان آج بھی مایا کا تھا وہ آج بھی مایا سے محبت کرتا تھا وہ تصویریں مایا کتنے حق سے کہہ رہی تھی کہ یرمان اس کو صرف بیوقوف بنا رہا ہے۔

عائلہ کی آنکھیں بھیگنے لگی وہ ساری باتیں یاد کرتے اس نے یرمان کے شرٹ لیس سینے پہ زور زور سے مکے مارے یرمان یکدم سے پیچھے ہوا جب یاد آیا کہ وہ اب پریگنٹ تھی یرمان ڈیپ کس نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

عائلہ یرمان سے نظریں چرا گئی وہ اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی یرمان نے اسے روتے دیکھا تو بوکھلا گیا تھا وہ آخر کیوں رو رہی تھی کہیں اسے درد تو نہیں ہو رہا تھا اس کی بھیگی آنکھوں میں یرمان کو اپنا آپ ڈوبتا محسوس ہوا آگے بڑھتے اس نے عائلہ کی بھیگی آنکھوں پہ ہونٹ رکھنے چاہے لیکن عائلہ نے اسے یہ کرنے نہیں دیا تھا وہ عائلہ کی حرکتوں کو بخوبی جانتا تھا یہ سب مایا کے بولے گئے لفظوں کا اثر تھا۔

"عائلہ ایک بات پوچھوں تم سے۔۔۔؟" وہ سنجیدہ تھا اس کی یہ سنجیدگی عائلہ کو پریشان کر گئی عائلہ نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا وہ یرمان سے بات ہی نہیں کرنا چاہتی تھی.

"نہیں مجھے فریش ہونا ہے۔۔۔" وہ بیڈ سے اٹھتی کہ یرمان نے احتیاط سے اسے اپنی گود میں بیٹھایا اس کے ماتھے پہ محبت سے بوسہ دیا۔

عائلہ خود میں سمٹ گئی اور یرمان کے سینے پہ ہاتھ رکھنا چاہا لیکن وہ شرٹ لیس تھا۔۔

"چھوڑیں پلیز۔۔۔" عائلہ یرمان کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی وہ سامنے دیکھ رہی تھی۔

"کیوں چھوڑ دوں میرا بس چلے تو زندگی بھر کے لیے قید کر لوں تمھیں خود میں کہ تم سانس بھرو تو ہر سانس سے تمھیں میری خوشبو محسوس ہو۔۔۔" وہ اس کے کندھے پہ ٹھوڑی ٹکائے سرگوشی کرتے اس کی گردن پہ سلگتی سانسوں کا لمس بکھیر رہا تھا۔

"پلیز۔۔۔" عائلہ کے لئے مزید وہاں بیٹھنا دوبھر ہو گیا تھا یرمان کے حصار میں اس کا نازک سا وجود ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا۔

"کیوں دور کر رہی ہو مجھے خود سے عائلہ۔۔؟ جانتی ہو ناں میں تمھارے بغیر نہیں رہ سکتا ہوں بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔" یرمان چاہتا تھا عائلہ اس پہ بھروسہ کرے اسے سب کچھ بتائے جو اسے مایا نے کہا لیکن عائلہ کا رؤیہ دیکھ کر اسے پریشانی ہوئی عائلہ اسے ہی غلط سمجھ رہی تھی۔

"رہ سکتے ہیں آپ۔۔۔ میں نہ ہوئی۔۔۔۔ تو وہ۔۔۔" عائلہ نے آنکھیں رگڑی وہ دل کو چیر دینے والی باتیں پھر سے زہن میں گونج رہی تھیں وہ فوٹوز۔۔۔

وہ یاد کرتے عائلہ کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں کتنی بڑی بیوقوف تھی وہ جو یرمان ملک کی پلاننگ کو کبھی سمجھ ہی نہیں سکی کہ وہ تو اسے استعمال کر رہا تھا آ شاید کچھ ہی عرصے بعد اس کا دل بھر جاتا اور پھر سب ختم ہو جاتا یرمان کے لیے کونسا مشکل تھا اسے بھلا کونسا لڑکیوں کی کمی تھی۔

"عائلہ!؛ اپنے حواسوں میں ہو؟ جانتی ہو کیا کہہ رہی ہو تم۔۔ تمھاری اس بکواس پہ میں تمھیں کیا کہوں؟ تمھیں لگتا ہے میں تمھیں دھوکا دے رہا تھا۔۔" یرمان کو خود ہی بولنا پڑا ورنہ عائلہ تو بدگمانی کا شکار کچھ بھی کہہ سکتی تھی۔

"ہاں دے رہے تھے۔۔۔مایا کے ساتھ۔۔!؛"وہ سسکی۔

"مایا کے ساتھ میرا ایسا کوئی ریلیشن نہیں تھا یہ بکواس تم سے مایا نے کی ہے ناں اسے تو اچھا خاصا سبق سیکھا چکا ہوں لیکن اب تمھاری باری ہے۔۔۔"وہ عائلہ کو پیچھے کرتے اس پہ جھکا تھا۔

"کیا مطلب؟ کیا غلط کہا میں نے؟ آپ اس سے ملتے ہیں آپ دونوں۔۔ ایک دوسرے کو پسند کرتے۔۔۔ہیں درمیان میں تو میں آئی ہوں۔۔"وہ جیسے تلخی سے خود پہ ہنسی ہو۔

"عائلہ تم اپنے حواسوں میں نہیں ہو۔۔ تمھیں معلوم ہی نہیں ہے کہ تم کیا بول رہی ہو۔۔۔"وہ عائلہ کی پیشانی سے پیشانی جوڑتے سے بولا عائلہ نے سر جھٹک دیا وہ جانتا تھا عائلہ کو معلوم ہو چکا ہے اب دوبارہ عائلہ کو بیوقوف بنانے کے لیے وہ یہ سارا ناٹک کر رہا تھا عائلہ مزید اس انسان کی باتوں میں

آنے والی ہر گز نہیں تھی نہ ہی اس انسان پہ اسے بھروسہ تھا وہ تو انکار ہی کرنے والی تھی۔

"مُجھے اب سمجھ میں۔۔۔ آرہا ہے۔۔۔ ہمارا رشتہ۔۔۔ زیادہ دن تک۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ چلے گا۔۔۔" عائلہ ان لفظوں نے یرمان ملک کا غصہ خطرناک حد تک بڑھا دیا تھا وہ جارحانہ تیور لیے عائلہ پہ جھکا تھا۔۔

لیکن جب یاد آیا وہ دونوں مام ڈیڈ بننے والے ہیں اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ پھیلی تھی اوٗر اس نے نرمی سے اپنے دہکتے ہونٹ عائلہ کی بیلی پہ رکھے وہ خوٗد میں سمٹ گیی۔

"یہ۔۔ نہیں۔۔۔۔" یرمان کے ہونٹ اس کی دھڑکنوں پہ آئے تو وہ بولی مزید سہن نہیں کر سکتی تھی اور سب سچ اس کے سامنے تھا تو اس کے لیے بے حدّ مشکل تھا یرمان ملک کے قریب جانا جبکہ وہ اُس کا تھا اس کا نہیں۔

"کیا مطلب ہے نہیں میری بیوی ہو اور اب تو ہمارے درمیان ایک تیسرا وجود بھی آنے والا ہے۔۔" اِشارہ اپنے بچے کی طرف تھا لیکن عائلہ نے کچھ اور ہی سمجھ لیا تیسرے وجود کا سوچتے جیسے پل پل مر رہی تھی ہاں وہ خود سے یہ اعتراف کر چکی تھی کہ اسے یرمان ملک سے محبت ہے لیکن جو کچھ ہوا اس کے بعد اس کی محبت جو پہلے ہی بہت مشکل سے اس کے دل میں جنم لے رہی تھی ختم ہو گئی تھی۔

"ہمارے درمیان تیسرا وجود آنے والا نہیں ہے بلکے آ چکا ہے آپ لے آئے ہیں ہمارے درمیان تیسرے انسان کو۔۔۔

"ہاں میں ہی لے کر آیا ہوں میری ہی محنت ہے ورنہ تم مجھے کہاں موقع دیتی تھی۔۔۔" یرمان عائلہ کی باتوں کا مطلب سمجھے بغیر بولتا چلا جا رہا تھا بنا یہ

سوچے کہ اِس کی ان باتوں کو عائلہ کیا رنگ دے رہی تھی اور کتنا نیگٹو سوچ رہی تھی۔

"آپ کو لگتا ہے مجھے خود آپ کے ساتھ نکلنا چاہیے تھا اپنی سوتن کو ڈھونڈنے کے لئے اتنا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں۔۔"

"کیا سوتن۔؟" یرمان کو شاک لگا پھر یاد آیا عائلہ تو اِس بارے میں کچھ جانتی ہی نہیں تھی۔۔

"ہاں اُس کی ہی بات کر رہی ہوں میں آپ سے۔۔۔" عائلہ چیخی گلہ جیسے خشک ہو رہا تھا اسے شدید پیاس لگی ہوئی تھی دل میں جیسے دل درد کی ٹھیس اٹھتے پورے وجود کو اپنی لیپٹ میں لے چکی تھی۔۔

"عائلہ میں تم سے کس بارے میں بات کر رہا ہوں آور تم بات کو کدھر لے جا رہی ہو خیر چھوڑو جاؤ چینج کرو تم۔۔۔ٹائم نہیں ہے ناشتہ بھی کرنا ہے رات کو تم نے کچھ نہیں کھایا تھا بھوک لگی ہو گی۔۔۔" یرمان اتنے آرام سے عائلہ کو یہ گڈ نیوز نہیں دے سکتا تھا لہذا اپنے ایموشنز پہ ضبط کیا۔

"آپ بہت برے ہیں۔۔۔" عائلہ بیڈ سے اٹھتے باتھ روم میں جا بند ہوئی اسے یرمان پہ شدید غصہ آ رہا تھا جو اس کی باتوں کا جواب دینے کے بجائے اسے مزید الجھا رہا تھا۔

"تم بہت اچھی ہو وائفی سویٹ سی ہاٹ۔۔۔میری جانم۔۔" یرمان نے پیچھے سے ہانک لگائی عائلہ جو دروازے سے ٹیک لگائے کھڑی رو رہی تھی یرمان کی بات سنتے اس کے چہرے پہ حیرت ابھری۔

یرمان اتنا خوش کیوں تھا کیا رات وہ مایا کے ساتھ تھا عائلہ تو ابھی اٹھی تھی کسی سے پوچھا بھی نہیں تھا یرمان کے بارے میں اور اب یرمان کا رویہ اسے الجھن می ڈال رہا تھا مایا کی وجہ سے مسکرا رہے تھے ورنہ میری کہاں فکر ان کو۔۔۔!؛"اس کے دل ہی دل میں سوچا۔

وہ ٹینشن لے رہی تھی تو دل میں درد کی ٹھیس اٹھتی پورے وجودِ میں سرایت کر رہی تھی یرمان سے ڈاکٹر نے کہا تھا آگر چاہتے ہیں کہ آپ کی وائف اور بے بی ٹھیک رہیں تو آپ کو بہت احتیاط کرنی ہو گی عائلہ کو ہر قسم کی ٹینشن سے پریشانی سے دور رکھتے اسے خوش رکھنا ہے مگر حالت عائلہ کی بگڑتی ہی جا رہی تھی۔

عائلہ کتنی ہی دیر دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی رہی نہ تو فریش ہونے کا دل چاہا رہا تھا نہ ہی کسی سے بات کرنے کا آنکھیں پانیوں سے بھری ہوئی تھیں وہ ٹینشن لیتے خوُد کو بیمار کر رہی تھی۔

تقریباً بیس منٹس گذر چکے تھے لیکِن عائلہ باہر نہیں آئی یرمان بیڈ سے اٹھتے باتھ روم کی طرف بڑھا دروازہ کھولتے وہ اندر آیا تو عائلہ اسے دروازے کے ساتھ بیٹھی روتی ہوئی ملی تھی۔

"عائلہ کیا ہوا ہے رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟" یرمان اپنی جینز گھٹنوں سے فولڈ کرتے نیچے بیٹھتے عائلہ کو اپنے حصار میں لے چکا تھا۔۔

"بات نہیں کرنی ہے مجھے آپ سے۔۔۔" عائلہ نے خود کو چھڑوانا چاہا یرمان آگر خودکشی کی دھمکی نہیں دیتا تو وہ شاید اس وقت اپنے گھر پہ ہوتی یہاں نہیں۔،

"عائلہ تم کیوں خود کو پریشان کر رہی ہو تمھارے لیے ٹینشن لینا ٹھیک نہیں ہے تمھیں مجھ سے بات نہیں کرنی ہے ٹھیک ہے نہ کرو۔۔۔ لیکن خود کو تو ریلیکس رکھو تم۔۔۔ اور رات میں تمھارے لیے سرپرائز ہے۔۔" وہ عائلہ کے چہرے کو ہاتھوں میں تھامے بولا تھا۔

"کونسا سرپرائز۔۔۔؟" یرمان کے لبوں سے سرپرائز کا سنتے وہ تیزی سے بولی سرپرائزز اسے بہت کم ملے تھے لیکن جو ملے تھے وہ بہت خوبصورت لگے تھے۔

"وہ تو رات کو بتاؤں گا ویسے وہ بات جا کر تم مجھ سے شرماؤ گی ویسے ہی تم اتنی شرمیلی ہو۔۔" وہ ہنسنے لگا عائلہ کو کہیں سے بھی نہیں لگا کہ وہ اس کی کڈنیپنگ کے بارے میں سوچتے پریشان ہے۔

"ایسی کون سی بات ہے۔۔۔؟" عائلہ الجھی تھی کچھ تھا جو وہ نہیں جانتی تھی

۔

"جانم یہی تو سرپرائز ہے۔۔۔!؛" وہ عائلہ کو گود میں اٹھائے باتھ ٹب کی طرف بڑھا ارادہ عائلہ کے ساتھ باتھ لینے کا تھا عائلہ کے ساتھ باتھ روم رومانس کرنے کا اسے بہت شوق تھا لیکن اب تو نو مہینے اسے عائلہ کا خیال رکھنا تھا اس کی اوَر بے بی کی کیئر کرنی تھی عائلہ پریشان تھی اسی لیے یرمان اس کے پاس بیٹھا تھا تاکہ عائلہ مذید کچھ الٹا سیدھا سوچ ہی نہیں سکے اسے موقع نہیں ملے۔

"مجھے نماز پڑھنی ہے چھوڑیں مُجھے۔۔۔" یرمان کے ساتھ باتھ لینے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی دونوں ایک دوسرے کے قریب ہونے تھے اوَر یرمان کہاں اس کو آسانی سے چھوڑتا تھا۔

"جاؤ پندرہ منٹس ہیں تمھارے پاس نماز پڑھ کے واپس آؤ اگر نہیں آئی تو میں آؤں گا اور پھر تم نہیں چاہو گی کہ وہ ہو جو میں چاہتا ہوں۔۔۔" اس کے ہونٹوں کو ہلکے سے اپنے ہونٹوں سے مس کیا تو وہ بھاگتے باہر نکلی تھی۔۔۔

وضو بھی اس نے ساتھ والے روم میں جا کر کیا تھا اور نماز ادا کرتے وہ اب فری بیٹھی تھی پندرہ کے بجائے بیس منٹس ہو چکے تھے لیکن اس کے لئے باتھ روم جانا مشکل مرحلہ تھا یرمان کی بے قراریاں اس کی بے باکیوں کو سوچتے عائلہ کے چہرے پہ سرخی آ رہی تھی اگر باتھ روم جاتی تو یرمان نے اسے اپنی بانہوں سے آزاد نہیں کرنا تھا اور اگر نہ جاتی تو وہ یہاں آ جاتا دونوں طرف سے پھنسی ہوئی عائلہ ہی تھی۔۔

وہ اپنے ہونٹوں کو چباتے بار بار باتھ روم کے دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی جبکہ یرمان ملک باتھ ٹب میں لیٹا باتھ روم کے دروازے کو دیکھ رہا تھا

عائلہ کو انتظار کر رہا تھا وہ نہیں آ رہی تھی یرمان کو امید تھی اس کی دھمکی اثر کرے گی عائلہ ضرور آئے گی لیکن اس کا یہ اندازہ غلط ثابت ہوا تھا وہ نہیں آئی یرمان کی بس ہوئی تھی وہ شاور لیتے وائٹ ٹاول خود کے گرد لپٹتے باہر آیا یہاں عائلہ بیڈ کے کنارے بیٹھی اپنی ٹانگوں کو جھولا رہی تھی۔

"عائلہ تمھیں اچھا لگتا ہے میں تم ہی غصہ کروں کیا بکواس کی تھی میں نے کہ واپس آنا کیوں نہیں آئی تم کیا تم چاہتی ہو ہم یہاں روم میں تو ٹھیک ہے مُجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جاناں۔۔۔" وہ عائلہ کے ساتھ بیٹھتے اپنی پیشانی پہ چپکے بھیگے بالوں کو پیچھے کرتے اپنی بیرڈ پہ انگلیاں سہلاتے بولا۔

عائلہ نے نفی میں سر ہلایا ایک دفعہ تو عائلہ نے سوچا کہ وہ باہر نکل جائے یرمان کے آنے سے پہلے لیکِن ایک کام وہ کر چکی تھی آندر نہیں گئی تھی اب

اگر کمرے سے باہر چلی جاتی تو یرمان نے اسے مزید تنگ کرنا تھا اور اُس کے تنگ کرنے کا اندازہ بھی اپنا ہی تھا۔

"مُجھے ڈر۔۔۔" عائلہ نے ہونٹوں کو دانتوں تلے دبایا جب کہ یرمان ملک کو ہمیشہ کی طرح عائلہ کی یہ حرکت بالکل ٹھیک نہیں لگی تھی وہ بہت بار عائلہ کو منع کر چکا تھا کہ وہ ایسا نہیں کیا کرے لیکن مجال ہے جو عائلہ پہ اس کی کسی بات کا اثر ہو وہ ہمیشہ اپنی ہی کرتی تھی۔

"کس سے ڈر لگ رہا تھا مجھ سے یا پھر میرے رومانس سے۔۔۔ عائلہ تم میری بیوی ہو تم سے دوری برداشت نہیں کر سکتا ہوں کسی بھی قیمت پہ نہیں تم جو مرضی کرو مُجھے فرق نہیں پڑتا ہے لیکن بس مُجھے خود سے دور نہ جھٹکا کرو یہ برداشت نہیں ہوتا ہے مجھ سے۔۔۔ اور پھر میں ناچاہتے بھی تمھیں ہرٹ

کر دیتا ہے جس کا مجھے بعد میں گلٹ ہوتا ہے۔۔۔"وہ عائلہ کو قریب کرتے بولا لیکن عائلہ اس کا حلیہ دیکھ کر سرخ ہوئی تھی.

"نہیں وہ میں۔۔۔"

"تمھارے یہ ہونٹ مجھے بری طرح سے اٹریکٹ کر رہے ہیں جانتی ہو ناں مجھے کتنے پسند ہیں یہ ہونٹ تم بہت خوبصورت ہو۔۔۔ جاناں میری لائف۔۔۔"وہ اچانک سے جذبات سے لبریز لہجے میں بولا عائلہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔

تُو اتنی خوبصورت ہے

فدا دیدار پہ تیرے

مکمل عشق ہو میرا

زرا سا پیار تو دے دے۔

"چھوڑیں آپ کا یہ ڈائیلاگ نجانے کتنوں نے سن رکھا ہے اور اب آپ مجھے یہ بول کر شاید یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مجھ سے پہلے آپ نے کسی سے محبت نہیں کی ہے۔۔" وہ نفرت آمیز لہجے میں بولی یرمان کے ہونٹوں سے یہ لفظ سن کر وہ سر تا پا سلگی تھی مایا نے جو لفظ بولے وہ شاید کبھی نہیں بھولنے والی تھی۔

"عائلہ تم اب حد سے بڑھ رہی ہو اگر میں تمھاری یہ بکواس سن رہا ہوں تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ تم جو دل میں آئے بولتی جاؤ۔۔" وہ عائلہ کی باتوں سے بھڑکا تھا۔

"کیا غلط ہے اس میں۔۔۔!؛" وہ بیڈ سے اٹھتی کہ یرمان نے اس کی کلائی تھامی تھی اور اُسے آپنے قریب کیا تھا وہ مذید جھنجھنا گئی۔

"کیا ٹھیک ہے اس میں تم ٹون دیکھ رہی ہو مت بھولو اپنے شوہر سے بات کر رہی ہو یہ بات سنجیدہ ہے مُجھے تُمھاری ٹون پہ کوئی اعتراض نہیں ہے تم مجھ سے کوئی بھی بات کر سکتی ہوں بنا کسی جھجھک کے لیکن عائلہ تم جو یہ بات کر رہی ہو مجھے بالکل پسند نہیں آیا ہے تمھارا لہجہ۔۔ باخدا میری زندگی آنے والی وہ پہلی لڑکی ہو تم جسے میں نے دل سے چاہا ویسے تو بہت سی لڑکیاں آئی میری زندگی دوستی بھی بہت سی لڑکیوں سے ہوئی جھوٹ کیوں بولوں یہ سچ ہے ہماری کلاس میں لڑکے لڑکی کی دوستی کا نارمل لیا جاتا ہے۔۔۔ مُجھے نہیں معلوم تم کیا سوچتی ہو لیکن یہ سچ ہے میں نے تم سے محبت کی ہے مگر محبت کے معاملے میں شاید میں بہت بدنصیب ہوں کہ جسے میں چاہتا ہوں وہ مجھے نہیں چاہتی ہے اب تمھیں یہ یقین بھی نہیں دلاؤں گا میں کہ تم سے کتنی محبت کرتا ہوں تم سے کیونکہ مُجھے لگتا ہے کہ رویئے بہتر احساس دلاتے

ہیں۔۔ آپ کی زندگی میں کسی کی کتنی اہمیت ہے لفظوں میں اظہار کیا جائے تو لفظ ضائع ہو جاتے ہیں۔۔۔" وہ بولتے بولتے رکا اس کی سانس پھولنے لگی تھی وہ اپنی گردن رب کرنے لگا عائلہ خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔

"ضامن نے ابرش کو قبول کر لیا ہے ابرش نے جو کیا تھا وہ ٹھیک نہیں تھا لیکن تمھارے بھائی کے پیار میں ابرش بدل گئی ہے تو تمھارا بھائی بھی اسے قبول کر چکا ہے لیکن عائلہ ہمارا رشتہ مجھے لگتا ہے آج بھی اُسی پوائنٹ پہ سٹک ہے یہاں سے ہم نے شروع کیا تھا میں تم سے محبت کرونگا لیکِن تمھیں نہیں بتاؤں گا اور اگر تم چاہو گی تو روم میں بھی نہیں آؤں گا تمھارے قریب آنا تو بہت دور کی بات ہے لیکن تم یہیں رہو گی عائلہ یہ بات تمھیں قبول کرنی ہو گی۔۔۔ میری بیوی ہو تو میرے گھر میں رہو گی اب سوچو گی زبردستی تمھیں اپنے ساتھ باندھ رہا ہوں تو یہ ضروری ہے عائلہ۔۔۔

تمھاری سیفٹی کے لئے تمھاری سیکیورٹی کے لیے میں دوبارہ اُن تکلیف دہ لمحات سے نہیں گزرنا چاہتا جن میں مجھے لگا تھا میں تمھیں کھو دوں گا عائلہ۔۔۔!؛" وہ عائلہ کو سائیڈ پہ کرتا آپنا ڈریس نکالتے چینجنگ روم میں چلا گیا وہ عائلہ کی بات سنے بغیر ہی چلا گیا عائلہ سے پوچھا ہی نہیں کہ عائلہ کیا چاہتی ہے۔

عائلہ اس کے جانے کے بعد پھوٹ پھوٹ کر رو دی وہ بتانا چاہتی تھی یرمان کو۔

یرمان کی باتیں اس کے دل میں پیوست ہوئی تھیں یرمان کی محبت اس کے سامنے تھی اسے کوئی کھوٹ نہیں نظر آتی تھی یرمان کی محبت میں۔ مگر دل و دماغ میں پھر وہ تصویریں گردش کرتی تو وہ بدگمان ہونے سے خوُد کو روک نہیں پاتی تھی۔

"کیسے بتاؤں میں آپ کو۔۔ میں بھی آپ کو کھونے سے ڈرتی ہوں لیکن آپ کونسے میرے ہیں جو میں آپ کو کھو دوں گی آپ تو اُس کے ہیں جن کے ساتھ آپ کی اتنی تصویریں ہیں میرے ساتھ ایک بھی تصویر نہیں ہے آپ کی۔۔۔" اس کے ذہن میں فحال تصویرین ہی گھوم رہی تھیں.

یرمان ڈریس اپ ہوتے تقریباً پانچ منٹس بعد بالوں کو انگلیوں سے سمجھاتے واپس کمرے میں آیا تھا یہاں عائلہ وہیں بیٹھی تھی اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے وہ گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی دوپٹہ اس کے شانوں پہ پھیلا ہوا تھا وہ افسردہ نظر آئی اسے۔

"جاؤ عائلہ ڈریس چینج کرو ہم نیچے جا رہے ہیں ناشتہ کرنے کے لئے پھر مُجھے ایک کام ہے تم ریسٹ کرنا فضول کی سوچو کو دماغ سے نکال دو۔۔ تمھاری

طعیبت ٹھیک نہیں ہے پہلے ہی۔۔۔"وہ چاہا کر بھی خوُد کو عائلہ سے بات کرنے سے روک نہیں پا رہا تھا وہ بیمار تھی اوپر سے پریگنٹ بھی۔

"کیا مجھے عائلہ کو پریگنینسی کے بارے میں بتا دینا چاہیے آگر ضامن یا ابرش میں سے کسی نے بتا دیا تو پھر کیا ہو گا۔۔۔

لیکن وہ اس گڈ نیوز کو بہت اچھے سے سلیبریٹ کرنا چاہتا تھا ان کا بے بی آ رہا تھا تھوڑا سپیشل تو اسے عائلہ کو فیل کروانا ہی تھا۔

اس نے کچھ سوچتے فحال عائلہ کو کچھ نہ بتانے کا سوچا اور اپنے بالوں میں برش کرنے لگا عائلہ کی پیٹھ کو دیکھ رہی تھی وہ خوبصورت تھا کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل پہلے وہ جیسا بھی تھا لیکن عائلہ نے اس میں ایسی کوئی برائی نہیں دیکھی تھی۔

"عائلہ کچھ کہا ہے میں نے۔۔۔" وہ برس ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھتا عائلہ کی طرف بڑھا جو اس کی باتوں کو سنتے بھی ڈریس چینج کرنے کے لیے نہیں اٹھی تھی وہیں بیٹھی رہی۔

"عائلہ آر یو اوکے۔۔۔؟" یرمان کو پریشانی نے آن گھیرا کہ کہیں اسے درد تو نہیں ہو رہا جو وہ اتنی چپ بیٹھی ہے وہ عائلہ کی کلائی تھامے اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھ چکا تھا عائلہ کا باڈی ٹمپریچر نارمل تھا۔

"کیا ہوا۔۔۔؟" عائلہ جو یرمان کی پشت کو دیکھتے نجانے کن سوچوں میں کھو گئی تھی اب یکدم سے سیدھی ہوئی تھی یرمان نے اسے کلائی سے تھامتے اپنے سامنے کیا اس کا دوپٹہ شانوں سے اتارتے بیڈ پہ رکھا۔

وہ آنکھیں پھیلائے یرمان کو دیکھ رہی تھی جو تھوڑی دیر پہلے کتنی سنجیدگی سے گیا تھا لیکِن اب وہ عائلہ کی فکر کرتا ایک کیئرنگ ہسبنڈ لگ رہا تھا۔

"کوئی آچھاساڈریس پہننا عائلہ پہلے کی بات اوُر تھی اب اس گھر میں ڈیڈ کی دوسری بیوی بھی ہے میں چاہتاہوں میری بیوی سب سے خوبصورت لگے۔۔"وہ خوُد ہی عائلہ کے لئے ڈریس ڈھونڈنے لگا۔

"یہ آنٹی(عفت ملک)کے ساتھ زیادتی ہے۔۔۔"یہاں یرمان اریبہ اوُر قیوم ملک کا ساتھ دے رہا تھا وہیں عائلہ کو عفت ملک سے ہمدردی ہو رہی تھی وہ بیوی تھیں قیوم ملک کی کیسے اپنے شوہر کو کسی دوسری لڑکی سے بانٹ سکتی تھیں۔

"واٹ تم مام کی سائیڈ لے رہی ہو؟"عفت ملک کا روُیہ عائلہ کے ساتھ اچھا نہیں تھا وہ کبھی پیار سے بات بھی نہیں کرتی تھیں عائلہ سے لیکن وہ پھر بھی اُن کی حمایت میں بول رہی تھی۔

"مُجھے اُن کے لیے بہت برا فیل ہوتا ہے وہ ایک بیوی ہیں کیسے اپنے شوہر کو دوسری عورت کے ساتھ بانٹ سکتی ہیں آپ کو اپنی مام کا ساتھ دینا چاہیے ناکہ اریبہ کا۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ اپنی جگہ پہ ٹھیک ہو لیکن یہاں آپ کی مام کا معاملہ ہے وہ آپ سے کم سے کم یہ ایکسپکٹ نہیں کر سکتی کہ آپ اُن کے خلاف ہو جاہیں گے آپ کو اُن کا ساتھ دینا چاہیے تھا۔۔۔" وہ یرمان سے اب تفصیل سے اس موضوع پہ بات کرنا چاہتی تھی۔

وہ عفت ملک کے حق میں نہیں بلکے ایک بیوی بن کر یرمان سے سوال کرنا چاہتی تھی۔۔۔

بھلے پہلے بھی یرمان سے وہ اس موضوع پہ بات کر چکی تھی لیکِن رات جو اس نے دیکھا وہ بہت عجیب تھا قیوم ملک شاید اریبہ کی اداؤں کے جال میں

پھنس چکے تھے لیکن یرمان تو بیٹا تھا عفت ملک کا اسے تو کم سے کم اپنی مام کو سپورٹ کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔

"رات کے حوالے سے بات کر رہی ہو؟" وہ عائلہ کا ڈریس ہاتھ میں تھامے عائلہ کی طرف بڑھا تھا عائلہ نے سر ہلایا وہ جانتی تھی عفت ملک بری ہو سکتی تھیں لیکن اتنی نہیں کہ اریبہ کو سیڑھیوں سے ہی دھکا دے دیں۔

"ہاں آپ کو اپنی مام پہ ٹرسٹ کرنا چاہیے تھا۔۔۔!؛" وہ اپنا ڈریس یرمان کے ہاتھ سے لیتے بولی تو وہ مزید کچھ کہتا کہ دروازے پہ دستک پہ ہوئی یرمان دروازے کی طرف چلا گیا تو عائلہ ڈریس چینج کرنے دروازے پہ میڈ تھی جو بریک فاسٹ کے لئے عائلہ اور یرمان کو بلانے آئی تھی یرمان نے اُسے بھیجا اور خود عائلہ کا انتظار کرنے لگا۔

عائلہ جب روم میں آئی تو یرمان کی نظریں اس پر سے ہٹنے سے انکاری تھیں وہ اتنی وہ پیاری لگ رہی تھی بلیو کلر کے ٹروزار پہ بلیو کلر کی شارٹ فراک جس کے بازو نیٹ کے تھے عائلہ نے شانوں پہ دوپٹہ اچھے سے پھیلایا ہوا تھا بالوں کو پونی لگاتے وہ بالکل تیار تھی میک اپ کی اسے عادت نہیں تھی وہ سادہ ہی رہتی تھی یرمان نے اس کا ہاتھ تھاما اور آئینے کے سامنے لے جاتے اس نے عائلہ کے ہونٹوں پہ ہلکی سی پنک لپسٹک لگانی چاہی عائلہ نے انکار کر دیا وہ لپسٹک نہیں لگا سکتی تھی۔

"نہیں رہنے دیں پلیز۔۔۔!؛" وہ ہونٹوں کو ایک دوسرے میں سختی سے پیوست کر گئی تھی یرمان نے اسے گھورا لیکِن زیادہ فورس نہیں کیا کہ اگر وہ خوُد ہی نہیں لگانا چاہتی تھی تو وہ زبردستی نہیں کر سکتا تھا عائلہ نے سکون کا

سانس بھرا اور اپنے دوپٹے کو ٹھیک کیا دونوں مکمل تیار تھے یرمان نے آہستگی سے عائلہ کی طرف جھکتے اس کے گالوں پہ آپنا لمس بکھیرا تھا۔

.....

ابرش اور ضامن صبح ہی صبح ملک مینشن پہنچ گئے تھے ضامن شاید ویسے تو نہیں آتا لیکن اسے عائلہ سے ملنا تھا عائلہ سے بات کرنے کے لیے وہ چلا آیا ملک مینشن میں سب لوگ ناشتہ کرنے میں مصروف تھے انہیں دیکھتے سب سے زیادہ خوشی عفت ملک اور عائلہ کو ہوئی تھی۔

اور اگر کوئی پریشان ہوا تو وہ اریبہ تھی جس کی ساری رات ہی ٹینشن میں گزری تھی نجانے ابرش کیا کہنے والی تھی اور اگر قیوم ملک کے سامنے سچ آ جاتا تو آج کا دن اریبہ کا اس گھر میں آخری دن ہوتا۔۔۔وہ ناشتہ کہاں کر رہی تھی ہاتھ روک چکی تھی پہلے تو لگا تھا کہ شاید ابرش نہ آئے لیکن وہ یہ

نہیں جانتی تھی کہ یرمان صبح صبح ضامن کو فون کر رہا تھا اور ضامن یرمان کے کہنے پہ ہی ابرش کو یہاں لے آیا تھا۔

"گڈ مارننگ بھائی۔۔۔!؛" عائلہ تیزی سے چیئر سے اٹھی تھی ابرش نے دہکتے دل پہ ہاتھ رکھا وہ پریگنٹ تھی اور اتنی بے احتیاطی۔

یرمان نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا اسے کہ کسی بھی حال میں عائلہ کو یہ نیوز نہیں دینی ہے۔۔۔عائلہ کو یہ خبر میں خود دونگا۔

"گڑیا آرام سے بیٹا میں یہیں ہوں آپ اتنی تیزی سے کیوں اٹھی اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو پھر۔۔۔" ضامن نے مصنوعی آنکھیں دکھائی تھیں جس پہ وہ مسکرائی تھی اور ضامن کے سینے پہ سر رکھ دیا۔

ضامن نے اپنے رب کا شکر ادا کیا آج اس کی بہن اتنی خوش تھی اس نے دل سے دعا کی کہ ہمیشہ ایسے ہی اس کی خوش رہے۔

"بھائی میں بلکل ٹھیک ہوں آپ پریشان مت ہوں آپ لوگ صبح صبح آ گئے ناشتہ نہیں کیا ہو گا ناشتہ کر لیں آ جائیں گے بھابھی آپ بھی آئیں۔۔۔"عائلہ کی اب تو عادت بن چکی تھی ابرش کو بھابھی کہنے کی۔

"میرے خیال میں جس کام کے لیے ہم نے ابرش کو بلایا ہے وہ پہلے کر لیں پھر ناشتہ بھی ہو جائے گا۔۔!؛"یرمان جسے عائلہ کو ضامن کے قریب دیکھ کر غصہ ارہا تھا اس نے اپنا غصہ سب پہ نکالا۔

ضامن یرمان کی ٹون پہ حیران تھا وہ کس لہجے میں بات کر رہا تھا پھر احساس ہوا کہ یرمان ملک تو جیلس ہو رہے تھے اپنی بیوی کو اپنے سالے کے گلے دیکھ کر۔۔۔

وہ یرمان کو مذید جلاتے ہاتھ کی ہتھیلیاں پکڑتے چوم چکا تھا جب چھوٹے ہوتے تھے جب عائلہ ناراض ہوتی تو ضامن یہ ہی کرتا تھا وہ مان جاتی تھی۔

"ابرش بیٹا آپ بتاؤ کیا ہوا تھا اُس دن۔۔۔؟" اریبہ کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر صورت کا اندازہ تو پہلے ہی ہو چکا تھا کی اریبہ نے جو کہا وہ جھوٹ ہے لیکن پھر بھی قیوم ملک ابرش سے پوچھنا چاہتے تھے۔

"کس بارے میں ڈیڈ..؟" ابرش جانتے بوجھتے بھی انجان بنی تھی اسے رات کو مام کی اتنی ساری کالز آئی ہوئی تھی ابرش کو کسی سے بات کرنے کا ٹائم نہیں ملا تھا۔

ضامن نے رات اسے کچھ یاد رکھنے ہی کہاں دیا تھا وہ تو ضامن کی شدتوں پہ گلابی ہوتی تھی اس نے کہاں سوچا تھا اتنا رومانٹک ہو گا ضامن لیکن وہ رومانس کے معاملے جیسے عمران ہاشمی کو بھی مات دے چکا تھا ابرش نے فل سلیوز ڈریس پہن رکھا تھا گلے میں بھی دوپٹہ اچھے سے سٹ کیا ہوا تھا کہ کہیں اس کی شدتوں کے نشان کو دیکھ نہ لے۔

آتے ہوئے بھی ضامن اسے اتنا تنگ کر رہا تھا بہت مشکل سے ضامن کو ابرش نے رات انتظار کرنے کے لئے راضی کیا تھا۔

"ڈیڈ مُجھے زیادہ نہیں پتہ کیا ہوا تھا لیکن ہم جب آئے مام اور یہ آپس میں بات کر رہے تھے لیکن جب میں نے مام کو آواز دی تو اریبہ نے بھی پیچھے دیکھا شاید اس کا پاؤں پھسلا تھا جو یہ گر گئی اور اس کے ساتھ یہ سب ہوا پر آپ لوگ کیوں پوچھ رہے ہیں اس بارے میں یہ تو بس یہ ایک حادثہ تھا اور

حادثات تو زندگی کا حصہ ہیں ڈیڈ۔۔۔" ابرش مام کی طرف بڑھی تھی جو خاموشی سے اپنے شوہر کو دیکھ رہی تھیں اریبہ بھی خاموش تھی وہ کیا بولتی سب کے سامنے کلئیر تو ہو چکا تھا کہ عفت ملک نے اسے دھکا نہیں دیا بلکے وہ خوُد ہی گری تھی۔

"ہو گئی آپ لوگوں کو تسلی یا ابھی کوئی الزام رہتا ہے جو آپ لوگوں نے مجھ پہ لگانا ہے آگر کوئی رہتا ہے تو لگا دیں میں سننے کے لیے تیار ہو لیکن ایک بات یاد رکھیے گا میں اس مینشن کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی جس کو جانا ہے وہ خود جائے۔۔" عفت ملک اب پر سکون ہوئی تھی شوہر کے چہرے کے تاثرات بدلتے دیکھے تھے وہ خوش ہوئی تھیں چلو اچھا ہوا کہ قیوم ملک کو معلوم ہو گیا ورنہ یہاں تو ہر کوئی انہیں ہی مجرم سمجھ رہا تھا۔

"مام یہ الزام نہیں تھا بس ایک بات تھی جو کلئیر کرنی تھی شاید انہیں کوئی غلط فہمی ہو گئی تھی آپ بات کو ختم کریں مذید کچھ بولنے کی ضرورت نہیں ہے لیو اٹ۔۔۔" یرمان کو اب شرمندگی ہو رہی تھی جو بھی تھا عفت ملک اس کی مام تھیں اسے اپنی مام کا ساتھ دینا چاہیے تھا۔۔

"مام کو کس نے مینشن سے نکلنے کا؟ یہ گھر آپ کا ہے آپ کیسے مینشن سے جا سکدی ہیں۔۔" ابرش عفت ملک کا ہاتھ تھامے پوچھنے لگی عفت ملک کو اک پہلی اتنی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی اگر بچوں کو وقت دیا ہوتا تو آج شاید بچے ان سے اتنے دور نہیں ہوتے ابرش نے تو ان کا ساتھ دیا تھا لیکن یرمان وہ بھی اپنی جگہ پہ غلط نہیں تھا بالکل ٹھیک تھا۔

"تمھارے ڈیڈ نے انہوں نے مجھے بنگلے میں شفٹ کروانے کا کہہ دیا تھا آگر تم آکر یہ نہیں بتاتی کہ میں نے اس لڑکی کو دھکا نہیں دیا بلکے یہ خود گری ہے

تو شاید اب تک تمھارے ڈیڈ مُجھے پولیس کے حوالے کر چکے ہوتے۔۔۔یا پھر شاید اس گھر سے نکال چکے ہوتے۔۔۔!؛"وہ ایموشنل ہوئی ماں بیٹی کا رشتہ ہوتا ہی ایسا ہے۔۔

"ڈیڈ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔؟"اریبہ خاموشی سے بیٹھی تھی عائلہ ضامن کے ساتھ ہی کھڑی تھی باقی ابرش عفت ملک سے بات کر رہی تھی۔

"ابرش بیٹا میں نے غصے میں کہہ دیا تھا تبھی ہمیں یہی لگا تھا کہ شاید عفت نے اریبہ کو جانے سے مارنے کی کوشش کی ہے۔۔۔"وہ عفت ملک کے شکوے پہ اتنے نہیں پریشان ہوئے جتنے ابرش کی باتوں سے ہو گئے تھے وہ ان سے سوال کر رہی تھی اپنی مام کے لئے۔۔

"آپ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں ڈیڈ۔۔مام آپ یہاں نہیں رہیں گی آپ میرے ساتھ چلیں ضامن سر کیا میں مام کو ساتھ لا سکتی ہوں کوئی اعتراض تو نہیں ہے آپ کو۔۔۔"وہ ڈیڈ سے کہتے آخر میں ضامن سے پوچھ رہی تھی کہ یہ نہ ہو وہ مام کو لے کر جانا چاہے اور ضامن انکار کر دے۔

"وہ آپ کا گھر ہے آپ جسے چاہے رکھ سکتی ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ابرش۔۔"وہ سب کے سامنے ابرش کو مان دے رہا تھا شادی کے شروعاتی دنوں میں وہ جتنا غصیلہ اور اکڑو تھا ابرش کے لیے اب وہ اتنا ہی کیئرنگ اور لونگ ہسبنڈ بن چکا تھا۔

"مام آپ کہیں نہیں جا سکتی ہیں یہ آپ کا گھر ہے ڈیڈ نے غصے میں کہا تھا اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آج اس گھر سے جانے کی بات کریں آپ کہیں نہیں جائیں گی یہیں رہیں گی ویسے بھی بہت سے لوگ دو دو شادیاں

کرتے ہیں دونوں بیویاں ساتھ رہتی ہیں ایک پرابلم تھی وہ حل ہو گئی ہے مزید کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"یرمان کو ابرش کا یہ فیصلہ پسند نہیں آیا وہ مام کو اس گھر سے کہیں نہیں جانے دینے والا تھا۔

"بھائی کل کو کچھ اور ہو گیا تو پھر ڈیڈ مام کو گھر سے نکلنے کا بول دیں گے اب یہاں مام کا اوَر اس کا گزارہ بہت مشکل ہے بہتر ہے میں مام کو ساتھ لے جاؤں۔۔۔"ابرش انہیں یہاں چھوڑنے پہ راضی نہیں تھی۔۔۔ڈیڈ کے اس فیصلے نے اس کا دل دکھایا تھا بھائی سے بھی یہ توقع نہیں تھی کہ وہ مام کے ساتھ آیسا کرے گا ہاں مام نے کبھی ان کے لئے کنسرن شو نہیں کی ہمیشہ اپنے کام کو وقت دیا لیکن یہ ماں باپ بچوں کی غلطیوں کو معاف کر سکتے ہیں تو بچے ماں باپ کی غلطیوں کو کیوں معاف نہیں کر سکتے ہیں ابرش کے دل میں

مام کے لئے ملال نہیں تھا وہ اب آگے بڑھ چکی تھی ضامن کے سنگ زندگی بہت خوبصورت ہو چکی تھی۔

"ابرش بیٹا دوبارہ ایسا کچھ نہیں ہو گا تسلی رکھو میں بلکل ٹھیک ہوں آپ پریشان مت ہو۔۔۔"عفت ملک نے خود ہی انکار کر دیا وہ خود یہاں رہنا چاہتی تھی اپنی جگہ کسی کو دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے اور اس لڑکی کو تو وہ بلکل نہیں دینے والی تھیں جس کی آنکھوں میں انہیں لالچ نظر آیا تھا

۔۔

"مام آپ جانتی ہیں کل پھر کچھ نہ کچھ ہو جائے گا آج الزام لگ رہا ہے کل بھی لگ سکتا ہے بھائی بھی آپ کے ساتھ نہیں بلکے اس کے ساتھ ہیں آپ اکیلے کیسے مُجھے آپ کو ساتھ لے جانا ہے۔۔۔"ابرش اپنی ضد پہ قائم تھی یرمان نے ابرش کو گھورا وہ کچھ زیادہ ہی ایموشنل ہو رہی تھی۔۔

"بھابھی آپ یہ معاملہ درگذر کر دیں آگے آیسا کچھ نہیں ہو گا آگر ہؤا تو آپ پھر بے شک لے جایئے گا اپنی مام کو۔۔۔" عائلہ درمیان میں بولی پہلے تو خاموش تھی اب اس نے ابرش کو روکنا چاہا۔

"عائلہ تم بھی بچ کر رہ رہنا۔۔۔" ابرش کا اشارہ کس طرف تھا یہ تو کوئی نہیں سمجھ سکا لیکن اریبہ بہت مشکل سے برداشت کر رہی تھی یہ فیملی ڈرامہ جس سے وہ اب تنگ پڑ چکی تھی۔

"میں کمرے میں جا رہی ہوں۔۔۔" قیوم ملک سخت خفا تھے اس سے جو اس نے جھوٹ بولا کمرے میں جاتے اسے سوچنا تھا کہ کیسے اسے قیوم ملک کو راضی کرنا ہے اور اپنی مٹھی میں کرنا ہے۔

ابرش ویسے بھی اس سے سخت نفرت کرتی تھی یہ وجہ وہ استعمال کر سکتی تھی لیکِن کتنا اچھا ہوتا اگر ابرش لے جاتی اس عفت ملک کو۔

عائلہ سے اسے کوئی پرابلم نہیں تھی وہ بہت معصوم اور سیدھی سادھی تھی اُس نے اسے زیادہ تنگ بھی نہیں کرنا تھا یہ عفت ملک چالاک تھیں۔

ان سے نمٹنا اس کے لیے آسان نہیں تھا وہ کمرے میں چلی آئی رہ رہ کے خود پہ غصہ آرہا تھا ہر پلان فیل ہو رہا تھا جس بچے سے اس نے اتنی اُمیدیں باندھی ہوئی تھیں وہ ساری امیدیں ٹوٹ گئی تھیں وہ بری طرح سے گھبرائی ہوئی تھی۔

یقیناً قیوم ملک سوال وجواب کرتے وہ انتظار کر رہی تھی کہ کب قیوم ملک اس کے پیچھے آئیں وہ لوگ باہر اکھٹے تھے قیوم ملک کے بچے اُن کی بیوی اُن سب میں اُنہیں اریبہ کہاں یاد رہنی تھی وہ کھڑکی کی طرف چلی آئی اس کی طعیبت ابھی تک سنبھلی نہیں تھی وہ بیمار تھی لیکن دل جتنا افسردہ تھا اسے لگ رہا تھا وہ اس کا دل بند ہو جائے گا قیوم ملک کو وہ کھو نہیں سکتی تھی۔

وہ اپنی دھڑکنوں پہ ہاتھ رکھتے گہرے سانس لیتے باہر لان میں رکھے گملوں کو دیکھنے لگی تھی اور پھر جب اسے اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی تو اس نے مڑ کر نہیں دیکھا کہ کون ہے اسے پتہ تھا اس کے کمرے میں ایک ہی انسان آ سکتا ہے اور وہ تھا قیوم ملک یعنی قیوم ملک اپنی فیملی کو چھوڑ کر اس کے پاس آیا اس سے بات کرنے کے لئے اس کا دل خوش فہم سا ہوا۔

وہ اس کی کیئر کرتے تھے تبھی تو اُن سب کے درمیان سے اٹھ کر اس کے پاس چلے آئے۔

"آپ کو اپنی فیملی کو ٹائم دینا چاہیے تھا۔۔" وہ آ گئے تھے وہ خوش ہوئی لیکن لبوں سے الفاظ شکوے کی صورت میں پھسلے تھے۔

"جھوٹ کیوں بولا مجھ سے اریبہ۔۔؟" وہ سیدھا مدعے کی بات پہ آئے تھے اریبہ نے ہڑبڑا کر انہیں دیکھا یعنی سب کے درمیان سے اٹھ کر آنے کی وجہ یہ تھی وہ تفتیش کرنا چاہتے تھے۔۔

"آپ کو لگتا ہے میں آپ سے جھوٹ سکتی ہو؟" اس نے ان کے سوال کے بدلے سوال کیا وہ جانتی تھی قیوم ملک اب اس کی باتوں پہ مشکل سے یقین کریں گے لیکن ٹرائے کرنے میں کوئی حرج نہیں تھا.

"تُمھارے سامنے ہے ساری صورتحال۔۔۔!؛ ابرش بھلا کیسے جھوٹ بول سکتی ہے اُس نے دیکھا تھا اور ویسے بھی مجھے پہلے ہی ڈاوٹ تھا کہ عفت اس حد تک نہیں گر سکتی ہیں اَب بتاؤ مجھے کیوں عفت سے بدگمان کیا آگے سچائی میرے سامنے نہیں آتی تو مجھے تو یہی لگتا کہ یہ سب عفت نے کیا ہے۔۔" وہ

اس کے ساتھ کھڑے ہوئے لیکن ناراض سے آنکھوں میں شکوہ تھا جیسے انہیں اریبہ سے ایسی حرکت کی توقع نہیں تھی۔۔۔

"آپ کی بیٹی مجھ سے نفرت کرتی ہے جیسے آپ کی پہلی بیوی نفرت کرتی ہے وہ بھلا اپنی مام کے خلاف کہاں کچھ بولے گی سب لوگوں کو لگتا ہے کہ میری غلطی ہے لیکِن مُجھے پتہ ہے کہ سچائی کیا ہے کوک میری اجڑی ہے بچہ میں نے کھویا ہے قیوم اور الزام بھی مجھ پہ ہی لگ رہا ہے کہ میری غلطی کی وجہ سے میرے بچے کی جان چلی گئی آپ کے تفتیش کرنے کے انداز سے تو لگ رہا ہے کہ آپ کو بھی وہی سب سچ لگ رہا ہے قیوم مُجھے باقیوں کے رویئے سے فرق نہیں پڑتا ہے بہت تلخ رویئے سہ چکی ہوں اب اثر نہیں ہوتا ہے لیکن آپ کے یوں پوچھنے پہ میں آندر ہی اندر گھٹ رہی ہوں مجھے لگ رہا

ہے میں آپ کو کھو چکی ہوں۔۔۔ آپ اب میرے نہیں رہے ہیں۔۔۔" وہ اپنی آنکھیں رگڑتے بھیگے لہجے میں بولی تھی۔

"اریبہ میں نے ایک سادہ سا سوال پوچھا ہے اتنا ایموشنل ہونے کی ضرورت نہیں ہے بس یہ بتاؤ کہ جب غلطی تمھاری تبھی تو عفت پہ الزام کیوں لگایا ہاں حادثات ہوتے رہتے ہیں تمھیں مُجھے سچ بتانا چاہیے تھا لیکن تم نے الٹا عفت کو ہی مجرم ثابت کرنے کی کوشش کی۔۔۔" قیوم ملک کا دماغ اس پوائنٹ پہ اٹکا ہوا تھا۔

"آپ یہاں مجھ سے بات کرنے آئے ہیں یا عفت کے بارے میں بتانے آئے ہیں مجھ سے زیادہ اہم ہے ناں وہ آپ کے لیے میں کہاں ہوں اس سب میں قیوم۔۔۔" وہ قیوم ملک کے مذید سوالوں سے بچنے کے لیے رونے لگی تھی جانتی تھی ان کے سوالوں کا جواب نہیں دے سکتی ہے۔

"اریبہ تم بلاوجہ بات کو بڑھا رہی ہو یہ سب کر کے آگر تمھیں لگتا ہے اب تم مجھے عفت کے خلاف کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گی تو یہ تمھاری بہت بڑی غلط فہمی ہے میں جان گیا ہوں وہ اس معاملے میں بے قصور ہیں اور غلطی تمھاری ہے تو بہتر یہی ہو گا کہ تم اپنی غلطی تسلیم کر لو۔۔۔" وہ سنجیدہ ہوئے اریبہ سے ایسی حرکتوں کی توقع نہیں تھی انہیں۔۔

"میں اپنی بات پہ قائم ہوں قیوم آپ چاہے تو بھول جائیں مجھے عفت نے ہی گرایا تھا لیکِن آپ اپنی بیوی کو اس معاملے سے الگ کرنا چاہتے ہیں ظاہر ہے وہ آپ کی محبت جسے آپ برسوں سے چاہتے ہیں اور میں تو کہیں بھی نہیں ہوں شاید اتنے سال آپ نے مجھ سے بس ضرورت پوری کی اور اب تو لگتا ہے کہ اس کی ضرورت آپ کو دوبارہ پیش نہیں آئے گی کیونکہ بیوی جو اب

پاس ہے۔۔۔"وہ پوری کوشش کر رہی تھی قیوم ملک کو ایموشنلی بلیک میل کرنے کی۔

"اریبہ تم شائد اس وقت اپنے حواس میں نہیں ہو وہ میری بیوی ہیں اور تم بھی میری بیوی ہو دنیا کا پہلا انسان تو نہیں ہوں جس نے دوسری شادی کی ہے بہت سے لوگ کرتے ہیں لیکن تم مجھے پریشان کر رہی ہو یہ سب کر کے مجھے لگتا ہے تمھیں ریسٹ کرنا چاہیے تا کہ تم جلدی ٹھیک ہو سکو۔۔۔"وہ مزید اس موضوع پہ بات نہیں کرنا چاہتے تھے اریبہ عفت ملک کو لا رہی تھی درمیان میں اور قیوم ملک کو ان کے بارے میں ہی بات نہیں کرنی تھی۔

اریبہ وہ سمجھانا چاہتے تھے کہ پہلے جو ہوا سو ہوا لیکن آئندہ ایسا کچھ نہیں ہونا چاہیے وہ تو اپنی دونوں بیویوں کے درمیان میں پھنس چکے تھے۔

"آپ مجھ سے اکتا گئے ہیں قیوم۔۔۔!؛" وہ ان کے تھوڑے قریب ہوئی تھی۔

"میں تم سے نہیں تمھاری باتوں سے اکتا گیا ہوں اریبہ میں تم سے کیا بات کرنا چاہا رہا ہوں تمھیں سمجھ ہی نہیں ارہی ہے تم اپنی کیے جا رہی ہو بنا میری سنے جو کہ غلط ہے۔۔۔" وہ اریبہ کا ہاتھ تھام گئے وہ بہت نازک وقت سے گزر رہی تھی جو بھی تھا اریبہ نے اپنا بچہ کھویا تھا وہ پریشان تھی بھلے غلطی اس کی اپنی تھی۔

"ہاں اب میں آپ کو غلط ہی لگوں گی وہ جو ٹھیک لگتی ہیں آپ کو۔۔۔ اور اب تو پچھتا رہے ہونگے کہ میں نے اریبہ سے شادی کیوں کی۔۔۔" وہ ناراض سی چلتے بستر پہ لیٹ گئی وہ چاہتی تھی کہ قیوم ملک اس کے پاس رہے باہر نہیں جائے لیکن اس کی باتیں ایسی نہیں تھیں کہ وہ یہاں رک پاتے۔

وہ اریبہ کو سپیس دینا چاہتے تھے اور اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ اکیلی رہتی اور ان دونوں کے بارے میں سوچتی۔۔۔

.....

یرمان اریبہ اور قیوم ملک کے جانے کے بعد تھوڑی دیر ہی مام کے ساتھ بیٹھ سکا آج اس کی میٹنگ تھی بہت بیزی شیڈول تھا لیکِن اس نے سب کچھ کینسل کر دیا عائلہ کے ساتھ بیچ پہ ایک خوبصورت سا دن گزارنے کا پلان کیا اپنے مینیجر کو ساری ہدایات دیتے وہ خود عائلہ کو وہاں لے جانے والا تھا اس وقت وہ دونوں کمرے میں موجود تھے۔

عائلہ کا منہ بنا ہوا تھا وجہ تھی کہ یرمان اسے سب کے درمیان سے بانہوں میں بھرتے آندر لے آیا ضامن کے سامنے یرمان کی بے باکی پہ عائلہ کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا تھا وہ کتنے ہی لمحے کچھ بول نہیں سکی تھی۔

"عائلہ کب تک بیٹھ کا سوگ منانے کا ارادہ ہے جاؤ چینج کرو ہم نے کہیں جانا ہے۔۔۔!؛" وہ خود تیار کھڑا تھا لیکن عائلہ جیسے اس کی کوئی بات سننے کے لیے تیار ہی نہیں تھی وہ منہ بنائے جیسے اس کی کسی بات کو سننے میں انٹرسٹڈ نہیں تھی۔

"مُجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا ہے آپ کو شائد میری شرطیں یاد نہیں ہیں تو یاد کروادیتی ہوں میں آپ کو۔۔۔ کہ آپ سے میں نے کہا تھا آپ مجھے تنگ نہیں کریں گے ناں ہی میرے قریب آئیں گے اور آپ کیا یہ فالو کر رہیں ہیں میری شرطوں کو۔۔ کیا چاہتے ہیں میں بھائی کے ساتھ واپس چلی جاؤں۔۔۔" عائلہ آپنا دوپٹہ اتارتے بیڈ پہ رکھتے بیڈ پہ لیٹ گئی یرمان کے ساتھ تو وہ بھی کہیں نہیں جانے والی تھی۔

"عائلہ یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔!؛" وہ اسے گھورتے بیڈ کے قریب آیا اور اس کو کندھوں سے تھامتے اس کا رخ اپنی طرف کرتے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

"کیا ہے سونے دیں مجھے۔۔۔" وہ ساری رات بھی سوتی رہی اور پھر سے اسے نیند آ رہی تھی لیکِن یرمان جیسے پکا ارادہ کر چکا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے وہ اسے سونے نہیں دینے والا۔

"نہیں سونا یہ کونسا ٹائم ہے سونے کا۔۔۔؟" وہ اُسے بانہوں میں بھرتے اس کے ماتھے پہ اپنا لمس چھوڑ چکا تھا عائلہ کو اس کو اس کی باتیں اس طریقے والی ہی سمجھ آتی تھیں۔

"سونے کا بھی ٹائم ہوتا ہے کیا؟ اتاریں مُجھے نیچے۔۔۔ میں شور مچا دوں گی اب آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں ایسے کون کرتا ہے بھلا۔۔۔" عائلہ نے اپنے

بازوؤں کو اوپر اٹھاتے یرمان کے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں بھرا تھا وہ سسک کر رہ گیا۔

"عائلہ میں نے صبح سرپرائز کی بات کی تھی ناں بے بی آپ کو اپنے سرپرائز کے بارے میں نہیں جاننا ہے کیا....؟" یرمان کو یکدم سے یاد آیا اس نے عائلہ سے سرپرائز کی بات کی تھی اور عائلہ شائد بھول چکی تھی۔

"کیا سرپرائز ہے آپ بتادیں۔۔۔!؛" وہ اب تھوڑی ریلکس ہوئی مزاحمت بھی چھوڑ دی۔

"یہاں نہیں ہم یہاں جارہے ہیں وہاں آپ کے لیے بہت بڑا سرپرائز ہو گا آ جانم جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔ ہم پہلے ہی کافی لیٹ ہو چکے ہیں۔۔۔" وہ اس کی نازک سے ناک سہلانے لگا۔

وہ کچھ دیر تو سوچتی رہی ویسے تو شاید یرمان کے ساتھ جانے کے لئے راضی نہیں ہوتی لیکن سرپرائز کے لئے تیار ہو گئی مگر پھر یہ یاد آیا کہ باہر ضامن اور ابرش بیٹھے تھے وہ کیا سوچتے ان کی موجودگی میں عائلہ اور یرمان کہاں جا رہے ہیں ہائے معصوم سی عائلہ بہت کچھ سوچتی تھی بچاری۔

"لیکن مُجھے ابھی بھائی سے باتیں کرنی۔۔۔؟" جیسے بہت اہم مسئلہ بتایا ہو اسے.

"بعد میں کر لینا۔۔۔میں خود چھوڑ آؤں گا تمھیں تمھارے بھائی کے گھر پھر جتنی مرضی باتیں کرنی ہوں کر لینا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ابھی تمھیں میرے ساتھ جانا ہو گا۔۔" وہ عائلہ کو قائل کرنے لگا تھا جس پہ وہ مان گئی۔

"مُجھے چینج نہیں کرنا یہ ڈریس ٹھیک ہے پلیز۔۔۔" وہ دوپٹہ گلے میں ڈالتے اپنی شال اوڑھ چکی تھی لیکِن ڈریس چینج نہیں کرنے والی تھی ڈریس چینج کرنے سے اسے سخت الجھن ہوتی تھی۔

یرمان نے زیادہ زور نہیں دیا کیونکہ ویسے بھی تھوڑی دیر بعد عائلہ کو دوبارہ ڈریس چینج کرنا تھا تو آچھا تھا ابھی وہ اسی ڈریس میں اس کے ساتھ چلی جاتی وہ باہر جارہی تھی اوَر تیاری صرف اتنی سی کی کہ شال اوڑھ لی۔۔عائلہ تیاری میں بالکل وقت نہیں لیتی تھی اور یرمان کو عائلہ کی یہ عادت پسند تھی ورنہ لڑکیاں تو کہاں تیاری کے نام پہ دو تو گھنٹے لگا دیتی تھیں۔۔۔

وہ دونوں نیچے ائے تو عفت ملک لاونج میں اکیلی بیٹھی تھیں ابرش اور ضامن نہیں تھے۔

"مام ابرش کہاں ہے۔۔۔!" عائلہ عفت ملک سے اپنے بھائی کے متعلق پوچھنا چاہتی تھی لیکن ان کے رویئے ک ءکے پیشِ نظر وہ ان سے بات کرنے سے کترا رہی تھی پھر یرمان نے خوُد ہی یہ سوال کر دیا۔

"اُنہیں کوئی کام تھا تو چلے گئے دونوں۔۔۔" عفت ملک نے کوفی کا مگ سائیڈ پہ رکھا۔

"اتنی جلدی چلے گئے وہ دونوں۔۔؟" عائلہ کو حیرت کے ساتھ پریشانی بھی ہوئی۔

"یہ تم اپنے بھائی سے پوچھنا۔۔" ان کا لہجہ نارمل تھا لیکن عائلہ کو طنز لگا وہ خاموش ہو گئی یرمان کا ہاتھ تھامے باہر نکل گیا جو ابھی تک اس سوچ میں الجھی ہوئی تھی کہ اس کا بھائی اتنی جلدی واپس کیوں چلا گیا۔

"عائلہ ریلیکس یار تم چھوٹی چھوٹی باتوں کی ٹینشن لیتی ہو۔۔۔ہو سکتا ہے ابرش اور ضامن کو کوئی کام یاد آ گیا ہو گا تم پریشان مت ہو۔۔" یرمان نے اس کی کلائی تھامے اپنی تھائز پہ رکھی تو وہ ہلکا سا مسکرائی یرمان کے ہونٹوں کو بے ساختہ اپنے بے بی کا سوچتے مسکرایا نے چھوا تھا وہ دونوں مام ڈیڈ بننے والے تھے جتنا خوش گوار احساس تھا یہ وہ عائلہ کاری ایکشن دیکھنا چاہتا تھا وہ یہ سب جان کر کیسے ریسپانس دیتی ہے۔۔

سب سے پہلے یرمان اسے بیوٹیشن کے پاس لے گیا یہاں ڈریس اور باقی سب کچھ وہ ہی بھیجوا چکا تھا عائلہ سرپرائز کے چکر میں تھی لیکِن یہاں تو اسے آیسا ویسا کچھ نہیں ملا جسے وہ سرپرائز کہہ سکتی وہ آنکھیں پھاڑے اس سیلون کو دیکھ رہی تھی یہاں بھلا اس کے لیے کیا سرپرائز ہو سکتا تھا وہ یرمان

سے کچھ پوچھتی کہ اس کی کال آنے لگی وہ ایک لڑکی کو اشارہ کرتا خود باہر نکل آیا۔

"ہائے میم میں یرمان سر کی اسسٹنٹ ہوں۔۔۔ آیئے آپ کا ڈریس ریڈی ہے سر نے آپ کو تیار کرنے کا کہا تھا اور پھر آپ کو کاٹیج بھی بھیجنا ہے وہ تو شاید اب ادھر نہیں آسکیں۔۔۔" وہ بہت فرینڈلی عائلہ سے بات کر رہی تھی تاکہ عائلہ اس کے ساتھ کمٹیبل فیل کرے۔

"لیکن تیار کیوں۔۔۔!؟" عائلہ کو اتنی تیاری کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔

"میم سر کا آرڈر ہے۔۔۔" وہ مزید کچھ نہیں بتا سکتی تھی جتنا اسے بتانے کا کہا گیا تھا اُس سے زیادہ بتاتی تو یرمان سے ڈانٹ پکی تھی۔

عائلہ کے ہاتھ میں ڈریس پکڑاتے اسے چینجنگ روم میں بھیج دیا عائلہ تو اس میرون کلر کے لہنگے چولی کو دیکھ کر حیران رہ گئی لیکن ساتھ لگی چٹ پڑھی جو شاید یرمان نے لکھی ہوئی تھی۔

"عائلہ بے بی آرام سے تیار ہو جانا میں جلدی ملتا ہوں پریشان نہیں ہونا۔۔۔یور ہسبنڈ یرمان ملک۔۔۔" وہ چٹ کو ہاتھوں میں دبوچ چکی تھی تیار نہ ہوتی تو یرمان زبردستی کر لیتا اس انسان سے کیسی اچھے پن کی امید نہیں رکھ سکتی تھی وہ۔

لہذا لہنگا پہنتے وہ باہر آئی تو اسسٹنٹ نے خوب تعریف کی وہ بنا میک اپ کے بھی بہت پیاری لگ رہی تھی یرمان سر تو بہت لکی ہیں ان کی وائف کتنی پیاری ہے۔۔۔!؛" وہ دل میں سوچتے عائلہ کو چیئر پہ بیٹھاتے بیوٹیشن کو اشارے سے میک اپ کا کہہ چکی تھی عائلہ نے احتجاج کرنا چاہا لیکن اس کی

ایک نہیں چلی وہ کچھ ہی دیر میں برائیڈل ڈریس میں برائیڈل میک اپ کیے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

آئینے میں خود کو دیکھا تو کئی لمحے دیکھتی ہی رہی وہ یقین نہیں کر پائی یہ وہ خود ہی کے یا کوئی اور۔۔۔

"میم آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں سر کی آج خیر نہیں ہے۔۔۔" وہ میریڈ تھی یرمان کے ساتھ کام کرتے زیادہ وقت نہیں ہوا تھا لیکِن یرمان اس کے کام سے کافی امپریس ہوا تھا۔۔

وہ عائلہ کو پیچ پہ ایک طرف بنے کاٹیج میں لے آئی زیادہ فاصلہ نہیں تھا یرمان کو وہ میسج کر چکی تھی وہ خوُد بھی وائٹ ڈنر سوٹ میں ملبوس خوشبوؤں میں رچا بسا بہت خوبصورت لگ رہا تھا عائلہ کے انتظار میں کھڑا وہ بار بار اپنی کلائی میں بندھی گھڑی میں سے وقت دیکھ رہا تھا۔

اور پھر کچھ ہی لمحوں بعد اس کا انتظار ختم ہؤا جب سامنے سے عائلہ اسسٹنٹ کے ساتھ چلتی نظر آئی جس کی پلکیں جھکی ہوئی تھی۔

یرمان کے مقابلے میں عائلہ کی ہائٹ چھوٹی تھی وہ پریگنٹ تھی یرمان نے اس کے لئے سینڈل منگوائی تھی مگر ہیلز کے بغیر والی وہ عائلہ کو لے کر خاصا ٹچی ہو رہا تھا اسسٹنٹ تو یرمان کو دیکھتے وہیں سے پلٹ گئی اور یرمان عائلہ کی طرف بڑھا کیونکہ عائلہ تو ایک جگہ پہ سٹک کھڑی تھی آگے بڑھ ہی نہیں رہی تھی یرمان نے اس کے اور اپنے درمیان حائل فاصلے کو عبور کرتے اس کے قریب آتے اس کے خوبصورت چہرے پہ نظریں گاڑی۔

اتنی خوبصورت لگ رہی تھی وہ جیسے آج پہلی بار دلہن بنی یرمان نظروں کے راستے اس کی خوبصورتی کو نہار رہا تھا جس پہ بس یرمان ملک کا حق تھا میرون کلر سے سجے وہ ہونٹ اس کے ضبط کا امتحان لے رہے تھے وہ اس کے

چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے اس کے پنک ہونٹوں پہ جھکتا کہ اس کی تیاری کا خیال کرتے وہ اپنے جذبات پہ بند باندھ گیا اور عائلہ کو بانہوں میں اٹھاتے وہ کاٹیج کے آندر چلا آیا یہ قدرت الگ جگہ پہ بنا کاٹیج اندر سے بہت خوبصورت تھا اور اس کو بہت اچھے سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا ہال میں انٹر ہوئے تو سامنے ہی ٹیبل پہ ایک بہت بڑا کیک نظر آیا۔۔

آج ان کی شادی کی سالگرہ نہیں تھی ان کے نکاح کو ایک سال ہونے والا تھا لیکِن یرمان پہلے کیوں سلیبریٹ کر رہا تھا۔۔

"یہ تیاری کس کے لیے۔۔۔؟" عائلہ نے خود کو الجھن میں ڈالنے سے بہتر سمجھا کہ وہ یرمان ملک سے ہی پوچھ کہ یہ تیاریاں آخر کس خوشی میں کی ہیں آپ نے۔

"ہمارا رینک بڑھ گیا ہے جانم اور دوسری بات میں اپنی وائف کو اس خوبصورت ڈریس میں دیکھنا چاہتا تھا شادی تو جن حالات میں ہوئی اُس وَقت حالات ایسے ہی نہیں تھے۔۔۔ ہمارا فوٹو شوٹ بھی نہیں ہوا اگر تم چاہو تو آج ہم اپنی ویڈنگ نائٹ منا سکتے ہیں۔۔ عائلہ انکار نہیں کرو گی تم۔۔۔" وہ اسے پہلے ہی وران کرنے لگا کہ انکار نہیں کر سکتی ہے۔۔

"یہ سرپرائز تھا؟" عائلہ کا دل چاہا وآپس بھاگ جائے یہ انسان اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے اسے سرپرائز کے نام پہ بیوقوف بنا چکا تھا۔

"نہیں اصل سرپرائز تو باقی ہیں لیکن مجھے تم سے کچھ کہنا ہے سوری جو میں نے صبح باتیں کی مجھے غصہ آگیا تھا تمھیں شاید خود نہیں معلوم کہ تم نے کیا کہا مجھ سے۔۔۔ لیکن ہم پرانی باتوں کو یاد نہیں کریں گے آج کے دن ہم سب بھول جائیں گے پرانی تلخیاں جیسے ماضی کا حصہ بن جائیں گی آج ہم بس

ان موومینٹس جو انجوائے کریں گے۔۔۔عائلہ ایک بات بتاؤ تمھیں خود میں کوئی چینجنگ محسوس نہیں ہو رہی ہیں۔۔۔"وہ ماں بننے والی ایسا تو نہیں ہو سکتا تھا کہ اسے کچھ فیل نہ ہو۔

"کیسی چینجنگ۔۔۔؟مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔۔"وہ اس بات کو لیکر اب اپ سٹ تھی پہلے تو نظر انداز کر دیا لیکن اب اسے لگ رہا تھا کہ اسے یہ سب ضامن سے شئیر کرنا چاہیے۔

"ہاں بولو جانم آج ہم دونوں ایک دوسرے کو سنیں گے ہمارے درمیان کسی اور کی بات نہیں ہو گی لیکن پہلے کچھ کلیئر کرنا ہے عائلہ۔۔۔"وہ عائلہ کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے اس کی آنکھوں دیکھ رہا تھا۔

"وہ میں مجھے سمجھ۔۔۔"اسے شدید جھجھک محسوس ہو رہی تھی یرمان کو بتاتے ہوئے اگر ایسا کچھ نہ ہوتا تو پھر یہی سوچ کر وہ خاموش تھی۔

"تمھیں مجھ سے کچھ بھی شئیر کرنے سے پہلے اتنا سوچنے کی ضرورت نہیں ہے عائلہ میں شوہر ہوں تمھارا۔۔۔ ہمارے درمیان اتنی انڈرسٹینڈنگ تو ہونی چاہیے کہ میری بیوی بنا کسی ہچکچاہٹ کے مجھ سے سب کچھ شئیر کریں عائلہ میں کل سے خاموش ہوں کہ شاید تم مجھ سے خود بات کرو لیکن اب مجھے لگتا ہے کہ مجھے خود ہی یہ بات کلئیر کر دینی چاہیے تم سے یہی بہتر ہو گا ہمارے لیے۔۔۔" وہ عائلہ کی غلط فہمی بلکے بد گمانی جو وہ مایا کی وجہ سے قائم کر چکی تھی اسے ختم کر دینا چاہتا تھا تاکہ عائلہ کسی قسم کی ٹینشن نہ لے۔

"کونسی بات۔۔۔؟" عائلہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جو اب صوفے پہ بیٹھتے اسے اپنی تھائز پہ بیٹھا چکا تھا وہ دلہن بنی اس کے اتنے قریب تھی کہ یرمان چاہتا تو یہ فاصلہ سمیٹتے اسے خود میں قید کر لیتا لیکن وہ پہلے عائلہ سے بات کرنا چاھتا تھا۔

"مایا نے تم سے جو کچھ بھی کہا وہ سب جھوٹ تھا عائلہ میں چاہتا تھا تم خود اس بارے میں مجھ سے بات کرو تا کہ میں تمھیں بتاؤں کہ ایسا کچھ نہیں ہے وہ جھوٹ بول رہی تھی اُس نے جو بھی بکواس کی وہ سب جھوٹ تھا وہ شاید یہ چاہتی تھی کہ ہمارے درمیان سب ٹھیک نہ ہو۔۔۔ اُس نے تمھیں کڈنیپ کیا عائلہ وہ جان بوجھ کر تمھیں تکلیف پہنچانا چاہتی تھیں اُس کی پلاننگ اوئر تھی لیکِن وہ پکڑی گئی۔۔۔" عائلہ خاموشی سے یرمان ملک کو سن رہی تھی۔۔۔...

"اُس لڑکے نے میرے ساتھ۔۔۔" وہ آگے بول نہیں پائی ان لمحوں سے ہی تو بچنا چاہتی تھی وہ اب اس سے سوال کرنے والا تھا عائلہ کیا جواب دیتی اسے۔

"عائلہ تم کیا فضول باتیں سوچتی رہتی ہو ایسا کچھ نہیں ہے خبر دار جو تم نے ایسا ویسا کچھ سوچنے کی کوشش کی تو وہ لڑکا اب ہاسپٹل میں پڑا ہوا ہے تمھیں اُس کے بارے میں سوچنے کی ضرورت نہیں ہے وہ بس ایک حادثہ تھا۔۔۔"وہ ابھی تک نہیں سمجھ پایا کہ عائلہ کہنا چاہتی تھی اس کے دماغ میں کون سی خود ساختہ سوچیں جنم لے رہی تھیں۔

"اُس نے میرا دوپٹہ کھینچا تھا مُجھے آگے کچھ یاد نہیں ہے مایا نے کہا تھا وہ مُجھے آپ کی نظروں میں گرا دے گی لیکن میں تو خود سے ہی نظریں نہیں ملا پا رہی ہوں دل جیسے بند ہو جائے گا میں آپ کے قابل نہیں رہی اب۔۔۔"یرمان ملک پہ حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے تھے عائلہ اس سے دوری بنائے ہوئے تھی اس وجہ سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ عائلہ ایسا سوچ رہی ہے۔

"عائلہ شٹ اپ مذید کچھ مت بولنا۔۔۔"وہ غصے میں آیا تھا عائلہ کے لبوں سے ایسی بات سن کر۔

"یہ سچ۔۔۔"

"عائلہ۔۔۔"وہ دھاڑا یرمان غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا عائلہ کو نرمی سے ٹریٹ کرنا چاہتا تھا لیکن عائلہ کی باتوں نے اسے جیسے زمین پہ لا پٹخا تھا۔

"اُس نے۔۔۔"

"وہ جھوٹ تھا جیسے ہی اُسنے تمھارا ڈوپٹہ کھینچا میں پہنچ گیا تھا وہاں کچھ نہیں ہوا تھا آ تمھارے ساتھ میں گواہ ہوں تمھاری پاکیزہ کا۔۔۔میری بیوی میرے لیے پہلے جیسی ہے جیسے پہلے تھی اب بھی ویسی ہوں عائلہ مایا نے تم نے جھوٹ بولا تھا جو تصویریں اُسنے تمھیں دکھائی تھیں وہ بھی فیک تھیں وہ

مایا نے ایڈیٹ کی ہوئی تھیں وہ تمھاری معصومیت سے واقف تھی جانتی تھی آسانی سے تمھیں بیوقوف بنالے گی تبھی اُسنے یہ سب پلان کیا آور تم اُس کی باتوں میں آ بھی گئی عائلہ مجھ سے پوچھتی میری بیوی ہو جیسے میں تم سے سوالوں وجواب کرنے کا حق رکھتا ہوں تم بھی رکھتی ہو تمھارے دل میں کوئی بھی سوال ہو کچھ بھی جو تمھیں پریشان کرتا ہے تم مجھ سے پوچھا کرو۔۔۔"وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے بولا۔

"نہیں وہ اُس نے میری تصویریں۔۔۔"یرمان کی وضاحت کا عائلہ پہ اثر نہیں ہو رہا تھا مایا نے کہا تھا کہ وہ تصویریں وہ یرمان کو دکھادے گی تو پھر کیا یرمان عائلہ پہ ویسے ہی بھروسہ کرتا جیسے ابھی کرتا تھا۔

"وہ سب کچھ جھوٹ تھا تمھیں بس استمال کیا گیا تمھارا برئن واش کیا گیا عائلہ پلیز سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔میں تم پہ بھروسہ کرتا ہوں تمھیں بھی

مجھ پہ ٹرسٹ کرنا ہو گا تبھی ہمارا رشتہ مضبوط ہو گا ایسے نہیں چلے گا تم بہت معصوم ہو عائلہ کل کو کوئی تمھیں دوبارہ یہ سب بولے گا تم پھر یقین کر لو گی اور پھر سے میرے بارے میں نیگٹو سوچنے لگو گی پھر ہمارا رشتہ بے اعتباری کی نظر ہو جایے گا۔۔۔" وہ ملامت بھری نظروں سے عائلہ کو دیکھ رہا تھا آ

۔

اب عائلہ اسے یہ نہیں بتا سکتی تھی کہ وہ کوئی اور نہیں بلکے مایا تھا جو یرمان کی گرل فرینڈ تھی مایا نے جتنے بھی ثبوت دکھائے وہ سب اسے اور یجنل لگے تھے وہ فیک کیسے ہو سکتے تھے۔

"لیکن میں۔۔ کیا کرتی۔۔۔ مُجھے لگا۔۔۔ آپ

مجھے۔۔۔ دھوکا۔۔۔ دے۔۔۔ رہے۔۔۔ ہیں۔۔۔ اور۔۔۔ پھر۔

۔۔۔وہ۔۔۔۔سب۔۔۔۔مجھے لگا میرا۔۔۔ آپ سے دور۔۔۔ ہو جانا ہی۔۔۔"

"تمھاری دوری میری جان نکال لیتی ہے عائلہ۔۔۔ آئیندہ حالات جیسے بھی ہوں مجھ سے دور جانے کی بات مت کرنا یہ ہی برداشت نہیں کر سکتا ہوں تمھیں معلوم ہے مجھے کیسا لگتا ہے جب جب تم مجھ سے دور جاتی ہو۔۔۔" وہ عائلہ کے رخساروں کو اپنے انگوٹھے سے رگڑ رہا تھا عائلہ کے ہونٹوں سے سسکی نکلی یرمان کا ہاتھ عائلہ کی برہنہ پشت پہ تھا جس پہ بس بلاؤز کی نازک سی ڈوری بندھی ہوئی تھی۔

"مجھے ڈر لگا۔۔۔ وہاں جو ہؤا۔۔۔ آپ مجھے چھوڑ۔۔۔ دیتے جب آپ کو معلوم ہو تا کہ میں پہلے جیسی نہیں رہی میرے ساتھ۔۔۔" یرمان کی طرف

سے ملنے والا اعتماد تھا کہ اس کے دل میں جو باتیں دبی ہوئی تھیں وہ لفظوں کے ذریعے اظہار کرنے لگی تھی۔۔

"میں مر بھی جاؤں تو تمھیں کبھی نہ چھوڑوں عائلہ خود سے زیادہ بھروسہ کرتا ہوں تم پر۔۔۔۔یاد رکھنا ہمیشہ مُجھے اپنی زندگی کا ایک ہر لمحہ ہر پل تمھارے ساتھ بیتانا ہے۔۔"وہ اس کے ہونٹوں کو ہولے سے اپنے ہونٹوں سے مس کر گیا۔

"آپ کو فرق نہیں پڑتا میرے ساتھ۔۔۔؟"عائلہ کا دماغ وہیں پہ اٹکا ہوا تھا یرمان ملک ایک مرد تھا اور مرد کی غیرت بھلا یہ کیسے گوارہ کر سکتی تھی۔

"تم پہلے جیسی ہو جب کچھ ہوا ہی نہیں ہے تو تم کیوں اُن لمحوں کو یاد کرتے خوُد کو ازیت دیتی ہوں عائلہ تمھاری کنڈیشن ایسی نہیں ہے کہ تم ٹینشن لو یہ

تمھارے لیے ٹھیک نہیں ہے عائلہ۔۔۔" وہ عائلہ کی گھنیری پلکوں کو اپنی انگلیوں سے سہلانے لگا جن پہ مسکارا لگایا گیا تھا۔

"مُجھے کچھ یاد نہیں آتا ہے۔۔۔" وہ جتنا سوچتی اتنا ہی الجھتی تھی آخر اسے کیوں کچھ یاد نہیں آرہا تھا کیوں وہ زہن پہ زور دے رہی تھی لیکن بے ہوشی کے بعد جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ ہاسپٹل بیڈ پہ تھی۔

"عائلہ اب میں اپنے انداز میں سمجھاؤں گا تم نے دوبارہ ایسی کوئی بات کی تو۔۔۔" وہ اُسے بانہوں میں بھرے صوفے سے اٹھتے ٹیبل کی طرف آیا یہاں لارج سائز کیک سجایا گیا تھا خوبصورتی سے۔

"ویسے تو یہ نیوز تمھیں مُجھے دینی چاہیے تھی لیکِن میں تمھیں دے رہا ہوں بہت بہت مبارک ہو۔۔۔ ہم مام ڈیڈ بننے ہیں۔۔۔" عائلہ کی پشت اپنے سینے

سے لگائے وہ عائلہ کے پیٹ پہ نرمی سے ہاتھوں کا حصار بنائے کیک کو دیکھتے بولا تھا۔

"یہ یہ سب۔۔۔" اس نے بے ساختہ اپنی بیلی پہ ہاتھ رکھا وہ پریگنٹ تھی لیکن اسے پتہ ہی نہیں تھا یعنی وہ جو سوچ رہی تھی جو وہ یرمان سے ڈسکس کرنا چاہتی تھی یرمان پہلے سے جانتا تھا۔

"ہاں جانان کیا یقین نہیں ہو رہا ہے میری محنت رنگ لے آئی ہے ویسے یہ میری محنت ہی ہے ورنہ آپ کو تو بس شرمانے کے علاوہ اور کچھ نہیں آتا۔۔۔" وہ اس کے شولڈر پہ ٹھوڑی ٹکائے اس کی گردن پہ اپنی سلگتی سانسوں کا لمس بکھر رہا تھا۔

"آپ چھوڑیں مُجھے۔۔۔" عائلہ کو یرمان سے اس پل اتنی جھجک محسوس ہوئی کہ دل چاہا کہیں چھپ جائے اگر یہ نیوز عائلہ کو یرمان کو بتانی پڑتی تو

شاید عائلہ کبھی نہیں بتا پاتی لیکِن عائلہ کو یہ سمجھ نہیں آئی کہ یرمان آخر اس بارے میں کب سے جانتا ہے۔۔

کیا وہ پہلے سے جانتا تھا اگر جانتا تھا تو وہ اسے پہلے بھی بتا سکتا تھا اتنی دیر سے کیوں بتایا اسے۔

"میں پہلے بھی بتا سکتا تھا صبح بھی ایک بار دل چاہا کہ تمھیں بتا دوں لیکن میں تھورا سپیشل وے میں یہ سب سلیبریٹ کرنا چاہتا تھا۔۔ یہ ہماری فرسٹ خوشی ہے میں چاہتا تھا کہ ہم اسے دھوم دھام سے سیلبریت کریں۔۔۔" وہ اس کی گردن کو نرمی سے چومتے اسے خود میں بھینچتے ان لمحوں کی خوبصورتی میں کھو رہا تھا۔

"مُجھے بہت خوشی ہو رہی ہے۔۔" اس کی خوشی اس لمحے دیدنی تھی وہ مسکرایا تھا دونوں ہی خوش ہوئے تھے۔

"اوَر مجھے جتنی خوشی ہو رہی ہے وہ میں لفظوں میں نہیں بتا سکتا ہوں عائلہ تم نے مجھے بہت بڑی گڈ نیوز دی ہے میں چاہتا ہوں ان خاص لمحوں میں ہم ماضی کو بھول جائیں کچھ بھی یاد نہ رکھیں۔۔۔" وہ اس کو اپنے سامنے کرتا اس کے ماتھے پہ پہنے ٹیکے پہ ہونٹ رکھ گیا جو اسے بہت پیارا لگ رہا تھا آعائلہ کو فرسٹ ایسے جیولری اوَر میک اپ کیے دیکھا تھا دل بے قرار ہو رہا تھا۔

"مُجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔ آگر پھر سے کچھ غلط ہو گیا ہمارا بے بی۔۔۔" وہ ابھی میچور نہیں تھی یرمان اس کے دل میں پینتے خدشات کو سمجھ سکتا تھا۔

ابھی اریبہ کے ساتھ جو حادثہ ہوا یرمان پریشان تھا مام عائلہ کو پسند نہیں کرتی تھیں۔

"میں ہوں ناں ساتھ مجھ پہ بھروسہ کرتی ہوں ناں عائلہ۔۔۔" وہ اس کی سیاہ آنکھوں میں ابھرتے اپنے عکس کو دیکھ رہا تھا۔

"تھوڑا تھوڑا۔۔" اس نے انگوٹھے اور انگلی کو ملایا تھا یرمان مسکرایا اس کے لئے اتنا ہی کافی تھا وہ تھوڑا بہت ٹرسٹ تو کرنے لگی تھی اس پہ۔

"اور یہ تھوڑا تھوڑا زیادہ سارا کب ہو گا۔۔۔؟"

"جب مجھے یہ احساس ہو جائے گا کہ آپ صرف میرے ہیں۔۔" وہ کیک کو دیکھتے ایکسائٹیڈ ہوئی اسے میٹھا کرنے کی کریونگ ہو رہی تھی۔

"میں صرف تمھارا ہوں۔۔۔ یہ یقین تمھیں جلدی ہو جائے گا یرمان ملک نے صرف ایک لڑکی سے محبت کی۔۔ وہ تم ہو پہلے بھی بتا چکا ہوں عائلہ میری زندگی تم ہو میری سانسوں میں تم بستی ہوں۔۔۔" وہ اس کے چہرے کے دل کش نقوش کو اپنے ہونٹوں سے چوم رہا تھا۔

دل نے عبادت کی ہے

تیری ہی بس چاہت کی ہے

لکھ آیا ہوں عرضیوں میں

نہیں جینا تیرے بن

"ہم کیک کٹ کریں پلیز۔۔۔" عائلہ کو بھوک لگ رہی تھی ناشتہ بھی تھوڑا سا کیا تھا آب دل چاہا سارا کیک کھا جائے۔

"کاٹتے ہیں جانم لیکِن اس سے پہلے میری ایک فرمائش پوری کر دو۔۔۔" وہ اس کو پشت سے تھامے قریب کر گیا کہ ان درمیان فاصلہ بہت کم بچا تھا۔

"کونسی فرمائش۔۔۔؟" عائلہ نے حلق تر کیا اس بندے کی فرمائش بھی الٹی سیدھی ہوتی تھی۔

"مجھے ایک ہگ دو۔۔۔" وہ بانہیں پھیلائے ہونٹوں پہ مچلتی مسکراہٹ ضبط کرتے بولا عائلہ نے اسے گھورا۔

کم سے کم یرمان ملک کی ایسی فرمائشیں وہ پوری نہیں کرنے والی تھی۔۔

"نہیں۔۔۔" عائلہ نے صاف انکار کر دیا ہاسپٹل سے آنے کے بعد وہ جتنی اپ سٹ رہی یرمان کے بات کرنے پہ وہ خود کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی مایا پہ شدید غصہ آیا اور خود پہ بھی کہ کیوں بیوقوف بنی وہ مایا کے ہاتھوں

۔

لیکن دل کو کچھ ہونے لگتا یہ سوچتے کہ اگر یرمان ٹائم پہ نہیں ہوتا تو کیا ہوتا۔

عائلہ کیسے بتاتی اس کو مایا نے تو عورت ہونے کا بھی لحاظ نہیں کیا نفرت اور دشمنی میں اس قدر آندھی ہو گئی وہ کہ یہ بھی سوچا عائلہ بھی ایک لڑکی ہے

اوَر یرمان سے محبت کے تو دعوے کر رہی تھی لیکِن اس کی ہی عزت کو مٹی میں ملانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"آگر نہیں دیا تو پھر میں خوَد لونگا۔۔۔"وہ اس کو اپنے قریب کرتے اس کے گال پہ بوسہ دے گیا جس پہ وہ خوَد میں سمٹ گئی تھی۔

"نہیں نہیں آپ۔۔۔"اس کو اپنے رخساروں پہ یرمان کے ہونٹوں کا لمس چھبا تھا وہ اس کے ہونٹوں پہ نظریں جمائے ہوئے تھا جیسے اگلا نشانہ یہ ہونٹ ہی ہوں لیکن عائلہ نے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا۔

"حفاظتی تدابیر۔۔۔ ممممممم ناٹ بیڈ جاناں۔۔۔"وہ اس کی طرف سے ہگ کا منتظر تھا۔

عائلہ اس کے پاس نہیں آ رہی تھی وہ بانہیں پھیلائے ہوئے تھا لیکن عائلہ میڈم بھی اس کے ارادے بھانپ چکی تھی اسے کیک کھانا تھا لیکِن یرمان کی باتیں ہی ختم نہیں ہو رہی تھی۔

"مُجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔۔!؛" یرمان کے ساتھ رہ رہ کر تھوڑی بہت چالاکیاں وہ بھی سیکھ گئی تھی ہاں بھوک تو اسے واقعی میں لگ رہی تھی کچھ میٹھا کھانے کا دل بھی کر رہا تھا.

"بے بی کو بھی لگی ہو گی بھوک۔۔" یرمان آگے بڑھتے اس کی بیلی پہ ہاتھ رکھتے نرمی سے پوچھ رہا تھا عائلہ شرما گئی تھی۔

"مجھے کیک کھانا ہے پلیز۔۔" وہ جب بار بار بے بی کا نام لیتا تھا عائلہ کو اتنی جھجھک محسوس ہوتی تھی کہ اس نے بات بدل دی تا کہ وہ اس کی طرف توجہ دے۔

"کیک ہی کھانا ہے یا کچھ اور کھانا بھی کھائیں گے ہم عائلہ ڈونٹ وری زیادہ بھوک لگے گی ناں تمھیں اس کنڈیشن میں۔۔۔" وہ اس کو حصار میں لیتے اس کے بالوں پہ ہولے سے بوسہ دے گیا۔

"بس کیک کھانا ہے مُجھے۔۔۔" وہ بس کیک ہی کھانا چاہتی تھی اور کسی چیز کی طلب نہیں ہو رہی تھی اس وقتِ بس سامنے کیک پڑا تھا تو وہ ہی چاہیے تھا۔۔۔ اسے کیک کو دیکھ کر بس کیک کو کھانے کا دل کر رہا تھا۔

"چلو کٹ کرتے ہیں پھر جتنا مرضی کھالینا اوئر مُجھے پتہ ہوتا کہ تمھیں میٹھا اتنا پسند ہے تو تمھیں یہ ہی کھلاتا ویسے تم خود بھی بہت سویٹ ہو۔۔۔" نظریں ابھی تک عائلہ کے ہونٹوں پہ تھیں وہ خود میں سمٹ رہی تھی۔

"نہیں یہ ابھی بس دل کر رہا ہے۔۔۔" وہ منمنائی تھی۔

"اووو تو اس کا مطلب ہے کہ ہمارے بے بی کو مٹھیا پسند ہے اپنے ڈیڈ کی طرح۔۔۔" وہ عائلہ کے ہونٹوں کو سہلاتے بولا تو وہ اب یرمان کو گھورنے لگی بہت برداشت کر چکی تھی لیکِن یرمان پھیل رہا تھا اب۔

"مُجھے نہیں کھانا۔۔۔" اس نے پاؤں پٹخے تھے۔

"نہ کھاؤ پھر بھی میٹھی ہی رہو گی۔۔۔" وہ بھی اپنے نام کا ایک اسے کچھ زیادہ ہی تنگ کر رہا تھا وہ اب روہانسی ہوئی اور یرمان نے ہاتھ کھڑے کیے کہ بس میں اب مزید تنگ نہیں کرونگا۔۔

پھر دونوں نے مل کر کیک کٹ کیا تھا اور ساتھ اپنے آنے والے بے بی کی حفاظت کی دعا مانگی تھی۔

یرمان نے ایک بڑا سا پیس پلیٹ میں نکالتے عائلہ کو دیا وہ ایسے کھانے لگی جیسے برسوں بعد کھانا نصیب ہوا ہو یرمان کی طرف تو دیکھ تک نہیں رہی تھی کہ کیا بھی رہا ہے یا نہیں اسے اپنے کھانے سے مطلب تھا۔

جب آدھے سے زیادہ پیس کھا لیا تب اس نے یرمان کی طرف دیکھا جو ہاتھوں پہ ٹھوڑی ٹکائے مسکراتے اسے دیکھ رہا تھا عائلہ کو سچ میں بھی فیل ہوئی تھی وہ اس کو بھی تو کہہ سکتی تھی کہ وہ بھی اس کے ساتھ کھالے۔

"آپ بھی کھائیں۔۔۔"اس نے چمچ بھرتے یرمان کے ہونٹوں کے قریب کیا۔

"تم اپنا پیٹ بھر لو میں بعد میں کھاؤں گا اپنے طریقے سے اور پھر تم مزید کھا نہیں سکو گی تو پہلے آپنا پیٹ بھر لو۔۔۔"وہ عائلہ کے ڈیپ نیگ پہ جھکتے

ہونٹ رکھ گیا عائلہ کے ہاتھوں سے پلیٹ گرتے گرتے بچی تھی وہ آگے نگل نہیں سکی جو اس کے منہ میں تھا۔

"نہیں۔۔۔" اس کو بھوک لگی تھی مزید کھانے کا دل بھی کر رہا تھا لیکِن یرمان کی باتوں سے اس کے پورے وجود میں سنسنی سی ڈور گئی۔

"عائلہ میں نے یہ نہیں کہا کہ تم کھانا ہی چھوڑ دو جانم کھاؤ تم۔۔۔ جتنی طلب ہے اتنا کھاؤ کوئی مسلہ نہیں ہے جانم لیکِن میں اپنے انداز میں کھاؤں گا ویسے پہلی بار ہو رہا ہے تم میرے سامنے ایسے کھا رہی ہو اور یقین جانو مُجھے بہت اچھا لگ رہا ہے میرے ساتھ کمٹیبل رہا کرو عائلہ میاں بیوی ایک دوسرے کے شریکِ حیات راز دار ہوتے ہیں تم نے پڑھا ہو گا میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس کہا گیا ہے۔۔۔" وہ اس کو خود کھلانے لگا۔

خود کو ملامت بھی کیا کہ پہلے کیوں تنگ کرنے لگا عائلہ پہلے اسے کھانے تو دیتا وہ کھا بھی کہاں رہی تھی اب اس کے سامنے جب اپنے دھیان میں تھی تو سکون سے کھا رہی تھی لیکن اب وہ کیک کو بس دیکھ رہی تھی شاید وہ ڈسٹرب ہو چکی تھی۔۔

"نہیں نہیں کھانا۔۔۔" وہ کنفیوز سی اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں مروڑنے لگی یرمان نے نرمی سے اس کی کلائیوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے سہلایا تھا۔

"میں کھلاؤں اپنی وائفی کو۔۔۔؟" وہ پلیٹ ہاتھ میں پکڑے عائلہ کو اپنے قریب کرتے اس کو خود کھلانے لگا خود کھلا رہا تھا تبھی وہ تھوڑا بہت کھا رہی تھی ورنہ نہیں کھاتی ہی نہیں۔

"عائلہ پلیز ریلیکس ہو جاؤ بہت ان رومانٹک ہو تم مجھے تو یقین نہیں ہو رہا ہے میری اکیلے کی محنت سے ہمارا بے بی آ رہا ہے اس دنیا میں۔۔۔" اس کی بات پہ عائلہ کو کہیں چھپنے کی جگہ نہیں ملی وہ اس کی گردن میں ہی منہ چھپا گئی وہ کتنا بے باک تھا عائلہ کو اب اچھے سے اندازہ تھا۔

"بہت بہت بے شرم ہیں آپ۔۔۔!؛" عائلہ نے اس کے رخساروں پہ دانت گاڑے وہ عائلہ کا چہرہ اپنی گردن سے نکالتے سامنے کرتے اس کی ہونٹوں کو فوکس کر چکا تھا۔

"جانم بیوی کے ساتھ بے شرمی کی جا سکتی ہے۔۔" اسے آنکھ مارتے وہ اس کے ہونٹوں پہ جھک چکا تھا عائلہ نے مزاحمت نہیں کی کرتی بھی تو مقابل پہ کوئی اثر نہیں ہونا تھا وہ اس کے ہونٹوں کو قید کیے اس کی سانسوں کو پی رہا تھا لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے وہ اس کے ہونٹوں کو دباتے اس کے لبوں

کی مٹھاس چرا رہا تھا عائلہ کو اس پل یرمان سے اتنی جھجھک محسوس ہو رہی تھی کہ دل چاہا وہ غائب ہو جائے یرمان کے ہونٹوں کا لمس اس کے بدن میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔

"مُجھے لگتا ہے یہ نشہ آگر مجھے نہ ملا تو میں پاگل ہو جاؤں گا عائلہ آئی سوئر میرے لیے تمھارے بغیر رہنا بہت مشکل ہے میں سانس نہیں لے پاؤں شاید تمھارے بغیر۔۔۔" وہ اس کے بھیگے ہونٹوں کو انگوٹھے سے رگڑ رہا تھا عائلہ اس کی باتوں پہ شرماتے اس کے سینے میں چھپ گئی وہ اسے کسی قیمتی نگینے کی مانند خود میں بھینچ لینا چاہتا تھا۔

"آپ بس کریں۔۔۔" وہ اس کے عنابی ہونٹوں پہ اپنی انگلی رکھ چکی تھی مزید اس کی بے باک باتیں سہنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی وہ اس کی انگلی کو

اپنے ہونٹوں سے چوم چکا تھا جس پہ عائلہ نے اسے گھورا اس کی سیاہ آنکھوں میں وہ جھکتے وہ عائلہ کی خوشی کا لیول دیکھ سکتا تھا۔۔

وہ خوش تھی یرمان کے ساتھ مطمین تھی وہ اس کو ہمیشہ خوش رکھنا چاہتا تھا۔

"اگر باتیں نہیں کروں تو پھر کیا کروں۔۔۔؟" یرمان نے سوالیہ انداز اپنایا یعنی باتیں کرنے میں اسے بھی انٹرسٹ نہیں تھا وہ بھی عمل میں دلچسپی رکھتا تھا۔۔۔۔۔

"کچھ نہ کریں چپ رہیں۔۔۔" وہ اس کی باتوں کا مطلب سمجھے بغیر بولی تھی

۔

"پر مجھے تو کچھ اور ہی کرنا ہے۔۔۔" یرمان اسے بانہوں میں بھرتے کھڑکی طرف لایا تھا یہاں تھوڑے سے فاصلے پہ بیڈ رکھا ہوا تھا جس کے چاروں اطراف وائٹ کلر کے پردے تھے اوٗر بیڈ پہ پھولوں کی چادر بچھی ہوئی تھی آس پاس کینڈل جل رہی تھیں جن سے ماحول بہت رومانوی بن چکا تھا۔

"آج کی رات میں چاھتا ہوں تم شروعات کرو عائلہ ہمیشہ جب بھی تمھارے قریب آیا میں آیا لیکن آج مُجھے یہ احساس دلاؤ کہ تم بھی یہ سب چاہتی ہو عائلہ تمھیں بھی میرا ساتھ اچھا لگتا ہے وہ سب کچھ بتاؤ جو تمھارے دل میں میرے لیے ہے یا جو تم مجھ سے کہنا چاہتی ہو جو بھی تمھارے دل میں ہے۔۔۔" وہ اس کو بیڈ پہ لٹائے سائیڈ پہ ہوتے اپنا کوٹ اتارتے ٹیبل پہ پھینکتے اپنی شرٹ کی سلیوز کو فولڈ کرتے شرٹ کے فرنٹ بٹن کھول چکا تھا۔

بیچ کے ساتھ ہونے کی وجہ سے موسم بہت اچھا تھا کھڑکی سے آتا لہروں کا شور ماحول کو مزید خوبصورت بنا رہا تھا۔

"مُجھے نہیں کرنا یہ سب۔۔۔" تکیے میں منہ چھپائے یرمان کی تمام امیدوں پہ پانی پھیر چکی تھی وہ جو یہ توقع کر رہا تھا کہ عائلہ اس کی طرف قدم بڑھائے گی ایسا کچھ نہیں ہوا تھا بلکے عائلہ نے تو صاف صاف انکار کر دیا تھا کہ وہ ایسا کچھ نہیں چاہتی ہے یعنی آج کی رات بھی یرمان کو وہ اپنے قریب نہیں آنے دینے والی تھی۔

"اوکے ایزیووش۔۔۔" وہ پلٹ گیا عائلہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی یرمان اس کے قریب نہیں آیا حالانکہ اس کا یہ سجا سنوار روپ تو وہ کب سے خوُد پہ ضبط کے پہرے لگائے ہوئے تھا مگر اب وہ اس کے قریب آنے کے بجائے شرٹ اتارتے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا کچھ دیر تو عائلہ نے برداشت

کیا لیکن پھر جب اس کی ہمت جواب دے گئی تو وہ بیڈ سے جھٹکے سے اٹھی تھی اور یرمان کو دیکھنے لگی جو سینے پہ دونوں بازوؤں باندھے باہر دیکھ رہا تھا۔

یعنی عائلہ کے انکار سے اس پہ کوئی خاص فرق نہیں پڑا تھا وہ اس کو منانے کے بجائے باہر پانی کو دیکھ رہا تھا عائلہ کی آنکھیں پانیوں سے بھری تھیں۔

یرمان اس سے اتنی بولڈنس کی توقع کیسے کر سکتا تھا وہ کیسے کہہ سکتا تھا کہ آج عائلہ شروعات کرے گی جب کہ اس کی نیچر سے وہ بخوبی واقف تھا۔

"کیا کروں ان کے پاس جاؤں۔۔۔؟" وہ ناخنوں کو دانتوں سے کترتے سوچنے لگی یرمان اب تک تک شائد اس کے قریب نہیں آتا جب تک عائلہ خود نہیں کہتی اسے۔

عائلہ کو بہت جھجک محسوس ہو رہی تھی یرمان کو عائلہ کی نظریں اپنی پشت پہ محسوس ہو رہی تھیں لیکن وہ انجان بن رہا تھا وہ چاہتا تھا عائلہ سمجھے ان کے رشتے کو۔

کب تک دونوں کے درمیان یہ اجنبیت کی دیوار برقرار رہتی عائلہ جب تک خوُد اس کی طرف قدم نہیں بڑھاتی ان کے درمیان کچھ ٹھیک نہیں ہونے والا تھا بھلے عائلہ کو برا لگتا لیکن اب اسے ہی کچھ کرنا تھا اور وہ سوچ چکا تھا کہ وہ کیا کرے گا۔

عائلہ کتنی ہی دیر امید بھری نظروں سے اسے دیکھتی رہی کہ شاید وہ پلٹتے اس کا حال پوچھے لیکن وہ وہیں کھڑا رہا اس کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں آیا تھا عائلہ نے خود میں ہمت جمع کی وہ شوہر تھا کوئی غیر تو نہیں جسے وہ ایک ہگ

یا کس نہیں دے پاتی وہ بیڈ سے اٹھتے آپنا لہنگا صحیح کرتے یرمان کے قریب آئی جو لہروں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"پلیز۔۔۔ناراض نہیں ہوں۔۔۔"بولتے ساتھ ہی وہ رونے لگی تھی یرمان کی ناراضگی اس کی جان لبوں پہ لے آئی تھی لیکن یہ بھی سچ تھا کہ وہ یرمان کی بے باکیاں سہن نہیں کر سکتی تھی۔

"نہیں ہوں ناراض عائلہ ویسے بھی مجھے نہیں لگتا ہے کہ مجھے ناراض ہونے کا حق حاصل ہے عائلہ۔۔۔تم ہی سارے حق محفوظ رکھتی ہو۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا عائلہ کو رونا آیا اب تو لگ رہا تھا کہ یرمان کی بات مان لینی چاہیے تھی اگر نہ بھی مانتی تو کم سے کم ایک کس ہی دے دیتی۔

"آپ میری طرف کیوں۔۔۔نہیں۔۔۔۔دیکھ۔۔۔۔رہے ہیں۔۔۔"وہ یرمان کی پشت پہ ہاتھ رکھتے بولی تو یرمان نے پلٹتے اسے دیکھا نہیں تھا وہ ویسی

ہی پوزیشن میں کھڑا رہا عائلہ نے ہمت کرتے اس کی پشت پہ سر ٹکایا اور جیسے یرمان اسے ہگ کرتا تھا ویسے ہی اس نے بھی یرمان کو ہگ کیا تھا۔

"کیا کروں گا تمھاری طرف دیکھ کر عائلہ۔۔۔؟ پھر تمھیں پرابلم ہو گی ویسے بھی تمھیں آگر لگتا ہے تم سے دور رہنا میرے لیے آسان ہے تو یہ تمھاری غلط فہمی ہے جبکہ میں کیسے تم سے دور رہ رہا ہوں یہ بس مجھے معلوم ہے لیکن میں تمھیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں تم اپنی مرضی سے میری قریب آؤ۔۔۔" وہ پلٹا پھر بھی نہیں تھا ہاں عائلہ کو خود سے دور نہیں جھٹکا جو وہ چاہتی تھی اُسے کرنے دیا وہ اس کی پشت پہ پیشانی ٹکائے رونے لگی اور یہاں ہی یرمان بے بس ہوا ان آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"عائلہ یار کیا مسلہ ہے تم نہیں چاہتی تو نہیں آرہا ہوں تمھارے قریب اب تو خوش ہو جاؤ۔۔۔اور جاؤ سو جاؤ اب تو رات ہو چکی ہے ہمیں صبح ہی وائس جانا ہے تم آرام سے نیند پوری کرو اپنی۔۔۔"وہ عائلہ کے ہاتھوں کو تھامے ہونٹوں سے لگاتے بولا تو عائلہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"میرے ساتھ چلیں اور سو جائیں مُجھے آپ کے بغیر نیند نہیں آتی ہے آپ جانتے ہیں ناں یہ بات۔۔۔۔"وہ ایڑیاں اوپر کرتے اپنی پوری طاقت لگاتے بھی یرمان کے ماتھے پہ نہیں پہنچ سکی تھی یرمان نے بھی ہیلپ نہیں کی کیونکہ وہ جو کرنا چاہتی تھی یرمان کو پتہ تھا لیکن صرف پیشانی پہ کس کرنے سے کیا ہو جاتا عائلہ کم سے کم کچھ تو کہہ ہی سکتی تھی اسے۔.

"مُجھے نہیں سونا ہے آج کی رات کون سونا چاہے گا ہماری اتنی سپیشل نائٹ ہے لیکِن تمھیں احساس نہیں ہے تو کیا کہہ سکتا ہوں میں یہیں ٹھیک ہوں تم

سو جاؤ عائلہ۔۔" یرمان اسے پریشان نہیں کرنا چاھتا تھا وہ چاہتا تھا کہ عائلہ سکون سے سو جائے۔

"مجھے آپ کے ساتھ۔۔۔ ایم سوری بہت بری بیوی ہوں ناں میں آپ کی۔۔۔ آپ کو جو چاہیے ہوتا ہے وہ میں نہیں دے سکتی ہوں۔۔۔" وہ یرمان کا ہاتھ تھامے بولی تو یرمان نے سر ہلایا یعنی عائلہ کو احساس تھا خود بھی یہ اچھا تھا کہ وہ خود ایسا سوچ رہی تھی۔

"عائلہ تم جانتی ہو ناں اس رشتے میں ہمارا ایک دوسرے کے احساسات کو سمجھنا بہت ضروری ہے میں چاہتا ہوں تم میرے ساتھ پر سکون رہو میری قربت میں تمھارے چہرے پہ گھبراہٹ نہ ہو ہاں فطری حیاء ایک الگ بات ہے میں جانتا ہوں تم بہت شائے سی ہو اور یقین جانو مجھے تمھاری یہ ادا بہت بھاتی تھی لیکِن جب تم مجھے سے گریز برتتی ہو تو مجھے بہت غصہ آتا ہے تم نے

تھوڑی پہلے خود کہا کہ تم نہیں چاہتی ہو یہ سب اور اب تم میرے سامنے کھڑی ہوں۔۔۔"عائلہ نے آنکھیں میچتے اسے دیکھا۔

"میں نے یہ نہیں کہا آپ میرے قریب نہ آئیں میں نے بس یہ کہا کہ مجھ سے یہ سب نہیں ہو گا آپ نے کہا کہ میں کروں یہ سب۔۔۔اوئر آپ سے میں بھی دور نہیں رہ سکتی ہوں سچ پوچھیں تو آپ کی عادت ہو چکی ہے اوئر عادتیں محبت سے زیادہ جان لیوا ہوتی ہیں آپ مجھے کبھی نہیں سمجھ سکتے ہیں شاید میں ہی بہت بری ہوں جو آپ کو مجھ سے اتنی شکایتیں ہیں۔۔۔"وہ روتے شکوہ کرتے بہت معصوم لگ رہی تھی اس نے اپنے بہتے آنسو صاف کیے جو اس کے رخساروں کو بھگو رہے تھے.

"کیوں نہیں کر سکتی ہو میری بیوی ہو تم۔.."عائلہ کی کنفرمیشن کے بعد اس کا غصہ بہت حد تک ٹھنڈا ہو چکا تھا وہ جو عائلہ سے بات نہ کرنے کا سوچ رہا تھا

اب اس کا ارادہ بدل گیا تھا وہ روئے یرمان کی وجہ سے یرمان کو کہاں برداشت تھی یہ بات۔

"آپ جانتے۔۔۔"اب تو عائلہ کی ہچکی بندھ گئی تھی روتے ہوئے یرمان نے سارا غصہ ساری انا بھاڑ میں جھونک دی تھی اور آگے ہوتے اسے خود میں بھینچنا جو رو رو کر خود کی حالت خراب کر چکی تھی اس کی آنکھیں بھی سوج چکی تھیں.

"میں جانتا ہوں لیکن میں چاہتا ہوں عائلہ تم میرے ساتھی اپ ٹو ڈیٹ ہو جاؤ مجھ سے کوئی بھی بات کرنے سے پہلے تمھیں مجھ سے ہچکچانا نہیں پڑے۔۔۔"وہ اس کے دوپٹے پہ لگی پنز کو ایک ایک کر کے نکالتے سائیڈ پہ رکھ رکھتے اس کے وجود سے اس بھاری دوپٹے کو اتارتے سائیڈ پہ کر چکا تھا۔

عائلہ اب شارٹ سی چولی اور لہنگے میں اس کے سامنے کھڑی تھی عائلہ کے لہنگے کی چولی کا بلاؤز ڈیپ تھا اس کی گہرائیوں کو دیکھتے یرمان کا خود پہ اتنی دیر سے کیا ہوا ضبط جیسے ٹوٹنے لگا وہ عائلہ کی گہرائیوں پہ اپنے ہونٹ کی مہر ثبت کر چکا تھا عائلہ خود میں سمٹ گئی وہ شرٹ لیس تھا وائٹ کلر کی جینز پہنے چہرے پہ سنجیدگی سجائے وہ بہت خوبصورت لگا تھا عائلہ کو۔۔

ایک پل کے لیے دل میں میٹھی سی گدگدی ہوئی کہ یہ خوبصورت انسان اللہ تعالیٰ نے اس کے نصیب میں لکھا تھا ہاں مشکلات آئی تھیں لیکن اب ان کی زندگی نارمل تھی شاید ایک دوسرے کے ساتھ خوشیاں سمٹتے ہی گزرنی تھی۔۔۔

"یرمان۔۔۔" آج پہلی بار عائلہ کے ہونٹوں سے پلیز چھوڑیں کے بجائے یرمان کا نام نکلا تھا یرمان نے حیرانگی سے عائلہ کو دیکھا جیسے یقین نہیں کر پایا

ہو کہ عائلہ نے اس کا نام لیا ہے پھر بے ساختہ مسکرایا اس کے ہونٹوں سے اپنا نام کتنا اچھا لگا تھا یہ وہ لفظوں میں بتا نہیں سکتا تھا۔

"دوبارہ بولو عائلہ۔۔۔" وہ عائلہ کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے فرمائش کر رہا تھا عائلہ کو خود بھی یقین نہیں ہوا کہ وہ یرمان کو اس کے نام سے بلا رہی ہے حالانکہ ہمیشہ اس نے آپ اُن وہ کہہ کر بلایا تھا کبھی نام نہیں لیا یرمان ملک کا۔

"مجھے نہیں پتہ کیسے یہ لفظ ادا ہو گیا میرے ہونٹوں سے آپ کو برا لگا۔۔۔؟" وہ تھوڑا سا ہچکچائی تھی اور یرمان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"برا نہیں مجھے بہت اچھا لگا ہے جانم بس ایک بار دوبارہ بولوں تم۔۔۔" وہ اُسے بیڈ پہ لٹائے اس پہ جھکے اس کی مسکارے سے سجی آنکھوں پہ ہونٹ رکھ

چکا تھا عائلہ نے پہلے پتہ نہیں کیسے اس کا نام لے لیا تھا دوبارہ تو شاید ہی کبھی لیتی۔

ویسے بھی شوہر کو اس کے نام سے بلانا عائلہ کو اچھا نہیں لگتا تھا آپ اُن تھورا صحیح لگتا تھا اُسے۔

"نہیں پھر کبھی۔۔۔"اس کی فرمائش پہ بھی دوبارہ اس کا نام نہیں لینے والی تھی۔

"پر مجھے ابھی سننا ہے جاناں۔۔۔"وہ اس کے ہونٹوں کو قید کر گیا عائلہ اس کی بار بار کی گستاخیوں پہ سنبھل نہیں پا رہی تھی وہ اس کے ہونٹوں سے لپٹ جاتا تو پھر آزاد کرنا ہی بھول جاتا تھا۔

عائلہ کی طعیبت کے پیشِ نظر اس بار یرمان نے لانگ کس نہیں کی تھی۔

"پلیز۔۔۔" وہ یرمان کی باتوں پہ روہانسی ہوئی تو اس کا قہقہہ بے ساختہ تھا اس کے رخساروں پہ بوسہ دیتے وہ رکا تھوڑا ٹائم گذرا تو وہ عائلہ کی طرف دیکھتا جیسے اجازت طلب کرنے لگا یہاں تک صبر کر لیا تھا آگے بہت مشکل تھا اس کے لیے صبر کرنا۔

"نہیں عائلہ اس بار تم خود آئی ہو میرے قریب آ گر تمھیں یہ سب نہیں کرنا تھا تو پھر کیوں آئی میرے پیچھے انکار کر دیتی۔۔۔" وہ تھوڑا سنجیدہ ہوا عائلہ سہم سی گئی اس کی ناراضگی پہ۔

"ڈر لگ رہا ہے۔۔۔!"

"کیوں ڈر لگ رہا ہے میری وایفی کو۔۔۔؟" وہ دونوں بیچ کے قریب تھے پانی کی لہروں کا شور اسے لگا شاید وہ اس جگہ کی وجہ سے ڈر رہی ہے۔

"آپ کی شدتوں سے۔۔۔" وہ اتنی آہستہ آواز میں بولی کہ وہ بمشکل سن پایا لیکن پھر جب سمجھ آیا تو آسکے ہونٹوں سے قہقہہ نکلا تھا۔

"تو جاناں یہ آپ نے ہی برداشت کرنی ہیں دیکھیں ان شدتوں کا اثر ہے کہ ہم سالے صاحب سے پہلے مام ڈیڈ بننے والے ہیں بھئی ہم نے نمبر لے لیا۔۔۔" یرمان کے ہونٹ پھسلتے عائلہ کی گہرائیوں پہ آئے تھے ہاتھ پیچھے لے جاتے اس نے عائلہ کے بلاؤز کا ہک کھول دیا اور عائلہ کو اس کے بوجھ سے آزاد کروایا عائلہ تو خود میں سمٹ گئی تھی یرمان کی بے باکیاں سہتے اس سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی۔

"آپ بہت۔۔۔" اسے لفظ نہیں ملے حالانکہ جانتا تو وہ خود بھی تھا کہ عائلہ کیا کہنا چاہتی تھی۔

"آپ کے ساتھ۔۔" اس کے ریڈ پردے کو دیکھتے دانت پیستے اسے گھورا۔

"اور کتنے ہونگے جو مجھے ریمو کرنے پڑیں گے۔۔۔۔" وہ عائلہ کی ریڈ سٹرپ کو اپنی انگلیوں میں الجھاتے پوچھنے لگا عائلہ اب کی بار ہلکا سا ہنسی تھی۔

یعنی وہ بھی تنگ پڑ رہا تھا اچھا تھا جتنا اسے تنگ کر رہا تھا تھوڑا بہت خود بھی ہو جاتا تنگ۔

"اووو ہوووو ایفی خیریت مسکرایا جا رہا ہے۔۔؟" وہ مشکوک نظروں سے عائلہ کو دیکھتے پوچھنے لگا۔

"کیا میں مسکرا نہیں سکتی؟" عائلہ نے بھی جواب دینے کے بجائے سوال داغا وہ نفی میں سر ہلاتے اس کے آخری پردے کو بھی ریمو کر گیا۔

کمفٹر اوپر کھینچنے عائلہ پہ گرپ مظبوط کی تو وہ سسکی تھی یرمان ملک کے ہونٹوں کا لمس اسے اپنی بیلی پہ محسوس ہو رہا تھا۔

"جاناں تمھیں پتہ ہے مجھے سب سے زیادہ آپنا رقیب کون لگتا ہے جسے دیکھ کر مجھے سب سے زیادہ جلن محسوس ہوتی ہے۔۔۔؟" یرمان نے اچانک سے سوال کیا کمفرٹر میں سے دونوں کے بس چہرے باہر تھے۔

"کیا۔۔۔!؛" کچھ حد تک عائلہ بھی نارمل بیہیو کر رہی تھی شاید یہ یرمان کی طرف سے دیئے اعتماد کا اثر تھا لیکن زہن میں ابھی تک ایک سوال تھا۔

کیا یرمان نے مایا کو ایسے ہی چھوڑ دیا اُس کو کچھ کہا نہیں یا پھر یرمان کو مایا کے بارے میں پتہ نہیں کہ وہ بھی وہاں تھی۔

عائلہ نے جب حواس کھوئے اُس وقت اُس لڑکے کے ساتھ مایا موجود تھی۔

"تمھاری بیوٹی بون پہ بنا یہ تل۔۔۔جو مُجھے رقیب لگتا ہے یہاں میرا حق ہونا چاہیے وہاں یہ حق جتاتے بیٹھا ہے مُجھے اس وجود پہ صرف اپنے نام کی مہر لگانی ہے۔۔۔"

"ہاں تو۔۔۔۔ آپ کا۔۔۔۔ حق۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔ چھوڑتے کہاں۔۔۔۔ہیں۔۔۔۔"کسکتے جواب دیا یرمان کو ہنسی آئی.

"اپنی چیزوں پہ حق جتانا ہی تو آچھا لگتا ہے جانم تم سر تا پا میری ہو تم پہ اپنا حق جتاوں گا نہ بھی جتاوں تو یہ بات تو واضح ہے کہ تم میری ہو اور اب مُجھے آواز نہ آئے ورنہ میں تمھارے ہونٹوں کو قید کروں گا جو تم ہر گز نہیں چاہو گی۔۔۔"آخر میں دھمکی لگائی عائلہ تو چپ ہو گئی لیکن یرمان کی بڑھتی شدتوں پہ عائلہ کے لبوں سے نکلتی سسکیاں مقابل کے جوش کو بڑھا رہی تھیں۔

عائلہ اس کی شدتیں سہتے پسینے میں بھیگ چکی تھی یرمان نے بیڈ پہ گرتے اسے اپنے حصار میں لیتے اس کا سر اپنے سینے پہ رکھا۔

عائلہ کی آنکھوں میں حیرانگی تھی وہ اسے اتنی جلدی چھوڑ دے گا اس نے کہاں سوچا تھا اس کی ٹائمنگ زیادہ ہوتی تھی اتنی سی قربت سے مقابل کا دل نہیں بھرتا تھا.

"عائلہ یہ بے بی کی وجہ سے مارجن مل رہا ہے ایک بار بے بی کو آنے دو پھر دیکھنا میری شدتیں سہتے تم مجھ میں ہی چھپنے کی کوشش کرو گی۔۔۔" اس کے شولڈر پہ ہونٹ رکھے تو عائلہ نے آنکھیں بند کر لی وہ یرمان سے نظریں چرا گئی جس پہ اس کے ناخنوں کے نشان بہت گہرے بنے ہوئے تھے وہ جب اسے اور خود کو بے حد قریب کیے اس کے وجودِ کی گہرائیوں سے خود کو سیراب کر رہا تھا عائلہ نے اس کے سینے پہ ناخن گاڑ دیئے تھے۔

یرمان کی شدتیں سہتے وہ اپنے ناخنوں سے یرمان کو آیسے ہی زخمی کر دیتی تھی۔

"سو جاؤ عائلہ۔۔۔!؛" یرمان نے اس کے بالوں پہ نرمی سے بوسہ دیا عائلہ آنکھیں موند گئی آج وہ سکون سے اپنے شوہر کی نرم گرم پناہوں میں موجود اس کے لمس کی حدت سے پگھل رہی تھی۔

.....

ابرش اس وقت گھر پہ اکیلی تھی ضامن کہیں باہر چلا گیا تھا کل سے اس نے واپس یورنیورسٹی جوائن کرنی تھی ان کا نیو سمسٹر شروع ہو چکا تھا ابرش نے ضامن کو منایا تھا کہ وہ اس سمسٹر میں ان کے ایک سے زیادہ پریڈز لے گا جس پہ پہلے تو وہ راضی نہیں تھا لیکن ابرش کے پرزور اسرار پہ وہ راضی ہو گیا تھا ابرش بہت خوش تھی۔

وہ کب سے اکیلی بیٹھی بور ہو رہی تھی ضامن کو بار بار میسج کرنے پہ بھی اس نے ریپلائی نہیں کیا نجانے کہاں بیزی تھا وہ۔

اس نے ابرش کو سمجھایا تھا کہ اگر میں ایک دو بار میسج یا کال کا جواب نہ دوں تو سمجھ جانا کہ میں بیزی ہوں تو پھر مُجھے اگین ڈسٹرب مت کیجیے گا ابرش نے دوپہر میں ضامن کو میسجز کیے تھے جن کو سین کرتے وہ ریپلائی نہیں دے سکا پھر عصر ٹائم اس نے کالز کی وہ بھی ریسیو نہیں ہوئی اُس کے بعد ابرش نے میسج نہیں کیا نہ ہی کال وہ ضامن سے ناراض ہو گئی تھی ضامن کو خوُد خیال کرنا چاہیے تھا کہ ابرش گھر پہ اکیلی ہے۔۔

وہ اسے یوں رات گئے اکیلا کیسے چھوڑ سکتا تھا بھلا اسے ابرش کے لیے جلدی آنا چاہیئے تھا۔

"میں ناراض ہوں آپ سے بات نہیں کروں گی آپ سے جب مرضی ہو تب آجایئے گا آپ۔۔۔" وہ منہ بناتی اپنے لئے کوفی مگ میں انڈھیل چکی تھی بھوک تو لگ رہی تھی لیکن ضامن کے بغیر کھانا حلق سے نہیں اترتا نہیں تھا وہ ضامن کے ساتھ کھاتی تھی جب تک وہ نہیں آتا ابرش انتظار کرتی تھی۔

مگر آج یہ انتظار کچھ زیادہ ہی لمبا ہو رہا تھا ابرش کوفی بناتی تھی صرف ضامن کے لیے اس کے مگ سے ہی ایک دو سپ خود بھی لے لیتی یا اگر اسے خود پینی ہوتی تو ضامن سے کہہ دیتی اسے ضامن کے ہاتھ کی بنی کوفی پسند تھی۔

ضامن نے ہنی مون پلان کیا تھا لیکن ان کی چھٹیاں ایسے ہی گزر گئی ابرش راضی نہیں تھی جانے کے لیے وہ مام کی وجہ سے پریشان تھی پھِر آگر یہ

جاتے تو انہیں وہاں زیادہ دن رکنا پڑتا تھا اوپر سے عائلہ کی طعیبت بھی ٹھیک نہیں تھی۔

ابرش نے ضامن کو کہا کہ نیکسٹ سمسٹر کے بریک میں چلیں گے وہ مان بھی گیا۔

ابرش نے کوفی کا مگ زمین پہ دے مارا جب جب اسے غصہ آتا ایسے ہی جو ہاتھ میں ہوتا زمین پہ پھینک دیتی تھی۔

"کیوں نہیں آرہے ہیں َضامن سر۔۔۔" وہ آج اس لیے بھی زیادہ پریشان ہو رہی تھی کیونکہ مام نے بتایا تھا ڈیڈ بھی کچھ عرصہ پہلے ایسے ہی راتوں کو گھر سے غائب رہتے تھے لیٹ آتے تھے ابرش کے دل میں یہ ڈر بیٹھ گیا تھا کہ ضامن کہیں باہر تو کسی میں انٹرسٹڈ نہیں ہے۔

ضامن بہت محبت کرتا تھا ابرش کو معلوم تھا لیکِن وہ اس وقت جس قدر ذہنی تناؤ کا شکار تھی مام ڈیڈ کے رشتے کو لیکر وہ ایسی ہی الٹی سیدھی باتیں سوچ رہی تھیں جن کا کوئی سر پیر نہیں تھا۔

"یا اللہ وہ جلدی سے آجائیں۔۔۔" ابرش کی پریشانی ہر گزرتے لمحے بڑھتی جارہی تھی ضامن کا اتنا لیٹ ہونا اس کے لئے برداشت کرنا مشکل تھا۔

مذید کچھ دیر انتظار کیا اور جب بس ہوئی تو وہ اٹھتے روم میں آگئی۔

"میں کیوں انتظار کر رہی ہوں جب اُنہیں یہ احساس نہیں ہے کہ گھر پہ ایک عدد بیوی ہے جو اُن کا انتظار کر رہی ہے تو میں بھی سو جاتی ہوں خوُد ہی آ جائیں گے جب مرضی ہوئی یا شاید کہیں کوئی بہت اچھی مصروفیت ڈھونڈلی ہے اُنھوں نے جو گھر آنے کی ضرورت ہی نہیں پیش آرہی اُنہیں۔۔۔" وہ

ضامن سے بدگمان ہو رہی تھی ضامن کم سے کم میسج کر کے انفارم تو کر ہی سکتا تھا کیا کام ابرش سے زیادہ ضروری تھا اس کا۔۔۔

وہ اتنا بھی کہاں بیزی کے ابرش کا خیال بھی نہیں رہا وہ جب محبت جتاتا تھا تو دل کے بہت قریب لگتا تھا ابرش کو یوں محسوس ہوتا جیسے ان کے درمیان کوئی فاصلہ ہی نہیں ہے وہ دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب ہیں لیکن جب وہ اجنبیت برتتا تو اس کو دیکھ کر یوں گمان ہوتا جیسے وہ اس انسان کو جانتی ہی نہ ہو ابرش کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کسی کی بے رُخی وہ برداشت نہیں کر پاتی تھی یہاں تو معاملہ ضامن کا تھا جو اس کے دل میں بستا تھا لیکن شائد ضامن کبھی اس کے احساسات کو سمجھ نہیں پاتا۔

نہ پوچھ ان پری زاروں سے۔

یہ ہجر کیسے جھیلا ہے

یہ تن بدن تو چھنی ہے

اوٗر روح پر بھی تالے ہیں

وہ اپنے بالوں کو پونی کی قید سے آزاد کرتے آئینے میں آپنا عکس دیکھنے لگی دودھیا گردن اوٗر نیچے ضامن کے ہونٹوں کے نشان چمک رہے تھے۔

"میں نہیں معاف کروں گی آج کے لیے آپ کو۔۔۔"وہ سسکنے لگی باتھ روم جاتے اس نے ٹھنڈے پانی سے شاور لیا اور وائٹ کلر کی نیٹ کی نائٹی میں ملبوس وہ باہر آئی تو گیلے بال پشت کو بھی بھگو چکے تھے چہرے پہ پانی کے قطرے چمک رہے تھے وہ اپنے بالوں کو سلجھانے کے بجائے ایسے ہی بنا لوشن لگائے بیڈ پہ لیٹ گئی یہ نائٹی ضامن کو پسند آئی تو اس نے آوٗن لائن آرڈر کی تھی اوٗر ابرش سے کافی اسرار بھی کیا کہ یہ پہنو لیکن کافی ڈیپ اوٗر بولڈ ہونے کی وجہ سے ابرش نے پہننے سے انکار کر دیا تھا۔

مگر آج ناراضگی جتانے کے چکر میں وہ یہ نائٹی پہنتے ضامن کو اپنے قریب تو ہر گز نہیں آنے دینے والی تھی جتنا سارا دن ضامن نے اسے نظر انداز کیا ابرش بھی ضامن کو اتنا ہی نظر انداز کرنے والی تھی۔ اس نے بھی سوچ لیا تھا کہ ضامن اب آ بھی جائے تو ضامن سے بات نہیں کرے گی۔

دوسری طرف ضامن گھر میں داخل ہوا تو خاموشی اور سناٹے نے استقبال کیا حالانکہ یہ پہلی بار تھا جب سے ابرش یہاں تھی وہ اس کے انتظار میں بیٹھی ملتی اسے لاؤنج میں۔۔۔

وہ ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کر گیا جانتا تھا وہ ناراض تھی ضامن تھا بھی بہت مصروف اس نے کوشش کی کہ وہ ابرش سے بات کر سکے لیکن بلکل موقع نہیں ملا اسے۔

وہ اپنے بازو میں اٹھتے درد کو برداشت کرتے روم میں چلا آیا اس کی وائٹ شرٹ داغ دار تھی خون کے سرخ دھبوں سے۔

ضامن کو صبح صبح یورنیورسٹی سے کال آئی تھی نیو کلاسز کا شیڈول اور کچھ اہم معاملات ڈسکس کرنے کے لیے اسے بلایا گیا تھا ضامن یورنیورسٹی سے تو جلدی فری ہو گیا تھا لیکن راستے میں اس کے ساتھ بہت برا حادثہ ہوا۔

روڈ پہ ایک بھیانک حادثہ ہوا بائیک اور گاڑی کا اس کی آنکھوں کے سامنے پہلی بار اس نے کوئی حادثہ ایسے دیکھا تھا ایک پل کے لئے وہ اپنی جگہ پہ سن ہؤا گاڑی میں موجود لوگوں کو زیادہ نقصان ہوا تھا اُن میں سے ایک عورت کی حالت زیادہ خراب تھی ضامن اسے ہاسپٹل لے گیا۔۔وہ اس عورت کو وہاں چھوڑ کر آگے نہیں بڑھا اتنا احساس سے عاری نہیں تھا اُسی وقت اسے

ابرش کی کال آئی تھی ضامن اُس وقت ایسی پوزیشن میں نہیں تھا کہ ابرش سے بات کر پاتا اُس کے میسجز کو بھی پڑھ کے ریپلائی نہیں کیا۔

وہ اس وقت نجانے کس کیفیت کا شکار تھا کہ دل پہ جیسے بوجھ سا بڑھا ہوا تھا۔

جانتا تھا وہ ناراض ہو گئ ایسی باتوں پہ ابرش آوورری ایکٹ کرتی تھی وہ ابرش کی نیچر سے واقف تھا لیکن سچویشن ایسی تھی کہ وہ ریپلائی نہیں کر سکا ابرش کی کالز بھی ریسو نہیں کی۔۔

وہ اس وقت جلدی سے فریش ہوتے یہ شرٹ چینج کرنا چاہتا تھا۔۔

"اب بھی نہیں آتے کیا ضرورت تھی آنے کی۔۔۔؟" وہ ایسے ہی لیٹے لیٹے طنز کر گئی ضامن جو یہ سوچ رہا تھا کہ ابرش سو چکی ہے اس کی آواز سنتے پلٹ کر اُسے دیکھا وہ وائٹ نائیٹی میں ملبوس تھی جس کا اپر بھی تو وائٹ تھا لیکِن

ابرش نے صرف گھٹنوں تک آتی نائٹی ہی زیب تن کی تھی اُس دن اس کے اتنے اسرار کرنے پہ بھی ابرش نے انکار کیا تھا اور آج وہ خود یہ نائٹی پہنے ہوئے تھی ضامن کو حیرت ہوئی وہ چلتے ابرش کے قریب بیٹھ گیا جو ناراضگی کا اظہار کرتی سیدھی اس کے دل میں اتر رہی تھی۔

"مس ملک آپ ناراض ہیں۔۔۔؟" ضامن نے گہرا سانس لیا ابرش نے اسے جواب نہیں دیا خاموش رہی جب ضامن کو معلوم تھا کہ وہ ناراض ہے تو پھر پوچھنے کی کیا ضرورت تھی بھلا۔

"جانم۔۔۔" ضامن کی نظریں اس کی دودھیا بل کھاتی کمر پہ تھیں یہاں بس نائیٹی کی باریک سی ڈوری بندھی ہوئی نائٹی بیک لیس تھی فرنٹ گلہ بھی ڈیپ تھا اسی وجہ سے ابرش نے انکار کیا تھا پہننے سے۔

"مُجھے سونے دیں۔۔۔" وہ بیزاریت سے بولی ضامن کی کشادہ پیشانی پہ بل پڑے ابرش کا انداز کچھ ایسا تھا کہ ضامن کو غصہ آیا ابرش اس کی سنے بغیر آپنی طرف سے کوئی بھی مفروضہ بناتے اُس پہ یقین کر چکی تھی۔

"کیوں سونے دوں میں۔۔۔؟" وہ ابرش کو اس وائٹ نائٹی میں دیکھتے خود پہ ضبط نہیں کر پا رہا تھا دل تھا کہ ہمک رہا تھا آمقابل کے وجود کی گہرائیوں کو ماپنے کے لیے ابرش کا یہ اٹیٹیوڈ وہ بھی اس وقت ضامن برداشت نہیں کرنے والا تھا۔

"کیا مطلب ہے آپ کا سر؟ میں سو بھی نہیں سکتی ہوں؟ کیا چاہتے ہیں آپ سارا دن آپ کا انتظار کروں آپ کو میسجز اور کالز کروں لیکن آپ اتنی زحمت نہ کر سکیں کہ مجھے ریپلائی دے دیں اور اب جب مجھے نیند آ رہی ہے تو آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں سونے کے بجائے آپ کی ضرورت پوری کروں

تو سوری یہ مجھ سے نہیں ہو گا۔۔۔" الفاظ تھے کہ کوئی تماچا جو ضامن کو لگا تھا ابرش کے لفظوں سے۔

اس کا دماغ تو لفظ ضروت پہ ہی اٹکا یعنی ابرش جانتی تھی کہ ضامن کو اس پل کیا چاہیے۔

"مس ملک بیہویور سیلف یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں کچھ اندازہ ہے آپ کو۔۔۔ ہاں میں مانتا ہوں آپ کے میسجز کا ریپلائی نہیں کر سکا آپ کی کالز ریسو نہیں کر سکا لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ آپ اس طرح بولیں۔۔۔" وہ ہر ممکن کوشش کر رہا تھا ابرش پہ غصہ نہ کرے وہ اپنی جگہ پہ بالکل ٹھیک تھی بچاری نے اسے کتنے میسجز اور کالز کی ہوئی تھیں۔۔

"میں نے آپ کو مخاطب نہیں کیا میں سو رہی تھی آپ آئے ہیں مجھ سے بات کرنے کے لیے اگر آپ کو انٹرسٹ نہیں ہے تو جائیں اُس سے باتیں

کریں جس کے ساتھ سارا دن گزرا آپ کا میرا خیال تو نہیں آیا ہو گا آپ کو ایک پل کے لیے۔۔۔"ابرش ہنوز تکیے منہ چھپائے لیٹی تھی ضامن کو جواب تو دے رہی تھی لیکن اس کی طرف دیکھ نہیں رہی تھی۔

"کس سے بات کی میں نے سارا دن؟"ضامن کے تنے نقوش تھوڑے ڈھیلے ہوئے سمجھ آگئی کہ ابرش اتنی تپی ہوئی کیوں تھی وہ یقیناً یہ سوچ سوچ کر خوُد کو ہلکان کرتی رہی یو گی کہ ضامن کسی اوُر لڑکی کے ساتھ ہو گا سارا دن۔

"مُجھے کیا معلوم یہ تو آپ کو پتہ ہو گا جس کے ساتھ ہوتے آپ نے مُجھے نظر انداز کیا حالانکہ جانتے ہیں آپ مجھ سے آپ کی بے رُخی برداشت نہیں ہوتی ہے پھر بھی جان بُوجھ کر کرتے آپ۔۔ آپ کو اچھا لگتا ہے مُجھے تنگ کرتے۔۔۔"اب تو آواز میں باقاعدہ نمی کا عنصر تھا جیسے وہ رو رہی ہو۔

"ادھر دیکھیں ابرش۔۔۔!؛"ضامن نے اُس کے کندھوں پہ ہاتھ رکھتے اُس کا رخ اپنی طرف کیا وہ ضامن سے فل ناراضگی جتاتے اس کی طرف دیکھنا نہیں چاہتی تھی ورنہ کمزور پڑ جاتی۔

"نہیں نہیں دیکھنا آپ جائیں۔۔"وہ ضامن کو کمرے سے نکالنا چاہتی تھی ضامن نے حیرت سے آپنی بیوی کو دیکھا جس کی ناراضگی دور کرنے کے لیے ضامن کو خاصی محنت کرنی پڑنی تھی۔

"کیا چاہتی ہیں آپ۔۔؟ آپ سے معذرت کروں میں۔۔؟"وہ ابرش کے بھیگے بالوں کی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے پوچھنے لگا آگر سوری کرنے سے معافی مل سکتی تھی تو وہ سوری بولنے کے لیے تیار تھا کیونکہ محبتوں میں انائیں نہیں ہوتی۔

"یہ بھی آپ کو میں بتاؤں کہ میں۔۔۔ یہ کیسے ہوا۔۔" اچانک سے ابرش کی نظر ضامن کی وائٹ شرٹ پہ پڑی جو خون کے دھبوں سے بھری ہوئی تھی۔

"آپ آپ ٹھیک ہیں ناں۔۔۔؟" ابرش ناراضگی بھول گئی تھی فحال یاد تھا تو بس اِتنا کی ضامن کی شرٹ پہ خون کے نشان تھے کیا ضامن کا ایکسیڈنٹ ہوا۔

"نہیں نہیں آپ۔۔" ابرش ضامن کے گلے لگ گئی ضامن ابرش سے آیسے ری ایکشن کی توقع نہیں کر رہا تھا ابرش تو ایمو شنل ہو رہی تھی ضامن نے نرمی سے ابرش کی پیٹھ سہلائی جو ہچکیوں سے رو رہی تھی دیوانگی کے عالم میں وہ ضامن کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو چھو کر دیکھ رہی تھی کہ ضامن کو کوئی چوٹ تو نہیں لگی۔

"آپ کچھ بول کیوں نہیں رہے ہیں آپ ٹھیک ہیں ناں یہ نشان پلیز بتائیں میرا دل بیٹھا جا رہا ہے آپ ٹھیک۔۔"اس کی نیلی آنکھیں بھیگ رہی تھیں ضامن کی تکلیف جیسے اپنی تکلیف محسوس ہو رہی تھی ضامن کو یقیناً درد بھی ہوا ہونا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں ابرش ڈونٹ وری۔۔"ضامن اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے اس کے آنسوؤں کو انگوٹھے سے صاف کرتے بولا۔

"تو پھر یہ نشان۔۔۔؟"ابرش بار بار اس شرٹ پہ لگے دھبوں کو دیکھ رہی تھی اگر وہ ٹھیک تھا ایکسڈنٹ بھی اس کا نہیں ہوا تھا تو پھر اس کی شرٹ کی یہ حالت کیوں تھی۔۔

"یہ کسی کا ایکسڈنٹ ہوا تھا میری جان اُنہیں ہاسپٹل پہنچانا تھا تو اسی دوران یہ نشان لگے میں بلکل ٹھیک ہوں سوری میں کالز ریسو نہیں کر سکا نہ ہی میسجز کا

ریپلائی کر سکا۔۔۔ میں یونی میں بیزی رہا سوچا واپسی پہ آپ سے بات کروں گا لیکن راستے میں یہ ایکسیڈنٹ دیکھ کر میری حالت بہت عجیب سی ہو گئی یہ ایکسڈنٹ میری آنکھوں کے سامنے ہوا کئی پل میں کچھ سوچنے کے قابل نہیں تھا کتنی بے اعتبار شے ہے یہ زندگی۔۔۔" ضامن ابرش کو اپنے حصار میں لیتے اس کے بالوں پہ نرمی سے بوسہ دے گیا موت کو اتنے قریب دیکھا تھا اپنی آنکھوں کے سامنے اس نے لوگوں کو مرتے دیکھا اس کی حالت بہت عجیب سی ہو رہی تھی.

"کیسے کیسے ہوا ایکسڈنٹ۔۔۔؟" ابرش کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا پوچھے ضامن کی حالت اس کے سامنے تھی وہ خاصا ڈیپریسڈ لگ رہا تھا۔

"چھوڑیں مُجھے اُس حادثے کو یاد نہیں کرنا ہے آپ ٹھیک ہیں اتنا پریشان کر دیا مجھے آپ نے۔۔۔"ضامن نے بات کو بدل دیا جتنا اُس حادثے کو سوچتا اتنا پریشان ہوتا۔

"میں آپ سے ناراض تھی آپ نے میسجز سین کر لیے لیکن جواب نہیں دیا مجھے لگا آپ جان بوجھ کر مجھے نظر انداز کر رہے ہیں آپ کو لیکر خاصی ٹچی ہوں میں سر آپ کی ذراسی بے رخی برداشت نہیں ہوتی ہے مجھ سے۔۔۔"سی اس کی شرٹ کے بٹنس کھولتے اسے اتار چکی تھی۔

"ریلیکس۔۔۔میں بھلا آپ کو نظر انداز کرنے کی غلطی کر سکتا ہوں مس ملک۔۔۔"وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

"بول تو ایسے رہے ہیں جیسے مجھے کبھی نظر انداز نہیں کیا آپ نے!؛؛جبکہ کلاس میں آپ ہمیشہ مُجھے نظر انداز کرتے تھے سب سے بات کرتے

سوائے میرے۔۔۔" وہ شکوہ نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن پھر بھی لبوں سے پھسل رہا تھا۔

"آپ کو لگتا تھا کہ میں آپ کو اگنور کرتا تھا لیکِن اصل میں تو میری نظریں بس ایک ہی لڑکی پہ ہوتی تھیں آپ نے کبھی نوٹس نہیں کیا ورنہ آپ کو معلوم ہو جاتا کہ میں کلاس میں کسے سب سے زیادہ نظروں کے فوکس میں رکھتا تھا ہاں نکاح کے بعد۔۔" ضامن کا یہ انکشاف ابرش کے لیے قابلِ قبول نہیں تھا ضامن کہاں بات بات پہ اس کی بیزتی کرتا تھا۔۔

ضامن کے لفظوں پہ وہ یقین نہیں کرنے والی تھی کہاں ضامن اس کو کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا جب پہلی بار ابرش نے نکاح کے بعد ضامن کے کیبن میں جاتے ضامن کو کس کی تھی اُس وقت ضامن کا جوری ایکشن تھا وہ ابرش بھولی نہیں تھی۔

"نہیں آپ جھوٹ بول رہے ہیں ناں جان بوجھ کر۔۔" ابرش اتنی دیر میں ضامن کے ساتھ بیٹھی اپنے حلیہ بھول چکی تھی ضد میں یہ نائٹی پہن تو لی تھی لیکن اب اس کو ڈھیروں حیا محسوس ہوئی وہ بیڈ سے اٹھنے کے چکروں میں تھی کہ نائٹی کو چینج کر سکے ضامن کے جذبات ویسے ہی بے قابو رہتے تھے ہر وقت۔۔ مذید اس نائٹی نے جلتی پہ تیل کا کام کرنا تھا وہ ضامن کو باتوں میں الجھا رہی تھی لیکن اتنا بیوقوف وہ بھی نہیں تھا.

"آپ کو لگتا ہے میں آپ سے جھوٹ بولوں گا تو آپ غلط سوچتی ہیں میرے بارے میں ابرش میں بلکل سچ کہہ رہا ہوں آور آپ کو یقین آئے گا بھی نہیں کیوں کہ ہمارے درمیان تب بہت سے فاصلے تھے لیکن پتہ ہے ابرش میں آپ سے نفرت کا اظہار کرتا تھا مگر سوچتا صرف آپ کو تھا عائلہ کے جانے کے بعد مجھے ہر وقت آپ خیال ستاتا تھا پھر مری میں جو کچھ ہوا واپسی

پہ ہماری رخصتی۔۔۔میرا رویہ اچھا نہیں رہا ہے آپ کے ساتھ۔۔۔"وہ جو ابرش کو کہتا تھا کہ ہم ماضی کے بارے میں کوئی بات نہیں کریں گے آج وہ خوُد پاسٹ کو ڈسکس کر رہا تھا۔

"غلطی بھی تو میری تھی۔۔۔"ابرش کو ایک بار پھر سے احساسِ ندامت نے آن گھیرا تھا شروعات تو وہیں سے ہوئی تھی بھلے اب بہت کچھ بدل چکا تھا لیکِن وہ نہیں بھول سکتی تھی۔

"میں نہیں چاھتا کہ آپ پاسٹ میں جو کچھ ہوا اسے لیکر گلٹی فیل کریں۔۔۔"وہ ابرش کے رخساروں کو سہلاتے نرمی سے بولا لیکن لہجے میں وارننگ تھی کہ وہ مزید ابرش کی اس حوالے سے کوئی بات برداشت نہیں کرے گا۔

"میں جب بھی۔۔۔"

"شششش۔۔۔" ضامن نے اس کے ہونٹوں پہ اپنی انگلی رکھی اور اس کی نائٹی کو نیچے کسکایا وہ شولڈر لیس تھی گردن سے نیچے سے لیکر گھٹنوں تک وہ بمشکل ابرش کو کور کیے ہوئے تھی ابرش ضامن کی نظروں کی سرخی دیکھتے مسکرائی تھی۔۔

"وائفی مُجھے معلوم ہوتا کہ واپسی پہ مجھے اتنا خوبصورت روپ دیکھنے کو ملے گا آپ کا تو میں جاتا ہی نہیں مجھے آپ اس وقتِ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں کیا آپ اپنے پروفیسر کو اجازت دیں گی کہ وہ آپ کے ساتھ تھوڑا سا رومانس کر سکے۔۔۔" وہ ابرش کو پیچھے بیڈ پہ لٹائے اس پہ جھکتے شرارت بھرے لہجے میں بولا تو ابرش مسکرائی اور نفی میں سر ہلایا۔

"آپ اپنے جزبات کو کنٹرول میں رکھئے سر جی۔۔۔ آپ میرے ٹیچر ہیں اور یہ حق میرے ہسبنڈ کو حاصل ہے ویسے بھی مجھے شدید بھوک لگ رہی

ہے تو آپ کے لیے مشورہ ہے کہ پہلے پیٹ پوچا پھر کوئی کام دوجا۔۔۔" وہ اٹھتے ضامن کے ہاتھوں کو پکڑتے بولی جواب اس کے کندھوں پہ ہاتھ رکھتے دوبارہ سے اسے لٹانے والا تھا لیکن ابرش نے انکار کر دیا۔

"پہلے مجھے کچھ میٹھا سا دیں انرجی بلکل ڈوان ہو چکی ہے میری اوَر آپ کے ہسبنڈ بھاڑ میں جھونکوں گا آپ صرف میری ہیں آپ کے لیے میں پوری دنیا سے لڑ جاؤں گا آپ میری محبت کی گہرائیوں سے واقف نہیں ہیں میں نے صرف آپ سے محبت کی ہیں۔۔۔" وہ تھکا سا بیڈ پہ لیٹنے کے سے انداز میں گرا تھا۔

ابرش کھکھلائی یوں محسوس ہوا جیسے یہ کوئی فل چل رہی ہو جس میں وہ ایک مرد کو اپنی محبت کے لیے لڑتا ہوا دیکھ رہی ہو۔

"زیادہ تھک گئے ہیں۔۔۔؟" ضامن کی طرف جھکتے اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھا وہ سر ہلا گیا ابرش نے نرمی سے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اس کے ہونٹوں پہ ہونٹ رکھ دیئے ضامن کو ضرورت تھی اس کی اور اس پل اسے اچھی بیوی ہونے کے ناتے اپنے شوہر کی ضرورتوں کا خیال رکھنا تھا۔

ضامن نے ابرش کی پشت پہ ہاتھ رکھتے اس کے ہونٹوں کو پوری شدّت سے اپنے ہونٹوں میں دباتے اس کی سانسوں کو کھینچ کر خود میں اتارا۔

ہاتھوں کی بے باکیاں تو عروج پہ تھیں ابرش کی نائیٹی کے اندر ہاتھ لے جاتے اس کی گہرائیوں پہ انگلیوں کا لمس چھوڑا ابرش خود ضامن کے ہونٹوں کا لمس بمشکل سہن کر رہی تھی مزید اس کے ہاتھوں کی بے باکیاں سہتے وہ روہانسی ہوئی تھی۔

ضامن کے ہاتھ اس کی دھڑکنوں پہ آن رکے اور وہ ابرش کے ابھاروں کو اپنی مٹھیوں میں بھرتے نرمی سے سہلانے لگا۔

"آپ پاس ہوتی ہیں تو سب مکمل سا لگتا ہے۔۔۔" وہ اس ایک فقرے میں ابرش کو اس کی اہمیت بتا گیا وہ مسکراتے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ گئی ضامن نے اسے خود میں بھینچا تھا۔

"مُجھے آپ کا ساتھ پا کر مجھے کسی چیز کی طلب نہیں رہی ہے آپ پاس ہیں تو سب کچھ ہے میرے پاس۔۔" ابرش ضامن کے اتنے خوبصورت اظہار پہ دم سادھ اسے سن رہی تھی جو نرمی سے اس کی کلائی میں پہنے بریسلیٹ کو نرمی سے سہلا رہا تھا۔

"آپ کو مجھ سے محبت کب ہوئی یا پھر بس بیوی ہوں تو رشتہ نبھانا چاہتے ہیں آپ۔۔۔؟" وہ اسے لفظوں میں اہمیت بتا رہا تھا لیکن ابرش کی سوئی کہیں اور جگہ اٹکی ہوئی تھی۔

"محبت ایک غیر ارادی فعل ہے جو کب ہو جائے پتہ نہیں چلتا ہے ہاں مجھے بھی ہو گئی آپ سے کیوں کب کیسے یہ میں نہیں جانتا ہوں بس اتنا معلوم ہے آپ کے بغیر گزارہ بہت مشکل ہے میری زندگی۔۔۔" وہ اس کی ناک سے ناک سہلاتے اس پل اس کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھا۔

میرے جذبوں کی جو بھی حالت ہے

وہ سمجھ لو نا بن کہے

"سر پلیز کھانا مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔" اتنے رومانٹک مومنٹس کو سپوئل وہ خود بھی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکِن پیٹ میں چاہوں کا راج تھا اس نے صبح ناشتہ ہی کیا تھا اور کچھ نہیں کھایا گیا سارا دن۔ اب اگر ضامن شروع ہو جاتا تو صبح تک اس کی جان بخشی نہیں ہونی تھی۔

"کھانے کے بعد نیند کا بہانہ ہو گا۔۔!؛" ضامن نے طنز کیا ابرش پہلو بدل گئی مقابل اس کی حرکتیں آچھے سے سمجھ رہا تھا پر ابرش ہو رعایت دینے کے موڈ میں وہ آج نہیں تھا اور اب تو ابرش کو اپنی فیورٹ نائیٹی میں ملبوس دیکھ کر دل کے جزبات ہی الگ تھے۔۔۔۔

"کہاں جا رہی ہیں آپ۔۔۔؟" وہ ڈریسنگ روم میں جاتی کہ ضامن نے اس کی کلائی جکڑی تھی۔

"اپر پہننے جا رہی ہوں ہم نے کچن میں جانا ہے سر۔۔" ابرش خاصی بولڈ ہونے کے باوجود بھی جھجھک رہی تھی اور ضامن کو اس کا یہ شرمایا روپ بہت اچھا لگتا تھا۔

"تو ہم دونوں کے علاوہ کون ہے میں فریش ہو کر آ رہا ہے جائیں کھانا لگائیں اگر زیادہ ٹائم ضائع ہوا تو آپ کو کھانا کھانے کا ٹائم بھی نہیں ملے گا میں ویٹ نہیں کر سکتا ہوں آپ جانتی ہیں۔۔۔" وہ دھمکی لگاتے باتھ روم چلا گیا ابرش وہیں کھڑی منہ کھولے باتھ روم نے بند دروازے کو دیکھ رہی تھی یعنی ضامن اس کے معاملے میں خاصا بے شرم واقع ہوا تھا۔

وہ وہیں کھڑی رہتی کہ اچانک سے ضامن کی غلطی کا خیال آیا وہ کچن میں چلی آئی ہاں ضامن ہی تو تھا گھر میں پھر کیا مسلہ تھا۔۔

ابرش خود کو ریلیکس کرتے کھانا ٹیبل پہ لگاتے ضامن کا انتظار کرنے لگی۔۔

ابرش اب کام نہیں کرتی تھی ضامن نے ملازمہ رکھی تھی جو گھر کی صفائی اور باقی کام کر جاتی تھی صبح ٹائم آتی تھی کام ختم کر کے وآپس چلی جاتی تھی۔۔۔ابرش نے منع کیا لیکن ضامن نے انکار کر دیا وہ ابرش سے کام کروائے یہ پسند نہیں تھا ہاں پہلے کی بات اور تھی ابرش بس سٹڈیز پہ فاکس کرتی تو زیادہ آچھا تھا پڑھائی کے معاملے میں وہ خاصی کام چور تھی صرف اس کے سبجیکٹ کے علاوہ کوئی بک نہیں پڑھتی تھی۔

ضامن کچن میں آیا تو وہ چیئر پہ بیٹھی نجانے کن خیالوں میں گم تھی اسے نائیٹی میں دیکھ کر وہ مسکرایا جو بھی تھا ابرش اس کی ہر بات مانتی تھی ضامن نے اپنے ہاتھ میں پکڑی شال ابرش کو اوڑھادی وہ مسکرائی تھی۔

باہر بارش تھی تو اندر بھی ٹھنڈک فیل ہو رہی تھی ابرش کی طعیبت کا خیال نہ ہوتا تو وہ شاید شال نہیں لاتا ابرش کے لیے۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔" ابرش کا ڈمپل اف اس ڈمپل میں خوُد کو ڈوبتا محسوس کر رہا تھا نیچے جھکتے اس نے ابرش کے رخساروں پہ اپنا لمس چھوڑا ابرش نے ہولے سے ضامن کے ہونٹوں کو چھوا وہ ابرش کو اپنی گود میں شفٹ کیا ابرش نے آنکھیں دکھائی تھیں۔

"میں وہاں بیٹھی تھی۔۔۔؟" ابرش نے چیئر کی طرف اِشارہ کیا۔

"یہاں کیا پرابلم ہے۔۔۔؟" وہ شانے آچکاتے کھانا پلیٹ میں نکالنے لگا اکثر ضامن ابرش کو کھلاتا تھا اوُر وہ ضامن کے ہاتھ سے سکون سے کھا بھی لیتی تھی۔

"پرابلم نہیں ہے لیکن۔۔۔"

"لیکن کیا۔۔۔؟" وہ اس کی ہتھیلیاں چومتے کھانا شروع کر چکا تھا۔

"لیکن یہ۔۔۔!؛" وہ سسپنس بڑھا رہی تھی ضامن نے اس کے منہ میں کھیرے کا ٹکڑا رکھا وہ چباتے نگل گئی دونوں نے ساتھ کھانا کھایا ضامن کی عادت تھی کوفی کی سو وہ کوفی بناتے واپس روم میں آیا تو ابرش کمفٹر میں دبکی پڑی تھی جیسے سونے کی فل تیاری ہو ضامن نے کوفی کا سپ لیا اور سائیڈ پہ رکھتے ابرش کے ساتھ لیٹ گیا۔

"اتنی جلدی سونے کی کوشش۔۔۔ جانتی ہیں ناں کوششیں بیکار ہیں۔۔۔" وہ اُسے خود کے قریب کر گیا کہ اس کی سانسیں ابرش کی گردن سے ٹکرا رہی تھیں۔

"جانتی ہوں بٹ مجھے نیند آ رہی ہے۔۔۔!؛"

"ایسی کی تیسی آپ کی نیند کی۔۔ جاناں اج تو بدلے چکانے کا وقت آیا ہے اور آپ سونا چاہتی ہیں یہ تو زیادتی ہے آپ کو میرا ساتھ دینا ہو گا ورنہ سوچ رہا ہوں کہ۔۔۔"

"کیا سوچ رہے ہیں آپ۔۔۔؟" ابرش نے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی تھی۔

"سسر کے نقش قدم پہ چلتے دوسری شادی کر لوں اُن کی بیٹی میری ضرورت۔۔"

"ضامن سر آئندہ ایسی بات مت کیجیے گا آپ۔۔۔" وہ یکدم سے اٹھی تھی دل پہ جیسے بھاری بوجھ بڑھا تھا کیا ضامن بھی ڈیڈ کی طرح کرتا دوسری شادی اور اس کو چھوڑ کر کسی اور عورت کے ساتھ نہیں یہ تو وہ برداشت

نہیں کر پاتی اس سے بہتر تھا کہ وہ اپنی جان لے لیتی لیکن ضامن کو کسی کے ساتھ شئیر وہ مر کر بھی نہیں کر سکتی تھی۔

وہ مام تھیں جو یہ سب برداشت کر گئی ابرش سے یہ سب برداشت کرنا بہت مشکل تھا۔

"میں مذاق کر رہا تھا میری جان۔۔۔" ابرش کے چہرے کی آڑی رنگت دیکھ کر ضامن کو احساس ہوا اسے ابرش سے یہ مذاق نہیں کرنا چاہیے تھا وہ شاید برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

"مذاق میری جان نکال دی تھی آپ کی بات نے اور آپ کے لیے یہ مذاق ہے میں مر جاؤں گی آئندہ آپ نے ایسا کچھ کہا تو۔۔۔ میں آپ کو کسی کے ساتھ شئیر نہیں کر سکتی ہوں۔۔" وہ اپنا سینہ مسلنے لگی اسے سانس نہیں آ رہی تھی ضامن سوچ بھی نہیں سکتا تھا ابرش اس کی محبت میں اتنی آگے

نکل چکی تھی وہ ضامن کے لبوں سے یہ لفظ نہیں برداشت کر پائی آگر کبھی آیسا کچھ ہو جاتا تو پھر نجانے کیا حال ہوتا اس کا۔

ابرش کے علاوہ تو ضامن نے بھی کسی کو نہیں سوچا تھا کبھی اس کی زندگی میں بہت سی لڑکیاں آئی کام کے حوالے سے اسے بہت سی لڑکیوں سے بات کرنی پڑتی تھی لیکِن آیسا کبھی نہیں ہوا کہ اس کے دل میں کسی کے لیے جذبات آئے ہوں۔

جذبات بس ابرش کے لئے دل میں پیدا ہوئے تھے وہ بھی نکاح سے پہلے شاید وہ ابرش کو بتاتا تو وہ یقین نہیں کر پاتی اور اسی وجہ سے ضامن نے سوچا ہوا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے اپنا یہ راز وہ اپنے دل میں ہی رکھے گا ابرش نے جو حال میں کیا اُس کے بعد ضامن کے دل میں بد گمانی آئی تھی عائلہ اسے بہت

عزیز تھا اور اُس وقت سب سے زیادہ برا عائلہ کے ساتھ ہوا تھا مگر بعد میں آہستہ آہستہ چیزیں کلئیر ہوتی گئی تو وہ سب بھولنے لگا۔

اور پھر عائلہ سے مل کر اُسے خوش دیکھ کر ضامن بھی مطمئن ہو گیا یرمان بدل چکا تھا جو تحفظات اس کے دل میں مایا کو لیکر تھے وہ کلئیر ہو گئے تھے مایا اب یرمان کی زندگی میں کہیں نہیں تھا سرجری کے بارے میں پتہ لگنے پہ ضامن کے دل میں جو تھوڑے بہت گلے شکوے تھے وہ بھی ختم ہو گئے تھے

۔

"میری جان بس ایک چھوٹا سا مذاق ٹیک اٹ ایزی۔۔" ضامن نے اسے تھامنا چاہا لیکن ابرش نے اس کے ہاتھوں کو جھٹک دیا۔

"ایزی کیسے ہو سکتی ہوں میں بھلا۔۔ آپ کو نہیں معلوم مجھے کتنا دکھ ہوا ہے آپ کے لبوں سے یہ بات سن میں مانتی ہوں کہ میں بہت بری ہوں لیکن

اتنی بھی بری نہیں ہوں کہ آپ مجھ پہ سوتن لے آئیں اور میری جگہ کسی اور کو دیں۔۔۔"ضامن کے بار بار سمجھانے پہ کہ یہ صرف مزاق تھا ابرش پھر بھی نہیں سنبھل رہی تھی اسے رہ رہ کر غصہ آرہا تھا دل چاہا اپنے بالوں کو جھنجوڑ دے۔

"ابرش میں نے یہ نہیں کہا کہ میں ضرور دوسری شادی کروں گا بس مذاق کے وے میں ایک بات کی تھی مگر آپ تو کچھ زیادہ ہی سیریس لے چکی ہیں اس بات کو ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"وہ زبردستی اسے ساتھ لگاتے بولا ابرش اسے اپنے قریب نہیں آنے دے رہی تھی۔

"مذاق میں بھی نہیں کر سکتے ہیں آپ ایسی بات جس سے میری جان چلی۔۔"

"ابرش۔۔" اس بار ابرش اس کی آواز سنتے سہم سی گئی تھی ضامن کی آواز تیز تھی وہ غصے میں تھا یقیناً ابرش کا اپنے بارے میں یہ سب بولنا اسے پسند نہیں آیا تھا ضامن کو کیسے اچھا لگ سکتا تھا وہ اپنے منہ سے مرنے کی بات کر رہی تھی۔

"آپ نے خود یہ بولا جسے میں سن کر ہی مرنے والی ہو گئی ہوں۔۔ آپ کے معاملے میں میرا دل میری نہیں سنتا ہے وہ بس اپنی کرتا ہے۔۔۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کیا سمجھیں گے لیکن یہ سچ ہے سر میں آپ کو نہیں بانٹ سکتی ہوں بہت مشکل ہے میرے لیے۔۔۔" وہ اپنے کپکپاتے ہونٹ ضامن کی پیشانی پہ جما چکی تھی وہ مسکراتے اسے خود میں بھینچ گیا۔

"میں تو بہت لکی ہوں جو مجھے اتنی چاہنے والی بیوی ملی ہے مجھے کیا ضرورت کسی اور کو سوچنے کی آپ پریشان نہیں ہوا کریں میرا دل بند ہونے لگتا

ہے۔۔۔"وہ اس کے بالوں کو سنوارتے اس کی بھیگی آنکھوں پہ ہونٹ رکھ چکا تھا۔۔وہ اس قدر ٹچی ہو جائے گی اس کی چھوٹی سی بات پہ اگر ضامن کو اندازہ ہوتا تو ضامن کبھی نہیں کرتا آیسا بات جس سے وہ اتنا ہرٹ ہوئی تھی

۔

"میں نہیں کر برداشت ضامن سر۔۔۔آپ کلاس میں بھی کسی لڑکی سے بات نہیں کریں گے اب جب آپ نے مجھ سے کہہ دیا ہے تو یہ بات میرے دل میں بیٹھ گئی ہے میں آپ کو کسی سے بات بھی نہیں کرنے دوں گی آپ صرف میرے ہیں۔۔۔"وہ ضامن کے گرد اپنے ہاتھوں کا حصار بنا چکی تھی جیسے کبھی نہیں چھوڑنا ہو۔

"کلاس میں تو لڑکیوں سے بات کرنی پڑے گی یہ میری جاب کا حصہ ہے میری جان لیکن میری مجال جو میں آپ کے علاوہ کسی اور کے بارے میں

سوچوں تو مجھے جو ملی ہے وہ سب سے اچھی ہے میری زندگی۔۔۔"ضامن نے ابرش کو نیچے کرتے اس کے اوپر آتے شال اتارتے نیچے پھینکی تھی۔

ابرش نے ناراضگی میں نائٹی پہنتے ایکسٹرا کچھ بھی نہیں پہنا تھا جس کا اب ضامن کو فایدہ ہونے والے تھا وہ اس کو اور خود کو ہر پردے سے آزاد کر گیا ابرش کے لئے ضامن سے آنکھیں ملانا بہت مشکل تھا وہ اسے ہر لمحہ اپنے قریب محسوس کر رہی تھی جو اب اس کے کالر بون پہ ہونٹ گاڑ چکا تھا۔

وہ جنونی ہو رہا تھا اس کے لمس میں شدت آتی جا رہی تھی وہ اس کے پور پور پہ اپنے سلگتے ہونٹوں کا لمس چھوڑ رہا تھا ابرش کی پینک ہوتی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں میں لاک کرتے وہ ابرش کی گہرائیوں پہ جھکتے ایک شرارت کر گیا۔

"بہت بے باک ہیں آپ۔۔۔"ضامن ایک جھٹکے سے اس میں داخل ہوا تو ابرش نے دانتوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کرتے اپنی

سسکیوں کا گلہ گھونٹ دیا تھا ضامن اس کے رخساروں پہ بوسے دے رہا تھا تاکہ وہ زیادہ پینک نہ ہو۔

"میری وایفی بھی کم نہیں ہے اپنی حرکتیں تو ہر بار بھول جاتی ہیں آپ بس میری شدتیں یاد رہتی ہیں میری مس ملک کو۔۔۔" قربت کے لمحات میں کم سے کم ابرش ضامن کے ہونٹوں سے یہ لفظ نہیں سننا چاہتی تھی لیکِن وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرتا تھا۔

ابرش اوپر ہوتی کہ اپنی پوزیشن دیکھتے اس نے اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ لئے ۔

ضامن سائیڈ سے ٹیشو اٹھاتے ابرش کے بھیگے رخساروں کو ٹیشو سے صاف کرتے اس کے سینے پہ جھکا تھا ابرش کی دھڑکنوں کو اپنے لبوں سے چومتے وہ اس کے پیٹ پہ ہونٹ رکھ گیا۔

"آپ کو نہیں لگتا ہے کہ ہم پیچھے رہ گئے ہیں۔۔۔؟" ضامن نے سنجیدگی سے پوچھا کہ الگ بات تھی کہ ابرش کو ضامن کی بات سمجھ میں نہیں آئی کہ وہ کس حوالے سے بات کر رہا تھا۔

"کس معاملے میں پیچھے رہ گئے ہم۔۔۔؟" ابرش نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"بے بی کے معاملے میں سالہ نمبر لے گیا مجھ سے۔۔" یرمان کو زہن میں رکھتے اس نے دانت پیسے تھے۔

"آپ بھائی کے بارے میں یہ ورڈ کیوں یوز کر رہے ہیں اچھا لفظ نہیں ہے پلیز نہیں بولا کریں آپ۔۔!؛" ابرش کو لفظ سالہ چبھا تھا۔

"کیوں نہ یوز کروں جو رشتہ میرے یرمان سے ہے اس کا ہی ریفرنس دوں گا ناں میں وہ آپ کا بھائی ہے میرا سالہ اب سالے کو سالہ نی کہوں تو اور کیا کہوں۔۔"ضامن طنزیہ بولا۔

"بٹ بھائی سے آپ کا ایک اور رشتہ بھی ہے عائلہ کے ہسبنڈ ہیں تو آپ کے بہنوئی بھی ہوئے آپ اُنہیں اُن کے نام سے پکارہ کریں یہ لفظ مُجھے پسند نہیں آیا ہے آپ آئیندہ یوز نہیں کریں گے ورنہ میں نے ناراض ہو جانا ہے آپ سے لمبے عرصے کے لئے۔۔۔"وہ منہ بنا گئی اسے جو چیزیں پسند نہیں کرتی وہ یوں ہی اظہار کر دیتی تھی۔

"آپ پھر مانے گیں کیسے ناراض ہو کر۔۔۔؟"ضامن نے سنجیدگی سے پوچھا ابرش اسے گھور کر رہ گئی یعنی وہ یہ بھی تو پوچھ سکتا تھا کہ آپ میرے سے ناراض کیوں ہو نگی اور آپ کو میں ناراض ہونے نہیں دوں گا لیکن وہ ضامن

ہی کیا جو کوئی بات سیدھے سے کرے اسے تو ابرش کو تنگ کرنے میں مزا آتا تھا۔

"میں نہیں مانوں فی آپ منائیں گے پھر بھی نہیں مانوں گی مناتے رہیں گے اور پھر خود ہی تھک جائیں گے لیکن ابرش ملک کی ناراضگی دور نہیں ہو گی۔۔۔"وہ کمفٹر اپنے کندھوں تک کھینچتے بولی تھی۔

ضامن سائیڈ پہ ہوتے لیٹ گیا وہ دونوں ہی تھک چکے تھے لیکن یہ علیحدہ بات تھی کہ ضامن کا دل نہیں بھرا تھا مگر ابرش تھک چکی تھی۔

"سو جائیں آپ ورنہ میں نے دوبارہ ایسا کیا تو آپ کی نیند تو سمجھیں آپ سے روٹھ جانی ہے پھر آپ کو میری قربت سہنی ہو گی۔۔۔"ضامن نے تکیے پہ ہاتھ رکھے سر اس پہ ٹکائے ابرش سے کہا تو وہ خود میں سمٹی تھی لیکِن ضامن سے ہارنا اس نے نہیں سیکھا تھا اور نہ ہی وہ ہارنے والی تھی۔

"کیا لگتا ہے میں نہیں سہ سکتی ہوں۔۔۔" وہ ضامن کے سینے پہ ٹھوڑی ٹکائے اس ضامن کو بہت پیاری لگی تھی وہ مسکرایا وہ پنگا تو لے لیتی تھی لیکِن پھر جلدی ہی اس کی بس بھی ہو جاتی تھی۔

"ہمممم مُجھے تو لگتا ہے نہیں۔۔۔!؛" ضامن نے ناک چڑھائی ابرش کا منہ بن گیا تھا ضامن کے لیے ہنسی روکنا مشکل ہوا تھا۔۔

"بھول ہے آپ کی۔۔۔" ضامن نے ناک سے مکھی اڑائی تھی ضامن امپریس ہوا اپنی وایفی سے۔۔

"مطلب آپ چاہتی ہیں َہم دونوں۔۔؟"

"ایسا تو نہیں کہا میں نے آپ سے۔۔۔؟"

"پھر آپ کے ایسے بات کرنے کا کیا مطلب تھا مس ملک میں تو اپنی مرضی کے مطلب نکلوں گا اگر آپ مجھے بتائیں گی نہیں۔۔۔" وہ ابرش کے کمفرٹر سے چھلکتے دودھیا بازوؤں کو دیکھ رہا تھا جو نائٹ بلب کی روشنی میں چمک رہے تھے ضامن نے اس کے کندھوں پہ ہونٹ رکھ دیئے۔

"آپ مجھے انڈر اسٹیمنٹ کر رہے ہیں جانتے ہیں آپ کی وائف ہوں چیلنج پورا کرتی ہوں ہمیشہ پھر چاہے سامنے کوئی بھی ہو۔۔۔" ابرش نے اس کی بیرڈ کے بالوں کو اپنے ہاتھوں سے کھینچا۔

"یہ آپ نے کھینچ کھینچ کر آدھی کر دی ہے۔۔۔" اس کی چہرے کے تیور بگڑے تھے۔

"تو کیا ہوا ویسے آگر آپ کلین شیو کروائیں تو زیادہ ہینڈسم لگیں گے لیکن ضرورت نہیں ہے آپ پہلے ہی اتنے خوبصورت ہیں کہ ساری یونیورسٹی کی

لڑکیاں آپ کی باتیں کرتی ہیں آگر اُس گیٹ اپ میں گئے تو پھر مجھے اپنی پوزیشن خطرے میں پڑتی محسوس ہو گی جو میں ہر گز نہیں چاہتی ہوں سر جی۔۔۔"وہ ضامن کے بالوں کو اپنے ہاتھوں سے بکھر چکی تھی یہ کام بھی ابرش کو پسند تھا وہ ضامن کے قریب ہوتی تو ایسی ہی حرکتیں کرتی تھی ضامن کو ابرش کی یہ چھوٹی چھوٹی باتیں بہت پسند تھیں۔۔

"اور پھر تو میں یہ ہی کروں گا مس ملک۔۔۔"ضامن نے قہقہہ لگایا تھا اور ابرش نے اُسے گھورا اب اس بات پہ قہقہہ لگانے کی کیا ضرورت تھی ابرش نے مشکرک نظروں سے اسے دیکھا اور اسی ٹائم سائیڈ پہ پڑا ضامن کا فون بجارات کے اس پہر آخر ان کو کون کال کر رہا تھا ابرش کی بیویوں والی رگ پھڑ پھڑائی تھی اس سے پہلے کہ ضامن کال ریسیو کرتا ابرش نے کال کٹ کر دی۔

"مس ملک پلیز میری کوئی امپورٹنٹ کال بھی ہو سکتی ہے سٹوڈنٹس شاید کل کے بارے میں پوچھنا چاہ رہے ہونگے کہ کل یونی اوپن یوگی یا نہیں آپ نے کام ہی کٹ کر دی۔۔۔" ضامن سنجیدہ ہوا تھا ابرش کی یہ حرکت مناسب نہیں لگی کام میں وہ کسی کی ڈسٹربنس برداشت نہیں کرتا تھا۔

"مجھ سے زیادہ امپورٹنٹ تھی یہ کال۔۔۔؟" ضامن کے ڈانٹے پہ ابرش کو غصہ آیا صرف ایک کال ہی تو کاٹی تھی ابرش نے زیادہ تو کچھ نہیں ہوا تھا جو وہ اس قدر بگڑ رہا تھا۔

"آپ کی جگہ الگ ہے مس ملک اور کام کی جگہ الگ میں پرسنل اور پروفیشنل لائف کو الگ رکھنا چاہتا ہوں آپ آئندہ احتیاط کیجئے گا آپ بیوی ہیں میری لیے بہت اہم ہیں اور شاید یہ میں بار بار آپ کو لفظوں میں نہیں بتا سکوں اس لیے آپ خود ہی دوبارہ احتیاط سے کام لیجئے گا سو جائیں آپ۔۔۔" وہ

شرٹ کے بٹن بند کرتے بالکونی میں چلا گیا فون کال اہم نہیں تھی لیکِن ابرش نے آج جس طرح کال کٹ کی یہ ضامن کو مناسب نہیں لگا۔

کیا ابرش کو اس پہ یقین نہیں تھا ضامن کو دن میں سو لڑکیوں سے بات کرنی پرتی تھیں لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا کہ ابرش یوں اس کے فون پہ نظر رکھتی۔

اس نے کال ہسٹری چیک کی نمبر اس کے پاس سیو نہیں تھا جس سے کال آئی ہوئی تھی اس نے دوبارہ کال ملائی جو پہلی ہی بیل پہ اٹھالی گئی تھی۔

"کیسے ہیں آپ۔۔۔؟" کسی لڑکی کی آواز آئی تھی ضامن سمجھ گیا کوئی یونیورسٹی کی لڑکی ہی ہے ضامن کو اچانک سے یاد آیا ابرش سے نکاح کے بعد کوئی لڑکی اسے تنگ کرتی تھی میسجز کرتی تھی لیکن کافی عرصے سے وہ لڑکی غائب تھی ضامن کا اس لڑکی سے رابطہ نہیں ہو پا رہا تھا۔

ویسے تو ضامن کو فرق نہیں پڑتا تھا لیکِن وہ لڑکی اسے کچھ عرصہ کافی زیادہ پریشان کرتی رہی تھی اب شاید اُسے خود ہی عقل آگئی تھی جو یہ کام چھوڑ دیا تھا۔

"آپ کو کیا کام تھا۔۔۔؟" ضامن آواز سے پہچان نہیں پایا کہ کس کی کال ہے شائد یہ آواز وہ پہلی بار سن رہا تھا اس لیے پہنچان پانا مشکل تھا اس کے لیے۔

"سر مجھے آپ سے بات کرنی ہے اگر آپ فری ہیں تو۔۔۔؟" دوسری طرف موجود لڑکی دیدم تھی جس نے ڈفرنٹ نمبر سے وائس چینجر لگا کر ضامن کو کال کی تھی تا کہ ضامن پہنچان نہیں پائے وہ ضامن کی آواز سننا چاہتی تھی۔

حالانکہ اُس دن جو کچھ ریسٹورنٹ میں ہوا اصولاً تو دیدم کو خوُد ہی سمجھ جانا چاہیے تھا کہ ضامن اس کے بارے میں کیا سوچتا ہے لیکِن وہ اس معاملے میں کافی ڈھیٹ ثابت ہو رہی تھی۔

"آپ کو سٹڈیز سے ریلٹیڈ کوئی بات کرنی ہے کیا آپ یورنیورسٹی کی کوئی لڑکی ہیں۔۔؟" ضامن ابرش کو ڈانٹ کر آیا تھا دل بے چین تھا لیکن آیسے درمیان میں فون کال بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

"سر مجھے نیو سمسٹر کے حوالے سے ہی آپ سے کچھ ڈسکس کرنا ہے آپ فری ہیں ناں۔۔" دیدم یہ تسلی کرنا چاہتی تھی کی ضامن کے آس پاس کہیں ابرش تو نہیں ہے آگر ابرش تھی تو پھر اسے احتیاط کرنی تھی۔

"دیکھیں مس آپ جو کوئی بھی ہیں آپ کی جو بھی پرابلم ہے آپ مجھ سے کل یونی میں شئیر کیجئے گا یہ کوئی مناسب وقت نہیں ہے کسی کو کال کرنے کا

رات کے دو بج رہے ہیں کم سے کم آپ ٹائم تو دیکھ لیتی کال کرنے سے پہلے۔۔۔"ضامن کو اب غصہ آیا۔اس لڑکی کو آگر کوئی کام تھا تو یونیورسٹی میں رابطہ کرتی یوں رات کے اس وقت کال کرنے کی تک نہیں بنتی تھی۔

"سر اس وقتِ آپ بیزی تھے کیا۔۔؟"دیدم نے کسکتے پوچھا یہی تو بے چینی اسے سکون سے بیٹھنے نہیں دے رہی تھی ضامن اور ابرش ساتھ خوش تھے اور اس سے یہی خوشی برداشت نہیں ہو رہی تھی ضامن کو اس کی طرف مائل ہونا پڑنا تھا دیدم نظر انداز کیے جانے کے قابل تھی بھلا اس نے خود سے سوال کیا اور پھر اسے جواب نہیں تم نظر انداز کیے جانے کے قابل نہیں ہو۔

"یہ کیسا سوال ہے مس آپ لگتا ہے اپنے حواسوں میں نہیں ہیں جو آدھی کو فون کر دیا آپ نے صبح کر لیجئے گا۔۔"ضامن نے غصہ ضبط کیا تھا۔

"تو کیا رات میں بات نہیں کر سکتے ہیں جی آپ بتائیں آپ رات کو کیا کرتے ہیں خیر ہم تو سنگل لوگ ہیں ہمیں کیا معلوم ہے کہ راتوں کو کیا کرتے ہیں یہ تو آپ جیسے میریڈ لوگ بتا سکتے ہیں کہ راتوں کو کیا کرتے ہیں آپ لوگ۔۔" وہ خاصی بے باکی سے اپنے دل کی بھڑاس نکال رہی تھی۔

"شٹ اپ۔۔" ضامن نے اُسے جھڑکتے کال بند کر دی جب وہ پیچھے مڑا تو ابرش سینے پہ ہاتھ باندھے کھڑی تھی اس کی شرٹ پہنے جو اس کے گھٹنوں تک بمشکل آ رہی تھی اس کے بال بکھرے ہوئے تھے ضامن نہیں جانتا تھا کہ ابرش نے کیا کچھ سنا۔

"آپ سوئی نہیں۔۔۔؟" ضامن نے درمیان میں ہوئی باتوں کا اثر ختم کرنا چاہا لیکن ابرش کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ کچھ نہ کچھ تو سن ہی چکی ہے ورنہ اس کا رویہ ایسا نہیں ہوتا۔

"آپ چاہتے ہیں میں آپ کو ایسے چڑیلوں سے بات کرتے دیکھ کر چپ چاپ سو جاؤں۔۔۔" ابرش طنزیہ ہنسی تھی ضامن ابرش کی باتوں پہ اپنا غصہ دبانے کے لیے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

"جانم یہ میری۔۔۔"

"بس مُجھے نہیں پتہ یہ آپ کے کام کا حصہ ہے یا کچھ اور لیکن میں برداشت نہیں کر سکتی ہوں آپ کو کسی اور کے ساتھ باتیں کرتے دیکھ کر مجھے کچھ ہوتا ہے آپ میری فیلنگز نہیں سمجھ سکتے ہیں میں ہی پاگل ہوں جو آپ کی ڈانٹ سن کر بھی آپ کے پیچھے آگئی ہوں حالانکہ مُجھے آپ سے ناراض ہونا چاہیے تھا لیکِن دیکھیں میں تو آپ سے ناراض بھی نہیں ہو پا رہی ہوں۔۔۔ آپ کے بغیر سانس نہیں لے سکتی ہوں ناراض کیسے ہو سکتی ہوں۔۔" وہ آگے بڑھتے ضامن کے سینے سے لگ لگی تو ضامن نے اس کی پشت سہلائی.

"میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا آپ کو مجھ پہ ٹرسٹ کرنا ہو گا مس ملک ایسے تو بہت مشکل ہو جائے گی ہمارے لیے۔۔۔" ضامن اس کے بالوں کو انگلیوں سے سہلا رہا تھا۔

"آپ پہ مجھے بھروسہ ہے لیکن کسی دوسرے انسان پہ نہیں کر سکتی ہوں لوگوں کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا ہے کسی بھی موڑ پہ جا کر کیا کر جائیں معلوم نہیں ڈیڈ کی مثال آپ کے سامنے ہے مام سے اتنے سالوں کا تعلق تھا لیکِن اُنھوں نے پھر بھی دوسری شادی کر لی۔۔" اس کے دل میں اصل ڈر تو یہی بیٹھا ہوا تھا کہ ضامن بھی کہیں آیسا ویسا کچھ نہ کر دے۔

"یہ آپ کی سوچ غلط ہے لوگ ایک جیسے نہیں ہوتے ہیں جیسے پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی ہیں جن کو آپ سے محبت ہوتی ہے وہ آپ کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتے ہیں نہ ہی وہ آپ کی جگہ کسی اور کو دیتے ہیں نہ ہی اپنے

درمیان کسی اور کو لاتے ہیں میری جان یہاں رشتوں میں اعتبار نہ ہو ایک دوسرے پہ بھروسہ نہ ہو وہاں رشتے زیادہ پائیدار نہیں ہوتے ٹوٹ جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ پہ اتنا بھروسہ کریں کہ آپ کو یقین ہو میں آپ کے ساتھ دھوکا کبھی نہیں کرونگا آپ کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"ضامن ابرش کی انسکیورٹی دور کرنے لگا جو کہ خاصا مشکل تھا۔

"مجھے ہے آپ پہ بھروسہ پہلے بھی کتنی بار کہہ چکی ہوں آپ کو لیکِن مُجھے ڈر لگتا ہے سر۔۔۔"وہ اپنے اندرونی خدشات کو زبان پہ لے آئی تھی جو سوچیں اسے پریشان کیے رکھتی تھیں۔

"کیوں ڈر لگتا ہے آپ کو۔۔۔؟"ضامن ابرش پہ نظریں گاڑے ہوئے تھا

۔

ابرش کی دودھیا سنڈول ٹانگوں پہ اس کی شدتوں کے نشان چمک رہے تھے شرٹ کے بٹن ابرش نے ٹھیک سے بند نہیں کیے ہوئے تھے اس کی گہرائیوں پہ بنے ضامن کے ہونٹوں کے نشان واضع نظر آرہے تھے۔

"وایفی۔۔۔"وہ بے باکی سے اس کی دھڑکنوں سے لپٹا تھا ابرش نے ضامن کی گردن میں بانہیں ڈالی تھیں۔

وہ اس کی دھڑکنوں سے ہوتا اس کے سینے پہ ہونٹوں کا لمس چھوڑتا اس کے بیلی بٹن کو چومنے لگا ساتھ ہی ابرش کے وجود کو شرٹ کی قید سے آزاد کرتے وہ خوُد کو بھی ہر پردے سے آزاد کر گیا تھا۔

ابرش کچھ سمجھ پاتی کہ اس سے پہلے ہی ضامن اسے اپنے وجودِ کا حصہ بنا گیا ابرش کے ہونٹوں سے سسکی نکلی جسے ضامن نے اس کے ہونٹوں میں ہی

دباتے اس کے ہونٹوں کو پر شدت گرفت میں دبوچ چکا تھا ابرش ضامن کی پیٹھ پہ ہاتھوں کا دباؤ بڑھاتے اس کی شدتیں سہن کر رہی تھی۔

"آہ۔۔۔" ابرش کے ہونٹوں کو ضامن نے آزاد کیا تو لبوں سے سسکیاں ایک بار پھر سے نکلی تھیں ضامن نے اس کی شہ رگ پہ لو بائٹ بنایا وہ ابرش کے پور پور کو اپنی شدتوں سے جامنی کر رہا تھا۔

ضامن کا پورا وجود پسینے سے تر تھا ابرش اس کے ساتھ لگی بمشکل اس کی بڑھتی شدتوں پہ اپنے ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے خاموشی سے اس کی بے باکیاں سہ رہی تھی۔

خود ہی تو چاہتی تھی کہ اس کے علاوہ ضامن کسی اور کی طرف دیکھے بھی نہ تو اسے پھر ضامن کی بے باکیاں تو جھیلنی ہی تھیں۔

ضامن اسے اٹھائے جھولے پہ لے جاتے لٹائے اس کی ٹانگوں پہ ہونٹ رکھ چکا تھا اس کی ٹانگوں سے ہوتے اوپر تھائز تک آتے وہ ایک پل کے لیے رکا اور ابرش کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے تیز تیز سانس لے رہی تھی اس کی سانسوں سے ہچکولے لیتی اس کی گہرائیوں مقابل کی نظروں کی خماری بڑھی تھی وہ اس کی دھڑکنوں میں چہرہ چھپا گیا۔

"کون آپ کے علاوہ کسی اور کی طرف دیکھے گا جسے آپ میسر ہوں وہ آپ کے پاس سے کہاں جائے گا بھلا۔۔" اس کی نرم گہرایوں کو اپنی زبان کی نوک سے چھوتے وہ اُسے خود میں قید کرتا چلا گیا تھا۔

.....

سب کی زندگی آگے بڑھ رہی تھی چاہے خوشی کے لمحات سے بھری یا اداسی سے بھری عائلہ اور یرمان دونوں بہت خوش تھے ساتھ یرمان نے ابھی تک

گھر میں کسی کو عائلہ کی پریگننسی کے حوالے سے کچھ نہیں بتایا تھا وہ ایک پارٹی پلان کر رہا تھا جس میں سب کو انوائیٹ کرتا لیکن عائلہ اس چیز کے لیے راضی نہیں تھی وہ چاہتی تھی ہم مذید کچھ عرصہ اس خبر کا راز رکھیں گے شاید وہ اریبہ والے واقعے کے بعد ڈر چکی تھی اس لیے احتیاط کر رہی تھی لیکِن یرمان اتنا خوش تھا کہ اس سے یہ خوشی سنبھالے نہیں جا رہی تھی اس کا بس چلتا تو سب کو چیخ چیخ کے بتاتا۔

عائلہ کی یونیورسٹی اوپن ہو چکی تھی نیو سمسٹر سٹارٹ ہو چکا تھا عائلہ چاہتی تھی وہ یونیورسٹی جوائن کرے ویسے بھی پانچ مہینوں میں سمسٹر تو اینڈ ہو ہی جاتا تھا وہ آسانی سے کوراپ کر سکتی تھی پہلے بھی سرجری کی وجہ سے اس کا ایک پورا سمسٹر ضائع ہو چکا تھا۔

یرمان نہیں مان رہا تھا جانتا تھا عائلہ جب سٹڈی کرے گی تو چھوٹی چھوٹی چیزوں کی ٹینشن لے گی جس سے اس کی طعیبت خراب ہونے کا خدشہ تھا وہ اس کی صحت پہ کوئی کمپرومائز نہیں کر سکتا تھا عائلہ کی طعیبت پہلے ہی بمشکل سنبھلی تھی لیکِن عائلہ نہیں مان رہی تھی دونوں میں ہی اس بات کو لے کر بحث چل رہی تھی نیچے ان لوگوں نے ڈنر کرنے جانا تھا لیکِن عائلہ پہلے یرمان کو منانا چاہتی تھی لیکِن موصوف کے مزاج ہی نہیں مل رہے تھے۔

وہ یرمان کو ضامن کے گھر رہنے کی دھمکی بھی نہیں لگا سکتی تھی یرمان اسے چھوڑ آتا تھا ضامن کے گھر لیکن رات گئے اس کو نیند میں ہی اٹھا کر واپس لے آتا تھا کیونکہ اس کے بقول عائلہ کے بغیر اس کا دل نہیں لگتا عائلہ اس کی حرکتوں پہ بس سلگ جاتی تھی اتنی محبت کرنے والا ہمسفر اس نے خیالوں میں بھی نہیں سوچا تھا وہ بہت اچّھا تھا اس کی ہر ضرورت کو پورا کرنے کی

کوشش کرتا اس کی ہر ممکن کوشش ہوتی کہ وہ عائلہ کو ہر وقت خوش رکھے

۔

"پلیز مان جائیں ناں۔۔۔ میں یونی میں اکیلی تو نہیں ہونگی میرے ساتھ بھائی بھی ہوں گے اور ابرش بھی پھر بھی آپ کو مسلہ ہے۔۔۔" عائلہ یرمان کی گود میں بیٹھی تھی جبکہ وہ روکنگ چیئر پہ جھول رہا تھا عائلہ کی کڈنیپنگ والے واقعے کے بعد وہ عائلہ کو کسی کے ساتھ نہیں بھیجتا تھا خوُد جاتا یہاں عائلہ کو جاتا عفت ملک کا بیہیویر بھی عائلہ کے ساتھ بدل چکا تھا کیونکہ گزرے دنوں میں عائلہ نے اُن کا ایک بیٹی کی طرح خیال رکھا تھا۔

"عائلہ نہیں جاناں میں رسک نہیں لے سکتا ہوں ایک بار بے بی یو جائے پھر میں تمھیں نہیں رکوں گا تم جو مرضی کرنا لیکن فحال تمھارا اس کنڈیشن میں

یونی جانا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔" عائلہ کو ابرش سے ہی معلوم ہوا تھا کہ وہ دونوں ایک ہفتے سے یونی جا رہے ہیں کلاسز شروع ہو چکی ہیں۔

"آپ جان بوجھ کر مجھے نہیں جانے دے رہے ہیں ورنہ پریگننسی پریڈ میں بھی بہت سی عورتیں کام کرتی ہیں میں تو صرف سٹڈی کے لیے جاؤں گی وہ بھی کچھ ٹائم اوئر پھر جلدی واپس آجاؤں گی آپ کے ساتھ مسلہ کیا ہے کیونکہ نہیں چاہتے ہیں کہ میں سٹڈی کروں۔۔۔" عائلہ ناچاہتے بھی شکوہ کر چکی تھی کیونکہ یرمان کا رویہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔ کیوں وہ عائلہ کی خواہشات کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔ کیا وہ نہیں چاہتا تھا کہ عائلہ اپنی سٹڈیز کمپلٹ کرے۔

"عائلہ بہت سی عورتوں سے مُجھے کوئی غرض نہیں ہے مجھے بس اپنی بیوی سے مطلب ہے تمھاری طعیبت خراب ہو گئی اوئر پھر یونی میں تھکاوٹ ہو

جاتی ہے تم سے مینج کرنا بہت مشکل ہو جائے گا جاناں بے بی کے بعد آرام سے کر لینا مُجھے تمھاری سٹڈیز سے کوئی مسلئہ نہیں ہے لیکن تمھاری حالت دیکھ کر میرا دل نہیں کرتا ہے کہ تمھیں پریشن دوں یونی کے لئے۔۔۔"یرمان کو معلوم تھا عائلہ سٹڈیز کو لیکر کافی ٹچی تھی شاید اس لیے جزباتی بھی ہو رہی تھی۔

"مُجھے کچھ نہیں ہو گا بلکل ٹھیک ہوں میں اور ویسے بھی آگر یونی جاؤں گی کام میں مصروف رہوں گی تو وقت جلدی گزر جائے گا ابھی تو ایک مہینہ بھی نہیں ہوا ہے اوُر آپ مجھے بیڈ سے نیچے نہیں اترنے دیتے نو مہینے میں کیسے افف یہ بہت مشکل ہے آپ مجھے خوُد چھوڑ آیئے گا اوُر واپسی پہ خود ہی لینے بھی آجایئے گا ایسے تو آپ کو بھی کوئی مسلہ نہیں ہو گا پلیز میرے لیے آپ اتنا بھی نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔"وہ روٹھی ہوئی منہ بناتی بہت کیوٹ لگتی تھی

یرمان نے اس کے پھولے پھولے رخساروں پہ ہونٹ رکھے تو عائلہ خود میں سمٹ گئی تھی۔

"مطلب میں جو بھی کہوں تم اپنی ضد پہ قائم رہوں گی عائلہ یار ایسے تو نہیں ٹھیک۔۔۔" یرمان نے بیر ڈسپلائی تھی۔

"ضد نہیں یہ میری خواہش ہے آگر پوری ہو گی تو مجھے خوشی ہو گی آپ مجھے خوش دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ میں بے بی بھی صحت مند ہو تو آپ مجھے خوش رکھیں۔۔۔" عائلہ مسکا لگا رہی تھی یرمان جانتا تھا لیکن پھر بھی وہ عائلہ کی خواہش کو نظر انداز نہیں کر سکا تھا.

"ٹھیک ہے لیکن ایک دو کلاسز سے زیادہ نہیں رکو گی وہاں تمھارے لیے میں اتنا مارجن دے رہا ہوں تو تھوڑا بہت تمھیں بھی خیال رکھنا ہو گا کل کے جاؤں گا تمھیں یونی۔۔۔" ضامن نے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے تو وہ

مسکرائی تھی یرمان انکار کرتا تھا لیکن پھر عائلہ کی خوشی کے لیے وہ راضی ہو جاتا تھا۔

"میں پوری کوشش کروں گی۔۔۔بٹ آپ بہت اچھے ہیں۔۔" عائلہ نے یرمان کی بیرڈ سہلاتے مسکراتے کہا وہ اکثر جب خوش ہوتی تو آیسے ہی کرتی اوٗر یرمان اس کی چالاکیوں پہ غش کھا جاتا اب ان کے درمیان بہت کچھ بدل چکا تھا عائلہ اس کے ساتھ باتیں شئیر کرتی تھیں یوں کہا جائے کہ دوستوں والا تعلق بن چکا تھا تو غلط نہیں ہو گا۔

وہ دونوں ایک دوسرے سے اپنے پورے دن کی روٹین شئیر کرتے یرمان آفس جاتا تو عائلہ کو ڈھیروں نصیحتیں کر کے جاتا کہ بیڈ سے نیچے پاؤں بھی نہیں رکھنا ہے وہ روہانسی ہو جاتی یرمان اس کا اتنا خیال رکھتا کہ کبھی کبھی اسے اپنی قسمت پہ رشک ہوتا تھا وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتے نہیں تھکتی تھی۔

"یہ آچھا پن میرا آپ کو اپنے مطلب کے وقت ہی یاد آتا ہے جب میں کچھ اور کہتا ہوں تب تو آپ کو یاد نہیں رہتا کہ آپ کا ہسبنڈ کتنا اچھا ہے۔۔"یرمان نے شکوہ کیا عائلہ محض مسکرا سکی۔

"چلیں دیر۔۔"یرمان نے دیر کو اپنے ہونٹوں میں دبا لیا لمحے خاموشی کی نظر ہوئے وہ اپنی طلب پورے کرتے پیچھے ہو گیا عائلہ نے چہرہ ہاتھوں میں چھپایا عائلہ نے اُسے گود میں اٹھایا یعنی آج وہ اسے ایسے ہی باہر لے کر جانے والا تھا۔

"چھوڑیں میں چل لونگی۔۔۔"عائلہ کو اچھا نہیں لگا باہر قیوم ملک بھی تھے اسے جھجھک سی ہوتی تھی حالانکہ قیوم ملک کا رویہ شروع سے ہی عائلہ کے ساتھ بہت اچھا تھا وہ ابرش سے زیادہ محبت کرتے تھے عائلہ سے۔

"کیوں چل لو گی بھلا۔۔۔!؛"ضامن نے آنکھیں دکھاتے اسے اپنی بانہوں میں بھینچا۔

"دیکھیں آیسے اچھا نہیں لگتا ہے۔۔۔"لبوں کو کاٹا۔

"کیوں اچھا نہیں لگتا ہے بھلا میری بیوی ہو کتنی بار یہ بات سمجھا چکا ہوں میں پھر بھی تمھیں یہ اعتراض ہی ہوتا ہے عائلہ یار میری سمجھ میں نہیں آتا ہے تم دوسروں کے بارے میں اتنا کیوں سوچتی ہو آخر۔۔۔"یرمان سنجیدہ تھا مذاق کا شبہ تک نہیں تھا اس کے چہرے پہ۔

"میں سوچتی ہوں کیوں سوچنا پڑتا ہے۔۔"

"وہی تو پوچھ رہا ہوں کیوں سوچتی ہو ہماری زندگی ہے ہم جو مرضی کریں کوئی دوسرا کون ہوتا ہے ہمارے کام میں داخل اندازی دینے والا۔۔۔"عائلہ کی یہ بے تکی باتیں یرمان کو بلکل پسند نہیں تھیں۔۔

"سوچنا پڑتا ہے آپ کو نہیں پتہ پلیز مجھے نیچے اتاریں۔۔۔اوَر آپنا موڈ ٹھیک کریں پلیز۔۔۔"وہ دونوں آ بھی تک روم میں ہی تھے عائلہ جب تک اس کی بانہوں سے نکلتی نہیں وہ کمرے سے بھی نہیں نکلنے والی تھی۔۔۔

"اور اگر نہ اتاروں تو کیا کرو گی۔۔۔؟"یرمان کے چہرے تنے نقوش مذید تن گئے۔

"تو پھر ہم یہیں رہیں گے کمرے میں باہر نہیں جائیں گے آپ کو نہیں پتہ مجھے سب کے سامنے کتنی شرمندگی ہوتی ہے اچھا نہیں لگتا ہے۔۔۔"سر

جھکائے بتایا یرمان نے اسے چیئر پہ بیٹھایا اور خود گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہاتھ کے ہاتھوں کو دبوچا۔

"میرے ساتھ ہونے سے شرمندگی ہوتی ہے عائلہ۔۔؟" وہ بات کو کوئی اور ہی رنگ دے گیا عائلہ نے نفی میں سر ہلایا لیکن مقابل پہ کہاں اثر ہونا تھا وہ تو ابھی تک اس کے لفظ شرمندگی پہ اٹکا ہوا تھا۔

"نہیں یرمان میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا۔" وہ تیزی سے بولی یرمان کی باتوں پہ روہانسی ہوتے وضاحت دینی چاہی لیکن یرمان کو اس کے لفظوں نے تکلیف پہنچائی تھی۔

"تو پھر کیا مطلب تھا عائلہ؟ میں سب سمجھ گیا ہوں تمھیں خود اچھا نہیں لگتا ہے میرا تمھارے قریب آنا اور حوالہ تم کسی اور کا دے رہی ہو صاف صاف بھی کہہ سکتی تھی تم۔۔۔" وہ اپنے بالوں میں ہاتھ میں ہاتھ پھیرتا اپنے غصے

پہ ضبط کرنے لگا غصے میں وہ عائلہ کو ہرٹ نہیں کر سکتا تھا لیکن یہ سچ تھا کہ عائلہ کی باتوں سے اسے بہت زیادہ دکھ ہوا تھا وہ اس کے پاس سے ہٹتے سائیڈ پہ ہو گیا ورنہ اگر عائلہ کے سامنے رہتا تو ممکن تھا کہ اسے مزید غصہ آتا۔

"آپ بات کو غلط رنگ دے رہے ہیں۔۔!؛" وہ چیئر سے اٹھتے یرمان کو بیک ہگ کر گئی تھی یرمان کا غصہ تو عائلہ کے لمس سے ہی ٹھیک ہو گیا تھا۔

"میں نہیں دے رہا ہوں غلط رنگ عائلہ جاناں تم باتیں ہی ایسی کرتی ہو۔۔۔" وہ اس کو کھینچتے اپنے سامنے کر گیا عائلہ نے نفی میں سر ہلایا تھا دروازے پہ ایک بار پھر سے دستک ہوئی تھی میڈ دوبارہ انہیں کھانے پہ بلانے آئی تھی۔

یرمان نے بھی فحال ناراضگی کو سائیڈ پہ رکھا اور عائلہ کے ساتھ باہر چلا آیا مام ڈیڈ اور اریبہ بیٹھے تھے عائلہ نے عفت ملک اور قیوم ملک کو سلام کیا اور اریبہ کو اگنور کرتے وہ یرمان کے ساتھ بیٹھ گئی۔

اریبہ اس چھوٹی سی لڑکی کو جتنا آسان ٹارگٹ سمجھ رہی تھی اتنا ہی یہ لڑکی اسے ٹف ٹائم دے رہی تھی عائلہ عفت ملک سے تو بلکل ٹھیک بات کرتی تھی دونوں ساس بہو کے تعلقات اب بہت اچھے ہو گئے تھے لیکن عائلہ اریبہ سے بات نہیں کرتی تھی۔

اس گھر میں بس قیوم ملک اور یرمان ہی تھے جو اریبہ سے بات کرتے تھے قیوم ملک اور اریبہ کے درمیان کے فاصلے بڑھ چکے تھے مزید۔

اس کی وجہ بھی اریبہ کا رویہ تھا جو جب بھی قیوم ملک کمرے میں آتے بحث ہی کرتی تھی جیسے پہلے عفت ملک کیا کرتیں تھیں۔

عفت ملک اب سمجھ چکی تھیں حالات نے سمجھا دیا تھا شاید کہ انہیں اس عمر میں آکر ہی سہی لیکن شوہر کی قدر ہو چکی تھی۔

"ڈیڈ میں کچھ دنوں کے لئے مانچسٹر جا رہا ہوں بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے میرے جانا بہت ضروری ہے۔۔۔" یرمان کو ای میل آئی تو اس نے فوری دیکھی اس کمپنی کے ساتھ ڈیل کرنے کی وہ کب سے کوشش کر رہا تھا اور آج آخر کار اس کی محنت رنگ لے آئی تھی لیکن عائلہ کو اکیلا چھوڑ کر کیسے جاتا۔۔

"اچانک سے مانچسٹر کیوں مجھے پہلے تو نہیں بتایا اس بارے میں یہ میل کب ائی۔۔۔" بیٹے کی کامیابی پہ وہ خوش ہوئے تھے اب کتنے آچھے سے وہ اپنی زمہ داریاں پوری کر رہا تھا جیسا وہ چاہتے تھے اب یرمان ویسا ہی بن چکا تھا۔

"ڈیڈ کافی ٹائم سے ای میل کی ہوئی تھی پی اے نے آج جواب آیا ہے تو مجھے کل ہی نکلنا ہو گا زیادہ نہیں بس دو سے تین دن لگ جائیں گے میں جلدی آنے کی کوشش کرونگا۔۔۔" یرمان نے آخری الفاظ عائلہ کو دیکھ کر بولے تھے جو اس کے جانے کا سن کر کھانے سے ہاتھ روک چکی تھی یقیناً اسے اچھا نہیں لگا تھا یرمان کا اتنا دور جانا وہ یرمان کی عادی تھی رات اس کے سینے پہ سر رکھے بنا اسے نیند نہیں آتی تھی وہ پورے تین دنوں کے لئے جا رہا تھا عائلہ کیسے رہی گی اس کے بغیر۔

"چلو پھر دیکھ لو چاہو تو عائلہ کو ساتھ لے جاؤ پھر ویسے بھی دو دنوں کی بات ہے عائلہ ساتھ ہو گی تو تم دونوں انجوائے کر لو گے اچھے سے۔۔۔" عفت ملک نے مشورہ دیا جو یرمان کو تو پسند آیا تھا لیکِن عائلہ نہیں جا سکتی تھی۔

"میرا سمسٹر سٹارٹ ہو گیا ہے کل سے یونی جاؤں گی ایسے میں میرا ان کے ساتھ جانا مشکل ہے پہلے ہی سٹڈیز کا کافی حرج ہو چکا ہے آنٹی۔۔۔" عائلہ کو عفت ملک کا مشورہ اچھا لگا تھا اور اس سے بڑھ کر اسے خوشی اس بات کی ہوئی تھی کہ عفت ملک اس کے لئے سوچ رہی تھیں لیکن درمیان میں جو سٹڈیز کا مسلہ تھا اس کی وجہ سے وہ یہ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

"ہاں سٹڈی کی وجہ سے تھوڑا کمپرومائز کرنا پڑتا ہے عائلہ ویسے بھی دو دنوں کی بات ہے تم کونسا بور ہو جاؤ گی۔۔۔" اریبہ کو کب سے خاموش بیٹھی تھی اس نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔

"تمھیں کسی نے کہا درمیان میں بولنے کو۔۔۔؟" عفت ملک کو اریبہ کا درمیان میں بولنا پسند نہیں آیا تھا۔

"مام پلیز یہ ہماری فیملی کا حصہ ہیں آپ کو یہ بات سمجھنی ہو گی کیوں بار بار بھول جاتی ہیں کہ اریبہ ڈیڈ کی بیوی ہے اس کی بھی کوئی عزت ہے آپ بات بات پہ انسلٹ کر دیتی ہیں اریبہ کی۔۔۔" یرمان کو عفت ملک کا اریبہ سے ایسے لہجے میں بات کرنا پسند نہیں آیا تھا اریبہ اب اس گھر کا فرد تھی بھلے عفت ملک کو بہت سے اختلافات تھے لیکن وہ بھول جاتی تھیں کہ اریبہ بھی ایک عورت ہے اس کی بھی فیلنگز ہیں۔

"تم اس لڑکی کے لیے مجھ سے ارگیو کر رہے ہو۔۔" عفت ملک نے ہاتھ میں پکڑا گلاس دیوار پہ دے مارا آج کل قیوم ملک کے چکر اریبہ کے کمرے میں کچھ زیادہ ہی بڑھتے جا رہے تھے اوپر سے یرمان کا اریبہ کی سائیڈ لینا عفت ملک خود پہ ضبط نہیں کر سکی تھیں۔

وہ اٹھتے کمرے میں چلی گئی جبکہ عائلہ کو یرمان پہ روک آیا اسے بلکل اچھا نہیں لگا تھا یرمان نے اپنی مام سے بحث کی وہ بھی کھانا ادھورا چھوڑ کر عفت ملک کے پیچھے اُن کے کمرے میں چلی آئی جو کھڑکی کے پاس کھڑی اپنی نم آنکھیں صاف کر رہی تھیں۔

"آپ پریشان مت ہوں۔۔۔!؛" وہ بہت کم آئی تھی عفت ملک کے روم میں زیادہ بات چیت اس کی لاونج میں ہی ہوتی تھی عفت ملک سے۔

"تم کھانا تو ختم کر لیتی۔۔۔؟" عائلہ ان کے پیچھے آئی اس بات نے ان کے دل میں عائلہ کی قدر بڑھائی تھی عائلہ ان کے لیے ابرش سے زیادہ اچھی بیٹی ثابت ہو رہی تھی گھنٹوں ان کے پاس بیٹھتی تھی۔

"آپ کو پریشان نہیں دیکھ سکی تو چلی آئی آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے بہت جلد انکل اور یرمان کو معلوم ہو جائے گی اس لڑکی کی سچائی پھر

وہ یہاں نہیں ہو گی آپ نے مجھے روکا ہوا ہے ورنہ میں آگر انکل سے بات کرتی تو وہ ضرور میری بات سمجھنے کی کوشش کریں گے۔۔۔"عائلہ اور عفت ملک دونوں اریبہ کی کسی سے باتیں سن چکی تھیں اریبہ کا یہاں رہنے کا مقصد ان کو پتہ چل چکا تھا۔

وہ بہت بڑی پلاننگ کیے ہوئے تھی عائلہ نے تو عفت ملک سے اسرار کیا کہ وہ میں قیوم آنکل سے بات کرتی ہوں لیکن عفت ملک نے انکار کر دیا ابھی ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا۔

عائلہ اگر بات کرتی بھی تو فایدہ نہیں ہونا تھا ان کو پہلے ثبوت ڈھونڈنے تھے پھر ہی وہ یرمان اور قیوم ملک کے سامنے کچھ بولتی۔

"عائلہ وہ لڑکی بہت چالاک ہے تم نہیں سمجھ سکتی ہو جھوٹ موٹ کے آنسو دکھا کر اُس نے یرمان کو بھی اپنی طرف کیا ہوا ہے ایسے میں اگر تم یرمان یا

قیوم سے کچھ کہو گی تو تمھارے اوٗر یرمان کے درمیان بھی اختلافات بڑھ جائیں گے اس وقت حالات کا تقاضا یہی ہے کہ ہم چپ رہیں۔۔۔"وہ عائلہ کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے خود بیڈ کے کنارے ٹک گئی۔

"لیکن اگر اریبہ نے کچھ کر دیا تو پھر ہم کیا کریں گے مجھے اس لڑکی سے ڈر لگتا ہے جو اپنی ہی اولاد کو مار کر الزام کسی اوٗر پہ لگا دے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے۔۔۔"عائلہ کو اپنے بچے کی فکر ہوئی۔

"وہ کچھ نہیں کرے گی کچھ عرصہ خاموش رہے گی تم پریشان مت ہو کچھ کھانا ہے تم نے تو ٹھیک سے کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔۔۔"وہ اب مایا کو تو بھول ہی چکی تھیں کہ کبھی مایا اُن کو پسند تھی۔

عائلہ کی وجہ سے یرمان بدل گیا تھا وہ اتنا ذمہ دار ہو گیا تھا اپنے بزنس کو ٹائم دے رہا تھا وہ خوش بھی تھا اس کے چہرے سے خوشی چھلکتی تھی یرمان کو

خوش دیکھ کر اب عفت ملک بھی اپنے دل میں موجود خود ساختہ نفرت کا گلہ گھونٹ چکی تھیں۔

"نہیں مجھے بھوک نہیں ہے کچھ میٹھا کھانے کا دل کر رہا ہے اُن سے کہتی ہوں کچھ منگوا دیں آپ ریسٹ کریں اوَر کوشش کریں انکل آپ کے قریب ہوں۔۔۔" وہ قیوم ملک کا جھکاؤ اریبہ کی طرف دیکھ چکی تھی پہلے جب یہ حادثہ تازہ تازہ تھا تب قیوم ملک اریبہ کے پاس کم ہی جاتے تھے لیکن جوان اور خوبصورت بیوی کو بھلا کوئی کتنی دیر تک نظر انداز کر سکتا ہے آخر۔

"وہ میری طرف مائل ہوں پھر بات ہے ماضی کی غلطیاں مجھے نہیں لگتا ہے کہ میرا پیچھا چھوڑیں گی مجھ سے بہت سی غلطیاں ہوئی میرے بچے تو مُجھے معاف کر چکے ہیں لیکن قیوم کبھی نہیں کریں گے میں نے ان کے حقوق سے

منہ موڑا تو آج ان کی زندگی میں کوئی اور ہے وہ نہیں ہوتی آگر میں قیوم کو ان کا حق دیتی کاش کہ میں اُس وَقت سمجھ پاتی لیکن انسان جب غلط کر رہا ہوتا ہے اسے بلکل بھی احساس نہیں ہوتا ہے پھر بعد میں پچھتاوا ہی رہ جاتا ہے اس کے پاس۔۔۔"وہ اپنی ماضی کی غلطیوں کی وجہ سے جتنی شرمندہ تھیں کسی کو بتا نہیں سکتی تھیں انہوں نے عائلہ سے سب کچھ شئیر کیا آپنے ماضی کے بارے میں۔۔

"آنٹی پلیز اب آپ بھول جائیں جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے میں یہ نہیں کہوں گی کہ آپ نے اچھا کیا لیکن اب آپ ماضی کو یاد کرتی رہیں گی تو خوُد کو مذید دکھی کریں گے جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے آپ سے غلطیاں ہوئی اوُر اب آپ اپنی غلطیوں کو تسلیم بھی کر رہی ہیں غلطیوں کو تسلیم کرنے کا ظرف بھی کسی

کسی کے پاس ہوتا ہے۔۔۔"وہ ان کے پاس آتے بیٹھ گئی تو وہ اپنی ہتھیلی سے صاف کرتے نم آنکھوں سے مسکرائی تھیں۔

"آپ کو پتہ ہے آپ بہت خوبصورت ہیں۔۔ تبھی تو انکل آپ کے پیچھے دیوانے تھے۔۔"وہ اتنی عمر گزر جانے کے باوجود بھی بہت ینگ اور خوبصورت نظر آتی تھیں عائلہ کو انہوں نے یہ بھی بتایا کہ قیوم ملک نے ان سے پسند کی شادی کی تھی۔۔۔

"عائلہ۔۔"وہ چھنپ سی گئی عائلہ تھوڑی دیر مذید ان کے پاس بیٹھی رہی اور پھر ان کے کمرے سے نکلتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی ان کے ساتھ تو باتوں میں احساس نہیں ہوا تھا لیکن اب دل کو کچھ ہو رہا تھا یرمان کے جانے کا سن کر۔

••••••

ابرش ڈریسنگ مرر کے سامنے بیٹھی اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھی آج کوئی خاص موقع تو نہیں تھا لیکن وہ ایسے ہی تیار ہوتے ضامن کا انتظار کرنے لگی جو آج کسی دوست سے ملنے کے چکر میں لیٹ ہو گیا تھا ابرش کو اس نے کہہ دیا تھا مجھے لیٹ ہو جائے گی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ابرش نے ہونٹوں پہ ڈیپ ریڈ لپسٹک لگائی تھی یہ کلر ضامن کو پسند تھا اور ضامن کی چھوٹی چھوٹی فرمائشوں کو اپنے ذہن میں رکھنا ابرش کو اچھے سے پتہ تھا۔

کل ان کا ضامن کے سبجیکٹ کا فرسٹ کوئز تھا جس کی ابرش کو بلکل بھی تیاری نہیں تھی۔۔۔

اس کا دل ہی نہیں لگ پا رہا تھا ابھی تک سٹڈی میں اس نے سہ پہر میں دیکھا تھا ضامن کوئز ٹائپ کر رہا تھا اس نے جھانکنے کی کوشش تو بہت کی کہ کم سے

کم کچھ سوال تو دیکھ لے لیکن ضامن بھی شاید اس کے ارادے بھانپ گیا تھا آ

۔۔

ابرش کو ضامن کے لیپ ٹاپ کا پاس ورڈ نہیں معلوم تھا ورنہ وہ اب تک خود ہی کوئز دیکھ چکی تھی تو اس تیاری کی ایک وجہ یہ بھی لی جا سکتی تھی وہ ضامن کو لالچ دیتے کوئز کا پتہ لگانے کی کوشش کرنے والی تھی جس میں اس نے کامیاب ہونا تھا یا نہیں یہ تو وقت نہیں بتانا تھا۔

وہ کافی بار ٹرائے کر چکی تھی ضامن کے لیپ ٹاپ کا پاس ورڈ رونگ ہی جا رہا تھا اس نے جو اس کے مائنڈ میں آ رہے تھے پاس ورڈز ٹرائے کیے تھے لیکن ضامن نے خاصا سٹرونگ پاس ورڈ لگایا ہوا تھا تاکہ کوئی آسانی سے کھول نہ سکے۔۔

"یار سر یہ کیا مصیبت ہے۔۔۔" وہ جھنجھنا سی گئی اتنی تیاری نہیں کرنی پڑتی کم سے کم کوئز کے لیے تو نہیں آ گر پہلے دماغ لڑتے وہ ضامن سے لیپ ٹاپ کا پاس ورڈ معلوم کر چکی ہوتی۔

"کیا کر رہی ہیں آپ۔۔۔؟" ضامن کب کمرے میں آیا اور کب سے اسے دیکھ رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکِن اس کی آواز سن کر ابرش ہڑبڑاتے سیدھی ہوئی تھی اس کی گود سے لیپ ٹاپ گرتے گرتے بچا تھا۔۔۔

چہرے پہ پھیلے گھبراہٹ کے آثار یہ بتانے کے لیے کافی تھے کہ وہ کچھ ایسا کر رہی تھی جس کی بابت ضامن کو معلوم نہیں تھا۔

"وہ میں وہ ہاں وہ میں۔۔ مووی دیکھنی تھی۔۔۔" ابرش کے جو مائنڈ میں آیا اس نے بول دیا ضامن نے ایک کٹیلی نگاہ اس کے ساتھ پڑے اپنے لیپ

ٹاپ پہ ڈالی تھی یقیناً محترمہ جو کرنا چاہا رہی تھی وہ ہوا نہیں تھا تبھی گھبرائی ہوئی تھی۔

"مووی تو آپ ایل سی ڈی پہ بھی دیکھ سکتی ہیں بلکے ہم پہلے مووی ایل سی ڈی پہ ہی دیکھتے ہیں اگر آپ کو یاد ہو تو یا پھر بھول گئی ہیں آپ۔۔۔" وہ لیپ ٹاپ اٹھاتے سائیڈ پہ رکھ چکا تھا وہ اب تک کلاس کو بس تین لیکچر دے سکا تھا اور ان تینوں لیکچرز میں سے ہی اس نے کوئز بنایا تھا اس نے ابرش کو کہا بھی تھا ساتھ ٹاپکس کور کر لینا بعد میں مشکل ہو جائے گی لیکن وہ ابرش ہی کیا جو ضامن کی بات سن لے اب جب کوئز کی تلوار سر پہ لٹک رہی تھی تب اس کو جلدی تھی کہ وہ اہم پوائنٹس ہی یاد کرے جن میں سے ایم سی کیوز ضامن نے دیا ہوا ہے پورے تینوں لیکچرز یاد کرنے بیٹھتی تو اس کو بہت وقت لگنا تھا۔

"ہاں ہاں وہ اج۔۔میرا دل کیا۔۔۔۔آپ کو برا لگا میں نے آپ کے لیپ ٹاپ کو ٹچ کیا یا پھر کچھ پرسنل تھا جو آپ کو ڈر ہو کہ میں آپ کا دیکھ نہ لوں۔۔۔"وہ الٹا ضامن پہ چڑھائی کر چکی تھی یعنی الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔

۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا اور لیپ ٹاپ میں بہت کچھ ایسا ہے جو آپ دیکھنا چاہتی ہیں۔۔۔"اس نے چونٹ کی ابرش نے شانے آچکائے کہ اچھا تھا ضامن زیادہ تفصیل پوچھنے نہیں بیٹھ گیا تھا۔

"یہ تیاری کس خوشی میں۔۔؟"ریڈ لپسٹک سے سجے ہونٹ ضامن کو بری طرح سے اپنی طرف متوجہ کر رہے تھے۔وہ بری طرح سے ایڈکٹ ہو چکا تھا اور آج تو ابرش اس کو چاروں شانے چت کروانے کی مکمل تیاری کیے ہوئے تھی۔

"بغیر کسی خوشی کے میں تیار نہیں ہو سکتی ہوں۔۔۔ میرا گھر ہے میرا دل چاہا کہ اچھا سا تیار ہوں تو بس دل کی مان لی آپ کو کیوں مسلہ ہو رہا ہے۔۔" ابرش نے ناک چڑھائی تھی۔۔

"مجھے کیا مسلہ ہو گا بھلا۔۔۔ لیکن یہ آپ کا دل۔۔۔" ضامن نے اس کے دل پہ انگلی رکھی ابرش کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔

"کیا ہوا میرے دل کو؟" ابرش کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں وہ اس کے قریب آنے پہ ہمیشہ کی طرح بوکھلا گئی تھی لیکِن اپنے چہرے تاثرات نارمل ہی رکھے تاکہ ضامن کو شک نہ ہو۔

"آپ کے کنٹرول سے باہر ہو رہا ہے۔۔۔!؛" اس کے چہرے کا طواف کر رہی لٹوں کو نرمی سے کان کے پیچھے اڑستے وہ اس کی رخساروں کو سہلاتے بولا۔

"میرے کنٹرول میں تو یہ اُس دن سے نہیں ہے جس دن سے یہ آپ کو چاہنے لگا ہے ہمیشہ آپ کے بارے میں سوچتا ہے دل میرا نہیں رہا ہے آپ کا ہو چکا ہے سر جی۔۔۔"ابرش کی ایکٹنگ عروج پہ تھی وہ جان بوجھ کر ضامن کو زچ کر رہی تھی۔

"اسکا مطلب یہ میرا ہے۔۔۔"ضامن ابرش کو اپنے قریب کر چکا تھا ابرش کو فحال اس چیز پہ فوکس رکھنا تھا کہ ضامن سے کسی بھی طرح سے ٹاپکس پوچھنے تھے۔

"جی آپ کا ہے میرا دل۔۔۔"ابرش نے ہونٹوں کو ضامن کے ہونٹوں سے مس کیا ابرش کے لبوں پہ لگا سرخ رنگ ضامن کے ہونٹوں پہ لگ گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ آگے ہوتے ابرش کے ہونٹوں کو جکڑتا ابرش نے ہونٹ پیچھے کر لیے ضامن اس کی چالاکی پہ کسک کر رہ گیا۔

"جائیں بک لے کر آئیں آپ کوئز ریڈی کریں مُجھے کچھ نوٹس بنانے ہیں اچھا ہے ساتھ ہی کام ختم کر لیں گے پھر بعد میں ٹائم نہیں ملنا آپ کو۔۔۔" وہ ابرش کے سجے سنورے روپ کو ایسے ہی تو نہیں جانے دے سکتا تھا۔

"کوئز۔۔۔؟" ابرش نے کوئز لفظ کو بہت لمبا کھینچا تھا ضامن نے سر ہلایا ابرش پیچھے کو ہوتی کہ ضامن نے اس کی یہ کوشش ناکام بنادی۔

"کدھر۔۔۔؟" ضامن نے ابرو اچکائی یعنی وہ بچ نہیں سکتی تھی اسے کوئز تیار کرنا ہی تھا ہر قیمت پہ۔

"کلاس میں لیکچر تیار کر کے جاتی تو آج مشکل نہیں ہو رہی ہوتی آپ کو۔۔۔ لے آئیں بک کرواتا ہوں آپ کو سارے ٹاپکس یاد۔۔۔ افففف کتنی نالائق سٹوڈنٹ ملی ہے مُجھے جن کو کچھ بھی نہیں آتا ہے۔۔۔" ضامن نے تاسف سے سر ہلایا اور آپنا لیپ ٹاپ اٹھاتے وہ بالکونی میں چلا آیا وہاں لگے صوفے

پہ بیٹھتے وہ ایسے ہی یوٹیوب پہ ویڈوز دیکھتا رہا اس کا اپنا کام تو مکمل تھا لیکن ابرش کی وجہ سے وہ لیپ ٹاپ لے آیا تھا تاکہ وہ اپنا کام کر لے۔

ابرش بک کے ساتھ نوٹس بھی اٹھا لائی تھی ڈھیرے سارے اس وقت اس نے تو کچھ اور سوچا ہوا تھا لیکِن ضامن سٹڈی کے معاملے میں کوئی کمپرومائز نہیں کرنے والا تھا یہ بات ابرش اگر سمجھ جاتی تو اسے بہت آسانی ہونی تھی

۔

"یہ کیا۔۔۔؟" ابرش چہرہ دھو آئی تھی سمپل سا ڈریس بھی پہن لیا پہلے والا ڈریس چینج کر چکی تھی جب پلان کامیاب نہیں ہوا تو اُس گیٹ اپ میں رہنے کی بھلا کیا ضرورت تھی وہ بک میں سر دیئے پڑھنے لگی ضامن کے سوال کا جواب نہیں دیا۔

"کچھ پوچھا ہے آپ سے میں نے۔۔۔!؛" وہ غرایا تھا ضامن کی تیز آواز سنتے ابرش نے آنکھیں بند کر لی جبکہ نازک سراپا ہولے ہولے کپکپا رہا تھا۔

"کیا پرابلم ہے مس ملک۔۔۔؟" وہ جھنجھنایا تھا۔

"بہت روڈ ہو رہے ہیں آپ۔۔۔!؛" ہچکی لیتے شکایت کی۔

"اور آپ کیوں سٹڈی کو سیریس نہیں لے رہی ہیں پہلے تو میرے سبجیکٹ پہ خاصی محنت کی آپ نے لیکِن اس بار اس میں بھی انٹرسٹ نہیں ہے کیا ہوا ہے کوئی پریشانی ہے کلاس میں لیکچر سمجھ نہیں آتا ہے کچھ ہے ایسا تو بتائیں مُجھے۔۔۔" ضامن نے اس کی کلائی کھینچتے اسے اپنے قریب کیا لیپ ٹاپ اٹھاتے ٹیبل پہ رکھا اس وقت سب سے اہم ابرش تھی۔

"نہیں میرا دل ہی نہیں کرتا پڑھنے کو۔۔۔" وہ ہچکی لیتے بولی ضامن نے اسے تاسف سے دیکھا کچھ کچھ سمجھ آ رہی تھی ابرش کس بات کو لیکر ٹچی ہو رہی تھی وہ پہلے بھی ابرش کو سمجھا چکا تھا لیکِن ابرش کی جذباتی طعیبت ہمیشہ ہی ابرش پہ غالب آجاتی تھی۔

"کیوں نہیں کرتا کوئی ریزن بتائیں۔۔۔" وہ ابرش کے منہ سے سننا چاہتا تھا لیکن ابرش نے بھی جیسے سوچا ہوا تھا وہ ضامن کو نہیں بتائے گی۔

"بس میرا دل کرتا ہے ہر وقت آپ صرف میرے سامنے بیٹھے رہیں میرے علاوہ اوٗر کوئی بھی نہ دیکھ سکے آپ کو آپ پہ صرف میرا حق ہے۔۔۔ مُجھے نہیں معلوم۔۔ پر آپ کسی بھی گلاس میں لڑکیون کی طرف نہ دیکھا کریں۔۔۔" ضامن نے گہرا سانس بھرا متحرمہ کو پرابلم اس بات تھی

کہ ضامن لڑکیوں سے بات کرتا ہے کلاس میں اُن کی طرف دیکھتا ہے یہ تو پھر گھمبیر مسلہ تھا پھر۔۔

"جاب چھوڑ دوں۔۔۔؟"

"ایسا نہیں کہا میں نے لیکن لڑکیوں سے دور دور رہا کریں آپ مجھے بلکل اچھا نہیں لگتا ہے آپ نہیں معلوم آدھی سے زیادہ کلاس آپ کی فین ہے جب آپ نے گانا گایا تھا اُس کے بعد سے تو کچھ زیادہ ہی آپ کو ڈسکس کیا جاتا ہے جو مُجھے اچھا نہیں لگتا ہے آپ پہ ہو راٹرسٹ ہے لیکِن مجھے اپنی قسمت پہ بھروسہ نہیں ہے کب کہاں کیا ہو جائے میں نہیں جانتی لیکن آپ کے بغیر رہ نہیں سکتی ہوں۔۔۔"وہ ایک ہی سانس میں اپنی ساری فیلنگز اس تک پہنچا گئی تھی۔۔۔

"آپ کا یہ سوچنا جائز ہے آپ کا شوہر ہوں اور یقین رکھیے صرف آپ کا ہی رہوں گا یہ فضول کے وہم دل سے نکال دیں ہماری پہلے بھی اس معاملے پہ بحث ہو چکی ہے اب سے میں کلاس میں صرف آپ کو دیکھا کرونگا۔۔۔"ضامن کی باتوں سے دل پہ پڑا بوجھ جیسے کم ہو گیا تھا وہ مسکراتے ضامن کے کندھے پہ ٹھوڑی ٹکا چکی تھی۔

"پہلے کوئز ریڈی کریں پھر رومانس۔۔۔!؛"یعنی کوئز تو اسے کر حال میں ریڈی کرنا ہی کرنا تھا۔

"ارے یار رہنے دیں ناں سوتے ہیں مُجھے نیند آرہی ہے کیا ضرورت ہے پڑھنے کی..."وہ منہ بنا گئی تھی پہلے تو پڑھتی تھی کہ ضامن کو امپریس کرنا مقصد تھا تاکہ وہ اس کی طرف مائل ہو لیکن اب ایسا ویسا کچھ نہیں تھا ضامن اس کا تھا اب کیا ضرورت تھی اسے رٹے لگانے کی۔۔عائشہ کے ساتھ کلاس

میں روز اسی بات پہ بحث ہوتی تھی وہ سمجھاتی بھی تھی لیکِن مجال جو ابرش کچھ سمجھ لے ہمیشہ اپنی کرتی تھی اور اس وقت وہ چاہتی تھی کہ ضامن اس کی ہاں میں ہاں ملائیں۔

"سونا کس نے ہے؟" ضامن نے پوچھا وہ تو کچھ اور ہی پلان کیے ہوئے تھا کہ پہلے ابرش سٹڈی کرے گی اور اس کے بعد دونوں مووی دیکھیں گے بہت ایکشن اور ایڈونچر سے بھرپور رومانٹک مووی تھی جو نیٹ فلیکس پہ نمبر ون پہ ٹرینڈ کر رہی تھی۔

"ہم نے بلکے میں نے اگر آپ نے نہیں سونا ہے تو آپ جاگتے رہیں مُجھے تو نیند آ رہی ہے میں سو روم میں چلی جاؤں۔۔۔" وہ اٹھتے روم میں جاتی کہ ضامن نے اس کی کلائی تھامتے اسے اپنی طرف کھینچتے اپنے سینے پہ گرایا تھا آ ابرش اس کے اوپر جھکی تو بال ضامن کے چہرے سے ٹکرائے تھے۔

"یہ کیا تھا۔۔۔؟" ابرش نے دانت پہ دانت رکھتے اپنا غصہ دبایا تھا ورنہ ضامن کی آنکھوں میں پنپتے جذبات تو وہ دیکھ ہی چکی تھی جس کی سرخ آنکھیں واضح یہ بتا رہی تھیں کہ وہ آج ابرش کے قریب ضرور آئے گا۔۔

"کوئز تو کل کلاس میں ڈسکس ہو گا ابھی آپ میرے بارے میں سوچیں۔۔۔" ضامن ابرش کے بال سمٹتے اس کی گردن پہ ہونٹ رکھ گیا ابرش اپنی جگہ پہ سن سی ہوئی تھی ضامن کی پر شدت سانسوں کو اپنی گردن پہ محسوس کرتے۔۔

"تو کیا آپ مجھے کل کلاس میں پیش کریں گے ضامن سر۔۔؟" ابرش کو یقین نہیں ہوا کہ ضامن اس کے ساتھ ایسا کرے گا لیکن ضامن سے کسی بھی طرح کی توقع وہ رکھ سکتی تھی۔۔

"ہاں وہاں آپ مسز ضامن عباس تھوڑی ہو نگی وہاں تو آپ میرے ابرش ملک ہوں گی میری سٹوڈنٹ۔۔۔" وہ اس کو نیچے کرتے اوپر آتے اس کی ناک کو چومنے لگا۔

"اس کا مطلب مجھے کوئز ریڈی کرنا چاہئے۔۔۔؟" ابرش صدمے کی وجہ سے بول بھی نہیں پا رہی تھی اس نے تو ساری یونی والوں کو بتایا تھا کہ مُجھے پڑھنے کی کیا ضرورت میرے ہسبنڈ ہیں یہاں جو مجھے ہر ٹیچر کی ڈانٹ سے بچالے گا۔

"یہ تو آپ کو پہلے سوچنا چاہئے تھا اب تو میرا ٹائم اس دوران سٹڈی کی کوئی بات نہیں ہو گی بس ہم دونوں اپنی باتیں کریں گے۔۔۔" وہ ابرش کے لبوں سے کوئی لفظ نہیں سننا چاہتا تھا لہذا اس کے ہونٹوں کو ہی قید کر لیا وہ بولتی رہتی تو اس نے کوئز کے بارے میں ہی بولنا تھا۔

"آپ کے لبوں کو آزاد کیا ہے اس لیے نہیں کہ آپ دوبارہ کوئز کی بات کریں گی تو میں نے پھر رات بھر آپ کے ہونٹوں کو آزاد نہیں کرنا ہے۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا ابرش جس کی نظر اپنی بک پہ تھیں اور اس کا مائنڈ بھی بن رہا تھا پڑھنے کا کیونکہ پوری کلاس کے سامنے اس کو ضامن کی ڈانٹ نہیں سننی تھی مگر اس پل ضامن اس کی کہاں سننے والا تھا۔ وہ رومانٹک موڈ میں آچکا تھا اب اس نے اپنی ہی کرنی تھی اور ہوا بھی یوں ہی تھا ابرش اس کی بانہوں میں قید ہو کر رہ گئی تھی ضامن کی شدتیں تھیں کہ بڑھتی جا رہی تھیں اب تو ضامن پہلے سے زیادہ شدت اس لیے بھی دکھاتا تھا کہ یرمان نمبر لے گیا تھا اس سے اُس کا بے بی آرہا تھا دنیا میں۔

"آپ میرا ساتھ دیں یار۔۔۔"وہ اسے اپنے بدن کا حصہ بنائے اس کے چہرے پہ آئے بالوں کو پیچھے کرتے جھکتے سرگوشی کر گیا تھا۔

"آپ کر تو رہے ہیں جو آپ چاہتے ہیں میں کیا ساتھ دوں آپ کا سر۔۔۔؟؛"ابرش ضامن کی شدتوں پہ ہونٹوں کو بھینچ گئی مجال ہے جو زرا نرمی دکھائے یہ بندہ۔

"تو کیا آپ ایسا نہیں چاہتی ہیں۔۔؟"وہ سوال کر رہا تھا ابرش نے نفی میں سر ہلایا۔

"پھر رسپانس دیں آپ ورنہ میں یہی سمجھوں گا آپ کی رضامندی شامل نہیں ہے۔۔۔"وہ اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھاتے ہاتھوں کو پیچھے بیڈ کراؤن پہ لا کڈ کر گیا تھا۔

ابرش نے اوپر ہوتے ضامن کے شرٹ لیس سینے پہ دانت گاڑ دیئے ضامن نے حیرت بھری سے اسے دیکھا جو اس کی دھڑکنوں پہ جا بجا ہونٹوں کے نشان چھوڑ رہی تھی۔

"اب اتنا ایگر سیو ہونے کے لیے بھی نہیں کہا تھا۔۔" ضامن کو اچھا لگا تھا اسے تو ایسا محسوس ہوا جیسے ابرش ناراض ہے شاید کوئی والی بات پہ لیکن ابرش کو نارمل دیکھتے وہ تھوڑا ریلیکس ہو گیا تھا۔

"برداشت کریں آپ کی خواہش تھی۔۔۔" وہ ضامن کے رخساروں پہ ہونٹ گاڑتی کہ ضامن نے روکا۔

"میں نے کل یونی بھی جانا ہے آپ کیا چاہتی ہیں مُجھے چہرے پہ ماسک لگانا پڑے ان نشانوں کو چھپانے کے لیے جو آپ اپنے موتیوں جیسے دانتوں سے دے رہی ہیں مجھے جانم۔۔۔" وہ ہولے سے مسکرایا۔

"ارے یہ تو بہت اچّھا آئیڈیا ہے یہ خیال مجھے پہلے کیوں نہیں آیا آیسے تو آپ کا فیس کور ہو جائے گا آپ کو کوئی نہیں دیکھ پائے گا۔۔۔" ابرش نے

اس کے رخساروں پہ اپنا نشان چھوڑا جو اتنا گہرا تھا کہ ابرش کو یقین تھا کل یونی جاتے ہوئے ضامن کو ماسک کی ضرورت پڑنے والی تھی۔

"آپ جان بوجھ کر رہی ہیں یہ۔۔۔" ضامن کو اپنے رخساروں پہ شدید جلن ہو رہی تھی ابرش کے ہونٹوں کے نشانوں سے۔

"ہاں تاکہ آپ کو کوئی اور نہ دیکھ سکے۔۔۔" وہ مزے سے اپنے ارادے اس پہ واضح کر رہی تھی۔

"مجھے دیکھنے کا صرف آپ کے پاس ہے۔۔۔" ضامن نے اس کے بالوں کو پیچھے کرتے اس کے کان کی لو کو اپنے ہونٹوں سے چوما ابرش نے ضامن کی گرفت سے اپنے ہاتھوں کو چھڑانا چاہا لیکن ضامن نے اسے ایک بار پھر سے خود میں کر لیا ابرش اس کی شدتوں میں اب کی بار اس کا ساتھ دے رہی تھی

.....

"مام کل تک آپ کو آہل ناپسند تھا اوٗر آج آپ لوگ میری رخصتی کروا رہیں گے حیرت کی بات ہے یہ قایا کیسے پلٹ گئی آپ دونوں کی۔۔۔" مایا اس وقت دلہن بنی تیار بیٹھی تھی آج اس کی اوٗر آہل کی رخصتی تھی مایا کو آہل اپنے ساتھ گھر لے گیا تھا اس نے ساری سچویشن اپنی فیملی سے شئیر کی تو مام مایا کو اس کے گھر چھوڑ گئی تھیں اور بعد میں آہل کے ڈیڈ نے مایا کے مام ڈیڈ سے بات کر کے رخصتی کی ڈیٹ فائنل کر لی تھی۔

مایا نا چاہتے بھی آہل کے بارے میں سوچنے لگی تھی شاید کے ان تین لفظوں کا سحر تھا وہ اب یرمان کو چھوڑ کر آہل کے بارے میں سوچتی تھی اوٗر خود کو روک نہیں پاتی تھی وہ آہل کو سوچنے سے جو اب اس کا محرم تھا۔

آہل کا برنس بہت ترقی کر رہا تھا اس کی کمپنی کی ریٹنگ بڑھ رہی تھی مایا کے مام ڈیڈ نے بہت سوچتے سمجھتے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ مایا کی شادی آہل سے ہی کروائیں گے جو انسان ان کی بیٹی کو چاہتا تھا اُس سے محبت کرتا تھا۔

یرمان کا ساتھ پا کر بھی مایا بے سکون ہی رہتی جب یرمان کے دل میں مایا کے لئے کوئی فیلنگز ہی نہیں تھیں اور پھر قیوم ملک کی دوسری شادی کی نیوز سن کر وہ خود بھی تھوڑا پیچھے ہو گئے تھے کہ اُن کے فیملی کرشز بہت زیادہ بڑھ چکے تھے آیسے میں ان کی بیٹی وہاں خوش کیسے رہ سکتی تھی۔۔

"اب ہمیں احساس ہو گیا ہے ملک خاندان کے پیچھے بھاگنا ایک بیوقوفی کا کام تھا جس سے کچھ حاصل نہیں ہو سکا بیٹا آہل کو سمجھنے کی کوشش کرنا وہ بہت آچھا انسان ہے۔۔ مُجھے پورا یقین ہے تمھیں خوش رکھے گا۔۔۔"ڈیڈ نے مایا کے سر پہ ہاتھ رکھا۔

"بٹ ڈیڈ میں اتنی جلدی موو آؤن نہیں کر سکتی ہوں آپ لوگوں کو یہ سب بہت آسان لگ رہا ہے ناں مگر میرے لئے بہت مشکل ہے میں کیسے آگے بڑھوں آپ نے ہمیشہ کہا یرمان سے شادی ہو گی تم قیوم ملک کی بہو گی اُن کے بزنس ایمپائر کی مالکن۔۔ لیکن اب آپ مجھے آہل کے ساتھ رخصت کر رہے ہیں مجھ سے پوچھے بغیر آپ لوگوں نے رخصتی کی ڈیٹ فکس کی کیا میری کوئی مرضی نہیں ہے میں بھی انسان ہوں میرے آندر بھی دل دھڑکتا ہے مجھے بھی درد محسوس ہوتا ہے آپ کو کیوں احساس نہیں ہوتا۔۔" مایا چیخ پڑی آج تو اس کی آواز حلق میں ہی دب گئی تھی پہلی بار آواز اونچی تھی ڈیڈ کے سامنے وہ انہیں بتانا چاہتی تھی کہ اس نے کیا کچھ فیس کیا ہے یرمان کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے اسے کیا کچھ کرنا پڑا لیکن آخر میں وہ خالی ہاتھ تھی اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا یرمان تو عائلہ کا ہو چکا تھا

لیکن مایا کے دل میں آہل کے لئے کوئی جذبات نہیں تھے۔۔۔وہ آہل کو اپنا شوہر تسلیم نہیں کر سکتی تھی کسی بھی حال میں نہیں۔

"مایا بچے ہمیں معاف کر دو ہماری غلطی ہے ہم نے ہمیشہ کہا تم سے لیکن ہم غلط تھے بیٹا۔۔۔"مام اچھی خاصی شرمندہ ہو چکی تھیں۔

"آپ کو تو غلطیوں کا احساس ہو گیا ہے لیکِن میں میں تو برباد ہو گئی مام۔۔میرا دل جیسے بند ہو جائے گا میں آہل کو کچھ نہیں دے سکوں گی آپ سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کر رہے ہیں مُجھے آہل کے ساتھ رخصت نہیں ہونا ہے مجھے یہ شادی نہیں کرنی ہے۔۔۔"وہ اپنی جیولری اتار کر پھینکنے لگی مام نے ڈیڈ کو باہر جانے کا اشارہ کیا کہ وہ سب سنبھال لیں گی آپ باہر جائیں۔

"مایا پاگل تو نہیں ہو گئی ہو باہر گھر مہمانوں سے بھرا پڑا ہے تھوڑی ہی دیر میں بھائی لوگ آنے والے ہیں اور تم عین موقع پہ انکار کر رہی ہو کیوں

ہماری عزت کا جنازہ نکالنے کے پیچھے پڑی ہو سمجھو اس بات کو آہل میں کوئی کمی نہیں ہے وہ یرمان کی ٹکر کا ہے اکلوتا ہے سب کچھ اُس کا تمھارا ہے اوُر سب سے بڑھ کر وہ تم سے محبت کرتا ہے بیٹا۔۔۔" آج مام کو احساس ہو چکا تھا کہ انہوں نے کتنی بڑی غلطی کی تھی مایا کو یرمان کے بارے میں بتا کر۔

"واؤ پہلے ایک کو یرمان بیسٹ لگتا تھا کیونکہ اُس کی بے تحاشہ دولت آپ کو نظر آتی تھی آہل میں تو برائیاں ہی برائیاں تھیں آہل سے دور رہنا ہے اس سے بات نہیں کرنی ہے فوکس یرمان پہ رکھو اوُر آج آپ کو آہل میں خوبیاں نظر آرہی ہیں پہلے خامیاں گنواتے نہیں تھکتی تھیں آپ اوُر آج آپ۔۔۔" مایا کے لیے مزید بولنا مشکل ہوا کیسے سمجھاتی وہ مام کو کہ اپنے حصے کی محبت وہ یرمان سے کر چکی تھی۔

آہل محبت کرتا تھا لیکِن مایا کے دل میں ایسے کوئی جذبات نہیں تھے آہل کے لیے۔

محبت ہمیشہ دو طرفہ تو نہیں ہوتی یکطرفہ بھی ہوتی ہے آہل کو یہ بات سمجھنی چاہیے تھی۔

ہاں نکاح کے بعد اس کے جزبات میں تبدیلی آئی تھی یرمان کو پانے کی خواہش نہیں رہی تھی لیکِن آہل کے ساتھ رخصت بھی نہیں ہونا چاہتی تھی آہل کو سوچتی ضرور تھی آہل کے بارے میں سوچنا ایک طرف اس کے ساتھ رخصت ہونے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی آہل کی وہ حرکت جو اس نے یرمان کے فارم ہاؤس میں کی تھی مایا کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔

یرمان کے فارم ہاؤس پہ آہل نے اس کے ہونٹوں پہ بہت شدت بھرا لمس چھوڑا تھا مایا کی مرضی کے بغیر وہ اس کے قریب آیا تھا تو کیا رخصتی کے بعد وہ

مایا سے دوری رکھ پاتا نہیں مایا جانتی تھی ایسا کچھ نہیں ہونے والا تھا وہ شادی کے بعد بھلا کب تک انتظار کرتا اس کی محبت اس کے ساتھ ایک کمرے میں رہنے والی تھی دوری تو پھر اس کے لئے بنائے رکھنا مشکل تھا۔

"مایا وقت بدل چکا ہے ہاں میں نے آہل کو سمجھنے میں غلطی کی ہے وہ میرا اپنا تھا کوئی غیر نہیں لیکن میں یرمان کو سوچتی تھی تمھارے لیے مگر حالات مختلف ہیں بیٹا سمجھو اس بات کو۔۔۔" وہ اس پہ پریشر ڈال رہی تھیں کہ مایا کو رخصتی کرنی ہی ہو گی مایا اپنے مام ڈیڈ کی سیلفشنیس پہ تڑپ کر رہ گئی تھی مام ڈیڈ ایسے بھی ہوتے ہیں وہ تلخی سے مسکرادی تھی۔

"رخصتی ہو بھی گئی تو میں آہل کو کبھی اپنے قریب نہیں آنے دوں گی مام یہ بتا دیجیے گا اُسے جس کی جزبات اُس کے قابو میں نہیں آرہے ہیں ناں وہ ہمیشہ دور ہی رہنے والا ہے مجھ سے کچھ حاصل نہیں ہو گا اُسے خود چھوڑ دے

گا وہ مجھے۔۔۔"مایا نے آنکھیں صاف کی تھیں ڈیڈ اور مام کے لیے وہ رخصتی کروانے کے لیے تو تیار ہو چکی تھی لیکِن آگے کی پلاننگ بھی کر چکی تھی۔

وہ جو تھوڑا بہت پوزیٹو سوچتی تھی آہل کے بارے میں وہ تب نیگٹوٹی میں بدلا جب آہل نے مام ڈیڈ کو نکاح کے بارے میں سب سچ سچ بتایا کہ نکاح کس وجہ سے کرنا پڑا۔۔

"مایا تم اُسے جائز حق سے محروم رکھو گی۔۔۔؟"مام نے اس کا بازو پکڑا جسے وہ ایک ہی جھٹکے میں چھڑوا گئی تھی۔

"ہاں جو وہ چاھتا ہے وہ نہیں ہو گا مام۔۔۔"وہ چیئر پہ بیٹھ گئی مہمانوں میں سے کچھ خواتین آندر آئی تھیں کیونکہ مام کافی دیر سے ادھر مایا کے پاس موجود تھیں۔

"مایا بیٹا جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔ میں آتی ہوں لینے۔۔۔" وہ یوں شو کر رہی تھیں جیسے ان کے اور ابرش کے درمیان کوئی بات ہی نہیں ہوئی ہو کیسے آرام سے وہ سب بھول جانے کی بات کر رہی تھیں کیا یہ مایا کے لئے بہت آسان تھا۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو بیٹا آہل کے ساتھ تمھاری جوڑی بہت خوبصورت لگے گی وہ بھی بہت پیارا بچہ ہے تمھیں ہمشیہ خوش رکھے گا۔۔۔" وہ مہمانوں عورت اس کو دعا دیتے باہر نکل گئی تھیں مایا آہل کے نام پہ ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کر گئی ہر کوئی تعریف کر رہا تھا آہل کی لیکن مایا کو اس وقتِ وہ زہر سے بھی برا لگ رہا تھا۔

اس کی وجہ سے یہ سب ہو رہا تھا اسے کیا ضرورت تھی مایا سے نکاح کرنے کی اور اگر نکاح مجبوری میں کیا تھا تو بعد میں طلاق دے دیتا بات ختم ہو جانی تھی لیکن وہ تو جیسے پہلے ہی اس انتظار میں بیٹھا تھا کہ کب شادی ہو۔

.....

ابرش کلاس میں بیٹھی تھی تھوڑی دیر بعد ضامن کلاس میں آنے والا تھا ساری رات مجال ہے جو اس بندے نے ابرش کو سونے دیا ہو اور ابرش اب یہ سوچ سوچ کر پریشان تھی کہ کوئز کا کیا کرے گی ضامن اسے کلاس میں اپنی بیوی نہیں بلکے اپنی سٹوڈنٹ کی طرح ٹریٹ کرے گا وہ اپنے لبوں کو کاٹتے تیزی سے نوٹس پہ جھکی ہوئی تھی کچھ ایک ٹاپک تو اس نے یاد کر لیا تھا

صبح اٹھتے اور پھر ناشتہ بھی اس نے تھوڑا بہت ہی کیا تھا لیکن اب آ گلے دو ٹاپکس کو لیکر پریشان تھی۔

باقی سٹوڈنٹس کی طرح وہ یہ دعا بھی نہیں مانگ سکتی تھی کہ آج سر آئیں ہیں ناں سر تو اس کے ساتھ آئے تھے اور وہ کلاس میں نہ آئیں یہ بھلا کیسے ممکن تھا۔

آج عائشہ چھٹی پہ تھی اس کا ابھی ابھی میسج ملا تھا ابرش کو ورنہ عائشہ ہو گی تو اسے ضرور تسلی دیتی اس کے ساتھ فزا بیٹھی تھی فزا سے ابرش کی اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی جب سے فزا کے نکاح کا معلوم ہوا تھا ابرش کو۔

ابرش بہت خوش تھی مطلب وہ جیسا ویسا سوچتی تھی ایسا کچھ نہیں تھا ضامن فزا کو سٹوڈنٹ سے بڑھ کر کچھ نہیں سمجھتا تھا فزا نے خود ہی ابرش کو اپنے

نکاح کے بارے میں بتایا تھا تاکہ ابرش اس کو لیکر جن بدگمانیوں کا شکار ہے وہ دور ہو جائیں۔

ابرش ضامن کا انتظار کر رہی تھی جب عائلہ کلاس میں داخل ہوئی وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی پیچھے جا کر بیٹھتی کہ ابرش نے اُسے اپنے ساتھ بیٹھا لیا۔

عائلہ تھوڑی سنجیدہ تھی ابرش نہیں جانتی تھی کہ کیا بات تھی لیکن وہ اپ سٹ لگ رہی تھی۔

"عائلہ بھائی کے ساتھ آئی ہو۔۔۔؟" ابرش نے نوٹس بند کرتے گود میں رکھتے عائلہ سے پوچھا تو عائلہ نے نفی میں سر ہلایا وہ اپ سٹ بھی تو یرمان کی وجہ سے ہی تھی جو صبح اس کو سوتا چھوڑ کر چلا گیا۔

"وہ مانچسٹر چلے گئے۔۔۔"بولتے عائلہ کی آواز بھیگ رہی تھی یعنی اسے یرمان کا جانا بہت برا لگا تھا۔

"کب گئے تم پریشان کیوں ہو۔۔۔؟"ابرش نے عائلہ کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے ہلکا سا دبا تھا۔

"مجھے اُن کے بغیر کچھ اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔"فزا ان دونوں کو باتیں کرتے دیکھ کر اپنی دھیان میں لگ گئی تھی اور ابرش عائلہ کے ہونٹوں سے اظہار سن کر مدھم سا مسکرائی اگر یہ اظہار یرمان ملک سنتا تو خوشی سے پاگل ہو جاتا

۔

"کب آئیں گے وہ کتنے دنوں کا ٹور ہے اُن کا اور تم پلیز پریشان مت ہو۔۔۔!؛"ابرش جانتی تھی کہ عائلہ کو اس کی پریگننسی کی نیوز مل چکی تھی

یرمان عائلہ کا خیال بھی رکھتا تھا اب ایسے میں عائلہ پریشان ہو گی تو اس کا اثر ان دونوں کے بچے پہ بھی پڑے گا جو کہ ٹھیک نہیں تھا۔

"تین دن لگ جائیں گے میں اُن سے ناراض ہوں۔۔۔" عائلہ نے منہ بنایا تھا ابرش کو ہنسی آئی لیکن ضبط کر گئی ابرش کے ساتھ فزا کا ریلیشن ٹھیک ہو چکا تھا لیکن عائلہ سے وہ کافی عرصے بعد مل رہی تھی تو درمیان کی سرد مہری یوز قایم تھی۔

"ارے وہ آئیں گے تو خوب تنگ کرنا اُن کو فحال تو موڈ ٹھیک کرو اپنا۔۔۔" ابرش نے اسے مشورہ دیا کہ بھلے تم اپنی ناراضگی برقراری رکھو لیکِن موڈ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے خوش رہو۔

"فزا سے بات کر لو میں آتی ہوں۔۔" ابرش جان بوجھ کر فون کال کا بہانہ بنا کر کلاس سے باہر نکل آئی تھی تاکہ فزا اور عائلہ ایک دوسرے سے بات کر

سکیں اُن کے درمیان اختلاف بھی تو ابرش کی وجہ سے آیا تھا جس کا ابرش کو سخت افسوس تھا.

"فزا مجھے معاف کر دو دیکھو تم میری ایک اکلوتی دوست ہو میں اتنا عرصہ غائب رہی تم نے مجھ سے رابطہ ہی نہیں کیا ناراضگی اپنی جگہ لیکن تم ایک فون کال تو کر ہی سکتی تھی آفٹر آل میں تمھاری دوست تھی لیکِن ناراضگی میں تم سب بھول گئی۔۔۔"عائلہ کو شکوہ کرنے کی عادت نہیں تھی بہت کم لوگوں سے شکوہ کرتی تھی۔

فزا سے ناراض تھی تو اس کے دل میں جو تھا اس نے کہہ دیا اب اگر دوستوں سے بات کرتے انسان کو سوچنا پڑے تو زندگی تو پھر بہت کھٹن ہو جائے گی۔۔۔۔۔

"میری غلطی ہے عائلہ میں نے کافی بار کال کرنے کی کوشش کی بٹ پھر تُمھارے ہسبنڈ کا خیال آجاتا اور درمیان میں تمھارا نمبر بھی بند رہا ضامن سر سے بھی پوچھا تو اُنھوں نے بھی کچھ نہیں بتایا ہاں تم دعا میں شامل رہی ہو عائلہ میں ہمیشہ تمھارے لیے دعا کرتی تھی اور اب بہت خوشی ہو رہی ہے کہ تم یرمان ملک کے ساتھ خوش ہو سر اور تمھارے درمیان کی ساری غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں۔۔۔" فزا بھی اتنے دنوں بعد دوست کو سامنے دیکھتے ایموشنل ہو گئی تھی عائلہ کی آنکھوں میں بھی نمی آگئی۔

"کچھ عرصہ سیل فون بند رہا تھا میرا اب یرمان نے لے کر دیا ہے یہ نمبر آؤن ہوتا ہے رکھ لو میسیجز پہ بات کریں گے یہ بتاؤ ابرش سے تمھارے تعلقات اتنے آچھے کب سے ہو گئے۔۔۔" عائلہ کو جو بات پچھلے پندرہ

منٹس سے پریشان کر رہی تھی اس نے فزا سے پوچھ لی جس ہی وہ مسکرائی تھی۔

"جب سے اُن کو میرے نکاحِ سے متعلق معلوم ہوا ہے اُس وقت سے اُن کا بیہیویر چینج ہوا ہے۔۔۔" ابرش کی جذباتی طعیبت سے فزا اچھے سے واقف تھی لیکِن اسے اتنا زیادہ فیل نہیں ہؤا کہ ابرش اس کے ساتھ ایسا بیہیویر کیوں رکھتی تھی یقیناً وہ ضامن کو لیکر ٹچی تھی اُس کو کسی کے ساتھ بات کرتے بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"واٹ نکاح؟ کب ہؤا تمھارا نکاح؟" عائلہ کو حیرانگی ہوئی فزا کا نکاح بھی ہو گیا اوَر اسے کچھ معلوم ہی نہیں تھا اتنا کچھ ہو چکا تھا اوَر عائلہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی۔۔

"بچپن میں ہو گیا تھا میں نے کسی کو نہیں بتایا اس بارے میں لیکن ابرش کو میں بتایا تا کہ وہ جو نیگٹو سوچتی ہیں ان کو سب معلوم ہو۔۔۔"فزا شاید عائلہ کو بھی نکاح سے متعلق نہیں بتاتی اگر ابرش کا ریفرنس نہیں آتا درمیان میں

۔

"مطلب تم نے مجھ سے بھی چھپایا فزا آیسا کون کرتا ہے دوستوں کے ساتھ تمھیں مجھ سے تو شئیر کرنی چاہیے تھی یہ بات۔۔۔"عائلہ نے ہلکی سی ناراضگی جتائی تھی۔

"میں نے کسی کو نہیں بتایا ہوا وہ یہاں نہیں ہوتے ہیں پنجاب میں رہتے ہیں اوَر میں تو اس بات کو یاد بھی رکھتی اس لیے تمھیں نہیں بتایا ویسے تم خوش ہوناں عائلہ یہ پوچھنے کی ضرورت تو نہیں ہے لیکن پھر بھی پوچھ رہی

ہوں۔۔۔"وہ عائلہ کی دوست تھی اور دوست بھی خدا کی بہت بڑی نعمت ہوتے ہیں۔

"پھر بھی مُجھے بتانا چاہیے تھا لیکن ہم اتنے عرصے بعد ملے ہیں تو پرانی باتوں کو لیکر ناراض ہونے کے بجائے ہم پرانی باتوں کو کریں گے ہی نہیں۔۔"وہ دونوں آپس میں باتیں کرنے لگ گئی ضامن کی کلاس کا ٹائم ہونے والا تھا تقریباً پانچ بعد ہی ضامن کلاس میں انٹر ہوا تھا اور سب سے پہلے نظر ابرش کی چیئر پہ گئی تھی وہ کلاس میں نہیں تھی۔۔

"مے آئی کم ان۔۔۔"یہ سچویشن سیم ویسی ہی تھی جیسے فرسٹ ڈے ابرش نے ضامن سے پرمیشن مانگی تھی کلاس میں انٹر ہونے کی اور ضامن نے انکار کر دیا تھا سب سٹوڈنٹس کی نظریں ان پہ تھیں کہ آج ضامن کیا کرتا

ہے کیا ابرش کو کلاس میں آنے دیتا ہے یا پھر اُس دن کی طرح کلاس سے باہر نکال دیتا ہے۔

"آجائیں کہاں تھیں آپ کلاس کا ٹائم نہیں آپ کو۔۔۔؟" وہ تو فل جلاد پروفیسر کے روپ میں آچکا تھا اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ابرش کو کہیں سے نہیں لگا تھا کہ ضامن عباس اس کا شوہر ہے وہ اس وقت ایک سخت گیر پروفیسر ضامن عباس تھا جس کے سامنے اس کی بیوی نہیں بلکے سٹوڈنٹ کھڑی تھی۔۔۔

وہ پرسنل لایف کو یہاں تو کم سے کم نہیں درمیان میں لانے والا تھا۔۔

"سر آپ کے پیچھے ہی آئی ہوں ضروری کال سننے گئی تھی ایک منٹ لیٹ آ گئی تو کیا ہو گیا۔۔۔" ابرش نے کندھے اچکائے آگر ضامن اس کو ڈانٹ دیتا تو اس نے پکا پکا ناراض ہو جانا تھا۔

"بٹ آپ کو کلاس میں ٹیچر سے پہلے آنا چاہیے تھا مس ملک تھوڑے سے رولز بھی فالو کر لیں آپ اوور جائیں بیٹھیں۔۔۔" ابرش نے سارے سٹوڈنٹس سے نظر بچا کر ایک شرارت بھری نظر ضامن پہ ڈالی وہ ابرش سے اس قدر بے باکی کی توقع وہ بھی سٹوڈنٹس کی موجودگی میں توقع نہیں کر رہا تھا۔

ضامن ہر بار بھول جاتا تھا کہ ابرش ملک تھی وہ جس کو ہمیشہ سے ہی ضامن کو تنگ کرنے میں مزا آتا تھا اگر کلاس میں سٹوڈنٹس نہیں ہوتے تو ابرش کو پتہ چلتا کہ یہ حرکت آخر اس نے کیونکر کی ہے۔

"سر آپ رولز توڑ رہے ہیں۔ آپ نے فرسٹ ڈے کیا کہا تھا آپ کے آنے سے پہلے کلاس میں سارے سٹوڈنٹس پہلے سے موجود ہوں اور آج اپنی وائف کو فیور دے رہیں ہیں یہ تو بہت غلط ہے۔۔۔" یہ آواز دیدم کی تھی وہ

ضامن کی کلاس میں بھلا کیا کر رہی تھی وہ تو دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں پڑھتی تھی۔

مگر آج وہ سبجیکٹ چینج کروا چکی تھی صرف اس وجہ سے کہ ضامن کی کلاس میں آکر بیٹھے گی تو کم سے کم ضامن کو دیکھ تو سکے گی ورنہ ضامن کے پیچھے پورا دن خوار ہوتی اور پھر بھی بات نہیں ہو پاتی تھی ضامن سے۔

"سر آپ مجھ سے انٹرو مانگیں گے پہلے ہی بتا دیتی ہوں میں دیدم ہوں نیو جوائن کی ہے آپ کی کلاس۔۔اب سے آپ کی سٹوڈنٹ ہوں۔۔۔" وہ مسکراتے ضامن کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پہ ماسک لگا ہوا تھا ابرش نے اپنا کہا سچ بھی کر دکھایا ضامن کو ماسک لگانا ہی پڑا کیونکہ اس کے چہرے پہ ابرش کے دانتوں کے نشان تھے جو چھپنے والے تھے نہیں۔

"آپ ڈفرنٹ سبجیکٹ سی تھیں پھر یہاں کیوں انرول ہوئی آپ۔۔؟ آپ تو آئی تھنگ میتھس ڈیپاٹمنٹ کی تھیں پچھلے سمسٹر میں۔۔۔!؛"فزا نے اپنا چشمہ ٹھیک کیا یہ لڑکی اس کو کچھ اچھی نہیں لگی کافی بار تو فزا نے اسے ضامن کے پیچھے دیکھا تھا اور اب کلاس روم میں نہیں آگئی تھی۔

"سوواٹ تمھیں کیا مسلہ ہے۔۔۔؟"فزا کے سوال پوچھنے پہ وہ کاٹ کھانے کو آئی تھی اس کا یہ بیہوہر سب سٹوڈنٹس کے لیے عجیب تھا۔

"شٹ اپ مس دیدم۔۔یہ مت بھولیں آپ کلاس میں کھڑی ہیں اور سٹوڈنٹس کو رسپکٹ دینا آپ کا فرض ہے مجھے بد تمیز سٹوڈنٹس بلکل بھی پسند نہیں ہیں کوشش کیجئے گا کہ کوئی ایسا ویسا کام نہیں کریں جس سے آپ کو کلاس سے باہر جانا پڑے..."ضامن نے تمام سٹوڈنٹس سے کوئز کے حوالے سے پوچھا۔

"چلیں کوئز آپ لوگوں کا کل ہو گا آج ہم نیکسٹ لیکچر کریں گے۔۔۔!؛"ضامن کے لبوں سے یہ سن کر نجانے کتنے سٹوڈنٹس کے چہروں پہ مسکراہٹ آئی تھی لیکِن ابرش کے چہرے پہ غصے بھرے تاثرات تھے آگر ضامن کل اسے بتا دیتا تو وہ رات جو ضامن کی بانہوں میں آج کے کوئز کو سوچتی پریشان ہوتی رہی وہ نہ ہوتی۔

آج ضامن کو وہ بھی آیسے نہیں جانے دینے والی تھی ضامن کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کی وایفی بھی اس کے چکر کی ہے۔۔۔

•••••

اریبہ اپنے کمرے میں بیٹھی کسی سے فون پہ بات کر رہی تھی گھر میں صرف عفت ملک موجود تھیں یرمان ویسے یہاں نہیں تھا عائلہ اوُر قیوم ملک صبح صبح نکل گئے تھے عائلہ کو چھوڑنے قیوم ملک خود گئے تھے یہ زمہداری بھی

انھیں یرمان نے سونپی تھی جسے وہ پورا کرنے والے تھے اتنے دنوں سے اریبہ ہاتھ مل رہی تھی لیکن کچھ آیسا زین میں نہیں آرہا تھا کہ عفت ملک کو راستے سے ہٹا دیتی۔۔

اس کی پلاننگ بھی فیل ہو چکی تھی اوَر قیوم ملک بھلے اب اس کی طرف تھوڑا بہت مائل ہو رہے تھے لیکن کب تک وہ کرتے یہ سب۔

اریبہ ابھی تک اپنی رپورٹس نہیں دیکھ سکی تھی نہ وہ یہ بات جانتی تھی کہ وہ اب ماں نہیں بن سکتی ہے اس نے تو دوبارہ سے قیوم ملک کو اپنی طرف مائل کرنے اوَر ان کے ساتھ تعلق بنانے کا سوچا۔

"بس ایک بچہ ہو جاتا میرا تو بہت ساری اُلجھنیں میری سلجھ جانی تھی۔۔۔" وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی اس کی دوست اسے کچھ سمجھا رہی تھی لیکِن عفت ملک کو اس گھر سے نکالنا بہت مشکل ثابت ہو رہا تھا۔

"اب تو دونوں ساس بہو مل گئی ہیں سارا دن ایک دوسرے سے نجانے کون سی راز و نیاز کی باتیں ہوتی رہتی ہیں َدونوں کے درمیان مجھے تو لگتا ہے مجھے اس گھر سے نکالنے کی پلاننگ کرتی ہیں یہ دونوں۔۔ ویسے عائلہ مجھے بیوقوف لگی تھی لگا تھا آسانی سے اُسے اپنے ساتھ ملالونگی لیکن وہ عفت ملک اسے پہلے ہی اپنے ساتھ ملا چکی ہیں اب میں یہاں اکیلی ہوں۔۔" وہ دانتوں سے ناخن کتر رہی تھی۔

"تُمھارے پاس ابھی بھی موقع ہے جو میں نے کہا ہے وہ کرو دیکھو گھر میں اتنے ملازمین ہیں کسی کا شک تم پہ نہیں جائے گا تم آسانی سے آپنا کام کرلو گی اس کے بعد زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا کچھ دن قیوم سوگ میں رہے گا لیکن جب تم اسے جذباتی سہارا دو گی تو تمھارے تو ڈبل فائدے ہوں گے

اریبہ۔۔۔"وہ بہت خطرناک پلان تھا اگر اریبہ کا پلان کامیاب ہو جاتا تو اس کو پھر مینشن سے کوئی نہیں نکال سکتا تھا۔

بہت رسکی کام بھی تھا پہلے یہ سیڑھیوں سے گرنے والا حادثہ وہ بھولی نہیں تھی قیوم ملک کیسے بات کی تہہ تک پہنچ گئے حالانکہ اریبہ کو لگتا تھا وہ بنا سچ جانے عفت ملک کو قصوروار سمجھیں گے۔

لیکِن آیسا نہیں ہوا بلکے بات تو ابرش تک جا پہنچی اور ابرش تو ویسے ہی نفرت کرتی تھی اریبہ سے اُس نے سچ بتا دیا۔

"فائدے تو ہونگے لیکن تم نہیں جانتی ہو جو کچھ ہو چکا ہے اس کے بعد بھی قیوم کے دل میں کہیں نہ کہیں عفت کی محبت کی چنگاری موجود ہے وہ مرے گی تو قیوم کیا چپ بیٹھیں گے۔۔۔"وہ اپنے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف

کر رہی تھی گھبراہٹ ہو رہی تھی حالانکہ کمرے میں تھی یہاں کونسا کوئی اس کی باتیں سن رہا تھا لیکن اندر سے جیسے ضمیر ملامت کر رہا تھا اسے۔

"اریبہ کب یہ چنگاری شدت پکڑ جائے تم نہیں جانتی ہو اور کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھارا کھیل ختم ہو جائے اس چکر میں میں بتاتی ہوں تمھیں کیا کرنا ہے۔۔۔بس دھیان سے میری بات سنو۔۔۔" وہ پھر اسے ایک نیا پلان بتا رہی تھی ہاں یہ وہ کر سکتی تھی۔

ویسے بھی قیوم ملک اسے بتاتے تھے کہ عائلہ عفت ملک کو پسند نہیں تھی اُنہیں مایا پسند تھی بہو کے روپ میں اور اب عائلہ اگر کچھ ایسا ویسا کر دیتی تو سارا شک عائلہ پہ ہی جا سکتا تھا۔

"یہ تو بہت زبردست پلان ہے یار میں کرتی ہوں کچھ تھینکس تم سے بات کر کے میرے دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا ورنہ مجھے لگ رہا تھا میں یہاں رہ کر پاگل ہو

جاؤں گی نہ کوئی بات کرنے کے لیے ہوتا ہے اور اوپر سے میڈ سے کچھ بولوں تو وہ اتنی عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں جیسے میں کوئی عجوبہ ہوں۔۔۔"شائد ملازموں کو بھی عفت ملک کے غصے کا ڈر تھا۔

"تمھارا جب بھی دل چاہے مجھے کال کر لینا اریبہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے قیوم تُمھارا ہو گا اور اُس گھر پہ تم راج کرو گی بس جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی کرنا دو دو فائدے ہونگے۔۔۔"مزید کچھ دیر بات کرتے اریبہ نے کال کٹ کر دی۔

وہ کمرے سے نکل کر باہر آئی تو عفت ملک لان میں چہل قدمی کر رہی تھیں ان کو نظر انداز کرتے وہ گارڈز کی طرف چلی آئی اسے میڈیسن منگوانی تھی

۔

اس نے پرچی پہ لکھتے وہ گارڈز کو دی اور ساتھ یہ بھی کہا کہ یہ عائلہ میڈم کی میڈیسن ہے جلدی لے کر آؤ۔۔۔یہ بھی اس کے پلان کا حصہ تھا شروع سے ہی چیزوں کو عائلہ سے منسلک کر دیتی تاکہ آگے چل کر کوئی مسلہ نہیں ہوتا۔

اریبہ عفت ملک سے بچتے واپس کمرے میں چلی آئی اسے آج سے ہی پلان پہ کام کرنا تھا آہستہ آہستہ کامیابی مل جاتی اور پھر سب اس کا ہو جاتا جس کے لئے اس نے اتنے سالوں سے انتظار کیا۔

.....

درمیان میں کچھ دن گزر گئے یرمان نے اج واپس آجانا تھا عائلہ کی طعیبت کچھ خراب ہوئی تو عفت ملک نے ڈاکٹر کو گھر پہ ہی بلا لیا شاید عائلہ یرمان کے بغیر اداس تھی اس لیے بیمار بھی پڑ گئی ایک تو وہ پہلے ہی کمزور تھی اوپر سے

ٹینشن بھی لے رہی تھی جس کا اثر اس کے بچے پہ بھی پڑ رہا تھا یرمان کو آج تیسرا دن تھا۔

"دیکھیں عفت آپ کی بہو آپنا خیال نہیں رکھ رہی ہے اور یہ اس کی صحت کے لیے بلکل بھی اچھا نہیں ہے پہلے ہی اتنی ویک اور اب تو بچہ بھی ہے جو بہت کمزور ہے اوپر سے یہ اپنی ڈائیٹ کا خیال بھی نہیں رکھ رہی ہیں نا ہی میڈیسن ٹائم سے لے رہی ہیں آگر ایسا ہی چلتا رہا تو ان کے لیے سرائیو کرنا بہت مشکل ہو جائے گا یرمان کہاں ہے۔۔۔"ڈاکٹر عفت ملک کی دوست تھی تو وہ ساری باتیں عفت ملک کو بتا رہی تھی عفت ملک کے ساتھ قیوم ملک بھی موجود تھے جو عائلہ کی طعیبت خرابی کا سن کر آئے تھے عائلہ کی خیریت معلوم کرنے کے لیے۔

عائلہ کی پریگننسی کے بارے میں سن کر دونوں ہی کچھ لمحے تو کچھ بول ہی نہیں پائے۔

"آپ سچ کہہ رہی ہیں ڈاکٹر۔۔۔عائلہ ایکسپکٹ کر رہی ہے یہ سچ ہے۔۔۔؟" قیوم ملک کو یقین نہیں ہو رہا تھا کچھ عرصہ پہلے اپنا بچہ کھویا تھا اب عائلہ اور یرمان کے مام ڈیڈ بننے کی خبر نے جیسے زخموں پہ مرہم رکھا تھا۔

"جی بلکل آپ کی بہو کی یہ پرانی رپورٹس ہیں شاید یرمان بھی جانتا ہوں عائلہ کی پریگننسی کے بارے میں آپ لوگ خیال رکھیں ان کا ورنہ کافی مسائل آگے جنم لے سکتے ہیں ان کے لئے مشکل ہو جائے گا یہ بہت ینگ بھی ہیں تو زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔۔۔"ڈاکٹر کچھ دیر بعد وآپس چلی گئی عفت ملک خوش تھیں بہت خوش تھیں یرمان کے باپ بننے کی خبر سن کر

ان کے چہرے سے ان کی خوشی کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا وہ عفت کے سرہانے بیٹھتے اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگی تھیں۔

"آنٹی آپ۔۔۔!؛" عائلہ تقریباً ایک گھنٹے بعد ہوش آیا تھا جب یورنیورسٹی سے آئی نماز پڑھتے وہ جائے نماز ٹیبل پہ رکھتے اٹھی ہی تھی کہ اسے زور کا چکر آیا اور اس کے ہونٹوں سے چیخ نکلی جسے باہر کام کرتی میڈ نے سنا وہ بھاگ کر عفت ملک کو بلا کر لائی تھی جو عائلہ کی حالت دیکھ کر بہت پریشان ہو گئی تھیں عائلہ ان کے پاس یرمان کی امانت تھی اس کی طعیبت بگڑتے دیکھ کر انھوں نے ڈاکٹر کو بلایا۔

"بلکل ٹھیک ہو۔۔۔ اب بیٹا تم ریسٹ کرو۔۔۔" وہ حیران تھیں کہ عائلہ ان سے اتنی بڑی نیوز چھپائے ہوئے کیوں تھی کیا عائلہ کو یرمان نے منع کیا ہوا تھا۔

"ڈاکٹر نے کہا ہے کہ تم اپنا خیال نہیں رکھتی ہو جس کی وجہ آگے چل کر بہت پرابلمز ہو سکتے ہیں میڈیسن بھی نہیں لے رہی ہو۔۔۔" عائلہ نے جھٹکے سے انہیں دیکھا یعنی وہ جان چکی تھیں کہ عائلہ پریگنٹ تھی۔

"آنٹی وہ۔۔۔" وہ ہونٹوں کو کاٹنے لگی یہ اس کی عادت تھی جب بھی کبھی کنفیوژ ہوتی یہ ہی کرتی لیکن یرمان کو اس کا یہ ایکٹ پسند نہیں تھا۔

"کیوں چھپائی ہم سے یہ نیوز۔۔ بیٹا یہ تو خوشی کی خبر تھی ہمیں بتاتی تو ہم بہت خوش ہوتے خیر کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ خیر کا وقت لائے۔۔۔" انہوں نے عائلہ کے ماتھے پہ بوسہ دیا عائلہ کی آنکھیں نم ہوئی تھیں ایسا نہیں تھا کہ آج تک کسی نے محبت نہیں کی تھی لیکن ماں کی کمی کوئی بھلا کیسے پوری کر سکتا ہے.

اس نے ماں کے لمس کو محسوس ہی نہیں کیا کبھی۔

"آنٹی میں ڈر گئی تھی وہ جو واقعہ ہوا۔۔۔" سر جھکائے اعتراف کیا ہاں غلطی تو بہر حال ان کی تھی انہیں کم سے کم عفت ملک سے تو یہ نیوز شیئر کرنی چاہیے تھی۔

"آئی کین انڈر سٹنڈ بیٹا کوئی بات نہیں لیکن اب سے آپ نے خیال رکھنا ہے میں ابرش کو بتاؤں وہ بہت خوش ہو گی یہ نیوز سن کر۔۔۔" انہوں نے سائیڈ سے اپنا فون اٹھایا تھا۔

"وہ جانتی ہیں پہلے سے اس بارے میں۔۔۔ جب میں ہاسپٹل میں تھی بھائی اور وہ میرے ساتھ تھی اُنھیں پہلے سے معلوم ہے سوری آپ کو نہیں بتایا۔۔۔" عائلہ ان کے ہاتھ تھامے محبت سے چوم چکی تھی ہمیشہ سے خواہش تھی کہ کاش اس کی بھی ماں ہوتی لیکن اب لگتا تھا کہ یہ خواہش پوری ہو گئی تھی۔

"ٹھیک ہے ابرش کو معلوم ہے تو پھر اسے نہیں بتاتے ہیں۔۔۔یرمان کے کان میں کھینچوں گی بھئی وہ تو بتا سکتا تھا مُجھے تم ریسٹ کرو کچھ کھاؤ گی بنوا دوں تمھارے لئے۔۔۔"وہ اس وقت ساس سے بڑھ کر ایک ماں بنی ہوئی تھیں جن کو اپنی بیٹی کی سب سے زیادہ فکر تھی۔۔۔

"نہیں میرا دل نہیں کر رہا ہے۔۔۔"عائلہ نے منہ بنایا۔

"بیٹا دل نہیں بھی ہے تو کھانا پڑے گا ڈاکٹر نے صاف صاف کہا ہے میں کچھ لائٹ سا بنواتی ہوں تم فریش ہو جاؤ آج تو یرمان بھی آجائے گا تین دن تو ہو گئے ہیں بات ہوئی یرمان سے۔۔۔؟"

"نہیں میں اُن سے ناراض ہوں وہ جاتے ہوئے مجھ سے ملے بغیر چلے گئے مجھے جگایا تک نہیں۔۔۔"عائلہ کی ناراضگی پہ وہ ہنس دی تھیں اور اس کے گال تھپکتے کمرے سے نکل گئی تھیں۔۔

"آئیں تو سہی آپ۔۔۔بات نہیں کروں گی۔۔۔!؛"عائلہ نے پچھلے تین دنوں سے سیل فون پہ آتی یرمان کی کالز اس کے میسجز کو نظر انداز کیا تھا جب جاتے ہوئے مل کر نہیں گیا تو پھر وہاں سے کالز کرنے کی کیا ضرورت تھی بھلا۔

عائلہ فریش ہوتے ڈریس چینج کرتے باہر ہی آگئی کمرے میں عیجب سی گھٹن محسوس ہو رہی تھی قیوم ملک ہال میں بیٹھے ایل سی ڈی پہ نیوز سن رہے تھے عفت ملک شاید کچن میں تھیں۔۔

جو کام انہوں نے اپنے شوہر کے لیے کبھی نہیں کیا وہ اپنی بہو کے لیے کر رہی تھی شائد وہ اپنی ماضی میں کی گئی غلطیوں کا ازالہ کرنا چاہتی تھیں۔

"ارے بیٹا ادھر آؤ۔۔۔"قیوم ملک عائلہ کو دیکھتے اپنے پاس بلانے لگے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے پیار کیا تو وہ اب کے ساتھ ہی بیٹھ گئی اب فریش سی بہتر

لگ رہی تھی جب سے ان کو معلوم ہوا تھا وہ بہت خوش لگ رہے تھے ورنہ عموماً آفس سے آنے کے بعد وہ اریبہ کے پاس جاتے تھے مگر آج وہ یہاں ہال میں ہی بیٹھ گئے تھے یرمان بس کچھ ہی دیر میں پہنچنے والا تھا۔

قیوم ملک نے اسے کہا تھا کہ وہ اسے لینے آئیں گے لیکن اس نے منع کر دیا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ کسی کو بتانا نہیں ہے آپ نے میں واپس آرہا ہوں۔۔

شاید وہ عائلہ کو سرپرائز دینا چاھتا تھا۔

"کیسی طعیبت ہے اب بیٹا۔۔۔؟" ان کے ساتھ عائلہ نارملی بات کر لیتی تھی جھجک اسے عفت ملک سے محسوس ہوتی تھی مگر اب عفت ملک کے ساتھ بھی اس کے تعلقات بہت اچھے ہو گئے تھے وہ بلکل بیٹی کی طرح پیار دیتی تھی شاید جو کوتاہی ان سے ابرش کے معاملے میں ہوئی وہ اب دہرانا نہیں چاہتی تھیں اس غلطی کو۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں انکل۔۔۔" وہ ہلکا سا مسکرائی تھی قیوم ملک عفت ملک کو کچن میں جاتے دیکھ کر حیران ہوئے تھے مگر پھر جب یہ سوچا کہ وہ یقیناً عائلہ کے لیے کچھ بنوانے گئی ہیں تو انہیں بہت خوشی ہوئی تھی۔

"آپ کو پتہ ہے آپ بہت لکی ہیں۔۔۔؟" وہ اب کی بار عفت ملک کو کچن سے نکلتے دیکھ چکے تھے لہذا نظروں کا فاکس اُن پہ تھا۔

"وہ کیسے آنکل۔؟" عائلہ کو شاید ان کی باتوں کی سمجھ نہیں آئی تھی۔

"یہ آج تک ہمارے لیے کچھ بنوانے کے لیے کچن میں نہیں گئی ہیں مگر آج آپ کے لیے گئی ہیں تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ آپ بہت لکی ہیں۔۔۔" وہ اب کھل کر ہنسے تھے اپنے کمرے سے نکلتی اریبہ نے ان کو ہنستے دیکھا تو اندر تک جل گئی اس سے بات کرتے ہوئے تو ان کو مرچیں لگ جاتی تھیں اور اپنی بہو اور پہلی بیوی کے ساتھ کیسے قہقہے لگا رہے تھے۔

"یہ میری بیٹی ہے۔۔۔!؛" وہ قیوم ملک کو اتنے عرصے بعد خوش اور مسکراتے دیکھ کر مطمئن نظر آئی تھیں لیکن جب اریبہ کا خیال ذہن میں آیا تو ان کے چہرے پہ پھیلی خوشی جیسے ماند پڑ گئی تھی۔

"قیوم آپ یہاں بیٹھے ہیں میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی ہوں پہلے تو آپ کمرے میں آتے تھے مگر آج۔۔۔" وہ بولتے بولتے رکی جیسے قیوم ملک کے سامنے یہ شو کرنا ہو کہ وہ عائلہ اب دیکھ رہی ہو۔

"یہاں بیٹھے اچھے نہیں لگ رہے ہیں تمھیں۔۔۔!؛" عفت ملک کے لہجے میں کڑواہٹ آجاتی تھی اریبہ سے بات کرتے ہوئے وہ کوشش کرتی تھیں کہ اریبہ کو نظر انداز کریں لیکن وہ یہ نہیں کر پاتی تھیں۔

"میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ یہ یہاں کیوں بیٹھے ہیں آپ بات کو بلاوجہ بڑھا رہی ہیں عفت۔۔۔" اریبہ نے قیوم ملک کے سامنے کچھ بولنے سے خود کو

بازر کھا اگر قیوم ملک نہیں ہوتے سامنے تو عائلہ بھی اچھے سے جواب دیتی اریبہ کو لیکن وہ قیوم ملک کی وجہ سے چپ تھی کہ وہ کیا سوچیں گے۔۔

"میں بات کو بڑھا رہی ہوں یا تمھیں نظر نہیں آتا ہے ہم بات کر رہے ہیں تم چلی آئی۔۔۔" عائلہ نے عفت ملک کے ہاتھ پہ دباؤ ڈالا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا کہ آپ چپ ہو جائیں۔

"عفت پلیز میں آپ سے پہلے بھی کتنی دفعہ کہہ چکا ہوں لیکن مجھے لگتا ہے آپ کی سمجھ میں میری بات آتی ہی نہیں ہے یا پھر آپ سمجھنا ہی نہیں چاہتی ہیں اریبہ سے آپ کو جو پرابلم ہے وہ آپ خود تک رکھیں گھر کا ماحول خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔۔" قیوم ملک کا موڈ خراب ہو گیا تھا اریبہ اور عفت ملک کی بحث سے وہ اٹھتے اریبہ کے کمرے میں چلے گئے اریبہ بھی تو یہی چاہتی تھی۔

وہ بھی ان کے پیچھے ہی اٹھتے کمرے میں چلی گئی لیکن چہرے پہ مسکراہٹ تھی جو عفت ملک کو بہت کچھ سمجھا گئی وہ تلملا کر رہ گئی تھیں اپنی جذباتی طعیبت پہ پہلی بار ان کو اتنا غصہ آیا تھا کہ دل کیا اپنے بالوں کو نوچ لیں۔

قیوم ملک کتنے سکون سے بیٹھے تھے ان سے اور عائلہ سے باتیں کر رہے تھے آج اتنے عرصے بعد ان میں شادی سے پہلے والے قیوم ملک کی جھلک نظر آئی تھی لیکِن ان کی وجہ سے وہ اٹھتے اریبہ کے کمرے میں چلے گئے۔۔

"پریشان نہیں ہوں۔۔۔"عائلہ کو دکھ ہؤا وہ خود بیوی تھی سمجھ سکتی تھی کہ ایک بیوی کے لیے اپنے شوہر کو دوسری عورت کے ساتھ دیکھنا کتنا مشکل ہوتا ہے عائلہ تو مر جائے گی یرمان کو کسی اور کے ساتھ دیکھ کر۔

"میری غلطی ہے عائلہ مجھے اپنے غصے پہ قابو رکھنا چاہیے تھا نہ میں اریبہ سے بات کرتی نہ وہ اٹھ کر اندر جاتے مجھے تو لگتا ہے یہ لڑکی چاہتی ہی یہ تھی جان

بوجھ کر میرے بکواس کی۔۔۔۔"وہ دانت پیستے اریبہ کو دل ہی دل میں کئی سستی سلوتوں سے نواز چکی تھیں عائلہ بھی اریبہ کے چہرے پہ پھیلی مسکراہٹ دیکھ چکی تھی جانتی تھی اُس نے جان بوجھ کر یہ سب کیا لیکن عفت ملک کو وہ پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی تو خاموش رہی۔

"آنٹی چھوڑیں رات تو انکل آپ کے پاس ہونگے ٹینشن نہیں لیں آپ بس کوئی پروف مل جائے۔۔۔"عفت ملک نے عائلہ سے زیادہ بات نہیں کی اس بارے میں وہ پہلے ہی پریشان تھی اس کا ٹینشن لینا اس کے لیے ٹھیک نہیں تھا لہذا وہ خود کو کمپوز کر گئی تھیں میڈ نے کھانا جو وہ عائلہ کے لیے بنوا آئی تھی ان کے سامنے میز پہ رکھا عائلہ کا دل نہیں تھا لیکِن وہ عفت ملک کو ناراض نہیں کر سکتی تھی تو تھوڑا بہت کھا لیا تھا اور عفت ملک اس کے ساتھ

مصروف ہوتے ہوئے بھی اریبہ اور قیوم ملک کے بارے میں سوچ رہی تھیں جو دونوں کمرے میں تھے۔

.....

ابرش ضامن سے ناراض تھی ایک تو اس کا موڈ دیدم کی وجہ سے خراب تھا جواب ان کی کلاس میں آچکی تھی اور دوسرا کوئز کی وجہ سے وہ تپی ہوئی تھی ان کا کوئز کل ہونا تھا تو آج وہ اچھے سے تیاری کرنے والی تھی ضامن کو آج کی رات تو وہ اپنے قریب آنے بلکل بھی نہیں دینے والی تھی تھوڑا تو اسے بھی احساس ہونا چاہیے۔

ابرش نے تھوڑی دیر عائلہ سے فون پہ بات کی اور اب شاور لیتے ٹروزار شرٹ پہنے ٹاول سے چہرے کو صاف کرتے وہ واپس روم میں آئی ضامن مغرب کی نماز پڑھنے گیا ہوا تھا ابرش نے اُس کا کھانا لگا دیا تھا خود اسے

بھوک نہیں تھی یونی میں لنچ کیا تھا تو ابھی تک پیٹ فل تھا ویسے بھی اب اس کا ارادہ ڈائیٹ کرنے کا تھا۔

ضامن سے ناراضگی جتاتے وہ بکس اوئر نوٹس میں سر دیئے پڑھنے میں مصروف ہو گئی وہ واپس آیا تو ابرش کو کتابوں میں سر گھسائے دیکھ کر ہنس دیا

۔

"کھانا نہیں کھانا۔۔۔؟" ابرش کا موڈ خراب تھا وہ جانتا تھا لیکِن وجہ نہیں جانتا تھا اس نے صرف ابرش کی وجہ سے کوئز نہیں لیا وہ جو کہتا تھا کہ کلاس میں ابرش کو کوئی فیور نہیں دے گا آج اس نے دیا تھا ہاں دیدم کو دیکھ کر وہ خوُد بھی تپ گیا تھا اسے بھی یہ لڑکی زہر لگتی تھی جسے وہ وقت صاف لفظوں میں بتا بھی چکا تھا لیکن مجال ہے جو وہ کوئی بات سمجھے۔

"نہیں کھانا آپ کھالیں بس۔۔۔" وہ پھر سے کتابوں میں سر گھسایا مطلب صاف تھا کہ وہ ضامن سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھی ضامن اس کی بے رخی پہ کسکتے اس کی بک گود سے اٹھاتے دور اچھال چکا تھا نہیں برداشت کر سکتا تھا ابرش اس کے ہوتے کسی اور چیز پہ توجہ دے۔

"کیوں نہیں کھانا اور یہ میں جب نہیں تھا اُس وقت کیوں نہیں سٹڈی کی اب مجھ سے بچنے کے لیے یہ سٹڈی کا بہانہ۔۔نے بٹ فضول ہے یہ مس ملک۔۔۔" وہ ابرش کی گود میں سر رکھ گیا جب اس نے پہلے بک رکھی ہوئی تھی۔

ابرش کو ضامن کی گرم سانسوں سے آپنا پیٹ جھلستا محسوس ہوا تھا ضامن اس کے ہاتھوں کو تھامے اپنے سینے پہ رکھتے ہولے ہولے سہلانے لگا ابرش خاموشی سے اس کا یہ ایکٹ دیکھ رہی تھی۔

"مجھے کوئز ریڈی کرنا ہے۔۔۔!؛" ابرش نے سلگتے جواب دیا تھا کوئز کے چکر میں رات بھی وہ سو نہیں پائی اور ضامن نے کل پہ رکھ دیا۔

"آپ کے لیے میں نے ساری کلاس کو کل تک کا ٹائم دیا اور ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ میں نے آپنا شیڈول توڑا ہے صرف آپ کی وجہ سے۔۔۔!؛" وہ اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھا چکا تھا ابرش کی سوفٹ سی انگلیاں اسے اٹریکٹ کرتی تھیں۔

"مُجھے یہ فیور کیوں دیا نہ دیتے میں نے کلاس میں تھوڑا بہت یاد کر لیا تھا میرا کوئز اچھا ہو جاتا لیکن آپ کو مُیرے لیے کم سے کم یہ کام کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔" وہ سنجیدہ تھی شاید ضامن سے ناراض تھی ضامن نے محسوس کر لیا۔

"آپ کو نہیں دے سکتا فیور؟" ضامن بھی سنجیدہ ہوا وہ پہلے ہی کوئز ریڈی کر چکی تھی آگر تو پھر ابھی کتابیں کیوں لے کر بیٹھی تھی بھلا۔

"نہیں دینا چاہیے تھا میں اتنی امپورٹنٹ نہیں ہوں آپ کے لیے۔۔۔ آئیندہ سے میرے لیے کچھ مت کیجیے گا۔۔۔" وہ جزباتی ہو رہی تھی نجانے کیوں وہ اپنے آنسوؤں کو روک نہیں سکی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ آخر اسے رونا آکیوں آرہا ہے۔

"ابرش۔۔۔ کیا بول رہی ہیں اندازہ ہے آپ کو۔۔۔؟" ضامن جھٹکے سے اٹھتے بیٹھ گیا ابرش کا رویہ اب پریشان کر رہا تھا ضامن کو۔

"ہاں ہے مُجھے اچھے سے اندازہ کہ میں کیا بول رہی ہوں لیکن آپ جو چاہتے ہیں وہ ابھی نہیں ہو گا کھانا کھالیں مجھے سٹڈی کرنی ہے۔۔۔" وہ بک اٹھاتے پھر سے کھولتی کہ ضامن نے اُسے دوبارہ پھینک دیا۔

"آپ کے بقول آپ کا کوئز ریڈی تھا پھِر آپ کو ابھی سٹڈی کرنے کی کیا ضرورت۔۔۔؟" ضامن نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا تھا۔

"ہاں تو آپ کے سبجیکٹ کے علاوہ میں کسی اوُر سبجیکٹ کو نہیں پڑھ سکتی ہوں کیا" ابرش اب سٹڈی کو لیکر سیریس ہو چکی تھی پچھلے سمسٹر میں جی پی اے اچھی بنی تھی اب وہ اس کو آگے بھی مینٹین کرنے والی تھی ضامن والے سبجیکٹس کے علاوہ وہ باقی سبجیکٹس کو بھی ٹائم دینا چاہتی تھی تا کہ سارے سبجیکٹس کی تیاری پہلے ہی ہو جائیں فائنل ٹرم پیپرز میں اسے زیادہ مشکل ہو ہی نہ.

"آپ نے ایک دفعہ مجھ سے کہا تھا کہ آپ کو بس صرف اُس سبجیکٹ میں انٹرسٹ ہے جو میں آپ کو پڑھتا ہوں ورنہ آپ کے لئے باقی کچھ پڑھنے میں انٹرسٹڈ نہ ہونے کے برابر ہے تو پھر اب اچانک سے یہ دوسری کتابوں کا

خیال کیسے آیا گیا آپ کو۔۔۔" ابرش کی باتیں ضامن کو حیران کر رہی تھی اگر تو ابرش نے واقعی سوچ لیا تھا کہ وہ ساری کتابوں کو سنجیدگی سے پڑھے گی تو اچھا تھا ورنہ اگر یہ صرف اس کے سبجیکٹ کے لئے تھا اور اب اس وقت اس سے بچنے کے لیے ابرش جان بوجھ کر بہانے بنا رہی تھی تو اس کے یہ بہانے نہیں چلنے والے تھے۔

"ہاں کہا تھا لیکن میں سارے سبجیکٹس میں اچھی جی پی اے لینے میں کامیاب ہو گئی اُس سبجیکٹ میں بھی جو مجھے سخت ناپسند تھا اور اب میں نے خود سے وعدہ کیا ہے میں سٹڈیز کو سیریسلی آگے لے کر بڑھوں گی کیا آپ ایسا نہیں چاہتے ہیں۔۔۔؟" ابرش نے سنجیدگی سے پوچھا غصہ ابھی تک کوئز والی بات کا ہی تھا اور کچھ جو وہ دیدم اس کی کلاس میٹ بن چکی تھی اس کا تھا آ

"مُجھے خوشی ہو رہی ہے آپ نے اتنا سیریس لیا سٹڈی کو لیکن آپ کے پاس یونی سے آنے کے بعد شام تک کا ٹائم ہوتا ہے آپ کو جو کرنا ہوتا ہے آپ کر لیا کریں یہ رات کا وقت میرے لیے میرے قریب جب آپ آئیں تو ہمارے درمیان صرف قربت بھرے لمحے ہوں۔۔۔"وہ ابرش کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے سنجیدگی سے بولا۔

"آپ کو لگتا ہے یہ آسان ہے نہیں میرے لیے یہ سب مینج کرنا مشکل ہو جائے گا تو میں نے یہ ایک فیصلہ کیا ہے یقیناً آپ میری بات سن کر غصہ ہونگے لیکن ٹھنڈے دماغ سے سوچیے گا آپ کو ٹھیک لگے گی۔۔۔!؛"وہ ضامن کی طرف دیکھنے کے بجائے نیچے زمین کو دیکھ رہی تھی ضامن سے جو کہنے والی تھی اس کا غصہ تو یقینی تھا۔

"کیا کہنا چاہتی ہیں آپ۔۔۔؟"ضامن کو سمجھ نہیں آیا ابرش آخر چاہتی کیا تھی۔

میں نے سوچا ہے کہ جب تک میری سٹڈی چل رہی ہے ہم " دونوں ایک دوسرے کے قریب نہیں آئیں گے۔۔"ابرش کی بات سن کر ضامن کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے وہ جو کہنا چاہتی تھی جو وہ کہہ نہیں پا رہی تھی ضامن سمجھ چکا تھا۔

تو آپ چاہتی ہیں میں دو سال آپ کے قریب نہ آؤں ہمارے " درمیان کوئی ریلیشن نہ بنے لائک سیریسلی آپ کو لگتا ہے یہ پاسبیل ہے میرے لئے تو یہ بہت مشکل ہے میں غصہ نہیں کروں گا آپ کا پوائینٹ میری سمجھ میں آ رہا ہے آپ کیوں بول رہی ہیں یہ سب

یہ بھی سمجھ میں آ گیا ہے لیکن یہ آپ کی غلط فہمی ہے مس ملک ایسا ویسا کچھ نہیں کچھ نہیں ہونے والا ہے آپ کی تھکن میں خوُد میں سمیٹ لونگا آپ کو اپنے قریب کرتے اتنی محبت سے آپ کو اپنے بدن کا حصہ بناؤں گا کہ آپ بس مجھے یاد رکھیں گی باقی سب بھول جائیں گی آپ۔۔۔"وہ ابرش کی آنکھوں پہ ہونٹ رکھ گیا لیکن ابرش نے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے خوُد سے دور دھکیلا

۔

لیکن میں ایسا نہیں چاہتی ہوں سر مُجھے تھوڑی سپیس چاہیے آپ " میری بات کو سمجھ نہیں رہے ہیں۔۔۔"ابرش کی فضول سی ضد ابھی تک قائم تھی۔

رخصتی کروانے کا شوق کس کو تھا مُجھے ؟ نہیں ناں آپ نے اپنی " مرضی سے رخصتی کروائی اوُر اب آپ چاہتی ہیں کہ ہم ایک دوسرے کے قریب نہ آئیں آخر یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔؟"ابرش کی یہ لاجک وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا آخر ابرش کے دماغ میں یہ بات آئی کیسے ۔

"ہاں لیکن آپ۔۔"

کوئی پریشانی ہے۔۔۔؟"ضامن نے ٹھوڑی اوپر اٹھاتے اس کی نیلی " آنکھوں میں جھانکا ۔

مجھے بلکل اچھا نہیں لگا وہ دیدم ہماری کلاس میں آ گئی ہے آپ " نے اُسے کلاس سے باہر کیوں نہیں نکالا۔۔"ابرش نے گہرا سانس

بھرا یعنی ابرش کا یہ غصہ اس وجہ سے تھا وہ اتنی ایموشنل بھی اس وجہ سے ہو رہی تھی۔

"آپ بات کو بدل رہی ہیں مس ملک!؛ اوَر یہاں تک بات ہے اُن کی تو وہ میری سٹوڈنٹ ہیں باقی سب کی طرح میں کیسے نکال سکتا تھا کلاس سے ویسے بھی کلاس میں بس ایک رہی لڑکی نہیں ہے باقی بھی بہت سی لڑکیاں ہیں اب کیا میں ہر لڑکی کو نکال دوں کلاس سے۔۔۔ کیا آپ ایسا چاہتی ہیں۔۔۔؟"ضامن کے سوال پہ ابرش نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں لیکن وہ لڑکی ٹھیک نہیں ہے ساری کلاس جب اپنے دھیان میں مگن تھی وہ آپ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ اور۔۔۔"

میں کس کو دیکھ رہا تھا؟"ضامن نے درمیان میں ابرش کی بات "
کاٹتے پوچھا۔

مجھے دیکھ رہے تھے آپ۔۔۔!؛"ابرش نے نوٹ کیا تھا کلاس میں "
ضامن کی نظریں اسی پہ تھیں اس نے سارا وقت بس اس کو ہی
دیکھا تھا۔

آپ کے سب سے زیادہ امپورٹنٹ کون ہے میں یا وہ "
.لڑکی۔۔۔؟"ضامن کے سوالوں پہ ابرش الجھی تھی

ظاہر سی بات ہے میرے لیے سب سے اہم آپ ہیں آپ کے "
علاوہ اور کون ہو سکتا ہے بھلا۔۔۔"ابرش نے وہ ہی جواب دیا جو
ضامن توقع کر رہا تھا اس سے۔

جب آپ کے لئے اہم میں ہوں اور میں آپ کو ہی دیکھتا ہوں تو "

پھر وہ لڑکی درمیان میں کہاں سے آ گئی ابرش ہمیں ہزاروں لوگوں سے ملنا پڑتا ہے ہر کسی کو ہم اپنے حواسوں پہ سوار نہیں کر سکتے ہیں میرے لیے اہم آپ ہیں اوٗر آپ کے علاوٗہ میں کسی کو کبھی نہیں دیکھا اس نظر سے میری محبتوں کی اکلوتی وارث آپ ہیں۔۔۔ کوئی دوسرا میرے بارے میں کیا سوچتا ہے یہ میرا مسئلہ نہیں ہے آپ کو بھی بس یہ سوچنا چاہیے کہ میرے لیے امپورٹنٹ آپ ہیں۔۔۔"ضامن نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرا لہجے سے محبت پھوٹ رہی تھی ۔

"لیکن وہ لڑکی آپ کو۔۔۔"

مس ملک اتنا سجھایا پھر بھی آپ کی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے ناں "
آج وہ ہے کل کو کوئی اوٗر آ جائے گی تو کیا آپ اُن کو سوچتے خود
کو پریشان کرتی رہو گی میری باتوں پہ عمل نہیں کرو گی ناں
کبھی۔۔۔"ضامن کو اب تپ چڑھی وہ کب سے ابرش کو سمجھانے
کی کوشش کر رہا تھا لیکن مجال ہے جو ابرش کے پلے کوئی بات
پڑے۔

مُجھے آپ پہ ٹرسٹ ہے لیکن ڈر لگتا ہے مُجھے آپ مجھ سے چھین "
جائیں گے ضامن سر میں کیسے آپ کے بغیر رہوں گی یہ میرے
لئے ممکن نہیں ہے آپ سے محبت کرتی ہوں بہت مشکل ہے آپ
سے دور رہنا۔۔۔"ضامن اس کے چہرے کے نقوشِ کو اپنے لبوں
سے چومتے اسے اپنے سینے سے لگا گیا۔

اس لیے کہہ رہی ہیں ہم ایک دوسرے کے قریب نہ آئیں تاکہ "
ہمارے درمیان کے فاصلے بڑھیں۔۔ اس طرح اگر مجھے خوُد سے
دور کریں گی آپ تو نقصان آپ کا ہو گا مس ملک۔۔۔"ضامن بیڈ
پہ بیٹھتے ابرش کو اپنی تھائز پہ بیٹھا چکا تھا وہ اس کی گردن میں
بانہیں ڈالے بیٹھی تھی خاموش سی بول کچھ بھی نہیں رہی تھی بس
خاموش تھی ۔

مُجھے نہیں سمجھ آ رہا ہے کچھ کیا کروں بٹ مجھے لگتا ہے کہ ہمارے"
درمیان کچھ نہ کچھ ہو گا میں آپ سے دور ہو جاؤں گی نہیں کر سکتی
میں یہ دوری برداشت۔۔۔"وہ سسک کر رہ گئی نجانے آج دیدم کو
کلاس میں دیکھتے وہ آپے سے باہر ہو چکی تھی جیسے دل میں یہ ڈر
بیٹھ گیا تھا کہ ضامن اس سے دور ہو جائے گا ۔

آپ خوامخواہ ان ساری باتوں کو خود کے زہن پہ سوار کر رہی ہیں "
جس کی وجہ سے آپ کو ایسا لگتا ہے حالانکہ آیسا نہیں ہے میں اب
آپ سے کچھ نہیں کہوں گا آپ کو جو سوچنا ہے سوچیے جو مرضی
ہے کرنا کیجیے گا میری باتوں کی کوئی ویلیو ہی نہیں ہے آپ کے
نزدیک۔۔"ضامن کا صبر جواب دے گیا تھا ابرش اس کے اتنا
سمجھانے کے باوجود وہ ہی الٹی سیدھی باتیں کر رہی تھی ضامن نے
اُسے بیڈ پہ بیٹھایا اوٗر خوٗد اٹھتے باتھ روم چلا گیا۔

ابرش اس کی پشت کو بھیگی نظروں سے دیکھ رہی تھی وہ اپنی جگہ پہ بلکل
ٹھیک تھا ابرش ان باتوں کو کچھ زیادہ ہی خود پہ حاوی کر رہی تھی۔

"جب آپ کے لئے اہم میں ہوں اور میں آپ کو ہی دیکھتا ہوں تو پھر وہ
لڑکی درمیان میں کہاں سے آگئی ابرش ہمیں ہزاروں لوگوں سے ملنا پڑتا

ہے ہر کسی کو ہم اپنے حواسوں پہ سوار نہیں کر سکتے ہیں میرے لیے اہم آپ ہیں اور آپ کے علاوہ میں کسی کو کبھی نہیں دیکھا اس نظر سے میری محبتوں کی اکلوتی وارث آپ ہیں۔۔۔ کوئی دوسرا میرے بارے میں کیا سوچتا ہے یہ میرا مسئلہ نہیں ہے آپ کو بھی بس یہ سوچنا چاہیے کہ میرے لیے امپورٹنٹ آپ ہیں۔۔۔" بار بار زہن میں ضامن کا یہ فقرہ گونج رہا تھا ضامن نے کتنی بار کہا اس سے کہ وہ صرف ابرش کا ہے اس کے علاوہ کسی کا نہیں ہے لیکن ابرش اس کی بات سمجھتی پھر کیا ہی بات تھی۔

وہ وہیں بیٹھی رہی اتنا کچھ ہونے کے بعد اب اس کا کہاں سٹڈی میں دل لگنا تھا اس نے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے آپنے آنسو صاف کیے۔

"وہ میرے لئے ہیں ابرش کنٹرول یور سیلف۔۔۔" ابرش نے اپنے سینے پہ ہاتھ رکھتے گہری سانس بھری۔

وہ ضامن کو شائد ناراض کر چکی تھی اسے خوُد پہ بہت غصہ آیا کیا ضرورت تھی ضامن کے سامنے دیدم کا نام لینے کی اسے نہیں پسند تھا ان دونوں کے درمیان کسی تیسرے کا زکر۔

ضامن کی ناراضگی پہ ابرش کا دل بے چین سا ہوا تھا وہ ضامن کو ناراض نہیں کر سکتی تھی وہ بے چینی سے ضامن کے واپس آنے کا انتظار کر رہی تھی ضامن فریش ہوتے شاور لیتا واپس آیا تو بلیو ٹروزار میں ملبوس سیلوز لیس شرٹ پہنے ہوئے تھا ابرش کی طرف دیکھا تک نہیں وہ اپنے بالوں کو ہاتھوں سے سنوارتے ابرش کو وہیں چھوڑتے روم سے نکلتے کچن میں ابرش ویسے بھی کہہ چکی تھی اُسے بھوک نہیں ہے اوُر دوبارہ ضامن نے مروت میں بھی نہیں پوچھا تھا خود ہی اپنے لیے کھانا نکالتے کھانے لگا شاید ابرش کو احساس دلانا چاہتا تھا کہ ابرش کی اس حرکت نے اسے کتنا ہرٹ کیا ہے۔

ابرش جو پہلے تو ضامن کے سامنے کہہ چکی تھی کہ اسے بھوک نہیں ہے ضامن کو روم سے نکلتے دیکھ کر وہ خود بھی باہر آئی ضامن کا ساتھ تو دینا تھا وہ اکیلا کھانا نہیں کھاتا تھا مگر شاید ناراضگی میں ابرش کو کہنا ضروری نہیں سمجھا۔

"آپ ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔؟" ابرش کچن کے دروازے کے بیچ و بیچ کھڑی سوال کر رہی تھی ضامن نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اپنا فاکس کھانے پہ کیا۔

"آپ کو کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔؟" وہ تلخ سا ہوا اپنی جگہ پہ بلکل ٹھیک تھا وہ ابرش کا رویہ تھا ہی ایسا ابرش کو خود بھی احساس ہو رہا تھا اُس وقت اسے اپنے جذبات پہ قابو رکھنا چاہیے تھا۔

"آپ کو لگتا ہے مجھے فرق نہیں پڑتا ہے۔۔؟" ابرش کو صدمہ ہوا ضامن کھانے کی طرف توجہ دے رہا تھا اس پہ نہیں اور یہ بات وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی کیا کھانا زیادہ ضامن کے لیے اس وقت زیادہ ضروری تھا۔

"ہاں کیوں کہ مس ملک آپ بار بار ایک ہی بات کرتی ہیں مجھے لگتا ہے میرے ساتھ ساتھ ریڈرز بھی اکتا گئے ہونگے ہم سے۔۔۔!؛" ضامن نے چمچ ٹیبل پہ پٹخا یہ اس کے غصے کا اظہار تھا۔

"میں ایک بات کرتی کیوں ہوں بار بار آپ کو یہ بھی تو سوچنا چاہیے سر مجھ سے برداشت نہیں ہوتا ہے آپ سمجھتے کیوں نہیں ہیں۔۔۔" ابرش ضامن کی تھائز پہ بیٹھتے اس کے گرد بازوؤں حائل کرتے رونے لگی ضامن اس کی نیلی آنکھوں میں کہاں آنسو دیکھ سکتا تھا یہ آنسو اس کی کمزوری تھے ابرش کو بھی اچھے سے معلوم تھا شاید اس لیے وہ کرتی تھی آیسا۔

"میں سب سمجھتا ہوں لیکن مجھے یہ لگتا ہے آپ کا یہ ڈر محض ایک وہم ہے آپ جتنا ان چیزوں کو سوچتی ہیں اتنا ہی الجھتی ہیں مت سوچا کریں آپ صرف میرے بارے میں سوچا کریں ہمارے خوبصورت رشتے کے بارے میں سوچا کریں اور میں صرف آپ کا ہوں یہ سوچا کریں۔۔" اس کے آنسوؤں کے سامنے ہر بار کی طرح ضامن تھوڑا کمزور پڑا تھا۔

"آپ کے لئے کہنا آسان ہے پہلے میم انعم تھیں اور اب یہ دیدم کل کو کوئی اور آجائے گی مُجھے لگتا ہے میں پاگل ہو جاؤں گی۔۔۔" وہ اس وقت فل بیوی کے روپ میں شکوے کر رہی تھی۔

"جیسے انعم چلی گئی ویسے یہ بھی چلی جائے گی آپ کو پھر ملال ہو گا کیوں میں نے اپنا ٹائم ایسے ہی فضول میں ضائع کیا۔۔۔" وہ اس کے آنسو پونچھتے بولا تو ابرش نے آنکھیں دکھائی۔

"آپ کو تو ویسے خوشی ہونی چاہیے اتنی لڑکیاں آپ پہ فدا ہیں آپ سے محبت کرتی ہیں۔۔۔"ضامن ابرش کی بات پہ مسکرایا تھا۔

"خوش تو میں ہوں کیونکہ مجھے جو لڑکی ملی ہے ناں وہ سب سے الگ ہے اُسے پا کر مُجھے کسی کی طلب نہیں رہی ہے صرف وہ کافی ہے میرے لیے۔۔۔"ضامن نے اس کی ناک کی ٹپ پہ ہونٹ رکھے۔

طلب ہے تو تُو ہے نشہ

غلام ہے تیرا دل یہ میرا

کھل کے جی لے زرا

وہ ابرش کو کئی بار اپنے جذبات سے آگاہ کر چکا تھا لیکن ابرش کے ساتھ رہتے وہ یہ سمجھ چکا تھا کہ ابرش اُن لوگوں میں سے تھی جسے اظہار پسند تھا وہ چاہتی تھی بار بار ضامن اسے بتائے کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے۔

"مجھے آچھا لگتا ہے یہ آپ کہتے ہیں آپ صرف میرے ہیں اور میرے ہی رہیں گے۔۔۔" ابرش ضامن کے ہونٹوں پہ ہونٹ رکھ گئی ضامن نے ابرش کے ہونٹوں کو قید کیا اور سانسوں کو پینا شروع کر دیا۔

ابرش اسے خود سے دور رہنے کا کہہ تو چکی تھی لیکِن اس کے لئے بہت مشکل تھا ضامن سے دور رہنا جس کے بغیر وہ ایک پل بھی شاید مشکل سے رہ پاتی دو سال کا انتظار تو بہت مشکل تھا شاید وہ خوُد بھی نہیں کر سکتی تھی۔

"اوُر جب آپ میرے سامنے کسی دوسری لڑکی کا نام لیتی ہیں مُجھے بہت برا لگتا ہے ہم دونوں کے درمیان صرف ہماری باتیں ہونی چاہیے کسی تیسرے

کی نہیں یہ بات میں آپ کو لاکھ دفعہ سمجھا چکا ہوں لیکن آپ کی سمجھ میں نہیں آتی ہے میری بات۔۔۔"ضامن نے کھیرے کا ٹکڑا اس کے ہونٹوں کے درمیان میں رکھا جسے وہ چباتے کھا گئی ابرش کو کھیرے پسند تھے۔

دونوں کی پسند کافی حد تک ایک دُوسرے سے ملتی تھی۔۔۔

"مُجھے معاف کر دیں پتہ نہیں کیا ہو جاتا ہے مجھ سے برداشت نہیں ہوتا وہ۔۔۔میرا مطلب ہے کہ اب صرف ہماری باتیں ہوں گی آپ نے مجھ سے کھانے کا پوچھا ہی نہیں۔۔۔"اس نے بریانی دیکھی تو بھول چمکی تھی ضامن کی پلیٹ سے ہی چمچ بھرتے منہ میں ڈالا۔

"آپ نے کہا تھا آپ کو نہیں کھانا ہے۔۔۔"ضامن کے جتایا ابرش نے اس کے کندھے پہ چٹکی کھاتی۔

"آپ کہہ تو سکتے تھے ناں۔۔۔" اس نے ضامن کو اشارہ کیا کہ اسے کھلایا جائے وہ خود نہیں کھانے والی تھی اپنے ہاتھوں سے۔

ضامن نے اسے خود اپنے ہاتھوں سے کھلایا اوٗر روم میں لے آیا ابرش نے دوبارہ سٹڈی کا بہانہ نہیں بنایا آج تو وہ خود بھی ضامن کے رومانس کو بہت مس کر رہی تھی ضامن نے شرٹ اتارتے دور پھینکی اوٗر ابرش کو پیچھے بیڈ پہ گرائے اس پہ جھکتا چلا گیا۔۔

ابرش اس کے مظبوط وجود کے نیچے دب سی گئی تھی کمرے میں گونجتا ابرش کی سانسوں کا شور ہر لمحے شدت پکڑتا جا رہا تھا۔ وہ اس کی بانہوں میں قید اس کی شدتوں کو اپنے پورے وجود پہ برداشت کر رہی تھی۔۔۔

.....

وقت آگے بڑھ رہا تھا اپنی رفتار سے وقت بھلا کہاں کسی کے لیے رکتا ہے

اریبہ اپنے پلان پہ آہستہ آہستہ کام کر رہی تھی کسی کو شک نہیں ہوا تھا فحال لیکن کب تک وہ رب ظالموں کی رسی دراز کرتا ہے مگر ایک وقت تک آج اس نے عفت ملک کی کوفی کچھ زیادہ ہی دوا ملادی تھی مزید وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی عفت ملک کے لئے کوفی آج عائلہ بنا رہی تھی اور عائلہ یہ نہیں جانتی تھی کہ کوفی کو لیکر وہ کتنی بری طرح سے پھنسے والی ہے۔

عائلہ کوفی بنا رہی تھی جب اُسے یرمان کا میسج آیا وہ جواب دینے لگ گئی اور اریبہ نے موقعے کا فایدہ اٹھایا تھا اور اپنا کام کر دیا آج وہ خوش تھی آخر کار اسے عفت ملک سے چھٹکارہ ملنے والا تھا۔

عائلہ کوفی کا مگ اٹھاتے کچن سے نکلی یرمان باہر گیا تھا تبھی وہ کچن میں موجود تھی ورنہ یرمان اسے کہاں کچھ کرنے دیتا تھا پریگننسی کے تیسرے مہینے میں

ہی وہ اتنی بور ہو چکی تھی بیڈ سے اکتا چکی تھی یرمان کا بس چلتا نو مہینے اسے بستر سے اٹھنے ہی نہیں دیتا۔

"آپ کی کوفی۔۔۔"وہ کمرے میں تھیں ساتھ قیوم ملک بھی تھے عائلہ کو نہیں پتہ تھا تبھی وہ ایک ہی مگ بنا کر لائی تھی عفت ملک کے لیے۔

"یہ تو زیادتی ہے بھئی ہمارے لیے تو کوئی کوفی بناتا ہی نہیں ہے ہم کیا کسی کے لیے ایک اہم نہیں ہیں۔۔؟"قیوم ملک نے شکوہ کیا تو عفت ملک مسکرائی تھی جبکہ عائلہ گھبرا گئی۔

"آپ کے لیے بھی بنا کر لاؤں انکل۔۔۔؟"وہ کچن میں جانے لگی۔

"رہنے دو عائلہ بیٹا یہ کوفی ہم شئیر کر لیں گے یرمان آنے والا ہے تمھیں کچن میں دیکھ لیا تو خوامخواہ ڈانٹے گا جانتی تو ہو تم۔۔۔"گھر میں ہر فرد کو

معلوم تھی یہ بات کہ یرمان عائلہ کے لیے کتنا پوزسیو ہے عائلہ ان کی بات پہ اپنی شال کا کونا مٹھیوں میں جکڑتے واپس صوفے پہ بیٹھ گئی۔

عفت ملک نے ابھی تک کوفی کا گھونٹ نہیں بھرا تھا آج کل ان کی طعیبت ٹھیک نہیں رہتی تھی لیکِن وہ نظر انداز کرتی تھی مگر صبح سے ان کو اپنے سینے میں جیسے جلن سی محسوس ہو رہی تھی۔۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔؟" عائلہ پچھلے کئی دنوں سے نوٹ کر رہی تھی عفت ملک سے پوچھتی بھی تھی لیکن وہ ٹال دیتی مگر آج وہ اسے بہت ڈل ڈل لگ رہی تھیں جیسے اس وقت مشکل سے ان کے ساتھ بیٹھی ہوں۔

"ہاں بیٹا میں ٹھیک ہوں بس۔۔!؛" وہ کیا بتاتی وہ کس قدر خود کو کمزور سا محسوس کر رہی تھیں قیوم ملک کی نظریں بھی عفت ملک پہ تھیں جو بیزار سی لگ رہی تھیں کوفی کا مگ قیوم ملک کے ہاتھ میں تھا جس کو وہ اپنے ہونٹوں

سے لگاتے کہ اس سے پہلے ہی کسی نے ایک جھٹکے سے مگ ان کے ہاتھ سے گرا دیا تھا عائلہ جو ان سے کچھ فاصلے پہ بیٹھی تھی اور اس کے ہاتھ گود میں رکھے ہوئے تھے کوفی اس کے ہاتھوں پہ گری تو وہ چیخی تھی۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔؟" عفت ملک اپنی جگہ سے اٹھتے اریبہ کے سامنے آئی تھیں۔

یہ پہلی بار تھا کہ اریبہ ان کے کمرے میں آئی تھی اور اس کی اتنی ہمت کہ اس نے عائلہ پہ کوفی گرائی عفت ملک تو اسے تھپڑ ہی مار دیتی لیکن شائد قیوم ملک کا لحاظ کر گئی تھیں۔

"اریبہ تم یہاں کیوں آئی ہو؟ اور یہ کیا تھا کوفی کیوں گرائی تم نے عائلہ پہ۔۔۔!؛؟" یہ منظر دروازے سے داخل ہوتے یرمان ملک نے بھی دیکھا تھا.

"عائلہ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟"عفت ملک کو عائلہ کی فکر ہوئی وہ اس کے قریب آتے اس کے ہاتھوں کو دیکھنے لگی جن پہ چھالے بن چکے تھے شاید کوفی زیادہ گرم تھی جو اس کے ہاتھوں کو جلا گئی تھی کچھ زیادہ ہی چھالے بن گئے اس کے ہاتھوں پہ۔

"ٹھیک ہوں آنٹی۔۔۔!؛"بات زیادہ نہ بڑھے عائلہ نے سرسری سا جواب دیا لیکن یہ سچ تھا کہ اس کے ہاتھوں کی سکن جل گئی تھی کوفی گرم تھی اور اس کے کچھ چھنٹے اس کے پیٹ پہ بھی پڑ گئے تھے تکلیف تو ہو رہی تھی لیکن وہ ضبط کر گئی تھی۔

"عائلہ۔۔۔"یرمان نے اسے اپنے سینے سے لگایا اس کی تکلیف پہ وہ تڑپا تھا یہ تو طے تھا کہ اریبہ کی خیر نہیں تھی اب۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔!؛" یرمان کی آنکھوں میں پھیلتی وحشت دیکھ کر عائلہ کو سرد لہر اپنے وجودِ میں سرایت کرتی محسوس ہوئی تھی وہ یرمان کے غصے سے ہمیشہ ہی ڈر جاتی تھی۔

"میں وہ۔۔۔ قیوم اس کوفی میں زہر تھا۔۔۔؟" اریبہ بری طرح سے پھنس چکی تھی وہ تو یہ کوفی عفت ملک کے لیے بنا بھیج رہی تھی لیکن یہاں معاملہ الٹا ہو گیا تھا جس قدر اس کوفی میں زہر کی مقدار تھی اگر قیوم ملک ایک سپ بھی لے لیتے تو شاید جان سے جاتے اریبہ کیسے ایسا کوئی نقصان افورڈ کر سکتی تھی بنا سوچے سمجھے اس نے کوفی کا مگ گرایا تھا لیکن یرمان کے کڑے تیور اس کو یہ سمجھانے کو کافی تھے اس بار مقابل آسانی سے چھوڑے گا نہیں اسے۔۔۔

"کیا بکواس کر رہی ہو تم؟ کوفی عائلہ بنا کر لائی تھی وہ کیوں زہر ملائے گی کوفی میں۔۔ ہر کسی کو اپنے جیسا سمجھا ہوا ہے تم نے۔۔۔" عفت ملک کو تو مانو آج موقع مل رہا تھا ساری بھڑاس نکالنے کا۔

"میں بکواس نہیں کر رہی ہوں سچ ہے یہ آگر یقین نہیں آتا ہے تو کوفی پی کر دیکھ لیں میں بیوقوف نہیں ہوں جو یہ کوفی پینے دیتی اپنے شوہر کو جبکہ مجھے معلوم تھا کہ اس میں زہر ہے جو کسی بھی جان لے سکتا ہے۔۔۔" اریبہ کا لہجہ بے لچک تھا وہ اس سچویشن کے لیے ریڈی تھی اب سب کے سامنے اسے عائلہ پہ الزام لگانا تھا آگر عفت مر جاتی پھر عائلہ پہ الزام آتا یہ اور بھی آچھا ہوتا۔

"تم اپنے حواسوں میں نہیں ہوں اریبہ جاؤ اپنے کمرے میں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا تم ڈیڈ کی بیوی ہو تو تُمھاری یہ بکواس سن رہا ہوں آگر تُمھاری

جگہ کوئی اور انسان ہوتا تو اس وقت میرے سامنے کھڑا بکواس نہیں کر رہا ہوتا۔۔۔" یرمان غرایا تھا عائلہ نے اپنی آنکھیں رگڑی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اریبہ اس پہ اتنا بڑا الزام لگائے گی۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ یرمان اس پہ بھروسہ کرے گا بھی نہیں یقیناً یہاں معاملہ قیوم ملک کی زندگی کا تھا وہ کیسے برداشت کر لیتا یہ بات آسانی سے۔

"میں بلکل ٹھیک کہہ رہی ہوں کچن سے وہ ریپر دیکھ کر آئی ہوں جو میڈیسن اس نے کوفی میں ملائی ہے تبھی بنا سوچے سمجھے میں نے یہ ایکٹ کیا مجھے اپنے شوہر کی زندگی بہت عزیز ہے آپ کو بھلے اپنے ڈیڈ سے زیادہ اپنی بیوی پیاری ہو لیکن مجھے اپنے شوہر کی فکر ہے کیسے کچھ ہونے دیتی انہیں۔۔۔" اریبہ اپنی بات پہ قائم تھی۔

"تو تمھارے کہنے کا مطلب ہے کہ عائلہ زہر دینے والی تھی ان کو۔۔۔ تم نے کچن میں دیکھا ریپر۔۔۔؟"عفت ملک اریبہ کے سامنے آچکی تھیں جبکہ قیوم ملک خاموش تھے وہ کبھی بھی نہیں مان سکتے تھے کہ عائلہ ایسا کچھ کر سکتی تھی وہ عائلہ کو اچھے سے جانتے تھے بہت معصوم تھی وہ لیکن اریبہ کیوں اتنا بڑا الزام لگا رہی تھی آخر کس بنیاد پہ۔

"ہاں میں نے جو دیکھا وہ بتا رہی ہوں عائلہ مارنا چاہتی تھی میرے شوہر کو۔۔۔"اریبہ ایک چور نگاہ قیوم ملک کے چہرے پہ بھی ڈال دیتی کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں۔

"لیکن عائلہ تو میرے لیے کوفی لائی تھی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ مجھے مارنا چاہتی تھی کیونکہ کوفی تو میں نے دی ان کو۔۔۔عائلہ میرے لیے لائی تھی ان کے لئے نہیں۔۔۔!؛"عفت ملک کی بات پہ اریبہ کے چہرے پہ ایک

رنگ آیا اور ایک گیا یہ کیسے وہ بھول گئی خود ہی تو زہر ملایا گیا وہ بھی عفت ملک کے لیے اور خود ہی بھولتے قیوم ملک کا حوالہ دے رہی تھی۔

"ہاں تو ہو سکتا ہے آپ کے لئے ملایا ہو زہر میں نے تو جیسے ہی دیکھا آگئی یہاں آگے کوفی کا مگ ان کے ہاتھ میں تھا تو مُجھے لگا کہ شائد اس نے ان کے لیے یہ سب کیا لیکن اب لگتا۔۔۔"

"شٹ اپ۔۔۔" یرمان دھاڑا کہ کمرے کے در و دیوار بھی ہل گئے آگر وہ اریبہ کی بکواس برداشت کر رہا تھا تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا کہ اس کے دل میں جو آرہا تھا وہ بولتی رہتی یرمان ملک اتنا بھی اچھا نہیں تھا کہ اس کی یہ بکواس برداشت کر لیتا۔

"یرمان تم بھول رہے ہو اریبہ میری بیوی ہے۔۔۔" قیوم ملک کو پسند نہیں آئی یرمان کی ٹون وہ جس لہجے میں بات کر رہا تھا اریبہ سے وہ مناسب نہیں تھا۔

"اوئر آپ کو اپنی بیوی کی بکواس نہیں سنائی دے رہی ہے آپ کو لگتا ہے عائلہ آپ کو یا مام کو زہر دے کر مارنے کی کوشش کر سکتی ہے۔۔۔" یرمان کو افسوس ہوا اس نے مام کے اگینسٹ جا کر ڈیڈ کا ساتھ دیا تھا مگر اس پل یہ احساس ہوا جیسے اس کے غلط کیا اپنی مام کے ساتھ۔

"یرمان کول ڈوان۔۔۔!؛"

"سیر سیلی ڈیڈ کول ڈوان مطلب آپ کو فرق نہیں پڑتا ہے اس نے میری بیوی پہ الزام لگایا ہے میں برداشت نہیں کر سکتا ہوں۔۔۔" یرمان اب کی بار قیوم ملک کے سامنے اپنا غصہ ضبط نہیں کر پایا اسے برا لگا تھا قیوم ملک کیسے

اریبہ کا ساتھ دے سکتے تھے یعنی انہیں بھی یہ لگ رہا تھا کہ اریبہ جو بکواس کر رہی ہے وہ بلکل سچ ہے۔

"یرمان بیٹا آعائلہ کی حالت دیکھو کنٹرول کرو خوُد پہ یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے میں جانتی ہوں اور اب تو مجھے اس لڑکی کا پلان بھی سمجھ میں آگیا ہے بیٹا پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا عائلہ کے لیے ٹینشن لینا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"عفت ملک کو عائلہ کی حالت دیکھ کر کسی گڑبڑ کا احساس ہوا اس کا لٹھے کی مانند ٹھنڈا پڑتا رنگ دیکھتے اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ کتنی مشکل سے کھڑی ہے یہاں اپنے حق میں وہ کچھ بول بھی نہیں پا رہی تھی۔

"میم یہ وہ ریپر ہے جو کچن میں پڑا تھا۔۔۔!؛"اریبہ کچھ بولتی کہ میڈ آندر آئی اور ایک ریپر عفت ملک کو دیا جو کہ مڑا ہوا تھا لیکِن پھر بھی اس کے اوپر لکھا نام وہ پڑھ چکی تھیں۔

وہ زہر ہی تھا لیکن عائلہ ایسا کیونکر کرے گی بھلا وہ عائلہ پہ شک نہیں کر سکتی تھی نہ ہی سوچ سکتی تھیں لیکن اریبہ کیسے جانتی تھی اس بارے میں یہ سوچ ان کو مسلسل پریشان کر رہی تھی کچھ تو تھا جو وہ مس کر رہی تھیں۔

"یہ جھوٹ۔۔۔ہے۔۔۔۔میں۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔"عائلہ یرمان کی گردن میں بانہیں ڈال گئی جیسے یہ ڈر ہو کہ یرمان کہیں چھوٹ ہی نہ دے اسے۔

"میں نے تم سے کچھ پوچھا عائلہ ؟ مُجھے تم پہ بھروسہ ہے تم ایسا کچھ نہیں کر سکتی ہو یہ کسی اور کی پلاننگ ہے۔۔۔"یرمان کی سرد نظریں اریبہ پہ تھیں جو لڑکی اپنے بچے کے قتل کا الزام کسی دوسرے پہ لگا سکتی تھی جھوٹ بول سکتی تھی وہ کچھ بھی کر سکتی تھی یرمان کو شروع دن سے ہی ڈیڈ کا ساتھ نہیں دینا چاہیے تھا۔

مام بدل چکی تھیں اتنی غلطیوں کے بعد شاید ان کو احساس ہو گیا تھا کہ وہ اب پوری کوشش کرتی تھیں کہ ڈیڈ گھر اور بچوں کو ٹائم دیں۔

"یرمان کوفی میں واقعی میں زہر تھا مُجھے عائلہ پہ شک نہیں ہے نہ ہی کروں گی کیونکہ عائلہ ایسا نہیں کر سکتی ہے لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ سب کیا کس نے۔۔۔؟"عفت ملک پریشان تھیں۔

"کون کر سکتا ہے اس کے علاوہ۔۔۔؟"یرمان پوری طرح سے بدگمان ہو چکا تھا عائلہ پہ الزام لگا کر اریبہ نے بہت بڑی غلطی کی تھی اور اس غلطی کا کیا خمیازہ وہ بھگتنے والے تھی نہیں جانتی تھی۔

"میں کیوں کروں گی۔۔!؟"اریبہ نے قیوم ملک کو دیکھا وہ خاموش تھے یرمان کا بدلا رویہ ان کو یہ واضح کر چکا تھا کہ یہاں معاملہ اس کی بیوی کا ہو گا

وہ چپ نہیں رہے گا بلکے اگر اسے سب کے خلاف ہونا پڑا وہ ہو جائے گا لیکن اپنی بیوی کے اوپر کوئی الزام برداشت نہیں کرے گا۔

"تو مام کی دشمن تم ہی ہو۔۔۔؟" عفت ملک نے اپنا گلہ جکڑا اتنے دنوں سے وہ جو تھوڑا تھوڑا زہر پی رہی تھیں اُس نے بھی تو اثر دکھانا تھا۔

"مام آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟" وہ لڑکھڑائی تھی اس سے پہلے کہ گرتی یرمان نے ان کو تھامتے اپنے حصار میں لیا عائلہ پریشانی سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"مُجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میرے اندر آگ دہک رہی ہے یرمان مجھے کچھ ہو رہا ہے۔۔۔" وہ اپنا سینہ مسل رہی تھیں اریبہ نے لب بھینچے ہوئے تھے بس آج کی ڈوز یہ عورت پی لیتی تو اس وقت دنیا سے کوچ کر چکی ہوتی اس کا تو عائلہ پہ الزام لگانا بھی اس کے حق میں اچھا ثابت نہیں ہو رہا تھا عائلہ کا شوہر اس کی ڈھال بن چکا تھا۔

"مام ریلیکس میں ڈاکٹر کو کام کرتا ہوں۔۔۔"طعیبت عفت بیگم کی بگڑ رہی تھی اوٗر دل بوجھل قیوم ملک کا ہو رہا تھا ان کو ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کوئی ان کے وجود سے جان کھینچ رہا ہو وہ تیزی سے آگے آئے اور عفت ملک کو بانہوں میں بھرت بیڈ پہ لٹایا۔

ان کے لہجے میں چھپی محبت بے قراری ہر ایکٹ سے واضح ہو رہا تھا وہ عفت ملک سے کتنی محبت کرتے تھے اریبہ کے لیے یہ سب برداشت کرنا مشکل ہوا لیکن فحال تو اسے پلان پہ کام کرنا تھا کسی طرح اس لڑکی کا پتہ صاف کرنا تھا۔

"یہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔!؛"عائلہ کی اپنی طعیبت بگڑ رہی تھیں لیکن وہ عفت ملک کو سوچتے پریشان تھی کہ ان کو کچھ نہ ہو جائے۔

"عائلہ پلیز تم پریشان مت ہو تمھاری اپنی طعیبت خراب ہو جائے گی۔۔۔" یرمان نے اس کو حصار میں لیا عفت ملک ہوش میں تو تھیں لیکن ان کی طعیبت بہت خراب تھی قیوم ملک ان کے ساتھ بیٹھے نرمی سے ان کی پیشانی سہلا رہے تھے.

"ڈاکٹر پلیز جلدی سے چیک کریں مام کو! ان کی طعیبت اچانک سے خراب ہو گئی یہ بلکل ٹھیک تھیں۔۔" ملازمہ ڈاکٹر کو اندر لے آئی تو یرمان ڈاکٹر سے بولا جو اپنا سامان نکال رہی تھی۔

"مُجھے چیک اپ کرنے دیں ان کا۔۔۔!؛" ڈاکٹر قیوم ملک سے بولی جو عفت ملک کے پاس سے اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے ڈآکٹر نے چیک اپ کیا

۔

"ان کو زہر دیا جا رہا تھا پچھلے کئی دنوں سے جو ان کی پوری باڈی میں پھیل چکا ہے ان کا ٹریٹمنٹ کرنا ہو گا ورنہ یہ زہر ان کو نقصان پہنچائے گا۔۔۔"ڈاکٹر کی بات پہ گویا سب کے سروں پہ دھماکا ہوا تھا عفت ملک کو پچھلے کئی دنوں سے زیر دیا جا رہا تھا اور وہ جانتے ہی نہیں تھے۔

"ڈاکٹر آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی ایسا کیسے ہو سکتا ہے بھلا کون دے سکتا ہے ان کو زہر۔۔۔"وہ سبھی حیران کن تھے۔

"ڈیلی بہت تھوڑی مقدار میں دیا جاتا تھا تاکہ یہ آندر ہی اندر کمزور ہوتی رہیں آگر یہ سلسلہ چلتا رہا تو ان کے لیے سرائیو کرنا مشکل ہو جائے گا یہ زہر کوئی عام زہر نہیں ہے بہت خطرناک قسم کا زہر ہے اب آگر ان کی موت ہو جاتی اچانک سے۔۔تو یہ نیچرل ڈیتھ سمجھی جاتی کوئی نہیں جان پاتا

کہ ان کو زہر دیا جا رہا تھا۔۔"ڈاکٹر سنجیدگی سے ساری صورتحال بتا رہی تھی

۔

"یہ دیکھیں ڈاکٹر۔۔۔کیا یہ زہر ہی تو نہیں ہے۔۔۔؟"یرمان نے ریپر ڈاکٹر کو دکھایا تھا۔۔

"جی یہی زہر ان کو دی جا رہی تھی اور یہ زہر ان کے لئے خطرہ ہے یہ پولیس کیس بھی بن سکتا ہے آپ کو جلد از جلد اس انسان کو ڈھونڈنا ہو گا اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے اور آپ لوگوں کے پاس صرف پچھتاوا رہ جائے۔۔۔"ڈاکٹر عفت ملک کا ٹریٹمنٹ مکمل کر چکی تھی وہ ہوش میں آ چکی تھیں۔

وہ تو ہکا بکا تھیں جیسے یقین نہ آ رہا ہو کہ ان کو پچھلے اتنے دنوں سے زہر آلود کوفی پلائی جا رہی تھی عائلہ نے تو آج کوفی بنائی تھی پہلے میڈ بناتی تھی تو کیا میڈ بھی ان کو زہر دینے کے منصوبے میں شاملِ تھی۔

"یہ بہت گھمبیر صورتحال ہے جیسے معلوم کریں۔۔۔؟" قیوم ملک اپنی داڑھی پہ ہاتھ پھیرتے بولے تو یرمان نے اُنہیں دیکھا تھا.

"آپ کو ابھی تک نہیں معلوم کہ یہ سب کس نے کیا ہے یہ ہیں مام کی اس حالت کی زمہ دار۔۔۔" یرمان کا بس نہیں چل رہا تھا اس لڑکی کو جان سے مار دے۔

"یرمان میں نے پہلے بھی کہا ہے اپنی ٹون پہ کنٹرول کرو اریبہ ایسا نہیں کر سکتی ہے۔۔۔" عفت ملک نے اُس میڈ کو بلایا جو ان کو کوفی دیتی تھی ڈیلی۔

"میم میں تو ڈیلی کوفی بنا کر آپ کو دے جاتی تھی میں بھلا کیوں آپ کا زہر دینے کی کوشش کروں گی یہ الزام نہ لگائیں مجھ پہ۔۔۔" میڈ کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے یرمان کا غصہ ایک طرف عفت ملک کی حالت دیکھ کر وہ بہت پریشان تھی۔

"تو تمھارے علاوہ مُجھے اور کوئی کوفی بنا کر بھی نہیں دیتا پھر کون کرے گا یہ حرکت۔۔۔" اریبہ ہونٹوں کو کاٹ رہی تھی یہ میڈ آگر کچھ بول دیتی تو اس کے لیے بہت مشکل ہونے والی تھی۔

"تُمھارے کوفی بناتے کون کچن میں آتا جو تم سے بات کرتا تھا۔۔۔؟" یرمان نے استفسار کیا۔

"سر اریبہ میم ہی آتی تھیں کہ میرا یہ کام کر دیں وہ کام کر دیں لیکن میم کو کوفی دینے کے بعد میں وہ کام کرتی تھی اور تو کوئی نہیں آتا تھا کچن

میں۔۔۔۔"میڈ اریبہ کی آنکھوں میں پھیلی وحشت سے نظریں چرا گئی فحال اپنی نوکری بچانی تھی جو سچ بول کر ہی بچائی جا سکتی تھی۔

"واٹ اریبہ ؟"پہلا جھٹکا تو قیوم ملک کو لگا تھا اریبہ آخر کیا کرنے جاتی تھی کچن میں یہ حرکت ابرش کی سب کے سامنے اسے مشکوک کر رہی تھی قیوم ملک جو اب تک اریبہ کے ساتھ تھے اب ان کو بھی تھوڑا سا شک ہونے لگا تھا۔

"مجھے نہیں ہوتا تھا پتہ کہ عفت کی کوفی بنا رہی ہوتی تھی مجھے جب بھی کوئی کام پڑتا میں کہہ دیتی تھی آپ اس بنیاد پہ مجھ پہ الزام نہیں لگا سکتے ہیں قیوم۔۔۔!؛"اریبہ نے اپنی گھبراہٹ پہ کنٹرول کرنے کی ناکام کوشش کی۔

"میم میں آپ کو بتاتی تھی کہ میں عفت میم کی کوفی بنا رہی ہوں اور آپ کو ٹائم کا بھی پتہ تھا آپ جان بوجھ کر آتی تھی اس وقت کچن میں جب میں میم

کے لیے کوفی بنا رہی ہوتی تھی شاید آپ ہی کوفی لے مگ میں ڈال دیتی ہوں گی زہر مجھے تو نہیں معلوم۔۔۔" میڈ کو ویسے بھی اریبہ پہ شک تھا اور آج موقع مل رہا تھا تو اس نے اپنے خدشات کا اظہار کر دیا آج بھی جب عائلہ کوفی بنا رہی تھی اور اپنے سیل فون میں بیزی تھی اس نے اریبہ کو کچن سے نکلتے دیکھا تھا لیکِن خاموش رہی۔

"تم مجھ پہ جھوٹا الزام لگا رہی ہو قیوم یہ جھوٹ بول رہی ہے میں کیوں کروں گی ایسا۔۔۔!؛" اریبہ کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے جیسے اس ملازمہ سے کہاں توقع تھی کہ وہ یوں سب کے سامنے اس کے بارے میں بول دے گی۔۔

"میم میں آپ پہ جھوٹا الزام نہیں لگا رہی ہوں چلیں پہلے تو شاید میں غلط تھی لیکن آج آپ کچن سے نکل رہی تھیں جب عائلہ میم کوفی بنا رہی تھیں میں

نے خوُد دیکھا آپ کو وہاں سے نکلتے یہ بھی کہہ دیں کہ جھوٹ ہے۔۔۔" یہ وار زیادہ کڑا تھا۔

"اریبہ یہ کیا سن رہا ہوں میں۔۔۔؟" قیوم ملک اریبہ کی طرف بڑھے تھے اب شک کی کوئی گنجائش باری نہیں رہی تھی ملازمہ کی باتیں اریبہ کا اُسی ٹائم کچن میں جانا جب عفت کے لیے کوفی بن رہی ہوتی سب یہ ہی واضح کر رہے تھے کہ اریبہ نے ہی عفت ملک کو زہر دینے کی کوشش کی تھی۔

"نہیں قیوم ملک نہیں۔۔۔" قیوم ملک کے اریبہ کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی یرمان اریبہ کے قریب آیا تھا اور بنا سوچے سمجھے ایک زور دار تھپڑ اسے دے مارا آندر اٹھتا طیش و اشتعال تو کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اریبہ اتنی گری ہوئی حرکت کرے گی۔۔

"یرمان یہ ہمارا آپسی معاملہ ہے میں خود دیکھ لونگا تمھیں یہ حق نہیں ہے کہ تم اریبہ پہ ہاتھ اٹھاؤ۔۔۔" قیوم جیسے آندر سے ٹوٹ چکے تھے پہلے عفت ملک کی وجہ سے ایک لمبا عرصہ انھوں نے بہت کچھ سہا اور اب اریبہ وہ تو واقف تھی قیوم ملک کی حالت سے سب کچھ جانتی تھی پھِر کیوں اریبہ نے یہ سب کیا اسے عفت ملک سے مسلہ تھا بول دیتی وہ اریبہ کو مینشن میں نہیں رکھتے لیکن اریبہ نے تو عفت ملک کو جان سے مارنے کی کوشش کی۔

"ڈیڈ یہ آپ کا آپسی معاملہ ہوتا تو میں درمیان میں کبھی نہیں بولتا یہ میری مام کا معاملہ ہے آپ کی بیوی نے میری مام کو زہر دے کر مارنے کی کوشش کی ہے میں اسے پولیس کے حوالے کرونگا اور میری بیوی پہ جھوٹا الزام لگایا اس کی سزا آلگ سے ہی ہو گی میں نے آپ کا ساتھ دیا مام کو ناراض کیا لیکن یہ صلہ ملا مجھے آگر مام کو کچھ ہو جاتا تو کون زمہ دار ہوتا۔۔۔" اس کا غصہ کسی

صورت کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا وہ اریبہ کو معاف نہیں کرنے والے تھے لیکن جو بھی تھا اریبہ ان کی عزت تھی وہ اسے پولیس کے حوالے نہیں کر سکتے تھے۔

"پولیس کو اس معاملے میں انوالو کرنے کی ضرورت نہیں ہے یرمان اریبہ میری مجرم ہے اسے سزا بھی میں خود دوں گا تم عفت کا خیال رکھو۔۔۔" وہ اریبہ کو بازو سے پکڑتے گھسٹتے کمرے سے باہر لے جاتے کہ عفت ملک کے لفظوں نے ان کو جیسے جکڑا تھا۔

"آپ کو آگر اپنی بیوی سے اتنی ہی محبت ہے کہ آپ اسے پولیس کے حوالے نہیں کر سکتے ہیں تو اسے یہاں سے لے جائیں میں اس لڑکی کو اپنے گھر میں برداشت نہیں کر سکتی ہوں اس نے تو یہ لحاظ نہیں کیا کہ آپ کا کھا رہی ہے اسے یہ مینشن چاہیے یہ میری جگہ لینا چاہتی ہے خیر وہ تو لے چکی

ہے اور میری اپنی غلطیوں کی وجہ سے۔۔۔ لیکن آپ بھی میرے دل سے اُتر گئے ہیں قیوم میں مانتی ہوں بہت بری ہوں آپ سے دور رہی وقتِ نہیں دیا لیکن آگر آپ سے دور رہی تو کسی اور کے قریب جانے کا بھی نہیں سوچا پر آپ نے تو نئی رنگیاں ڈھونڈلی۔۔۔ "عفت ملک نے سوچا تھا وہ قیوم ملک سے شکوہ نہیں کریں گی غلطیاں بھی تو اپنی ہی تھیں جو وہ دور ہوئے مگر آج ہوئے واقعے کے بعد وہ جیسے آندر سے ٹوٹ گئی تھیں۔

"آپ کے دل سے اُتر گیا میں؟ آپ کے دل میں تھا ہی لگ جو اتر گیا میں۔۔۔!؛" وہ تلخ سے ہوئے اریبہ کی طرف سے ملنے والے دھوکے سے وہ جیسے ٹوٹ سے گئے تھے ایک سراغ سے دوبار ڈسا گیا ان کو پہلے عفت ملک اور پھر اریبہ ملک شاید اس معاملے میں وہ تھے ہی بدنصیب۔

"آپ کو اپنی غلطیاں بھی نہیں بھولنی چاہیے جو آپ نے کیا یہ سب اُسی کا نتیجہ ہے۔۔۔" اریبہ کی جان پہ بنی تھی پر پھر بھی وہ بولنے سے باز نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔ وہ چاہتی تھی قیوم ملک کو احساس ہو کہ اس نے جو کیا وہ غلط تھا لیکِن اریبہ اپنی جگہ پہ بلکل ٹھیک تھی۔

"اریبہ خاموش رہو تم یہ میرا اور عفت کا معاملہ ہے تمھیں درمیان میں بولنے کی ضرورت نہیں ہے پر جو تم نے کیا ہے اس کو میں آسانی سے بھولنے والا نہیں ہوں تمھیں حساب دینا ہو گا۔۔۔" قیوم ملک کا دل کسی نے جیسے مٹھیوں میں جکڑا تھا عفت ملک کی باتوں سے وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھیں غلط تو کہیں نہ کہیں وہ خود بھی تھے۔

"میں بھی آپ کی بیوی ہو جیسے یہ ہیں آگر آپ ان کے حقوقِ پورے کریں گے اور مجھ سے منہ موڑیں گے تو حساب تو آپ کو بھی دینا پڑے گا

قیوم۔۔۔ بھلے آپ ان لوگوں کی باتوں میں آکر مجھ پہ الزام لگائیں مگر سچ یہی ہے کہ میں نے ایسا ویسا کچھ نہیں کیا ہے میں نے زہر نہیں دیا ہے ان کو۔۔۔ بلکے میں نے عائلہ کو دیکھا تھا آیہ میڈیسن منگواتے ہوئے گارڈ سے یقین نہیں آتا تو بلالیں اسے۔۔۔" اریبہ کو اچھے سے یاد تھا اس نے گارڈ سے یہی کہا تھا کہ یہ میڈیسن عائلہ کے لیے لانی ہے وہ بچارا تو نہیں جانتا تھا کہ آگے کونسی میڈیسن ہے وہ تو لے کر آیا تھا اور دی اس نے اریبہ کو ہی تھی۔

"اب یہ کیا تم جان بُوجھ کر بہانے بنا رہی ہو میں نے پہلے بھی کہا ہے اس سب میں عائلہ کو شامل کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمھارا معاملہ ہے یہ اور مام سے تمھاری نفرت بھی سب کے سامنے ہے پھر عائلہ کیوں کرے گی

ایسا۔۔۔"وہ اریبہ کو کینہ توڑ نظروں سے گھور رہا تھا اریبہ نے خود کو تسلی دی کہ آخری کوشش ہے کر کے دیکھ لو۔۔۔

"اریبہ چلو میرے ساتھ۔۔۔!؛" قیوم ملک بھی اریبہ کے ڈراموں سے تنگ پڑے تھے۔

"آپ کیوں نہیں بلوا رہے ہیں گارڈز کو کیا یہ ڈر ہے کہ کہیں عائلہ پہ لگا الزام سچ نہ ثابت ہو جائے۔۔۔!؛" اریبہ اپنی بات پہ قائم تھی وہ کسی طور بھی گارڈ کو یہاں بلانا چاہتی تھی۔

"میم آپ فضول کے بہانے بنانے سے بہتر ہے اپنا کیا تسلیم کر لیں عفت میم کو زہر دینے کی کوشش کرنے والا کوئی اور نہیں بلکے آپ تھیں۔۔۔"میڈ کو درمیان میں بولنا اچھا تو نہیں لگ رہا تھا لیکِن پھر بھی وہ خاموش نہیں رہی

اسے سب کو بتانا تھا کہ اریبہ ہی اصل مجرم ہے عائلہ بچاری تو بہت معصوم تھی وہ ملازموں سے بات کرتے اتنا جھجھکتی تھی۔

ابرش ایسی نہیں تھی وہ دانٹ لیتی تھی جب پسند کی چیز نہیں ملتی تو غصہ بھی کرتی تھی لیکِن اتنی روڈ نہیں تھی جب موڈ اچھا ہوتا تو بہت اچھے سے بات کرتی تھی۔

"یو شٹ اپ۔۔ جاؤ تم یہاں سے اوَر گارڈ کو بلاؤ۔۔۔" ملازمہ کا یوں سب کے سامنے بولنا اریبہ کو بلکل آچھا نہیں لگا تھا وہ غصے سے بولی تو ملازمہ باہر نکل گئی چند منٹس بعد گارڈ آگیا تھا.

"تم بتاؤ کیا عائلہ کچھ دن پہلے تم سے کوئی میڈیسن منگوائی تھی یا پھر تم سے کچھ لانے کو کہا۔۔؟" عفت ملک بیزاری سے یہ ڈرامہ دیکھ رہی تھیں وہ

جانتی تھیں کہ یہ سب اریبہ نے کیا ہے لیکن پھر بھی وہ یہ سب اس لیے کر رہی تھی تاکہ کم سے کم قیوم ملک کا غصہ تھوڑا سا ٹھنڈا ہو جائے۔

"سر میم عائلہ کے لیے میڈیسن میں لے کر آیا تھا۔۔۔" گارڈ کے بولنے پہ سبھی چونک گئے تھے سب کی نظریں عائلہ پہ تھیں قیوم ملک کو حیرت کا جھٹکا لگا وہ اریبہ کی ملامتی نظریں خود ہی واضع محسوس کر رہے تھے۔۔

"یرمان اب سچ سامنے آچکا ہے۔۔۔ وہ میڈیسن عائلہ نے منگوائی تھی اور الزام اریبہ پہ لگ چکا ہے۔۔۔!؛" قیوم ملک کو صورت حال کے بارے میں جان کو اریبہ کا ساتھ دینا تھا جو بھی تھا اریبہ ان کی بیوی تھی۔۔۔ وہ پہلے ہی شرمندہ تھے کہ اریبہ کا ساتھ کیوں نہیں دے سکے انہیں تو کم سے کم اپنی بیوی کا ساتھ دینا چاہیے تھا۔

"میں نہیں مان سکتی ہوں ایسا نہیں ہو سکتا ہے عائلہ نہیں کر سکتی ہے ایسا میرے ساتھ۔۔۔"عفت ملک اپنی بات پہ قائم تھا یرمان اور عفت ملک آنکھیں بند کر کے بھروسہ کر سکتے تھے وہ ایسا ویسا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

"میم مجھ سے میڈیسن میم اریبہ نے منگوائی تھی یہ بول کر کہ اس میڈیسن کی ضرورت عائلہ میم کو ہے آگے مُجھے کچھ معلوم نہیں ہے میں نے لا کر ان کو دے دی تھی اور یہی میڈیسن تھی جب خرید رہا تھا تو وہاں بیٹھا لڑکا مجھے عیجب نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے میں کوئی انوکھی چیز خرید رہا ہوں اور اب لگتا ہے کہ وہ کیوں مجھے گھور رہا تھا وجہ یہ تھی کہ میں زہر خرید رہا تھا۔۔۔"گارڈ کو یرمان نے واپس بھیج دیا اب سب کی نظریں اریبہ پہ تھیں کہ بناؤ کوئی نیا بہانہ۔

"ہاں میں نے دیا ان کو زہر اور پچھلے کافی دنوں سے دے رہی ہوں اور کیا کرتی میں۔۔۔ مجھ سے نہیں برداشت ہوا یہ سب میرے شوہر ہیں یہ عفت نے جو کیا یہ کہتے تھے کبھی نہیں بھول سکتے ہیں یہ زرا سا بدلی تو قیوم ملک تو ان کی ساری غلطیوں کو بھول گئے جیسے انہوں نے کبھی کچھ کیا ہی نہ ہو مجھے کیسے سہہ لیتی۔۔۔" وہ اپنی آنکھیں رگڑنے لگی۔۔۔

"ہاں تو اس کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ تم میری مام کو جان سے مارنے کی کوشش کرتی مانتا ہوں مام نے جو کیا وہ ٹھیک نہیں تھا مام کے رویئے سے ڈس ہرٹ ہو کر ڈیڈ تمھاری طرف متوجہ ہوئے تھے لیکن تم نے کیا کیا خود اپنی غلطی کی وجہ اپنا بچہ کھویا اور اب میری مام کے پیچھے پڑ گئی ہو۔۔۔" قیوم ملک تو خاموش تھے ان سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا اتنی شرمندگی ہو رہی تھی۔

عفت ملک سے نظریں کیسے ملاتے جو کچھ ہو چکا تھا وہ تو نہیں بدل سکتا تھا لیکن ان کی حالت بہت خراب تھی وہ عفت ملک کا مجرم خود کو سمجھ رہے تھے اگر عفت کو کچھ ہو جاتا تو پھر کیسے نظریں ملاتے وہ ابرش اور یرمان سے

۔

کیسے تھوڑی دیر پہلے وہ بیٹے کے خلاف کھڑے ہوئے اریبہ کے لئے اور یہاں اریبہ انہیں اتنا بڑا دھوکا دے چکی تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ اریبہ ان کے ساتھ آیسا کچھ کرے گی۔

"میں تھک چکی ہوں بہت سوچا کہ یہ زندگی میں نے خود چنی تھی اب مُجھے اس زندگی کو جینا ہے لیکِن کیا کروں دل نہیں مانتا ہے عورت ہوں ناں جب تک اس گھر میں نہیں تھی فرق نہیں پڑتا تھا مگر اب آیسا لگتا ہے جیسے جان سے جاؤں گی آگر مزید یہ سب سہا تو قیوم مجھے۔۔۔"

"مجھے چھونے کی کوشش مت کرنا اریبہ۔۔ بہت برا ہو گا تمھارے ساتھ۔۔۔ تم نے جو کیا ہے وہ میں بھول نہیں سکتا ہوں اپنی غلطی چھپانے کے لیے تم نے عائلہ پہ الزام لگایا کتنی مفاد پرست عورت ہو کاش میں سے نفرت کر پاتا میں کتنا بد نصیب ہوں اپنی دونوں سے نبھانے کی کوشش کی لیکن شائد دونوں کو ہی مجھ پہ ترس نہیں آتا ہے دونوں کو بس اپنے مفاد سے مطلب ہے اتنے سال عفت کے ساتھ رہا کبھی انہیں احساس نہیں ہوا ان کا شوہر کیا چاہتا ہے اُس کی ضرورتوں کو کبھی جاننے کی کوشش ہی نہیں جانتا ہوں اب شکوہ کرنے کا حق نہیں رکھتا ہوں لیکن میرے سینے میں بھی دل ہے میں بھی انسان ہوں تکلیف مجھے بھی ہوتی ہے یہ کیوں نہیں سمجھ سکیں آپ عفت اوَر نہ ہی اریبہ سمجھ سکی تم سے تو سب شئیر کرتا تھا

اریبہ۔۔۔ تمھارے ساتھ زبردستی نہیں کی تھی میں نے خوَد اپنی مرضی

سے نکاح کیا تھا تم نے۔۔۔ لیکن آج جو پہلو تمھارا میرے سامنے آیا ہے مُجھے نہیں لگتا ہے میں کبھی بھول پاؤں گا۔۔۔" وہ آج پھٹ پڑے تھے اتنے سالوں کا غبار دل میں جمع تھا آج وہ اپنے آندر کی بھڑاس باہر نکال دینا چاہتے تھے۔۔

"قیوم مجھے معاف۔۔۔!؛" ان کی باتوں سے اریبہ کو آپنا دل پھٹتا محسوس ہوا شدت سے احساس ہوا اسے اتنی بڑی غلطی نہیں کرنی چاہیے تھی قیوم ملک کی حالت دیکھتے حق خشک ہو رہا تھا۔

"قریب مت آنا میرے اریبہ تم نے مُجھے اتنا ہرٹ کیا ہے جتنا کبھی عفت کے رویئے نے بھی نہیں کیا میں خوُد کی نظروں میں گر گیا ہوں افسوس ہو رہا ہے میں نے یہ کس لڑکی کا انتخاب کیا۔۔" وہ تاسف سے بولے عفت ملک

نظریں جھکا گئی تھیں قیوم ملک کی تکلیف انہیں اپنی تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔

"میں نے غلط کیا قیوم مُجھے احساس ہے پلیز معاف کر دیں جو سزا دینی ہے آپ نے دیں خدا یا خود کو ازیت مت دیں۔۔۔۔" قیوم ملک کو تکلیف میں دیکھنا اس کے لئے بہت مشکل ہو رہا تھا اپنا دل جیسے پھٹ رہا رہا تھا قیوم ملک اسے اپنے پاس تک نہیں آنے دے رہے تھے۔

"ڈیڈ پلیز کنٹرول یور سیلف۔۔۔۔" یرمان جو عائلہ کی وجہ سے ڈیڈ سے سخت خفا تھا ان کی حالت دیکھ کر اسے ترس سا آیا وہ کیسے بھول گیا ڈیڈ نے کیا کچھ برداشت کیا تھا کاش عفت ملک یہ جان پاتی۔

"کیسے کروں یرمان میرا دل پھٹنے کے قریب ہے عفت سے نظریں نہیں ملا پا رہا ہوں اس لئے نہیں کہ ان کے سامنے دوسری بیوی کو لایا بلکے اس وقت

سے کہ میں نے اریبہ کو کیا سمجھا اور یہ کیا نکلی۔۔۔میں پچھلے رویئے کی معافی ان سے مانگوں گا ہی نہیں کیونکہ یہی تو قصوروار ہیں اس صورت حال کی۔۔۔"وہ عفت ملک کی طرف دیکھ رہے تھے جن کی رنگت فق ہو رہی تھی وہ خود سے شرمندہ تھیں۔

"میں نہیں چاہتی ہوں آپ مجھ سے معافی مانگیں قیوم غلطیاں میری ہیں اور اج سچویشن ہے وہ بھی میری وجہ سے ہے کاش کہ میں مر ہی جاتی۔۔۔،"وہ رو دی ان کے ہونٹوں سے مرنے کی بات سنتے کمرے میں موجود تین نفوس بھاگتے ان کے قریب گئے تھے عائلہ جو پہلے تو شرمندگی سے ان کی طرف دیکھ تک نہیں پا رہی تھی وہ اب ان کے ساتھ بیٹھتے ان کے شانے پہ سر رکھ گئی تھی۔

ہاں ابرش اوریرمان کے لیے وہ بھلے ایک اچھی ماں ثابت نہیں ہوئی ہونگی لیکن اس کے لئے وہ ایک بہت اچھی ماں ثابت ہوئی تھیں جو اس کا بیٹی سے زیادہ خیال رکھتی تھیں۔

"آپ جانتی ہیں یہ بات کر کے آپ نے میرا غصہ کتنا بڑھا دیا ہے عفت۔۔۔؟" اریبہ کو اپنا آپ ان سب میں مس فٹ لگ رہا تھا وہ خاموشی سے یہاں چاہتی تھی لیکِن قدم تھے کہ آگے بڑھ ہی نہیں پائے تھے۔

"تو اور کیا کروں قیوم میں دن رات اس پچھتاوے کی آگ میں جلتی ہوں کاش میں وقت پہ سنبھل جاتی تو آج حالات بہت مختلف ہوتے۔۔۔" وہ قیوم ملک کا ہاتھ تھام چکی تھیں۔

"جو ہو چکا ہے مام ڈیڈ ہم اس پہ صرف افسوس ہی کر سکتے ہیں لیکن آنے والے کل کو بہتر بنانے کی کوشش ضرور کر سکتے ہیں۔۔۔ آپ دونوں آپسی

معاملات کو سلجھالیں۔۔۔باقی ڈیڈ یہ تو ہے کہ اب سے یہ لڑکی مینشن میں نہیں رہ سکتی ہے آگر یہ یہاں رہی تو میں یہاں سے چلا جاؤں گا عائلہ کو لیکر بنگلے میں پھر آپ ہی رہیں گے یہاں۔۔۔اس مینشن میں اپنی دونوں بیوی کے لئے۔۔۔"یرمان بنا کوئی لچک دکھائے بولا وہ اس وقت اریبہ کو یہاں کیسے برداشت کر رہا تھا وہی جانتا تھا مام اور ڈیڈ کا پیچ اپ ہو جاتا یہ اس کی خواہش تھی۔

"تمھیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے یرمان میں چلی جاؤں گی یہاں سے بہت دور آپ سب کی زندگیوں سے دور بس میری ایک ریکوسٹ ہے قیوم آپ سے میں نے بہت غلط کیا لیکن آپ سے محبت میں نے دل سے کی بہت سی رشتوں کو کھویا تو آپ کو پایا میں چاہتی ہوں آپ کا نام میرے نام کے ساتھ ہمیشہ رہیں میں نہیں چاہتی ہوں کہ آپ کا نام میرے نام سے ہٹ

جائے میں جی نہیں پاؤں گی۔۔۔"وہ مزید یہاں نہیں رہ سکتی تھی یہاں رہنا مطلب دیرای تکلیفوں سے گذرنا وہ نہیں کر سکتی برداشت ہاں دور رہتی تو شاید خود کو سنبھال لیتی۔

"اریبہ تم پہلے والے گھر میں واپس جاؤ گی وہیں رہو گی اور کہیں نہیں جانے دوں گا تمھیں سنا تم نے۔۔۔"قیوم ملک اسے واپس اسی جگہ بھیج سکتے تھے اس سے زیادہ فیور نہیں دے سکتے تھے۔۔

"نہیں قیوم میں وہاں نہیں رہ سکتی ہوں میں پاکستان چھوڑ کر جا رہی ہوں بس میری ریکوسٹ یاد رکھیے گا مجھے بس آپ سے یہ ایک فیور
چاہیے۔۔۔"عفت ملک چاہتی تھیں کہ وہ یہاں سے جائے اب جب وہ جا رہی تھی ان کی حالت خراب ہو رہی تھی وہ بیوی تھی قیوم ملک کی کیسے جا

سکتی تھی ان کو چھوڑ اس نے قیوم ملک کو تب وقت دیا عفت ملک اپنے کام میں مگن رہتی تھیں.

"یرمان مجھے معاف کر دو میں نے جزبات میں عائلہ کا نام لے لیا مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے عائلہ بہت اچھی ہے معصوم سی تمھارا اس پہ ٹرسٹ دیکھ کر بہت اچھا لگ رہا ہے مُجھے۔۔۔"وہ عائلہ سے بھی معافی مانگنا چاہتی تھی ہرٹ تو اس نے عائلہ کو بھی کیا تھا اپنی باتوں سے۔

"آگر تم کرنے سے پہلے سوچ لیتی تو اس وقتِ شرمندہ نہ ہو رہی ہوتی لیکن میں نے تمھیں معاف کیا یہ نہیں کہوں گا کہ میں تمھیں معاف نہیں کر سکتا ہوں جو تم نے کیا ہے وہ معافی کے لائق نہیں ہے اریبہ اگر مام کو کچھ ہو جاتا میں تمھیں جان سے مار دیتا۔۔۔"یرمان کو بھولے سے بھی یہ بات نہیں بھول رہی تھی کہ اریبہ نے اس کی مام کو زہر دیا۔

"جانتی ہوں تمھارے لیے آسان نہیں ہے مُجھے معاف کرنا یرمان نے بہت غلط کیا لیکن تم نہیں سمجھ سکتے ہو میری تکلیف۔۔۔" یرمان نے سر جھٹکا عفت بیگم اور عائلہ خاموش تھیں عفت ملک گہری سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھیں یہ فیصلہ ان کے لیے مشکل تھا لیکِن اپنے شوہر کے لیے اُنہیں کرنا ہی تھا۔

"میں نے تمھیں معاف کیا اریبہ۔۔۔" عفت ملک کا یہ جملہ سنتے کسی کو یقین نہیں آیا تھا کہ عفت ملک اریبہ کو معاف کر چکی تھیں۔

"مام یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں آپ اسے معاف کیسے کر سکتی ہیں یار۔۔۔ کہہ دیں آپ مذاق کر رہی ہیں۔۔۔" یرمان نے کٹیلی نگاہوں سے اریبہ کو گھورا تھا اریبہ اتنا سب کچھ کر کے کیسے اب انجان بنی بیٹھی تھی۔

"میں نے بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے یرمان اور اب تم لوگ جاؤ مُجھے قیوم سے کچھ بات کرتی ہے اکیلے میں۔۔۔۔" وہ اپنے دل میں اٹھتے درد پہ بمشکل ضبط کیے ہوئے تھیں ان کا کمپلیٹ ٹریٹمنٹ ہونا تھا اُس کے بعد ہی وہ ٹھیک ہو سکتی تھیں۔

ان کی بات سن کر عائلہ اوُر یرمان اپنے کمرے میں چلے گئے باتوں اوُر اریبہ کی سچائی سامنے پہ یرمان کو یہ احساس نہیں ہوا کہ عائلہ کے ہاتھ جلے ہوئے تھے اوُر اس کے پیٹ پہ بھی گرم کوفی کے قطرے گرے تھے عائلہ کتنی ہی دیر سے اپنی تکلیف ضبط کیے بیٹھی تھی اسنے یرمان سے یا کسی دوسرے سے یہ نہیں کہا کہ مجھے بینڈج ہی کر دیں۔

"کیا بات کرنی ہے آپ نے۔۔۔؟" قیوم ملک کو اس پل تنہائی چاہیے تھی وہ عفت کا سامنا نہیں کرنا چاہتے تھے اور اریبہ کی شکل نہیں دیکھنا چاہتے تھے

۔

"مُجھے معاف کر دیں قیوم میں بہت بری ہوں ناں آپ کی محبت کی قدر نہیں کر سکی کاش آپ شادی کی پہلی رات میری بات مان کر مجھ سے دوری بنانے کے بجائے زبردستی ہی سہی مگر آپنا حق لے لیتے تو شاید آج ہمارے درمیان کوئی تیسرا نہیں ہوتا۔۔۔ کیوں ہیں اتنے اچھے کیوں مانتے تھے میری ہر بات۔۔۔" وہ قیوم ملک کے سینے پہ مکے مار رہی تھی جو وہ خاموشی سے سہ رہے تھے۔

"میں جانتی ہوں درمیان میں بہت کچھ ہو چکا ہے لیکن بہت کچھ ہونے سے روکا جا سکتا ہے۔۔۔!؛" وہ اپنے آنسو صاف کرتے بولی۔

"صاف صاف بتائیں آپ کیا کہنا چاہتی ہیں۔۔۔" وہ ان باتوں پہ الجھ سے گئے ساری دُنیا کے لیے وہ روڈ اوئر اکڑو تھے لیکن عفت ملک سے تو انھوں نے محبت کی تھی برداشت کر لیتے تھے لیکن پھر جب جو آن جزبات خود پہ غالب آتے محسوس ہوئے تو پھر اریبہ کی طرف مائل ہوئے تھے محبت تو شاید وہ آج تک عفت ملک سے کرتے آئے تھے۔

"میں چاہتی ہوں آپ اریبہ کو معاف کر دیں۔۔۔" وہ گہرا سانس بھرتے بولی تھیں۔

"یہ آپ کا مسلہ نہیں ہے عفت میں خود دیکھ لونگا مُجھے کیا کرنا ہے آپ بس ریسٹ کریں تھوڑی دیر تک ہاسپٹل چلیں گے فحال مُجھے اریبہ والا معاملہ کلئیر کرنا ہے لیکِن آپ مزید اس بارے میں کچھ نہیں بولیں گی سمجھی آپ۔۔۔" کتنی آسانی سے وہ اریبہ کو معاف کر چکی تھیں اور اب چاہتی

تھیں کہ قیوم بھی اریبہ کو معاف کر دیں پر قیوم ملک کے لیے یہ بہت مشکل تھا۔

"آپ نے جو مجھ سے کبھی محبت کی اُس کی قسم آپ کو قیوم آپ کیوں اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں َآپ سے سوال ہو گا روز محشرِ کیا جواب دیں گے آپ میں گنہگار ہوں آپ سے منہ موڑ کر رب کی نافرمانی کی میں نے مگر آپ بھی اب وہی کر رہے ہیں جو میں نے کیا اریبہ کے چہرے پہ میں نے ندامت کے اثرات دیکھتے ہیں وہ شرمندہ ہے معافی چاہتی تھی میں نے معاف کر دیا آپ بھی کر دیں اسے معاف۔۔۔"وہ قیوم ملک کو قائل کرنے کی کوشش میں تھیں۔

"آپ کو پتہ ہے عفت۔۔!؛جب سے آپ بدلی ہیں میرا دل چاہتا ہے میں آپ کو آپ کی پچھلی غلطیوں کے لیے معاف کر دوں لیکن آپ کی وجہ سے

میں نے بہت کچھ برداشت کیا ہے میں آپ کو معاف نہیں کر سکتا ہوں مگر آپ سے محبت کرنا بھی نہیں چھوڑ سکتا ہوں یہ میرے بس میں نہیں ہے جانتی ہیں جب اُس کے قریب ہوتا تھا دل میں آپ کا خیال آتا تو دل کرتا بھاگ جاؤں مَیں دور لیکِن اریبہ مُجھے اپنی طرف متوجہ کر لیتی تھی یہ سچ ہے اس دل میں جو آپ کی جگہ تھی وہ ہنوز برقرار ہے بھلے آپ سے ناراض ہوا غصہ کیا آپ سے دور رہا لیکن یہ محبت کم ہو گئی مگر ختم نہیں ہوئی کبھی اور اب ایک بار پھر سے یہ گرپ پکڑ رہی ہے۔۔۔" وہ ان کے درمیان سے اریبہ کو نکال دینا چاہتے تھے وہ چاہتے تھے بس وہ دونوں ہاں اتنے سالوں بعد عفت ملک کی توجہ محبت پا کر وہ خود ہو رہے تھے۔

"جانتی ہوں شاید میں مرنے۔۔۔"

"عفت خدایا ایسی باتیں مت کریں کیا چاہتی ہیں آپ میں اریبہ کو اسی گھر میں رکھوں برداشت کرلیں گی آپ اپنی نیچر کا پتہ ہے ناں آپ کو۔۔۔" وہ ان کے سامنے کھڑی تھی چہرے پہ تکلیف بھرے اثرات تھے یقیناً وہ بہت مشکل سے کھڑی تھیں قیوم ملک کو احساسِ ہوا تو فوری انہیں بانہوں میں بھرا تھا وہ ان کے کندھے پہ سر رکھتے رونے لگی تھیں۔

"پلیز طعیبت پہلے ہی خراب ہے۔۔۔" وہ ان کے بالوں کو سہلانے لگے وہ چاہتے تھے عفت ملک ریلکس رہے وہ بیمار تھیں پہلے سے ہی ٹینشن لیتی تو ان کی طعیبت زیادہ خراب ہو جانی تھی۔

"میری بات مان لیں اس گھر میں نہیں اس کے لیے الگ گھر لیں بلکے جو بنگلہ ہے اسے وہاں رکھیں یہاں بھی رہیں گے وہاں بھی چلے جایئے گا قیوم جو مجھ سے ہوا وہ آپ مت کریں جانتے ہیں ناں تکلیف ہوتی ہے وہ بھی ایک

انسان ہے کیسے برداشت کرنے گی وہ۔۔۔" وہ ان کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے بولی تھیں عفت ملک اس اپنے شوہر کی فکر میں گھل رہی تھیں وہ جانتی تھیں کہ قیوم ملک جذبات میں آکر اریبہ کو خود سے دور کر رہے ہیں مگر یہ صحیح نہیں تھا۔

"عفت وہ خود چاہتی ہے یہاں سے دور جانا۔۔۔" ان نے دلیل دی وہ نفی میں سر ہلانے لگی تھیں۔

"وہ آپ کی وجہ سے کہہ رہی ہے ایسا آپ کی نفرت نہیں برداشت کر سکتی اس وجہ سے لیکن آپ جانتے ہیں وہ چاہتی ہے آپ کا نام اُس کے نام کے ساتھ جڑا لے اور جب وہ آپ سے دور ہو گی تو آپ کی عزت ہو گی یعنی آپ کی زمہ داری جس کے بارے میں پوچھ گچھ آپ سے ہو گی کیا جواب دیں گے آپ۔۔۔" وہ جب دل کو مضبوط کر چکی تھیں اس کے لئے خود کو تیار کر

چکی تھیں تو قیوم ملک کیوں نہیں کر سکتا تھا ایسا وہ کیوں اریبہ کو ایک اور موقع نہیں دے پا رہا تھا آخر۔

"آپ ریسٹ کریں میں اریبہ سے بات کرتا ہوں پھر دیکھتا ہوں کیا کرنا ہے آپ پریشان مت ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا ریسٹ کریں بلکے چینج کر لیں میں آتا ہوں تو آپ کو لے چلتا ہوں ہاسپٹل۔۔۔" وہ ان کے ماتھے پہ بوسہ دیتے کمرے سے نکل گئے ان کے جاتے ہی وہ بیڈ پہ لیٹ گئی تھیں۔

.....

قیوم ملک سیدھا اریبہ کے کمرے میں آئے جو اپنا بیگ پیک کر رہی تھی یعنی وہ تو سنجیدگی سے سوچ چکی تھی یہاں سے جانے کا وہ اندر آ گئے اریبہ اپنے دھیان میں تھی ان کی آمد محسوس کی تو پیچھے مڑتے انہیں دیکھنے لگی جن سے نظریں ملانا اس کے بہت مشکل تھا۔

وہ بہت غلط کر چکی تھی پچھلے اتنے دنوں سے ضیمر نے کئی بار ملامت کیا تھا آ لیکن وہ اس آواز کو ہمیشہ دبا گئی مگر آج اس پل قیوم ملک کے سامنے وہ یہ ماننے کے لیے تیار تھی اس نے جو کیا غلط کیا۔

عفت ملک نے صرف قیوم ملک کو ان کا حق دینے سے انکار کیا اور اریبہ تو نفرت میں اتنی آندھی ہو گئی کہ کسی کی جان لینے کی کوشش کی۔

"میں جانتی ہوں آپ میری کوئی بات نہیں سننا چاہتے ہیں یہاں تک کہ آپ میرے شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے ہیں میں نے جو کیا وہ معافی کے لائق نہیں ہے آپ کو مجھے معاف بھی نہیں کرنا چاہیے عفت نے معاف کر دیا ہے مجھے ابھی تک یقین نہیں ہو رہا ہے میں بنا سوچے سمجھے یہ ایکٹ سر انجام دے گی یقین مانیں قیوم مجھے ایسا لگ رہا تھا کیسے مزید آپ کے ساتھ عفت کو دیکھا تو میں برداشت نہیں کر سکوں گی وہ اس مینشن کی مالکن بن کر رہتی

تھیں حالانکہ وہ بھی آپ کی بیوی اور میں بھی آپ کی بیوی یہ سوچتی تو دل کٹا تھا پھر کچھ بچہ کھونے کا صدمہ تھا مجھے نہیں سمجھتے لگی میں کیا کر رہی ہوں۔۔۔ آپ بس مجھ سے یہ رشتہ ختم مت کیجئے گا میں بہت شرمندہ ہوں آپنی جگہ پہ آگر آپ نے یہ رشتہ ختم کیا میں جی نہیں سکوں گی قیوم بہت محبت کرتی ہوں آپ سے جانتی ہوں میری بات بھی آپ کو جھوٹ لگے گی میں اتنا ہی برا کر چکا ہوں مجھے خوُد سے نظریں ملاتے شرم آرہی ہے آپ سے کیسے ملاؤں بھلا۔۔۔" وہ رخساروں پہ بہتے آنسور گڑتے قیوم ملک کے سامنے کھڑی ہوئی اس کی ہائٹ قیوم ملک کے سامنے کم تھی کہ ہیلز پہ آج کے کندھے تک بمشکل آتی تھی۔۔

قیوم ملک کو اس سے بات کرنے کے لئے چہرہ نیچے کرنا پڑتا تھا اور اریبہ کو سر اٹھانا پڑتا تھا۔

یہاں لوگ چھوٹے قد پہ چوٹ کرتے ہیں تنقید کا نشانہ بناتے ہیں وہاں چھوٹے قد والوں کو یہ فایدہ ہوتا کہ انہیں کسی سے بات کرتے ہوئے سر اٹھانا پڑتا ہے اور سامنے والے کو بات کرنے کے لیے جھکانا پڑتا ہے۔

"میری بات سنو اریبہ تم اس مینشن سے جا رہی ہو اس ملک سے نہیں۔۔۔ آگر تم چاہتی ہو کہ میرا نام تمھارے نام کے ساتھ رہے تو تمھیں میری یہ بات ماننی ہو گی ورنہ اگر آؤٹ آف کنٹری جانا ہے تو مجھ سے ہر تعلق توڑ کر جانا ہو گا تم سے نکاح کیا اُس وقت لگا نہیں کہ کبھی زندگی میں ایسے حالات کا سامنا بھی کرنا پڑے گا تم نے بہت اچھے سے اپنے فرائض نبھائے لیکن وہ کیا ہے ناں کب کون بدل جائے پتہ نہیں چلتا ہے خیر یہ میرا نصیب۔۔۔۔ مگر تم بنگلے میں شفٹ ہو رہی ہو وہیں رہو گی میں تمھارے پاس بھی رہوں گا اؤر یہاں بھی کوشش کرونگا کہ تم اور عفت کو برابر ٹریٹ کروں یہ اگر

تمھیں منظور ہے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر تم یہاں جاؤ گی مجھ سے طلاق لے کر جانا پڑے گا۔۔۔" وہ دوسری کوئی بات نہیں سننا چاہتے تھے اریبہ کے سامنے آپشن رکھ دیا تھا وہ چوز کرتی تو ٹھیک ورنہ پھر ان کے درمیان ہمیشہ کے لئے فاصلے آجاتے ان کا رشتہ ختم ہو جاتا۔

"آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں کہ میں آپ سے رشتہ ختم کر دوں گی میں یہاں سے اس لیے جا رہی تھی کہ کیونکہ مُجھے گلٹ ہے میں نے جو کیا وہ غلط تھا آپ سے کبھی نظریں ملا کر بات نہیں کر سکوں گی اس کا افسوس تھا مگر آپ۔۔۔ آپ تو جیسے یہ رشتہ ختم کرنے کے حق میں ہیں۔۔۔" وہ دل ہی دل میں خوش ہوئی تھی قیوم ملک نے جو کہا اسے پسند آیا وہ دونوں کو ایکول رکھتے پھر کیا مسلہ تھا بھلا۔

"میں نے کہا میں تمھیں الگ گھر میں رکھوں گا اریبہ تمھارے تمھارا حق دوں گا اور اگر تم یہاں سے گئی تو یہ رشتہ ختم ہو گا لیکن شاید تم اپنے مطلب کی بات کر رہی ہو کہ تم یہ چاہتی ہو میں یہ رشتہ ختم نہیں کرنا چاہتا اریبہ ہاں جو کچھ ہو چکا ہے وہ بدل نہیں سکتا ہے لیکن پھر بھی مجھے تمھاری عادت ہے۔۔۔۔"اس کی کلائی تھامے وہ سہلانے لگے اریبہ سسکتے اپنا دوسرا ہاتھ اپنے ہونٹوں پہ رکھ گئی کتنے اچھے تھے وہ اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی اسے معاف کر چکے تھے۔

ورنہ ان کے غصے سے تو اریبہ ڈر گئی تھی۔

"مُجھے بھی آپ کی عادت ہے آپ سے محبت ہے آپ مہنیوں ملنے نہیں آتے تھے انتظار کرتی تھی مگر یہاں لا کر آپ نے غلطی کی۔۔۔"وہ ان کے

سینے پہ سر رکھ جتنی خواہش تھی کہ اس مینشن میں آکر رہے وہ اب مدھم پڑ چکی تھی اس مینشن نے بہت کچھ چھین لیا تھا اریبہ سے۔

"جو ہو گیا ہم بدل نہیں سکتے ہیں اریبہ لیکِن آنے والے وقت کو بہتر بنانے کی کوشش کر سکتے ہیں پیکنگ کرو تمھیں بنگلے میں پہنچا دیا جائے گا مجھے بہت ضروری کام ہے ورنہ خود لے جاتا تمھیں رات کو ٹائم لگا تو آؤں گا وہاں۔۔۔" وہ اس سے اپنی گرتے کمرے سے نکل آئے تھے انہیں عفت کی طعیبت کی فکر کھائے جا رہی تھی وہ ٹھیک نہیں تھیں۔

دل بڑا کر لیا تھا اریبہ کو معاف بھی کر دیا تھا لیکِن عفت کی حالت دیکھ کر ان کا غصہ بڑھ رہا تھا وہ عفت ملک کو ہاسپٹل خود لے کر جانے والے تھے عائلہ کی طعیبت بھی ٹھیک نہیں تھی ورنہ یرمان لے جاتا عفت کو۔

قیوم ملک نے یرمان کو بتایا ہی نہیں کہ وہ عفت کو لیکر جا رہے ہیں ورنہ وہ ان کے ساتھ آجاتا اوٗر عائلہ اکیلی ہو جاتی۔

وہ عفت ملک کو بازوؤں کے حصار میں لیے آہستہ آہستہ چلتے کار پورچ میں آئے اریبہ کی نظر ان پہ پڑ گئی تھی ان کا ضروری کام یہ تھا وہ نظریں پھیر گئی عورت تھی کچھ چیزیں اس کے لیے برداشت کرنی ہمیشہ ہی مشکل رہنی تھیں

۔

وہ تھوڑا سا دروازے کے ساتھ ہو گئی کہ عفت ملک اوٗر قیوم ملک کی نظر اس پہ نہ پڑے اپنی آنکھوں سے گرتا آنسو اس نے انگھوٹھے سے صاف کیا اور ایک الوداعی نگاہ ملک مینشن پہ ڈالتے وہ آنکھیں موند گئی تھی۔

.....

ابرش فری بیٹھی تھی ضامن اپنی کلاس لے رہا تھا اس کی ایکسٹرا کلاس تھی ضامن نے ابرش سے کہا تھا وہ اسے گھر چھوڑ آتا ہے کیونکہ تو تقریباً شام ہو جانی تھی یہاں لیکِن ابرش نے منع کر دیا کہ وہ ضامن کے ساتھ ہی جائے گی ضامن کو یورنیورسٹی میں وہ ایک پل کے لیے بھی اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی خاص طور پر اُس دیدم کے ہوتے تو بلکل بھی نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

ابرش ضامن کے کیبن میں بیٹھی اس کا لیپ ٹاپ یوز کر رہی تھی یہ لیپ ٹاپ اسے یورنیورسٹی کی طرف ملا تھا جو ادھر کیبن میں ہی پڑا رہتا تھا ابرش نے اسے آؤن کر لیا ویسے بھی بور ہو رہی تھی پھر ضامن بھی نہیں تھا اُس کی فرسٹ سمسٹر والوں کے ساتھ کلاس تھی۔

ابرش ضامن کو سوچتے مسکرائے جا رہی تھی پوری کلاس میں آج ضامن کی نظریں اس پر سے ہٹی نہیں تھی وہ مسلسل ابرش کو نظروں کے فوکس میں

رکھے ہوئے تھا کوئز لیتے ہوئے بھی وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا ابرش کا کوئز اچھا ہو گیا تھا۔۔

جب سے اس کا سمسٹر کمپلیٹ ہوا تھا میم انعم یہاں سے جا چکی تھیں وہ جانا تو نہیں چاہتی تھیں لیکن ان کی فیملی میں کوئی ایشو تھا جس کی وجہ سے وہ دوسرے شہر شفٹ ہو گئے اُن کے جانے کی خبر سن کر سب سے زیادہ خوش ابرش ہوئی تھی کہ اب اسے کوئی پریشانی نہیں تھی لیکن یہ اس کی خام خیالی تھی اب یہ دیدم ان کی زندگی میں آ چکی تھی جو شاید ابرش کی جگہ لینا چاہتی تھی۔

کیبن کا دروازہ نوک ہوا تو ابرش نے اپنی شال سنبھالتے لیپ ٹاپ سائیڈ پہ رکھا۔

اندر آنے والی کوئی اور نہیں بلکے دیدم تھی ابرش کو تو لگا تھا کہ وہ جا چکی ہو گی لیکن اس وقت وہ بھلا ضامن کے کیبن میں کیا کرنے آئی تھی ابرش جیسے جیسے سوچ رہی تھی اس کے اندر کا اشتعال بڑھتا جا رہا تھا۔

"کیا کرنے آئی ہو یہاں۔۔۔؟" ابرش جارحانہ انداز میں صوفے سے اٹھتے دیدم کے سامنے آئی۔ جو ابرش کو ضامن کے کیبن میں دیکھتے خاصی حیران ہو رہی تھی اس بچاری نے تو کچھ اور سوچا تھا۔

وہ تو گھر جانے والی تھی پھِر ضامن کی ایکسٹر اکلاس کا پتہ چلا تو رک گئی کہ اسی بہانے ضامن سے بات کرنے کا موقع مل جائے گا کلاس میں تو ضامن اسے اگنور کرتا تھا سوائے ابرش کے اور کسی کی طرف نہیں دیکھتا تھا۔

"کیا مطلب ہے ابرش ملک میں یہاں نہیں آسکتی ہوں؟ یہ کیبن آپ کی ذاتی ملکیت تو نہیں ہے۔۔۔!" ابرش کی بات پہ دیدم کو غصہ آیا پہلے ہی

ابرش کو دیکھ کر موڈ خراب ہوا تھا مزید کسر ابرش کے سوال نے پوری کر دی تھی۔

"میرے شوہر کا ہے تو میری ملکیت ہوا۔۔۔ تمھیں جو کام تھا وہ بتاؤ مجھے اوئر چلتی بنو یہاں سے۔۔۔" ابرش پھنکاری تھی ضامن کسی بھی لمحے آجاتا وہ نہیں چاہتی تھی کہ ضامن کا اوئر اس لڑکی کا آمنا سامنا ہو اس لڑکی کی نظروں میں کچھ آیسا ہوتا تھا وہ ہمیشہ ٹھٹھک جاتی تھی۔

"کیوں چلتی بناؤں میں۔۔؟ تم نے خرید تھوڑی لیا ہے اسے اور ویسے بھی زبردستی کے رشتے زیادہ پائیدار نہیں ہوتے ہیں کیا پتہ آج تم سر کے ساتھ ہو کل نہ ہو اتنے اونچے خواب انسان کو دیکھنے نہیں چاہئے۔۔۔" دیدم اوئر کچھ نہیں کر سکتی تھی لیکِن اپنی باتوں سے ابرش کا دل تو جلا سکتی تھی اوئر یہ کام وہ کر بھی مہارت سے لیتی تھی۔

"اوووتو آپ تو خاصی خوش فہمیاں پالے ہوئے ہیں مس دیدم۔۔۔ لیکن میرا اور ضامن سر کا تعلق بہت مظبوط ہے یونو کس بارے میں بات کر رہی ہوں ہم دونوں ایک دوسرے کے بہت کلوز ہیں اُن کا تو دل ہی نہیں بھرتا ہر وقت۔۔۔ پر وہ کیا ہے کچھ لوگوں کو عادت ہوتی ہے طنز کرنے کی تم بھی ان میں سے ہی ایک ہو تمھاری یہ حسرت ہی رہے گی ویسے بھی تمھیں لگتا ہے کہ جو کچھ کر رہی ہو تم۔۔۔ اس کا فایدہ ہو گا تمھیں تو یہ تمھاری خوش فہمی ہے ایسا کچھ نہیں ہو گا الٹا تم خود کے لیے مشکلات پیدا کر رہی ہو۔۔۔" ابرش نے جان بوجھ کر اپنی شال تھوڑی سی سرکائی تو دیدم کی نظریں اس کی گردن پہ بنے نشانوں پہ گئی تھیں۔

ابرش مسکرائی وہ یہی تو چاہتی تھی کہ یہ دیدم جلے اس کے اور ضامن کے تعلق کو سوچتے۔

"کیا کر رہی ہوں میں ابرش ملک تم بہت زیادہ سوچتی ہو وہ میرے پروفیسر ہیں اور اس حوالے سے مُجھے اچھے لگتے ہیں تمھارے جیسا تو کچھ نہیں کیا ہے میں نے کہ اُن پہ الزام لگا دیا کم سے کم آپ سے تو کم ہی حرکتیں ہیں میری کبھی اپنی حرکتوں پہ غور کیا آپ نے۔۔۔ضامن سر کو تو اپنی مُٹھی میں کر لیا ہے لیکن یہ جانتی ہیں کہ اُن کے دل میں تمھارے لیے جذبات ہیں بھی یا نہیں۔۔۔"وہ بھی دیدم تھی ابرش ملک کو آسانی سے جیتنے نہیں دینے والی تھی۔

"ہاں ہیں وہ میری مٹھی میں کیا مسلہ ہے تمھیں ایک بات تمھیں زہن میں رکھنی چاہیے دیدم وہ مجھ سے محبّت کرتے ہیں اور یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے تمھاری یہ حرکتیں تمھیں اُن کی نظروں میں مذید گرا دیں گی۔۔۔"ابرش ضامن کے ساتھ گزرے لمحات کو سوچتے مسکرائی تھی۔

ابرش کی مسکراہٹ نے جلتی پہ تیل کا کام کیا وہ دو قدم آگے ہوئی۔۔

اس نے تو سوچا تھا کہ ضامن کے کیبن میں ضامن سے بات کرے گی لیکن یہاں اس کا ضامن کے بجائے ابرش سے سامنا ہو گیا اور اس لڑکی سے اسے شدید کوفت ہو رہی تھی دل چاہا ایک تھپڑ اس کے گالوں پہ رسید کر دے۔

"محبت۔۔۔!؛ تمھیں لگتا ہے کہ وہ کسی لڑکی سے محبت کریں گے جس نے بھرے مجمعے میں ان کے کردار پہ انگلی اٹھائی وہ مجبوری میں تمھارے ساتھ رہ سکتے ہیں شاید تعلق بھی بنا لیا ہو گا لیکن محبت نہیں کریں گے کیوں کہ اپنی عزت سبھی کو پیاری ہوتی ہے اور جو تم نے کیا اس کے بعد ضامن سرکار وہ سب کے سامنے تھا وہ تمھیں بیزت کرنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے اور اب تم اس زعم میں ہو وہ تم سے محبّت کرتے ہیں تو یہ بیوقوفی

ہے۔۔۔" دیدم نے آپنے شولڈر کٹ بالوں کو پیچھے کرتے لبوں پہ دل جلانے والی مسکراہٹ سجائی تھی۔

ابرش کا پور پور جل گیا تھا دیدم کی ان باتوں کو سن کر لیکن وہ جانتی تھی یہ لڑکی جان بوجھ کر اس کے سامنے ایسی باتیں کر رہی ہے۔۔

"تمھیں تو مجھ سے بھی زیادہ علم ہے اس بارے میں کہ وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں یا نہیں۔۔۔؟" ابرش نے سلگتے پوچھا تو دیدم مسکرائی۔

"کیونکہ وہ مجھ سے بات کرتے ہیں۔۔۔!؛" اس نے شانے اچکائے جیسے لاپرواہی سے ایک بات بول دی ہو لیکن سامنے والے کی حالت پہ اس کو ہنسی آرہی تھی۔

"واٹ تم سے بات تم جھوٹ بول رہی ہو ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ سٹوڈنٹس سے کم ہی بات کرتے ہیں تمھیں لگتا ہے میں تمھاری بات پہ یقین کر لوں گی تو یہ تمھاری بھول ہے دیدم۔۔۔۔" ابرش نے اپنی پچھلی گردن سہلاتے خود کو ریلیکس کیا۔

"تم نہ مانو سچ تو یہی ہے ہماری بات ہوتی ہے اور ہم مل بھی چکے ہیں مجھے پورا یقین ہے سر نے تمھیں اس بارے میں نہیں بتایا ہو گا کیسے بتائیں گے تم اُن کے لئے اتنی اہم تھوڑی ہو کہ وہ تمھیں سب کچھ بتائیں وہ تو مجبوری میں تم سے تعلق نبھا رہے ہیں۔۔۔" ابرش کی حالت دیکھ کر دیدم کو پورا یقین تھا ابرش اس کی باتوں کو سچ سمجھ رہی ہے جتنی وہ ضامن کو لیکر پوزسیو تھی ضامن کا کسی اور سے بات کرنا اسے جلتے انگاروں پہ لوٹا گیا تھا۔

"شٹ اپ۔۔۔ آیسا کچھ نہیں ہے تم بیوقوف ہو اُن کی آنکھوں میں چھپی محبت نظر نہیں آتی ہے تمھیں۔۔؟ وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں اوُر تمھیں آگر لگتا ہے کہ یہ بکواس کر کے تم مجھے اُن کے خلاف کر دو گی تو یہ تمھاری بہت بڑی غلط فہمی ہے مجھے خود سے زیادہ ٹرسٹ ہے ضامن سر پہ۔۔۔" ابرش نے خود کو کمپوز کر لیا دیدم صرف باتیں ہی کر سکتی تھی اور بہتر تھا کہ ابرش اس کی باتوں کو اگنور کر دیتی۔

"یہ دیکھو ہماری کال۔۔۔ سر کا ہی نمبر ہے ناں ڈی پی بھی سر کی ہی ہے اب کیا کہو گی انکار کرو گی تم ابرش ملک چچچ چچچ افسوس ہو رہا ہے تمھارے لیے ہم تو بیچ پہ بھی ملے تھے شاید اُس دن وہ بہت زیادہ اپ سٹ تھے بالکل خاموش۔۔۔ میں نے اُن کی خاموشی میں چھپا درد بھی سمجھ لیا تھا ایک آچھا لائف پارٹنر وہ ہوتا ہے جو بنا بولے بھی آپ کو سمجھ کے مجھے لگتا ہے تمھیں

صرف اس بات کا زعم ہے کہ وہ تم سے محبّت کرتے ہیں جب کہ حقیقت تو کچھ اور ہے۔۔۔" دیدم نے تو باقاعدہ وائس اپ کی کال ہسٹری سے اپنی اور ضامن کی کال بھی دکھائی تھی۔

ابرش کے دل میں اب شک آچکا تھا ضامن کا نمبر بھی دیدم کے پاس تھا اور دیدم ضامن کو کالز بھی کرتی تھی ہاں اس نے بھی دیکھی تھی اُس رات کال لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ضامن بات کرتا ہو گا۔۔۔۔۔

ابرش اس پل ضامن سے بدگمان ہو رہی تھی جو اس کو شاید دھوکا دے رہا تھا ورنہ وہ بتا سکتا تھا ابرش کو اس کی نیچر سے واقف تھا ابرش اسے کسی کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی تھی پھر اس لڑکی سے بات کرنے کی ضرورت کیا تھی آخر۔

"تمھارے چہرے کے تاثرات بتا رہے ہیں ابرش ملک کے تم پٹخ سے زمین پہ آگری ہو بڑا ہوائوں میں اڑ رہی تھی پتہ چل گیا کہ کتنی خاص ہو تم ضامن عباس کے لئے۔۔۔" وہ ابرش پہ نفرت بھری نگاہ ڈالتے باہر نکل آئی

ضامن کی کلاس ختم ہونے میں تقریباً پچیس منٹس رہتے تھے ابرش کی حالت دیکھ کر اس کو جو سکون ملا تھا وہ لفظوں میں بتا نہیں سکتی تھی اس لڑکی کی وجہ سے وہ اتنا جل بھن رہی تھی۔

"اگر ایسا ہو جائے تو۔۔۔" اس کے دل اچانک سے ایک خیال آیا اور پھر اس نے کسی کو کال کی جو وہ پہلے ہی اس کی کال کا منتظر تھا.

"تمھیں میرا ایک کال کرنا ہے ادھر گراؤنڈ میں آؤ میں ویٹ کر رہی ہوں پھر بات کرتے ہیں جلدی آو ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔۔" پانچ منٹس بعد وہ گراؤنڈ میں موجود تھا دیدم اسے سارا پلان سمجھا چکی تھی۔

"تمھیں نہیں لگتا ہے کہ یہ زیادہ ہو رہا ہے دیدم۔۔!؛"ہاں وہ دیدم کا ساتھ دے سکتا تھا لیکن یہ پلان رسکی تھی۔

"تم میرے لیے اتنا بھی نہیں کر سکتے ہو۔۔۔؟!؛"دیدم کو کسی بھی طرح آج ہی یہ سب کرنا تھا۔

"میں تمھارے لیے کیا کر سکتا ہوں یہ تم اچھے سے جانتی ہو لیکن دیدم پروفیسر ضامن کا غصہ۔۔"اسے ضامن کے غصے سے پریشانی ہوئی۔

"وہ تو بعد کی بات ہے اگر تم نے میرے لیے یہ سب نہیں کیا بھول جانا میں تم سے کبھی بات کروں گی۔۔"دیدم نے ناراضگی دکھائی تو وہ مان گیا۔

"جاؤ تم جیسا سمجھایا ہے ویسے ہی کرنا کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہئے ورنہ بہت برا ہو گا۔۔۔"دیدم اسے بھیجتے خود ڈیپارٹمنٹ کے آندر چلی آئی ضامن کی

کلاس ختم ہونے تک اسے وہیں رہنا تھا تاکہ ضامن کو اپنے ساتھ لے کر جائے۔

.....

دیدم کے جانے کے بعد ابرش کتنی ہی دیر کچھ سوچنے سمجھنے کی پوزیشن میں نہیں رہی تھی جب سے اس کی کال ہسٹری سے ضامن کا نام دیکھا تھا اور کال کا دورانیہ بھی نظر آیا تھا بھلے وہ جتنا بھی تھا ابرش کو بس اس سے مطلب تھا کہ ضامن نے اُسے کال ہی کیوں کی بات کیوں کی اگنور نہیں کیا کیوں۔

وہ پہلے جتنی خوش تھی اب اتنی ہی الجھی ہوئی تھی دل تھا کہ جیسے بند ہونے کے قریب تھا وہ آپنی گھبراہٹ پہ قابو نہیں پا رہی تھی۔

کیبن کا دروازہ کھلا اور کوئی انسان آندر داخل ہوا ابرش نے اسے دیکھا وہ کوئی اجنبی تھا لیکِن یہاں کیا کر رہا تھا وہ۔

"کون ہو تم۔۔؟" ابرش پہلے ہی اتنی پریشان تھی اوپر سے اس انسان کے بڑھتے قدم خود کی طرف دیکھتے وہ پیچھے صوفے پہ گری تھی۔

"دیکھو کون ہو تم۔۔۔؟" ابرش کے ہونٹوں سے چیخ نکلی تھی وہ جو کوئی بھی تھا اب اس پہ جھک چکا تھا کہ ابرش کے دائیں بائیں ہاتھ رکھتے وہ اس کو قید کر گیا ابرش نے حلق تر کیا۔

"میں آپ کی خوبصورتی کی تعریف کرنے آیا ہو ابرش ملک آپ تو بہت خوبصورت ہیں۔۔۔" وہ اس کی خوبصورت نیلی آنکھوں میں دیکھتا خماری سے بولا تھا۔۔۔۔۔

"شٹ اپ اینڈ گیٹ لاسٹ۔۔۔" ابرش نے اسے دھکا دیا وہ جو دونوں ہاتھ صوفے کی پشت پہ رکھے ہوئے تھا اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا پیچھے کو لڑکھڑایا لیکن گرنے سے خود کو روکا۔

"یو۔۔۔" وہ مٹھیاں بھینچ گیا فحال ضامن کے آنے تک اسے اپنے جذبات پہ کنٹرول کرنا تھا۔

"چلے جاؤ یہاں سے اگر تم نہیں چاہتی ہو کہ میں چیخ چیخ کر سب کو اکٹھا کر لوں۔۔۔" ابرش نے دھمکی لگائی تھی جس پہ مقابل کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"میں تو یہی چاہتا ہوں آپ خود مچائیں اور پھر جیسے پہلے ضامن کا نکاح ہوا آپ سے ایسے ہی ہمارا ہو جائے اور پھر ہم دونوں ایک دوسرے۔۔۔"

"چپ ہو جاؤ کون ہو تم اور یہ بکواس کرنے کی ہمت کیسے ہوئی تمھاری میں بیوی ہوں ضامن کی۔۔۔!؛"ضامن سے ناراضگی اپنی جگہ لیکن وہ انسان کے سامنے ہار نہیں سکتی تھی۔

"بیوی ہیں لیکن رشتے ٹوٹنے میں کتنا وقت لگتا ہے ابرش۔۔۔ویسے بھی وہ تو جیسے موقعے کی تلاش میں ہے کہ کب اُسے موقع ملے اور وہ ابرش ملک کو چھوڑ سکے ویسے کتنا ہی اچھا ہو گا کہ آگر ہمیں یہاں دیکھ کر وہ غصے میں آ جائے اور آپ کو طلاق دے دے۔۔۔"وہ بنا سوچے سمجھے جو اس کے منہ میں آ رہا تھا بولے چلا جا رہا تھا ابرش کے لئے مزید اس کی یہ باتیں سننا بہت مشکل تھا۔

"وہ آیسا کچھ نہیں کریں گے بہت محبت کرتے ہیں وہ مجھ سے مجھ پہ بہت زیادہ بھروسہ بھی کرتے ہیں تمھاری یہ پلاننگ ناکام ہو گی۔۔۔"ضامن

محبت کرتا ہے یہ سوچتے ایک آنسوؤں کا گولہ اس کے حلق میں پھنس گیا تھا دیدم کی باتیں اس کے دل میں تیر کی طرح پیوست ہو چکی تھیں۔

"اتنا بھروسہ!؛ کیا وہ کرتا ہے آپ پہ بھروسہ ابرش۔۔یقینا جواب نہیں ہو گا آپ کے پاس وہ آپ سے محبت بھی نہیں کرتے ہیں جتنا کچھ ہو چکا ہے اُس کے بعد کوئی بیوقوف ہی ہو گا جو اُن سے یہ توقع رکھے گا کہ وہ ابرش ملک سے محبت کرتے ہیں۔۔۔"وہ اپنی باتوں سے ابرش کے دل میں شک کا بیج مظبوط کر رہا تھا۔

"تمھیں مسلہ کیا ہے وہ میرے شوہر ہیں یہ ہمارا آپسی معاملہ ہے ہم جیسے مرضی حل کریں تمھیں کیا تکلیف ہے آخر اور دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔ مُجھے تم سے بات کرنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔"ابرش یکدم سے غصے سے اٹھتے اسے پیچھے دھکا دے چکی تھی.

"تمھاری اتنی ہمّت تم نے مجھے دھکا دیا ابرش ملک اب تک میں بہت نرمی سے ٹریٹ کر رہا تھا آپ کو لیکن نہیں تم جیسی لڑکیاں اس قابل نہیں ہوتی ہیں کہ ان سے نرمی برتی جائے۔۔۔" خاصا غصے میں آچکا تھا ابرش کو بالوں سے پکڑتے اس نے صوفے پہ پھینکا تھا وہ درد سے کراہی کیوں صوفے کی بیک سے اس کی پشت ٹکرائی تھی۔

درد کی لہریں اسے اپنے وجود میں سرایت کرتی محسوس ہوئی تھی ابرش نے اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے مسلتے اس کو غصے بھرے نظروں سے دیکھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو مجھے۔۔۔ زیادہ خوبصورت ہوں میں۔۔۔ یقین مانو آگر چاہو گی تو تُمھارے قدموں میں بیٹھ جاؤں گا اتنی محبت ہونے لگی ہے تم سے۔۔۔ ضامن کیا ہی قدر کرے گا تمھاری طلاق۔۔۔"

"چٹاخ۔۔۔۔۔" اس کے لفظ منہ میں ہی دب گئے جب رخساروں پہ ایک زوردار تھپڑ پڑا جو خاصا بھاری تھا کہ اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے ابرش سے ایسی حرکت کی توقع نہیں کر رہا تھا تو اب یقین کرنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔

"یو بلڈی بچ۔۔۔۔۔" وہ آگے بڑھتا کہ ایک اور تھپڑ ابرش نے اسے دے مارا تھا ضامن کے معاملے میں وہ ایسی ہی تھی اُسے خود نہیں پتہ چلتا کہ وہ کیا کر رہی ہے اس وقت جس قدر یہ انسان اسے زہر لگ رہا تھا ابرش کا بس چلتا تو جان سے مار دیتی وہ اسے۔

"دور رہو مجھ سے مُجھے کمزور سمجھا ہوا ہے تم نے کسی سے دب جاؤں گی ابرش ملک ہوں میں۔۔۔ تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی۔۔" ابرش نے ٹیبل سے چیزیں اٹھاتے اسے مارنی شروع کر دی۔

"تم پاگل ہو۔۔۔" وہ درد سے کڑایا کرنے کیا آیا تھا اور ہو کیا رہا تھا اس کے وہ ایک لڑکی سے شکشت کیسے کھا سکتا تھا۔

"نکل جاؤ یہاں سے ورنہ کیا۔۔۔؟ کیا تمھیں ڈر لگ رہا ہے ضامن کیا کرے گا تمھیں یہاں میرے ساتھ دیکھ کر ویسے جتنا تم اترا رہی ہو ضامن کی محبت پہ دیکھ ہی لینا چاہیے کہ وہ کتنا ٹرسٹ کرتا ہے تم پہ۔۔۔" وہ پیچھے سے ہوتا ابرش کی کلائی اپنے ہاتھوں میں جکڑ چکا تھا ابرش کوشش کے باوجود اپنی کلائی آزاد نہیں کروا پا رہی تھی۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔" ابرش نے پورا زور لگا لیا تھا لیکِن مقابل کے فولادی ہاتھ میں جکڑی کلائی چھڑوا نہیں سکی اس کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی وہ بہت مشکل سے خوُد کو روکے ہوئے تھی رونے سے۔

ابرش کسی کے سامنے کمزور کیسے پڑ سکتی تھی اس نے نیچے ہوتے اس انسان کے ہاتھ پہ ڈانٹ گاڑ دیئے وہ درد سے بلبلایا اور ابرش کی کلائی پہ بھی اس کی گرفت میں تھوڑی نرمی آئی تو ابرش تیزی سے اس کی گرفت سے اپنی کلائی آزاد کرواتے وہ باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔

لیکن یہ اس کی بدقسمتی تھی کہ وہ تیزی سے حرکت میں آتا ابرش کی شال کو کھینچ چکا تھا ابرش منہ کے بل فرش پہ گری تھی ٹھوڑی زمین پہ لگنے سے اس میں سے خون رسنے لگا تھا ابرش کے ہونٹوں سے چیخ نکلی تھی ضامن کا کیبن ساؤنڈ پروف تھا آندر سے باہر آواز نہیں جا سکتی تھی ورنہ ضرور کوئی نہ کوئی ابرش کی ہیلپ کے لیے آجاتا۔

"گھٹیا انسان کیا بگڑا ہے میں نے تمھارا۔۔۔؟" ابرش پھٹ پڑی جس حالت میں تھی اگر ضامن کے سامنے جاتی تو اس کے لیے تو جیتے جی مرنے کا مقام تھا وہ کیا سوچتا ابرش کے بارے میں۔

"تم نے پہلے تو میرا کچھ نہیں بگڑا تھا پہلے تو میں صرف تم سے ملنے آیا تھا لیکِن جو تم نے مُجھے تھپڑ مارا اس کا بدلہ ضرور لونگا تم سے ابرش ملک۔۔۔" وہ ابرش ملک کو ایک بار پھر سے صوفے پہ دھکا دے چکا تھا ابرش کو اپنی بیک پہ شدید درد ہو رہا تھا ٹھوڑی پہ بھی زخم بن چکا تھا۔

"میں تمھیں خوش رکھوں گا ابرش ملک آگر تم میرا انتخاب کرو تو بہت خوش رہو گی ضامن عباس تو ویسے بھی تم سے محبّت نہیں کرتا یے۔۔۔" اس شخص کے لہجے میں مٹھاس گھل چکی تھی شاید وہ ابرش کو اپنی

محبت بھری باتوں سے ٹریپ کرنے کرنے کی کوشش میں تھا ضامن کے آنے کا ٹائم ہو رہا تھا۔۔

"میں تھوکتی ہوں تم پہ اوئر تمھاری اس محبت پہ میں ضامن عباس سے محبت کرتی ہوں وہ مجھ سے محبّت کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں یہ ہمارا پرسنل میٹر ہے کسی تیسرے انسان کو درمیان میں بولنے کی ضرورت نہیں ہے اوئر ویسے بھی تم بہت اونچے اونچے خواب دیکھ رہے ہو مسٹر۔۔۔" ابرش اس کی طرف طنزیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

وہ لب بھینچ گیا اتنا کچھ کر چکا تھا لیکن ابرش کے دل میں موجود ضامن کی محبت کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اس کے لیے پہلی بار اتنا مشکل ہو رہا تھا کسی کو اپنی باتوں کے جال میں پھنسانا ورنہ یہ تو اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا لڑکیاں پکے ہوئے آم کی طرح اس کی جھولی میں آ گرتی تھی۔

ابرش کی آکڑ اس کا غصہ اس کا اٹیٹیوڈ اسے ابرش کی طرف مائل کر رہا تھا۔

"اتنے بڑے بڑے دعوے نہیں کرو ابرش کہ منہ کے بل گرو تم اور ضامن عباس دیکھتے ہیں تم پہ یقین کرتا ہے یا نہیں مرد میں سو عیب ہوں پھر بھی بیوی اسے پاک چاہیے ہوتی ہے۔۔۔" وہ ابرش کے چہرے پہ جھکا تھا عین اسی وقت دیدم اور ضامن کیبن میں داخل ہوئے تھے ایک کے چہرے کے تاثرات سختی بھرے تھے تو دوسری مسکرا رہی تھی پلان کامیاب جا رہا تھا۔

دیدم اس لڑکے کو یہاں بھیج کر خود ضامن کی کلاس کے باہر جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔

ضامن کلاس سے نکلا تو اپنے دھیان میں تھا دیدم نے آواز دی تو وہ رک گیا لیکن دیدم کو دیکھ کر اس کے چہرے پہ پھیلی سنجیدگی مزید بڑھ گئی تھی۔

ضامن کو اپنے کیبن میں جانا تھا یہاں ابرش بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی لیکِن یہ دیدم جیسے ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ گئی تھی۔

"کوئی کام ہے آپ کو مس دیدم۔۔۔؟" ضامن کو نام بھی معلوم ہو چکا تھا اب اس کی سٹوڈنٹ تھی نام تو یاد رکھنا ہی تھا لیکِن ہر جگہ جب دیدم اس کے پیچھے چلی آتی تو ضامن کو شدید غصہ آتا تھا۔

"آپ کو پتہ ہے ابرش کہاں ہے۔۔۔؟" اس کو معلوم تھا ایسی ویسی کوئی بات کی تو ضامن نے اس کی بات سننی ہی نہیں ہے لہذا پہلے ہی ابرش کا نام لیا تاکہ ضامن بات تو سنے گا۔

"یہ آپ کا مسلہ تو نہیں ہے مس دیدم۔۔۔؟" وہ سنجیدہ تھا ابرش کے علاوہ کسی بھی لڑکی سے بات کرتے اس کے چہرے پہ سنجیدگی ہی چھائی ہوئی ہوتی تھی۔

"لیکِن آپ کا مسلہ تو ہے ناں سر۔۔!" ضامن کے بڑھتے قدموں کا ساتھ وہ مشکل سے دے رہی تھی ضامن تیز تیز چل رہا تھا دیدم نے ہیلز پہن رکھی تھیں تو چلنے میں مشکل ہو رہی تھی۔

"آپ کو مجھ سے میرے مسائل پہ ڈسکشن کرنے کی ضرورت نہیں ہے مس دیدم اپنا کام کیجیے آپ۔۔۔" وہ اپنی جیکٹ کی زپ بند کرتے کیبن کے دروازے کے بلکل قریب پہنچ چکا تھا۔

"ابرش آپ کو دھوکا دے رہی ہے۔۔۔" وہ نہیں جانتی تھی کہ اندر کیا سچویشن ہے وہ یکدم سے ضامن کو آندر نہیں جانے دے سکتی تھی۔۔۔

"وٹ دی۔۔۔ یہ کیا بکواس کر رہی ہیں آپ۔۔۔؟" ابرش اور لفظ دھوکا دونوں ساتھ وہ کبھی نہیں مان سکتا تھا ابرش اس کی محبت میں دیوانی تھی وہ اس کو دھوکا کیسے دے سکتی تھی بھلا۔

"بکواس نہیں کر رہی ہو سر یہ سچ ہے میں نے خود آپ کے کیبن میں اُس لڑکے کو جاتے دیکھا ہے شائد ابرش نے اُسے بلایا ہو کیونکہ آپ تو کیبن میں تھے نہیں میں نے جو دیکھا آپ کو بتا دیا آگے یقین کرنا یا نہ کرنا آپ کی مرضی ہے ضامن سر لیکِن یہ سچ ہے کہ آندر ابرش اکیلی نہیں ہے میں آپ کی کلاس کے سامنے کیوں کھڑی تھی بھلا مجھے آپ کو اسی بات میں بتانا تھا جانتی ہوں آپ مجھے سخت ناپسند کرتے ہیں لیکن آپ کی بیوی۔۔۔" وہ ضامن کے چہرے پہ پھیلی سرخی سے نظریں چرا گئی وہ شدید غصے میں لگ رہا تھا۔

"شٹ اپ مس دیدم آپ کی بکواس سن رہا ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کے دل میں جو آئے گا آپ بولتی چلی جائیں گی کیا سوچ کر الزام لگا رہی ہیں آپ ابرش پہ میری بیوی ہے میری عزت مجھے خوُد سے زیادہ

بھروسہ ہے اُن پہ وہ آیسا ویسا کچھ نہیں کر سکتی ہیں اور آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ آپ کی باتوں میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔"ضامن اس کی باتوں کو سرے سے رد کر چکا تھا۔

"آپ کے یقین کی عمارت پاش پاش ہو جائے گی جب آپ دیکھیں گے میں وہ نہیں بول رہی ہوں جو میرے دل میں ہے میں وہ بول رہی ہوں جو میں نے دیکھا ہے جو حقیقت ہے شاید آپ حقیقیت کو تسلیم نہیں کرنا چاہتے ہیں سر لیکن۔۔۔"ضامن نے مزید اس کی نہیں سنی وہ آندر چلا آیا مگر سامنے کا منظر مختلف تھا دیدم کے ہونٹوں پہ طنزیہ مسکراہٹ تھی۔۔

ضامن کے چہرے پہ پتھریلے تاثرات وہ شدید غصے کے عالم میں آگے بڑھا تھا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ لڑکا کون ہے جو ابرش کے اوپر جھکا ہوا تھا لیکِن اس کے پورے وجودِ میں بھڑ پھڑے سے پھیلے تھے ابرش کے قریب کسی کو دیکھ کر۔ اس کی برداشت نے جواب دیا تو وہ بنا سوچے سمجھے اس انسان کو لاتوں سے پیٹنے لگا دیدم گھبرا گئی کہاں ایسا سوچا تھا اس نے ضامن کو ابرش کے خلاف بھڑکایا تھا۔

اسے لگا تھا ابرش اور اس انسان کو اتنے قریب دیکھ کر ضامن ابرش سے سوال کرے گا لیکن یہاں معاملہ ہی الگ ہو گیا تھا ضامن تو اس انسان کو ہی مار رہا تھا ابرش اپنی شال کو مضبوطی سے جکڑ گئی تھی اتنی شرمندگی محسوس ہوئی کہ دل چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے اس کے بکھرے بال بکھرا حلیہ ضامن نے ایک بار بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔

"ضامن سر یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ چھوڑیں اسے اپنی بیوی سے پوچھیں اس نے کیوں بلایا اسے۔۔۔" وہ لڑکا دیدم کا بہت اچھا دوست تھا وہ کیسے اسے مار کھاتے ہوئے دیکھ سکتی تھی جو صرف دیدم کی خاطر خود کو اس مشکل میں پھنسا چکا تھا۔

"دور رہیں آپ مس دیدم مجھے بیوقوف سمجھ رکھا ہے آپ نے! اس انسان کا یہاں ہونا آپ کا اس کی حمایت میں بولنا کیا لگتا ہے مجھے نظر نہیں آرہا ہے کہ اصل بات ہے کیا۔۔۔؟" ضامن نے جیسے دیدم کے منہ پہ لفظوں سے تماچا مارا تھا۔

"کیا مطلب ہے سر۔۔۔؟" وہ ہکائی بولا جیسے مشکل ہوا کیا ضامن اس کی پلاننگ سے واقف تھا اب تو دروازہ کھلا ہونے کی وجہ سے کافی سارا اسٹاف بھی ضامن کے کیبن میں اکھٹا ہو چکا تھا معاملہ بھی کافی بڑھ گیا تھا دیدم کو

گھبراہٹ کے مارے ٹھنڈے پسینے آرہے تھے اگر ضامن اور پورے سٹاف کے سامنے اس کی سچائی آجاتی تو اس سے آگے وہ کچھ نہیں سوچنا چاہتی تھی۔

جب کہ وہ لڑکا جب کب سے ضامن کی مار کھائے جارہا تھا اب بس ہوئی تھی اتنے سارے لوگوں کو دیکھتے اس نے آنکھیں میچ لی تھیں ضامن اتنی آسانی سے اسے چھوڑنے والا نہیں تھا۔

"سر میں بس ابرش۔۔۔"

"خبردار جو میری بیوی کا نام لیا تو تُمھاری جان لے لونگا میں۔۔۔" ضامن غرایا۔

"پروفیسر ضامن کول ڈوان بات کرنے دیں ہمیں آپ اس طرح ان کو مار نہیں سکتے ہیں۔۔" ایک سٹاف ممبر آگے بڑھا اگر یہ معاملہ مزید بڑھتا تو بہت مشکلات پیدا ہونی تھی اور ابرش کوئی معمولی لڑکی تو تھی نہیں قیوم ملک کی بیٹی تھی اگر ان تک بات پہنچی جاتی تو پھر اور بھی مشکل ہونی تھی۔

"مار نہیں سکتا میرا دل کر رہا ہے اس کا گلہ دبا دوں کس کی اجازت سے آیا یہ میرے کیبن میں۔۔۔" وہ دھاڑا تھا۔

"مجھے دیدم نے بھیجا تھا پروفیسر ضامن۔۔۔" زرا سی لاتیں اور تھپڑ کیا لگے اس کی ساری ہیرو گردی ہوا ہوئی تھی ضامن کو حیرانگی نہیں ہوئی وہ جیسے پہلے ہی جانتا تھا کہ آیسا ہی کچھ ہو گا۔

"مجھ پہ کیوں الزام۔۔۔" دیدم تو یوں سارا ملبہ خود پہ گرتے دیکھ کر چیخ اٹھی تھی ضامن نے ابرش کو اپنے حصار میں لیا وہ خاموش تھی اس کی یہ خاموشی

ضامن کی جان نکال رہی تھی وہ بول کیوں نہیں رہی تھی ضامن کو صفائی نہیں چاہیئے تھی ابرش سے اسے پورا بھروسہ تھا ابرش پہ لیکن اس کی یہ خاموشی ضامن کو پریشان کر رہی تھی۔

"مس دیدم آپ نے جو حرکت کی ہے بہت غلط تھی آپ کو اب مذید یونیورسٹی میں نہیں رکھ سکتے ہیں یو آر سسپنڈ۔۔۔" یہ الفاظ پرنسپل صاحب کے تھے بھلے دیدم کے فادر سے ان کے اچھے تعلقات تھے لیکن دیدم کی حرکت بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتی تھی آئے دن یونیورسٹی میں ایسی واقعات ہو رہے تھے۔

پہلے ہی یونی کی ریپچ ڈوران تھی۔

"آپ مجھے ایک چھوٹی سی بات پہ یونی سے نکال رہے ہیں پرنسپل صاحب جبکہ میں اپنے مؤقف پہ قائم ہوں مجھے اس معاملے کا علم نہیں تھا یہ جھوٹ بول رہا ہے دیدم نے صفائی پیش کی لیکن اس کی ایک نہیں سنی گئی۔

"پروفیسر ضامن آپ میرے آفس میں آئیں مُجھے آپ سے بات کرنی ہے اور مس دیدم آپ کو کل آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" پرنسپل صاحب کیبن سے نکل گئے ان کے جاتے ہی باقی سٹاف بھی باہر نکل آیا وہ لڑکا فحال یونیورسٹی انتظامیہ کے پاس بھیج دیا گیا تھا پرنسپل صاحب ضامن سے اس بارے میں ہی شاید بات کرنا چاہتے تھے۔

"تم نے یہ اچھا نہیں کیا دیدم۔۔" ابرش دیدم کو افسوس بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی ضامن کا اس پہ ٹرسٹ کرنا سب کے سامنے ابرش کی سائیڈ لینا

ابرش کے دل میں گھر کر گیا تھا لیکن دیدم کی باتوں کی چبھن ہنوز دل میں موجود تھی۔

"میں نے جو کیا مجھے کوئی پچھتاوا نہیں ہے ضامن سر نے جو کیا ہے وہ آچھا نہیں کیا ہے دیکھنا میں کیا کریں ہوں۔۔" وہ غصے سے باہر نکل گئی ابرش کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی دیدم کو یونیورسٹی سے نکال دیا گیا تھا وہ اب ضامن اور اس کی زندگی میں کہیں نہیں تھی۔

لیکِن ضامن کا نمبر دیدم کے پاس تھا یہ سوچتے ابرش جلتے انگاروں پہ لوٹی تھی یہی برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ ضامن اس لڑکی سے بات کرتا تھا وہ پیچھے صوفے پہ بیٹھ گئی ٹھوڑی پہ بنے زخم سے درد کی ٹھیس اٹھتے اس کے پورے وجود میں سرایت کر گئی تھی وہ رونے لگی نجانے کیوں دل چاہا پھوٹ پھوٹ کر رو دے دل کا غبار نکالے۔

وہ ضامن پہ نہ چاہتے بھی شک کر رہی تھی دیدم اپنی باتوں سے اس کے دل میں ضامن کے خلاف شک بھر چکی تھی ابرش درد سے سسکی تھی پیٹھ پہ بھی زخم بن چکا تھا اور ٹھوڑی پہ بھی زخم تھا لیکِن دل پہ جو زخم لگا تھا وہ زیادہ شدت بھرا تھا جس نے جیسے دل میں خنجر گھونپا تھا۔

وہ ضامن کی واپسی کی منتظر تھی چاہتی تو خود گھر جا سکتی تھی لیکِن ضامن سے بھی تو سوال و جواب کرنے تھے جو وہ کر چکا تھا اُس سے پوچھنا تھا۔

وہ جانتی تھی ضامن ان باتوں سے ناراض ہوتا ہے لیکن ابرش خاموش نہیں رہ سکتی تھی یہاں معاملہ اب حد سے زیادہ بڑھ چکا تھا۔

.....

"پروفیسر ضامن سمجھنے کی کوشش کریں آپ کی بات بلکل ٹھیک ہے لیکن ہم نے اگر پولیس کو شامل کیا تو بات بڑھ جائے گی مس ابرش کو بھی اس سب میں انوالو ہونا پڑے گا اور آپ کیا چاہتے ہیں کہ یہ معاملہ مذید آگے بڑھے۔۔۔" پرنسپل صاحب پچھلے آدھے گھنٹے سے ضامن کو قائل کرنے کی کوششوں میں تھے کہ وہ اپنی ضد چھوڑ دے ضامن بس یہ کہہ رہا تھا کہ وہ اُس لڑکے کو پولیس کے حوالے کرے گا لیکن پرنسپل صاحب اس کے لئے راضی نہیں ہو رہے تھے وہ دیدم اور اُسے یونیورسٹی سے نکال چکے تھے۔

"آپ جانتے ہیں میں یہ نہیں کر سکتا ہوں لیکن اگر آپ نے میری بات نہیں مانی تو میں خود اُس کے ساتھ کیا کر جاؤں مجھے معلوم نہیں ہے آپ کو احساس نہیں ہے میری اس وقت کیا حالت ہو ہے یہ سب

سوچتے۔۔۔"ضامن کی پیشانی پہ بھی پسینہ آیا ہوا تھا وہ ضبط کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا جیسے ابھی ضبط کھو دے گا آخود پر سے.

"پروفیسر ضامن میں آپ کی جگہ ہوتا تو شائد یہ سب ہی کرتا یہاں معاملہ آپ کی بیوی کا ہے آپ کا غصہ بے جا ہے لیکِن بات ابرش بیٹی کی ہے وہ کہاں ان چکروں میں پڑے گی ویسے بھی زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا وہ ضمانت کروالے گا لیکن معاملہ پھیل جائے گا ابرش کا نام ہر جگہ آئے گا اور آپ کیا یہ چاہتے ہیں کہ ہر جگہ ابرش کو انوالو کیا جائے۔۔۔"ضامن کی ضدی طعیبت سے وہ کچھ ہی عرصے میں واقف ہو گئے تھے وہ جس بات پہ ایک دفعہ آڑ جاتا پھر پیچھے نہیں ہٹتا تھا۔

"ٹھیک ہے لیکن اب جو ہو گا اس کے زمہ دار آپ ہونگے کیونکہ وہ آزاد گھومے یہ میں ہونے نہیں دوں گا کسی قیمت پہ بھی نہیں۔۔"ضامن مزید

وہاں بیٹھنے کے بجائے باہر نکل آیا تھا وہ ابرش کو بتا نہیں سکتا تھا وہ منظر اس نے کیسے برداشت کیا دل و دماغ میں مسلسل یہ سوال آرہا تھا کہ اگر ضامن وقت پہ وہاں نہ پہنچ پاتا تو کیا ہوتا اس سے آگے وہ کچھ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا دل جیسے بند ہونے کے قریب تھا وہ کتنی ہی دیر سوچوں میں گھیرا لیکن ابرش کا خیال آیا تو تیزی سے کیبن کی طرف چلا آیا۔

وہ جانتا تھا اُس لڑکے کو کہاں رکھا گیا تھا ضامن کے زہن میں ابرش کا خیال تھا لیکن اُس لڑکے کو سزا دینی بھی ضروری تھی ورنہ کل کو کسی اور کے ساتھ بھی یہی سب کرنے کی کوشش کرتا۔

ضامن کا رخ اس کمرے کی طرف تھا پرنسپل صاحب یقیناً اس کی فیملی سے بات کرتے اسے یہاں سے فارغ کر دیتے لیکن ضامن کو کہاں سکون مل سکتا تھا.

"پروفیسر ضامن آپ۔۔" وہ جو پہلے والی مار سے نہیں سنبھلا تھا ایک دفعہ پھر سے ضامن کو اپنے قریب دیکھ کر اس کی سٹی گم ہو گئی تھی وہ بمشکل اٹھتے ضامن کے سامنے آیا تھا دیدم کی باتوں میں آتے یہ حرکت تو کر بیٹھا تھا لیکن اب افسوس ہو رہا تھا ابرش ملک کوئی عام لڑکی نہیں تھی۔

دیدم کو پرنسپل نے کھڑے کھڑے نکال دیا تھا یونی سے صرف ابرش کے لیے۔

"تمھیں لگتا ہے میں تمھیں آسانی سے چھوڑ دوں گا ان ہاتھوں نے میری بیوی کو چھونے کی کوشش کی۔۔" ضامن نے اس کے ہاتھوں کو مڑوا تو ایک دل خراش چیخ مقابل کے ہونٹوں سے نکلی تھی۔

"معاف کر دیں پروفیسر ضامن میں نے دیدم کی باتوں میں آ کر یہ حرکت کر دی مجھے بہت شرمندگی ہو رہی ہے پلیز معاف کر دیں۔۔۔!؛" وہ باقاعدہ

معافی مانگ رہا تھا لیکن ضامن کی نظروں کے سامنے سے وہ منظر نہیں ہٹ رہا تھا جب اُس وقت اس لڑکے نے ابرش کی شال اتارنی چاہی تھی۔

"معاف کر دو۔۔۔"ضامن نے اس کے دوسرے ہاتھ کو بھی جھٹکا دیا وہ درد سے بلبلایا تھا.

"معاف کیا۔۔۔"ضامن اس کے دونوں بازوؤں کو توڑ چکا تھا بس چلتا تو اس کے دونوں ہاتھوں کو کاٹ دیتا جنہوں نے اس کی بیوی کو چھونے کی ہمت کی تھی ضامن کے نکلتے وہ درد سے کراتے زخموں سے چور وجودِ کو ہلا بھی نہیں پایا تھا۔

.....

ضامن کیبن میں آیا تو ابرش کی سسکیوں نے اس کا استقبال کیا وہ رو رہی تھی ضامن تیزی سے آگے بڑھتے ابرش کو گلے لگاتا ابرش صوفے سے اٹھی تھی اپنی گردن کے گرد شال کو اچھے سے پھیلائے وہ ضامن کی نظروں سے اپنے زخموں کو بچا گئی تھی ضامن اس کی حالت دیکھتا پریشان ہوا تھا۔

"گھر چلیں۔۔۔" اس نے ہاتھوں کی انگلیوں سے شال کے کونے کو آچھے سے لپیٹا ہوا تھا ضامن کے قریب آتے وہ اس سے دور ہو رہی تھی نجانے کیا وجہ تھی لیکن یہ دوری ضامن عباس کے لیے برداشت کرنی بہت مشکل تھی۔۔۔

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟" ضامن اس کے رویئے پہ الجھا تھا صبح تو ابرش ٹھیک تھی لیکِن اب وہ اسے خود سے ناراض لگی تھی۔

"کیا ہوا ہے مجھے۔۔۔؟" لہجے میں تلخی درد ائی تھی۔۔

"اس واقعے کی وجہ سے پریشان ہیں۔۔ن؟" وہ یہی اندازہ لگا پایا کہ ابرش شاید اس کی وجہ سے پریشان ہے کہ ضامن اس کے بارے میں کیا سوچے گا

۔

"نہیں بس گھر جانا ہے۔۔۔" وہ یہ نہیں کہہ سکی کہ اسے اپنے گھر جانا ہے ملک مینشن کیوں وہ اب ضامن کو ایک پل کے لیے بھی اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی ضامن اگر اُس دیدم سے بات کرنے لگ گیا تو پھر وہ کیا کرے گی یہ ہی خیال اسے بے بس کر رہا تھا۔

"آپ کی طعیبت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے مجھے آئیں ہم پہلے ہاسپٹل جائیں گے پھر چیک اپ کرواتے گھر کے لیے نکلیں گے۔۔۔" ضامن کا ارادہ شائد اسے بانہوں میں بھرنے کا تھا لیکن ابرش اس کو خود کے قریب آنے دیتی تو پھر کیا ہی بات تھی۔

"مجھے بس گھر جانا ہے۔۔۔" ابرش کا بیہیویر خاصا روڈ تھا وہ جیسے اکڑے لہجے میں بات کر رہی تھی ضامن کا پورہ بھی ہائی ہوا تھا۔

"اس واقعے کے علاوہ بھی کچھ ہوا ہے۔۔۔!" ضامن نے پوچھا ابرش کیسے بتاتی اس کے دل و دماغ میں کیا جنگ چل رہی تھی وہ کن سوچوں کو لیکر پریشان ہو رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے؟" الٹا وہ اس کے سوالوں کا جواب دینے کے بجائے اپنا سوال دہرا دیتی تھی۔

وہ ضامن کو خود سے خفا لگ رہی تھی ضامن نے اُس کی کلائی تھامی اور اُس کو کمر سے تھامے اپنی گود میں اٹھایا ابرش ہڑبڑا کر رہ گئی لیکن خاموشی سے درد برداشت کر گئی کیونکہ ضامن نے وہیں ہاتھ رکھا تھا یہاں پہ زخم تھا مگر ضامن کو وہ یہ احساس نہیں دلانا چاہتی تھی وہ تکلیف میں ہے۔

سب سے زیادہ تکلیف تو اسے ضامن کے رویئے سے ہو رہی تھی جب سے وہ کال ہسٹری دیکھی تھی نظروں کے سامنے سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی بار بار نا چاہتے بھی دھیان اس کا اسی طرف جا رہا تھا ضامن شائد واقف نہیں تھا ابرش کی جنونی محبت سے۔۔

"کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟" ضامن نے ابرش کو فرنٹ سیٹ پہ بیٹھایا تو ضبط کے باوجود ابرش کے ہونٹوں سے ایک سسکی نکلی تھی۔۔

"یہ زخم کیسے لگا۔۔۔" ضامن کی نظر جیسے ہی ابرش کی ٹھوڑی پہ بنے زخم پہ گئی وہ تیزی سے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام گیا نیلی آنکھوں کا سیاہ آنکھوں سے ٹکراؤ ہوا تھا نیلی آنکھوں کے گوشے بھیگتے جا رہے تھے ضامن نہیں جانتا تھا یہ آنسو اس زخم کی وجہ سے تھے یا پھر کسی اور وجہ سے۔

"کچھ بول کیوں نہیں رہی ہیں آپ۔۔۔؟" ابرش کی خاموشی اس کی جان لبوں پہ لے آئی تھی.

"کیا بولوں میں۔۔۔بس گھر لے چلیں۔۔۔!؛" وہ اس کے ہاتھوں کو نرمی سے خوُد سے دور کرتے آنکھیں بند کر گئی تھی۔

"میں نے کہا ہم پہلے ہاسپٹل جائیں گے پھر گھر۔۔۔" ضامن بھی اب سنجیدہ ہو گیا تھا جو بھی بات ہونی تھی اب گھر پہ ہی ہوتی تو اچھا تھا۔

"مُجھے ہاسپٹل۔۔۔" ابرش کی مسلسل بحث سے تنگ پڑے ضامن نے اس کو ایک دفعہ پھر سے اپنی گود میں بیٹھایا اور اس کے چہرے پہ جھکا ابرش نے آنکھیں میچ لی وہ ضامن کو خود سے دور جھٹک دیتی تو وہ غصے میں آجاتا اُسے بہت جلدی غصہ آتا تھا خاص طور پر جب وہ ابرش کے قریب ہوتا اور ابرش اسے خود سے دور جھٹکتی اس کا غصہ آسمانوں کو چھوتا تھا اس کے

ہونٹوں کو نرمی سے اپنے ہونٹوں میں دباتے ضامن نے سانسوں کو پیتے اس کو مزید خود کے قریب کیا۔

ابرش کی ناز کی ضامن کے سینے سے لگی تو جذبات مذید شدید اختیار کر گئے مگر ابرش کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ شدتیں لٹاتا وہ اس کی تکلیف کا خیال کرتا پیچھے ہوا اور گاڑی میں پڑا فرسٹ ایڈ باکس نکلتے اس نے ابرش کی ٹھوڑی پہ بنے زخم کو روئی سے صاف کیا ابرش کو اس زخم سے زیادہ اپنی پشت پہ بنے زخم میں درد ہو رہا تھا۔

"پلیز گھر لے جائیں مُجھے۔۔۔"اب کی بار لہجے میں التجاء تھی جیسے وہ تھک چکی ہو مزید ہمت نہ بچی ہو خود میں۔

"آپ کی طعیبت کے پیشِ نظر آگر آپ ہاسپٹل جاتے تو زیادہ اچھا ہوتا لیکن پہلے گھر چلتے ہیں پھر ہاسپٹل آنا پڑا تو آجائیں گے۔۔۔"ضامن نے پائیوڈین لگاتے زخم کو کھلا چھوڑ دیا کہ بینڈج گھر جا کے کرے گا۔

ابرش اس کی گود میں تھی اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں ضامن نے اسے ایڈجسٹ کرتے ایسے ہی اپنی گود میں بیٹھائے ہی گاڑی دوبارہ سٹارٹ کی۔

"آپ کو اگر تھکاوٹ کی وجہ سے نیند آرہی ہے تو سو جائیں آپ دس پندرہ منٹس لگیں گے ہم گھر پہنچ جائیں گے۔۔۔"ضامن نے اس کی پیشانی پہ جھکتے بوسہ دیا ابرش کی گردن پہ خراشیں تھیں یقیناً جب وہ ابرش کی شال کھینچ رہا تھا تو رگڑ سے اس کی گردن پہ یہ نشان لگ گئے تھے۔

"نہیں۔۔۔"ابرش نے یک لفظی جواب دیا جس پہ ضامن ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کر گیا تھا ابرش اور ضامن کے درمیان مزید

کوئی بات نہیں ہوئی ابرش کی سوئی جاگی کیفیت تھی جب ضامن نے گاڑی پارک کی وہ شاید سو چکی تھی ضامن نے اُسے جگایا نہیں بلکے گود میں اٹھائے گھر کے اندر آیا سیدھا روم میں لاتے اس نے ابرش کو بیڈ پہ لٹایا تو اس کو اپنا ہاتھ گیلا سا لگا اس نے ابرش کی پشت پہ رکھا ہوا تھا ابرش کی شرٹ بھی گیلی تھی۔

وہ پریشان سا ابرش کے ساتھ بیٹھتے اس کی شرٹ پشت سے اٹھائے دیکھنے لگا

۔

لیکن اس کی نظریں پھٹی کی پھٹی رہ گئی ابرش کی پشت پہ درمیان میں ایک بڑا سا زخم تھا جو تازہ تھا اور اس میں سے خون رس رہا تھا ضامن سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ابرش اتنی تکلیف میں تھی اور اس نے ضامن سے چھپایا ہوا تھا وہ ناراض کیوں تھی کچھ تو تھا جو ضامن کو نجی معلوم تھا۔

ابرش نیند میں بھی سسک رہی تھی ضامن فرسٹ ایڈ باکس ویسے بھی اندر لے آیا تھا ارادہ ابرش کی ٹھوڑی پہ بنے زخم کی بینڈج کرنے کا تھا لیکن ابرش کا یہ زخم دیکھ کر اس نے پہلے سوچا کہ ڈاکٹر کو بلا لے پھر اس نے خوُد ہی بینڈج کرنے کا سوچا۔۔

یہ زخم ابرش کو کب لگا وہ نہیں جانتا تھا لیکن اسے ابرش کی تکلیف اپنی تکلیف محسوس ہو رہی تھی اس نے ابرش کی شرٹ فولڈ کرتے اوپر کی اور سارا زخم صاف کیا ایسے جیسے ابرش گری ہو اوُر اس کے پیچھے کوئی چیز پڑی ہو

۔

جب سب بھی یقیناً تبھی ہوا ہو گا جب وہ لڑکا ابرش کے قریب جانے کی کوشش کر رہا ہو گا آضامن کو یہ سزا کم لگی تھی اُس لڑکے کی جو اس نے دی

اُسے وہ اب آگر ضامن کے سامنے ہوتا تو شاید ضامن اسے جان سے مارنے سے بھی گریز نہیں کرتا.

"مس ملک بہت غلط کیا آپ نے کم سے کم مُجھے بتاتی تو سہی آپ اتنی تکلیف برداشت کرتی آپ۔۔"ضامن نے ابرش کی دودھیا پشت پہ نرمی سے ہونٹ رکھے اس کے جلتے ہونٹوں کا لمس اوُر اس کی اس قدر نزدیکی پہ ابرش کی نیند ٹوٹی تھی وہ ہوش میں آرہی تھی ضامن اس کے قریب ہی بیٹھا اب زخم پہ پٹی باندھ رہا تھا۔

"آپ کیا کر رہے۔۔۔!؛"وہ اٹھتی کہ ضامن نے اُس کے شانوں پہ دباؤ بڑھاتے وآپس لٹا دیا.

"کیوں چھپایا مجھ سے اس زخم کے بارے میں کتنی تکلیف ہوئی ہو گی آپ کو اس زخم کی وجہ سے۔۔۔" ضامن اس کے بالوں میں ہاتھ پھنساتے اس کے چہرے کو اپنے چہرے کے بے حد قریب کر چکا تھا۔

"بہت تکلیف ہو رہی ہے ضامن سر بہت زیادہ ایسا لگتا ہے جیسے میں یہ درد برداشت نہیں کر سکوں گی۔۔۔" وہ کس حوالے سے بول رہی تھی ضامن شاید سمجھ نہیں سکا وہ پریشان تھی اس کی آنکھوں سے آنسو گرتے اس کے رخساروں کو بھگو رہے تھے۔

"ابرش میں میڈیسن لاتا ہوں سرچ کی ہے آپ کو پین سے ریلیف ملے گا روئیں نہیں مجھے درد ہوتا ہے آپ کے آنسوؤں سے۔۔۔" وہ اس کے آنسوؤں کو اپنے ہونٹوں سے چن چکا تھا کاش ابرش کو بتا پاتا اتنی تکلیف اسے خود کی محسوس نہیں ہوتی تھی جتنی ابرش کی محسوس ہو رہی تھی۔

"مُجھے کچھ نہیں چاہیے بس سونا ہے۔۔۔" وہ ٹھیک سے لیٹ بھی نہیں پا رہی تھی۔

بینڈج کی وجہ سے بیلی پہ بھی کھینچاو پڑ رہا تھا وہ چیخ چیخ کر رونا چاہتی تھی لیکِن ضامن کے سامنے وہ خاموش تھی۔

"سو جایئے گا پہلے کچھ کھا لیں لنچ بھی نہیں کیا تھا آپ نے کہا تھا ساتھ کریں گے لیکن پھر وہ سب۔۔۔" اس واقعے کو دوبارہ دہرانا ابرش کے سامنے ضامن کے لئے تکلیف دہ تھا۔

"حلق سے پانی کا قطرہ بھی نہیں اترے گا۔۔!؛" وہ اپنا سینہ مسل رہی تھی یہ آنسو یہ تکلیف ان زخمیوں کی نہیں تھی معاملہ کچھ اور تھا کوئی اوُر وجہ تھی جو وہ بتا نہیں پا رہی تھی۔

"کوئی اوَر پرابلم ہے پلیز شئیر کریں مجھ سے اپنے دل میں مت رکھیں جو بھی ہے مجھ سے شئیر کریں۔۔"وہ ابرش کا احساس کر رہا تھا ورنہ جتنی دیر سے وہ جتن کر رہا تھا ابرش سے کچھ پوچھنے کہ اب تو اس کا غصہ یقینی ہونا تھا۔

"نہیں کوئی پرابلم نہیں ہے۔۔۔"وہ نظریں چرا گئی اس کا نظریں چرانا ضامن نے محسوس کیا تھا یقینا کچھ ایسا تھا جو وہ چھپا رہی تھی ضامن بھی جانے بغیر پیچھے نہیں ہٹنے والا تھا۔

"ابرش آپ مجھے مجبور نہ کریں کہ مجھے غصہ آئے بتائیں کیا بات ہے کیا مسلہ ہے شئیر کریں۔۔"وہ ابرش کو احتیاط سے بیٹھاتے خوَد اس کے برابر میں بیٹھ گیا تھا ابرش خاموش تھی دل کہہ رہا تھا ضامن کو بتاوَ دیدم کی باتوں کا اثر ہے لیکِن دماغ اس خیال کی نفی کر رہا تھا وہ الجھی تھی آخر کیا کرے۔

کیا ضامن کو بتائے کہ اس کو کیا پریشانی ہے دیدم یونیورسٹی سے نکالی جا چکی تھی وہ اب اس کی لائف میں نہیں تھی لیکِن ضامن کی لائف سے وہ جا پاتی

۔

"تو آپ نہیں بتائیں گی۔۔۔!؛" ضامن نے انتظار کیا کہ وہ کچھ بولے لیکن ابرش کی خاموشی اس پہ واضح کر رہی تھی کہ وہ ضامن کو کچھ نہیں بتائے گی۔

"کیا کریں گے جان کر۔۔۔ میں جل رہی ہوں اس عذاب میں جلنے دیں مجھے ہی جانتی ہوں آپ کو مجھ پہ ہی غصہ آتا دوسری لڑکیوں سے بات کرتے اپنے ہونٹوں سے شہد ٹپکتا یے۔۔۔۔" دل کی جلن جیسے زبان پہ آئی تھی ضامن کو کچھ کچھ سمجھا آیا وہ کیبن میں دیدم کے ساتھ انٹر ہوا تھا کہیں اس وجہ سے تو ابرش پریشان نہیں تھی۔۔

"آپ دیدم کی وجہ سے اپ سٹ ہیں تو اب یہ فضول ہے سوچنا وہ جا چکی ہے نکل چکی ہے یونی سے۔۔۔"ضامن نے سمجھایا وہ طنزیہ ہنسی۔

"کیا آپ کی لائف سے بھی چلی گئی۔۔۔"اس نے بے ساختہ ضامن کا فون دیکھا تھا پھر سے زہن کال پہ الجھا تھا۔

"یہ کیسا سوال ہے مس ملک۔۔؟میری لائف وہ کبھی تھیں ہی نہیں جو جاتی میرے لیے وہ محض ایک سٹوڈنٹ تھی وہ بھی چند دنوں کی جس سے اب میرا کوئی تعلق نہیں ہے کتنی بار سمجھا چکا ہوں آپ کو لیکن آپ کے زہن سے یہ باتیں کیوں نہیں نکلتی ہیں کیوں سوچتی ہیں اتنا آپ اُس لڑکی کے بارے میں۔۔۔"ضامن نے نرمی سے اس کے رخساروں کو اپنی انگلیوں سے سہلایا۔

"کیا چاہتے ہیں میں سوچوں بھی نہیں اور آپ جو مرضی کرتے رہیں ہاں۔۔۔" ابرش کی آواز تیز ہوئی تھی.

"کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔؟" ابرش اب اس کی الجھنوں کو بڑھا رہی تھی ضامن کے لیے ابرش کی باتیں سمجھنا مشکل ہوا تھا۔

"کیا کیا ہے میں نے بتائیں گی ذرا؟" ضامن غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا اگر ابرش کو کوئی غلط فہمی تھی تو ضامن اس کی غلط فہمی دور کرنا چاہتا تھا مگر ابرش کچھ بتاتی پھر کیا ہی بات تھی۔

"جو کر چکے ہیں میرے اعتماد کو ٹھیس پہنچانے کے لیے کافی ہے آپ کو پتہ ہے اتنی تکلیف ان زخموں کی نہیں ہوئی ہے جتنی اس بات کی وجہ سے ہو رہی ہے میرا دل پھٹ جائے گا۔۔۔" وہ اپنے بالوں کو جھنجوڑ چکی تھی اس کی حالت انتہائی قابلِ رحم تھی۔

"ہوا کیا ہے پلیز بتائیں مجھے۔۔۔۔؟" یقیناً کوئی بڑی وجہ تھی جو ابرش ایسا برتاؤ کر رہی تھی ورنہ وہ ابرش کو اچھے سے جانتا تھا۔

"دیدم سے فون پہ باتیں کرتے ہیں آپ۔۔۔!؛" جھٹکا لگا تھا ضامن کو۔

"واٹ دیدم سے؟"

"اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے ضامن سر میں جانتی ہوں یہ سچ ہے آپ بات کرتے ہیں اُس سے اور کیا ہوا اگر وہ یونی سے چلی گئی تو آپ کے فون میں تو نمبر ہے اُس کا اور اُس کے پاس آپ کا جب چاہیں بات ہو سکتی ہے۔۔۔" وہ بے بسی سے چیخ پڑی اس سے زیادہ اپنے دل میں یہ بات رکھتی تو شائد سانس لینا مشکل ہو جاتا۔

"میں نے بات نہیں کی دیدم سے میرے پاس اُس کا نمبر تک نہیں ہے ابرش کوئی غلط فہمی ہوئی ہے آپ کو۔۔۔ایسا کچھ بھی نہیں ہے میری جان۔۔۔"

"مُجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی ہے میں خود دیکھا آپ کا نمبر اور کال کا دورانیہ بھی آگر نہیں یقین آتا تو سیل فون دکھائیں اپنا۔۔"ابرش کو امید تھی کہ ضامن اُسے اپنا فون نہیں دکھائے گا مگر جب ضامن نے سیل فون لاک کھولتے فون ابرش کے ہاتھ میں پکڑایا وہ چونک گئی اس نے سر جھٹکتے واٹس ایپ اوپن کیا پہلی بار تھا وہ ضامن کا سیل فون یوز کر رہی تھی اس کے ہاتھ ہولے ہولے کپکپا رہے تھے کال ہسٹری چیک کی تو دیدم کا نمبر شو ہو رہا تھا لیکن سیو ڈ نہیں تھا مگر کال تو ہوئی تھی۔

شاید ضامن نے ابرش کو فون بھی اس لیے دیا کہ اس نے دیدم کا نمبر سیو نہیں کیا تھا تو اس کے دل میں یہی تھا کہ ابرش کونسا پہچان سکے گی یہ نمبر۔۔۔

"یہ دیکھیں کیا ہے یہ۔۔۔!؛"اس نے دیدم کا نمبر دکھایا ضامن کو وہ ٹھٹکا یہ تو رونگ نمبر سے کال آئی تھی جو لڑکی اس سے یونی کے کسی مسلے کے بارے میں پوچھ رہی تھی لیکِن ضامن نے کہہ دیا کہ صبح یونی میں مجھ سے مل لیجیے گا تو کیا یہ دیدم کا نمبر تھا وہ لڑکی ڈفرنٹ نمبرز سے کال کرتی تھی ضامن نے اُس نے دو تین نمبرز تو بلاکڈ کیے ہوئے تھے۔۔

"یہ دیدم تھی مجھے نہیں معلوم تھا مجھے لگا یونی کی کوئی لڑکی ہے کیونکہ وہ سٹڈی کے حوالے سے ہی بات کرنا چاہتی تھی آپ اس بات کو لیکر مجھ سے ناراض تھی ابرش میں کیا کروں آپ کا مجھے لگتا ہے میں پاگل ہو جاؤں گا کتنی بار بکواس کر چکا ہوں کہ کچھ ایسا معلوم ہو تو مجھ سے شئیر کیا کریں آپ لیکن

آپ خود سے ہی مفروضے طے کرنا شروع کر دیتی ہیں مس ملک مجھے آپ سے ایسی بیوقوفی کی توقع نہیں تھی آپ نے مجھے ہرٹ کیا ہے۔۔۔میرے اتنے سمجھانے کا آپ پہ کوئی اثر نہیں ہوا کیونکہ آپ نے تو ہمیشہ وہ ہی کرنا ہوتا ہے جو آپ کو سمجھ آتا ہے پھر چاہے وہ صحیح ہو یا غلط۔۔۔"وہ تکیے جو اس نے اپنی گود میں رکھا ہوا تھا اٹھا کر دور پھینکتے باتھ روم میں جا بند ہوا ابرش پہ شدید غصہ آیا ہوا تھا اگر یہاں رہتا تو ضرور ابرش کو ہرٹ کر دیتا۔

ابرش نے ضامن کے جاتے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا آپ بیوقوفی پہ شدید غصہ آیا کیا ہو جاتا آگر اُس دیدم کی باتوں کو سنجیدہ ہی نہ لیتی۔

ضامن ناراض ہو چکا تھا وہ اپنے آنسو صاف کرتے ضامن کو منانے کی ترکیب سوچ رہی تھی۔

••••••

مایا آہل کے ساتھ ابھی تک اپنی زندگی میں آگے نہیں بڑھ پائی تھی ان کی رخصتی کو کافی ٹائم ہو چکا تھا آہل کے ساتھ رخصت تو ہوا کر گئی تھی لیکِن اس نے صاف صاف آہل کو کہہ دیا کہ وہ یہ رشتہ آگے بڑھانے کے لیے فحال تیار نہیں ہے آگر آہل نہیں چاہتا کہ ان کا رشتہ مزید تناؤ کا شکار ہو تو آہل کو اسے وقت دینا ہو گا۔

آہل کو اس نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ اگر آہل نے اس کے قریب آنے کی کوشش کی اسے اس کی مرضی کے بغیر اس کے ساتھ رشتہ مکمل کرنے کی کوشش کی تو وہ یہ گھر چھوڑ کر چلی جائے گی اپنے مام ڈیڈ کے پاس۔

آہل محبت کرتا تھا جانتی تھی اور آہل کی محبت کو ہی وہ آہل لے خلاف استعمال کرنا چاہتی تھی۔۔۔

آہل کے لیے یہ ہی کافی تھا وہ اس کے بیڈ روم میں اس کی بیوی کی حیثیت سے قدم رکھ چکی تھی انتظار تو وہ ساری زندگی بھی کر سکتا تھا ویسے بھی اسے مایا کے جسم کی طلب ہوتی تو کب کا پوری کر چکا ہوتا اپنی طلب اس کو مایا کا دل چاہیے تھا وہ چاہتا تھا مایا دل سے محبت کرے اس سے۔

مایا کے جذبات بھی بدلنے لگے تھے لیکن وہ ماننے سے انکاری تھی یرمان کہیں پچھے رہ گیا تھا وہ آہل کو سوچتی تھی زیادہ وقت آہل نے اس پہ کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں لگائی جو مایا کا دل کرتا وہ کرتی آہل روکتا نہیں تھا مایا کو آہل کا یہ رویہ متاثر کر رہا تھا اور جب آہل کی خالہ کی بیٹی ان کے گھر رہنے آئی اور اسے مایا نے آہل کے گرد منڈلاتے محسوس کیا تو اس کو عجیب سی جلن ہوئی۔

وہ ابھی تک یہیں تھی آہل سے کافی اٹیچ تھی وہ اور آہل بھی اس کو ٹائم دیتا تھا شاید دونوں میں کزنز کا رشتہ کافی مظبوط تھا لیکن مایا کے لیے یہ سب برداشت کرنا مشکل تھا وہ آہل کو لیکر پوزسیو ہو رہی تھی یرمان تو اب اس کی نہ سوچو میں تھا نہ خیالوں میں تھا اور نہ ہی اس کی زندگی میں کہیں تھا اب تو صرف آہل ہی تھا۔

"کیا مجھے آہل کے ساتھ رشتہ مظبوط کرنا چاہیے اس لڑکی سے مجھے کسی آچھے پن کی امید نہیں ہے اور پھر آہل کب تک انتظار کرے گا میرا اُس کی بھی کچھ خواہشات ہوں گی آگر وہ باہر کسی دوسری عورت باہر کیوں اُس کی کزن موجود ہے اور رہے بھی اتنی خوبصورت۔۔۔"مایا کمرے میں موجود تھی۔

اس کو مام بھی بہت سمجھاتی تھیں لیکن یہ ہمیشہ اپنی کرتی تھی اب بھی آگر آہل کی کزن کی طرف سے خطرہ نہیں ہوتا تو شائد وہ کبھی اتنا بڑا اسٹیپ لینے کے بارے میں سوچتی بھی نہیں۔

اس نے بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا تھا آہل کی کمپنی کی ریٹنگ اور مقبولیت میں دن بادن اضافہ ہو رہا تھا وہ بلندی کو چھو رہی تھی یرمان جیسا نہیں لیکن یرمان سے کم بھی نہیں تھا مایا نے ورڈرواب کی طرف اپنی نائٹی نکالی۔

کچھ شاپنگ اس کے لیے مام نے کی تھی اور کچھ شادی کے بعد آہل نے کی تھی وہ اس خوبصورت نائٹی کو پہنتے بلش کرنے کے بجائے مسکرا رہی تھی اس نے نائٹی کے ساتھ ایکسٹرا کچھ نہیں پہنا نائٹی کی سٹرپ کندھوں پہ ٹھیک کرتے اس نے فاؤنڈیشن اٹھاتے اپنے گالوں پہ ہلکا ہلکا مساج کیا آور پھر

پرفیوم اُٹھاتے خوُد پہ سپرے کیا خوشبوؤں میں رچی بسی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

آہل کی گاڑی کی آواز سنائی دی تو وہ بیڈ پہ بیٹھ گئی وہ آہل کو سرپرائز دینا چاہتی تھی لیکِن جب پانچ منٹ گزر جانے کے بعد بھی آہل کمرے میں نہیں آیا تو مایا کو پریشانی ہوئی آہل سیدھا اپنے کمرے میں آتا تھا یہ پہلی بار ہوا تھا کہ وہ کمرے میں آنے کے بجائے کہیں اوُر گیا تھا۔

مایا کمرے سے باہر نہیں جانے والی تھی آہل پہ شدید غصہ بھی آیا جس کی خاطر وہ اتنا تیار ہوئی اسے پرواہ ہی نہیں تھی وہ غصے سے کھڑکی کے سامنے کھڑی ہوئی تو نظر کار پورچ میں کھڑی گاڑی کے پاس موجود آہل پہ گئی جو فون پہ کسی سے بات کر رہا تھا اس کے ساتھ اس کی کزن بھی تھی۔

مایا کو بہت زیادہ غصہ آیا یہ لڑکی اس کے شوہر کے گرد کیوں منڈلاتی تھی اس کی نظروں میں چھپی طلب سے بھی مایا آچھے سے واقف ہو چکی تھی اس کی نظریں آہل پہ تھیں مایا یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ آہل فون بند کر کے اس لڑکی سے کیا بات کرتا ہے۔

پہلے تو وہ کمرے میں نہیں آیا کہ فون پہ بات کر رہا تھا کسی سے لیکن سب وہ آپنی کزن سے بات کرتا تو پھر خیر نہیں تھی اس کی۔

رات کے دس بج چکے تھے ایک تو وہ آفس سے پہلے ہی لیٹ آیا تھا اور اب اس کی فون کالز مایا تلملا کر رہ گئی تھی آہل پہ شدید غصہ آرہا تھا آگر وہ سامنے ہوتا تو اب تک مایا اور اس کی لڑائی ہو چکی ہوتی جب کہ آہل جو خود اندر روم میں جانے کے لئے بے چین تھا اس کی کال کچھ زیادہ ہی لمبی ہو رہی تھی وہ جتنا باتوں کو وائنڈ اپ کرنے کی کوشش کر رہا تھا مقابل کوئی نئی بات چھیڑ

دیتاوہ اس کا پارٹنر تھادوست بھی جس کے ساتھ وہ ایک پراجیکٹ میں ساتھ کام کر رہا تھا۔

اس سے بات کرتے کرتے ہی اس نے اپنی کرن کو اشارہ کیا کہ وہ کیوں کھڑی ہے یہاں اگر کوئی کام ہے تو بتائے۔

"مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔!؛"اس نے اشارہ کیا آہل نے کال کٹ کی اور سیل فون جیب میں رکھا.

"یہ وقت نہیں ہے بات کرنے کا مجھے روم میں جانا ہے کل بات ہو گئی رات بہت زیادہ ہو گئی ہے گڈ نائٹ۔۔۔"آہل کا دل مچل رہا تھامایا کو دیکھنے کے لیے جو دن بھر اس کی کالز بھی ریسو نہیں کرتی کاش کہ وہ جان جاتی آہل کے لئے انتظار کرنا کتنا مشکل ہو رہا ہے تو وہ کبھی اس کے ساتھ ایسا نہیں کرتی۔

"کونسا روم میں آپ کی بیوی آپ کا انتظار کر رہی ہے وہ تو سو چکی ہو گی آپ کو پھر کیا کرنے جانا ہے روم میں پلیز میرے ساتھ مووی دیکھنے چلیں گے نیو ریلیز ہوئی ہے اوَر بہت ایکشن فل ہے مُجھے دیکھنی ہے۔۔۔" وہ دن بھر سے آہل کا انتظار کر رہی تھی اسے مووی دیکھنے جانا تھا اکیلی وہ نہیں جا سکتی تھی اسے کسی نے اکیلے نہیں جانے دینا تھا۔

"اس وقت مووی تمھارا دماغ آپنے ٹھکانے پہ ہے جاؤ سو جاؤ پھر کبھی لے چلوں گا میں۔۔۔" وہ کون کندھے پہ لٹکائے اندر بڑھ گیا تھا پیچھے وہ اس کی پشت کو گھور رہی تھی۔

"جا تو ایسے رہیں ہیں جیسے بیوی ان کے انتظار میں ہے دیکھتی ہوں کب تک برداشت کرتے ہیں۔ آپ اپنی بیوی کی بے رخی۔۔۔ کبھی نہ کبھی دل اکتا ہی

جائے گا آپ کا اور پھر آپ کو میری ضرورت پڑے گی آہل جی۔۔۔" وہ بالوں کی لٹ انگلی پہ رول کرتے مسکراتے سوچے جا رہی تھی۔۔

.....

آہل کمرے میں داخل ہوا تو کشنز نے اس کا استقبال کیا جو سیدھے اس کے چہرے پہ آ لگے تھے وہ سمجھ نہیں سکا اس کی گولا باری ہو کہاں سے رہی تھی اسے لگا تھا جتنا وہ لیٹ ہو چکا ہے مایا سو گئی ہو گی لیکن جب اس کی نظر سامنے مایا پہ گئی وہ نظریں ہٹا نہیں سکا وہ نائٹی میں ملبوس تھی ان کے درمیان بات ہوئی تھی مایا نے کہا تھا اول تو ایسا کبھی ہو گا نہیں کہ میں تمھیں تمھارا حق دوں گی لیکن آگر کبھی ایسا ہوا تو وہ آہل اس نائٹی میں ملے گی۔

آہل نے بے یقینی سے اسے دیکھا جو بیڈ پہ پڑے سارے کشنز تو اسے مار چکی تھی اب آس پاس دیکھ رہی تھی کہ کچھ مل جائے جو وہ پھینک سکے۔

"کیوں آئے ہو اندر باہر ہی رہتے۔۔۔؟ بیوی کا تو کوئی احساس ہی نہیں ہے چاہت گیپیں ہانکنی ہوتی ہے موصوف کو اور یہاں بھلے کوئی انتظار کرتے کرتے تھک جائے۔۔۔" اسے نجانے کیا ہوا کہ وہ دل کی بھڑاس نکالنے لگی حالانکہ اس نے سوچا تھا وہ آہل سے شکوہ نہیں کرے گی لیکن اسے سامنے دیکھتے نجانے کیا ہوا کہ وہ پھٹ پڑی تھی اب اتنا مایا کر رہی تھی آہل کو بھی تو سمجھنا چاہئے تھا۔

"مایا کول ڈاؤن میری امپورٹنٹ کال کی تھی وہ سن رہا تھا اور سنتے ہی آندر آ گیا لیٹ ہو گئی مجھے اور میرے دل میں یہی تھا کہ تم سو چکی ہو گی۔۔۔" وہ آگے بڑھا اور مایا کو شانوں سے تھاما وہ اپنی نظریں پھیر گئی کہ کہیں آہل اس کی آنکھوں میں تیرتی نمی نہ دیکھ لے۔۔

"ہاں میں اچھی بیوی جو نہیں ہوں جو تمھارے انتظار میں بیٹھی ملے اس لیے تمھیں گھر آنے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے آدھی رات کو گھر آتے ہو اور پھر آتے بھی تمھاری کالز شروع ہو جاتی ہیں۔۔" وہ طنزیہ بولی پہلے کیا کیا سوچ رہی تھی اب آہل سامنے تھا تو وہ خاموش تھی جیسے کچھ بولا ہی نہ جائے

۔

"مایا میں نے آیسا کب کہا کہ تم اچھی بیوی نہیں ہو میرے لیے یہ کافی ہے کہ تم میرے ساتھ ہو میرے پاس ہو اور یہ نائٹی۔۔۔؟" اس کا ذہن نائٹی پہ الجھا تھا دل بے قرار ہوا مایا بہت خوبصورت لگ رہی تھی آہل کے لیے اپنے جذبات کو روکنا مشکل ہوا۔

لیکن اس نے خود سے وعدہ کیا ہوا تھا مایا کی مرضی کے بغیر وہ اس کے قریب نہیں جائے گا جب تک کہ مایا اجازت نہ دے دے۔

"دماغ خراب ہو گیا تھا میرا ایوے پہن لی۔۔۔" وہ جلتے بولی مطلب حد ہے اس بندے کے لیے وہ اتنا تیار ہو چکی تھی اور یہ تھا کہ بجائے کچھ کرنے کے اسی سے پوچھ رہا تھا تیاری کی وجہ اب اتنا بھی ناسمجھ نہیں تھا۔

"مُجھے بھی لگ رہا ہے مایا۔۔۔!؛" اس نے ہونٹوں کو گول کیا دل میں جو خیالات جنم لے رہے تھے وہ ان کو سچ نہیں ماننا چاہتا تھا نہ ہی کسی خوش فہمی کا شکار ہونا چاہتا تھا مایا کے رویئے سے ایک بات تو سمجھ گیا تھا کہ اُسے خاصا لمبا انتظار کرنا تھا اس لڑکی کے بدلنے کا۔

"واٹ تم کہہ رہے ہو میرا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔؟" مایا کے تو سر پہ لگی تھی آہل اسے کیسے بول سکتا تھا کہ اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔

"تم نے خوُد کہا ہے مایا۔۔۔!؛" آہل نے شانے اچکائے ارادہ تو اس کا فریش ہونے کے لیے جانے کا تھا کیونکہ مایا کا یہ خوبصورت روپ اس کے دل و دماغ

پہ بجلیاں گرا رہا تھا اسے لگ رہا تھا تھوڑی دیر تک مایا کے سامنے رہا تو خود پہ ضبط کھو دے گا۔

"میں کہوں گی کہ میں پاگل ہوں تو تم میری بات سے اتفاق کرو گے یعنی جو میں کہوں گی وہ تمھیں ٹھیک لگے گا۔۔؟" مایا اب آہل کے سامنے تھی۔

ڈیپ نیگ سے عیاں ہوتے اس کے نشب و فراز آہل نے نظریں چرا لی تھیں وہ خوبصورت تھی اور اب یہ خوبصورتی آہل کی ملکیت تھی لیکِن مسلہ یہ تھا کہ آہل مایا کو اس کی مرضی کے بغیر نہیں چھو سکتا تھا وہ اپنا سینہ مسلنے لگا مایا اس کی جھنجھناہٹ نوٹ کرتے مسکرائی تھی۔

"ہاں کیونکہ مُجھے اچھا لگتا ہے تمھاری ہاں میں ہاں ملانا اور مایا تم خود کو پاگل کہو گی نہیں مجھے پورا یقین ہے۔۔۔" وہ ہنسنے لگا اس کی مسکراہٹ پہ مایا فدا

ہوئی بنا کچھ بولے وہ اسے دیکھنے لگی جو ہنستے ہوئے بہت خوبصورت لگتا شاید مایا نے تو پہلی دفعہ شادی کے بعد اس کو مسکراتے دیکھا تھا۔

"آہل۔۔۔" مایا نے آگے ہوتے اس کے بال بکھرے تھے آہل نے اس کو تھامے اس کی پشت اپنے سینے سے لگائی مایا کے گرد حصار بنائے وہ اسے خود میں قید کر گیا مایا کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں۔

"مایا شاید میں نے کچھ کہا تھا تم سے۔۔۔" آہل نے اس کی سٹرپ کو دیکھتے آہ بھری تھی اس نائٹی میں مایا کا خوبصورت بدن مذید خوبصورت لگ رہا تھا۔

"کیا کہا تھا؟" مایا تو بھول چکی تھی کہ اسے آہل نے کچھ کہا ہوا ہے۔

"جب نائیٹی پہننے کا مطلب جانتی ہو۔۔۔" آہل نے اس کی گردن پہ سلگتا لمس چھوڑا وہ مسکرائی تھی۔

"ہاں جانتی ہوں لیکن تمھیں شاید حیرانگی ہو رہی ہے آہل لیکن وہ کیا ہے نہ میں خود چاہتی ہوں۔۔" وہ سیدھی ہوئی اور آہل کی شرٹ کے بٹنس کھولتے وہ اس کے سینے کو اپنے ہونٹوں سے چومنے لگی اس کے کشادہ خوبصورت سینے پہ بھورے بال تھے۔

"رئیلی مایا ایک بار پھر سے کہو کیا چاہتی ہو تم۔۔۔ مُجھے تمھاری بات کی سمجھ نہیں آ رہی ہے کیا تم چاہتی ہو ہم آپنا رشتہ۔۔۔!؟" اس نے بات اُدھوری چھوڑی خواہشیں اور جذبات بے لگام ہو رہے تھے لیکن اسے ہوش سے کام لینا تھا مایا سے سب کچھ جاننے بغیر وہ ایسا ویسا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

"میں چاہتی ہوں ہمارا رشتہ مکمل ہو جائے آہل۔۔۔" مایا نے اس کی شہ رگ پہ ہونٹ رکھے وہ خاصی بے قراری سے اپنا لمس چھوڑ رہی تھی آہل کے وجود پہ۔

"مایا تم جانتی ہو کیا کہہ رہی ہو۔۔۔؟" وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا مایا یہ سب بول رہی ہے کل تک کہاں مایا اس کے قریب آنے پہ بھری شیرنی بن جاتی تھی اور آج اس کے مزاج ہی الگ تھے۔

"تم یہ سب نہیں چاہتے۔۔۔؟" مایا کو غصہ آیا اتنا سب کرنے کے بعد آہل کیوں اس کے قریب آنے سے جھجھک رہا تھا کیا وہ اپنی کرن کو چاہتا تھا؟"

وہ آہل کے رویئے کی وجہ سے شک کرنے پہ مجبور ہو گئی تھی اس پہ۔

"مایا تم نہیں جانتی ہو میں کتنا بے قرار ہوں ان لمحوں کے لئے لیکن تم مجھے نہیں یقین۔۔۔" مایا نے ایڑیاں اوپر اٹھائے آہل کے پیروں پہ اپنے پاؤں رکھتے اوپر ہوتے آہل کے ہونٹوں پہ ہونٹ رکھ دیئے تھے۔

آہل کو جھٹکا سا لگا آج تو مایا وہ پہلے والی مایا نہیں لگ رہی تھی جو اسے اپنے قریب تک نہیں آنے دیتی تھی مایا کے لمس میں بے قراری تھی وہ اس کے ہونٹوں کو دباتے اس کی سانسوں کو خود میں انڈیل رہی تھی۔

آہل کی بس ہوئی اس سے زیادہ وہ شائد ہی برداشت کر پاتا اس نے مایا کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لیتے سانسوں کا تبادلہ شروع کرتے مایا کو پیچھے بیڈ پہ گرایا اور خود اس پہ جھکا اس نے مایا کے ہونٹوں کو آزاد کرنے کے بجائے سانسوں کو مزید تیزی سے پینا شروع کر دیا تھا۔

اور ساتھ ہی اپنی شرٹ جس کے بٹن پہلے ہی کھلے ہوئے تھے اُسے اپنے بازوؤں سے نکالتے دور پھینکا تھا۔

مایا اس کی شدت میں اس کا ساتھ دے رہی تھی۔

آہل کے ہاتھ مایا کی برہنہ تھائز پہ تھے وہ اس کی تھائز پہ انگلیاں پھیرتا اوپر بڑھا تھا مایا کی رکتی سانسیں محسوس کرتے وہ اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشتا پیچھے ہوا تھا مایا کے ہونٹ اس کی شدت سے اس قدر سرخ ہو رہے تھے جیسے خون چھلکا رہے ہوں۔

آہل نے مایا کے ماتھے سے ماتھا ٹکایا تھا آج وہ چاہتا تھا مایا کو بتائے کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے ان خوبصورت لمحوں میں وہ مایا کے وجود میں ڈوب جانا چاہتا تھا یہاں بس وہ ہو اور اس کی بیوی درمیان میں کوئی نہ ہو۔

"میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے مایا۔۔۔خود سے زیادہ کرتا ہوں تم یوں ملو گی سوچا نہیں تھا مایا نے اپنی ہر سانس کے ساتھ تمھیں چاہا ہے۔۔۔"

زمین سے آسمان تک

ڈھونڈ آئے ہم جہاں سارا

بنایا یا نہیں خدا کوئی سے پیارا۔۔

"آہل یہ اب کچھ زیادہ نہیں ہو رہا ہے تم مجھ سے اتنی محبت کرتے ہو۔۔۔؟" پہلے وہ اظہار کرتا تھا تو مایا نے کبھی غور نہیں کیا مگر ان لفظوں کا سحر جیسے خود میں جکڑ رہا تھا۔

باتوں میں تیری ہیں بد معاشیاں

سب پہ بجاتی ہیں تعریفاں

مایا کی بات پہ وہ مسکرایا تھا۔

"میری پہلی اوٗر آخری محبت ہو مجھے یقین تھا کہ ایک دن تم پہ میری محبت کا رنگ ضرور چڑھے گا مایا میں نہیں جانتا ہوں تمھارے دل میں میرے لیے

کیا فیلنگز ہیں لیکن میں یہ جانتا ہوں تم مجھ سے محبّت نہ بھی کرو تو میری محبت کافی ہو گی ہم دونوں کے لیے تم بس میرے ساتھ مخلص رہنا مایا مُجھے کبھی دھوکا مت دینا۔۔۔"

میں لکھ آسماں پہ

کہ پڑھے گا جہاں سارا

ہوا ہے نہ ہو گا کوئی

جہاں ہم دونوں سا پیارا

میں تم سے عشق کرنے کی

اجازت رب سے لایا ہوں۔۔

وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرے اس کے دل کش نقوش کو اپنے لبوں سے چوم رہا تھا مایا سرخ ہو رہی تھی اس کی جسارتوں پہ بھلے جتنی بھی خود کو بولڈ ظاہر کرتی وہ تھی تو ایک لڑکی۔

"میں نہیں جانتی ہوں میں کب بدلنے لگی لیکن یہ سچ ہے آہل تُمھارے ساتھ رہتے تمھیں سوچتی ہوں کسی اور کو کبھی نہیں سوچا۔۔۔" وہ آہل کی آنکھوں پہ آپنا لمس چھوڑتے بولی شاید وہ خود بھی تھک چکی تھی اتنا سفر کیا یرمان کے پیچھے اپنی زندگی کے اتنے سال ضائع کیے لیکن کچھ حاصل نہیں ہوا۔

"میں چاہتا ہوں میری محبتوں کا رنگ تم پہ اتنا گہرا چڑھے کہ میرے علاوہ تم کسی اور کو سوچو بھی نہیں مایا مجھ سے محبّت نہیں کرو گی تو ٹھیک ہے جانتا ہوں دل کے معاملے میں زبردستی نہیں چلتی ہے ہم کسی کو زبردستی مجبور نہیں کر

سکتے ہیں کہ وہ ہم سے محبت کرے یہ ہمارے بس میں نہیں ہوتا ہے لیکن مایا تم مجھے نظر انداز نہیں کرنا میرے علاوہ کسی اور سے بات کرو مجھے یوں لگتا ہے جیسے کسی تیز دھار آلے سے میرا وجود کاٹ رہا ہے۔۔۔" وہ اس کے سامنے اپنی فیلنگز بیان کر رہا تھا مایا چپ چاپ اسے سنے جا رہی تھی۔

خود اس نے بھی تو کبھی یرمان سے محبت کی تھی جانتی تھی کہ محبوب کو کسی دوسرے انسان کے ساتھ دیکھنا کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے آہل تو پھر مرد تھا کیسے برداشت کرتا اس کی بیوی کسی اور کو سوچے۔

"آہل جانتے ہو میرا خود پہ اختیار نہیں ہے میں تم سے محبّت کرتی ہوں یا نہیں فحال میں خود اس بات سے واقف نہیں ہوں تمھیں سوچتی ہوں تمھارے بارے میں سوچنا اچھا لگنے لگا ہے۔۔۔" وہ مدھم سا اعتراف کر رہی تھی یعنی وہ آہل کے لیے کچھ نہ کچھ محسوس کرنے لگی تھی۔

بھلے وہ محبت نہیں کرتی تھی محبت کے معاملے میں وہ انسان کے دل کی مرضی چلتی تھی۔

"میں چاہتا ہوں جب تم مجھے سوچو تو مسکراؤ اور آج کی رات کے بعد شاید ایسا ہی ہونے والا ہے۔۔۔" وہ اس کی ناک کی ٹپ پہ ہونٹ رکھ گیا مایا نے کروٹ بدلی تھی آہل اس کی بے داغ پشت کو دیکھتا خود پہ ضبط نہیں کر سکا اور اس کی پشت پہ جھکتے ہونٹ رکھ گیا اس کے جلتے ہونٹوں کا لمس اپنی پشت پہ سہتے وہ موند گئی تھی۔

"بہت انتظار کروایا ہے تم نے اب بھگتو۔۔۔" وہ اس کی نائٹی کی ڈوری کھینچتے توڑ چکا تھا اس پل اپنے اور مایا کے درمیان حائل یہ نائٹی اسے بہت بری طرح سے کھٹک رہی تھی وہ اس کی نائٹی کو ریمو کرتا اس سے پہلے وہ مایا کے کان میں جھکتے سرگوشی کر گیا۔

"مایا کیا تم یہ سب چاہتی ہو۔۔۔!" اس نے ایک بار پھر سے پوچھا مایا حیران تھی اس معاملے میں مرد عورت کی نہیں سنتا اپنی من مانی کرتا ہے لیکن آہل بار بار اس کی اجازت طلب کر رہا تھا اس کا ایکٹ مایا کے دل میں اس کے لئے موجود نرم گوشے کو مزید نرم کر رہا تھا وہ آہل کو شاید نہ بتا پاتی کبھی لیکن یہ سچ تھا آہل کی باتیں اس کے دل پہ گہرا اثر ڈال رہی تھیں۔۔۔

"کیا تم ایسا نہیں چاہتے۔۔۔؟" اس نے الٹا سوال کیا تو آہل نے حیرت سے اسے دیکھا وہ آہل کے جذبات سے واقف تھی پھِر بھی بول رہی تھی کہ وہ ایسا نہیں چاہتا ہے۔۔

"تم جانتی ہو مایا۔۔۔!؛" وہ سنجیدہ ہوا۔

"تو پھر بار بار کیوں پوچھ رہے ہو آہل۔۔۔ میری مرضی شامل ہے میں یہ سب چاہتی ہوں تبھی تو یہ سب کیا ورنہ تم جانتے ہو میں اپنی مرضی کے بغیر

نہیں کرتی نہیں یہ۔۔۔ تمھیں تمھارا حق دینا چاہتی ہوں لیکن مجھے نہیں لگتا ہے کہ تم لینا چاہتے ہو۔۔۔؟" مایا طنزیہ بولی شاید آہل کی طرف سے بار بار پوچھے جانے پہ وہ برہم ہوئی تھی۔۔

"مایا میں نہیں چاھتا کہ کل صبح ہو اور تم بھول جاؤ رات ہمارے درمیان کیا ہوا پھر مُجھے گلٹ ہو گا کہ مجھے اتنی جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن اب لگ رہا ہے مجھ سے زیادہ میری وایفی کو جلدی ہے اس کام کی۔۔۔" وہ اس کا رخ اپنی طرف بدلتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا تو مایا نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"مُیں خود چاہتی ہوں آہل اور اب کی بار آگر تم نے مجھ سے کوئی سوال کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا پھر ساری زندگی ترسو گے۔۔۔" وہ بول ہی رہی تھی جب ایسا محسوس ہوا کہ اس کے بدن پہ موجود واحد پریدہ ریمو ہو گیا ہو

وہ زبان دانتوں تلے دباتے آہل کو دیکھ رہی تھی جو اپنی جینز سے بیلٹ نکالتے دور پھینک چکا تھا مایا کے چہرے کی سرخی بڑھی تھی۔۔۔

"اب تو فاصلے سمٹ چکے ہیں جانم۔۔۔" اس کی دھڑکنوں پہ ہونٹوں کی مہر لگاتے وہ مایا کے دودھیا شفاف پیٹ پہ ہونٹوں کو رگڑنے لگا مایا کو اس کی بیرڈ کی چبھن سے ہنسی آئی تھی۔

"کیا ہوا ہنس کیوں رہی ہو۔۔۔؟" آہل نے پوچھا۔

"وہ تمھاری بیرڈ چبھ رہی ہے۔۔۔!؛" آنکھوں کو گول کرتے وہ مدھم سی آواز میں بولی آہل بمشکل سن سکا لیکن جیسے ہی اس کی نظر ابرش کے پیٹ پہ گئی یہاں اس کی بیرڈ کے چبھنے سے اچھے خاصے نشان بن چکے تھے وہ مسکراتے اس کے بیلی بٹن پہ زبان پھیرتے اس کی ٹانگوں کو اٹھاتے پیچھے اپنی کمر پہ لاک کر گیا۔

مایا اس کی پوزیشن پہ سرخ ہوئی کیوں کہ وہ اس کی آگلی کاروائی کے بارے میں جان چکی تھی۔

"مسز آہل زمان۔۔۔"خود کو اس کی گہرائیوں میں دھکیلتے وہ مسکراتے اس کی ٹھوڑی پہ ہونٹ رکھ گیا مایا کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی آہل کی شدت پہ جس کو اپنے ہونٹوں میں قید کرتے وہ اس کی سانسوں کو پینے لگا۔

آہل کی بڑھتی شدتوں پہ مایا نا چاہتے بھی بوکھلا گئی تھی اس کے ہونٹوں کو سختی سے اپنے ہونٹوں میں پیوست کیے وہ تو جیسے دنیا بھول بیٹھا تھا۔

دنیا بھولا کے آیا ہوں ادھر

رانجھے کے دل سے نکلی ہے یہ دعا۔۔

"آہل بس۔۔۔بس۔۔۔" مایا کی آنکھوں سے بہتے آنسو اس کی کنپٹیوں میں جذب ہو رہے تھے اسے درد محسوس ہوا تھا جیسے اس کے نچلے دھڑ کو کسی نے آڑے سے کاٹ دیا ہو وہ نہیں جانتی تھی کہ آہل کی جنون خیزیاں اتنی بڑھ جائیں گی۔۔

"میری جان ریلکس۔۔۔" آہل نے اُس کا سر اپنے کندھے پہ رکھا تو وہ اس کے کندھے پہ دانت گاڑ گئی یعنی اپنے کا اظہار کر رہی تھی وہ مسکراتے اس کے دانتوں کا تشدد برداشت کر رہا تھا۔

"کوئی اتنا جنونی ہوتا ہے بھلا آہل۔۔۔" وہ آنکھیں دکھا رہی تھی آہل نے اس کے بالوں کو سہلاتے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے تھے۔

"آپ کے معاملے میں بہت جنونی ہوں میں میڈم یہ تو کچھ بھی نہیں اور یہ فرسٹ ٹائم تھا آپ کو فرسٹ ٹائم کافی مارجن دیا ہے میں نے۔۔۔" وہ اس

کی ناک سے ناک سہلا رہا تھا مایا کی آنکھیں پھیلی تھی ابھی یہ آہل نے اسے مار جن دیا تھا۔

"بھول ہے تمھاری آہل افففف۔۔۔" وہ منہ بناتی بولی حالانکہ یہ میٹھا سا درد اب مزا دینے لگا تھا۔

"میرے ساتھ شاور لو گی تو مساج کروں گا لیکن فحال مجھے ڈسٹرب مت کرو مایا۔۔۔" وہ اس کو ایک بار پھر سے اپنے بدن کا حصہ بنا گیا مایا نے ہونٹوں کو سختی سے ایک دوست میں پیوست کرتے اس کی شدتوں کو سہن کیا۔

"ڈسٹرب تو میں کروں گی اور ایسے کروں گی کہ تم ہمیشہ یاد رکھو گے آہل۔۔" وہ اس کے سینے پہ ایک بار پھر سے دانت گاڑ چکی تھی وہ مسکراتے اسے خود میں قید کر چکا تھا۔

.....

عفت ملک کا ٹریٹمنٹ مکمل ہو چکا تھا قیوم ملک ان کے ساتھ ہاسپٹل میں تھے عائلہ اور یرمان کو جیسے ہی معلوم ہوا کہ قیوم ملک عفت کو ہاسپٹل لے کر گئے ہیں وہ دونوں چلے آئے تھے ابرش کو اس بارے میں کسی نے نہیں بتایا تھا کہ وہ بہت پریشان ہو جاتی عفت ملک بلکل ٹھیک تھیں ان کے پاس پہلے قیوم ملک تھے لیکن وہ اریبہ کی طرف چلے گئے عفت ملک نے خود بھیجا تھا اُن کو۔۔

یرمان نے تو اس بات پہ اعتراض کیا لیکن یہ عفت ملک کی مرضی تھی کوئی کیا کہتا وہ خود چاہتی تھیں کہ وہ جائیں۔

"مام یار ہم کل جائیں گے گھر آج کی رات تو ہماری ہاسپٹل میں ہی گزرے گی۔۔۔" ان کا آپریٹ کیا گیا تھا سارا زہر ان کے جسم سے نکال دیا گیا تھا۔

"یرمان بیٹا میں بور ہو گئی ہوں۔۔۔" وہ بچوں کی طرح ضد کر رہی تھیں عائلہ مسکرائی تھی یرمان کے ساتھ جب عائلہ جرمنی میں تھی اس نے بھی تو یہی کیا تھا یرمان کو اتنا فورس کیا کہ مجھے گھر لے کر جائیں میں یہاں نہیں رہوں گی۔

"ممی آپ کی بھلائی کے لیے ہم کر رہے ہیں ویسے بھی آپ کے سٹچز ایک دفعہ ٹھیک ہو جائیں پھر کوئی مسلہ نہیں ہے آپ کو سمجھنی ہو گی یہ بات۔۔۔" یرمان اپنے دوست سے میسج پہ بات کر رہا تھا عائلہ صوفے پہ بیٹھی تھی یرمان اور عائلہ میں بول چال بند تھی جب سے وہ اریبہ والا واقعہ ہوا تھا یرمان عائلہ سے روٹھ چکا تھا وہ کتنی بار عائلہ کو منع کر چکا تھا کہ وہ کچن میں نہیں جائے گی کوئی کام نہیں کرے گی۔۔۔

لیکِن عائلہ اس کی کوئی بات نہیں سنتی تھی اوٗر تو اوٗر کوفی کی وجہ سے عائلہ کا ہاتھ جل چکا تھا یرمان اس کا خیال رکھتا تھا لیکن ناراضگی جتانی بھی ضروری سمجھی تھی لیکِن عائلہ کے لیے یہ ناراضگی سوہانِ روح تھی وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی یرمان کی ناراضگی۔

وہ تو عائلہ کے یہاں ہاسپٹل میں رہنے کی وجہ سے بھی خفا تھا ایسی کنڈیشن میں عائلہ کو پروپر ریسٹ کی ضرورت تھی لیکن عائلہ اس کی بات سن لیتی تو پھر کیا ہی بات تھی۔

"میں سمجھ رہی ہوں بیٹا لیکن یہ آرام گھر جا کے بھی ہو سکتا ہے اس کے لیے یہاں رہنا ضروری تو نہیں ہے بیٹا اوٗر ویسے بھی میں ٹھیک ہوں۔۔۔ عائلہ بیٹا آپ تو گھر چلی جاؤ ایسی کنڈیشن میں یہ ہاسپٹل کا ماحول آپ کی صحت کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔۔۔" انہیں عائلہ کی فکر ہوئی عائلہ یہاں بہت ان

کمٹیبل تھی نہ تو ٹھیک سے ریسٹ کر پا رہی تھی اور نہ ہی وہ کھانے کا دھیان رکھ رہی تھی جو اس کے لیے ٹھیک نہیں تھا۔

"آنٹی میں ٹھیک ہوں آپ کے ساتھ ہی جاؤں گی۔۔۔" عائلہ ہر بار یہی کہہ دیتی تھی لیکِن سچ تو یہ تھا کہ یرمان کی ناراضگی کی وجہ سے وہ بہت اپ سٹ تھی جس کی وجہ سے اس کی رنگت میں زردیاں سی گھل رہی تھیں وہ بیمار لگ رہی تھی۔

مزید ان کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی نرس عفت ملک کا چیک اپ کرنے آئی تو اُنہیں ڈرپ لگا دی جس میں غنودگی والا انجیکشن بھی شامل تھا وہ کچھ ہی دیر میں سو گئی تھیں اب روم میں عائلہ اور یرمان بچے تھے۔

"عائلہ تمھیں شاید خود کی فکر نہیں ہے لیکن مجھے اپنے بچے کی بہت فکر ہے تو پلیز خود کا خیال رکھو تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے۔۔۔ کچھ کھا لو یہ ساری

چیزیں میں تمھارے لیے لایا تھا جو ویسی کی ویسی پڑی ہیں تم نے ہاتھ تک نہیں لگایا کیا تمھیں نہیں لگتا کہ آیسے اپنے آپ سے لاپرواہی برتو گی تو اس کا اثر ہمارے بچے پہ بھی پڑے گا۔۔" یرمان بہت آہستہ آواز میں بول رہا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ عفت ملک کو کچھ بھی معلوم پڑے کہ ان کے درمیان کیا چل رہا ہے۔۔۔

"آپ کو لگتا ہے مجھے بے بی کی فکر نہیں ہے میں لاپرواہی برت رہی ہوں۔۔۔" عائلہ نے اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھا جس بچے کی دھڑکنوں سے اس کی دھڑکنیں جڑ چکی تھیں جس کی موجودگی وہ ہر وقت محسوس کرنے لگی تھی یرمان کیسے اسے اس بات کا طعنہ دے سکتا تھا۔

"جو رویہ تم نے رکھا ہوا ہے اُس سے تو یہی ظاہر ہو رہا ہے مام کے ساتھ میں اوور ڈیڈ ہیں یہاں تم کیوں یہاں اس ٹینشن زدہ ماحول میں رہ رہی ہو میں نے

کتنا منع کیا تمھیں کہ گھر میں ہی رک جاؤ مگر مجال ہے جو تم میری کوئی بات مان لو تمھیں ہمیشہ اپنی ہی کرنی ہوتی ہے۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا تو عائلہ نے اپنے بھیگتے آنکھوں کے گوشوں کو صاف کیا یرمان بول تو ایسے رہا تھا جیسے آج تک ان کے درمیان جو کچھ ہؤا سب عائلہ کی مرضی سے ہوا۔

نکاح یرمان کی مرضی سے ہوا رخصتی یرمان کی مرضی سے ہوئی یہاں تک کبھی یرمان نے عائلہ سے اس کی مرضی نہیں پوچھی اؤر آج موقع ملتے ہی وہ عائلہ کو طنز کر رہا تھا۔۔

"میری مرضی ہی چلتی آئی ہے ناں آج تک۔۔۔۔"وہ صوفے پہ بیٹھی تھی اؤر یرمان چیئر پہ وہ چیئر سے اٹھتے عائلہ کے پاس بیٹھ گیا عائلہ حوالہ کس طرف کا دے رہی تھی وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا۔

"عائلہ مجھے لگتا ہے کہ تم ابھی تک ماضی کو دل میں لیے بیٹھی ہو اور ماضی سے نکلنا ہی نہیں چاہتی ہو تم۔۔۔" وہ پھر بھی طنز کر رہا تھا۔

"ہاں نہیں بھول سکتی ہوں میں کچھ بھی۔۔۔" وہ اپنے رخساروں کو رگڑ رہی تھی یرمان نے سائیڈ سے کھانا اُٹھاتے ٹیبل پہ رکھا عائلہ نے چہرہ پھیر لیا مطلب صاف تھا وہ کچھ نہیں کھانے والی تھی۔

"یہ خیال تمھارا صرف اپنے بچے کی وجہ سے رکھ رہا ہوں میں عائلہ ورنہ تم سے مُجھے کوئی اچھی امید نہیں ہے جلدی ختم کرو یہ کھانا میں واپس آؤں تو مُجھے یہ ختم ہوا ملے۔۔۔" یرمان اگر عائلہ کے پاس بیٹھا رہتا تو وہ کمٹیبل نہیں رہتی لہٰذا وہ فریش ہونے باتھ روم چلا گیا عائلہ نے ایک نظر باتھ روم کے بند دروازے پہ ڈالی اور پھِر کھانے کو دیکھا۔

ہاں بھوک اسے لگ رہی تھی ناراضگی یرمان ملک سے تھی کھانے سے تھوڑی اوٗر بھوک تو اس سے ویسے بھی برداشت نہیں ہوتی تھی۔

اس نے کھانا نکالتے کھانا شروع کر دیا کھانا کک سے بنوایا تھا یرمان نے گھر سے آیا تھا کینٹین سے وہ عائلہ کو کچھ نہیں کھلا سکتا تھا اس کی طعیبت ویسے ہی ٹھیک نہیں تھی کھانا عائلہ کو مزے کا لگا اس نے میٹھا کھایا اسے میٹھا کھانا آج کل بہت اٹریکٹ کر رہا تھا وہ کھاتی کہ اس کو یرمان کی ناراضگی یاد آئی ساری بھوک جیسے آڑ گئی تھی۔

اس نے ایک نوالہ بھی نہیں لیا آنکھیں پانیوں سے بھری تھیں وہ بہت مشکل سے خود کو رونے سے باز رکھا تھا اسے یرمان کو منانا تھا وہ ناراض تھا لیکن زیادہ دیر تک ناراض نہیں رہ سکتا تھا۔

عائلہ نے کھانا ٹیبل پہ رکھا یرمان فریش ہوتے ٹاول سے چہرے کو خشک کرتا واپس آیا تو عائلہ کو سوچوں میں گم پایا کھانا ویسے ہی پڑا تھا یہ لڑکی نہیں بدل سکتی تھی۔

"یہ کیا ہے عائلہ تم نے کھانا ختم نہیں کیا تم کیوں خوُد سے لاپروائی برت رہی ہو۔۔۔"وہ اس کے قریب بیٹھ گیا تھا عائلہ نے اپنی شال ٹھیک کرتے اُسے دیکھا جس کے چہرے کے تنے نقوش پہ وہ ہونٹوں کو دانتوں میں دبا گئی تھی

۔

"آپ کھلا دیں۔۔۔!!"وہ کسی بہانے یرمان سے بات کرنا چاہتی تھی تاکہ وہ اس کے ساتھ باتیں کریں پھر وہ منا بھی لیتی اسے۔

"خوُد کیوں نہیں کھا سکتی ہو یہاں تک مجھے لگتا ہے تمھیں میری یہ حرکتیں پسند نہیں ہیں عائلہ پھر کیوں کر رہی ہو تم ایسا۔۔۔"وہ کچھ جتانا چاہتا تھا۔۔

"آپ کیا چاہتے ہیں میں یہاں سے چلی جاؤں۔۔؟" اس نے روتے ہوئے پوچھا تھا اگر یرمان کو عائلہ کا یہاں رہنا اچھا نہیں لگ رہا تھا تو وہ چلی جاتی ضامن کے گھر یرمان نے اسے یہاں رکھا ہوا تھا لیکن اب خوُد ناراض ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

جب عائلہ کا ہاتھ جلا تھا یرمان اسے اپنے ہاتھوں سے کھلاتا تھا عائلہ کو عادت ہو چکی تھی یرمان کے ہاتھ سے کھانے کی لیکن اب وہ بدل رہا تھا۔

"میں کیا چاہتا ہوں یہ تم سمجھ لو تو کیا ہی بات ہے عائلہ خیر کھانا ختم ہو تم پہلے۔۔۔!؛" وہ سنجیدگی سے اپنے لیے کھانا پلیٹ میں نکالتے بولا عائلہ نے اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھا۔

"عائلہ صرف بے بی کے لیے کر رہا ہوں۔۔۔" قورمہ کے سالن کو پلیٹ میں نکالتے وہ بولا عائلہ نے آنکھیں رگڑی تھیں عائلہ سمجھ چکی تھی اب اس سے زیادہ یرمان کو ان کے بچے کی فکر ہو گی۔

"میں ویسے بھی آپ کے لئے اہمیت نہیں رکھتی ہوں۔۔" جلتے دل میں سوچا لیکن لبوں سے کچھ نہیں بھولی تھی یرمان نے اسے کھانا کھلاتے خود کھایا تھا برتن سائیڈ پہ رکھتے وہ عائلہ کو دیکھ رہا تھا جو تھکی سی لگ رہی تھی پچھلے اتنے دنوں سے وہ ہاسپٹل میں تھی اور اس کی خود کی کنڈیشن بھی ٹھیک نہیں تھی۔۔

"سو جاؤ۔۔۔" یرمان نے اُسے صوفے پہ لٹایا اور اس پہ کمبل ٹھیک کیا اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عائلہ نے اس کی کلائی تھامی تھی۔

"یہیں رہیں میرے پاؤ پلیز۔۔۔"وہ نیند میں جا رہی تھی اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں یرمان ملک نے اُس کے ہاتھوں کو دیکھا اوَر پھر اُس کے سرہانے بیٹھ گیا اس کا سر اٹھاتے اپنی گود میں رکھا وہ گہری نیند میں چلی گئی تھی ۔۔عائلہ کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے وہ عائلہ کے ماتھے پہ بوسہ دے گیا تھا۔

"بہت تنگ کرتی ہو مجھے تم۔۔۔۔۔"یرمان اس کے ماتھے سے لکیر کھینچتے اس کے لبوں تک لایا اس کے گلابی ہونٹ یرمان ملک کی کمزوری تھے اتنے دنوں سے وہ عائلہ کے ہونٹوں کا جام نہیں پی سکا تھا۔۔اسے عائلہ پہ غصہ تھا وہ کیوں اُس دن کچن میں گئی اس کے ہاتھ کی سکن جل چکی تھی تقریباً۔۔۔ اوَر اوپر نشان بھی موجود تھے اس نے عائلہ کی کلائی تھامے اس کو نرمی سے سہلایا یہ چوٹ تمھیں تمھاری وجہ سے لگی ہے عائلہ اوَر اس کے لئے میں

تمھیں معاف نہیں کرونگا تمھیں مجھ سے بات کرنی ہو گی آگر آج تمھیں معاف کر دیا کل کو دوبارہ تم یہی حرکت کرو گی اور میں مزید تمھاری کوئی لاپروائی برداشت نہیں کر سکتا ہوں۔۔۔"وہ عائلہ کے ہونٹوں کو چومتے دل میں سوچنے لگا۔

عائلہ کے ہونٹوں کو اس نے نجانے کتنی بار چوما پھر بھی اس کا دل نہیں بھرا تھا وہ جتنا بھی یہ جام پیتا اتنا ہی خود کو پیاسا محسوس کرتا اتنی بری لت لگی تھی اُسے اس جام۔

مُجھے تیری لت لگ گئی

زمانہ کہے لت یہ غلط لگ گئی۔

"نہیں جائیں۔۔۔ نہیں آپ نہیں ہمارا۔۔۔بے بی نہیں۔۔۔" عائلہ کو نیند میں گئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اس کی سسکیاں یرمان کو اپنے کانوں میں سنائی دی وہ شاید کوئی برا خواب دیکھ رہی تھی اس کی آنکھیں نم تھیں۔

"عائلہ عائلہ۔۔۔اٹھو کیا ہوا ہے۔۔۔!؛" یرمان نے اس کا گال تھپکتے اسے جگانے کی کوشش کی وہ اس کی شرٹ کا کالر اپنی مٹھیوں میں جکڑ گئی تھی اس کے ہاتھوں کی لرزش یرمان کو بتا چکی تھی کہ وہ خواب میں بھی اس کی دوری دیکھتے اپنی حالت خراب کر رہی تھی یرمان نے اس کا پسینے سے شرابور وجود اٹھاتے اپنی پناہوں میں سمیٹا تھا۔

"عائلہ میں یہیں ہوں تمھارے پاس۔۔۔میری جان ریلکس ہو جاؤ کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔" وہ یرمان کی خوشبو آپنے آس پاس محسوس کرتے تھوڑا بہت نارمل ہوئی تھی لیکِن اس کا ہچکولے وجود یرمان کو پریشان کر رہا تھا وہ

نیند میں چلی گئی تھی لیکِن اس کے ہاتھوں کی گرفت یرمان ملک کے گرد بہت سخت تھی جیسے اسے خطرہ ہو کہ یرمان اسے چھوڑ جائے گا۔

"پاگل لڑکی خوامخواہ خود کو پریشان کر رہی ہے۔۔۔" وہ اس کے اوپر جھکتے اس کے کھلے ہونٹوں کو قید کر گیا تھا عائلہ سو رہی تھی لیکِن یرمان ملک جاگ رہا تھا وہ کیسے جاتا عائلہ اس کی بانہوں میں ہو اور اسے نیند آجائے یہ بھلا کیسے ممکن تھا۔

.....

قیوم ملک صبح صبح واپس آئے تھے عفت ملک ہوش میں آچکی تھی کافی فریش لگ رہی تھیں قیوم کو دیکھتے ہی مسکرائی اور ساتھ کہہ دیا مجھے ابھی کے ابھی ڈسچارج کروائیں مُجھے یہاں نہیں رہنا ہے وہ سمجھا رہے تھے لیکن وہ نہیں مانی۔

"ڈیڈ مان لیں مام کی بات یہ رات بھی بہت اسرار کر رہی تھیں کہ انہیں گھر جانا ہے اب تو ان کا چیک اپ بھی ہو گیا ہے اور پھر عائلہ کے لیے بھی مزید یہاں رہنا ٹھیک نہیں ہے تو بہتر ہے گھر چلتے ہیں۔۔۔" یرمان کے کہنے قیوم ملک مان گئے تھے۔۔

عائلہ عفت ملک کے ساتھ تھی انہیں ڈریس چینج کروایا وہ بہت بہتر لگ رہی تھیں پہلے سے۔

"آپ ٹھیک ہیں ناں۔۔۔" عائلہ کی اتنی فکر پہ وہ مسکرائی تھی دن میں نجانے کتنی بار عائلہ یہ سوال کرتی تھی کہ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔!؛"

"بیٹا میں بلکل ٹھیک ہوں مگر آپ اپنا خیال نہیں رکھتی ہوں اور یرمان اور آپ کے درمیان کوئی مسلئہ چل رہا ہے ایک تناؤ کی کیفیت ہے آپ

دونوں۔۔۔"وہ کب سے یہ پوچھنا چاہا رہی تھیں لیکن یرمان کی موجودگی میں پوچھ نہیں پا رہی تھیں۔

"سب ٹھیک ہے آنٹی آپ پریشان مت ہوں آہیں آنکل اور یرمان باہر ویٹ کر رہے ہونگے۔۔۔"یرمان پہلے نکل گیا اسے عفت ملک کے لیے میڈیسن لینی تھی اور قیوم ملک ڈاکٹر سے ملنے گیے تھے۔

"یرمان نے بلایا ہے ہمیں۔۔؟"وہ شاید انتظار میں تھیں کہ یرمان ان کو بلانے آئے۔

"جی اُن کا میسج آیا ہے آپ آجائیں۔۔۔"وہ عائلہ کو لیتے باہر آئی تھیں قیوم ملک نے ان کو دیکھا تو ادھر ہی چلے آئے عفت ملک کو اپنے حصار میں لے لیا کہ وہ کہیں گر ہی نہ جائیں گاڑی ڈائیو یرمان کر رہا تھا قیوم ملک نے عفت ملک کو پیچھے بیٹھایا اور خوُد بھی ان کے ساتھیوں ہی بیٹھ گئے عائلہ نے حلق تر

کیا کیونکہ اسے اب آگے بیٹھنا تھا یرمان اس کے بیٹھنے کا منتظر تھا جو نجانے کن سوچوں میں غرق تھی۔۔

"عائلہ تمھیں سپیشل انوایٹ کرنا پڑے گا آجاؤ لیٹ ہو رہے ہیں آگر سوچو سے فرصت مل گئی ہے تو گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔۔۔" قیوم ملک اور عفت ملک بیٹے کا غصہ دیکھ رہی تھیں وہ کسی بات کو لیکر پریشان تھا اس کے اور عائلہ کے درمیان کوئی مس انڈر اسٹینڈنگ ہو گئی تھی شاید وہ تو یہی اندازہ لگا پائی تھیں۔

عائلہ چپ چاپ دروازہ کھولتے بیٹی گئی تھی لیکن شیشے کے ساتھ چپک کر اگر تھوڑا سا بھی قریب ہوتی ضامن کے تو یہ فاصلہ جو تھوڑا سا ان کے درمیان میں موجود تھا وہ ختم ہو جاتا۔

"کچھ کھانا ہے عائلہ بیٹا؟ آپ کی طعیبت تو ٹھیک ہے اتنی چپ چپ کیوں بیٹھی یو۔۔۔" قیوم ملک کے گاڑی میں موجود تناؤزدہ ماحول کو کم کرنے کی کوشش کی تھی۔

"جی انکل ٹھیک ہوں میں بھوک نہیں ہے بس ایسے ہی۔۔۔ آپ پریشان نہیں ہوں۔۔۔" جسے اس کے چہرے سے دکھ اوٗر تکلیف کے آثار دیکھنے چاہیے تھے وہ لاپرواہ بنا ہوٗا تھا باقی ہر کوئی دیکھ رہا تھا کہ عائلہ پریشان تھی وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی تھی گھر پہنچتے قیوم ملک عفت ملک کو کمرے میں لے گئے عائلہ بھی اپنے کمرے میں آگئی اس کا دل تو تھا کہ عفت ملک کے ساتھ جائے ان کے پاس بیٹھے لیکِن ان کے ساتھ قیوم ملک تھے تو وہ تھوڑا جھجک رہی تھی جانے سے۔۔۔۔۔

دوسرا اس نے یرمان کو منانا بھی تھا جو بری طرح سے روٹھ گیا تھا۔

عائلہ بیڈ پہ بیٹھے سوچے جا رہی تھی کہ وہ ایسا کیا کرے جس سے یرمان مان جائے وہ واپس کمرے میں آیا تو عائلہ کو سوچو میں پایا ایک تو وہ سوچتی بہت زیادہ تھی یرمان عائلہ کے قریب گیا۔۔

"عائلہ شام سے پہلے کمرے سے نہیں نکلو گی تم ریسٹ کرو آگر کچھ کھانے کا موڈ ہو اتو انٹر کام سے منگوالینا اور سو کر نیند پوری کرنا برسوں کی بیمار لگ رہی ہو تم۔۔" یرمان ناراضگی میں بھی اس کی فکر کرنا نہیں بھولا تھا وہ اس کے لئے پریشان تھا عائلہ کو سوچتے ہی خوشی ہو رہی تھی۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟" یرمان کے جانے کا سن کر عائلہ کا دل ڈوبا تھا وہ کیوں جا رہا تھا کیا اس سے ناراضگی کی وجہ سے۔۔۔

"میں آفس جا رہا ہوں اتنے دنوں سے بہت سارا کام پینڈنگ پڑا ہے تو جانا ضروری ہے تم ریسٹ کرو۔۔۔" وہ اپنا ڈریس نکالتے باتھ روم میں چلا گیا۔

واپس آیا تو آفس کے لئے تیار تھا عائلہ بات کرنا چاہتی تھی اسے روکنا چاہتی تھی لیکِن وہ کچھ سنتا پھر بات تھی وہ تو نو لفٹ کا بورڈ چہرے پہ چپکائے ہوئے تھا خود بات کرنے کا موڈ ہوتا تو کرتا ورنہ عائلہ کی باتوں کو نظر انداز کر دیتا۔

"کیسے مناؤں انہیں۔۔" پہلی بار تھا یرمان یوں اتنا لمبا ناراض ہوا تھا ورنہ وہ بہت کم ناراض ہوتا تھا عائلہ سے آگر ہوتا بھی تو عائلہ کے منانے کے بجائے وہ خود ہی مان جاتا تھا۔

"صرف ایک کوفی بنانے سے اتنی ناراضگی آئیندہ میں ان کی کسی بات کو رد نہیں کروں گی یہ ناراض ہو گئے تو میں کیا کروں گی۔۔۔" تکیہ اس کے آنسوؤں سے بھیگتا جا رہا تھا یرمان کو معلوم نہیں تھا وہ نازک جان کس تکلیف سے گزر رہی تھی اس کی ناراضگی جان نکال رہی تھی عائلہ کی۔۔۔

"رات کو سوری بولوں گی کیا پتہ مان جائیں۔۔۔" وہ آنکھیں بند کیے سوچنے لگی کہ رات کو اسے کیا کیا کرنا ہے یرمان نے اُس وقت جب بے بی کی گڈ نیوز دینی تھی اتنا اچھا ارنجمنٹ کروایا تھا بیچ پہ مگر عائلہ تو کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔

"دیکھتی ہوں آپ کب تک ناراض رہتے ہیں۔۔۔" وہ مسکرائی لبوں پہ شرارتی مسکراہٹ تھی۔۔ جو یرمان کو بہت بری طرح سے زچ کرنے والی تھی۔۔

••••••

اُدھر یرمان عائلہ سے ناراض تھا اِدھر ضامن ابرش سے ناراض تھا اُس دن والے واقعے کے بعد سے ضامن نے ابرش سے ٹھیک سے بات نہیں کی جب سے اُسے معلوم ہوا تھا کہ ابرش نے اُس دیدم کی باتوں میں آکر اِس

سے ناراض تھی اُس وجہ سے ضامن پہ شک کر رہی تھی ابرش اپنی جگہ پہ بری طرح سے شرمندہ تھی اس کے زخم ٹھیک ہو چکے تھے ٹھوڑی پہ بنے زخم کے نشان ابھی باقی تھی مگر پیٹھ کا زخم ٹھیک تھا۔

ضامن اس کا خیال رکھتا تھا روز اس کی بینڈج خود چینج کرتا تھا ابرش نے کتنی دفعہ کوشش کی ضامن سے معزرت کرنے کی لیکن وہ تو کچھ سننے کے لئے تیار ہی نہیں تھا۔

ابرش نے ہر ترکیب آزمالی تھی لیکِن بے سود اتنے دنوں سے ابرش کی مام اور یرمان سے بھی بات نہیں ہوئی تھی مسلسل دل و دماغ میں بس ضامن کا خیال تھا ابرش کی ایسی حالت نہیں تھی کہ وہ یونی جاتی اس نے چھٹیاں لی ہوئی تھیں ضامن جاتا تھا مگر جلدی واپس آجاتا۔

ابرش کو فزا نے بتایا تھا کہ دیدم یونیورسٹی چھوڑ کر جا چکی تھی اُس دن جو واقعہ ہوا بہت کم لوگ جانتے تھے اُس واقعے کے بارے میں کیونکہ سیکنڈ ٹائم بہت کم سٹوڈنٹس تھے۔

ابرش خوش تھی کہ دیدم سے تو جان چھوٹ گئی لیکن ضامن کی ناراضگی اپنی جگہ پہ برقرار تھی وہ تو آیسے روٹھا تھا جیسے نائنٹیز کی ہیروئنز روٹھتی تھیں اور پھر مشکل سے مانتی تھیں۔

"ضامن سر آپ مجھے اب بہت تنگ کرنے لگے ہیں آج آپ کو منانا ہی پڑے گا اور اگر آج آپ نہیں مانے تو میں واپس چلی جاؤں گی اتنی بڑی بات نہیں تھی جتنی لمبی آپ نے ناراضگی کر دی ہے لیکن میں بھی ابرش ملک ہوں اج آپ کا سارا غصہ جھاگ کی طرح بہہ جائے گا۔۔۔۔" وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی اس نے یوٹیوب سے سرچ کیا تھا روٹھے ہوئے ہسبنڈ کو

منانے کا طریقہ اسے ساڑھی والا آئیڈیا پسند آیا تو اس نے ایک نیو ساڑھی آرڈر کی تھی جو اسے ریسو ہو چکی تھی بلیک کلر کی جالی دار ساڑھی جس کا بلاؤز ڈیپ اور شارٹ تھا ساڑھی کا پلو بھی نیٹ کا تھا اور بلاؤز سیلوز لیس اور بیک لیس تھا ابرش زیادہ تر ترکش اور کورین ڈرامے دیکھتی تھیں۔

بہت کم اس نے ایڈین موویز دیکھی تھیں ساڑھی اسے ایڈین سٹائل کی لگی ساڑھی کے ساتھ اس نے کچھ دوسرا سامان بھی آرڈر کیا تھا۔

کل ضامن کا برتھڈے تھا اس نے عائلہ کی ڈائری سے ڈیٹ دیکھی تھی اسے یاد تھی اب یہ تیاری کرنے کی دو وجوہات تھیں ایک اسے ضامن کو منانا تھا اور دوسرا اسے برتھڈے وش کرنے تھا۔

مگر مسئلہ یہ تھا کہ وہ بارہ بجے کا انتظار کیسے کرتی اس وقت رات کے دس بج رہے تھے ضامن کے آنے کا وقت ہو گیا تھا وہ کسی بھی وقت آ سکتا تھا مگر ابھی دو گھنٹے باقی تھے۔

ابرش روم کو رومانٹک سٹائل میں سجا چکی تھی بس خود کی تیاری کرنی تھی اس نے ضامن کے دوست کا پتہ لگایا جس کے۔ ساتھ ضامن کی دوستی کافی پرانی تھی ابرش نے اُسے میسج کیا آور ساری سچویشن سمجھائی اُس نے ابرش کو تسلی دی کہ وہ ضامن کو اپنے پاس روکے گا تقریباً ساڑھے گیارہ بجے تک۔

اُس کا میسج پڑھتے ابرش کے ہونٹ مسکرائے تھے۔

سب ابرش اطمینان سے اپنی تیاری کر سکتی تھی اس نے سب سے پہلے ساڑھی پہنی اوَر پھر اپنے پاؤں میں ضامن کی گفٹ کی ہوئی پائل جو ضامن کو

بہت پسند تھی لیکن یورنیورسٹی جانے کی وجہ سے ابرش نے اتار کر رکھ دی تھی تاکہ وہ گم نہ ہو جائے ضامن نے تحفہ دیا ہوا تھا ابرش کو بہت عزیز تھا۔

ابرش نے پائل پہنی اور اپنے بال بنائے اس کے بال اب لمبے ہو رہے تھے اپنے بالوں کی ایکسٹرا کیئر کرتی تھی اس نے سب سے اچھا شمپو آرڈر کیا تھا عائلہ کی ڈائری سے اسے معلوم ہوا تھا ضامن کو اس کے لمبے بال پسند تھے تو پھر بس عائلہ نے سوچ لیا کہ وہ بھی اپنے بالوں کو بڑھانے کے لیے کوششیں کرے گی اب اس کے بال اس کی پشت کو ڈھانپ لیتے تھے اتنے مہینے ہو گئے تھے اس نے کٹینگ نہیں کروائی تھی اپنے بالوں کی۔

"ابرش نے بالوں کو سٹریٹ کرتے پیچھے کھلا چھوڑ دیا کہ وہ اس کی برہنہ پشت کو ڈھانپ گئے تھے نیلی آنکھوں کو مسکارا اور کاجل لگاتے اس نے مزید قاتلانہ بنا دیا تھا ساڑھی کا پہلو کچھ اس انداز میں سٹ کیا کہ نشب و فراز مزید

ابھر کر واضع ہوں وہ اپنے ہونٹوں پہ لیسٹک لگاتے اپنی تیاری کو آخری ٹچ دیتے ضامن کی آمد کی منتظر تھی۔

رات کے گیارہ پچاس بج چکے تھے جیسے جیسے وقت قریب آرہا تھا اس کی دھڑکنیں شور پکڑ رہی تھیں وہ آپنے ہونٹوں کو چبانے لگی۔

اسے کار پورچ میں ضامن کی گاڑی رکنے کی آواز آئی تھی وہ آچکا تھا ابرش نے ڈریسنگ ٹیبل کا کونا تھامے خود کو گرنے سے بچایا اؤر ریموٹ اٹھاتے روم کی ساری لائٹس آف کر دی تھیں کمرہ اندھیرے میں ڈوب گیا تھا۔

ضامن کمرے میں داخل ہوا تو گھپ اندھیرے نے اس کا استقبال کیا اسے لگا کی شائد ابرش سو چکی ہے لیکن پھر وہ سوچتے پریشان ہوا ابرش اس کا انتظار کرتی تھی بھلے ضامن ناراض ہوتا وہ پھر بھی ضامن کے بغیر سوتی نہیں تھی ضامن مذید نجانے کیا کیا سوچتا کہ خوشبوؤں میں رچا بسا وجودِ اس کے سینے

سے آن لگا تھا وہ ابرش تھی جس کے وجود سے تیز کولون کی مہک اٹھ رہی تھی۔۔

"ضامن سر۔۔۔" ضامن اسے الگ کرتا کہ وہ پہلے ہی مضبوطی سے ضامن کے کندھوں کو جکڑتے اس کے چہرے پہ جھکی تھی ابرش کی نرم گرم سانسیں ضامن کو اپنے چہرے پہ محسوس ہوئی تھیں۔

"یہ کیا ہے مس ملک۔۔۔" ضامن کو کمرے سے پھولوں کی مہک آ رہی تھی یقیناً ان کا روم ڈیکوریٹ کیا گیا تھا ابرش کی تیاری سے بھی وہ یہی اندازہ لگا پایا تھا۔

اس نے ابھی تک لائٹس آؤن نہیں کی تھیں وہ نہیں دیکھ پایا کہ ابرش کیل کاٹوں سے لیس تھی اسے چاروں شانے چت کروانے کی مکمل تیاری کیے وہ ضامن کے سامنے کھڑی تھی۔

وہ ابرش کے وجودِ سے اٹھتی مہک انہیل کرتا جیسے سارا غصہ بھولتا جا رہا تھا ابرش اس پل اس کے بے حدّ قریب تھی کہ اس کی نازکی ضامن کے سینے سے مس ہو رہی تھی ابرش کچھ اس ادا سے ضامن کے قریب ہوئی تھی کہ مقابل خود کے جذبات پہ بند باندھ ہی نہ سکے۔

"سوری ضامن مجھے معاف کر دیں میں بہت بری ہوں ہر بار وہی غلطی کرتی ہوں جانتی ہوں آپ کو ہرٹ کرتی ہوں آپ کو برا لگتا ہے لیکِن میری فیلنگز بھی تو سمجھنے کی کوشش کریں آپ مجھ سے نہیں برداشت ہوتا دل کرتا ہے خود کے ساتھ ساتھ سامنے والے کے ساتھ بھی کچھ کر لوں جو بار بار آپ کا نام لیتا ہے مجھے ہر اس چیز سے مسلہ ہے جو آپ کے قریب ہوتی ہے دیدم نے مجھے کال دکھائی میں خود پہ ضبط نہیں کر سکی نا چاہتے بھی آپ پہ شک کیا مجھے معاف کر دیں ضامن۔۔۔" وہ اس اپنا چہرہ اوپر اٹھائے ضامن کے

ہونٹوں کے قریب ہونٹ لے جاتے بولی اس نے ہیلز پہن رکھی تھیں جس کی وجہ سے وہ ضامن کے کندھے تک تو آ ہی رہی تھی۔۔

"آپ نے اس بار مجھے بہت ہرٹ کیا ہے ایسے تو آپ کبھی مجھ پہ ٹرسٹ نہیں کر سکتی ہیں۔۔۔میں نے آپ کو اُس لڑکے کے ساتھ دیکھا کوئی سوال کیا آپ سے؟ میں اس واقعے کو ڈسکس نہیں کرنا چاہتا ہوں لیکن مثال دے رہا ہوں اگر آپ میرے اتنے قریب کسی لڑکی کو دیکھتی کیا آپ خاموش رہتی بات ٹرسٹ کی ہے مجھے آپ پہ بھروسہ ہے پورا یقین ہے آپ میرا بھروسہ کسی بھی حال میں نہیں توڑیں گی چاہے کچھ بھی ہو جائے آپ کیا کرتی ہیں مجھ پہ بھروسہ؟" ضامن نے سوالیہ انداز اپنایا دونوں اندھیرے میں ایک دوسرے کے قریب کھڑے تھے کہ ایک دوسرے کو دیکھ نہیں پا

رہے تھے ابرش ہنوز ضامن کی پشت پہ ہاتھ جمائے اس کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔

"میں آپ پہ ٹرسٹ کرتی ہوں لیکن خود پہ نہیں ہے مُجھے خود پہ بھروسہ نہیں ہے مجھے لگتا ہے میں آپ کو کھو دوں گی ضامن سر۔" وہ بھول چکی تھی اُسے بارہ بجے ضامن کو وش کرنا تھا۔

"ابرش ایسے تو ہمارا رشتہ ہمیشہ یہیں لٹکا رہے گا ہم آگے کیسے بڑھ پائیں گے آپ کو بدلنا ہو گا خود کو۔۔۔یقین دلائیں خود کو ہمارا رشتہ مظبوط ہو چکا ہے ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں پھر کیا انسکیورٹی ہے آپ کو۔۔۔!؛" ضامن کا کچھ غصہ ٹھنڈا ہوا تھا ابرش کی باتوں سے لیکن وہ ابرش سے ناراض تھا۔۔

"آپ نہیں جانتے ہیں مجھے لگتا ہے میں آپ سے دور ہو جاؤں گی کوئی تیسرا آ جائے گا ہمارے درمیان ہم ایک نہیں رہیں گے نجانے یہ کیسے انسکیورٹی ہے آپ کو کھونے کے ڈر سے سانس رک جاتی ہے۔۔۔"وہ ضامن کے ہونٹوں کو چوم چکی تھی۔۔

"افففففف میں بھول گئی۔۔!؛"ابرش کو اچانک یاد آیا اس نے ضامن کو وش کرنا تھا۔

"کیا بھول گئی ہیں آپ۔۔۔؟"وہ اس کے اچانک سے چیخنے پہ بوکھلایا تھا۔۔

"سالگرہ مبارک سر جی۔۔۔"وہ ضامن کے کان میں سرگوشی کرتے بولی تو ضامن کی آنکھوں میں حیرت ابھری آج اس کا برتھڈے تھا ضامن تو بلکل ہی بھول چکا تھا۔

عائلہ ہوتی تو رات بارہ بجے اس وش کرتی تھی کیک بھی بیک کرتی لیکن ابرش کو کیسے معلوم ہوا بھلا ضامن کا برتھڈے۔

"آپ کو کیسے پتہ مس ملک آج میرا برتھڈے ہے آپ کیسے جانتی ہیں۔۔۔!؛" وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکا تھا ابرش مسکرائی تھی محبت کرتی تھی وہ ضامن ایسے چھوٹی چھوٹی باتوں کو تو اس نے اہمیت دینی ہی تھی ضامن کا برتھڈے تو اس کے بہت خاص تھا۔

"کیا لگتا ہے آپ کی زات سے اتنی غافل رہتی ہوں میں سر جی آپ کے بارے میں مجھے سب معلوم ہے ہاں یہ الگ بات ہے کہ آپ نے مُجھے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا کبھی۔۔۔" ضامن کا نارمل توجہ دیکھ کر وہ تھوڑی مطمین ہوئی تھی کہ وہ مان تو گیا تھا۔

"آپ نے کہاں سے دیکھی میری برتھڈے ڈیٹ۔۔۔؟" اس نے دوبارہ اپنا سوال پوچھا۔۔

ضامن کا ہاتھ ریموٹ پہ لگا تو اس نے ریموٹ اٹھاتے روم کی ساری لائٹس آؤن کر دی تھیں کمرہ دیکدم سے روشنیوں میں نہلایا تھا۔

ضامن کمرے میں پھیلی پھولوں کی مہک خود میں انہیل کرتا ابرش کو دیکھنے لگا لیکن ابرش پہ ایک نظر ڈالتے اس کی نظریں جیسے پلٹنے سے انکاری ہوئی تھیں بلیک کلر کی ساڑھی میں وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ ضامن کا دل مچلنے لگا اس کے قریب جانے کے لئے۔

"مس ملک۔۔" ابرش ضامن کی گردن میں چہرہ چھپا گئی یہ تیاری کرلی تھی ضامن کو منا بھی لیا تھا مگر اب اس کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا ضامن کی

گہری خماری سے بھری نظروں کا سامنا کرنا وہ اس کو کھینچتے اپنے سامنے کر گیا تھا۔

وہ پلو جو ابرش نے اتنی محنت سے سٹ کیا تھا ضامن کی نظریں اس کے پلو پہ ہی تھیں ابرش خود میں سمٹ گئی تھی۔۔

.....

"اتنا حیران کیوں ہو رہے ہیں سر کیا آپ کی بڑھتے کے بارے میں نہیں نہیں جان سکتی ہوں میں۔۔۔" وہ ضامن کے اتنے قریب تھی کہ ضامن تھوڑا سا جھکتا تو اس کے ہونٹوں کو چھو سکتا تھا لیکِن وہ کہاں ضامن کے جزبات میں تلاطم مچاتے اسے اتنی جلدی اپنے قریب آنے دینے والی تھی پہلے اسے معافی چاہیے تھی ضامن سے بہت دل دکھا چکی تھی وہ ضامن کا۔

"جان سکتی ہیں لیکن اتنی تیاری کی ضرورت نہیں تھی مس ملک ویسے بھی میں اپنی برتھڈے سیلبریٹ نہیں کرتا ہوں۔۔۔" وہ اپنی جیکٹ اتارتے سائیڈ پہ رکھتا اپنی گھنی بیرڈ پہ ہاتھ پھیرتے ابرش کے دوتشنہ روپ سے نظریں چُرا رہا تھا جو اس پل ضامن کے لئے خاصا مشکل تھا۔

"کیوں نہیں کرتے ہیں پہلے نہیں کرتے تھے تو اب کرلیں کیونکہ اب آپ کی لائف میں آپ کی بیوی آچکی ہے چلیں کیک کٹ کرتے ہیں۔۔۔" ابرش جو ضامن کو تھوڑا بہت نارمل ہوتے دیکھ کر خوش ہوئی تھی اس کا چہرہ بجھ سا گیا ضامن کے رویئے پہ۔

"مُجھے یہ چونچلے پسند نہیں ہیں مس ملک۔۔۔" وہ جیکٹ صوفے پہ رکھتا باتھ روم جاتا کہ ابرش نے اُسے پیچھے سے ہگ کیا تھا وہ رک گیا ابرش نے اتنی

ہمت دکھائی تھی اس کی ناز کی ضامن کی پشت سے مس ہوئی تو ایک کرنٹ سا ضامن کے وجود میں ڈور گیا تھا وہ بمشکل خود پہ ضبط کر سکا۔

"ضامن سر آپ مجھ سے ناراض ہیں تو برتھڈے کے کیک پہ غصہ نکالنے کے بجائے مجھے دو لگا دیں لیکن پلیز اپنا موڈ ٹھیک کر لیں آپ مجھے بلکل بھی آچھا نہیں لگ رہا ہے جب سے آپ ناراض ہوئے ہیں کچھ بھی اچھا نہیں لگتا میں خود سے خفا ہو گئی ہوں۔۔۔" وہ رونے لگی جانتی تھی اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکے گا اور اس پل ضامن کو منانے کے لیے ابرش کچھ بھی کر سکتی تھی۔

"تو کیوں ایسی حرکت کی کیوں میرے اعتبار کو ٹھیس پہنچائی آپ نے۔۔۔ جانتی ہیں آپ کی یہ حرکت مجھے کتنی بری لگی ہے ابرش مُجھے لگا تھا کہ میری محبت پہ اعتبار تو آپ کرتی ہوں گی لیکن میں غلط تھا آپ مجھ پہ اعتبار نہیں

کرتی ہیں آپ کو جب کبھی موقع ملا یا کبھی بھی ایسی سچویشن ہوئی آپ مجھ پہ شک کریں گی۔۔۔"وہ پیچھے مرتے ابرش کی کلائی کو اپنی پشت پہ لاک کر گیا

۔

"یہ میری محبت ہے۔۔ مُجھ سے برداشت نہیں ہوتا ضامن سر آپ کیوں نہیں سمجھتے ہیں۔۔۔"ضامن کی آنکھوں کی سرخی سے وہ نظریں چرا گئی۔

"تو محبت ہے پھر اعتبار کرنا بھی سکھیں مُجھے آپ سے محبت ہے اوُر یہ محبت کبھی ختم نہیں ہو گی نکاح جس طرح ہوا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کبھی آپ سے محبت بھی ہو گی لیکن ہو گئی نہ آپ سے پہلے کسی سے ہوئی نہ آپ کے بعد کسی سے ہو گی آپ ضامن عباس کی چاہتوں کی اکلوتی وارث ہیں آپ پہ اعتبار کرتا ہوں اور ہر حال میں کروں گا آپ نہیں کرتی ہیں تو یہ آپ کا مسلہ

ہے لیکن میں یہی کہوں گا اعتبار کرنا سیکھیں۔۔۔"وہ اس کے چہرے پہ سلگتی سانسوں کا لمس چھوڑ رہا تھا۔

"کرتی ہوں مگر جب کوئی اور بات کرے نجانے کیا ہوتا ہے مجھ سے برداشت نہیں ہوتا کاش ضامن سر میں آپ کو بتا پاتی لیکن میرے لیے یہ بہت مشکل ہے آپ سوچ بھی نہیں سکتے ہیں۔میری حالت کیا ہو گئی تھی مجھے لگا میں آپ کو کھو چکی ہوں ویسے بھی جن حالات میں ہمارے رشتے کی شروعات ہوئی وہ لمحات میری زندگی سے نہیں نکلتے ہیں میں بھول نہیں پاتی آپ مجھ سے نفرت کرتے تھے آپ کی نفرت ایک بار دیکھی ہے دوبارہ دیکھوں گی تو مر جاؤں گی ضامن سر پلیز۔۔۔ناراضگی چھوڑ دیں میری جان جاتی ہے آپ کی ناراضگی کو سوچتے۔۔۔"وہ اپنی آنکھیں رگڑتے بولی تو ضامن نے تاسف سے اسے دیکھا جو اتنی نفاست سے کیے گئے میک اپ کا

بیڑا غرق کر چکی تھی رو رو کر اس کی آنکھوں سے کاجل کی لکیر اس کے رخساروں پہ بن چکی تھی ہاں لپسٹک اپنے جوہر دکھا رہی تھی۔۔

"آپ کو لگتا ہے میں دوبارہ آپ سے نفرت کروں گا یعنی آپ کو لگتا ہے میری فیلنگز چینج ہو جائیں گی آپ کے لیے آپ کیوں اتنا زیادہ سوچتی ہیں یہ بھی تو ہو سکتا ہے مجھے وقت کے ساتھ آپ سے اور زیادہ محبت ہو جائے کیونکہ آپ میری بیوی ہیں اور بیوی تو بڑھتی ہے میں نے محبت آپ سے کی ہے اور آخری سانس تک کروں گا تھک گیا ہوں آپ کو یہ سمجھا سمجھا کر مگر آپ کی سمجھ میں نہیں آتا ہے کچھ۔۔" وہ اب تھک ہی تو گیا تھا اور کتنا برداشت کرتا وہ ابرش آئے دن کچھ نہ کچھ کر رہی ہوتی تھی اور پھر اس کی معافی تلافی۔

"آپ مجھ سے محبّت کرتے ہیں یہ چیز ہی تو مجھے یہ سب کرنے پہ مجبور کرتی ہے آپ کی محبت مجھے کمزور کر دیتی ہے آپ ایک بات بتائیں مجھے اگر کوئی آپ کو میری کالز دکھائے اور آپ کو یہ بتائے کہ آپ کی بیوی مجھ سے راتوں کو باتیں کرتی ہے تو آپ کیا کریں گے۔۔۔؟" یہ ایک سنجیدہ سوال تھا جو ابرش ضامن سے کر رہی تھی۔

"میں ایسی کسی بات پہ اول تو یقین ہی نہیں کروں گا کیونکہ مُجھے آپ پہ بھروسہ ہے اور دوسرا بفرض ایسا کچھ ہوا بھی تو میں آپ سے بات کروں گا رشتوں میں غلط فہمیاں اور بدگمانیاں پتہ ہے کب بڑھتی ہیں جب بات کرنے کے بجائے ہم خود سے چیزوں کو محض فرض کرنا شروع کر دیتے ہیں باتوں کو اپنے مطلب کا رنگ دے دیتے ہیں تو چیزیں اپنے لیے اور بھی مشکل ہوتی جاتی ہیں کیا ہو جاتا جب دیدم نے آپ کو کال کے بارے میں بتایا

تھا تو بجائے اس کی بات کا یقین کرنے کے آپ مجھ سے ڈسکس کرتی تو شائد ہمارے درمیان جو اتنے تناؤ کی کیفیت رہی وہ نہ رہتی لیکن آپ نے ہمیشہ کی طرح خوُد سے ہی فرض کر لیا کہ میں تو آپ کو دھوکا دے رہا تھا آپ کے جذبات سے کھیل رہا تھا۔۔۔"ضامن چن چن کر طنز کے تیر چلا رہا تھا۔۔

یہ پہلی بار نہیں تھا اس سے پہلے بھی تو اتنی بار ضامن نے اسے یہی بات سمجھائی لیکن ابرش کچھ سمجھنے کے بجائے ہمیشہ جو اس کے دل میں ہوتا اس کو ہی سچ مان لیتی۔

"سوری میری غلطی ہے مجھے معاف کر دیں آپ۔۔۔"اس کی آنکھوں سے گرم سیاہ بہنے لگا ضامن کی باتوں سے نئے سرے سے پچھتاوے نے آن گھیرا تھا۔

"میں معاف کروں گا آپ کل کو دوبارہ یہی سب کریں گی مُجھے آپ کی نیچر کا اندازہ ہو گیا ہے آپ مجھ سے محبت کرتی ہیں اور ساتھ آپ کے دل و دماغ میں یہ شک جنم لینے لگ جاتا ہے کہ کہیں ضامن سر مجھے دھوکا نہ دے رہیں ہوں اور پھر جب آپ سے کوئی بات کرتا ہے تو آپ کو وہ بات سچ لگنے لگ جاتی ہے۔۔۔"ضامن بلکل ٹھیک کہہ رہا تھا ابرش نے دانتوں تلے ہونٹوں کو دبایا۔

"آپ مجھے معاف نہیں کرنے والے ہیں یعنی یہ میری اتنی محنت بیکار جائے گی جو میں نے آپ کے برتھڈے کے لیے کی تھیں ضامن سر میں وعدہ کرتی ہوں آیندہ ایسا نہیں ہو گا لیکن پلیز ایک دفعہ معاف کر دیں آپ نے مجھے معاف نہیں کیا میں خوُد کے ساتھ کچھ کر لوں گی میں مر۔۔۔"

"ابرش۔۔۔"ضامن کا ہاتھ اٹھا تھا لیکِن وہ ابرش کو تھپڑ نہیں مار سکا محبت کرتا تھا ابرش سے کیسے تھپڑ مار دیتا اس نے مٹھیاں بھینچ لی ابرش بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی کہاں سوچا تھا اس نے کہ ان کی زندگی میں ایسا موقع آئے گا ضامن اس پہ ہاتھ اٹھائے گا اس نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"بہت شوق ہے آپ کو مرنے مارنے کی باتیں کرنے کا۔۔ہاں مجھ سے دور جانے کا سوچ کر آچھا لگتا ہے مرنا چاہتی ہیں آپ۔۔۔"ابرش کیسے خود کے بارے میں یہ الفاظ بول سکتی تھی ضامن کی جان جیسے لبوں پہ آئی تھی ابرش اپنی باتوں سے ضامن کا میٹر شارٹ کر چکی تھی اس نے تو جزبات میں آکر بول دیا تھا لیکِن ضامن کا غصہ یہ بتانے کے لیے کافی تھا کہ اسے ابرش کی باتوں پہ شدید غصہ آیا ہے۔

"آپ ناراض ہوں گے تو۔۔۔ اور کیا کروں گی۔۔۔" اس نے آنکھیں میچ لی ضامن سے اس پل شدید ڈر لگا جو ہاتھ اٹھا تھا وہ تھپڑ بھی تو مار سکتا تھا۔

"میں ناراض ہو جاؤں گا تو آپ مرنے کی باتیں کریں گی آگر کل کو ہمارے درمیان جھگڑا ہو گیا تو پھر کیا آپ خود کی جان لے لیں گی ابرش بتائیں کیا بہت آسان ہے یہ آپ کے لیے آچھا لگتا ہے آپ کو مجھے یہ باتیں سنا کر۔۔۔" ابرش کو کندھوں سے تھامے وہ جھنجوڑ چکا تھا ابرش کے آنسوؤں میں تیزی آئی تھی۔۔۔۔۔

"آپ ہرٹ کر رہے ہیں مجھے ضامن سر پلیز لیو می۔۔۔" وہ اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روک نہیں پا رہی تھی اس نے اتنی تیاری کی تو سوچا تھا کہ ضامن مام جائے گا لیکن یہاں تو ان کے درمیان کی تلخیاں کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گئی تھیں ابرش خود ہی آپنی باتوں سے ضامن کو بری طرح سے ہرٹ

کر چکی تھی وہ جو تھوڑی بہت ناراضگی دکھانے کا سوچ رہا تھا ابرش کی باتوں سے اس کو لگ رہا تھا اس کا دل پھٹ جائے گا کتنی آسانی سے اس لڑکی نے مرنے کی بات کر دی گویا ضامن تو اس کے لیے کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتا تھا

۔۔

"جو آپ نے اپنی باتوں سے مُجھے تکلیف پہنچائی ہے اس کا کیا۔۔۔ آپ کو کیوں سمجھ نہیں آتا ہے کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں صرف آپ سے آئیندہ ایسی بات مت کیجیے گا ورنہ میں کرونگا مجھے خود بھی اندازہ نہیں ہے۔۔۔" وہ ابرش کو سینے سے لگا گیا ابرش اس کی دھڑکنوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی آئیندہ وہ کبھی ضامن سے کچھ نہیں کہنے والی تھی آج کا واقعہ اس کے لیے سب زیادہ تلخ ثابت ہوا تھا۔

"آپ مجھ سے خفا نہیں ہونا کبھی ضامن میری دھڑکنیں رکنے لگتی ہیں آپ نہیں جانتے ہیں آپ میرے لیے کیا ہیں میری محبت ہیں میں وعدہ کرتی ہوں آئیندہ ہمارے درمیان کسی تیسرے کا ذکر نہیں آئے گا۔۔۔"ابرش ضامن کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔

ضامن کو منانے کا سوچتے اس کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا تو ضامن اس کے ہونٹوں کو دیکھتا حلق تر کر گیا اور پھر ابرش کے ہونٹوں پہ جھکتے وہ اس کے ہونٹوں کو قید کر گیا ابرش ضامن کے بازوؤں کو اپنے ہاتھوں سے تھامے اس کی شدت اپنے ہونٹوں پہ سہن کر رہی تھی وہ جنونی ہو رہا تھا شاید اتنے دنوں سے وہ دور تھا ابرش سے اس کے خود کے لیے بھی مشکل تھا ابرش سے دور رہنا وہ عادی ہو چکا تھا ابرش کی قربت کا اس کی قربت کی سکون ملتا تھا۔

وہ سکون جو خدا نے مہرم کی قربت میں رکھا تھا ابرش کے نچلے ہونٹ اپنے دانت گاڑتے وہ ابرش کو سسکنے پہ مجبور کر گیا یوں ہی کس کرتے کرتے وہ ابرش کو پیچھے بیڈ پہ گرائے اس پہ جھکا تھا۔

ہونٹوں کا تسلسل برقرار تھا وہ اس کی سانسوں کو جیسے آزاد کرنے کو تیار نہیں تھا ابرش اس نے اس کے بازوؤں پہ ناخن چبھو دیئے وہ جو اس کی سانسوں میں مہک کھوئے جیسے یہ بھول چکا تھا کہ اُسے ابرش کے ہونٹوں کو آزاد بھی کرنا ہے ابرش کی رکتی سانسیں اسے واپس ہوش کی دنیا میں لائی تھیں وہ اس کے ہونٹوں کو آزاد کرتا اس کی شہ رگ پہ جھکا ڈیپ بلاؤز اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا ضامن کی نظریں اس کے ہونٹوں پہ تھیں جن کو وہ پہلے ہی شدت سے جامنی کر چکا تھا لیکِن دل تھا کہ اس کا پھر بھی نہیں بھرا تھا۔

"آپ وعدہ کریں آئندہ چاہے جیسے بھی حالاتِ ہوں آپ کبھی خوُد سے کچھ فرض نہیں کریں گی بلکے مجھ سے بات کریں گی ابرش رشتوں کی خوبصورتی تبھی برقرار رہتی ہے جب دونوں فریقین ایک دوسرے سے سب کچھ شئیر کریں اب آگر آپ مجھ سے اس بارے میں بات کر لیتی تو شاید ہمارے درمیان یہ تلخیاں جنم ہی نہیں لیتی۔۔۔"وہ ناراض ختم کر چکا تھا ابرش کی حالت دیکھتا وہ مزید ناراضگی کیسے برقرار رکھ پاتا۔

"میں جانتی ہوں بہت بری ہوں بیوقوف ہوں مگر یہ سچ ہے آپ کے پیار میں پاگل ہوں آپ کو کسی اور کے سوچ نہیں سکتی ہوں کوشش کروں گی آئیندہ آپ سے کچھ نہ چھپاؤں۔۔۔"وہ گہرا سانس بھرتے بولی توضامن نے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے تھے۔

دل نے عبادت کی ہے

تیری ہی بس چاہت کی ہے

لکھ آیا ہوں عرضیوں پہ

نہیں جینا تجھ بن اب

ضامن گنگنایا تھا ابرش کو ضامن کی آواز ویسے بھی بہت پسند تھی کتنی بار وہ ضامن سے فرمائش کر کے گانا سن چکی تھی۔

"میری کیوٹ سی وائفی۔۔۔" ضامن کے ہاتھ ابرش کی ساڑھی کے پلو پہ تھے ابرش نے ایک نظر ٹیبل پہ پڑے کیک پہ ڈالی اور پھر ضامن پہ بارہ بج کر پچیس منٹس ہو چکے تھے لیکن ضامن نے ابھی تک کیک نہیں کاٹا تھا۔

"ہم نے کیک کٹ ہی نہیں کیا ضامن سر۔۔۔" وہ تیزی سے بیڈ سے اٹھتے ٹیبل کی طرف بڑھی تھی ضامن اس کے پیچھے ہی چلتا ٹیبل تک آیا.

"کیک کیسا لگا آپ کو۔۔۔!؛" ابرش ضامن کو اپنے پیچھے کھڑے محسوس کرتی پوچھنے لگی۔۔ضامن نے ابرش کے کندھے پہ ٹھوڑی ٹکائی اور ہاتھ ابرش کے پیٹ کے گرد باندھے تھے۔۔

ضامن کے ہاتھ ابرش کی بیلی پہ تھے بلاؤز تو بمشکل ابرش کی دھڑکنوں کو چھپائے ہوا تھا۔

"مُجھے تو بس ایک ہی کیک پسند۔۔۔" اس نے ابرش کے بالوں کو نرمی سے سمیٹتے ابرش کے بائیں کندھے پہ پھیلائے اس کی گردن پہ ہونٹ رکھ دیئے ضامن کی گرم سانسوں کو اپنی گردن پہ محشر کرتے ابرش نے ٹیبل کے کنارہ اپنے ہاتھوں کا دباؤ بڑھا تھا۔

ضامن کی نظریں ابرش کی دودھیا بے داغ کمر پہ تھیں جس پہ بازو کی ڈوری بندھی ہوئی تھی ضامن نے پیچھے ہوئے ابرش کی پشت پہ بنے زخموں کے نشانوں پہ نرمی سے ہونٹ تھے۔

ابرش کی وہ تکلیف ضامن بھول نہیں پا رہا تھا بہت کم سزا لگی جو اُس دن ضامن نے دی تھی اُسے۔۔

"پہلے کیک کٹ کر لیں۔۔۔" ابرش ضامن کی بڑھتی بے باکیوں پہ ہونٹوں کو جیبش دیتے بولی تو ضامن نے نائف اٹھاتے ابرش کے ساتھ مل کر کیک کٹ کیا۔

عین اسی وقت ضامن کا سیل فون بجا کال عائلہ کی تھی وہ یقیناً اسے برتھڈے وش کرنے والی تھی۔۔

Happy birthday Bhai.... Worlds best brother.... "

Ap sirf mery nhai nhi hn mere liye meri pori duniya Hain love you so much....Bhai zyda waqat "....nhi Lun gi.... Happy birthday again love you

عائلہ نے ضامن کے ہیلو بولنے سے پہلے ہی ضامن کو برتھڈے وش کر دیا وہ سو گئی تھی ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کی آنکھ کھلی تھی اسے یاد تھا آج ضامن کا برتھڈے تھا وہ بھول نہیں سکتی تھی ہاں تھوڑی دیر ہو گئی تھی ضامن مسکرایا تھا۔

"بھائی کی جان بھائی بھی آپ سے بہت پیار کرتے ہیں کیسی ہو آپ۔۔؟" ضامن کے لہجے میں جو مٹھاس بھر آئی تھی وہ ابرش کو یہ بتانے

کے لیے کافی تھی کہ ضامن کسی اور سے نہیں بلکے عائلہ سے بات کر رہا تھا

"میں ٹھیک ہوں فون رکھتی ہوں آپ انجوائے کریں۔۔۔" عائلہ نے جلدی سے فون رکھ دیا ضامن ابرش کے ساتھ تھا وہ دونوں کو ڈسٹرب نہیں کرتی لیکن وش کرنا ضروری تھا ضامن نے فون سائیڈ پہ رکھا اور کیک کا پیس جو اس نے کاٹا تھا ابرش کی طرف بڑھایا تھا ابرش نے ہونٹوں کو ہلکا سا کھولتے کیک کا ٹکڑا اپنے منہ میں ڈالا۔

"آپ بھی کھائیں ناں۔۔۔" ابرش کو کیک پسند آیا تھا ضامن نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"آپ کھائیں میں بھی کھالونگا۔۔۔" ابرش نے شانے آچکاتے کیک کا ایک بڑا سا پیس اٹھایا اسے بھوک لگ رہی تھی۔

ضامن کو حیرت ہوئی وہ اس کی موجودگی بھولے بس کیک کھائے جا رہی تھی ابرش نے جیسے ہی آخری ٹکڑا کھایا ضامن نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتے اُسے اپنی طرف کھینچتے اس کے ہونٹوں پہ ہونٹ رکھتے اس کے ہونٹوں سے کیک اپنے ہونٹ میں شفٹ کیا ابرش ضامن کی اس بے باکی پہ سر تا پا سرخ ہوئی تھی۔

"ہمممم کیک تو بہت یمی تھا۔۔۔" ضامن نے یمی پہ خاصا زور دیا تھا ابرش سلگ کر رہ گئی اپنے حلیے کا احساس ہوا تو اس نے جلدی سے پلو کو ٹھیک کرنا چاہا لیکن ضامن نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"ویسے جو دکھانا چاہیے تھا وہ آپ نے چھپایا ہوا ہے اور جو چھپایا ہوا ہوتا تو بھی فرق نہیں پڑتا وہ دکھایا جا رہا ہے۔۔۔؟" ضامن کی بے باک بات پہ ابرش کے چہرے کی سرخی بڑھی تھی۔

"بہت بہت بے شرم ہیں آپ۔۔۔ چھوڑیں مجھے چینج کرنا ہے اور آپ سونا یے بہت لیٹ ہو گئی ہے پہلے ہی آپ بھی چینج کر لیں۔۔۔" ابرش ضامن کو ایک مخلصانہ مشورہ دیتی باتھ روم جاتی کہ ضامن نے اُسے بانہوں میں بھرا تھا.

"بھول جائیں آج سونا اتنی راتوں سے سو رہی تھیں اب تو جاگنے کا وقت ہے۔۔۔" وہ بے باکی سے آنکھ مارتے اُسے بیڈ پہ لٹائے اس پہ جھکتا چلا گیا ابرش نے شرماتے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپایا تھا۔

"ویسے یہ ساڑھی پہننے کا خیال ہی کیوں آیا آپ کو آپ کچھ اور بھی پہن سکتی تھی۔۔۔؟" ضامن کو ساڑھی پسند آئی تھی ابرش کی ڈریسنگ میں ساڑھی پہلے نہیں تھی اس نے شاید آرڈر کی تھی۔

"مُجھے لگا آپ کو میرا ساڑھی پہننا اچھا لگے گا آپ کی ناراضگی دور ہو جائے گی۔۔۔"وہ ضامن کی شرٹ کے بٹنس کے ساتھ کھیلتے بولی تو ضامن مسکرایا تھا.

"ناراضگی تو واقعی دور ہو چکی ہے جاناں۔۔۔"وہ اسے خوُد میں قید کر گیا تھا۔۔

•••••

عائلہ کب کی جاگ رہی تھی یرمان کی ناراضگی دور کرنے کے لیے سوچتے اس کا سر درد کرنے لگا کوئی مناسب طریقہ سمجھ نہیں آیا یرمان آفس سے آج لیٹ آنے والا تھا وہ جانتی تھی جب سو رہی ہو گی تو وہ آئے گا جب جب وہ عائلہ سے ناراض ہوتا آفس کو زیادہ ٹائم دیتا عائلہ نے پہلے تو سوچا کہ یرمان کے آنے کا انتظار کرے لیکن آگر وہ انتظار کرتی تو یرمان نے بہت

لیٹ آنا تھا عائلہ نے کچھ سوچتے یرمان کو کال کی بہت کم وہ یرمان کو کال کرتی تھی بلکے کرتی ہی نہیں تھی جب یرمان کام کرتا تو بات کر لیتی۔۔۔۔

"ہاں عائلہ کیا مسلہ ہے۔۔۔؟" وہ جو لیپ ٹاپ پہ کسی کی ضروری میل چیک کر رہا تھا عائلہ کی کال کو اگنور نہیں کر سکا جب سے عائلہ پریگنٹ ہوئی تھی اس کا دھیان ہر وقت عائلہ کی طرف ہی لگا رہتا تھا کہ کہیں عائلہ کی طعیبت خراب نہ ہو جائے۔

"آپ کہاں۔۔۔ہیں۔۔۔پلیز۔۔۔۔آجائیں۔۔۔۔مجھے درد۔۔۔" عائلہ اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے سسک رہی تھی اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے یرمان کے تو ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے لیپ ٹاپ وہیں چھوڑتے وہ اپنا کوٹ اُٹھاتے تیزی سے آفس سے باہر نکلا۔

اس کی اسسٹنٹ اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ سر آپ اتنی ایمرجنسی میں کہاں جا رہے ہیں آپ کی آدھے گھنٹے کے بعد میٹنگ ہے لیکِن یرمان اب لفٹ میں داخل ہو چکا تھا یرمان کا آفس اوپر تھا وہ لفٹ ہی یوز کرتا تھا عائلہ کی طرف سے کال بند ہو چکی تھی لیکِن یرمان نے افس سے گھر تک کا راستہ کیسے طے کیا یہ بس وہی جانتا تھا۔

گھر میں داخل ہوتے مام سے ملے بغیر وہ سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا یہاں عائلہ بیڈ پہ بیٹھی فون سینے سے لگائے ابھی تک رو رہی تھی اس کی آنکھوں میں آنسو تھے یرمان کی جان لبوں پہ آئی عائلہ کی تکلیف کو سوچتے وہ اس کے قریب جاتے اس کو سینے سے لگا گیا گویا پل بھر کے لیے ایسا لگا جیسے وہ ناراضگی جس نے عائلہ کو پریشان کیا ہوا تھا وہ تو ان کے درمیان کبھی تھی ہی نہیں۔

"کہاں درد ہو رہا ہے عائلہ ؟ڈاکٹر کو بلاؤں میں۔۔؟تم کسی سے کہہ دیتی میڈ کال کر دیتی ڈآکٹر کو؟" یرمان نے اس کے آنسو صاف کیے تھے وہ یرمان کے کندھے پہ سر رکھ چکی تھی جیسے ایک اطمینان سا ہؤا یرمان اس کے پاس تھا۔

"آپ مجھے چھوڑ کر نہ جائیں پلیز۔۔۔"وہ تھوڑا بہتر ہوئی تو یرمان نے اسے لٹایا اور خؤد شاید اس کا واپس جانے کا ارادہ تھا۔۔

"عائلہ تم ریسٹ کرو۔۔۔!؛" یرمان نے اس کے گال تھپکے تھے۔

"میں نے کھانا کھایا تھا ریسٹ بھی کیا آپ نہیں جائیں پلیز میں تنگ نہیں کروں گی اب۔۔۔"یرمان کو حیرت ہوئی تھوڑی دیر پہلے کیسے عائلہ رو رہی تھی لیکِن اب اس کے چہرے پہ تکلیف کا شبہ تک نہیں تھا وہ بالکل ریلکس تھی یعنی عائلہ نے اس سے جھوٹ بولا اؤر اسے یہاں بلایا۔

"عائلہ تم نے مجھ سے جھوٹ جانتی ہو میں کتنا ڈر گیا تھا یہ کوئی مذاق تھا جو تم نے کیا مجھے آیسا لگا جیسے میں اپنے بچے کو کھو دوں گا۔۔۔"یرمان نے ہونٹوں کو پیسا عائلہ کی یہ حرکت اسے بلکل پسند نہیں آئی تھی یرمان کو یہاں بلانے کے لیے اس نے جھوٹ بولا اگر یرمان کا راستے میں ایکسیڈنٹ ہو جاتا یا کچھ بھی تو کیا ہوتا۔

"میں اوُر کیا کرتی آپ نہیں آتے مجھے بہت ٹینشن ہو رہی تھی آپ ناراضگی چھوڑ دیں پلیز۔۔۔میری غلطی تھی میں معافی مانگتی ہوں کہتے ہیں تو آپ کے پاؤں پکڑ لیتی ہوں لیکن خدا یا مجھ سے ناراض مت ہوں مجھے کچھ ہونے لگ جاتا ہے آپ کی ناراضگی کو سوچتے نہیں برداشت کر پاتی میں۔۔۔"وہ روتے یرمان کا ہاتھ تھام چکی تھی یرمان نے اُس کی گرفت سے اپنی کلائی آزاد کروانے کی کوشش ہی نہیں کی تھی۔

"عائلہ تمھاری ایک غلطی کی وجہ سے تمھیں کتنی تکلیف پہنچی اندازہ ہے تمھیں۔۔۔"وہ عائلہ پہ غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا وہ پہلے ہی ٹھیک نہیں تھی لیکِن عائلہ کی حرکتیں اسے غصہ دلا رہی تھیں وہ غصہ ہو رہا تھا اوَر عائلہ کی سانسیں بھاری ہو رہی تھیں۔۔

"پتہ ہے مجھے لیکِن آپ جو مجھے ہرٹ کر رہے ہیں وہ میں کبھی نہیں بھول سکتی ہوں آپ بہت برے ہیں اپ کو صرف بے بی سے مطلب ہے بے بی کی ماما شاید آپ کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتی ہے میں معافی مانگ رہی ہوں پھر بھی معاف نہیں کر رہے ہیں اگر وہ حادثہ میرے لیے برا تھا تو یہ بھی تو سوچیں آنٹی کے لیے اچھا ثابت ہوا اریبہ اس گھر سے چلی گئی ہمیں آنٹی کی طعیبت کے بارے میں پتہ چل گیا سوچیں آگر اریبہ جہاں رہتی اور

ہمارے بچے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتی تو پھر ہم کیا کرتے۔۔۔"عائلہ نے بیلی پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"عائلہ۔۔۔"جتنی باتیں عائلہ سوچ رہی تھی اتنی یرمان ملک نے تو نہیں سوچی تھیں ہاں ایک تلخ بات منسلک تھی اس حادثے سے تو اریبہ اس گھر سے بھی تو چلی گئی تھی ہمیشہ کے لئے۔۔

"ہاں جانتی ہوں آپ کو اچھی نہیں لگتی ہوں۔۔۔"اس کے چہرے کے نقوش جن پہ یرمان ملک کی نظر جمی ہوئی تھی بچوں کی سی معصومیت لیے ہوئے تھے عائلہ کے خیالات جان کر اسے حیرت ہوئی۔

"کس نے کہا تم مجھے اچھی نہیں لگتی ہو۔۔۔؟"یرمان عائلہ کی بات سن کر تھورا اپ سٹ ہوا۔

"آپ کے رویئے سے یہ بات محسوس ہوئی اگر آپ مجھ سے محبت کرتے ہوتے تو میری غلطی معاف کر دیتے لیکن آپ نے اس بات کو انا کا مسلہ بنالیا مجھے ذہنی ٹارچر کرتے رہے۔۔۔"عائلہ نے آپنا سر ہاتھوں میں تھاما بھلے وہ اب ٹھیک تھی لیکِن جب جب حد سے زیادہ ٹینشن لیتی اس کو سر میں اوَر دل میں درد ہوتا تھا پچھلے اتنے دنوں سے وہ یرمان کی وجہ سے پریشان تھی اس کا اثر بھی عائلہ کی صحت پہ پڑ رہا تھا۔

"عائلہ میں تمھیں ناپسند کرتا ہوں یہ سب اس لیے کیا کہ تمھیں احساسِ ہو جب جب تمھاری وجہ سے تمھیں تکلیف ہوتی ہے تو مُجھے کتنا برا لگتا ہے لیکِن میں غلط تھا تم تو الٹا مجھ بدگمان ہو چکی ہو میں نے یہ سب اس لیے نہیں کیا تھا عائلہ تم جانتی ہو میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں۔۔۔"وہ مذید ناراضگی نہیں دکھا سکا تھا عائلہ کی طعیبت ٹھیک نہیں تھی۔

"آپ اتنے دن مجھ سے روٹھے رہیں گے آپ صرف بے بی کو پیار کرتے ہیں مجھے نہیں۔۔۔"وہ بچوں کی طرح شکوے کر رہی تھی۔

"بے بی کی ماما پیار ہی کب دیتی ہے مجھے۔۔۔"اس کی نم آنکھوں کو ہونٹوں سے چوما تو وہ بلش کرنے لگی۔ خوشی اس کے چہرے سے نظر آرہی تھی وہ خوش تھی یرمان کے رویئے سے اس کی طعیبت پہ جو کثافت سی چھائی تھی وہ اب ختم ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

"آپ اب کرتے ہی نہیں ہیں۔۔"اس نے ہونٹوں کو لٹکایا تھا یرمان کا قہقہہ بے ساختہ تھا یعنی وایفی اس کا رومانس مس کر رہی تھی۔

"رومانس کروں؟"اس نے پوچھا عائلہ گھبرا گئی تھی اور یرمان نے اس کے ہونٹوں کو چوما وہ سٹپٹا کر رہ گئی یرمان سے یہ کہہ کر کہ آپ مجھ سے پیار نہیں

کرتے ہیں پچھتائی تھی یرمان اب اس پیار کے نام پہ رومانس ہی کرنے والا تھا

۔

"نہیں نہیں۔۔" عائلہ گھبرائی تھی اور یرمان نے اس کے بالوں کو چوما تھا۔

"چلو فریش ہو جاؤ کھانا کھاتے ہیں مام ڈیڈ کے ساتھ۔۔ مجھے اُمید ہے تم نے میری یہ بات مانی ہو گی روم سے نہیں نکلی ہو گی۔۔۔!؛" یرمان اسے بانہوں میں بھرتے باتھ روم کی طرف چلا آیا۔

"ہاں آپ نے منع کیا تھا ورنہ مجھے آنٹی کے پاس جانا تھا اُن کی خیریت معلوم کرنی تھی اوُر آپ نے کہا تھا ریسٹ کرنا ہے تو پھر میں نے ریسٹ کیا۔۔۔ اوُر کھانا میں نے کھایا تھا۔۔ میرا کچھ اور کھانے کا دل کر رہا ہے۔۔۔" اس کو آج کل میٹھا اتنا اچھا لگ رہا تھا کہ بار بار وہ ہی کھانے کا دل کرتا۔۔

"کیا کھانا ہے میں بنواتا ہوں تم فریش ہو جاؤ۔۔۔" اس کے بالوں کو سمٹتے اس کے رخساروں کو چوما تھا۔

"کوئی میٹھی چیز۔۔۔"

"آج کل یہ چیزیں زیادہ نہیں کھا رہی یو۔۔۔؟" یرمان پوچھے بغیر نہیں رہ سکا۔۔

"ہاں آج کل دل کرتا ہے۔۔۔"

"میں بنواتا ہوں جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔" وہ باہر نکل آیا اور سیدھا کچن میں گیا کک کو مام کے لیے کچھ ہلکا پھلکا اور عائلہ کے لئے کچھ اچھا میٹھا بناتے کا کہتے مام کے کمرے میں آیا وہ جاگ رہی تھیں ڈیڈ نہیں تھے وہ اکیلی بیٹھی تھیں اس دیکھ کر مسکرائی۔۔۔

"مام کیسی طعیبت ہے؟ڈیڈ کہاں ہیں؟ آپ اکیلی بیٹھی ہیں؟" وہ ان کے ساتھ ہی بیڈ پہ بیٹھ گیا اور مام کی گود میں سر رکھ دیا کبھی ادھوری خواہشیں تھیں اس کی جواب پوری ہو رہی تھیں جیسے بچوں کو چھوٹی عمر میں مام ڈیڈ کا پیار چاہیے ہوتا تھا یرمان کو ابھی مل رہا تھا اپنی مام سے۔

"وہ کال کرنے گئے ہیں عائلہ کی طعیبت کیسی ہے وہ ٹھیک ہے ناں یرمان بیٹا مُجھے آچھا تو نہیں لگ رہا ہے تم دونوں کے پرسنل معاملات میں داخل اندازی کرنے کا لیکن میں نے محسوس کیا ہے جیسے آپ دونوں کے درمیان کسی بات پہ تلخی چل رہی ہے۔۔۔"عفت ملک جب سے ہاسپٹل سے آئی تھیں اسی بارے میں سوچے جا رہی تھیں۔

"ہاں مام ایک پرابلم تھی اب ٹھیک ہے سب میں نے کھانا یہیں منگوایا ہے آپ کے ساتھ ہی کھائیں گے ہم عائلہ آتی ہو گی آپ بتائیں آپ خوش ہیں

ناں۔۔۔"وہ ان کی آنکھوں کا لمس اپنے بالوں میں محسوس کرتا سکون سے آنکھیں موندے پوچھنے لگا تھا۔

"میں بہت خوش ہوں یرمان میں نے ماضی میں بہت سی غلطیاں کی ہیں کاش کہ وقت پہ احساس ہو جاتا تو حالات کبھی ایسے زیادہ نہیں ہوتے لیکن جو قسمت میں لکھا ہو وہ ہو کر ہی رہتا ہے میں اب خوش ہوں کہ مجھے اپنی غلطیوں کا احساس ہے بیٹا تمھارے ڈیڈ بہت اچھے ہیں میں ایک اچھی بیوی نہیں بن سکی اُنہیں وہ نہیں دے پائی جو اُنہیں مجھ سے چاہیے تھا۔۔۔"وہ آج بھی رکھی تھیں پچھتاوا تھا جو شاید ساری زندگی رہنے والا تھا بھلے قیوم ملک ان کو معاف کر چکے تھے لیکِن عفت ملک اپنی جگہ پہ حد سے زیادہ شرمندہ تھیں۔۔

"مام آپ کیوں پاسٹ کو یاد کر رہی ہیں جو ہونا تھا وہ ہو گیا اوَر ڈیڈ بھی تو بھول چکے ہیں آپ کیوں نہیں بھول پا رہی ہیں۔۔" یرمان نہیں چاہتا تھا کہ وہ کسی قسم کی ٹینشن لیں پہلے ہی اتنی مشکل سے ریکور ہوئی تھیں ایسے تو ان کی طعیبت مزید خراب ہو جاتی۔

"میں نہیں بھول سکتی ہوں یرمان بہت مشکل ہے احساسِ ندامت ہمیشہ رہے گا بیٹا تم ختم کرو اس بات کو اور بتاؤ آفس میں سب کیسا چل رہا ہے۔۔؟" انھوں نے سہولت سے بات بدل دی شاید وہ اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہا رہی تھیں۔

ویسے بھی جو باتیں دوسروں کو تکلیف دیں اُنہیں بھولے سے بھی دوسروں کے سامنے ڈسکس نہیں کرنی چاہیے۔

"آفس میں سے اے ون۔۔" اس نے بھی مزید بات کو کھینچا نہیں تھا عائلہ آئی تو اس نے عفت ملک کو سلام کیا عفت ملک کو اب وہ بدلی ہوئی لگ رہی تھی خوش بھی اور ایسی کنڈیشن میں اس کا خوش رہنا ہی اچھا تھا۔

"مام میں سوچ رہا ہوں ابرش اور ضامن کو انوائیٹ کر لیں ڈنر پہ آپ کی طعیبت خرابی کا اُسے بعد میں معلوم ہو گا تو خفا ہو گئ۔۔۔" ابرش کی جذباتی طعیبت سے وہ سبھی واقف تھے۔

"کل بھائی کا برتھڈے ہے شاید وہ لوگ خود کوئی پلان بنائے ہوئے ہوں۔۔" عائلہ درمیان میں بولی تھی اسے ضامن کا برتھڈے یاد تھا اور رات اس نے ضامن کو وش بھی کرنا تھا بارہ بجے۔

"یہ تو اور بھی آچھا ہے بیٹا ہم اُنہیں برتھڈے ڈنر پہ ہی بلاتے ہیں ملاقات بھی ہو جائے گی۔۔۔" عفت ملک بولی تھیں یرمان کو بھی ان کی رائے پسند

آئی تھی اس نے سوچا وہ صبحِ صبحِ ابرش کو کال کرے گا اور اسے انوایٹ کرے گا۔

.....

وقت اپنی رفتار سے آگے بڑھ رہا تھا سب کی زندگیوں میں بہتری آچکی تھی مایا اور آہل اپنی زندگی میں خوش تھے آہل کی محبت کا وہ آہل سے محبت کرنے لگی تھی اور آہل کے لیے اس سے بڑی خوشی کی بات بھلا اور کیا ہو سکتی تھی۔۔

وہ مایا کا خیال رکھتا تھا ان کا رشتہ اب مکمل ہو چکا تھا آہل کی کزن جان بوجھ کر ان کے گھر رہنے ائی تھی وہ جانتی تھی آہل مایا سے محبت کرتا ہے اُس نے جان بوجھ کر پلاننگ کی کہ وہ مایا کو جیلسی فیل کروائے گی تاکہ مایا آہل کی

طرف بڑھے اور اُس کا پلان کامیاب بھی ہوا تھا مایا اور آہل دونوں ساتھ خوش تھے اس وقتِ وہ سویزرلینڈ کے ہوٹل میں موجود تھے۔

آہل نے آفس سے بریک لیا تھا وہ دونوں ہنی مون کے لیے آئے تھے سویزرلینڈ مایا کو یہ جگہ پسند تھی تو آہل اس کی پسند کو مد نظر رکھتے اُسے یہاں لایا تھا لیکن یہاں آتے اس کا رومانس ہی ختم نہیں ہوتا تھا نہ تو وہ مایا کو باہر گھومنے کے جاتا تھا نہ ہی کچھ اور کرنے دیتا تھا بس چوبیس گھنٹے رومانس ہی کرتا مایا تو یہاں آکر جیسے پچھتا رہی تھی گھر میں پھر بھی باقی سب کا لحاظ کرتا تھا لیکِن یہاں وہ اپنی من مرضی کر رہا تھا۔

وہ باتھ لینے گیا تھا مایا وائٹ کلر کے گاؤن میں ملبوس سینے پہ ہاتھ باندھے باہر دیکھ رہی تھی یہاں بہت ٹھنڈ تھی اس کو آہل نے منع کیا تھا کہ کھڑکی نہیں کھولنی لیکِن اس وقت مایا اس کی وارننگ کو نظر انداز کیے کھڑکی کھولے باہر

برف کو دیکھ رہی تھی سردی بھی لگ رہی تھی لیکِن وہ نظر انداز کر رہی تھی ہاں جو فریش ہوتا باہر آیا مایا کو کھڑکی کے سامنے دیکھتے اس نے غصے سے مایا کو دیکھا۔

اتنے دن ہو گئے تھے یہاں آئے ہوئے وہ آج مایا کو باہر گھمانے لے جانے والا تھا پہلے تو دو دن راستے ہی بند رہے تھے برف باری کی وجہ سے اور آج کچھ موسم اچھا تھا تو آہل نے پلان بنایا وہ مایا کو شاپنگ کروانے لے جائے گا مایا کو شاپنگ کرنا پسند تھا یہ بات تو آہل کو معلوم تھی۔

"مایا میں نے کچھ کہا تھا سردی لگ جائے گی بند کرو کھڑکی اور یہاں آؤ۔۔۔" اس نے وہیں کھڑی تیز آواز میں کہا پہلے کی بات اور تھی لیکِن اب مایا آہل کی ذرا سی تلخی بھی برداشت نہیں کر پاتی تھی۔

"مجھے یہ ویو اچھا لگ رہا تھا۔۔۔" وہ کھڑکی بند کرتے واپس پلٹتے آہل کے قریب آئی۔

"ہاں تو باہر جا کر لائیو دیکھ لینا جلدی سے تیار ہو جاؤ ہم باہر جا رہے ہیں اور میڈم دل کھول کر شاپنگ کیجیے گا آپ۔۔۔۔" آہل نے اس کی ناک کھینچی تھی وہ مسکرائی تھی چلو یہ تو اچھا تھا کہ آہل اسے باہر لے کر جا رہا تھا گھمانے کے لیے ورنہ کمرے میں رہ رہ کر وہ بور ہو چکی تھی جیسے۔

آہل کو رومانس کے علاوہ کچھ سوجھتا ہی نہیں تھا ہر وقت بس رومانس۔

"آہل تم کتنے اچھے ہو۔۔۔" وہ آہل کے گلے لگ گئی وہ خود پہ ضبط کر گیا ورنہ دل کہاں مان رہا تھا کمرے سے نکلنے کا وہ مایا کے قریب رہتا تو جیسے دنیا بھول جاتا تھا اسے مایا کے آگے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔۔۔۔

"میری جان بھی بہت اچھی ہے تیار ہو جاؤ ورنہ اگر میرا ارادہ کینسل ہو گیا تو پھر ہم۔۔"

"جا رہی ہوں میں آہل۔۔۔" وہ تیزی سے ڈریسنگ روم میں جا بند ہوئی آہل سے کوئی امید نہیں تھی وہ آگر واقعی میں اس کو باہر لے کر نہیں جاتا تو اس کے لئے بہت مشکل ہونی تھی۔

"آہل تمھیں پتہ ہے میں خود کو بہت لکی فیل کرنے لگی ہوں جانتے ہو کیوں۔۔۔" وہ لوگ شاپنگ کرتے اب ایک ریسٹورنٹ سے کھانا کھانے آئے تھے جب مایا نے آہل کا ہاتھ تھاما تھا۔

"کیوں۔۔۔" آہل کو مایا کے ہونٹوں سے اظہار سننا چاہتا لگتا تھا وہ بار بار جب بولتی کہ وہ آہل سے محبت کرتی ہے تو آہل کو بہت سپیشل فیل ہوتا ہے جیسے ساری دعائیں اس کی پوری ہو گئی ہوں۔۔

"مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ انسان کے لیے اس کا رب جو فیصلہ کرتا ہے وہ بہترین ہوتا ہے انسان کو وقتی فایدہ نظر آرہا ہے لیکِن ہمارا رب بندے کے لیے وہ سوچتا ہے جو اس کے اچھا ہو میں اللہ تعالیٰ کی شکر گزار ہوں مجھے تم ملے۔۔۔"وہ آہل کے ماتھے پہ ہونٹ رکھ گئی بولڈ تو وہ تھی ہی لیکن جب آہل حد سے زیادہ رومانس کرتا تو بوکھلا جاتی تھی۔

تم ملے جب سے

محسوس ہوا تب سے

یہ دل آپ کا ہوا۔۔

وہ ہلکا سا گنگنائی تھی اس کی آواز پیاری تھی آہل نے اس کے ہونٹوں کو ہولے سے چھوا تھا۔

"تم نے ٹھیک کہا مایا مجھے آج بھی خواب سا لگتا ہے لیکِن وہ رب بڑا غفور و رحیم ہے بندے کے دل کے چھپے بھید جانتا ہے میں بھی رب کا شکر گزار ہوں جس نے تمھیں میرا ہمسفر بنایا میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔ ماضی اب پیچھے رہ چکا ہے لیکن ہم اپنے آنے والے کل کو مذید خوبصورت بنانے کی کوشش کرینگے۔۔۔" وہ اُسے حصار میں لیتے مسکرایا تو مایا بھی مسکرا دی تھی۔

•••••

"ضامن سر رہنے دیں میں کرلوں گی۔۔۔" ضامن اس وقت کچن میں کھڑا ڈنر بنا رہا تھا پاس ہی ابرش کھڑی تھی جو اسے بار بار روک رہی تھی لیکِن ضامن اس کی سن کہاں رہا تھا وہ تو ابرش کو کچن کاؤنٹر پہ بٹھائے خوُد چکن

فرائے کر رہا تھا ساتھ اس کے چکن ونگز اور برگر کے ساتھ بریانی اور نہاری بھی بنانی تھی اس نے بہت اسپیشل مینو تیار کیا تھا۔

"آخر اتنی تیاری کی وجہ تو بتائیں۔۔۔" وہ پاؤں جھولا رہی تھی اور بار بار سوال کر رہی تھی لیکن ضامن کا دھیان اس کے سوالوں کے بجائے اپنے کھانے کی طرف تھا جو اب مٹن بریانی کے لیے پیاز کاٹ رہا تھا۔

"آپ کو پروفیسر کے بجائے کک ہونا چاہیے تھا کتنا اچھا کھانا بناتے ہیں آپ۔۔۔" ابرش خود ہی بولے جا رہی تھی ضامن اس کی نہیں سن رہا تھا وہ اب بریانی کے لیے چالوں کو بوئل ہونے کے رکھ چکا تھا۔

"ضامن سر۔..." وہ جو کب سے ابرش کی باتیں سنتے اب خود پہ ضبط کھو چکا تھا اس نے ابرش کے ہونٹوں کو قید کیا جب پیچھے ہوا تو ابرش کے چہرے پہ سرخی پھیلی ہوئی تھی جو اس کی شدت کی وجہ سے تھی ضامن مسکرایا تھا۔

"امید ہے اب آپ مجھے ڈسٹرب نہیں کریں گی آرام سے بیٹھی اب آپ کی آواز نہ آئے مُجھے۔۔۔"میر ینیٹ کیے ہوئے چکن ونگز کو نکالتے ابرش کو آنکھیں دکھا رہا تھا جو خفگی سے اسے گھور رہی تھی ابرش لوگوں کا سمسٹر کمپلیٹ ہو چکا تھا درمیان میں اب لمبا گیپ تھا عائلہ کی ڈرالیوی کے دن قریب تھے ورنہ ابرش اوُر ضامن ہنی مون پہ جاتے۔

"آپ کیا چاہتے ہیں میں یہاں سٹیچو بن کر بیٹھ جاؤں نہ کچھ بولوں نہ کچھ کروں۔۔۔!؛"ابرش کاؤنٹر سے اٹھتی کہ ضامن نے آنکھیں دکھائی وہ واپس سے بیٹھ گئی لیکن اس کے رخسار پھول چکے تھے وہ ضامن سے ناراض ہو چکی تھی۔

"ہاں تب تک میرا کھانا بھی بن جائے گا اور آپ میرا سر بھی نہیں کھائیں گی۔۔"ضامن اپنے کھانے کی تیاری کے آخری مرحلے میں تھا ابرش کو بہت اچھی خوشبوئیں آرہی تھیں۔

"کھانا کب لگائیں گے آپ۔۔۔؟""اتنی مزے کی خوشبو محسوس کرتے ابرش کے منہ میں پانی آیا تھا۔

"آپ جائیں ڈریسنگ روم کے کاوچ پہ ڈریس پڑا ہے آپ کا اور باقی سامان بھی جلدی سے پہن کر آئیں میں کھانا لگا رہا ہوں۔۔۔"اس نے ایک نظر اپنی گھڑی پہ ڈالی ٹائم کم رہ گیا تھا ابرش نے باتیں کرتے اس کا بہت سارا ٹائم ضائع کر دیا تھا ورنہ اب کھانا بن چکا ہوتا اس کا۔۔

"لیکن یہ ڈریس بھی تو ٹھیک ہے۔۔۔۔"ابرش سمپل سی ٹی شرٹ اوور ٹروزار میں ملبوس تھی گھر میں وہ ایسی ہی ڈریسنگ کرتی تھی.

"آپ بنا بحث کیے بھی کبھی تو بات مان لیا کریں یار میں کہہ رہا ہوں ناں تیار ہو جائیں آپ۔۔۔"ضامن کے لہجے میں سختی دیکھتے ابرش سر ہلاتے آندر چلی گئی تو ضامن نے مٹھیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کرتے خود کو ڈپٹا تھا ابرش کو ہرٹ جو کیا تھا۔

"کبھی جو یہ میرے سے بحث کیے بغیر میری بات مان جائیں لیکن نہیں ان کو اچھا لگتا ہے مجھ سے بحث کر کے۔۔۔"وہ سارا کھانا ڈش آؤٹ کرتا ٹیبل پہ سٹ کرتے منہ ہی منہ میں بڑبڑایا تھا۔

جب وہ کھانا تقریبا لگا چکا تو دروازے پہ بیل بجی وہ مسکراتے باہر نکلا تھا عائلہ کو دیکھتے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا وہ یرمان کا ہاتھ تھامے کھڑی تھی یرمان اور عائلہ کو ضامن نے انوایٹ کیا تھا ڈنر پہ ویسے تو عائلہ کی طعیبت کی وجہ سے یرمان باہر نہیں جاتا تھا لیکن ضامن کی دعوت کو وہ رد نہیں کر سکا تھا

اور عائلہ کے ساتھ اس وقت ضامن کے گھر پہ موجود تھا ابرش اس سب سے بے خبر تھی یہ آج کا پلان تھا ابرش کو سرپرائز دینے کا.

"کیسی ہے میری گڑیا۔۔؟" ضامن نے عائلہ کے ماتھے پہ بوسہ دیا وہ مسکرائی تھی۔

یرمان اسے پلکوں پہ بٹھائے رکھتا اتنی محبت کرتا تھا اتنا خیال رکھتا تھا کہ عائلہ کو اپنا آپ بہت خاص لگنے لگا تھا۔

"میں بلکل ٹھیک بھیا آپ کیسے ہیں اور ابرش کدھر ہے وہ نہیں نظر آ رہی۔۔۔" ضامن عائلہ اور یرمان کو اندر لے آیا تو ابرش کو نہ پا کر وہ ابرش کے بارے میں پوچھنے لگی ابرش اور عائلہ کی تقریباً روز ہی بات ہوتی تھی ابرش بے بی کے لئے بہت ایکسائٹڈ تھی اس نے تو اتنی ساری شاپنگ بھی کر لی تھی بے بی بوائے کی بھی اور گرل کی بھی وہ نہیں جانتے تھے کہ بیٹا ہو گا یا

بیٹی تو دونوں کی شاپنگ کی جا رہی تھی ضامن یرمان قیوم ملک اور عفت ملک سبھی بے بی کے لئے بہت سارے شاپنگ کر چکے تھے۔

"اُنہیں نہیں پتہ آپ لوگوں کی آمد کا سرپرائز ہے۔۔۔"ضامن نے ابرش کو بتایا ہی نہیں تو وہ بچاری اس بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی کہ ضامن اتنی تیاری کیوں کر رہا تھا۔

"آوو تو وہ ہیں کہاں۔۔۔؟"

"ضامن سر میں کیسی۔۔۔!؛"ابرش وہی فراک پہنے ہوئے تھی جو ضامن نے سلیکٹ کر کے پہلے ہی رکھی ہوئی تھی ہلکا سا میک اپ کیے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی لیکن سامنے عائلہ اور یرمان کو دیکھ کر اسے حیرت ہوئی وہ تو نہیں جانتی تھی آج کی آمد کا اس نے ضامن کو دیکھا اور پھر عائلہ کی طرف اس کے گلے لگ گئی جسے وہ خود بھی مس کر رہی تھی۔

"بھائی آپ لوگ یہاں سب خیریت تھی ناں۔۔۔!"" وہ عائلہ سے ملتے یرمان سے ملتے پوچھنے لگی تو یرمان مسکرایا تھا۔

"کیا آپ کو ہمارا انا اچھا نہیں لگا.." عائلہ کے سوال پہ ابرش نے نفی میں سر ہلایا۔

"برا کیوں مجھے تو بہت اچھا لگ رہا ہے تم لوگ آئے لیکن بتا کر آتے تو اور بھی زیادہ خوشی ہوتی۔۔۔" ابرش ضامن کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"ہم آپ کے ہسبنڈ کے بلانے پہ آئے ہیں ابرش ہمیں ضامن نے بلایا تھا کہ اسی بہانے ساتھ باتیں کرنے کا موقع مل جائے گا اور تُمھارے لیے سرپرائز تھا۔۔" یرمان نے مسکراتے اسے پورے پلان کے بارے میں بتایا جسے سنتے ابرش نے ضامن کو گھورا جس نے اسے تو کچھ بتایا ہی نہیں سارا انتظام خود کیا۔

"آپ مجھے بھی بتا سکتے تھے ہر بات چھپانی ضروری ہو گی ہے کیا مجھے ہی کیوں ہمیشہ عین مؤمنٹ پہ پتہ چلتا ہے۔..." ابرش کو جب عفت ملک کے بارے میں پتہ چلا تھا اس کا ری ایکشن اس وقت بھی کچھ ایسا ہی تھا۔

"سرپرائز تھا آپ کے لیے ابرش بتا دیتے تو سرپرائز نہیں رہتا کیا آپ کو برا لگا۔۔۔" عائلہ نے تشو تش سے پوچھا وہ ایسی ہی تھی کوئی زرا سا اپ سٹ ہوتا تو وہ ایسے ہی نروس ہو جاتی تھی۔

"نہیں عائلہ لیکن مجھ سے سیکرٹ کیوں رکھا۔۔؟" ابرش کو بس کنفیوژن یہ تھی کہ ضامن نے اس سے چھپایا کیوں۔

"اس معاملے پہ ہم بعد میں بات کریں گے فحال کھانا کھاتے ہیں ٹھنڈا ہو رہا ہے پھر جو گلے شکوے ہوں گے آپ کے سنیں گے۔۔۔" ضامن نے آہستگی سے ابرش کو منایا تو وہ سر ہلا گئی عائلہ اوریرمان کی وجہ سے مانی تھی

ورنہ وہ بات کی تہہ تک پہنچتی تھی ضامن ابرش کی عادتوں سے واقف تھا ساتھ رہتے اسے بہت سی باتیں معلوم ہوئی تھیں ابرش سے متعلق جو کافی انٹرسٹنگ بھی لگی تھیں۔

"بھائی یہ آپ نے بنایا۔۔۔!؛" پہلا نوالہ لیتے ہی عائلہ کو ذائقے سے ہی معلوم ہو گیا کہ کھانا ضامن نے بنایا تھا بہت کم عائلہ ضامن کو بنانے دیتی تھی کھانا مگر جب کبھی وہ بیمار ہو جاتی تو ضامن خود بناتا تھا۔

"عائلہ کو میں زیادہ کچن میں نہیں جانے دیتا مگر جب یہ بنائے تو ایسا ہی ٹیسٹ ہوتا ہے۔۔" یرمان کو بھی کھانا پسند آیا تھا عائلہ بہت مزے کا کھانا بناتی تھی تو کم ضامن بھی نہیں تھا۔

"آج انہوں نے مجھے ہاتھ بھی نہیں لگانے دیا۔۔" ابرش نے منہ بنایا یعنی موصوف اتنی تیاریاں اپنی بہن اور بہنوئی کے لیے کر رہے تھے۔

"میں چاھتا تھا آج عائلہ کے لیے سب میں خود ریڈی کروں اور ہاں یرمان آج یہیں رہنے والے ہو تم دونوں واپس کل ہی جاؤ گے۔۔۔" کھانے کے بعد جب وہ لوگ لاؤنج میں بیٹھے تھے ضامن نے یرمان سے کہا عائلہ اور ابرش دونوں کچن میں آگئی تھی کہ چائے کے ساتھ پکوڑے اور سینکس بنا لیں گی بنا تو ابرش رہی تھی عائلہ اس کے پاس بیٹھی تھی۔

"میں تو بور ہو گئی ہوں آنٹی اور یرمان مجھے بیڈ سے اترنے نہیں دیتے نہ کوئی کام کرنے دیتے ہیں یہ بھی بھائی کی وجہ سے لائیں یہاں ورنہ نہیں لاتے۔۔۔" عائلہ بیڈ ریسٹ سے اکتا گئی تھی اس کی طعیبت کبھی سنبھل جاتی اور کبھی وہ بیمار ہو جاتی اس کو ویکینس تھی اتنی اچھی خوراک لینے کا فایدہ ہوتا تھا لیکن وہ کمزور تھی اور پھر فرسٹ پریگننسی تھی یرمان خیال تو بہت

رکھتا تھا ڈاکٹر نے تسلی دی تھی کہ عائلہ اگر ٹھیک رہی تو نارمل ڈرالیوری ہو گی ورنہ آپریشن بھی کرنا پڑ سکتا تھا.

"تو گڑیا تمھارے فائدے کے لئے ہی کرتے ہیں دیکھو جتنا ریسٹ کرو گی بے بی ہیلدی ہو گا اور پیارا بھی۔۔۔ بھئی میں کہہ رہی ہوں مجھے بہت پیارا بھتیجا چاہیے بھتیجی بھی ہو تو کوئی مسلہ نہیں ہے لیکن پیارے ہونے چاہیے۔۔۔!؛" ابرش چائے بناتے پیچھے مرتے بولی تو عائلہ شرما گئی تھی۔

"آپ اور بھائی کا بے بی بھی ہو میں دعا کرتی ہوں۔۔" وہ ضامن کے بے بی کے لیے ایکسائیٹڈ تھی اپنے بے بی سے زیادہ اسے ضامن کا بے بی پیارا ہونا تھا وہ جانتی تھی۔

"انشا اللہ جلد ہی آجائے گا چائے بنا گئی ہے تمھارے لئے بھائی نے دودھ کہا تھا۔۔" وہ دودھ کا گلاس بھی ٹرے میں رکھ چکی تھی یرمان روزانہ رات کو

عائلہ سے پورا دودھ کا گلاس ختم کرواتا تھا عائلہ نے تو سوچا تھا آج بچت ہو جائے گی لیکن وہ غلط تھی۔۔

"مجھے دودھ نہیں چائے پینے ہے۔۔۔" عائلہ یرمان سے باقی ہر بات منوا لیتی تھی لیکِن کھانے کے معاملے میں ہمیشہ یرمان کی ہی چلتی تھی اور عائلہ کے کھانے کے معاملے میں وہ کافی سخت گیر بھی تھا۔

"عائلہ تمھاری صحت کے لیے ضروری ہے بھائی بھی اس لیے سختی کرتے ہیں تم یہ سوچ کر پیا کرو کہ بے بی کو پسند ہے پھر تمھیں بھی ہر چیز اچھی لگے گی یار۔۔۔۔" ابرش نے اُسے سمجھایا لیکن عائلہ کا منہ بن چکا تھا وہ یرمان کے ساتھ بیٹھنے کے بجائے ضامن کے ساتھ بیٹھ گئی تھی ضامن نے اس کا پھولا ہوا منہ دیکھا تو مسکرایا تھا۔

"کیا ہوا میری گڑیا کو۔۔۔؟" ضامن نے اُسے آپنے حصار میں لیا بارش کو خوش دیکھ کر ضامن بھی مطمئن تھا آگر آج بابا ہوتے تو وہ بھی عائلہ اپنی زندگی میں خوش دیکھ کر ایسے ہی مطمین ہوتے۔

"دودھ نہیں پینا بھیا۔۔۔" اسے لگا تھا ضامن اس کی ہیلپ کرے گا وہ یرمان سے کہہ دے گا کہ عائلہ آگر نہیں پینا چاہتی ہے تو رہنے دو۔

"بیٹا یہ آپ کی ہیلتھ کے لئے ضروری ہے آپ کو پینا ہو گا آپنا حال دیکھیں پہلے ہی اتنی ویک ہیں اوپر سے ایسے لاپروائی برتیں گی تو یہ تو ٹھیک کہہ ہو گا ناں آپ دودھ فینشن کرو پھر چاکلیٹ مل جائے گا اوُر آپ کے لئے ایک سیپشل گفٹ بھی ہے۔۔۔" ضامن نے لالچ دیا جس کا فایدہ یہ ہوا عائلہ نے دودھ ختم کر لیا تھا اوُر وہ اب اپنے گفٹ کی منتظر تھی۔

"بھیا گفٹ بتائیں۔۔۔!؛" وہ دونوں ایک دوسرے میں مگن یرمان اور ابرش کو بھول چکے تھے بہت عرصے بعد وہ دونوں ایسے بات کر رہے تھے جیسے شادی سے پہلے رہتے تھے وہ دونوں۔

"ایسے تو نہیں بتاؤں گا کل جب آپ جاؤ گی تو ساتھ لے جانا ابھی کوئی گیم کھیلیں۔۔۔" ضامن اگر عائلہ کو اس کا فیورٹ ناول دکھا دیتا بک میں تو پھر عائلہ نے اُسے پڑھنے لگ جانا تھا۔

"ہمم عائلہ آپ کا شوہر بھی ادھر ہی بیٹھا ہے۔۔۔" یرمان سے مذید یہ بھائی چارہ برداشت نہیں ہوا تو وہ سلگتے بولا ضامن کو یرمان کے انداز پہ ہنسی آئی وہ جلن محسوس کر رہا تھا یقیناً اگر ابرش اور یرمان بات کر رہے ہوتے تو ضامن بھی جلن محسوس کرتا ابرش البتہ مسکرا رہی تھی۔

"بھائی بتائیں ناں۔۔۔" وہ یرمان کی بات کو اگنور کر چکی تھی اور یہی بات یرمان برداشت نہیں کر سکتا تھا وہ ضامن کے ساتھ بیٹھی تھی یرمان یہ لحاظ بھی بھول چکا تھا اس نے عائلہ کے ساتھ جگہ بنائی آیسے ہی ضامن کو اٹھنا پڑا تھا ضامن ابرش کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اور ابرش نے مسکراتے اس کے کندھے پہ سر رکھا تھا۔

عائلہ کی آمد پہ ضامن خوش تھا اس نے فل سے ساری تیاریاں کی تھیں ابرش ضامن کا عائلہ کے لیے پیار دیکھتے ان کو رشک بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی یرمان عائلہ کے پاس آکر بیٹھا تو وہ بچاری گفٹ کے بارے میں بھول ہی گئی تھی۔

"چلیں گیم یہ ہے کہ ہم چار پرچیاں بناتے ہیں ہم میں سے کوئی ایک پرچی اٹھائے گا جس کے نام کی پرچی ہو گی اسے اپنے پارٹنر کے لیے کچھ نہ کچھ سنانا

ہو گا لائک کوئی شاعرہ گانا جو بھی اسے آتا ہو۔۔۔" ابرش نے گیم بھی سوچ رکھی تھی جو سب کو پسند آئی تھی ایسے اکٹھے ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارنا سبھی کے لیے ایک خوشگوار تجربہ تھا۔

"یہ تو کافی انٹرسٹنگ گیم لگ رہا ہے۔۔۔!؛" یرمان کو ابرش کا مشورہ پسند آیا تھا جبکہ ضامن اور عائلہ نے بھی اس گیم کو پسند کیا تھا ابرش روم سے کاپی پینسل لے آئی اور چاروں کے نام کی پرچیاں بناتے اس نے ٹیبل پہ رکھی تھیں درمیان میں ٹیبل تھا ایک طرف ابرش اور ضامن بیٹھے تھے تو دوسری طرف عائلہ اور یرمان پرچی سب سے پہلے عائلہ نے اٹھائی تھی جس پہ یرمان کا نام تھا اس نے پرچی یرمان کو دکھائی تھی۔۔

"چلیں بھائی گنگنائیں اپنی پیاری سی بیوی کے لئے کچھ جو آپ کو پسند ہے۔۔۔" ابرش کافی پرجوش لگ رہی تھی یرمان نے عائلہ کا ہاتھ تھاما

ضامن کے سامنے یرمان کی اس حرکت پہ ابرش نے بلش کرتے اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا لیکن یرمان نے مزید مضبوطی سے پکڑ لیا تھا وہ عائلہ کے لیے سونگ گانے والا تھا جو اس کا فیورٹ تھا اور اکثر یرمان وہ ہی سونگ سنتا تھا۔۔

You are the reason I breathe,

You're the stars in my sky.

When I hold you close,

It's like the world says goodbye...

To all the pain and fear I've known.

In your arms, I'm finally home.

Yeah, in your arms... I'm home

Every moment without you feels too long,

But your laughter plays my favorite song.

Even silence speaks your name to me,

You're in my soul, you're my melody.

I don't need the sun to shine through,

Your love is the morning I wake to.

You're my rhythm, you're my rhyme,

My forever, my sweetest time.

You are the reason I breathe,

You're the stars in my sky.

When I hold you close,

It's like the world says goodbye...

To all the pain and fear I've known.

In your arms, I'm finally home.

Yeah, in your arms... I'm home.

So don't let go, don't look away,

Stay with me till the end of days.

Even if I lose everything I own,

With you, I've never been alone.

You are the reason I breathe,

You're the stars in my sky.

I'd give up forever

Just to look in your eyes…

With every beat, my love has grown.

In your arms… I'm truly home.

Forever yours… I'm home.

واؤ بھائی آپ کا سونگ تو بہت خوبصورت تھا نیکسٹ عائلہ اٹھاؤ "
پرچی۔۔۔"ابرش نے تعریف کی تھی جب کہ عائلہ تو بچاری یرمان
کی بے باک نظروں سے پزل ہو رہی تھی ۔

یہ تو ضامن بھائی کا نام ہے۔۔۔"اگلی باری ضامن کی تھی ضامن "
پہلے بھی ابرش کو کافی سونگز سنا چکا تھا اب اس کا ارادہ ایک
رومانٹک غزل سنانے کا تھا اس کو یہ غزل بہت پسند تھی شاعری
میں اسے کافی انٹرسٹ تھا تو اکثر غزلیں سنتا تھا ۔

یہ اس موقعے پہ سوٹ تو نہیں کرتی ہے بٹ میرے فیورٹ "
ہے۔۔۔"وہ ابرش کا ہاتھ تھام گیا اس کی آنکھوں میں دیکھتے ابرش
کو آج اپنا عکس نظر جن آنکھوں میں وہ اپنا عکس دیکھنا چاہتی تھی
آج اس کا عکس تھا ۔

کوئی فال نکال کر شمہ گر

میری راہ میں پھول گلاب آئیں

کوئی پانی پھونک کے دے ایسا

وہ پیئے تو میرے خواب آئیں

کوئی ایسا کالا جادو کر

جو جگمگا کر دے دن میرے

وہ کہے مبارک جلدی آ

اب جیا نہ جائے بن تیرے۔

کسی ایسی راہ پہ ڈال مجھے

جس راہ سے وہ دلدار ملے

کوئی تسبیح دم درود بتا

جسے پڑھوں تو میرا یار ملے۔

.....

"واؤ یہ تو آپ کی فیورٹ غزل ہے ناں۔۔۔"عائلہ خوشی سے چہکی تھی یہاں آکر اس کے مزاج پہ خاصا اچھا اثر پڑا تھا وہ خوش تھی ڈاکٹر نے یہی تو کیا تھا کہ اسے خوش رکھنا ہے تاکہ کوئی پرابلم نہ ہو۔۔

"آج سے میری بھی فیورٹ ہو گئی۔۔۔!؛"ابرش نے بہت آہستہ سی آواز میں کہا تھا کہ ضامن ہی بمشکل سن پایا لیکن اس کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا اب دوبارہ پرچی اٹھانی جانی تھی ابرش اور عائلہ بچی تھی عائلہ کو

پتہ تھا اس کا نام آیا تو اسے کچھ نہ کچھ سنانا پڑنا تھا تو اس نے پہلے ہی بہانہ بنایا تھا

۔

"مُجھے نیند آرہی ہے۔۔۔!؛" وہ نہیں چاہتی تھی کہ کسی کو شک ہو عائلہ نیند کا بہانہ بنا رہی ہے لیکن پھر بھی اس کے آندر چور تو تھا۔

"آرے تھوڑی دیر رک جاؤ اب ہم دونوں ہی تو رہتے ہیں ناں پانچ دس منٹس کی بات ہے عائلہ۔۔۔" ابرش نے عائلہ کو تھوڑی دیر روکنا چاہا لیکن یہ کہاں ممکن تھا عائلہ تو اپنی باری سے بچنا چاہا رہی تھی۔

"عائلہ کے لئے پروپر نیند بہت ضروری ہے ابرش ڈاکٹر نے کہا تھا نیند کا ٹائم پورا ہونا چاہیے کافی لیٹ ہو گئی ہے میرے خیال میں ہمیں اب روم میں جانا چاہئے آؤ عائلہ۔۔۔" عائلہ کے روم کے بارے میں وہ پہلے ہی جانتا تھا تو

عائلہ کا ہاتھ تھامے اس کے کمرے میں لے گیا عائلہ کو یرمان پی ٹوٹ کر پیار آیا تھا جو اس کی ہر بات بن کہے ہی سمجھ جاتا تھا۔

"عائلہ ڈریس چینج کر لو۔۔۔" یرمان اس کی ورڈروب کی طرف بڑھا جہاں عائلہ کا سامان پہلے ہی موجود تھا اس نے ٹروزار شرٹ نکالتے بیڈ پہ رکھی تھی عائلہ کو بیٹھے بیٹھے ہی بہت تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی اس کی کمر میں درد ہو رہا تھا پاؤں میں بھی سولن ہو رہی تھی۔

وہ یرمان کو بتانا نہیں چاہتی تھی کیونکہ آج دوپہر میں اس نے تھوڑا سا اپنا روم سٹ کیا تھا جس کی وجہ سے تھکاوٹ کا احساس ہو رہا تھا یرمان اپنی شرٹ اتارتے صوفے پہ رکھتا عائلہ کے قریب بیٹھ گیا جو سوچو میں گم تھی یرمان نے لائٹس آف کرتے عائلہ کا ڈریس چینج کیا آور اس کے ساتھ لیٹ گیا جو مسکراتے اس کے سینے پہ سر رکھ گئی۔

"جب میں منع کرتا ہوں تو کیوں میری بات نہیں مانتی ہو کیوں کام کرتی ہو۔۔۔ میڈ سے بھی کروا سکتی تھی روم کی صفائی خود کیوں کی۔۔؟" عائلہ پکڑی جا چکی تھی اس نے سہمتے یرمان کو دیکھا تھا وہ کیسے جانتا تھا بھلا کہ عائلہ نے روم کی ورڈروب صاف کی۔

"مجھے پتہ ہوتا ہے عائلہ تم سکون سے بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہو لیکن شائد تم نے خود ڈاکٹر کی بات نہیں سنی تھی ڈاکٹر نے کمپلٹ بیڈ ریسٹ کا کہا ہوا ہے یہاں بھی ضامن کی وجہ سے لیکر آیا ورنہ کہیں نہیں لے جاتا لاسٹ ڈیز ہیں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے عائلہ میری جان اب دیکھو میں غصہ نہیں کر رہا ہوں پیار سے سمجھا رہا ہوں خیال رکھا کرو اپنا۔۔۔" وہ اس کے بالوں کو سہلا رہا تھا اچانک سے یرمان کی نظر عائلہ کے پاؤں پہ گئی جو تھوڑا بہت سوجا ہوا تھا یرمان نے اٹھتے اس کے پاؤں کو دیکھا تھا۔۔

"یہ نارمل ہے ہوتا ہے۔۔۔!؛" وہ یرمان کی نظروں کا مرکز جانتے وضاحت دینے لگی تھی۔

"سلویشن کیا ہے اس کا؟" یرمان نے اس کی بات پہ دھیان نہیں دیا تھا۔

"تیل سے مساج۔۔۔!؛ میں کل کروں گی۔۔۔" آہستگی سے کہتے یرمان کو مطمئن کرنا چاہا مگر یہ اب کہاں ممکن تھا وہ اٹھتے باہر آیا اور تیل ڈھونڈتے واپس جب کمرے میں انٹر ہوا تو اس کے ہاتھ میں تیل کی بوتل تھی عائلہ نے پاؤں پیچھے کر لیے۔

"نہیں اس کی ضرورت۔۔۔" یرمان کی سرخی نظروں میں چھپی وارننگ سے بچنے کے لیے وہ خاموش ہو گئی جواب اس کے پاؤں کو اپنی گود میں رکھتے ہلکے سے سہلا رہا تھا اس نے نرمی سے اپنے ہونٹ عائلہ کے تلوے پہ رکھ دیئے وہ سانس روک گئی کہاں سوچا تھا کہ کبھی ایسا بھی ہو گا یرمان اس کے

پاؤں میں بیٹھے گا یرمان کے ہونٹوں کا لمس وہ بھی پاؤں پہ وہ پل بھر کے لیے پلکیں جھپکانا ہی بھول گئی تھی۔

"میرے لیے تم سر تا پا خاص ہو عائلہ تمھارے وجود کا ہر حصہ میرے لیے بہت قیمتی ہے پھر چاہے وہ تمھارے ہاتھ ہوں یا ہونٹ یا پھر پاؤں مجھے تم سے محبت ہے مطلب تم سے محبّت ہے تمھارے ہونٹوں یا ہاتھوں سے نہیں۔۔۔" وہ ہلکے سے اس کے پاؤں پہ مساج کرنے لگا عائلہ کو بہت آچھا فیل ہو رہا تھا تقریباً آدھا گھنٹہ یرمان نے مساج کیا تھا اور عائلہ کافی بہتر فیل کر رہی تھی اسنے آنکھیں موندلی تھیں یرمان تیل سائیڈ پہ رکھتے اپنے ہاتھ دھوتے ٹاول سے صاف کرتے واپس آیا تھا۔

"عائلہ کے ساتھ لیٹا تو وہ خوُد اس کے حصار میں آگئی تھی اوُر ہمت کرتے اس نے اپنے ہونٹ یرمان کے رخساروں پہ رکھتے اُسے کس کیا تھا۔۔

"ہمم یہ کس لیے۔۔۔؟" وہ ہونٹوں کو دانتوں تلے دباتے پوچھ رہا تھا عائلہ مسکرائی تھی۔

"آپ پہ پیار آرہا تھا اس لیے۔۔۔" وہ اب یرمان سے اتنی تو فرینک ہو چکی تھی کہ بنا جھجکے بات کر لیتی تھی یرمان کو بھی خوشی ہوتی تھی کہ عائلہ اس کے ساتھ اٹیچ ہو چکی تھی.

"اگر یہ پیار ہونٹوں پہ جتایا جاتا تو زیادہ اچھا ہوتا۔۔۔" وہ شوخ ہوا تو عائلہ گھبرا گئی تھی۔

"نیند آرہی ہے مجھے۔۔" آنکھیں بند کرتے کہا تو وہ مسکرایا تھا جانتا تھا ابرش اور ضامن کے پاس سے اٹھ کر بھی عائلہ اس لیے آئی تھی کہ کہیں اس کی باری نہ آجائے وہ بھی عائلہ کو نروس نہیں دیکھ سکتا تھا تو اسے ساتھ لے آیا تھا۔

"سو جاؤ۔۔ یہ مار جن بے بی کی وجہ سے ایک بار بے بی ہو جائے پھر جانم تمھارے بہانے بھی ختم ہو جائیں گے۔۔" یرمان نے اس کا ماتھا چوما عائلہ نے ناک چڑھائی کہ وہ بعد کی بات تھی۔

.....

"سر میں۔۔۔" وہ اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھ چکا تھا ابرش اس وقتِ باتھ ٹب کے کنارے بیٹھی تھی جس نے پنک کلر کا باتھ گاؤن پہن رکھا تھا اس کے سامنے ضامن بیٹھا اس کا پاؤں اپنے گھٹنے پہ رکھے اس کے پاؤں کے ناخنوں پہ نیل پینٹ لگا رہا تھا ابرش کو نیل پینٹ پسند تھی ضامن روز خود اس کے پاؤں پہ نیل پینٹ لگاتا تھا ابرش منع بھی کرتی تو ضامن پہ اثر نہیں ہوتا۔

"آپ کیوں کرتے ہیں مجھے اچھا نہیں لگتا ہے یہ کام تو میری میک آرٹسٹ بھی کر سکتی ہے مگر آپ کو یہ سب کرنے کا شوق ہے۔۔۔۔" ابرش یہ سوال

کئی بار پوچھ چکی تھی ضامن سے جو بس اس کو ایک گھوری دکھاتے پھر سے اپنے کام میں مگن ہو جاتا اس نے ابرش سے ڈیل کی تھی کہ وہ ضامن کے رومانس میں نہیں بولے گی اور ضامن اس کے سارے کام کرے گا ابرش جانتی تھی وہ نہ بھی مانتی مقابل نے اپنی ہی کرنی تھی اس کے پاؤں کے ناخنوں پہ احتیاط سے نیل پینٹ لگاتے وہ اس کے ہاتھوں کو تھامے ہونٹوں سے لگاتے چوم چکا تھا.

"ہر روز کرتے ہیں یہ سب دل کیوں نہیں بھرتا۔۔۔" وہ آپنے گیلے بالوں کی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے سوال کر رہی تھی.

"جتنا اس بدن کا ذائقہ ملتا ہے اتنی ہی طلب بڑھتی ہے مس ملک۔۔ دل نہیں بھرتا ہے نہ ہی کبھی بھرے گا کیونکہ یہ محبت ہے جو وقت کے ساتھ مزید بڑھ جائے گی کم نہیں ہو گی۔۔ جن سے روحوں کا تعلق جوڑا ہو ان سے

دل نہیں بھرتا۔۔۔" وہ ابرش کے ہاتھوں کو اپنی گردن میں ڈالے اس کی ٹھوڑی پہ ہونٹ رکھ چکا تھا ابرش ایکسپکٹ کر رہی تھی ضامن ابرش کا پہلے سے بھی زیادہ خیال رکھتا تھا اسے پلکوں پہ بٹھائے رکھتا ابرش کو اپنا آپ بہت خاص لگتا تھا۔

"آپ خوش ہیں۔۔۔؟" وہ ضامن کے چہرے سے اس کی خوشی کا اندازہ تو لگا ہی سکتی تھی لیکن اس نے پھر بھی ضامن سے پوچھا وہ مسکرایا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے۔۔۔!" ضامن نے الٹا سوال کیا۔۔

"مُجھے لگتا ہے آپ بہت خوش ہیں۔۔۔!؛" ضامن نے مسکراتے اس کی بیلی پہ ہونٹ رکھے تو ابرش خود میں سمٹ گئی۔

"میری پرنسز اپنی ممی کو تنگ نہیں کرنا ہے آپ نے۔۔۔!؛" وہ دن میں اتنی بار اپنی بیٹی سے بات کرتا تھا ابھی انہیں یہ تو نہیں پتہ تھا کہ ان کا بیٹا ہو گا یہ بیٹی لیکن ضامن کی خواہش تھی ان کی بیٹی ہو لیکن یہ تو وقت نے بتانا تھا کہ ضامن کی خواہش پوری ہونی تھی یا اس کا دل ٹوٹنا تھا۔

.....

عائلہ کا پورا وجود پسینے سے شرابور تھا یرمان کوئی ضروری کال سننے باہر گیا تھا عائلہ کو اپنی طعیبت صبح سے ہی بوکھلا سی لگ رہی تھی اس نے یرمان کو نہیں بتایا لیکن اب اس کے پہلو میں اٹھتا درد اس کے پورے وجود میں سرایت کر رہا تھا تکلیف کے مارے اس کے ہونٹوں سے چیخ نکلی تھی یرمان جو کام پہ بیزی تھا عائلہ کی چیخ سن کر وہ آندر بھاگا تھا جو پیٹ پہ ہاتھ رکھے درد سے دوہری ہو رہی تھی۔

"عائلہ کیا ہوا۔۔۔؟" وہ حد سے زیادہ پریشان ہوا عائلہ کی حالت دیکھ کر اس کے اپنے حواس کام کرنا چھوڑ گئے تھے جیسے۔

"مجھے درد۔۔۔" تکلیف اس قدر زیادہ تھی کہ وہ بول بھی نہیں پا رہی تھی یرمان نے اسے بانہوں میں بھر اڈاکٹر سے ٹائم وہ پہلے ہی لے چکا تھا عائلہ کو اٹھائے وہ باہر آیا تو عفت ملک لان میں واک کر رہی تھی۔

"کیا ہو گیا اسے۔۔۔" وہ بھی حد سے زیادہ پریشان ہو گئی تھیں اور یرمان کے ساتھ ہی ہاسپٹل کے لئے نکلی تھیں ڈرائیور کے بجائے گاڑی یرمان خوُد چلا رہا تھا جبکہ عائلہ پیچھے عفت ملک کے ساتھ بیٹھی تھی جس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

یرمان کا دل کٹ رہا تھا عائلہ کی حالت دیکھ کر وہ لوگ تقریبا آدھے گھنٹے تک ہاسپٹل پہنچ گئے تھے عائلہ کو ایمرجنسی وارڈ میں لے جایا گیا ڈاکٹر ناہید جو

عائلہ کی ڈآکٹر تھی پچھلے نو مہینوں سے وہ عائلہ کا چیک اپ کرتی تھی اس وقتِ عائلہ کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی اس نے تو نارمل ڈرالیوی کا کہا ہوا تھا لیکِن عائلہ کی بگڑتی حالت دیکھ کر یہ بہت مشکل ہو رہا تھا۔

عائلہ کا بی پی شوٹ کر گیا تھا آیسے میں اس کا آپریٹ بھی رسکی تھی۔

یرمان سے فارم بھر والیا گیا تھا ڈاکٹرز نے کوئی ابھی امید نہیں دلائی تھی یرمان کے ساتھ ساتھ عفت ملک بھی بہت پریشان تھیں بار بار بیٹے کو تسلی دے رہی تھیں قیوم ملک بھی پہنچ گ ءے تھے تھوڑی ہی دیر میں اور ساتھ ابرش اوَر ضامن بھی تھے ضامن کا دل بے چین تھا عائلہ کی تکلیف کو سوچتے اس کی چھوٹی سی گڑیا کتنی بڑی تکلیف میں تھی اوَر وہ بس دعا ہی کر سکتا تھا۔

"بھائی پریشان نہیں ہوں عائلہ اور بے بی ٹھیک ہو گا۔۔" ابرش نے یرمان کو تسلی دی جو خاموشی سے ایمرجنسی وارڈ کے بند دروازے کو دیکھ رہا تھا۔

یہ وقت بہت مشکل تھا جس کا ایک ایک لمحہ ان پہ بھاری تھا وہ سبھی دعا کر رہے تھے عائلہ کے لیے۔

"مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔۔۔!؛" نرس تقریباً تین گھنٹے بعد باہر آئی تھی ڈاکٹرز ابھی تک آندر ہی تھے یرمان کی بے چینی بڑھتی ہی جا رہی تھی۔

"اور عائلہ وہ کیسی ہے۔۔۔؟" یرمان جو عائلہ کو تنگ کرنے کے لیے اکثر کہتا تھا مجھے تم سے زیادہ بے بی سے محبت ہے آج اس وقت میں اسے عائلہ کی فکر ہو رہی تھی جب تک عائلہ کی خیریت کی اطلاع نہیں ملتی اس کی حالت بری رہنی تھی۔

"اُن کی کنڈیشن کریٹیکل ہے مسٹر یرمان آخری وقت میں سب کو رکرنا بہت مشکل تھا آپ لوگ دعا کریں کہ وہ ہوش میں آجائیں۔۔"نرس کی بات سن کر سب کے چہروں پہ تشوتش پھیلی تھی۔

یرمان کو ایک پل کے لیے ملال سا ہوا اتنی جلدی یہ زمہداری اس نے عائلہ پہ ڈال کر اچھا نہیں کیا تھا۔

کچھ ہی دیر میں نرس بے بی کو لاتے ابرش کو پکڑتے آگے بڑھ گئی یرمان نے بے بی کی طرف دیکھا تک نہیں ابرش اس کے پاس ہی لے گئی تھی بے بی کو لیکن کوئی یرمان سے پوچھتا اس پل اس کی کیا حالت ہو رہی تھی اس دل و دماغ میں بھڑ پھڑے سے بھرے تھے عائلہ کی خیریت کی خبر جب تک نہ ملتی اس کو کہاں سکون ملنا تھا.

"بھائی یہ آپ کا بیٹا ہے عائلہ ٹھیک ہو جائے گی کم سے کم اسے ایک دفعہ اپنی گود میں تو اٹھالیں۔۔۔"ابرش خود دکھی تھی آنکھوں میں آنسو تھے لیکن پھر بھی وہ خود کو مظبوط ظاہر کر رہی تھی۔

یرمان پہ جیسے ابرش کی باتوں کا کوئی اثر نہیں پڑا تھا وہ جیسے کچھ سن ہی نہیں رہا تھا عفت ملک نے بے بی ابرش سے لے لیا وہ گول مٹول سا بچہ بہت پیارا تھا جو ننھی ننھی مٹھیاں بھینچے گہری نیند میں تھا نہیں جانتا تھا کہ اس کی ماما کتنی تکلیف میں تھی عفت ملک نے اس کی چھوٹی سی پیشانی پہ بوسہ دیا ان کے بیٹے کی اولاد تھی کیوں نہ عزیز ہوتی وہ ان کو۔۔

۔

وہ تو ٹھیک سے خود بھی نہیں ہو پا رہے تھے عائلہ کی پریشانی ان کو بھلا کہاں خوش ہونے دے سکتی تھی قیوم ملک نے بھی بے بی کو پیار کیا ضامن نے بھی

اسے گود میں اٹھایا تھا سبھی نے پیار کیا سوائے یرمان کے ان کی پوری رات جاگتے عائلہ کے لیے دعا کرتے گزر گئی تھی۔

اگلے دن کے تقریبا بارہ بجے ڈاکٹر نے انہیں عائلہ کے ہوش میں آنے کی اطلاع دی تھی یرمان تو یہ سنتے تیزی سے آندر گیا تھا کسی میں ہمت بھی نہیں ہوئی اسے روکنے کی۔

"عائلہ میری جان تم ٹھیک ہو۔۔۔" وہ عائلہ کے چہرے پہ دیوانہ وار اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے بے قراری سے پوچھ رہا تھا عائلہ کو ہوش میں دیکھ کر وہ جیسے جی اٹھا تھا آنکھوں سے مارے تشکر کے اشک بہنے لگے وہ عائلہ کے چہرے کے نقوشِ کو چومتے اپنے جلتے ہونٹوں کو سیراب کر رہا تھا۔

"بے بی۔۔۔!؛" عائلہ نے اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھا ان کا بچہ کہاں تھا یرمان اکیلا کیوں تھا اس کا بچہ کہاں تھا عائلہ تیزی سے اٹھی سٹچز پہ کھینچاو پڑا تو وہ

درد سے کراہتے واپس لیٹ گئی مگر بچے کی پریشانی اس کی جان نکال رہی تھی

۔

"عائلہ پلیز ڈونٹ موو تمھارا آپریٹ ہوا ہے زخم تازہ ہے تمھیں مؤمنٹ نہیں کرنی ہے۔۔۔"وہ اس کے آنسو اپنے ہونٹوں سے چننے لگا لیکن عائلہ کہاں اس کی بات سن رہی تھی عائلہ کا دماغ تو بچے کی طرف تھا بچہ کیوں نہیں تھا یرمان کے پاس۔

"ہمارا بچہ کہاں ہے۔۔؟"وہ چیخی تھی کمزوری کی وجہ سے اس سے بولنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔

"یہ رہا بے بی۔۔۔"ابرش مسکراتے اندر آئی تھی اس کے ہاتھ میں بے بی تھا جبکہ ابرش کے ساتھ ضامن اور قیوم ملک عفت ملک بھی تھے عائلہ نے

بے قراری سے اپنے بچے کو دیکھا دھڑکنیں جیسے رک گئی تھیں یہ سوچتے کہ وہ اپنے بچے کو کھو چکی ہے۔

"مُجھے دیں اسے۔۔۔!؛" وہ اب کی بار آہستگی سے اٹھتے بیٹھی تھی لیکِن درد پھر بھی ہو رہا تھا مگر ضبط کر گئی تھی اپنے بچے کے لیے اس نے اتنی تکلیفیں برداشت کی تھیں یہ تو کچھ بھی نہیں تھا۔

"پتہ ہے بے بی کے ڈیڈ نے بے بی کو دیکھا تک نہیں بے بی ناراض ہے اپنے ڈیڈ سے۔۔۔" ابرش نے شکائت لگائی تھی اتنا کیوٹ تھا وہ ابرش کا دل کر رہا تھا اپنی بانہوں میں ہی بھرے رکھے وہ اسے۔

"بے بی کی ماما بھی ناراض آپ سے۔۔۔" عائلہ نے احتیاط سے بے بی کو اٹھایا تھا جو اتنا چھوٹا سا تھا کہ عائلہ کو ڈر لگا کہیں اس کے ہاتھوں سے گر ہی نہ جائے

"میں منالو نگا دونوں کو۔۔۔!؛"عائلہ ٹھیک تھی یرمان کا موڈ بھی ٹھیک ہو گیا تھا۔

"اس کا نام کیا رکھیں گے۔۔۔"عفت ملک اپنے بچوں کو خوش دیکھ اپنے رب کا شکر ادا کر رہی تھیں۔

"میں رکھوں گی نام۔۔۔!؛"ابرش نے پر جوش سی بولی اس نے پہلے ہی بچوں کے نام ڈھونڈ رکھے تھے۔

"ہاں آپ ہی رکھیں۔۔۔"عائلہ مسکراتے بولی عین اسی لمحے بے بی نے آنکھیں کھولی تھیں اس کی آنکھوں کو رنگ سیاہ تھا اس نے اپنی آنکھوں کی رنگت اپنی مام کی چرائی تھی یرمان نے حیرانگی سے اسے دیکھا لیکن عائلہ یرمان کو فل اگنور کر رہی تھی یرمان نے بے بی کو دیکھا تک نہیں یہ بات

اسے چھبی تھی ان کا بیٹا تھا آگر عائلہ کو کچھ ہو جاتا تو یرمان تو اپنے بچے کو بھول ہی جاتا۔

"اس کا نام ہم معاذ رکھیں گے۔۔۔" ابرش کو یہ نام پسند آیا تھا عائلہ اور یرمان کو بھی نام اچھا لگا تھا آخر کو بے بی کو یہ نام اس کی پھپھو پلس مامی نے دیا تھا کیونکہ نہ سب کو پسند آتا۔

"بہت پیارا نام ہے عائلہ مجھے دیں بے بی کو۔۔۔" ابرش نے تھوڑے ٹائم کے لئے بے بی کو ضامن کو دیا تھا لہذا اب ضامن نے عائلہ سے مانگ لیا بے بی کو گود میں اٹھائے پیار کیا عفت ملک قیوم ملک کے ساتھ شام کو واپس چلی گئی تھیں ابرش کی طعیبت بھی ٹھیک نہیں تھی یرمان نے اُسے واپس بھیج دیا کہ گھر آجانا ملنے لیکن فحال ریسٹ کرو۔

ہاسپٹل میں عائلہ اور یرمان تھے عائلہ کو کل ڈسچارج کیا جانا تھا عائلہ یرمان سے ناراضگی دکھائے اس کی طرف دیکھ تک نہیں رہی تھی۔

"میں تمھارے لیے پریشان تھا عائلہ تم سوچ بھی نہیں سکتی ہو مجھے کتنی پریشانی ہو رہی تھی ایسا لگ رہا تھا تمھیں کھو دوں گا جب تک تمھاری خیریت کی خبر نہیں ملتی میں خود کا بھی نہیں سوچتا یہ تو پھر ہمارا بچہ تھا عائلہ اب ہم ساتھ ہیں تم خوش ہو تم پھر یہ ناراضگی چھوڑ دو۔۔۔" عائلہ نے بے بی کو گود میں اٹھانا چاہا لیکن عائلہ نے اُسے بے بی دیا ہی نہیں بلکے ناراضگی ہی جتائی.

"ہاں پریشان تھے تو پھر بھی آپ کو بے بی کو اٹھانا چاہیے تھا وہ کیا سوچتا ہو گا اس کے ڈیڈ نے اس کو دیکھا تک نہیں۔۔۔" عائلہ نے منہ بنایا۔

"مجھے تمھاری پریشانی تھی۔۔" یرمان نے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا تو عائلہ نے اُسے گھورا تھا۔

"کیا کر رہے ہیں یہ دیکھ رہا ہے۔۔۔" عائلہ نے بے بی کی طرف اِشارہ کیا جو اپنی کالی آنکھوں سے اپنے ڈیڈ کو گھور رہا تھا یرمان نے بھی بدلے میں اسے گھورا تو معاذ نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہونٹوں کو پہلے تو لٹکایا یرمان نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کرنے والا ہے لیکن تھوڑی ہی دیر بعد روم میں معاز کے رونے کی آواز نے دونوں کو بوکھلا کر رکھ دیا تھا۔

"یہ رو کیوں رہا ہے۔۔۔۔؟" عائلہ اس کے رونے پہ پریشان ہو گئی تھی یرمان نے بے بی کو گود میں بھرا جس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔

"عائلہ اسے فیڈ کرواؤ بھوک لگی ہے اسے۔۔۔" یرمان نے عائلہ کے پیچھے تکیے سٹ کیے کہ وہ سکون سے بے بی کو فیڈ کروا سکے۔

عائلہ نے بے بی کے ماتھے پہ بوسہ دیا اور اسے فیڈ کروایا وہ سو گیا تو یرمان نے عائلہ کے ساتھ ہی اسے لٹا دیا عائلہ بھی سو گئی تو یرمان ان کو دیکھنے لگا آج ان کی فیملی کمپلٹ ہو گئی تھی۔۔

یرمان کو بیٹی کی خواہش تھی لیکِن اس نے سوچ لیا تھا کہ اب دوبارہ وہ عائلہ کو اس تکلیف سے گزرتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔

وہ خوش تھا ان کے پاس بیٹا تو تھا جس نے ان کو مکمل کر دیا تھا۔

.....

"مجھے نہیں پتہ مجھے لے چلیں میں نے معاذ سے ملنا ہے آپ بدل رہے ہیں آپ میری بات بھی نہیں سنتے ہیں میں آپ سے بات نہیں کروں گی اگر

آپ مجھے لے کر نہیں گئے تو۔۔۔"ابرش کب سے ضامن کو دھمکیاں دے رہی تھی اسے معاز سے ملنا تھا لیکِن ضامن ٹال مٹول سے کام لے رہا تھا۔

"کہاناں کل صبح لے جاؤں گا آپ سارا دن وہاں رک جایئے گا ابھی آپ کی طعیبت نہیں ٹھیک۔۔۔"ضامن ہر روز لے جاتا تھا ابرش کو ملک مینشن لیکن ابرش کا دل نہیں بھرتا تھا معاز ایک مہینے کا ہو چکا تھا بہت ایکٹو اوٗر شرارتی بچہ تھا اپنی پھپھو کے ساتھ تو اُس کی خوب بنتی تھی اپنی مام سے زیادہ وہ ابرش سے اٹیچ ہو گیا تھا۔

"میں خود چلی جاؤں گی آپ نہیں لے کر گئے تو دیکھ لیجئے گا میں بلکل ٹھیک ہوں مجھے کچھ نہیں ہوا ہے مگر آپ کا آج اپنا دل نہیں ہے مجھے وہاں لے جانے کا تبھی ٹال مٹول کر رہے ہیں میرا اتنا دل کر رہا ہے معاز کو دیکھنے

کا۔۔۔"وہ تھوڑی دیر پہلے بھی ویڈیو کال پہ معاز کو دیکھ رہی تھی لیکِن دل نہیں بھرا تھا۔۔

"ابرش پلیز یار پلیز سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔"وہ جھنجھنایا ابرش کو ناراض نہیں کر سکتا تھا وہ ہر ممکن کوشش کرتا تھا ابرش کو خوش رکھنے کی اوُر ابرش خوُد بھی اپنا خیال رکھتی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ عائلہ کے لئے جیسے اس کا بھائی پریشان ہو اضامن کو اس کے لیے پریشان ہونا پڑے اسے خود سے زیادہ ضامن کی فکر تھی۔

"ضامن آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں ناں پلیز مان جائیں دیکھیں مام بھی کہہ رہی تھیں آج ہم اُن کی طرف ڈنر کریں آپ تھکے ہوئے آئے ہیں میں جانتی ہوں لیکن دیکھئے گا معاز کو دیکھ کر آپ کی تھکن اتر جائے گی۔۔۔"وہ

اس کے ماتھے پہ بوسہ دیتے بولی تو ضامن نے اس کو ابرو آچکاتے دیکھا تھا وہ اسے منانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"اوکے چلتے ہیں لیکن پہلے مجھے کس کریں۔۔اور کس میرے فیورٹ۔۔۔"ابرش اس کی بے باک فرمائش پہ سرخ ہوئی لیکن فحال اسے منانا تھا تو اپنی آنکھیں بند کرتے اس نے اپنے ہونٹ ضامن کے ہونٹوں پہ رکھ دیئے وہ اس وقت ضامن کی گود میں بیٹھی تھی ضامن چیئر پہ بیٹھا تھا۔

ابرش کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لاک کرتے وہ اس کی سانسوں کو پی رہا تھا لمحے خاموشی کی نظر ہوئے تھے ابرش کی تیز سانسوں کو سنتے وہ پیچھے ہو گیا اس کنڈیشن میں وہ ابرش کو ڈیپ کس نہیں کرتا تھا آہاں چھوٹی چھوٹی گستاخیاں کرنے سے وہ خوُد کو روک نہیں پاتا تھا۔

"جائیں تیار ہو جائیں۔۔۔" وہ اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتا ابرش کو گود سے اتارتے زمین پہ کھڑا کر چکا تھا۔

"میں تیار ہوں بس شال لینی ہے۔۔۔" وہ دانت دکھاتے آندر چلی گئی ضامن نے اپنے بالوں میں برش کیا اور گاڑی کی چابیاں اُٹھاتے کار پورچ میں چلا آیا معاز سے ملنے کا اس کا اپنا دل بھی تھا لیکِن وہ روز روز جاتے اچھے تھوڑی لگتے اس لیے آج منع کر رہا تھا ابرش کو لیکن ابرش کا دل تھا تو وہ بھی مان گیا۔۔

"ہم واپس آ جائیں گے وہاں رکیں گے نہیں یہ بات مجھے آپ کو وہاں کہنی نہ پڑے ابرش۔۔۔" ان کے درمیان سے آپ لفظ نہیں نکلا تھا ضامن کی شروع سے عادت تھی اسے آپ کہنے کی اور اب یہ عادت پختہ ہو گئی تھی

جیسے اسے ابرش کو آپ کہنا اچھا لگتا تھا اس نے نوٹ کیا تھا قیوم ملک بھی عفت ملک کو آپ ہی کہتے تھے۔۔۔

"لیکن اگر مام ڈیڈ نے روک لیا تو پھر میں کیسے انکار کروں گی سر۔۔۔ ویسے بھی ہم کونسا وہاں روز روز رہتے ہیں آپ رہنے ہی کب دیتے ہیں۔۔۔!؛" ابرش کو ضامن واپس ہی تو لے آتا تھا عائلہ اور یرمان روکنے کی کوشش بھی کرتے تو ضامن سہولت سے انکار کر دیتا کہ انہیں واپس ہی جانا ہے۔

"تو آپ منع کر دیجیے گا اُنہیں۔۔۔" وہ لوگ ملک مینشن پہنچ گئے تھے ابرش نے منہ بنایا وہ ضامن کی یہ لاجک سمجھ نہیں پائی تھی۔

آندر آتے اس کو عائلہ لاؤنج میں ہی مل گئی تھی وہ عفت ملک کے ساتھ بیٹھی تھی پاس ہی معاز اپنے کھلونوں کے ساتھ کھیل کم ان کا معائنہ زیادہ کر

رہا تھا ابرش نے اُسے دیکھتے مسکراتے اس کے پاس آتے اس کو گود میں اٹھایا تھا۔

وہ اپنی پھوپھو کو دیکھتا اپنی چائنیز میں بات کرنے لگا وہ بولتا نہیں تھا بس آوازیں نکالتا تھا۔

"ابرش آپ لوگ کب آئے ضامن بیٹا کیسے ہو۔؟" عفت ملک انہیں دیکھ کر خوش ہوئی تھیں۔

"بس یہ آپ کی بیٹی کو معاز سے ملنا ہوتا ہے۔۔۔" ضامن نے معاذ کے ماتھے پہ بوسہ دیا اور عائلہ کو سر پہ پیار کرتے اس کا بھی ماتھا چوما تھا۔

"میرا دل ہی نہیں لگتا اس کے بغیر۔۔۔" ابرش کو پیار کرتے بولی اس کا بس چلتا وہ معاز کو ساتھ لے جاتی جتنی محبت وہ معاز سے کرتی تھی.

"بیٹھو بیٹا میں نے ابرش سے کہا تھا آج ڈنر ہمارے ساتھ کرنا یرمان اور قیوم آتے ہوں گے آفس سے۔۔۔"عفت ملک کو ضامن ابرش کے حوالے سے بہت عزیز تھا ان کی بیٹی خوش تھی تو وہ مطمئن تھیں۔

"بھائی آپ ابرش کا خیال رکھا کریں۔۔۔!؛"عائلہ کو انتظار ابرش اور ضامن کے بے بی کا تھا جیسے ابرش معاز سے محبت کرتی تھی عائلہ کو ان کے بچے سے تھی محبت۔

"یہ خود رکھتی ہیں اپنا خیال۔۔۔"وہ عائلہ کے ساتھ باتیں کرنے لگ گیا تھا

۔

.....

ابرش نے ایک خوبصورت سے بیٹے کو جنم دیا تھا جو اپنے پاپا کی کاپی تھا ابرش اور ضامن کے بیٹے کو عائلہ اپنی گود سے اتار نہیں رہی تھی وہ تو ضامن کو بھی نہیں دے رہی تھی ابرش کی نارمل ڈرالیوی تھی وہ بلکل ٹھیک تھی اور گھر آچکی تھی عفت ملک اور قیوم ملک اس سے ملنے آئے تھے اور تھوڑی دیر دیر تک بیٹھتے وہ وآپس چلے گئے تھے تھے۔

عائلہ اور یرمان یہیں تھے عائلہ نے ضد کی تھی وہ ابرش اور ضامن کے ساتھ رہے گی اور عائلہ کے بغیر یرمان کا گزارہ نہیں ہو سکتا تھا تو وہ بھی یہیں تھا نواز چھ مہینوں کا ہو گیا تھا۔

ابرش مسکراتے عائلہ کو بے بی کے ساتھ مگن دیکھ رہی تھی یرمان اور ضامن آپس میں بات کر رہے تھے معاز ان کے ساتھ ہی تھا جسے ضامن نے گود

میں اٹھایا ہوا تھا ابرش اور عائلہ کا پیار معاز ہنسی خوشی سہ لیتا تھا لیکن اپنے ڈیڈ اور ماموں کی بیرڈ کی چبھن پہ وہ رونے لگتا تھا۔

"اس موصوف سے اپنے ڈیڈ کا پیار برداشت نہیں ہوتا۔۔" یرمان نے اپنے بیٹے کو گھورا تھا جس پہ وہ کھل کھلایا تھا اپنے ڈیڈ کو وہ بہت تنگ کرتا تھا عائلہ کی بات مانتا تھا اپنی مام کو بلکل تنگ نہیں کرتا فیڈ بھی آرام سے کر لیتا اپنی دادو کے پاس زیادہ رہتا تھا اور جب بھوک لگتی مام کے پاس چلا جاتا تھا۔

"اٹیٹیوڈ وہ بھی اپنے ڈیڈ کے جیسا۔۔۔" ضامن نے طنز کیا تو یرمان پہلو بدل کر رہ گیا تھا۔

معاز ضامن کی گود سے نکلتے کرول کرتے اپنی مام کے پاس پہنچ گیا.

"م۔۔۔م۔۔۔۔۔۔م۔۔۔ا۔۔۔۔۔" وہ اب بولنے کی کوشش کرتا تھا اور اس نے پہلا ہی لفظ مما بولا تھا عائلہ کی تو خوشی کا ٹھکانہ ہی نہیں رہا اس کے ماتھے کو چوما تھا ابرش ریسٹ کر رہی تھی یہاں کا سارا کام عائلہ ہی دیکھ رہی تھی۔

عائلہ سارے کام سمیٹ کر معاذ کو لیے اپنے کمرے میں چلی گئی یہاں یرمان اس کے انتظار میں تھا ضامن ابرش کے پاس گیا ضامن کی بیٹی کی خواہش پوری نہیں ہوئی تھی لیکِن ابرش اور بچہ ٹھیک تھے وہ اسی وجہ سے مطمئن تھا۔

"ٹیکسٹ ٹائم بیٹی ہو گی انشا اللہ۔۔۔" ضامن ابرش کے ہونٹوں کو چومتے بولا تو وہ شرما گئی تھی بے بی تو سو گیا تھا ضامن نے اُسے کاٹ میں لٹایا اور ابرش کے پاس بیٹھ گیا جو مسکرا رہی تھی۔

"شکریہ ہمیں مکمل کرنے کے لیے مُجھے یہ اس لیے عزیز ہے کہ یہ آپ کے وجودِ کا حصہ ہے مجھے نہیں پتہ محبت کسی کو اتنا بدل دیتی ہے لیکن میری زندگی میں بہت کچھ بدلا آپ کے آنے سے۔۔۔میں بہت لکی ہوں آپ جیسی وائف ملی لو یو سو مچ۔۔۔"ضامن نے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا تھا۔

ابرش کو اظہار سننا اچھا لگتا تھا ضامن بار بار اظہار کرتا تھا اس کے اظہار پہ وہ خوش ہوتی تھی۔

"میں بھی آپ سے بہت محبت کرتی ہوں مجھے خوشی ہے آپ مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں آپ کو پتہ ہے ضامن ایک وقت تھا جب مُجھے لگتا تھا ہمارا رشتہ ایسے ہی تناؤ کا شکار رہے گا کبھی نہیں بدلے گا مگر آج دیکھیں حالات کتنے مختلف ہیں۔۔۔"وہ ضامن کے سینے پہ سر رکھ گئی۔۔۔ضامن کے سینے

کو اس نے تکیہ ہی سمجھ لیا تھا نیند بھی نہیں تھی اس کو ضامن کے کندھے پہ سر رکھے بغیر۔

"وقت بدل جاتا ہے جیسا ہم سوچتے ہیں ویسا نہیں ہوتا ہے لیکن جو ہمارے لیے اچھا ہوتا ہے وہ ہوتا ہے انسان سمجھ نہیں پاتا۔۔۔"اس کے بالوں میں دھیرے دھیرے انگلیاں چلاتے وہ اس پل اسے سلانے کی کوشش کر رہا تھا ابرش کو ریسٹ کی ضرورت تھی۔

"سو جائیں۔۔۔"ضامن نے اس کی نیند سے بھری آنکھوں پہ بوسہ دیا تو وہ مسکرا دی تھی۔

ضامن اُس کے سونے کا یقین کرتے اُس کا سر تکیے پہ رکھتے خوُد اٹھتے کچن میں چلا آیا اسے کوفی کی طلب ہو رہی تھی یہ عادت اتنی بری طرح سے لگ چکی تھی کہ کوفی پیے بغیر نیند نہیں آتی تھی۔

اپنی کوفی کا مگ لیتے وہ اندر آیا تو اپنے بیٹے کے کاٹ پہ نظر پڑی وہ ننھا سا وجودِ اس کو خود سے زیادہ عزیز ہو چکا تھا۔

"میری جان۔۔۔" ضامن نے اُسے کاٹ سے اٹھاتے بانہوں میں بھرا تھا لیکن بے بی کو شاید اپنی نیند میں یہ ڈسٹربنس پسند نہیں آئی تھی تبھی اس نے منہ بنایا ضامن تو اس کے اٹیٹیوڈ پہ غش کھا گیا تھا کتنا سا اور اٹیٹیوڈ تو دیکھنے لائق تھا۔

"میں سالے صاحب سے کہہ رہا تھا تمھارے بیٹے کا اٹیٹیوڈ تجھ پہ گیا ہے لیکِن یہاں میرا بیٹا۔۔۔" وہ مسکرایا اس کا بیٹا ابرش کی کاپی تھا ضامن کو بے ساختہ وہ دن یاد آیا جب پہلی بار اس نے ابرش کو کلاس سے باہر نکالا تھا اور ابرش نے پرنسپل کو بلا لیا اس کے بعد ابرش نے اس کو اپنا مخالف سمجھ لیا تھا اور ہر بات میں وہ ضامن سے بحث کرتی تھی۔

"اے اپنے باپ کو کیوں اٹیٹیوڈ دکھا رہا ہے۔۔" ضامن سلگ گیا ابرش کی ٹیٹو کاپی تھا یہ بچہ۔

"مجھے لگتا ہے ہماری نہیں بنے گی ایک ساتھ۔۔۔" ضامن نے اُسے واپس سلا دیا اور بیڈ کی طرف بڑھا تھا ابرش گہری نیند میں چلی گئی ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ ضامن کا پاس سے اٹھنا نہیں نوٹ کر سکی تھی۔

"آپ کے ہاتھ کی کوفی کی عادت ہے آپنے ہاتھ کی کوفی اب اچھی نہیں لگتی ہے آپ نے میرے ساری عادتیں خراب کر دی ہیں آپ کے لیے مشکل ہو گی۔۔۔" وہ ابرش کے ساتھ کمفرٹر میں گھس گیا اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے نہائت نرمی سے اسے اپنے حصار میں لے گیا تھکاوٹ تو ضامن کو بھی بہت معلوم ہو رہی تھی کوفی ختم کر کے اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں نظروں کے سامنے سارے لمحات آ رہے تھے جن میں وہ ابرش کے قریب

تھا دونوں کے درمیان فاصلے سمیٹ رہے تھے جب وہ ابرش کو پہلی بار یہاں آلے کر آیا تھا کتنی ضد کی تھی اُس وقت ضامن نے کہ ابرش اس کے ساتھ رہنے کی ضد کی تھی اوٗر اس کے ساتھ ہی رہی تھی ابرش اس کو کتنا تنگ کرتی تھی اور پھر جب ابرش نے اس کی کوفی میں وہ ڈوز ملائی تھی اُس کے بعد ضامن نے ابرش کے ساتھ کتنا برا کیا وہ کتنا ہرٹ ہوئی تھی اُس وقت۔

"سوری جاناں۔۔۔!؛" اس نے ابرش کے ہونٹوں پہ نرمی سے ہونٹ رکھ دیئے۔۔۔

.....

"بڑی جلدی خیال آ گیا کہ واپس کمرے میں بھی آنا ہے تم نے عائلہ کل سے یہ روٹین رکھی تم نے تو میں نے تمھیں اور معاز کو واپس لے کر چلے جانا ہے رات کے دس بج رہے ہیں گھر میں میڈ بھی ہے لیکن تمھیں خوٗد کام کرنے کا

شوق ہے اور یہ مجھے برداشت نہیں ہے۔۔۔!؛" وہ غصے سے دھاڑا تھا اُسے شدید غصہ آیا تھا معاز سو چکا تھا اُس نے فیڈ کر لیا تھا وہ سو رہا تھا اور یرمان کب سے عائلہ کا انتظار کر رہا تھا جو سارا کچھ سمیٹ کر آئی تھی تاکہ صبح بچاری میڈ کو زیادہ کام نہ کرنا پڑے۔

"اتنی زیادہ دیر بھی نہیں ہوئی ہے آپ ایسے ہی غصہ کر رہے ہیں مجھ پہ وہ بس تھوڑا کام۔۔۔" وہ مزید بولتی کہ اس سے پہلے ہی یرمان نے اس کے ہونٹوں کو قید کیا عائلہ اس کی شدت پہ بوکھلا کر رہ گئی تھی یرمان اس کو زمین سے اٹھاتے اپنی بازوؤں میں بھر چکا تھا عائلہ کے کیے یرمان کی شدت برداشت کرنا بہت مشکل تھا معاز کی پیدائش کے بعد یہ پہلی دفعہ تھا جو وہ اتنا جنونی ہو رہا تھا۔

عائلہ نے اس کے سینے پہ مکے مارے لیکن وہ کہاں اس کی سن رہا تھا وہ اپنی مرضی کر رہا تھا۔

عائلہ کی آنکھوں سے آنسو آ گئے تھے اس کے آنسوؤں کو اپنے رخساروں پہ محسوس کرتا وہ پیچھے ہوا تھا اور عائلہ نڈھال سی اس کے سینے پہ سر رکھ چکی تھی وہ جو بہت سوچ سمجھ کر ایک فیصلہ کیے ہوا تھا اب اپنے اس فیصلے پہ قائم رہنا اس کے لئے بہت مشکل ہو رہا تھا۔

"میں تو تمھیں ٹائم دے رہا تھا کہ تم ٹھیک ہو جاؤ پھر ہم۔۔۔ لیکن میں غلط تھا عائلہ تم تو بالکل ٹھیک ہو پھر میں انتظار کیوں کروں میری بھی کچھ ضروریات ہیں۔۔۔" وہ اس کو پیچھے بیڈ پہ گرائے اس پہ جھکا تھا۔

"میں آپ کی ضرورتوں کو پورا کروں گی جو آپ بولیں گے وہ کروں گی لیکن پلیز مجھ سے ناراض مت ہوں آپ کی ناراضگی نہیں برداشت کر سکتی ہوں میں۔۔"وہ ضامن کے بازوؤں کو تھامے سسکی تھی۔

"ضامن نے تمھیں منع کیا تھا کہ کام مت کرنا لیکِن تم پھر چلی گئی کچن میں معاز بھی مس کر رہا تھا اپنی مام کو اور اس کا ڈیڈ بھی۔۔۔"عائلہ کے لمس کا اثر تھا وہ تھورا کول ہوا تھا ورنہ عائلہ جب روم میں آئی تھی اُس وَقت وہ بہت غصے میں تھا عائلہ کے ہونٹوں پہ چمکتی خون کی بوندیں اس کی شدت کا پتہ دے رہی تھیں۔

"میں نے سوچا۔۔۔"

"تم نے سوچا شوہر جائے شوہر جائے بھاڑ میں میرے لیے تو کام زیادہ ضروری ہیں۔۔۔"وہ چن چن کر طنز کر رہا تھا عائلہ سر جھکا گئی تھی اور

شرمندگی بھی ہوئی یرمان اس کا انتظار کرتا اور وہ کچن میں لگی رہی جب سے قیوم ملک کی دوسری شادی والی بات پتہ چلی تھی اس نے سوچا تھا کہ وہ یرمان کے ساتھ ویسا نہیں کرے گی جیسا ماضی میں عفت ملک نے کیا تھا اور عفت ملک کی اس غلطی کی وجہ سے قیوم ملک کسی دُوسری عورت کے قریب گئے تھے۔

"نہیں مجھے معاف کر دیں میں آئیندہ آیسا نہیں کروں گی مگر آپ مجھ سے ناراض ہوں گے تو مُجھے اچھا نہیں لگے گا پلیز ناراض نہیں ہوں مجھ سے۔۔۔" وہ یرمان کی ناراضگی کے ڈر سے پریشان ہو رہی تھی۔

"تم ایسا کچھ کرو ہی نہیں جو مجھے غصہ کرنا پڑے ناراض ہونا پڑے لیکن تم کرتی وہ سب جو مجھے پسند نہیں ہے عائلہ تم جان بوجھ کر کرتی ہوں۔۔۔" وہ آج عائلہ کو کوئی مارجن نہیں دینے والا تھا.

"آپ بھی تو غصہ جلدی کرتے ہیں بھائی نے کبھی ابرش پہ غصہ نہیں کیا آپ مجھ پہ غصہ کرتے ہیں اور بہت زیادہ کرتے ہیں میں ناراض ہوں آپ سے۔۔۔" وہ یرمان کو منانے کے بجائے خود ناراض ہو گئی تھی اور یرمان اس کی باتوں پہ حیران تھا۔

"میں تم سے ناراض ہوں۔۔۔" یرمان نے جتایا تو ابرش نے پلٹ کر اُسے دیکھا تھا ہاں وہ ناراض تھا تو عائلہ بھی ناراض تھی اب یرمان سے۔

"میں بھی ہو گئی ہوں آپ مجھے مناتے نہیں ہیں الٹا مجھ سے خفا ہو جاتے ہیں آپ مجھ سے اب۔۔۔"

"عائلہ اتنا کچھ ہونے کے باوجود تمھیں لگتا ہے مجھے تمھیں یہ بتانا چاہئے کہ میں تم سے محبّت کرتا ہوں یا نہیں۔۔۔ میں تم سے محبّت کرتا ہوں تم سے دوری برداشت نہیں کر سکتا ہوں تبھی غصہ کرتا ہوں لیکن تم ان باتوں کا

اور ہی مطلب نکال چکی یو۔۔۔" وہ سرد لہجے میں بولا تو عائلہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"میں اور مطلب نہیں نکال رہی ہوں میں بس یہ کہہ رہی ہوں ہاں مجھ سے غلطی ہوئی ہے مُجھے جلدی روم میں آنا چاہیے تھا میں سوری کرتی ہوں آپ پلیز ناراضگی ختم کر دیں آپنی۔۔۔" عائلہ یہ بیہو ہر پچھلے کچھ عرصے سے بدلا ہوا تھا یرمان وجہ جاننا چاہتا تھا وہ جو فیل کرتا تھا جانتا تھا وہ سچ نہیں تھا۔

"عائلہ میں نے یہ کہا تم مجھ سے سوری کرو میرا مقصد بس یہ تھا کہ تمھیں احساسِ ہو اور دوبارہ تم ایسا نہیں کرو گی لیکن تمھارا رویہ مُجھے پریشان کر رہا ہے کوئی پریشانی ہے تو شئیر کرو مجھ سے۔۔۔" یرمان نے اُسے بیڈ پہ بیٹھایا اور اس کا ہاتھ تھاما وہ پریشان اور ڈسٹرب وہ یرمان کو بلکل اچھی نہیں لگی تھی

"آپ مجھ سے خفا ہو گئے تو انکل کی طرح دوسری شادی کریں گے میں جانتی ہوں لیکن میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی ہوں بہت محبت کرتی ہوں میں آپ سے پلیز مجھ سے خفا نہیں ہوئیے گا کبھی۔۔۔" وہ دل کا ڈر زبان پہ بھی لے ہی آئی تھی یرمان کو حیرت کا جھٹکا لگا یعنی وہ اتنے مہینوں سے اس وجہ سے پریشان تھی کہ کہیں یرمان دوسری شادی نہ کر لے۔

"میں کیوں کرونگا دوسری شادی عائلہ یہ بات تمھارے زہن میں آئی بھی کیسے عائلہ۔۔۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم مجھ سے محبت کرتی ہو تو پھر کیوں ہمارے درمیان کبھی کوئی تیسرا آئے گا ایسا کبھی نہیں ہو گا عائلہ میں تمھاری جگہ کبھی کسی کو نہیں دے سکتا ہوں یہاں تم ہو وہاں کوئی اور نہیں ہو سکتا ہے کبھی نہیں۔۔۔" یرمان نے اس کے چہرے کو ہاتھوں میں لیتے اس کے ماتھے کو چوما تھا۔

"مُجھے لگا آپ۔۔۔"

"بس کر دو عائلہ تم۔۔۔ خبر دار جو ایسا ویسا کچھ فضول سوچا تو تمھیں اتنی ڈھیل دی ہے اس وجہ سے ایسا فتور تُمھارے زہن میں جنم لے رہے ہیں مگر اب نہیں جاناں اب سے تمھاری ہر رات تمھارے شوہر کی بانہوں میں ہو گی۔۔۔" وہ عائلہ کی شرٹ کندھے سے سرکاتے سرد لہجے میں بولتا عائلہ کے رخساروں کو سہلا رہا تھا عائلہ نے مزاحمت نہیں کی جب پہلے یرمان اس کے قریب جاتا تھا عائلہ مزاحمت کرتی تھی اسے روکنے کی کوشش کرتی تھی یہ پہلی بار تھا عائلہ نے ایسی کوشش نہیں کی تھی یرمان مسکرایا یقیناً عائلہ ایک اچھی بیوی بنتے اپنے شوہر کو اس کا حق دینے والی تھی۔

یرمان کے لیے تو یہ بہت خوشگوار تبدیلی تھی کہ وہ اس کے ساتھ اس قدر ایموشنلی اٹیچ ہو چکی تھی کہ اس کی دوری برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

"مائی بیوٹیفل وائفی۔۔۔ تمھارا شوہر تمھارا دیوانہ ہے جو آگر کسی کے قریب گیا ہے تو صرف تم ہو اور تمھارے علاوہ میں کبھی کسی کو سوچنا بھی نہیں چاھتا دعا ہے ہم آخری سانس تک ساتھ رہیں۔۔۔" وہ عائلہ کی گردن پہ لبوں کی مہر لگاتے اس کو خود میں قید کر گیا تھا۔

.....

ابرش اور ضامن اپنے بیٹے کے ساتھ ایک ملک مینشن میں انوائیٹڈ تھے معاذ کا پہلا برتھڈے تھا یرمان نے بہت بڑی پارٹی آرگنائز کی تھی وہ بے چینی سی ابرش اور ضامن کے انتظار میں تھا کہ وہ کب آئیں گے مہمان آنا شروع ہو چکے تھے عائلہ نے معاذ کو تیار کیا وہ بلیک کلر کے ڈریس میں بہت پیارا لگ رہا تھا عائلہ کو لگا اس کے بیٹے کو اس کی نظر لگ جائے گی۔

عائلہ آندر تیار ہو رہی تھی عفت ملک اور قیوم ملک مہمانوں کو ریسو کر رہے تھے یرمان نے آج کی پارٹی میں اریبہ کو بھی انوایٹ کیا تھا عفت ملک کے اسرار پہ وہ بضد تھیں کہ اس گھر کی پہلی پہلی خوشی تھی وہ اریبہ کو بھی اس میں شاملِ کریں گے۔

شاید وہ یہ سب کر کے خود کو بار بار یہ باور کرواتی تھیں کہ اُنھوں نے بہت بڑی غلطی کی تھی جس کے اثرات تا عمر ان کی زندگی میں رہے گے۔

یرمان آندر گیا عائلہ باہر نہیں آئی تھی معاز اپنی دادو کے پاس تھا جب کے پاس وہ زیادہ رہتا تھا عائلہ کے ساتھ کم ہی بنتی تھی یرمان عائلہ کو لینے گیا اور ساتھ ہی ارادہ ابرش اور ضامن کو کال کرنے کا بھی تھا کہ وہ آئے کیوں نہیں۔

یرمان کمرے میں آیا تو عائلہ آپنا حجاب سٹ کر رہی تھی سمپل سی گرے کلر کی فراک میں ہم رنگ دوپٹہ اوڑھے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

یرمان نے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے ہر گزرتے دن کے ساتھ یرمان ملک کی محبت بھی بڑھتی جا رہی تھی وہ اتنی شدت سے عائلہ کو چاہتا تھا کہ کبھی کبھی وہ ڈر جاتی تھی کہیں یرمان کو کھو ہی نہ دے زندگی نے جتنے بھی کٹھن مراحل دیکھے تھے یرمان ملک سے شادی کے بعد حالات آہستہ آہستہ ٹھیک ہوتے اب ساز گار تھے۔

"بھائی اور ابرش آ گئے۔۔۔" عائلہ کو بھائی اور ابرش سے زیادہ حصارم سے ملنے کی جلدی تھی وہ جب اپنی توتلی زبان میں اپو۔۔(پھپھو) بلاتا تھا عائلہ بہت خوش ہوتی تھی اب تو یہ جیسے آج کا معمول بن چکا تھا معاز ابرش کے پاس اور حصارم عائلہ کے پاس خوش رہتا تھا معاز اور حصارم دونوں سے ہی

اپنے باپوں کا پیار برداشت نہیں ہوتا تھا وجہ ان کی بیرڈ کی چھبن تھی جو بچاروں کو برداشت کرنی پڑتی تھی اور پھر جب وہ گلہ پھاڑ کر روتے تو یرمان اور ضامن دونوں ہی بوکھلا کر رہ جاتے تھے۔۔

"آتے ہوں گے آجاؤ اریبہ آچکی ہیں جانتی ہو مام نے انوایٹ تو کیا ہے لیکِن وہ بات نہیں کریں گی اب اُنہیں اکورڈ فیل نہ ہو تمھیں ہی کمپنی دینی ہو گی۔۔" یرمان عائلہ کے ساتھ ہی باہر لان میں پارٹی ہمیشہ یہیں منعقد کی جاتی تھی۔

"مُجھے نہیں لگتا ہے کہ اُنہیں بلانا چاہیے تھا ہمیں۔۔" ابرش کو بھی اریبہ پسند نہیں تھی اور عائلہ کو خود بھی زیادہ بات کرنا پسند نہیں تھا کسی سے۔

"مام نے بلایا میں منع تو نہیں کر سکتا تھا۔۔۔" وہ عائلہ کے ساتھ ہی دو تین مہمانوں سے ملتے انٹرس سے داخل ہوتے ابرش اور ضامن دیکھتا اس طرف آیا۔

"بڑی جلدی نہیں خیال آ گیا تم لوگوں کو آنے کا۔۔۔؟" اس نے میٹھا سا طنز کیا تھا ضامن پہلو بدل کر گیا تھا۔

"بس ایک کال میں پھنس گیا تھا بہت بہت مبارک ہو گڑیا۔۔۔" ضامن نے پھولوں کا بکے سیشیلی عائلہ کے لیے لیا تھا اور باقی گفٹس تو وہ معاز کے لیے لے کر آئے تھے الگ سے۔

عائلہ ضامن سے ملتے ابرش کی گود سے حصارم کو اپنی گود میں شفٹ کر چکی تھی جو پھوپھو کو دیکھتا خوشی لاتیں پاؤں مارے لگا کیونکہ اب پھوپھو کو دیکھ لیا تھا اُس کے پاس ہی جانا تھا۔

اسے ہر وقت اپنی پھوپھو کی گود میں رہنا اچھا لگتا تھا ابرش نے سمجھایا تھا کہ وہ پھوپھو کے ساتھ مامی بھی ہے لیکن وہ بچہ تھا منہ پہ پھوپھو ہی چڑ گیا تھا اور اب اس کے لیے عائلہ پھوپھو ہی تھی۔

"معاز کہاں ہے۔۔۔؟" ابرش کو معاز سے ملنا تھا تو وہ مام کی گود میں معاز کو دیکھ کر اُن کے پاس چلی گئی مام نے اس کے ماتھے پہ پیار کیا اور ساتھ ہی لیٹ آنے کی وجہ بھی پوچھی ابرش کو تو سب سے پہلے آجانا چاہیئے تھا۔

"مام اسے کیوں بلایا آپ نے۔۔۔؟" ابرش عائلہ کے ساتھ کھڑی اریبہ کو دیکھتے بولی اسے اریبہ شروع سے ہی نہیں پسند تھی اوُر پھِر جو اریبہ نے عفت ملک کے ساتھ کیا اس کے بعد تو وہ ابرش کو ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی

۔

"بیٹا وہ ہماری فیملی کا حصہ ہے دل بڑا کرو اور کچھ بھی بولنے کی ضرورت نہیں ہے عائلہ اور یرمان کے لیے آج کا دن بہت اہمیت رکھتا ہے کوئی بدمزگی ہو گی تو دونوں کو برا لگے گا۔۔۔"عفت ملک نے ابرش کو سمجھایا وہ کونسا اریبہ سے لڑنے جا رہی تھی ابرش نے دل میں سوچا لیکن اسے اریبہ کا یہاں آنا پسند نہیں تھا وہ صاف دل کی تھی جو ناپسند ہوتا وہ ناپسند ہی رہتا تھا ہمیشہ۔

"مام آپ شاید بھول چکی ہیں کہ اس نے آپ کے ساتھ کیا کیا ہے کیسے بھول گئی آپ۔۔۔؟"ابرش تھوڑا سا تلخ ہوئی اس کی آواز اونچی ہوئی تو معاذ نے سہم کر اسے دیکھا معاز کے ساتھ ابرش کا رویہ ہمیشہ نرم رہا بہت پیار سے وہ معاز کو ڈیل کرتی تھی۔

"میرا بچہ پھوپھو آپ کو تو نہیں ڈانٹ رہی ہیں۔۔۔"ابرش اسے کندھے سے لگائے اس کی پیٹھ سہلانے لگی اریبہ والے موضوع پہ وہ دوبارہ مام سے

بات کر سکتی تھی فحال اس نے اپنی توجہ معاز پہ رکھی تھی جو اس کی اونچی آواز سے ڈر گیا تھا۔۔

"میں عائلہ کے پاس جاتی ہوں۔۔۔"

"ابرش بیٹا پلیز اریبہ سے کوئی بات مت کرنا۔۔۔"عفت ملک بیٹی کی طعیبت سے واقف تھیں وہ غصے کی انتہائی تیز تھی۔

"مام پلیز یہ اب کچھ زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔"ابرش شاید معاز کی وجہ سے چپ تھی ورنہ جواب تو اچھے سے دے سکتی تھی وہ مام کو جو اس وقت اس اریبہ کی سائیڈ لے رہی تھیں اور ابرش کو بلکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔

"عائلہ بھائی کہاں ہیں۔۔۔؟"کیک کٹنگ کا ٹائم ہو چکا تھا ابرش معاز کو لے کر سٹیج پہ چلی آئی یرمان اور باقی فیملی ممبرز بھی اوپر آئے تھے۔

"آج ہمارا معاذ ایک سال کا ہو گیا کل کی بات لگتی ہے جب یہ ہماری گود میں آیا تھا۔۔" قیوم ملک نے پوتے کا ماتھا چوما تھا جو اس وقت کیک کاٹنے کے لیے خصوصا بے قرار ہو رہا تھا۔

"اللہ تعالیٰ ہماری خوشیوں کو بری نظروں سے بچائے۔۔" ابرش نے بظاہر تو سرسری سی بات کی تھی لیکن اریبہ اس کا طنز سمجھ گئی تھی۔

کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں آپ اُنہیں ٹھیک کرنے کی کوشش کریں وہ پھر بھی ٹھیک نہیں ہوتی ہیں اور شاید ابرش کا دل اریبہ کے لئے کبھی صاف نہیں ہونے والا تھا۔

ابرش کی بات پہ ضامن نے ابرش کو اشارہ کیا اتنا خاص دن تھا کم سے کم آج کے دن تو کوئی بدمزگی نہ ہوتی ابرش بھی سر جھٹکتے معاذ کی طرف متوجہ ہوئی جو عائلہ اور یرمان کے ساتھ مل کر کیک کاٹ رہا تھا عائلہ نے سب سے پہلے

پیس اٹھاتے قیوم ملک اور عفت ملک کو کھلایا جبکہ یرمان نے ابرش اور ضامن کو اریبہ ان کے ساتھ سٹیج پہ ہی کھڑی تھی آگے نہیں بڑھی تھی۔۔

عائلہ نے ایک پیس اسے بھی کھلا دیا وہ سب کو کھلا رہی تھی اور ویسے بھی خوشی کا موقع تھا وہ دل کر ہی سکتی تھی آگر اس کی جگہ ابرش ہوتی تو وہ شاید ایسا کبھی نہیں کرتی۔

پارٹی بہت اچھی رہی تھی سب نے خوب انجوائے کیا اور رات تقریبا کافی لیٹ ابرش اور ضامن کی واپسی ہوئی تھی حصارم تو راستے میں ہی سو گیا تھا ابرش اسے کاٹ میں لٹائے خود شاور لیتے نائٹی میں ملبوس واپس کمرے میں آئی تھی۔۔۔

ضامن فون پہ بات کر رہا تھا ابرش کو بلیک ڈریس میں دیکھتے اس کا دل دھڑکا تھا تیزی سے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی کہ ضامن کا دل چاہا اسے خود

میں قید کر لے ویسے بھی اسے اپنی پرنسز چاہیے تھی حصارم سے تو اس کی بنتی ہی نہیں تھی اُسے تو بس ضامن سوتے میں ہی پیار کر سکتا تھا پھر بھی وہ نیند میں بھی اس کا پیار برداشت نہیں کر پاتا تھا۔

"جانتی ہوں آپ کیا کہنے والے ہیں۔۔!؛"ضامن کچھ بولتا کہ ابرش پہلے ہی بول پڑی۔

"مجھے پتہ ہے آپ کو بیٹی کی خواہش ہے۔۔۔"ابرش نے ضامن کی گردن پہ ہونٹ رکھے تو وہ مسکرایا تھا۔

"اور اب ہمیں کوششیں کرنی ہونگی تاکہ رزلٹ بھی نکلے۔۔۔اور مجھے اُمید ہے آپ میرا ساتھ دیں گی۔۔۔"وہ ابرش کی نائٹی کا گاؤن ریمو کرتے اسے پیچھے گرائے اس پہ جھکتا اپنی گرفت مضبوط کر چکا تھا۔۔۔

.....

ختم شد---